رجسٹرڈ ایل ۲۸۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی کو ظاہر کر دیگا

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

آئینہ ہے یہ نور مسیح کا
عکس ہے یہ رخ محمد کا

چودھویں کا ہی بدر
فیض ہے یہ محمد کا

اِنَّ اللّٰہَ قَدْ صَدَقَ لَکُمْ وَعْدَہٗ

فلیعلم القدیر علینا من ملیتہ
وجبت شرعلینا

اے جہاں مستفیض تو شہا کا مہ دلستاں
آں مسیح دوراں آخر مہدی آخر زماں

البدر

لقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

نمبر ۱ | بابت | سنہ ۶ | جلد

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست
مہر او با شیر شد اندر بدن
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
از ملائک و از خبرہائے معاد
معجزات او ہمہ حق اندر است
ہر ہمہ از جان و دل ایمان ماست

مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
بادۂ عرفان ما از جام اوست
جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
وصل دلدار ازل بے او محال
ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد
منکر آں مورد لعن خدا ست
ہر کہ انکارے کند از شقیاست

اندریں دیں آمدہ از مادریم
آں رسولے کش محمدؐ ہست نام
ہست او خیر الرسل خیر الانام
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
اقتدا قول او در جان ماست
آں ہمہ از حضرت احدیت ماست
معجزات انبیاء سابقیں
یکدم از دوری او آں دوزخ بجنا

ہم بریں از دار دنیا بگذریم
واں بانش بعثت مدام
ہر نبوت را بر و شد اختتام
آں نہ از خود از ہماں جائے بود
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
منکر آں مستحق لعنت است
آنچہ در قرآن بیانش بالیقیں
نزد ما کفر است خسران و تباہ

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت کرتے ہیں اور جنکی تجدید کرا کر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ۔ سہ بار ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّ اَتُوْبُ اِلَیْہِ ۔ سہ بار ۔ رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ ✦ آمین

پھر اسکے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اسکے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔

دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔

سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔

چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔

پنجم یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں خدا تعالیٰ کیساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اسکی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ آگے قدم بڑھائیگا۔

ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہواوہوس سے باز آ جائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔

ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔

ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔

نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔

دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

نوٹ بیعت کا اشتہار حضرۃ امام الزمان نے ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو دیا تھا اور دسمبر سنہ ۱۹۰۷ء میں پورے ... سال ہو گئے جبکہ یہ ... لکھا اسوقت چہار دہم سال کی یادگار ہے جو آپ کی فتح و نصرت کا زمانہ ہے طلوع ہوا

البدر

یکم جنوری ۱۹۰۵ء

حضرت مسیح موعود بحیثیت کرشن

اس میں شک نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعوے کرشن اوتار ہونیکا بادی النظر میں ہر ایک کو اجنبیا معلوم ہوتا ہے لیکن اگر غور اور فکر کی نظر سے اسے دیکھا جاوے تو یہ امر روز روشن کی طرح ظاہر ہوگا کہ اس زمانہ میں ان تمام راستبازوں کے اوتار کی ضرورت ہے جو کہ موجودہ اقوام کے کسی زمانہ میں عظیم الشان مصلح گذرے ہیں۔ یہ زمانہ ایک ایسا زمانہ ہے جس میں ہر ایک علم اور فن کے کمالات ظاہر ہو رہے ہیں۔ اور ہر ایک شے کی حقیقت معلوم کی جا رہی ہے اور زمین کی کیفیت کی تحقیق کیلئے صرف اپنی عمر ہزاروں ہی کی قربانی نہیں کیجاتی بلکہ بالوں کو پانی کی طرح بہایا جاتا ہے اور صرف مالوں پر ہی بس نہیں بلکہ عزیز جانیں بھی قربانی کی جا رہی ہیں۔ جیسے کہ معلوم ہو گا۔ کہ قطبین اور وسط افریقہ کی تحقیقات کیلئے کئی قافلہ جاکر سمندر اور بر اعظم کی کیفیت ہوئی ہے اور زمین کو کھود کھود کر اسکے اندر کے خزانہ باہر نکالے جا رہے ہیں۔ پس جبکہ ارضی تحقیقات کی یہ حالت تھی تو روحانی سلسلہ جو کہ جسمانی سلسلہ کے ساتھ ساتھ چلتا ہی ضرور تھا کہ سنت اللہ کے مطابق اسکی بھی حقیقتیں دنیا پر منکشف ہوتیں اور جو جو لوگ اس عالم روحانی کے ملا سفر اور بابرگذری ہیں اونکی اصلی نقشے اور کمالات اصل عالم پر ظاہر کئے جاتے۔ جیسے کہ علم طبقات الارض اور علوم سماوی کی نسبت سی دور از قیاس باتیں تجویز کیجاتی تھیں جیسکہ زمین کی نسبت کہا جاتا تھا۔ کہ اسکا قیام ایک گائے کے سینگ پر ہے۔ اور جب وہ تھککر اپنا دوسرا سینگ بدلتی ہے تو اسوقت زمین کو زلزلہ آتا ہے اور آسمان کی نسبت کہا جاتا تھا کہ یہ ٹھوس شئے ہے اور چاند کی نسبت بیان کیا جاتا تھا کہ اسکی ماں اسکے اندر بیٹھی چرخہ کات رہی ہے اور اب دوربینوں اور علوم و فنون کے ذریعہ سے ان تمام خیالات کا لچر اور پوچ ہونا ثابت ہوگیا ہے۔ ایسے ہی ضرور تھا۔ کہ گذشتہ راستبازوں کی نسبت جنکا زمین اور آسمان کی طرح انسان کی روحانی قیام کے لئے وجود ضروری تھا اور ہے جو جو غلط روایات بیان کیجاتی تھیں ان سب کا قلع قمع کیا جاتا اور ایک شخص ان تمام کا بروز ہوکر ان کے حقیقی نور کی روشنی سے دنیا کو منور کرتا۔

اسمیں شک نہیں کہ ازمنہ سالقہ میں ہر ایک قوت اور گروہ میں خدا تعالے کے رسل الگ الگ ظہور پذیر ہوتے رہے لیکن چونکہ دنیا کی آخری دور میں طرح طرح کی ایجادوں اور کلوں اور ریل اور تار اور سٹیمروں کے جاری ہونے سے اور کاغذ کی کثرت سے مختلف ملک اور امصار سٹے ایک ہی محلہ کے حکم میں ہو جاتا تھا۔ اور بذریعہ اخباروں و رسالوں اور تصنیفات کی ارزانی کے تبادلہ خیالات کی آسان ترین راہیں نکل آئی تھیں۔ اسلئے ایک ہی مصلح اور ریفارمر تمام دنیا کے لئے کافی ہو سکتا تھا۔ چنانچہ ایسی ایک عظیم الشان نبی محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں مبعوث کئے گئے۔ جو کہ ان کل راستبازوں اور ہادیوں اور رسولوں کی روحانیت کی رنگ سے رنگین تھے جو آپ کے زمانہ سے پیشتر ہر ایک امت اور قریہ میں گذر چکے تھے اور آپکو ایسی جامع تعلیم دیگئی جس میں ہر ایک گروہ اور امت کی اصلاح کا مواد موجود ہے چنانچہ آپ نے ان تمام رسولوں کو ان تمام الزاموں سے بری کیا۔ جو کہ انکے مخالف اور مکذب معاند اور خود ان کی گمراہ امت غلط فہمی سے ان پر لگا لی تھی۔ اگر دیگر امتوں میں یہ قابلیت اور مادہ ہوتا کہ وہ خدا کی طرف سے امور کا فخر حاصل کر سکتے۔ تو ضرور تھا کہ مثل سابق کے ان میں بھی مامورین اور مرسلین پیدا ہوتے۔ اور خدا سے تائید یافتہ ہوکر وہ اپنے اصل ہادی کی تعلیم کو قائم کرتے اور اسکی اتباع کی برکت سے لوگوں کے نفوس کا تزکیہ کرتے لیکن اس تیرہ سو سال کے عرصہ میں کسی امت اور فرقہ میں سے کسی مامور من اللہ کا نہ پیدا ہونا اور امتوں کا گمراہ ہوکر در بدر بھٹکتے پھرنا اور نجات کیلئے کسی صراط مستقیم کا ہاتھ نہ آنا خود اس امر کی دلیل ہے کہ خدا تعالے نے انکے لئے ہرگز نہیں چاہا ہے کہ وہ کبھی ان کو ایسا ہی مامور کرے اس تیرہ سو سال کے سکوت نے آنحضرت صلعم کی ذات مبارک کو کل دنیا کے لئے مصلح اور مامور من اللہ ہونے پر مہر لگا دی ہے۔ اور اس لئے ضرور ہے کہ آپ کے زمانہ کے بعد جو عظیم الشان خلیفہ آپ کی گدی پر جانشین ہو وہ بھی آپ کے کمالات کی طفیل تمام سالقہ برگزیدوں اور روحانی مصلحوں کا اوتار یا بروز ہو۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے یہ امر ضروری تھا کہ جیسے آپ نصاریٰ کیلئے مسیح اہل اسلام کیلئے مہدی ہوکر مسیح اور مہدی کی نسبت جو غلو ہوا ہے۔ اس سے ہر دو کو پاک و صاف کر رہے ہیں اور خود طرح طرح کے امراض میں مبتلا ہوکر اپنے وجود پاک سے ثبوت دے رہے ہیں کہ دیکھو جو مسیح ہوتا ہے اس میں تو اس قسم کے عجز اور کمزوریاں ہوتی ہیں کہ وہ اپنی صحت پر بھی قادر نہیں ہوتا۔ چہ جائیکہ وہ خدا ہو سکے اور اپنی امن اور آشتی کی تعلیم سے ثابت کر رہے ہیں کہ جو مہدی ہوتا ہے وہ کبھی جنگ اور خونریزی کو پسند نہیں کرتا۔ اور مہدی جیسے مصلح کیلئے جو جو خلاف شان کارروائیاں تسلیم کی گئی تھیں ان کے پاک وجود کو ان تمام آلایشوں سے پاک ثابت کر دکھایا ہے ایسے ہی کرشن ہوکر یہ بھی انہی کا کرشن تھا کہ حضرت کرشن کی ذات پاک پر جو جو اتہامات اور الزامات عاید کئے گئے ہیں اس سے انکو بری کرتے اہل ہنود کی روایات پر اگر ہم غور کریں اور ان قصوں کو جو وہ حضرت کرشن کی نسبت بیان کرتے ہیں سچ باور کریں تو سوائے اسکے کہ کرشن جیسے پاک آدمی کو ایک فاسق آدمی قرار دیا جاوے اور کیا کہا جا سکتا ہے پس ہندوؤں کیلئے یہ ایک عجیب نعمت ہے اور خدا کا فضل ہے کہ ایک شخص جو کہ کیا تو اپنی ذاتی حسب نسب کے لحاظ سے کیا تو جاہ کے لحاظ سے۔ کیا اپنی پاک زندگی کے لحاظ سے۔ کیا اپنی خدا سے تائید یافتہ ہونیکے لحاظ سے۔ کیا اپنے دعوے الہام و وحی کے لحاظ سے ایک عظیم الشان انسان ہے۔ وہ خود کرشن بنکر حضرت کرشن کی عظمت اور جلال کو دنیا میں ظاہر کرتا ہے۔ اور بتلاتا ہے کہ کرشن تو ایسے ہوتے ہیں جیسے کہ میں ہوں۔ نہ کہ ویسے جیسے تم بتلاتے ہو۔ یہ ایک آسمانی تائید ہے جو کہ اہل ہنود کے سامنے پیش کیا گیا ہے۔ اب دیکھیں کہ کونسی سعید قبول اور شقی رد کرتے ہیں۔

ایک رئیس نے نوکر کو قرآن کیسے پڑھایا

ایک متقی رئیس حضرت حکیم نورالدین صاحب کے مریدوں میں سے تھے ایکبار جب وہ اپنے محل سے نکلکر مسجد کو جانے لگے۔ تو رات کا وقت تھا دربان ایک پورب کا باشندہ تھا۔ وہ اپنے مذاق پر گیت گا رہا تھا۔ رئیس نے اسے پوچھا۔ کہ تمہاری نوکری یہاں کتنے گھنٹہ کی ہے اسنے کہا۔ کہ دو گھنٹہ کی تب رئیس نے ان دو گھنٹوں کو پانچ اوقات نماز میں تقسیم کر دیا۔ اور کہا کہ کل سے تمہاری نوکری ان مختلف اوقات میں ہوگی۔ اتنے اتنے منٹ تمہیں پہرہ دینا ہوگا۔ یہ تجویز کرکے اسے صرف بسم اللہ اور اسکا ترجمہ بتلایا کہ بجائے گیت کے اسے کہتے رہو۔ وہ حسب الحکم اسی خوش الحانی سے کہتا رہا۔ جب رئیس نماز پڑھکر آیا۔ تو اسکے مقررہ منٹ گذر چکے تھے اسے رخصت دیدی۔ بعد ازاں اسکا یہی دستور رہا۔ کہ نماز کیوقت اسکا پہرہ ہوتا۔ رئیس جب باہر آتا۔ تو اسے ایک ایک کلمہ۔ مثل الحمد للہ۔ یا۔ رب العالمین۔ یا۔ ایاک نعبد۔ وغیرہ وغیرہ معہ ترجمہ بتلا جاتا اور نماز پڑھکر جب واپس آتا۔ تو اسے رخصت دیدیتا۔ اس طرح سے اسے بامعنے کل قرآن شریف یاد ہوگیا۔ حالانکہ وہ دیکھکر ایک حرف بھی نہ پڑھ سکتا تھا۔ حکیم صاحب کو یہ واقعہ اس طرح سے معلوم ہوا۔ کہ وہی پوربیا ایک شب ان کے مکان پر متعین تھا۔ بارہ بجے راتکو آپ نے سنا۔ تو قرآن شریف کا بارہواں پارہ وہ بڑی خوش الحانی سے گا رہا تھا۔ حکیم صاحب نے وجہ پوچھی۔ تو اس پر اسنے سب حال بتلایا۔ جو لوگ اپنے خویش و اقارب اور اہل و عیال میں قرآن کا مذاق اور اس کا عشق پیدا کرنا چاہتے ہیں وہ اس سچے واقعہ سے سبق حاصل کریں........

(از درس قرآن شریف)

کلماتِ طیباتِ حضرتِ مسیح موعود علیہ السلام

گذشتہ ایام میں حضرت اقدس کی طبیعت نصیب اعدا کسی قدر علیل رہی ہے۔ پیشاب کا دورہ صبح شام اور رات کے اوقات میں کثرت سے رہا ہے۔ اس لئے حضور علیہ السلام علی العموم صرف ظہر اور عصر کی نمازوں میں تشریف لاتے رہے۔ اور باقی نمازیں گھر میں ادا کرتے رہے ہیں۔ اسلئے کوئی تقریر کسی مضمون پر ہمارے سننے میں نہیں آئی جسے قلمبند کر سکتے۔ مختصر اذکار سننے میں آئے جن کو قلمبند کیا جاتا ہے

۱۹ دسمبر ۱۹۰۴ء

حضرت اقدس بوقت ظہر تشریف لائے۔ اور مولانا حکیم نورالدین صاحب کی علالت طبع کا حال خود اُن سے دریافت کیا۔ غذا کے انتظام کے لئے تاکید فرمائی۔ حضرت مولوی صاحب نے عرض کی۔ کہ ہر چند کوشش کی جاتی ہے مگر تدریت کیطرف سے کچھ ایسے سامان پیدا ہو جاتے ہیں۔ کہ جس سے انتظام قائم نہیں رہتا۔ شاید ارادہ الٰہی بھی اس امر کا خواہاں نہیں ہے۔ کہ آرام ہو۔ اس اثناء میں ایک صاحب جنکو حکیم صاحب ممدوح سے نہایت محبت اور اخلاص اور نیاز مندی کا تعلق ہے۔ بول اُٹھے کہ آپ تدبیر کرتی جاتے۔ قرآن شریف میں آیا ہے فَالْمُدَبِّرَاتِ أَمْرًا۔ اسپر حکیم صاحب نے ایک لطیف عارفانہ جواب یہ دیا۔ کہ یہاں صیغہ مونث کا استعمال ہوا ہے۔ فَالْمُدَبِّرُونَ أَمْرًا نہیں ہے۔ جس سے ظاہر ہے۔ کہ اس کا بڑا تعلق اناث سے ہے اور اُن میں ضعف و نقص ہوتا ہے (بہرحال یہ ایک عجیب نکتہ ہے۔ اس بحث کو حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام نے بھی دلچسپی سے سُنا۔ اور پھر خوراک کا انتظام ایک خاص صاحب کے سپرد فرما کر زبان مبارک سے ارشاد فرمایا کہ یہ سب لوگ سُنتے ہیں اور گواہ ہیں۔ کہ ہم نے آپکو ذمہ وار بنا دیا ہے اب اس کا ثواب یا عذاب تمہاری گردن پر ہے

۲۰ دسمبر ۱۹۰۴ء

ظہر کے وقت حضرت اقدس تشریف لائے مقدمہ کے ذکر پر فرمایا کہ خواہ کچھ ہی ہو ہم تو سب کچھ اللہ تعالےٰ کیطرف سے سمجھتے ہیں۔ اور اس پر راضی ہیں

ہر چہ از دوست میرسد نیکوست

لیکن ہمارا ایمان جیسے خدا تعالےٰ کے ملائکہ اور کتب اور رسل پر ہے۔ ایسے ہی اس بات پر بھی ہے کہ انجام کار ہم ہی کامیاب ہوں گے۔ اگرچہ ایک دنیا ہماری مخالف کیوں نہ ہو۔

آجکل کے عقلمندوں کے نزدیک تو کسیکو اپنا دشمن بنانا غلطی ہے لیکن سچ پوچھو تو یہ بھی حقانیت کی ایک دلیل ہے۔ آنحضرۃ صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی ایک سے بھی نہ رکھی۔ سب سے بگاڑ لی۔ ان لوگوں کے نزدیک تو نعوذ باللہ آپ نے غلطی کی۔ حالانکہ محض خدا کے لئے سب سے بگاڑ لینا آپ کی صداقت کا بیّن ثبوت ہے۔ کہ جس سے آپکی قوت ایمانی کا حال معلوم ہوتا ہے۔ ایک طرف مسیح کو دیکھو کہ اُس کی تعلیم سے جو کہ انجیلوں میں پائی جاتی ہے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اُس کا مشرب کسیکو ناراض کرنے کا ہرگز نہ تھا۔ یہودیوں کو سنایا گیا۔ کہ میں توریت کا ایک شوشہ تک زیر و زبر کرنے نہیں آیا۔ اس فقرہ سے ظاہر ہے۔ کہ ان کی خوشامد مدنظر تھی برخلاف اس کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کو دیکھا جاوے۔ تو کوئی بھی فرقہ اور مذہب روئے زمین پر ایسا نظر نہ آویگا۔ جس کو آپ نے دعوت نہ کی ہو۔ اور جس کی غلطی نہ نکالی ہو (اور پھر ہر ایک کے مقابلہ پر اپنے مظفر و منصور ہونے کا دعوےٰ بھی کیا) بھلا بتلاؤ۔ کہ جب تک خدا پر پورا بھروسہ اور یقین نہ ہو۔ کب کوئی اس طرح سے کر سکتا ہے

خیر بات یہ ہے۔ کہ درمیان میں کیا کیا مکروہات ہوں۔ ہمیں اس کا علم نہیں مگر انجام بہرحال نیک ہے۔ الہاموں کی ترتیب میں ہمیں یہ امر مدنظر رکھنا ہوں۔ کہ مکروہات کا مرتبہ اول رکھا جاتا ہے۔ اور یہ سنت اللہ بھی ہے۔ کیونکہ خوش حالی اور کامیابی بعد کو ہوا کرتی ہیں اس لئے ان کے الہامات کی ترتیب بھی بعد کو ہی ہوتی ہے۔

مقام تیما پور متعلقہ انسپکٹوری ملک نظام سے ایک احمدی صاحب جناب مولوی عبداللہ صاحب .... حضرت کی زیارت اور حصول فیض و انوار احمدی کے لئے آئے تھے۔ برادرم شیخ یعقوب علی صاحب نے اُن کو حضرت اقدس سے ملاقات کروائی۔ مولوی صاحب موصوف نے کل جماعت تیما پور کی طرف سے سلام علیکم اور درخواست دعا عرض کی۔ اور کچھ چندہ جو کہ جماعت کی طرف سے تھا۔ پیش کیا۔

کچھ دنوں کا عرصہ گذرا۔ کہ ایک صاحب بہت تھوڑی دیر کے لئے قادیان آئے۔ اور جلدی رخصت ہونے لگے۔ حضرۃ اقدس نے فرمایا۔ کہ کچھ دن میرے پاس رہو۔ اور عاقبت کا ذخیرہ طیار کرو دنیا کے کام تو کبھی ختم ہونے میں نہیں آتے

خیرے کن ای فلان و غنیمت شمار عمر
زاں پیشتر کہ بانگ برآید فلاں نماند

---

۲۱ دسمبر ۱۹۰۴ء

مُفتی گلزار محمد صاحب پوسٹماسٹر گڑھ شنکر۔ حافظ غلام رسول صاحب سوداگر و حافظ غلام رسول صاحب مدرس وزیرآباد سے استفادہ روحانی کے لئے حاضر خدمت ہوئے

حضرۃ مولانا مولوی نورالدین صاحب ایک عرصہ سے بعارضہ اسہال مُبتلا ہیں۔ اور باوجود اس حال کے پھر بھی جناب ممدوح شفا خانہ میں تشریف لا کر بیماروں کا ملاحظہ کرتے اور طالب علموں درس تدریس کرتے رہتے ہیں۔ درس قرآن بھی برابر ہوتا رہا ہے

حضرت مولانا عبدالکریم صاحب کی طبیعت بھی ایک عرصہ سے علیل ہے۔ آپکو بخار عموماً ہو جاتا ہے تاہم آپ حتے الوسع نماز باجماعت میں شریک ہو کر اپنے فرض امامت سے سبکدوش ہوتے رہتے ہیں

جماعت کے مخلص احباب سے التماس ہے۔ کہ وہ حضرت اقدس۔ اور ہر دو مولوی صاحبان اور نیز ہمارے دوست مُفتی محمد صادق صاحب کی صحت و عافیت کیلئے ضرور ضرور دعا فرمائیں۔

حضرۃ مولانا مولوی محمد احسن صاحب امروہی کے برادر خورد تشریف لائے تھے جو کہ بذریعہ خط حضرۃ اقدس کی بیعت میں شامل تھے اب خود حضرۃ کے دست مبارک پر بیعت کی اور ہمراہ مولانا موصوف بعد از نماز جمعہ مورخہ ۲۳ دسمبر امروہہ تشریف لے گئے مولانا موصوف کتاب کشف الاسرار

خطبہ عید الفطر ۱۹ ستمبر ۱۹۰۹ء

جو کہ حضرۃ حکیم نور الدین صاحب نے مسجد اقصیٰ میں پڑھا

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ۔ اَمَّا بَعْدُ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الخ

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِیْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِكَ وَیُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَیُزَكِّیْهِمْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ پ ۱ ع ۱۵

ایک دعا ہے جو کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جناب رب العزت رب العالمین اللہ جل شانہ کے حضور مانگی ہے اس سے ظاہر ہے کہ اس دنیا میں اسلام کے آنے اور اسکے ثمرات کے ظہور کیلئے اللہ تعالیٰ کے فضل نے حضرت ابراہیم کے ذریعہ ایک دعا کی تقریب پیدا کر دی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ تو ہمارا رب اور مربی اور محسن ہے تیری عالمگیر ربوبیت سے جیسے جسم کے قواے کی پرورش ہوتی ہے عمدہ اور اعلیٰ اخلاق سے انسان مزین ہوتا ہے ویسے ہی ہمارے روح کی بھی پرورش فرما اور اعتقادات کے اعلیٰ مدارج پر پہونچا۔ اے اللہ اپنی ربوبیت کے شان سے ایک رسول انہیں بھیجو جو کہ منہم یعنے انہی میں کا ہو اور اس کا کام یہ ہو کہ وہ صرف تیری (اپنی نہیں) باتیں پڑھے اور پڑھائے اور صرف یہی نہیں بلکہ انکو سمجھا اور سکھلا بھی دے پھر اس پر بس نہ کیجیو بلکہ ایسی طاقت جذب اور کشش بھی اسے دیجیو جس سے لوگ اس تعلیم پر کاربند ہو کر مزکے اور مطہر بنجاویں تیرے نام کی اس سے عزت ہوتی ہے کیونکہ تو عزیز ہے اور تیری باتیں حق اور حکمت سے بھری ہوئی ہوتی ہیں اس دعا کی قبولیت کسطرح سے ہوئی وہ تم لوگ جانتے ہو اور یہ صرف اس دعا ہی کے ثمرات ہیں جس سے ہم یہ فائدہ اٹھاتے ہیں دعا ایک بڑی عظیم الشان طاقت والی شئے ہے علاوہ ابراہیم علیہ السلام کے جب دوسرے نبیوں کی کامیابیوں پر نظر ڈالتے ہیں تو ان کا باعث بھی صرف دعا ہی کو پاتے ہیں وہ دعا ہی تھی جس نے حضرۃ آدمؑ کو کرب و بلا سے نجات دی اور وہ دعا ہی تھی جس نے حضرۃ نوح علیہ السلام کی کشتی کو پار لگایا قرآن شریف کے ابتدا میں بھی دعا اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ہے اور انتہا بھی دعا ہی پر ہے یعنی اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پر۔ جب ہم نبی کریم علیہ السلام کی زندگی پر نظر کرتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے چلنے پھرنے اٹھنے بیٹھنے کھانے پینے نماز کے ادا کرنے سودا سلف لانے بات چیت کرنے غرضیکہ ہر ایک کام کی ابتدا ہی سے ہے پس خوب یاد رکھو کہ مضطر کی تسکین کا باعث اور کمزور طبائع کی ڈھارس یہی دعا ہے جب انسان کسی غرض کی تکمیل کیلئے ظاہری سامان مہیا کرتا ہے تو اسے یہ علم ہرگز نہیں ہوتا کہ اس سے ضرور وہ غرض حاصل ہو جاویگی کیونکہ سامان کے بہم پہونچ جانیکے بعد اور مخفی در مخفی ایسے اسباب اور واقعات کی ضرورت ہوتی ہے جسپر اسکا علم ہرگز محیط نہیں ہوتا تو اس وقت صرف دعا ہی ایک ایسا ذریعہ ہوتا ہے جس سے وہ اپنی غرض مطلوب کے حاصل کرنیکے لئے امداد طلب کرسکتا ہے اور اسی سے وہ مخفی در مخفی اسباب میسر ہو جاتے ہیں جن سے اس غرض کی تکمیل ہوتی ہے۔

بعض کمزور طبائع جو کہ دعا کی اس خوبی سے ناواقف ہیں انکو چاہیئے اور لازم ہے کہ اسے ایک مجرب نسخہ مانکر استعمال کریں کیونکہ یہ ہزارہا راستبازوں کا تجربہ کیا ہوا ہے۔ طبابت میں بھی عمدہ اور اعلیٰ نسخہ وہی ہوتا ہے جو کہ بہت سے بیماروں پر مفید ثابت ہوا ہو۔ اور اگرچہ ایک دو کو مضر بھی ہو لیکن فائدہ کی کثرت اسکے عمدہ ہونے پر کافی دلیل ہوتی ہے یہی حال دعا کا ہے ہر ایک کی طبیعت ایجاد نہیں کرسکتی اس لئے عام اور کمزور طبائع کے لئے مجربات کا استعمال داناؤں نے بھی تجویز کیا ہے اسلئے اس قسم کے لوگوں کو بھی پہلے فرضی طور پر اسکی خوبیوں کو مانکر اس پر عملدرآمد شروع کرنا چاہیئے جسقدر بڑے بڑے علوم مثل ریاضی۔ ہندسہ۔ جغرافیہ۔ علم الاخلاق صرف و نحو وغیرہ ہیں۔ ان سب کی ابتدا اول فرض پر ہے پھر اسی پر انسان ترقی کرکے بڑے بڑے عظیم الشان نتائج پر پہونچ جاتا ہے۔ ایک پولیس مین کے گھنٹے پر فرضی طور پر ایک گھر کی تلاشی لی جاتی ہے گو صرف ظنی امر ہوتا ہے مگر بسا اوقات مال بھی برآمد ہو جاتا ہے پس مومن کو چاہیئے کہ نبی کریم کی تعلیم سے اور سید الفقہ راستبازوں کے تجربہ کی بناپر دعا کو ذریعہ بنا دے اور اپنی کمزوری کی آگاہی کیلئے کبھی دعا ہی کرے تو اسے معلوم ہوگا۔ کہ دعا کیسی عجیب اور ضروری شئے ہے دعا کے ساتھ خدا تعالیٰ نے صبر کی بھی تعلیم دی ہے کیونکہ بعض وقت بمصلحت الٰہی سے جب دعا کی قبولیت میں دیر ہوتی ہے تو انسان اللہ تعالیٰ پر سوء ظن کرنے لگتا ہے۔ اور نفس دعا کی نسبت اسے شکوک اور شبہات پیدا ہو جاتے ہیں اس لئے استقلال اور جناب الٰہی پر حسن ظن رکھے۔

جو آیۃ میں نے پڑھی ہے۔ وہ دعا ابراہیمؑ تھی اسمیں ظاہر فرمایا ہے کہ ایک رسول ہونا چاہیئے جو کہ تیری آیات پڑھے اور پڑھاوے اور لوگوں کو مزکے اور مطہر کرے یہ تین باتیں ہیں جو کہ اس دعا کے ذریعہ چاہی گئی ہیں اب ہم دیکھتے ہیں کہ اول دو باتیں تعلیم اور تعلم تو اب تک موجود ہے بچہ بچہ اور عورتیں اور مرد اور حفاظ قرآن کی تلاوت میں مصروف ہیں اور علماء اور واعظوں کے ذریعہ سے لوگوں کو قرآن شریف کے اسرار و حقائق کا بھی کچھ نہ کچھ علم ہوتا ہے اور دونوں سلسلوں نے ابتک جاری رہکر اسبات کو ثابت کر دیا ہے کہ حضرت ابراہیم کی دعا نے قبولیت کا شرف ۲/۳ حصہ حاصل کرلیا ہے لیکن کیسے افسوس کی بات ہوگی اگر ہم یہ مان لیں کہ اس دعا کی جزو اعظم دوسروں کو مزکے اور مطہر بنانے کا کوئی سلسلہ نبی کریم کے طرف سے موجود نہ ہو۔ رسول کی بعثت کی علت غائی اور دعا کا مغز اور لب لباب تو یہی تھا۔ اور پھر اگر یہی نہیں رہا تو دعا کی قبولیت کیا ہوئی۔ خدا تعالیٰ کو چونکہ علم تھا کہ ایسے لوگ بھی ہونگے جو کہ اس دعا کی قبولیت کی نفی کریں گے اسلئے اسنے اپنی پاک کلام میں وعدہ فرمایا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ اور دوسری جگہہ فرمایا وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ الخ یعنے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جانشین لوگوں کو مزکے اور مطہر بناتے رہینگے۔ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ جس دین کو اسنے ان کے لئے پسند کیا ہے اسمیں طاقت پیدا کردیں گے اور ایسی مقدرت عطا کرینگے جس سے نفوس کا تزکیہ ہو۔ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا۔ انکو مشکلات بھی پیش آوینگے لیکن اللہ تعالیٰ ان کی امداد ہوگا

مشکلات پیش آنیکا باعث یہ ہوا کرتا ہے کہ انسانی طبائع کسی کا محکوم ہونے میں مضائقہ کیا کرتے ہیں چنانچہ خود خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہماری حکومت کو یہ لوگ طوعًا اور کرہًا مانتے ہیں پس جب خدا کی حکومت کا یہ حال ہے تو جب انبیا علیہم السلام کی حکومت ہوتی ہو تو ضرور لوگوں کو اور بھی اعتراضات سوجھتے اور کہتے ہیں لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ پ ۲۵ ع ۹ ۔ کہ وحی کا مستحق تو فلاں رئیس یا عالم تھا اس سے ظاہر ہے کہ لوگ رسول کی بعثت کیلئے خود بھی کچھ صفات اور اسباب تجویز کرتے ہیں جس سے ارادہ الٰہی بالکل لگا نہیں کھاتا علی ہذا القیاس۔ جب رسول کے خلیفہ کی حکومت ہوتی ہے تو انکو مضائقہ پر مضائقہ اور کراہت پر کراہت ہوتی ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اَهُمْ يَقْسِمُوْنَ رَحْمَتَ رَبِّكَ نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَّعِيْشَتَهُمْ - کہ کیا یہ لوگ الٰہی فضل کی خود تقسیم کرتے ہیں حالانکہ دیکھتے ہیں کہ درجہ معاش میں ہمنے انکو خود مختار نہیں رکھا اور خود ہم نے اسکی تقسیم کی ہے۔ پس جب انکو علم ہی

کہ خدا کے ارادہ سے سب کچھ ہوتا ہے تو پھر انبیا اور اُن کے خلفا کا انتخاب بھی اسی کے ارادہ سے ہونا چاہیئے۔

سورہ حجرات میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اَنَّ فِيكُمْ رَسُولَ اللّٰهِ لَوْ يُطِيعُكُمْ فِي كَثِيرٍ مِنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ کہ تم میں محمدؐ خدا کا رسول ہے اگر تمہاری رائے پر چلے تو تمہیں مشکلوں اور دکھوں کا سامنا ہو۔ یہ خدا کا ہی انتخاب ہے جو کہ اپنا کام کئے جا رہا ہے یہ اسی کا فعل ہے کہ امام ہادی خلیفہ بناوے تمہاری سمجھ وہاں کام نہیں آسکتی۔ رموز سلطنت خویش خسرواں دانند۔ اگر اللہ تعالیٰ ایک شخص کو ہمارے کہنے سے مامور کر دے اور اُس کے اخلاق رذی ثابت ہوں۔ ظالم۔ خود غرض۔ کینہ پرور نکل آوے تو دیکھو کسقدر مشکل پڑے اسی لئے لوگوں کو انجمنوں اور سماجوں میں اپنے منتخب کردہ پریسیڈنٹوں کو منسوخ کرنا پڑتا ہے۔ یا وہ لوگ خود الگ ہو جاتے ہیں انسان جب سے پیدا ہوا ہے اپنے جسم کو چیر پھاڑ رہا ہے اور زمین کا ایک ایک روڑا الٹ دیا ہے صرف اس لئے کہ اسکے بچاؤ کا سامان نکل آوے مگر دیکھ لو کہ کچھ پیش نہیں گئی۔ فن جراحی میں کمال کر دیا ہے ہر ایک مرض کے جرم معلوم ہو گئے ہیں مگر پھر بھی بیماریاں ہیں موت کا بازار گرم ہے۔ اپنے زمانہ سے ۲۰ لاکھ سال پیشتر تک کا پتہ دیتا ہے کہ یہ تھا لیکن کل کیا ہوگا یا چند منٹوں کے بعد کیا پیش آنیوالا ہے۔ اسکا اُسے علم نہیں پھر کیسی نادانی ہے کہ اسقدر عظیم الشان کام کے انتخاب کو اپنے ذمہ لیتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ نبی اور مامور ہمارے کہنے سے ہو۔

پس سوچنے کا مقام ہے کہ جب تلاوت اور تعلیم کا سلسلہ اُس دعا کے مطابق ختم نہیں ہوا تو پھر تزکیہ نفس کا سلسلہ یعنی مامورین الٰہی کا وجود کیوں ختم ہو جاوے۔ اور جیسے رسولوں کی رسالت کسی کی رائے اور کہنے پر نہیں ہوتی تو خلافت کسی کے کہنے سے کیوں ہو جو مامور اور مرسل آتے ہیں وہ خدا ہی کے انتخاب سے آتے ہیں مخالفت صرف اس لئے ہوتی ہے کہ خداتعالیٰ کی قدرت نمائی ہو۔ اور وہ بتلا دے کہ یہ ہمارا انتخاب اور ہمارے ہاتھ کا پودا ہے اسی لئے ان لوگوں کے بیرونی اور اندرونی دشمن پیدا ہو جاتے ہیں جن کو یہ لوگ بڑے زور سے چیلنج دیتے ہیں۔ اعْمَلُوا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّي عَامِلٌ فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ مَنْ تَكُونُ لَهُ عَاقِبَةُ الدَّارِ پ۸ ع۳۔ کہ تم اپنی جگہ کوئی دقیقہ میری تباہی اور ناکامی کا ہرگز نہ چھوڑو اور کام کئے جاؤ اور میں بھی اپنا کام کر رہا ہوں انجام کار خود پتہ لگ جاویگا کہ مظفر و منصور کون ہے پھر کہتے ہیں عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ فَاَجْمِعُوا اَمْرَكُمْ وَشُرَكَاءَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُنْ اَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوا اِلَيَّ وَلَا تُنْظِرُونِ پ۱۱ ع۱۳۔ کہ میرا بھروسہ خدا پر ہے۔ تم سب جمع ہو کر جو حیلہ چاہو کر لو۔ اور ایسا کرو کہ تمکو اپنی کامیابی میں کوئی شک و شبہ نہ رہے۔ اور کوئی مفر میرے لئے نہ رہنے دو۔ پھر دیکھ لو کہ تم ناکام اور میں بامراد ہوتا ہوں کہ نہیں۔ پس ایسے ایسے موقعوں پر خداتعالیٰ اپنے مرسلوں کے دشمنوں کو پیدست و پا کر کے بتلاتا ہے کہ دیکھو میں اس کا محافظ ہوں کہ نہیں اور یہ ہمارا مرسل ہے کہ نہیں۔ غرضیکہ انبیا کی بعثت میں ایک سر ہوتا ہے۔ کہ اُن کے ذریعہ سے الٰہی تصرف اور اقتدار کا پتہ لگتا ہے۔

بیعت کے معنے اپنے آپ کو بیچ دینے کے ہیں اور جب انسان کسیکو دوسرے کے ہاتھ پر بیچ دیتا ہے تو اُس کا اپنا کچھ نہیں رہتا۔ صحابہ کرام نے اپنے نفسوں کو آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں پر بیچکر آپکی اطاعت کو کہاں تک مدنظر رکھا ہوا تھا۔ اس کا حال دو حکایتوں سے معلوم ہوتا ہے۔ جن کا ذکر میں کرتا ہوں۔ جمعہ کے روز خطبہ ہو رہا تھا۔ اور لوگ کھڑے ہوئے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ بیٹھ جاؤ۔ عبداللہ ابن سعد ایک صحابی اُس وقت مسجد کی گلی میں آ رہے تھے۔ آپکو بھی یہ آواز پہنچ گئی اور جہاں تھے وہیں بیٹھ گئے۔ لوگوں نے وجہ پوچھی تو کہا کہ میں نے سمجھا کہ خدا معلوم مسجد جانے تک جان ہو گی یا نہ یہ حکم سُنا ہے۔ اسی وقت اسکی تعمیل کر لوں دوسرا واقعہ ایک صحابی کعب* نامی کا ہے جو کہ آنحضرت صلعم کا صحابی اور دولتمند آدمی تھا۔ آپ نے جب غزوہ تبوک کی طیاری کا حکم جماعت کو دیا۔ تو ہر ایک شخص اپنی اپنی جگہ طیاری کرنے لگا اور کعب نے خیال کیا کہ چونکہ میں ایک امیر آدمی ہوں آسانی جس وقت چاہونگا ہر ایک سامان مہیا کر لونگا۔ چونکہ بستی کوئی بڑی نہ تھی۔ کہ افراط سے ہر ایک شئے موجود ہوتی اس لئے لوگ تو طیاری کر کے روانہ ہو لئے۔ اور کعب پیچھے رہگیا۔ جب وہ بازار میں گیا تو اُسے کچھ بھی نہ ملا۔ اِس کاہلی اور سستی کا اور کیا نتیجہ ہوتا۔ آخرکار شمولیت سے محروم رہا۔ جب آنحضرۃ صلعم واپس تشریف لائے تو کعب ایک حدیث میں خود بیان کرتا ہے۔ مجھے غم نے تنگ کیا اور میں جھوٹ بولنے کا ارادہ کرنے لگا اور سوچنے لگا کہ ایسی بات کہوں کہ آپ کے غصہ سے بچ جاؤں اور اپنی برادری کے ہر عقلمند سے اسمیں اعانت کا طلبگار ہوا۔ جب خبر لگی کہ رسول اللہ صلعم تشریف لے آئے اسوقت مجھ سے یہ کذب دور ہو گیا۔ اور میں نے جان لیا۔ کہ آپ کے روبرو جھوٹ بولنے سے مجھے کبھی نجات نہ ہو گی پس میں نے سچ بولنے کا پختہ ارادہ کر لیا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الصباح مدینہ میں آپہنچے اور جب آپ سفر سے تشریف لایا کرتے تھے۔ تو اول مسجد میں نزول فرمایا کرتے تھے آپ نے مسجد میں دو رکعت نماز پڑھی اور لوگوں کی ملاقات کیلئے وہاں ہی بیٹھ گئے پس متخلف لوگ آتے اور سوگند کھا کھا کر اپنے تخلف کے عذر آپ کے سامنے بیان کرتے تھے اور یہ لوگ اسّی آدمی سے کچھ زیادہ تھے۔ رسول اللہ صلعم نے اُن کا ظاہر قبول فرمایا۔ اور اُن سے بیعت کی اور اُن کے لئے استغفار کیا۔ اور اُن کے باطن اللہ تعالیٰ کے سپرد فرمائے۔ جب میں خدمت میں حاضر ہوا۔ تو آپ نے مجھے دیکھکر غضبناک آدمی کیطرح تبسم فرمایا۔ اور مجھے کہا آگے آ میں سلام کہکر آپ کے آگے بیٹھ گیا۔ پھر آپ نے مجھے فرمایا۔ کہ تو کس سبب پیچھے رہگیا کیا تو نے سواری خرید نہیں کی تھی میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلعم مجھے خداتعالیٰ کی قسم ہے کہ اگر آج میں آپ کے سوا کسی دنیادار آدمی کے روبرو ہوتا تو خداتعالیٰ نے مجھے کلام میں ایسی فصاحت عطا کی ہے کہ آپ دیکھتے کہ میں عذر بیان کر کے اُس کے غصہ سے صاف نکل جاتا لیکن میں جانتا ہوں کہ اگر میں آج جھوٹ بولکر آپ کو خوش بھی کر لونگا تو عنقریب خداتعالیٰ آپکو مجھ پر غضبناک کر دیگا اور اگر آج میں نے آپ کے روبرو سچ کہا تو بیشک آپ مجھ پر غضبناک ہونگے مگر خداتعالیٰ سے مجھے عاقبت حمیدہ کی امید ہے۔ خداتعالیٰ کی قسم ہے کہ مجھے کوئی عذر نہ تھا اور میں تخلف کیوقت پہلے سے بھی قوی اور خوش گذران تھا۔ (میری عرض سُنکر) آپ نے فرمایا۔ بیشک اسنے سچ کہا (اور مجھے فرمایا) کہ اُٹھ کھڑا ہو اور چلا جا تاکہ خداتعالیٰ تیرے حق میں فیصلہ کرے (میں اُٹھ کھڑا ہوا) اور بنی سلمہ میں سے کچھ آدمی میرے پیچھے ہو لئے اور مجھے کہتے تھے خداتعالیٰ کی قسم ہے ہم نہیں جانتے کہ تو نے اِس سے پہلے کوئی گناہ کیا ہو۔ آج تو نے رسول اللہ صلعم کے روبرو ویسے ہی عذر کیوں نہ کئے جیسے دوسرے متخلفوں نے کئے تھے تیرے گناہ کے لئے رسول اللہ صلعم کا استغفار کافی تھا مجھے خداتعالیٰ کی قسم ہے کہ وے لوگ ایسے میرے پیچھے ہوئے کہ اُن کے کہنے سے میں نے بھی ارادہ کر لیا کہ لوٹ کر رسول اللہ صلعم کی خدمت میں اپنی پہلی تقریر کی تکذیب کروں پھر میں نے اُن سے پوچھا کہ اس کام میں میرے ساتھ کوئی اور بھی ہے (یعنے کوئی اور بھی ایسا ہے جس نے میری جیسی تقریر کی ہو) انہوں نے کہا ہاں دو آدمی نے تیری جیسی تقریر کی ہے اور اُنکو بھی رسول اللہ صلعم نے ایسا ہی فرمایا ہے جیسا تجھے فرمایا ہے۔ میں نے کہا وہ دونوں کون کون ہیں لوگوں نے کہا ایک مرارہ بن ربیعہ عامری اور دوسرا ہلال بن امیہ واقفی وہ کہتا ہے کہ لوگوں نے ایسے دو آدمی صالح کا نام لیا

* یہ قصہ ہم نے اصل کتاب حدیث سے نقل کر دیا ہے تاکہ ناظرین کو واقفیت تامہ ہو۔

کہ بدر میں حاضر ہوئے تھے۔ اور جن کا اقتدا کرنا چاہئے تھا کہتا ہے جب اُن دونوں نے میرے روبرو ان دونوں کا ذکر کیا تو میں چلا گیا (اور لوٹ کر رسول اللہ صلعم کے پاس پہلی تقریر کی تکذیب کرنے نہ گیا) اور رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ متخلفین میں سے ان تین آدمیوں سے کوئی کلام نہ کرے۔ کہتا ہے کہ لوگ ہم سے اجتناب کر گئے یا کہا کہ لوگ ہم سے متغیر ہو گئے تا کہ وہ زمین بھی مجھے بری معلوم دینے لگی گویا وہ زمین ہی نہ تھی جسکو میں پہچانتا تھا۔ پس ہم پچاس رات اسی حال میں مبتلا رہے اُن دونو میرے یاروں نے عاجز ہو کر اپنے گھروں میں بیٹھکر رونا شروع کیا۔ اور میں جوان دلیر تھا۔ بازاروں میں پھرتا تھا۔ اور نماز میں حاضر ہوتا تھا مگر مجھ سے کوئی کلام نہ کرتا تھا اور میں نماز کے بعد رسول اللہ صلعم کو آ کر سلام کہتا اور دیکھتا کہ سلام کے جواب میں آپکے لب مبارک نے حرکت کی ہے یا نہیں پھر میں رسول اللہ صلعم کے قریب کھڑا ہو کر نماز پڑھتا اور آنکھ چرا کر آپکی طرف دیکھتا۔ جب میں نماز کیطرف متوجہ ہوتا۔ تو آپ میری طرف نظر کرتے اور جب میں آپ کیطرف دیکھتا تو آپ منہ پھیر لیتے جب مسلمانوں کی کڑائی مجھپر بہت ہو گئی تو ایکدن میں ابو قتادہ کے باغ کی دیوار پھاند کر جو میرا چچا زاد بھائی تھا (اور میری اُس سے بہت محبت تھی باغ میں گیا میں نے اسکو السلام علیکم کہا مگر اُس نے سلام کا جواب نہ دیا میں نے کہا اے ابو قتادہ میں تجھے اللہ کی قسم دیکر کہتا ہوں کہ تجھے معلوم ہے کہ میں اللہ اور رسول اللہ صلعم سے محبت رکھتا ہوں وہ خاموش رہا اور مجھے کچھ جواب نہ دیا۔ میں نے پھر اسکو قسم دیکر کہا۔ وہ خاموش ہی رہا میں نے پھر تیسری دفعہ جب قسم دیکر کہا تو اُسنے اسقدر کہا کہ اللہ اور رسول اللہ صلعم خوب جانتے ہیں یہ سنتے ہی میرے اشک جاری ہو گئے اور آخر میں دیوار پر سے ہو کر وہاں سے نکل آیا میں بازار میں چلا جاتا تھا کہ ایک آدمی شام کے لوگوں میں سے جو مدینہ میں غلہ فروخت کرنے کو آئے تھے کہتا پھرتا تھا کہ کوئی مجھے کعب بن مالک کا پتہ بتلا دے لوگوں نے میری طرف اشارہ کر دیا اُسنے مجھے غسان کے حاکم کا خط دیا اور چونکہ میں لکھا پڑھا تھا۔ میں نے وہ خط پڑھا۔ اس میں لکھا تھا اما بعد ہمکو خبر پہنچی ہے۔ کہ تیرے صاحب نے تجھپر ظلم کیا اور خدا تعالیٰ نے تجھے ذلیل و ضائع نہیں کیا تو ہمارے پاس چلا آ۔ ہم تیری پرورش کرینگے خط پڑھکر میں نے دل میں خیال کیا کہ یہ بھی ایک بلا آئی (کہ کفار کو ہماری طرف طمع ہوئی ہے) میں نے اس خط کو تنور میں جلا دیا جب اس حال کو چالیس روز ہو گئے تو ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا بھیجا ہوا آیا اور مجھے کہا کہ رسول اللہ صلعم نے تجھے فرمایا ہے۔ کہ تو اپنی عورت سے علیحدہ ہو جا میں نے کہا کہ آپ نے طلاق دینے کو فرمایا ہے یا کیا۔ اُسنے کہا طلاق کو نہیں فرمایا مجامعت سے منع فرمایا

اور دوسرے دونو میرے یاروں کو بھی یہی کہلا بھیجا میں نے اپنی عورت کو کہا کہ جب تک خدا تعالیٰ کی طرف سے فیصلہ کا حکم نہیں آتا تو اپنے ماں باپ کے گھر چلی جا۔ اور ہلال بن امیہ کی عورت نے رسول اللہ صلعم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ یا رسول اللہ ہلال بن امیہ بوڑھا ناکارہ ہے اسکا خادم کوئی نہیں کیا آپ اُسکی خدمت کرنے سے مجھے منع فرماتے ہیں آپنے فرمایا نہیں بلکہ وہ تجھ سے مقاربت نہ کرے اُسنے عرض کی کہ خدا تعالیٰ کی قسم ہے وہ اس کام کی لائق ہی نہیں واللہ وہ جس روز سے اس حال میں مبتلا ہوا ہے آج تک دن رات روتا ہی رہتا ہے بعض لوگوں نے مجھے کہا کہ تو بھی اپنی عورت کی بابت رسول اللہ صلعم سے اجازت طلب کر جیسے ہلال کی عورت نے آپ سے اس کی خدمت کرنیکا اذن لے لیا ہے۔ میں نے کہا اگر میں اس امر میں آپ سے عرض کروں معلوم نہیں آپ کیا جواب دیں اور میں جوان آدمی ہوں (یعنے عورت کے پاس ہونا مجھے صبر کرنا مشکل ہے) تا کہ دس رات اور گذر گئیں اور ہمارے اس حال کو پچاس رات ہو گئی پچاسویں رات کی صبح کو میں فجر کی نماز اپنے گھروں میں سے ایک گھر کی چھت پر پڑھکر اسی حالت میں بیٹھا تھا۔ جیسے خدا تعالیٰ نے قرآن میں ہماری خبر دی ہے اور میرا دم بسبب غم کے بند ہو رہا تھا۔ اور زمین باوجود کشائش کے مجھپر تنگ ہو رہی تھی کہ میں نے ایک آدمی کی آواز سُنی کہ پہاڑ سلع پر باواز بلند کہہ رہا تھا کہ اے کعب بن مالک تجھے بشارت ہو۔ میں سنتا ہی سجدہ میں گر پڑا اور جان گیا کہ خدا تعالیٰ کیطرف سے کشائش آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز پڑھتے ہی لوگوں کو ہماری توبہ کے قبول ہونے کی خبر کر دی لوگ ہمکو بشارت دینے شروع ہو گئے اور دونو میرے یاروں کے پاس بھی بشارت دینے والے پہنچے اور ایک گھوڑا دوڑا کر میری طرف آیا۔ اور ایک آدمی نے بنی اسلم میں سے پہاڑ پر چڑھکر آواز کی آواز گھوڑے کی سوار سے پہلے پہنچی جب وہ شخص جسکی میں نے آواز سنی تھی میرے پاس آیا تو میں نے اپنے دونو کپڑے اُتار کر بشارت کے عوض میں اسکو پہنا دئے مجھے اللہ تعالیٰ کی قسم ہے کہ اُس روز میرے پاس وہی کپڑے تھے۔ جو دیدئے تھے اور میں نے دو کپڑے عاریتہً لیکر پہن لئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونیکا ارادہ کر کے چلا رستہ میں لوگ مجھے ملتے تھے۔ اور توبہ کی قبولیت کی تہنیت دیتے تھے اور کہتے تھے کہ تجھے مبارک ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تیری توبہ قبول فرمائی۔ تا کہ میں مسجد میں ہو پہنچا وہاں لوگ رسول اللہ صلعم کے گرد مجتمع تھے۔ طلحہ بن عبید اللہ مجھے دیکھکر

کھڑا ہو گیا اور دوڑ کر مجھ سے مصافحہ کیا۔ اور تہنیت دی واللہ مہاجرین میں سے اسکے سوا دوسرا میری خاطر کوئی کھڑا نہیں ہوا۔ کعب طلحہ کے اس کام کو ہمیشہ یاد کیا کرتا تھا کعب کہتا ہے کہ جب میں نے رسول اللہ صلعم کو آ کر سلام کیا اسوقت آپ کا چہرہ مبارک خوشی سے دمکتا تھا۔ آپنے فرمایا تجھے بشارت ہو ایسے دن کی جب سے تو ماں سے پیدا ہوا ہے اس سے بہتر کوئی دن تجھپر نہیں آیا۔ میں نے عرض کی کہ یہ بات آپکی طرف سے ہے یا اللہ تعالیٰ کیطرف سے فرمایا نہیں بلکہ اللہ کیطرف سے ہے اور رسول اللہ صلعم کا چہرہ مبارک خوشی کے وقت ایسا روشن ہو جایا کرتا تھا کہ گویا چاند کا ٹکڑا ہے اور ہم اس حالت کو جانتے تھے میں نے آپکے سامنے بیٹھکر گذارش کی کہ یا رسول اللہ میری توبہ میں سے ہے کہ میں اپنا مال صدقہ کر دوں رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ کچھ مال اپنے لئے رکھ لو کہ یہ تیرے حق میں بہتر ہے میں نے عرض کی کہ خیبر کی غنیمت میں سے جو مجھے حصہ ملا تھا وہ میں اپنے لئے رکھتا ہوں میں نے پھر عرض کی کہ یا رسول اللہ۔ اللہ تعالیٰ نے میرے صدق کے سبب مجھے نجات دی ہے یہ بھی میری توبہ میں سے ہے کہ آئندہ کو میں اپنی زندگی بھر سچ کے سوا کوئی بات نہ کرونگا مجھے خدا تعالیٰ کی قسم ہے کہ جس دن سے میں نے یہ بات رسول اللہ صلعم سے عرض کی ہے اُس دن سے کسی مسلمان پر اللہ تعالیٰ نے ایسا انعام نہیں کیا جیسا صدق مجھے الہام کیا ہے اور اُس دن سے آجتک کبھی جھوٹ نہیں کہا اور امید ہو کہ خدا تعالیٰ آئندہ کو بھی مجھے جھوٹ سے محفوظ رکھے گا۔

اب دیکھو کہ فرمانبرداری اسکا نام ہے کہ جماعت سے ایک شخص الگ کیا جاتا ہے۔ بیوی کو بھی حکم دیا جاتا ہے کہ اُسکے پاس نہ جاوے اور دشمن کی طرف سے دلداری اور امداد کا وعدہ ملتا ہے مگر سر مو فرق نہیں آتا۔ غرضیکہ فرمانبرداری عجیب نعمت ہے۔ جہاں بہت لوگ کسی کی فرمانبرداری میں لگتے آپ کو دیکھیں تو یہ ضرور دیکھ لینا چاہئے کہ شیطان کی بیعت تو نہیں کرتے ہیں۔ اُنکے کثرت سے متفق اور ایک دل ہو جانا چاہئے کہ کہیں سابقہ بدیاں اور غلطیاں کھو کر اس رسول یہ خدا ہی کا دست قدرت ہے جو کہ ایسا نبی کا قائم مقام کسکو بناتا ہے اُن میں کمالات آتے ہیں مگر خدا بدل دیتا ہے اِن لوگوں میں المتخلقین باخلاق اللہ اور شفقت علی خلق اللہ وغیرہ کمالات ہوتے ہیں خدا کے کاملہ صفات کے یہ لوگ گرویدہ ہوتے ہیں اور مخلوق کی بے ثباتی اور لاشے ہونا اُنکو بتلاتا ہے کہ خدا کا شریک کوئی نہیں ہے اگر ہوتا تو انسان کی اپنی طاقت کا کام ہوتا۔ تو عقائد اور بارہ اقوام کے محقق اعلیٰ درجہ کے پارسا ہوتے مگر یہی قسم کو کہتا

اخبیث ہوکر خدا سے دور چلے جاتے ہیں اس لئے ترکی ہونیکے لئے ضرورت ہوتی ہے کہ خدا کی طرف سے کوئی آدمی جسمیں کشش اور جاذب کی طاقت ہو آوے۔ اس قسم کے انسان آتے ہیں لیکن لوگوں کے اندر جو غلط کاریاں ہوتی ہیں اُن سے بعد ہو جاتا ہے اُن غلط کاریوں کا ایک بڑی اصل کبر ہے جسکا ذکر اللہ تعالےٰ نے قرآن شریف کے اول تاریخی واقعہ میں کیا ہے۔ اَبٰی وَاسْتَکْبَرَ وَکَانَ مِنَ الْکٰفِرِیْنَ۔ اس سے ظاہر ہے کہ اول ہی انکار اور کبر ایک ایسی شے ہے جو کہ فیضان الٰہی کو روکدیتی ہے طاعون کے گذشتہ دورہ میں جو الہام حضرت اقدس کو ہوا تھا۔ اس میں بھی شرط لگی ہوئی تھی۔ کہ اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ اِلَّا الَّذِیْنَ عَلَوْا بِالْاِسْتِکْبَارِ۔ کبر۔ تزکیۂ نفس کی ضد ہے اور دونو چیزیں ایک جا جمع نہیں ہو سکتیں۔

دوسری بات جو کہ انسانی ترقی کی سدِ راہ ہوتی ہے وہ اس کا نفاق ہے کہ جب کوئی دُکھ ہوتا ہے تو خدا سے لمبے چوڑے وعدے کرتا ہے کہ اگر یہ دُکھ مجھسے دور ہو جاوے تو میں فلاں فلاں کام کروں گا تیری عبادت کرونگا صدقہ دونگا دین کی خدمت کرونگا۔ وغیرہ وغیرہ۔ اور ایسی مواقع لوگوں کو بے روزگاری تنگی معاش کمی تنخواہ۔ اور اپنی اور بال بچوں کی بیماری وغیرہ میں پیش آتے ہیں لیکن جب مشکل کا پہاڑ ٹل جاتا ہے۔ تو سب بھول جاتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ کہ منافق ہوکر مرتے ہیں۔ جس کا ذکر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فَاَعْقَبَهُمْ نِفَاقًا۔

اَبٰی۔ استکبار۔ بدعہدی یعنے نفاق یہ تین باتیں ہوئیں۔ جو کہ جھوٹ کی عادت ہے جو کہ انسان کو فیض الٰہی سے محروم رکھتی ہے۔ پس چاہیئے کہ ہمیشہ اپنا اندرونہ ٹٹولتے رہو۔ کہ ان عیبوں میں سے کوئی ہمارے اندر تو نہیں ہے ایک طرف محرومی کے اسباب پر غور کرے دوسری طرف توبہ اور استغفار سے کام لے ورنہ یاد رکھو کہ بڑے خطرہ کا مقام ہے۔ موسیٰ علیہ السلام کے ہمراہ ایک قوم نکلی تھی۔ اور موسیٰ نے اُن کو الٰہی ارادوں سے اطلاع بھی دیدی تھی۔ کہ وہ کیسا انعام کرنا چاہتا ہے۔ اور جتلا دیا تھا۔ کہ اگر تم حکم نہ مانوگے۔ تو خائب و خاسر ہوگے۔ مگر قوم نے عذر تراشے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ چالیس سال جنگل میں بھٹکتے رہے۔ اور ترقی کی رفتار روکدی گئی اس سے ظاہر ہے۔ کہ بعض وقت لوگوں کے اعمال ایک مامور کو بھی مشکل میں ڈالتے ہیں۔ اس لئے تم لوگوں کو فکر چاہیئے کہ ایک شخص مامور و مرسل تم میں موجود ہے۔ تم نے اپنی برادری اور قوم اور خویش و اقارب کی پرواہ نہ کرکے اُسکے ہاتھ پر خود کو فروخت کر دیا ہے۔ اگر تم میں وہی بلائیں اور ظلمتیں موجود ہیں جو کہ موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ والوں میں تھیں تو تم اُسکے راستہ میں روک ڈالتے اور خود فیض سے محروم رہتے ہو جو دنیا میں تو اُسے قبول کرکے ناپسندیدہ ٹھیرے۔ مگر اب خدا کے نزدیک نہ ہو۔

انسانی ترقی کا بڑا ذریعہ انسان کے ذاتی اخلاق ہوتے ہیں جس سے وہ واحد شخص خود اپنے نفس میں سُکھ پاتا ہے۔ اور امن اور آرام کی زندگی بسر کرتا ہے مثلاً اگر وہ کسی کی نعمت دیکھکر حسد نہیں کرتا تو اس سوزش اور جلن سے محفوظ رہتا ہے جو کہ حاسد کے دلکو ہوتی ہے۔ اگر کوئی دوسرےکو دیتا ہے اور یہ طمع نہیں کرتا۔ تو عذاب سے بچا رہتا ہے۔ جو کہ طمع کرنیسے ہوتا ہے۔ ایسے ہی جو لوگ اخلاق فاضلہ حاصل کرتے ہیں وہ جزع فزع شہوت اور غضب کے تمام دُکھوں اور آفتوں سے محفوظ رہتے ہیں اور اس سے ظاہر ہو کہ ذاتی سُکھ کے ذرائع اخلاق فاضلہ ہیں یہ بھی ایک فضل کی قسم ہے۔ جو کہ انسان کو حاصل ہوتا ہے لیکن اس سے وہ نتائج مرتب نہیں ہوتے جو کہ اکٹھا ہونیسے ہوتے ہیں یاد رکھو۔ کہ الٰہی فضل کی بہت قسمیں ہیں۔ اکیلے پر وہ فضل نہیں ہوتا جو کہ دو کے ملنے پر ہوتا ہے۔ اسکی ایک مثال دنیا میں موجود ہے کہ اگر مرد اور عورت الگ الگ ہوں اور وہ اس فضل کو حاصل کرنا چاہیں جو کہ اولاد کے رنگ میں ہوتا ہے۔ تو وہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ دونو نہ ملیں اور اُن تمام آداب کو بجا نہ لائیں جو کہ حصول اولاد کیلئے ضروری ہیں اسیطرح ایک بڑی جماعت پر جو فضل الٰہی ہوتا ہے وہ چند آدمیوں کی جماعت پر نہیں ہو سکتا ایک گھر کی آسودگی اور آرام کا فضل اگر کوئی حاصل کرنا چاہے تو جب ہی ہوگا۔ کہ اُسے ماماہیں۔ خدمتگار۔ اور سونے۔ کھانے۔ پینے۔ نہانے وغیرہ کے الگ الگ کمرے اور ہر ایک کا الگ الگ اسباب مہیا ہونے کی مقدرت ہو۔ ایسے ہی اگر ترقی کرتے جاؤ۔ تو بادشاہت اور سلطنت کے فضل کا اندازہ کر سکتے ہو جس سے نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ جب تک تم لوگوں میں باوجود اختلاف کے ایک عام وحدت نہ ہوگی اور ہر ایک تم میں سے دوسرے کو فائدہ پہنچانیکی کوشش میں نہ لگا رہیگا۔ تو تم خدا کے اس فضل عظیم کو حاصل نہ کرسکوگے جو کہ ایک بھاری مجمع پر ہوتا ہے وَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مَّا اَلَّفْتَ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰکِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَیْنَهُمْ اِنَّهٗ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ۔ میں اسی کی طرف اشارہ ہے وحدت کی روح کو جو کہ صحابہ کرام میں پھونکی گئی تھی اسکو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے تعبیر کیا ہے۔ اس وحدت کے پیدا ہونیکے لئے چاہیئے کہ آپس میں صبر اور تحمل اور برداشت ہو۔ اگر یہ نہ ہوگا۔ اور ذرا ذرا سی بات پر روٹھو گے۔ تو اس کا نتیجہ آپس کی پھوٹ ہوگا۔ اسی وحدت کی بنیاد کے لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِیْحُکُمْ وَاصْبِرُوْا اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ پ ۱۰۔ یعنے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔ اور اُن کی اطاعت اسی حال میں کرسکوگے۔ جبکہ تم میں تنازع نہ ہو۔ اگر تنازعات ہوں گے تو یاد رکھو۔ کہ قوت کی بجائے تم میں بزدلی پیدا ہوگی۔ اور جو تمہاری ہوا بندھی ہوئی ہوگی وہ نکل جاوے گی۔ یہ بات تم کو صبر اور تحمل سے حاصل ہو سکتی ہے۔ ان کو اپنے اندر پیدا کرو۔ تب خدا کی معیت تمہارے شامل حال ہوکر وحدت کی روح پھیلیگی پس اگر تم کوئی طاقت اپنے اندر پیدا کرنا چاہتے ہو اور مخلوق کو اپنے ماتحت رکھنا چاہتے ہو۔ تو صبر اور تحمل سے کام لو۔ اور تنازع مت کرو۔ اگر چشم پوشی سے باہم کام لیا جاوے تو بہت کم نوبت فساد کی آتی ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ لوگ روحانی بیماریوں کیلئے تو علاج اور دوا تلاش کرتے ہیں لیکن روح کی بیماری کا فکر کسی کو کبھی نہیں ہے۔ اسوقت مسلمانوں کی حالت کی مثال ایک جنم کے اندھے کی سی ہے کہ اُس سے اگر بینائی کی خوبی اور لذت دریافت کی جاوے تو وہ اُسے جانتا ہی نہیں ہے۔ اور اسی لئے اُس کے آگے بینائی کی قدر بھی نہیں کیونکہ اُس نے اُس لذت کو پایا نہیں۔ پس اس وقت کے موجودہ مسلمان بھی اس طاقت کی خوبی تک جو کہ قومی اتحاد اور وحدت سے پیدا ہوتی ہے۔ نہیں پہنچ سکتے اسکی وجہ یہ ہے۔ ایک سلطنت ان کے ہاتھ سے جا چکی ہے۔ اور اسی لئے ایسے امور پر توجہ بھی نہیں۔ کہ دوسروں کو اپنے ماتحت کس طرح کیا کرتے ہیں آجکل اگرچہ ریفارمیشن کے مدعی تو سینکڑوں ہیں لیکن وہ کیا ریفارمیشن کریں گے جبکہ خود ہی بدعنوں اور بدیوں میں گرفتار ہیں۔ دعوے تو ہے مگر سمجھ نہیں کہ یہ خدا کے مامور ہی کا کام ہے۔ جو کر سکتا ہے۔

پس اے عزیزو اور دوستو اپنی کمزوری کے رفع کیلئے کثرت سے استغفار اور لاحول کرو۔ اور رب کے نام سے دعائیں کرو کہ خدا تعالےٰ تمہاری ربوبیت کرے اپنے پرورش کرکے تم کو مظفر و منصور کرے تاکہ تم آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے نیک نمونہ بن سکو۔ وہ نہ ہو کہ خدا نخواستہ لعنت اُختہا کے مصداق (جب دوزخیوں کا ایک گروہ دوزخ میں داخل ہوگا۔ تو جو اُس میں اول موجود ہوں گے وہ اسے لعنت کرینگے۔ کہ ہم نے تو کچھ نہ کیا تم ہی کرتے) جیسے آجکل کے رافضی ہیں۔ اسکا بچاؤ ایک ہی ہے اور وہ یہ ہے۔ کہ سچی اتباع کرو۔ اپنے استنباط اور اپنے اجتہاد جس سے تم نفس کے دھوکہ میں آجاتے ہو۔ دور کرو۔ آپس میں خوش معاملگی اور احسن سلوک برتو۔ بخل۔ حسد۔ کینہ سے بچو۔ کہ خدا تعالیٰ ...

کے موافق جو کہ اس نے اپنے مرسل کی جماعت سے کیا ہے۔ انا لننصر رسلنا والذین امنوا فی الحیٰوۃ الدنیا پورا ہو کر رہے۔ مطلق انسان کی کوشش سے کامیابیاں حاصل نہیں ہوا کرتیں۔ کیونکہ یہ سارے علل اسباب سے آگاہ نہیں ہو سکتا۔ دیکھو ایک سال کی جانکاہ محنت سے زمیندار خرمن جمع کرتا ہے مگر جیسے اتفاق کہتے ہیں۔ اس سے آگ لگ کر ساری کا سارا خاک ہو جاتا ہے۔ اگر اُسے کامل علم ہوتا اور کامل اسباب حفاظت پر وہ احاطہ کر سکتا۔ تو کیوں یہ بربادی دیکھتا۔ یہی حالت انسان کے اعمال کی ہے اگرچہ وہ بڑے بڑے اعمال کرتا ہے لیکن ایک مخفی گند اندر ہوتا ہے۔ جس سے وہ تمام برباد ہو جاتے ہیں۔ اس کا علاج وہی ہے۔ جو کہ ذکر کیا۔ کہ دعا اور استغفار اور لاحول سے کام لو۔ پاک لوگوں کی صحبت میں رہو۔ اپنی اصلاح کی فکر میں [illegible] کی طرح لگے رہو۔ کہ مظفر ہونے پر خدا رحم کرتا ہے۔ اور دعا کو قبول کرتا ہے۔ دوسرے کی تحقیر ہرگز مت کرو۔ کہ اس سے خدا بہت ناراض ہوتا ہے۔ اور دوسرے کو حقیر جاننے والے لوگ نہیں مرتے جب تک کہ اُس گند میں خود نہ مبتلا ہوں جس کی وجہ سے دوسرے کو حقیر جانتے ہیں۔

اس تقریر کے بعد حضرت حکیم الامت بیٹھ گئے اور پھر کھڑے ہو کر خطبہ کی تکمیل اس طرح سے کی۔

آج عید کا دن ہے اور رمضان شریف کا مہینہ گذر گیا ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کے فضل کے ایام تھے جبکہ اس نے اس ماہ مبارک میں قرآن شریف کا نزول فرمایا۔ اور عامہ اہل اسلام کے لئے اسی ماہ میں بڑا [illegible] مقدر فرمائی۔ راتوں کو اُٹھنا اور قرآن شریف کی تلاوت اور کثرت سے خیرات و صدقہ اس مہینہ کی برکات میں سے ہیں۔ آج کے دن ہر ایک کو لازم ہے کہ سارے کنبہ کی طرف سے محتاج لوگوں کی خبرگیری کرے۔ دو ٹک گیہوں یا کچھ یا جو کے ہر ایک نفس کی طرف سے صدقہ نماز سے پیشتر ضرور ادا کیا جاوے۔ اور جن کو خدا نے زیادہ موقعہ دیا ہے۔ وہ زیادہ دیویں۔ اس جگہہ مختلف ضرورتیں ہیں کہ جن کے لئے لوگوں کی خیرات کے روپیہ کی ضرورت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں اس قسم کا کل روپیہ ایک جگہہ جمع ہوتا تھا اور پھر آپ اُسے مختلف مدّوں میں تقسیم کر دیا کرتے تھے ایک یہاں مدرسہ ہے۔ اور اسوقت اُسے بڑی ضرورت امداد کی ہے۔ مہمانوں کو بھی مشکلات پیش آتی ہیں بعض وقت دیکھا گیا ہے۔ کہ ان بیچاروں کا سفر خرچ کسی گناہ کے باعث یا کسی مصلحت الٰہی سے جاتا رہتا ہے۔ مثلاً کسی نے چرالیا۔ یا گر گیا۔ وغیرہ۔ پھر غور کرو کہ مسافرت اور اجنبیت میں کسقدر تکلیف ہوتی ہوگی ایسے ہی ایک گروہ مساکین کا رہتا ہے۔ تو ان سب کے لئے اخراجات کی ضرورت ہے۔

یہاں رہنے والے ۳ قسم کے لوگ ہیں ایک تو وہ جو حصول ایمان کیلئے رہتے ہیں۔ اور ان کو بنفسہٖ تجربہ سے علم ہو گیا ہے۔ کہ ضرورت کے وقت اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے خبرگیری کرتا ہے۔ بعض لوگ ملازم ہیں اور ان کی معاش کی سبیل قائم ہے۔ اور ایک گروہ وہ ہے جو کہ صرف محبّت کی وجہ سے رہتا ہے۔ مگر اپنی ضرورتوں کو رفع نہیں کر سکتا۔ پس میری رائے یہ ہے۔ کہ تم میں سے ایک جماعت قائم ہو۔ جو ان سب کی خبرگیری کیا کرے اور اس قسم کے صدقہ اور خیرات کے روپیوں کو مناسب مقام پر تقسیم کر دیا کرے۔ بعض طالب علم مدرسہ کے اور بعض ہمارے پاس بھی اس قسم کے ہوتے ہیں۔ کہ اُن کے لئے خبرگیری کی ضرورت ہوتی ہے۔ پس اگر جماعت قائم ہو۔ تو وہ اس کی بھی خبر لے سکتی۔ انسانی ہمدردی اور باہمی معاون کی بہت برکات اور افضال ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر وعدہ فرماتا ہے۔ اللّٰہ فی عون العبد ما کان العبد فی عون اخیہ۔

میں چونکہ یہاں رہتا ہوں۔ اور پھر سارے دن باہر رہتا ہوں اس لئے مجھے ان ضرورتوں کا علم ہے۔ اور میری نسبت دوسروں کو کم ہے۔ خدا ہی انکا سرانجام دیکھنے والا اور مجھے بھی وہی دیکھنے والا ہے۔ ایسے امور کے لئے آپ سعی کریں۔ اور دوسرے بھائیوں تک بھی پہونچا دیویں جیسے ہمارے سردار صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور کوئی فوجی کمانیر تھا۔ کوئی کاتب تھا۔ کوئی قرآن پڑھانیوالا تھا کوئی اخوۃ کی بہتری کی فکر کرنیوالا تھا۔ کوئی بادشاہوں کے پاس خطوط پہونچاتا تھا۔ کوئی نیک تحریکیں کرنیوالا تھا۔ ایسے ہی اگر مختلف مدّیں مختلف لوگوں کے سپرد ہوں۔ اور ایک کمیٹی قائم ہو کر ان سب امور کی ترغیب کیا کرے۔ تو امید ہے کہ بہت کچھ انتظام ہو جاوے۔ خدا تعالیٰ مجھے اور آپ کو عمل درآمد کی توفیق عطا فرماوے۔

اس کے بعد حکیم صاحب موصوف نے حضرۃ اقدس علیہ السلام سے درخواست کی۔ کہ حضور دعا فرماویں۔ کہ ہم سب کو نیکی اور عمل درآمد کی توفیق عطا ہو۔ خصوصاً مجھکو کہ لوگوں کو تو سُناتا ہوں کہیں خود ہی اس پر عمل درآمد سے نہ رہجاؤں۔ حضرت اقدس علیہ السلام نے دعا فرمائی۔ فقط

چونکہ میرے عزیز احباب احمدیہ [illegible] کارخانہ میں مدنظر [illegible] نسبت میری [illegible] میں آپنے بقایہ دار [illegible] بھی ہیں اسی قسم کا [illegible] خیال ضرور [illegible] ظاہر [illegible] کارخانہ کا مدار [illegible] آمد [illegible]

میری آخری چھٹی پر احباب کی نظرِ عنایت

میں اپنے مولا کریم کا کمال شکر گذار ہوں جسنے اپنی پاک جماعت کی برگزیدہ ممبروں میں میری خدمات کی عزت افزائی کی ہے۔ تلافی مافات کے نام سے جو آخری چھٹی میں نے اپنے دوستوں کے نام ارسال کی تھی۔ اور جس میں ایک ایک کارڈ بھی ارسال کیا گیا تھا اُس کے جواب میں آجتک جو کارڈ اخبار کے خریداروں کی طرف سے وصول ہوئے ہیں اُن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ غالباً ہمارا کارخانہ بھی خدا کے اُن پاک کلمات کا مصداق ہونیوالا ہے۔ جو کہ مورخہ ۸ دسمبر ۱۹۰۴ء کو حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام پر نازل ہوئے وہ کلمات یہ ہیں

رسید مژدہ کہ ایام نو بہار آمد

کیونکہ سوائے چند خطوط کے باقی کُل خطوط ہمدردی سے بھرے ہوئے ہیں۔ اور عام طور پر احباب نے عقد کے بجائے پیشگی قیمت اخبار کی منظور کر لی ہے۔ اور بعض نے آئے رسالانہ اور دو سال کی پیشگی حسب درخواست کارخانہ منظور فرما کر قومی ہمدردی کا ثبوت دیا ہے۔ اور حقوق اخوۃ کی پاسداری کی ہے خدا تعالیٰ ان تمام صاحبان کو جزائے خیر دیوے میں انشاء اللہ اُن خطوط کو یکے بعد دیگرے درج اخبار کر دونگا تاکہ میرے دوسرے بھائیوں کو بھی علم ہو جاوے کہ اس متبرک جماعت میں خدا تعالیٰ نے تالیف قلوب کا کسقدر مادہ رکھا ہے۔ اور برگزیدہ وقت حضرۃ امام الزمان علیہ السلام خلیفۃ اللہ فی الارض کے کلمات طیبات کی عظمت اور قدر ان لوگوں کے دلوں میں کس قدر ہے۔

صاحبان آپ کو علم ہے۔ کہ ہم سے پیشتر ایک اُمت گذر چکی ہے جس نے اپنی خدمت تبلیغ دین بجا لائے اور اپنے آقا اور امام حضرۃ خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر ایک قول و فعل کو عظمت اور قدر کی نگاہ سے دیکھکر محفوظ رکھنے اور ضبط کرنے اور پھر ہم تک پہنچانیسے مراتب عالیہ قرب الٰہی کے حاصل کئے ہیں اور یہ اُنہی خدمات دینیہ کا نتیجہ ہے کہ ہم اور آپ ان کو رضی اللہ عنہم۔ رحمۃ اللہ علیہم۔ علیہم السلام۔ صل وبارک علی آل محمد وغیرہ دعاوں سے یاد کرتے رہتے ہیں۔ اور اگر آج جبکہ خداوند تبارک وتعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ہمیں بھی اسی قسم کا موقعہ دیدیا ہے تو یہ کسقدر ہماری غفلت اور کم فہمی ہوگی۔ کہ باوجود اُن تمام آسان ذرائع تبلیغ واتمام حجت و ضبط اقوال امام الزمان کے جو کہ بزنگ ریل۔ ڈاک مطبع اور کاغذ و قلم ہمیں حاصل ہیں۔ اُن ظلی مراتب عالیہ کے حصول سے اپنے نفسوں کو محروم رکھیں۔ تلک امۃ قد خلت لھا ما کسبت کے مصداق صحابہ کرام ہوئے اور ولکم ما کسبتم کے مصداق ہمیں ہونا چاہئے۔

میں آپ پر بخوبی ظاہر کرتا ہوں کہ اصل منشاء البدر کے اجراء کا حضرت اقدس کے کلمات طیبات اور آپ کے اقوال اور افعال کو ضبط میں لانا ہے۔ اور میں اس امر کو بھی تسلیم کرتا ہوں۔ کہ ابھی تک

ہم روانگی کو دوسرے کاموں پر مقدم [illegible]

مجھے وہ ذرائعہ کامل طور پر حاصل نہیں ہوئے جس سے اس خدمت کو کما حقہ بجا لاتا مگر تاہم میں اسی کوشش میں لگا رہوں جیسے کہ البدر کے مطالعہ سے ظاہر ہوگا - اور ان کلمات طیبات کے نہ میسر ہونے پر بعد از اں ایسے مضامین کی اشاعت ہو جنکا گہرا تعلق اپنے سلسلہ اور جماعت سے ہو - اور یہ کہ حتی الوسع زید و بکر کے حال سے اخبار کو بھرنہ کیا جاوے مگر بقدر ضرورت اور کلمات طیبات کے بعد دوسرا درجہ ہیں حضرۃ حکیم نورالدین صاحب کے تقریروں اور درس قرآن سے نوٹ کا رکھا ہوا ہو علی ہذالقیاس - اور میں قبول کرتا جانتا ہوں کہ میں اپنے ان ارادوں میں ابھی تک ایک حد تک ناکام ہوں - لیکن میں اسی کسی اپنی پنہانی نقص کی طرف منسوب کرتا ہوں جس کی وجہ سے میرے خیالات کے موجب مجھے کام کرنیکی توفیق نہیں دیگئی - اور امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری مغفرت اور اصلاح فرما کر مجھے اس قسم کی خدمات کے قابل بناویگا چنانچہ اب پھر آئندہ میرے

درس قرآن

سے نوٹوں کا سلسلہ جاری کرتا ہوں - جو کہ بھائیوں کیلئے مفید اور مسرت کا موجب ہوگا -

اور میں محض اللہ تعالیٰ ہی کے لئے یہ بھی کہتا ہوں کہ ہر ایک احمدی بھائی جو کہ میری ادنےٰ خدمات سے فائدہ اٹھانا چاہتا ہے وہ بھی مذکورہ بالا نیت اور ارادہ سے ہی البدر کو خریدے اور میں صرف البدر ہی کو پیش نہیں کرتا بلکہ اس حدیث کو مدنظر رکھکر کہ جب ایک بھائی دوسرے بھائی کی اعانت میں ہوتا ہے تو خدا اس کی اعانت میں ہوتا ہے - اپنے محترم الحکم اور ریویو آف ریلیجنز کی نسبت بھی یہی کہتا ہوں کہ ہر ایک آپ میں سے اخبار اور رسالہ کو دین کی تبلیغ اتمام حجت اپنے نفس اور آئندہ نسلوں کو فائدہ پہونچانے کی غرض سے خریدے تاکہ یہ چندے جو ہم لوگ آپ سے لیتے ہیں دینی خدمات میں شمار ہو کر آخرت میں ہمارے اور آپ کیلئے خزائن بے شمار و بیحد و حساب بن جاویں -

جن لوگوں کو علوم حقہ اور حکمت اور معرفت کی رموز سے بھرے ہوئے علمی نکتوں اور لطیفوں کی قدر ہے وہ خوب جانتے ہیں کہ ان اخباروں اور رسالوں کے ذریعہ وہ معارف اور حقائق کے خزانے ان کو ملتے ہیں کہ اگر یہ مبارک وقت انکے نصیب میں نہ ہوتا - تو عمر نوح پاکر اور اپنے عزیز مالوں اور وقتوں کو بے دریغ خرچ کرکے بھی نہ پا سکتے - پس اے جان برادر یہ سعید خوش نصیبی تیری ہے کہ تو اپنے گھر بیٹھا ہے اور صرف چند پیسوں کے ذریعہ سے تجھے تزکیہ نفس کے علوم پہونچ جاتے ہیں اور اگر خدا کا فضل تیرے شامل حال ہے اور تیرے قلب کی زمین اس پانی کے جذب کی استعداد رکھتی ہے تو تو ان علوم کے ذریعہ سے ایک جنت حاصل کر سکتا ہے اور سب توفیق خدا کو ہے اسی کے

فضل سے سب کام چلتے ہیں اور وہی تا جنگ کارخانہ کا حافظ و ناصر رہا

اب یہ نیا سال ہے اور نیا معاملہ ہے اور الحمدللہ کہ ہمارے دوست اپنی دلی ہمدردی اور نیک ارادوں کا ہمیں عملی ثبوت دے رہے ہیں - اور ہم بھی اس فکر میں لگی ہوئی ہیں کہ ہمارے دوستوں کے مال ہمارے ہاتھوں ضائع نہ ہوں وہ انکی آخرت کا ذخیرہ بن جاویں - مگر برادران جس بوجھ کو دس اوسوں نے اٹھانا ہے - اسے دو نہیں اٹھا سکتے اور جس راستہ کو دو پاؤں نے طے کرنا ہے وہ ایک سے طے نہ ہوگا - کارخانہ کے مصارف قریب دو ہزار روپیہ سالانہ کے ہیں اور اخبار کی اشاعت کا شروع سال ہے کوئی علم نہیں ہے مگر آپ کو اخبار کے ذریعہ ہی اس کا علم ہوتا رہیگا علاوہ ان سالانہ مصارف کے سال گذشتہ کا قرضہ بھی کارخانہ کے سر پر ہے اب اسلئے [illegible] کہ آپ اس کی اشاعت میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں [illegible] دل سے یہ چاہتا ہوں کہ اخبار کی قیمت [illegible] پیشگی [illegible] ہو جاوے [illegible] بہت [illegible] [illegible] ہو جاری کروں - [illegible] کا امیدوار ہوں - آپ بھی یہی دعا کریں -

جو خطوط کہ ہمیں اپنے دینی بھائیوں اور دوستوں کیطرف سے موصول ہوتے ہیں [illegible] کالموں میں شائع کروں گا - سردست ان کا [illegible] ایک قدیمی دوست اور صادق بھائی کے جواب سے شروع کرتا ہوں [illegible]

ایک قدیمی صادق دوست کا جواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

برادرم مکرم صاحب البدر - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - آپ کا اخبار بمعہ ضمیمہ نور نمبر بعنوان تلافی مافات مجھے ملا جسکو میں نے بعد مغرب پڑھا اور کارخانہ البدر کے [illegible] کی کہانی کو پھر سنا - اسکے بعد میں اپنے مکان [illegible] باہر جو نکلا تو میری نظر [illegible] جس کی [illegible] نورانی صورت [illegible] - [illegible] ایسے ہی وقت کے چاند کو دیکھکر اس چاند والے کا عاشق بے ساختہ بول اٹھا تھا کہ

چاند کو کل دیکھکر میں سخت بیکل ہوگیا
کیونکہ کچھ کچھ تھا نشاں اسمیں جمال یار کا

دیر تک میں اسکی پیاری صورت کی طرف جو دیکھتا رہا تو میری توجہ ان سیاہی مائل ٹکڑوں پر پڑی جو چاند کے فدر تھے - تب میرے دل میں آیا کہ ہمارے البدر تو اپنی تکالیف پر یونہی شور مچاتے ہیں یہ داغ تو ان کے لئے اسیوقت مقدر ہو چکے تھے جبکہ انہوں نے آسمان کے بدر کا ہمنام اور اسلام کے بدر کا

ہمزبان خادم بننے کا ارادہ کیا - خدا میرے دوست یہ سچ ہے کہ مومن کا بہشت [illegible] ہی شروع ہو جاتا ہے یہ بھی سچ ہے کہ دنیا بہشت نہیں بچے سے لیکر بوڑھے تک غریب سے لیکر بادشاہ تک - فاسق سے لیکر ولی تک سب کسی نہ کسی آزمائش میں پڑے ہوئے ہیں کیونکہ جہاں امتحان نہیں وہاں نتیجہ ہے نہ پاس ہے اور اللہ تعالیٰ مومن صابر کو پاس کرنا چاہتا ہے - اور کافر ناشکرے کو فیل - پس آپ صبر سے کام لیں یہ تنگی کے وقت ہمیشہ نہ رہیں گے - انشاءاللہ بڑی بڑی فراخیاں حاصل ہونگی - مجھے آپکی پیش کردہ ہر تجویز کے ساتھ اتفاق ہے اور میں انشاءاللہ چار روز [illegible] کرنے کی سعے کروں گا اور ان کے سوا سے میرے پاس ایک پانچویں بھی ہے - اور وہ یہ ہے کہ میں آپ کے ابتلا کی دوری کیواسطے پانچ نمازوں کے ساتھ دعا کرنے کی کوشش کیا کرتا ہوں - جیسے کہ اپنے قدیمی دوست صاحب اخبار الحکم کیواسطے بھی کیا کرتا ہوں والسلام - آپکا خادم - محمد صادق عفی اللہ عنہ - قادیان

میری طرف سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی کوشش میں کامیابی بخشے - کیونکہ ابھی تو صرف دعا کی کوشش ہے - خود دعا کی نوبت نہیں آئی - اب خدا وہ دن لاوے کہ دعا ہو بھی جاوی آپکا فرمانا بالکل سچ ہے جب تک اللہ تعالیٰ دعا کی تحریک خود دل میں نہیں ڈالتا تب تک حقیقی اور تام رجوع دعا میں حاصل نہیں ہوتا - ایسے وقت کا آج تک آپ کو میسر نہ آنا میں اپنی کسی روحانی کمزوری کی طرف منسوب کرتا ہوں - ورنہ آپ تو اسم با مسمیٰ صادق ہیں اور مجھے خدا پر بھروسہ ہے - کیونکہ مجھے [illegible] سے دیرینہ نیازمندانہ تعلق ہے - اس لئے خدا وہ وقت قریب لاویگا - کہ آپ دعا میں کامیاب ہو جاوینگے + ایڈیٹر

ضروری اطلاع

یہ نمبر اور آئندہ نمبر صرف انہی اصحاب کے نام ارسال ہونگے اور ہونگے جن کی طرف سے جوابی کارڈ موصول ہو چکے ہیں یا ہونگے - اور ایسے ہی اصحاب کا نام جن اصحاب جیسے ہمیں ذاتی تعارف ہے توقع امید ہے کہ وہ اسے البدر کے خریدار تصور فرما کر درج رجسٹر کیا جاویگا - اسلئے جن اصحاب نے جوابی کارڈ پر توجہ نہیں کی وہ ضرور متوجہ ہو کر جواب دیں -

سال کے ابتدائی حصہ میں اخبار کی اشاعت بڑھانے کی تجویز کی ہے - اور مقدم امر یہ رکھا گیا ہے - ہفتہ عشرہ کے بعد ایک دو ورق ہمیشہ ناظرین کی خدمت میں مشتمل بر حالات حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام و صحابہ کرام وسلسلہ احمدیہ وغیرہ ضرور پہونچ جاویں - انشاءاللہ پھر توں جوں اشاعت ترقی کریگی تو ان کا حجم اور اشاعت میں ترقی تجویز کیجاویگی کیونکہ اصل مقصد قادیانی اخبار کا حضرۃ مسیح موعود کے اقوال و حالات کا آپکے خدام دوالاشان تک پہونچانا ہے - اخبار کا اصل منشا یہ قرار دیا گیا کر جا تبدیلی حجم کے اخبار انشاءاللہ عشرہ ہفتہ یا جلد نکلا کریگا - منیجر

تقریر حضرت مسیح موعود علیہ السلام

جو کہ آپ نے ۲۹ دسمبر ۱۹۰۷ء کو سالانہ جلسہ کی تقریب پر مسجد اقصےٰ میں فرمائی

بعد ادائے نماز ظہر چند احباب نے حضور علیہ الصلوٰۃ کے دست مبارک پر شرف بیعت حاصل کیا۔ آپ مسجد کے اندرون حصہ میں تھے۔ اور وہیں کھڑے ہو کر آپ نے ارادہ فرمایا کہ تقریر کیجاوے۔ مگر چند احباب کی درخواست پر حضور باہر تشریف لے آئے۔ اور کھڑے ہو کر سلسلہ تقریر یوں شروع فرمایا:

میری طرف سے جماعت کیلئے بار بار یہی نصیحت ہے جو کہ میں کئی دفعہ اس جگہ اور دوسرے مقامات میں کر چکا ہوں۔ کہ انسان کی عمر ناپائیدار ہے اس کا کچھ بھروسہ نہیں ہے۔ اس لئے کوشش کرنی چاہیئے کہ خاتمہ بالخیر ہو جاوے۔ یہ ایک ایسی بات ہے۔ کہ جسکے حاصل کرنے کے راستہ میں بہت سے کانٹے ہیں۔ جب انسان دنیا میں آتا ہے تو اسکا اول حصہ تو بے ہوشی میں گذر جاتا ہے کیونکہ بچہ ہوتا ہے اور اسے کسی قسم کا علم ہرگز نہیں ہوتا۔ پھر دوسرا زمانہ اسپر آتا ہے کہ اگرچہ اول جیسی بیہوشی تو اس میں نہیں ہوتی مگر جوانی کی مستی کی ایک بیہوشی ضرور ہوتی ہے۔ پس دو زمانے تو اس طرح مارے جاتے ہیں پھر تیسرا زمانہ آتا ہے جو کہ پیرانہ سالی کا زمانہ ہوتا ہے۔ کہ علم کے بجائے لاعلم ہو جاتا ہے حواس میں فرق آجاتا ہے۔ اور بعض تو ایسے ہوتے ہیں کہ پیرانہ سالی میں قدم رکھتے ہی ان میں جنون کے آثار شروع ہو جاتے ہیں۔ اور مخبوط الحواس نظر آتے ہیں اور بچپن کیسے خواص ان میں پائے جاتے ہیں۔ پس اب دیکھ لو۔ اور خوب غور کرو کہ انسان کو کسقدر مشکلات کا سامنا ہے بچپن تو ایک مجبوری کا زمانہ ہوا۔ کہ جس میں اسے کچھ ہوش ہی نہیں ہوتی۔ اور سوائے لہو و لعب کے اور چھوٹی خواہشات کے اور کوئی کام ہی اسکا نہیں ہوتا۔ آخرت کے علوم سے کبھی ناواقف ہوتا ہے اور دنیاوی علوم سے بھی بے بہرہ۔ پھر جوانی نصیب ہوئی۔ تو نفس امارہ کے جذبات ایسے لگ جاتے ہیں کہ اس کی عقل ماری جاتی ہے۔ اگر اللہ اور روز آخرت وغیرہ پر ایمان بھی لاتا ہے تو نفس امارہ اسے اپنی ہی طرف کھینچتا ہے پھر اخیر کے زمانہ میں اسکی مثال اس پھوک (تفلہ) کی مانند ہو جاتی ہے جو کہ میوہ سے عرق نچوڑ لینے کے بعد رہ جاتا ہے۔ بچہ میں تو ایک حرکت بھی ہوتی ہے اور وہ نشو و نما کرتا رہتا ہے اور ماں باپ کو دیکھکر ریس سے رکوع سجود بھی کر لیتا ہے۔ مگر پیرانہ سالی میں کسل اور کاہلی اسکے لاحق حال ہو جاتے ہیں جہاں پڑا وہیں پڑا رہتا ہے جہاں بیٹھا وہیں بیٹھا رہتا ہے پھر بعضوں کو دیکھا ہے۔ کہ وہ کان سے بہرے بھی ہو جاتے ہیں غرضیکہ صرف ایک درمیانی زمانہ ہے کہ جس میں انسان اپنے نفس کا مطالعہ اور خدا کی پرستش کر سکتا ہے۔ اور اسکے ساتھ بھی ایسی آفات لگی ہوئی ہیں۔ کہ اگر وہ نگہداشت اور کوشش نہ کرے تو اسی سے جہنم یا جنت کی طیاری کرنے لگ جاتا ہے کیونکہ اس زمانہ میں جن اخلاق عادات اور عقائد وغیرہ کا اسے آپ کو پابند بنا لیگا۔ پھر انکا اس سے چھوٹنا محال ہوگا پس چاہیے تو وہ اس زمانہ میں اپنے لئے جنت کی بنیاد قائم کرے اور چاہے دوزخ کی اگر اسنے یہ زمانہ خدا کی بندگی۔ ایک نفس کی آراستگی اور خدا کی اطاعت میں گذارا ہوگا تو اس کا اسے یہ پھل ملیگا کہ پیرانہ سالی میں جبکہ وہ کسی قسم کی عبادت وغیرہ کرنیکے قابل نہ رہیگا اور کسل اور کاہلی اسے لاحق حال ہو جاویگی۔ تو فرشتے اسکے نامۂ اعمال میں وہی نماز روزہ تہجد وغیرہ لکھتے رہیں گے۔ جو کہ وہ جوانی کے ایام میں بجا لاتا تھا۔ اور یہ خدا کا فضل ہوتا ہے کہ اسکی ذات پاک اپنے بندہ کو [illegible] اسلئے کہ وہ عمل بجا نہیں لا تا۔ [illegible] اسکے نامۂ اعمال میں درج ہوتے رہتے ہیں بڑھاپے کا [illegible] دنیا میں [illegible] ہوتا ہے اس کے لئے تجربت کا مقام ہے مگر انسان [illegible] اس قسم کا ہوتا ہے کہ وہ باوجود دیکھنے کے نہیں دیکھتا اور باوجود سننے کے نہیں سنتا۔ ورنہ اسی قسم کے نظاروں کو دیکھکر وہ اپنی جوانی کے ایام میں خدا تعالے سے اپنے تعلقات مضبوط کرلے۔

پس اب سوچنا چاہیئے کہ یہ تین زمانے بچپن جوانی اور پیرانہ سالی کے انسان پر گذرتے ہیں اور تمہیں کسقدر مشکلات اسکے لئے ہوتی ہیں۔ دو زمانے یعنی بچپن اور بڑھاپا تو خود ہی نکمے اور ردی ہیں کہ ان میں انسان کچھ نہیں کر سکتا۔ ان درمیان کا زمانہ جوانی کا کچھ تھا کہ جس میں انسان آخرت کی پونجی بنا سکتا تھا۔ سو اسے نفس امارہ کے جوشوں نے ردی بنا دیا ہوا ہے قرآن شریف میں حضرت یوسف علیہ السلام کی زبانی اسی نفس کا تذکرہ ہوا ہے۔ وما ابرئ نفسی ان النفس لامارۃ بالسوء الا ما رحم ربی ان ربی غفور رحیم اس میں یوسف فرماتے ہیں کہ میں تو اپنے نفس کو بری نہیں کرتا۔ وہ تو ہمیشہ بدی کی ہی ترغیب دیتا ہے۔ بلکہ خدا ہی رحم کرے۔ تو اسکے جذبوں اور جوشوں سے انسان بچ سکتا ہے۔ اور میرا رب تو غفور اور رحیم ہے اسنے مجھپر رحم کیا ہی ہے۔ ان الفاظ سے ظاہر ہے۔ کہ زمانہ موجودہ کے فساد اور بدیوں سے محفوظ رہنے کیلئے صرف انسان کی اپنی ہی کوشش کافی نہیں ہے۔ بلکہ خدا تعالے کے رحم اور فضل کی بھی ضرورت ہے جسکے حاصل کرنیکا ذریعہ صرف دعا ہی ہے۔ ہر ایک چیز کا ایک ظاہر ہوتا ہے ایسے ہی زہد اور تقوے کا بھی ایک ظاہر ہوتا ہے اور اکثر لوگ بظاہر متقی اور زاہد ہوتے ہیں لیکن جب تک خدا کا فضل اور رحم بھی انسان کے شامل حال نہ ہو تب تک وہ اس کے کام نہیں آسکتا۔

عقلمند انسان کا یہ کام ہے اور اس کا فرض ہے کہ وہ اس زمانہ کے مفاسد پر غور کرے اور عقل اس لئے اسے دیگئی ہے کہ وہ اس طوفان عظیم سے جو لوگوں کی روحانیت کو تباہ کر رہا ہے اپنے آپ کو بچا دے سو اسکے لئے اول تدبیر تو یہ ہے۔ کہ وہ دیدہ دانستہ اپنے آپ کو گڑھے میں نہ ڈالے۔ کیونکہ جو جان بوجھکر اپنی جان کو دکھ دیتا ہے۔ یا زہر کھاتا ہے۔ تو اسپر کوئی رحم نہیں کھاتا اور اس کا طریق یہی ہے۔ کہ اس قسم کی مجلسوں اور صحبتوں اور رفیقوں اور دوستوں سے پرہیز کرے جو کہ اسکی روحانیت پر برا اثر ڈالتے ہیں ہماری جماعت کیلئے یہ بہت ضروری ہے کہ ان باتوں کا لحاظ رکھے۔ کیونکہ خدا نے اسے اس لئے منتخب کیا ہے کہ وہ دوسروں کے لئے بطور نمونہ کے ہو اسلئے بہت ضروری ہے۔ کہ وہ اپنے ہر ایک فعل اور حرکت میں نگاہ رکھے۔ کہ وہ اسکے ذریعہ سے دوسروں کے لئے ایک ہدایت کا نمونہ قائم کرتا ہے یا کہ نہیں اور جیسا کہ اوپر ذکر کیا ہے۔ ان باتوں کے حصول کیلئے تدبیر سے کام لیں کہ بری صحبت اور مجلس سے اپنے آپکو بچاویں بری عادتوں کو ترک کریں اور جہاں تک بس چل سکتا ہے نیکی کے حصول کیلئے تدبیریں کریں کیونکہ تقوے اور نیکی کے حصول کیلئے تدابیر کی جستجو میں لگے رہنا بھی ایک عبادت ہے اور جب انسان اس کوشش میں لگا رہتا ہے۔ تو عادت اللہ یہی ہے کہ اسکے لئے کوئی نہ کوئی راہ کھولدی جاتی ہے لیکن جو شخص بدی سے بچنے کی اور نیکی کو عمل میں لانے کی تدبیر نہیں کرتا۔ سمجھو کہ وہ بدی پر راضی ہو گیا ہے اور ایسے آدمی سے بدی کا چھوڑنا محال ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر وہ تدبیر میں لگا ہوا ہے تو اس کا نفس امارگی سے نکلکر خدا تعالے کے نزدیک لوامہ بنتا جاتا ہے کیونکہ یا تو پہلے امارہ تھا کہ سوا سے بدی کے اور اسے کچھ سوجھتا ہی نہ تھا۔ اور اب اس کی جنگ شروع ہو گئی ہے کبھی غالب ہوتا ہے کبھی مغلوب۔ ایک فعل بد کا ارتکاب کرتا ہے تو پھر اس پر پچھتاتا ہے اور سوچتا ہے کہ اسکی تلافی کیونکر ہو۔ اور چونکہ وہ ملامت کرتا ہے اس لئے اسکا نام لوامہ ہو جاتا ہے۔ خدا نے بھی اسی لئے اسکی قسم قرآن شریف میں کھائی ہے۔ کیونکہ یہ اپنی حالت سے خدا کیطرف ایک رجوع ظاہر کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ اسکے قریب ہو جاوے پس تم کو تاکید ہے کہ جب کسی مقام پر بدی کو دیکھو تو اسے ترک کرو۔ اور دور ہو جاؤ ایسا نہ ہو کہ اس کی لپٹ تمکو بھی لگ جاوے جیسے دنیا کے کاموں میں تدابیر کرتے ہو۔ اور اسکی ترقی اور جاہ جلال کیلئے فکر میں لگے رہتے ہو ایسے ہی دین اور اپنی اصلاح کیلئے تدابیر کرو اور فکر میں لگے رہو۔ تو اول بات جو تمہارے لئے ضروری ہے وہ یہی ہے کہ حصول تقوے اور نیکی پر عملدرآمد کیلئے تدبیر سے کام لو۔

دوسری بات اور دوسرا طریق جو تمہیں اختیار کرنا چاہیئے اور جو کہ درحقیقت سب سے مقدم ہے اور جسکی تعلیم خدا تعالے نے بھی دی ہے وہ یہ ہے کہ دعا کرو۔ ادعونی استجب لکم میں خدا تعالے کا یہ وعدہ موجود ہے۔ کہ تم دعا کرو میں قبول کرونگا۔ دراصل بات یہ ہے کہ لوگ دعا کی حقیقت سے بے خبر ہیں اور مسلمانوں نے بھی اس میں سخت ٹھوکر کھائی ہے کہ دعا جیسی شے کو ہاتھ سے چھوڑ بیٹھے ہیں۔ باقی آیندہ

نوٹ۔ اس اخبار میں صرف ایک ہی صفحہ کی گنجائش تھی باقی چھپ چکا تھا۔ اس لئے تقریر کا حصہ دیدیا گیا۔ باقی عنقریب بلا قید تاریخ کے چھاپ کر ارسال کر دیا جاوے گا۔

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خبریں

حضرۃ اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی طبیعت ابھی تک ناسازہی ہے باوجودیکہ دسمبر کی تعطیلوں میں احمدی احباب کثرت سے وارد قادیان ہوئے۔ مگر تاہم علالت طبع کی وجہ سے حضور علیہ السلام اپنے وقت کا کوئی خاص حصہ انکو دیکے بعض احباب کی درخواست پر آپ بہت تھوڑے عرصہ کیلئے ایکدو دفعہ تشریف لائے اور پھر تشریف لیجانے رہے۔ علاوہ مرض ذیابیطس کے بخار کی بھی شکایت حضور کو رہی۔۔۔۔

حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب کی طبیعت بھی ناحال علیل رہی بلکہ ایک دن آپ کو بھی شدت سے بخار ہوگیا اور کھانسی وغیرہ کی بھی شکایت رہی۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی طبیعت اول تو ناساز تھی مگر گذشتہ ایام میں چوٹ لگ جانے کی وجہ سے آپ بار علیل ہوگئے اور اس لئے حضرت خلیفہ نورالدین صاحب فرض امامت نماز کو سنبھالتے رہے۔ اور حکیم صاحب کی عدم موجودگی میں سید محمد احسن صاحب امروہی امامت کراتے رہے۔ مولوی محمد علی صاحب ایڈیٹر رسالہ ریویو آف ریلیجنز کی طبیعت بھی بوجہ زکام و دیرینہ علیل رہی مگر چونکہ رسالہ کی عظیم الشان مصروفیت کا بوجھ آپ ہی کے سر پر ہر طرح سے ہے اسلئے باوجود علالت طبع کے آپ پھر بھی رات دن کسر صلیب میں لگے رہتے۔۔۔ خدا تعالیٰ حضرۃ امام الزمان علیہ السلام اور دیگر بزرگان ملت کو اپنے فضل سے صحت کامل عطا کرے۔

مکرم دوست خانصاحب ذوالفقار علی خانصاحب نائب تحصیلدار جو کہ دسمبر کی تعطیلات میں تشریف لائے ہوئے تھے انکی زبانی یہ خبر سنکر کمال خوشی ہوئی کہ آپنے گوہر دا پور میں حضرۃ اقدس سے ملاقات کرنیکے بعد واپس جا کر ایک باقاعدہ انجمن قایم کی۔ اور ایک امدادی چندہ کھولا جس میں ایک معقول رقم جمع ہوگئی اور جسکے ذریعہ وقتی اور فوری ضروریات خاص انجمن کی سرانجام دیجاویگی اور نیز یہ کہ قادیانی ضرورتوں کے متعلق اگر کسی فوری امداد کی ضرورت ہوا کریگی تو اس کا ایک حصہ ارسال کیا جاسکیگا۔ جہانتک ہم دیکھتے ہیں یہ بہت عمدہ تجویز ہے کیونکہ اکثر مواقعہ انسان پر ایسے آپڑتے ہیں کہ دینی خدمات کیلئے چندوں کی مانگ جاتی ہے مگر اسوقت روپیہ موجود نہیں ہوتا تو حسرت ہوتی ہے اور اس طریق سے ہر ایک چندہ دہندہ ہر ایک قسم کی امداد میں شریک ہوکر ثواب دارین حاصل کریگا۔ کیا اچھا ہو کہ دوسرے مقام کی احمدی جماعتیں بھی اسطرح باقاعدہ انتظام چندوں وغیرہ کا رکھیں۔

اس قسم کی مقامی انجمنوں کا یہ بھی فرض ہونا چاہئے۔ کہ وہ لنگر مدرسہ کی امداد اور مقررہ چندوں کی ادائیگی اور نیز قادیانی اخبارات و رسائل کی اشاعت میں کوشش کرتی رہیں۔

دسمبر کے آخری ایام میں میاں اللہ داد صاحب نمبردار احمدی ساکن چک نمبر ... ضلع ... بذریعہ جوابی ڈاک اس خبر کا جواب کارخانہ البدر سے طلب کیا ہے کہ یہاں یہ امر مشہور ہے کہ حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام اس جہان سے رحلت فرماگئے ہیں۔ چنانچہ اسوقت جواب دیا گیا کہ حضور علیہ السلام بفضل خدا صحیح و سالم زندہ ہیں۔ ہاں تھوڑا سا علیل ہیں اور آپ کے اصحاب کبار کی طبیعت بھی ناساز ہے۔

مولوی غلام محمد صاحب احمدی ایک طالب علم ایف اے کلاس میں قادیانی کالج میں تعلیم پاتے ہیں۔ آپ ایک سال کے بعد امتحان میں جاتا ہے اس وقت ... کیلئے کسی قدر روپیہ کی ضرورت ہے۔ ... جو احباب اپنی طیب مالوں سے اس خیر میں حصہ لینا چاہیں وہ ... بھیج دیں ایسے کاموں کیلئے مقامی انجمنوں اور نیز ... باتوں کی ضرورت ہے جسکا ذکر ہم نے اوپر کیا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک جلیل الشان رسالہ لکھنے کی تجویز فرمائی ہے جس میں آریہ سماج پر طرز جدید ایک نئی نظر ہوگی اور دعوے کرشن پر بھی روشنی ڈالی جاوے گی۔

آئندہ نمبر سے البدر کے کالموں میں ایک ایک کالم بعنوان بزم احمدی لکھا جاویگا جس میں احباب کے تعارف اور باہمی مشورے اور ... وغیرہ اور کارخانہ کے متعلق ذکر اذکار درج ہوا کرینگے ... قرآن کا سلسلہ ... بھی لکھنے کی کوشش کی جاوے گی اگر خوبی طالع یاوری کرے اور حقائق اور معارف اور لطائف اور نکات جو کہ غالباً احباب کے نگاہ میں ہونگے اور اخلاق فاضلہ کے قواعد ... ہونگے اس کا بھی ایک حصہ رکھنے کی تجویز ہے۔

احمدی جلسہ

دسمبر کی تعطیلوں میں جو اصحاب بیرونجات سے تشریف لائے تھے بوجہ علالت طبع حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام سب کے سب حضور کی مجلس اور زیارت کے پیاسے تھے اور وہ اپنے دلی اضطراب سے دست بدعا تھے کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت عطا کرے تاکہ آپ تشریف لاکر ہم تشنوں کی سیری کا باعث ہوں سو غفور رحیم اور سمیع و بصیر خدا کریم نے انکی دعا کو سنا۔ اور ۲۹ دسمبر ۱۹۰۴ء کو جمعہ کا روز وہ روز تھا جبکہ خدا کے برگزیدہ نے باجاہ و جلال کیساتھ اپنے احمدی اصحاب میں بیٹھکر اصلاح نفس اور اخلاق فاضلہ کی تحصیل کے متعلق ایک جامع تقریر کی جس سے انشاء اللہ آئندہ نمبر میں درج کیا جاویگا۔ اور اپنے دوران تقریر اس امر کی خوشخبری دی کہ صحت کے پورے طور پر حاصل ہوجانے پر آپ ایک کتاب لکھنے والے ہیں جس میں اخلاق باہمی ہمدردی اور آداب خوش کا تذکرہ ہوگا اور وہ جماعت احمدیہ کیلئے ایک کامل تعلیم ہوگی یہ جلسہ ظہر سے لیکر عصر کی نماز تک رہا۔ اڑہائی صد قریب احباب مسجد اقصیٰ میں جمع تھے نماز کے پیشتر اکثر احباب نے بیعت کی اس تقریر میں بڑی تاکید جماعت احمدیہ کیلئے نوع انسان پر رحم شفقت اور ہمدردی کی تھی اور تاکید تھی کہ دوسری اقوام کیطرح تم ہمدردی کو صرف اپنی قوم تک محدود نہ رکھو بلکہ اسکے دائرہ کو وسیع کرو۔ اور ہر ایک سے ہمدردی کرو۔ اور اگر اصلاح النفس اور تزکیہ اور نور ایمان چاہتے ہو تو اپنے نفس کو لاشے سمجھو۔ اور مطلق دوسرے بھائی پر اپنے نفس کو ہرگز ترجیح نہ دو۔ اور صبر تحمل۔ برداشت اور عفو سے کام لو۔ زندگی بخیر آئندہ نمبر میں وہ تقریر مکمل انشاء اللہ حاضر ناظرین ہوگی جلسہ کے اختتام پر اکثر حصہ اصحاب بیرونجات کا رخصت ہوگیا۔

بروز جمعہ - ۳۰ دسمبر ۱۹۰۴ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بعد ادائے نماز جمعہ مسجد اقصیٰ میں ایک تقریر فرمائی جس میں طول امل یعنے لمبی آرزوؤں اور دنیا کی طرف انہماک سے منع فرمایا۔ آخری حصہ میں طاعون کا تذکرہ تھا جس میں آپ نے اپنی جماعت پر اتمام حجت کیا ہے۔ وہ تقریر انشاء اللہ موقع پر شائع ہوگی۔ وہ الفاظ بطور تبلیغ و اتمام حجت درج کئے جاتے ہیں اگر کوئی تبدیلی نہ کریگا تو وہ ہرگز اس لائق نہیں کہ مجھا و دعا کے ... جو لوگ خدا کے بتلائے ہوئے صراط مستقیم پر چلیں گے۔ صرف وہی محفوظ رہینگے۔

وقت کی قدر کرو

وقت کی قدر و قیمت یا تو دنیادار کرسکتے ہیں جن کو بعض کام اوقات مقررہ پر کرنے پڑتے ہیں۔ یا دیندار جو نماز کی پابندی کی قدر کرتے اور سمجھتے ہیں کہ نماز موقت فرض کی گئی ہے۔ نمازی کو غبار یا ابر کے دن شناخت وقت نماز میں اور تہجد خوان کو تعین وقت آخری شب میں اور مسافر کو ریلوے ٹائم اور مدرس کو سکول اور کلرک کو دفتر کے مقررہ وقت سے پیچھے رہ جانے میں بسا اوقات دقتیں پیش آتی ہیں آجکل ان سب دقتوں کو خداوند تعالیٰ نے گھڑی جیسی بیش بہا نعمت کا ایجاد انسانی ہاتھوں سے کراکر رفع کردیا ہے ہم نے اس غرض سے ایک عمدہ ولایتی کارخانہ کے معتبر ایجنٹ سے عمدہ و پایدار گھڑیاں منگوائی ہیں جس کو عمدہ اور پایدار گھڑی کی ضرورت ہو وہ ...

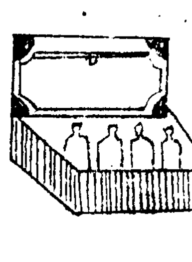
ذیل کی کتب کارخانہ البدر سے ملسکتی ہیں ایک خاص ضرورت کی وجہ سے بعض کتب میں رعایت ہے

- مجموعہ ازالۃ الوسواس - مناظرہ مولوی محمد احسن صاحب امروہی - بمقابلہ مولوی احمد علی صاحب - ...
- تفسیر القرآن بالقرآن - مصنفہ ڈاکٹر عبدالحکیم خان احمدی - اس سلسلہ کے مذاق کی یہ ایک ہی کامل تفسیر سردست غنیمت ہے
- شرح ترمذی - بزبان عربی - جلد اول - دوئم -
- سیرت مسیح موعود علیہ السلام مصنفہ مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی
- جلسہ اعظم مذاہب کی رپورٹ جو کہ ۱۸۹۶ء میں بمقام لاہور ہوا اور حضرت مسیح موعود کا مضمون حسب پیشگوئی بالا رہا۔
- عسل مصفّی - وفات مسیح اور حضرۃ مسیح موعود کے اثبات دعاوی کے متعلق ایک جامع کتاب -
- الفرقان - مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب امروہی بجواب ...
- صیانت القرآن - ایضاً در رد فرقہ چکڑالوی -

رعایتی قیمت کی کتابیں

ایک خاص ضرورت کیوجہ سے قیمتوں میں رعایتی طرز پر

- تفسیر سورہ جمعہ -
- شہادۃ القرآن -
- نور القرآن حصہ اول -
- اعجاز احمدی در ذکر مباحثہ مصنفہ حضرۃ اقدس
- سراج الدین - عیسائی کے چار سوالوں کا جواب
- طب روحانی - علم مسمریزم
- تخمیر المومنین - مصنفہ فاضل امروہی
- سواء السبیل - "
- اعلام الناس - "
- کشف الالتباس - "
- ایقاظ النائمین - "
- سر الشہادتین - "
- قول الصحیح - مصنفہ ...
- عاقبۃ المکذبین -
- شہادت آسمانی حصہ اول و دوئم -
- ... الملتوم -
- رویائے صالحہ -
- اعجاز احمدی -
- سلاسل الفضائل - عربی و اردو
- سلاسل التعلیم - عربی -
- سیرۃ النبی
- الہامی و مقامی اعظم -
- وفات مسیح پنجابی نظم -
- پنجابی کافیاں -
- نظم برائے مستورات -



اعلیٰ درجہ کا مصفیٰ اور مقوی سارساپریلا یعنی عجیب و غریب چار جوہر ۔ طلسمی اور حکمی مصفیات خون اور مقویات بدن کا مجموعہ ہر ایک بکس چار جوہر کے چار ان شیشی کی دوائیں بجٹسے ہوئے خون کو نہایت صاف کر کے تمام خونی اور جلدی بیماریوں کو جڑ سے دفع کرتی ۔ اور سر سے پیر تک ہر طرح کی طاقت بخشتی ہیں ۔ سو چار دواؤں کا ست اور جوہر فی شیشی ۴ خوراک چاروں شیشیوں میں ۲۴۰ خوراک جو ۲۴۰ روز کے استعمال میں مرد اور عورت لڑکے اور بوڑھے سب کو تمام عمر کے لئے صحیح و سالم اور چست اور چالاک بنا دیتا ہے ۔ شیشی نمبر ایک جوہر عشبہ وغیرہ ۔ شیشی نمبر ۲ جوہر چرائتہ وغیرہ ۔ شیشی نمبر ۳ ۔ جوہر شاہترہ وغیرہ ۔ شیشی نمبر ۴ ۔ چوب چینی کا جوہر وغیرہ چار جوہر اپنے استعمال کنندہ کو ہیضہ ۔ طاعون ۔ کھانسی ۔ بخار ۔ پیچش و اسہال سے ہمیشہ محفوظ رکھتا ہے ۔ آتشک ۔ سوزاک ۔ گنٹھیا ۔ خارشت ۔ داد ۔ گوٹ ۔ پھوڑا پھنسی سفید داغ ۔ جذام ۔ کوڑھ ۔ ناسور ۔ کنٹھ مالا ۔ بواسیر ۔ نواسیر ۔ گنج ۔ سوکھنڈی وغیرہ کے فسادات کو ہمیشہ کے لئے صاف کر دیتا ہے ۔ ۲۴۰ خوراک کی چاروں شیشیاں ایک ٹین بکس میں مقفل کے معہ کنجی و کاغذ طریق استعمال کے خریداران کو دیجاتی ہیں ۔ قیمت فی بکس اٹھ روپیہ ۔ پیکنگ و محصولڈاک ایک روپیہ چھ آنہ ۔ **اکسیر حیات یعنی نمک نباتات** ۔ متعدد جڑی بوٹی اور تمام مفید دوائیوں اور میووں کے ست اور جوہر سے کیمیاوی طور پر ترکیب دیکر بڑی محنت اور جانفشانی سے یہ نمک تیار کیا گیا ہے ۔ اول درجہ کا مقوی معدہ ...... ہاضم غذا و دافع قبض و ریاح و ہیچکی ۔ بھوک پیدا کرنے والا ۔ اور خون صالح پیدا کر نیوالا ۔ کر کے از سر نو طاقت بخشنے والے اور کتنے ہی دنوں کا پرانا طحال اور بخار یا ورم جگر ہو بہت جلد دفع کر کے صحت و تندرستی کا ہمیشہ قائم رکھنیوالا مرد اور عورت دونوں میں توالد و تناسل کا مادہ پیدا کر نیوالا ہے ۔ بے اولادوں اور بانجھ عورتوں کو ایک پوری بوتل استعمال کر کے فضل خدا کا امیدوار رہنا چاہیئے ۔ قیمت فی شیشی ۴۸ خوراک ایک روپیہ ۔ پیکنگ محصولڈاک ۴؍ قیمت دو شیشی ۲؍ تین شیشی ۳ اور چار شیشی للعہ ۔ پیکنگ محصولڈاک وغیرہ ۔ علاوہ قیمت فی بوتل جس میں ۱۲ خوراک یعنی آٹھ شیشی نمک رہتا ہے ۔ پانچ روپیہ ۔ محصولڈاک و پیکنگ ۱۲؍ ہزار ہا آدمیوں نے کامل فائدہ حاصل کیا ہے ۔ آپ بھی تجربہ کیجیئے ۔ اور فائدہ اٹھائیے ۔ اسے معمولی نمک نہ سمجھیے ۔ یہ نمک امراض ذیل میں حکمی فائدہ بخشتا ہے ۔ دائمی قبض ۔ بدہضمی ۔ پیٹ میں درد اور نفخ ہونا کمی اشتہا یعنی بھوک کا نہ معلوم ہونا ۔ طحال یعنی تاپ تلی ۔ ضعف معدہ یعنی غذا کا بخوبی ہضم نہ ہونا ۔ اور بار بار پاخانہ ہونا ۔ دماغی امراض مثل ہیضہ ۔ دکھنہ ۔ پیچش ۔ اسہال ۔ درد گردہ ۔ درد قولنج ۔ درد کمر ۔ وجع مفاصل یعنی گٹھیا ۔ درد سر ۔ کھانسی ۔ دمہ ۔ ضعف دماغ ۔ ضعف بصارت ۔ کمی باہ یعنی نامردی ۔ جریان یعنی دھات پتلی ہو کر بہنا ۔ سوداوی امراض مثل آتشک ۔ سوزاک ۔ اور جلدی امراض مثل خارشت و داد و سفید داغ اور عورتوں کے اجرائے خون ماہواری و باد گولہ وغیرہ کو حکمی فائدہ بخشتا ہے ۔ بچوں کے دانت نکلنے کے ایام میں نہایت ہی مفید ہے ۔ دل و دماغ کو قوت اور فرحت بخشتا ہے ۔ طبیعت کو خوش اور بشاش رکھتا ہے ۔ فکر اور تردد کو دفع کرتا ہے ۔ **خاص کر معدہ اور جگر** کی تمام خرابیوں کو دور کر کے اسکی اصلی قوت اور حرارت کا محافظ رہتا ہے ۔ ہیضہ اور طاعون کے زمانہ میں اس کا استعمال اکسیر کا کام دیتا ہے اگر احتیاط اور التزام کے ساتھ ایک پوری بوتل اس نمک کی استعمال کیجائے تو قریب ڈھائی سیر کے تازہ اور صاف نیا خون اور گوشت عموماً بدن میں پیدا ہو سکتا ہے ۔ جس سے ہر طرح کی نئی طاقت اور قوت یقیناً پیدا ہوگی ۔ یہ امر مسلم ہے ۔ کہ اکثر بیماریاں معدہ کی خرابی کے سبب پیدا ہوتی ہیں ۔ اس لئے اس کا نام اکسیر حیات رکھا گیا ۔ کیونکہ پوری ایک بوتل کے استعمال کرنے سے معدہ میں انتہا درجہ کی قوت ہاضمہ پیدا ہوتی ہے ۔ کیسی ہی سستی اور کمزوری اور لاغری ہو ۔ فوراً دفع ہو کر انسان موٹا تازہ ہو جاتا ہے ۔ اور ایک نیا رنگ و روپ پیدا ہو جاتا ہے ۔ گویا از سر نو زندگانی حاصل کرتا ہے ۔ **طاقت پیدا کرنے کی عمدہ دوا یعنی معجون تقویت** ۔ یہ دوا سر سے پیر تک ہر طرح کی نئی طاقت پیدا کر کے انسان کو ہمیشہ تندرست رکھتی ہے اور دل و دماغ اور گردہ و یعنی اعضاء رئیسکی تقویت کے لئے اکسیر ہے ۔ فسادات نزلہ و زکام کو قطعاً بند کر کے دل اور دماغ میں اول درجہ کی طاقت پیدا کرتی ہے ۔ ترقی بصارت و حافظہ و ذکاوت کے لئے سریع التاثیر ہے ۔ قیمت فی بکس جس میں ۴۰ خوراک دوا رہتی ہے ۔ پانچ روپیہ ۔ پیکنگ و محصولڈاک ۱۲؍ ۔ **گنٹھیا کی اکسیر دوائی یعنی روغن اوجاع** ۔ کیسی ہی سخت تکلیف دہ گنٹھیا یا عرق النساء یا درد کمر یا درد شانہ وغیرہ ہو ۔ چند روز اس تیل کی مالش سے درد ۔ اور ورم اور تمام تکلیفات اور بالکل دفع ہو جاتی ہیں ۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ ۔ پیکنگ و محصولڈاک ۶؍ **آنکھوں کیلئے نئی روشنی یعنی سرمہ نوری** ۔ اصلی ممیرا اور ایک سو مفید و مقوی العین ادویات و محلول جواہرات سے یہ سرمہ تیار کیا جاتا ہے ۔ جالا ۔ ماڑا ۔ پھولی ۔ دھند ۔ غبار ۔ ناخونہ ۔ رتوندی ۔ پڑوال ۔ کھجلی ۔ پانی کا بہنا ۔ سرخی چشم ۔ درد ۔ کھٹک وغیرہ غرض آنکھوں کی کل بیماریاں دفع کر کے آنکھوں میں نوجوانوں کی طرح نئی روشنی از سر نو پیدا کرتا ہے ۔ چند روز کے استعمال سے آنکھوں کی روشنی کو تمام عمر کے لئے قائم کر دیتا ہے قیمت فی شیشی ایک روپیہ پیکنگ و محصولڈاک ۵؍ ۔ **دانتوں کی صفائی اور مضبوطی کیلئے اعلیٰ درجہ کا مقوی دندان و خوشبودار منجن** ۔ دانت اور آنکھ انھیں دونوں سے زندگی کا مزہ ہے ۔ اگر ان میں کوئی خرابی آئی ۔ تو پھر زندگی کا لطف نہیں ۔ اس لئے ہر شخص پر انکی حفاظت اور خدمت نہایت ضروری ہے ۔ اور لازمی ہے ۔ اس منجن کو آپ چند روز ملئے ۔ پھر اپنے دانتوں کی صفائی اور مضبوطی کو دیکھیے ۔ کیسا ہی درد ہو فوراً دفع ہو جائے گا ۔ اور تمام دانت موتی کی طرح چمکنے لگیں گے ۔ دانتوں کے کھوکھرے پن اور مسوڑھے کے درد و ورم اور خون و بدبوئے دہن اور منہ و زبان کے ناسور کے دفعیہ کیلئے یہ منجن اکسیر ہے ۔ قیمت فی بکس آٹھ آنہ پیکنگ و محصولڈاک ۵؍ ۔ علاوہ ان کے آتشک ۔ سوزاک ۔ جریان ۔ پیچش ۔ اسہال ۔ کھانسی ۔ دمہ ۔ بواسیر ۔ ریگ مثانہ ۔ طحال ۔ خارشت ۔ اختلاج قلب ۔ سفید داغ ۔ داد ۔ بہرہ پن کی دوا ۔ زخم ۔ اور پھوڑے کے لئے مرہم اور نیز مخصوص عورتوں کے ہر مرض کی دوائیں اس دواخانہ میں موجود ہیں ۔ اور مجرب ہیں ۔ جو عرصہ دراز سے تمام ہندوستان میں نہایت کامیابی کے ساتھ ہو رہی ہے ۔ دو پیسے کا ایک ڈاک ٹکٹ بھیجکر بڑی فہرست اس دواخانہ کی منگا کر ملاحظہ فرمائیے جس میں کل دواؤں کا تفصیلی حالات معہ طریق استعمال و سارٹیفکیٹ وغیرہ کے درج ہیں ۔ آپ اپنا نام اور پتہ و تمام ڈاکخانہ خوب صاف لکھئے اور اگر ریلوے سٹیشن نزدیک ہو ۔ تو اس کو بھی لکھئے ۔ ہمارا پتہ یہ ہے ۔ **حکیم شیخ ولی محمد اینڈ کمپنی اکسیر اعظم ۔ میڈیکل ہال مقیم گنج ۔ شہر بنارس** ۔ **نوٹ** ۔ ہم کو مندرجہ بالا کی دوائیوں کی اشاعت کیلئے ہندوستان میں ہر جگہ ایجنٹوں کی ضرورت ہے

راستی کا اظہار

کارخانہ کو بدگمانی سے بچانے کیواسطے صرف ایک عمدہ ذریعہ نکالا ہے ۔ کہ ہر ایک دوا کا نمونہ صرف پوسٹ کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے ۔ اور کارخانہ ذا اس کے محصول کا بھی متحمل ہو ۔

سونے چاندی کی گولیاں

یہ حبوب اسم بامسمیٰ اعلیٰ درجہ کا مقوی ۔ دل و دماغ معدہ و باہ میں ان پوشیدہ کاروائیوں سے جو کہ خود کردہ بے اعتدالیوں سے پیدا ہوتی ہیں ۔ لاثانی دوا ہیں ۔ یہ حبوب خاص کر حلق میں اترتے ہی اپنا اثر کرتی ہیں ۔ اور بالعموم بے اولاد کو با اولاد اور کمزور کو دلاور اور جوان کو طرحدار اور بوڑھے کو باکار بنانے میں اکسیر ہیں ۔ قیمت حبوب صرف عہ

سرمہ نورانی

یہ سرمہ صرف ممیرہ کا ہی نہیں ہے ۔ بلکہ دیگر مشک مروارید لسبی لسبی ادویات سے مخلوط کر کے تیار کیا ہے جو امراض چشم کو فوراً دفع کرتا ہے ۔ ادہ جالا ۔ پھولا ۔ دھند ۔ غبار ۔ شب کوری ناخونہ وغیرہ امراض دیکھا کو فوراً آزاد دیتا ہے ۔ بینائی کا محافظ اعلیٰ درجہ کا ہے ہماری تعریف پر خیال نہ کیجیے ۔ قیمت فی تولہ عہ

حکیم سرفراز حسین و محمد حسین پروپرائٹر کارخانہ احمدیہ بلب گڈھ ضلع دہلی

چاء ! چاء !! چاء !!!

ہمارے کارخانہ میں نہایت عمدہ خوشبودار چاء ہر قسم کی نہایت ارزان قیمت پر فروخت ہوتی ہے اور نرخ نمونہ طلب کرنے پر بذریعہ خط و کتابت مل سکتا ہے اور چھوٹے زرد بنڈل جو کہ خاص ہمارے کارخانہ کی ایجاد ہیں ۔ جس میں فی بنڈل ایک اونس نہایت عمدہ چاء بھری ہوئی ہے اور قیمت فی بنڈل آدھ آنہ رکھی گئی ہے ۔ اور تاجروں سے خاص رعایت ہو سکتی ہے ۔ ایک بار منگا کر دیکھئے ۔ پتہ یہ ہے

ایم ۔ زیڈ ۔ ٹی ڈیلرس ۔ محلہ بابوزی شاہجہانپور ۔

بائیسکل اور سیونگ مشین کے خریداروں کو مژدہ ۔

ہم نے ایک دوکان لاہور انارکلی زیر نیلہ گنبد کھولی ہے ۔ جسمیں ہر ایک قسم کی سیونگ مشین اور عمدہ قسم کی نئی اور سکنڈ ہینڈ بائسکلیں نیز ان کے پرزہ جات بکفایت مل سکتے ہیں ۔ اسواسطے پبلک کو نہایت نیکنیتی سے ہم مطلع کرتے ہیں ۔ کہ نسبتاً و مقابلتہً ہماری دوکان سے عمدہ پائیدار کم خرچ قیمتوں پر مال خرید فرما کر آزمائش کریں ۔ اور اپنے ہموطن خیر خواہ سوداگر کو اس طرح مدد فرما کر اس کارخانہ کی حوصلہ افزائی کریں ۔

بائیسکلوں کے ڈنلوپ ٹائر اور انر ٹیوب وغیرہ بہت کفایت سے ملتے ہیں ۔ نیز مشین اور بائیسکل کی ہر ایک قسم کی مرمت بہت عمدہ اور پائیداری کیجاتی ہے ۔

المشتہر

الہ بخش عطا ۔ اینڈ سنز ۔ سوداگر بائیسکل و مشین ۔ زیر نیلہ گنبد انارکلی لاہور

کشف الاسرار در ظہور کرشن اوتار ۔

یعنی حضرت مسیح موعود کے دعویٰ کرشن اوتار کے دلائل و ثبوت میں ایک رسالہ مولوی محمد احسن صاحب امروہی تصنیف فرما رہے ہیں ۔ درخواستیں دفتر البدر میں آ دیں ۔

مطبع انوار الاسلام قادیان میں باہتمام منشی محمد افضل چھپکر شائع ہوا ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم — دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی کو ظاہر کر دے گا

آئینہ ہے یہ نورِ مہرِ ہدیٰ کا
عکس ہے یہ رخِ محمد کا

چودھویں رات کا ہی چاند ہے یہ البدر
فیض ہے یہ غلام احمد کا

البدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

نمبر ۱ — بابت ۱۰ جنوری سنہ ۱۹۰۶ — جلد ۲

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دیں آمدہ از مادریم — ہم بریں از دار دنیا بگذریم

آں کتاب حق کہ قرآں نام اوست — بادۂ عرفانِ ما از جامِ اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن — جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آں نہ از خود از ہماں جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست — ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و از خبرہائے معاد — ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آں مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اندر است — منکر آں کور و از حق دور است
معجزات انبیائے سابقیں — معجزۂ قرآں نیز بالیقیں

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یکدم [illegible] — [illegible]

وہ الفاظ جن میں حضرت اقدس بیعت کرتے ہیں یعنی تقویٰ کر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے

اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ۔ سہ بار۔ آج میں **احمد** کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا اور **دین کو دنیا پر مقدم** رکھوں گا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ۔ سہ بار۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین

پھر اس کے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لیے دعا کرتے ہیں۔

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے گا۔

دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔

سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائے گا۔

چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دے گا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔

پنجم یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لیے اس کی راہ میں تیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیرے گا بلکہ آگے قدم بڑھائے گا۔

ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آ جائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کرے گا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دے گا۔

ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا۔

ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔

نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خدا داد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔

دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

نوٹ بیعت کا اشتہار حضرت امام الزمان نے ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ کو دیا تھا [illegible] جو آپ کی فتح و نصرت کے زمانہ سے طلوع ہوا

تقریر حضرت مسیح موعود علیہ السلام

جبکہ آپ نے ۲۹ دسمبر ۱۹۰۵ء کو سالانہ جلسہ کی تقریب پر مسجد اقصٰے میں فرمائی

(گذشتہ اشاعت البدر نمبر ۱ صفحہ ۱۰ سے آگے)

حالانکہ مسلمانوں کے لئے یہی ایک شئے قابل فخر ہے۔ کہ دوسری کوئی قوم اس میں ان کا مقابلہ نہیں کر سکتی کیونکہ اور قوموں نے بدیوں میں پڑکر اور اُن سے راضی ہو کر دعا کا قصد ہی نہیں کیا۔ مثال کے طور عیسائیوں کو لو۔ کہ جنہوں نے کفارہ اور قربانی پر بھروسہ کیا ہے اب جسکا یہ ایمان ہے۔ کہ میرے سب گناہ بخشے گئے ہیں۔ تو اسکے اندر دعا کی تحریک اور جذبہ کیونکر پیدا ہو سکتا ہے دعا کی ضرورت تو اسے پیش آتی جس کو یہ ایمان اور یقین ہوتا ہے کہ میں گرفتار ہوں۔ اور جسکو یہ خیال ہی نہیں ہے کہ گناہ مجھے ضرر پہونچاوینگے یا عذاب کا موجب ہونگے اسے دعا کی ضرورت ہی کیا ہے۔ پس جسے کسی دوسری راہ پر بھروسہ ہے۔ وہ دعا کی راہ پر کب آویگا۔

لیکن یاد رکھو۔ کہ دعا صرف زبانی بک بک اور زق زق کا نام نہیں ہے بلکہ دعا اس بات کا نام ہے کہ دل خدا کے خوف سے بھر جاوے اور پانی کی طرح بہہ کر آستانۂ الوہیت پر گر پڑے ہر ایک قسم کی طاقت اور قدرت اسی سے چاہے۔ اور اپنی کمزوری کا بار بار اسکے آگے اعتراف کرے یہ حالت جو کہ بالکل موت کی حالت ہوتی ہے نصیب ہو۔ تو اسوقت دعا ہوتی ہے۔ اور اس حقیقت سے بے علم رہنے کی وجہ سے بہت لوگ دعا اور اسکی تاثیر سے منکر ہو گئے ہیں اور ان کا یہ اعتقاد ہو گیا ہے کہ جو کچھ ہونا ہے وہ تو ہو کر ہی رہیگا۔ دعا کی ضرورت ہی کیا ہے یہ صرف اُن کا ایک بہانہ ہے ورنہ اگر ان کا اعتقاد یقینی طور پر اسباب پر ہوتا۔ کہ جو ہونا ہے ہو کر ہی رہیگا۔ تو پھر دکھوں اور بیماریوں میں وہ تدابیر اور علاج کیوں کرتے ہیں۔ اگر ایسے ہی متوکل اور رضا بقضا ہیں تو ذرا سے درد پر...... ڈاکٹروں اور طبیبوں کو کیوں بلاتے ہیں سید احمد خان بھی دعا کے بڑے منکر تھے۔ مگر جب پیشاب بند ہوا تو دہلی سے ڈاکٹر منگوائے گئے افسوس کی بات ہے کہ ان لوگوں کی سمجھ میں یہ موٹی سی بات نہیں آتی۔ کہ جب ظاہری دنیا اس قادر خدا کے ملکوت میں ہے تو باطنی کسواسطے نہیں ہے ایک پہلو میں اسکی قدرت کے تصرفات مانتے ہیں۔ اور دوسرے میں جاکر انکار کرتے ہیں۔ قضا و قدر پر تو ہمارا بھی ایمان ہے لیکن [illegible] علم کیسے ہے ہم دیکھتے ہیں کہ ایک شخص [illegible] سے مرتا ہے [illegible] کا سٹر آئل دیتے [illegible] رفع ہو جاتی ہے [illegible] ہی زہر [illegible] والے ڈالتا ہے تو اسکا [illegible] کھولتا ہے پس جب تجارب سے ایک بات ثابت ہے تو اس کی بحث میں پڑنا اور ایک کھلی حقیقت سے انکار کرنا نادانی ہے۔ دعا سے انکار کی ایک یہ بھی وجہ ہے کہ جس نکتہ پر دعا اثر کرتی ہے اس سے دور رہ کر لوگ ہٹ جاتے ہیں۔ اور پھر عدم استقلال کی وجہ سے ابتلا میں پڑتے ہیں کیونکہ جب تک کسی شے کی پوری خوراک نہیں استعمال کی جاتی تب تک کوئی فائدہ نہیں ہوا کرتا۔ اگر ایک شخص کو ایک روٹی کی بھوک ہو تو ایک دانہ یا ایک بھور سے سے اس کی سیری ہرگز نہ ہوگی۔ ایسے ہی جب تک دعا اپنے پورے آداب کے ساتھ نہ کی جاوے اور جس حد تک وہ درجہ استجابت حاصل کرتی ہے۔ اس حد تک نہ پہونچے تب تک اس کا اثر بھی نہیں ہوتا۔ ورنہ دعا تو ایک ایسی شئے ہے۔ کہ کوئی مشکل ایسی نہیں جو کہ اسکے ذریعہ سے حل نہ ہوا اور کوئی بیماری ایسی نہیں جو کہ اسکے ذریعہ سے دور نہ ہو۔ کوئی غم ایسا نہیں جو دعا سے نہ جائے پس بڑا ہی خوش قسمت وہ انسان ہے۔ جو کہ دعا پر بھروسہ کرتا ہے انسان ہر وقت ایک سیلاب میں پڑا ہوا ہے۔ اور دعا ہی ایک ایسی شئے ہے جو کہ اس سے اسکو نجات دلا سکتی ہے سورۂ فاتحہ میں بھی خدا تعالےٰ نے دعا کی تعلیم دی ہے اور اپنی انہی صفات کا ذکر اول کیا ہے جن سے دعا کی تحریک دل میں ہوتی ہے وہ صفات اسکے۔ رب العلمین۔ رحمٰن۔ رحیم ہیں رب کے معنے کہ ذرہ ذرہ کی ربوبیت اسی کے ہاتھ میں ہے عالم اسے کہتے ہیں جس کا علم انسان کو ہو۔ اور جس کی خبر اُسے مل سکے گویا کہ ارواح اور اجسام کی وہی ربوبیت کرتا ہے حقایق اور معارف وہی بخشتا ہے۔ رحمان ہے کہ قبل پیدایش انسان کے بلا محنت و مزد کے اسکے آرام کے سامان مہیا کرتا ہے۔ رحیم ہے کہ ہر ایک عمل کی جزا دیتا ہے اور ان صفات کے بیان کے بعد دعا کی تحریک کی ہے کہ تو جو رب رحمان اور رحیم ہے میری مشکل کشائی فرما اور وہ صراط مستقیم دکھا جو تو نے پیارے برگزیدوں کو دکھاتا رہا ہے ہم تیری راہ بجز تیرے فضل کے نہیں پا سکتے اس سے ظاہر ہے کہ خدا تعالےٰ نے اور اسکی تجلیات کا ظہور دعا کو چاہتا ہے۔ اور اسی کے ذریعہ انسان کو مخلصی ملتی ہے تو یہ دوسرا پہلو دعا کا ہے۔ جو اسے کامل یقین اور طاقت سے استعمال میں لاویگا اسکے مشکلات ضرور دور ہو جاوینگے اللہ تعالےٰ کے ہاتھ سے ہی انسان پاک ہو سکتا ہے۔ اور کوئی راہ اُس کے پاک ہونے کی نہیں ہے۔

دوسرے مسلمانوں کی طرح ہماری جماعت کو ہرگز دعا کی بے قدری نہ کرنی چاہئے۔ اور ان تمام پتھروں کو راستہ میں سے دور کر دینا چاہئے جو کہ اسکی روک بنے ہوئے ہیں جیسے پانی کے آگے پتھر ہوں تو وہ رُک جاتا ہے ایسے ہی دوسرے لوگوں نے گندے پتھر دعا کی راہ میں ڈالے ہوئے ہیں اور وہ اُن کی اپنی بدکاریاں اور بدعقیدگیاں ہیں۔ لیکن تم لوگوں کو اُن کی مثال نہ ہونا چاہئے۔ اور تمہارا کوئی کاروبار دعا کے سوا نہ ہوا کرے چلتے پھرتے اُٹھتے بیٹھتے سوتے جاگتے دعا کی عادت ڈالو۔ اور اس سے غافل ہرگز نہ ہو۔ عیسائیوں کی طرح ہرگز مت ہو۔ کہ جنہوں نے کفارہ پر بھروسہ کر کے دعا کی ضرورت کو معدوم کر دیا ہے۔ ہندؤں کے نزدیک بھی دعا کوئی شئے نہیں ہے کیونکہ ان کے اعمال کی پاداش میں کروڑہا جونیں بدلنی ہیں۔ اور جن کا ایمان یہ ہے کہ بجز اسکے چھٹکارا ہی نہیں۔ وہ کیا دعا کریگا۔ دعا تو جب کرتا جب اسے ایمان ہوتا کہ خدا اسے ان جونوں کے عذاب سے بچا لیگا۔ یہ فخر صرف اسلام کو ہی ہے کہ وہ دعا کی تعلیم دیتا ہے۔ اگر قرآن کو غور سے پڑھوگے تو تمہیں معلوم ہوگا۔ کہ اس میں بار بار دعا کی طرف رغبت دلائی اور تاکید کی گئی ہے۔ ایک جگہ لکھا ہے۔ وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ پھر آگے اسکا ثبوت اس طرح سے دیا ہے اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ۔ کہ جب میرے بندے میری نسبت سوال کرتے ہیں تو میں اُن کے قریب ہوتا ہوں اور وہ مجھکو پکارتے ہیں تو جواب دیتا ہوں اور یہ جواب دینا کئی رنگوں میں ہوتا ہے۔ جو بہت دعا کرنیوالا ہوگا۔ وہ دیکھ لیگا کہ خدا تعالےٰ اسے یا تو بذریعہ رؤیا کے اور یا بذریعہ الہام کے جواب دیتا ہے اور یہ خدا کی ذات کا کافی ثبوت ہے اور کچھ یہی نہیں بلکہ جو بہت دعا کریگا۔ تو خدا اسے اپنی طاقت کا ثبوت بھی دیگا۔ اور قادرانہ تصرفات سے اسکے دل پر اپنی ہستی کا نقش جما دیگا۔ اور وہ جان لیگا۔ کہ میرے رب کی ذات کی ایسی قادر مطلق ہی جو ہر ایک قسم کی مشکل کو حل کر دیتی ہے ان باتوں کے ثبوت میں ہزاروں روائتیں اور حکایتیں موجود ہیں۔ اور اب اسوقت تو اس کی زندہ نظیریں بھی قایم ہیں پس ہماری جماعت کو لازم ہے کہ نیکی میں ترقی کرے اور ایمانی قوت کو بڑھانے کے لئے دعا کو ہاتھ سے نہ دے۔

تیسرا پہلو حصول نجات اور تقوے کا صادقوں کی معیت ہے جس کا حکم قرآن شریف میں ہے کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ یعنے اکیلے نہ رہو کہ اس حالت میں شیطان کا داؤ انسان پر ہوتا ہے۔ بلکہ صادقوں کی معیت اختیار کرو۔ اور ان کی جمعیت میں رہو۔ تاکہ انکے انوار اور برکات کا پرتوہ تم پر پڑتا رہے اور خانہ قلب کے ہر ایک خس و خاشاک کو محبت الٰہی کی آگ سے جلا کر نور الٰہی سے بھر دے۔ غرضیکہ یہ تین ذرائع ہیں۔

جن سے انسان بدی سے محفوظ اور نیکی میں ترقی کر سکتا ہے

یہ بات بھی بیان کردینی ضروری ہے کہ بعض لوگوں کا قاعدہ ہے کہ کتابوں میں بعض بدیوں کو پڑھکر خوش ہو جاتے ہیں کہ ہم میں یہ نہیں اور اسکو اپنے لئے کافی خیال کرتے ہیں کہ ہم چوری نہیں کرتے۔ زنا نہیں کرتے۔ ڈاکہ نہیں مارتے وغیرہ وغیرہ۔ مگر جو شخص ان باتوں سے یہ سمجھتا ہے۔ کہ وہ کچھ بنگیا۔ تو وہ سخت غلطی پر ہے کیونکہ جو چوری اور زنا نہیں کرتا۔ تو آخر وہ انکے برے انجام اور عذاب سے بھی تو محفوظ رہتا ہے اسکا احسان کسی پر نہیں۔ اگر کرتا تو دکھ پاتا۔ بدمعاشوں میں لکھا جاتا۔ کنجر کہلاتا۔ کیونکہ زنا کاری کنجروں کا کام ہے اگر اسنے ان کاموں کو نہیں کیا تو صرف اتنی بات ہوئی کہ بدمعاشوں کے رجسٹر سے اسکا نام کٹ گیا لیکن نیکوں کے طبقے اور رجسٹر میں داخل کبھی نہیں ہوا۔ اسی لئے خدا تعالیٰ نے عمل صالحہ کی تاکید کی ہے کہ اگر وہ بدی سے بچتا ہے تو عمل صالح کرکے نیکوں میں داخل ہو مگر دیکھا جاتا ہے کہ حقیقی نیکی کی اختیار کرنے میں لوگ سست ہیں اور اکثر لوگ اسبات پر فخر کرتے ہیں کہ وہ فلاں فلاں بدی کے مرتکب نہیں ہیں اور صرف اسی کو ہی نیکی خیال کرتے ہیں حالانکہ بدی کے ترک کا نام نیکی نہیں ہے نیک اور صالح اس وقت کہلائیگا جبکہ وہ نیکی اور صلاحیت کے کام کریگا۔ پس جب تک کسی پاس حقیقی نیکیوں کا ذخیرہ نہیں تب تک وہ مومن نہیں ہے اسی لئے خدا تعالیٰ نے سورہ فاتحہ میں اِھدِنَا الصِّرَاطَ المُستَقِیمَ کی دعا تعلیم فرمائی ہے کہ انسان چوری زنا وغیرہ جیسے موٹے موٹے برے کاموں کو ترک کرنا ہی نیکی نہ جان لے بلکہ صِرَاطَ الَّذِینَ اَنعَمتَ عَلَیھِم فرماکر بتا دیا کہ نیکی اور انعام ایک الگ شے ہے جب تک اسے حاصل نہ کریگا تب تک نیک اور صالح نہیں کہلائیگا۔ دیکھو خدا تعالیٰ نے یہ دعا نہیں سکھلائی کہ تو مجھے فاسقوں اور فاجروں میں داخل نہ کر۔ اور اسی پر بس نہیں کیا بلکہ یہ سکھلایا کہ انعام والوں میں داخل کر۔ اسکے آگے غَیرِ المَغضُوبِ عَلَیھِم وَلَا الضَّالِّینَ ان آیات سے یہ مطلب ہے کہ مومن کے نفس کی تکمیل اسوقت ہوتی ہے جبکہ وہ دو شربت پیتا ہے ایک شربت کا نام تو کافوری ہے۔ کہ جسکے پینے سے اس کا نفس بدیوں سے سرد ہو جاتا ہے جیسے کافور میں ایک خاصہ ہے کہ وہ زہریلی مواد کو جذب کرتا ہے ایسے ہی اس کے ... جو زہر گناہ اور بدی کی ہوتی ہے وہ اس شربت کافوری سے جذب ہو جاتی ہے اور دوسرا شربت زنجبیلی شربت ہے جس سے انسان کو نیکی کی قوت حاصل ہوتی ہے۔ اسلئے قرآن شریف میں اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کی دعا تعلیم فرمائی ہے جس میں دونوں شربت اللہ تعالےٰ سے طلب کئے گئے ہیں

موٹی موٹی بدیوں کو چھوڑنا تو آسان ہوتا ہے۔ مگر بعض ایسی باریک بدیاں اس قسم کی ہوتی ہیں کہ ایک تو انسان کو انکا علم کم ہوتا ہے دوسرے علم ہو تو چھوڑنا اور بھی مشکل ہے وہ اخلاقی بدیاں ہیں جو کہ ایکدوسرے کے ساتھ میل ملاپ اور معاملات میں پیش آتی ہیں اور ذرا ذرا سی بات اور اختلاف رائے پر دلوں میں بغض۔ کینہ۔ حسد پیدا ہو جاتا ہے۔ اگر چند دن سنوار کر نماز وغیرہ پڑھی ہے اور لوگوں نے اسکی مدح شروع کی ہے تو عجب اور ریا یعنے خود پسندی اور نمود پیدا ہو جاتا ہے یا علم اور دولت اور وجاہت حاصل ہے تو اس کی وجہ سے دوسرے بھائی کو حقیر اور ذلیل جاننے لگ جاتا ہے اگر کسی سے کوئی ضد یا عداوت ہوگئی ہے تو اسکے عیب نکالنے پر حریص ہو جاتا ہے۔ رات دن اسکی عیب جوئی میں لگا رہتا ہے یا کسی کے قرب کیلئے اپنے بھائی کے عیب اسکے آگے بیان کرکے وہ منصب خود حاصل کرنا چاہتا ہے حالانکہ جو عیب وہ دوسرے میں دیکھتا اور بیان کرتا ہے وہ خود اس میں موجود ہوتے ہیں یہ وہ باریک بدیاں ہیں جن کا ترک کرنا مشکل ہے لیسے ہی ان بدیوں کا ترک کرنا بہت مشکل ہوتا ہے اور ان میں صرف عوام الناس ہی مبتلا نہیں ہوتے بلکہ بڑے بڑے عالموں اور فاضلوں کو بھی یہ لگی ہوئی ہوتی ہیں اور ان سے خلاصی پانا اور مرنا ایک ہی بات ہے اور کامل طور پر تزکیہ نفس اسی وقت ہوتا ہے جبکہ ان ظلمتوں سے نکل آوے بعض کا گمان ہوتا ہے کہ انہوں نے ان سے خلاصی پالی مگر جب کوئی موقعہ آجاتا ہے اور کسی سفیہ آدمی سے مقابلہ آپڑتا ہے تو اسوقت جوش اور نفعلی کے خیال کو دبا نہیں سکتا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ابھی خلاصی نہیں پائی اس تزکیہ کا نام اخلاقی تزکیہ ہے یہ انبیا پر خدا کا فضل ہوتا ہے۔ کہ وہ اول اول انکا اخلاقی تزکیہ خود کر دیتا ہے سلطنت پاکر بھی وہ فقیر ہی رہتے ہیں۔ باوجود بڑا ہونے کے اپنے آپ کو بڑا نہیں جانتے نفس کے جذبات کا جو گند بداخلاقی کے رنگ میں نمودار ہوتا ہے وہ صرف معرفت کی آگ سے جل سکتا ہے اور یہ اسی آگ کا خاصہ ہے کہ انسان سب سے بڑا ہو کر اپنے آپ کو سب سے چھوٹا خیال کرتا ہے اور ان انوار معرفت کو وہ اپنے نفس کیطرف منسوب نہیں کرتا۔ بلکہ جیسے کہ دیوار پر دھوپ پڑکر اسے روشن کر دیتی ہے۔ تو دیوار کو یہ حق حاصل نہیں ہوتا کہ اس روشنی کو دور کرے، وہ آفتاب کو نہیں کہہ سکتی کہ تو دور ہو جا۔ یا اپنے شعاع کو مجھ سے ہٹا لے یہی حالت انبیا کی ہوتی ہے کہ ذاتی طور پر وہ کسی قسم کا دعوے نہیں کرتے۔ (اس نکتہ پر لطیف نوٹ درس قرآن کے کالم میں البدر کے ناظرین دیکھینگے) اور ہر ایک فضل کو خدا کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ اسلئے جب آنحضرۃ صلے اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا کہ آپ اعمال سے داخل جنت ہوں گے تو فوراً جواب دیا کہ ہرگز نہیں بلکہ خدا کے فضل سے وہ کسی قسم کی قوت اور اختیار کو اپنی طرف منسوب نہیں کرسکتے ہاں انبیا سے نیچے جو لوگ ہوتے ہیں ان میں کوئی رگ تکبر کی باقی رہ جاوے تو عجب نہیں کیونکہ یہ تو وہ بلا ہے کہ انسان کا پیچھا نہیں چھوڑتی بعض لوگ حاجی بھی بن آتے ہیں تاہم کبر اور نخوت ان میں بدستور پائی جاتی ہے یہ تکبر شیطان سے آیا ہے اور جو تکبر کرتا ہے اُسے بھی شیطان بنا دیتا ہے۔ وجاہت۔ دولت۔ خاندان اور حسب نسب کے خیال سے یہ پیدا ہوتا ہے اور جب تک ان گھمنڈوں سے انسان اپنے آپ کو پاک صاف نہ کرلے تب تک خدا کے نزدیک ہرگز پسندیدہ نہ ہوگا۔ شیطان نے بھی یہی گھمنڈ کیا اور آدم سے اپنے آپ کو بڑا سمجھا خَلَقتَنِی مِن نَّارٍ وَّخَلَقتَہٗ مِن طِینٍ۔ نتیجہ یہ ہوا کہ بارگاہ الہی سے راندہ گیا اس لئے اس تکبر سے ہر ایک کو بچنا چاہیئے۔ جب انسان کو معرفت نہ ہو تب تک وہ لغزش کھاتا ہے۔ آدم علیہ السلام کو بھی لغزش ہوئی لیکن چونکہ معرفت تھی فوراً سمجھ گئے۔ کہ بجز حق اکے فضل کے چارہ نہیں اور دعا کی۔ رَبَّنَا ظَلَمنَا اَنفُسَنَا وَاِن لَّم تَغفِر لَنَا وَتَرحَمنَا لَنَکُونَنَّ مِنَ الخٰسِرِینَ حضرت مسیح کو بھی لوگوں نے کہا۔ کہ تو نیک ہے لیکن چونکہ ان کو علم تھا کہ جب تک خدا کسی کو نیک نہ کرے وہ نیک نہیں ہو سکتا اس لئے فوراً انکار کیا۔ تاکہ لوگ یہ نہ سمجھیں کہ میں نیکی کو اپنی طرف منسوب کرتا ہوں حقیقی نیکی تو خدا کے پاس ہے وہ جب چاہے سلب کرے اور جب چاہے عطا کرے۔ عیسائیوں نے تو مسیح کو ایک متکبر انسان بنا دیا ہوا ہے حالانکہ وہ ایسا نہ تھا یہ نہایت عمدہ طریق ہے کہ جس کے سوا کوئی انسان پاک نہیں ہو سکتا۔ یہ ہے کہ اپنے آپ کو دوسرے سے بڑا نہ جانے اور دوسرے کو بہتر سمجھے علمی۔ مالی۔ خاندانی تکبر لوگوں میں ہوتے ہیں۔ ان سے بچے۔ جب خدا کسیکو آنکھ دیتا ہے تو اُسے پتہ لگتا ہے کہ ہر ایک روشنی جو ان ظلمتوں سے نجات دے سکتی ہے وہ آسمان سے آتی ہے انسان ہر وقت آسمانی روشنی کا محتاج ہے۔ دیکھو آنکھ نہیں دیکھ سکتی جب تک آسمان سے روشنی نہ آوے ایسے ہی باطنی روشنی یعنے تقوےٰ اور طہارت۔ یہ بھی خدا ہی سے آتی ہے وہ چاہے تو ہدایت دے اور چاہے گمراہ رکھے۔ سچی معرفت اسکا نام ہے کہ انسان نفس سے اپنے آپکو مسلوب اور لاشئے سمجھے اور آستانہ الوہیت پر گرگر خدا سے نور مانگے اور اگر ملجاوے تو اُسپر کسی قسم غرور نہ کرے اور کوئی شئے اپنی نہ سمجھے اگر اس قسم کا عقیدہ رکھیگا۔ تو اسکی اخلاقی حالت اچھی ہوتی جائیگی۔ اپنے کو کچھ شئے جاننا اسیکا نام تکبر ہے اور اسی کی وجہ سے ایکدوسرے کو حقیر جانتے اور علو کرتے ہیں۔ عالموں کو اپنے علم کی شیخی ہوتی ہے۔ وہ اسکی وجہ سے تکبر اور نفسانیت میں گھرے رہتے ہیں۔ فقرا کو بھی اصلاح نفس سے کوئی غرض نہیں رہی۔ جسقدر مجاہدے اور ریاضتیں ان لوگوں نے تجویز کئے ہوئے ہیں۔ وہ سب گری ہیں۔ صرف جسم ہی جسم ہے جس میں روحانیت کا نام و نشان نہیں۔ یہ مجاہدے دلکو پاک نہیں کر سکتے اور نہ کوئی حقیقی نور

معرفت کا بخش سکتے ہیں۔ پس یہ زمانہ معرفت بالکل خالی پڑا تھا۔ طریق نبوی کو بالکل بھلا دیا گیا تھا۔ اب ارادہ الٰہی یہ ہے۔ کہ وہ نبوت کا زمانہ دوبارہ آوے اور وہی تقوےٰ اور طہارت قائم ہو جاوے خدا کی غرض اس جماعت سے یہ ہے کہ گم شدہ معرفت کو دوبارہ دنیا میں قائم کر دے۔ دو چیزیں ہیں کہ جن کی حفاظت ہر ایک انسان کو ضروری ہے ایک حق العباد اور ایک حق اللہ۔ حق اللہ تو یہ ہے کہ اسکی محبت میں۔ اسکی اطاعت میں۔ اسکی عبادت میں اس کے خوف میں کسی کو شریک نہ کیا جاوے۔ اور حق العباد یہ کہ تکبر اور خیانت اور ظلم کسی اپنے بھائی سے نہ برتا جاوے اور حقوق اخوت کی کماحقہ نگہداشت کی جاوے۔

سننے میں تو یہ دو فقرے ہیں لیکن عمل کرنیکے لئے بہت مشکل۔ انسان کے اوپر بڑا ہی خدا کا فضل ہو۔ تو وہ ان کے اوپر قایم رہسکتا ہے کسی میں قوت غضبی ہی ہولنا ہوتی ہے ذرا سی بات سے غصہ میں آجاتا ہے دل میں کینہ رکھتا ہے کسی میں قوت شہوت غالب ہوتی ہے غرضیکہ اخلاقی حالت انسان کی جب تک درست نہ ہو تب تک پورا ایمان اسکے اندر داخل نہیں ہوتا۔ خدا کو واحد جاننے اور ایمان کا دعوے کرنیکے بعد اخلاقی حالت کی اصلاح بہت ضروری چیز ہے۔ اکثر لوگوں میں بدظنی ہوتی ہے کہ ادنیٰ ادنیٰ سی بات پر اپنے دوسرے بھائی کی نسبت بڑے بڑے خیالات کرنے لگ جاتے ہیں۔ اور ایسے عیوب کی اسکی طرف نسبت کرتے ہیں۔ جو اس میں نہیں ہوتے حالانکہ اگر وہی عیوب اسکی طرف منسوب کئے جاویں تو وہ بُرا مانتا ہے بڑی ضروری بات ہے کہ حتے الوسع اپنے بھائیوں پر بدظنی نہ کی جاوے اور ہمیشہ نیک ظن رکھا جاوے کہ اس سے محبت اور انس بڑھتا ہے آپس میں قوت پیدا ہوتی ہے۔ دوسروں کو نکتہ چینی کرنیکا موقعہ نہیں ملتا۔ اور خود انسان بھی حسد۔ بغض۔ کینہ وغیرہ سے بچا رہتا ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ بہتوں میں ہمدردی کا مادہ نہیں۔ مشکلات کیوقت اپنے وقت۔ طاقت اور مال کو دوسرے کیلئے خرچ نہیں کرتے۔ حدیث شریف میں ہمسایہ کی خبرگیری اور اسکے ساتھ ہمدردی کا حکم آیا ہے مگر ہمسایہ سے یہی مطلب نہیں جو اپنے گھر کے ساتھ ہی رہتا ہو۔

تمہارے بھائی جو تم سے ہزاروں اور سینکڑوں کوس کے فاصلہ پر رہتے ہیں وہ سب تمہارے ہمسائے ہیں تمہیں چاہیئے کہ ان سب پر نیک ظن رکھو۔ اور ہمدردی کے کسی پہلو سے ان پر دریغ نہ کرو۔ تم میں سے ہر ایک کو روزانہ مطالعہ کرنا چاہیئے کہ اُسنے کسقدر ہمدردی اپنے بھائیوں سے کی ہے حدیث شریف میں دیکھو۔ ہمدردی کی کسقدر تاکید ہے۔ کہ ہانڈی میں پانی زیادہ ڈالو اور اپنے ہمسایہ کو دو۔ خدا تعالےٰ تمہاری ہمدردیوں کا بھوکا نہیں ہے اور نہ اُسے کوئی پرواہ ہے

حدیث شریف میں ہے کہ قیامت کے روز خدا تعالےٰ کہیگا کہ میں بھوکا تھا تم نے مجھے کھانا نہ کھلایا اور میں پیاسا تھا تم نے مجھے پانی نہ پلایا۔ اور میں بیمار تھا تم نے میری بیمار پرسی نہ کی۔ میں غریب تھا تم نے میری خبرگیری نہ کی۔ لوگ آگے سے جواب دیں گے۔ کہ اے ہمارے خدا ہم نے کب تیرے ساتھ ایسا کیا تب خدا تعالےٰ کہیگا کہ میرا فلاں بندہ جو تھا اسکی ہمدردی میری ہمدردی تھی ایسے ہی ایک اور جماعت کو خدا تعالےٰ کہیگا۔ کہ شاباش تم نے میری ہمدردی کی۔ میں بھوکا تھا تم نے مجھے کھلایا میں پیاسا تھا تم نے مجھے پانی پلایا۔ وہ کہیگی کہ اے خدا ہم نے کب تیرے ساتھ ایسا کیا تب خدا جواب دیگا۔ کہ میرے فلاں بندے کے ساتھ جو تم نے ہمدردی کی وہ میری ہمدردی تھی۔ اگر ایک خدمتگار کسی شخص کا کسی دوسرے شخص کے پاس جاوے تو جو کچھ اس کی خاطر تواضع کی جاویگی۔ وہ اس کے آقا کی سمجھی جاویگی۔ لیکن اگر اسکی خبرگیری نہ کی جاوے نہ رات کو آرام کرنے کی کوئی جگہہ دی جاوے۔ نہ بھوک پیاس کی خبر لی جاوے تو اسکے دل میں رنج گذریگا کہ میرے آدمی کی کچھ بھی قدر نہ کی۔ پس خوب یاد رکھو۔ کہ خدا تعالیٰ کو اسکی مخلوق بہت پیاری ہے۔ وہ ہرگز یہ پسند نہیں کرتا۔ کہ اُسکے ساتھ بے مروتی برتی جاوے۔ پس جو شخص خدا کی مخلوق کیساتھ ہمدردی کرتا ہے وہ گویا اپنے خدا کو راضی کرتا ہے دوسرا پہلو جو حقوق اللہ کا ہے وہ بھی بہت مخفی ہے مگر یہی پہلو اسی لغو دیتا ہے میں نہیں سمجھ سکتا۔ کہ ایک با اخلاق شخص کا ایمان کبھی ضایع ہو۔ ہاں یہ ضروری ہے کہ بناوٹی اخلاق خدا کے لئے نہیں ہوتے۔ اسلئے ان اخلاق کو حاصل کرنا چاہیئے جن سے خدا راضی ہوتا ہے۔ اور خدا تعالےٰ کی رضامندی کیلئے جو انسان اخلاق فاضلہ سے کام لیگا اس کا ایمان قوی ہوگا۔ ایک ولی اللہ فرماتے ہیں۔ کہ ایک دفعہ بارش ہوئی۔ تو ایک گبر چھت پر چڑیوں کو دانے ڈال رہا تھا میں نے اس خیال سے کہ کافر کے اعمال حبط ہو جاتے ہیں اسے کہا کہ تیرے اس عمل سے کیا تجھے کچھ ثواب ہوگا۔ اس گبر نے جواب دیا کہ ضرور ثواب ہوگا چنانچہ ایک سال جو وہ ولی اللہ حج کو گئے۔ تو انہوں نے دیکھا کہ وہ گبر بھی مسلمان ہو کر خانہ کعبہ کا طواف کر رہا ہے۔ تب اس گبر نے اس کو کہا کہ دیکھو میرے ان دانوں کا ثواب ہوا یا نہ ہوا ایسے ہی ایک حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایک اصحابی نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ایام جہالت میں میں نے بہت سا خرچ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ... کیا تھا مجھے اُس کا ثواب ہوگا یا نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ اسی کا ثمرہ ہے کہ تو مسلمان ہو گیا ہے ہمدردی مخلوق کی ایسی شئے ہے۔ کہ اگر انسان اسی چھوڑ دے اور اس سے کام نہ لے تو انجام کار ایک درندہ بن جاتا ہے انسان اسی وقت تک انسان رہتا ہے جب تک وہ اپنے دوسرے بھائیوں کے ساتھ مروت سلوک اور احسان سے کام لیتا ہے شیخ سعدی فرماتے ہیں سہ بنی آدم اعضائے یکدیگرند اور انکا یہ کہنا ٹھیک ہے۔ میرے نزدیک ہمدردی کا دائرہ بہت وسیع ہے اور میں اُن لوگوں کو پسند نہیں کرتا جو کہتے ہیں کہ صرف اپنی قوم کی ہمدردی کرنی چاہیئے۔ اور غیر قوم سے ہرگز نہیں کرنی چاہیئے میں ایسی تعلیم کو ہرگز پسند نہیں کرتا اور نہ اسپر عمل کرتا ہوں کہ اپنی قوم اور غیر قوم سے ہمدردی کرنی چاہیئے۔ جن لوگوں نے ہمدردی کو صرف اپنی قوم تک محدود رکھا ہے۔ انہوں نے اس امر کو بھی جایز رکھا ہے کہ دوسرے کا مال زبردستی لے لیا جاوے اور ہر قسم کے جور اور ظلم کو دوسرے لوگوں کیلئے حلال جان لیا ہے۔

باہمی ہمدردی کے اللہ تعالےٰ نے تین مراتب رکھے ہیں۔ جن کا ذکر آیت اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی میں ہے۔ سب سے چھوٹی نیکی اسمیں عدل کو قرار دیا گیا ہے۔ کہ اگر کوئی تم سے نیکی کا معاملہ کرے تو تم بھی اس سے ویسا ہی کرو۔ اسکے بعد پھر احسان کا درجہ ہے۔ اور اگرچہ یہ عادل سے اعلےٰ ہے لیکن اس میں بھی ایک نقص ہے کہ احسان کرنیوالے کے دل میں ریا اور خودی آسکتی ہے۔ اور کسی موقعہ پر جتلا سکتا ہے کہ میں نے تیرے ساتھ فلاں نیکی یا احسان کیا ہے مگر ایتاء ذوی القربےٰ میں ریا اور خودی کا نام و نشان نہیں ہوتا۔ جیسے ماں اپنے بچے کو طبعی طور سے پرورش کرتی ہے اور اس کو کوئی علم اسکی موت اور زندگی کا نہیں ہوتا۔ اور نہ اس سے فائدے اور ضرر کی امید ہو سکتی ہے لیکن خدا تعالیٰ نے جوش اس کے دل میں ڈالا ہوا ہوتا ہے اور وہ بے اختیار اپنے ہر ایک قسم کے سکھ اور آرام کو اس بچے کے لئے قربان کر دیتی ہے اسیطرح طبعی جوش سے نوع انسان کی ہمدردی کا نام ایتاء ذوی القربےٰ ہے اور اس ترتیب سے خدا تعالیٰ کا یہ منشاء ہے کہ اگر تم پورے نیک بننا چاہتے ہو۔ تو اپنی نیکی کو ایتاء ذوی القربےٰ یعنے طبعی درجہ تک پہنچاؤ۔ جب تک کوئی شے ترقی کرتی کرتی اپنے اس طبعی مرکز تک نہیں پہونچتی تب تک وہ کمال کا درجہ حاصل نہیں کرتی بدی خدا تعالیٰ کو کسیطرح سے بھی پسند نہیں۔ اگر ہوتی تو جیسی تاکید احسان کی کی ہے بدی کی بھی کرتا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لڑائیوں پر اعتراض کیا جاتا ہے لیکن نادان نہیں سمجھتے کہ وہ تو صرف مدافعت تھی تیرہ سال تک آپ نے تکالیف پر تکالیف اٹھائیں آپکے عزیز دوست اور یاروں کو سخت سخت عذاب دیا جاتا رہا اور جور و ستم کا کوئی بھی پہلو ایسا نہ رہا۔ جو کہ مخالفوں نے آپکے لئے نہ برتا ہو۔ اور اسطرح جب بات انتہا تک پہونچ گئی تو اس مظلومانہ حالت میں آپ کو مقابلہ کا حکم دیا گیا ورنہ

کوئی بدلہ

کوئی بتلاوے کہ تیرہ سال تک مکہ میں رہکر کیا آپنے کسیکا باپ مارا تھا۔ اور پھر مقابلہ بھی اسلئے کیا گیا۔ کہ شریر اپنی شرارت سے باز آجاویں اور دین حق کیلئے ایک راہ کھلجاوے اور باوجود غلبہ اور تسلط پانیکے آپنے کسی سے کسی قسم کی بدی کو روا نہیں رکھا۔ ورنہ اگر آپ ان تمام آئمۃ الکفر کو جو آپ کے ایذا کے درپے رہے تھے قتل کروا دیتے تو کون پوچھنے والا تھا۔ آجکل جو لوگ غدر اور فساد برپا کرتے ہیں دیکھ لو کہ وہ باغی اور مُفسد قرار دیئے جاکر قتل کر دئے جاتے ہیں۔ یا سخت سے سخت عذاب پاتے ہیں حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تمام باغیوں کو رہا کر دیا جو کہ آپکی ساتھ بغاوت پر آمادہ رہتے تھے۔ پس اب یہ کسقدر ظلم اور ستم کی بات ہوگی۔ اگر کہا جاوے کہ اسلام دوسروں سے ہمدردی کی اجازت نہیں دیتا۔ انسان جسقدر متقی ہوتا جاتا ہے اسی قدر وہ کسی کی نسبت سزا اور ایذا کو پسند نہیں کرتا۔ دوسری قومیں کینہ پرور ہوتی ہیں کہ ان کے دل سے دوسرے کی بات نہیں جاتی اور بدلہ لینے کیلئے ہمیشہ گھات میں لگی رہتی ہیں لیکن ہم ہر ایک خطاکار کی خطا بخشنے کو طیار ہیں اسلام کی تعلیم ہے کہ تم بلا تمیز ہر ایک سے نیکی کرو۔ دیکھو قرآن شریف میں لکھا ہے **يُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا** اور وہ قیدی لوگ اکثر کافر ہی ہوتے تھے کہ جن سے سلوک کرنے کی ترغیب دلائی گئی ہے اب دیکھو۔ کہ اسلام نے اخلاق اور ہمدردی کو کہاں تک پہنچایا ہے عمر کا اعتبار نہیں ہے۔ اس لئے میرا ارادہ ہے۔ کہ تندرست ہوکر ایک مستقل رسالہ اخلاق کی نسبت لکھوں جو میری جماعت کیلئے ایک کامل تعلیم ہو اور اُس میں ابتغاء لمرضات اللہ کی راہیں بھی دکھلائی جاویں اور خدا تعالی کی توحید کی بھی رہنمائی ہو مجھے بہت ہی رنج ہوتا ہے جب میں آئے دن یہ سنتا ہوں اور دیکھتا ہوں کہ آپس میں تنازعات میں ایکدوسرے کی شکایت کی جاتی ہے ہمدردی اور آپس میں نیکی کے پہلو کو مرعی نہیں رکھا جاتا۔ میری طبیعت ان باتوں سے خوش نہیں ہوتی ابھی تک جماعت کو ایک بچے کیطرح دیکھتا ہوں جو ایک قدم اٹھتا اور چار قدم گرتا ہے۔ اس لئے تاکید کرتا ہوں کہ دعا اور کوشش میں لگے رہو۔ اور خدا تعالے سے اُسکا فضل مانگو کہ اس کے سوا کچھ نہیں بن سکتا

اس تقریر کے بعد حضور علیہ السلام نے دعا فرمائی منشی محمد اروڑا صاحب اور دیگر چند احباب نے اٹھکر آپ سے نیاز حاصل کی اور حکیم محمد حسین صاحب قریشی نے جو کہ لاہور کی انجمن فرقانیہ کے امین اور خزانچی ہیں ایک کثیر رقم زر نقد کی پیش کی۔ اسوقت عصر کی بانگ کا حکم دیا گیا۔ ایک شخص ہندی کھیپیاں سے حضرت کی زیارت کے لئے آئے ہوئے تھے انکو مخاطب کرکر حضرت حکیم نورالدین صاحب نے تمام جماعت کو یہ بات نوٹ کرائی۔ کہ دیکھو حضرت صاحب غیر مرزائیوں سے کیسی ہمدردی اور عمدہ معاملہ کی تاکید فرماتے ہیں۔ اسکے بعد عصر کی نماز ہوئی اور جلسہ برخاست ہوا

نجات فضل سے ہے

میرے دوست مفتی محمد صادق روایت کرتے ہیں کہ ایکبار میاں کرم داد صاحب احمدی کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ماہ رمضان میں حکم دیا کہ مفتی صاحب کے ہمراہ بٹالہ تک جاویں اور تاکید کی کہ روزہ نہ رکھنا کرمداد نے خواہش ظاہر کی کہ روزہ رکھ لیا جاوے بعد کو تکلیف ہوتی ہے **فرمایا نجات خدا کے فضل سے ہے عمل سے نہیں ہے**

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خبریں

احمدی احباب اور انجمنوں کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ اپنے سلسلہ کے متعلق وہ دینی خبریں برائے اندراج اخبار ضرور ارسال فرمایا کریں

۱۔ **حضرت اقدس** علیہ السلام کی طبیعت سابقہ ایام کی نسبت اس عشرہ میں بفضل خدا نسبتاً اچھی رہی ہے۔ اور آپ عام طور پر ظہر و عصر کی نمازوں میں شامل جماعت ہوتے رہے۔ خاندان رسالت کے کل ممبر بھی بفضل خدا تندرست رہے۔

۲۔ **حضرت حکیم نورالدین صاحب** کی طبیعت بہت علیل رہی۔ چنانچہ اسی وجہ سے آپ کو درس قرآن ملتوی رکھنا پڑا۔ حکیم صاحب کی طبیعت کی ناسازی دیکھکر حضرت مسیح علیہ السلام نے آپ کی صحت کے لئے کثرت سے دعا شروع کی۔ تو ۶ جنوری کو آپنے تشریف لاکر فرمایا۔ کہ میں دعا کر رہا تھا۔ کہ یہ الہام ہوا۔ **ان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فاتوا بشفاء من مثلہ** یہ الہام ایک بار حضور کو

۳۔ **حضرت مولانا عبدالکریم** کی طبیعت علی العموم تندرست رہی اور آپ منصب امامت کو احسن طور پر بجالاتے رہے۔ ۳۱ دسمبر کو حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام نے جناب منشی محمد صادق صاحب کی علالت طبع کا حال استفسار فرماتے ہوئے فرمایا۔ کہ اگر وہ دہ ہضم ہونے لگ جاوے۔ تو بخار اس سے بھی ٹوٹ جاتا ہے مولوی عبداللہ صاحب احمدی مدرس مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان اپنے ایام رخصت گذار کر کشمیر سے واپس تشریف لائے۔ ۴۔ یکم جنوری ۱۹۰۵ء کو ادنے غلام ایڈیٹر البدر نے ایک غاکروب کاتب کی درخواست پیش کی۔ کہ اس کا مذہب بھی خاکروبوں کا ہی ہے۔ مگر فن کتابت سے واقف ہے۔ اور کارخانہ البدر میں کام اچھا سیکھ ہے۔ چونکہ میری طبیعت کراہت کرتی ہے۔ اس لئے حضور سے مشورۃً پوچھتا ہوں۔ آپنے تبسم فرماکر فرمایا۔ کہ بات تو واقعی مکروہ معلوم ہوتی ہے ۵۔ اس عشرہ میں موسم اکثر ابر آلود رہا۔ اور بوندا باندی بھی ہوتی رہی جس سے سردی بڑھ گئی

فتح مقدمات کی احمدی

جماعت کو مبارک ہو

آج ہم بارگاہ الوہیت میں کمال عجز و انکسار سے رکوع اور سجود کرتے ہوئے یہ خوشی کی خبر اپنے ناظرین کو دیتے ہیں۔ کہ خدائے قادر مطلق کے کلام کیموافق جو اس کے برگزیدہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نبی اور مرسل پر نازل ہوا تھا۔ عدالت عالیہ سیشن جج صاحب بہادر امرتسر سے وہ جرمانہ جو کہ عدالت ابتدائی نے آپ پر اور آپکے حواری حکیم فضل دین پر کیا تھا معاف ہو گیا ہے۔ اور آپ بالکل بری قرار دئے گئے

یہ ایک عظیم الشان قدرتوں سے بھرا ہوا نشان اور ہمارے ایمانوں کی زیادتی اور تر و تازگی کیلئے دکھایا گیا ہمارے منکر اور مخالف ذرا غور کریں۔ کہ وہ منشی اور ٹھٹھا جو کہ وہ ہم پر کرتے تھے۔ آج کس پر الٹ کر پڑ رہا ہے اب نہیں معلوم۔ کہ وہ لوگ کس سوراخ میں اپنے سروں کو خدا کی لعنت سے چھپائیں گے۔

قادر کے کاروبار نمودار ہو گئے
دشمن جو کہتے تھے وہ نگونسار ہو گئے

اُمید ہے۔ کہ احمدی جماعت اس خوشی میں اپنے خادم البدر کی ترقی اشاعت میں ایک نمایاں ترقی دکھلاویگی۔

درس قرآن کریم

سورۃ ھود رکوع نمبر ۱

ہم نے صرف مختصر نوٹ درس قرآن شریف سے درج کئے ہیں۔ اگر آپ حقیقۃً ان سے مستفید ہونا چاہتے ہیں۔ تو اول قرآن شریف کا وہی رکوع کھولکر مطالعہ کریئے۔ اور ان نوٹوں سے مدد لیتے جایئے۔ جو اشکال اور شبہات پیش آویں۔ ان سے بذریعہ خط اطلاع دیویں۔ تاکہ ان کا حل اخبار میں دیا جاوے۔

الرٰ کتٰب — یہ اختصار ہے۔ اللہ لطیف۔ رحمان۔ رحیم کا یعنے اللہ کی طرف سے۔ جو رحمان اور رحیم ہے یہ کتاب ہے۔

احکمت اٰیٰتہ — اس کی باتیں یا آیتیں بہت پکی اور مضبوط ہیں۔ یعنے دلایل قویہ اور مشاہدہ صحیحہ پر بنی ہیں۔

فصلت — اس کے معنے ہیں۔ مفصل بیان گیئں۔ کھول کھول کر سنائی گیئں۔ اس لفظ کے معنے قرآن شریف نے خود دوسری جگہ کر دیئے ہیں۔ دیکھو جز ولم ۲۴۔ رکوع ۱۸۔

ولو جعلنٰہ قراٰناً اعجمیاً لقالوا لولا فصلت اٰیٰتہ ءاعجمی و عربی ...... یعنے اگر ہم اس قرآن کو کسی غیر زبان میں نازل کرتے۔ تو اہل مکہ کہتے کہ یہ تو ایسی زبان میں ہے جو کہ اظہار مطالب پر پورے طور پر قادر نہیں۔ اور نہ پورے مواد ایک کامل زبان کے اپنے اندر رکھتی ہے۔

عجمی عرب زبان میں گونگے کو کہتے ہیں۔ جو کہ اظہار مطالب پر قادر نہیں ہوتا۔ اسی وجہ سے چارپایوں وغیرہ کو عجما کہتے ہیں۔ کہ اگرچہ وہ اپنی آواز سے اظہار مطالب تو کرتے ہیں۔ اور ان کے بچے یا محافظ ان کی ضرورتوں کو سمجھ لیتے ہیں۔ مثلاً گھوڑی یا گائے جب اپنے بچہ کو بلاتی ہے۔ تو خاص آواز استعمال کرتی ہے۔ گھوڑا پیاسا ہو۔ تو خاص طور سے ہنہناتا ہے۔ مرغی کڑ کڑ کرتی ہے۔ تو بچے پروں کے نیچے آجاتے ہیں۔ لیکن تاہم وہ جانور کھول کر معانی بیان نہیں کر سکتے۔ اسی لحاظ سے عرب زبان کے سوائے غیر زبانوں کو عجمی کہا جاتا ہے۔ مثلاً فارسی اور انگریزی میں مذکر و مونث کے لئے ایک ہی صیغہ استعمال ہوتا ہے۔ مگر چونکہ اس مقام پر ہمیں خاص زبان دانی سے بحث نہیں ہے۔ اس لئے صرف اس امر کا ذکر کریں گے۔ جس کا تعلق قرآن شریف سے ہے۔ اور وہ اللہ تعالےٰ کی ذات۔ اس کے صفات اور امور معاد یعنے مابعد الموت کا علم ہے۔ کہ جس کو ہم مفصل کسی غیر زبان میں نہیں پاتے۔ مثال کے طور پر اللہ کا نام لو۔ تو انگریزی میں اس کے مقابل پر کوئی لفظ نہ ملیگا۔ صرف گاڈ (God) یا لارڈ (Lord) لفظ ہے جسے خدا پر بھی استعمال کرتے ہیں اور مخلوق پر بھی۔ حالانکہ عربی لفظ اللہ ...... مخلوق پر استعمال نہیں ہوتا۔ سنسکرت میں بھی کوئی مفرد لفظ ایسا نہیں ہے۔ جو کہ اللہ کی طرح جامع معنے اپنے اندر رکھتا ہو۔ صرف ایک اوم ہے۔ مگر وہ بھی مرکب ہے۔

فصلت سے مراد ان امور کی تفصیل سے ہے۔ جن کا تعلق انسان کی نجات سے ہے۔ اور جسے سابقہ کتب نے تفصیل سے بیان نہیں کیا۔ وہ عقاید صحیحہ۔ صفات باری تعالےٰ اور احوال مابعد الموت کا ذکر ہے اس سے یہ مراد ہرگز نہیں ہے۔ کہ علم حیوانات۔ نباتات۔ جمادات۔ ریاضی۔ ہندسہ وغیرہ کیوں اس میں نہیں۔ کیونکہ ان کا تعلق نجات سے ایسا وابستہ نہیں ہے۔ کہ جو ان سے جاہل رہے۔ وہ کافر قرار دیا جاوے۔ جس غرض کے متعلق جس قدر تفصیل کی ضرورت ہوتی ہے۔ وہ قرآن کر دیتا ہے اور باقی امور ترک کرتا ہے۔

توبوا الیہ — اللہ کی طرف رجوع کرو۔ یعنے اس کے احکام پر عمل درآمد کرو۔ نیکی کرو۔

یثنون صدورھم — یثنون کپڑے کو دوہرا کرنے کو کہتے ہیں۔ جس میں کوئی شئے پوشیدہ ہو جاتی ہے۔ مطلب یہ ہے۔ کہ وہ اپنے سینوں میں مخفی باتیں رکھتے ہیں۔

لیستخفوا منہ — کہ خدا سے چھپا دیں خفیہ رکھیں

الا حین یستغشون ثیابھم ...... الخ — حالانکہ بات یہ ہے۔ کہ جب وہ رات کو سوتے ہیں۔ تو اس وقت بھی ان کے ظاہر اور باطن کے احوال سے اللہ تعالےٰ خوب واقف ہوتا ہے

کل فی کتٰب مبین — خدا کے پاس سب محفوظ ہے

ھو الذی خلق سبع سمٰوٰت ...... وکان عرشہ علی الماء — اس سے ظاہر ہے۔ کہ زمین اور آسمان کی پیدائش سے پیشتر یہ سب سیال مادہ کی شکل میں تھا۔

ولئن اخرنا عنھم العذاب — اس آیت سے ظاہر ہے کہ عذاب کے نزول کا وقت مقرر کیا جاتا ہے۔ مگر بعض وجوہات سے وہ دوسرے وقت پر ٹل جاتا ہے۔ ایسی صورت میں لوگ استہزا کیا کرتے ہیں کہ وہ عذاب کیوں نہ آیا۔ حالانکہ جب وہ پھر اپنے دوسرے وقت پر آتا ہے۔ تو ان کو کوئی مہلت نہیں ملتی آتھم کے واقعہ پر اعتراض کرنے والے غور کریں

نصیحت — کبھی کسی کو ٹھٹھہ مت کرو۔ حدیث میں آیا ہے۔ کہ جو شخص دوسرے پر ٹھٹھا کرتا ہے۔ وہ نہیں مرتا جب تک کہ اسی عیب میں خود مبتلا نہ ہو جاوے۔ لوگوں کی عادت ہے۔ کہ کسی کی ہوا خارج ہو۔ یا کوئی پھسل جاوے۔ یا اس کی غلطی بیان ہو۔ تو ہنس پڑتے ہیں اور دوسرے کو حقیر جانتے ہیں۔ یہ بہت بری عادت ہے اس سے بچو۔

کنز اخلاق۔

میں نے دینی معلومات کی وسعت کے لحاظ سے مناسب جانا ہے۔ کہ اگر درس قرآن کے صفحہ میں سے بعد درج ایک رکوع کے کچھ حصہ رہ جاوے۔ تو اس میں اخلاقی احادیث ہدیہ ناظرین کیا کریں۔ اور اسے کنز اخلاق کے نام سے نامزد کیا جاوے۔ امید ہے کہ یہ سلسلہ خالی از منفعت نہ ہو گا (ایڈیٹر)

۱ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ
کاموں کا مدار نیتوں پر ہے اور ہر ایک کو اسکی نیت کے موافق پھل ملیگا
وَاِنَّمَا لِامْرِئٍ مَّا نَوٰى
[illegible] مراد در کار اندر نیت است چونکہ نیت پاک شد امنیت است
۲ اَلْحَیَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِیْمَانِ
[illegible] ایمان ترا اگر شرم ہو۔ یا حیا ایمان کی ایک شاخ ہے۔
۳ اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَ [illegible]
اَلْمُؤْمِنُ مَنْ اَمِنَهُ النَّاسُ عَلٰى دِمَائِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ
مسلمان وہ ہے۔ کہ جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے کو رنج نہ پہنچے۔ اور مومن وہ ہے۔ جس سے سبھوں کی جان و مال کو امن ہو۔
۴ مَنْ اَحَبَّ لِلّٰهِ وَاَبْغَضَ لِلّٰهِ وَاَعْطٰى لِلّٰهِ وَمَنَعَ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الْاِیْمَانَ
کامل ایمان والا وہی ہے۔ جو خدا واسطے دوستی اور خدا واسطے دشمنی رکھے۔ اور جو کچھ دے خدا کے واسطے دے اور جہاں نہ دے وہ نہ دینا بھی خدا واسطے ہو یعنی نیک کام والوں سے ملے اور بدکاروں سے بچے اور اچھے کام میں دے اور برے کام میں نہ دے۔

بزم احمدی

یہ عنوان اس لئے قایم کیا گیا ہے۔ کہ کارخانہ البدر اور دیگر ضروری امور متعلق سلسلہ احمدیہ و جماعت احمدیہ کی نسبت۔ جو جو استفسار اور مشورے اور رائے وغیرہ ہؤا کرینگی وہ اس کے تحت میں درج ہؤا کرینگی۔ اور اس طرح سے خریداران البدر اور دیگر احمدی احباب کا ایک دوسرے سے نیم تعارف ہوتا رہیگا علاوہ خریداران البدر کے دیگر احمدی احباب وغیرہ کے استفسار اور مشورے وغیرہ بھی درج ہؤا کرینگے۔ شوق سے ارسال فرماتے جاویں۔

ایک احمدی بہن البدر کی خریدار ہیں۔ ان کی ایک احمدی سہیلی نے اپنی گرہ سے قیمت دیکر ان کے نام اخبار جاری کرایا تھا۔ جو کہ قضائے الہی سے فوت ہو گئی ہیں۔ ایک احمدی بھائی سفارش کرتے ہیں۔ کہ اس احمدی بہن کی اخبار کی قیمت میں رعایت دی جاوے۔ نصف قیمت وہ ادا کر سکتی ہیں۔

میری رائے میں مناسب ہوگا۔ کہ یا تو وہ احمدی بھائی اور یا اور کوئی اور صاحب نصف قیمت اخبار کی ادا فرما کر صدقہ جاریہ کا ثواب حاصل فرماویں۔ کارخانہ کی طرف سے چند دیگر احباب کو رعایت دیگئی ہے۔ اس لئے گنجائش نہیں ہے۔

چودھری محمد سرفراز خان صاحب نمبردار بدوملی تحریر فرماتے ہیں۔ کہ بندہ ۱۹۰۶ء کی قیمت بطور قرض حسنہ ۱۹۰۵ء کے ساتھ اس شرط پر دینے کو طیار ہے۔ کہ دو سو سے زائد خریدار اس طرح قیمت دینا منظور فرماویں اور بندہ بجائے چار کے آٹھ اور بمد معاونین سے روپیہ چندہ دینے کو طیار ہے۔ سالہ خریداری کے بجائے تا زیست خود اور تا قیام البدر بندہ کو خریدار تصور فرماویں۔ جہانتک ممکن ہے توسیع اشاعت میں کوشش کروں گا۔ اور کر رہا ہوں

دیگر احباب کی تحریک کے لئے چودھری صاحب نے عمدہ تجویز سوچی ہے

اس وقت تک جو کہ ۲۸ دسمبر ۱۹۰۴ء ہے۔ جسقدر کارڈ آئے ہیں۔ ان میں سے نصف کے قریب ایسے اصحاب ہیں جنہوں نے دو سالہ چندہ منظور فرمالیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اگر چاہے گا۔ تو دو سو بھی ہو جاوینگے۔

درخواست دعا۔ احادیث شریف میں آیا ہے کہ جب ایک مومن دوسرے مومن کے لئے دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس دعا کے کرنے والے کو بھی وہی شے عطا کر دیتا ہے۔ جو کہ وہ اپنے بھائی کے لئے خدا سے مانگتا ہے

اس بنا پر ہم نے ارادہ کیا ہے۔ کہ جن احباب کی طرف سے دعا کی درخواستیں آیا کریں۔ وہ درج اخبار کر دیا کروں۔ تاکہ بھائیوں کو ایک دوسرے سے غایبانہ ہمدردی اور احسان کرنے کا ثواب اور موقعہ مل جایا کرے۔ یہ مفت کا ثواب ہے۔ جب انسان اپنے لئے دعا کرے۔ تو ساتھ ہی درخواست کنندوں کے لئے بھی دعا کر دے۔ کہ اے رب تو انکی بھی حاجتیں رفع کر دے۔ اس مولے کریم کے خزانہ میں کوئی کمی نہیں ہے۔ اور دعا کرنے والے کو مفت کا اجر ہمدردی اور احسان کامل جاتا ہے۔

مولوی فضل حق صاحب مختار جناب خلیفہ صاحب ممبر کونسل آف ریجنسی پٹیالہ مراق کی مرض اور ضعف معدہ میں مبتلا ہیں میری طرف سے درخواست ہے۔ کہ ان کے لئے دعا کیجاوے

منشی نواب الدین صاحب نائب اشرف سرائوالی کی ہمشیرہ ایک عرصہ سے بیمار ہے اور وہ احباب احمدیہ سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

ڈاکٹر محمد اسماعیل خان صاحب احمدی ایک عرصہ سے مبتلائے بخار ہیں دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

واضح رہے کہ میں خود بھی ان احباب کے لئے دعا کرتا ہوں (ایڈیٹر)

مطبع کارخانہ البدر کا ایک بڑا بوجھ اخبار پر ہے۔ اور قلیل اشاعت میں خسارہ کے بڑے حصے کا موجب ہے اس لئے بیرون جات کے احمدی احباب کی کمال عنایت ہوگی۔ اگر اس کی معرفت میں وہ میرا ہاتھ بٹاویں۔

واضح ہو۔ کہ عام طور پر چھپائی کا نرخ یہاں عصہ یومیہ ہے لیکن مجھے تجربہ ہوا ہے۔ کہ بیرونجات کے احباب کو یہاں کام دینے سے ریلوے محصول ڈاک وغیرہ کے اخراجات کے باعث بہت خرچ برداشت کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے میں نے بجائے یوم کی مصروفیت کے لئے عصہ اور نصف یوم کی مصروفیت کے لئے سہ یومیہ کا نرخ ان جات کے لئے مقرر کیا ہے۔ اور ۱۰۰ یا ۵۰۰ داب دیا جاویگی۔ اس نرخ سے احباب کو مزید اخراجات محصول وغیرہ کی زیر باری نہ ہوگی۔ شوق سے کام ارسال فرماویں حتی الوسع احتیاط سے کیا جاویگا۔

اخبار شروع جنوری سے ۷۰۰ چھاپا جاتا ہے مگر ۔۔۔ ان احباب کا نام ارسال ہوتا ہے۔ جن کی طرف سے **درخواست** یا کارڈ منظوری خریداری کے آجانے ہیں۔ جن کے کارڈ بعد میں آوینگے۔ ان کے نام شروع نمبر سے کل پرچے ارسال کر دیئے جاوینگے۔

اشاعت بیعت کارخانہ کے کرمفرما جناب شیخ محمد حسین صاحب تاجر لائلپور سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ اس میں کچھ شک نہیں کہ البدر کے جاری رہنے سے ہم کو کمال مسرت ہے کیونکہ یہ پاک امام علیہ السلام کے لب مبارک سے یہ نام نکلا تھا۔ مگر یہ کی کثیر تعداد درکار ہے۔ خدا کرے تو اس کے فضل سے بعید نہیں ۔۔۔۔ اب التماس ہے۔ کہ سابقہ ابتدایا معافت آیندہ اگر آپ کالم بیعت یعنے بیعت کنندگان کے نام نامی اور حضرت اقدس کے صبح و شام کے جلوس کا حال درج کرنے کا وعدہ فرماویں تو ۱۹۰۵ء کے ساتھ ۱۹۰۶ء کا چندہ بھی بذریعہ وی پی وصول کر لیں۔

دیگر احباب نے بھی ان امور کی تاکید فرمائی ہے۔ چونکہ مقدمات کی وجہ سے رجسٹروں وغیرہ کا انتظام ٹھیک نہ رہا تھا۔ اس لئے اشاعت بیعت ملتوی ہو گئی تھی۔ اب پھر شروع کیجاتی ہے اور حضرت اقدس کے جلوس کا حال بھی انشاء اللہ باقاعدہ رہے گا۔ البدر کی اشاعت کا اصل مطلب یہی ہے۔ حضرۃ امام الزمان اور دیگر بیعت کنندگان سے آپ کی جو ہمدردی و محبت ترشح ہے۔ اللہ تعالیٰ اس میں برکت دیوے

مدرسہ کی ایک ضرورت

بعض نادار طالب علم امتحان میں جا بیٹھے ہیں۔ جن کے پاس داخلہ کیواسطے کچھ نہیں ہے۔ اس لئے جو احباب اس خیر میں سے حصہ لینا چاہیں وہ بہت جلد لیں۔ مدرسہ طالب علموں کیواسطے (۵۰) پچاس روپیہ کی ضرورت ہے۔ اگر قوم توجہ کرے۔ تو یہ کوئی بڑی رقم نہیں ہے ہمارا دل دوسرے قومی مدرسوں اور کالجوں کی جو امداد قوم کر رہی ہے اور جس طرح وہ ترقی کر رہے ہیں انہیں دیکھکر اور پھر اپنے مدرسہ کی حالت کو دیکھکر خون ہو جاتا ہے کاشکہ چند غیرت مند رجل اپنی کمر ہمت کو چست باندھکر اس قومی پودے کو اپنے پورے نشو و نما کے عروج پر پہونچا دیں ہمیں یہ خبر سنکر کمال افسوس ہوا ہے۔ کہ جماعت میں بعض احباب ایسے بھی ہیں جو کہ مدرسہ کی طرف توجہ ضروری خیال نہیں کرتے۔ یہ انکی سخت غلطی ہے اس فساد کے زمانہ میں احمدی ذریت کے لئے اگر کوئی کشتی ہو سکتی ہے جو کہ بد عقائد کے گرداب سے انکی نسل کو محفوظ رکھے وہ صرف مدرسہ و کالج تعلیم الاسلام قادیان ہی ہے۔ اور جو ہمارا دوست اسکی عدم ضرورت کے خیال سے اسکی امداد میں حصہ نہیں لیتا وہ ایک قومی گناہ کا مرتکب ہے۔ پس پیارے دوستو اور بھائیو۔ یہ وقت دراصل امن اور چین سے زندگی بسر کرنے کا نہیں ہے جب تک اپنی ذاتی ضرورتوں کو پس انداز کر کے ان دینی اور قومی سلسلوں کی ربوبیت اپنے ذمہ نہ لوگے تب تک تم ان کاموں میں دوسری قوموں سے ہرگز بازی نہ لے سکوگے

مدرسہ طالب علموں کے لئے جو چندہ آوے۔ وہ بنام مفتی محمد صادق صاحب سپرنٹنڈنٹ مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کے نام آنا چاہیئے۔

میں مسلمان ہو گیا یعنی اختیار الاسلام

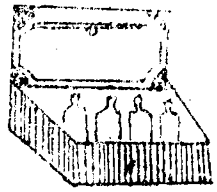
حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب کی رائے پر ریویو

جہانتک میرے مولا کریم نے مجھے فہم عطا فرمایا ہے۔ میں لیری سے اس کہنے کی جرأت کرتا ہوں۔ کہ حق کے طالب ایک طرف ترک اسلام اور دوسری طرف میں مسلمان ہو گیا پڑھیں۔ غالباً ناظرین کو یقین ہوگا۔ کہ حق کیا چیز اور

مجموعہ از النۃ الوسواس۔ مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب امروہی بمقابلہ مولوی احمد علی صاحب و مولوی حشمت علی صاحب امیر ٹھی دفتر میں ریویو کے لئے ارسال کیا گیا ہے۔ انشاء اللہ آئندہ مطالعہ کر کے کامل ریویو کیا جاویگا مولوی محمد احسن صاحب ۔۔۔ کا اسم مصنف ہونا ہی اعتدا اور ۔۔۔ نکات اور حقائق اور معارف ۔۔۔ ملاحظہ فرماویں۔ قیمت ۔۔۔ علاوہ محصول ۔۔۔ زیادہ۔ بشرطیکہ طبع کتاب ۔۔۔ اور دیگر صورت نقصان

[illegible]

اعلیٰ درجہ کا مصفّی اور مقوی سارسا پریلا یعنی عجیب و غریب چہار جوہر طلسمی ادویہ مصفیات خون اور مقویات بدن کا مجموعہ ہر ایک بکس چار جوہر کے چاروں شیشی کی دوائیں بکثرت ہوتی ہیں جو نہایت عالی ہیں تمام خرابی اور جلدی بیماریوں کو جڑ سے دفع کرتی اور سر سے پیر تک ہر طرح کی طاقت بخشتی ہیں چار سو چار دوائیں کا ست اور جوہر فی شیشی ۸ خوراک چاروں شیشیوں میں ۳۲ خوراک جو ۳۲ روز کے استعمال میں مرد اور عورت لڑکے اور بوڑھے سب کو تمام عمر کے لئے صحیح و سالم اور چست و چالاک بنا دیتا ہے شیشی نمبر ۱ جوہر عشبہ وغیرہ ۔ شیشی نمبر ۲ جوہر چرائتہ وغیرہ ۔ شیشی نمبر ۳ جوہر شاہترہ وغیرہ ۔ شیشی نمبر ۴ ۔ چوب چینی کا جوہر وغیرہ چار جوہر پے در پے استعمال کرنے کو ہیں ۔ خارش ۔ کھانسی ۔ بخار ۔ جوش ۔ اسہال ۔ آتشک ۔ سوزاک ۔ گٹھیا ۔ خارشت ۔ داد ۔ بواسیر ۔ سفید داغ ۔ جذام ۔ ناسور ۔ کنٹھ مالا ۔ بواسیر وغیرہ کے فساد کو جڑ سے صاف کر دیتا ہے ۳۲ خوراک کی چاروں شیشیاں ایک ٹین بکس میں مع مفصل ترکیب و کاغذ طریق استعمال کے خریداران کو دی جاتی ہیں ۔ قیمت فی بکس اٹھارہ روپیہ ۔ پیکنگ و محصولڈاک ایک روپیہ چار آنہ ۔ اکسیر حیات یعنی نمک نباتات ۔



متعدد جڑی بوٹی اور تمام مفید دواؤں اور میووں کے ست اور جوہر سے کیمیاوی طور پر ترکیب دیکر بڑی محنت اور جانفشانی سے یہ نمک تیار کیا گیا ہے ۔ اوّل درجہ کا مقوی معدہ ...... ہاضم غذا و دافع قبض و ریاح و ہچکی ۔ بھوک پیدا کرنے والا ۔ خون صالح پیدا کرنے والا ۔ ... طاقت بخشنے والا ... صحت و تندرستی کا ہمیشہ قائم رکھنے والا ... عورت و مرد دونوں میں توالد و تناسل کا مادہ پیدا کرتا ہے ... قیمت فی شیشی ۴۸ خوراک ایک روپیہ ۔ پیکنگ محصولڈاک ... اور فائدہ ... یہ نمک امراض ذیل میں بھی فائدہ بخشتا ہے ۔ ... ضعف معدہ یعنی غذا کا ہضم نہ ہونا ... اسہال ۔ درد گردہ ... امراض جلد ... خارشت ۔ داد ۔ سفید داغ ... دل و دماغ کو قوت ... خاص کر معدہ اور جگر کی تمام خرابیوں کو دور کرتا ہے ... ایک ہفتہ بعد استعمال کرنے سے معدہ میں انتہا درجہ کی قوت ہاضمہ پیدا ہوتی ہے ... کیونکہ پوری ایک بوتل کے استعمال کرنے سے ... طاقت پیدا کرنے کی عمدہ دوا یعنی معجون تقویت ... یہ دوا سر سے پیر تک ہر طرح کی نئی طاقت پیدا کر کے انسان کو ہمیشہ تندرست رکھتی ہے اور دل و دماغ ... ترقی بصارت و حافظہ و ذکاوت کے لئے ... دل اور دماغ میں اوّل درجہ کی طاقت پیدا کرتی ہے ۔ ... پیکنگ و محصولڈاک ۲ ۔ گنٹھیا کی اکسیر دوائی یعنی روغن اوجاع ... گٹھیا یا عرق النسا ... قیمت فی شیشی ایک روپیہ ۔ پیکنگ محصولڈاک ... آنکھوں کیلئے نئی روشنی یعنی سرمہ نوری ۔ اصلی مامیرا اور ایک سو مفید و مقوی العبر ادویات و محلول جواہرات سے یہ سرمہ تیار کیا جاتا ہے ۔ جالا ۔ ماڑا ۔ پھولی ۔ دھند ۔ غبار ۔ ناخونہ ۔ رتوندی ۔ پڑوال ۔ کھجلی ۔ پانی کا بہنا ۔ سرخی چشم ۔ درد و خشکی وغیرہ ... قیمت فی شیشی ایک روپیہ ۔ پیکنگ و محصولڈاک ۵ ۔ دانتوں کی صفائی اور مضبوطی کیلئے اعلیٰ درجہ کا مقوی دندان و خوشبودار منجن ۔ دانت اور آنکھ انہیں دونوں سے زندگی کا مزہ ہے ... دانتوں کی صفائی اور مضبوطی ... قیمت فی بکس آٹھ آنہ ۔ پیکنگ و محصولڈاک ۵ ۔ علاوہ ان کے آتشک ۔ سوزاک ۔ جریان ۔ جوش ۔ اسہال ۔ کھانسی ۔ دمہ ۔ بواسیر ۔ ریگ مثانہ ۔ طحال ۔ خارشت ۔ اختلاج قلب ۔ سفید داغ ۔ داد ۔ بہرہ پن کی دوا ... ہر مرض کی دوائیں اس دوا خانہ میں موجود ہیں ... بڑی فہرست اس دواخانہ کی منگا کر ملاحظہ فرمائیے جس میں کل دواؤں کا تفصیلی حالات معہ طریق استعمال و سارٹیفکیٹ وغیرہ کے درج ہیں ۔ آپ اپنا نام اور پتہ و نام ڈاکخانہ خوب صاف لکھئے اور اگر ریلوے سٹیشن نزدیک ہو تو اس کو بھی لکھئے ۔ ہمارا پتہ یہ ہے ۔ حکیم شیخ ولی محمد اینڈ کمپنی اکسیر اعظم میڈیکل ہال نقیم گنج ۔ شہارس ۔ نوٹ ۔ ہم کو مندرجہ بالا کی دوائیوں کی اشاعت کیلئے کل ہندوستان میں ہر جگہ ایجنٹوں کی ضرورت ہے ۔

راستی کا اظہار

کارخانہ کو بدگمانی سے بچانے کی واسطے صرف ایک عمدہ ذریعہ نکالا ہے کہ ہر ایک دوا کا نمونہ صرف پوسٹ کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے ۔ اور کارخانہ ذااس کے محصول کا بھی متحمل ہو ۔

سونے چاندی کی گولیاں

یہ حبوب باسم بامسمّیٰ اعلیٰ درجہ کا مقوی دل و دماغ معدہ و باہ میں ان پوشیدہ کاروائیوں سے جو کہ خود کردہ بے اعتدالیوں سے پیدا ہوتی ہیں ۔ لاثانی دوا ہیں ۔ یہ حبوب خاص کر ملتی میں اور تریاقی اپنا اثر کرتی ہیں ۔ اور بالعموم بے اولاد کو بااولاد اور کمزور کو دلاور اور جوان کو مرد اور بوڑھے کو باکار بنانے میں اکسیر ہیں ۔ قیمت حبوب صرف عہ

سرمہ نورانی

یہ سرمہ صرف میرہ کا ہی نہیں ہے بلکہ دیگر مشک سرد اور یلیسی ادویات مخلوط کر کے تیار کیا ہے جو امراض چشم کو فوراً دفع کرتا ہے ۔ اور جالا ۔ پھولا ۔ دھند ۔ غبار ۔ شب کوری ۔ ناخونہ وغیرہ امراض دیرپا کو فوراً اڑا دیتا ہے ۔ بینائی کا محافظ اعلیٰ درجہ کا ہے ... قیمت فی تولہ ...

حکیم سراج الدین ... پروپرائٹر کارخانہ احمدیہ ... ضلع دہلی

چاء ! چاء !! چاء !!!

ہمارے کارخانہ میں نہایت عمدہ خوشبودار چاء ہر قسم کی نہایت ارزاں قیمت پر فروخت ہوتی ہے اور نرخ نمونہ طلب کرنے پر بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے اور چھوٹے زرد بنڈل جو کہ خاص ہمارے کارخانہ کی ایجاد ہیں جس میں فی بنڈل ایک اونس نہایت عمدہ چاء بھری ہوئی ہے اور قیمت فی بنڈل آدھ آنہ رکھی گئی ہے ۔ تاجروں سے خاص رعایت ہو سکتی ہے ۔ ایک بار منگا کر دیکھئے ۔ پتہ یہ ہے

ایم ۔ زیڈ ۔ ٹی ڈیلرس ۔ محلہ باوز ہنا ہیاپور ۔

بائیسکل اور سیونگ مشین کے بیوپاریوں کو مژدہ ۔

ہم نے ایک دوکان لاہور انارکلی زیر نیلا گنبد کھولی ہے ۔ جس میں ہر ایک قسم کی سیونگ مشین اور ہر قسم کی ... کے پرزہ جات ... سے ہم مطلع کرتے ہیں ۔ کہ نسبتاً و مقابلتہً ہماری دوکان سے عمدہ پائیدار کم خرچ نفیس و پر مال خرید فرما کر آزمائش کریں ۔ اور اپنے ہموطن خیر خواہ سوداگر کو اس طرح مدد فرما کر اس کارخانہ کی حوصلہ افزائی کریں ۔ بائیسکلوں کے ڈنلوپ ٹائر اور انرٹیوب وغیرہ بہت کفایت سے ملتے ہیں ۔ نیز مشین اور بائیسکل کی ہر ایک قسم کی مرمت بہت عمدہ اور پائیداری کیجاتی ہے ۔

المشتہر

اللہ بخش عطا اینڈ سنز سوداگر بائیسکل و مشین ۔ زیر نیلا گنبد انارکلی لاہور

کشف الاسرار در ظہور کرشن اوتار ۔

یعنی حضرت مسیح موعود کے دعویٰ کرشن اوتار کے دلائل و ثبوت میں ایک رسالہ مولوی محمد احسن صاحب امروہی تصنیف فرمائے ہیں ۔ درخواستیں دفتر البدر میں آ دیں ۔

مطبع انوار الاسلام قادیان میں ... چھپکر شائع ہوا

رجسٹرڈ ایل ۲۸۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم — دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی کو ظاہر کر دیگا

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

آئینہ ہے یہ نورِ سرمد کا
عکس ہے یہ رخِ محمد کا

چودھویں کا ہی چاند یہ البدر
فیض ہے یہ غلام احمد کا

ان اللہ قد صدق کلمہ وقت مسیحہ وما کان مزدرا

طلع البدر علینا من ثنیات الوداع
وجب الشکر علینا ما دعا للہ داع

اے جہاں سے منتظر خوشباش کا مد دلستاں
آں مسیح دور آخر مہدی آخر زماں

البدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

نمبر ۳ بابت ۲۰ جنوری سنہ ۱۹۰۶ جلد

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا / مصطفیٰ مارا امام و پیشوا
آں کتاب حق کہ قرآں نام اوست / بادۂ عرفان ما از جام اوست
مہر او باشیر شد اندر بدن / جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست / زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
ما ازو یابیم ہر نور و کمال / وصل دلدار ازل بے او محال
از ملایک و از خبرہائے معاد / ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد
معجزات او ہمہ حق اندر است / منکر آں مورد لعن خداست
برہمہ از جان و دل ایمان ماست / ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

اندریں دین آمدہ از مادریم / ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں رسولے کش محمد ہست نام / دامن پاکش بدست ما مدام
ہست او خیر الرسل خیر الانام / ہر نبوت را برو شد اختتام
آنچہ مارا وحی و ایمائے بود / آں نہ از خود از ہماں جائے بود
مقتدا قول او در جان ماست / ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
آں ہمہ از حضرت احدیت است / منکر آں مستحق لعنت است
معجزات انبیاء سابقیں / آنچہ در قرآں بیانش بالیقیں
یکدم دوری ازاں روشن کتاب / نزد ما کفر است و خسران و تباب

وہ الفاظ جنہیں حضرت اقدس بیعت کرتے وقت بطور تعلیم کے فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ **سہ بار**۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے اپنی عمر کے آخری دن تک تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور **دین کو دنیا پر مقدم** رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ **سہ بار**۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔

پھر اسکے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اسکے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہیں۔

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔

دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔

سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔

چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔

پنجم یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اسکی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ آگے قدم بڑھائیگا۔

ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔

ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔

ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔

نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔

دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

نوٹ (۱) بیعت کا اشتہار حضرۃ امام الزمان نے ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو دیا تھا ... البدر اپنی پوری ... گویا کہ اس چہاردہم سال کی یادگار میں جو آپ کی فتح و نصرت کا زمانہ ہے طلوع ہوا۔

تقریر حضرت مسیح موعود علیہ السلام

جو کہ آپ نے بعد از نماز جمعہ ۳۰ دسمبر ۱۹۰۴ء کو مسجد اقصےٰ میں فرمائی +

چونکہ خاکسار ایڈیٹر کچھ دیر سے پہونچا تھا اس لئے جسقدر ضبط ہو سکا وہ ھدیۂ ناظرین ہے سلسلہ تقریر سے جیسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ انقطاع دنیا اور حصول قرب الی اللہ کے متعلق مضمون تھا۔ اور وہ تقریر یہ ہے +

انسان کو چاہئے کہ حسنات کا پلڑا بھاری رکھے۔ مگر جہاں تک دیکھا جاتا ہے اُسکی مصروفیت جسقدر دنیا میں ہے کہ یہ پلڑا بھاری ہوتا نظر نہیں آتا رات دن اسی فکر میں ہے کہ وہ کام دنیا کا ہو جاوے۔ فلاں زمین ملجاوے فلانا مکان بن جاوے۔ حالانکہ اسے چاہئے کہ وہ کار دین بھی دین کا پلڑا دنیا کے پلڑے سے بھاری رکھے۔ اگر کوئی شخص رات دن نماز روزہ میں مصروف ہے تو یہ بھی اُسکے کام ہرگز نہیں آسکتا جب تک کہ خدا کو اُس نے مقدم نہیں رکھا ہوا ہر بات اور فعل میں اللہ تعالےٰ کو نصب العین بنانا چاہیئے۔ ورنہ خدا کی قبولیت کے لائق ہرگز نہ ٹھہریگا۔ دنیا کا ایک بُت ہوتا ہے جو کہ ہر وقت انسان کی بغل میں ہوتا ہے۔ اگر وہ مقابلہ اور موازنہ کرکے دیکھیگا تو اُسے معلوم ہوگا کہ طرح طرح کی نمائش اُس نے دنیا کے لئے ہی بنا رکھی ہے اور دین کا پہلو بہت کمزور ہے حالانکہ عمر کا اعتبار نہیں اور نہ علم ہے کہ اس نے ایک پل کے بعد زندہ بھی رہنا ہے کہ نہیں شیخ سعدی نے کیا عمدہ فرمایا ہے ؎ مکن تکیہ بر عمر ناپائیدار ؛ اسوقت جسقدر لوگ کھڑے ہیں کون کہہ سکتا ہے کہ ایک سال تک ان میں سے میں ضرور زندہ رہوں گا لیکن اگر خدا کی طرف سے علم ہو جاوے کہ اب زندگی ختم ہے۔ تو بھی سب ارادے باطل ہو جاتے ہیں۔ پس خوب یاد رکھو۔ کہ مؤمن کو دنیا کا بندہ نہ ہونا چاہئے بلکہ ہمیشہ اس امر میں کوشاں رہنا چاہئے کہ کوئی بھلائی اسکے ہاتھ سے ہو جاوے۔ خدا تعالےٰ بڑا رحیم کریم ہے۔ اور اُسکا ہرگز یہ منشاء نہیں ہے کہ تم دُکھ پاؤ۔ لیکن خوب یاد رکھو کہ جو اُس سے عمداً دوری اختیار کرتا ہے اُسپر اُس کا قہر ضرور ہوتا ہے عادت اللہ اسی طرح سے چلی آتی ہے۔ نوح کے زمانہ کو دیکھو۔ لوط کے زمانہ کو دیکھو موسےٰ کے زمانہ کو دیکھو۔ اور پھر آنحضرت صلعم کے زمانہ کو دیکھو کہ اسوقت جن لوگوں نے عمداً خدا سے بُعد اختیار کیا اُن کا کیا حال ہوا۔ ان لمبی آرزوؤں نے انسان کو ہلاک کر دیا ہے اللہ تعالےٰ بھی فرماتا ہے اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ کہ اے لوگو جو تم خدا سے غافل ہو دنیا طلبی نے تمہیں غافل کر دیا ہے یہاں تک کہ تم قبروں میں داخل ہو جاتے ہو مگر غفلت سے باز نہیں آتے كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ مگر اس غلطی کا تمکو عنقریب علم ہو جاوے گا۔ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ پھر تمکو اطلاع دیجاتی ہے۔ کہ عنقریب تمکو علم ہو جاویگا کہ جن خواہشات کے پیچھے تم پڑے ہو وہ ہرگز تمہارے کام نہ آویں گی بلکہ خسرت کا موجب ہونگی كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ اگر تم کو یقینی علم حاصل ہو جاوے تو تم علم کے ذریعہ سے سوچکر اپنے جہنم کو دیکھلو اور تم کو پتہ لگ جاوے کہ تمہاری زندگی جہنمی زندگی ہے اور جن خیالات میں تم رات دن لگے ہوئے ہو۔ وہ بالکل ناکارہ ہیں میں ہرچند کوشش کرتا ہوں کہ کسی طرح یہ باتیں لوگوں کے دل نشین ہو جاویں مگر آخر کار یہی کہنا پڑتا ہے کہ اپنے اختیار میں کچھ نہیں ہے۔ جب تک خدا تعالےٰ خود ایک واعظ دل میں نہ پیدا کرے تب تک فائدہ نہیں ہوتا جب انسان کی سعادت اور ہدایت کے دن آتے ہیں تو دل کے اندر ایک واعظ خود پیدا ہو جاتا ہے اور اُسوقت اسکے دل کو ایسے کان مل جاتے ہیں کہ وہ دوسرے کی بات کو سنتا ہے ان دونوں کو خوب سوچکر دیکھو تو تمہیں معلوم ہو جاویگا کہ انسان بہت ہی بے بنیاد شے ہے اور اُسکے وجود کی کوئی کل بھی اس کے ہاتھ میں نہیں ہے ایک آنکھ ہی پر نظر کرو۔ کہ کسقدر باریک عضو ہے۔ اگر ایک ذرا پتھر آ لگے تو فوراً نابینا ہو جاوے پھر اگر یہ خدا کی نعمت نہیں ہے تو کیا ہے۔ کیا کس نے ٹھیکہ لیا ہوا ہے کہ خدا اسے ضرور بینا ہی رکھیگا اور اسی پر سب قوائے کا قیاس کرو۔ کہ اگر آج کسی میں فرق آ جاوے تو انسان کی کیا پیش چل سکتی ہے۔ غرضیکہ ہر آن اور پل میں اس کی طرف رجوع کی ضرورت ہے۔ اور مؤمن کا گذارا تو ہو ہی نہیں سکتا جب تک اس کا دہیان ہر وقت اس کی طرف لگا نہ رہے۔ اگر کوئی ان باتوں پر غور نہیں کرتا۔ اور ایک دینی نظر سے ان کو وقعت نہیں دیتا تو وہ اپنے دنیوی معاملات پر ہی نظر ڈالکر دیکھے کہ کیا خدا کی تائید اور فضل کے سوا کوئی کام اس کا چل سکتا ہے اور کوئی منفعت دنیا کی وہ حاصل کر سکتا ہے ہرگز نہیں۔ دین ہو یا دنیا ہر ایک امر میں اُسے خدا کی ذات کی بڑی ضرورت ہے۔ اور ہر وقت اسکی طرف احتیاج لگی ہوئی ہے۔ جو اس کا منکر ہے سخت غلطی پر ہے۔ خدا تعالےٰ کو تو اس بات کی مطلق پروا نہیں ہے۔ کہ تم اس کی طرف میلان رکھو یا نہ۔ وہ فرماتا ہے۔ قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ لَوْلَا دُعَآؤُكُمْ اگر اس کی طرف رجوع رکھو گے تو تمہارا ہی اس میں فائدہ ہوگا۔ انسان جسقدر اپنے وجود کو مفید اور کار آمد ثابت کریگا۔ اُسیقدر اسکے انعامات کو حاصل کریگا۔ دیکھو کوئی بیل کسی زمیندار کا کتنا ہی پیارا کیوں نہ ہو مگر جب وہ اس کے کسی کام بھی نہ آویگا نہ گاڑی میں جُتیگا نہ زراعت کریگا۔ نہ کنوئیں میں لگیگا تو آخر سوائے ذبح کے اور کسی کام نہ آویگا۔ ایک نہ ایک دن مالک اُسے قصاب کے حوالہ کر دیگا۔ ایسے ہی جو انسان خدا کی راہ میں مفید ثابت نہ ہوگا۔ تو خدا اُسکی حفاظت کا ہرگز ذمہ وار نہ ہوگا۔ ایک پھل اور سایہ دار درخت کی طرح اپنے وجود کو بنانا چاہئے تاکہ مالک بھی خبرگیری کرتا رہے لیکن اگر اس درخت کی مانند ہوگا کہ جو نہ پھل لاتا ہے اور نہ پتے رکھتا ہے کہ لوگ سایہ میں آبیٹھیں تو سوائے اسکے کہ کاٹا جاوے اور آگ میں ڈالا جاوے اور کس کام آسکتا ہے۔

خدا تعالےٰ نے انسان کو اسلئے پیدا کیا ہے کہ وہ اس کی معرفت اور قرب حاصل کرے۔ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ۔ جو اس اصل غرض کو مدنظر نہیں رکھتا۔ اور رات دن دنیا کے حصول کی فکر میں ڈوبا ہوا ہے۔ کہ فلاں زمین خریدوں فلاں مکان بنالوں فلاں جائداد پر قبضہ ہو جاوے۔ تو ایسے شخص سے سوائے اسکے کہ خدا تعالےٰ کچھ دن مہلت دیکر واپس بلالے اور کیا سلوک کیا جاوے۔ انسان کے دل میں خدا کے قرب کے حصول کا ایک درد ہونا چاہئے جسکی وجہ سے اُسکے نزدیک وہ ایک قابل قدر شئے ہو جاویگا۔ اگر یہ درد اُسکے دل میں نہیں ہے۔ اور صرف دنیا اور اسکے مافیہا کا ہی درد ہے۔ تو آخر تھوڑی سی مُہلت پاکر وہ ہلاک ہو جاویگا۔ خدا تعالےٰ مُہلت اسلئے دیتا ہے کہ وہ حلیم ہے لیکن جو اُس کے حلم سے خود ہی فائدہ نہ اٹھاوے تو اُسے وہ کیا کرے۔ پس انسان کی سعادت اسی میں ہے کہ وہ اُسکے ساتھ کچھ نہ کچھ ضرور تعلق بنائے رکھے سب عبادتوں کا مرکز دل ہے۔ اگر عبادت تو بجالاتا ہے مگر دل خدا کی طرف رجوع نہیں ہے تو عبادت کیا کام آویگی اس لئے دل کا رجوع تام اُسکی طرف ہونا ضروری ہے۔ اب دیکھو کہ ہزاروں مساجد ہیں۔ مگر سوائے اسکے کہ اسمیں رسمی عبادت ہو اور کیا ہے ایسے ہی آنحضرت صلعم کے وقت یہودیوں کی حالت تھی کہ رسم اور عادت کے طور پر عبادت کرتے تھے اور دل کا حقیقی میلان جو کہ عبادت کی روح ہے ہرگز نہ تھا اسلئے خدا تعالےٰ نے ان پر لعنت کی پس اس وقت بھی جو لوگ پاکیزگی قلب کی فکر نہیں کرتے تو اگر رسم و عادت کے طور پر وہ سینکڑوں ٹکریں مارتے ہیں ان کو کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ اعمال کے باغ کی سرسبزی پاکیزگی قلب

ــــ سے ہوتی ہے۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ قد افلح من زکّٰھا و قد خاب من دسّٰھا۔ کہ وہی بامراد ہوگا جو کہ اپنے قلب کو پاکیزہ کرتا ہے۔ اور جو اُسے پاک نہ کریگا۔ بلکہ خاک مین ملا دیگا۔ یعنی سفلی خواہشات کا اُسے مخزن بنا رکھیگا وہ نامراد رہیگا۔ اس بات سے ہمیں انکار نہیں ہے۔ کہ خدا کی طرف آنے کے لئے ہزارہا روکیں ہین۔ اگر یہ نہ ہوتین۔ تو آج صفحۂ دنیا پر نہ کوئی ہندو ہوتا ..... نہ عیسائی۔ سب کے سب مسلمان نظر آتے۔ لیکن ان روکوں کو دور کرنا بھی خدا کے فضل سے ہوتا ہے۔ وہی توفیق عطا کرے۔ تو انسان نیک و بد مین تمیز کر سکتا ہے۔ اس لئے آخر کار بات پر اسی پر آٹھہرتی ہے۔ کہ انسان اسی کی طرف رجوع کرے۔ تاکہ قوت اور طاقت دیوے۔

دنیا مین جس قدر مشورے نفس پرستی اور شہوت پرستی وغیرہ کے ہوتے ہین۔ ان سب کا ماخذ نفس امارہ ہی ہے۔ لیکن انسان اگر کوشش کرے۔ تو اسی امارہ سے پھر وہ لوامہ بن جاتا ہے۔ کیونکہ کوشش مین ایک برکت ہوتی ہے۔ اور اس سے بھی بہت کچھ تغیرات ہو جاتے ہین۔ پہلوانوں کو دیکھو۔ کہ وہ ورزش اور محنت سے بدن کو کیا کچھ بنا لیتے ہین تو کیا وجہ ہے۔ کہ محنت اور کوشش سے نفس کی اصلاح نہ ہو سکے۔ نفس امارہ کی مثال آگ کی ہے۔ جو کہ مشتعل ہو کر ایک جوش طبیعت مین پیدا کرتا ہے۔ جس سے انسان حد اعتدال سے گذر جاتا ہے۔ لیکن جیسے پانی آگ سے گرم ہو کر آگ کی مثال تو ہو جاتا ہے۔ اور جو کام آگ سے لیتے ہین۔ وہ اس سے بھی لے لیتے ہین۔ مگر جب اسی پانی کو آگ کے اُوپر گرایا جاوے۔ تو وہ اس آگ کو بجھا دیتا ہے۔ کیونکہ ذاتی صفت اس کی بجھانا ہے۔ وہ وہی رہے گی۔ ایسے ہی اگر انسان کی رُوح نفس امارہ کی آگ سے خواہ کتنی ہی گرم کیون نہ ہو۔ مگر جب وہ نفس سے مقابلہ کریگی۔ اور اس کے اوپر گریگی۔ تو اُسے مغلوب کر کے چھوڑیگی۔ بات صرف اتنی ہے کہ خدا کو ہر ایک بات پر قادر مطلق جانا جاوے۔ اور کسی قسم کی بدظنی اس پر نہ کیجاوے۔ جو بدظنی کرتا ہے۔ وہی کافر ہوتا ہے۔ یہ مومن کی صفات مین سے ہے۔ کہ وہ اللہ تعالےٰ کو غایت درجہ قادر جانے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے۔ کہ بہت نیکیاں کرنے سے انسان ولی بنتا ہے۔ یہ نادانی ہے۔ مومن کو تو خدا نے اول ہی ولی بنایا ہے۔ جیسے کہ فرمایا ہے۔ واللّٰہ ولی الذین اٰمنوا۔ اللہ تعالےٰ کی قدرت کے ہزاروں عجائبات ہین۔ اور انہی پر کھلتے ہین۔ جو دل کے دروازہ کھولکر رکھتے ہین۔ اللہ تعالیٰ بخیل نہیں ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص مکان کا دروازہ خود ہی نہیں کھولتا۔ تو پھر روشنی کیسے اندر آوے۔ پس جو شخص خدا کی طرف رجوع کرے گا۔ تو اللہ تعالےٰ بھی اُس کی طرف رجوع کرے گا۔ ہاں یہ ضروری ہے۔ کہ جہاں تک بس چلسکے۔ وہ اپنی طرف سے کوتاہی نہ کرے۔ پھر جب اس کی کوشش اس کے اپنے انتہائی نکتہ پر پہنچیگی۔ تو وہ خدا کے نور کو دیکھ لیگا والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا مین اس کی طرف اشارہ ہے۔ کہ جو حق کوشش کا اس کے ذمہ ہے اُسے بجا لاوے۔ یہ نہ کرے۔ کہ اگر پانی ۲۰ ہاتھ نیچے کھودنے سے نکلتا ہے۔ تو وہ صرف ۲ ہاتھ کھود کر ہمت ہار دے۔ ہر ایک کام میں کامیابی کی یہی جڑ ہے۔ کہ ہمت نہ ہارے۔ پھر اس اُمت کے لئے تو اللہ تعالےٰ کا وعدہ ہے۔ کہ اگر کوئی پورے طور سے دعا و تزکیۂ نفس سے کام لیگا۔ سب وعدے قرآن شریف کے اس کے ساتھ پورے ہو کر رہین گے۔ ہاں جو خلاف کریگا۔ وہ محروم رہیگا کیونکہ اس کی ذات غیور ہے۔ اس نے اپنی طرف آنے کی راہ ضرور رکھی ہے۔ لیکن اس کے دروازے تنگ بنائے ہین۔ پہونچتا وہی ہے۔ جو تلخیوں کا شربت پی لیوے۔ لوگ دنیا کی فکر میں درد برداشت کرتے ہین۔ حتیٰ کہ بعض اسی مین ہلاک ہو جاتے ہین۔ لیکن اللہ تعالےٰ کے لئے ایک کانٹے کی درد بھی برداشت کرنا پسند نہین کرتے جب تک اس کی طرف سے صدق اور صبر اور وفاداری کے آثار ظاہر نہ ہون۔ تو اُدھر سے رحمت کے آثار کیسے ظاہر ہون۔ ابراہیم علیہ السلام نے صدق دکھلایا۔ تو ان کو ابو الانبیاء بنا دیا۔ میرے کہنے کا مدعا یہ ہے۔ کہ دن بہت سخت ہین۔ اور کسی نے اب تک نہیں سمجھا تو آئندہ سمجھ لیوے۔ مجھے الہام ہوا تھا۔ عفت الدیار محلھا و مقامھا۔ یہ ایک خطرناک کلمہ ہے۔ جسمیں طاعون کی خبر دی گئی ہے۔ کہ انسان کے لئے کوئی مفر اور کوئی جائے پناہ نہ رہیگی۔ اس لئے میں تم سب کو گواہ رکھتا ہون۔ کہ اگر کوئی سچی تبدیلی نہ کریگا۔ تو وہ ہرگز اس لائق نہ ہوگا کہ مجکو دعا کے لئے لکھے۔ جو لوگ خدا کے بتلانے ہوئے صراط مستقیم پر چلیں گے۔ وہی محفوظ رہین گے۔ خدا کا وعدہ ایسے ہی لوگوں کی حفاظت کا ہے۔ جو سچی تبدیلی اپنے اندر کرتے ہین۔ مطلق بیعت انسان کے کیا کام آ سکتی ہے۔ پورا نسخہ جب تک نہ پیئے۔ تو مریض کو فایدہ نہیں ہوا کرتا۔ اس لئے پوری تبدیلی کرنی چاہیئے۔ جہاں تک ہوسکے۔ دُعا کرو۔ اور اللہ تعالےٰ سے کہو۔ کہ وہ تم کو ہر ایک قسم کی توفیق عطا کرے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دستور ہے۔ کہ جب آپ کسی عذر کی وجہ سے شامل نماز باجماعت نہ ہو سکین۔ تو جماعت کے ثواب کے حصول کے لئے مجھا خدمتگار کو جو کہ ابھی لڑکا ہی ہے۔ اپنے ساتھ کھڑا کر کے نماز ادا فرما لیتے ہین۔ خدا کی شان ہے۔ کہ بعض خادم تو اس معیت کو ترستے ہین اور بعض لڑکوں کی یہ خوش قسمتی ہو۔ کہ خود بخود آپ کے ساتھ نماز پڑھائی جاتی ہے ذالک

لطیف جواب

حضرت مولانا حکیم نور الدین صاحب کے شاگرد رشید مولوی فضل الدین صاحب گذشتہ ایام میں جب اپنے گاؤں تشریف لے گئے۔ تو ان کو ہاں مولویوں سے ایک ... کی نوبت آئی۔ جو کہ ناظرین کے استفادہ کی خاطر درج کیا جاتا ہے

دیہاتی مولوی صاحب میاں فضل الدین آپ ہمارے پیچھے نماز کیوں نہیں پڑھتے

مولوی فضل الدین صاحب آپ ہمیں کافر قرار دیتے ہین

دیہاتی مولوی صاحب اگر آپ مرزا صاحب کو نبی مانتے ہین تو کافر ہین

مولوی فضل الدین صاحب اگر یہ کیا۔ جو دعاوی حضرت مرزا صاحب نے کئے ہین وہ بسر و چشم قبول ہین۔ اور ہم ان پر ایمان لاتے ہین

دیہاتی مولوی صاحب تو پھر آپ ضرور کافر ہو گئے۔

مولوی فضل الدین صاحب آپ تو مسلمان ہین

دیہاتی مولوی صاحب ہاں۔ الحمد للہ

مولوی فضل الدین صاحب تو آپ کیا مسلمان ہو کر کافروں کو اپنا مقتدی بنانا چاہتے ہیں اور کافروں کے امام بننا چاہتے ہین جو مجھ سے سوال کرتے ہو۔ اللہ تعالےٰ نے تو واجعلنا للمتقین اماما کی دعا تعلیم فرمائی ہے مگر آپ اب واجعلنا للکافرین اماما کی مانگا کرینا۔

دیہاتی مولوی صاحب خاموش ہو گئے۔ اور جواب بن نہ آیا۔ واقعی معقول جواب تھا۔ امید ہے۔ کہ دوسرے احباب بھی اس سے مستفید ہونگے۔

دُعا

بخدمت برادران احمدی۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ رسالدار محمد ایوب صاحب احمدی سیالکوٹ سے درخواست کرتے ہین کہ ان کے تایا صاحب محمد اسمٰعیل صاحب احمدی مبتلا ابھار ضعف درم جگر و معدہ و گردہ کے واسطے برادران دعا کرین۔ کہ اللہ تعالےٰ ان کو شفا عطا فرما دے

راقم خود ایک مریض۔ محمد صادق عفی اللہ عنہ

درس قرآن سے کچھ

سورۃ ھود رکوع نمبر ۲

نوٹ ــ ہمنے صرف مختصر نوٹ درس قرآن شریف سے درج کئے ہیں۔ اگر آپ حقیقۃً اُن سے مستفید ہونا چاہتے ہیں۔ تو اول قرآن شریف کا وہی رکوع کہولکر مطالعہ کریئے۔ اور ان نوٹوں سے مدد لیتے جایئے۔ جو اشکال اور شبہات پیش آویں ان سے بذریعہ خط اطلاع دیوین۔ کہ ان کا حل اخبار مین دیا جاوے۔

ولئن اذقنا الانسان منا رحمۃ ثم نزعنٰھا منہ انہ لیئوس کفور ولئن اذقنٰہ نعماء بعد ضراء مستہ لیقولن ذھب السیات عنی انہ لفرح فخور

اول آیت مین ایک مرض کا ذکر ہے جو کہ اکثر کر کے عورتوں مین اور اس سے کمتر مردوں مین بھی پائی جاتی ہے اس لئے جن لوگوں کو اس کا علم پہونچے۔ ان کو چاہیئے۔ کہ عورتوں تک ضرور پہونچا دیویں۔ وہ مرض یہ ہے۔ کہ جب انسان پر اللہ تعالے کی طرف سے کوئی انعام ہوتا ہے اور پہر مصلحت ایزدی سے اوس سے چہین لیا جاتا ہے۔ تو وہ ناامید اور ناقدر شناس ہو جاتا ہے۔ عورتوں میں دیکھا گیا ہے۔ کہ جب انکی کوئی اولاد مر جاوے۔ اور ان کو تسلی دی جاوے۔ کہ تم جزع فزع مت کرو۔ خدا تم کو نعم البدل اور دے دیگا تو وہ کہا کرتی ہین۔ کہ اگر اس نے اور دینا ہوتا۔ تو اسی کو کیوں لیتا۔ اور جو زن مزاج مرد ہوتے ہین۔ ابتلاؤں مین انکی بھی یہی حالت ہوتی ہے۔ وہ لوگ خدا سے مایوس ہوکر خودکشیاں کرتے ہین۔ حالانکہ یہ بڑی [illegible] جاتے ہیں کہ وہ [illegible] ہو جاوین۔ تو [illegible] [illegible] ہی آیت سے یہی [illegible] ثابت کرتا ہے [illegible] [illegible] اللہ تعالے کی ذات پر [illegible] کی شان اور [illegible] [illegible] مل جاوے تو

اس وقت وہ اپنی پہلی حالت مسکنت کی تو بہول جاتا ہے۔ اور اس غلطی مین پڑکر کہ ذھب السیات عنی) مجھ سے اب ہمیشہ کے لئے دکھ دور ہو گئے اب مجھ پر کبھی مصیبت نہین آئیگی۔ فرح فخور۔ یعنے اکڑباز اور متکبر ہو جاتا ہے اور یہ خیال کرنے لگتا ہے۔ کہ اب کوئی ذات میرے پر متصرف نہیں رہی دیکہو دونوں حالتوں مین اللہ تعالے کی قدرت کا انکار ہے۔ اور یہ سخت کفر ہے۔ کامیابیوں پر کبھی شیخی اور تکبر نہ کرنا چاہیئے۔ اور ناکامیوں پر مایوس نہ ہونا چاہیئے۔

شیخ عبد القادر جیلانی علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب فتوح الغیب مین لکھا ہے۔ کہ انسان کے اڑنے کے لئے دو پر ہین ایک تو رجا یعنے خدا پر امید کا دوسرا بیم یعنے اس کی بے نیازی سے خوف کا۔ انہی آیات کے مفہوم کو حضرۃ اقدس کے الہام مین اللہ تعالے نے ظاہر فرمایا ہے اور وہ یہ ہے۔ سہ

قادر ہے وہ بارگاہ جو ٹوٹے کام بناوے
بنا بنایا توڑ دے کوئی اس کا بہید نہ پاوے

الا الذین صبروا وعملوا الصالحات ... الخ

اول کی دو آیتوں میں جو انسان کی دو حالتوں کا ذکر فرمایا ہے۔ ان میں انسان کو صبر کی ضرورت ہے لیوس کفور یعنے مایوس ہونے کے وقت اُسے صبر چاہیئے اور استقلال رکھے اور استغفار اور دعا مین لگا رہے اور مایوس ہوکر احکام کی خلاف ورزی کی طرف نہ جہک پڑے۔ تاکہ جو نعمت اس سے چہینی گئی ہے۔ وہ پہر عطا کی جاوے۔ اسی کی طرف آیت ولنبلونکم بشیء من الخوف والجوع ... الخ اشارہ کرتی ہے۔ کہ جو نعمت ان کو دی گئی ہے۔ وہ ہم کسی وقت چہین لیں گے۔ اور جیسے یہاں صبر پر مغفرت اور اجر کبیر کا وعدہ دیا گیا ہے۔ ویسے ہی اس مقام پر بھی اولئک علیھم صلوات من ربھم ورحمۃ و اولئک ھم المھتدون۔ کہا گیا ہے۔

لولا انزل علیہ کنز

یہ اعتراض کئے جاتے ہین۔ جبکہ کوئی مامور من اللہ تم سے چندے طلب کرتا ہے۔ اور کہتے ہین۔ کہ اگر یہ خدا کی طرف سے ہے۔ تو ہیرے خزانہ کیوں [illegible] نہین جاتا۔ حالانکہ نادان نہیں جانتے۔ کہ وہ تو اس لئے چندے لیتا ہے۔ تاکہ ان کو کہین بڑھ چڑھ کر اللہ تعالے سے دلا دے۔ یا ان کے مالوں کے طفیل انکی برائیاں دور ہون۔ اور وہ عذاب سے مخلصی پاوین۔

ام یقولون افتراہ قل فاتوا بعشر سور مثلہ مفتریٰت

ایک مقام پر کہا گیا کہ کل قرآن کی مثل لاؤ۔ جیسے ان یاتوا بمثل ھذا القرآن لا یاتون بمثلہ۔

اور دوسرے مقام پر صرف دس سورتوں کا مطالبہ کیا ہے اور ایک مقام پر صرف ایک ہی سورۃ چاہی ہے۔ یہ ایک لطیف سر ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ نبی کا علم اور فراست بھی روز بروز ترقی کرتی ہے۔ اور جوں جوں فیضان الہی زیادہ ہوتا جاتا ہے۔ توں توں اس کیلئے ترقی کرتی جاتی ہے۔ اور اسی انداز سے خدا کا کلام اس پر نازل ہوتا ہے۔

(کچھ عبارت یہاں قابل اصلاح تھی۔ جو کہ پھر کسی موقع پر لکہی جاوے گی)

فان لم یستجیبوا لکم فاعلموا انما انزل بعلم اللہ وان لا الہ الا ھو

خالق کی طرف سے کسی امر کے ہونے کی یہ لطیف دلیل ہے، کہ اگر تمہاری بشری طاقتیں اس مقابلہ سے عاجز ہین تو پہر مان لو۔ کہ یہ ایک فوق الطاقت اور برتر ہستی کا کلام ہے۔ کہ جس کے علم کو تمہارے علوم لگا نہیں کھا سکتے اور اسی سے اس بات کو ثابت کر دیا۔ کہ سوائے ایسی قدرت والی ذات کے اور کوئی خدا اور معبود نہیں ہو سکتا۔ کلام کی بے نظیری پر مفصل اگر دیکھنا ہو۔ تو براہین احمدیہ کا مطالعہ کرو۔

من کان یرید الحیوۃ الدنیا وزینتہا ... الخ

جو شخص اس دنیاوی چندروزہ زندگی کی آسودگی چاہتا ہے اور اسے آخرت سے کوئی بھی تعلق نہیں ہے۔ تو اس کا نتیجہ یہی ہے۔ کہ وہ اس دنیا میں آرام حاصل کرنے کے عمل کرے۔ نوف الیھم اعمالھم۔ ہم اوسے اس کی محنتوں کا پورا اجر دینگے۔ اور کسی قسم کی کمی نہ کرین گے۔ ان پر انگریزوں کا عمل درآمد ہے۔ کہ ان کو آخرت سے کوئی سروکار نہیں ہے۔ دیکھ لو۔ اللہ تعالے کیسے انکی محنتوں کے اجر دے رہا ہے۔ اس سے اگلی آیۃ میں تبلا دیا ہے کہ اگرچہ دنیا مین تو ان کو پہل مل جاتا ہے۔ لیکن تم کو سمجھ لینا چاہئے۔ کہ آخرت میں ان کا کچھ حصہ نہ ہوگا۔ اور اپنے اس قسم کے اعمال سے اگر وہ کوئی آخرۃ کا ثمرہ چاہیں تو وہ ہرگز نہ ملیگا۔ آخرت کے لئے محنت کرین گے اور وہ عمل بجالاوین گے۔ تو آخرت کا سکھ پاوین گے

افمن کان علی بینۃ من ربہ ویتلوہ شاھد منہ

بینہ۔ سے مراد وجدان ہی ہے۔ اور یہ بھی کہ اللہ تعالی خود بخود

خطبہ جمعہ

جو کہ حضرت حکیم نورالدین صاحب نے ۲۴ جون ۱۹۰۴ء کو مسجد اقصےٰ میں پڑھا

واعتصموا بحبل اللّٰہ جمیعًا۔ ولا تفرقوا واذکروا نعمت اللّٰہ علیکم اذ کنتم اعداءً فالّف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہٖ اخوانا۔ وکنتم علٰے شفا حفرۃ من النار فانقذکم منہا کذالک یبین اللّٰہ لکم اٰیٰتہٖ لعلکم تہتدون ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینہون عن المنکر اولئک ھم المفلحون۔ (اٰل عمرٰن پ ۴)

اللہ تعالےٰ کی کتاب شفا نور رحمت فضل اور ہدایت ہے۔ یہ وہی کتاب ہے۔ جس نے عرب جیسے نابود لوگوں کو دنیا کے لئے امام۔ ولی۔ فخر بنا دیا۔ اور وہی کتاب اب اس وقت ہے۔ اور اس کے ہوتے ہوئے دیکھہ لو۔ کہ بادشاہوں کی نظروں میں اور قوموں کی نظروں میں مسلمان لوگ حقیر اور ذلیل ہیں دوسروں کو چھوڑو۔ خود مسلمان بھی اپنی نظروں میں آپ کو ذلیل جانتے ہیں۔ علماء دین۔ گدی نشین۔ اور فقراء کی نسبت ان کے خیالات ناگفتنی ہیں۔ اور ان کو سخت حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں اس کی وجہ کیا ہے۔ صرف یہ کہ اُس وقت اس کتاب پر عمل درآمد تھا۔ اور سب نے اِسے مضبوط پکڑا ہوا تہا۔ اور اب اِس وقت اسے بالکل چھوڑ دیا ہوا ہے۔ ان آیات میں اللہ تعالےٰ وہ حقیقت بتلاتا ہے۔ اور ان باتوں سے آگاہ کرتا ہے جس سے قومیں اعلےٰ مقامات پر پہونچ گیئں۔ دیکھو ہر ایک قوم کے لباس الگ الگ ہوتے ہیں۔ کہانے پینے کے سامان اور ڈہنگ بھی ہر ایک کے علیحدہ علیحدہ ہوتے ہیں۔ اور خود تم میں بھی یہ اختلاف لباس اور کہانے پینے کا ہے۔ کہ کوئی کسی شے کو پسند کرتا ہے اور کوئی کسی شے کو۔ اور ان سب باتوں کا اثر الگ الگ اخلاق پر پڑتا ہے۔ پہر مذہب اور عادت ہر ایک کی الگ الگ ہوتی ہے اشیاء جو اس کے مطالعہ کے نیچے ہوتے ہیں۔ وہ بھی مختلف ہوتی ہیں اور ان سب کا اثر بھی انسان کے اخلاق پر پڑتا ہے۔ پس اس پر سوال ہوسکتا ہے۔ کہ اس قدر ذرائعہ اختلاف کے ہوتے ہوئے پہر آپس میں اتحاد کیسے ہو۔ اللہ تعالےٰ جلشانہ فرماتا ہے۔ کہ ہاں اتفاق ہوسکتا ہے۔ مگر اس کے لئے کچہہ صبر سے کام لینے کی ضرورت ہے۔ انسان کو چاہیئے کہ وہ سیکھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس بات سے عرب جیسے اکھڑ لوگوں کو عظیم الشان انسان بنایا۔ وہ وحدت تھی اسی وحدت کے لئے اللہ تعالےٰ حکم دیتا ہے واعتصموا بحبل اللّٰہ جمیعًا۔ اللہ تعالےٰ کی رسّی کو جمع ہو کر مضبوطی سے پکڑو۔ اس میں بتلایا ہے۔ کہ تم کو کس طرح پکڑنا چاہیئے الگ الگ ہو کر نہیں۔ بلکہ جمع ہو کر پکڑنا چاہیئے۔ اس کے یہ معنے ہیں۔ کہ اگر تم نے دل سے اسلام کو قبول کیا ہے تو زبان سے بھی اُوسے قبول کرو۔ اور ہر ایک عضو اور قوا سے بھی مانو۔ اس طرح سے کہ جو تم نے دل سے مانا ہے۔ اعضاء سے اس پر عمل کرکے دکہلاؤ۔ یعنے دل زبان اور اعضاء سے متفق ہو کر قرآن شریف کی اطاعت کرو۔ اور اس کو دستور العمل بناؤ۔ اپنے عقائد اور اعمال میں یکتائی اور وحدت دکہاؤ۔ واعتصموا بحبل اللّٰہ جمیعًا ہی کہدینا کافی تہا۔ مگر چونکہ انسان غفلت میں ہے۔ اور نافہم لوگ سمجہا نہیں کرتے۔ اس لئے مضمون کو اور لمبا کرکے تبلایا۔ کہ ولا تفرقوا اسی لفظ جمیعًا کے معنے یہ الفاظ کہکر اور کہولدیئے۔ اور اپنا منشاء اور بہت واضح کر دیا۔ کہ آپس میں تفرقہ نکرو۔ اگر مسلمان ہو کر تم میں تکبر۔ بغض۔ اور نفاق ہوگا۔ تو یہ بھی ایک تفرقہ ہے۔ جس سے اللہ تعالیٰ منع کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ایک فضل وہ ہے۔ جو وہ ہر انسان پر اس کی اپنی ذات کے لئے نازل کرتا ہے۔ ایک وہ ہے۔ جو گھر کے انتظام کے لئے شامل حال ہوتا ہے اور ایک وہ ہے جو قوموں کی اصلاح کے لئے عطا ہوتا ہے۔ جس کے لئے اتحاد کی بڑی ضرورت ہے۔

ایک تفرقہ یہ ہے۔ کہ دل کچھ کہے۔ زبان کچھ کہے اور اعضاء کچہہ پڑے کہیں۔ اور دوسرا تفرقہ یہ ہے۔ کہ تہوڑے سے اختلاف اور جدائی سے تم لوگ بہت بڑا رنج اور کینہ پیدا کر لو۔ تہوڑی سی چہوٹی شئے کے لئے تم دوسرے سے بہت دور جا پڑو اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ جمعیت پر جو فضل خدا کا نازل ہوتا تہا۔ وہ نہیں ہوتا۔ اور انسان اس سے بہت دور جا پڑتا ہے۔ صحابہ کرام میں بھی اختلاف تہا۔ کیا بہ لحاظ عمر کے۔ کیا بہ لحاظ امیری وغریبی کے۔ کیا بہ لحاظ قومیت کے۔ خیالات کے طرز بود وباش کے۔ حتیٰ کہ بہ لحاظ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تہوڑی اور بہت صحبت کے مگر باوجود اس کے کوئی شے ان کو پہوٹ پر آمادہ نہ کرتی تہی اور نہ وہ لوگ عام اور ادنےٰ باتوں کو آپس میں رنج بڑہاتے تہے۔ اور نہ عظیم الشان امور میں ایسا نقار رکہتے تہے۔ جیسے آج کل کے مسلمان رکھہ رہے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ صحابہ کرام کے آخر زمانہ میں نقار نظر آتا ہے۔ مگر نظر کی غلطی ہے .... اور باوجود اس کے .... کہ حضرۃ معاویہ رض حضرت علی رض سے ہمیشہ مشورہ لیتے رہتے تہے

اور قیصر روم نے جب باہمی تنازع دیکھکر عرب پر حملہ کرنا چاہا اور معاویہ کو اپنے ساتھ ملانا چاہا۔ تو معاویہ نے جواب دیا۔ کہ یہ نہ سمجہنا۔ کہ میرا اور علی کا بگاڑ ہے۔ اگر تم نے ایسا ارادہ کیا۔ تو یاد رکہنا۔ کہ اول سپہ سالار جو علی کی طرف سے تمہارے مقابلہ پر آوے گا۔ وہ میں ہوں گا۔ باوجود اس کے کہ معاویہ نے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت زیادہ حاصل نہ کی تھی۔ مگر پہر بہی دیکھہ لو۔ کہ کیسی جمعیت اور اتحاد دکہلایا۔

اب اس وقت ہم سب کا ایک خدا۔ ایک کتاب۔ ایک رسول ایک ہی قبلہ۔ اور ایک ہی امام ہے۔ ان وحدتوں کو غنیمت جانو اور جو فضل اُن پر نازل ہوتا ہے۔ اسے حاصل کرو۔ اگر خدا نے کسیکو ایسے اسباب عطا کئے ہیں۔ جس سے فخر کر سکتا ہے۔ تو اس دوسرے کو حقیر نہ جانے۔ اس کے آگے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ اس فضل کو یاد کرو۔ جو تم پر اللہ تعالےٰ کا نازل ہوا ہے۔ کہ تم ایک دوسرے کے دشمن تہے۔ اور قریب تہا۔ کہ خانہ جنگیوں سے تباہ ہو جاؤ رسول اللہ صلی اللہ کے آنے پر آپس میں شیر و شکر اور بہائی بند ہو گئے۔ اور اس کی طفیل خدا نے تم کو بچا لیا۔ اگر رنج تہا۔ تو اتنا جتنا کہ بہائیوں بہائیوں میں ہوتا ہے۔ یہ باتیں خدا تم کو سناتا ہے۔ کہ تم فایدہ اٹہاؤ اور ہدایت کی راہ حاصل کرو۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اسلام صرف چند ایک باتوں کا نام ہے۔ جن پر عمل درآمد کرکے نجات حاصل ہوجاتی ہے۔ یہ خیال غلط ہے۔ یہ تیس ۳۰ سپارے ہیں۔ اور ان میں صرف اصول تبلائے ہیں۔ اگر چند باتوں پر ہی نجات ہوتی۔ تو پہر اسقدر بڑی کتاب کی کیا ضرورت تہی۔ وہ تو نصف صفحہ پر بہی آسکتی ہیں۔

پہر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ تم میں سے ایک گروہ ایسا ہونا چاہیئے جو نیکی کیطرف بلاتا رہے۔ جائز باتوں کا امر کرتا رہے اور ناجائز باتوں سے منع کرتا ہے۔ پہر جو لوگ ایسے ہونگے وہی فلاح پاویں گے اس کے مقابلہ پر اسوقت کا عمل درآمد یہ ہے۔ کہ بدمعاش افسروں اور دوستوں کے ساتھ ان میں ہاں ملائی جاتی ہے۔ ایک کافر شخص سے فایدہ اُٹہانا نیکی خاطر کہا جاتا ہے۔ کہ رام اور رحیم ایک ہی ہے اور اگر کسی نے بڑی غیرت کہائی تو کہدیا عیسیٰ بدین خود موسیٰ بدین خود۔ حالانکہ ان باتوں سے کبھی حقیقی فلاح نصیب نہیں ہوتی۔ فلح کے معنے مظفر و منصور کے ہیں تم میں سے کون نہیں چاہتا کہ میرے دل میں جو ارادے ہیں اُنکے مطابق کام ہو جاوے۔ لیکن اس کا گر اللہ تعالیٰ نے یہ تبلایا ہے کہ تفرقہ مت کرو جمعیت رکہو۔ چونکہ سب مومن تحصیل ایمان کے لئے طالب علم بنکر مامور کی صحبت میں نہیں رہ سکتے۔ اس لئے دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فلولا نفر من کل فرقۃ منہم طائفۃ لیتفقہوا فی الدین کیوں نہیں ہر ایک فرقہ میں سے ایک گروہ ایسا نکلتا۔ کہ مامور من اللہ کی صحبت میں رہکر دین کو سیکہیں اور واپس جاکر اپنی قوم کو اس عذاب سے ڈراویں جو کہ نافرمانوں پر پڑتا ہے۔ شاید وہ اس سے خوف کھا کر نیک راہ اختیار کریں اب ذرا توجہ کرو اور اپنے نفسوں کو ٹٹولو کہ کیا تم میں یہ فکر ہے کہ ہم میں سے

ہ عمدہ واعظ ہوں۔ لکچرار ہوں۔ مسئلہ کہنے والے ہوں۔ ایسی طرز سے تقریر کرنے والے ہوں کہ لوگوں کے دل نشین ہوجاوے۔ یہ خدا کے احکام میں جو میں نے بیان کئے ہیں۔ صرف عربی زبان کی تشریح اپنی زبان میں کر دی ہے

کنچنی کی توبہ اور نکاح

آج کل ایک کثیر گروہ اہل اسلام کا یہ خیال ہے۔ کہ کنچنی جب منہ سے توبہ کرے۔ تو وہ اسیوقت تائب کے حکم میں آکر اس قابل ہو جاتی ہے۔ کہ کوئی نیک بخت مومن مسلمان اُسے نکاح میں لاوے۔ اس قسم کے مسائل پر زیادہ تر عمل درآمد اُن شہوت اور نفس کے پرستارون کا ہوتا ہے جو شریعت کی آڑ میں آکر اور اُسے نفسانی اغراض کی تکمیل کی سپر بنا کر اپنے محبوبات نفس کو پورا کرنا چاہتے ہیں۔ اور جب وہ دیکھتے ہیں کہ یہ کنچنی جس سے ہمارا تعلق ہے۔ ممکن ہے۔ کہ اس حالت میں رہ کر کسی اور کے دام تزویر میں چلی جاوے۔ یا کسی دوسرے کو ہماری جگہ دیدے۔ تو پھر نکاح کی ترغیب شروع کرتے ہیں۔ ان کی دراصل کوئی غرض اطاعت الٰہی یا اتباع سنت نبوی کی نہیں ہوتی۔ لیکن چونکہ ان حیلوں سے اُنکی اپنی غرض پوری ہوتی نظر آتی ہے۔ یا ایک حدتک وہ برادری اور قوم کے طعن وتشنیع سے محفوظ ہوتے نظر آتے ہیں۔ اس لئے اس پر بڑا زور دیتے ہیں۔ اور نادان مُلّان جوکہ نکاح خوانی کے سوا روپیہ کیلئے ہمیشہ اژدہا کیطرح مُنہ کھولے طیار بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں۔ وہ تحسین آمیز کلمات سے اور بھی ایسے لوگون کے ممد و معاون ہوتے ہیں لیکن ہم عام آگاہی کیلئے اس امر کو لکھنا اور بتادینا ضروری خیال کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ نے کنچریون اور ہرایک قسم کی زانیہ عورتون کو مومنون کے لئے حرام کردیا ہوا ہے۔ اور ایسے ہی ایک زانی مرد ایک مومنہ عورت کیلئے حرام ہے۔ جیسے کہ سورہ نور کے ابتدا ہی مین اُس کا ذکر ہے۔

الزانی لاینکح الا زانیة او مشرکة والزانیة لا ینکحھا الا زان او مشرک وحرم ذالک علی المومنین

کہ زانی مرد نہ بیاہے مگر زانی عورت کو۔ یا مشرکہ کو۔ اور زانی عورت نہ بیاہے مگر زانی مرد کو یا مشرک کو۔ اور یہ حرام ہے ایمان والون پر۔ اس آیۃ مین اللہ تعالےٰ نے زانی مرد اور عورت کو ایک مشرک مرد اور عورت کے برابر گردانا ہے یعنے جیسے ایک مشرک مرد یا عورت کا ایک مومن مرد یا عورت سے نکاح نہین ہوسکتا۔ ویسے ہی زانی مرد یا عورت کا مومن مرد یا عورت سے نکاح نہیں ہوسکتا۔ مگر تاہم آج کل زانیہ عورت کے ایک مومن مسلمان کے ساتھ نکاح کرنے کے جواز مین عام طور پر مُلّان لوگ دلیل پیش کیا کرتے ہین۔ وہ حدیث التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ ہے یعنے گناہون سے توبہ کرنیوالا ویسا ہی جیسے اُس نے کوئی گناہ کیا ہی نہیں۔ اور ہم بھی تسلیم کرتے ہین۔ کہ یہ بالکل درست ہے۔ کہ جب انسان گناہون سے توبہ کرلیتا ہے۔ تو وہ بالکل ایک صاف اور بیداغ کپڑے کیطرح صاف ہوجاتا ہے۔ اور قرآن شریف مین بھی تائب کی بڑی عظمت آئی ہے۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ واللہ یحب التوابین۔ کہ اللہ تعالیٰ توبہ کرنیوالے کو اپنا محبوب بنالیتا ہے۔ لیکن یہ ضروری امر ہے کہ اوّل یہ معلوم کیا جاوے۔ کہ وہ کونسی توبہ ہے۔ کہ جس سے انسان اللہ تعالیٰ کا محبوب بن جاتا ہے۔ اگر وہ یہی توبہ ہے۔ جوکہ رات دن زبان سے عام لوگ کرتے رہتے ہین۔ اور ہر ایک فاسق اور فاجر کے منہ سے نکلتی رہتی ہے۔ اور پھر شرابیون کی توبہ تو مشہور ہی ہے۔ تو ہمیں یہ بھی ماننا پڑیگا۔ کہ یہ سب خدا کے محبوب ہین اور محبوبون کی حالت دیکھ کر ایک عقلمند انسان سمجھ سکتا ہے۔ کہ پھر انکی محب کی عادت و خصلت کیا ہوگی۔ کیونکہ جیسی روح ویسے فرشتے مثل مشہور ہے۔ پس اس صورت میں لامحالہ ماننا پڑیگا۔ کہ خدا کی نسبت جو لفظ بے عیب اور قدوس اور بدیون سے منزہ وغیرہ استعمال ہوتے ہین۔ بالکل غلط ہونگے۔ کیونکہ اگر وہ قدوس ہے۔ تو اُسے ان سیاہ کارون سے کیا نسبت۔ اور یہ ظلمت کے فرزند کس طرح سے ایک نور کے محبوب بن سکتے ہین۔ اور اس طرح سے خدا تعالیٰ کی محبت جوکہ ایک کمیاب اور نادر شے ہے ایک بہت ہی حقیر اور کم قیمت شے ہوجاویگی۔ اور جسقدر عبادت اور زہد اور ورع وغیرہ خدائے قدوس کی رضا کی تحصیل کیلئے کیا جاتا ہے۔ وہ سب عبث اور بیکار ہوجاویگا۔ پس اس سے ظاہر ہے۔ کہ توبہ سے یہ تو مراد ہرگز نہیں ہے۔ جو صرف زبان کا ایک قول ہے۔ اور جس کی حقیقت صرف منہ کی ایک پھونک سے بڑھ کر نہیں۔ بلکہ یہ تو کوئی عظیم الشان شے ہے کہ جسکی تحصیل کے لئے انسان کو مجاہدہ کیضرورت ہے۔ جس کے ذریعہ سے وہ خدا کا مقرب بنکر اُسکے محبوبون مین داخل ہوجاتا ہے۔ اور وہ صرف قول نہیں۔ بلکہ عمل ہے۔ جیسے کہ قرآن شریف نے ہرایک قسم کی فلاح اور نجات۔ اور نصرۃ اور کامیابی کو بعد ایمان کے اعمال صالحہ سے وابستہ کیا ہے پس وہ توبہ جس سے انسان خدا کا محبوب بن جاتا ہے اور جوکہ اعلیٰ درجہ کی فلاح ہے۔ وہ کیسے بلا عمل کے حاصل ہوسکتی ہے۔ جیسے کہ قرآن شریف مین اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

الا من تاب و امن و عمل عملا صالحا فاولٓئک یبدل اللہ سیاتھم حسنات وکان اللہ غفورا رحیما ومن تاب وعمل صالحا فانہ یتوب الی اللہ متابا

پ ۱۹ سورہ الفرقان۔ یعنے جو شخص توبہ کرے۔ اور پھر خدا تعالیٰ کی ہر ایک بات کو مان لے۔ اور صرف مانے ہی نہین۔ بلکہ عمل کرکے دکھاوے۔ تو ایسے ہی لوگ ہین۔ جنکی بدیون کو اللہ تعالےٰ حسنات سے بدلدیگا۔ اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔ یعنے وہ اعمال صالحہ جو وہ توبہ کے بعد بجا لاویگا۔ وہ اسکی توبہ کی تکمیل کرین گے۔ اور جو جو بدیان اسنے کی ہین۔ انکی جگہ پر اُسے توفیق ملیگی۔ کہ اُسی قسم کے ایسی حسنات بجالاوے۔ جو سابقہ بدکاریون کے لیے کافی کفارہ ہو جاوے۔ پھر آگے فرماتا ہے۔ کہ جو توبہ کرے۔ یعنے اللہ کیطرف رجوع کرے۔ اور ساتھ عمل صالحہ بھی کرے۔ تو وہی شخص ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے کے حق کو ادا کرلیتا ہے۔ اب دیکھو۔ کہ یہان توبہ کیلئے ضروری شرط عمل صالحہ کی ہے۔ کیونکہ توبہ کے معنے پھرنے کے ہین۔ ایک شخص ایک راہ پر جاتا ہے۔ جب وہ اس سے پھر یگا۔ تو اُسکی ہر ایک جہت بدل جاویگی۔ اسوقت وہ تائب کہلانے گا۔ اسیطرح بدکار اگر ایک شخص مشہور ہے۔ تو وہ بداعمال کی وجہ سے ہے۔ اگر وہ بداعمالی کو ترک کرتا ہے۔ تو صرف بدی کا تارک کہلا سکتا ہے نیکوکار نہیں کہلا سکتا۔ نیکوکار اسی وقت کہلاویگا۔ جبکہ وہ نیکی کے کام کریگا۔ اور اسی حدتک کریگا۔ جس حدتک کرنے سے وہ بدکار مشہور ہوگیا تھا۔ پس توبہ اسی کا نام ہے۔ کہ انسان اپنی سابقہ بداعمالیون اور بدعقیدون سے ایسا پھرے کہ اس قسم کے لوگون کی نظرون میں اور زبانون پر وہ ان اعمال کو ترک کرنیکی وجہ سے مطعون ہوجاوے۔ اور وہ لوگ اُسے حقیر خیال کرنے لگین۔ اور پھر نیک اعمال کیطرف اس قدر سبقت کرے۔ کہ نیک لوگ جن مین وہ بدکار مشہور تھا اس سے شرمانے لگ جاوین۔ کہ اُسے بدکار کہیں۔ اور بلا ساختہ انکے منہ سے اسکے نیک ہونیکی شہادت نکلے۔ پس اس قسم کی توبہ ہے۔ جسکی نسبت حدیث شریف مین کہا گیا۔ کہ التائب من الذنب کمن لا ذنب۔ کہ گناہون سے توبہ کرنیوالا ایسا ہے۔ جیسے اس نے کوئی گناہ نہیں کیا۔ ایک کنچنی یا بدکار عورت یکایک مشہور نہیں ہوتی۔ جب تک کہ اس پر کچھ عرصہ نہ گذرے۔ اور اس عرصہ میں وہ اپنا معروف نام (کنچنی یا فاحشہ) حاصل کرتی ہے۔ جوکہ لوگون کی زبان پر عام طور پر مشہور ہوجاتا ہے۔ اور جب وہ توبہ کریگی۔ تو اُسکی توبہ اسیوقت ہوگی۔ جبکہ اس گندے نام کی جگہ پاکیزہ نام حاصل کریگی اور اپنی ہم جنس اور ہم پیشہ عورتون میں وہ مطعون ہوگی اور عام طرف مین پارسا شمار ہونے لگیگی۔ اور لوگون کے دل اُسے کنچنی کہنے سے مضائقہ کرین گے۔ پس جیسے کنچنی بننے کیلئے اسے ایک عرصہ کیضرورۃ تھی۔ اور ایک خاص قسم کی مجلس میں شمولیت درکار تھی۔ ایسے ہی اب تائبہ بننے اور پارسا کہلانے کیلئے ایک عرصہ اور ایک خاص مجلس مین شمولیت کیضرورت ہے۔ اور یہ ایک ایسی بات ہے۔ جوکہ عام عقل کا آدمی بھی سمجھ سکتا ہے۔ یعنے کنچنی کی توبہ یہ ہے کہ اس کا نام کنچنی اس محلہ اور شہر اور لوگوں کی زبان سے دور ہو جاوے۔ اور وہ اسقدر اعمال صالحہ بجالاوے۔ کہ اللہ تعالےٰ اس کی توبہ قبول کرکے لوگوں کی زبانوں پر اس کا نام پارسا ڈالدے۔ اور اسکے کسی قسم کے تعلقات بدکاروں اور کنجریوں سے نہ رہیں۔ بلکہ اسقدر نفرت ان کا موجب ہو۔ کہ کنجر اور بدکار کو اسکی ملاقات کی جرأت نہ ہوسکے۔ الا خائفین۔ اگر حدیث مذکورہ بالا کا یہی مطلب ہوتا۔ کہ صرف توبہ کرنے سے ایک زانی کی توبہ قبول ہوجاتی ہے اور وہ اس قابل ہے

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خبریں

احمدی احباب اور انجمنوں کو چاہیے کہ اپنی جماعت اور اس کے متعلق خبریں ضرور دفتر البدر میں ارسال فرمایا کریں جو صاحب اس خدمت کو مستقل طور پر ذمہ لینا چاہیں کارخانہ خرچہ ڈاک ان کو اپنی طرف سے دینے کو تیار ہے

فتح مقدمات کی خوشی میں مختلف بلاد اور امصار سے مخلص احباب اور دیگر صاحب عقیدت لوگوں نے مبارکباد کے تار اور خطوط حضرت اقدس کی خدمت میں ارسال کئے آپ نے ان سب کو بڑی خوشی خاطر سے قبول فرمایا۔ خدا تعالےٰ ان سب احباب کو جزائے احسن عطا فرماوے آمین

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے اہل بیت بفضل خدا تندرست ہیں خود حضرت کی طبیعت ابھی تک اسقدر صاف نہیں ہے۔ کہ سردی کے زیادہ صدمہ کو برداشت کر سکے اس لئے ابھی تک حضور اقدس اندھیرے کی نماز وں یعنی فجر اور مغرب اور عشا میں شامل نہیں ہو سکتے یہ اُسی نزول کی تصدیق ہے جو کہ احادیث میں مسیح موعود کیلئے آئی ہے

حضرت حکیم نورالدین صاحب کی طبیعت نسبتاً بہتر ہے مگر ابھی درد کی شکایت ہے چنانچہ گذشتہ جمعہ کے دن دیکھا گیا کہ آپ بہت مشکل سے قیام وغیرہ ارکان نماز ادا کرتے تھے مگر باوجود اس تکلیف کے پھر بھی جمعہ کی نماز میں شریک ہوئے درس قرآن سوائے اس روز کے جس دن ہوا بہت تیز ہو عام طور پر برابر ہوتا رہا۔

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب اور مولوی محمد علی صاحب بفضل خدا تندرست ہیں اور اچھے اپنے فرائض پر مامور ہیں

مفتی محمد صادق صاحب کو ابھی تک کامل طور پر شفا حاصل نہیں ہوئی احباب کو اُن کے لئے خصوصیت سے دُعا کرنی چاہیئے۔

عدالت عالیہ سشن جج امرتسر سے فیصلہ کی نقول وصول ہو گئی ہیں جسکا اصل انگریزی مسودہ ہدیہ ناظرین ہے جو صاحب خود پڑھ اور سمجھ سکتے ہیں یا جن کے تعارف اور گرد نواح میں کوئی انگریزی خوان ہیں وہ تو اس طرح اس حظ اٹھائیں اور سجدات شکر بجا لائیں اور جنکو یہ ذریعہ حاصل نہیں وہ **صبر** سے کام لیں آئندہ عشرہ میں اسکا ترجمہ جو کہ سرکاری طور پر مصدقہ ہو گا انشاء اللہ شایع کیا جاویگا

حضرت مسیح موعود مورخہ ۱۲ کو ظہر و عصر کی نمازیں بھی شامل جماعت نہ ہو سکے۔

۱۴ جنوری کو ظہر کے وقت ایک دیہاتی شخص ساکن بھینی (موضع متصل قادیاں) نے آکر حضرت سے بیان کیا کہ مجھے ایک خواب آئی ہے جس میں بتلایا گیا ہے کہ حضرت مرزا صاحب سچے ہیں۔ اور جو اُن کے مخالف ہیں وہ جھوٹے ہیں۔ اور طاعون انہی کے انکار کی وجہ سے ہے اور جو لوگ ان پر ایمان لاویں گے وہ بخشے جاویں گے۔

محبی عبدالغنی صاحب ساکن کنجاہ نے گذشتہ ایام میں بتحریر کارخانہ البدر کو ارسال فرمائے تھے۔ کہ چند اشخاص ساکین کے نام اخبار جاری کیا جاوے اسکی وجہ اُن سے دریافت کیگئی تو بیان فرمایا۔ کہ میرے ساتھ یہ سنت اللہ ہے کہ طبیعت میں جو شکوک و شبہات اٹھتے ہیں اُن کا حل ہر آئندہ پرچہ البدر میں ملجاتا رہا ہے اس لئے ایک خاص خوشی کی تقریب پر میں نے روپیہ البدر کے لئے وقف کئے تھے۔

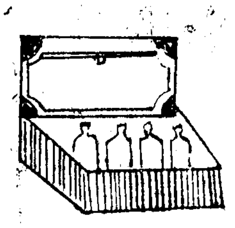
احمدی انجمنوں کے توجہ کے لائق

اخویم محمد افضل صاحب ایڈیٹر اخبار البدر السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ میرٹھ کی انجمن احمدیہ کے حوالہ سے آپ نے جو یہ لکھا ہے کہ ایسی انجمنوں کا فرض ہے کہ قادیانی اخباروں کی امداد۔ لوکل فنڈ سے کی جائے میں آپکی اس رائے کے ساتھ اتفاق کرتا ہوں مگر اتنا لکھنا ضروری سمجھتا ہوں کہ علاوہ قادیانی اخبارات کی امداد۔ ہر مقام کی انجمن امدادی فنڈ سے کرے مگر قادیانی اخبارات کو بھی یہ مناسب ہے کہ اخبار کے دو کالم یا ایک کالم جسقدر اپنے اخبار کی وسعت کے مناسب تصور فرماویں اس امر کیلئے وقف کریں کہ اسمیں بالاختصار مخالفین کے اعتراضات کے جوابات ہوں۔ اس شرط پر اگر آپ پسند ہوں تو انجمن احمدیہ میرٹھ کی سیکرٹری کے نام اخبار ارسال کریں امدادی فنڈ سے آپکو اخبار کی قیمت بھیجدیا جائیگا اور ہر پرچہ اخبار کا اسوقت منگوایا جائیگا تا کہ مخالفین کو دکھایا جائے مگر میں جہانتک خیال کرسکتا ہوں کہ آپ اس شرط کو نبہا نہ سکیں گے لہذا بہت مناسب معلوم ہوتا ہے کہ آپ عام طور پر اعلان دیں کہ اس شرط کی تکمیل کیلئے آپکے اخبار کے کارسپانڈنس ذی علم اس کام کو اپنے ذمہ لیں اسطرح سے دایرہ تحقیقات علمی کا وسیع ہوگا۔ اور آپ کی معلومات بھی وسیع ہونگی اور میں امید کرتا ہوں کہ دیگر مقامات کی انجمنیں بھی حسب مقدرت اور وسعت آپکے اخبار کو متعدد پرچے مخالفین کو دکھانے کیلئے منگائینگے اور جہاں جہاں انجمنیں قائم ہیں وہ اس تجویز کو ضرور پسند فرمائینگے کہ چندہ کی چار مدات اپنے یہاں کھولیں۔ مد چندہ لنگرخانہ۔ مد چندہ مدرسہ مد چندہ امدادی فنڈ یکمشت۔ مد چندہ امدادی فنڈ ماہواری۔ اس امدادی فنڈ سے قادیان کی اکثر فوری ضروریات جو اتفاقاً کبھی کبھی پیش آجاتی ہیں پوری کیجائیں اور مقامی ضروریات بھی پوری کیجائیں اگر آپ مناسب سمجھیں تو میری اس خط کو شایع کریں تاکہ دیگر انجمنوں کو بھی اس کار خیر کیطرف رغبت ہو۔ اور مجھکو بفحوائے الدال علی الخیر کفاعلہ کے ثواب حاصل ہو۔ انجمن احمدیہ میرٹھ نے تو یہی تجویز کو آجتک پابند دستور العمل بنا رکھا ہے چنانچہ یہاں کی جماعت بڑی تعمیل

جرمانہ
واپس ملیگا

گذشتہ نمبر میں فتح مقدمات کی مبارکباد دیتے ہوئے ناقص معلومات کی بنا پر یہ لکھا گیا تھا۔ کہ جرمانہ معاف ہو گیا ہے اور چونکہ میں خود قادیاں سے باہر ایک ضرورت کے لئے جانیوالا تھا۔ اس کی تصحیح نہ کرسکا۔ اب فیصلہ کی نقل مطالعہ کرنے سے معلوم ہوا ہے۔ کہ وہ جرمانہ جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حکیم فضلدین صاحب پر ہوا تھا۔ واپس ملیگا۔ اصل فیصلہ کو مطالعہ کرلیا جاوے۔ عدالت عالیہ نے کسی کا جرم بھی ثابت نہیں کیا اور ہر طرح سے آپکو بری قرار دیا ہے۔

... جماعت ہر گز سرکام تا سانی کر رہی ہے کسی طرح کی اسکو دقت نہیں پیش آتی ہے فقط آپکا خادم حقیر عبدالرحیم سکرٹری انجمن احمدیہ میرٹھ ۔۔۔ میں اس سے پیشتر کئی دفعہ تحریک کرچکا ہوں۔ مگر احباب نے توجہ نہیں فرمائی۔ چونکہ اب جناب کے ...



اعلیٰ درجہ کا مصفی اور مقوی سارسا پریلا یعنی عجیب و غریب چار جوہر۔ طلسمی ادر حکمی مصفیات خون ادر مقویات بدن کا مجموعہ ہر ایک بکس چار جوہر کے چاردن شیشی کی و دائین بگڑے ہوئے خون کو نہایت صاف کر تمام خونی اور جلدی بیماریون کو جڑ سے دفع کرتی۔ اور سر سے پیر تک ہر طرح کی طاقت بخشتی ہین۔ چار سو چار داؤن کا ست ادر جوہر فی شیشی ۸ خوراک چاردن شیشیون مین ۳۲ خوراک جو ۳۲ روز کے استعمال مین مرد اور عورت لڑکے اور بوڑھے سب کو تمام عمر کے لئے صحیح و سالم اور چست اور چالاک بنا دیتا ہے۔ شیشی نمبر ایک جوہر عشبہ وغیرہ۔ شیشی نمبر ۲ جوہر چرائتہ وغیرہ۔ شیشی نمبر ۳۔ جوہر شاہترہ وغیرہ۔ شیشی نمبر ۴۔ چوب چینی کا جوہر وغیرہ چار جوہر اپنے استعمال کنندہ کو ہیضہ۔ طاعون۔ کہانسی۔ بخار و بخش دامہاں سے ہمیشہ محفوظ رکہتا ہے۔ آتشک۔ سوزاک۔ گٹھیا۔ خارشت۔ داد و رانگوت۔ پہوڑا پہنسی سفید داغ۔ جذام۔ کوڑھ۔ ناسور۔ کنٹھ مالا۔ بواسیر۔ نواسیر گنج۔ سوکھنڈی وغیرہ کے فسادات کو ہمیشہ کے لئے صاف کر دیتا ہے۔ ۳۲ خوراک کی چاروں شیشیاں ایک ٹین بکس مین مقفل کر کے معہ کنجی و کاغذ طریق استعمال کے خریداران کو دیجاتی ہین۔ قیمت فی بکس اٹھ روپیہ۔ پیکنگ و محصولڈاک ایک روپیہ چھ آنہ۔ **اکسیر حیات یعنی نمک نباتات** ۔ متعدد جڑی بوٹی اور تمام مفید دوائیون اور میوون کے ست اور جوہر سے کیمیاوی طور پر ترکیب دیکر بڑی محنت اور جانفشانی سے یہ نمک تیار کیا گیا ہے۔ اول درجہ کا مقوی معدہ ...... ہاضم غذا و دافع قبض و ریاح و ہچکی۔ بھوکھ پیدا کرنے والا۔ اور خون صالح پیدا کرنے والا۔ کرکے از سر نو طاقت بخشنے والے اور کھتے ہی دفعن کا پرانا ملال اور بخار یا ورم جگر ہو بہت جلد دفع کرکے صحت و تندرستی کا ہمیشہ قائم رکھنیوالا مرد اور عورت دونون مین توالد و تناسل کا مادہ پیدا کرنیوالا ہے۔ بے اولادون اور بانجہ عورتون کو ایک پوری بوتل استعمال کر کے فضل خدا کا امیدوار رہنا چاہیئے۔ قیمت فی شیشی ۴ خوراک ایک روپیہ۔ پیکنگ محصولڈاک ۴ر قیمت دو شیشی ۲ دو تین شیشی ۳ چار شیشی ۴ ۔ پیکنگ محصولڈاک وغیرہ۔ علاوہ قیمت فی بوتل جس میں ۱۲ خوراک یعنی آٹھ شیشی نمک رہتا ہے۔ پانچ روپیہ۔ محصولڈاک پیکنگ ۸ر ہزارہا آدمیون نے کامل فائدہ حاصل کیا ہے۔ آپ بھی تجربہ کیجئے۔ اور فائدہ اٹھایئے اسے معمولی نمک نہ سمجھئے۔ یہ نمک امراض ذیل میں حکمی فائدہ بخشتا ہے۔ دائمی قبض۔ بد ہضمی۔ پیٹ مین درد اور نفخ ہونا کمی اشتہا یعنی بھوکھ کا نہ معلوم ہونا۔ طحال یعنی تاپ تلی۔ ضعف معدہ یعنی غذا کا بخوبی ہضم نہ ہونا اور بار بار پاخانہ ہونا۔ دائمی امراض مثل ہیضہ۔ دانتہ۔ پیچش اسہال۔ درد گردہ۔ درد قولنج۔ درد کمر۔ وجع مفاصل یعنی گٹھیا۔ درد سر۔ کہانسی۔ دمہ۔ ضعف دماغ۔ ضعف بصارت۔ کمی باہ یعنی نامردی۔ جریان یعنی دھات پتلی ہو کر بہنا۔ سوداوی امراض مثل آتشک۔ سوزاک و جلدی امراض مثل خارشت و داد و سفید داغ اور عورتوں کے اجرائے خون ماہواری و بادگولہ وغیرہ کو حکمی فائدہ بخشتا ہے۔ بچون کے دانت نکلنے کیواسطے نہایت ہی مفید ہے۔ دل و دماغ کو قوت اور فرحت بخشتا ہے۔ طبیعت کو خوش اور بشاش رکھتا ہے۔ فکر اور تردد کو دفع کرتا ہے۔ خاص کر **معدہ اور جگر** کی تمام خرابیون کو دور کرکے اسکی اصلی قوت اور حرارت کا محافظ رہتا ہے۔ ہیضہ اور طاعون کے زمانہ میں اس کا استعمال اکسیر کا کام دیتا ہے اگر احتیاط اور التزام کے ساتھ ایک پوری بوتل اس نمک کی استعمال کریا جاوے تو قریب ڈہائی سیر کے تازہ اور صاف نیا خون اور گوشت عموماً دوران مین پیدا ہو سکتا ہے۔ جس سے ہر طرح کی نئی طاقت اور قوت یقیناً پیدا ہو گی۔ یہ امر مسلم ہے۔ کہ اکثر بیماریان معدہ کی خرابی کے سبب پیدا ہوتی ہین۔ اس لئے اس کا نام اکسیر حیات رکہا گیا۔ کیونکہ پوری ایک بوتل کے استعمال کرنے سے معدہ مین انتہا درجہ کی قوت ہاضمہ پیدا ہوتی ہے۔ کیسی ہی سستی اور کمزوری اور لاغری ہو۔ فوراً دفع ہو کر انسان موٹا تازہ ہو جاتا ہے۔ اور ایک نیا رنگ و روپ پیدا ہوتا ہے۔ گویا از سر نو زندگانی حاصل کرتا ہے **۔ طاقت پیدا کرنیکی عمدہ دوا یعنی معجون تقویت** ۔ یہ دوا سر سے پیر تک ہر طرح کی نئی طاقت پیدا کرکے انسان کو ہمیشہ تندرست رکھتی ہے اور دل و دماغ اور گردہ یعنی اعضاء رئیسہ کی تقویت کے لئے اکسیر ہے۔ فسادات نزلہ و زکام کو قطعاً بند کرکے دل اور دماغ مین اول درجہ کی طاقت پیدا کرتی ہے۔ ترقی بصارت و حافظہ و ذکاوت کے لئے سریع التاثیر ہے۔ قیمت فی بکس جس میں ۴۰ خوراک دوا رہتی ہے۔ پانچ روپیہ۔ پیکنگ و محصولڈاک ۱۲ر ۔ **گٹھیہ کی اکسیر دوائی یعنی روغن اوجاع** ۔ کیسی ہی سخت تکلیف دہ گٹھیہ یا عرق النساء یا درد کمر یا درد شانہ وغیرہ ہو۔ چند روز اس تیل کی مالش سے درد۔ اور ورم اور تمام تکلیفات اور بالکل رفع ہو جاتی ہین۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔ پیکنگ محصولڈاک ۶ر **آنکھون کیلئے نئی روشنی یعنی سرمہ نوری** ۔ اصلی ممیرا اور ایک سو مفید و مقوی البصر ادویات و محلول جواہرات سے یہ سرمہ تیار کیا جاتا ہے۔ جالا۔ ماڑا۔ پہولی۔ دھند۔ غبار۔ ناخونہ۔ رتوندھی۔ پڑوال۔ کھجلی۔ پانی کا بہنا۔ سرخی چشم۔ درد۔ خشک وغیرہ غرض آنکھوں کی کل بیماریاں دفع کرکے آنکھون مین نوجوانوں کی طرح نئی روشنی از سر نو پیدا کرتا ہے۔ چند روز کے استعمال سے آنکھون کی روشنی کو تمام عمر کے لئے قائم کر دیتا ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ پیکنگ و محصولڈاک ۵ر ۔ **دانتوں کی صفائی اور مضبوطی کیلئے اعلیٰ درجہ کا مقوی دندان و خوشبودار منجن** ۔ دانت اور آنکھ انھیں دونوں سے زندگی کا مزہ ہے۔ اگر ان میں کوئی خرابی آئی۔ تو پھر زندگی کا لطف نہین۔ اس لئے ہر شخص پر انکی داشت اور حفاظت نہایت ضروری ہے۔ اور لازمی ہے۔ اس منجن کو آپ چند روز ملئے۔ پھر اپنے دانتون کی صفائی اور مضبوطی کو دیکھئے۔ کیسا ہی درد ہو فوراً دفع ہو جائے گا۔ بعد تمام دانت موتی کیطرح چمکنے لگین گے۔ دانتون کے کہوکھلے پن اور مسوڑہے کے ورم اور درد اور خون و بدبوئے دہن اور منہ و زبان کے ناسور کے دفعیہ کے لئے یہ منجن اکسیر ہے۔ قیمت فی بکس آٹھ آنہ پیکنگ و محصولڈاک ۵ر ۔ علاوہ ان کے آتشک۔ سوزاک۔ جریان۔ پیچش۔ اسہال۔ کہانسی۔ دمہ۔ بواسیر۔ ریگ مثانہ طحال۔ خارشت۔ اختلاج قلب۔ سفید داغ۔ داد۔ بہرہ پن کی دوا۔ زخم۔ اور پھوڑے کے لئے مرہم اور نیز مخصوص کے ہر مرض کی دوائیں اس دوا خانہ میں موجود ہیں۔ ... عرصہ دراز سے تمام ہندوستان مین نہایت کامیابی کے ساتھ ہو رہی ہے۔ دو پیسے کا ایک ڈاک ٹکٹ بھیجکر بڑی فہرست اس دواخانہ کی منگا کر ملاحظہ فرمائے جس مین کل دواؤن کا تفصیلی حالات معہ طریق استعمال و سارٹیفکیٹ وغیرہ کے درج ہین۔ آپ اپنا نام اور پتہ و نام ڈاکخانہ خوب صاف لکھئے اور اگر ریلوے سٹیشن نزدیک ہو۔ تو اس کو بھی لکھئے۔ ہمارا پتہ یہ ہے۔ **حکیم شیخ ولی محمد اینڈ کمپنی اکسیر اعظم میڈیکل ہال مقیم گنج۔ شہر بنارس** ۔ **نوٹ** ۔ ہم کو مندرجہ بالا کی دوائیوں کی اشاعت کیلئے تمام ہندوستان مین ہر جگہ ایجنٹون کی ضرورت ہے۔

راستی کا اظہار

کارخانہ کو بدگمانی سے بچانے کیواسطے صرف ایک عمدہ ذریعہ نکالا ہے۔ کہ ہر ایک دوا کا نمونہ صرف پوسٹ کارڈ آنے پر مفت بہیجا جاوے۔ اور کارخانہ ذرا اس کے محصول کا بھی متحمل ہو۔

سونے چاندی کی گولیان

یہ حبوب اسم بامسمیٰ اعلیٰ درجہ کا مقوی۔ دل و دماغ معدہ و باہ مین اُن پوشیدہ کاروائیوں سے جو کہ خود کردہ بے اعتدالیون سے پیدا ہوتی ہیں۔ لاثانی دوا ہین۔ یہ حبوب خاص کر حلق مین اترتے ہی اپنا اثر کرتی ہین۔ اور بالعموم بے اولاد کو بااولاد اور کمزور کو دلاور اور جوان کو طرحدار اور بوڑہے کو باکار بنانے مین اکسیر ہیں۔ قیمت حبوب صرف عہ

سرمہ نورانی

یہ سرمہ صرف ممیرہ کا ہی نہیں ہے بلکہ دیگر مشک سرد اور بیدلیمی لیمی ادویات مخلوط کر کے تیار کیا ہے جو امراض چشم کو فوراً دفع کرتا ہے۔ اور جالا۔ پہولا۔ دھند۔ غبار۔ شب کوری ناخونہ وغیرہ امراض دیرپا کو فوراً دفع کر دیتا ہے۔ بینائی کا محافظ اعلیٰ درجہ کا ہے ہماری تعریف پر خیال نہ کیجئے۔ قیمت فی تولہ ...

حکیم ... محمد ... کارخانہ احمدیہ بلب گڈہ ضلع دہلی

چاء! چاء!! چاء!!!

ہمارے کارخانہ مین نہایت عمدہ خوشبودار چاء ہر قسم کی نہایت ارزان قیمت پر فروخت ہوتی ہے اور نرخ نامہ طلب کرنے پر بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے اور چھوٹے زرد بنڈل جو کہ خاص ہمارے کارخانہ کی ایجاد ہین۔ جس مین فی بنڈل ایک اونس نہایت عمدہ چاء بہری ہوئی ہے اور قیمت فی بنڈل آدھ آنہ رکھی گئی ہے۔ اور تاجرون سے خاص رعایت ہو سکتی ہے۔ ایک بار منگا کر دیکھئے۔ پتہ یہ ہے

ایم۔ زیڈ۔ ٹی ڈیلرس۔ محلہ بابوزی شاہجہانپور۔

بائیسکل اور سیونگ مشین کے خریدارون کو مژدہ۔

ہم نے ایک دوکان لاہور نار کلی زیر نیلہ گنبد کہولی ہے۔ جسمین ہر ایک قسم کی سیونگ مشین اور عمدہ قسم کی نئی اور سکنڈ ہینڈ بائسکلیں نیز ان کے پرزہ جات بکفایت ملسکتے ہین۔ اسواسطے پبلک کو نہایت نیک نیتی سے ہم مطلع کرتے ہین۔ کہ نسبتاً و مقابلتہً ہماری دوکان سے عمدہ پائیدار کم خرچ قیمتوں پر مال خرید فرما کر آزمائش کرین۔ اور اپنے ہموطن خیر خواہ سوداگرون کو اس طرح مدد فرما کر اس کارخانہ کی حوصلہ افزائی کرین۔

بائیسکلون کے ڈنلوپ ٹائر اور انر ٹیوب وغیرہ بہت کفایت سے ملتے ہین۔ نیز مشین اور بائیسکل کی ہر ایک قسم کی مرمت بہت عمدہ اور پائیداری کیجاتی ہے۔

المشتہر

اللہ بخش صاحب۔ اینڈ سنز۔ سوداگر بائیسکل و مشین۔ زیر نیلہ گنبد انار کلی لاہور

کشف الاسرار در ظہور کرشن اوتار۔

یعنی حضرت مسیح موعود کے دعویٰ کرشن اوتار کے دلائل و ثبوت مین ایک رسالہ مولوی محمد احسن صاحب امروہی تصنیف فرما رہے ہیں۔ درخواستین دفتر البدر مین آدین۔

مطبع انوار الاسلام قادیان میں باہتمام منشی محمد افضل حبیکر شائع ہوا۔

بزم احمدی

احباب کی طرف سے جو کارڈ کارخانہ کی ہمدردی میں موصول ہوئے ہیں۔ ان کو پڑھ کر مجھے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بہت شکریہ کا موقعہ ملتا ہے۔ اور میں نے دیکھا ہے۔ کہ قریب قریب کل احباب نے کارخانہ کے ساتھ اپنے معاملات میں حسن سلوک اور مروت کو مدنظر رکھا ہے۔ آج تک صرف تین چار ایسے احباب نکلے ہیں۔ جنہوں نے اپنی بقایا قیمت کا تقاضا کیا۔ اور الحمد للہ کہ کارخانہ نے ان کی ادائگی میں کوئی انکار روا نہیں رکھا۔ اب چونکہ احباب کا کارخانہ کے ساتھ محسنانہ سلوک ہے۔ اس لئے ھل جزاء الاحسان الا الاحسان کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ ہماری شان کے شایاں بھی ہرگز نہیں ہے کہ اخبار کے چندے کے تقاضاء میں کسی قسم کا روکھاپن برتیں۔ جیسی سہولت معاملات میں ہمارے دوستوں نے برتی ہے اس سے بڑھکر برتنے کو ہمارا اپنا دل چاہتا ہے۔ مگر کیا کریں۔ کہ چونکہ اخبار [illegible] کا دارومدار اسی آمدنی پر ہے۔ جو کہ بذریعہ چندہ وصول ہوتی ہے۔ اس لئے [illegible] بقایا دار احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ اپنے بقایا کو صاف کر دیں۔ یا تو خود ارسال فرما دیں۔ ورنہ ہفتہ انتظار کے بعد ان کی خدمت میں وی پی ارسال ہوگا۔ بقایا داروں سے ہماری مراد ان احباب کی ہے۔ جن کے ذمہ ابھی تک سنہ ۱۹۰۴ء کا

ایسے ہی جن احباب نے کارخانہ سے اظہار ہمدردی فرما کر مستقل خریداری اور بقایا قیمت منظور فرمائی ہے۔ لیکن چندہ بذریعہ وی پی ادا کرنا روا نہیں رکھا۔ ان سے بھی گذارش ہے کہ وہ ایفائے وعدہ کا خیال رکھیں۔ اور جس تاریخ اور ماہ میں چندہ کی ادائگی کا وعدہ کیا ہے۔ اس تاریخ تک یا تو خود ارسال فرما دیں۔ یا وی پی کی وصولیت کے لئے طیار رہیں۔

درخواست دعا۔ بابو نورالدین صاحب کلرک پوسٹ آفس ڈاک خانہ اپنی ایک ضرورت کی رفع کے لئے دعا کے خواستگار ہیں۔

حاجی رحمان بخش صاحب میرٹھ ایک عرصہ سے بیمار ہیں اور اپنی صحت و عافیت کے لئے دعا کے خواستگار ہیں اور آپ البدر کی نسبت تحریر فرماتے ہیں۔ کہ میں بہت خوشی سے اس کا مستقل خریدار ہوں۔ پرچے کے دیر سے پہنچنے کی مجھکو کچھ شکایت نہیں۔ بلکہ کارخانہ کے نقصان کا مجھکو از حد افسوس ہے۔ انشاء اللہ بشرط زیست تین روپیہ سالانہ دونگا۔ اور جو مضمون آپ نے چھاپنے کا وعدہ کیا ہے۔ اس سے مستفید ہوں گا۔

کاٹھی منشی عبدالرشید صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ البدر کی خدمات دینی [illegible] اور [illegible] اللہ تعالیٰ روز افزوں ترقی کرے اور کارخانہ کی ہر طرح کی کمزوریوں کو رفع کرے۔ جو کچھ ہم تک پہنچتا ہے۔ وہ آپکی سعی جمیلہ کا ثمرہ ہے ورنہ کہاں ہم اور کہاں وہاں کے پاک حالات۔ میرا ارادہ عنقریب آنے کا ہے اور خود آکر زبانی سب تجاویز کا فیصلہ کر دوں گا۔

عالیجناب عبدالبادی صاحب پنشنر ماچھی واڑہ نے پانچ سال پر سنہ ۱۹۰۵ء کی خریداری [illegible]

عالیجناب منشی طفیل احمد صاحب سپرنٹنڈنٹ پندوسی نے دو سال کا چندہ مبلغ عہ روپیہ خود ارسال فرما دیا ہے اور اپنے بقیہ حقوق بذمہ کارخانہ کو بطور امداد منتقل کر دیا ہے

قائم مقام خریدار۔ ایک صاحب البدر کے خریدار تھے۔ بوجہ مالی حالت کی کمزوری کے اخبار کو ترک بند کرتے ہیں۔ لیکن اپنے قائم مقام ایک اور خریدار کارخانہ کو عنایت کرتے ہیں۔ یہ عمدہ طریق اخبار بند کرانے کا ہے کیا اچھا ہو۔ اگر ہر ایک صاحب جو اخبار کی خریداری سے کسی وجہ پر دست بردار ہوں۔ اس طرح ایک قائم مقام خریدار ضرور دیدیا کریں۔

حکیم محمد قاسم صاحب فیول کلرک نے سالانہ پر خریداری منظور فرمائی ہیں

بیعت کے لئے نصف صفحہ اخبار کا اس نمبر سے وقف کیا گیا ہے۔ اور جسقدر اسماء اس وقت تک شائع ہو چکے ہیں ان سے آگے مسلسل نام درج کئے گئے ہیں دیگر مضامین کی وجہ سے اس کا ایک صفحہ اور خاص صورتوں میں نصف صفحہ دیا جائیگا۔

آٹھ صفحہ کی کتاب اس نمبر کے ساتھ آٹھ صفحے کی کتاب البدر ہمیشہ ارسال خدمت ہے۔ انشاء اللہ ہر دوسرے نمبر کے ساتھ تا اختتام برابر پہنچتی رہیگی

ریویو

کتاب جواہر الاحسان الاسلام کے حصہ اول دوم کی مکمل اور نیز حصہ سوم کی [illegible] لکھی ہے۔ درحقیقت یہ کتاب الٰہی توفیق اور [illegible] یہ کتاب سکھوں کے باغ ملت کو سلگانے والی تیز تند ہوا ہے ماہر آریوں [illegible] ارادہ ہے میں اس کتاب کی کاپی لکھتا تھا۔ ہر ہر صفحہ مضمون سے حیرانی ہوتی تھی اور بار بار زبان سے بے ساختہ نکلتا تھا۔ کہ الٰہی یہ انسان کا کام نہیں محض تیرے ہی فضل و کرم کا نتیجہ ہے

فہرست اسمائے بیعت کنندگان

نام اسمائے	مقام	ضلع
عثمان ولد خدابخش	بستی [illegible] گولہ واہ	ڈیرہ غازی خاں
عبدالصمد " "		
غازی " "	"	"
سردار " "	"	"
حامد " فتح خاں	"	"
چینن " مراد خاں	"	"
فتح محمد " چانن خاں	"	"
محمد علی " حامد خاں	"	"
الٰہی بخش " "	"	"
محمد یار " عبداللہ خاں	"	"
حاجی " سردار خاں	"	"
محمد " موسیٰ خاں	"	"
ماہی " رانجھا خاں	"	"
جندوڈا " احمد علی خاں	"	"

نام اسمائے	مقام	ضلع
مائی فاطمہ بنت غلام حسین	بستی زندان موضع گولہ واہ	ڈیرہ غازی خاں
مائی جیواں بنت مراد خاں		
مائی چینن بنت حامد خاں	"	"
مائی بہراواں " "	"	"
مائی زینب بنت [illegible] خاں	"	"
مائی نوبہری بنت [illegible] خاں	"	"
[illegible] ولد ماہی خاں	"	"
صدیق محمد ولد ماہی خاں	"	"
موسیٰ ولد قیصر خاں	"	"
غلام قادر ولد عظیم خاں	"	"
عیسیٰ و اللہ بخش بن فضل خاں	"	"
مائی عائشہ دختر ناصر خاں	"	"
مائی عائشہ " صابو خاں	"	"
محمد بخش ولد احمد خاں	"	"
غلام محمد " "	"	"
اللہ دتا " احمد علی	"	"
خدابخش " نور محمد	سید والہ	منٹگمری

نام اسمائے	مقام	ضلع
محمد حسین ولد غلام محمد	بہی قصور	لاہور
مولابخش ولد قطب الدین	گوکھووال	جھنگ
محمد اشرف ولد بابو راج الدین	"	لاہور
محمد دین ولد روشن دین	جہلیانوالہ	گوجرانوالہ
امام الدین ولد عظمت	پیرکوٹ	"
نظام الدین ولد قادر بخش	"	"
نور محمد ولد امام الدین	"	"
ولی محمد راجہ ولد ابراہیم	لالیاں	"
مراد ولد یارا	چنیوٹ	"
امیر ولد یارا	"	"
اللہ یار ولد گھیٹا بہنڈیا	ترن تارن	امرتسر
نبی بخش ولد کالو	پیرکوٹ	گوجرانوالہ
غلام رسول ولد دینا	"	"
محمد عارف ولد میاں عادل	امیر پور	ملتان
روڑا ولد بلندا	دہرم کوٹ بگہ	گورداسپور
جیون ولد حکم الدین	پکیوال	"
گوہر " "	"	"

نام اسمائے	مقام	ضلع
خیرالدین ولد جیون	پکیوال	گورداسپور
جامن ولد نور محمد	"	"
بانا ولد عمرا	"	"
رحیم بخش ولد حسن الدین	حاجی پور	سیالکوٹ گورداسپور
اللہ دتا		
ولی داد		
کرامت		
عبدالرشید ولد غلام رسول	شاہ پور	شاہ پور
احمد بخش	دہرم کوٹ رندھاوا	گورداسپور
زوجہ لیکھر خاں	کریام	جالندھر
دختر " "	"	"
زوجہ غلام جیلانی	"	"
فوجے خاں ولد اکبر خاں	"	"
زوجہ حیات محمد	"	"
والدہ حیات محمد	سکندر پور	"
عمرا ولد جمعہ	حافظ آباد	گوجرانوالہ
کالو	"	"

عجیب و غریب ادویہ کا اشتہار

اس زمانہ مین طبیوں اور حکیموں نے اشتہارات کی اسقدر بھرمار کر رکھی ہے۔ کہ کسی کو جرأت نہیں ہو سکتی۔ کہ وہ سچا اشتہار جو خلق اللہ کے لئے عام فائدہ مند ہو۔ شایع کرے کیونکہ اکثر حکیمون نے مخلوقات خدا کو اپنے مبالغہ آمیز اور دوراز قیاس چکنے چپڑے الفاظ سے سخت صدمہ پونچایا ہے۔ اور لوگ کسی ایسے شخص کا اعتبار نہین کر سکتے۔ جو فی الحقیقت سچا اور راستباز ہو۔ لیکن جب ہم نے اپنے دل مین نگاہ کی۔ اور نیت کو خوب ٹٹولا۔ کہ ہمارے دل مین کسی قسم کی کجی نہیں۔ اور ہمارا معاملہ صاف ہے۔ اور خدا تعالے عالم الغیب خوب جانتا ہے کہ جس کارروائی کو ہم نے شروع کرنا چاہا ہے۔ وہ کس ہمدردی اور نیک نیتی پر مبنی ہے۔ اس لئے اللہ تعالے کے بھروسہ پر اس کام کو شروع کیا جاتا ہے۔ واضح ہو۔ کہ ابتدا مین جس کو ۱۲-۱۳ سال کا عرصہ ہوا ہے۔ ایک حکیم صاحب نے جو ۵۰ سال تک سنیاسیوں اور جوگیوں کے ساتھ نیپال۔ بھوٹان۔ کشمیر کے پہاڑوں مین رہا۔ اور جڑی بوٹیوں کے خواص اور ان کی شناخت سے ایسا ماہر تھا۔ کہ ہندوستان بھر مین اپنے سفروں مین ایسا شخص مین نے کہین نہیں پایا۔ مجھے محبت اور شفقت سے فرمایا۔ کہ علم دینی تو تم نے سیکھا ہے۔ علم طب بھی سیکھنا ضروری ہے۔ مین نے درازیٔ عمر کا عذر کیا۔ تو انھوں نے کہا۔ کہ مین خدا کے فضل سے اتنی جلدی سکھا سکتا ہون۔ کہ تین چار ماہ سے زیادہ صرف نہ ہوگا۔ مین نے ان کے کہنے سے ایک کتاب پڑھی۔ اُس نے اصول طب اس عمدگی سے بیان فرمائے۔ کہ بڑی کتابوں کے پڑھنے کی حاجت ہی نہ رکھی۔ اور بہت سے کارآمد نسخہ جات بتلائے۔ جن کو وقتاً فوقتاً استعمال کرنے سے بہت ہی مفید پایا۔ بعد ازاں یگانہ روزگار وحید العصر زبدۃ الحکما حاذق علامہ حکیم نور الدین صاحب معالج خاندان شاہی جموں و کشمیر کی خدمت مین حاضر ہو کر ایک عرصہ دراز تک طب انگریزی اور ہندی اور یونانی کی کتابین پڑھین اور اصول طب پر لیکچر سُنے۔ اور مطب مین بیٹھ کر بیماروں کو دیکھتا۔ اور بیماریوں کو شناخت کرتا رہا۔ بعد ازاں درویشوں اور سنیاسیوں اور مشاہیر خاندانی اطباء کے ممبروں سے ملاقات کر کے بڑی بڑی محنت و جانفشانی سے صدری نسخے حاصل کئے۔ اور ان کو استعمال کر کے بہت سریع الاثر مفید پا کر مناسب سمجھا گیا۔ کہ ان سے خلق اللہ کو فائدہ پونچایا جائے۔ اس لئے مین نے اپنے ہاتھ سے اور اپنے سامنے تازہ اور عمدہ ادویات جنگلی بوٹیوں کو تلاش کر کے تیار کی ہین۔ اور اللہ تعالے سے کامل امید ہے۔ کہ وہ مخلوقات خدا کو کارآمد ثابت ہونگی۔ ہر مرض کی دوا اس کارخانہ سے ملسکتی ہے۔ افسوس ہے۔ کہ مین نے ان مریضوں سے جو خطرناک مرضوں مین گرفتار تھے۔ اللہ تعالے کے فضل سے میرے علاج سے شفایاب ہوئے۔ کوئی سند حاصل نہین کی۔ کیونکہ میرے دل میں اشتہار دینے کا خیال نہیں تھا۔ ورنہ تصدیق ساتھ ہی شایع کرادیجاتی۔ ادویات کی عمدگی کی نسبت اُستاذی وسیدی حضرت علامہ نورالدین صاحب حکیم کا نوٹ ذیل میں ملاحظہ فرمادین۔

تصدیق حضرت حکیم نور الدین صاحب

میں تصدیق کرتا ہوں۔ کہ مرزا خدا بخش صاحب کو طب کا بڑا شوق ہے۔ باوجودیکہ بی۔اے تک انگریزی خواں ہیں۔ مگر بلا تعصب تجارب کا دھیان رکھتے ہیں۔ جہاں تک مجھے موقع ملا ہے۔ میں کہہ سکتا ہوں۔ کہ دوائیں بنانے میں محتاط ہیں۔ اور خود بھی اپنے ہاتھ سے اس کام کو کرتے ہیں۔ میرے تجارب بھی ان کے پاس ہیں۔ اور ایک قلمی کتاب ضخیم عمدہ نسخہ جات کی ان کے پاس ہے۔

نورالدین

فہرست و قیمت ادویات

قیمت	نام دوائی	قیمت	نام دوائی	قیمت	نام دوائی
عہ	دوائی وسنگرہنی یک ڈبیہ	سے	دوائی سوزاک یک شیشی	عہ	دوائی وجع مفاصل
للعہ	دوائی ضیق النفس	ہے	حبوب ہیضہ یہ حبوب ہیضہ کیلئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے (یک ڈبیہ)	صہ	دوائی تپ دق یک ڈبیہ
صہ	روغن استمنا برائے مجلوق یک شیشی	عہ	حبوب دافع سوء ہضم و نفخ شکم و درد شکم "	عہ	حبوب حمی ہر قسم "
صہ	معجون باہ یک ڈبیہ	ہے	دوائی طحال۔ خواہ تمام پیٹ میں پھیل چکی ہو۔ یک ڈبیہ	ہے	حبوب بواسیر "
		للعہ	دوائی دافع جریان و کثرت پیشاب "	صہ	حبوب آتشک نہ کٹے آتی ہو نہ منہ آتا ہے یک ڈبیہ

ہر شخص اپنی بیماری کا مفصل حال بذریعہ خط لکھے۔ تو انشاء اللہ تعالے موافق مزاج دوائی بھیجی جاویگی

المشتہر مرزا خدا بخش ابو العطاء مصنف عسل مصفیٰ ساکن قادیان ضلع گورداسپور

Registered. L. No 238.

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۳۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم	دنیا مین ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نکیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی کو ظاہر کر دے گا	نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

یہ نور سرمد کا ہے یہ رخ محمد کا

چودھوین کا ہے چاند یہ البدر
فیض ہے یہ غلام احمد کا

ان اللہ قد اصبح لکم و نشیحہ وما نزد من ادلة

ہی جہان منتظر خوش باش کامد داستان
[illegible] مسیح و دور آخر مہدی آخر زمان

طلع البدر علینا من ثنیة الوداع
وجب الشکر علینا ما دعا للہ داع

البدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلة

V.P. 461
Amount to be recovered
Rs. 2 As. [illegible]

نمبر ۴ | [illegible] | جلد ۴

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را بر او شد اختتام

ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب ہر آبے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جا بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و از خبرہائے معاد
ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق و درست
منکر آن مورد لعن خداست
معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارش کند از اشقیاست
یکدم از دوری آن روشن کتاب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

وہ الفاظ جنین حضرت اقدس بیعت کرتے ہین اتھ میں ہاتھ دے کر آپ فرماتے جاتے ہین اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ۔ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین ثم آمین

پھر اس کے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا

دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بد نظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔

سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔

چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔

پنجم یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ ...... وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کو قبول کرنے کیلئے اسکی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ آگے قدم بڑھائیگا

ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔

ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔

ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔

نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا

دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو

شرح اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یک بار
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ربع صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یک بار
پہلا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ربع کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

عوام سے قیمت [illegible] سالانہ

اوقات اشاعت کا [illegible] کارخانہ کی مالیت پر ہے حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ ایک ماہ میں ۴ بار یا ۳ بار ضرور رہے۔

ملفوظات حالات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

۱۴ جنوری سنہ ۱۹۰۵ء

عصر کے وقت محبی قاضی غلام حسین صاحب ویٹرنیری اسسٹنٹ حصار نے عرض کی کہ میری تنخواہ میں عـہ روپیہ اضافہ ہوا اور بنگال سے ایک درخواست آئی ہے کہ انسپکٹری کی پوسٹ خالی ہے ـعہ روپیہ ماہوار ملیں گے۔ اس لئے مشورۃً استفسار ہے کہ کونسی جگہ منظور کی جاوے آپ نے فرمایا کہ استخارہ مسنونہ کے بعد جس طرف طبیعت کا میلان ہو۔ وہ منظور کر لو۔

۱۵ جنوری سنہ ۱۹۰۵ء

ظہر کے وقت مقدمہ کی پیشگوئی کا اپنے الفاظ پر پورے ہونے کا ذکر رہا۔ کہ خدا تعالےٰ نے جو جو بات جس جس طرح الہام فرمائی ویسی ہی پوری ہو کر رہی حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ ان سب الہاموں کو الگ الگ ترتیب دیکر اور کچھ لکھکر پھر دنیا کے سامنے پیش کیا جاوے تو امید ہے کسی کی ہدایت کا موجب ہوں

۱۶ جنوری سنہ ۱۹۰۵ء

چند ایک اصحاب نے بیعت کی۔ ....

۱۷ جنوری سنہ ۱۹۰۵ء

حضرت اقدس تشریف لائے تو اول مولوی عبدالکریم صاحب اپنا ایک رویا جو کہ بشارات سے پر تھا۔ بیان ... فرمایا۔ اس کے بعد مفتی محمد صادق صاحب نے ولایت سے آیا ہوا ایک خط پیش کیا۔ یہ خط ایک ایسی کمیٹی کی طرف لکھا گیا تھا۔ جو کہ انگلینڈ میں اختلاف السنہ کے دور کرنے کیلئے قایم ہوئی ہے اس کمیٹی کا یہ خیال ہے۔ کہ ایک ایسی عام زبان اور بولی ایجاد کی جاوے جسے ہر ملک و دیار اور ہر طبقہ کے انسان آسانی سے سیکھ لیں اور اس طرح سے روئے زمین پر ایک ایسی زبان رواج پکڑے جو کہ ایک شخص خواہ کہیں کا رہنے والا ہو سمجھ لیوے۔ یہ خبر پا کر محبی مفتی محمد صادق صاحب نے اس کمیٹی کی طرف ایک خط لکھا۔ جس کا خلاصہ مضمون یہ تھا۔ کہ دنیا بھر میں ایک زبان کا ہونا محال ہے کیونکہ اختلاف السنہ اللہ تعالےٰ کا ایک نشان ہے جس کا ذکر کتب مقدسہ میں ہے تاہم میں آپ کی سعی کو دیکھنا چاہتا ہوں آپ ابتدائی قواعد وغیرہ سے مجھے اطلاع دیں۔ جن کے عوض میں آپکو ایک بڑی تحریک کے متعلق کچھ چھپی ہوئی تحریر بھیجتا ہوں جو مشرق میں خدا کے حکم سے قایم ہوئی ہے

اس کے بعد کچھ حالات حضرت صاحب اور تحقیقات قبر مسیح اور حضرت مسیح کے انسان ہونے اور نبی ہونے پر مختصر ریمارکس کئے گئے تھے۔

خط کا جواب جو کہ اس کمیٹی کی طرف سے آیا اور جسے مفتی صاحب نے حضرت اقدس کو پڑھکر سنایا۔ چونکہ وہ حضرت مسیح موعود کی بعثت کی غرض سے ایک خاص تعلق رکھتا ہے اس لئے اُسے ذیل میں درج کیا جاتا ہے اور چونکہ بعض ناظرین انگریزی پڑھ اور سمجھ سکتے ہیں اور ہر ایک زبان کا لطف اسکے اپنے الفاظ میں آتا ہے اور جسے مدنظر رکھکر گذشتہ نمبر میں ہم نے عدالت عالیہ کے فیصلہ کی اصل نقل حضور ناظرین کر دی تھی اس لئے اس خط کو بھی بجنسہٖ نقل کر دینا فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔

32 South avenue
Rochester.
Dec 29-1904.

Mey dear sir.

In a few days I am going to London, whence I will send you a Primer of "Esperant". Do you really doubt that it would be a good thing if all civilized persons whatever their nationality, possessed a second dialect comman to all? Or do you mean that you doubt the possibility of the realization of the scheme, Or do you think it is against the will of God to try to put such a scheme in operation? My reply to that would be that if it is really against the will of God, it will have no success.

My wife and I have read with no little interest the literature you sent me except the Arabic or Hindustani (I am not sure what language it was) for which my linguistic capacity is at present underveloped.

We belong to a small but, I am happy to think, increasing number of people who have given up the idia of the divinity of Jesus of Nazareth, and regard him simply as a great teacher, we place in the same capogury Zoroaster, Buddha, and your own prophet Mohammad (upon whose head may eternal blessings rest). None of our assistance has been lent to those impertinent scheme for sending "Missionaries," to convert people who have as good, if not a better, religion than their own. In return for the Primer, I should be glad to have some further knowledge of your modern "Messiah" & especially the evidence aboubt the tomb of Jesus in Cashmere.

your very truly
Paul Mathews

ترجمہ چٹھی مذکورہ بالا

محبی۔

میں چندروز میں لنڈن جانے والا ہوں جہاں سے آپکو اسپرنٹو کی پرائمر ارسال کرونگا۔ (جو کچھ آپ نے تحریر کیا ہے کیا اس کا یہ مطلب ہے) کہ آپکو بلا امتیاز قومیت کے

تمام ہوئی

تمام مہذب لوگوں کی ایک مشترکہ بولی ہو جائے اور پھر اس کے مفید ہونے میں شک و شبہ ہے یا آپکا یہ مطلب ہے کہ اس تجویز کی کامیابی میں امکان ایک شکی امر ہے یا آپ کا یہ خیال ہے کہ ایسی کسی تجویز میں کامیابی کے لئے کوشش کرنا خدا کے ارادے کی مخالفت کرنا ہے۔ تو ان کا جواب میری طرف سے یہ ہے۔ کہ اگر فی الحقیقت اس میں خدا کے ارادے کی مخالفت ہے۔ تو بے شک کسی قسم کی کامیابی ہرگز نہ ہوگی ۔

میں نے اور میری بیوی نے آپکی رسالہ کتب کو سوائے اس حصہ کے جو کہ عربی یا ہندوستانی (کیونکہ مجھے ٹھیک علم نہیں) خط میں تھا اور جسکے لئے میری زباندانی کی قابلیت سر دست ناکمل ہے۔ بڑی دلچسپی سے پڑھا ہے ہمارا تعلق ایک چھوٹے سے گروہ سے ہے جس نے کہ یسوع کے خدائی کے خیال کو استعفا دیدیا ہے اور اسے صرف ایک ہادی خیال کرتا ہے اور اگرچہ یہ ایک چھوٹا سا گروہ ہے لیکن بحمد للہ کہ ترقی کر رہا ہے۔ جو خیال ہمارا یسوع کی نسبت ہے۔ وہی [illegible] اور [illegible] اور رحمت خدا کی اس پر نازل ہو) کی نسبت ہے۔

ہم ان گستاخ پادریوں کو کسی قسم کی [illegible] نہیں دیتے جو کہ لوگوں کو عیسائی بنانے کے لئے بھیجے جاتے ہیں حالانکہ ان لوگوں کا مذہب پادریوں کے مذہب سے بہتر نہیں تو ان جیسا ضرور ہے میرا ایڈریس جو کہ میں ارسال کرونگا اگر آپ اسکے جواب میں مجھے کچھ زیادہ معلومات اپنے مسیح کی نسبت اور خصوصیت سے کشمیر میں مسیح کی قبر کے ثبوت کی نسبت ارسال کرینگے تو میں بہت ہی مشکور ہونگا

آپکا سچا دوست پال کلا ہٹیوس

حضرت اقدس نے اسپر فرمایا کہ دراصل اب عیسوئیت سے دست برداری دنیا میں شروع ہوگئی ہے اور اس مذہب کو جلا دینے والی آگ بھڑک اٹھی ہے۔ آگ کا دستور ہے کہ وہ اول ذرا سی شروع ہو کر پھر آہستہ آہستہ بڑھتی جاتی ہے یہی حال اب عیسائیت کا ہوگا......

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خبریں

احمدی انجمنوں اور احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ اپنے اپنے مقامی خبریں متعلقہ سلسلہ احمدیہ کے دفتر البدر میں ضرور ارسال فرمایا کریں تاکہ وہ درج اخبار ہوکر دیگر احمدی احباب کے معلومات کا باعث ہوں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طبیعت آجکل اسقدر صاف نہیں کہ موسم کے تغیر سے متاثر نہ ہو چنانچہ عصر تک آپ فجر اور مغرب اور عشا کے وقت تشریف نہیں لاتے اور بعض اوقات سردی اور بارش کی وجہ سے ظہر اور عصر کے وقت بھی شامل جماعت نہیں ہو سکتے مورخہ ۲۶ کو نماز جمعہ میں بھی آپ شامل نہ ہو سکے۔ آپ کے اہل بیت بفضل خدا تندرست ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ارادہ فرمایا ہے کہ مقامات کے

فتح کے رنگ میں جو نشان اللہ تعالیٰ ظاہر ہوا ہے اور جس نے میرے خیال میں دنیا پر پورے طور پر اتمام حجت کر دیا ہے اور ممکن ہے کہ اسکے بعد بھی جو لوگ ایمان نہ لاویں وہ خدا کے غضب کو بھڑکانے کا باعث ہوں اس نشان کے متعلق ایک رسالہ لکھا جاوے جس میں تمام الہامات متعلقہ مقدمہ معہ تفصیل روداد مقدمات کے درج ہوں شاید کوئی سعید اس ذریعہ سے ہدایت پاکر جبین نیاز کو آستانۂ الوہیت پر رکھے اور خدا کے مامور اور مرسل کو قبول کرے نیز زیادتی ایمان کا موجب ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے گذشتہ عشرہ میں ایڈیٹران اخبار الحکم والبدر کو حکم صادر فرمایا کہ جسقدر الہامات گذشتہ دو سال میں بذریعہ ان اخبارات کے شایع ہو چکے ہیں انکی ایک فہرست بقید جلد ۔ نمبر ۔ صفحہ ۔ کالم و سطر کے طیار کرکے پیش کیجاوے تاکہ رسالہ مجوزہ میں معہ ان حوالجات کے درج کئے جاویں اور ہر دو اخبارات کا نام بطور شہادت کے لکھا جاوے کہ ان کے ذریعہ سے یہ دنیا میں شایع ہوئے حضور علیہ السلام کے اس اندراج سے احمدی جماعت سمجھ سکتی ہے کہ البدر کا وجود بھی اس سلسلہ کا مؤید ہے اور خادم ہے اس سے پیشتر ایک شہادت بذریعہ الحکم کے تھی اور اب البدر کے ذریعہ سے دو شہادتیں پوری ہوکر ہر ایک واقعہ کی صداقت پر مہر لگاتی ہیں اسلئے وہ لوگ جو اسکی [illegible] ضرورت پر معترض ہیں غلطی پر ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے گذشتہ عشرہ میں مولوی محمد علی صاحب ایم اے ایڈیٹر رسالہ ریویو آف ریلیجنز قادیان کو فرمایا کہ آئندہ الہامات کی اشاعت بذریعہ میگزین بھی کی جایا کرے تاکہ تین شاہد ہو جایا کریں اس فقرہ سے بھی [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible] گذشتہ عشرہ میں [illegible]

حضرت [illegible] صاحب [illegible]

الہامات ۔ [illegible] جنوری ۱۹۰۶ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ذیل کی رؤیا اور الہامات [illegible]

(۱) خواب میں کسی نے کچھ [illegible] روپے دئیے ہیں۔

(۲) الہام ہوا۔ اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ۔

(۳) کسی نے لکھے ہوئے [illegible] دکھلائے ہیں اور معلوم ہوتا ہے کہ ان کے اندر خطوط ہیں ان سب کا مضمون ایک ہی ہے۔ ایک ان میں سے مجھے دیا گیا ہے کہ اسی وقت طبیعت الہام کیطرف منتقل ہوئی اور الہام ہوا۔

ایک [illegible] انکا دینے والی خبر۔

زر جرمانہ واپس مل گیا ۔ ۲۴ جنوری ۱۹۰۶ء کو مولوی محمد علی صاحب خواجہ کمال الدین صاحب اور شیخ یعقوب علی صاحب نے گورداسپور جاکر خزانہ سے روپیہ واپس لیا ۔ ناظرین کو علم ہوگا ۔ کہ خزانہ کا چارج انہی مجسٹریٹ صاحب کے ہاتھ میں ہے جنہوں نے ابتدائی فیصلہ برخلاف حضرت مسیح موعودؑ صادر فرمایا تھا ۔ اور زر جرمانہ وصول کیا تھا ۔

گذشتہ عشرہ میں قادیان میں بہت عمدہ بارش دو بار ہوگئی ہے مکرمی محبی بابو شاہ دین صاحب احمدی سٹیشن ماسٹر گوٹرہ کچھ عرصہ کیلئے عہدہ ٹکٹ و منٹس پر مامور ہوکر لاہور تبدیل ہوئے ۔

مکرمی بابو عطا محمد صاحب احمدی اوورسیر مقام ڈیٹ آباد سے مقام پارہ چنار پر تبدیل ہو گئے ۔

مکرمی بابو غلام محمد صاحب احمدی حکیم جو کہ حضرت مولانا حکیم نور الدین صاحب کے تلمیذ ہیں اور یوگنڈا ریلوے افریقہ ہسپتال میں ملازم تھے عرصہ دو ماہ سے رخصت پاکر دینی خدمات سے مستعفی ہوکر وطن کو تشریف لے آئے ہیں انکی مخلصانہ کوشش سے اکثر احباب کو افریقہ میں دینی فائدہ حاصل ہوا ہے

عید الضحٰے کا مبارک دن قریب آرہا ہے اس لئے مفتی محمد صادق صاحب قائم مقام ڈائرکٹر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان احمدی احباب کو توجہ دلاتے ہیں کہ چندہ عید فنڈ فی کس ایک روپیہ اور کھال قربانی کی قیمت مدرسہ کے یتیموں اور مساکین کے واسطے جمع کرکے جسقدر جلد ہو سکے بنام ہیڈ ماسٹر مدرسہ ارسال فرماویں کالج کے قیام و سرکاری طور پر مدرسہ کے منظور ہو جانے سے ضروریات بڑھ گئی ہیں اسلئے بلند ہمت اصحاب کو عموماً اور دیگر احباب کو خصوصاً اسکی امداد کیطرف متوجہ ہونا چاہئے ۔ قلیل بضاعت اور معاش کے احباب اپنی ہمت

کو بے حقیقت سمجھکر ایسے موقعہ پر حیلہ تکلف گریز نہ فرمایا کریں [illegible] ان کی ایک پائی اور ایک کوڑی یا ایک دمڑی پاوٴ حصہ بھی جو اخلاص کی مدد کیلئے دیا جاتا ہے بہت ہی قیمت اور قدر رکھتا ہے اور میرے خیال میں قادیانی کارخانوں کے لئے بڑی برکت کا موجب ہے۔

قطعہ تاریخ فتح مقدمہ

شحنہ ہند نے اپنی خباثت طبع سے ماتحت عدالت کے فیصلہ پر دنیا داعی مسیح قادیانی" تاریخ شایع کی تھی اسکا جواب مولوی محمد [illegible] صاحب احمدی نے پٹیالہ سے یہ ارسال فرمایا ہے

ہزارہ پھول کھلا مرزا نہ لالا	تو کیونکر داغ کھایا تا دلپکالا
اسی کی فتح نے یہ گل کھلایا	کرم مرجھایا ہوا ہے شحنہ والا
لکھو سالِ ہم نہ تیا ہو کہیں کو	لینے معیوب دلکی کینے والا

چونکہ معصر الحکم کی اشاعت کی تاریخیں ۱۰۔۱۷۔۲۴۔۳۱ ہیں اس لئے مناسب جانا ہے کہ البدر کی اشاعت ان تاریخوں کے سوا کرے بلکہ ہر چار دن کا وقفہ ہر دو اخبارات میں ہونا چاہئے تاکہ جو صاحب ہر دو کے خریدار ہیں ان کے پاس ایک ہفتہ یا عشرہ میں مختلف اوقات پر دو اخبار پہنچا کریں آئندہ اخبار اسی تجویز کی بنا پر شایع ہوگا۔ احمدی احباب ۔ اور خصوصاً قادیانی احمدی احباب کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ ارشاد بہت ہی قابل توجہ اور نوٹ ہے۔ جو کہ آپ نے عشرہ گذشتہ میں فرمایا ہے کہ اگر اخبارات کے ایڈیٹر بیماری یا سفر وغیرہ کی وجہ سے آپ کی تشریف آوری کے وقت موجود نہ ہوا کریں تو دیگر حاضرین مجلس میں سے کوئی صاحب قابل اشاعت الہامات ان تک پہنچا دیا کریں۔ میں امید کرتا ہوں کہ قادیانی دوست اپنا عہد اس سے پیشتر ہی کرکے عند اللہ ماجور ہوں گے۔

قریباً عرصہ تک [illegible] اخبار [illegible] سے ناظرین اخبار کو معلوم ہو گیا ہوگا کہ عدالت سشن نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سراسر معصوم اور بے قصور اور بے گناہ پاکر عدالت ماتحت کے حکم کو منسوخ کر دیا ہے اور یہ بات ثابت کر کے کہ وہ بالکل بے گناہ ہیں بڑی عزت کے ساتھ بری کیا اور جرمانہ واپس دینے کا حکم کیا۔ اس فیصلہ کے مطالعہ سے وہ تمام غلطی جو کہ جرمانہ کے صرف معاف ہونے کے لفظ سے نکلتی تھی۔ اٹھ گئی ہوگی دوسرے دیانت پسند اخباروں کو بھی چاہئے کہ وہ پبلک کو ان اصل واقعات سے اطلاع دیویں +



۲۷ جنوری ۱۹۰۵ء کو حضرت اقدس کے دائیں رخسارہ مبارک پر ایک آماس سا نمودار ہوا جس سے بہت تکلیف ہوئی حضور نے دعا فرمائی تو ذیل کے فقرات الہام ہوئے ورد کرنے سے فوراً صحت حاصل ہوگئی

بِسْمِ اللّٰهِ الْكَافِيْ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الشَّافِيْ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الْغَفُوْرِ الرَّحِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الْبَرِّ الْكَرِيْمِ...

يَا حَفِيْظُ۔ يَا عَزِيْزُ۔ يَا رَفِيْقُ يَا وَلِيُّ

اِشْفِنِیْ

درس قرآن سے کچھ

ہم نے صرف مختصر نوٹ درس قرآن شریف کے درج کئے ہیں۔ اگر آپ حقیقتہً ان سے مستفید ہونا چاہتے ہیں۔ تو اول قرآن شریف کا وہی رکوع مطالعہ کریئے۔ اور ان نوٹوں سے مدد لیتے جائیے۔ جو اشکال اور شبہات پیش آویں۔ ان سے بذریعہ خط اطلاع دیویں۔ کہ ان کا حل اخبار میں دیا جاوے

سورہ ھود رکوع ۳ نمبر

ولقد ارسلنا نوحاً الی قومہ انی لکم نذیر مبین — تواریخی واقعات کا اثر چونکہ انسان کے اعمال و احوال پر ہوتا ہے اس لئے عبرت دلانے کے لئے اللہ تعالےٰ گذشتہ انبیاء اور اقوام کے واقعات ذکر فرماتا ہے۔ قرآن شریف میں جس قدر قصص مذکور ہیں۔ ان سب میں ایک لطیف پیش گوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامیابی اور اہل مکہ آپ کے دشمنوں کی نامرادی کی ہے۔ اور ہر ایک مومن بھی جو اللہ تعالےٰ کے ساتھ صدق و وفا میں مخلصانہ حال رکھتا ہے۔ اس کے لئے بھی ان میں ایک پیشگوئی ہوتی ہے۔ کہ اس کے دشمن بھی اسی طرح ذلیل ہونگے۔

نذیر — اس کے معنے ڈرسنانے والا اور عذاب کی خبر دینے والے کے ہیں۔ جو لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر یہ اعتراض کرتے ہیں۔ کہ صرف موت ہی کی پیش گوئیاں کرتا ہے۔ وہ ذرا غور کریں۔ کہ نوح ؑ نے بھی موت ہی کی پیشگوئی کی۔ سوا ان وقت ہم کا اپنا منصب انذار..... بیان کرتا ہے کیا ایک بدکار اس قابل ہوتا ہے۔ کہ اُسے نجات کی خوش خبری دی جاوے۔ ہرگز نہیں۔ کیا اُسے یہ کہا جاوے کہ جو کچھ تو کر رہا ہے۔ وہ عمدہ تخم ریزی ہے۔ تاکہ دوسرے لوگ بھی اُسے دیکھ کر بدکاری پر جرأت کریں۔ نہیں۔

اخاف علیکم — چونکہ عذاب کی پیشگوئی ہے۔ اور نوح علیہ السلام کو الٰہی سنن کا علم ہے۔ کہ بعض وقت عذاب ٹل جایا کرتا ہے۔ اس لئے خوف کا لفظ فرمایا۔ یہ نہیں کہا کہ ضرور ضرور تم پر عذاب آہی جاویگا۔ بلکہ کہا کہ مجھے خوف ہے کہ تم پر ایک عذاب الیم آنیوالا ہے

بشراً مثلنا — یہ ایک کلمہ ہے جس کے بولنے سے اکثر لوگ ہدایت سے محروم رہتے ہیں۔ جب انسان کے دل میں حفظ مراتب کا دھیان نہیں رہتا اور ایک شخص کبر کی وجہ سے وہ ایک ناصح شفیق کو اپنے سے بڑا جانکر اس کی نصائح کی قدر نہیں کرتا۔ تو حق کی راہ سے محروم رہ جاتا ہے۔ اہل منطق نے بھی اس سے بہت ٹھوکر کھائی ہے۔ پس وہ لوگ جو والی کہلا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مثل اپنے ایک بشر خیال کرتے ہیں وہ آپ کے فیوض اور برکات سے محروم رہتے ہیں۔ اور شریعت کے مغز کو حاصل نہیں کر سکتے۔ یہ کلمہ دوسرے کو حقیر جاننے کا اول مرتبہ ہے۔ اور جب اس سے انسان ترقی کرتا ہے۔ تو دوسرے کو رذیل کہتا ہے جس کا ذکر آگے ہے۔ اور یہ پہلی بدی ہے۔ اکثر اخبار نویس اور ریفارمیشن کے مدعی اسی وجہ سے حضرت مرزا صاحب کو نہیں مانتے۔ کہ وہ کہتے ہیں۔ کہ ہم بھی اس قسم کی اصلاح کر سکتے ہیں۔

اراذلنا بادی الرای — یہ دوسرا کلمہ ہے۔ کہ حق کے منکروں نے کہا۔ یا دوسری بدی ہے۔ جو انہوں نے کی۔ اور حق سے محروم رہنے۔ نوح علیہ السلام چونکہ ہادی کے منصب پر تھے۔ اور آپ کے چند ایک متبع بھی ہو گئے تھے۔ جو کہ انسان کی ایک ظاہری فضیلت ہوتی ہے۔ اور آپ کے حسب نسب سے بھی وہ واقف تھے پھر اس لئے ان کو اپنی مثل قرار دیا۔ کہ اگر اعمدہ نسب والا ہے اور ہادی بن سکتا ہے۔ اور ہم بھی یہ سب کر سکتے ہیں تجھے ماننے کی کیا ضرورت۔ اور جب خود کو نوح کے مثل قرار دے چکے۔ تو ان کے مریدین میں داخل ہونا تو ان کے خلاف شان ہوا۔ پس اس کے خدام کو رذیل کہنے لگے۔ یہ کلمہ اس کلمہ کے مطابق ہے جو کہ پارہ اول میں ہے۔ انؤمن کما امن السفہاء

وما نرای لکم علینا من فضل — یہ تیسرا کلمہ ہے۔ جو ان سے سرزد ہوا۔ کہ ہم بلحاظ مال و دولت و وجاہت و اثر و علم و نقل کے کوئی بات تم میں بڑھ چڑھ کر نہیں دیکھتے۔ جس سے تم کو ماننے کی ضرورت ہو۔

بل نظنکم کاذبین — اور چوتھی بات یہ کہ ہمارے نزدیک تم کاذب ہو۔ یہ جو روز تم بیان کرتے ہو۔ کہ آج یہ الہام ہوا۔ یہ خواب ہوا۔ یہ کشف ہوا۔ ہم تمہیں اس میں کاذب خیال کرتے ہیں۔ پس ہمارے بھائیوں کو چاہیئے۔ کہ وہ آپس میں بھی ان باتوں کا لحاظ رکھیں اور بے وجہ دوسرے کو ہرگز حقیر اور کاذب نہ جانا کریں

انلزمکموھا وانتم لھا کارھون — خدا نے جو فضل مجھ پر کیا ہے اور تم سے وہ پوشیدہ ہے۔ میں تم کو وہ کیسے دکھاؤں۔ جبکہ تم اس سے اول ہی بیزاری ظاہر کر رہے ہو۔ کسی بات کو سنکر اول ہی تکذیب کر دینا بہت بُری بات ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔...کہ انسان اس کے حسن کے دیکھنے سے محروم رہ جاتا ہے۔

وما انا بطارد الذین امنوا انھم ملٰقوا ربھم — چونکہ نوح علیہ السلام کی قوم نے مومنوں کو حقیر جانا تھا۔ اور چاہتے تھے کہ نوح ؑ ان کو خارج کر دے۔ اس لیئے اب نوح علیہ السلام ان کی فضیلت بیان کرتے ہیں کہ یہ لوگ تو الٰہی قرب حاصل کرنے والے ہیں۔ جو کہ زمین اور آسمان کا بادشاہ ہے۔ غور تو کرو۔ کہ ان کو تم پر فضیلت ہے کہ نہیں؟

ویٰقوم من ینصرنی من اللہ ان طردتھم — نوح علیہ السلام خوف کے مقام پر لفظ ڈر کر فرماتے ہیں۔ کہ اگر میں ان کو حقیر جانکر دھتکار دوں یا اپنی جماعت سے خارج کر دوں۔ تو مجھے اللہ سے کون بچا دے گا۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ ایک مومن کو حقیر جاننے کا کس قدر عذاب ہے، جس سے نوح خوف کھا رہا ہے اور من ینصرنی کا لفظ بتلاتا ہے۔ کہ اس حقارت سے الٰہی نصرت شامل حال نہیں رہتی۔

اس سے اگلی آیات میں بتلایا ہے۔ کہ رسول کو اپنی جماعت کے نیک افعال کا حسن ظن ہوتا ہے۔ اور اُسے امید ہوتی ہے۔ کہ میرے جن متبعین کو مکذب لوگ حقیر جانتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کو ضرور عروج دیگا لیکن چونکہ ہر ایک مرید کا تعلق اللہ تعالےٰ سے اخلاص اور وفا کا الگ الگ ہوتا ہے۔ اس لئے فرمایا اللہ اعلم بما فی انفسھم۔ کہ ان کے دلوں میں کیا کیا ہے اور اپنے اخلاص و اعمال کی وجہ سے وہ کس بات کے مستحق ہیں۔ یہ علم اللہ ہی کو ہے

ان شاء — یہاں بھی جب انہوں نے عذاب کی درخواست کی۔ تو نوح علیہ السلام نے شرطیہ کلمہ ہی کہا ہے۔ کہ اگر وہ چاہے گا۔ تو عذاب بھیجے گا۔ یعنے ممکن ہے۔ کہ عذاب ٹل جاوے

ان یغویکم — اگر اللہ تعالےٰ تمہاری بداعمالی کی وجہ سے ارادہ کرے۔ کہ تم کو غاوی ٹہراوے۔ اسی لئے آگے ھو ربکم کہا۔ کہ وہ تمہارا مربّی ہے۔ اور یہ اسی کا فعل ہے۔ کہ تمہیں کیا قرار دے۔

نقل فیصلہ عدالت اپیل مقدمہ حضرت میرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ السلام

مجسٹریٹ صاحب نے واقعات مقدمہ بخوبی طور پر اپنے فیصلہ میں ظاہر کئے ہیں۔ اور ان کے مکرر بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ انہوں نے مرزا غلام احمد ملزم پر الزامات جرم زیر دفعہ ۵۰۰ و حکیم فضل دین ملزم پر زیر دفعات ۵۰۰ و ۵۰۲ تعزیرات ہند قائم کیا ہے انہوں نے علیحدہ علیحدہ اپیل نمبر ۴۲۳ و نمبر ۴۲۵ داخل کی ہیں اور ان کا فیصلہ یکجا ہو سکتا ہے۔ ہم تسلیم کرتے ہیں کہ صفحاۃ نمبر ۱۲۹ و ۱۳۰ کتاب مواہب الرحمان کے جسکو ملزم نمبر ۱ نے تصنیف کیا اور ملزم نمبر ۲ نے شائع کیا۔ فی نفسہ مزیل حیثیت عرفی ہیں اور ہم اس امر کو بھی تسلیم کرتے ہیں کہ الفاظ لئیم اور بہتان اور کذاب۔ جن کی بابت استغاثہ کیا گیا ہے برے معنوں میں استعمال کئے گئے ہیں اور ان سے بڑی بھاری اخلاقی کمزوری ظاہر ہوتی ہے۔ باوجود اس کے ہم یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ ملزمان مستحق بریت کے تھے۔ ملزمان کا اہم عذر یہ تھا۔ کہ مستغیث ان ملامت آمیز الفاظ کا بوجہ مضمون مندرجہ سراج الاخبار مورخہ ۶ و ۱۳ اکتوبر کے مستحق تھا۔

مجسٹریٹ صاحب نے یہ ثابت کرنے کیلئے بہت کوشش کی ہے کہ ہتک آمیز مضمون کا ان آرٹیکلوں سے کوئی تعلق نہیں۔ اس بارہ میں ہم مجسٹریٹ صاحب کے نتیجہ کو تسلیم کرنے کی کوئی وجہ نہیں دیکھتے۔ مستغیث نے بیان کیا ہے کہ اس کی ازالہ حیثیت عرفی کی گئی ہے۔ ملزمان کے پاس ایسی شہادۃ موجود ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مستغیث کی کوئی ایسی حیثیت نہیں ہے جس کا ازالہ ہوا ہم کو اس شہادت کا رد کرنا بالکل ناممکن معلوم ہوتا ہے۔ جیسا کہ مجسٹریٹ صاحب نے کیا ہے کیونکہ بظاہر اس سے جرم بہت خفیف ہو جاتا ہے۔ خواہ ملزمان یہ ثابت نہ کر سکتے۔ کہ انہوں نے یہ کارروائی نیک نیتی سے کی یا کہ اتہام افادۂ عام کیواسطے لگایا گیا تھا۔ ہم یہانتک بھی کہنے کو تیار ہیں کہ اگر ملزمان کو اس وقت جبکہ انہوں نے اتہام لگایا۔ اس ثبوت کا علم نہ بھی ہوتا کہ وہ اتہام صحیح تھا۔ اور بعد ازاں ان کو اس امر کا علم ہوا ہو۔ تو بھی وہ اپنے جرم کو خفیف بنانے کیواسطے اس ثبوت کو پیش کرنے کے مجاز تھے۔ مقدمہ ہذا میں ہم نہیں کہہ سکتے۔ کہ سراج الاخبار کے مضمون کا ملزمان کی کتاب سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ کتاب مذکور کے صفحات نمبر ۱۲۹ و ۱۳۰ پر کسی جگہ کوئی ایما نہیں ہے۔ کہ مستغیث بدیں وجہ دروغگو اور* بہتان باندھنے والا اور کمینہ شخص ہے۔ کہ اس نے فوجداری استغاثہ کیا۔ یا دائر کریگا۔ بلکہ یہ مذکور ہے۔ کہ ایک کمینہ شخص اور بہتان باندھنے والے شخص کے وجود کی بذریعہ الہام اطلاع ہوئی ہے اور کہ وہ چاہتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ اگر مستغیث محض نالش فوجداری کرنے کی وجہ سے کمینہ وغیرہ خیال کیا گیا ہوتا تو الفاظ مثلاً جھوٹے استغاثہ کرنیوالا۔ اپنی قسم کو توڑنیوالا یا جھوٹے گواہان پیش کرنیوالا کی ہر ایک کو توقع ہو سکتی تھی اور جو صرف متعلق جوڈیشل کارروائی کے سمجھے جاسکتے بیشک اگر ملزمان نے ایسے الفاظ استعمال کئے ہوتے۔ تو انکی طرف سے اپنے طریق عمل کے جواز کیلئے دیگر اقسام کی اخلاقی لغزشوں کا پیش کرنا کافی نہ ہوتا۔ مگر چونکہ صفحات نمبر ۱۲۹ و ۱۳۰ پر الفاظ محض عام معنوں میں استعمال کئے گئے ہیں۔ اسواسطے ملزمان کا پورا پورا حق ہے کہ ان الفاظ کی تشریح کے لئے وہ مضمون سراج الاخبار کیطرف توجہ دلائیں اسمیں کچھ شک نہیں کہ فوجداری نالش ہونے کی وجہ سے ملزمان کو اپنا دبا ہوا غصہ مستغیث پر نکالنے کا موقع ملا تاہم یہ ضروری نہیں ہے کہ ملامت آمیز الفاظ آرٹیکلوں کے باقاعدہ جواب میں استعمال کئے جانے چاہیئے تھے۔ بلکہ یہی کافی ہے۔ اگر عدالت میں گھسیٹے جانے پر ہر دو ملزمان کو اپنا غصہ نکالنے کیوقت پر اپنے حریف کو ان ہتک آمیز الفاظ سے جو کہ استعمال کئے گئے ہیں۔ نامزد کرنے کی کافی وجہ تھی۔ ہماری دانست میں اس پر یقین کرنا ناممکن تھا کہ ملزم نمبر ۱ کو مستغیث کا عمل جو کہ سخت رد و بدل سے ظاہر ہوا مد نظر نہ تھا۔ خطوط جو تین ماہ یا کچھ عرصہ پیشتر شائع کئے گئے۔ جن سے مرزا کے دعاوی کا مضحکہ اڑایا گیا۔ ایک نہایت ہی رنج دہ اور شدید حملے تھے۔ جو کہ کبھی مستغیث کی طرف سے پہلے نہیں ہوا تھا۔ اور چونکہ آرٹیکلوں کی گئی ہے اور وہ مستغیث کے نام پر تھے۔ اس لئے

* دیکھو ترجمہ مشمولہ مثل اپیل

عوام الناس اور ہر دو ملزمان نے طبعاً مستغیث کے آرٹیکل
خیال کئے۔ پس ہم مجسٹریٹ صاحب سے بالکل اختلاف
کرتے ہیں اور قرار دیتے ہیں کہ ہر دو ملزمان ان الفاظ کے جواز
ثابت کرنے کے لئے جو ان کی کتاب کے صفحات نمبر ۱۲۹ و ۱۳۰
پر استعمال کئے گئے ہیں ۶۔ ۱۳۔ اکتوبر سنہ ۱۹۰۲ء کے
آرٹیکلوں کے حوالہ دینے کے سراسر مستحق ہیں۔ آرٹیکلوں کی بابت
یہ کہدینا کافی ہو گا کہ ان سے ایک دانستہ **منصوبہ چال**
بازی اور خلاف بیانی اور جعلسازی کا ظاہر
ہوتا ہے جس پر بے حیائی سے ایک عام اخبار کی سطروں میں
دنیا کے سامنے فخر کیا گیا ہے۔ ہم خیال نہیں کرتے ہیں کہ ان
آرٹیکلوں کا نویسندہ عدالت کی کسی مدد حاصل کرنیکا مستحق
ہو اگر ان عوام الناس میں جو ان خطوط سے مضحکہ اڑایا گیا ہے نیچ اور
غصہ میں الفاظ لئیم (کمینہ) یا بہتان یا کذاب (بڑا دروغگو)
استعمال کئے ہیں۔ ہم اس بات کے سمجھنے سے قاصر ہیں کہ
کس طرح صاحب مجسٹریٹ نے یہ قرار دینے کے بعد مستغیث نے
ہی آرٹیکل لکھی اور فی الواقعہ اسی بنا پر اس پر ایک اور مقدمہ
میں اثبات جرم قایم کیا آرٹیکلوں کی طرز تحریر پر غور نہیں کی جنسے
بہت ادنیٰ درجہ کے اخلاق ظاہر ہوتے ہیں خواہ ملزمان اس وقت
باقاعدہ طور پر آرٹیکلوں کا جواب دے رہے تھے یا نہ دے رہے تھے تاہم
حیثیت مستغیث کا موازنہ کرنیمیں آرٹیکلوں کو نظر انداز کرنا
ناممکن ہے اور ہمارے خیال میں جہانتک آمیزے الفاظ کا استعمال ہے یا

تکٹ درست تہا کہ ہم مستغیث کی مدد نہ کرتے اگر الفاظ مذکور
کسی قدر اس سے بڑھ کر بھی ہوتے۔ جبکہ بقول صاحب مجسٹریٹ فریقین
ایک دوسرے کے جانی دشمن تھے تو اس صورت میں الفاظ کی باریک کمی
بیشی کے درپے نہیں ہونا چاہیئے۔ دوسرا امر یہ ہے کہ کیا مستغیث نے
آرٹیکل لکھے۔ مجسٹریٹ صاحب نے قرار دیا ہے کہ اسی نے لکھے تھے مستغیث پر
اثبات جرم آرٹیکل لکھنے کی بنا پر قایم کیا گیا اور اس نے ابتک اثبات جرم
کی تنسیخ کیلئے جسکو قریباً ساڑھے گذرے ہیں کوئی کارروائی نہیں کی
آرٹیکلوں کے ملزم کا نام بطور نویسندہ درج ہے۔ اس نے تسلیم کیا ہے کہ میں اکثر اوقات
سراج الاخبار میں نامہ نگاری کرتا رہا ہوں۔ آرٹیکل ایڈیٹر شائع کرتا تھا اور اسنے
انکو مستغیث کے آرٹیکل بارہا کہکر مستغیث نے انکی تردید بارہ میں پایا گیا
نویسندہ ہونے سے انکار کرنیکی بابت کبھی کوئی تحریر اخبار میں نہیں بھیجی اندرونی
شہادت دلالت کرتی ہے کہ سوا مستغیث کے کسی اور نے ان آرٹیکلوں کو
تحریر نہیں کیا۔ بیشک مرزا کا اولی مرید ایسا کام نہیں کر سکتا نویسندہ اپنی چالاکی
پر نہایت خوش معلوم ہوتا ہے اور غالباً اس کاروائی کی عزت کسی اور کو دینا
پسند نہیں کرتا۔ مستغیث نے اس تحریر کو جو اسکی بیاہی جاتی ہے شناخت کرنیمیں
اس قدر تامل کیا ہے کہ ہم اس کو کوئی اعتبار نہیں دے سکتے ۲۶ جولائی
سنہ ۱۹۰۳ء کو راجندر لال کے روبرو یقیناً بیان نہیں کر سکا کہ آیا آرٹیکل مورخہ
۶ اکتوبر سنہ ۱۹۰۲ء اس نے لکھا تھا اور دیگر دستاویزات کی بابت بھی یہی
بیان کیا۔ سوالات جرح میں اس نے ۱۲ نومبر سنہ ۱۹۰۳ء کو تسلیم کیا تہا
کہ فصلدین سے اس کتاب مانگی تھیں اور اس نے اسکے کہنے کی تعمیل کر
دی تھی اور وہ اسکے قبضہ میں تھیں فی الحقیقت اس امر پر شک کرنا قریباً

ناممکن ہے کہ واقعات مندرجہ آرٹیکل مع رضہ ۶ و ۱۳ اکتوبر سنہ ۱۹۰۲ء سے
مستغیث کا تعلق ظاہر ہوتا ہے۔ اس واسطے ہمارا اتفاق دیگر عدالتہا سے
کی رائے سے ہے کہ مستغیث ہی ۶۔ ۱۳۔ اکتوبر سنہ ۱۹۰۲ء کے آرٹیکلوں مندرجہ
سراج الاخبار کا نویسندہ ہے ہمارے خیال میں آخیر پر اس میں کچھ شک نہیں ہو سکتا کہ
یہ قرار دیا جاوے۔ کہ **ملزمان نے نیک نیتی سے**
کارروائی کی مرزا مذہبی دعاوی کا سوال ایک پبلک دلچسپی کا سوال تہا
ہر ایک شخص کو مرزا کی حیثیت کا اندازہ مرزا کے اپنے خیال کے مطابق لگانا چاہیئے
بیشک وہ اپنے آپ کو ایک طرح سے ملہم بادر کرتا ہے اور اپنے مریدوں اور عوام الناس کے
واسطے وہ ان الہامات کی تحریر کرتا ہے جو اس کے اور اسکی مذہبی حیثیت
اور اعتقادات کے برخلاف لگائے جائیں اپنا فرض سمجھتا ہے اگر کسی شخص کو
ایسے مذہبی مباحثوں میں جہتک دلچسپی ہو تو وہ ہر ایک کو خیال کرنا چاہیئے
کہ ان اشخاص کیلئے جو ان اصولوں کے پیرو ہیں اس بابت تعصب رکھتے ہیں
ہم قرار دیتے ہیں کہ ملزم نمبر ایک کا جہانتک اس معاملہ کا اس کی ذات سے
تعلق تہا اس کے جواب میں اس امر کا بالکل مستحق تہا کہ وہ مستغیث پر
ایسا اتہام لگاتا جسکو ہم فی الواقعہ راست قرار دیتے ہیں اور جبکہ مستغیث کے
خود اپنے عمل سے بھی ایسا ہی ظاہر ہوتا ہے تاکہ عوام الناس اس امر کا اندازہ
لگا سکیں کہ مستغیث کے فعل اور قول کی کیا وقعت ہونی چاہیئے اگر ملزم
مستغیث کے سراج الاخبار کے مضامین کو تسلیم کر لینا تو اسکی مذہبی حیثیت
خطرہ میں پڑجاتی اور اگرچہ جہلم میں مقدمات قانونی ہونیکے موقعہ
پر مستغیث پر حملہ کرنیکی نسبت کوئی اور بہتر اور زیادہ تر معقول طریق
مضامین کی تردید کرنیکا ملزم کو مل سکتا تہا مگر پھر بھی ملزم کسی خاص طرح قدم

خدا کے پاک ہاتھوں کی بنائی ہوئی احمدی جماعت میں داخل ہونیوالوں کی فہرست

نام اسمائے	مقام	ضلع	نام اسمائے	مقام	ضلع	نام اسمائے	مقام	ضلع	نام اسمائے	مقام	ضلع
غلام نبی ولد شیخ احمد زمیندار	کھوکھر	گجرات	غلام محمد جٹ	•	سیالکوٹ	نانکی ولد موجو	ہوشیارپور	ہوشیارپور	برکت بی بی ولد رمضان	پھینیا نوالہ	جھنگ
سلطان علی ولد احمد خاں		״	کریم بخش ولد امام دین کشمیری	گگول	״	جیون ولد منگتو	״	״	بصری ״ ״	״	״
خیرالدین ولد خاں وزیرا	ٹکا گہن	گورداسپور	کریم بخش ولد مقدم جٹ	״	״	خیون ״ ״	״	״	نور محمد ״ ״	״	״
محمد رفیق ولد محمد علی راجپوت		لاہور	نظام الدین	چونڈہ	سیانوالی	بیرو ״ ״	״	״	بیرو ولد نور محمد	״	״
نواب ولد مولا بخش	کریام	جالندھر	راجن زوجہ نظام الدین	•		جانو زوجہ شیخ سکندر	״	״	مکا برے ولد بہولا	״	״
حسین ولد عزیز الدین جٹ	ٹبالہ		عبداللہ والد صاحب الدین	مونگ	گجرات	میراں بخش	״	״	فتو ولد سنگو	״	״
برہان الدین والد سید محمد	اسلام آباد	اٹھانگال	امام دین ولد کریم بخش کشمیری	״	״	ابراہیم ولد عمرا	״	״	حاضراں بنت بہولا	״	״
عبدالقادر ولد مولوی خدابخش	قصور	لاہور	مولوی جلال الدین	״	״	عنایت ولد عمرا	״	״	جھنڈو زوجہ فتو	״	״
محمد شریف ولد کرم بخش	״	•	اہلیہ مولوی جلال الدین	״	״	جیونی زوجہ جیوا	״	״	سلطان بی بی زوجہ سندا شیخ	״	״
محمد رمضان ولد بڈھا	محمد پور	کرنال	نور احمد	پیرکوٹ	•	میراں بخش ولد جیوا	״	״	رحمت دختر سندا	״	״
دیدار بخش ״ ״	•	״	صدیق ولد امیرالدین		״	بہولا ولد جیون	״	״	عنایت بی بی	״	״
محمد اسماعیل ״ ״	״	״	محمد بلال ولد مہتاب الدین	پاک مین		نور بیگم زوجہ کرم الٰہی			کرم بی بی زوجہ حاکم	״	•
غلام رسول ״ ״	״	״	عنایت حسن ولد عظمت علی شاہ	•	مالیر کوٹلہ	فاطمہ دختر غلام حسین بشیر احمد	•	״	نور محمد ولد حاکم	״	״
رحیم بخش ״ ״	•	״	حافظ محمد ابراہیم	•	״	بیا سبھا ״	•	״	غلام محمد ولد نور محمد	״	״
نور محمد ولد مولوی جلال دین	پیرکوٹ	حافظ آباد	مولا بخش	•	پٹیالہ	برکت علی ولد غلام حسین	•	•	برکت بی بی زوجہ نور محمد	•	״
محمد عبداللہ ״ ״	•	״	میراں بخش	•	کپورتھلہ	کرم دین ״ ״	״	״	اسو زوجہ منگو	•	״
محمد دین ״ ״	•	״	مستری عبدالکریم	•	راولپنڈی	اسماعیل ولد زردا مرحوم	ٹلونڈی	•	کریاں دختر منگو	״	״
عمرالدین ״ ״	•	״	غلام نبی خاں		״	بی بی دختر گیہاں دھولی	•	•	رلی دختر سکندر شیخ	ہوشیارپور	
غلام محمد ولد مہتاب الدین	•	״	عبداللطیف کاٹھ گڑھ	کاٹھ گڑھ	ہوشیارپور	فاطمہ زوجہ محمد بخش چھیناں	״	״			
عنایت اللہ ولد عمر دین			محمد صدیق ملازم	•	کپورتھلہ	بھاگن زوجہ عمرا	پھینیا نوالہ	جھنگ			
قاضی علی بخش	گڑھ شنکر	ہوشیارپور	منظو ولد نور رئیس	•	ہوشیارپور	رمضان ولد عمرا رائیں	״	״			
رنگ الٰہی ولد خیرالدین	قصور	لاہور	رلی زوجہ	•	״	ماموں ولد عمرا	״	״			
عبدالرحمان ولد عبدالغنی	کھڈیاں	״	موجو ولد نتھو	״	״	برکت علی ولد رمضان	״	״			

ذیل کی کتب کارخانہ البدر سے ملسکتی ہیں۔ اور ایک خاص ضرورت کی وجہ سے بعض کتب میں رعایت ہے،

کتاب	قیمت
مجموعہ ازالۃ الوسواس۔ مناظرہ مولوی محمد احسن صاحب امروہی۔ بمقابلہ مولوی احمد علی صاحب۔ میرٹھ	۴؍
تفسیر القرآن بالقرآن۔ مصنفہ ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب احمدی۔ اس سلسلہ کے مذاق کی یہ ایک ہی کامل تفسیر سورت ہے	۱؍
شرح ترمذی۔ بزبان عربی۔ جلد اول دوئم	للعہ
سیرت مسیح موعود علیہ السلام۔ مصنفہ مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی	۲؍
جلسۂ اعظم مذاہب کی رپورٹ جو کہ ۱۸۹۶ء میں مقام لاہور میں اور حضرت مسیح موعود کا مضمون حسب پیشگوئی بالا رہا	۳؍
عسل مصفّٰی۔ وفات مسیح اور حضرت مسیح موعود کے اثبات دعاوی کے متعلق ایک جامع کتاب	۲؍
الفرقان۔ مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب امروہی بجواب البرہان	۳؍
صیانۃ القرآن ״ در رد فرقہ چکڑالوی	۴؍

رعایتی قیمت کی کتابیں۔

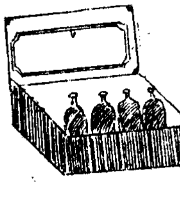
ایک خاص ضرورت کی وجہ سے قیمتوں میں رعایت ہے ناظرین

کتاب	قیمت اصلی	قیمت رعایتی
تفسیر سورہ جمعہ	۴؍	۲؍
شہادت القرآن	۴؍	۳؍
نورالقرآن حصہ اول	۳؍	۲؍
اعجاز احمدی درذکر مباحثہ۔ مصنفہ حضرت اقدس	۳؍	۲؍
سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب	۱؍	۱؍
طب روحانی علم مسمریزم	عم	۱۲؍
تحذیر المومنین۔ مصنفہ فضل امروہی	۸؍	۴؍
سواء السبیل ״	۳؍	۱؍
اعلام الناس ״	۶؍	۳؍
کشف الالتباس ״	۱؍	..؍
ایقاظ النائمین ״	۱؍	
موعظہ حسنہ ״		
سرالشہادتین ״	۱؍	
قول الفصیح۔ مصنفہ ہدایت اللہ شاعر	۱؍	
عاقبۃ المکذبین	۱؍	

کتاب	قیمت
شہادت آسمانی حصہ اول و دوئم	۲؍
السر المکتوم	۵
رویائے صالحہ	۲؍
اعجاز احمدی	۱؍
سلاسل الفضائل عربی۔ اردو	۲؍
سلاسل التعلیم۔ عربی	۱؍
سیرت النبی	..؍
الہامی دعا اسم اعظم	..؍
وفات مسیح پنجابی نظم	۲؍
پنجابی کاسنت	۱؍
نظم برائے مستورات	۱؍

نوٹ مذکورہ بالا کتب کے علاوہ اور جو کتب اس کارخانہ کی معرفت طلب کیجا دینگی۔ ان پر کم از کم اور نیز فی روپیہ ۲ کمیشن وضع کیا جاتا ہے۔ اور قیمت مندرجہ علاوہ محصولڈاک ہے

جمعہ ... [illegible]



اعلیٰ درجہ کا مصفّی اور مقوی سارساپریلا یعنی عجیب و غریب چہار جوہر

چہار جوہر یعنی طلسمی اور حکمی مصفیاتِ خون اور مقویاتِ بدن کا مجموعہ ہر ایک بکس چہار جوہر کی چاروں شیشی کی دوائیں بگڑے ہوئے خون کو نہایت صاف کر کے تمام خونی اور جلدی بیماریوں کو جڑ سے دفع کرتی اور سر سے پیر تک ہر طرح کی طاقت بخشتی ہیں چار سو چار دوائیوں کا ست اور جوہر فی شیشی ۸ خوراک چاروں شیشیوں میں ۳۲ خوراک یعنی ۳۲ روز کے استعمال میں مرد اور عورت لڑکے اور بوڑھے سب کو تمام عمر کے لئے صحیح و سالم اور چست اور چالاک بنا دیتا ہے۔ شیشی نمبر ایک جوہر عشبہ وغیرہ۔ شیشی نمبر ۲ جوہر چرائتہ وغیرہ۔ شیشی نمبر ۳ جوہر شاہترہ وغیرہ۔ شیشی نمبر ۴ چوب چینی کا جوہر وغیرہ۔ چہار جوہر اپنے استعمال کنندہ کو ہیضہ۔ طاعون۔ کھانسی۔ بخار و پیچش و اسہال سے ہمیشہ محفوظ رکھتا ہے۔ آتشک۔ سوزاک۔ گنٹھیہ۔ خارشت۔ داد۔ اگوت۔ پھوڑا۔ پھنسی سفید داغ۔ جذام۔ کوڑھ۔ ناسور۔ کنٹھ مالا۔ بواسیر۔ نواسیر۔ پیچ۔ سوکھنڈی وغیرہ کے فسادات کو ہمیشہ کے لئے صاف کر دیتا ہے۔ ۳۲ خوراک کی چاروں شیشیاں ایک ٹین بکس میں مقفل کر کے مع کنجی و کاغذ طریق استعمال کے خریداران کو دیجاتی ہیں۔ قیمت فی بکس آٹھ روپیہ۔ پیکنگ و محصولڈاک ایک روپیہ چھ آنہ۔

اکسیر حیات یعنی نمک نباتات

... جڑی بوٹی اور تمام مفید دوائیوں کے اور میووں کے ست اور جوہر سے کیمیاوی طور پر ترکیب دیکر بڑی محنت اور جانفشانی سے یہ نمک تیار کیا گیا ہے۔ اول درجہ کا مقوی معدہ ہاضم غذا و دافع قبض و ریاح ... پیدا کرنے والا۔ اور خون صالح پیدا ... کر کے از سر نو طاقت بخشنے والا۔ اور کتنے ہی دنوں کا پرانا طحال اور بخار یا ورم جگر ہو بہت جلد دفع کر کے صحت و تندرستی کا ہمیشہ قائم رکھنے والا مرد اور عورت ... والد و تناسل کا مادہ پیدا کرنے والا ہے۔ بے اولادوں اور بانجھ عورتوں کو ایک بڑی بوتل استعمال کر کے فضل خدا کا امیدوار رہنا چاہئے۔ قیمت فی شیشی ۱۶ خوراک ایک روپیہ پیکنگ و محصولڈاک ۶/ ... دو تین شیشی یا چار شیشی ... شیشی للعہ پیکنگ و محصولڈاک وغیرہ۔ علاوہ قیمت فی بوتل جسمیں ۱۲۵ خوراک یعنی آٹھ شیشی نمک رہتا ہے۔ پانچ روپیہ۔ محصولڈاک و پیکنگ ... آپ بھی تجربہ کیجئے۔ اور فائدہ اٹھایئے۔ اسے معمولی نمک نہ سمجھئے۔ یہ نمک امراض ذیل میں بھی فائدہ بخشتا ہے۔ دائمی قبض۔ بدہضمی۔ پیٹ میں درد اور نفخ ہونا۔ کمی اشتہا یعنی بھوک کا نہ معلوم ہونا۔ طحال یعنی تاپ تلی۔ ضعف ... غذا کا بخوبی ہضم نہ ہونا۔ اور بار بار پاخانہ ہونا۔ وبائی امراض مثل ہیضہ و تخمہ۔ پیچش اسہال۔ درد گردہ۔ درد قولنج۔ درد کمر۔ وجع مفاصل یعنی گنٹھیہ۔ درد سر۔ کھانسی۔ دمہ۔ ضعف دماغ۔ ضعف بصارت۔ کمی باہ یعنی نامردی۔ جریان ... پتلی ہو کر بہنا۔ سوداوی امراض مثل آتشک سوزاک اور جلدی امراض مثل خارشت۔ سفید داغ۔ اور عورتوں کے اچھی طرح نہ آنے خون ماہواری۔ حباد گواہ وغیرہ کو بھی فائدہ بخشتا ہے۔ بچوں کے دانت نکلنے کے ایام میں نہایت ہی مفید ہے ... کو قوت اور فرحت بخشتا ہے۔ طبیعت کو خوش اور بشاش رکھتا ہے۔ فکر اور تردد کو دفع کرتا ہے۔ خاص کر معدہ اور جگر کی تمام خرابیوں کو دور کر کے اسکی اصلی قوۃ اور حرارت کا محافظ رہتا ہے۔ ہیضہ اور طاعون کے زمانہ میں اس کا استعمال اکسیر ہے۔ اگر احتیاط و التزام کے ساتھ ایک پوری بوتل اس نمک کی استعمال کیجاوے تو قریب ڈھائی سیر کے تازہ اور صاف نیا خون اور گوشت عمدہ دوران میں پیدا ہو سکتا ہے۔ جسسے ہر طرح کی نئی طاقت اور قوۃ یقیناً پیدا ہوگی یہ امر مسلم ... بیماریاں معدہ کی خرابی کے سبب پیدا ہوتی ہیں۔ اس لئے اس کا نام اکسیر حیات رکھا گیا کیونکہ پوری ایک بوتل کے استعمال کرنے سے معدہ میں اشتہا و ہضم کی قوۃ ہاضمہ پیدا ہوتی ہے کیسی ہی سستی اور کمزوری اور لاغری ہو ... ہو جاتا ہے۔ اور ایک نیا رنگ و روپ پیدا ہوتا ہے۔ گویا از سر نو زندگانی حاصل کرتا ہے۔

طاقت پیدا کرنے کی عمدہ دوا یعنی معجون تقویت

یہ دوا سر سے پیر تک ہر طرح کی نئی طاقت پیدا کر کے انسان کو ... اور دل و دماغ اور گردہ یعنی اعضائے رئیسہ کی تقویت کے لئے اکسیر ہے۔ فسادات نزلہ و زکام کو قطعاً بند کر کے دل اور دماغ میں اول درجہ کی طاقت پیدا کرتی ہے ... بکس جسمیں ۳۰ خوراک دوا رہتی ہے پانچ روپیہ۔ پیکنگ و محصولڈاک ۱۰/

گنٹھیہ کی اکسیر دوائی یعنی روغن اوجاع

کیسی ہی سخت تکلیف وہ گنٹھیہ یا عرق النساء یا درد کمر یا درد شانہ وغیرہ ہو۔ چند روز اس تیل ... درد و ورم اور تمام تکلیفات اور بالکل رفع ہو جاتی ہیں۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔ پیکنگ و محصولڈاک ۶/

آنکھوں کیلئے نئی روشنی یعنی سرمہ نوری

اصلی ماميرا اور دیگر بہت مفید و مقوی البصر ادویات و مُحلّل ... سے تیار کیا جاتا ہے۔ جالا۔ ماڈا۔ پھولی۔ دھند۔ غبار۔ ناخونہ۔ رتوندی۔ پڑبال۔ کھجلی۔ پانی کا بہنا۔ سرخی چشم۔ درد۔ کھٹک۔ تیرہ غرض آنکھوں کی کل بیماریاں دفع کر کے آنکھوں میں نوجوانوں کی طرح نئی روشنی از سر نو پیدا کرتا ہے ... استعمال سے آنکھوں کی روشنی کو تمام عمر کے لئے قائم رکھتا ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔ پیکنگ و محصولڈاک ۴/

دانتوں کی صفائی اور مضبوطی کیلئے اعلیٰ درجہ کا مقوی دندان و خوشبودار منجن

... دانت اور آنکھ انسان کی زندگی کا مزہ ہے۔ اگر انمیں کوئی خرابی آئی تو پھر زندگی کا لطف نہیں اس لئے ہر شخص پر انکی درستی اور حفاظت نہایت ضروری ہے اور لازمی ہے۔ اس منجن کو آپ چند روز ملئے پہلے اپنے دانتوں کی صفائی اور مضبوطی کو ... دیکھئے کیسا ہی ... ہو ... ہو جانے گا۔ اور تمام دانت موتی کی طرح چمکنے لگینگے۔ دانتوں کے کھوکھلے پن اور مسوڑھوں کے ورم اور درد اور خون و بدبو ... اور منہ و زبان کے ... کو دفع کرنے کیلئے یہ منجن اکسیر ہے۔ قیمت فی بکس آٹھ آنہ۔ پیکنگ و محصولڈاک ... علاوہ انکے آتشک سوزاک جریان۔ پیچش۔ اسہال۔ کھانسی۔ دمہ۔ بواسیر۔ ریگ مثانہ۔ طحال۔ خارشت۔ اختلاج قلب۔ سفید داغ۔ داد۔ بہرہ پن کی دوا۔ زخم۔ پھوڑے کے لئے مرہم وغیرہ بہت مخصوص ... دوائیں اس دواخانہ میں موجود ہیں جن کا تجربہ عرصہ دراز سے تمام ہندوستان میں نہایت کامیابی کے ساتھ ہو رہا ہے۔ دو پیسے کا ایک ڈاک ٹکٹ بھیجکر بڑی فہرست اس دواخانہ کی منگا کر ملاحظہ فرمایئے جسمیں کل ... کا تفصیلی حالات مع طریق استعمال و سارٹیفکیٹ وغیرہ کے درج ہیں۔ آپ اپنا نام پتہ۔ ڈاکخانہ خوب صاف لکھیئے اور اگر کوئی ریلوے سٹیشن نزدیک ہو۔ تو اس کو بھی لکھیے۔ ہمارا پتہ یہ ہے۔ حکیم شیخ ولی محمد اینڈ کمپنی اکسیر اعظم۔ میڈیکل ہال۔ مقیم گنج۔ شہر بنارس۔ نوٹ۔ ہم کو مندرجہ مذکورہ بالا دوائیوں کی اشاعت کے لئے ہندوستان میں ہر جگہ ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ جو صاحب چاہیں۔ خط بھیجکر فیصلہ ...

راستی کا اظہار

کارخانہ کو بدگمانی سے بچانے کیواسطے صرف ایک عمدہ ذریعہ نکالا ہے کہ ہر ایک دوا کا نمونہ صرف پوسٹ کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے۔ اور کارخانہ ہذا اس کے محصول کا بھی متحمل ہو۔

سونے چاندی کی گولیاں۔

یہ حبوب اسم باسمی اعلیٰ درجہ کا مقوی۔ دل و دماغ معدہ باہ میں زوال پوشیدہ کارروائیوں سے جو کہ خود کردہ بے اعتدالیوں سے پیدا ہوتی ہیں لاثانی دوائیں۔ یہ حبوب خاص کر حلق میں اترتے ہی اپنا اثر کرتی ہیں اور

بالعموم بے اولاد کو با اولاد اور کمزور کو دلاور اور جوان کو طرحدار اور بوڑھے کو باکار بنانے میں اکسیر ہیں۔ قیمت حبوب صرف عہ

سرمہ نورانی

یہ سرمہ صرف میرہ کا ہی نہیں ہے بلکہ دیگر مشک سرد اور لمبی لمبی ادویات مخلوط کر کے تیار کیا ہے جو امراض چشم کو فوراً دفع کرتا ہے اور جالا۔ پھولا۔ دھند۔ غبار۔ شبکوری۔ ناخونہ وغیرہ امراض دیرپا کو فوراً اڑا دیتا ہے۔ بینائی کا حافظ اعلیٰ درجہ کا ہے ہماری تعریف پر خیال نہ کیجئے۔ المشتہر حکیم سرفراز حسین و محمد حسین پروپرائٹر کارخانہ احمدیہ بلبگڈہ ضلع دہلی

[illegible]

کشف الاسرار در ظہور کرشن اوتار

یعنی حضرت مسیح موعود کے دعوی کرشن اوتار کے دلائل و ثبوت میں ایک رسالہ مولوی محمد احسن صاحب امروہی تصنیف فرما رہے ہیں درخواستیں دفتر البدر میں آویں

مطبع انوار الاسلام قادیان میں باہتمام منشی محمد افضل چھپکر شائع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم | دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُسے قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی کو ظاہر کر دے گا | نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

آئینہ ہے یہ نور سحر کا
عکس ہے یہ رخ محمد کا

چودھویں کا ہے چاند یہ البدر
فیض ہے یہ غلام احمد کا

ای جہان منتظر خوش باش کامد دلستان
آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

طلع البدر علینا من ثنیۃ الوداع
وجب الشکر علینا ما دعی اللہ داع



نمبر ۵	نوٹ: بیعت کا اشتہار حضرت امام الزمان نے ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ کو دیا تھا اور نمبر ۵ دسمبر ۱۹۰۲ء سال ہے میں جبکہ البدر نے پوری معنوں کے ساتھ اس چودھویں سال کی یادگار میں اپنا حصہ کی فتح و نصرت کا زمانہ طلوع ہو	جلد ۲

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن سوے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او با شیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

مانند نو شیم ہر بے کہ ہست
زد شدہ سیرابے سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جا بود

ما ز وے یا بیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال
آن نہ دستے قول او در جان نست
ہر چہ زو ثابت نشود ایمان ماست

از ملائک و از خبر ہائے معاد
ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق تا تمام ہست
منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
یکدم ہوری از ان و شن نتاب
نزد ما کفر است و خسران تباب

دس شرائط بیعت

اوّل: بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا۔

دوم: یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔

سوم: یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔

چہارم: یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔

پنجم: یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ ...... وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اسکی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ آگے قدم بڑھائیگا۔

ششم: یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا۔ اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔

ہفتم: یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔

ہشتم: یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔

نہم: یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔

دہم: یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دے کر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے

اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ۔ (۳ بار) آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ (۳ بار) رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین ثم آمین

پھر اس کے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

شرح اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	لعہ	صہ	سہ	ططہ	ص
پورا کالم	سہ	عسہ	عہ	سے	ہے
نصف کالم	عسہ	عہ	ہے	ص	عہ

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یکبار
ربع کالم	عسہ	ہے	ص	لے	عہ

ایک صفحہ کے لئے فی سطر کالم ۱؎ لیکن عشرہ سے کم اجرت نہیں لیجاتی ضمیمہ کی اجرت علاوہ اخراجات مطبع و کاغذ وغیرہ فی صد ی ۸؎ ہے۔

عوام سے قیمت ۲؎ سالانہ ہے۔ اوقات اشاعت اخبار کارخانہ کی ملکیت ہے۔ حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ ایک ماہ میں ۴ بار یا ۳ بار ضرور رہے۔

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے حالات و خبریں

۲۸ جنوری ۱۹۰۵ء

حضور علیہ السلام فجر کے وقت تشریف لائے تو چند ایک احباب نے شرف بیعت حاصل کیا۔ بعد ازاں حضرت مولانا عبد اللطیف صاحب شہید علیہ الرحمۃ کی جماعت مریدین کا تذکرہ ہوتا رہا۔ کہ اب بعض لوگ ان میں سے آکر بیعت کرتے جاتے ہیں اس پر حضور علیہ السلام نے اظہار مسرت فرمایا۔ کیونکہ اس طریق سے ان کے وحشیانہ خیالات کی خود بخود اصلاح ہو رہی ہے۔

۳۰ جنوری ۱۹۰۵ء

ظہر کے وقت جب حضور علیہ السلام تشریف لائے تو آپ کی طبیعت درست تھی مگر واپس جاتے ہوئے فوراً ہی درد گردہ کی نوبت شروع ہوئی اور تکلیف بڑھتی گئی لیکن مناسب علاج اور تدارک کرنے سے بحمد اللہ کہ سہ... نہ بڑھی اور رفتہ رفتہ آرام ہو گیا۔ اور اسی وجہ سے آپ ۳۱ جنوری کو بھی باہر تشریف نہ لا سکے۔

یکم فروری ۱۹۰۵ء

ظہر کے وقت حضور علیہ السلام تشریف لائے تو ذیل کے الہامات و رؤیا سنائے

الہام۔ ۱۔ انی لاجد ریح یوسف لولا ان تفندون

۲۔ انی مع الروح معک و مع اھلک

رؤیا۔ ایک کاغذ دکھایا گیا جس پر ... اور فارسی خط میں ہے اور سب انگریزی لکھا ہوا ہے ... سب دیدیا جاوے گا اس کے بعد سردی یا شدت کا ذکر رہا کہ رات کو برف جم گئی اور اکثر لوگ ان ... بنا کر کھاتیں جس سے اکثر بیمار ہو گئے ہیں اسلئے آپ نے فرمایا کہ اس کا استعمال اس موسم میں بہت مضر ہے

برکت چاہنا۔ ایک شخص نے بیعت کی اور درخواست کی کہ تبرکاً مجھے کچھ پڑھا دیا جاوے جسے میں پڑھتا رہا کروں حضور علیہ السلام نے اپنی زبان مبارک سے اسے سورہ الحمد ساری پڑھا دی۔

۲ فروری ۱۹۰۵ء

حضرت اقدس سیر کو تشریف لے گئے۔

۳ فروری ۱۹۰۵ء

حضرت اقدس نے بباعث شدت سردی کے ظہر اور عصر کی نمازیں جمع فرمائیں

مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کا نیا انتظام

بھائیوں کو معلوم ہے کہ کچھ عرصہ سے مدرسہ کا انتظام جناب محمد علی خانصاحب رئیس مالیر کوٹلہ کے زیر اہتمام تھا خانصاحب موصوف نے محنت اور سعی سے جہانتک خدا نے انہیں موقعہ دیا اور توفیق بخشی اسکو چلایا بعض مصالح اور مجبوریوں کے سبب سے خانصاحب کو قادیان سے باہر رہنا ضروری معلوم ہوا اس لئے وہ مدرسہ کا انتظام اور نگرانی جیسے کہ چاہئے نہیں کر سکتے تھے اور یہ امر ان کی طبیعت پر شاق تھا کہ وہ اس طرح ان فرائض کے ادا کرنے سے قاصر رہتے جنہیں وہ نہایت ضروری سمجھتے تھے حضرۃ اقدس حجۃ اللہ امام علیہ السلام نے ان کی تکلیف اور مجبوریوں پر نظر کر کے انہیں اس بارگراں سے سبکدوش فرمایا اور مدرسہ کا انتظام پھر ایک کمیٹی کے سپرد کیا جس کے ممبر صاحبان ذیل ہیں۔ مولوی نور الدین صاحب۔ مولوی محمد علی صاحب۔ شیخ یعقوب علی صاحب۔

ہو رہا ہے خاکسار رونق ...

ایک نہایت ضروری بات جس پر تمام قوم کو توجہ کرنی چاہئے یہ ہے کہ مدرسہ کیلئے مستقل سرمایہ کی ضرورت ہے بعض اوقات ایسے اوقات پیش آجاتے ہیں کہ قیام مدرسہ کی صورت دشوار معلوم ہوتی ہے اسمیں شک نہیں کہ مومنین کے کام ابتدا میں ایسی شکلیں اختیار کرتے ہیں کہ انکی نسبت کامیابی کی پیشگوئی کرنا مادیین کی نگاہ میں دور از کار امر معلوم ہوتا ہے مگر آخر کار خدا تعالیٰ کی نصرتیں حسب وعدہ انکی پیشگیری کرتی اور ان کے بگڑے ہوئے کاموں کو زمینی تدبیروں کے کاموں سے بڑھکر سنوار دیتی ہیں کیا ہی مبارک اور ایمانوں کو بڑھانیوالی تقریر فرمائی حضرت امام علیہ السلام نے اس سے اگلے دن جبکہ مدرسہ کو اپنے خدام کے سپرد کیا فرمایا۔ اسوقت جو مالی مشکلات ہیں ان کے لحاظ سے منتظمین کو ... نہ ہونا چاہئے۔ دیکھو سکھوں نے کتنا سرمایہ جمع کر لیا اور دکھایا ہے کہ انکے مدرسہ کی بنیاد مستحکم ہو گئی ہے۔ جب یہ حال ہے اس قوم کا ترقی زمینی اسباب کی بناء پر اور زمین پر ہے تو ہماری ترقی جو خدا تعالیٰ کے وعدوں کے موافق اور آسمان پر لکھی جا چکی ہوئی ہے اس سے کبھی ناامید نہیں ہونا چاہئے اور فرمایا ہمارے تمام کاروبار کا ذمہ وار اللہ تعالیٰ ہے اور اس کا وعدہ ہے کہ تمام برکاو قول کو ہماری راہ سے اٹھا دیگا کوشش کرو اور کوشش سے نہ تھکو اور نہ ہارو۔ خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ اسباب اور جائز وسایل کو مضبوط پکڑو اور دعائیں بھی کرو وہ اپنے وعدوں کے موافق خود سب کچھ کر دے گا۔

اسوقت نہایت ضروری بات یہ ہے کہ دو ہزار روپیہ ہمارے پاس موجود ہو اور یہ یکمشت چندہ سے بہت جلد جمع ہو جاوے اور ماہوار چندہ باقاعدہ ہو اور کوئی بھی احمدی جماعت کا چندہ سے باہر نہ رہے خواہ کتنی ہی قلیل مقدار اپنے ذمہ لے۔

بہت دھیج اور پھیلا کر لکھنا ضروری نہیں مناسب وقت کے تقاضا مصلحت یہ ہے کہ ہمارے بھائی ہر ایک کام سے اسے اہم سمجھکر ہمت باندھ لیں اور ہر شہر میں کاروائی کرکے قوم اور خدا تعالیٰ کے نزدیک ثواب اور اجر کے مستحق ہوں آخر میں اللہ تعالیٰ کی جناب میں دعا ہے کہ وہ ان چندوں میں اپنی طرف سے برکت رکھ دے اور قوم کو دلوں کو اس کار خیر کیطرف منصرف کرے اور ان کے قلوب میں الہام کرے کہ ایک دفعہ ہی غفلت کو چھوڑ کر پوری سعی میں لگ جائیں آمین۔ خاکسار عبد الکریم

(نوٹ) مدرسہ کے متعلق روپیہ بنام سپرنٹنڈنٹ مدرسہ آنا چاہئے ؛

بقایا داران اخبار بقایا کی صفائی کی طرف متوجہ ہوں ہمارے دوستوں کے معاملات کی بنا حسن و احسان پر ہونی چاہئے جن لوگوں نے اپنی حسابات صاف اور بے باق کئے ہیں یہ ان کا احسان ہے کہ ان کے ناموں کے ذریعہ بقایا دار احباب تک اخبار پہنچ رہا ہے اس لئے جن صاحبان نے خاص اوقات ادائی زر کے مقرر کئے ہیں وہ ادائی قیمت کے لئے ملیار رہیں اور جن کی طرف گذشتہ سال کا بقایا ہے وہ صفائی کریں۔

سردی کی شکایت ہر جگہ پائی جاتی ہے قادیان میں بھی یہی حال ہے اصل عملہ کام کرنے سے جی چراتا ہے۔ خداوند کریم اپنا فضل کرے۔

شہر احمدی

ادعیہ قرآن شریف۔ ایک خاص وجہ سے ۲۱ نمبر کے ساتھ ارسال ہو سکیں انشاءاللہ آئندہ ہر دو نمبر کے ہمراہ ضرور ارسال ہوں گے میر دوست قاضی ظہور الدین صاحب احمدی اکمل آف گولیکی ضلع گجرات نے ان کا ترجمہ نظم میں کیا ہے اور کارخانہ کو مفت عطا کیا ہے چنانچہ کارخانہ نے خریداران البدر کو بھی مفت دیا ہے۔

کتابی سلسلہ جو کہ اخبار کے ہمراہ شروع ہے یہ صرف اسوقت تک ناظرین البدر کیخدمت میں پیش ہوتا جب تک کہ ادعیہ القرآن شریف ... ختم نہیں ہوتیں اسکے بعد یہ سلسلہ صرف ان بعض ... محدود ہو جاویگا جو کہ تین پیسہ ... چندہ ادا کریں

درخواست دعا

۱۔ حضرۃ مولانا نور الدین صاحب نے چند یوم ہوئے کہ درس قرآن میں خصوصیت سے اپنے لئے دعا کی توجہ دلائی فرمایا کہ مجھے سخت تکلیف ہے دوسرا اسے معلوم نہیں کر سکتا میں ... متواتر دو ہفتہ سے آپ کیلئے اور مفتی صاحب اور دیگر بعض احباب کیلئے دعا کرتا ہوں امید ہے کہ ناظرین بھی ضرور خاص طور سے دعا کیطرف متوجہ ہوں گے۔

۲۔ مفتی محمد صادق صاحب بھی ابھی تک پوری صحت یاب نہیں ہیں امید ہے قابل ہیں کہ مفتی صاحب کو حسن طور پر بجا لا سکیں اسلئے ان کے لئے بھی دعا کی ضرورت ہے۔

۳۔ مولوی فضل حق صاحب نہتا ... اپنے چچا اور منشی نواب الدین صاحب اپنی ہمشیرہ کی صحت کیلئے ... علیخان صاحب میاں میر سے دعا کی درخواست کرتے ہیں

۴۔ خاکسار منیجر و ایڈیٹر اپنے کارخانہ میں برکت و اخلاص کی دعا چاہتا ہے۔ خدا عند اللہ قبول ہو کر حق اللہ کی مدد آ جاوے ہوں۔

قاضی نظیر حسین صاحب تحصیلدار ... حقوق اخوۃ کی بنا پر ... احمدی خاتون کیلئے کارخانہ کیطرف سے نصف قیمت پر ... درخواست تحریر کرتے ہیں کہ مساۃ مذکورہ کو اسکی نصف قیمت واپس دیدیجاوے اور سالم قیمت مجھ سے وصول کر لیجاوے خدا تعالیٰ اس احسان کی جزا خیر ان کو عطا کرے ؛

محمد وزیر صاحب سکندر آباد دکن سے تحریر کرتی ہیں کہ میں اس اللہ کا شکر گذار ہوں جس نے ہماری رہبری کیلئے آج موعود مہدی بھیجا ہے کو ارسال کیا میں اس سلسلہ احمدیہ کے فیض سے ہدایت میں داخل ہونا منظور کرتی ہوں بیعت کنندوں میں میرا نام لکھا جاوے۔

استفسار مسئلہ۔ محبی محمد صادق شاہ احمدی کشمیر سے استفسار کرتے ہیں کہ ہمارے ہاں میت کو سوقت جبکہ غسل و کفن و دفن وغیرہ اس کے توشہ کیلئے مہیا ہو اور قرآن لیکر چند ایک آدمی ایک دوسرے کو ہاتھ میں دیکر گناہوں کا کفارہ کرتے ہیں جسے پنجابی میں اسقاط کہتے ہیں نہ ہونے دفن کرنا میت معیوب خیال کرتے ہیں۔ اس مسئلہ کا کیا حکم ہے

جواباً اطلاع ہے کہ یہ بالکل غلط اور باطل اعتقاد ہے اور اسکی کوئی نظیر قرآن و احادیث میں نہیں پائی جاتی یہ سب حیلے حوالے علماؤں کے اپنی شکم پری کے نکالے ہیں اور بدعت ہیں جن سے مومن کو پرہیز چاہئے آپ ان کے ... ہیں اور اپنی قوم کیلئے دعا اور پند و نصائح سے کام لیں کہ ان ظلمتوں سے ان کو نجات ہو

مولوی محمد احسن صاحب احمدی فاضل امروہی۔ امروہہ سے تحریر کرتے ہیں کہ مسجد کے متعلق مقدمات عدالت میں دائر ہیں جنکی تاریخ ۸ و ۱۹ فروری ہے دعا کی جاوے کہ نصرت اور فتح حق کی ہو۔

درس قرآن سے کچھ

سورہ ھود رکوع نمبر ۴

ہم نے مختصر نوٹ درس قران شریف سے درج کئے ہین۔ اگر آپ حقیقتاً ان سے مستفید ہونا چاہتے ہین۔ تو اول قرآن شریف کا وہی رکوع کہولکر مطالعہ کیجئے۔ اور ان نوٹوں سے مدد لیتے جایئے۔ جو اشکال اور شبہات پیش آوین۔ اُن سے بذریعہ خط اطلاع دیوین۔ تا اُن کا حل اخبار مین دیا جاوے۔

واوحی الی نوح انہ لن یؤمن من قومک الا من قد امن فلا تبتئس بما کانوا یفعلون ○

فلا تبتئس — یعنے جو محنت تبلیغ حق مین اور انذار مین تو نے کی ہے۔ اور اس کے مقابل پر جو کچھ یہ لوگ کر رہے ہین۔ تو ہرگز مایوس نہ ہو۔ کہ تیری محنت اکارۃ نہ جاویگی۔

فانا نسخر منکم کما تسخرون — ث کے معنے اس مقام پر ایون کہ۔ اور اتنی سے کہ ہین یعنے ہم بھی تمہاری عقلوں پر ہنسنے والے ہین۔ کیونکہ تم ہمین ہنستے ہو۔ یا ہم اسیقدر تم پر ہنستے ہین۔ جسقدر تم ہنستے ہو قوم کے سردار اس لیئے ہنستے تھے۔ کہ پانی کا تو نام و نشان نہیں ہے۔ تو یہ کشتی کیوں بن رہی ہے۔ کیا خشکی پر چلیگی۔ اور چونکہ ان کو وہ آنکھ حاصل تھی۔ اس لئے نوح ان کی کم عقلی پر ہنستا تہا۔

عذاب مقیم — یعنے جب وہ عذاب آجاویگا۔ تو ٹلیگا نہین۔

نوح علیہ السلام کی قوم دجلہ اور فرات کے نواح مین موجود تھی۔ وہاں ایک مقام کے کہنڈرات اب تک موجود ہین۔ جس کا نام نینوہ ہے۔ موصل کے قریب پہاڑیاں ہین۔ ان کے دامن مین یہ شہر آباد تہا۔ دونوں طرف چونکہ دریا تہا۔ اس لئے زمین نہایت سرسبز اور بارآور تھی۔ مذہب اس قوم کا بت پرستی تھی۔ جس سے نوح علیہ السلام منع کرتے تھے۔

موجودہ موصل کے آثاروں کی طرف اشارہ ہے۔

تنور — کے معنے بہت ہین۔ اور سب ہی اس جگہ چسپان ہو سکتے ہین۔ (۱) زمین کی سطح پس فار التنور کے معنے ہوئے۔ سطح زمین پر پانی بہ نکلا۔ (۲) اونچی جگہ۔ معنے ہوئے اونچی جگہ سے پانی نیچے آنے لگا (۳) رات کا پچھلا پہر جب صبح صادق قریب ہوتی ہے۔ اور اکثر ان اوقات مین عذاب الہٰی نازل ہوا کرتا ہے۔ اور ...

زوجین اثنین — ہر ایک شے کا ایک ایک جوڑا۔ یہ مراد نہین۔ کہ کل روئے زمین کے جانوروں اور مویشیوں کا جوڑا ایک ایک لیا۔ بلکہ قرینہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ چونکہ ایک کشتی مین گذران کرنی تھی۔ اور خدا معلوم۔ اس نے کہاں جاکر ٹھہرنا تہا۔ اس لئے ہر ایک ضرورت کے لحاظ سے ایک ایک جوڑا رکھ لیا۔ چونکہ اللہ تعالےٰ نے اس جگہ تفصیل نہیں دی۔ اس لئے تفصیل لکھنی یا طلب کرنی ضروری نہیں ہے۔

اھلک — یعنے مسلمان خویش و اقارب

الا من سبق علیہ القول — اس سے اشارہ کفار کیطرف ہے جن کا تعلق برادری یا قومیت کا نوح علیہ السلام سے تہا۔ جاننا چاہئے کہ ان کو اپنے ہمراہ مت لے۔

ابنہٗ — ابن سے مراد نوح کا حقیقی بیٹا نہیں ہے۔ بلکہ نوح کی بیوی کا ایک لڑکا جو اس کے اول خاوند سے تہا۔ وہ مراد ہے۔ چنانچہ آگے لیس من اھلک کہکر صاف کر دیا ہے۔ کہ تیرے اپنے خویش و اقارب سے وہ نہیں ہے۔ اور پہر وعدہ تو مومن خویش و اقارب کی حفاظت کا تہا۔ اور مومن بھی نہ تہا۔ کہ اللہ تعالےٰ اس کے عمل غیر صالح کی شہادت دیتا ہے۔

یارض ابلعی ماءک ویسماء اقلعی — اسے زمین تو پانی کو جذب کرلے اور یہ زمین کا فعل ہے۔ کہ جب اس پر پانی ہو۔ تو وہ آہستہ آہستہ جذب کرلیتی ہے۔ اور اے بادلو۔ پھٹ جاؤ۔

انت احکم الحاکمین — نوح علیہ السلام فرماتے ہین۔ کہ تیرا وعدہ تو حق ہے۔ کہ ضرور پورا ہوتا ہے۔ لیکن میرا لڑکا تو نہین بچا۔ حالانکہ میرے خیال میں اس کے بچانے کا وعدہ تہا۔ لیکن چونکہ تو مالک اور حاکم ہے۔ اس لئے سر نیاز خم ہے۔ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ بعض اسرار الہٰی کو خود انبیاء بھی نہین سمجھتے۔ اور پہر دعا سے خدا سے تفہیم طلب کرتے ہین۔ یہ سچی بات ہے۔ کیونکہ اگر ان کا علم بھی خدا کے علم کی طرح محیط ہو۔ تو پہر خدا مین اور ان مین فرق کیا ہو گا۔ چنانچہ اگلی آیت مین نوح کو بتلا دیا۔ کہ وہ لڑکا اس وعدہ مین شامل نہ تہا۔

رب انی اعوذبک ان اسئلک ما لیس لی بہ علم .... الخ — اس آیت مین ایک سر ہے۔ کہ انبیاء لوگ کبھی دعوی نہیں کیا کرتے۔ کہ مین آئندہ ایسا نہ کرونگا۔ بلکہ ہمیشہ ترسان لرزاں رہتے ہین۔ کہ شاید ہم سے کہین یہ کام نہ ہو جاوے اس لئے اللہ تعالےٰ کی بے نیازی اور کبریائی کو مدنظر رکھ کر دعا کے پیرایہ مین کلام کرتے ہین۔ کہ مین رب کی پناہ مانگتا ہون۔ اس بات سے کہ جس کا مجکو علم نہین۔ وہ مانگوں

اُمم ممن معک وامم سنمتعھم — اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ نوح کا طوفان کل روئے زمین پر نہ تہا۔ بلکہ ایک محدود جگہ پر تہا۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ تیرے ساتھ جو گروہ ہے۔ اور اُسپر اور نیز اور گروہوں پر برکت اور سلامتی ہے

تلک من انباء الغیب نوحیھا الیک ما کنت تعلمھا انت ولا قومک — یہ ایک پیشگوئی ہے۔ کہ اس مین ایک غیب کی خبر ہے۔ جو ہم نے تیری طرف وحی کی ہے۔ تجھے اور تیری قوم کو اس کا علم نہ تہا۔ وہ خبر یہ ہے۔ کہ تو بھی اپنے زمانہ کا نوح ہے۔ اور تو نے قوم کو عذاب کی خبر دی ہے۔ اور قوم نے تجھے ایک اپنے جیسا آدمی (بشر مثلنا) اور تیری جماعت کو رذیل جانا ہے۔ اور ان کے صاحب فضل ہونے سے انکار کیا ہے۔ اور تمہارے الہامات اور کشوف و رویا کی تکذیب کی ہے۔ پس ان پر بھی قوم نوح کیطرح عذاب آنے والا ہے۔ تو نے جو کشتی تقوا اور ایمان کی طیار کی ہے۔ جو اس میں بیٹھے گا۔ وہ بچ جاویگا۔ اور جیسے نوح کے وہ خویش و اقارب جو ایمان نہ لائے ہلاک ہوئے۔ ایسے ہی تیرے بھی بعض خویش و اقارب ہلاک ہونگے۔ اور اور قومین تجکو ملینگی۔ جن کو برکت اور سلامتی دیجاویگی۔

یہ کہنا۔ کہ غیب سے مراد صرف اس کہانی کی آگہی ہے۔ بالکل غلط ہے۔ کیونکہ اس واقعہ کو تو بہت لوگ جانتے تھے۔ پہر اس میں غیب کیا ہوا۔

* یہ نشان ایڈیٹر کی اصلاح کیوقت حضرت حکیم نورالدین صاحب کردئے تہے۔ تاکہ مدرسہ کیطرف احباب خصوصیت سے متوجہ ہون

ایک بلی لے
کی طرف سے
ترک اسلام اور اس کے چند ایک جوابات پر
سرسری نظر

پہلے پہل جب میں نے رسالہ ترک اسلام کا تذکرہ سُنا۔ تو مجھے شک پیدا ہُوا۔ کہ یہ مسٹر عبدالغفور کون ہیں۔ اس شک کی زیادہ تر یہ وجہ تھی۔ کہ ایک صاحب اسی نام کے میرے ہم جماعت بھی رہ چکے تھے۔ اور وہ اسوقت اپنے آپ کو اگنی ہوتری تبلاتے تھے جس سے مجھے گمان غالب ہُوا۔ کہ شاید آپ ہی نے کوئی رنگ نہ بدلا ہو۔ اس امر کی تحقیقات میرے واسطے باعث دلچسپی تھی۔ کیونکہ مجھے بھی مذہبی خیالات سے لگاؤ ہے۔ گو آجکل کے نوجوان ایسی باتوں کو بے فایدہ سمجھ کر ٹالدیتے ہیں۔ مگر تاہم معلوم ہوتا ہے۔ کہ جتنا مذہبی چرچا اس زمانہ میں ہے۔ وہ شاید پہلے کبھی نہ تھا۔ یا یوں کہو۔ کہ ایک جنگ چڑھی ہوئی ہے۔ جس میں عجیب و غریب حربات سے کام لیا جاتا ہے۔ خیر میرا یہاں یہ مطلب نہیں۔ کہ ہر ایک مذہب کے نئے نئے دلایل کا فوٹو کھینچوں۔ بلکہ اصل غرض ایک سرسری نظر ہے۔ سب سے پہلی کتاب جو آریہ سماج کے بانی سبانی پنڈت دیانند صاحب نے غیر مذاہب کے کھنڈن میں لکھی ہے۔ ستیارتھ پرکاش ہے اس کتاب میں اسلام و مسیحیت کی خصوصاً تردید کرنے کی کوشش کی ہے۔ اسلام کے متعلق جو پنڈت صاحب نے لکھا ہے۔ اس پر میں اس وقت ریمارک کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ کیونکہ شاید کوئی آریہ صاحب کہدیں گے۔ کہ اپنے مذہب کی پچ کی ہے۔ مگر مسیحی مذہب کے کھنڈن کے متعلق میں صرف چند الفاظ کہنا مناسب سمجھتا ہوں۔

بائبل کے اکثر مقامات پر پنڈت صاحب نے ٹھوکر کھائی ہے اور یہ امر ان کی کم علمی پر دلالت کرتا ہے۔ اگر کوئی صاحب سوال کریں۔ تو میں گذارش کرتا ہوں۔ کہ وہ کسی مسیحی عالم کے سامنے وہ حصہ ستیارتھ پرکاش کا رکھدیں۔ انہیں معلوم ہو جائے گا۔ کہ کہاں تک پنڈت صاحب نے بے انصافی سے کام لیا ہے۔ یہ تو تھا پنڈت جی صاحب کی بابت۔ اب اس کے بعد ہم دیکھتے ہیں کہ پنڈت لیکھرام نے غیر مذاہب کی تردید کا بیڑا اٹھایا۔ مگر ان کا طریقہ نہایت غیر مہذب و ناشایستہ تہا۔ وہ اپنی کتابوں میں دوسرے بزرگوں کی نسبت سخت حقارت آمیز الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ جن سے ہمارا مزاحبث کا پھیکا پڑ جاتا ہے۔ اور آریہ سماج کی حقیقت کے اندر تعصب سے بے جا جوش نظر آنے لگتا ہے۔ اچھا وہ بھی فیصلہ ہوا۔ لیکھرام صاحب چل بسے۔ اور ان کے ڈھکوسلے بھی ان کے ساتھ ہی قبر میں جا گھسے۔ اب مسٹر عبدالغفور یا مسٹر دہرم پال نے سر اٹھایا ہے۔ اور ان کی غرض یہ معلوم ہوتی ہے کہ ویدوں کی سچائی لوگوں کے سامنے پیش کریں۔ خصوصاً اہل اسلام کے سامنے جن کو وہ گمراہ خیال کرتے ہیں۔ مگر جب میں نے ترک اسلام دیکھا۔ جیسا میں اوپر ذکر کر آیا ہوں۔ تو اس وقت میرے دل میں خیال گذرا۔ کہ شاید اب کوئی نئے دلایل اور عمدہ جوابات و سوالات آریہ سماج کی طرف سے ہونے ہونگے۔ لیکن بعد ازاں مجھے مایوس ہونا پڑا۔ اور اس کے دو باعث تھے۔ اوّل دریافت کرنے پر معلوم ہُوا۔ کہ مسٹر دہرم پال وہی مسٹر عبدالغفور ہیں۔ جو انار کلی لاہور اگنی ہوتری مندر میں فروکش تھے۔ اور میرے ہم جماعت بھی رہ چکے تھے۔ اس جگہ شاید کسی کے دل میں گذرے۔ کہ اس میں کونسی مایوسی ہو سکتی ہے۔ تو میرا جواب یہ ہے۔ کہ ایک دفعہ میں نے مسٹر دہرم پال سے دریافت کیا تہا۔ کہ اگنی ہوتری طریقہ میں کیا خوبیاں ہیں۔ تو انہوں نے جوابدیا تہا۔ کہ اصلی حق دنیا میں یہی ہے۔ اور سب اپنے اندر غلطیاں رکھتے ہیں۔ اب تبلایئے۔ مایوسی کا معاملہ ہے یا نہیں۔ بہت بہتر۔ اس جگہ ثابت ہو گیا۔ کہ زمین گول ہے۔ اب لیجئے۔ دوسرا باعث۔ اس کے لئے رسالہ ترک اسلام حاضر ہے۔ مطالعہ کیجئے میرے خیال میں ایک مذہب والا دوسرے مذہب والا کا مقابلہ دو طرح سے کر سکتا ہے۔ اوّل وہ مخالف کے مذہب کی غلطیاں و کمزوریاں ظاہر کرے۔ جن کو وہ مانع نجات خیال کرتا ہے۔ اور جانتا ہے۔ کہ یہ معرفت الٰہی کے لئے ناکافی ہیں دوسرے دوم اپنے مذہب کی خوبیاں اپنے مقابل میں پیش کرے۔ جن کے ذریعہ سے وہ مخالف کو کھینچنا چاہتا ہے۔ محض برائیاں بیان کرنے سے اپنے مذہب کی پاکیزگی ظاہر نہیں ہو سکتی۔ اگر ایک شخص دوسرے شخص کو تبدیل مذہب کی ترغیب دیتا ہے تو اُسے چاہیئے۔ کہ کچھ بڑھ کر دکھلائے۔ تا متلاشی حق کا قلب اطمینان پذیر ہو۔ اور یہ دو طریق تھے۔ جو مصنف رسالہ ترک اسلام کو اختیار کرنے چاہیئے تھے۔ مگر انہوں نے دونوں سے قطع نظر کی اسلام پر اعتراض کئے تو ایسے کئے۔ کہ بعض تو کہیں ملتے ہی نہیں۔ دوران لیکچر میں مبالغہ سے کام لیا معلوم ہوتا ہے۔ اور بعض محض غلط فہمی سے پیدا ہوئے .... اصلی بنا اُن کی کچھ نہیں۔ اور بعض صرف لیکچر بنانے کا مصالحہ ہی معلوم ہوتے ہیں۔ تمام رسالہ کے مطالعہ سے صاف ظاہر ہے۔ کہ مصنف مذکور نے محض ایک فوری جوش سے کام لیا ہے۔ اصل تلاش حق اس کا مقصد نہیں اور وہ جوش بھی ایسے بُرے گندے۔ نامناسب الفاظ میں ظاہر کیا ہے۔ کہ کسی سوسائٹی میں ایسے الفاظ کا استعمال کرنا اُس سوسائٹی کی گری ہوئی حالت کو ظاہر کرتا ہے۔

بہرحال رسالہ شایع ہوا۔ اور اب یہ دیکھنا ضروری ہے کہ جوابات میں کیا خوبیاں و قباحتیں تھیں۔ تین جوابات تو مجھے بھی دیکھنے کا اتفاق ... کم و بیش ہوا ہے۔ ان میں سے رسالہ برق اسلام قابل غور ہے۔ اس رسالہ کے مصنف نے گو بہت محنت اٹھائی مگر کتاب کے شروع میں جو ذاتی حملے کئے ہیں۔ وہ غیر متعلق تھے۔ مذہبی خیالات میں ہر شخص حصہ لے سکتا ہے۔ خواہ وہ جولاہا ہو۔ یا موچی ہو۔ ہمیں اس سے سروکار نہیں۔ کہ وہ کون ہے۔ بلکہ یہ دیکھنا چاہیئے کہ وہ کیا کہتا ہے۔ کیا قومی حیثیت کسی شخص کی مذہبی حیثیت کو بدل سکتی ہے۔ ہرگز نہیں۔ این خیال است و محال است و جنوں۔

ایمان و اعمال صالحہ سے ہر ایک بفضل خدا متقی بن سکتا ہے ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم۔ قرآن شریف نے کہدیا ہے بس ہمیں بڑے لوگوں کی ضرورت نہیں۔ ہمیں مومن چاہئیں۔ خواہ وہ ادنےٰ قوم سے ہی ہوں۔ پس مصنف برق اسلام نے غلط تمہید سے کام لیا ہے۔ اور اس غلطی نے اس کی کتاب کی خوبی پر پانی پھیر دیا ہے۔ غالباً یہی وجہ ہے۔ کہ مسٹر دہرم پال اپنی تہذیب اسلام کے شروع میں جو انہوں نے جواب الجواب میں لکھی ہے۔ لکھتے ہیں۔ کہ ترک اسلام و رسالہ نور الدین کے سوائے اور سب ناقابل جواب ہیں۔ لیجئے جواب تو بہت نکلے ہونگے۔ لیکن کٹ کٹا کر دو رہ گئے ہیں۔ یا یوں کہو۔ کہ دو پاس ہوئے اور ہمارے لئے بھی یہاں یہی دو رسالے قابل غور ہیں۔ جن کی تردید میں مسٹر دہرم پال ابھی تک کوشاں ہیں۔ کیونکہ ہماری غرض جیسا کہ بیان ہُوا۔ ایک سرسری نظر ہے۔ اور یہ سب کچھ ترک اسلام اور اس کے جوابات کے نیچے لاکر بخوبی دکھایا جا سکتا ہے۔ پس جو پہلوان دنگل میں تہوڑی دیر ٹکلکر رہگئے۔ یا جن کو مخالف نے مخاطب کرنا چہوڑ دیا۔ وہ اب آرام کریں۔ یا حالت موجودہ کے مطابق لوازمات ضروریہ سے کام لیں۔ اور حق کشتی کی شروط پر عمل درآمد کریں۔ کیونکہ آخر ہر مقابلہ کے لئے بعض قواعد کا لحاظ کرنا ہوتا ہے۔ جو دو رسالے باقی رہے۔ ان میں سے ترک اسلام امرتسر کے ایک مولوی صاحب کی تصنیف ہے۔ اور دوسرا رسالہ نور الدین۔ قادیان کے حکیم نور الدین صاحب کی قلم سے نکلا ہوا ہے۔ اوّل الذکر یعنے رسالہ ترک اسلام کا جواب دیتے وقت مسٹر دہرم پال نے بہت ہنسی سے کام لیا ہے۔ وہ مقامات ایسے معلوم ہوتے ہیں۔ جہاں مخالف بخوبی ہاتھ ڈال سکتا تہا۔ مثلاً حکیم نور الدین صاحب کے اس جواب پر کہ عرش مخلوق نہیں ہے اور آریہ عرش کو مخلوق قرار دینے میں غلطی کرتے ہیں۔ قرآن کریم میں کہیں اس کا ذکر نہیں۔ مسٹر دہرم پال جواب دیتے ہیں۔ کہ آپ کے بھائی مولوی ثناء اللہ امرتسری تو مخلوق مانتے ہیں اور آپ غیر مخلوق کہہ رہے ہیں۔ چنانچہ اسی دوران میں مولوی ثناء اللہ کے فتوائے کفر کا بھی ذکر کیا ہے۔ جو عرش کو مخلوق ماننے و بعض دیگر تازہ خیالات کے باعث ان پر جڑا گیا تہا۔ اور پھر مولوی صاحب کی عبارت نقل کی ہے جو انہوں نے فتوے کے جواب میں اپنی بریت کے لئے لکھی تھی۔ اور جس میں انہوں نے عرش کو مخلوق مانا تہا۔ میرے خیال میں یہاں پلہ حکیم صاحب کا

بھماری رہا۔ انہوں نے جو ہوسے گیا تھا۔ اس میں دو سیکے نکلا
اور مسٹر دہرم پال کے اعتراض کی بنا سب عرش کے مخلوق ہونے
پر تھی۔ جب مخلوق نہ رہا۔ تو اعتراض لغو ٹھہرا۔ لیکن مولوی
ثناء اللہ کی کیا رہی [illegible] اعتراض کے نیچے [illegible]
اور مسٹر دہرم پال نے سوال [illegible] کہ مخلوق مان کر مولوی صاحب
پر کریں [illegible]

رسالہ [illegible] مصنف [illegible] کے جو [illegible]
[illegible] اور دو طریقے اپنے رسالہ میں
[illegible] یعنی وہی دو طریقے
جن کا ذکر [illegible] حکیم صاحب کی [illegible] ذرا
[illegible] لیکن بہر حال مسٹر دہرم پال کے
لئے کوئی مشکل [illegible] واقف ہونے کا تو
وہ دعویٰ کرتے تھے [illegible] اور وید وں [illegible] امید ہے
اب [illegible] خود اسلام میں [illegible]
[illegible] ویدوں کی [illegible] سمجھ [illegible] آئی۔ کہ کیا ہے
جس پر مسٹر دہرم پال [illegible] حکیم صاحب
کرم جنت اللہ [illegible] کہ ان کا رسالہ عموماً
[illegible]
[illegible] کہ اسلام کی قلمو
[illegible] ان کے [illegible]
[illegible] شائع [illegible] اگر بنظر تحقیق دیکھا
جائے [illegible] جواب ترک اسلام کا یہ
[illegible] اختیار الاسلام
[illegible]
مصنف [illegible]
[illegible] مختلف خیالات کے موازنہ کرنے میں ایک
لذت ہے [illegible] دوسرا بمشکل محسوس
کر سکتا ہے۔ مقابلہ خوب ہے۔ ایک آریہ ست کا حامی ہے۔

دوسرا اسلام کا۔ [illegible] یہ ہے۔ کہ مسٹر دہرم پال اسلام
چھوڑ کر آریہ ہوئے ہیں۔ اور ماسٹر عبدالرحمن صاحب مدرس مدرسہ
تعلیم الاسلام قادیان مصنف رسالہ اختیار الاسلام۔ سکھ مذہب
چھوڑ کر اسلام لائے ہیں۔ ماسٹر صاحب نے بڑی جانفشانی سے
اپنی لائف واسلامی خوبیاں جنہوں نے انہیں اس طرف کھینچا۔
بیان کی ہیں۔ اور دوسرا پہلو یعنی تردید آریہ میں بھی کوئی دقیقہ
اٹھا نہیں رکھا۔ میرے خیال میں آریہ دھرم پر بہت شائستہ
و معقول صورت سے بحث تعلیم کی [illegible] الفاظ و دیگر ویدوں
کی تعلیم پر انہیں پھیر دیا ہے۔ [illegible] سے پہلوان
تیرمی ہے۔ [illegible] واقفیت
کتاب پڑھ کر طبیعت میں ایک گداز پیدا ہوتا ہے۔ کہ کس
طرح ماسٹر صاحب نے اپنے عزیز واقارب سے قطع تعلق کر کے
اسلام قبول کیا۔ اختیار الاسلام جو تین علیحدہ علیحدہ حصوں

پر مشتمل ہے۔ گیان پیاری کتاب ہے۔ پہلے حصے میں
مصنف نے اپنی زندگی کے حالات بیان کئے ہیں۔ اور بعض
امور کا ذکر کیا ہے۔ جو ان کے اسلام میں آنے کا باعث ہوئے
زبان کیا شستہ ہے۔ عبارت کیسی فصیح ہے۔ باتیں کیسی
لذیذ و دلکش ہیں۔ ہر سطر کیا بلکہ ہر لفظ سے سادگی و خداترسی
ٹپکتی ہے۔ ترک اسلام و اختیار الاسلام میں
زمین و آسمان کا فرق ہے۔ دونوں کے مطالعہ سے
واضح ہو سکتا ہے۔ کہ سچائی کا طالب کون ہے اور [illegible] الفاظ
کون ہے۔ اعلیٰ مذہب کا کام اعلیٰ خیالات پیدا کرتا ہے
نہ کہ بچے بازاریوں کی زبان سکھانا۔ وہ تو بہت سستی بکتی ہے اور
اس کے لئے تبدیل مذہب کی ضرورت نہیں ہوتی۔ غرض ترک اسلام
ورسالہ نورالدین کے ماسوا اختیار الاسلام بھی ایک عجیب فوٹو
آریہ پرست کا ہے۔ مصنف کو جو مقابلہ آریوں سے پیش آئے
وہ بھی دلکش پیرایہ میں بیان کئے گئے [illegible] قابل
دید ہیں۔ میں اس کتاب کی سچی تعریف کر دوں بجا ہے۔ مبالغہ
آج کل قبول نہیں ہوتا۔ وہ دن گئے [illegible] دھرم و
سونے کی [illegible] جاتی تھی۔ اب تو [illegible]
جاتی ہے [illegible] خوش قسمتی ہے کہ انہوں
نے دھرم کو اچھے وقت میں [illegible] ورنہ موجود [illegible]
ماسٹر عبدالرحمان [illegible] آریوں [illegible] سامنے
پیش کئے۔ بچارا دھرم [illegible] آنکھوں پانی ہے۔
پھر بھی ہمارے آریہ [illegible] ماسٹر صاحب کے پنجہ سے بچ
نہ سکے۔ اور رہیں اسباب کا بہت افسوس ہے۔ کہ گو ستیارتھ
پرکاش کے تین چار اڈیشن چھپ چکے ہیں۔ لیکن تاہم اسمیں
ایسی غلطیاں موجود ہیں۔ کہ ماسٹر صاحب نے کھول کھول کر بیان
کی ہیں۔ مخالف کو ایسا موقع دینا ایک بڑی نادانی ہے۔ اور
اب میں نے سنا ہے۔ کہ ماسٹر صاحب اپنی چالیس حصوں
میں چھاپنا چاہتے ہیں۔ اس سے اور قرائن سے ایسا پتہ لگتا
ہے۔ کہ ان کی نظر ستیارتھ پرکاش و وید مقدس کے بے انتہا
اغلاط پر پڑ گئی ہے۔ اور بفضلہ آریہ مت کی مت ماردیں گے
یا اس کا خاتمہ کر دیں گے۔ جبھی چالیس حصے لکھنے کا ارادہ
کر رہے ہیں۔ ماسٹر صاحب کو مایوس کرنے کا یہی ایک طریق ہے
کہ آریہ سماج ایک اشتہار دیدے۔ کہ سابقہ ستیارتھ پرکاش و
تراجم وید آئندہ اطلاع تک منسوخ۔ ورنہ مجھے خوف ہے۔ کہ
کہیں ماسٹر صاحب کو آریہ کی تردید کا چسکا نہ پڑ جاوے۔ اور وید
مقدس کے ترجمے کہیں سماج کے لئے مہلک ثابت نہ ہو جائیں
خواہ کچھ ہو۔ مسٹر دہرم پال بھی گنگا کنارے جا رہے اور میرے
مکرم ماسٹر صاحب بھی سب دہندے چھوڑ کر اسی کام
میں مشغول ہیں۔ لیکن مسٹر دہرم پال ذرا جواب الجواب دیتے
وقت تین امر ملحوظ رکھیں۔ کہ اول یہ کہ فلاں بات قرآن میں
ہے یا نہیں۔ دوسرے مخالفوں نے جو حوالے وید کے دیئے ہیں

آیا وہ وید میں ہیں۔ یا کہ نہیں۔ تیسرے یہ کہ دیانند کیلئے مصنف وید
سے روگردان اور منکر نہ ہو جاویں (مفصل دیکھو اختیار الاسلام)
آخر میں میں یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ تحقیقی والزامی دو جواب آریہ
مت کے لئے ضروری تھے۔ مگر افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ شروع
سے لے کر اب تک ان دونو طریقوں کو بڑی بے پروائی سے
آریہ سماج نے اور خصوصاً ان کے نئے مہاشہ نے نظر انداز کیا ہے
جس کا نتیجہ سوائے تُوں تُوں مَیں مَیں کے اور کوئی نہیں نکلا
والسلام۔ الراقم عبدالحق بی۔ اے

مدرسہ تعلیم الاسلام

کی ضرورتوں کی طرف خاص توجہ احمدی احباب کو چاہیئے۔ جب ہم دیکھتے ہیں
کہ دوسری قومیں اپنے اپنے مدرسوں وغیرہ کی کس کس طرح مدد کر رہی
ہیں اور اپنی ذاتی ضرورتوں کو پس انداز کر کے محض نمود وغیرہ کے لئے
بڑی بڑی فراخدلی سے اپنے مالوں کو دوسری اقوام کے مقابلہ پر گوئے
سبقت لیجانے کیواسطے فدا کر رہی ہیں۔ تو دل خون ہو جاتا ہے۔ اور ایک سرد
آہ دل کے زنگ میں نکلتی ہے۔ کہ الہٰی وہ دن کب آویگا جب اس قسم کی
قومی غیرت کی روح ہماری ساری جماعتیں پورے طور پر [illegible] ہو جاویگی۔ حالانکہ ہمارا
اقرار ہے۔ کہ ہم دینی ضروریات کو دنیوی ضروریات پر مقدم رکھیں گے۔ پس ایسی
صورتیں ہمارے جوش کی کوئی حد نہ ہونی چاہیئے۔ پھر جب ہم یہ دیکھتے ہیں
کہ دوسرے لوگوں کے مقابلہ پر جو کچھ ہم خرچ کریں گے۔ اس کا پورا اجر ہمیں
اللہ تعالیٰ قادر مطلق دینے والا ہے۔ تو اس وقت ہمارے حوصلوں کو
اور بھی وسیع ہونا چاہیئے۔ ذیل میں ایک خط درج کیا جاتا ہے۔ جسے
دیکھکر امید ہے۔ کہ دوسرے احمدی احباب بھی ان ضرورتوں پر خاص توجہ
فرما دیں گے۔

فتح اسکالرشپ

محبی و مکرمی جناب مفتی صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میری
ایک عرض ہے۔ جس کی بابت امید ہے۔ کہ آپ اپنی قیمتی رائے سے مطلع فرمائینگے
حضرت اقدس علیہ السلام کا اپیل منظور ہو گیا۔ جو تازہ نشان اللہ تعالیٰ کے
فضل و کرم سے ظاہر ہوا ہے۔ یہ ایک عظیم الشان واقعہ ہے۔ اور میں چاہتا
ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے جب تک مجھکو توفیق دی۔ اس کی ایک یادگار قائم رکھوں
میرے ذہن میں ایک تجویز ہے۔ کہ مبلغ عہ روپیہ ماہوار کا ایک وظیفہ
انٹرنس کلاس کے اس لڑکے کے لئے قائم کیا جاوے۔ جو واقعی غریب ہو اور عربی اور
دینیات کے پڑھنے میں خاص شوق ظاہر کرتا ہو۔ ۶ جنوری کو چونکہ فیصلہ
مقدمہ ہوا ہے۔ اسی تاریخ سے یہ وظیفہ جاری ہونا چاہیئے۔ میں انشاء اللہ
دو روپیہ ماہوار ہمراہ مدرسہ کے چندہ کے بھیجتا رہوں گا۔ وما توفیقی اللہ
باللہ العلی العظیم۔ اگر آپ کی رائے مبارک میں یہ مناسب بات ہو تو اس لفظ کو
[illegible] تعلیم الاسلام [illegible]

آریہ سماج
کی توجہ کے لئے

جب انسان کی صحت میں فتور آجاتا ہے۔ اور ہلاکت نزدیک ہوتی ہے۔ تو جو کچھ اس کے دل و دماغ میں ہوتا ہے۔ اُسے وہ کہہ بیٹھتا ہے۔ اور کر گزرتا ہے۔ اور مایوس ہو کر کسی حکیم کی حکمت اور ہادی کی ہدایت لغو گردان کر پس انداز کرتا ہے۔ اور میٹھا کڑوا اور کڑوا میٹھا معلوم ہوتا ہے۔ اسی طرح آج کل بعض آریہ مہاشوں کا حال ہے۔ جن کا علاج آریہ سماج کو ازبس ضروری ہے ورنہ ایسے لوگ مزید دُکھ اور درد کا باعث ٹھہرینگے۔ واضح ہو کہ الفاظ کید اور مکر اور سجدہ کے سچے معانی صدہا بار شائع کئے گئے۔ اور ازالہ اوہام کیا گیا ہے۔ مگر جو دیدہ و دانستہ تعصب کی پٹی باندھ لے اور دوسروں کو بھی گمراہ کرنے کی کوشش کرے۔ اس کا اس کے سوا اور کیا علاج ہو سکتا ہے۔ کہ لالہ لیکھرام کی طرح فنجعل لعنۃ اللہ علی الکاذبین کا مصداق اور تختہ مشق ہو کر عدالت عالیہ الہیہ سے اپنی پاداش کو پہونچے۔ واضح ہو۔ کہ ہر زبان میں ذو معنی الفاظ ہوتے ہیں جن کے دو یا دو سے زاید معنے لئے جاتے ہیں چنانچہ لفظ شہدا ہمارے پنجاب میں (غریب مسکین) کے معنے میں آتا ہے اور بعض اضلاع میں اس کے معنے لُچے گنڈے اور بدمعاش کے مستعمل ہیں۔ اور نیز جب ایک لفظ ایک زبان سے منتقل ہو کر دوسری زبان میں آجاتا ہے۔ تو اس کے معانی میں فرق نمایاں نمودار ہو جاتا ہے۔ چنانچہ لفظ شراب جس کے معنے عربی میں صرف "پینے والی چیز" کے ہیں۔ اردو میں ایسی چیز پر عاید ہو گئے ہیں کہ جس کا پینا قطعی حرام ہے۔ اسی طرح لفظ حضرت کے بھی دو معانی مستعمل ہو گئے ہوئے ہیں۔ سو جس طرح بدقسمتی سے لفظ حضرت اور شراب وغیرہ کے معانی اور نام بدنام ہو گئے ہیں۔ اسی طرح الفاظ کید۔ مکر اور سجدہ کو تنگ دایرہ میں نادان لوگوں نے محدود کر دیا ہے حالانکہ لفظ مکر کے معنے عربی میں باریک تدبیر کے ہیں۔ جو نیک و بد موقع پر استعمال ہو سکتی ہے چنانچہ قرآن میں آیا ہے۔ ولا یحیق المکر السیئ الا باھلہ۔ یعنی مکر کرنیوالے پر ہی برا مکر الٹ پڑتا ہے۔ یاد رہے۔ کہ اگر لفظ مکر کے معنے صرف فریب بازی اور روبہ کاری ہی کے ہوتے۔ (جیسے ہمارے آریوں نے سمجھا) تو اس کے ساتھ لفظ سیئ (برا) نہ لگایا جاتا۔ اسی طرح لفظ کید بھی ان کیدی متین۔ (یعنی میرا کید شرافت متانت پر مبنی ہوتا ہے) لفظ متین کے ساتھ ہو کر مستعمل ہوا ہے۔ اسی طرح آدم کو خلیفہ یعنی بادشاہ وقت کے طور پر مخاطب کر کے ملائکہ کو اس کی اطاعت اور انقیاد پر مکلف کیا گیا ہے۔ کیونکہ خلفاء اور ملوک کی ہی اطاعت اور انقیاد سیاق کلام سے علے العموم ملحوظ خاطر رہی ہے۔ نہ کہ وہاں سجدہ کے یہ معنے ... کے معنے ہیں۔ جو قدیم ہندوؤں اور آریوں کا رویہ ہے۔ اگر صرف ... کے ہی معنے ہیں۔ تو اسی قرآن میں یسجد للہ ما فی السموات وما فی الارض کے کیا معنے ہونگے یعنے اُسی پاک ذات کی زمین و آسمان اور ان میں یعنی شجر و حجر اطاعت اور انقیاد میں لگے ہوئے ہیں۔ یعنے اپنے اپنے فرائض کے پابند ہیں۔ کیا اس کے معنے یہ ہیں۔ شجر و حجر ... ہیں؟ پس اب اگر کوئی بول کا اندھا لفظ مکر ... کے پاک معنے دوسرے برے معنے سے تعبیر کرنے کے لئے السیئ (برا) ساتھ لگایا گیا ہو اور کید جس کے ساتھ متین لگایا گیا ہو جو متکلم کی متانت اور شرافت پر دال ہے۔ اور سجدہ جس کے معنے سیاق کلام میں قدم بوسی یعنے انقیاد کے ہیں۔ وہ ان میں شک لاکر ایک ہی معنے لے کر خدا پاک کو مکار روبہ کا فریب باز کہے۔ وہ خود مکار روبہ کار اور بے ایمان عمداً نادان ہے۔ نہ کہ نیک ایمان دار چار سَو سال کی عمر پانیوالا ایک آریہ۔

اب ہم واقعات کی رُو سے دیکھنا چاہتے ہیں کہ آیا ان الفاظ سے مسلمانوں نے کبھی غلطی اور دھوکا کھا کر اللہ پاک کو ان رذیلہ صفات سے متصف کیا ہے؟ یا مانا ہے۔ سو ایسا ہرگز نہیں۔ بلکہ ہزارہا سال کا تجربہ اور تاریخ اس امر کی شاہد ہے۔ کہ ایسے مغالطے میں لالہ لیکھرام یا اور دھرم پال ہی گرے ہیں۔ اور کوئی نہیں گرا۔ مگر قطع نظر اس کے وید کے صدہا ذو معنی الفاظ سے سخت خوفناک غلطی ہوئی۔

مکرر عرض ہے۔ کہ اب ہم واقعات کی رُو سے دیکھتے ہیں۔ کہ ان الفاظ سے مسلمانوں نے کبھی غلطی کھا کر اللہ پاک کو ان رذیلہ صفات سے متصف کیا، یا مانا ہے۔ ایسا ہرگز نہیں ہوا۔ لیکن برخلاف اس کے ہزارہا سالوں کا تجربہ اور تاریخ شاہد ہے۔ کہ ایسے مغالطہ میں لیکھرام یا اور دھرم پال ہی گرے ہیں مگر قطع نظر اس کے وید کے ذو معنے الفاظ کے ذریعے سے ایسی خوفناک غلطی اور نادانی وقوع میں آئی ہے۔ کہ دنیا کو ہلاک کر دیا ہے۔ چنانچہ لفظ اگنی وید میں نام دیوتا اور ایک عورت کا تیسرا خاوند ہے جو نام ایشور پر استعمال کیا گیا۔ اس بدبخت لفظ نے لاکھوں کو آتش پرست بنا دیا۔ اور لاکھوں کو آبرو ریزی، بول و براز کھانیوالے بنا ڈالا (ستیارتھ پرکاش ۷۶)

خدا جانے یہ لوگ دیانند کی رکیک تاویلوں کو کس طرح ہڑپ کرتے جاتے ہیں جو ذیل میں ہدیہ ناظرین ہیں۔ اگنی کو اس لئے پرمیشور کہا گیا۔ کہ وہ آگ کی طرح روشن ہے۔ اور منو کو ایشور اس لئے کہا گیا۔ کیونکہ منو بمعنے عالم ہے مگر حقیقت میں منو جی ... تو امین ہی کو رام رام کی طرح ایشور بنا لیا ہے اور سرسوتی نے دیوتا کا لفظ ایشور پر اس لئے جائز کر دیا ہے۔ کیونکہ ایشور کے صفات دیوتا میں ہیں۔ اور دیوی بھی ایشور کا نام ہے (ستیارتھ پرکاش باب ۱) ایشور کو اندر اس لئے کہا گیا کہ وہ پرورش کرتا ہے۔ اور ایشور کو اندر یعنی بجلی اس لئے کہا گیا۔ کہ وہ اس کی طرح چمکدار نور کل ہے۔ اور اس کو وایو اس لئے کہا گیا۔ کہ وہ ہوا کی طرح راحت بخش اور نیز حرکت کرنیوالا محیط کل آرام دینے والا ہے۔ اور دیو ... ایشور کو کہا گیا۔ کہ وہ روشنی آرام اور راحت کے سامان کا پہنچانیوالا ہے۔ اور ماتا پتا اس لئے کہ وہ مادر و پدر کی طرح پرورش کرتا ہے اور خبرگیری کرتا ہے۔ حالانکہ ان معنوں کے بگڑنے اور اچھے برے کی تمیز کرنے کے لئے اگنی۔ وایو۔ دیوتا وغیرہ کیساتھ کوئی لفظ اول آخر میں نہیں لگایا گیا۔ پر مکر جس کے ساتھ لفظ ممیز ہو کیا اس کا اقرار کرنا موت ہے یا ایمان؟ پس ایسی تاویلوں سے ہر ایک چیز کو ایشور کہہ سکتے ہیں چنانچہ اگر ویدمیں کبھی پیپل کا لفظ بھی آ گیا تو کہدینگے۔ کہ پیپل کا نام اس لئے پرمیشور ہے۔ کہ وہ تیتر طوطوں کی طرح حیوان کی پرورش اور خبرگیری کرتا ہے۔ اور ریل یا تار برقی اس لئے ایشور بنجاویگی۔ کیونکہ یہ بھی راحت سفر اور آرام کے اسباب مہیا کرتی ہے اور کپڑا۔ سوئی۔ لاٹھی۔ تلوار۔ بندوق بھی ایشور کے معنوں میں تاویلاً جائز ہو جاویگا۔ کیونکہ یہ چیزیں آرام کے اسباب بہم پہنچاتی ہیں اور بیرون کو رلانے والی ہیں۔ گویا رو در ہیں یا آریما۔ پس مہاشو! بس کرو۔ جب تاویلوں کا اس طرح پٹ پاٹ گیا اور دروازہ کھل گیا۔ پھر آریوں کے ساتھ کس کو دم مارنے کی گنجائش ہے۔ ہرگز نہیں۔ اپنی تاویلوں نے تو دیوی دیوتے اور اگنی وغیرہ کی بت پرستی کو نگل لیا ہے۔ مگر آخر تھے ہوگی۔ چنانچہ یہ ساری تاویلیں رسالہ

ــــــــــــ

[1] مہرشی دیانند سرسوتی نے اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش کے صفحہ ۳۸ میں خوب فرمایا ہے۔ کہ "جو کوئی ایشور کو جاننے والے" اور دھرم پر چلنے والے دنیا کے فیض رسان اشخاص سے دشمنی کریگا۔ وہ ضرور برباد ہوگا"۔ اگر ان کلمات سے نیک نیت آریہ اور بھلے مانس سماجک مہاشے کا اتفاق رائے ہے اور انہیں صداقت کی بو آتی ہے اور انہیں سرسوتی کی کذب بیانی اور گپ لایعنی نہیں (جیسے کہ فی الواقع امر ہی) تو بیشک لالہ لیکھرام (وکیل ویدک دھرم) دنیا کے فیض رسان اور دھرم پر چلنے والے اور ایشور کو جاننے والے مرزا غلام صاحب قادیانی کے ساتھ دشمنی کر کے اور مقابلہ اور مباہلہ میں آکر آسمانی فیصلہ سے ہلاک ہو گیا۔ اور فریقین (مرزا غلام احمد و لیکھرام) کی یہ دعا کہ "پرمیشور جہالت اور تعصب اور جور و ستم والے کاذب کا ناش ہو۔ کیونکہ صادق کی طرح کاذب کبھی تیری درگاہ میں عزۃ اور فروغ نہیں پا سکتا"۔ درگاہ الٰہی میں قبول ہو کر حسن و باطل میں فیصلہ کر دگئی۔ لیکن اگر دیانند سرسوتی کے کلمات مندرجہ بالا سے آج دیانندی آریہ رو گردان اور بے ایمان ہو گئے ہوں اور ایشور کو است (جھوٹ) کا حامی اور ست (سچ) کا ناش کرنے والا مان کر ناستک ہونے لگے ہوں۔ اور آریہ سماج کے اصول کہ ست (سچ) کے گرہن (قبول) کرنے اور است (کذب) کے تیاگنے (ترک کرنے) میں سردا اُدیت (مستعد) رہنا چاہیئے" کو محض گپ اور پوپوں کی لیلا تصور کرنے لگ گئے ہوں تو انکی مرضی۔ ہمیں ایسوں سے سروکار نہیں۔ ہمیں تو ان کے فرمان بردار مہاشوں سے کام ہے۔ نہ کہ ان کے بد دین دشمنوں سے۔

حیرت کی حیرانی

مرسلہ منشی عبدالعزیز دہلوی

مذکورۃ العنوان نام سے ایک رسالہ لکھا گیا ہے جس کے دو حصہ لکھکر ختم کردئے ہیں حصہ اول ۳ جزو کے قریب کاپی نویس لکھ چکا ہے اور چھپنا بھی شروع ہوگیا ہے فروری یا مارچ کے اخیر تک یہ حصہ شایع ہوجاویگا اس کے شایع ہوتے ہی دوسرا حصہ بھی کاپی نویس کو لکھنے کیواسطے دیدیا جاویگا۔ پہلے حصہ میں حضرت اقدس سے بیعت کرنیکی مختصر کیفیت۔ رسالہ کے لکھنے کا سبب حضرت اقدس کی سنہ ۹۱ء میں دہلی تشریف آوری۔ حیرت صاحب کا مسیح موعود۔ اور بعدہ مجدد وغیرہ ہونے کی دعاوی۔ انکے دلائل اور پھر خود بخود ان دعاوی سے انکار اور احمدی جماعت پر بہتان۔ نیز اس زمانہ کے متعلق حضرت اقدس پر حیرت صاحب کے اعتراضات کے جواب دے گئے ہیں۔ دوسرے حصہ میں سنہ ۱۹۰۴ء میں جو نکتہ چینیاں حضرت اقدس پر کی ہیں۔ انکے متعلق بحث کی ہے رسائل عنقریب ہی شایع ہونگے۔ اسلئے سنہ ۱۹۰۴ء کے خاتمہ تک جو مضامین حیرت صاحب شایع کرچکے ہیں۔ ان پر البدر کے ذریعہ دوبارہ بحث کرنی ضروری نہیں معلوم ہوتی ہے۔ پس سنہ ۱۹۰۵ء میں جو نکتہ چینیاں حیرت صاحب کریں گے ان کی بابت میرا ارادہ ہے کہ تیسرے حصہ میں انکا جواب دوں۔ اس حصہ کے شایع ہونے میں عرصہ لگیگا۔ دوئم یہ بھی خیال ہے کہ حیرت صاحب کی تازہ بتازہ نکتہ چینیوں کا جواب تازہ بتازہ ان کو پہونچتا رہے۔ اسلئے اب البدر کا سلسلہ مضامین۔ حیرت صاحب کی ان نکتہ چینیوں کے جواب سے شروع کیا جاتا ہے جو سنہ ۱۹۰۵ء کے شروع سے انہوں نے شایع کی ہے۔ میرا ارادہ ہے کہ اب سلسلوار جواب دئے جاویں۔ اور خاص خاص باتوں پر توجہ کیجاوے کیونکہ اخبار کے مختصر کالموں میں فقرہ فقرہ وار سطر سطر کا جواب دی جانے کی گنجائش نہیں ہوسکتی ہے۔ اس طرح سے جو کچھ کمی رہجاویگی وہ بعدہ رسالہ کے ذریعہ پوری کردی جاوے گی۔

کرزن گزٹ مورخہ یکم جنوری سنہ ۱۹۰۵ء۔

حیرت صاحب نے اس پرچہ کے شروع ڈہائی کالموں میں اپنی ذات کی بحث کی ہے اس مضمون کا سلسلہ ۸ر دسمبر سنہ ۱۹۰۴ء سے شروع ہوا ہے جس کا قرار واقعی جواب اپنے رسالہ کے دوسرے حصہ میں درج کرچکا ہوں اس لئے اس جگہہ اس پر بحث کرنی نہیں چاہتا۔

اس کے بعد حیرت صاحب نے البدر مورخہ ۲۴ اپریل و یکم مئی کے کسی مراسلت پر نکتہ چینی کی ہے اور اس نکتہ چینی سے نہ صرف یکم جنوری کی اخبار کو ختم کیا ہے بلکہ ۸ر جنوری کے ایک کالم کو بھی اسی بیان سے سیاہ کیا ہے اسی مراسلت میں کسی شخص نے اپنا خواب بیان کیا ہے جس کے ذریعہ سے اسکو حضرت اقدس کی صداقت کی بابت بشارت دی گئی تھی۔ اول حیرت صاحب نے اس مراسلت کے الفاظ پر نکتہ چینی کی ہے کہ فلاں لفظ بے موقع استعمال ہوا ہے اور فلاں میں یہ خرابی ہے اسکے بعد نفس خواب پر چند نکتہ چینیاں کی ہیں جو بالکل ہی خود ہیں۔ مجھے ضرورت نہیں کہ ان نکتہ چینیوں کا جواب دوں اسلئے کہ اصل اخبار البدر کا پرچہ مجھے مل نہ سکا جو اصل مضمون کو دیکھتا اور نہ یہ معلوم ہے کہ وہ خط کس شخص کا تھا۔ لیکن سوال تو یہ ہے کہ اس قسم کی بیہودہ نکتہ چینیوں سے حاصل ہی کیا ہوتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اب حیرت صاحب کے پاس اس قسم کے منہ چڑانے کے سوا کچھ باقی نہیں رہا ہے۔ جو نکتہ چینیاں کیگئی ہیں اگر بفرض محال ان کا کچھ اثر پڑ سکتا ہے تو مراسلہ نویس پر پڑ سکتا ہے کہ بعض باتوں کو وہ صاف طور پر بیان نہ کرسکا حضرت اقدس پر حیرت صاحب کے ایسے بکواس کا کیا بداثر پڑ سکتا ہے لیکن دراصل بات یہ ہے کہ حیرت صاحب کی اس دفعہ کی نکتہ چینیاں ان کے بعض ڈھکے ہوئے رازوں کی پردہ پوشی کرنا چاہتی ہیں اور یہ ناممکن ہے۔ مجھے ایک مثل یاد آئی ہے جو اسوقت حیرت صاحب پر صادق آتی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ کسی جگہہ ایک نکٹا بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے دور سے دیکھا کہ بہت سے آدمی آرہے ہیں تو اس نکٹے نے اس خیال سے کہ مبادا یہ مجھکو چڑانا شروع کریں۔ لاؤ میں پہلے سے ہی انکو چڑاؤں چنانچہ اس نے شور کرنا شروع کیا۔ کہ وہ نکو آئے وہ نکو آئے۔ اس مثل کی بیان کرنے سے میری یہ غرض ہے کہ ناظرین کو معلوم ہوجاوے کہ اسی نکٹے کی طرح سے حیرت صاحب نے اپنی بعض بدکرداریوں پر خاک ڈالنے کے خیال سے ایسا کیا ہے جسکی کیفیت مفصلہ ذیل ہے۔

حیرت صاحب کا بیان ہے۔ کہ انہوں نے کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا تھا۔ اس خواب کی تاریخیں انہوں نے نہایت لن ترانیوں کے ساتھ

مجموعہ ازالۃ الوسواس

یہ ایک عجیب وغریب رسالہ قریباً ۹۰ صفحہ کا ہے جو کہ ۳ حصوں میں سلسلہ احمدیہ کے معیر وحضرۃ مولانا مولوی محمد احسن صاحب امروہی کے زور قلم کا نتیجہ ہے۔ پشاور میں آپ کے چندروزہ قیام کی تقریب پر ایک مباحثہ کی نوبت آئی تھی جس کے بیانات کو مزید حواشی کے ساتھ اس میں درج کیا گیا ہے۔ ایک مقدمہ ہے جس میں مامور من اللہ کے علم اور شناخت کیلئے مجاہدہ کی ضرورت کو ثابت کیا ہے اور اسکی طرف عدم توجہی کو تکذیب کی دلیل گردانا ہے۔ سورہ بینہ یعنے لم یکن الذین کفروا کی تفسیر عجیب اس میں کی گئی ہے اور اسی سورہ میں سے حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام کی ضرورت اور دعاوی کے اثبات دکھلائے گئے ہیں۔ جسکے ضمن میں قرآن شریف کی دیگر آیات کی تفسیر بھی جدید طور پر ہوگئی ہے۔ اور اس صدی کے مجدد کو مسیحا دم ہونے کے بہت ہی بین شواہد قرآنی دئے گئے ہیں اور ایک نیا طریق استدلال کا اختیار کیا گیا ہے۔ مسیح اسرائیلی پر مسیح محمدی کی فضیلت کے مسئلہ پر بھی خوب روشنی ڈالی گئی ہے اور اس اعتراض کو لطیف طور پر دفع کیا گیا ہے۔ کہ مشبہ کو مشبہ بہ پر فضیلت نہیں ہوسکتی مقدمہ کے بعد ایک تنبیہ لکھی ہے جس میں مولوی عبداللہ چکڑالوی کو حسب حدیث نبوی مثیل ابن صیاد جو کہ بعض صحابہ کے نزدیک دجال موعود تھا ثابت کیا ہے۔ اور اسپر ۱۲ وجوہ بیان کئے ہیں تنبیہ کے بعد اس اعتراض کا جواب کافی دیا گیا ہے۔ کہ جب مرزا صاحب کی جماعت ان کی عربی تصانیف کو فصاحت اور بلاغت کے اعتبار سے معجزہ قرار دیتی ہے اور یہ ظاہر ہے۔ کہ اس سے پیشتر قرآن شریف کا دعوے بے نظیری موجود ہے تو نعوذ باللہ موجودہ صورت میں قرآن شریف کا دعوے بےنظیری باطل ٹھہرے اور چونکہ بعض محدثین نے حدیث لا مھدی الا عیسیٰ کو ضعیف قرار دیا ہے اور منکر کہا ہے۔ تو اس سے مرزا صاحب کیوں استدلال کرتے ہیں۔ یہ صرف ہم نے اصل رسالہ کے حصہ اول کا ریویو لکھا ہے باقی آیندہ کسی نمبر میں دینگے قیمت اسکی ۳/ علاوہ محصولڈاک ہے اور دفتر البدر قادیان اور نیز مولوی عبدالرحیم صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ پشاور سے بھی ملسکتا ہے۔

کشف الاسرار ظہور کرشن اوتار

یعنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے کرشن اوتار کے دلائل وثبوت میں ایک رسالہ مولوی محمد احسن صاحب امروہی تصنیف فرما رہے ہیں۔ درخواستیں دفتر البدر میں آویں۔

اسی اخبار میں بھی ذکر کیا ہے لیکن خاص طور پر اس کا ذکر مقدمہ تفسیر میں ایسے موقعہ پر کیا ہے جہاں حیرت صاحب مجدد ہونے کے مدعی بنے ہیں اس موقعہ پر حیرت صاحب نے یہ لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو (یعنے حیرت کو) دیکھتے ہی اپنے پاس بٹھا لیا مرے ا تھ کو بوسہ دیا اور برکت دی جس سے آنکھ کھلتے ہی شرع محمدی کا راز صاف عیاں ہوگیا۔ بڑی بڑی غوامض اور گہرے سے گہرے نکات خود بخود حیرت صاحب حل کرنے لگے" لیکن اسی خواب کو حیرت صاحب نے اور مقامات پر جب بیان کیا ہے۔ تو ہر ایک بیان میں زمین و آسمان کا فرق ہوگیا ہے چنانچہ سیرۃ محمدیہ میں اسقدر عبارت آرائی کی بجائے جو اوپر لکھی ہے۔ بہت معمولی الفاظ میں لکھا ہے "میں نے حضرت رسول خدا صلعم کی مدینہ منورہ میں زیارت کی جس سے میری محنت وصول ہوگئی اور مجھے پورا صلہ مل گیا ہے۔ کہ اس کام کو (یعنے سیرۃ محمدیہ کی تحریر کو) انجام کو پہنچایا۔" اگر یہ خواب دراصل اسی طرح سے دیکھا ہوتا جسطرح سے مقدمہ تفسیر میں کہا گیا ہے تو ان تمام واقعات کے بیان کرنے کے لئے سیرۃ محمدیہ کی تصنیف کیوقت کوئی روک نہ تھی لیکن اس خواب کے دیکھنے کے برسوں بعد جوں جوں حیرت صاحب کو شرع محمدی کے رازوں کا کشف ہوتا گیا اسی طرح سے اس خواب میں بھی رنگ آمیزی کا خیال بڑھتا گیا تو یہ ان کی مجددیت کی ایک دلیل ہوگیا۔ اسپر میں نے رسالہ کے پہلے ہی حصہ میں تفصیل سے بحث کی ہے۔ ناظرین اسوقت تک اس دلچسپ بحث کا انتظار کریں۔ میں نے اسحال صرف یہ دکھانا تھا کہ چونکہ حیرت صاحب اپنے دل میں اس قسم کے فریبوں کو خوب جانتے ہیں اسلئے اس کی پیش بندیاں کرنی شروع کی ہیں لیکن یہ خاطر جمع رکھیں کہ کسی بحث کا کوئی پہلو بھی باقی نہ چھوڑا جاویگا جب تک دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی علیحدہ نہ کر دیا جاویگا۔

کرزن گزٹ مورخہ ۹ جنوری ۱۹۰۵ء

اس پرچہ میں حیرت صاحب نے طاعون کے متعلق بحث کی ہے چونکہ اس سے پہلے بھی وہ طاعون کے متعلق بہت کچھ دل کا بخار نکال چکے ہیں اس لئے سابقہ نکتہ چینیوں کا رسالہ کے دوسرے حصہ میں جس جگہہ میں نے جواب دیا ہے اسی جگہہ اس پرچہ کا بھی مفصل جواب دیدیا ہے اور اب اسجگہہ مجھکو تفصیلی بحث کی ضرورت نہیں ہے۔ صرف دو خاص باتوں پر میں توجہ کرنی چاہتا ہوں جنپر حیرت صاحب نے بھی خاص طور پر زور دیا ہے پہلی بات جس پر انہوں نے زور دیا وہ یہ ہے کہ حیرت صاحب لکھتے ہیں "اب ہم اس بیان کے متعلق چند باتیں کہنا چاہتے ہیں اول تو یہ کہ مرزا غلام احمد نے یہاں بھی جھوٹ بولا ہے کہ میں پہلے سے ایسا بتا چکا ہوں اس نے یہ کہا تھا کہ "میرا مرید کبھی طاعون سے ہلاک نہیں ہو سکتا اس کی ساری تحریریں موجود ہیں جن سے حضرت سلامت کسیطرح بھی انکار نہیں کر سکتے"

حیرت صاحب کی اس نکتہ چینی کے جواب میں بجز اس کے اور کچھ بھی کہنے کی ضرورت نہیں ہے کہ جس حالت میں تمہارے پاس خود اپنے بیان کے موافق ساری تحریریں موجود ہیں تو کتاب کے صفحہ وغیرہ کا یا اشتہار کی تاریخ اور صفحہ و سطر وغیرہ کا حوالہ دینے سے کونسی بات مانع ہے جب تک تم اپنے دعوے کے موافق مذکورہ بالا الفاظ جو جلی قلم سے لکھے گئے ہیں اور جو یہ ہیں "میرا مرید کبھی طاعون سے ہلاک نہیں ہو سکتا" پیش نہ کرو اسوقت تک تمپر تمام زمانہ کی لعنت کی بارش ہوتی رہیگی جو اسوقت تک ختم نہ ہوگی۔ جب تک کہ یہ فقرہ تحریرات حضرت اقدس میں سے نکالکر نہ دکھلاؤ۔ اسوقت تمہارے دعوے کیوجہ سے یہ مطالبہ تم سے کیا گیا ہے۔ ورنہ جو اصل حقیقت اسکی بابت مفصل بحث خود حضرت اقدس کی کتب اور اشتہارات کو مدنظر رکھکر میں نے اپنے رسالہ کے دوسرے حصہ میں نفس سے کی ہے۔

دوسری بات جس پر حیرت صاحب نے بہت زور دیا ہے وہ ان کی مفصلہ ذیل عبارت سے ظاہر ہے "اب دوسری بات جو مرزا صاحب نے لکھی ہے" یہ ہے کہ آنحضرت کے وقت میں کفار پر تلوار کی صورت میں عذاب نازل ہوا تھا محض غلط ہے اور ذات اقدس و اطہر نبی کو معاذ اللہ بدنام کرنا ہے۔ مرزا غلام احمد کان کھول کے سنو۔ کہ ہمارے فخر دوجہان رحمت بنکے دنیا میں آئے تھے اور کل آسمانی عذابوں کا اب پیچ۔ دنیا پیدائش سے خاتمہ ہو چکا تھا کل انبیا پر آپکو اسلئے شرف بخشا گیا کہ بمقابلہ دیگر انبیاء کے آپ عالم رحمت بنا کے بھیجے گئے تھے تم جھوٹے ہو۔ آپکے دشمن کبھی تلوار کا یا نیزہ کا کوئی عذاب نہیں اترا تم ایسی تبرہ بازی کا مزا چکھوگے جو تم فخر دوجہان کی شان اقدس و اطہر میں شب و روز کرتے رہتے ہو۔ ہائے بے ادب خاموش۔ اس لکھنے سے تمہارا یہ مطلب معلوم ہوتا ہے کہ کفار کے بیٹے کو ان کے کفر کی سزا تلوار سے دیکھی تم جھوٹے تمہاری ہفتاد پشت جھوٹی ہو اور باقی آیندہ

احمدیہ بک ایجنسی کارخانہ اخبار البدر قادیان

ذیل کی کتب میں سے بعض کی قیمتوں میں خاص رعایت ہے اور تھوڑی جلدیں باقی ہیں

تفسیر القرآن بالقرآن مصنفہ ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب احمدی ایم بی اسسٹنٹ سرجن اسکنگ اغیسپتال پٹیالہ۔ اس سلسلہ کے مذاق کی یہ ایک ہی مکمل تفسیر ضخیم ہے جس میں حضرۃ اقدس کی دعاوی کی نسبت کافی بیشتر احمدیوں کے لئے دیا گیا ہے

تفسیر سورۃ جمعہ از حضرت حکیم نورالدین صاحب

سیرۃ حضرۃ مسیح موعود مصنفہ مولانا عبدالکریم صاحب

جلسہ اعظم مذاہب۔ رپورٹ جلسہ ادیان جو ۱۸۹۶ء میں بمقام لاہور ہوا اسمیں کل سرگروہان مذاہب کی تقریریں درج ہیں اور اسلام کی فلاسفی پر حضرۃ اقدس کا لکچر بھی درج ہے جو کہ سب پر غالب رہا بحسب پیشگوئی ثابت ہوا تھا

صیان القرآن مشرن احادیث نبوی یعنی ذرہ تکرار کی کے دین ایک بے نظیر رسالہ مصنفہ فاضل امروہی

عسل مصفّٰی وفات مسیح اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی کے اثبات میں نفس بحث اور عقلی اور نقلی دلائل کی ایک جامع کتاب مصنفہ مرزا خدابخش صاحب ابوالعطا

الفرقان۔

مجموعۃ الله الصمد جس کا ریویو اخبار میں سلسلہ ہو رہا ہے قریب یکصد صفحہ مصنفہ فاضل امروہی۔

تحذیر المومنین، سوال جمیل، اعلام الناس، کشف الالتباس، ایقاظ الناظرین، موعظہ حسنہ — یہ کتب بھی حضرت فاضل امروہی کی تصنیف ہیں جنمیں حضرۃ مسیح موعود کے دعاوی کے اثبات میں ایسے پختہ کلام سے بحث کی گئی ہے اور زود نویسی اور اخبار کے جدید نکات اور مخالفین کی لاف زنی پر ایسی فوقیت سے کہ ان کے مطالعہ سے نور معرفت میں خاص ترقی ہوتی ہے قیمتوں میں رعایت ہے

منن الشہادتین سورۃ یٰسین کی تفسیر حضرت مولانا عبداللطیف صاحب شہید کی شہادت کا ثبوت قرآن شریف سے

قول الحق۔ اردو نظم لاہور کے مشہور شاعر حضرت الٰہ۔ کی تصنیف در اثبات مسیح موعود علیہ السلام

چشمہ مولویان بنام حضرت مسیح امرتسری پنجابی نظم اپنے رنگ کی ایک بے نظیر تصنیف ہے

شہادت القرآن، نور القرآن، اعجاز احمدی، سراج الدین عیسائی کے سوالوں کے جواب — یہ کتب حضرت مسیح موعود کی تصنیف ہیں جن میں آپکے ایجاد کردہ فن کلام سے اثبات دعاوی پر تحدیانہ بیان ہے حقائق اور معارف اور معدن دین کی بیش بہا ہے اسکی قیمت بہت کم رکھی گئی ہے

طب روحانی۔ یسوعی معجزات کی کل حقیقت ملجاتی ہے بلا دوا امراض کے علاج کا طریق بتایا گیا ہے ایک مرحوم احمدی جو کہ اس فن میں صاحب کمال تھا اس کی تصنیف سے

شہادت آسمانی حصہ اول و دوم، السر المکتوم، رویائے صالحہ، اعجاز احمدی خرد — یہ رسایل جناب منشی محمد اسمعیل صاحب احمدی دہلوی ایڈیٹر رسالہ المنعوم کے قلم سے نکلے ہیں جنمیں مخالفین سلسلہ احمدیہ کے اعتراضوں کا جواب دیا گیا ہے اور احمدی اہل کہف کے قصہ پر ایسی روشنی ڈالی گئی ہے دیکھنے پر انکی خوبی کھلتی ہے دوستوں کا بہت سا علم ان سے ملتا ہے

سراج الحق حصہ اول، سراج الحق حصہ دوم، سراج الحق حصہ سوم، حصہ چہارم و پنجم — صاحبزادہ پیر سراج الحق صاحب نعمانی کی تصنیفات ہیں جنمیں حضرت مسیح کی وفات اور مسیح موعود کے دعاوی کا ایسا انکشاف ہوا ہے اور حضرۃ امام اعظم علیہ الرحمۃ اور دیگر ائمہ کبار کا مذہب وفات مسیح میں ثابت کیا گیا ہے

محامد المسیح۔ حضرت مسیح موعود کی مدح میں کل نظموں کا مجموعہ مرتبہ شیخ یعقوب علی صاحب تراب

شہادت نامہ حضرت مولانا عبداللطیف صاحب بزبان پنجابی بر وزن سوہنی مہینوال — زیر طبع

ابطال الوہیت مسیح۔ حضرۃ مولانا نورالدین صاحب کی تصنیف رد نصاریٰ میں — زیر طبع

ادعیہ قرآن کریم مترجم منظوم۔ مع تصنیف قاضی ظہورالدین صاحب اکمل۔ احمدی۔ گولیکی۔ ضلع گوجرات — زیر طبع

اشتہارات حضرت مسیح موعود علیہ السلام وحواریان جو کہ متفرق طور پر نکلتے رہے — زیر طبع

(نوٹ) ہر ایک کتاب جو کہ قادیان کے کسی دوسرے کارخانہ سے لیکر ارسال کیجاتی ہے۔ اوسپر روپیہ تک اور اس سے زیادہ فی روپیہ ا کمیشن لیا جاتا ہے

سلاسل الفضایل عربی۔ اردو

سلاسل التعلیم عربی

سیرت النبی۔

الہامی دعا اسم اعظم

وفات مسیح پنجابی نظم ۲ر پنجابی کامن ۰ر

نظم برائے مستورات

حضرت حکیم الامت کے سننے والے سنیں

شیخ عبدالحی صاحب عرب نے ایک کتاب مسمی بہ سلاسل الفضایل رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فضایل میں لکھی ہے عمدہ کتاب ہے اس کی قیمت مصنف نے چھ آنہ مقرر کی تھی مگر چونکہ شیخ صاحب بہت مقروض ہوگئے ہیں۔ اس لئے اب وہ اس کتاب کو اصل قیمت پر میری معرفت فروخت کرنا چاہتے ہیں۔ اصل لاگت اس کی ۲ ۱ر ہے۔ پس احمدی احباب ہر ایک شہر میں بیس بیس کاپیاں اس کی اصل قیمت پر خرید فرمالیں تو بہتر ہوگا کیونکہ ایک مسافر کی دستگیری ہے اور میرے نزدیک احباب کے لئے عمدہ موقعہ اعانت کا ہے اور کتاب بھی غنیمت ہے والسلام۔ نورالدین

فتح مقدمات کی نسبت ایک یادگار کی تجویز

اس سے پیشتر کے نمبر میں اپنے گرامی دوست جناب فضل محمد خان صاحب رئیس ہرسیاں والی تحریک کا تذکرہ دربارہ قائم کرنے ایک یادگار کے درج کر چکا تھا۔ کہ الحکم مورخہ ۳۰ جنوری ۱۹۰۸ء کا پرچہ مجھے ملا جس میں اخویم شیخ یعقوب علی صاحب تراب نے نشان مبین کے ماتحت منشی غلام نبی صاحب کی تحریک سے اپنے ایک سابقہ پیش کردہ تجویز دربارہ صنعتی شاخ متعلقہ مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کو اس فتح کی یادگار میں پیش کیا ہے اور استدعا کی ہے کہ ہزار روپیہ جمع ہو جاوے تو مدرسہ کے ساتھ ایک صنعتی شاخ کھولی جاوے جو کہ اس فتح کی یادگار قرار دی جاوے ان کے آرٹیکل کے مطالعہ سے اول تو میرا دل بھی اس امر پر للچایا۔ کہ واقعی میں یہ ایک عمدہ تجویز ہے بلکہ اس سے بھی بڑھ کر میرے دماغ میں خیالات گذرے کہ ایک مدرسہ یہاں لڑکیوں کا ہو جس میں علاوہ تعلیم مروجہ کے وہ کشیدہ وغیرہ کا کام سیکھیں اور اس طرح سے یہاں کی صنعت و حرفت یورپ و امریکہ کی نمائشوں میں پیش ہو اور قادیان کا نقارہ چار دانگ عالم میں بجے اور چونکہ انسان کی طبعی خاصیت ہے کہ جب وہ کسی امر کی طرف غور کرتا ہے اور اس کے دوسرے پہلوؤں کو نظر انداز کر دیتا ہے تو اس میں دور تک اسکی آرزوئیں اسکو لیجاتی ہیں اسیطرح عالم اسباب میں سیر کرتے ہوئے قادیان ہر ایک قسم کے انجینیرنگ اور ایجاد کا مرکز مجھکو نظر آنے لگا اور میرے دل میں آئی کہ میں بھی اسی آرٹیکل کی تائید میں قلم اٹھاؤں اور احباب کو تحریک کروں کہ وہ دل کھول کر اس بارے میں چندہ ارسال کریں کہ یکایک میرا خیال مدرسہ تعلیم الاسلام کی موجودہ حالت اور اس کی ضرورتوں کی طرف منتقل ہو گیا اور تھوڑی دیر اسپر غور کرنے سے مجھے اپنی ساری خیالی عمارت کو مسمار کرنا پڑا کیونکہ مدرسہ کی موجودہ حالت ہر ایک پہلو سے ابھی تک اسقدر اطمینان بخش نہیں ہے کہ ہماری قوم اس کے افکار سے سبکدوش ہو کر کسی اور مزید بوجھ کو اپنے سر پر لے۔ اس امر کو بخوبی سمجھنے کے لئے ہمیں قادیانی چندوں کی طرف توجہ کرنی چاہئے۔ اور دیکھنا چاہئے کہ کل جماعت کا کس قدر حصہ ہے جو کہ ان ضرورتوں کا کفیل ہو چکا ہے۔ بفضل خدا احمدیت جماعت کا شمار تو اس حد تک بڑھا ہوا ہے کہ اگر اس کے سرپر ایک نہیں اور ۲۰ کارخانہ اور شاخیں کھولی جاویں تو اس تعداد کو شکر ہر ایک آدمی ایک پل کیلئے بھی باور نہیں کر سکتا کہ وہ نہ چل سکیں لیکن دیکھنے والی بات یہ ہے کہ اس مذاق کے کسقدر لوگ ہیں جو کہ اس قسم کی قومی خدمات کے لئے صفت ایثار سے موصوف ہو کر اپنے عزیز مالوں کی قربانی کو روا رکھتے ہیں مدرسہ کی ذاتی ضروریات ابتک محتاج التکمیل ہیں اور جسقدر توجہ قوم کو اسکی طرف ہونی چاہئے تھی بجز معدودے چند احباب کے اس کا عشر عشیر بھی نہیں پایا جاتا۔ اسوقت میں صرف مدرسہ کا ذکر کر رہا ہوں۔ کالج زیر بحث ہرگز نہیں ہے قوم کی موجودہ مالی حالت اور ایسے چندوں کی طرف اسکی توجہ کے ثبوت کیلئے صرف یہ دیکھ لینا کافی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو اشتہار دربارہ امداد چندہ دیا تھا اور جس میں یہاں تک قوم کو توجہ دلائی تھی کہ اگر کوئی شخص مدرسہ کا چندہ الگ نہیں دے سکتا تو وہ لنگر خانہ کے چندہ ہی سے ایک حصہ مدرسہ کو اس وقت تک دیا کرے کہ مدرسہ کی مالی حالت جاوے۔ کیا آج تک جبکہ اس ارشاد پر ایک عرصہ گذر چکا ہے۔ قوم نے اسقدر حصہ مدرسہ کی امداد میں لیا ہے کہ اب لنگر کے چندہ میں سے مدرسہ کیلئے کوئی حصہ الگ نہ کرنا پڑے۔ تو اسکا جواب [illegible] ملتا کہ قوم نے ابھی تک اسقدر مستعدی ہرگز نہیں ظاہر کی کہ جس سے اراکین مدرسہ کا دامن گوہر مقصود سے پر ہو گیا ہو اور جو دست سوال انہوں نے مدرسہ کی ضرورتوں کیلئے دراز کیا تھا اب اسے کوتاہ کرلیں اور لنگر خانہ سے حصہ نہ لیں۔ مدرسہ کی ضروریات اور شکایتیں بدستور ہیں اور اراکین تاکید پر تاکید کر رہے ہیں کہ اسکے متعلق لیڈنگ آرٹیکل اخباروں میں دئیے جاویں جو کہ اس امر کا بدیہی ثبوت ہے کہ قوم کی توجہ کما حقہ مدرسہ کی طرف ہرگز نہیں ہے اور جب مدرسہ کا اصل فرض یعنی جو کہ تعلیم ہے وہی ابتک [illegible] اور اس میں [illegible] طور پر [illegible] کام سرانجام نہیں [illegible] تو [illegible] کو اور بڑھا دینا میرے نزدیک [illegible] مناسب [illegible] تو [illegible] ہے کہ جہاں تک ہو سکے سب سے اول مدرسہ کی احتیاجوں کو پورا کیا جاوے [illegible] جو [illegible] اس کا تدارک کما حقہ [illegible] ضرورت [illegible] امداد کی چندوں اور [illegible] سے پورا کر کے اراکین مدرسہ [illegible] کے غم اور فکر سے سبکدوش کر دیجاوے میرا دل خود چاہتا ہے کہ صنعت اور حرفت کی شاخ یہاں جاری ہو اور مستقل صناع اور اہل حرفہ طیار ہو کر دنیا کے آگے پیش کریں اور میں صنعت اور حرفت کسی تجارت کی [illegible] ہرگز نہیں دیکھتا لیکن تاہم ابھی اس قسم کی تحریکوں کو قبل از وقت خیال کرتا ہوں خدا تعالیٰ کا ہر ایک فعل تدریج سے ہوتا ہے اور اس [illegible] جو [illegible] الٰہی سے ہمیں حاصل ہوتا ہے ہرگز نظر انداز نہ کرنا چاہئے۔ احمدیت کی بڑی غرض اللہ تعالیٰ اور یوم آخر پر ایمان کے حصول کی ہوتی ہے اور اسلئے اسکی تفہیم پر فائدہ حاصل کرنے کا سارا دار و مدار تقوے پر ہوتا ہے پس جو تقوے پر قوم کی سعادت ہو اسکے لئے کوشش کرنا ہمارا فرض عین ہونا چاہئے صنعت اور حرفت کی نوع انسان کو ضرورت تو ہے لیکن یہ ایک ایسی ضرورت ہے کہ جسے ایک غیر متقی شخص بلکہ ایک دہریہ اور کافر اور فاسق بھی پورا کر سکتا ہے اور اس کی کوئی خصوصیت تقوے اور روحانیت سے ہرگز نہیں ہے اسلئے میری ذاتی رائے یہی ہے کہ بجائے صنعتی شاخ کے اس فتح کی یادگار میں مدرسہ کو ہر ایک پہلو سے مکمل کرنا چاہئے میرے خیال میں اسکی تکمیل صرف اس بات سے ہرگز نہ ہوگی کہ چندہ دینے والے موجودہ احباب اپنے چندوں کی تعداد بڑھا دیں بلکہ چند ایک افراد ہر ایک مقام پر یہ اپنا فرض منصبی خیال کریں اور پکا عہد کریں کہ وہ ذیل کے امور پر ہمیشہ ساعی رہینگے۔

اول یہ کہ جو اصحاب آجتک چندہ نہیں دیتے انکو چندہ دینے کیطرف رجوع دلایا جاوے اور ماہواری چندہ بڑی تعہد سے جمع کرکے ارسال کیا جاوے

دوم یہ کہ احمدی لڑکے جو کہ غیر مکاتب میں تعلیم پاتے ہیں ان کو قادیان ارسال کیا جاوے۔

دوسرا امر سب سے ضروری امر ہے جسکی طرف بہت کم توجہ احباب کی ہے حالانکہ میرے خیال میں اس مدرسہ کے قیام کا بڑا مدار اسی پر ہے اور جن لوگوں نے اسے ایک غیر ضروری امر کہا ہے انہوں نے ابتک اس مدرسہ کی قدر شناسی سے کوئی حصہ نہیں لیا اور نہ نصرت کا حق ادا کیا ہے جب تک ہمارے دوست اپنے سینوں کو اولاد کے داغ ہجر سے نہ داغینگے۔ وہ اس قومی قرض سے کبھی سبکدوش نہ ہونگے ہر ایک امر کی تکمیل کیلئے ایک قربانی کی ضرورت ہوتی ہے مدرسہ تعلیم الاسلام کی تکمیل اسیوقت ہو سکتی ہے جبکہ وہ اپنی اولاد کی محبت کی اور اپنے مالوں کی قربانی کریں گے جس قلمی اور لسانی جہاد کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام مبعوث فرمائے گئے ہیں اگر اسکے لئے ہم کوئی فوج طیار کر سکتے ہیں تو وہ ہماری ذریت اور یہ مدرسہ اسکا ذریعہ بھی ہے۔ ورنہ یہ تو ظاہر ہے کہ اب سیف و سنان کے جہاد کی ضرورت نہیں ہے۔

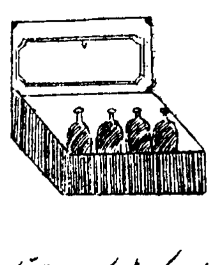
پس میری رائے یہی ہے کہ اس مقدمہ کی یادگار میں ایک مالی فنڈ کھولا جاوے جس میں ہمارے احمدی دوست بڑھ بڑھکر گوئے سبقت لیجانے اور مدرسہ کے متعلق صدیقی مراتب حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

شیخ صاحب موصوف کی تحریک پر قیام یادگار کیلئے چندہ کی ترسیل میں ہرگز فرق نہ ہونا چاہئے۔ یادگار کے لئے جسقدر چندہ ہو اسکا صرف وعدہ نہ ہو بلکہ عملی طور پر ضرور بھیجدیا جاوے کیونکہ اکابرین ملت اور حضرت امام الزمان کے مشورہ سے جو یادگار تجویز ہوگی۔ وہ اس میں صرف ہو سکیگا۔ سردست اس بات کو امر فیصل قرار دیا جاوے۔ کہ یادگار ضرور قائم ہوگی مگر کیا اور کس طرح ہو اسے زیر بحث سمجھا جاوے اور اسکیلئے چندے ضرور ارسال کریں ؛

اشاعت اخبار کی اشاعت کیطرف احمدی جماعت کی خاص توجہ درکار ہے قادیانی فرزند یا دن بدن ترقی کر رہی ہیں جس سے ہمارے دوستوں کو قلمی جہاد کا موقعہ مل رہا ہے۔ میں اس پر ایک مبسوط آرٹیکل دینے والا ہوں کہ ان ضرورتوں کے پڑھنے میں کیا سر الہی ہے۔ اور کیوں ہمارے دوستوں کو اسطرف متوجہ ہونا چاہئے۔

میں ان احباب کا مشکور ہوں جنہوں نے روپیہ لا کر قیمت منظور فرما کر کارخانہ کی عزت افزائی کی ہے لیکن اصل امداد کارخانہ کی اشاعت ہے کہ جس کی سرسبزی و شادابی پر توجہ کوشش کرنی چاہئے کہ ہر ایک احمدی دوست کے ہاتھ میں یہ ارزاں پرچہ موجود ہو ہر ایک ایسا دوست جس نے اس پرچہ کو ۲ روپیہ یا اس سے زائد پر خریدا ہے اسکی سفارش پر یا اپنی جیب سے کسی دوسرے کے نام جاری کرنے سے ہمارا یہ پرچہ اخبار جاری ہو سکتا ہے امید ہے کہ میرے احمدی دوست اس موقعہ سے ضرور فائدہ اٹھاینگے

یہ مقدمہ کی فتح کی یادگار ہے ؛



اعلےٰ درجہ کا مُصفّی اور مقوّی سارساپریلا یعنی عجیب و غریب چہار جوہر۔ طلسمی اور حکمی مُصفیات خون اور مقویات بدن کا مجموعہ ہر ایک بکس چہار جوہر کہ چار دَلہ شیشی کی دوائیں بگڑے ہوئے خون کو نہایت صاف کرکے تمام خونی اور جلدی بیماریوں کو جڑ سے دفع کرتی اور دستہ پرنگ ہر طرح کی طاقت بخشتی ہیں چار سو چار دوائیوں کا ست اور جوہر ہی شیشی ۸ خوراک چاروں شیشیوں میں ۳۲ خوراک جو ۳۲ روز کے استعمال میں مرد اور عورت لڑکے اور بوڑھے سب کو تمام عمر کے لئے صحیح و سالم اور چست اور چالاک بنا دیتا ہے۔ شیشی نمبر ایک جوہر عشبہ وغیرہ۔ شیشی نمبر ۲ جوہر چرائتہ وغیرہ۔ شیشی نمبر ۳ جوہر شاہترہ وغیرہ۔ شیشی نمبر ۴۔ چوب چینی کا جوہر وغیرہ۔ چہار جوہر اپنے استعمال کنندہ کو ہیضہ۔ طاعون۔ کھانسی۔ بخار۔ پیچش و اسہال سے ہمیشہ محفوظ رکھتا ہے۔ آتشک۔ سوزاک۔ گنٹھیہ۔ خارشت۔ داد۔ اکوت۔ پھوڑا پھنسی سفید داغ۔ جذام۔ کوڑھ۔ ناسور۔ کنٹھ مالا۔ بواسیر۔ نواسیر۔ گنج۔ سوکھنڈی وغیرہ کے فسادات کو ہمیشہ کے لئے صاف کر دیتا ہے۔ ۳۲ خوراک کی چاروں لو شیشیاں ایک ٹین بکس میں مقفل کرکے معہ کنجی و کاغذ طریق استعمال کے خریداران کو دیجاتی ہیں۔ قیمت فی بکس آٹھ روپیہ۔ پیکنگ و محصولڈاک ایک روپیہ چھ آنہ۔ **اکسیر حیات یعنی نمک نباتات** متعدد جڑی بوٹی اور تمام مفید دوائیوں کے اور میوؤں کے ست اور جوہر سے کیمیاوی طور پر ترکیب دیکر بڑی محنت اور جانفشانی سے یہ نمک تیار کیا گیا ہے۔ اوّل درجہ کا مقوّی معدہ ہاضم غذا و دافع قبض و ریاح و پیچش و بھوک۔ پیدا کرنے والا۔ اور خون صالح پیدا...... کرکے از سر نو طاقت بخشنے والا۔ اور گنتی ہی دنوں کا پرانا طحال اور بخار یا ورم جگر ہو بہت جلد دفع کرکے صحت و تندرستی کا ہمیشہ قائم رکھنے والا مرد اور عورت دونوں میں توالد و تناسل کا مادہ پیدا کرنے والا ہے۔ بے اولادوں اور بانجھ عورتوں کو ایک پوری بوتل استعمال کرکے فضل خدا کا امیدوار رہنا چاہیئے۔ قیمت فی شیشی ۱۴ خوراک ایک روپیہ۔ پیکنگ و محصولڈاک ۴/ ۔ قیمت دو شیشی ۱/۱۲ تین شیشی ۲/۸ چار شیشی ۳/ ۔ ۶ شیشی ۴/ للعہ۔ پیکنگ و محصولڈاک وغیرہ۔ علاوہ قیمت فی بوتل جسمیں ۱۱۲ خوراک یعنے آٹھ شیشی نمک رہتا ہے۔ پانچ روپیہ۔ محصولڈاک و پیکنگ ۱۲/ ہزاروں آدمیوں نے کامل فائدہ حاصل کیا ہے۔ آپ بھی تجربہ کیجئے۔ اور فائدہ اٹھائیے۔ اسے معمولی نمک نہ سمجھئے۔ یہ نمک امراض ذیل میں حکمی فائدہ بخشتا ہے۔ دائمی قبض۔ بدہضمی۔ پیٹ میں درد اور نفخ ہونا۔ کمی اشتہا یعنی بھوک کا نہ معلوم ہونا۔ طحال یعنی تاپ تلی ضعف معدہ یعنی غذا کا بخوبی ہضم نہ ہونا۔ اور بار بار پاخانہ ہونا۔ وبائی امراض مثل ہیضہ و تخمہ۔ پیچش اسہال۔ درد گردہ۔ درد قولنج۔ درد کمر۔ وجع مفاصل یعنی گنٹھیہ۔ درد سر۔ کھانسی۔ دمہ۔ ضعف دماغ۔ ضعف بصارۃ۔ کمی باہ یعنی نامردی۔ جریان یعنی دھاتہ پتلی ہو کر بہنا۔ سوداوی امراض مثل آتشک سوزاک اور جلدی امراض مثل خارشت کھاد۔ سفید داغ اور عورتوں کے اجرائے خون ماہواری۔ وباد گولہ وغیرہ کو حکمی فائدہ بخشتا ہے۔ بچوں کے دانت نکلنے کی حالتیں نہایت ہی مفید ہے دل و دماغ کو قوۃ اور فرحت بخشتا ہے۔ طبیعت کو خوش اور بشاش رکھتا ہے۔ فکر اور تردّد کو دفع کرتا ہے۔ خاص کر معدہ اور جگر کی تمام خرابیوں کو دور کرکے اسکی اصلی قوۃ اور حرارت کا محافظ رہتا ہے۔ ہیضہ اور طاعون کے زمانہ میں اس کا استعمال اکسیر کا کام دیتا ہے۔ اگر احتیاط اور التزام کے ساتھ ایک پوری بوتل اس نمک کی استعمال کیجاوے۔ تو قریب ڈھائی سیر کے تازہ اور صاف نیا خون اور گوشت عموماً دوران میں پیدا ہو سکتا ہے۔ جس سے ہر طرح کی نئی طاقت اور قوۃ یقیناً پیدا ہوگی۔ یہ امر مسلم ہے۔ کہ اکثر بیماریاں معدہ کی خرابی کے سبب پیدا ہوتی ہیں۔ اس لئے اس کا نام اکسیر حیات رکھا گیا کیونکہ پوری ایک بوتل کے استعمال کرنے سے معدہ میں انتہا درجہ کی قوۃ ہاضمہ پیدا ہوتی ہے۔ کیسی ہی سستی اور کمزوری اور لاغری ہو۔ فوراً دفع ہو کر انسان موٹا تازہ ہو جاتا ہے۔ اور ایک نیا رنگ و روپ پیدا ہوتا ہے۔ گویا از سر نو زندگانی حاصل کرتا ہے۔ **طاقت پیدا کرنے کی عمدہ دوا یعنی معجون تقویت۔** یہ دوا سر سے پیر تک ہر طرح کی نئی طاقت پیدا کرکے انسان کو ہمیشہ تندرست رکھتی ہے۔ اور دل دماغ اور جگر وغیرہ یعنی اعضائے رئیسہ کی تقویت کے لئے اکسیر ہے۔ فسادات نزلہ و زکام کو قطعاً بند کرکے دل اور دماغ میں اوّل درجہ کی طاقت پیدا کرتی ہے۔ ترقی بصارۃ و حافظہ و ذکاوت کے لئے سریع التاثیر ہے۔ قیمت فی بکس جس میں ۴۰ خوراک دواہوتی ہے پانچ روپیہ۔ پیکنگ و محصولڈاک ۱۲/ ۔ **گنٹھیہ کی اکسیر دوائی یعنی روغن اوجاع۔** کیسی ہی سخت تکلیف دہ گنٹھیہ یا عرق النساء یا درد کمر یا درد شانہ وغیرہ ہو۔ چند روز اس تیل کی مالش سے درد اور ورم اور تمام تکلیفات معہ بالکل دفع ہو جاتی ہیں۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ پیکنگ و محصولڈاک ۶/ ۔ **آنکھوں کیلئے نئی روشنی یعنی سرمہ نوری۔** اصلی ماميرا اور ایک سو مفید و مقوی بصر ادویات و محلول جواہرات سے یہ سرمہ تیار کیا جاتا ہے۔ جالا۔ مالاڑا۔ پھولی۔ دھندلا۔ غبار۔ ناخونہ۔ رتوندھی۔ پڑوال۔ کھجلی۔ پانی کا بہنا۔ سرخی چشم۔ درد۔ کھٹک وغیرہ غرض آنکھوں کی کل بیماریاں دفع کرکے آنکھوں میں نوجوانوں کی طرح نئی روشنی از سر نو پیدا کرتا ہے چند روز کے استعمال سے آنکھوں کی روشنی کو تمام عمر کے لئے قائم کر دیتا ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔ پیکنگ و محصولڈاک ۵/ ۔ **دانتوں کی صفائی اور مضبوطی کیلئے اعلیٰ درجہ کا مقوّی دندان و خوشبودار منجن** دانت اور آنکھ انہیں دونوں سے زندگی کا مزہ ہے۔ اگر انمیں کوئی خرابی آئی۔ تو پھر زندگی کا لطف نہیں اسلئے ہر شخص پر انکی داشت اور حفاظت نہایت ضروری ہے اور لازمی ہے۔ اس منجن کو آپ چند روز لیجئے۔ پھر اپنے دانتوں کی صفائی اور مضبوطی کو دیکھئے کیا ہی درخشاں ہیں۔ خود دفع ہو جائیگا۔ اور تمام دانت موتی کی طرح چمکنے لگیں گے۔ دانتوں کے کھوکھلے پن اور مسوڑھے کے ورم اور درد اور خون دیر ہونے دہن اور منھ و زبان کے نقائص کے دفع کے لئے یہ منجن اکسیر ہے۔ قیمت فی بکس آٹھ آنہ۔ پیکنگ و محصولڈاک ۵/ ۔ علاوہ ازیں آتشک سوزاک جریاں۔ پیچش۔ اسہال۔ کھانسی۔ دمہ۔ بواسیر۔ ریگ مثانہ۔ طحال۔ خارشت۔ اختلاج قلب۔ سفید داغ۔ داد۔ بہرہ پن کی دوا۔ زخم پھوڑے کے لئے مرہم عنبر مخصوص کے لئے ہر مرض کی دوائیں اس دواخانہ میں موجود ہیں۔ جن کا تجربہ عرصہ دراز سے تمام ہندوستان میں نہایت کامیابی کے ساتھ ہو رہا ہے۔ دو پیسے کا ایک ڈاک ٹکٹ بھیجکر بڑی فہرست اس دواخانہ کی منگا کر ملاحظہ فرمائیے جسمیں کل دواؤں کا تفصیلی حالات مع طریق استعمال و سارٹیفکٹ وغیرہ کے درج ہیں۔ آپ اپنا نام پتہ۔ ڈاکخانہ خوب صاف لکھیئے اور اگر کوئی ریلوے سٹیشن نزدیک ہو۔ تو اس کو بھی لکھئے۔ ہمارا پتہ یہ ہے۔ **حکیم شیخ ولی محمد اینڈ کمپنی اکسیر اعظم۔ میڈیکل ہال۔ مقیم گنج۔ شہر بنارس۔ نوٹ۔** ہم کو مندرجہ مذکورہ بالا دوائیوں کی اشاعت کے لئے ہندوستان میں ہر جگہ ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ جو صاحب چاہیں۔ خط بھیجکر فیصلہ

راستی کا اظہار

کارخانہ کو بدگمانی سے بچانے کیواسطے صرف ایک عمدہ ذریعہ نکالا ہے کہ ہر ایک ڈاک کا نمونہ صرف پوسٹ کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے۔ اور کارخانہ ہذا اس کے محصول کا بھی متحمل ہوا۔ **سونے چاندی کی گولیاں۔**

یہ حبوب اسم بامسمّی اعلیٰ درجہ کا مقوی۔ دل و دماغ معدہ باہ میں اُن پوشیدہ کارروائیوں سے جو کہ خود کردہ بے اعتدالیوں سے پیدا ہوتی ہیں لاثانی دوا ہیں یہ حبوب خاص کر حلق میں اترتے ہی اپنا اثر کرتی ہیں اور

بالعموم بے اولاد کو با اولاد اور کمزور کو دلاور اور جوان کو طرحدار اور بوڑھے کو باکار بنانے میں اکسیر ہیں۔ قیمت حبوب صرف ۴/

سرمہ نورانی

یہ سرمہ صرف میرہ کا ہی نہیں ہے بلکہ دیگر مشک کافور اور بیدلیمی لیمی ادویات مخلوط کرکے تیار کیا ہے جو امراض چشم کو فوراً دفع کرتا ہے اور جالا پھولا۔ دھندلا۔ غبار شبکوری ناخونہ وغیرہ امراض دیرپا کو فوراً اڑا دیتا ہے بینائی کا محافظ اعلیٰ درجہ کا ہے ہماری تعریف پر خیال نہ کیجئے المشتہر حکیم سرفراز حسین و محمد حسین پروپرائٹر کارخانہ احمدیہ بلبگڈھ ضلع دہلی

کشف الاسرار ظہور کرشن اوتار

یعنی حضرت مسیح موعود کے دعویٰ کرشن اوتار کے دلائل و ثبوت میں ایک رسالہ مولوی محمد احسن صاحب امروہی تصنیف فرما رہے ہیں درخواستیں دفتر البدر میں آویں

مطبع انوار الاسلام قادیان میں باہتمام منشی محمد افضل صاحب کے شائع ہوا

Registered. L. No. 288.

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم | دنیا مین ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُسے قبول نکیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی کو ظاہر کر دے گا | نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

آئینہ ہے یہ نور سرمد کا
عکس ہے یہ رخ محمد کا

چودھوین کا ہے چاند یہ البدر
فیض ہے یہ غلام احمد کا

ای جہان منتظر خوشباش کامد داستان
آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

طلع البدر علینا من ثنیۃ الوداع
وجب الشکر علینا ما دعی للہ داع

ان اللہ قال صح الکلمۃ وفتح مسیحہ وما نزلہ من ادلۃ

البدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

نمبر

نوٹ بیعت کا اشتہار حضرت امام الزمان نے ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو دیا تھا اور ۴ مارچ ۱۸۸۹ء کو لدھیانہ میں بیعت شروع کی۔ سال بسال ترقی ہوتی گئی جن میں حاضرین اس سال کی یادگار مین اکی فتح ونصرت کا رنامہ طلوع ہو

جلد ۴

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جا بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال
آن نہ مثل قول و دور از جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و از خبر ہائے معاد
ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق است و ثابت
منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بہ ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکاری کند از اشقیاست
یکدم از دوری آن دشمن متاب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

ومن شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو شرک سے مجتنب رہیگا

دوّم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔

سوّم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا

چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے

پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اسکی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ آگے قدم بڑھائیگا

ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آ جائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔

ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔

ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔

نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا

دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو

وہ الفاظ جنہیں حضرت اقدس بیعت لیتے وقت ہاتھ میں ہاتھ دے کر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ۔ (۳ بار) آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ (۳ بار)۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین ثم آمین

پھر اس کے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	ایک بار
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

شرح اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	ایک بار
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

[illegible]

خدا کے پاک ہاتھوں کی بنائی ہوئی احمدی جماعت میں داخل ہونیوالوں کی فہرست

نام اسمائے	مقام	ضلع
عبدالقادر ولد مولوی خدابخش	قصور	لاہور
محمد شریف ولد کریم بخش	〃	〃
محمد رمضان ولد بوٹا	محمود پور	کرنال
دیدار بخش	〃	〃
محمد اسماعیل ولد امیر شاہ	〃	〃
غلام رسول 〃 〃	〃	〃
رحیم بخش 〃 احمد	〃	〃
نور محمد 〃 محمد بخش	〃	〃
محمد عبداللہ 〃 مولوی جلال الدین	پیرکوٹ	گوجرانوالہ
محمد دین 〃 عمر الدین	〃	〃
غلام محمد 〃 شہاب الدین	〃	〃
عنایت اللہ 〃 عمر دین	〃	〃
قاضی شاہ دین 〃 قاضی علی بخش	ماہل پور	ہوشیارپور
رنگ الٰہی 〃 خیر الدین	قصور	لاہور
عبدالرحمان 〃 عبدالغنی	سانڈہ کلاں	〃
محمد رمضان 〃 شیخ سلطان		گوجرات
احمد 〃 نور الدین	مکیانہ	گجراۃ

نام اسمائے	مقام	ضلع
عبداللہ ولد بگو	بڈہار	امرتسر
غلام 〃 گوہر	گھوگھیاٹ	شاہپور
حسن دین 〃 امام الدین	کولار	وزیرآباد
عبدالرحمان 〃 حاکو	بڈہار	امرتسر
فضل الدین 〃 اللہ دتا		گوجرانوالہ
نبی بخش 〃 شیخ امیر بخش		وزیرآباد
غلام قادر 〃 چراغ دین		گوجرانوالہ
علم الدین لوہار	باغبانپورہ	لاہور
عبداللہ ولد عزیز الدین	آدوتلی	سیالکوٹ
محمد علی 〃 قطب الدین	بڈہار	امرتسر
غلام نبی 〃 کالو		لاہور
مولوی محبوب عالم 〃 شرف الدین	کوٹلی	
عبدالغنی 〃 امیر بخش		جہلم
بہاول	جیوکے	گوجرانوالہ
محمد حسن 〃 کریم بخش		〃
امام الدین	〃	〃
جامو 〃 عیدا	بڈہار	امرتسر

نام اسمائے	مقام	ضلع
محمد افضل شاہ ولد محمد اکبر شاہ	راہوں	جالندھر
محمد دین 〃 میاں سلطان	سیدوالہ	منٹگمری
عیسیٰ 〃 دین محمد	بہاگووال	
نظام الدین 〃 دین محمد	〃	
غلام محمد عرف کاکا	〃	
غلام دین ولد نہالا	〃	
ستر دین 〃 کمان	〃	
بلبو 〃 ماہی		
جان محمد 〃 جوہم	دھرم کوٹ	
شمس الدین 〃 احمد	علاپور چکیان	گجراۃ
عمرا 〃 جمعہ	کالووال	گوجرانوالہ
اللہ داد 〃 امیر	〃	〃
اللہ بخش 〃 امام بخش	〃	〃
جیونا 〃 جوایا	〃	〃
غلام محمد 〃 نانک	پھپھیاں	ہوشیارپور
بہولا 〃 منگلو	〃	〃
سندھا شیخ 〃 حاکم خاں	〃	〃

نام اسمائے	مقام	ضلع
احمد ولد نور دین کلاس	مکیانہ	گجرات
غلام مرتضیٰ خاں طالب العلم نور محمد ہائی	کالج	پٹیالہ
غلام رسول ولد نبی بخش	ٹرگڑی	گجرات
الٰہ داد 〃 الٰہ دین		لاہور
محمد دین 〃 شہاب دین		وزیرآباد
جامو 〃 عیدا	بڈہار	امرتسر
کرم الٰہی 〃 〃	〃	〃
عبداللہ 〃 اللہ یار	راہوں	جالندھر
جمال دین 〃	〃	〃
عبدالرحمان 〃	〃	〃
سندھا شیخ 〃 حاکم خاں	پھپھیاں	ہوشیارپور
علی بخش 〃 سکندر	〃	〃
لہنا 〃 احمد یار	جیوکے	گوجرانوالہ
اقبال احمد 〃 امداد الٰہی	بنڈوری	ہوشیارپور
رحمت بی بی زوجہ 〃	بھیکوریا	〃

حضرت حکیم الامت کے سننے والے سنیں

شیخ عبدالحی صاحب عرب نے ایک کتاب مسمّی بہ سلاسل الفضائل رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل میں لکھی ہے عمدہ کتاب ہے اس کی قیمت مصنف نے چھ آنہ مقرر کی تھی مگر چونکہ شیخ صاحب بہت مقروض ہو گئے ہیں - اس لئے اب وہ اس کتاب کو اصل قیمت پر میری معرفت فروخت کرنا چاہتے ہیں اصل لاگت اس کی [illegible] ہے - پس احمدی احباب ہر ایک شہر میں جہاں کہیں کامیاں اس کی اصل قیمت پر خرید فرمالیں تو بہتر ہوگا - کیونکہ ایک مسافر کی دستگیری ہے اور میرے نزدیک احباب کے لئے ادارہ موقعہ اعانت کا ہے اور کتاب بھی غنیمت ہے والسلام نور الدین ؎

ملفوظات و حالات حضرت امام الزمان علیہ السلام

بوجہ شدت سردی کے صرف ظہر اور عصر کی نمازوں میں حضور شامل ہوتے رہے

۸ فروری ۱۹۰۵ء

ظہر کے وقت حضور علیہ السلام تشریف لائے تو آپ کے ایک خادم آمدہ از کشمیر نے سربسجود ہو کر خدا تعالیٰ کے کلام اُسجدوا لآدم کو اسکے ظاہری الفاظ پر پورا کرنا چاہا۔ اور نہایت گریہ و زاری سے اظہار محبت کیا مگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے اس حرکت سے منع فرمایا اور کہا کہ یہ مشرکانہ باتیں ہیں ان سے پرہیز چاہیئے

ایک شخص کی درخواست مباحثہ پر فرمایا کہ حسب اعلام الٰہی ہمنے مباحثہ کا دروازہ بند کر دیا ہوا ہے لیکن ہاں جس کا جی چاہے ازالہ شبہات کیلئے ہم سے کلام یا تحریر کر سکتا ہے بحث میں تو فریقین کو ہار جیت کا خیال ہوتا ہے مگر اسمیں یہ خیال نہیں ہوتا بحث کے بند کرنیسے ہماری یہ غرض نہیں ہے کہ اگر کوئی شخص کوئی اعتراض کرے یا سوال کرے یا اُسے کچھ وساوس ہوں تو اُس کی طرف توجہ ہی نہ کیجاوے بلکہ اس سے مراد یہ تھی کہ جواب اور جواب الجواب اور پھر ہار جیت کا خیال لوگوں کو ہوتا ہے وہ احقاق حق سے دور جا پڑتے ہیں۔ ورنہ سوالات اور ازالہ وساوس کیلئے دروازہ کھلا ہے جس کا جی چاہے ہم سے پوچھ سکتا ہے۔

۹ فروری ۱۹۰۵ء

کو ظہر کیوقت تشریف لا کر طاعون کے ذکر پر فرمایا کہ سردی کی شدت میں یہ کم ہو جایا کرتی تھی مگر اب سردی کی شدت کے ساتھ اسکی بھی شدت ترقی کر رہی ہے۔ حالانکہ ابھی اسکی مزید ترقی کے ایام آنے والے ہیں۔

۱۰ فروری ۱۹۰۵ء

جمعہ حضور علیہ السلام نے مسجد اقصےٰ میں ادا فرمایا۔

۱۱ فروری ۱۹۰۵ء

ظہر کی نماز ادا فرما کر حضرت اقدس تشریف لیگئے لیکن جناب صاحبزادہ سراج الحق صاحب نعمانی کے اقارب میں سے ایک صاحب مولوی احمد سعید صاحب انصاری سہارنپوری برادر زادہ و شاگرد خلیفہ محیی السنۃ و قامع البدعۃ حافظ حدیث جناب مولانا شیخ محمد انصاری سہارنپوری مولداً مکی مہاجراً مرحوم احقاق حق کے خیال سے تشریف لائے ہوئے تھے جس لئے صاحبزادہ صاحب نے حضور اقدس سے انکی ملاقات کی درخواست کی جسپر حضور علیہ السلام اسیوقت تشریف لے آئے اور تھوڑی دیر مجلس فرمائی بعد استفسار اسم و سکونت و مختلف اذکار کے مسئلہ جہاد کا تذکرہ ہوا۔ جس میں ضمناً بعض ان گروہوں کا ذکر بھی آگیا جو کہ ہر ایک کافر کو بذریعہ تلوار قتل کر دینے کو عزا اقرار دیتے ہیں اور انگریزوں کے ملکوں میں رہنا بدعت اور کفر خیال کرتے ہیں اسپر حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ ان کا یہ خیال کہ ہم کفر کے اثر سے بچنے کیلئے الگ رہتے ہیں اور اگر انگریزوں کی رعیت ہو کر رہیں تو آنکھوں سے کفر اور شرک کے کام دیکھنے پڑیں اور مشرکانہ کلام کان سے سننے پڑیں میرے نزدیک درست نہیں ہیں کیونکہ اس گورنمنٹ نے مذہب کے بارے میں ہر ایک کو ابتک آزادی دے رکھی ہے اور ہر ایک کو اختیار ہے کہ وہ امن اور سلامت روی سے اپنے اپنے مذہب کی اشاعت کرے۔ مذہبی تعصب کو گورنمنٹ ہرگز دخل نہیں دیتی اسکی بہت سی زندہ نظیریں موجود ہیں ایکدفعہ خود عیسائی پادریوں نے ایک جھوٹا مقدمہ خون کا مجھپر بنایا ایک انگریز اور عیسائی حاکم کے پاس ہی وہ مقدمہ تھا اور اسوقت کا ایک لفٹننٹ گورنر بھی ایک پادری مزاج آدمی تھا مگر آخر اس نے فیصلہ میرے حق میں دیا اور بالکل بری کر دیا بلکہ یہانتک کہا کہ میں پادریوں کیخاطر انصاف کو ترک نہیں کر سکتا دس کے ابھی ایک مقدمہ فیصلہ ہوا ہے پہلے تو وہ ہندو مجسٹریٹوں کے پاس تہا نہیں معلوم کہ انہوں نے کس رعب میں آکر بہت ہی واضح اور بین وجوہات کو نظر انداز کر دیا اور مجھپر جرمانہ کیا۔ لیکن آخر جب اسکی اپیل ایک انگریز حاکم کے پاس ہوئی تو اُس نے بری کر دیا اور مجسٹریٹ کی کارروائی پر افسوس کیا اور کہا۔ کہ جو مقدمہ اپنے ابتدائی مرحلہ پر خارج کے قابل تہا اُسپر اسقدر وقت ضایع کیا گیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان لوگوں میں ابھی تک عدل اور انصاف کا مادہ موجود ہے اگر کسی قسم کا مذہبی تعصب یا بغض ہوتا تو کم از کم میرے ساتھ تو ضرور برتا جاتا ۳ لاکھ کے قریب جماعت ہے پھر افغانستان کے لوگ بھی آ آکر بیعت کرتے رہتے ہیں اور ایک نیا فرقہ ہونے کی وجہ سے بھی گورنمنٹ کی نظر اور توجہ اسطرف ہونی چاہیئے تھی مگر دیکھو کہ قریب ۸ کے ہمارے مقدمات ہوئے ہیں جن میں سے سوائے ایکدو کے باقی کل مخالفین کیطرف سے ہمپر تھے مگر سب میں کامیابی ہمکو ہی حاصل ہوئی ہے اور انگریزوں نے ہی ہمارے حق میں فیصلے دئے ہیں اگرچہ ہم ان سب کامیابیوں کو خدا کی طرف سے ہی سمجھتے ہیں کیونکہ اگر وہ نہ چاہتا۔ تو یہ لوگ کیا کرتے مگر جن لوگوں کے ذریعہ اور ہاتھوں سے اس کی نصرت ہمارے شامل حال ہوئی وہ بھی قابل شکر کے ہیں۔ جہانتک میرا خیال بلکہ یقین ہے وہ یہ ہے کہ ابھی تک ان لوگوں میں تعصب نہیں ہے اور آئندہ کا حال خدا کو معلوم ہے اور اسی لئے میں کہتا ہوں کہ اگر ان لوگوں کو خدمت دین ہی مطلوب ہے اور ان کی غرض خدا کو راضی کرنا ہے تو چھپ کر بیٹھ رہنے سے کیا فائدہ۔ انکو چاہیئے کہ خدمت دین کا ایک پہلو نہ ہی لیں گورنمنٹ کیطرف سے کسی قسم کی سختی ہرگز نہیں ہے لوگوں کو تبلیغ اور اتمام حجت کریں یہ خیال بالکل غلط ہے۔ کہ واعظ لوگوں کو گورنمنٹ گرفت کرتی ہے ہرگز نہیں ہاں جو لوگ مفسد ہوتے ہیں وہ ضرور خود ہی گرفت کے قابل ہوتے ہیں گورنمنٹ کا اسمیں کیا قصور۔ ابتو عیسویت کا یہ حال ہے کہ اسپر خود بخود موت آرہی ہے خود ان کے بڑے بڑے عالم اور فاضل تثلیث کے پکے دشمن ہو گئے ہیں اور نئی تعلیم نے ان کے دلوں میں یہ بات کوٹ کر بھر دی ہے کہ بناوٹی خدا اب کام نہیں آسکتا۔ پادریوں کی یہ حالت ہے کہ صرف ٹکڑے کی خاطر کام کر رہے ہیں ایکدن تنخواہ کو دیر ہو جاوے تو کام چھوڑ دیتے ہیں اور خود عیسائی مذہب کی رد میں کتابیں لکھتے ہیں اب یہ زمانہ کسر صلیب کا ہے تقریر کے مقابلہ پر تلوار سے کام لینا بالکل نادانی ہے خدا تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے

کہ جس طرح اور جن آلات سے کفار لوگ تمپر حملہ کرتے ہیں انہی طریقوں اور آلات سے تم ان لوگوں کا مقابلہ کرو۔ اب ظاہر ہے کہ ان لوگوں کے حملے اسلام پر تلوار سے نہیں ہیں بلکہ قلم سے ہیں لہذا ضرور ہے کہ انکا جواب قلم سے دیا جاوے اگر تلوار سے دیا جاویگا تو یہ اعتدا ہوگا جس سے خدا تعالیٰ کی صریح ممانعت قرآن شریف میں موجود ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ پھر اگر عیسائیوں کو قتل بھی کر دیا جاوے تو اس سے وہ وساوس ہرگز دور نہ ہونگے جو کہ دلوں میں بیٹھے ہوئے ہیں بلکہ وہ اور پختہ ہو جاویں گے اور لوگ کہینگے کہ واقعی میں اہل اسلام کے پاس اپنی مذہب کی حقانیت کی دلیل کوئی نہیں ہے لیکن اگر شیریں کلامی اور نرمی سے اُن کے وساوس کو دور کیا جاوے تو امید ہے کہ وہ سمجھ جاوینگے اور ہم نے دیکھا کہ بعض عیسائی لوگ جو یہاں آتے ہیں انکو جب نرمی سے سمجھایا جاتا ہے تو اکثر سمجھ جاتے ہیں۔ اور تبدیل مذہب کر لیتے ہیں (جیسے کہ ماسٹر عبدالحق صاحب نو مسلم) پس ہماری رائے تو یہ ہے کہ جہانتک ہو سکے کمر بستہ ہو کر دین کی خدمت میں مصروف ہوں کیونکہ یہ وقت اسی کام کیلئے ہے اگر اب کوئی نہیں کرتا تو اور کب کریگا۔

بعض ایسے لوگ جن تک حضور علیہ السلام کی بعثت اور دعاوی کی مفصل کیفیت نہیں پہنچی تاہم وہ حسن ظن رکھتے ہیں اور بسبب دور ہونے کے یقینی فیصلہ نہیں کر سکتے انکے ذکر پر آپ نے فرمایا کہ نیک لوگوں کا یہی شیوہ ہوتا ہے کیونکہ ان کو کامل علم نہیں ہے اور علم اصل میں اسی کو کہتے ہیں جب کہ انسان کی واقفیت رؤیت کے قائم مقام ہو

الہامات کے ذکر پر فرمایا کہ قضا و قدر کے اسرار چونکہ عمیق در عمیق ہوتے ہیں اسلئے بعض وقت الہامات اور رؤیا کی تفہیم میں انسانکو غلطی لگ جاتی ہے

مذکورہ بالا تقریر فرما کر حضرت اقدس تشریف لیگئے مگر پھر بہت جلد تشریف لائے اور فرمایا کہ عصر کا وقت ہو گیا ہے۔ اذان دیدیجاوے خانصاحب شادیخان اذان دینے گئے اور حضور علیہ السلام نے مجلس فرمائی۔ چونکہ اسوقت اہل اسلام میں سے بھی بعض مخالف اور منکر حضرت مسیح موعود الہام کے مدعی ہیں اور وہ دعوے کرتے ہیں کہ ہمکو حضرت مرزا صاحب کے کاذب اور دجال ہونیکے بارے میں خدا تعالیٰ سے وحی ہوئی ہے اور ادہر بعض مذاہب غیر از اسلام میں بھی ایسے لوگ پیدا ہو گئے ہیں جو کہ اپنے مذہب کی تصدیق کے بذریعہ الہام مدعی ہیں اسلئے ایسے دعاوی کے جواب میں حضور علیہ السلام نے ایک لطیف تقریر فرمائی۔ جو کہ بہت ہی غور اور توجہ کی قابل ہے۔ اور جسے اگلے صفحہ پر درج کیا جاتا ہے۔

اقوال الٰہی میں اختلاف ہے تو افعال الٰہی سے نتیجہ نکالو!

ہر ایک شخص اپنی حالت کے لحاظ سے معذور ہوتا ہے اس لئے ان میں فیصلہ کا ایک موٹا طریق ہے جسے ہم پیش کرتے ہیں اسوقت مختلف اقوام جنکا اسلام سے بھی کوئی تعلق نہیں ہے الہام کے مدعی ہیں دس سال کا عرصہ گذرا کہ ایکدفعہ امرتسر سے ایک سکھ کا خط آیا کہ مذہب سکھ کے سچا ہونے کی نسبت مجھے الہام ہوا ہے اور ایسے ہی ایک انگریز نے الہ آباد سے لکھا کہ مجھے عیسویت کے سچا ہونے کی نسبت الہام کے ذریعہ سے اطلاع دیگئی ہے اور ایک مولوی عبداللہ صاحب غزنوی جنکو میں نیک جانتا ہوں ان کی اولاد امرتسر میں ہے انکو بھی دعوے الہام کا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ ہمیں الہام ہوتا ہے کہ یہ سلسلہ جھوٹا ہے اور مرزا صاحب کاذب اور دجال ہیں پھر ادہر ہماری جماعت میں بھی ہزارہا ایسے آدمی ہیں جنکو الہام اور رویا کے ذریعہ سے یہ اطلاع ملی ہے اور خود رسول اللہ صلعم نے زبان مبارک سے تصدیق کی ہے کہ یہ سلسلہ منجانب اللہ ہے اور یہی ذریعہ انکی بیعت کا ہوا ہے۔ تو اب ان مختلف اقسام کے الہاموں میں جلدی سے فیصلہ تجویز کرنا تقوے سے بعید ہے اسلئے میں جلدی کو پسند نہیں کرتا انسان کو چاہئے کہ صبر اور دعا سے کام لے اور تقوے کے پہلو کو ہاتھ سے نہ چھوڑے ان اللہ مع الذین اتقو۔ اسوقت جو اسلام میں کئی فرقے موجود ہیں جو کہ ایکدوسرے کی تردید کر رہے ہیں پھر دوسرے مذاہب کے حملے الگ ہیں ایک کتاب ترک اسلام لکھی گئی تھی اور اب ایک تہذیب الاسلام لکھی گئی ہے جس میں پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر سخت فحش اور شرمناک حملے کئے گئے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کل مذاہب اور فرقوں میں ایک جنگ چل رہی ہے اور ہر ایک کا دعوے یہی ہے کہ ہم حق پر ہیں پس ایسی حالت میں فیصلہ کرنا ایک آسان امر نہیں ہے یا تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے کسیکو فہم دے اور رشد عطا کرے۔ اور یا خود انسان جلدی نہ کرے اور صبر اور دعا سے کام لے تاکہ وقت پر حقیقت کھلجاوے کہ خدا کی تائید اور نصرت کسکے شامل حال ہے کیونکہ جھوٹے مذہب کے ساتھ اسکی نصرت اور تائید کبھی شامل نہیں ہو سکتی اگر جھوٹے مذہب کی بھی وہی خاطر خدا کو ہو۔ جو کہ سچے مذہب کی ہوتی ہے تو پھر سچ اور جھوٹ کا امتیاز کرنا محال ہو جائیگا۔ اسلئے آنحضرت صلعم نے جیسے کہ قرآن شریف میں درج ہے یہ جواب دیا۔ کہ اعملوا علی مکانتکم انی عامل کہ اگر تم لوگوں پر میرا سچا ہونا مشتبہ ہے تو تم بھی اپنی اپنی جگہ عمل کرو میں بھی کرتا ہوں انجام پر دیکھ لینا کہ خدا کی تائید اور نصرت کس کے شامل حال ہے جو امر خدا کی طرف سے ہوگا وہ بہر حال غالب ہو کر رہیگا ✽ واللہ غالب علی امرہ۔

ان مختلف الہامات کے فیصلہ کیلئے بھی دراصل یہی معیار ہے کیونکہ ایک طرف تو اہل اسلام الہام کے مدعی ہیں دوسری طرف سکھ وغیرہ بھی پس اگر یہ سب الہامات خدا کیطرف سے سمجھے جائیں تو پھر یہ بھی ماننا پڑیگا کہ خدا بھی بہت سے ہیں کیونکہ اگر وہ سب ایک ہی کا کلام ہے تو آپس میں ایکدوسرے کی ضد کیوں ہیں کہ وہی خدا ایک کو کہتا ہے کہ فلاں شخص سچا ہے اور دوسرے کو کہتا ہے کہ جھوٹا ہے پس ہمیں فیصلہ کی جو آسان ترین راہ ہے وہ یہ ہے کہ ایک قول ہوتا ہے اور ایک فعل اگر قول میں اختلاف ہے تو اب فعل کی انتظار چاہئے قول پر اگر فیصلہ کا مدار رکھا جاوے تو اسکی نظیر دوسری جگہہ نکل آتی ہے اور دوسرا کہتا ہے کہ مجھے یہ الہام ہوا ہے کہ تم کذاب ہو لیکن فعل کو کہاں چھپا ئیں گے اسکی مثال تو ایک سورج کی ہے جسکی رویت سے کوئی انکار نہیں کر سکتا ہے قول سے مراد ہماری وحی الٰہی ہے اور فعل سے نصرت اور تائیدات الٰہیہ لیکن اگر کوئی یہ کہے کہ فعل کو دکھلاؤ تو یاد رہے کہ اسکا جلدی ظاہر کرنا ہمارا اپنا اختیار نہیں ہے اور کسی نبی کے اختیار میں بھی یہ بات نہیں ہوتی کہ وہ آیات اللہ کو جب چاہے دکھا دیوے ان خلق اللہ کی طرح آن کو اس قسم کے اضطراب ضرور ہوتے ہیں اور وہ خواہاں ہوتے ہیں مگر آخر آیات خدا کے ہاتھ میں ہیں اور وہ اپنے مصالحہ سے انکو کھولتا ہے آنحضرت صلعم کو بھی بڑا اضطراب تہا تو خدا تعالیٰ نے وحی کی کہ تو آسمان پر زینہ لگا کر جا اور انکو نشان لادے اگر تم کذاب اور دجال ہیں تو صبر کر۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے ان یک کاذبا فعلیہ کذبہ وان یک صادقا یصبکم بعض الذی یعدکم جب سے دنیا قائم ہوئی ہے یہ کبھی اتفاق نہیں ہوا کہ خدا تعالیٰ نے کاذب کی تائید کر کے سچوں کو شکست دی ہو آنحضرت صلعم کے زمانہ میں آپکے مقابلہ پر الہام کے مدعی موجود تھے اور وہ آپکو جھوٹا خیال کرتے تھے مسیلمہ کذاب بھی انہی میں تھا اگر قول پر مدار ہوتا تو اشتباہ رہتا۔ مگر آخر فعل الٰہی نے فیصلہ کر دیا دیکھہ لو۔ کہ اب کسکے دین کا نقارہ بج رہا ہے کس کا نام روشن ہے جو خدا کیطرف سے ہوتا ہے اوسکو برکت دیجاتی ہے وہ بڑھتا ہے وہ پھلتا اور پھولتا ہے اور اسکے دشمنوں پر اسے فتح پر فتح ملتی ہے لیکن جو خدا کیطرف سے نہیں ہوتا وہ مثل جھاگ کی ہوتا ہے جو کہ بہت جلد نابود ہو جاتا ہے خدا کو کوئی دہوکا نہیں دیسکتا جسکا مدار تقوے پر ہوگا اور جس کے خدا کے ساتھ پاک تعلقات ہونگے اسی کی نصرت ہوگی یہ صرف ہمارے ساتھ ہی نہیں ہے کہ اسوقت اور ملہم ہمیں جھوٹا قرار دیتے ہیں۔ بلکہ عیسےٰ علیہ السلام اور موسےٰ علیہ السلام کے زمانہ میں بھی ایسے لوگ موجود تھے جو کہ ملہم تھے اور وہ ان نبیوں کی تکذیب کرتے تھے تو اسوقت کے داناؤں نے یہی فیصلہ دیا تھا کہ جو سچا ہوگا اسکا کاروبار بابرکت ہوگا پس اب بجز اسبات کے اور فیصلہ نہیں نظر آتا کہ اگر قول میں پیچیدگی ہے تو فعل کو دیکھو۔ لیکن میں پھر کہتا ہوں کہ مجھے یہ درخواست کہ فعل ظاہر ہو۔ عبث ہے میں تو ایک عاجز بندہ ہوں یہ خدا کا کام ہے کہ جو فعل وہ چاہے ظاہر کرے میں کیا ہوں خود رسول اللہ صلعم نے یہی جواب دیا کہ انما الآیات عند اللہ انما انا بشیر و نذیر۔ انبیاوں کا کام بازیگروں کیطرح چیٹے بٹے دکھانا نہیں ہوتا وہ تو خدا کے پیغام رساں ہوتے ہیں علمی بحث الگ ہے اور الہامی بحث الگ ہے مختصر فیصلہ یہی ہے کہ اگر قول میں تعارض ہے تو فعل خود فیصلہ کر دیگا۔ ایک معمولی تحصیلدار گورنمنٹ سے عزت نہیں پا سکتا اور گرفتار کیا جاتا ہے۔ تو مفتری علے اللہ کیسے اسکا محبوب ہو سکتا ہے اور وہ کب اسکی تائید کر سکتا ہے اگر سچے کی عزت بھی ویسی ہو جیسیکہ جھوٹے کی۔ تو پھر دنیا سے امان اٹھ جاویگا۔ پس یاد رکھو کہ قول کے اشتباہ فعل سے ہی دور ہو سکتے ہیں میرے ساتھ جو وعدے خدا کے ہیں وہ ۲۰-۲۵-۳۰ سال پیشتر براہین میں درج ہو چکے ہیں اور بہت سے پورے ہو گئے ہیں جو باقی ہیں چاہو۔ تو ان کا انتظار کرو۔ الہام میں دخل شیطانی بھی ہوتا ہے جیسے کہ قرآن شریف سے بھی ظاہر ہے مگر جو شخص شیطان کے اثر کے نیچے ہوا اُسے نصرت نہیں ملا کرتی۔ نصرت اسے ہی ملا کرتی ہے جو رحمان کے زیر سایہ ہو۔ ہم اپنی زبان سے کسی کو مفتری نہیں کہتے۔ جبکہ وحی شیطانی بھی ہوتی ہے تو ممکن ہے کہ کسی سادہ لوح کو دہوکا لگا ہو۔ اس لئے ہم فعل الٰہی کی سند پیش کرتے ہیں رسول اللہ صلعم نے بھی یہ پیش کی تھی اور خدا تعالیٰ نے فعل پر بہت مدار رکھا ہے۔ ولو تقول علینا لاخذنا منہ بالیمین میں فعل ہی کا ذکر ہے۔ پس جبکہ یہ مسنون طریق ہے تو اس سے کیوں گریز ہے۔ **ہم لوگوں کے سامنے ہیں اور اگر فریب سے کام کر رہے ہیں تو خدا تعالےٰ ایسے عذاب سے ہلاک کریگا کہ لوگوں کو عبرت ہو جاویگی۔ اور اگر یہ خدا کی طرف سے ہے اور ضرور خدا کی طرف سے ہے تو پھر دوسرے لوگ ہلاک ہو جاوینگے ✽**

انڈیا اخبار - یہ ایک اخبار ہے جو کہ انگلستان میں چند انگریزوں کی کوشش سے محض ہندوستان کی خیرخواہی کی غرض سے جاری ہے اس کا مقصد از سرتا پا ہندوستان کی خیرخواہی کرنا ہے۔ ہندوستان میں اسکی اشاعت کیلئے مسٹر گوکھلے نے یہ ذمہ داری لی ہے کہ پانچہزار خریدار اس کے مہیا کئے جاویں اور مسٹر گوپال کرشن دیودہار ایم اے بلا کسی معاوضہ کے اس حوصلہ سے دورہ پر نکلے ہیں کہ صوبجات متحدہ اور پنجاب میں انڈیا اخبار کے کم از کم ۵۰۰ خریدار پیدا کریں یہ خبر اس لئے درج کی ہے کہ پیارے ناظرین سے اپیل کروں۔ جس حال میں دنیوی اغراض کی اشاعت کیلئے کفار لوگ اسقدر وسعت حوصلگی سے کام کر رہے ہیں اور اخبارات کیلئے ذمہ داریاں لے رہے ہیں اور اپنے اوقات وقف کر رہے ہیں تو کیا وجہ ہے کہ ہمارے دوست البدر اخبار کیلئے جسکو یا بجائی کی اشد ضرورت ہے اور اشاعت دین کے ذرائع میں سے ہے۔ اپنی ہمتوں کو کفار سے بڑھ چڑھکر اس راہ میں صرف نکریں پھر اسپر خرچ بھی کچھ نہیں ہے اگر صرف ایک دھیلا (نیم پیسہ) ہر روز علیحدہ کر لیا جاوے تو سال بھر میں ۱۲ آنے بنتے ہیں جسمیں ۲ روپیہ اور ڈاک اخبار البدر اور ایک کتاب سالانہ آپکو مل سکتی ہے۔ کیا آپ کوشش کرینگے۔ کہ اس ذریعہ اشاعت کے قیام کے لئے اپنے دوست یا احمدی بھائی سے ایک دھیلا ہر روز جمع کرا کر اسے یہ اخبار ضرور خرید دیں ✽

قَالَ اَنْظِرْنِیْٓ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ

عام طور پر اس آیتہ کے معنے یہ کئے جاتے ہیں کہ ابلیس نے بارگاہِ خداوندی میں عرض کی کہ مجھے قیامت تک مہلت دیجاوے حالانکہ یوم یبعثون کے معنے ہمیشہ قیامت کے ہی نہیں ہوا کرتے۔ بلکہ حقائق شناس لوگ ہمیشہ اسے مختلف موقعہ اور محل پر بولتے رہتے ہیں۔

صوفی لوگوں کا خیال ہے کہ ایک وقت انسان کی کمزوری کا ہوتا ہے۔ کہ وہ دلیل یا قوم کے دباؤ کے زور سے اپنے ایمان کو قائم رکھتا ہے اور جونہی کہ اسے دلیل میں کمزوری معلوم ہوئی یا ایسی مجلس میں جہاں پر قوم کا دباؤ وغیرہ کوئی نہیں تو معًا اسکا خیال بدل گیا۔ اور بدعقیدوں اور بدعملیوں کو اختیار کر لیا۔ پھر ایک وقت انسان پر ایسا آتا ہے کہ وہ بدی سے بلکل متنفر ہوجاتا ہے اور خبیث خواہ کتنا ہی بھوکا کیوں نہ ہو لیکن نجاست برداشت نہیں مارتا ایسے ہی وہ خدا کی نافرمانی کے نزدیک نہیں پھٹکتا۔ یہ عارفانہ حالت ہوتی ہے جسکو بعثت سے تعبیر کرتے ہیں کیونکہ اسکے حاصل ہونے سے پہلے حالت پر ایک موت وارد ہوتی ہے۔

عام علمائے ربانی کے نزدیک بعثت کا لفظ ہشیاری اور بیداری پر بھی استعمال ہوتا ہے کہ جب انسان نیند اور غفلت سے بیدار ہو تو اس موقعہ پر بھی اسے بولتے ہیں نیز یہی بلوغ اور عقل کے زمانہ پر یہ لفظ استعمال ہوتا ہے کہ اس سے پیشتر انسان شہوات کا تابع ہوتا ہی اور اسے کوئی تمیز نہیں ہوتی مگر عاقل اور بالغ ہوکر وہ نیک و بد کی تمیز رکھتا ہے اور اسکے مطابق ہر کام کرتا ہے۔ یہ بھی ایک اونٹنے درجہ کی بعثت ہے۔

پس جب تک انسان عرفان کا درجہ حاصل نہیں کرتا یا غفلت کی نیند سے بیدار نہیں ہوتا تب تک اسے مہلت ہوتی ہے کہ وہ وسوسہ اندازی کرے۔ اور جونہی کہ وہ خدا کی کنار عاطفت میں آگیا پھر ابلیس کا کوئی وسوسہ کسی قسم کا اثر نہیں رکھتا جیسی کی طرف اللہ تعالیٰ دوسری ارشاد فرماتا ہے۔ اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَکَ عَلَیْھِمْ سُلْطَانٌ کہ جو لوگ عبودیت میں پورے طور پر آ جاتے ہیں انکے اوپر پھر اسی قسم کا تسلط نہیں رہتا

ایک عاقل اور بالغ انسان پر بھی کسی قسم کا تسلط شیطانی ہرگز نہیں ہوتا۔ ہم نے کبھی نہیں دیکھا کہ کسی نے گردن پکڑ کر کسی سے چوری کرائی ہو یا اسے کنجریوں کی طرف لیا ہو ہاں اس سے پیشتر حالت طفولیت اور بچپن میں ضرور شیطان کا تابع انسان ہوتا ہے لیکن حالت بلوغت میں وہ ہرگز مجبور نہیں۔ لہذا آیتہ کے یہ معنے ہونگے کہ مجھے اس وقت تک مہلت دی جاوے جبکہ بارگاہ ایزدی کی طرف بلا لیا گیا

اَنَّکَ مِنَ الْمُنْظَرِیْنَ کہ تیری مہلت مانگنے پر کوئی نئی بات نہیں ہو سکتی۔ تو تو پہلے ہی سے مہلت دیا گیا ہے۔ یہ معنے اسکے نہیں ہیں کہ خاص اُس وقت ابلیس کو مہلت ملی بلکہ من المنظرین کا کلمہ بتلاتا ہے کہ وہ شروع ہی سے مہلت یافتہ ہے اس سے ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ کی حکمت بالغہ نے یہ کبھی نہیں چاہا کہ وہ کسیکو مجبور کرے! از درس قرآن۔

قال اور کلام

سورہ اعراف میں جو ابلیس کا قصہ بیچ میں ہے اور عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ گویا خدا تعالیٰ اور ابلیس کے درمیان گفتگو ہوتی رہی اس پر میں نے سوال کیا کہ یہ کلام کس طرح ہوئی تھی جناب مولوی صاحب نے فرمایا کہ ہماری جماعت میں سے اکثر لوگوں کو یہ علم نہیں کہ جب کوئی سوال کرے تو اُس پر غور کرے۔ اور دیکھے کہ آیا خود اسکا سوال درست بھی ہے کہ نہیں۔ جھٹ سائل کے رعب میں آکر اسکا جواب دینے کی کوشش کیجاتی ہے مثلاً یہی سوال ہے کہ اسمیں ابلیس اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کلام کا ذکر ہے۔ حالانکہ سارے قرآن شریف میں کلام کا لفظ آیا ہی نہیں تھوڑی سی بحث کے بعد یہ امر قرار پایا کہ اُردو زبان اصل میں ناقص ہے جو کہ عربی کلام کے مفہوم کو پورے طور پر ادا نہیں کر سکتی اور پھر آپ نے سوال کا مفہوم سمجھ کر جواب کیطرف توجہ کی۔ قال ایک ایسا لفظ ہے جو کہ عربی زبان میں صرف کلام اور مخاطبہ پر ہی نہیں بولا جاتا بلکہ اظہار حالت پر بھی استعمال ہوتا ہے مثلاً ایک ضرب المثل ہے قَالَ الْجِدَارُ لِلْوَتَدِ لِمَ تَشُقُّنِیْ قَالَ سَلْ مَنْ یَدُقُّنِیْ دیوار نے میخ کو کہا تو مجھے پھاڑتی ہے تو میخ نے کہا کہ آپ اُسے سوال کریں جو مجھے کوٹتا ہے۔

پس جب کلام کے لفظ کے ساتھ بھی جب تک تکلیما وغیرہ کا لفظ نہ ہو یا قرائن نہ ہوں تب تک اس کے معنے بھی زبان سے کلام کرنے کے نہیں ہوتے جیسا کہ قرآن شریف میں ہے۔ کَلَّمَ اللّٰہُ مُوْسٰی تَکْلِیْمًا تکلیما کے لفظ نے یہاں اس امر کو صاف کیا ہے کہ ضرور مکالمہ ہی تھا۔

اس امر کے سمجھنے کے لئے کونسا ایسا مقام ہوتا ہے کہ جہاں قال کا لفظ ہو۔ اور اسکے معنے کلام الٰہی کے ہوں۔ یہ دیکھنا ضروری ہے کہ آیا اللہ تعالیٰ کا مخاطب کوئی اسکا برگزیدہ اور صاحب فضل شخص ہے کہ نہیں؟ کیونکہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ برگزیدوں سے ہی کلام کرتا ہے شریر اور بدکار اسکے خطاب کے مستحق نہیں ہوتے۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے تِلْکَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَھُمْ عَلٰی بَعْضٍ مِنْھُمْ مَنْ کَلَّمَ اللّٰہُ یہاں اس امر کی تخصیص ہے کہ خدا تعالیٰ ہمیشہ رسولوں یا رسول صفت انسانوں سے ہی کلام کرتا ہے۔

مسئلہ تقدیر پر نوٹ

وَاِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَۃً قَالُوْا وَجَدْنَا عَلَیْھَآ اٰبَآءَنَا وَاللّٰہُ اَمَرَنَا بِھَا قُلْ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَی اللّٰہِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ قُلْ اَمَرَ رَبِّیْ بِالْقِسْطِ پ ۸ ۱۰ - جب یہ لوگ کچھ بُرا کام کرتے ہیں اور اُسپر کوئی ملامت کنندہ ملامت کرتا ہے۔ تو جواب میں کہا کرتے ہیں کہ ہمارے اباؤ اجداد بھی اسی طرح کرتے آئے ہیں۔ اس لئے یہ بات فحش نہیں اور بعضے یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ خدا نے ہی ان باتوں کا امر کیا ہے اور اپنے دعوے کے اثبات میں بعض آیات شرارت سے پیش کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ اُن کا رد فرماتا ہے۔ کہ خدا کی شان کے تو یہ بات شایاں ہی نہیں کہ وہ فحش کا امر کرے تمکو تو صفات الوہیت کا علم ہی نہیں جو خدا کیطرف ان باتوں کو منسوب کرتے ہو۔ خدا کا امر تو ہمیشہ عدل اور انصاف پر مبنی ہوتا ہے جس میں کسی قسم کے جبر و اکراہ کو دخل نہیں۔

وَلِکُلِّ اُمَّۃٍ اَجَلٌ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُھُمْ لَا یَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَۃً وَّلَا یَسْتَقْدِمُوْنَ پ ۸ ۱۱

اس آیتہ کے معنے سمجھنے میں لوگوں نے غلطی کھائی ہے عام طور پر اسکے معنے یہ کئے ہوئے ہیں کہ ایک امت کا ایک وعدہ ہے جب وہ وعدہ آگیا تو اسمیں نہ دیر کریں گے ایک گھڑی اور نہ جلدی۔ اسپر اعتراض ہوتا ہے کہ جب عذاب آہی گیا تو [illegible] مگر [illegible] نہیں ہر ایک امت کے لئے ایک میعاد یا وقت نزول کا ہوتا ہے تب وہ وقت آجاتا ہے۔ تو [illegible] عذاب کو ایک گھنٹہ بھی پیچھے نہیں کر سکتے۔ اور اسوقت کیا پہلے قبل از وقت نزول آگے بھی نہیں کر سکتے ولا یستقدمون کا عطف اذا جاء پر

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی ... اُولٰٓئِکَ یَنَالُھُمْ نَصِیْبُھُمْ مِّنَ الْکِتٰبِ

نصیبہم من الکتاب کے معنے کتاب کا وہ حصہ جسمیں لکھا ہے کہ مفتری کو سزا دی جاتی ہے اور وہ ہلاک ہوتا ہے۔ اس لئے یہاں بھی اس کے آگے ساتھ ہی حالت موت کا بیان ہے۔

مراسلات

راسخ الاعتقاد و پختہ یقین غیر مرشد کی سُنتے نہیں

بعض سعید الفطرتوں اور خُدا سے ڈرنے والوں نے تو حسن ظن کی بنا پر حضرت اقدس کے دعوے مہدویت و مسیحیت کو قبول کرکے آپ کی بیعت کا فخر حاصل کر لیا ہے اور بعض ایسے بھی ہیں جو آپکو صاحب الہام - ولی اللہ - راستباز - ملہم من اللہ مجدد - محدث سب کچھ تسلیم کرکے صرف اتنی ہی بات سے بیعت کرنے کی جرأت نہیں کر سکتے کہ اکثر لوگ کہا کرتے ہیں کہ راسخ الاعتقاد اور کامل الیقین وہ شخص ہے جو ایک ہی مرشد پر بس کرکے کسی دوسرے کی تعلیم و تلقین پر ذرا بھی توجہ نہ کرے اور اپنے مرشد کے سوا خواہ اُڑتا ہوا جبرائیل آوے خاطر تلے نہ لاوے - غیر مرشد کی قیل و قال پر دھیان دھرنا ایسا ہی ہے جیسا ایک عورت اپنے خاوند کے جیتے جاگتے دوسرے خاوند سے نکاح کر لے - الغرض ایسے ایسے ڈھکوسلے بعض عوام الناس سے سُن سُنا کر بیعت سے محروم ہو رہے ہیں حالانکہ ہر سب سے بڑھ کر مرشدی یہ اصول نے حضرت اقدس کو قبول کرکے آمنّا و صدّقنا کا نعرہ بلند کیا ہے - اور پیر و مرشد ہادی و رہبر انہی مرض کی تو دوا ہوتے ہیں کہ اُنکی قدم بوسی اور تابعداری اور فرمانبرداری سے انسان کو بھلے بُرے کی تمیز ہوتی ہے - روحانی انسان ابو شیطانی آدمی کو تاڑ لینے کی عقل ہوتی ہے - کذب اور کاذبوں کی صحبت سے نفرت اور صدق اور صادقوں کے میل ملاپ کی محبت پیدا ہوتی ہے مجھے تو اسلامی فرقوں میں ایک بھی ایسا پیر و مرشد نظر نہیں آتا - جو اپنے مُریدوں کو یہ تعلیم دیوے کہ جب امام مہدی علیہ السلام ہدایت خلق اللہ کیلئے مبعوث اور اپنے خدمت دین کیلئے نازل ہونگا - اور آخری زمانے میں باوجودیکہ دجال کے فتنے اور فساد کا زور و شور ہوگا - تو اسے ہرگز ہرگز قبول و منظور نہ کرنا بلکہ گالی گلوچ دیکر ٹھٹھوں میں اُڑانا اور خواہ کیسے ہی عمدہ اور سچی تعلیم پیش کرے ایک نہ ماننا - دین اسلام قرآن مجید و محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بول بالا اور رتبہ اعلیٰ کے لئے تن من - دھن سے ہمہ تن مصروف ہو کیسا ہی جہان سے مقابلہ بھی کرے تب بھی ہماری اجازت بغیر اسکی طرف آنکھ بھی اٹھا کر نہ دیکھنا - ہرگز نہ دیکھنا - جب میں [illegible] باتوں کو چھوڑ کر صرف ایک ہی بات پیش کرونگا کہ [illegible] کسی پیر یا مرشد یا ہادی - رہبر - امام - استاد وغیرہ [illegible] [illegible] - اول تو عام طور پر نظر کریں - کہ [illegible] [illegible] سے شروع کرکے اور مولوی سے مولوی مسلمانی سے آغاز کرکے

علمے سے اعلیٰ درخت اور کات تہانت تک کا جوہر اور ہنر اور انواع و اقسام کی کاریگری صرف ایک ہی آدمی سیکھ لے اور دوسرے آدمی کیطرف نظر بھر کر دیکھنا بھی اپنے اوپر حرام کر لے - یا ایک لوہار یا درزی یا علم موسیقی کا شوقین یا ایک طالب علم ابجد خوانی سے شروع کرکے بی اے ایم اے تک صرف ایک ہی اُستاد سے تعلیم پا سکتا ہے ہرگز نہیں - ہرگز نہیں (اصطلاح من تعلم حرف [illegible]) سب سے پہلے ماں باپ تھوڑا بہت دین سکھلاتے ہیں پھر محلے کی مسجد کا مُلّا - پھر اُستاد - پھر مختلف لوگوں کی صحبت اور نشست سے کچھ نہ کچھ دین حاصل ہوتا ہے بحکم لانفرق بین احد من رسله (۱) حضرت آدم سے تا محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک سب پیغمبر اور رسول - ہادی اور رہبر اور مرشد ہیں (۲) اُنکے جانشین خلیفے مومنین کے لئے رہبر اور ہادی اور مرشد ہیں (۳) مجتہدان مذہب متفقہ (۴) مختلف پیرا ئے میں جسقدر مقدس لوگوں کے نام گنے اور سُنے جاتے ہیں مثلاً پنجتن پاک - دوازدہ امام - چہار [illegible] اصحاب کبار - (۵) صوفیائے کرام کے سلسلوں پر [illegible] سارے کے سارے پیر و مرشد - ہادی رہنما - [illegible] ایک جو کچھ کہو سو ہیں [illegible] الفضا [illegible] فرمائے کہ [illegible] شخص ہر [illegible] اور [illegible] باقی [illegible] کا قاعدہ کہاں [illegible] - واصلان بارگاہ [illegible] واقفان [illegible] - راز داران اسرار [illegible] علم رکھتے ہیں [illegible] ہے - عاشقان الٰہی [illegible] شرک سے بیزار [illegible] کو سوں [illegible] ہوتے ہیں [illegible] آپ [illegible] لوگوں سے [illegible] اور [illegible] ہیں - میں [illegible] کہتا ہوں اور [illegible] دلاتا ہوں کہ [illegible] میری [illegible] ہے جن کے سب پیشوا اور ہادیوں اور پیروں کو ایک ہی تسبیح کے دانے اور ایک ہی سمندر کے موتی اور ایک ہی کان کے ہیرے پاتے [illegible] ان سب کو ہمیشہ اپنے لئے سمجھتے ہیں [illegible] - واللہ اگر یہی صوفیائے کرام کے اصطلاح [illegible] فنا فی الشیخ - فنا فی الرسول - فنا فی اللہ - وحدت [illegible] - وحدت الشہود - [illegible] [illegible] ہیں - [illegible] روح القدس [illegible] [illegible] عیسیٰ ثانی [illegible] روح قدس [illegible] [illegible] ہیں کہ مردہ را [illegible] گردم

ایک بزرگ فرماتے ہیں ہفصد و ہفتاد قالب دیدہ ام ہمچوں سبزہ بارہا روئیدہ ام) وغیرہ وغیرہ سے واقف اور ماہر نہ ہوتا تو کبھی حضرة اقدس مرزا صاحب کو بسر و چشم قبول و منظور و تسلیم کرنیکا شرف حاصل نہ کر سکتا مجھکو نہایت تعجب اور افسوس آتا ہے اُن لوگوں پر جو فقرائے اہل اللہ کے سلسلوں میں برائے نام جکڑے ہوئے ہیں اور ان کے ملفوظات میں بہت سی خلاف شریعت (بزعم خود) و خلاف عقل و نقل باتوں کو تاویلیں کر کر کے مانتے ہیں مگر جب وہی حقایق و معارف صاف اور سیدھے طور پر حل کرکے سہل اور آسان الفاظ میں چشمہ بدن [illegible] میں کہا جاتا ہے - تو اس سے انکار کرنیکو اپنا فخر اور عزت سمجھتے ہیں برین عقل و ہمت بباید گریست - اگر حضرة اقدس مرزا صاحب کو خشک وہابی لوگ جو انسان کو فطرتاً انوار و برکات الٰہی اور فیضان لاانتہا ہی سے بے بہرہ اور بے نصیب اور بہ دنیو دیکا بدن [illegible] کے بھی محروم اور خالی تصور کرکے اللہ تعالےٰ کو بھی بے انصاف اور بے فیض اور بے رحم خیال کرتے ہیں - نہ مانیں - اور [illegible] جو پروردگار کے فیوض باطنی اور عنایات روحانی کو صرف [illegible] [illegible] تصور کرکے اللہ تعالےٰ کو الزام لگاتے ہیں قبول نہ کریں تو کوئی بڑی بات نہیں لیکن طالب الفقر - عاشقانِ اولیاء خواہ وہ کسی سلسلہ کے ملنے والے کیوں نہ ہوں جب وہ ! دنیے اور [illegible] اور تقریروں و [illegible] کو محض حسن ظن سے یا کسی قسم کے خواب یا الہام یا کشف دلالات نشان آسمانی و آیات و عجائبات و معجزہ - کرامت - خارق عادت کے ظہور [illegible] [illegible] [illegible] - [illegible] [illegible] ناموس موسوم کرکے اُن پر فدا اور قربان ہو ہو کر ثناخوانی اور مدح سرائی میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھتے تو حضرت اقدس مرزا صاحب کو باوجود [illegible] [illegible] تک زبان دینا اور ہلن لینا تو درکنار انکے مریدوں اور طالبوں سے قطع تعلق کرنے اور توڑنے کی کوشش و سعی کرکے پہلو تہی [illegible] کرنا کیسی [illegible] ہے یہ لوگ اگر [illegible] خدا کے خوف کو دل میں جگہ دیکر حسن ظن سے کام لیں اور [illegible] بزرگوں کی [illegible] عوام بلکہ خواص لوگوں کا انکار [illegible] کر دیا ہیں سنت [illegible] تو مسئلہ یہ عقدہ حل ہو جاتا اور شوخی و انکار بازی کر کے [illegible] مسلمانی بجا دیں - دُعا - الٰہی تو فانوس حق سے اسلام کی تائید اور حفاظت تیری ہی مہربانی اور فضل و کرم پر موقوف ہے [illegible] عقل [illegible] تجھکو ازلی اور لاشریک واحد اپنی مخلوق سے الگ بالاتر سمجھتے ہیں اور تیری مخلوق کو تیری صفات و شرکت علم میں مبتلا نہ ہو رہی - عیسیٰ مسیح کی ذات سے جو ابتلا عیسائیوں پر آیا ہے مسلمانوں کو اس سے بال بال بچا - آمین ثم آمین - یا رب العالمین - ....

می - ڈی - رہتاسی

درس قرآن سے کچھ

نوٹ ہے صرف مختصر نوٹ درس قرآن شریف سے درج کیے ہیں۔ اگر آپ حقیقۃً ان سے مستفید ہونا چاہتے ہیں۔ تو اول قرآن شریف کا وہی رکوع کھولکر مطالعہ کریئے۔ اور ان نوٹوں سے مدد لیتے جایئے۔ جو اشکال اور شبہات پیش آویں۔ ان سے بذریعہ خط اطلاع دیویں۔ کہ ان کا حل اخبار میں دیا جاوے

سورہ ھود رکوع ۶ نمبر ۵

والیٰ عاد اخاھم ھودا قال یقوم... الخ عاد ایک قوم تھی۔ جو بصرہ سے لیکر عدن تک آباد تھی۔ انکی طرف ایک انہی کی قوم کا آدمی ہود علیہ السلام بھیجے گئے تھے۔ جنہوں نے ان کو خدا کی توحید کی طرف دعوۃ کی انبیاؤں کی زندگی پر جسقدر نظر ڈالوگے۔ تو سب کی ایک ہی مشن نظر آئیگی۔ جس کے لئے وہ مامور تھے۔ یعنے اعبدوا اللہ ما لکم من الٰہ غیرہ۔ یعنے اس ذات جامع جمیع صفات کاملہ کی عبادت کرو۔ جس کا نام اللہ ہے۔ اور اس کے سوائے کوئی اور معبود نہیں ہے۔ رسول کی اطاعت اگر کی جاتی ہے۔ وہ بھی اس لئے۔ کہ وہ اس کی طرف سے ہوتا ہے

ان انتم الا مفترون یہ اس لئے کہا گیا ہے۔ کہ جسقدر بت پرست لوگ ہوتے ہیں۔ آخر کار ان میں افترا پردازیاں اور جھوٹ ضرور پیدا ہوجاتا ہے۔ اس وقت جسقدر مشرک لوگ اور سجادہ نشین دیکھو گے سب کو اس مرض میں مبتلا پاؤگے۔ جسقدر لوگ مزار پرست ہوتے ہیں۔ ان سب کے خیال اور دماغ میں صاحب قبر کی کرامات کی عظمت بیٹھی ہوتی ہے۔ اس لئے جو لوگ گدی اور سجادہ نشین ہوتے ہیں۔ وہ اس صاحب قبر کی کچھ کرامات وغیرہ اس کثرت سے تیار کرتے ہیں۔ اور چونکہ مختلف مزار ہوتے ہیں۔ اس لئے ان میں تفرقہ بھی پیدا ہوجاتا ہے۔ اور پھر تفرقہ سے غیروں کے عیوب تلاش کرنے کی نوبت آتی ہے۔ حتےٰ کہ سچے اسباب اور ان کے سچے نتائج سے محروم رہ جاتے ہیں۔ مثلاً جو لوگ چیچک کے مرض کی دیوی تسلیم کرتے ہیں۔ وہ دوا دارو کی طرف ہرگز توجہ نہ کرینگے۔ اسی لئے سچے نتائج اور سچے اسباب سے محروم رہینگے۔ انہی وجوہات پر حضرۃ ہود نے اس قوم کو مفتری قرار دیا ہے

ویزدکم قوۃ الیٰ قوتکم چونکہ شرک اور بت پرستی کا نتیجہ تفرقہ تھا۔ اس لئے بتلایا کہ اگر تم سچے واحد خدا کی پرستش کروگے۔ تو تمہاری اندر قومی وحدت پیدا ہو کر قوت بڑھیگی اور تفرقہ دور ہوجاویگا۔

ما جئتنا ببینۃ کہ تو ہمارے پاس کوئی کھلی دلیل تو لایا نہیں یہاں اپنے آپ کو منکر لوگ بہت عاقل قرار دیتے ہیں۔ لیکن ان کی عقل کی قلعی آگے چلکر کھلتی ہے۔

ان نقول الا اعترٰک ہم تو یہ کہتے ہیں۔ کہ چونکہ تم نے ہمارے بتوں کو ذلیل و خوار کہا ہے۔ اس لئے بعض ہمارے ٹھاکروں نے تیری عقل ماردی ہے۔ جائے غور ہے۔ کہ ہود کو تو بے عقل قرار دیتے ہیں۔ اور خود اس طرح عقلمند بنتے ہیں۔ کہ ایک بے ثبوت اور لغو دلیل پیش کرتے ہیں۔ یہ ایک نمونہ ہے۔ ان لوگوں کی عقلوں کا جو کہ خدا کے ماموروں کے مقابل پر خود کو عالم خیال کرتے ہیں۔

انی بریٓء مما تشرکون سے اور نیز اگلی آیت سے ہود علیہ السلام کی قوت ایمانی اور فراست کا پتہ لگتا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ اگر تمہارے نزدیک کسی ایک بت میں یہ طاقت ہے۔ کہ وہ میری عقل سلب کرے۔ تو معلوم ہوا کہ اگر سب بت ملکر مجھے تباہ کرنا چاہیں۔ تو عمر ہی گردادیں۔ تو اب میں سب کو کہتا ہوں۔ کہ میں ان سے بیزار ہوں۔ اور ان کی کچھ پرواہ نہیں کرتا جو کرتا ہے کرلیں اور میں انہیں پر ہی حصر نہیں کرتا۔ بلکہ خدا کے سوا اور جن جن پر تم کو بھروسہ ہے۔ ان سب کو جمع کرو اور فکیدونی میرے ساتھ جنگ کرو۔ اور کسی قسم کی مہلت مجھکو نہ دو۔ پھر دیکھو۔ کہ تم سب مغلوب اور مقہور ہوتے ہو کہ نہیں۔

ما من دابۃ الا ھو اٰخذ... الخ ہر ایک کی چوٹی اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اور میرا رب صراط المستقیم پر ہے۔ اس سے یہ مطلب ہے کہ جو صراط المستقیم پر ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کی نصرت اس کے شامل حال ہوگی۔ اور جو اس پر حملہ کرے گا۔ اللہ تعالےٰ اس کی چوٹی سے پکڑ کر اوسے دور پھینکدے گا۔

امرنا کوئی ہلاکت کی راہ۔ جو خدا پیدا کردے

نوٹ۔ جزیرہ نمائے عرب کے شمال و مشرق میں عراق کا ملک ہے۔ جہاں پر قوم نوح آباد تھی۔ اور کوفہ سے بصرہ تک پھیلی ہوئی تھی۔ اور بصرہ سے لے کر عدن تک قوم عاد کا علاقہ تھا۔ پھر عدن سے لے کر حجاز تک قوم ثمود اور شمال کی طرف قوم لوط تھی۔ انہی مقاموں پر بعد ازاں موسیٰ کی قوم رہتی تھی۔ ان بستیوں کا ذکر کرنے سے قرآن کریم کا یہ منشاء معلوم ہوتا ہے۔ کہ جیسے یہ اقوام اپنے وقت کے ماموروں کے ہاتھ پر مفتوح ہوگئیں۔ ایسے ہی یہ سب مقامات اور اقوام نبی کریم اور آپ کے خلفائے راشدین کے ہاتھوں پر فتح ہونگی۔ چنانچہ خلیفہ اول کے وقت سب مفتوح ہوگئیں۔ اور یہی وہ علاقے تھے۔ جہاں اسلام کے برخلاف لوگ منصوبے وغیرہ کرتے تھے۔

کنز الاخلاق

میں نے دینی معلومات کی وسعت کے لحاظ سے مناسب جانا ہے کہ اگر درس قرآن کے صفحہ میں سے بعد درج ایک رکوع کے کچھ حصہ رہ جاوے۔ تو اس میں اخلاقی احادیث ہدیہ ناظرین کیا دیں اور اسے کنز الاخلاق کے نام سے نامزد کیا جاوے۔ امید ہے۔ کہ یہ سلسلہ خالی از منفعت نہ ہوگا۔ (ایڈیٹر)

۵ لا ایمان لمن لا امانۃ لہ ولا دین لمن لا عھد لہ
جو امانتدار نہیں۔ وہ ایماندار نہیں۔ اور جو اپنی بات پر قائم نہیں۔ وہ دیندار نہیں۔

۶ اذا سرتک حسنتک وساءتک سیئتک فانت مؤمن
جو نیک کام کرنے سے خوش ہو۔ اور برے کام سے رنجیدہ ہو تو جان لینا چاہیئے۔ کہ وہ ایمان والا ہے

۷ قلت ما الاسلام۔ قال طیب الکلام واطعام الطعام قلت ما الایمان۔ قال الصبر والسماحۃ قال قلت ای الاسلام افضل قال من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ قال قلت ای الایمان افضل قال خلق حسن۔
احاطہ اسلام میں وہ لوگ داخل ہیں۔ جو نرمی سے بات کرتے ہیں۔ اور بھوکوں کو کھانا کھلاتے ہیں۔ اور دائرہ ایمان میں وہ لوگ گنے جاتے ہیں۔ کہ جو مصیبت گذر چکی۔ اس میں بیدل ہو کر گھبراتے نہیں۔ اور جو مصیبت سامنے آنے والی ہو۔ اس میں مستقل رہتے ہیں۔ اور سخاوت کرتے ہیں۔ اور تمام مسلمانوں میں افضل وہ ہیں۔ جن کی بات اور ہاتھ سے کسی کو کسی طرح کی تکلیف نہ پہنچے۔ اور تمام ایمان والوں میں افضل وہ ہیں۔ جن کی عادتیں نیک ہیں۔

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعلق حالات و خبریں

حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام معہ اہل بیت بحمد اللہ خیریت ہیں۔ رسالہ موعودہ دربارہ فتح مقدمات آپنے تصنیف کرنا شروع فرمادیا ہے۔

بزرگان ملت اور دیگر احباب قادیان بھی بخیر و عافیت ہیں۔ اور اپنے اپنے خدمات دین میں مصروف ہیں۔

مدرسہ کا جدید انتظام ایک کمیٹی کے سپرد ہو گیا ہے امید ہے کہ کمیٹی منتخبہ ہر ایک پہلو سے اسے مکمل کرے گی۔

مولوی محمد احسن صاحب امروہہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ سردی اور شدت طاعون کی اب کوئی حد نہیں رہی ہے اور مثل مخالفین کی مخالفت کے طاعون کی شدت بڑھ رہی ہے سردی کی پانی گھڑوں میں جم جاتا ہے اور نازک پودے سب مارے گئے

ڈاکٹر محمد علی خان صاحب افریقہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ یہاں طاعون کا دور دورہ پھر شروع ہو گیا ہے کسماؤ میں بہت لوگ مر رہے ہیں کوئی بیمار ۲۴ گھنٹہ سے زیادہ جانبر نہیں ہوتا۔ یہاں کے قوانین سخت ہیں۔ آمد رفت بالکل ایکدوسری جگہہ کی بند ہے۔ گھر جلا دئے جاتے ہیں۔

وفات۔ عالیجناب ذوالفقار علی خاں صاحب میرٹھ سے اطلاع دیتے ہیں کہ حاجی رحمان بخش صاحب احمدی فروری کے اول ہفتہ میں اس دار فانی سے رحلت فرما گئے ہیں تمام احباب ان کے لئے نماز جنازہ اور دعا مغفرت ادا فرماویں

منشی فتحدین صاحب پونڈ کلرک پالم پور تحریر کرتے ہیں کہ انجمن احمدیہ کے یہاں قیام کے لئے ایک واعظ کی ضرورت ہے اگر مولوی محمد حسین صاحب حافظ ڈنگوی ادہر تشریف لادین تو غنیمت ہے۔

میاں محمد عبداللہ صاحب میڈیکل اسسٹنٹ صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ وہ انشاء اللہ ماہ مارچ سنہ مِن یہ اپنے دوست بابو سلطان علی صاحب کے چند ماہ کی رخصت پر کرنیچو علاقہ افریقہ سے ہندوستان تشریف لانیوالے ہیں

یادگار فتح مقدمات میں احباب روپیہ ارسال فرما رہے ہیں کسی احباب کو اسمیں حصہ لینے سے خالی نہ رہنا چاہیئے

حاجی رحمان بخش صاحب مرحوم کی نماز جنازہ ۱۰ فروری شنبہ کو مسجد اقصےٰ میں ادا کی گئی

عید الضحیٰ - قادیان میں بروز جمعرات قرار پائی۔

وفات۔ سلطان عمر خان احمدی ساکن موضع کھیسہ اپنی اہلیہ کی وفات مورخہ ۲۳ جنوری شنبہ کی اطلاع دیکر احمدی احباب سے دعاے مغفرت و نماز جنازہ کی درخواست کرتے ہیں۔

غیر مستطیع احباب جلد اطلاع دیں

عالیجناب فضل محمد خان صاحب رئیس ہکووال اور شیخ محمد یوسف صاحب ٹھیکیدار کمسریٹ انبالہ نے فتح مقدمات کی خوشی اور یادگار میں ایک ایک اخبار کی قیمت جو کسی غریب بھائی کے نام جاری ہونیکی ذمہ لی ہے لہذا ایسے احباب جلد اطلاع دیں۔ زیادہ درخواستوں پر قرعہ اندازی کیجاویگی جنکے نام برآمد ہونگے ان کے نام اخبار جاری ہوگا

بزم احمدی

منشی وزیر علی صاحب نے بمبئی سے ایک اخبار بنام پنچ ارسال کیا ہے جس میں کسی خباثت کے فرزند نے بنارس سے ایک آرٹیکل فتح مقدمات کے متعلق دیا ہے اور اپنی خبیث طبیعت کے تقاضا سے اس پر نکتہ چینی کی ہے۔ منشی صاحب موصوف نے چاہا ہے کہ اس کا جواب دیا جاوے۔ ان کو واضح ہو کہ ایسے لاالعقل اور جاہل لوگوں کا جواب قرآن شریف نے اعراض سے دیا ہے چنانچہ حکم ہے **واعرض عن الجاھلین**۔ جواب ہمیشہ معقول پسند انسان کو ملتا ہے نہ کہ نقالوں۔ ڈوموں۔ مسخروں اور بھانڈوں کو۔ ان لوگوں کو مخاطب کرنا خود اپنے ہاتھ سے اُن کی عزت کرنا ہے جو کہ گناہ اور ظلم عظیم ہے۔

مکرمی عبداللہ صاحب راولپنڈی سے تحریر کرتے ہیں۔ کہ جب کسی مریض یا حاجتمند کی درخواست دعا کی ہو اور اُسکا مقصد حاصل ہو جایا کرے تو اسے چاہیئے کہ کامیابی کی اطلاع دیا کرے تاکہ دعا کنندہ کو اپنی استجابت دعا کی خوشی حاصل ہو

نیز وہ چاہتے ہیں کہ راولپنڈی کی احمدی جماعت تعارف پیدا ہو۔ اس لئے وہاں کے احباب کو ان سے ملاقات کرنی چاہیئے۔

اور اگر وہ خود جناب میر احمد شاہ صاحب کنٹ فروش راولپنڈی سے ملاقات کریں۔ تو ان کے ذریعہ دیگر احباب احمدی کا پتہ ملجاویگا۔

محمد عمر صاحب صدر مدرس مدرسہ کوٹلہ علاقہ نظام کو واضح ہو۔ کہ قادیانی کارخانجات میں حالی روپیہ نہیں لیا جاسکتا کیونکہ یہاں تو ضرورت اخراجات کی ہے نہ کہ زینت کی اس لئے آپ اُسے انگریزی سکہ سے تبادلہ فرماکر ارسال فرمادیں۔

اشاعت کی طرف میں احباب کو خاص توجہ دلاتا ہوں اور اس کی تائید میں ایک خط آمدہ از بربرا ذیل میں نقل کرتا ہوں۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں نے آپکی چھٹی دربارہ تکالیف و حوالات بے قاعدگی اخبار پڑھا بیشک انکا دقوعی ایک ذریعہ جس سے قوم فائز المرام ہو سکتی ہے اس عدم توجہی سے خدانخواستہ یہ نہ ثابت ہو کہ ہماری اس قلیل سی جماعت میں اتحاد نہیں۔ خدا نہ کرے کہ کوئی دشمن یا مخالف اس سے یہہ بداثر نتیجہ نکالے۔

بندہ کو آپکی ان تکالیف کا حال پڑھکر سخت افسوس ہوا خداوند کریم آپکو اپنی مرادیں کامیاب فرماوے اور اس پودے کی جڑھیں مضبوطی سے لگاوے جس پر کوئی مخالف ہوا اثر نہ ہو سکے۔

بندہ نے مبلغ ۵ روپیہ پہلے ارسال کردئے ہیں اسکو آپ امدادی روپیہ میں شامل فرمادیں اسکو ہرگز کسی قسم کا چندہ نہ سمجھا جاوے بندہ اس بات کو نہائت خوشی و شرح صدر سے قبول کرتا ہے کہ اخبار کی قیمت ۴ روپیہ ہو جاوے اسطرح کسی کو بوجھ بھی نہ معلوم ہوگا اور آپ کو بھی قدرے امداد ملجائیگی۔

میرا خیال ہے کہ ہمارے عالی حوصلہ وسابق بالخیرات جماعت کا کوئی فرد بھی ایسا نہ ہوگا جو اس دو آنہ کی ایزاد پر کسی قسم کی شکایت کا حرف مُنہ پر لاوے۔ بلکہ امید ہے کہ اس موجودہ مطبع و اخبار کی تکالیف کو مدنظر رکھکر اس قلیل رقم کو بسر و چشم و نہائت خوشی سے قبول فرماویں گے کہ جس سے ان کے سرمایہ میں کسی قسم کا نقصان نہیں اور اس پر ایک بھائی کی امداد۔ بلکہ اپنی ہی امداد ہے۔ سید جلال ہاسپٹل اسسٹنٹ بربرا

ناگپور میں احمدی کی نسبت جو استفسار شائع ہوا تھا اسکی نسبت حافظ احمد اللہ صاحب احمدی رائے پور سے اطلاع دیتے ہیں کہ شہر ناگپور انکا مسقط الراس ہے اب وہ ۱۸۸ میل کے فاصلہ پر ہیں لیکن اب ناگپور میں کوئی احمدی انکے خیال میں نہیں ایک احمدی بھائی منشی محمد جعفر صاحب منڈلہ ملک متوسط میں سنفرم ہیں لیکن وہ مقام بھی ناگپور سے اسقدر فاصلہ پر ہے۔ کثرت سے اہل ہنود کی آبادی ہے اور دفاتر کی زبان ہندی ہے جس سے اس ملک کی ذریت پر ایک خطرناک اثر پڑ رہا ہے۔

درخواست دعاء

معلوم ہوتا ہے کہ احباب نے اخبار کے اس حصہ کو بہت مفید پایا۔ چنانچہ اب بلاناغہ اس کے متعلق تحریکیں لکھی جاتی ہیں جنکو میں ذیل میں درج کرونگا لیکن میں اس موقعہ پر یہ بھی یاد دلانا چاہتا ہوں کہ حضرۃ امام الزمان علیہ السلام کی زبانی کئی دفعہ سنا ہے اور شائع بھی کیا ہے کہ انسان کو اپنی دعاؤں میں بھی دین کے پہلو کو مقدم رکھنا چاہیئے اسکی دعاؤں کا اکثر حصہ دنیا کی آرام اور نفس کی آسائش کیلئے اگر ہوگا تو عنداللہ وہ کوئی قدر والی شے نہ قرار پاویگا جب کہ دین کیلئے بھی اسے اسی قسم کی فکر اور تڑپ دعا کیلئے نہ ہوگی اسلئے اس پہلو میں بھی دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے اقرار کو نباہنا چاہیئے

(۱) قادیان میں حضرت مولوی نورالدین صاحب۔ مفتی محمد صادق صاحب۔ اور خاکسار ایڈیٹر اپنی صحت اور حاجات کے لئے دعا کے خواستگار ہیں۔

(۲) نبی ڈاکٹر ممتاز علی خانصاحب جو کہ اول سمالی لینڈ میں اپنی مہربان گورنمنٹ کیخاطر جانبازی کر رہے تھے اب وہاں سے واپس کر سیالکوٹ میں مقیم ہیں آپ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ مہم سمالی لینڈ کے حسن خدمات کے صلہ میں جن دیسی افسران فوج کی سفارش ہوئی ہے الحمد للہ ان میں عاجز بھی ہے اور سفارش بھی دو تین مرتبہ ہو چکی ہے جس میں آپکو فسٹ کلاس ہاسپٹل اسسٹنٹ بنا دینے پر زور دیا گیا ہے لیکن تاحال نتیجہ ظہور میں نہیں آیا لہذا آپ چاہتے ہیں کہ جملہ بزرگان ملت و احمدی احباب ضرور اُنکی کامیابی کیلئے دعا فرماویں اور ساتھ ہی سعادت ابدی۔ دینی خدمات کی توفیق اور خاتمہ بالخیر کے لئے دعا کی درخواست ہے بوجہ عدم گنجائش ان کا خط نقل نہیں ہو سکا۔

۳۔ مکرمی عبداللہ صاحب احمدی راولپنڈی سے تحریر کرتے ہیں کہ ۲۷ فروری سے ۲۹ فروری تک انکا ایک کام ہونیوالا ہے جسمیں کامیابی کیلئے بارگاہ ایزدی میں دعا کیجاوے

میرے ایک دوست بابو علی بخش صاحب کا بچہ بیمار ہے وہ انکیلئے صحت کی دعا احمدی دوستوں سے چاہتے ہیں۔

شیخ محمد یوسف و نصیر احمد صاحبان احمدی انبالہ سے خواستگار ہیں کہ انکے حق میں نیک عمل بجالانیکی توفیق حاصل ہونے کی دعا فرمائی جاوے۔ اور خاتمہ بالخیر ہو

شرقی افریقہ میں طاعون پھوٹا ہے احمدی دوستوں اور ہر ایک سعید انسان کی اس سے حفاظت کیلئے دعا طلب کی جاوے۔

بابو فضل الٰہی صاحب وکمیسیٹر ہزارہ سے چاہتے ہیں کہ انکے لئے وسعت معاش کی دعا کیجاوے تاکہ وہ دل کھولکر اسلامی خدمات میں حصہ حاصل کریں۔

نوٹ: احمدی انجمنوں اور احباب کو سلسلہ کے متعلق خبریں بغرض طبع ارسال کرنی چاہئیں۔

آخری اطلاع

ماہ دسمبر ۱۹۰۴ء میں اخبار کے ہمراہ ایک ایک کارڈ ناظرین کی خدمت میں ان کی رائے خریداری اخبار و قیمت معلوم کرنیکے بارہ میں پیش کیا گیا تھا اگرچہ بہت سے کارڈ دفتر میں وصول ہو گئے ہیں مگر تاہم ایک حصہ ابھی تک وصول نہیں ہوا کارخانہ کی طرف سے ان کے نام اخبار جاری ہے لہذا یہ آخری اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر وہ احباب کارڈ ارسال کر کے اپنی رائے کا اظہار نہ کرینگے تو ان کو سمجھا جاوے گا کہ وہ ۲ روپیہ سالانہ کا خریدار جانکر وی پی ارسال ہوگا اس لئے آج کی تاریخ سے ایک ہفتہ کی مہلت دیجاتی ہے اس اثناء میں واجب ہے کہ اخبار کی خریداری یا عدم خریداری سے جلد اطلاع دیویں تاکہ وی پی ان کی ہدایت کے مطابق ارسال ہوں۔

وی پی کی اطلاع

جن احباب نے ۱۹۰۵ء میں اخبار البدر کی خریداری منظور فرما کر کارخانہ کی عزت افزائی فرمائی ہے ان میں سے بعض تو وہ احباب ہیں جنہوں نے قیمت کی ادائگی کا مہینہ مقرر کر دیا تھا اسلئے اُن کے نام اسی ماہ میں وی پی ارسال کیا جاتا ہے لیکن بعض احباب نے کوئی تعین میعاد نہیں کیا۔ صرف یہ لکھدیا تھا کہ قیمت بعد کو ارسال ہوگی ایسے احباب کا انتظار ... زیادہ نہیں ہو سکتی اس لئے اطلاعاً گذارش ہے کہ مؤخر الذکر احباب کی خدمت میں وی پی ارسال کئے جا رہے ہیں وہ وصول فرما کر کارخانہ کی امداد میں سے حصہ لیں۔ امید ہے کہ معزز ناظرین وی پی کی وصول کے لئے بہمہ تن طیار رہیں گے۔ (خاکسار منیجر)

رعایتی قیمت پر دو کتابیں

میرے ایک دوست کتاب عسل مصفے اور تشخیص الامراض فروخت کرنا چاہتے ہیں۔ ان کی اصل قیمت ۵ روپیہ علاوہ محصولڈاک ہے۔ لیکن اگر کوئی صاحب علاوہ محصولڈاک کے صرف للعہ روپیہ پر خریدنا چاہیں تو جس کی درخواست دفتر البدر میں اول وصول ہوگی اس کے نام وی پی کر دیا جاوے گا۔

مراسلت رسلہ اخویم محمد ظہیر الدین صاحب احمدی اور بابو محمد عظیم صاحب احمدی اسدفعہ بوجہ عدم گنجائش درج نہیں ہو سکے انشاء اللہ آئندہ نمبر میں درج ہوں گے

ایسے ہی درس قرآن کے متعلق جو شبہات پیش کئے گئے ہیں۔ ان پر بھی آئندہ ریمارک انشاء اللہ ہوگا۔

تحقیق الادیان و تبلیغ اسلام

ناظرین کو یاد ہوگا کہ بھائی مفتی محمد صادق صاحب نے بلاد یورپ و افریقہ میں اسلام و مشن احمدیہ کی تبلیغ کا ایک ذریعہ بذریعہ پرائیویٹ خط و کتابت قائم کیا ہوا ہے اور آپ کی سعی کا یہ نتیجہ ہے کہ مسٹر حسن انڈرسن نے حضرت مسیح موعود کی بیعت کا شرف حاصل کر لیا ہے۔ اس ذریعہ کے مفصل حالات البدر کے گذشتہ کسی نمبر میں آپ مطالعہ فرما چکے ہیں چونکہ یہ بھی ایک دینی خدمت ہے اس لئے بعض احباب نے مفتی صاحب کا ہاتھ بٹانا چاہا ہے جو امداد انہوں نے دی ہے دوسرے احباب کی ترغیب اور تحریص کیلئے اسکی رسید ذیل میں درج کیجاتی ہے

رسید چندہ

۱۔ جناب عبد الکریم صاحب ٹھیکہ دار ڈوڈمنین عمہ
۲۔ جناب سید ناصر شاہ صاحب ۔۔ للعہ
۳۔ جناب غلام صاحب ۔۔ عمہ
۴۔ بابو فتح دین صاحب اوورسیر ۔۔ عمہ
۵۔ بابو خیر الدین صاحب گارڈ کوہاٹ کتوبر نومبر ۱۹۰۴ء
۶۔ بابو مرزا عباس علی صاحب لوہاٹ اکتوبر نومبر ۸ر
۷۔ بابو محمد الہی صاحب سب اوورسیئر ۔۔ عمہ
۸۔ میاں عبد الحق صاحب فرزند بابو صاحب ۔۔ ۲ر
۹۔ سردار محمد ایوب صاحب سالدار سیانمیر ڈویژن سعہ
۱۰۔ سیٹھ اسمعیل آدم صاحب بمبئی سالانہ ہوکا ڈونیشن

محمد صادق قادیان ۸ فروری ۱۹۰۵ء

رسید زر بابت ۳۱ جنوری ۱۹۰۵ء

اصلاح۔ رسید زر مندرجہ نمبر ۴ یکم فروری بابت ۱ جنوری کی تھی نہ کہ ۲۲ ر

۱۸۔ منشی محمد حسین صاحب جنیوٹی ۱۹۰۵ء ۔ ۵ر
۱۶۔ میاں الہی بخش صاحب اینڈ سنز سوداگر سیالکوٹ ۔ ۱ر
۵۸۶۔ منشی محمد بخش صاحب کڑیانوالہ ۔ ۲ر
۵۸۱۔ میاں فضل الٰہی و محمد امین صاحب سوداگران ۔ ۲ر
۱۶۱۔ منشی زین الدین صاحب بمبئی ۔ ۲ر
۳۹۔ بابو عبد الرحمن صاحب بمبئی ۔ ۲ر
۵۵۔ میاں رحیم بخش صاحب ٹھیکہ دار چونڈہ ۔ ۲ر
۱۰۱۔ منشی نور احمد صاحب وکیل ایبٹ آباد ۔ ۲ر
۲۴۰۔ میاں عبد اللہ خانصاحب چک ۱۲۷ ۔ ۲ر
۲۵۱۔ مسماۃ جیون بیگم صاحبہ از ملا ۔ ۲ر
۲۲۹۔ مولوی کرم داد صاحب دوالمیال ۔ ۲ر
۳۰۶۔ منشی محمد حسین صاحب ظفروال ۔ ۱ر
۳۴۴۔ ڈاکٹر عبد الحکیم خانصاحب اسسٹنٹ سرجن پٹیالہ ۱۹۰۵ء ۔ ۵ر
۱۷۱۔ چوہدری محمد سرفراز خانصاحب دہلی ۔ ۲ر
۹۷۔ خانصاحب ابراہیم خان بن حاجی موسےخاں مرحوم بمبئی ۔ ۱ر
۵۸۲۔ منشی نذر محمد صاحب محرر عدالت ڈیرہ غازیخاں ۔ ۱ر
۶۵۶۔ میاں اعظم صاحب سرگانہ ۔ ۲ر
۱۱۱۔ بابو عطا الٰہی صاحب لالہ موسیٰ ۔ ۲ر
۵۲۷۔ میاں عبد الحمید صاحب مونگ متصل مراری ۔ ۲ر
۲۵۰۔ حکیم سرفراز حسین صاحب گدہ بلاماد ۔ ۵ر
۶۳۔ محمد نقی صاحب سرحد ۔ ۲ر
۳۲۱۔ محمد حسین صاحب دفتر سرکاری وکیل ۱۹۰۵ء ۔ ۵ر
۳۴۸۔ عبد الغنی صاحب کنجاہ ۔ ۲ر
۲۰۰۔ ڈاکٹر سید عبد الستار شاہ صاحب رعیہ ۔ ۲ر
۵۴۔ غلام حیدر صاحب پنی سکنہ ۔ ۲ر
۶۱۔ محمد ابراہیم خانصاحب کراچی بلامداد ۔ ۱ر
۲۱۰۔ میر احمد شاہ صاحب راولپنڈی ۔ ۲ر
۴۹۔ جلال خانصاحب سیالکوٹ ۔ ۲ر
۵۵۵۔ محمد سلیمان صاحب لدھیانہ سکنہ ۔ عمہ
۳۳۔ بابو غلام غوث صاحب ۱۹۰۵ء ۔ ۵ر
۴۰۴۔ قاضی رکن الدین صاحب ۱۹۰۵ء ۔ عمہ
۵۸۳۔ سید عظیم الدین صاحب وکیل مونگھیر ۱۹۰۵ء ۔ ۵ر
۲۱۰۔ ڈاکٹر خیر الدین صاحب سمی سرور ۔ عمہ
۲۷۱۔ حاجی رحمن بخش مرحوم ۔ ۱ر
۵۹۳۔ اسد اللہ شاہ صاحب پنڈی گھیب ۔ ۲ر
۳۲۵۔ مولوی چراغ الدین صاحب مدینہ ۔ ۲ر
۵۹۳۔ عبد الرحمن صاحب سرگودھا ۔ ۲ر
۱۷۴۔ میاں عبد الحمید صاحب پٹواری چاوہ ۔ ۱ر
۲۹۰۔ وزیر محمد صاحب وکیل ۱۹۰۵ء ۔ ۵ر
۵۹۴۔ حسن محمد صاحب کنجاہ ۔ ۲ر
۲۷۶۔ محمد یحییٰ صاحب ڈنگراں ۱۹۰۵ء ۔ ۵ر
۵۸۴۔ عبد الرحمان صاحب ... پور ۔ ۲ر
۱۱۴۔ میر محمد قاسم صاحب دہلی ۔ ۲ر
۱۶۱۔ میاں الہی بخش سرداکی ۔ ۲ر
۳۶۶۔ بابو خیر الدین صاحب گارڈ کوہاٹ ۔ ۱ر
۳۵۵۔ حکیم محمد امین صاحب جالندھر ۔ ۲ر
۵۸۹۔ محمد دین صاحب خیاط راولپنڈی ۔ ۲ر
۲۱۳۔ حکیم محمد قاسم صاحب نیول کرک ۔ ۱ر
۵۳۲۔ ذوالفقار علی خان صاحب ۱۹۰۵ء ۔ ۱ر
۲۰۔ شیخ محمد اسمعیل صاحب لائلپور ۱۹۰۵ء ۔ ۵ر
۵۸۱۔ میر عبد الباقی صاحب سیانمیر ۱۹۰۵ء ۔ ۲ر
۲۱۹۔ محمد بن محمد خنیس صاحب بمبئی ۔ للعہ
۳۳۵۔ سید ناصر شاہ صاحب جموں ۱۹۰۵ء ۔ ۱ر
۳۹۱۔ چراغ دین صاحب پٹواری حلقہ رام گوالی ۔ ۲ر
۲۲۵۔ بابو محمد صاحب پنشنر لدھیانہ ۔ ۲ر
۳۷۶۔ محمد حسین صاحب پٹیالہ ۔ ۲ر
۳۴۴۔ سردار علی شاہ صاحب مالیر کوٹلہ ۔ ۲ر
۳۱۳۔ منشی عبد الحق صاحب سکندر ۔ ۱ر

انذار

موسم کی موجودہ حالت جسکا چرچا ہر ایک اخبار میں ہے سخت خطرناک آثار بلاؤں کے ہیں اور خدا تعالےٰ اپنے رحم اور کرم سے نوع انسان کو اطلاع دے رہا ہے کہ وہ اصلاح کر لیں سلئے دلوں میں پاک تبدیلیاں کرنی چاہئیں اور خدا تعالےٰ سے صلح کر لی جائے۔ تاکہ آنیوالے عذاب سے وہ محفوظ رکھے۔ استغفار۔ لاحول دعا اپنے اور اپنے بھائیوں کیلئے کثرت کرنی چاہئے اور مالی اور جانی خیرات میں سبقت کرنی چاہئے

عید الضحیٰ

قادیان میں عید بروز جمعرات ۱۶ فروری کو ہوئی۔ لاہوری جماعت سے بعض اراکین خصوصیت سے شامل ہوئے۔ بعد نماز بارش ہوتی رہی۔

مجموعہ ازالۃ الوسواس

اس کتاب کے مضامین کے اول حصے کا خلاصہ شایع ہو چکا ہے۔ دوسرے حصہ میں ذیل کے سوالات کا جواب ہے

(۱)۔ خدا تعالےٰ نے تو سب ایمانداروں کا نام مسلمان رکھا ہے جیسے ہو سمّٰکم المسلمین۔ تو پھر احمدی نام رکھکر تفرقہ کا کیوں موجب ہوئے۔ اس کا مخرج قرآن سے بتلایا جاوے۔

(۲)۔ احادیث جو کل مذاہب میں قابل استدلال مقرر ہوئی ہیں۔ اُنکا معیار کیا ہے اور کیسے معلوم ہو کہ فلاں مذہب کی حدیث ضرور آنحضرت سے ہے

(۳)۔ آنحضرت صلعم اور صحاب اور اہل اللہ نے حسن خاتمہ پر کامل یقین رکھتے تھے یا نہ اگر رکھتے تھے تو قل لا ادری ما یفعل بی ولا بکم کا کیا مطلب ہے

(۴)۔ سورہ والعصر میں ایمان اور عمل صالح وغیرہ کیلئے ایک ہی شخص مامور من اللہ ہو سکتا ہے۔ یا کل امت محمدیہ۔

(۵)۔ فالھمھا فجورھا وتقواھا سے کیا مراد ہے +

(۶)۔ سیف چشتیائی میں گولڑی نے ایک صحیح حدیث سے ایک صحابی کا مع الجسم آسمان پر جانا اور وفات ثابت کیا ہے اس کا کیا مطلب ہے

کل کتاب کی قیمت ۴ر علاوہ محصولڈاک ہے۔ اگر مضامین کی خوبی پر نظر کی جاوے۔ تو مفت ہے۔ کارخانہ البدر قادیان اور نیز مولوی عبد الرحیم صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ میرٹھ سے مل سکتی ہے

سب سے اچھی کسوٹی تجربہ ہے

اپنی طرز کا پہلا پرچہ۔ صلح کل اور متانت کی پالیسی سے اہل ملک کو ترقی کا سید ھا رستہ دکھانیوالا اردو اخبار بڑی تقطیع کے سولہ صفحوں پر عمدہ اور نہایت ہی خوش خط شایع ہوتا ہے جس کے کاغذ کی عمدگی کیساتھ مضامین کی نفاست قابل دید ہے۔ ہر مذہب اور ہر طبقہ کے بنی نوع آدم کیلئے یکساں نفع رساں ہے خود حاضر ہو کر اپنی تعریف آپ بیان کرنے کا آرزومند ہے صلائے عام ہے کہ ہر شخص جو اخبار بینی کا شائق ہو۔ ایک کارڈ پر اپنا نام و پتہ صاف الفاظ میں تحریر کر کے منیجر سے ایکماہ کیلئے بالکل مفت جاری کرا سکتا ہے اس عرصہ میں اگر پسند آجائے تو قیمت ارسال کر کے زیادہ عرصہ کیلئے جاری رکھا سکتے ہیں ورنہ ایک ماہ بعد خود بخود بند کر دیا جائیگا۔ براہ مہربانی اس صلائے عام کی اطلاع اپنے اردو خوان دوست آشناؤں وغیرہ کے حلقہ میں بھی کر دیں +

نوٹ۔ لیکن درخواست ۱۵ مارچ ۱۹۰۵ء تک ڈاک میں ڈالدیں ورنہ اسکے بعد صرف ایک پرچہ ہی مفت مل سکیگا +

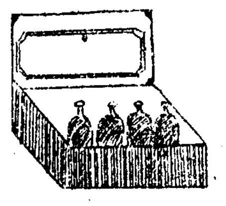
منیجر اردو اخبار لاہور۔

چاء چاء

ہمارے کارخانہ میں نہایت عمدہ خوشبودار چاء ہر قسم نہایت ارزاں قیمت پر فروخت ہوتی ہے اور نرخ نمونہ طلب کرنے پر بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے اور چھوٹے زرد بنڈل جو نہایت خاص ہمارے کارخانہ کی ایجاد ہیں جس میں فی بنڈل ایک ... نہایت عمدہ چاء بھری ہوئی ہے اور قیمت فی بنڈل ... رکھی گئی ہے ... خاص عام ہو سکتی ہے ایک دفعہ منگا کر دیکھیے اور ہمارے پاس علاوہ ... ہوئی چاء ہر قسم کے بنڈل موجود ہیں ... اگر کوئی ... مفت ارسال ہوگا

مبارک

آزمائش کرو
اگر عینک نہ پسند جاوے تو قیمت واپس
سرمہ نورانی محصولہ ۶ ماشہ ... عہ
سرمہ ... السرمہ ایکتولہ ...



اعلیٰ درجہ کا مصفی اور مقوی سارساپریلا یعنی عجیب و غریب چہار جوہر ۔ طلسمی اور حکمی مصفیاۃ خون اور مقویات بدن کا مجموعہ ایک بکس چہار جوہر یکجا چاروں شیشی کی دوائیں بگڑے ہوئے خون کو نہایت صاف کر کے تمام خرابی اور جلدی بیماریوں کو جڑ سے دفع کرتی اور سر سے پیر تک ہر طرح کی طاقت بخشتی ہیں ۔ چار سو چار دوائیوں کا ست اور جوہر فی شیشی ۸ خوراک چاروں شیشیوں میں ۳۲ خوراک ۔ ۳۲ روز کے استعمال میں مرد اور عورت لڑکے اور بوڑھے سب کو تمام عمر کے لئے صحیح و سالم اور چست اور چالاک بنا دیتا ہے ۔ شیشی نمبر ایک جوہر عشبہ وغیرہ ۔ شیشی نمبر ۲ جوہر چرائتہ وغیرہ ۔ شیشی نمبر ۳ جوہر شاہترہ وغیرہ ۔ شیشی نمبر ۴ ۔ چوب چینی کا جوہر وغیرہ ۔ چہار جوہر اپنے استعمال کنندہ کو ہیضہ ۔ طاعون ۔ کھانسی ۔ بخار و پیچش و اسہال سے ہمیشہ محفوظ رکھتا ہے ۔ آتشک ۔ سوزاک ۔ گنٹھیہ ۔ خارشت ۔ داد ۔ پھوڑا پھنسی سفید داغ ۔ جذام ۔ کوڑھ ۔ ناسور ۔ کنٹھ مالا ۔ بواسیر ۔ نواسیر ۔ گنج ۔ سوکھنڈی وغیرہ کے فسادات کو ہمیشہ کے لئے صاف کر دیتا ہے ۔ ۳۲ خوراک کی چاروں کو شیشیاں ایک ٹین بکس میں مقفل کر کے معہ کنجی و کاغذ طریق استعمال کے خریداران کو دیجاتی ہیں ۔ قیمت فی بکس آٹھ روپیہ ۔ پیکنگ و محصولڈاک ایک روپیہ چھ آنہ ۔ اکسیر حیات یعنی نمک نباتات متعدد جڑی بوٹی اور تمام مفید دوائیوں کے اور میووں کے ست اور جوہر سے کیمیاوی طور پر ترکیب دیکر بڑی محنت اور جانفشانی سے یہ نمک تیار کیا گیا ہے ۔ اول درجہ کا مقوی معدہ ہاضم غذا دافع قبض [illegible]

[illegible]

راستی کا اظہار

کارخانہ کو بدگمانی سے بچانے کیواسطے صرف ایک عمدہ ذریعہ نکالا کہ ہر ایک دوا کا نمونہ صرف پوسٹ کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے ۔ اور کارخانہ ہذا اس کے محصول کا بھی متحمل ہو ۔ سونے چاندی کی گولیاں ۔

یہ حبوب اسم بامسمیٰ اعلیٰ درجہ کا مقوی ۔ دل و دماغ معدہ باہ میں اول چند کارروائیوں سے جو کہ خود کردہ بے اعتدالیوں سے پیدا ہوتی ہیں زائل کر دیتی ہیں یہ حبوب خاص کر حلق میں اترتے ہی اپنا اثر کرتی ہیں اور

[illegible]

مطبع انوار الاسلام قادیان میں باہتمام منشی محمد افضل صاحب پرنٹر و پبلشر کے چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم | دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی کو ظاہر کر دے گا | محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

چودھویں کا ہے چاند یہ البدر
فیض ہے یہ غلام احمد کا

ذرہ ذرہ ہے یہ نورِ سرمد کا
عکس ہے آفتابِ محمد کا

جاء اللہ فاتح ... وقت مسیحہ وما نزل من اللہ

طلع البدر علینا من ثنیۃ الوداع
وجب الشکر علینا ما دعی للہ داع

ای جہان منتظر خوش باش کامد داستان
آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

البدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

جلد | نمبر

نوٹ: بیعت اشتہار حضرت امام الزمان ... ۱۲ جنوری ... مطابق ... اسال ... ہے جسکے ... سال ... یادگار ... طلوع ...

ومن شرائط بیعت

اوّل۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا۔

دوم۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔

سوم۔ یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔

چہارم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔

پنجم۔ یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اسکی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ آگے قدم بڑھائیگا۔

ششم۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔

ہفتم۔ یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔

ہشتم۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔

نہم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔

دہم۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

در مدح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفیٰ ما را امام و پیشوا

اندرین دین آمده از مادریم
هم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق که قرآن نام اوست
بادهٔ عرفان ما از جام اوست

آن رسولی کش محمد هست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواهد شدن

هست او خیر الرسل خیر الانام
هر نبوت را برو شد اختتام

ما از و نوشیم هر آبے که هست
زو شده سیراب سیرابے که هست

آنچه ما را وحی و ایمائے بود
آن نه از خود از همان جا مے بود

ما ازو یابیم هر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
هرچه زو ثابت شود ایمان ماست

ازلاک ... هرچه گفت آن مرسل رب العباد
آن همه از حضرت احدیت است

معجزات ... منکر آن مستحق لعنت است

... معجزات انبیاء سابقین
آنچه در قرآن بیانش بالیقین

... بر همه از جان و دل ایمان ماست
هر که انکاری کند از اشقیاست

یکدم ... تاب
نزد ما ... خسران تباب

وہ الفاظ جن میں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دے کر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ (سہ بار)۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین ثم آمین

پھر اس کے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اسکے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

عالیجناب نواب خان ... زانگر ... نمبر ...

بخدمت صاحب کلارک ...

ملفوظات و حالات حضرت امام الزمان علیہ السلام

۱۹ر فروری ۱۹۰۵ء

آج کا دن اپنے شان میں ایک مبارک دن تھا کیونکہ غالباً ۱ ماہ کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے مغرب اور عشا کے درمیان مجلس فرمائی اور جو رسالہ دربارہ فتح مقدمہ حضور تصنیف فرما رہے ہیں اُس کے مجوزہ مضامین کا مختصر تذکرہ فرمایا۔

اسکے بعد ایک صاحب نے دریافت کیا۔ کہ ایک شخص اپنی منکوحہ سے مہر بخشوانا چاہتا تھا۔ مگر وہ عورت کہتی تھی تو اپنی نصف نیکیاں مجھے دیدے تو بخشدوں۔ خاوند کہتا رہا۔ کہ میرے پاس حسنات بہت کم ہیں بلکہ بالکل ہی نہیں ہیں۔ اب وہ عورت مرگئی ہے۔ خاوند کیا کرے۔ حضرت اقدس نے فرمایا۔ کہ اُسے چاہئے کہ اُسکا مہر اُسکے وارثوں کو دیدے۔ اگر اُسکی اولاد ہے اور وارثوں سے ہے شرعی حصہ لے سکتی ہے اور علی ہذا القیاس خاوند بھی لے سکتا ہے۔

لطیفہ۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب نے اثناء گفتگو میں ذکر کیا۔ کہ یہہ ایک لطیف بات ہے کہ جسقدر مجدد گذرے ہیں ان کے نام کے ساتھ محمد یا احمد کی جزو ضروری ہوتی ہے۔ قسطنطنیہ میں عجیب قسم کے نام لوگوں کے ہوتے ہیں مگر وہ مہدی جس نے قسطنطنیہ کو فتح کیا تھا اسکے نام میں بھی محمد کا لفظ تھا

معجزات میں افراط و تفریط موجودہ زمانہ کے حالات پر ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک گروہ تو معجزات سے قطعی منکر ہے جیسے نیچری اور آریہ وغیرہ اُنہوں نے تفریط کا پہلو اختیار کیا ہے اور ایک گروہ وہ ہے جو کہ افراط کیطرف چلا گیا ہے جیسے کہ بعض لوگ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ کے معجزات بیان کیا کرتے ہیں کہ ۱۲ برس کی ڈوبی ہوئی کشتی نکالی اور حضرت عزرائیل کے ہاتھ سے آسمان پر جا کر قبض شدہ ارواح چھین لیں۔ دراصل بات یہ ہے کہ دونوں فریقوں نے معجزہ کی حقیقت کو نہیں سمجھا ہے معجزہ سے مراد فرقان ہے جو حق اور باطل میں تمیز کر کے دکھا دے اور خدا کی ہستی پر شاہد ناطق ہو۔

۲۰ر فروری ۱۹۰۵ء

ھدایت اور ضلالت خدا کے ہاتھ میں ہے مغرب کی نماز کی بعد حضور علیہ السلام نے عشاء کی نماز سے کچھ پیشتر تشریف لا کر مجلس فرمائی۔ خدا تعالےٰ کے احسانات اور انعامات کا تذکرہ رہا بعض کفار کی حالت پر آپ نے فرمایا۔ کہ جب تک خدا تعالےٰ کا فضل انسان کے شامل حال نہ ہو تب تک اُسے ہدایت کی راہ نصیب نہیں ہوتی۔ بعض لوگوں کو دیکھا جاتا ہے کہ وہ موت تک کفر ہی پر راضی رہتے ہیں اور کبھی اُنکے دلمیں یہ خیال نہیں گذرتا کہ ہم غلطی پر ہیں حتیٰ کہ اسی میں مر جاتے ہیں

اسپر حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے بیان فرمایا کہ چند یوم ہوئے ایک دوست بیان کرتے تھے کہ اُن کے گاؤں کی آبادی ۷۰۰ باشندوں کی تھی طاعون جو پڑی تو سب کے سب ہلاک ہو گئے صرف ۷۰ شخص بچے۔ اور اُن میں سے بھی صرف ۹ کس تندرست تھے اور باقی کچھ نہ کچھ مریض ہی تھے اُن ۹ میں اُنکا چچا بھی تھا اُنکے دلمیں آیا کہ اسقدر عبرتناک حادثہ موت کا جو کہ گاؤں میں گذرا ہے ممکن ہے کہ چچا کا دل رقیق ہوا ہو۔ چلو اسے چلکر تبلیغ کر آویں شائد ھدایت نصیب ہو۔ باوجود اسکے کہ لوگوں نے اس طاعون زدہ گاؤں میں جانے سے روکا مگر تبلیغ حق کے جوش میں وہ چلے گئے اور جا کر اپنے چچا کو اس سلسلہ کی صداقت کی نسبت سمجھایا چچا نے یہ جواب دیا کہ اگر یہ طاعون مرزے کی مخالفت کیوجہ سے ہے تو مجھے خوشی سے اس سے مرجانا قبول ہے بیشک مجھے طاعون ہو انجام یہ ہوا کہ وہ اور اسکا تمام بال بچہ تباہ اور ہلاک ہوگیا مگر مخالفت پر برابر آمادہ رہا اور مرتے دم تک نہ مانا۔

۲۱ر فروری ۱۹۰۵ء

مغرب اور عشاء کے مابین حسب دستور قریب ایک گھنٹہ کے حضور نے مجلس فرمائی۔ اول رسالہ زیر تصنیف کا ذکر رہا۔

فارغ نشینی اچھی نہیں فرمایا کہ اول بوجہ علالت طبع کے فارغ نشینی رہی اب خدا نے کچھ صحت عطا فرمائی ہے تو قلم میں بھی قوت آگئی ہے۔ اگر خدا تعالےٰ صحت رکھے تو فارغ نشینی اچھی نہیں ہے۔ بندہ اگر خدمت ہی کرتا رہے تو خوب ہے۔

دہریت کا علاج نبوت سے ہے فرمایا کہ دھریہ پن کو اگر کوئی شے جلا سکتی ہے تو وہ صرف انبیا کا وجود ہے ورنہ عقلی دلائل سے وہاں کچھ نہیں بنتا کیونکہ عقل کی حد سے تو بیشتر ہی گذر کر وہ دہریہ بنتا ہے پھر عقل کی پیش اسکے آگے کب چلتی ہے

خدا نمائی کی ضرورت فرمایا کہ آجکل خدا نمائی کی بڑی ضرورت ہے دراصل اگر دیکھا جاوے تو خدا کی ہستی سے انکار ہو رہا ہے۔ بہت لوگوں کو یہ خیال ہے کہ کیا ہم خدا کی ہستی کے قائل نہیں ہیں وہ اپنے زعم میں تو سمجھتے ہیں کہ خدا کو وہ مانتے ہیں۔ لیکن ذرا غور سے ایک قدم رکھیں تو اُن کو معلوم ہو کہ وہ درحقیقت قائل نہیں ہیں کیونکہ اور اشیاء کے وجود کے قائل ہونے سے جو حرکات اور افعال اُنسے صادر ہوتے ہیں۔ وہ خدا کے وجود کے قائل ہونے سے کیوں صادر نہیں ہوتے۔ مثلاً جبکہ وہ سم الفار سے واقف ہے کہ اسکے کھانے سے آدمی مرجاتا ہے۔ تو وہ اسکے نزدیک نہیں جاتا۔ اور نہیں کھاتا۔ کیونکہ اسے یقین ہے کہ میں اگر کھاؤنگا۔ تو مر جاؤنگا پس اگر خدا کی ہستی پر بھی یقین ہوتا تو وہ اسے مالک خالق اور قادر جانکر نافرمانی کیوں کرتا۔ پس ظاہر ہے کہ بڑا ضروری مسئلہ ہستی باری تعالےٰ کا ہے اور قابل قدر وہی مذہب ہو سکتا ہے۔ جو کہ اسے نئے نئے لباس میں پیش کرتا رہے تاکہ دلوں پر اثر پڑ سکے۔ دراصل یہ مسئلہ ام المسائل ہے اور اسلام اور غیر مذاہب میں ایک فرقان ہے عیسائیوں نے بھی فرقان کا دعوےٰ کیا ہے کہ انجیل نے ایمانداروں کی فلاں فلاں علامت قرار دی ہے مگر اب وہ کسی میں بھی پائی نہیں جاتیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان میں ایمان کا نام و نشان نہیں۔ مگر اسلام میں فرقان کی سب علامات موجود ہیں

براہین احمدیہ عہد عتیق ہے جو براہین احمدیہ کا حصہ چھپ چکا ہے۔ اس پر ذکر چلا۔ فرمایا کہ اس میں خدا کی حکمت تھی۔ ورنہ اگر وہ چاہتا۔ تو اُسے ہم لکھتے ہی رہتے۔ لیکن خدا نے اب اول حصہ کو منقطع کر کے بائبل کے عہد عتیق کیطرح الگ کر دیا ہے۔ کیونکہ جو پیشگوئیاں اس میں درج ہیں۔ وہ اب اس اثناء میں پوری ہو رہی ہیں۔ اور جو حصہ اسکا طبع ہوگا وہ عہد جدید ہوگا۔ جس میں سابقہ حصہ کے حوالے ہونگے۔ کہ خدا نے یوں فرمایا تھا اور وہ اس طرح پورا ہو کر رہا۔

سادگی سچائی کی دلیل ہے براہین میں ہم نے لکھا ہے۔ کہ حضرت مسیح آسمان سے آویں گے اس پر لوگوں نے اعتراض کئے۔ کہ تناقض ہے۔ وہ یہہ نہیں دیکھتے کہ اُسی براہین میں ہم نے تمام الہامات بھی درج کئے ہیں جن میں ہمارا نام مسیح رکھا گیا ہے۔ اور پھر صرف نام ہی نہیں۔ بلکہ جو کام مسیح نے آکر کرنا ہے۔ اس کی نسبت بھی الہامات میری نسبت ہی درج ہیں۔ پس یہ تناقض تو سچائی کی دلیل ہے۔ کیونکہ اگر بناوٹ ہوتی۔ تو تناقض نہ جمع کیا جاتا۔ مگر مخنثوں کی نظر انسان کی غلطی پر تو پڑتی ہے۔ اور خدا کے کلام پر جو اس میں درج ہے۔ نہیں پڑتی۔

الہام کل یا پرسوں آپ کو الہام ہوا۔

اِنَّمَا اَمْرُكَ اِذَا اَرَدْتَ شَيْئًا اَنْ تَقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ

ضروری نوٹ

گذشتہ نمبر میں اطلاع دی گئی تھی کہ قیمتیں وصول ہو رہی ہیں۔ اب پھر دوبارہ یاد دلایا جاتا ہے کہ معزز احباب اس کی وصولی کیلئے تیار رہیں۔ اور انکاری کر کے ڈاکخانہ کو زیر بار نہ کیا جاوے۔ (منیجر)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ماہ مارچ سے میں نے چاہا ہے اگر اللہ تعالےٰ بھی چاہے کہ اخبار ذیل کی تاریخوں پر ایک ماہ میں چار بار شائع ہو۔ آجتک ایک ماہ میں ۲ بار دیا جاتا رہا ہے اور اس لئے یہ نمبر ترتیب تاریخ کے لحاظ سے بہت دیر سے شائع ہوتا ہے وہ تاریخیں یہہ ہیں

۵-۱۳-۲۱-۲۹

حضرت مسیح موعودؑ کی طرف سے ضروری اشتہار

الوصیت

قال اللہ عزّ وجلّ ۔ قُل مَا یَعبؤُ بِکُم رَبِّی لَولَا دُعَاؤُکُم

یعنی ان کو کہدے ۔ کہ میرا خدا تمہاری پرواکیا رکھتا ہے ۔ اگر تم بندگی نکرو اور دعا میں مشغول نہ رہو

دوستو! اللہ تعالےٰ آپ لوگوں کے حال پر رحم کرے ۔ آپ صاحبوں کو معلوم ہوگا ۔ کہ میں نے آج سے قریباً نو ماہ پہلے الحکم اور البدر میں جو قادیان سے اخبارین نکلتی ہیں ۔ اللہ تعالےٰ کی طرف سے اطلاع پاکر یہ وحی الٰہی شایع کرائی تھی ۔ کہ **عفت الدیار محلھا و مقامھا** یعنی یہ ملک عذاب الٰہی سے مٹ جانے کو ہے نہ مستقل سکونت امن کی جگہ رہیگی ۔ اور نہ عارضی امن کی جگہ ۔ یعنی طاعون کی وبا ہر یک جگہ عام طور پر پڑیگی ۔ اور سخت پڑیگی ۔ دیکھو اخبار الحکم پرچہ مورخہ ۳۱ ۔ مئی ۱۹۰۴ء نمبر ۱۸ جلد ۸ کالم ۳ ۔ اور اخبار البدر نمبر ۲۰ و ۲۱ صفحہ ۱۵ ۔ مورخہ ۲۴ ۔ مئی و یکم جون ۱۹۰۴ء ۔ اب مین دیکھتا ہون کہ وہ وقت قریب آگیا ہے ۔ میں نے اس وقت جو آدھی رات کے بعد چار بج چکے ہیں ۔ بطور کشف دیکھا ہے ۔ کہ دردناک موتون سے عجیب طرح پر شور قیامت برپا ہے ۔ میرے مونہہ پر یہ الہام الٰہی تہا ۔ کہ موتا موتی لگ رہی ہے ۔ کہ مین بیدار ہوگیا ۔ اور اسی وقت جو ابھی کچھ حصہ رات کا باقی ہے ۔ مین نے یہ اشتہار لکھنا شروع کیا ۔ دوستو! اٹھو اور ہوشیار ہوجاؤ ۔ کہ اس زمانہ کی نسل کے لئے نہایت مصیبت کا وقت آگیا ہے ۔ اب اس دریا سے پار ہونے کے لئے بجز تقویٰ کے اور کوئی کشتی نہیں ہے ۔ مومن خوف کے وقت خدا کی طرف جھکتا ہے ۔ کہ بغیر اس کے کوئی امن نہیں ۔ اب دُکھ اٹھاکر اور سوز و گداز اختیار کرکے اپنا کفارہ آپ دو ۔ اور راستی مین محو ہوکر اپنی قربانی آپ ادا کرو ۔ اور تقویٰ کی راہ مین پورے زور سے کام لے کر اپنا بوجھ آپ اٹھاؤ ۔ کہ ہمارا خدا بڑا رحیم و کریم ہے ۔ کہ رونے والوں پر اس کا غصہ تھم جاتا ہے مگر وہی جو قبل از وقت روتے ہیں ۔ نہ مردوں کی لاشوں کو دیکھکر ۔ وہ خوف کرنے والوں کے سر پر سے عذاب کی پیشگوئی ٹال سکتا ہے ۔ جاہل کہتا ہے ۔ کہ یہ پیشگوئی کیوں ٹل گئی ۔ لیکن اگر خدا مین یہ عادت نہ ہوتی ۔ کہ دعا اور صدقہ اور خیرات اور گریہ اور دُکھ سے ان بلاؤن کو دور کردیتا ۔ جن کا اس نے ارادہ کیا ہے ۔ یا جن بلاؤن اور عذابوں کو نبیوں کی معرفت ظاہر کرچکا ہے ۔ تو دنیا کبھی کی ہلاک ہوجاتی ۔ سو نیکی کرو ۔ اور خدا کے رحم کے امیدوار ہوجاؤ ۔ خدا تعالےٰ کی طرف پوری قوت کے ساتھ حرکت کرو ۔ اور اگر یہ نہیں ۔ تو بیمار کیطرح اُفتان خیزان اس کی رضا کے دروازہ تک اپنے تئیں پہونچاؤ ۔ اور اگر یہ بھی نہیں ۔ تو مردہ کی طرح اپنے اٹھائے جانے کا ذریعہ صدقہ خیرات کے راہ سے پیدا کرو ۔ نہایت تنگی کے دن ہیں ۔ اور آسمان پر خدا کا غضب بھڑک رہا ہے ۔ آج محض زبانی لاف و گزاف سے تم پار نہیں ہوسکتے ۔ ایسی حالت بناؤ ۔ اور ایسی تبدیلی اپنے اندر پیدا کرو ۔ اور ایسے تقوے کی راہ پر قدم مارو ۔ کہ وہ رحیم و کریم خوش ہوجائے ۔ اپنی خلوت گاہوں کو ذکر الٰہی کی جگہ بناؤ ۔ اپنے دلوں پر سے ناپاکیوں کے زنگ دور کرو ۔ بیجا کینوں اور بخلوں اور بدزبانیوں سے پرہیز کرو ۔ اور قبل اس کے کہ وہ وقت آوے کہ انسانوں کو دیوانا سا بنادے ۔ بیقراری کی دعاؤں سے خود دیوانے بن جاؤ ۔ عجب بدبخت وہ لوگ ہیں ۔ کہ جو مذہب صرف اس بات کا نام رکھتے ہیں ۔ کہ محض زبان کی چالاکیوں پر سارا دار و مدار ہو ۔ اور دل سیاہ اور ناپاک اور دنیا کا کیڑا ہو ۔ پس اگر تم اپنی خیر چاہتے ہو ۔ تو ایسے مت بنو ۔ عجب بدقسمت وہ شخص ہے کہ جو اپنے نفس امارہ کیطرف ایک نظر بھی اٹھاکر نہیں دیکھتا ۔ اور بدبودار تعصب سے دوسرون کو بدزبانی سے پکارتا ہے ۔ پس ایسے شخص پر ہلاکت کی راہ کہلی ہے ۔ سو تقوے سے پورا حصہ لو ۔ اور خدا ترسی کا کامل وزن اختیار کرو ۔ اور دعاؤں مین لگے رہو ۔ تا تم پر رحم ہو ۔ تم مین سے کون ہے ۔ کہ جو بھوک کے وقت صرف روٹی کے نام سے سیر ہوسکتا ہے ۔ یا صرف ایک دانہ سے پیٹ بھر سکتا ہے ۔ ایسا ہی تم خدا کو راضی نہیں کرسکتے ۔ جب تک پورے طور پر متقی نہ بن جاؤ ۔ اپنے دشمنوں کے نفسانی جوشوں کا مقابلہ مت کرو ۔ تا تم بھی ایسے ہی نہ ہوجاؤ ۔ کیونکہ جاہل کا مقابلہ صرف جہالت کے ذریعہ سے ہی ہوسکتا ہے ۔ پس اگر وہ تمہیں ستاوین ۔ اور دُکھ دین ۔ یا تمہین جوش دلانے کے لئے میری نسبت سب و شتم اور دشنام دہی اور ہتک کا طریق اختیار کرین ۔ تو تم صبر کرو ۔ اور چپ رہو ۔ تا وہ خدا جو تمہارے دلوں اور ان کے دلوں کو آسمان پر دیکھتا ہے ۔ تمہین بدلہ دے ۔ یقیناً سمجھو ۔ کہ یہ وہ دن آرہے ہین ۔ کہ جب سے دنیا پیدا ہوئی ۔ ایسی سختی کے دن کبھی عام طور پر دنیا پر نہین آئے ۔ ایسا ہوا تا وہ پیشگوئیان پوری ہوجاوین ۔ جو ابتدا سے نبیوں نے کی تھین ۔ خدا نے آج سے پچیس ۲۵ برس پہلے طاعون کی خبر مجکو دی تھی ۔ جو براہین احمدیہ مین شایع ہوچکی تھی ۔ پھر اس وقت خبر دی ۔ جب یہ ملک اس بیماری سے پاک تہا ۔ وہ خبر بھی شایع ہوچکی ۔ اور پھر طاعون کے اس سخت حملہ کی خبر جو عنقریب ہونے والا ہے ۔ یہ اس لئے ہوئی کہ تا لوگ متنبہ ہوجاوین ۔ ان چالاک لوگون کی پیروی مت کرو ۔ جن کے دل گندے اور نجاست سے بھرے ہین ۔ جو دوسروں کو خدا کی طرف بلاتے ۔ اور آپ اس سے دور ہین ۔ خدا ظاہر کرنا چاہتا ہے ۔ کہ کس کی زندگی لعنتی ۔ اور کس کی زندگی پاک ہے ۔ پس تم ایسی دردناک دعاؤن مین لگ جاؤ ۔ گویا مر ہی جاؤ ۔ تا دوسری موت سے خدا تمہین بچاوے ۔ دنیا کے لئے بڑی گھبراہٹ کے دن ہین ۔ مگر دنیا نہین سمجھتی ۔ لیکن کسی دن سمجھیگی ۔ دیکھو مین اس وقت اپنا فرض ادا کرچکا ہون ۔ اور قبل اس کے کہ تنگی کے دن آوین ۔ مین نے اطلاع دیدی ہے ۔ اب مین ختم کرتا ہون ۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ ۔

خاکسار میرزا غلام احمد قادیانی ۔ ۲۰ فروری ۱۹۰۴ء [sic]

اطلاع ۔ اور مین نے ان دنوں مین خدا تعالےٰ کے بعض نشانوں اور خاص ہدایتون کے ظاہر کرنے کے لئے ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام نصرت الحق ہے ۔ وہ قادیان مین چھپ رہی ہے ۔ اور صاحبزادہ پیر منظور محمد کو دیدی ہے ۔ تا وہی چھاپ کر شایع کرین ۔ ہر ایک طالب حق کو اس کا دیکھنا ضروری ہے ۔ چاہیئے کہ ان سے قیمتاً طلب کرین

نتیجہ معائینہ مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان
جو کہ ۲۰ ۔ فروری ۱۹۰۵ء کو ہوا ۔

نقشہ تعلیم مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان جس کا معائینہ ۲۰ فروری ۱۹۰۵ کو کیا گیا

سیکنڈری ڈیپارٹمنٹ ۔ انٹرنس $\frac{1}{1}$ ۔ چہارم ہائی $\frac{1}{4}$ ۔ سوم مڈل $\frac{7+8}{7+8}$
دوم مڈل $\frac{11}{11}$ ۔ اول مڈل $\frac{12}{14}$ = $\frac{55}{56}$ + ۵

پرائمری ڈیپارٹمنٹ پنجم $\frac{12}{12}$ چہارم $\frac{12}{12}$ سوم $\frac{12}{14}$ ۔ دوم $\frac{11}{11}$
اول $\frac{26}{26}$ = $\frac{89}{89}$ - ۲

مسلمان ۱۴۰ ۔ سکھ ۱ ۔ ہندو ۴ = ۱۴۵

فیس سماہی $\frac{للعہ}{۱۰ار}$ ۔ ترقی ماعہ

مین نے بمعہ مولوی محمد اشرف صاحب بی ۔ اے ڈسٹرکٹ انسپکٹر ضلع گورداسپور کے اس سکول کا معائینہ کیا ۔ سال گزشتہ سے تین لڑکے تعداد مین زیادہ ہین ۔ رجسٹر بڑی صفائی اور صحت کے ساتھ رکھے ہوئے ہین اور قوانین مابین مدارس پر پورا عملدرآمد ہے ۔ فیسوں کی شرح بورڈ سکولوں کی شرح فیس کے نصف سے کچھ زیادہ ہے ۔ اور معاف اور نصف معاف طالب علمون کی تعداد اب گھٹا کر قریباً مطابق ضابطہ تعلیم کی ہدایات کے کردی گئی ہے ۔ مدرسہ کی سالانہ آمدنی مین قریباً ماعہ روپیہ آگے سے زیادہ ہے ۔ مدرسہ کا سالانہ خرچ للعہ یا للعہ ہوا ہے ۔ جس کے مقابل چندون اور عطیون کی تعداد کہیں زیادہ ہے ۔ ورزش جسمانی کا بھی آغاز ہوگیا ہے ۔ جس کے لئے ایک معلم رکھا گیا ہے (Parallel bars اور Horizontal bars) لگا دئے گئے ہین

انتظام تشفی بخش ہے ۔ اور لڑکوں کی روش باادب ہے ۔ درس کتب دینی کے علاوہ سکیم تعلیم وہی ہے ۔ جو سرکاری مدارس مین رائج ہے ۔ عملہ مدرسہ قریباً قریباً وہی ہے ۔ جو پہلے تہا ۔ اور کافی ہے ۔ اور اساتذہ خاصے لائق ہین ۔ عمارت ضرورت کے مطابق کافی ہے ۔ اور ہر طرح کے سامان ضروریہ سے مہیا ہے ۔ تعلیم سائنس بسبب آلات کے موجود نہ ہونے کے فی الحال سکیم مدرسہ سے خارج کردی گئی ہے ۔ بورڈنگ ہوس مین ۵۴ لڑکے ہین جن کا انتظام عمدہ اور نگرانی خوب ہوتی ہے ۔ سوم مڈل کا امتحان ہیڈماسٹر صاحب نے لیا تہا ۔ جس مین سات طلباء مین سے چھ طلباء چہارم

بعد اخبار نمبر ۷ کے صفحات کی ترتیب اور تھی مگر چونکہ ۲۰ فروری کو حضرت اقدس نے یہ تاکیدی اشتہار شایع کیا اس لئے اس کی اشاعت کو مقدم سمجھکر وہ صفحہ نکال لئے ۔ جو کہ آیندہ نمبر میں انشاء اللہ ارسال ہوں گے

درس قرآن کریم

سورۂ ھود رکوع ۶ نمبر

ہم نے مختصر نوٹ درس قرآن شریف سے درج کئے ہیں۔ اگر آپ حقیقۃً ان سے مستفید ہونا چاہتے ہیں۔ تو اول قرآن شریف کا وہی رکوع کھولکر مطالعہ کریئے اور ان نوٹوں سے مدد لیتے جایئے۔ جو اشکال اور شبہات پیش آویں۔ ان بذریعہ خط اطلاع دیویں تا کہ ان کا حل اخبار میں دیا جاوے۔

والی مداین اخاھم شعیبًا قال یقوم اعبدوا اللہ ... الخ واعظوں کے فرائض پر اگر نظر کیجاوے۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ بہت ہی کم ایسے واعظ ہیں جو کہ اپنے فرض منصبی کو خشیۃ اللہ سے بجا لاتے ہیں۔ اکثر حصہ ان کا ایسا ہے۔ جو صرف مسلّم باتوں کو لوگوں کے آگے بیان کرکے ان کو خوش کر دیتا ہے۔ حالانکہ ان باتوں سے لوگوں کو فائدہ نہیں ہوتا۔ اور نہ ضرورت ہوتی ہے یا بعض واعظین کو دیکھا جاتا ہے۔ کہ وہ زمانہ قدیم کے علماء مثل ارسطو وغیرہ کے قصے لے بیٹھتے ہیں۔ اور بعض غیر ضروری مسایل بیان کرتے رہتے ہیں۔ جیسے ماں سے بہن سے زنا نہیں کرنا چاہیئے۔ وغیرہ۔ یہ تمام اقسام واعظوں کے اس قسم کے ہیں۔ جو کہ واعظ کی ضرورت اور علامت مناؤ سے بالکل ناواقف ہیں۔ واعظ کا اصل منصب یہ ہے۔ کہ اول وہ مشاہدہ کرے۔ کہ سامعین میں کس بات کی کمی ہے۔ کون کون سے امراض روحانی انہیں لاحق ہیں۔ وہ کون کون سے پہلو حقوق اللہ اور حقوق العباد کے ہیں۔ جن کیطرف ان کی توجہ نہیں ہے اور پھر ان کے مطابق وعظ کرکے لوگوں کو ان کی غفلت اور غلطی پر آگاہ کرے۔ جو واعظ محل اور موقع کے لحاظ سے وعظ نہیں کرتا۔ اس میں شک نہیں۔ کہ وہ عنداللہ قابل مواخذہ ہے جیسے غلطی واعظین میں ہوتی ہے ایسے ہی سامعین میں غلطیاں ہوتی ہیں۔ کہ وہ سچے اور حقیقی واعظوں پر اس لئے ناراض ہوتے ہیں۔ کہ وہ ان کے محاسن کے ذکر کو ترک کرکے عیوب کا ذکر کیوں کرتے ہیں۔ اور ایک ہی عیب پر کیوں زور دیئے چلے جاتے ہیں۔ سامعین کے اس قسم کے خیالات انکی جہالت پر مبنی ہوتے ہیں۔ کیونکہ اگر انسان کا سارا جسم تندرست ہو۔ لیکن ایک حصہ میں بیماری ہو۔ تو طبیب صرف اسی کا علاج کرے گا۔ اور بار بار اُسے دیکھے گا۔ یہی حال واعظ کا ہوتا ہے۔ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مختلف لوگ آکر سوال کرتے تھے۔ کہ یا حضرت سب سے بڑی نیکی کیا ہے۔ تو ہر ایک کو آپ الگ الگ جواب دیا کرتے تھے۔ کسی کو کہا۔ کہ ماں باپ کی خدمت کرو۔ کسی کو جہاد کی نصیحت کی۔ کسی کو مال خرچ کرنے کو کہا۔ ایک کو آپ نے اپنی زبان پکڑ کر کہا۔ کہ اسے قابو میں رکھو۔ ایک کو مغلوب الغضب ہونے سے منع کیا۔ تو اس پر بعض نے اعتراض کیا ہے۔ کہ سوال تو ایک تھا۔ مختلف جواب کیوں دیئے۔ تو بات یہ ہے۔ کہ انبیاء امت کے حکیم ہوتے ہیں۔ وہ جس میں جس خلق کی کمزوری دیکھتے ہیں۔ اس کی تکمیل اور نگہداشت کی ہی تاکید کرتے ہیں۔ اور اس کی وجہ یہ ہوتی ہے۔ کہ لوگوں کے نیکی کرنے کے اسباب مختلف ہوتے ہیں۔ کوئی تو قوم اور برادری کے دباؤ سے۔ کوئی آبائی تقلید اور رسم و رواج کی پابندی کوئی کسی حاکم کی خوشنودی وغیرہ کے لئے نیک کام کیا کرتا ہے۔ جو کہ دراصل کوئی خوبی کی بات نہیں ہوا کرتی۔ اس لئے انبیاء علیہم السلام وہ بات بتلاتے ہیں۔ کہ جس سے طبیعت تو مضائقہ کرے۔ مگر شریعت حکم کرے۔ کہ ایسا کر اور پھر نفس پر زور دیکر اُسے وہ کام کرنا پڑے۔ جو کہ عنداللہ موجب ثواب وبرکت ہو۔

مداین ایک شہر مدینہ طیبہ کے شمال مغرب کیطرف تھا۔ وہاں کے نبی حضرت شعیب تھے۔

اعبدوا اللہ مالکم من الٰہٍ غیرہ قوموں میں ایک عام مرض ہوتا ہے۔ کہ خدا کی عبادت اور طاعت سے نفرت ہوتی ہے۔ اس لئے ہر ایک نبی کی اول دعوت یہی ہوتی ہے۔ کہ ... اعبدوا اللہ۔ اللہ کی عبادت کرو۔

ولا تنقصوا المکیال یہ خاص مرض کیطرف توجہ دلائی جو کہ قوم میں پھیل گیا تھا۔ کہ ماپ اور تول میں خیانت کرتے تھے۔

اوفوا المکیال وفاداری سے ماپ پورا ... کرو

بقیت اللہ خیر لکم نیک نیتی اور خدا کی فرمانبرداری سے جو نفع تم کو پہنچے۔ وہ تمہارے لئے خیر وبرکت کا موجب ہوگا۔

اصلوتک تامرک یہ ایک ہنسی کا کلمہ ہے۔ جو ان لوگوں نے کہا۔ کہ کان۔ آنکھ۔ ناک وغیرہ تو تیرا وہی ہے۔ جو ہمارا ہے۔ ہاں فرق یہ ہے۔ کہ تو نماز پڑھتا ہے۔ شاید اس سے تجھے یہ وہم ہوا ہے۔ کہ ہمارے باپ دادا کی راہ سے ہٹانا چاہتا ہے تاکہ ہمیں نقصان ہو۔

رزقنی منہ رزقًا حسنًا شعیب علیہ السلام ان کے وہم کا جواب دیتے ہیں۔ کہ تم جو کہتے ہو۔ کہ اگر ہم ماپ اور تول لوگوں کو پورا دیں اور خیانت نکریں۔ تو کام نہیں چلتا۔ دیکھو میں بھی تو رب کا کہا مانتا ہوں اور مجھے تم سے عمدہ روزی ملتی ہے۔ کہ نہیں۔ وہ لوگ جو کہتے ہیں۔ کہ جھوٹ اور فریب کے بجائے کام نہیں چلتا۔ غور کریں۔

وما ارید ان اخالفکم ... الخ میرا یہ ارادہ نہیں۔ کہ تم کو ایسی بات کہوں جس پر میں خود عمل درآمد نہیں کرتا ہوں۔

ان یصیبکم مثل ما اصاب یہاں ان کے معنے ہیں۔ ایسا نہ ہو۔ یا میں مکروہ سمجھتا ہوں۔ اس لئے آیت کے معنے ہوگئے۔ اے قوم میری ساتھ ضد کی وجہ سے تم خدا سے قطع تعلق نکرو۔ ایسا نہ ہو۔ یا میں اس بات کو مکروہ سمجھتا ہوں۔ کہ قوم نوح وغیرہ کیطرح تم پر بھی عذاب ہو۔

ولولا رھطک اگر ہمیں تیری برادری اور قوم کا لحاظ نہ ہوتا۔ تو ہم تجھے سنگسار کرتے ورنہ تو تو ہم پر کسیطرح بھی کوئی زور نہیں رکھتا

قال یقوم ارھطی اعز علیکم من اللہ ... الخ شعیب نے جواب دیا۔ کہ اے قوم میں تو خدا کا بندہ ہوں اور قوم کی مجھے پرواہ نہیں۔ تم خدا کا لحاظ تو کرتے نہیں اور قوم کا کرتے ہو۔

کنز الاخلاق

میں نے دینی معلومات کی وسعت کے لحاظ سے مناسب جانا۔ کہ اگر درس قرآن کے صفحہ میں سے بعد درج ایک رکوع کے کچھ حصہ رہجاوے۔ تو اس میں اخلاقی احادیث ہدیہ ناظرین کیجاویں۔ اور اسے کنز الاخلاق کے نام سے نامزد کیا جاوے۔ امید ہے کہ یہ سلسلہ خالی از منفعت نہ ہوگا ۔ (ایڈیٹر)

۸ سَاَلَ النَّبِیَّ عَنْ اَفْضَلِ الْاِیْمَانِ قَالَ اَنْ تُحِبَّ لِلّٰہِ وَتُبْغِضَ لِلّٰہِ وَتَعْمَلَ لِسَانَکَ فِیْ ذِکْرِ اللّٰہِ قَالَ وَمَاذَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اَنْ تُحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِکَ وَتَکْرَہُ لَھُمْ مَا تَکْرَہُ لِنَفْسِکَ۔

افضل ایمان کا مرتبہ آدمی کو اس وقت ملتا ہے۔ جب خدا واسطے محبت اور خدا واسطے عداوت ہو۔ اور ہر دم اللہ تعالےٰ کا نام زبان پر ہو۔ اور یہ مرتبہ اس حالت میں حاصل ہوتا ہے۔ کہ جب اپنا فائدہ دوسروں کے فائدے میں۔ اور اپنا نقصان دوسروں کے نقصان میں سمجھ کر عمل کرے۔

نوٹ۔ چونکہ اشتہار زیادہ تر کمپوزیٹر کی غلطی سے چھپے ہوئے صفحہ اخبار سے کاٹے گئے تھے اس لئے اس سلسلہ درس قرآن شریف کی ترتیب اس دفعہ بدل گئی ہے۔ رکوع ۲۔ ۶ آئندہ نمبروں کے ہمراہ ارسال ہوں گے۔

کیا کوئی انسان آسمان پر جا سکتا ہے؟

مرسلہ عالیجناب محمد عظیم صاحب جو کہ ان کے ایک دوست نے ان کو لکھکر ارسال کیا تھا

اس سوال کی زیادہ واضح صورت جس سے بہت سے لوگ دھوکہ میں پڑ جاتے ہیں یہہ ہے کہ کیا خدا تعالےٰ جو قادر مطلق خدا ہے اسکی قدرت سے یہ بعید ہے کہ وہ کسی انسان کو آسمان پر لیجاوے۔ سو واضح ہو کہ فی الحقیقت یہ سوال صفات الٰہیہ کے متعلق ہے کہ جسکی حقیقت نہ سمجھنے سے دنیا میں طرح طرح کی بداعتقادیاں اور بد عقیدے پھیلے ہوئے ہیں ہر ایک گندے سے گندا فعل جسکو ہم نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اسکا محرک ہمیشہ ایک بدعقیدہ ہوتا ہے اور یہ بدعقیدہ دراصل ایک جھوٹی صفت اللہ پر عقیدہ رکھنے کا نتیجہ ہوتا ہے سو درحقیقت سچا مذہب اور سچا عقیدہ حقیقی صفات اللہ کے سمجھنے پر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم نے اس مسئلہ کو نہایت وضاحت اور صفائی کے ساتھ بیان کیا ہے بلکہ اگر صفات اللہ کے مسئلہ کو بخوبی سمجھ لیا جاوے۔ اور اسکو اپنے لئے کلید راہ قرار دیا جاوے تو کوئی دقیق سے دقیق مسئلہ ہمارے راہ میں نہیں آسکتا جو صاف نہ ہو جاوے۔ مسلمانوں میں بہت سی غلط فہمیاں ان صفات کے نہ سمجھنے سے پیدا ہو گئی ہیں۔ مثلاً اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ایک قرآنی تعلیم صفات الٰہیہ کے متعلق ہے اور ہر ایک امر کو اس کے تحت لانے کی کوشش کیجاتی ہے بعض نادانوں نے تو یہاں تک غلو کیا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ خدا تعالےٰ جھوٹ بولنے پر قادر ہے اور اگر یہ نہ مانا جاوے تو یہ ایک طرح آیت مذکورہ بالا کا بطلان ہے۔ یہ سب باتیں عدم فہم کا نتیجہ ہے حقیقت حال یہ ہے کہ خدا تعالےٰ کے صفات دو طرح قرآن کریم سے ظاہر ہوتے ہیں اول تو سو کے قریب اسماء حسنیٰ قرآن کریم نے تجویز کئے ہیں اور ان کے علاوہ بعض سنن الٰہیہ کا ذکر قرآن کریم میں ہے جن سے پتہ لگتا ہے کہ خدا تعالےٰ کیا کرتا ہے اور پھر ساتھ ہی فرما دیا ہے فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰہِ تَبْدِیْلًا۔ یعنے جو سنن الٰہیہ ہیں وہ اٹل ہیں اور ہمیشہ اسیطرح واقعہ ہونگی اور ان میں تبدیلی ناممکن ہے پھر بعض تنزیہ افعال و صفات ہیں یعنے جو امور خدا تعالےٰ کے شان کے شایاں نہیں انکو لفظ سبحان کے ساتھ قرآن نے ذکر کر دیا ہے۔ یعنے بعض امور جو خدا تعالےٰ کیطرف منسوب کئے گئے ہیں تو قرآن کہتا ہے کہ خدا تعالےٰ ان امور سے پاک ہے یعنے خدا تعالےٰ نے وہ امور پسند ہی نہیں کئے۔ یا اس کی صفات کے شایاں نہیں سو اگر ہم اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ کے معنے اسقدر وسیع کریں گے کہ ہم خدا تعالےٰ کیطرف ہر ایک فعل منسوب کریں تو پھر ہمکو ماننا پڑیگا کہ وہ اپنی سنن میں تبدیلی بھی کریگا۔ اور ایسا ہی اور امور بھی اس سے سرزد ہونگے جنسے قرآن نے خدا تعالےٰ کی پاکی ظاہر کی ہے مثلاً قرآن میں یہ آیا ہے کہ مَا کُنَّا مُعَذِّبِیْنَ حَتّٰی نَبْعَثَ رَسُوْلًا یعنے ہم کسی قوم کو عذاب نہیں دیتے مگر عذاب سے پہلے رسول بھیجتے ہیں اب کیا خدا تعالیٰ کی قدرت نہیں کہ جب چاہے کسی قوم کو عذاب بھیجکر ہلاک کر دیوے وہ ایسا کر سکتا ہے کہ وہ قادر ہے اور اس کا حق ہے کہ وہ ہمارا مالک ہے ہم اسکے بنائے ہوئے ہیں لیکن وہ کیوں ایسا نہیں کرتا اس لئے کہ ایسا پسند نہیں کیا۔ اس نے اپنی سنت یہی مقرر کی ہے کہ عذاب بھیجنے سے پہلے رسول بھیجے۔ یہ سنت اٹل ہے اسلئے جیسے کہ ہم یہہ ایمان رکھتے ہیں کہ وہ قادر مطلق ہے اور وہ قدرت رکھتا ہے کہ بلا رسول بھیجے عذاب بھی بھیجدے لیکن اس نے ایسا پسند نہیں کیا۔ اس نے اپنی سنت ایسی ہی مقرر کی ہے اور وہ اپنی سنت کے برخلاف نہیں کیا کرتا سو اس اصول پر ہمارا عقیدہ یہ ہونا چاہئے کہ خدا تعالےٰ ہر ایک فعل پر قادر ہے اور جو چاہے وہ کر سکتا ہے البتہ ہم ایمان رکھتے ہیں کہ وہ ایسے امور نہیں کریگا کہ جیکے متعلق اس نے اپنی ایک سنت قائم کر دی ہے اور وہ سنت صحیح نص قرآن سے ثابت ہے اور ایسا ہی وہ افعال نہیں کریگا کہ جس سے اس نے اپنی پاکی ظاہر کر دی ہے اور ایسا ہی وہ افعال بھی نہیں کریگا جو اس کی صفات کے برخلاف ہیں ان امور کے نہ کرنے سے عدم قدرت ثابت نہیں ہوتی مثلاً اس مسئلہ زیر بحث میں ہم ایمان رکھتے ہیں کہ اس کی قدرت کاملہ سے ہرگز مشکل نہیں کہ وہ انسان کو بجسد عنصری آسمان پر لیجاوے اور ہم ایمان رکھتے ہیں کہ وہ اس امر پر قادر ہے البتہ اگر قرآن سے یہ ظاہر ہو گیا۔ کہ خدا تعالےٰ نے بنی آدم کے لئے آسمان پر جانا پسند نہیں کیا۔ یا ایسے کرنے سے خدا تعالےٰ نے پاکی ظاہر کی ہے تو پھر ہمارا ایمان یہ ہونا چاہئے کہ باوجود قدرت کاملہ الٰہیہ کے انسان آسمان پر نہیں جا سکتا البتہ اگر قرآن کریم خاموش ہو اور اس معاملہ پر کچھ بھی نہ کہے تو ہمارا ایمان ہے۔ کہ خدا تعالےٰ ایسا کریگا یا اس نے کبھی ایسا کیا۔

خدا تعالےٰ نے انسان کے متعلق جو مختلف نقش اسکی زندگی اس کی ابتدا اس کی پیدائش اس کی معاد کے متعلق قرآن کریم میں کھینچے ہیں وہ قطعی ہیں اور ہر ایک انسان پر اور ہر ایک بنی آدم پر حاوی ہیں کوئی شخص یا کوئی انسان جو آدم کی اولاد میں ہے۔ وہ ان قواعد سے خالی نہیں اور ان پر ان سنن الٰہیہ کا اطلاق ہو جو قرآن کریم نے انسان اور بنی آدم کے متعلق کھینچدی ہیں۔ مثلاً بنی آدم کے متعلق قرآن کریم ایک موقعہ پر ایسا فرماتا ہے

فِيْهَا تَحْيَوْنَ وَفِيْهَا تَمُوْتُوْنَ وَمِنْهَا تُخْرَجُوْنَ

یعنے اسی زمین پر بنی آدم نے زندگی بسر کرنی ہے اور اسی ہی زمین میں اس نے مرنا ہے اور اسی زمین میں سے ان کو نکالا جاویگا زبان عربی میں واقف لوگ خوب جانتے ہیں کہ فیہا اور منہا کا پہلے ذکر کرنا تخصیص کر دیتا ہے یعنے ایک قسم کے …… exclusive معنے پیدا ہو جاتے ہیں۔ یعنے تین امور کا جو انسان کے متعلق ذکر کیا ہے ان کو زمین کے ساتھ خاص کر کے

احمدیہ بک ایجنسی

تفسیر القرآن بالقرآن
مصنفہ ڈاکٹر عبد الحکیم صاحب احمدی ایم بی اسسٹنٹ سرجن لسکٹنگ آفیسر پٹیالہ۔ اس سلسلہ کے مذاق کی ایک ہی مکمل تفسیر ہے اور غنیمت ہے جسمیں حضرۃ اقدس کی دعاوی کی نسبت کافی بیٹر احمدیوں کیلئے دیا گیا ہے — ۸ے

تفسیر سورہ جمعہ
من خطبات حکیم نور الدین صاحب — ۴ ۲ر

سیرۃ حضرت مسیح موعود
مصنفہ مولانا عبد الکریم صاحب — ۴ر

جلسہ اعظم مذاہب
رپورٹ جلسہ دیان جو کہ ۱۸۹۶ء میں بمقام لاہور ہوا اسمیں کل سرگروہان مذاہب کی تقریریں درج ہیں اور اسلام کی فلاسفی پر حضرۃ اقدس کا لکچر بھی درج ہے جو کہ سب سے بڑھ چڑھ کر حسب پیشگوئی ثابت ہوا تھا۔ — ۸ر

صیان القرآن
منکران احادیث نبوی یعنے فرقہ چکڑالوی کے رد میں ایک بے نظیر رسالہ مصنفہ فاضل امروہی۔ — ۲ر

عسل مصفیٰ
وفات مسیح اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی کے اثبات میں نص۔ حدیث اور عقلی اور نقلی دلائل کی ایک جامع کتاب مصنفہ مرزا خدا بخش صاحب ابو العطار — ۸ر

الفرقان — ۲ر

مجموعہ ازالۃ الوسواس
جس کا ریویو اخبار میں مسلسل چھپ رہا ہے قریب ایک صد صفحہ مصنفہ حضرت مولانا سید محمد احسن صاحب فاضل امروہی۔ — ۴ر

تحذیر المومنین — سواء السبیل — اعلام الناس — کشف الالتباس — ایقاظ النائمین — موعظہ حسنہ
یہ کتب بھی حضرۃ فاضل امروہی کی تصنیفات ہیں جنمیں حضرت مسیح موعود کے دعاوی پر ایک نئے پیرایہ کلام میں بحث کی گئی ہے اور قرآن شریف اور احادیث کے جدید نکات اور اسرار بڑی تحقیقات سے درج ہیں مطالعہ کرنے سے نور معرفت میں ایک خاص ترقی ہوتی ہے اور قیمتوں میں رعایت ہے — ۸ر، ۳ر، ۲ر، ۱ر، ۱ر، ۱ر

سر الشہادتین
سورہ یٰسین کی تفسیر حضرت مولانا عبد اللطیف صاحب شہید کی شہادت کا ثبوت قرآن شریف سے — ۱ر

قول الصحیح
اردو نظم لاہور کے مشہور شاعر پراتیا صاحب کی تصنیف در اثبات مسیح موعود علیہ السلام — ۱ر

چٹھی مولویان
بنام حضرۃ مسیح اسرائیلی پنجابی الہ آباد کی ایک بے نظیر تصنیف ہے — ۱ر

شہادت القرآن — نور القرآن — اعجاز احمدی — سراج الدین عیسائی کے سوالوں کے جواب
یہ کتب حضرۃ مسیح موعود کی تصنیف ہیں جنمیں آپکی ایجاد کردہ فن کلام میں اثبات دعاوی پر تمدیانہ بحثیں اور حقایق اور معارف اور عدوان دین کی دعوت کی گئی ہے قیمت میں بھی رعایت ہے — ۴ر، ۳ر، ۴ر، ۱ر

طب روحانی
یسوعی معجزات کی کل اس سے ملجاتی ہے بلا دوا کے امراض کے علاج کا طریق بتلایا گیا ہے۔ ایک مرحوم احمدی جو کہ اس فن میں صاحب کمال تھا اس کی تصنیف ہے — ۱۲ر

شہادت آسمانی حصہ اول و دوئم — السر المکتوم — رویائے صالحہ — اعجاز احمدی خرد
یہ رسائل جناب منشی محمد اسمٰعیل صاحب احمدی دہلوی ایڈیٹر رسالہ المنصور کے قلم آزمائی کے نتائج ہیں جنمیں مخالفین سلسلہ احمدیہ کے اعتراضوں کے جواب دئے گئے ہیں اور صاحب کہف کے قصہ پر نئی روشنی ڈالی گئی ہے دیکھنے پر ہی کھلتی ہے اور نصاریٰ کا کافی علاج ہے — ۷ر، ۵ر، ۲ر، ۱ر

نوٹ۔ احمدیہ بک ایجنسی میں ہر ایک قسم کی اخلاقی اور دینی کتب برائے فروخت کمیشن پر رکھی جاتی ہیں کمیشن کا فیصلہ خط و کتابت سے ہونا چاہئے اور نمونہ کتاب کا ہمراہ آنا چاہئے۔ (سول ایجنٹ مینیجر)

اور کسی جگہہ سے قطعًا انکار کردیا ہے اگر فیہا لبدیں آتا تو پھر یہ معنے ہو سکتے تھے کہ تم اس جگہ بھی زندگی بسر کروگے اور کہیں اور بھی کرسکتے ہو لیکن فیہا نے تقدم نے قطعیت کا رنگ دیدیا اور اس آیت نے فیصلہ کردیا کہ آدم کی اولاد اپنی کل زندگی اسی زمین اور نہ کسی اور جگہہ بسر کرکے اسی زمین میں ہی مریگی اور پھر اسی ہی زمین میں سے انکا حشر ہوگا اب یہ ایک سنت اللہ جو خدا تعالےٰ نے انسان کی زندگی انسان کی موت اور انسان کی بعث بعد الموت کے متعلق ظاہر کی ہے اور وہ قطعی ہے ہم ایمان رکھنے کو طیار ہیں کہ کسی انسان کا کوئی حصہ زندگی قدرت کاملہ کے ماتحت اس زمین سے کہیں اور جگہ بسر ہو لیکن ہم کیوں ایسا ایمان نہیں رکھتے کیونکہ یہ اُس سنت خدا تعالےٰ کے برخلاف ہے جو اس آیۃ شریفہ میں کھلے طور سے ظاہر ہوتی ہے۔ اب اگر زید یا بکر یا عمر انسان ہے اور آدم کی اولاد سے ہے تو پھر وہ اس قاعدہ مذکورہ بالا کے ماتحت آکر اپنی زندگی کا کوئی حصہ اس زمین سے باہر جاکر نہیں گذار سکتا اور نہ وہ یہ کرسکتا ہے کہ کچھہ حصہ یہاں رہے اور کچھہ حصہ آسمان پر جاکر رہے اور پھر زمین پر آکر بقیۂ زندگی گذارے اور مرے۔ کیونکہ فیہا تحیون نے قطعیت اور خصوصیت کیساتھ فیصلہ کردیا کہ حیاتی کے دن ابن آدم نے اسی زمین میں اور کہیں اور نہیں ختم کرنے ہیں۔ نادان ہے وہ شخص جو عدم علم و معرفت کے باعث بول اٹھتا ہے کہ فلاں شخص آسمان پر ہے اور یہ قادر مطلق خدا کی قدرت کاملہ سے ہے اس نے خدا تعالےٰ کو وہ امر منسوب کیا جو خدا تعالےٰ نے کرنا پسند نہیں فرمایا۔ وہ بیشک قادر مطلق ہے وہ سب کچھہ کرسکتا ہے لیکن اس کی سنت قدیمہ یہی چلی آتی ہے یا دوسرے لفظوں میں اس نے انسان اور بنی آدم کو اس انداز پر بنایا ہے کہ وہ اس زمین میں رہے اور باہر نہ جاوے اس آیت بالا کے مقاصد کا تکرار قرآن کریم نے اور مواقعہ پر بھی کیا ہے اور وہ یہہ ہیں۔ **منہا خلقناکم وفیہا نعیدکم**

ومنہا نخرجکم تارۃ اخریٰ اس کے علاوہ قرآن کریم ایک اور موقعہ پر قطعًا اس امر کا فیصلہ کردیا ہے کہ خدا تعالےٰ نے بہ تقاضائے ربوبیت بنی آدم انسان کو اس زمین کیلئے رکھا ہے اور انسان کو زمین سے جدا کرنا اپنی منشاء اور اپنی مشیت کے خلاف بیان کیا ہے اور اس اصول کی تشریح میں خود سنت نبوی ثابت ہے۔

پندرہویں سیپارہ کا شروع سورہ بنی اسرائیل سے ہوتا ہے اور اس سورہ کا شروع معراج سے بھی ہوتا ہے اس سورہ کے نویں رکوع میں ایک واقعہ کا ذکر ہے۔ ہمارے رسول پاک کے مقابل کفار نے چند امور کا مطالبہ کیا اور یہ آکر کہا۔ کہ ہم تجھپر اور تیرے خدا پر ایمان نہیں لاوینگے جب تک کہ تو ہمکو بعض امور کو نہ دکھلائے مثلًا یہ کہ انہوں نے چاہا کہ نبی کریم اُن کے سامنے زمین سے چشمہ نکالدے یا ایک کھجوروں اور انگوروں کا باغ لگادے۔ یا آسمان کو اُن پر گرادے یا خدا تعالےٰ کو اور اُسکے فرشتوں کو مقابل میں ان کے لے آوے یا۔ **اوترقیٰ فی السماء** (یعنے چڑھ جا تو آسمان میں) **ولن نومن لرقیک حتیٰ تنزل علینا کتٰبًا نقرؤہ**۔ نہ صرف تیرا چڑھ جانا ہی کافی ہے بلکہ چڑھنے کے بعد تو آسمان سے ایک کتاب لیکر اُترے اور وہ ان پر پڑھی جاوے۔ یہ چند مطالبات تھے جو قرآن کریم بیان کرتاہے کہ کفار عرب نے ہمارے نبی کریم صلعم سے طلب کئے اور کہا کہ یہ نشانات ہمکو دکھلادو تو ہم ایمان لاتے ہیں۔ خدا تعالےٰ نے ان مطالبات کو گنا اور پھر خود نبی کریم کو جواب سکھلایا اور وہ یہہ ہے **قل سبحان ربی ھل کنت الا بشرًا رسولا** (کہدے رب میرا پاک ہے نہیں ہوں میں مگر آدمی پیغام پہنچانیوالا۔ قرآن کریم نے اور موقعہ بھی بیان کئے ہیں جہاں معجزات اور نشانوں کا مطالبہ رسول اکرم صلعم سے کفار نے کہا۔ لیکن ان موقع پر جو جواب سکھلایا ہے۔ وہ یہ نہیں۔ وہاں صرف یہ ہے کہ اس سے پہلے بھی

انبیاء سے مطالبہ معجزات کیا گیا۔ لیکن معجزات دیکھکر ان لوگوں کو فائدہ نہ ہوا۔ ایسا ہی اس موقعہ پر بھی نشان دیکھکر یہ لوگ راہ راست پر نہ آویں گے۔ اصل بات یہ ہے کہ وہ مواقع اس قسم کے ہیں۔ کہ وہ معجزات ایسے طلب کئے گئے ہیں جو نشانات کسی سنن اللہ کے برخلاف نہیں ہوئے یا ان کا دکھایا جانا ممکن تھا۔ لیکن چونکہ ان نشانات کے دکھلانے سے کوئی عملی فائدہ مرتب نہ ہوتا تھا اس لیئے اللہ تعالےٰ نے بھی جوابدیا کہ ان نشانات کے دیکھنے کے بعد بھی یہ لوگ بے ایمان ہی رہینگے اس لئے ہم نشان ان کو نہ دکھلاوینگے لیکن ان نشانات کے مطالبہ پر یہ فرمایا۔ کہ **سُبْحَانَ رَبِّیْ** - ان لوگوں کو کہدے کہ وہ جو میرا رب ہے وہ ایسے نشان دکھلانے سے پاک ہے اب قرآن کریم نے لفظ سبحان کا استعمال کیا ہے اور جو قرآن کی طرز کلام سے واقف ہیں وہ خوب سمجھہ سکتے ہیں۔ کہ جو امر اپنے شان کے شایاں خدا تعالےٰ نہیں سمجھتا وہاں لفظ سبحان قرآن میں استعمال ہوتا ہے یہاں لفظ **رب** کا جو قرآن نے استعمال کیا ہے یہ نہیں ہے کہ **قل سبحان مالکی یا الٰہی یا خالقی** وغیرہ وغیرہ۔ قرآن نے جو لفظ رب استعمال کیا ہے اس سے یہ پتہ لگتا ہے۔ کہ جو امور مطالبہ شدہ ہیں اُن کو صفت ربوبیت سے خاص تعلق ہے نہ کسی اور صفت سے اور یہ ہے بھی سچ۔ کیونکہ جن جن امور کا کفار نے مطالبہ کیا تھا۔ یا تو وہ خوراک وغیرہ کے متعلق تھے یا رہائش کے متعلق یا فطرت اور خلقت انسان کے متعلق۔ وہ سب ربوبیت کے ماتحت ہیں۔ اور خاصکر رسول اکرم کا آسمان پر جانا اور پھر آسمان سے کتاب لیکر واپس آنا یہ رسول اکرم کے جسد عنصری کے متعلق تھا۔ کہ جسکی ربوبیت جن جن امور اور اصولوں پر خدا تعالےٰ نے کی تھی ان امور کے برخلاف تھا کہ وہ بجسد عنصری آسمان پر جاسکیں مثلًا خدا ایک انسان کا بھی رب ہے اور ایسا ہی ایک عقاب کا بھی رب ہے جن جن خوراکوں اور ہواؤں اور پانیوں وغیرہ سے خدا تعالےٰ نے ایک عقاب کی ربوبیت کی ہے انکے

نوٹ۔ تمام درخواستیں بنام ماسٹر عبدالرحمن قادیاں آئیں ؛

حیرت کی حیرانی

یہ ہے حیرت صاحب کی زباں درازی جس پر اس ناخدا ترس انسان نے بہت زور دیا ہے اب اس کے جواب میں حیرت صاحب ذرا اس ترجمہ کو جسے تم اپنی طرف منسوب کرتے ہو کھولکر سامنے رکھ لو۔ اور جو حوالہ جات میں دیتا ہوں ان کو یکے بعد دیگرے دیکھتے جاؤ۔ صرف ترجمہ کا حوالہ دینے سے تاویلوں کی بہت کچھ گنجائش باقی رہجاتی اس لئے میں نے حاشیہ کے حوالے دئے ہیں اور حاشیہ قرآن کی بابت آپکا یہ بیان ہے "ترجمہ کے ساتھ علیحدہ حاشیہ پر کلام پاک کی تفسیر لکھی گئی ہے۔ اور اس بات کی کوشش کی گئی ہے کہ احادیث صحیحہ سے تفسیر کیجاوے۔ اللہ تعالیٰ نے اس میں کامیاب کیا۔ اور ایسی تفسیر بالحدیث لطیف بالمحاورہ آجتک اسلامی دنیا میں نہیں لکھی گئی تفسیر بالحدیث کے متعلق جہانتک ہوسکا کوئی پہلو نہیں چھوڑا ہے" محض آپکے اس دعوے کی وجہ سے مفصلہ ذیل حوالجات حاشیہ قرآن سے دئے جاتے ہیں۔

(۱) پارہ ۴ سورہ آل عمران صفحہ ۷۳۔ چونکہ احد کی لڑائی میں مسلمانوں کا بہت نقصان ہوا تھا ستر آدمی شہید ہوئے تھے۔ اسلئے حق جلشانہ ان کی تسکین کی غرض سے ارشاد فرماتا ہے۔ کہ تم سے پہلے اور امتیں بھی گذر چکی ہیں یعنے انبیا علیہ السلام کے متبعین کو اسی قسم کی مصیبتیں پہلے بھی آچکی ہیں مگر آخیر نتیجہ یہی ہوا کہ منکروں کو شکست ہوئی۔ اور مومنوں کو فتح پھر فرماتا ہے کہ اے مسلمانو کچھ اس نقصان کا خیال نہ کرو اگر تم ایمان پر قائم رہوگے۔ تو ہم تمہیں کو غالب رکھیں گے اور پھر وہ کافر بھی تو بجکر صحیح وسالم نہیں گئے۔ ان کا بھی تو نقصان ہوا وہ بھی تو مارے گئے اب فرماتا ہے کہ کبھی کبھی کفار کے ہاتھوں سے مسلمانوں کو نقصان پہنچا دینے میں ہماری چند مصالح ہیں (۱) کچے اور سچے مسلمانوں کا امتیاز ہو جاوے (۲) بعض مسلمانوں کو شہادت کا رتبہ ملجاوے (۳) اللہ مسلمانوں کو صاف کردے۔ یعنے اگر ان سے گناہ ہوگئے ہوں تو ان کو معاف فرمائے (۴) انبیا کے دشمنوں کو مٹاوے۔ اسلئے کہ خدا کے دوستوں کا جس جگہ خون گرا ایک عجب رنگ ہوا وہاں کے آدمی کیا زمین تک برباد کردی جاتی ہے۔ دیکھو بنی اسرائیل کو انبیاء علیہ السلام کے قتل کرنیکا کیا نتیجہ ملا۔ آنحضرت علیہ السلام کی شہادت نے کفار مکہ پر کیسا غضب ڈھایا۔

نوٹ۔ حیرت صاحب نے اس جگہ عذاب کی جگہ غضب کا اقرار کیا ہے۔

(۲) پارہ ۱۰ سورہ انفال صفحہ ۲۰۱۔ کداب آل فرعون۔ کفار بدر کی شکست اور ان کے عذاب دنیوی اور اخروی کے بیان فرمانے کے بعد حق جلشانہ نے فرعون کی قوم کا ذکر اسلئے فرمایا۔ کہ ہماری یہ عادت ہمیشہ سے ہے جس قوم کے پاس ہم نے نبی بھیجا اور انہوں نے اس نبی کی پیروی سے انحراف کیا۔ اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا۔ انہیں ہم نے ایسے ہی عذابوں میں مبتلا کیا۔

(۳)۔ پارہ ۱۲ سورہ ہود صفحہ ۲۳۴ **ولئن اخرنا** کافر جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کرتے اور آپ انہیں عذاب الہی سے ڈراتے تو وہ نہایت بیباکی سے کہدیتے تھے وہ عذاب کیوں نہیں آتا۔ اسے کون چیز مانع ہے ان کے جواب میں حق سبحانہ فرماتا ہے۔ جسدن عذاب آجاویگا پھر یہ اس سے بچ نہ سکینگے۔ اور ان کے مسخرے پن کی سزا ان کو ملجائیگی جس عذاب کے آنیکا اس آیت میں ذکر ہے بعض مفسرین نے اس سے اخروی عذاب مراد لیا ہے۔ اور بعض نے دنیوی عذاب یعنے مسلمانوں کے ہاتھ سے ان کا قتل ہوجانا جس کا ظہور بوجہ احسن بدر میں ہوا

(۴) صفحہ ۲۵۶۔ آیت **فاستقم**۔ آنحضرت صلعم اور مسلمانوں کو استقامت کا حکم فرمایا۔ انبیاء سابقین کا ذکر کرکے یہ حکم نہایت حکمت کے ساتھ دیا۔ کہ دیکھو جو نتیجہ ان لوگوں نے استقامت کا پایا۔ وہی تمکو بھی ملیگا۔ اور الحمد للہ کفار پر عذاب الہی نازل ہوا یعنے مسلمانوں کے ہاتھ سے جہنم کو پہونچ گئے اور کچھہ جلا وطن کر دئے گئے۔

(۵) پارہ ۱۴ سورہ نحل صفحہ ۲۹۵۔ **الذین تتوفٰھم** جسطرح اگلے کافر سرکشی اور نافرمانی کی بدولت مبتلائے عذاب ہوئے۔ دنیا میں بھی رسوا ہوئے اور آخرت میں بھی عذاب ہوا۔ اسی طرح تمہارا بھی یہی حال ہوگا۔ مگر وہ کب سنتے تھی بالآخر انہیں بھی وہی روز بد دیکھنا پڑا۔

(۶) پارہ ۱۶ سورہ طٰہٰ صفحہ ۳۵۱۔ آیت **افلم یھد لھم**۔ اس آیت کے متعلقہ حاشیہ کے علاوہ ترجمہ میں جو اپنی طرف سے خطوحدانی میں لفظ عذاب لکھا ہے وہ قابل غور ہے تم نے حیرت یہ ترجمہ کیا ہے "اور اگر تمہارے پروردگار سے وعدہ نہ ہوچکا ہوتا اور (عذاب کا) ایک وقت معین نہوتا تو بیشک ان لوگوں پر اسیوقت (عذاب) لازم آتا"

(۷) پارہ ۲۳۔ والصّٰفّٰت صفحہ ۴۹۶ **وان کانوا**۔ اپنے نبی کو تسکین دی اور کفار نابکار کو تہدید فرمائی کہ یہ کافر اپنے نبی کی مخالفت کرکے کچھ بھی نہیں کرسکے "ہمارا وعدہ ازل میں سابق ہوچکا ہے کہ کفار کے جنگ میں ہمارے نبی ہی کو غلبہ رہیگا۔ اور یہ کافر عذاب کی جلدی کیوں کرتے ہیں جب عذاب ان پر اتریگا۔ تو پھر ان کے لئے خیریت نہوگی

(۸) پارہ ۲۴۔ الزمر صفحہ ۵۰۷۔ **قل یٰقوم** یہ ایک بہت خوفناک تنبیہہ اور آیندہ آنیوالی مصیبت کی تہدید ہے۔ کہ اے کافرو تمہارا جو جی چاہے کئے جاؤ عنقریب تمہیں معلوم ہوجائیگا کہ عذاب جاودانی کس پر نازل ہوتا ہے یعنے بہت جلد تمپر عذاب الٰہی نازل ہوگا مگر وہ بدبخت اسپر بھی نہ چونکے اور بمقتضائے وعید الٰہی وہ قہر الٰہی میں آگئے۔ دنیا ہی میں جو ان کی ذلت اور رسوائی ہوئی وہ کیا کم ہے اور آخرت کا عذاب مزید برآں۔

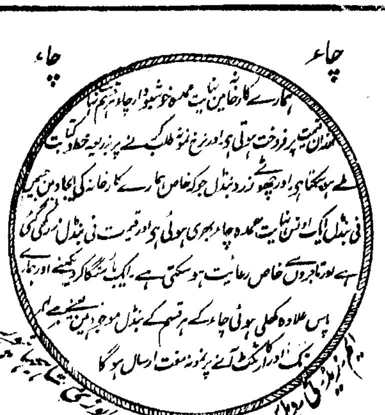
(۹) پارہ ۲۷ سورہ القمر صفحہ ۵۸۲۔ آیت **اکفارکم** **سیھزم الجمع** سے دنیوی عذاب کی طرف اشارہ کیا کہ مسلمانوں کے ہاتھ سے تم کو شکست ہوگی تمہاری جماعت بھاگ جائیگی چنانچہ یہ پیشین گوئی بحمد اللہ باحسن وجوہ ظاہر ہوئی۔ اور جنگ بدر میں باوجود اپنی کثرت وقوت چند ضعیف وناتوان مسلمانوں کے مقابلہ سے بھاگ گئے ہو۔ بڑے بڑے سرداران کے

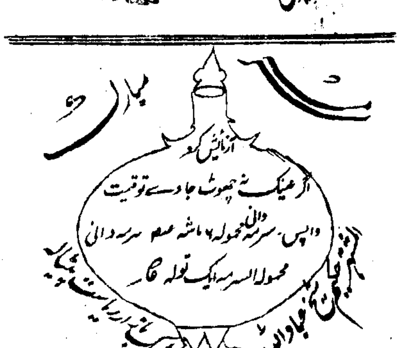
سب سے اچھی کسوٹی تجربہ ہے

اپنی طرز کا پہلا پرچہ۔ صلح کل اور متانت کی پالیسی لئے اہل ملک کو ترقی کا سیدھا راستہ دکھانیوالا اردو اخبار بڑی تقطیع کے سولہ صفحوں پر ہفتہ وار نہایت ہی خوش خط شائع ہوتا ہے جس کے کاغذ کی عمدگی کے ساتھ مضامین کی نفاست قابل دید ہی ہر مذہب اور ہر طبقہ کے بنی نوع آدم کیلئے یکساں نفع رساں ہے خود حاضر ہوکر اپنی تعریف آپ بیان کرنے کا آرزومند ہے۔ صلائے عام ہے کہ ہر شخص جو اخبار بینی کا شائق ہو۔ ایک کارڈ پر اپنا نام وپتہ صاف الفاظ میں تحریر کرکے مینیجر سے ایکماہ کیلئے بالکل مفت جاری کراسکتا ہے۔ اس عرصہ میں اگر پسند آجائے تو قیمت ارسال کرکے زیادہ عرصہ کیلئے جاری رکھا سکتے ہیں ورنہ ایک ماہ کے بعد خود بخود بند کر دیا جاویگا۔ براہ مہربانی اس صلائے عام کی اطلاع اپنے اردو خوان دوست آشناؤں وغیرہ کے حلقہ میں بھی کردیں۔

نوٹ لیکن درخواست ۱۵ مارچ ۱۹۰۵ء تک ڈاک میں ڈالدیں ورنہ اس کے بعد صرف ایک پرچہ ہی مفت ملسکیگا

مینیجر اردو اخبار لاہور





مارے گئے۔ خوب قتل و غارت ہوئے۔ کیا ان پیشگوئیوں کا ہمسا ملحق ہونا معجزہ نہیں

نوٹ۔ بس جی معلوم شد۔ حال شما بانندگی۔ یہ شکر کرو کہ مسلمان نئے گھر پیدا ہو گئے۔ ورنہ ان پیشگوئیوں پر نکتہ چینیاں کرنے میں ابوجہل کے بھی کان کترتے۔ اور چونکہ بقول خود عالی دماغی تمام جہان کی تمہارے ہی دماغ میں سما کر ختم ہو گئی ہے مغز سے انکار انکار ایسی ایسی کہتے۔ کہ کسی عیسائی اور آریہ کے باپ کو بھی نہ سوجھتی۔ تمہاری اس طبیعت کا نمونہ ہم نے ۲۳ نومبر کے پرچہ سے دیکھ لیا ہے۔ جہاں حضرت اقدس کی پیشگوئیوں پر تم نے نکتہ چینیاں کی ہیں اسلئے اس بارے میں پوری بحث پڑھنے کے واسطے ہمارے رسالہ کے حصہ دوم کا تھوڑے عرصہ انتظار کرو۔

(۱۰) پارہ ۲۱۔ سورہ عنکبوت صفحہ ۴۲۲۔ آیت **ویستعجلونك بالعذاب** منجملہ بیہودہ گوئیوں کے مشرکین اسلام کی ایک یہ بیہودہ گوئی بھی تھی۔ کہ وہ بطور تحقیر یا بطور مضحکہ یہ کہا کرتے تھے کہ حضرت آپ عذاب عذاب کا بڑا سبق پڑھتے ہیں ذرا دکھا بھی تو دیجئے۔ کہ عذاب کیونکر نازل ہوتا ہے۔ خداوند تعالے کا ارشاد ہوتا ہے کہ جو توانین قدرت مقرر ہو چکے ہیں وہ اپنے مقررشدہ وقت پر واقع ہوں گے۔ ذرا جھپے کے نیچے دم تو دیکھو۔ عذاب آئیگا اور دفعۃً آئیگا گھبراتے کیوں ہو اگر نیست و نابود نہ ہو جاؤ۔ تو ہمارا ذمہ۔ چنانچہ **کلام الٰہی کی یہ پیشگوئی پوری ہوئی اور تمام عرب کی سرزمین سے ان کا بیج مارا گیا۔**

تلك عشرة كاملة

اب میاں حیرت سنو قبل اسکے کہ میں مزید۔ مارکس کروں تمہارے اس مضمون کے وہ الفاظ دوبارہ لکھتا ہوں جنکے ذریعہ سے تم نے حضرت اقدس کو گالیاں دی ہیں اور وہ مفصلہ ذیل ہیں "مرزا صاحب ایسا ہذیان بار ہا بک چکے ہیں۔ مگر حال ہی میں انہوں نے سیالکوٹ میں پھر وہی ہذیان بکا ہے۔ ان الفاظ سے تمام مسلمانوں ہی کی سخت اور درشت الفاظ میں توہین نہیں کی گئی ہے۔ بلکہ فخر دو جہان حضور انور سرور دو عالم کی بھی بے ادبی کی گئی ہے جس کے پڑھنے سے ایک مسلمان کا دل پارہ پارہ ہو جائیگا۔ اور وہ آنکھ آنسو بہائیگا کہ اس زمانہ میں ایسے لوگ موجود ہیں جو مسلمان ہو کے امت مرحومہ اور نبی معصوم کی خدمت میں ایسی بے ادبی کرتے ہیں اور پھر نجات کے امیدوار رہتے ہیں۔ ان واہیات اور خرافات باتوں کی بنا پر مرزا غلام احمد صاحب نے اپنی جان پر وہ ظلم آگ چل کھونا ہے کہ جسکی کوئی انتہا نہیں ایسے شخص کی نہ توبہ قبول ہو سکتی ہے اور نہ ایسا شخص نجات پا سکتا ہے یقیناً اب ہم صاف الفاظ کہتے ہیں کہ مرزا صاحب مسلمانوں اور اسلام اور حضور انور کے صریح اور کھلے دشمنوں میں ہیں اور انکا دشمن ہونا ایسا بدیہی ہے جس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا اس شخص کی دشمنی کا ثبوت یہ ہے آپ بیان کرتے ہیں کہ بعض لوگ اپنی غلط فہمی اور شرارت سے اس سلسلہ کو بدنام کرنیکے لئے یہ اعتراض کرتے ہیں کہ اس میں سے بعض آدمی طاعون سے ان کا ہو گئے ہیں میں بارہا اس اعتراض کا جواب دیا ہے کہ یہ سلسلہ منہاج نبوت پر واقع ہوا ہے آنحضرت صلعم کے زمانہ میں کفار پر جو عذاب آیا تھا وہ تلوار کا عذاب تھا حالانکہ وہ آنکے نہ تو نقصان تھا لیکن کیا کہہ سکتا ہے کہ صحابہ میں سے بعض شہید نہیں ہوئے اسلئے سچ ہے کہ اس سلسلہ میں سے بعض لوگ طاعون سے شہید ہوئے میں مگر یہ بھی تو دیکھو۔ کہ طاعون کے ذریعہ سے ہمارا نقصان ہوا ہے یا دوسروں کا!! ...... باقی آئندہ

كان عرشه على الماء

یہ ایک آیۃ شریف قرآن مجید کی ہے جو کہ سورہ ہود کے رکوع اول میں ہے درس قرآن میں درج البدر ہو چکی ہے اسکی نسبت منشی محمد حسین صاحب مسافر لاہور سے تحریر کرتے ہیں کہ اسے کھولکر بیان کیا جاوے درس قرآن کے حصہ میں اس کا بہت مختصر بیان ہے جس سے پوری تسلی نہیں ہوتی۔

سو واضح ہو کہ اس آیۃ شریف میں صرف لفظ **عرش** اور لفظ **ماء** پر کہ جس کی نسبت طبائع میں شکوک و شبہات پیدا ہوتے ہیں اور بڑی وجہ میرے خیال میں ان شکوک کی اصل میں **عرش** کی حقیقت اور کیفیت سے ناواقفیت ہے اور اگرچہ اسپر مختلف تصانیف میں بسیرت بحث ہو چکی ہے لیکن تاہم افادہ ناظرین کیلئے اُسے تکرارًا درج کر دیا جاتا ہے۔

رموز اور اسرار الٰہی سے ناآشنا لوگوں نے عرش کے معنے تخت کے کئے ہیں۔ اور جب خدا تعالےٰ قرآن شریف میں اپنی ذات پاک کی نسبت **ثم استوى على العرش** فرماتا ہے تو وہ اس کے یہ معنے سمجھتے ہیں کہ جیسے کوئی بادشاہ اپنے مادی دنیاوی کاموں سے فارغ ہو کر آرام اور استراحت کی غرض سے اپنے تخت پر جا بیٹھتا ہے۔ ویسے ہی خدا بھی تخت پر جلوہ گر ہوتا ہے اور اسطرح سے اُن کے ذہن عرش کو اور خدا تعالےٰ کی ذات پاک کی نسبت تجسم کو روا رکھتے ہیں جو کہ ظلم عظیم ہے نادان آریہ جنکو الٰہیات اور روحانیات سے کسی قسم کا مس نہیں اور ان کی نظر کلام کی باریک در باریک دقائق اور معارف تک پہونچنے سے قاصر ہے انہوں نے بھی اس لفظ کے مفہوم میں سخت ٹھوکر کھائی ہے اور اسی بنا پر اعتراضات کئے ہیں لیکن افسوس سے کہا جاتا ہے کہ باوجود اپنے اس نیم کے کہ ہر ایک سچ بات کو وہ قبول کریں گے جب اس کی حقیقت کو کھول کھول کر واضح طور پر بیان کیا گیا۔ تو ان میں سے ایک نے بھی اُسے تسلیم نہ کیا۔ اور بجائے حق کے قبول کرنے کے انہوں نے اپنا یہ قرار دیا ہے کہ صرف اعتراض ہی کی بار بار تکرار کیجاوے۔ حالانکہ انصاف کا یہ تقاضا تھا کہ جب عرش پر اول اعتراض کیا گیا تھا۔ تو جو اس کا جواب اور حقیقت بتلائی گئی تھی اس میں کسی قسم کا سقم بتلایا جاتا۔ اور یہ ثابت کیا جاتا کہ عرش کے اس مفہوم میں مجیب نے فلاں فلاں امر کو تو ثابت کر دیا ہے اور فلاں امر قابل ثبوت ہے۔ مگر یہ تو وہ کرے جسے حق اور راستی سے پیار ہو۔ جن کا شیوہ ہی عیب چینی اور ہنر کو بھی عیب قرار دینا ہے ان کو اس نیک اصول کی پابندی سے کیا فائدہ۔

بہرحال اس آیت کریمہ میں ایک تو اصل عرش پر بحث ہے پھر ماء کی بحث ہے جس کے معنے رقیق سیال مادہ کے ہیں جس میں ہمیں دکھانا پڑیگا کہ یہ مخصوص زمین اپنی موجودہ شکل سے پہلے ایک رقیق سیال مادہ تھا۔ اور خدا کی تجلی اس پر جلوہ گری کر رہی تھی۔ علاوہ اس بحث کے اسمیں ایک اور روحانی لطیفہ ہے۔ کیونکہ قرآن شریف کا تعلق جسم کی نسبت روح سے زیادہ ہے۔ جسے انشاء اللہ آئندہ نمبروں میں اسی ترتیب سے بیان کریں گے۔ کہ روحانی معنے میں **كان عرشه على الماء** سے کیا مراد ہے ✤

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خبریں

احمدی انجمن کا تقرر منشی ابو عبد العزیز صاحب دہلی سے اطلاع دیتے ہیں کہ اب وہاں باقاعدہ طور پر انجمن قائم ہوئی ہے منشی محمد اسمٰعیل صاحب ایڈیٹر رسالہ المتصور و مصنف شہادۃ آسمانی وغیرہ سیکرٹری اور میر قاسم علی صاحب خزانچی مقرر ہوئے ہیں۔ اس سے پیشتر جمعہ نہیں ہوتا تھا مگر اب باقاعدہ طور پر میر صاحب موصوف کے مکان پر ہوتا ہے۔ ہر ماہ کے آخری آیتوار کو ایک خاص میٹنگ ہوا کریگی۔ تاکہ جو لوگ جمعہ میں شامل نہ ہو سکیں وہ اسمیں شامل ہو جایا کریں۔ اور یہ اول موقعہ تھا۔ کہ عید کی نمازیں احمدی جماعت دہلی نے الگ ادا کیں۔ عید الفطر میں صرف ۳ اصحاب شامل تھے مگر عید الضحیٰ میں پندرہ نمازی تھے۔ نماز کے بعد چندہ مختلف مدوں کا جمع کیا گیا۔ منشی صاحب موصوف درخواست کرتے ہیں کہ احمدی احباب کو چاہیئے۔ کہ وہ انجمن احمدیہ دہلی کے قیام اور اسمیں برکت کیلئے دعا فرماویں۔

میں امید کرتا ہوں کہ دوسرے بلاد اور امصار میں بھی جہاں اس قسم کی باقاعدہ انجمن قائم نہیں ہے ہمارے جوشیلے بھائی اسی قسم کی انجمنیں باقاعدہ مقرر کر کے قومی وحدت اور اتفاق کا ثبوت دینگے انجمنوں کے مشترکہ مشوروں اور چندوں سے سلسلہ کو بہت امداد ملتی ہے مجھے اس امر کی کمال خوشی ہوتی ہے کہ منشی اور مولوی عبد الرحیم صاحب میرٹھ کی تحریک اب عملی رنگ اختیار کرتی جاتی ہے۔

قادیان آنیوالوں کی سہولت اکثر احباب جو کہ قادیان آتے اور بعض اوقات اہل و عیال بھی ہمراہ لاتے ہیں انکو یہاں مکان کی تکلیف ہوتی ہے ایسے احباب کی سہولیت کا اسطرح سے انتظام ہو گیا ہے کہ ابو سعید عرب صاحب رنگونی ثم قادیانی نے ایسے اصحاب کے لئے ایک حویلی کے کرایہ کا انتظام اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے جو صاحب اپنی راحت اور آرام کو مدنظر رکھکر کوئی سکونتی مکان چند روزہ رہائش کیلئے قادیان میں چاہیں وہ عرب صاحب موصوف سے خط و کتابت کریں مکان عمدہ ڈھائی منزل پختہ عمارت اور وسیع ہے۔

معائنہ مدرسہ ۲۰ فروری ۱۹۱۰ء کو عالیجناب رائے آنند کشور صاحب انسپکٹر مدارس حلقہ نے مدرسہ تعلیم الاسلام کا معائنہ فرمایا ✤

وفات ۔ محبی منشی نواب الدین نائب شرف سر الوالی کی ہمشیرہ جو کہ احمدی جماعت میں داخل تھیں ۱۵ ماہ فروری ۱۹۱۰ء کو انتقال فرما گئی ہیں۔ منشی صاحب موصوف درخواست کرتے ہیں کہ جملہ احباب احمدیہ نماز جنازہ ادا فرما کر مرحومہ کے حق میں دعائے مغفرت چاہیں **انا للہ وانا الیہ راجعون**

اور رحمی الہ داد خالصاحب موضع محلا نوالہ تحصیل اجنالہ ضلع امرتسر لکھتے ہیں کہ حکیم غلام علی صاحب عالم فاضل و حکیم حاذق احمدی مورخہ ۱۹ فروری ۱۹۱۰ء بروز یکشنبہ اس دار فانی سے انتقال فرما گئے ہیں لہذا تمامی جمیع احباب سلسلہ عالیہ درخواست کرتے ہیں۔ کہ حکیم صاحب موصوف کا نماز جنازہ ادا فرما کر مرحوم کیلئے دعائے مغفرت چاہیں۔ اور ان کے پس ماندگان کے حق میں بھی دعائے خیر کریں ✤

(۴۶) رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّیٰطِیْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ
رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنِ ۝ پ۱۸ - ع۶

اے میرے رب میں پناہ ہوں مانگتا — مجھکو شیطانی وساوس سے بچا
نیکیوں پر دل میرا مائل رہے — اور بدی سے نفرت کامل رہے
ہاں حفاظت میں مجھے لے لے ضرور — اور شیطانوں کو رکھ اس دل سے دور
یہ نہ ڈالیں خلق میں آکر بگاڑ — اور نہ نخلِ اتقا کو دیں اکھاڑ

(۴۷) رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ پ۱۸ ع۶

ربنا ایمان دل سے لائے ہیں — طالبِ غفران ہوکر آئے ہیں
بخشدے رحمت سے اپنے سب قصور — اور رحمانی صفت کا کر ظہور
توہے بہتر رحم کرنیوالوں کا — ہاں مداوا ہم سی خستہ حالوں کا

(۴۸) رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ ۝ پ۱۸ - ع۶ -

رحم کر اور بخشدے اے میری رب — تیری رحمت کے ہیں حاجتمند سب
مغفرت تیری کے ہیں طالب تمام — رحم کرنیوالا ہے تو لا کلام

(۴۹) رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۝ پ۱۹ - ع۴ -

ربنا ہم کو دکھا راہِ صواب — تا نہ ہوئے پاسے دوزخ کا عذاب
جو گناہ ہم سے ہوئے بخشدے — اور دوزخ کو ہٹائے رکھ پرے
اس جہاں میں بھی جہنم ہیں کئی — رکھ مجھے محفوظ دائم ان سے بھی

(۳۲) رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِیْ وَبَنِیَّ اَنْ نَّعْبُدَ
الْاَصْنَامَ ۝ رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِیْرًا مِّنَ النَّاسِ ۚ فَمَنْ
تَبِعَنِیْ فَاِنَّهٗ مِنِّیْ ۚ وَمَنْ عَصَانِیْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝
رَبَّنَآ اِنِّیْٓ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ بِوَادٍ غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ
عِنْدَ بَیْتِكَ الْمُحَرَّمِ ۙ رَبَّنَا لِیُقِیْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ
اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِیْٓ اِلَیْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ
لَعَلَّهُمْ یَشْكُرُوْنَ ۝ رَبَّنَآ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِیْ وَمَا نُعْلِنُ ؕ
وَمَا یَخْفٰی عَلَی اللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ ۝
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ وَهَبَ لِیْ عَلَی الْكِبَرِ اِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ ؕ
اِنَّ رَبِّیْ لَسَمِیْعُ الدُّعَآءِ ۝ رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوةِ
وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ ۖ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ۝ رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ
وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ ۝ پ۱۳ ع۵ ابراہیم

ربنا اس شہر کو امن بنا — ہر طرح کے شر سے اسکو بچا
اور مجھکو نیز میری نسل کو — فضل سے اپنے کرا ایسا نیک خو
وہ پرستش سے بتوں کی ہو نفور — بندگی میں تیری حاصل ہو سرور
بت نہ یہ جو ظاہراً ہیں دیکھتے — بلکہ وہ بھی دل کے اندر جو بنے
خواہشوں کے یا کسی تعظیم کے — الغرض جن سے کہ مشرک ہوں بنے
سب سے تو ان کو بچا پروردگار — تیری ہی بخشش کے ہیں سب امیدوار
اور جو کرتا ہے میری پیروی — میرے وعدہ میں ہیں شامل بس وہی
لیک جو مجھ سے کنارہ کش ہوا — وہ ہلاکت کے جہنم میں پڑا
ہاں مگر رحمت سے تیری ہے رجا — بخش دیگا اسکو بھی تو برملا
ربنا تو خوب ہے یہ جانتا — میں نے کچھ اولاد اپنی دی بسا

ایسے وادی میں جہاں کھیتی نہیں	اور نظر سبزی کہیں آتی نہیں
ہاں مگر دل میں میرے ہے یہ یقیں	ربنا نصرت تری ہوگی قریں
تیرے گھر کے پاس آ بیٹھا ہوں میں	ہمرہ اولاد یاں بستا ہوں میں
ربنا تیری نمازیں ہم پڑھیں	اور مدارج میں رفیق اپنے بڑھیں
ہاں دلوں کو کردے مائل اس طرف	وہ رکھیں اس کعبہ کی جانب شغف
ذکر سے داغ گنہ دھوتے رہیں	جمع الناس اسجگہ ہوتے رہیں
وہ ترے مرسل کا آ دیکھیں مقام	اور اٹھائیں فائدے یاں خاص و عام
ما سوا اسکے وہ لے آئیں ثمر	اور یہ بیٹھے بٹھائے کھائیں گھر
ربنا واقف ہے تو ہر راز سے	جو چھپائے ہم نے جو ظاہر کئے
خالق ارض و سما پر کوئی چیز	چھپ نہیں سکتی یہی سب کو تمیز
پس میری ساری مرادیں پوری کر	تجھکو کل حالت کی ہی سب کچھ خبر
شکر حق جس نے کئے مجھکو عطا	اس بڑھاپے میں دو بیٹے باحیا
بیٹے جن پر ناز کل خلقت کرے	یعنے اسمٰعیل اور اسحٰق سے
ان میں برکت دے الٰہی بے شمار	ان سے پیدا ہوں رسول کامگار
اس میں کیا شک ہے میرا پروردگار	سنتا ہے ساری دعائیں بار بار
جو مناسب ہو وہ کرتا ہے قبول	مطلب ہر اہل حاجت ہو فضول
اے میرے رب مجھکو ایسا تو بنا	میں ہوں پابند نماز باصفا
اور میری اولاد بھی کل ایسی ہو	وہ نمازیں بس تیری ہی پڑھتی ہو
ربنا یہ سب دعائیں کر قبول	اور مرے مطلب ہوں سارے ہی حصول
ربنا اپنی حفاظت میں مجھے	اور سب ایمانداروں کو تو لے
خاص کر والد کو میرے اے کریم	بخش دیجے مغفرت تیری عظیم

وہ بروز حشر سارے شاد ہوں
جنت الفردوس میں آباد ہوں

تو وہ رب ہے جو ہے دیتا بے طلب	مستعان کشتۂ طعن و تعب

(۴۳) رَبِّ انْصُرْنِیْ بِمَا کَذَّبُوْنِ ۝ پ - ع -

اے میرے رب تو میری امداد کر	اور ان کفار کو برباد کر
یہ میری تکذیب کرتے ہیں تمام	اور ایذا دیتے ہیں ہر صبح و شام
ظلم کا ان کو چکھا دے اب مزا	اور نصرت میری کر بے انتہا

(۴۴) رَبِّ اَنْزِلْنِیْ مُنْزَلًا مُّبٰرَکًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ ۝ پ ع

اے میرے رب تو ہی ہے پروردگار	میں تیرے در پر گرا زار و نزار
ہم جہاں اتریں مبارک ہو مقام	ہر طرح کی نعمتیں ملجائیں عام
ساحل مقصد پہ کشتی جا لگے	اور برکت کی زمیں پر آ لگے
ربنا تیرے کرم کا ہے یقین	ذات ہے تیری ہی خیر المنزلین

(۴۵) رَبِّ اِمَّا تُرِیَنِّیْ مَا یُوْعَدُوْنَ ۝ رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِیْ فِی الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ۝ - پ - ع -

اے میرے رب ظالموں سے دے نجات	ان میں شامل کرنیوالی ہو نہ بات
میں رہوں محفوظ جب آئے عذاب	میری حالت ہو نہ عالم میں خراب
التماس حفظ و نصرت کرتا ہوں	تا تیرے قہر و غضب سے میں بچوں

کافروں پر تیرا نازل ہو عذاب
مومنوں پر فضل رکھنا بے حساب

رحم فرما میرے حال زار پر	میں کہاں جاؤں تیرا در چھوڑ کر
رحم کرنیوالا ہے تو بے حساب	اب ہٹالے مجھ سے یہ اپنا عذاب
میرے جسم و روح میں ہیں جو فساد	دور کردے فضل سے ہو جاؤں شاد

(۴۰) لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحٰنَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِينَ ۝ پ ۔ ع

ماسوا تیرے نہیں کوئی اِلٰہ	اے میرے رب جس سے مانگوں میں پناہ
پاک ہے ہر نقص سے تو ذوالجلال	ظلمتِ غم سے مجھے جلدی نکال
ظلم کر بیٹھا ہوں اپنی جان پر	اے میرے مولا تو مجھ پر رحم کر
خوابِ غفلت سے مجھے دیدے نجات	مومنوں کی مجھ میں پیدا کر صفات

(۴۱) رَبِّ لَا تَذَرْنِي فَرْدًا وَّأَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِينَ ۝ پ ۔ ع

اے میرے رب قادرِ مطلق خدا	اک سعادتمند بیٹا کر عطا
میں اکیلا ہی نہ چھوڑا جاؤں یاں	بلکہ قدرت ہو تیری مجھ پر عیاں
ہاں مجھے ملجائے میرا جانشیں	گرچہ بیشک تو ہے خیر الوارثیں

(۴۲) رَبِّ احْكُمْ بِالْحَقِّ وَرَبُّنَا الرَّحْمٰنُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُونَ ۝ سورہ انبیا

اے میرے رب تو ہی ہو واحد نیک	فیصلہ ہم لوگوں میں کردیا ٹھیک
ٹکڑے ٹکڑے کردے باطل کا صنم	تا نہ کرنے پائیں اعدا کچھ ستم
اور اپنے حق کو غلبہ بخش دے	تا قیامت وہ یونہی بڑھتا رہے
ربنا دشمن سے جو ہے اختلاف	فیصلہ کردے تو اس میں صاف صاف

(۴۳) رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِي صَغِيرًا ۝ پ ۔ ع ۔

ربنا جو ہیں ہمارے والدین	دین و دُنیا میں انہیں حاصل ہو چین
وہ تیری ظلِ ربوبیت میں ہوں	اور ہمیشہ سایۂ رحمت میں ہوں
جیسے بچپن میں مجھے پالا کئے	ایسا ہی تو بھی انہیں رحمت میں لے
ہر پریشانی سے وہ محفوظ ہوں	اپنے بچوں سے سدا محظوظ ہوں
اپنا گلشن دیکھکر ہوں باغ باغ	وہ نہ ہجرت کا کسی کے کھائیں داغ

(۴۴) رَبِّ أَدْخِلْنِي مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّأَخْرِجْنِي مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّي مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيرًا ۝ پ ۔ ع ۔

ربنا میں جائے داخل کر ضرور	ہر طرح سے جو کہ ہو دار السرور
اور مجھکو ان مصائب سے نکال	اور اک آرام کے موضع میں ڈال
یعنی مجھکو تو عطا کر وہ مقام	جس میں دُکھ پہنچا نہ سکتے ہوں عوام
اور اطمینان قلبی ہو عطا	ذکر میں تیرے رہے ملتا مزا
دین حق پھیلے بعز و احترام	اور دشمن نیچا دیکھیں بے مرام
غلبہ اعدا پر تیری سرکار سے	اے خدائے پاک ملجائے مجھے
ہر طرف ڈنکا بجے اسلام کا	دین ہو جائے یہ خاص و عام کا

(۴۵) رَبَّنَا آتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ أَمْرِنَا رَشَدًا ۝ پ ع سورہ کہف

ربنا رحمت تیری ہو ہمقریں	جس کا ہم بندوں کو ہے ہر دم یقیں
اور اسباب ایسے حاصل ہوں ہمیں	کامیابی کے بھی رستے کھلیں

جو ادا سے کر چکے ہیں اس مقام	وہ تیری رحمت سے ہو جائیں تمام
ہر جگہ ہوں الغرض ہم کامیاب	رشد دکھلائے ہمیں راہِ صواب

(۳۶) رَبِّ اِنِّیْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّیْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَیْبًا وَّلَمْ اَكُنْۢ بِدُعَآىِٕكَ رَبِّ شَقِیًّا ۝ وَاِنِّیْ خِفْتُ الْمَوَالِیَ مِنْ وَّرَآءِیْ وَكَانَتِ امْرَاَتِیْ عَاقِرًا فَهَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِیًّا ۝ یَّرِثُنِیْ وَیَرِثُ مِنْ اٰلِ یَعْقُوْبَ ۖ وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِیًّا ۝ پ سورۂ مریم

ہڈیاں اے رب میری کمزور ہیں	اب جوانی کے کہاں وہ شور ہیں
ہے بڑھاپا سر پہ میرے آگیا	جو مثالِ شعلہ سر پہ چھا گیا
اور میں نے جب کبھی ہے کی دعا	تیری درگہ سے نہیں خالی پھرا
بلکہ تو سنتا رہا ہے التجا	میں نے جو مانگا وہی تو نے دیا
اب مری اک عرض ہے گر ہو قبول	دل میں جتنے ہیں مقاصد ہوں حصول
ڈرتا ہوں میں اپنے کل اخلاف سے	ہے محافظ دین کا کون ان میں سے
کوئی بھی یا رب نہیں آتا نظر	اور بیوی بانجھ ہے میری ادھر
اب کروں کیا تو ہی کر اپنا کرم	ہو عطا بیٹا رشید و محترم
جو مرا وارث ہو اور یعقوب کا	دین کی خدمت ہو کام جس کا سدا
اپنی مرضی کا غلام اس کو بنا	لوگوں کو اس کی اطاعت میں لگا
جذب کامل رکھتا ہو وہ نیک خو	اور مقبولِ نظر دنیا میں ہو

(۳۷) رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ ۝ وَیَسِّرْ لِیْۤ اَمْرِیْ ۝ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِیْ ۝ یَفْقَهُوْا قَوْلِیْ ۝ وَاجْعَلْ لِّیْ وَزِیْرًا مِّنْ اَهْلِیْ ۝ هٰرُوْنَ اَخِی ۝ اشْدُدْ بِهٖۤ اَزْرِیْ ۝ وَاَشْرِكْهُ فِیْۤ اَمْرِیْ ۝ كَیْ نُسَبِّحَكَ

كَثِیْرًا ۝ وَّنَذْكُرَكَ كَثِیْرًا ۝ اِنَّكَ كُنْتَ بِنَا بَصِیْرًا ۝ پ۱۶ - ع۲ طٰهٰ

اے میرے رب انشراحِ صدر کر	اور ہلالِ دین کو تو بدر کر
کھول دے سینہ مرا تو سر بسر	اس میں بھر دے گنجِ عرفاں کے گہر
مشکلیں آسان ہو جاویں تمام	اور پورے ہوں کئے میں نے جو کام
اور زباں کا میری عقدہ کھول دے	یہ فصاحت سے مخاطب بول دے
ہو زباں میں میری کچھ ایسا اثر	سنتے ہی سب مان جائیں بے خطر
اور جو کچھ میں کہوں سمجھیں اسے	مطلع ہوں دین کی ہر بات سے
اک بنا دے ساتھی مجھکو اہل سے	جو بچائے خلق کو ہر جہل سے
کر شریک اس کو میرے اس کام میں	برکتیں پھیلیں تیرے اسلام میں
ہم بیاں کرتے رہیں تقدیس کا	اور مٹاویں نام ہر ابلیس کا
ذکر تیرا ہر جگہ کرتے رہیں	اپنا نگراں تجھکو ہر دم جان لیں
حاضر و ناظر تجھے کر لیں یقیں	پھر گناہ تو ہم سے ہو سکتے نہیں

(۳۸) رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا ۝ پ۱۶ - ع۵ سورۂ طٰهٰ

اے میرے رب علم کر مجھکو نصیب	دن بدن اس سے بنا اپنا حبیب
علم اپنی معرفت کا کر عطا	اس کو اپنے فضل سے ہر دم بڑھا
ہر طرح کا علم ہو حاصل مجھے	دین و دنیا میں مجھے درجہ ملے

(۳۹) اِنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ۝ پ۱۷ - ع۶ انبیا

اے میرے رب مجھکو جو کچھ ہے ضرر	اس کو اپنے فضل سے تو دور کر

بزم احمدی

احمدی خاتون۔ مسماۃ جن کے اخبار کی قیمت عالیجناب قاضی نظیر حسین صاحب تحصیلدار بھاگ نے اپنی جیب سے ادا کرنی چاہی ہے ان کے اس نیکی کے بدلہ میں تحریر کرتی ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ قاضی صاحب کو ترقی ایمان دیوے اور عاقبت بخیر کرے اس سے پیشتر وہ نصف قیمت اخبار کی ادا کرچکی تھیں وہ کارخانہ کی طرف سے ان کو واپس کیجاتی ہے جس کے ذریعہ سے وہ حضرۃ اقدس کی زیارت کے لئے قادیان آنا چاہتی ہیں۔

کیا عمدہ ہو۔ کہ اگر ہمارے ذی استطاعت احباب اپنی غریب احمدی بھائیوں کو زادراہ دیکر امام الزمان سے ملاقات کرا دیا کریں۔

مرزا امتیاز بیگ صاحب ٹیس کلانور تحریر فرماتے ہیں کہ کرشن اوتار کے مسئلہ پر روشنی ڈالی جاوے۔ گذارش ہے کہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب نے اب کتاب کشف الاسرار کو قریباً ختم کرلیا ہے۔ اور مولانا صاحب کا قلم جس قسم کا زبردست ہے۔ اسے ہر ایک جانتا ہے اور وہ کتاب شائع ہوکر ہدیہ ناظرین ہوگی ان دنوں خود بھی اس کے متعلق میٹر جمع کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔

نامہ نگار اصحاب۔ اس میں شک نہیں کہ یہ ضرور خوش ہوتا ہے کہ ان کا مضمون بہت جلدی شائع ہو جاوے۔ لیکن کارخانہ اسکا پابند ہرگز نہیں ہوسکتا۔ مضمون حسب ترتیب جیسے آتے ہیں وہ بھی مدنظر ہوتی ہے۔ اور ضرورت بھی دیکھی جاتی ہے اور کارخانہ اس امر کا پابند ہرگز نہیں ہے کہ ہر ایک مراسلہ فوراً شائع کردے۔ مگر ہمارے احباب جو للّٰہ قلم اٹھاتے ہیں وہ تو عنداللہ اجر کے مستحق ہو جاتے ہیں پھر تاخیر و تعجیل کی شکایت مناسب نہیں ہماری سمجھ میں۔ درحال انسپکٹر ... تحریر کرتے ہیں۔ کہ احمدی احباب کو قرضہ دینے کے لئے ایک کمیٹی قائم کیجاوے۔ ہماری رائے میں انکا یہ سوال بہت قبل از وقت ہے۔ ابھی قوم کی حالت اسکی متحمل نہیں اور نہ وہ اسباب موجود ہیں۔ ہاں وقت تو چاہتا ہے۔ کہ **واقرضوا اللہ قرضاً حسنا۔ وما تقدموا لانفسکم من خیر تجدوہ عند اللہ** جہاں تک ہوسکے قومی ضروریات میں دل کھولکر روپیہ صرف کریں۔ خدا ہر ایک کے اخلاص کے لحاظ سے پورا اجر دیگا۔

مضامین کے جواب میں بھی حتی الوسع ترتیب مدنظر رکھی جاتی ہے

قیمت اخبار۔ شیخ محمد یوسف صاحب نے جس اخبار کی قیمت ادا کی تھی وہ ڈنگہ میں ایک صاحب کے نام جاری ہوچکا ہے اور فضل محمد صاحب کیطرف سے چونکہ ابھی قیمت کا انتظار ہے۔ اس لئے اس کے وصول ہونے پر کسی اور صاحب کی درخواست پر توجہ کی جاویگی۔

مذہبی اور قومی تعصب

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ تعصب ایک بری صفت ہے اور یہ انسان میں ہرگز نہ ہونی چاہیئے۔ لیکن یہ انکی غلطی ہے۔ کیونکہ یہ ایک ایسی شے ہے جو کہ انسان کی فطرت میں مرکوز ہے۔ اور خدا کی مخلوق ہے۔ اور خدا نے ہر ایک شے کو حق اور حکمت سے پیدا کیا ہے۔ لہٰذا اسکا انسان میں ہونا حکمت سے خالی نہیں ہے ہر ایک شے کا بے محل استعمال اسے مذموم بنا دیتا ہے اسلئے اگر تعصب کو بھی بے محل استعمال کیا جاوے تو یہ مذموم ہے لیکن اگر محل پر استعمال ہو تو قوم کے عروج اور اقبال کا باعث بھی یہی ہوتا ہے۔

اسوقت مذہبی اور قومی تعصب جوشوں پر ہے اور سلسلہ احمدیہ کے متعلق جو تعصب برتا جا رہا ہے انمیں صرف دوسرے مذاہب کے لوگ ہی داخل نہیں بلکہ دنیادار بھی داخل ہیں پس ظاہر ہے کہ جب یہ حال ہے تو سوائے احمدی جماعت کے خواندہ دوستوں کے اور کون البدر کو خرید سکتا ہے اس لئے دنیاداروں اور دوسری قوموں کے مقابلہ پر ہمارے دوستوں میں ایک جائز تعصب کی اشد ضرورت ہے جس کے جوش میں وہ کسی احمدی بھائی کو بھی اس پرچہ کی خریداری سے خالی نہ رہنے دیں۔ غیر اقوام کا تعصب نفسانیت مبنی ہے۔ لیکن احمدیوں کا تعصب چونکہ للّٰہیت کا رنگ رکھتا ہے اس لئے وہ اس میں عنداللہ ماجور ہوسکتے ہیں۔

ایک احمدی بہن نے حیدرآباد دکن میں .... ہفتہ گذشتہ میں یہ خواب دیکھا۔ کہ ایک عورت بھنڈارے کی مسجد کے دروازے پر ڈالی گئی ہے۔ (یہ مسجد حیدرآباد دکن میں ہے) اور اس کو ایک شخص جو اسکا خاوند ہے پاکوبی اور بے سخت مار رہا ہے۔ یہانتک کہ اسکا سر کاٹکر پھینکدیا ہے اور دھڑ پھڑک رہا ہے۔ اور بڑا مجمع اردگرد کھڑا ہے۔ جب اس شخص سے پوچھا گیا۔ کہ تونے ایسا کیوں کیا۔ تو اس نے جواب دیا کہ حضرت امام مہدی مرزا غلام احمد امام قادیانی تشریف لائے ہیں اور یہ اسکی منکر تھی تو اسکی یہی سزا تھی

درخواست دعاء

بابو قادر علی صاحب رکارڈ کیپر مدراس سے درخواست کرتے ہیں کہ گناہ سے بچا رہنے کی استطاعت حاصل ہونے کی ان کے حق میں دعا فرمائی جاوے اور چند ایک ابتلاء ان کو درپیش ہیں اللہ تعالیٰ انہیں صبر عطا فرماوے اور انجام بخیر ہو

بابو نورالدین صاحب کلرک ڈاکخانہ گورداسپور تحریر کرتے ہیں کہ انکا بھائی تپ دق سے بیمار ہے۔ بقدر امکان اسکی صحت کیلئے دعا فرمائی جاوے۔

خود میری اہلیہ بھی عارضہ بخار میں مبتلا ہیں درخواست ہے کہ اس کے حق میں صحت کی دعا فرمائی جاوے۔ (ایڈیٹر)۔

بشارت علی خاں صاحب احمدی سب پوسٹ ماسٹر لوہارو امتحان تار میں کامیابی کیلئے دعا کے خواستگار ہیں۔

استفسارات اور انکے جوابات

بابو غلام غوث صاحب گوجرانوالہ تحریر کرتے ہیں کہ ایک اپنے بھائی گرداور کسی زمیندار کے ہاں سے سفر و حضر میں روٹی تک نہیں کھاتے۔ اور لسی بھی اگر وہ پیش کریں تو نہیں پیتے۔ حتیٰ کہ ایک بار ان کے پیٹ میں سخت درد ہوئی۔ تو ایک زمیندار نے اجوائن دی مگر جب تک اس نے اس کے عوض ایک پیسہ نہ لے لیا۔ تب تک گرداور صاحب نے اسے اپنے نفس پر حرام جانا

جواباً گذارش ہے کہ انہیں کسی قسم کا فتویٰ نہیں پایا جاتا بلکہ یہ سب کچھ تقوے کے خیال پر مبنی ہے۔ جس حالت میں کہ زمینداروں کو گرداوروں سے ناجائز فوائد اٹھانے کی آرزو رہتی ہے۔ تو اگر ان کی اس خواہش کو پورا کرنے کی رغبت سے نفس کو بچانے کیلئے پرہیز کیا جاوے تو حرج نہیں یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ تقوے اور شئے ہے اور فتوے اور شئے ہے۔ فتوے عام ہوتا ہے۔ اور تقوے کا تعلق ہر ایک شخص کے اپنی نفس کی حالت اور وضعیت سے ہے۔ حالانکہ فتوے محض سوشیل حالات کی بناپر دیا جاتا ہے۔ جہانتک میرا خیال ہے۔ گرداور صاحب کا یہ فعل تقویٰ پر مبنی ہے۔ اور نفس کے ساتھ ایک مجاہدہ ہے۔ اور لوگوں کیلئے ایک قابل اتباع نمونہ ہے بشرطیکہ اسکے ساتھ ترش بدلی نہ ہو۔ اور بلا اس قسم کے تعلقات کے پھر بھی وہ اپنے وجود کو جائز طور پر اپنی متعلق سوسائٹی کے لئے مفید ثابت کرتے ہیں

امانت کا جواب آئندہ درج ہوگا۔

چراغ الدین صاحب احمدی خریدار ۴۹۰۳ - اگر ملازمت کی ایسی صورت ہے کہ انسان کو ہر روز ہیڈکوارٹر سے باہر رہنا پڑتا ہے۔ تو وہ سفر ہی ہے خواہ کئی ماہ تک رہے۔ اور ان کا اختیار ہے۔ اگر چاہیں تو دوگانہ ادا کرتے رہیں۔

حافظ احمد دین صاحب چک اسکندر۔ جس عورت کا خاوند چار سال سے مفقودالخبر ہے۔ اسے اختیار ہے۔ کہ عدالت سے اجازت حاصل کر کے نکاح کرلے۔ ۴ ماہ عدت کے ضرور گذارے۔ مولانا ... فیصلہ

علی محمد صاحب اور محمد ظہیرالدین صاحب کے استفسار کا جواب انشاء اللہ آئندہ نمبر میں دیا جاویگا۔

مختلف نوٹ

آریہ غور کریں۔ اخبار ہندوستان ہنکاری کے حوالہ سے لکھتا ہے۔ کہ سورہ بقر کے شروع میں الم لکھکر پھر آیت شروع کی گئی ہے اصل میں یہ اوم تھا جو کہ سنسکرت کے ہر منتر کے شروع میں لکھا جاتا ہے۔ اسکی عربی شکل بنانے کیلئے وکول سے بدلا گیا ہے۔

اگرچہ یہ ایک دعوے ہے جس کا کوئی ثبوت دیگر شواہد علم اللسان سے نہیں دیا گیا۔ لیکن ہم سردست اس بحث کو نظرانداز کر کے آریوں سے پوچھتے ہیں کہ جب الم بہ تغیر شکل اوم ہی تھا۔ تو تمہارے مہاشوں نے جیکسلد کر اسپر اعتراض کیوں کیا۔ اور یہ بات جو تم کو اب سوجھی۔ اعتراض کرتے وقت کیوں نہ سوجھی۔ مگر نادانستگی میں کسی کندہ ناتراش نے اسے محل اعتراض بنایا تھا۔ تو کاش ہنکاری ہی اس کی تغلیط کرتا۔ تاکہ مسلمان اس اعتراض کے جواب پر قلم نہ اٹھاتے۔ یہ سنتے بعد از جنگ آریوں کا حصہ ہے۔

کیا مسٹر بال اسپر غور کرینگے۔ اور اپنے پہلے بیانات و اعتراض کو جو حروف مقطعات پر تھے۔ واپس لینگے۔ ہرگز نہیں کیونکہ ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور اور کھانے کے اور ہوتے ہیں۔ اگرچہ سماج کا نیم تو ہے۔ کہ راستی کو قبول کرینگے۔ مگر یہ صرف قول ہے نہ کہ عمل۔

تغیر موسم۔ مرجان ایلیٹ مشہور عالم حوادث موسم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ آفتاب کے داغ کا اثر موسم پر ضرور پڑا کرتا ہے اس لئے خیال کیا گیا ہے کہ موجودہ سردی اور آسمان کے ابر آلود رہنے کا باعث وہ داغ ہے جو کہ حال میں سورج میں دیکھا گیا ہے

پونا کے رصدگاہ نے اسے آفتاب کے جنوبی نصف کرہ میں معلوم کیا ہے۔ اور صبح نو بجے سے پیشتر ایک ایسے شیشے کے ذریعہ جسپر کاجل لگایا گیا ہو نظر آسکتا ہے۔

شق القمر۔ جیسے سورج میں ایک بڑا بھاری داغ دیکھا گیا ہے ایسے ہی حال ہی کی تحقیقات سے چاند میں ایک شگاف اسی (۸۰) میل لمبا اور چند فیٹ چوڑا معلوم ہوا ہے جو کہ حال میں پڑا ہے۔

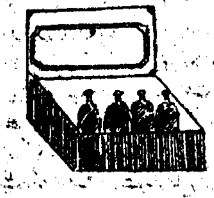
قانون قدرت کی حد بست کرنیوالے اور خدا تعالےٰ کے قادرانہ تصرفات سے منکر لوگ غور کریں۔ کہ کیا اس کے کارخانہ میں کسیکو دخل ہے انسانی کی کوشش صرف اسقدر تھی۔ کہ تغیر کے وجود کو معلوم کرے۔ مگر کیا اب وہ اس شگاف اور گڑھے کو پر کرسکتی ہے ہرگز نہیں۔ پس سوائے عجز اور انکسار کے اور کیا چارہ ہے

یہ تبدیلیاں جو اسوقت نظام فلکی میں ہو رہی ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے بیّن نشان ہیں کیونکہ قرآن شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ اس قسم کے تغیرات فلکی کے وقت ایک انقلاب عظیم دنیا میں ہوتا ہے جیسے کہ آیت ۱۹ میں ہے **یوم تبدل الارض غیر الارض والسموات وبرزوا للہ الواحد القہار وتری المجرمین مقرنین فی الاصفاد** ..... الخ۔ اس ... سے یہ امر ظاہر ہے۔ کہ موجودہ حالت موسم کی خدا کی صفت قہاریت کی خبر دے رہی ہے اور آثار بھی اس قسم کے نظر آرہے ہیں کہ سردی سے تمام فصلیں خراب ہوگئی ہیں جس سے سخت قحط کا اندیشہ ہے اور صحت پر ایک خطرناک اثر پڑ رہا ہے جس سے کثرت اموات کا احتمال ہے اور یہ وہی اصفاد اور زنجیریں ہیں۔ جن میں المجرمین نے جکڑا جانا ہے۔ مبارک وہ جو پاک تبدیلی اور خدا سے صلح کرے۔

کتابی ضمیمہ

اس ہفتہ بھی ادعیہ قرآن شریف کتابی شکل میں ہدیہ ناظرین کیجاتی ہیں اور اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ یہ سلسلہ کتابی شکل کا سردست بلا امتیاز ہر ایک خریدار البدر کو دیا جاتا ہے لیکن جس وقت قرآن شریف کی کل دعائیں ختم ہوجاوینگی۔ تو پھر یہ ضمیمہ کتابی شکل کا صرف ان لوگوں کی خدمت ارسال ہوا کریگا۔ جو کہ تین روپیہ سالانہ پر اخبار کے خریدار ہیں اس لئے جن احباب نے ڈھائی روپیہ سالانہ چندہ منظور فرمایا ہے۔ اگر وہ چاہتے ہیں کہ سال بھر ضمیمہ ان کی خدمت میں پہنچتا رہے۔ تو وہ اجازت دیں کہ ۸ آنہ کا وی پی ان کیطرف ارسال کیا جاوے

صفحہ ۳ پر جو الوصیت کا مضمون حضرت امام الزمان علیہ السلام کی طرف سے ہے۔ احمدی احباب کو چاہیئے کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی کے خیال سے اپنے اپنے اخراجات پر چھاپ کر اسے اپنے شہروں اور گاؤں میں مفت تقسیم کریں۔ تاکہ کوئی ہلاک ہوتی ہوئی روح ان کے ہاتھ سے بچ جاوے



اعلیٰ درجہ کا مصفّی اور مقوی سارساپریلا یعنی عجیب و غریب چار جوہر — علمی اور حکمی مصفّیات خون اور مقویات بدن کا مجموعہ ہر ایک بکس چار جوہر کا ہے چاروں شیشی کی دوائیں بگڑے ہوئے خون کو نہایت صاف کر کے تمام خونی اور جلدی بیماریوں کو جڑ سے دفع کرتی اور ہر ایک طرح کی طاقت بخشتی ہیں چار سو چار دوائیوں کا ست اور جوہر فی شیشی ۲ خوراک چاروں شیشیوں میں ۲ خوراک [illegible] کے استعمال میں مرد اور عورت لڑکے اور بوڑھے سب کو تمام عمر کے لئے [illegible] اور چست اور چالاک بنا دیتا ہے شیشی نمبر ۱ جوہر عشبہ وغیرہ ۔ شیشی نمبر ۲ جوہر چرائتہ وغیرہ ۔ شیشی نمبر ۳ جوہر شاہترہ وغیرہ ۔ شیشی نمبر ۴ چوب چینی کا جوہر وغیرہ [illegible] اپنے استعمال کنندہ کو ہیضہ ۔ طاعون ۔ کھانسی ۔ بخار ۔ پیچش و اسہال سے ہمیشہ محفوظ رکھتا ہے ۔ آتشک ۔ سوزاک ۔ گنٹھیا ۔ خارشت ۔ داد ۔ اکوت ۔ [illegible] سفید داغ ۔ جذام ۔ کوڑھ ۔ ناسور ۔ کنٹھ مالا ۔ بواسیر ۔ خونی بواسیر ۔ گنج ۔ سو کھنڈی وغیرہ کے فسادات کو ہمیشہ کے لئے صاف کر دیتا ہے ۔ [illegible] خوراک کی چاروں شیشیاں ایک ٹین بکس میں مقفل کر کے معہ کیفیت و طریق استعمال کے خریداران کو دیجاتی ہیں ۔ قیمت فی بکس آٹھ روپیہ ۔ پیکنگ و محصولڈاک ایک روپیہ چھ آنہ ۔ **اکسیر حیات یعنی ٹنک نباتات** متعدد جڑی بوٹی اور تمام مفید دوائیوں کے اور میووں کے ست اور جوہر سے کیمیاوی طور پر ترکیب دیکر بڑی محنت اور جانفشانی سے یہ ٹنک تیار کیا گیا ہے ۔ اوّل درجہ کا مقوی معدہ ہاضم غذا دافع قبض [illegible] بھوک پیدا کرنے والا ۔ اور خون صالح پیدا ...... کرنے والا ازسرِ نو طاقت بخشنے والا ۔ اور کتنے ہی دنوں کا پرانا طحال اور بخار یا ورم جگر ہو ۔ بہت جلد دفع کر کے صحت و تندرستی کا ہمیشہ قائم رکھنے والا [illegible] میں تو الدو تناسل کا مادہ پیدا کرنے والا ہے ۔ بے اولادوں اور بانجھ عورتوں کو ایک بڑی بوتل استعمال کر کے فضل خدا کا امیدوار رہنا چاہیے ۔ قیمت فی شیشی ۱۴ خوراک ایک روپیہ ۔ پیکنگ و محصولڈاک [illegible] شیشی تین شیشی [illegible] چار شیشی [illegible] شیشی [illegible] پیکنگ و محصولڈاک وغیرہ ۔ علاوہ قیمت فی بوتل جس میں ۱۱۲ خوراک یعنی آٹھ شیشی ٹنک رہتا ہے پانچ روپیہ ۔ محصولڈاک و پیکنگ [illegible] ہزارہا آدمیوں نے کامل [illegible] کیا ہے آپ بھی تجربہ کیجئے ۔ اور فائدہ اٹھائیے دیسے معمولی ٹنک نہ سمجھئے ۔ یہ ٹنک امراض ذیل میں حکمی فائدہ بخشتا ہے ۔ دائمی قبض ۔ بدہضمی ۔ پیٹ میں درد اور نفخ ہونا کمی اشتہا یعنی بھوک کا نہ معلوم ہونا ۔ طحال یعنی تاپ تلی [illegible] معدہ یعنی غذا کا بخوبی ہضم نہ ہونا ۔ اور بار بار پاخانہ ہونا ۔ دائمی امراض مثل ہیضہ و تخمہ ۔ پیچش اسہال ۔ درد گردہ ۔ درد قولنج ۔ درد کمر ۔ وجع مفاصل یعنی گنٹھیا ۔ درد سر ۔ کھانسی ۔ دمہ ۔ ضعف دماغ ۔ ضعف بصارت ۔ کمی باہ یعنی نامردی ۔ [illegible] یعنی دماغ چکی ہو کر بہنا ۔ سوداوی امراض مثل آتشک سوزاک اور جلدی امراض مثل خارشت ۔ مسلاد ۔ سفید داغ اور عورتوں کے اجرائے خون ماہواری ۔ جھاڑ گولہ وغیرہ کو حکمی فائدہ بخشتا ہے ۔ بچوں کے دانت نکلنے کے ایام میں نہایت ہی مفید ہے دل و دماغ کو قوت اور فرحت بخشتا ہے ۔ طبیعت کو خوش اور بشاش رکھتا ہے ۔ فکر اور تردد کو دفع کرتا ہے ۔ خاص کر معدہ اور جگر کی تمام خرابیوں کو دور کر کے اسکی اصلی قوت اور حرارت کا محافظ رہتا ہے ۔ ہیضہ اور طاعون کے زمانہ میں اسکا استعمال اکسیر کا کام دیتا ہے ۔ اگر احتیاط اور التزام کے ساتھ ایک بڑی بوتل اس ٹنک کی استعمال کیجاوے ۔ تو قریب فی پاؤ سیر کے تازہ اور صاف نیا خون اور گوشت عموماً دوران میں پیدا ہو سکتا ہے ۔ جس سے ہر طرح کی نئی طاقت اور قوت یقیناً پیدا ہوگی [illegible] ہے ۔ کہ اکثر بیماریاں معدہ کی خرابی کے سبب پیدا ہوتی ہیں ۔ اس لئے اس کا نام اکسیر حیات رکھا گیا کیونکہ پوری ایک بوتل کے استعمال کرنے سے معدہ میں انتہا درجہ کی قوت ہاضمہ پیدا ہوتی ہے ۔ کیسی ہی سستی اور کمزوری اور لاغری ہو [illegible] کہ انسان موٹا تازہ ہو جاتا ہے ۔ اور ایک نیا رنگ و روپ پیدا ہوتا ہے ۔ گویا ازسرِ نو زندگانی حاصل کرتا ہے ۔ **طاقت پیدا کرنے کی عمدہ دوا یعنی معجون تقویت** ۔ یہ دوا ہر ایک ہر طرح کی نئی طاقت پیدا کر کے انسان کو ہمیشہ تندرست رکھتی ہے ۔ اور دل و دماغ اور گردہ یعنی اعضائے رئیسہ کی تقویت کے لئے اکسیر ہے ۔ فسادات نزلہ و زکام کو قطعاً بند کر کے دل اور دماغ میں اوّل درجہ کی طاقت پیدا کرتی ہے ۔ ترقی بصارت و حافظہ [illegible] ہے ۔ قیمت فی بکس جس میں [illegible] خوراک دوا رہتی ہے پانچ روپیہ ۔ پیکنگ و محصولڈاک [illegible] **گنٹھیا کی اکسیر دوا یعنی روغن اوجاع** ۔ کیسی ہی سخت تکلیف وہ گنٹھیا ہو یعنی وجع المفاصل اور درد کمر اور درد شانہ وغیرہ ہو [illegible] کی مالش سے درد اور ورم اور تمام تکلیفات اور بالکل دفع ہو جاتی ہیں ۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ ۔ پیکنگ و محصولڈاک [illegible] ۔ **آنکھوں کیلئے بیش قیمت روشنی یعنی سرمہ نوری** ۔ اصلی ممیرا اور [illegible] مفید و مقوی [illegible] جواہرات سے یہ سرمہ تیار کیا جاتا ہے ۔ جالا ۔ ماڑا ۔ پھولا ۔ دھند ۔ غبار ۔ ناخونہ ۔ رتوندی ۔ پڑبال ۔ ڈھلکا ۔ پانی کا بہنا ۔ سرخی چشم ۔ درد ۔ کھٹک وغیرہ غرض آنکھوں کی کل بیماریاں دفع کر کے آنکھوں میں نوجوانوں کی طرح نئی روشنی ازسرِ نو پیدا کر دیتا ہے چند روز کے استعمال سے آنکھوں کی روشنی کو تمام عمر کے لئے قائم کر دیتا ہے ۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ ۔ پیکنگ و محصولڈاک [illegible] ۔ **دانتوں کی صفائی اور مضبوطی کیلئے اعلیٰ درجہ کا مقوی دندان و خوشبودار منجن** دانت اور آنکھ انہیں دونوں سے زندگی کا مزہ ہے ۔ اگر انمیں کوئی خرابی آئی ۔ تو پھر زندگی کا لطف نہیں اس لئے ہر شخص پر انکی حفاظت اور حفاظت نہایت ضروری ہے اور لازمی ہے ۔ اس منجن کو آپ چند روز ملئے ۔ پھر دیکھئے ۔ دانتوں کی [illegible] دیکھئے کیسا ہی درد ہو ۔ فوراً دفع ہو جائے گا اور تمام دانت موتی کی طرح چمکنے لگیں گے ۔ دانتوں سے لہو نکلنے ۔ پیپ اور مسوڑھے کے ورم اور درد اور خونی وغیرہ ۔ اور جو منہ اور زبان کے ناقص ہونے کے دفعیہ کے لئے یہ منجن اکسیر ہے ۔ قیمت فی بکس آٹھ آنہ ۔ پیکنگ و محصولڈاک [illegible] ۔ علاوہ ازیں آتشک سوزاک جریان ۔ پیچش ۔ اسہال ۔ کھانسی ۔ دمہ ۔ دوبواسیر ۔ ریگ مثانہ ۔ طحال ۔ خارشت ۔ اختلاج قلب ۔ سفید داغ ۔ داد ۔ بہرہ پن کی دوا ۔ زخم پھوڑے کے لئے مرہم [illegible] کے لئے ہر مرض کی دوائیں اس دواخانہ میں موجود ہیں جن کا تجربہ عرصہ دراز سے تمام ہندوستان میں نہایت کامیابی کے ساتھ ہو رہا ہے ۔ دو پیسہ کا ایک ڈاک ٹکٹ بھیجکر بڑی فہرست اس دواخانہ کی منگا کر ملاحظہ فرمائیے جس میں کل دواؤں کا تفصیلی حالات مع طریق استعمال و سارٹیفکیٹ وغیرہ کے درج ہیں ۔ آپ اپنا نام پتہ ۔ ڈاکخانہ خوب صاف لکھئے اور اگر کوئی ریلوے سٹیشن نزدیک ہو ۔ تو اس کو بھی لکھئے ۔ ہمارا پتہ یہ ہے ۔ **حکیم [illegible] اینڈ کمپنی اکسیر اعظم ۔ میڈیکل ہال ۔ مقیم گنج ۔ شہر بنارس** ۔ **نوٹ** ۔ ہم کو مندرجہ مذکورہ بالا دوائیوں کی اشاعت کے لئے ہندوستان میں ہر جگہ ایجنٹوں کی ضرورت ہے ۔ جو صاحب چاہیں [illegible]

راستی کا اظہار

کارخانہ کو بدگمانی سے بچانے کیواسطے صرف ایک عمدہ ذریعہ نکالا ہے کہ ہر ایک دوا کا نمونہ صرف پوسٹ کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے ۔ اور کارخانہ ہذا اس کے محصول کا بھی متحمل ہو ۔

سونے چاندی کی گولیاں ۔

یہ حبوب باسم بامسمّی اعلیٰ درجہ کا مقوی ۔ دل و دماغ معدہ باہ میں ازان پوشیدہ کارساز دوائیوں سے ہے کہ خود کر دہ بے اعتدالیوں سے پیدا ہوتی ہیں قاتل دوا ہیں ۔ یہ حبوب خاص کر حق میں [illegible] اپنا اثر کرتی ہیں اور

[illegible] بے اولاد کو با اولاد اور کمزور کو [illegible] اور جوان کو طرحدار اور بوڑھے کو بیکار بنانے میں اکسیر ہیں ۔ قیمت حبوب صرف [illegible]

سرمہ نورانی

یہ سرمہ صرف ممیرا کا ہی نہیں ہے بلکہ دیگر مشک اور دیگر بیش قیمت ادویات مخلوط کر کے تیار کیا ہے جو امراض چشم کو فوراً دفع کرتا ہے اور جالا پھولا دھند غبار شبکوری ناخونہ وغیرہ امراض کو فوراً اڑا دیتا ہے بینائی کا محافظ اعلیٰ درجہ کا ہے ہماری آزمودہ پر خیال نہ کیجئے ۔ المشتہر حکیم سرفراز حسین و محمد حسین پروپرائٹر کارخانہ [illegible] ضلع [illegible]

[illegible]

[illegible]

کشف الاسرار و ظہور کرشن اوتار

یعنی حضرت مسیح موعود کے دعویٰ کرشن اوتار کے دلائل [illegible] [illegible] تعریف فرمائی ہے [illegible]

مطبع انوار الاسلام قادیان میں باہتمام منشی محمد افضل [illegible] طبع ہوا

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُسے قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی کو ظاہر کر دے گا

چودھویں کا ہے چاند یہ البدر
فیض ہے یہ غلام احمد کا

عکس ہے یہ رخ محمد کا
... ہے یہ نور سرمد کا

طلع البدر علینا من ثنیة الوداع
وجب الشکر علینا ما دعا للہ داع

ای جہان منتظر خوش باش کاندر داستان
آن مسیح و دور آخر مہدی آخر زمان

البدر

بخدمت عالیجناب احمد علی ... ڈاک خانہ دیالپور جالندھر

Dia[illegible]
Jull[illegible]

جلد ۲ | [illegible] | نمبر [illegible]

[illegible]

اول - بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا

دوم - یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت اُن کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے -

سوم - یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا -

چہارم - یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے -

پنجم - یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ آگے قدم بڑھائیگا -

ششم - یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہواوہوس سے باز آ جائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا -

ہفتم - یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا -

ہشتم - یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا -

نہم - یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا -

دہم - یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تاوقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفیٰ ما را امام و مقتدا
[illegible]
مہر او با شیر شد اندر بدن
ما از و نوشیم ہر آبی کہ ہست
ما از و یابیم ہر نور و کمال
از ملائک و ز خبرہای معاد
معجزات و ہر چہ حق از وی ہست
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست

[illegible]
[illegible]
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
زو شدہ سیراب سیرابی کہ ہست
وصل دلدار ازل بی او محال
ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد
منکر آن بود لعن خدا ست
ہر کہ انکارش کند از اشقیاست

اندرین دین آمدہ از مادریم
آن رسولش کش محمد ہست نام
ہست او خیر الرسل خیر الانام
آنچہ ما را وحی و ایمائی بود
از خدا تا ذکر ... [illegible]
آن ہمہ از حضرت احدیت است
معجزات انبیاء سابقین
ہم ... آن روشن کتاب

ہم بریں از دار دنیا بگذریم
دامن پاکش بدست ما مدام
ہر نبوت را برو شد اختتام
آن نہ از خود از ہمان جا آید بود
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
منکران مستحق لعنت است
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
نزد ما کفر است و خسران و تباب

وہ الفاظ جنہیں حضرت اقدس بیعت لینے میں ہاتھ میں ہاتھ دے کر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے

اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ - آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ - رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت - اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں - آمین ثم آمین

پھر اس کے بعد آپ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں

شرح اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یک بار
ربع کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ایک صفحہ کے ... [illegible]

عوام سے قیمت ... سالانہ
ادنیٰ اشاعت ... اخبار خانہ کی مالیت
ہے ... حتی الوسع کوشش کی جاتی
ہے کہ ایک ماہ میں ... پرچہ
ضرور ہے

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یک بار
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

تقریر حضرت مسیح موعود علیہ السلام

جو کہ آپ نے ۱۰ مارچ کی شب کو فرمائی

وحی اور کشف میں فرق اور کشف غیر مسلم کو بھی ہو سکتا ہے

ایک صاحب نے عرض کی کہ ایک عرصہ سے میرے دل میں خواہش ہے کہ کشف کی حالت طاری ہو۔ اور اگرچہ میں اپنے علم کے رو سے جانتا ہوں کہ اس کا حاصل ہونا کوئی کمالات میں سے نہیں ہے مگر تاہم اس کا خیال ہرگز دور نہیں ہوتا۔ اسکی کچھ شفا عنایت فرماویں۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔

کہ اسکا تعلق مجاہدات اور ریاضات سے ہے لیکن اب آپکی عمر ان کی متحمل نظر نہیں آتی۔ عالم شباب میں ایسے مجاہدات اور ریاضات انسان کرسکتا ہے۔ جس سے اسپر یہ حالت جلد طاری ہو۔ پیرانہ سالی میں قوائے ضعیف ہو جاتے ہیں معدہ کام کرنے سے رہ جاتا ہے۔ اس لئے مجاہدات میں استقامت حاصل نہیں ہوتی۔ آپ کے مناسب حال اگر کوئی مجاہدہ ہے۔ تو میری رائے میں یہ ہے۔ کہ خلوت کے درمیان ذکر الٰہی اور توجہ الی اللہ کی کثرت کریں۔ غیر اللہ کو قلب سے دفع کرنا اور اللہ تعالےٰ کو اس کا مسکن بنا لینا آسان بات نہیں ہے یہی بڑا مجاہدہ ہے۔ بیہودہ مجلسوں اور قیل و قال سے الگ رہئے۔ اور غفلت کے پردہ کو جو کہ انسان کی زندگی پر پڑے ہوئے ہیں۔ انکو دور کرنے کی کوشش کریں پیرانہ سالی کے لحاظ سے یہ عمدہ مجاہدہ ہے۔ جس سے تزکیہ نفس ہو سکتا ہے۔ کیونکہ اب اس عمر میں نوافل اور روزے وغیرہ کی برداشت مشکل ہے۔ اصل مطلب میرا اس شعر میں خوب بیان ہے

لب بہ بند و گوش بند و چشم بند
گر نہ بینی نور حق بر ما بخند

کہ انسان اپنی زبان کو اور کانوں اور آنکھوں کو اپنے قابو میں ایسا کرے کہ سوائے رضائے حق کے اور ان سے کوئی فعل صادر نہ ہو۔ مشغلی زندگی میں جو بے اعتدالی ہوتی ہے۔ اسے اعتدال پر لانا بڑا کام ہے۔ اب اسوقت یہی مناسب حال ہے کہ خلوت میسر ہو۔ اور ذکر الٰہی سے قلب غافل نہ ہو۔ اگر انسان اسکی مداومت اختیار کرے تو آخر کار قلب متاثر ہو جاتا ہے۔ اور ایک تبدیلی انسان اپنے اندر دیکھتا ہے۔

کشف رؤیا کا اعلیٰ درجہ ہے

کشف کیا ہے یہ رؤیا کا ایک اعلےٰ مقام اور مرتبہ ہے اسکی ابتدائی حالت کہ جس میں غیبت حس ہوتی ہے۔ صرف اس کو خواب (رؤیا) کہتے ہیں جسم بالکل معطل بیکار ہوتا ہے اور حواس کا ظاہری فعل بالکل ساکت ہوتا ہے۔ لیکن کشف میں دوسرے حواس کی غیبت نہیں ہوتی بیداری کے عالم میں انسان وہ کچھ دیکھتا ہے۔ جو کہ وہ نیند کی حالت میں حواس کے معطل ہونے کے عالم میں دیکھتا تھا۔ کشف اسے کہتے ہیں کہ انسان پر بیداری کے عالم میں ایک ایسی ربودگی طاری ہو کہ وہ سب کچھ جانتا بھی ہو اور حواس خمسہ اس کے کام بھی کر رہے ہوں اور ایک ایسی ہوا چلے کہ نئے حواس اسے مل جاویں جن سے وہ عالم غیب کے نظارے دیکھ لے وہ حواس مختلف طور سے ملتے ہیں کبھی بصر میں۔ کبھی شامہ (سونگھنے) میں کبھی سمع میں شامہ میں حضرت یوسف کے والد نے کہا۔ **انی لاجد ریح یوسف لولا ان تفندون** (کہ مجھے یوسف کی خوشبو آتی ہے اگر تم یہ نہ کہو کہ بوڑھا بہک گیا) اس سے وہی نئے حواس ہیں جو کہ یعقوبؑ کو اسوقت حاصل ہوئے اور انہوں نے معلوم کیا کہ یوسف زندہ موجود ہے اور ملنے والا ہے اس خوشبو کو دوسرے پاس والے نہ سونگھ سکے۔ کیونکہ ان کو وہ حواس نہ ملے تھے جو کہ یعقوبؑ کو ملے۔ جیسے گڑ سے شکر بنتی ہے اور شکر سے کھانڈ اور کھانڈ سے اور دوسری شیرینیاں لطیف در لطیف بنتی ہیں۔ ایسے ہی رؤیا کی حالت ترقی کرتی کرتی کشف کا رنگ اختیار کرتی ہے۔ اور جب وہ بہت صفائی پر آجاوے تو اسکا نام کشف ہوتا ہے۔

کشف اور وحی میں فرق

لیکن وحی ایسی شے ہے جو کہ اس سے بدرجہا بڑھکر صاف ہے۔ اور اس کے حاصل ہونیکے لئے مسلمان ہونا ضروری ہے کشف تو ایک ہندو کو بھی ہو سکتا ہے بلکہ ایک دہریہ بھی جو خدا کو نہ مانتا ہو وہ بھی اسمیں کچھ نہ کچھ کمال حاصل کر لیتا ہے لیکن وحی سوائے مسلمان کے دوسرے کو نہیں ہو سکتی یہ اسی امت کا حصہ ہے کیونکہ کشف تو ایک فطرتی خاصہ انسان کا ہے۔ اور ریاضت سے یہ حاصل ہو سکتا ہے۔ خواہ کوئی کرے۔ کیونکہ فطرتی امر ہے جیسے جیسے کوئی اس میں مشق اور محنت کریگا ویسے ویسے اسپر اس کی حالتیں طاری ہونگی۔ اور ہر نیک و بد کو رؤیا کا ہونا اس امر پر دلیل ہے۔ دیکھا ہوگا کہ بعض سچی خوابیں بعض فاسق و فاجر لوگوں کو بھی آجاتی ہیں پس جیسے ان کو سچی خوابیں آتی ہیں ویسے ہی زیادہ مشق سے کشف بھی ان کو ہو سکتے ہیں۔ حتے کہ حیوان بھی صاحب کشف ہو سکتا ہے۔ لیکن الہام یعنے وحی الٰہی ایسی شے ہے کہ جب تک خدا سے پوری صلح نہ ہو اور اس کی اطاعت کیلئے اس نے گردن نہ رکھدی ہو۔ تب تک وہ کسی کو حاصل نہیں ہو سکتی۔ خدا تعالےٰ نے قرآن شریف میں فرماتا ہے

ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیہم الملائکۃ الا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون

یہ اسی امر کی طرف اشارہ ہے نزول وحی کا صرف ان کے ساتھ وابستہ ہے۔ جو کہ خدا کی راہ میں مستقیم ہیں۔ اور وہ صرف مسلمان ہی ہیں۔ وحی ہی وہ شے ہے کہ جس سے انا الموجود کی آواز کان میں آکر ہر ایک شک اور شبہ سے ایمان کو نجات دیتی ہے اور بغیر جس کے مرتبہ یقین کامل کا انسان کو حاصل نہیں ہو سکتا۔ لیکن کشف میں یہ آواز کبھی نہیں سنائی دیتی اور یہی وجہ ہے کہ صاحب کشف ایک دہریہ بھی ہو سکتا ہے لیکن صاحب وحی کبھی دہریہ نہیں ہوگا۔

اس مقام پر حضرت نورالدین صاحب حکیم الامتہ نے عرض کی کہ حضور سائل کا منشاء یہ ہے کہ یہ خواہش کسی طرح دل سے دور ہو جاوے۔ خدا کے برگزیدہ اور محبوب نے فرمایا کہ ان کے دل میں کشف کی جو عظمت بیٹھی ہوئی ہے جب تک وہ نہ دور ہوگی۔ تو علاج کیسے ہوگا۔ اسی لئے تو میں تقلیل کر رہا ہوں۔ ہمارے ہاں ایک چوڑھی (خاکروبہ) آتی ہے۔ وہ بھی سچی خوابوں کا ایک سلسلہ بیان کیا کرتی ہے لیکن اس سے اس کا عند اللہ مقرب ہونا یا صاحب کرامت ہونا ثابت نہیں ہوتا۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ ایک مسلمان کا کشف جسقدر صاف ہوگا۔ اسقدر غیر مسلم کا ہرگز صاف نہ ہوگا۔ کیونکہ خدا تعالےٰ ایک مسلم اور غیر مسلم میں تمیز رکھتا ہے اور فرماتا ہے **قد افلح من زکھا**۔ لیکن وحی کو کشف نہیں پا سکتا یہ وحی کی ہی قدر ہے کہ خدا تعالےٰ اپنے ارادہ سے اس کے لئے ایک شخص کو انتخاب کرتا ہے۔ اور شرف مکالمہ بخشتا ہے اور ہر میدان میں اس کا حافظ و ناصر ہوتا ہے۔ اور صاحب وحی کے تعلقات دن بدن خدا سے قائم ہوتے اور بڑھتے جاتی ہیں۔ اور ایمان میں غیر معمولی ترقی روز مشاہدہ کرتا ہے۔

مذکورہ بالا تقریر کے مطالعہ سے ناظرین کو معلوم ہو سکتا ہے کہ حضرت امام الزمان علیہ السلام کے بابرکت وجود سے کیسے کیسے مغالطے اور غلطیں ہم لوگوں کی دور ہو رہی ہیں۔ یہ خدا کا فضل اور احسان ہے بہت سے ایسے لوگ ہیں کہ جنہوں نے صرف کشفی حالت کے حاصل ہو جانیکو کمال الٰہیات کا قرار دیا ہے۔ اور بعض ایسے لوگوں کو لوگوں نے ولی اور مقرب الٰہی جانکر اپنا ہادی بنا لیا ہوا ہے حالانکہ اس تقریر سے یہ بات واضح ہے۔ کہ صاحب کشف ہونیکے لئے مطلق مذہب کی بھی ضرورت نہیں۔ اور آجکل امریکہ اور یورپ میں بہت سی ایسی سوسائیٹیاں موجود ہیں جو کہ اس میں مشق کر کے کمال حاصل کر رہی ہیں اور ان کو سپرچولسٹ کہتے ہیں۔ اسمیں شک نہیں کہ ایک طبقہ دنیا میں ایسا بھی موجود ہے جو کہ روح کا منکر اور اسکے کمالات کشفی سے انکاری تھا اور اب جبکہ خدا تعالیٰ نے ہر ایک حقیقت کو کھولنے کا ارادہ فرمایا ہے خود ان منکروں میں ایسے لوگ پیدا ہوئے جو کہ اسکے قائل ہو کر دوسروں کو روح کے وجود اور اسکے خواص سنوار رہے ہیں۔ .... اور وہ لوگ غلطی پر ہیں جو کشف قبور وغیرہ کے شعبدات دیکھکر کسی کے ہاتھ پر فروخت ہو جاتے ہیں۔

ہماری جماعت پر یہ خدا کا فضل ہے کہ ان کے خادم قادیان میں بیٹھے ہوئے انکی خاطر کیسی کیسی نعمائے الٰہی کو محفوظ کر کے ان تک پہنچاتے ہیں اور امید ہے کہ وہ ان ذرائع تبلیغ (اخبار) کے قیام میں بذریعہ اشاعت اور مالی اعانت کے کوئی پہلو امداد کا اٹھا نہ رکھینگے اخبار کی اشاعت کی طرف خاص توجہ کی ضرورت ہے۔ (ایڈیٹر)

• کجواب استفسار محمد عبداللہ خان صاحب پٹیالہ۔ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب احمدی اسسٹنٹ سرجن بمقام پنڈی گھیب ضلع راولپنڈی میں مقیم ہیں۔

الرحمٰن

بسم اللہ — خطبہ عید الضحیٰ — الرحیم

جو کہ ۱۶ فروری ۱۹۰۵ء کو مولوی نور الدین صاحب نے مسجد اقصےٰ مین پڑھا۔

اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشھد ان محمدا عبدہ و رسولہ۔

ومن یرغب عن ملة ابراھیم الا من سفہ نفسہ ولقد اصطفینٰہ فی الدنیا وانہ فی الآخرة لمن الصالحین۔ اذ قال لہ ربہ اسلم۔ قال اسلمت لرب العالمین۔ ووصی بھا ابراھیم بنیہ ویعقوب یا بنی ان اللہ اصطفیٰ لکم الدین فلا تموتن الا وانتم مسلمون ۵ پ ۱ ع ۱۶

یہ ایک موقعہ ہے۔ مسلمانون کے اجتماع کا اور اس طرح کا موقعہ سال مین صرف دو دفعہ ہی آیا کرتا ہے۔ ایک تو یہی ہے۔ اور دوسرا اس وقت ہوا کرتا ہے۔ جبکہ لوگ رمضان شریف کے روزون سے فارغ ہو کر ان انوار اور برکات سے متمتع ہو جاتے ہیں۔ جو کہ اللہ تعالےٰ نے اس مبارک ماہ میں رکھے ہین۔ اس کا نام عید الفطر ہے۔ اُس مین خوشی کا موقعہ یہ ہے کہ اس ماہ مین تقویٰ کے مراتب طے کرنے کا۔ اور قرب الٰہی کے حاصل کرنے کا۔ پھر سحری کے وقت بذریعہ نوافل اور دعاؤن کے خدا کے فضل کو طلب کرنے کا موقعہ ملتا ہے اس لئے اس خوشی مین لوگ صدقہ فطر کے ذریعہ غریب لوگون کو خوش کیا کرتے ہین۔

اللہ تعالےٰ نے اہل اسلام کے اجتماع کے مختلف اوقات مقرر کئے ہین۔ جن میں وہ باہمی میل میلاپ سے اللہ تعالیٰ کے فضلون کو حاصل کر سکتے ہین۔ ہر ایک محلہ کی مسجد مین اس محلہ کے آدمی پانچ وقت جمع ہوتے ہین۔ پھر ہر ہفتہ مین جمعہ کے روز شہر کے آدمی ملکر شہر کی کسی بڑی مسجد مین اس اجتماع کو قایم کرتے ہین۔ پھر یہ عیدون کے ایام ہین۔ ان مین علاوہ شہر کے باہر کے آدمی بھی آجاتے ہین جیسے کہ اس وقت بھی بعض دوست مختلف امصار سے یہان آئے ہوئے ہین۔ چونکہ آج کی تقریب کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے فعل سے ایک خاص مناسبت ہے۔ اس لئے مین نے ان آیات کو پڑھا ہے۔ جن مین حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ذکر ہے۔ حضرت ابراہیم ؑ ایک ایسا انسان گذرا ہے کہ جس نے اللہ تعالےٰ کے ساتھ تعلقات پیدا کرنے کی وجہ

سے اپنی قوم اور قریبی اور بعیدی رشتہ داری کے تعلقات کی پرواہ نہ کی تھی۔ اور اپنے اَبْ یعنے چچا سے بھی باوجود اس کے کہ ان کے تعلقات اس سے بہت تھے۔ مباحثہ کیا تا کہ بد رسوم کا استیصال ہو۔ اس مقام پر اَبْ کے معنوں مین محققین کا اختلاف ہے۔ لیکن میرے نزدیک اس کے معنے اس جگہ حقیقی باپ کے ہرگز نہین ہین۔ ایسے ہی ابراہیم علیہ السلام نے بادشاہ وقت سے بھی مقابلہ کیا۔ اور یہ سب کچھ اللہ تعالےٰ کی عظمت کے قایم کرنے کے لئے کیا گیا تھا۔ اس مباحثہ میں احیاء اور امانت کی بھی ایک بحث ہے۔ جہاں ابراہیم علیہ السلام کا قول ربی الذی یحیی ویمیت۔ درج ہے۔ اور جو کہ توحید باریتعالےٰ کے متعلق ایک عجیب فقرہ ہے۔ جس کو ہمارے زمانہ سے بڑا تعلق ہے۔ کیونکہ اگر حضرت مسیح علیہ السلام نے بھی مردہ زندہ کئے تھے۔ تو پھر ابراہیم علیہ السلام کا یہ استدلال کوئی قابل وقعت شے نہین ہو سکتا۔ اور ان کا یہ کام اور کلام سب خاک مین ملجاتا ہے۔ ہان ایک معنے کے رو سے انبیا بھی احیاء کرتے ہین۔ مگر چونکہ اللہ تعالیٰ لیس کمثلہ شے ہے۔ اس لئے اس کا احیاء بھی لیس کمثلہ شے ہی ہوگی۔ اور انبیاء کا احیاء اس سے کوئی لگانہ کھاویگا یہ بالکل سچ ہے۔ کہ احیاء موتے صرف رب کا ہی کام ہے اور وہ بھی کسی اور عالم مین انبیاء کے احیاء کے یہ معنے ہین کہ بعض شریر لوگ جو کہ ان کی پاکیزہ مجالس میں آتے رہتے ہین۔ اور ان مین سے بعض اپنی کسی فطری سعادت کی وجہ سے جو کہ ان کے نطفہ میں آئی ہوتی ہے۔ ہدایت پا جاتے ہین۔ ان کے کفر اور فسق کی حالت کا نام موت ہوتا ہے۔ اور ہدایت پا جانے کو احیاء سے تعبیر کرتے ہین۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے عمل درآمد اور ان کی تعلیم کا خلاصہ قرآن شریف نے ان آیات مین بیان فرمایا ہے۔ کہ جب اس کے رب نے اسے کہا۔ اسلم کہ تو فرمانبردار ہوجا۔ تو ابراہیم نے کوئی سوال کسی قسم کا نہین کیا۔ اور نہ کوئی کیفیت دریافت کی۔ کہ مین کس امر مین فرمان برادری اختیار کرون بلکہ ہر ایک امر کے لئے خواہ وہ کسی رنگ مین دیا جاوے اپنی گردن کو آگے رکھدیا۔ اور جواب مین کہا۔ کہ اسلمت لرب العالمین۔ یعنے میں تو رب العالمین کا تابعدار ہو چکا۔ ابراہیم علیہ السلام کی یہی فرمان برداری اپنے رب کے لئے تھی۔ جس نے اسے خدا کی نظرون مین برگزیدہ بنادیا۔ وہ لوگ جو کہ ابراہیم کا دین یعنے ہر طرح اپنے آپ کو خدا کے سپرد کر دینا اختیار نہین کرتے غلطی کرتے ہیں۔ اور اس لئے اللہ تعالےٰ ان کو سفیہ قرار دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ ہم نے اُسے دنیا مین بھی برگزیدہ کیا پس وہ لوگ جو کہ دنیا مین ترقی کرنا چاہتے ہین۔ وہ غور کرین۔ کہ خدا

کی فرمان برداری سے وہ ابراہیمی مراتب حاصل کر سکتے ہین ہر ایک قسم کی عزت ابراہیم علیہ السلام کو حاصل ہے۔ اور یہ سب کچھ اسلمت کا نتیجہ ہے۔

ووصی بھا ابراھیم بنیہ۔ ابراہیم علیہ السلام نے اولاد کو بھی یہی سکھلایا۔ کہ جب اللہ تعالےٰ کے حکم سے تب تب ہی تم اس کی اطاعت کرتے رہنا۔ وہ لوگ جو کہ اللہ تعالےٰ کے کلام کے منکر ہین۔ اور اُن کا یہ خیال ہے۔ کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے کرنا تھا۔ وہ کر چکا۔ اس مقام پر سوچین۔ کہ اگر یہ سلسلہ بند ہو چکا تھا۔ اور ابراہیم علیہ السلام کے بعد اور کوئی احکام ضرورة زمانہ کے لحاظ سے نازل نہ ہونے تھے۔ تو پھر اسلم کی آواز کی اطاعت کے لئے کیون ابراہیم نے اولاد کو تاکید کی پھر صرف ابراہیم ہی نہین۔ بلکہ اس کا پوتا حضرت یعقوب بھی اپنی اولاد کو یہی حکم دیتا ہے۔ فلا تموتن الا وانتم مسلمون۔ کہ اے میری اولاد تمہارے لئے اللہ تعالےٰ نے یہ دین (ابراہیمی) پسند فرمایا ہے۔ کہ تم ہر وقت خدا کی فرمان برداری میں رہو۔ حتےٰ کہ تمہاری موت بھی اسی فرمان برادری مین ہو۔ یہ فرمان برداری جو کہ ہر ایک کامیابی اور ترقی کا چشمہ ہے۔ انسان اس سے کس طرح محروم رہ جاتا ہے۔ اس کا باعث قرآن شریف مین تواریخی واقعات پر نظر کرنے سے معلوم ہوتا ہے پہلا نافرمان جس کی تاریخ ہمین معلوم ہے ابلیس ہے۔ وہ کیون نافرمان بن گیا۔ اس کی وجہ بھی قرآن شریف نے بتلائی ہے۔ کہ اس نے ابیٰ و استکبر کیا۔ یعنے اس میں انکار اور تکبر تھا۔ جس کی وجہ سے وہ اسلم کی تعمیل نہ کر سکا۔ اس وقت بھی بہت لوگ ہین۔ کہ اسی ابیٰ اور استکبار کی وجہ سے اسلم کی تعمیل سے محروم ہین۔ کسی کو عقل پر تکبر ہے۔ کسی کو علم پر کسی کو اپنے بزرگوں پر جو کہ ان کے نقصان کا باعث ہو رہا ہے اور جب کبھی خدا کے مامور آتے رہتے ہین۔ یہی ابیٰ اور تکبر ان کی محرومی کا ذریعہ ہوتے رہتے ہین۔ انسان جب ایک دفعہ منہ سے انکار کر بیٹھتا ہے۔ تو پھر اُسے دوبارہ ماننا مشکل ہو جاتا ہے۔ اور لوگوں سے شرم کی وجہ سے وہ اپنی ہٹ پر قایم رہنا پسند کرتا ہے۔ اس کا نتیجہ پھر کھلم کھلا انکار اور آخر کار وکان من الکٰفرین کا مصداق بننا پڑتا ہے۔

چونکہ مامورین الٰہی کا سلسلہ برابر رہنا تھا۔ اور زمانہ کی ضرورتون کے موافق اپنی قدیم سنت کے لحاظ سے خدا نے نبی اور رسول مبعوث کرنے تھے۔ اس لئے قرآن شریف کے اول رکوع میں ہی تعلیم دی ہے۔ کہ انسان کو انکار کا پہلو حتی الوسع اختیار ہی نہ کرنا چاہیئے۔ قرآن شریف کے اول رکوع مین ہی اس کا ذکر ہے۔ ان الذین کفروا سواء علیھم ءانذرتھم ام لم تنذرھم لا یومنون۔ چونکہ وہ لوگ اول انکار کر چکے تھے۔ اس لئے سخن پروری کے خیال سے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلسون مین م

ادر آپکی باتون پر غور کرنے دیا ادر انھون نے آپ کے انذار اور عدم انذار کو برابر جانا۔ اس کا نتیجہ کیا ہوا۔ لا یومنون۔ یعنی ہمیشہ کے لئے ایمان جیسی راحت اور سرور بخش نعمت سے محروم ہو گئے۔ یہ ایک خطرناک مرض

[illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مذاہب باطلہ و ملل کاذبہ کی ہلاکت کی ایک تدبیر

اس میں شک نہیں کہ بجز ذات باری تعالیٰ کے کوئی فرد و بشر یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ ہمیں کل یا آج سے دس برس بعد کیا کیا ضرورتیں اور حاجتیں پیش آوینگی۔ اور اس وقت ہماری قوم کے عالی ہمت بزرگوں کو ان کے سرانجام دہی کے لئے کیا کچھ کرنا ہوگا۔ مگر بہر حال رفتار روزگار اور صحیفہ قدرت پر نظر کرنے سے اتنا تو قیاساً معلوم ہوتا ہے۔ کہ آج کل جو احمدی نسل مدرسوں اور سکولوں میں تربیت اور تعلیم پا رہی ہے۔ انہی میں وہ بزرگ اور نیک نہاد عالم لوگ ہیں جو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے وارث ہونگے انشاء اللہ جن کی شان میں خالق ارض و سماء نے اپنے الہام اور کلام سے روز قیامت تک غلبہ اور سطوت مقدر کر رکھا ہے۔ جس کی تشریح بالفعل میں بعض وجوہات سے نہیں کر سکتا۔ گو یہ نسل آج کل ہلال کی طرح انکھیں پھاڑ پھاڑ کر بصد شکل نظر آتی ہے۔ مگر آخر کار ہر ایک ہلال بدر کے کمال کو فائز ہوتا ہے جیسے بچہ جوان ہوتا ہے۔ واضح ہو۔ کہ جب میں اپنی اور بعض افراد کی کمزوریوں کو دیکھتا ہوں۔ اور بالمقابل مخالفین (آریوں) کی درندگی اور ملحدانہ تعلیم اور پر از تزویر و تدلیس تحریروں کو پڑھتا ہوں۔ تو اپنی قوم کے فقدان اسباب ظاہری پر مایوسانہ آہ بھر کر رہ جاتا ہوں۔ دل میں طرح طرح کے خیالات گذرتے ہیں۔ مگر ساتھ ہی حضرت اقدس حجۃ اللہ کی سرپرستی اور نیم شبی دعاؤں کو قوم کا نگران پاتا ہوں۔ صدقہ اس کے جس کے سر پر ہم لوگ ننھے بچے کی طرح ہر فتنہ و شرارت سے محفوظ رہ کر زندگی بسر کرتے ہیں۔ اور حضرت اقدس ہمارے واسطے ہموم و غموم کے لئے ڈھال ہیں۔ اور ہمارا ہر ایک ناز و نعمت انہی کے سہارے پر ہے مگر آخر کار ایک دن ہمیں اپنی ٹانگوں پر کھڑا ہونا پڑیگا۔ اور وہ دردناک دن جس کے تصور سے ہی آج ہمارے بدن پر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ضرور ہم پر آنیوالا ہے۔ جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم پر بوقت رحلت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم مصائب اور ہموم اور غموم سے آسمان دھواں دھار ہو گیا تھا۔ سو بھائیو۔ فکر کرو۔ فکر کرو۔ اور وہ کرو جو کل آپ لوگوں کے کام آوے۔ میں حیران ہوں۔ کہ جس صورۃ میں آریوں کا گروہ ریاست پنجاب میں نہایت دلیک تاویلوں سے (مثلاً اگنی آگ کو بھی کہتے ہیں .... اور پرمیشور کو بھی کہتے ہیں۔ کیونکہ وہ آگ کی طرح چمکتا ہے اور عورت کے تیسرے یوگی خصم کو بھی کہتے ہیں کیونکہ اس میں حرارت زیادہ ہوتی ہے۔ اور اگنی دیوتا کو بھی کہتے ہیں۔ کیونکہ دیوتا آگ کی طرح چمکدار ہوتا ہے۔ ستیارتھ پرکاش باب ۴) ایک قوم کو .... کی طرح برانگیختہ کر کے اسلام پر مسلط کر گیا پھر جب آج کل صدہا فتن اور مفاسد نئے سے نئے بہروپ میں نمودار ہوتے ہیں۔ تو آئندہ نسلوں کو ان مفاسد اور موجودہ ملحد ذریت کی فطری شیطنت کو فرو کرنے کے لئے کس قدر عقد ہمت علو ہمتی اور حوصلہ درکار ہے۔ .... قصہ کوتاہ ان امور کو مد نظر رکھکر حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تعلیم الاسلام سکول قادیان کی بنیاد ڈالی اور احمدی اصحاب کے بچوں کے لئے ہر دو دینی اور دنیوی تعلیم کا اہتمام کیا۔ تاکہ آنے والی احمدی نسلیں جو دنیا میں بطور نمک کے ہیں۔ حضور پرنور کے زیر سایہ عاطفت رہ کر مذاہب باطلہ اور ملل کاذبہ کی ہلاکت کے لئے براہین قاطعہ اور حجج ساطعہ اور روحانی آوزاروں سے لیس ہو کر باہر نکلیں۔ کہ کفر ان کے سامنے اپنی تمام منحوسانہ زیب و زینت کے لباس اور فن و فریب کی صف کو لپیٹ دے .... مجھے خوب یاد ہے۔ کہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا۔ کہ جو لوگ ہمارے سکول کو ترک کر کے بیرونجات کے سکولوں میں اپنی اولاد کو تعلیم دلاتے ہیں۔ وہ درحقیقت اپنی اولاد کو اپنے ہاتھوں سے ذبح کرتے ہیں۔ اصل میں حق بھی یہی ہے۔ کیونکہ تجربۃً یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ بیرونجات میں لڑکے انگریزی تعلیم پا کر استادوں اور کلاس فیلوں کے خیالات اور عادات اور رسومات کے اس قدر پابند ہو جاتے ہیں۔ کہ اس کا عشر عشیر بھی اپنے والدین کے خیالات کا اقتباس نہیں کرتے۔ اور جو وہ کرانا چاہتے ہیں۔ نہیں کرتے۔ اور نہ وہ احمدی والدین کے مرضیات کو پورا کیونکر اور کس طرح کریں۔ جب بچپن ہی سے لے کر عالم شباب تک باطل پرستوں کی زہر اور نجاست اور مردہ پرستوں کی دجالیت اور دہریت ان کے رگ و ریشہ اور تار و پود میں سرایت کر چکی ہے۔ علاوہ ازیں بچپن میں ایسی ایسی سیاہ کاریوں اور غلط کاریوں میں اپنا آپ برباد کر لیتے ہیں۔ کہ جوانی میں آ کر ان امور شنیعہ کے ارتکاب کے نتائج بد کو موت سے بدتر محسوس کرتے ہیں۔ گویا زندہ درگور ہوتے ہیں۔ اور اکثر اپنی ماؤں کے لاڈلے اور باپوں کی گودوں میں پرورش یافتہ تنگ آ کر بالآخر والدین کے اندوختہ کو کھا کر۔ اور ان امیدوں کو خاک میں ملا کر اور ان کا خون جگر پی کر بدبختی سے خودکشی کر لیتے ہیں۔ میں نے متواتر چند تجربہ کار اور ذی علم لوگوں سے معلوم کیا ہے۔ کہ اکثر لوگ بیرونجات کے سکولوں میں ۹۰ فیصدی لڑکے ایام طفولیت میں غلط کاریوں اور سیاہ کاریوں اور جلق اور اغلام وغیرہ ناگفتہ بہ افعال بد میں مبتلا ہو کر اپنے تئیں ہلاک کر ڈالتے ہیں اور رہا سہا جسم اشتہاری طبیبوں کے حوالہ کر دیتے ہیں۔ جن کے کشتے بدقسمت بیماروں کے کشتہ اجسام کو کشتہ کر ڈالتے ہیں (مفصل دیکھو رسالہ مفید الطالبین در بارہ امور کرنی و ناکردنی و ہدایات جو عنقریب ہدیہ ناظرین ہوگا۔)

قصہ کوتاہ مندرجہ بالا خطرات اور دجالی فتن و فریب کے تقاضات کو محسوس کر کے بہت سے بندگان خدا نے اپنی پیاری اولاد کو حسب الارشاد حضرت امام الزمان قادیان میں تعلیم دلانے کے لئے بھیج دیا ہے اور کچھ ان امور سے آشنا ہو کر اور زہریلی تعلیموں اور ناپاک کردار اور گفتار سے ڈر ڈر کر بھیج رہے ہیں۔ لیکن افسوس کا مقام ہے۔ کہ کثیر احباب نے مدرسہ کی مالی امداد میں حتے الامکان سعی بلیغ نہیں کی حالانکہ مدرسہ کی مالی حالت نہایت نازک اور قابل رحم ہے۔ اور سکول ریکگنائزڈ ہو گیا یعنے سرکاری معائنہ انسپکٹر کے نیچے آ گیا ہے۔ اور اکثر اشیاء مدرسہ از بس ضروری اور مطلوب ہیں۔ جن کے بغیر کوئی سکول سکول نہیں رہ سکتا۔ سو بھائیو! کیا یہ افسوسناک اور درد انگیز ماجرا نہیں۔ کہ مذاہب باطلہ و ملل کاذبہ تو سر توڑ کوششوں سے اور ان تھک محنتوں سے اسلام کی حقانیت اور آئندہ نسلوں کے خون کرنے کے لئے گوناگون اسباب اور جائز اور ناجائز وسائل کلی لادین اور باطل پرستی اور مردہ فروشی (عیسائیت) کے سرانجام کرنے میں مال و جان اور عزت و شرف اور لڑکیوں کے قربانیوں .... تک فرق نکریں۔ برادران صدہا گمراہیوں کے سرچشموں (مدارس مخالفین) کے بالمقابل ایک تریاقی سکول کی کشتی بھی عین منجدھار میں غرقاب ہوتی نظر آوے۔ اور کوئی دلچلا اس پر رحم نہ کھاوے۔ یہی ایک قوم ہے۔ جو دنیا میں نمک کی قائمقام ہے۔ اور اس کی نسل لاکھوں اور کروڑوں بنی نوع انسان کو بفضلہ غوث اور قطب زمانہ اور پروردگار کے الہام اور کلام سے مشرف کرنے اور کرانے کا آلہ ہے۔ اور یہی باغ ہے۔ جس کے پودے پورے نشو و نما پا کر دنیا کے فیض رساں ثابت ہوں گے۔ انشاء اللہ۔ اور ضرور ہوں گے۔ مگر اس وقت ہمیں ایک اعانت کی شمولیت سے ثواب دارین سے بہرہ ور ہونے کا ایک موقع ہاتھ آیا ہوا ہے۔ جو چند سال بعد ہرگز نصیب نہ ہوگا۔ تین لاکھ احمدی ہو اور ایک مدرسہ کا گذارہ محال نظر آوے۔ یہ امر محال نظر آتا ہے۔ پس جو کوئی اس مدرسہ پر رحم کرتا ہے۔ وہ اسلام پر رحم کرتا ہے۔ اور آئندہ نسلوں پر رحم کرتا ہے۔ اور سارے جہان پر احسان کرتا ہے۔ پس ہمت کرو۔ جو کام ہونے والے ہوتے ہیں۔ بہرصورت ہو کر ہی رہتے ہیں۔ چنانچہ بعض صحابہ رضی اللہ عنہم ایک ایک مٹھی جو کا چندہ دیا کرتے تھے۔ مگر آخرکار وہ کام ہو ہی گیا۔ مگر وہ بدقسمت رہ گیا۔ جس نے مٹھی بھر جو دینے سے دست کشی کی۔ چندہ تو درحقیقت ثواب دارین حاصل کرنے کے لئے ایک بہانہ محض ہوتا ہے۔ ورنہ خدا کے کام ہرگز نہیں رک سکتے۔ اور وہ کبھی رکے اور نہ رکیں گے۔ قادیان کا سکول خدا کے مقدس مسیح موعودؑ کے ہاتھوں کا لگایا ہوا پودا ہے۔ کیا یہ پودا خشک ہو جائیگا؟ کیا وہ ہر ایک خیر و برکت والا امر جس پر حضرت اقدس نے ہاتھ ڈالا ہے۔ اپنے انجام اور کمال کو نہیں پہنچا۔ جو یہ نہ پہنچیگا۔ اور مواطن کثیرہ میں خود خدا نے اسے مظفر و منصور نہیں کیا۔ ہاں ہر ایک حال میں تائید الٰہی شامل حال رہی ہے۔ اور اب بھی رہیگی۔ فی الحقیقت یہ سکول حفظ ما تقدم کے طور پر آپ لوگوں ہی کے ذریت کے واسطے

والے فتن اور مفاسد کا تریاق علاج ہے۔ پس اس کی مدد کرکے اس پر رحم کرو۔ کہ آپ پر رحم کیا جاوے۔ اور آپ کی اولاد پر ابر نیساں کی طرح رحمت الٰہی برسے۔ پس اے عالی ہمت بھائیو! نیکی میں سبقت کرنے والو۔ یہاں پر بھی عالی حوصلگی کو کام فرماؤ حضرت اقدسؑ کو آیندہ نسلوں کی اس قدر لگی ہوئی ہے۔ کہ خاص لنگر کے چندہ سے بھی قطع برید کرکے امداد مدرسہ فرض ٹھہرا دی ہے۔ پھر افسوس ہے۔ اس شخص پر جو لاؤ بالی سے کام لیتا ہے کہ حضرت اقدس کے ارشاد کو قریباً بھول ہی گیا ہے۔

بالآخر مختصر اً عرض ہے۔ کہ چندہ مدرسہ کا ادا کرنا ایک دینی اور اہم کام ہے۔ اسے برابر ماہ بماہ سرانجام دینا۔ اور دور و نزدیک احباب میں اس کی تحریک کرنا ہر ایک احمدی بھائی کا فرض منصبی ہے۔ گو مدرسہ میں بعض کمزوریاں ہیں اگر غور سے دیکھا جاوے۔ تو وہ بھی عدم توجگی احباب اور عدم مال واسباب سے وابستہ ہیں۔

البدر کے گذشتہ نمبر میں اخویم محمد افضل صاحب نے فتح مقدماتہ کی یادگار کا ذکر کرتے ہوئے علاوہ مالی امداد کے ناظرین کو اس طرف توجہ دلائی تھی۔ کہ وہ اپنے بچوں کو بجائے دوسرے مقامی مکاتب کے یہاں تعلیم کے لئے ارسال کریں۔ اس میں شک نہیں۔ کہ انکی رائے بھی قابل قدر ہے اور واقعی جب تک کہ ہماری جماعت کے لوگ اپنے نفسوں پر ظلم کرکے مدرسہ تعلیم الاسلام میں اپنے عزیز لخت جگروں کو ارسال نکریں گے۔ تب تک اس مدد کو پورا عروج حاصل نہو سکیگا اس لئے جن اصحاب کو اللہ تعالیٰ نے صاحب اولاد بنایا ہے۔ اور ان کی اولاد اس قابل ہو کہ وہ بورڈنگ میں رہ سکے ان کو چاہیئے کہ وہ ضرور یہاں داخل کرائیں ہر ایک طرح کی حفاظت اور نگرانی کا انتظام بخوبی کیا گیا ہے۔ ایک خاص ڈاکٹر بھی بورڈنگ میں موجود ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ احمدی احباب میری اس درخواست پر عملی توجہ فرماوینگے

ماسٹر عبد الرحمان مدرس مصنف اختیار الاسلام قادیان ضلع گورداسپور

ایک پرجوش احمدی کا مباحثہ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ مہربانی کرکے مندرجہ ذیل چند سطور کو اپنے اخبار البدر میں درج کرکے مشکور فرمادیں۔

ایک سچا واقعہ۔ بہت سی گفتگو کے بعد آریہ نے کہا

آریہ۔ جن کتابوں کا مرزا صاحب حوالہ دیتے ہیں میں ان کو نہیں مانتا ان کو وید کی کوئی شرتی پیش کرنی چاہیئے۔

خاکسار۔ ماننا یا نہ ماننا یہ آپ کی اختیاری بات ہے۔ مگر جن کتابوں میں آج سے ہزاروں برس پہلے لکھا ہے۔ کہ جب مسیح موعود آخری زمانہ میں آویگا۔ اس وقت لوگوں کا شریعت حقہ پر عمل ورآمد نہ ہوگا۔ اور پہاڑوں کو اڑا کر سڑکیں بنائے جانا۔ اونٹوں کا کام کسی اور نئی سواری سے لیا جانا۔ مختلف ممالک کے لوگوں کا باہم میل جول ہونا۔ دریاؤں کا خشک ہونا۔ کمینے لوگوں کا امیر اور صاحب حکومت ہونا کتابوں۔ اخباروں اور اشتہاروں کی کثرت سے اشاعت ہونی دشمن کشی رسم کا دور ہو جانا۔ جنگوں کے واسطے بڑے بڑے خطرناک سامانوں کا بنایا جانا۔ کبیرہ گناہوں کی کثرت ہونی۔ ربانی علماء کا فوت ہو جانا۔ ہر ایک مذہب میں جوش پیدا ہو جانا۔ لوگوں کا علوم میں ترقی کرنا۔ چاند اور سورج کو ماہ رمضان میں گرہن لگنا۔ صلیب پرستی کا عروج ہونا۔ ستارہ ذوالسنین کا نکلنا۔ حجاز کی آگ کا ظاہر ہونا۔ اسلام کا برائے نام ہونا۔ علم قرآن کا دنیا سے اٹھ جانا۔ مسجدوں میں خدا کے ذکر اذکار کی بجائے فحش باتوں کا ہونا۔ اس زمانہ تحریر کا بڑا زور ہونا۔ طاعون کا پڑنا۔ حج کا روکا جانا۔ اسلامی ملکوں میں کفر اور فسق و فجور کا پھیل جانا۔ یعنی شراب پینا۔ جوا کھیلنا۔ عورت سے عورت اور مرد سے مرد کا لواطت کرنا۔ بے رحمی اور بے حیائی کا بڑھ جانا۔ سود کھانا۔ رشوت لینا۔ رہزنی کرنا۔ غیبت کرنا۔ عیب جوئی کرنا۔ جھوٹی قسم کھانا۔ عورتوں کی تابعداری۔ اور ماں باپ کی نافرمانی کرنا۔ لوگوں کا حریص۔ دغاباز۔ اور بیہودہ گو ہونا۔ غرض ہر ایک قسم کے گناہ کا کثرت سے ہونا۔ دیکھو کتاب دانیال باب ۱۲۔ بائیبل اور خاص کر انجیل متی باب ۲۴۔ قرآن مجید۔ تفاسیر اور احادیث وغیرہ

اب آپ ہی بتلائیں کہ کیا ان کتابوں کے مصنف اور یہ کتابیں جھوٹی ہیں۔ جن کی پیشگوئیوں کو ہم نے اپنے سامنے پورا ہوتے ہوئے دیکھ لیا۔ وید بیچارا کس باغ کی مولی ہے۔ لا انتہا زمانہ گذر گیا کہ اس نے پرمیشر سے مکالمہ مخاطبہ کا دروازہ بند کر دیا۔ اور سب سکھیان و یا لوگ یا لو نیاکاری پرمیشور کو لنگڑا بنا دیا۔ بھائی صاحب اسمیں تو ایک بھی ایسی پیشگوئی نہیں۔ جو کہ آیندہ زمانہ کے لوگوں کی تقویت کا باعث ہو۔ اور ثبوت ہستی باریتعالے پر ایک دلیل ہو۔

آریہ۔ میں تو مرزا صاحب کے دعویٰ کو ایک معمولی بات سمجھا ہوا تھا اب آپ مجھے جانے کی اجازت دیویں۔ مگر گھر جا کر ضرور آپ کی باتوں پر غور کرونگا۔ میں ہٹ دھرمی نہیں ہوں۔ حق کو قبول کرنے کو ہر وقت طیار ہوں۔ مگر اس بات کی مجھے سمجھ نہیں آئی۔ کہ مسلمان مرزا صاحب کو کیوں برا کہتے ہیں۔

خاکسار۔ خدا کے ماموروں کی استہزا کرنی اور ان کو کاذب اور مفتری وغیرہ کہنا تو قدیم سے قانون قدرت ہے۔ اگر کوئی مسلمان قرآن شریف اور احادیث صحیحہ کے مطابق ہم سے فیصلہ کرنا چاہیئے تو آج فیصلہ ہو سکتا ہے۔ مسیح ناصری کا حلیہ اور ہے۔ اور آنے والے مسیح موعود کا حلیہ اور۔ جب وہ آئیگا۔ تو اس وقت سلطنت عادل ہوگی۔ اور امن کا زمانہ ہوگا۔ نہ جنگ اور جہاد کا۔ اور فارسی النسل ہوگا۔ اور اس کی پیشگوئی سے بعض دشمن اسلام ذلیل اور ہلاک ہوں گے۔ مثلاً دیانند سرستی۔ لیکھرام پشاوری۔ اندرمن مرادآبادی۔ عبد اللہ آتھم۔ غلام دستگیر قصوری۔ احمد بیگ۔ نذیر حسین دہلوی۔ کیا پیشگوئیوں کے مطابق ہلاک نہیں ہوئے۔ اور شیخ محمد حسین بٹالوی۔ عبد العزیز لدھانوی۔ عبد الحق غزنوی۔ پیر مہر علی شاہ گولڑوی اور دیگر مولوی صاحبان وغیرہ کی جو ذلت ہوئی۔ وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ اور جس شخص کو ان پیشگوئیوں کے سچا ہونے میں شک ہو اس کو اختیار ہے۔ کہ مقابلے میں اٹھے۔ اور زندہ خدا کا مشاہدہ کرے۔ گھر بیٹھے بھلانے عقل کے گھوڑے دوڑانے ٹھیک نہیں زیادہ نہیں تو مولوی غلام دستگیر کی طرح ہی فیصلہ کرلیں۔

آریہ۔ آپ نے تو مجھے حیران کردیا۔ دو تین دن تک پھر میں آپکی خدمت میں حاضر ہوں گا۔ اس وقت میرا جانا سخت ضروری ہے۔ آگے ہی دیر ہو گئی ہے۔

خاکسار۔ ہاں آپ جا سکتے ہیں۔ جو باتیں میں نے آپکی خدمتمیں عرض کی ہیں۔ ان پر ضرور غور کرنا۔ ایک دن کی بات ہے۔ کہ میں ابجد کے قاعدہ سے چند ایک باتوں پر غور کر رہا تھا۔ تو غلام احمد قادیانی کے اعداد ۱۳۰۰ نکلے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ احمدؐ سے ۱۳۰۰ سال بعد یعنی چودھویں صدی میں غلام احمد قادیان میں ہوگا۔ اور قادیان کا سابقہ نام ماجھی تھا۔ جب میں نے ماجھی کے اعداد کو جمع کیا تو وہ ۵۹ ہوئے اور مہدی کے بھی ۵۹ ہی ہوتے ہیں۔ اسی طرح جب میں نے ہند کے اعداد کو جمع کیا۔ تو وہ بھی ۵۹۔ پھر پنجاب کے بھی ۵۹ نکلے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ خاتم النبیین۔ افضل الرسلین کے ۱۳۰۰ سال بعد چودھویں صدی میں غلام احمد قادیان ہوگا۔ اور قادیان کا پہلا نام ماجھی ہوگا۔ جیسا کہ تواریخ سے ثابت ہے کہ حضرت مرزا صاحب کے آبا و اجداد پہلے پہل جب اس ملک میں آئے۔ تو انہوں نے اس گاؤں کا نام (قادیان) ماجھی رکھا تھا) اور وہ گاؤں ماجھی (ہند ملک پنجاب) میں ہوگا اور غلام احمد قادیانی مہدی ہوگا

اب غور کرو۔ کہ ایسی روشن دلیلوں کے ہوتے ہوئے بھی اگر کوئی نہ مانے۔ تو ہمارا کیا قصور ہے اور اس بدبخت کا کیا علاج

آریہ۔ بے شک آپکی یہ دلیل مجھے بھی بہت ہی پسند آئی ہے اس سے تو صاف ثابت ہوتا ہے۔ کہ غلام احمد ہندوستان میں ہوگا۔ اور ہند میں سے ملک پنجاب میں ہوگا۔ اور پنجاب میں سے قادیان میں ہوگا۔ اور وہ مہدی ہوگا۔ مہربانی کرکے مجھے بھی ابجد کے اعداد لکھا دیں۔ تاکہ میں اچھی طرح سے غور کرلوں۔

خاکسار۔ ہاں آپ لکھ لیں۔ مگر عجیب بات تو یہ ہے۔ کہ غلام احمد جس کے مثیل ہونے کا دعوے کرتے ہیں۔ اس کی قبر بھی پنجاب میں ہی ہے۔

ا ۱	ب ۲	ج ۳	د ۴	ہ ۵	و ۶	ز ۷	ح ۸
ط ۹	ی ۱۰	ک ۲۰	ل ۳۰	م ۴۰	ن ۵۰	س ۶۰	ع ۷۰
ف ۸۰	ص ۹۰	ق ۱۰۰	ر ۲۰۰	ش ۳۰۰	ت ۴۰۰	ث ۵۰۰	خ ۶۰۰
ذ ۷۰۰	ض ۸۰۰	ظ ۹۰۰	غ ۱۰۰۰				

الراقم محمد ظہیر الدین احمدی ولد مولوی محمد الدین صاحب گرداور ساکن اروپ متصل شہر گوجرانوالہ

درس قرآن سے کچھ

سورہ ھود رکوع نمبر ۶

ہم نے صرف مختصر نوٹ درس قرآن شریف سے درج کئے ہین۔ اگر آپ حقیقۃً ان سے مستفید ہونا چاہتے ہین۔ تو اول قران شریف کا وہی رکوع کھولکر مطالعہ کریئے۔ اور ان نوٹون سے مدد لیتے جایئے۔ جو اشکال اور شبہات پیش آوین ان سے بذریعہ خط اطلاع دیوین۔ کہ ان کا حل اخبار مین دیا جاوے

والی ثمود اخاھم صالحا قال یقوم اعبدوا اللہ مالکم من الٰہ غیرہ ... الخ | قوم ثمود کی آبادی جیسے کہ پیشتر اس سے اظہار کر چکے ہین۔ عدن سے لیکر یمن۔ حضرموت اور تہامہ تک تھی۔ یہ علاقہ دشمن کے بیرونی حملون سے بھی محفوظ تھا۔ کیونکہ مغرب کیطرف سمندر اور مشرق کی طرف لق و دق جنگل تھا۔ اس وقت ریل اور جہاز نہ تھے۔ کہ جس کے ذریعے سے انسان ان مشکل راہ گذرون پر قادر ہوتا اس لئے ثمود کی قوم بہت خوش حالی اور امن کی زندگی بسر کرتی تھی۔

میرا تجربہ اور خیال ہے۔ کہ جیسے افلاس کسی قوم کے لئے اسکی بدبختی کی علامت ہوتی ہے۔ کہ اس کا نشانہ ہوکر بعض اقوام رذیل پیشون اور جرائم کو اختیار کر لیتی ہے۔ جیسے کہ کیتی واروں کی قوم پنجاب مین ہے ایسے ہی بعض وقت خوش حالی کی زندگی اور امارت اور ریاست انسان کی بدبختی کی باعث ہوتی ہے۔ یہی بدبختی قوم ثمود کے لاحق حال تھی۔ اور وہ خدا کو بھول گئے تھے۔ انکی طرف اونہی مین کا ایک آدمی صالح بھیجا گیا کہ وہ انکو خدا کیطرف بلاوے۔ اور عذاب سے ڈراوے

انشاءکم | حضرت صالح نے انسان کو خلعت وجود کا دیا جانا۔ انعام بتلایا ہے۔ اور دراصل یہ بالکل ٹھیک ہے۔ دنیا کی ہر ایک شے ہمارے لئے اُسی وقت نعمت ہے۔ جبکہ ہمارا وجود ہے۔ اگر ہم ہی نہ ہو۔ تو یہ سب جہان اور حسین دلربا اور باغ بغیچہ۔ محل ماڑیان۔ دوست ثروت ہمین کیا کام آسکتی ہے۔ پس اول خلعت وجود کا عطا کیا جانا ایک انعام الٰہی ہے۔ کہ جس کو یاد کرکے انسان کی کو خدا کی اطاعت اور عبادۃ مین مصروف ہونا چاہیئے۔

من الارض | اس سے ظاہر ہے۔ کہ انسان کے جسم اور روح سب شئے کا نشو و نما زمین ہی سے ہے اور جو لوگ کہتے ہین۔ کہ انسانی روح آسمان سے گرتی ہے۔ غلط ہے۔ دوسری جگہ بھی اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ الم نجعل الارض کفاتا احیاء و امواتا۔ کہ ہم نے زمین میں ایک قوۃ جاذبہ رکھی ہے۔ کہ وہ ہر ایک شئے مردہ اور زندہ کو اپنی طرف کھینچ رہی ہے۔ اس سے بھی ظاہر ہے کہ انسان کا گہرا تعلق زمین ہی سے ہے۔ اور اسی میں وہ ہر ایک قسم کے نشو و نما حاصل کرتا ہے اور حضرۃ مسیح کے آسمان پر جانے کی یہ آیت تردید کرتی ہے

واستعمرکم فیہا | آسودہ حال تم کو آباد کیا۔

فاستغفروہ | جو فضل خداوندی شامل حال ہے اس کے مداومت کے لئے اللہ تعالےٰ سے حفاظت طلب کرو کہ تمہاری خطاؤن سے وہ تم سے دور نہ کر دیا جاوے

ثم توبوا الیہ | پھر جو راہ حفاظت کی وہ تم کو بتلاتا ہے اس پر عمل کرو۔ یعنے نیکی اختیار کرو

ان ربی قریب مجیب | چونکہ کامل طور پر محافظ وہی ہو سکتا ہے۔ جو ہمیشہ نزدیک ہو۔ اور ہر ایک آواز کو سنے۔ اور قبول کرے۔ اس لئے فرمایا۔ کہ جس رب کو مین پیش کرتا ہون۔ وہ قریب اور مجیب ہے

مرجوا | ہونہار جس پر بہت سی امیدین ہون صالح علیہ السلام اپنے اخلاق فاضلہ اور نیکی کے لئے قوم مین ممتاز تھے سب کی آنکھیں لگی ہوئی تھیں۔ کہ یہ ہم مین خوب نکلے گا۔ اس لئے کہا کہ ہماری امیدین تو تجھ پر بہت تھین۔ تو نے یہ کام کیا اختیار کیا۔

یہی خیال اور امید اہل مکہ کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے مین تھی۔

ناقۃ اللہ | حضرت صالح کی ایک اونٹنی تھی۔ آپ نے فرمایا کہ دیکھو۔ میرا اللہ اس کو میری صداقت کا نشان قرار دیتا ہے۔ کہ تم اسے کسی قسم کی تکلیف نہ دینا۔ ورنہ عذاب آجاویگا۔

ثلثۃ ایام | اس سے ظاہر ہے۔ کہ ماموریں بعض وقت عذاب کی میعاد اور وقت بتلا دیتے ہین۔ وہ لوگ جو حضرت اقدس پر اعتراض کرتے ہین۔ غور کرین

العزیز | ہندوستان کے ملک میں سچے علوم کی مٹی بھی پلید کی گئی ہے۔ کہ جو لفظ اعلیٰ معانی پر مشتمل تھے۔ ان کو ادنیٰ معانی پر محمول کیا ہے۔ انہیں مین سے یہ لفظ عزیز ہے۔ اس کے معنے غالب کے ہین اور اب ہندین چھوٹے پر جو کہ مغلوب ہوتا ہے۔ استعمال کرتے ہین۔ اگر کسی چھوٹے آدمی کو عزیزی کرکے لکھو تو خوش ہو جاوے اور اسے حقارت خیال کرے۔ ایسے ہی اسلام علیکم کو حقیر جانا گیا ہے۔

یغنوا | مغنے معنے سکونت سے نکلا ہے۔ رہنے کا مقام گویا وہان کبھی آباد ہی نہ ہوئے تھے۔ ۱۲

موتے کلام کرتے ہین

لوگ تعجب کرین گے۔ کہ موتے کس طرح کلام کر سکتے ہین۔ لیکن جب وہ اس بات پر غور کرین گے۔ کہ ہر ایک کی کلام اور فعل اس کے مطابق حال ہوتا ہے۔ تو ان کو یہ معمہ حل ہو جاویگا جس حال اور کیفیت میں مرنے لوگوں سے ملتے ہین۔ اسی حال اور کیفیت مین وہ لوگوں سے کلام بھی کرتے ہین۔ اور وہ کیفیت وحالت خواب اور کشف کی ہے۔ کتب تعبیر الرویا مین لکھا ہے اور عملی طور پر اس کی تصدیق بھی ہو چکی ہے۔ کہ مردہ اگر خواب مین کچھ کہہ جاوے۔ تو وہ اسی طرح ہوتا ہے۔ حضرت حکیم نورالدین صاحب کے درس مین بعض عبرت انگیز واقعات جو کہ آپکے چشم دید ہوتے ہین ذکر ہوا کرتے ہین۔ ان مین سے ایک یہ بھی ہے۔ کہ انسے موتے نے کلام کی ہے۔ چونکہ یہ کلام بعض لوگوں کو فائدہ بخش ہوگی اس لئے ہم انسے ذیل میں درج کرتے ہین

اول واقعہ میر حسن مرحوم کا ہے۔ جن کی ایک مثنوی عشقیہ مضامین مین تصنیف ہے۔ میر حسن نے ایک شخص کو خواب مین کہا۔ کہ میری اولاد کو کہو۔ کہ مثنوی کے جس قدر نسخہ جات مل سکین۔ وہ سب جلا دو۔ کیونکہ خلقت اُسے پڑھکر گمراہ ہو رہی ہے۔ اور ان کی گمراہی کی وجہ سے مجھے یہان عذاب دیا جاتا ہے۔ پس مصنف لوگ غور کرین اور تصنیف کے وقت خیال رکھین۔ کہ اس کا ثمرہ ان کو آخرت مین کیا ملے گا۔

دوسرا واقعہ یہ ہے۔ کہ خود حکیم صاحب موصوف نے ایک شخص کو خواب مین دیکھا۔ جو کہ مر گیا ہوا تھا۔ اور اُسے بیمار پایا۔ پوچھا۔ کہ تم تو مر گئے تھے۔ اور بیماری انسان کو موت سے اول اول ہوتی ہے۔ اب تمہارے بیمار ہونے کی کیا وجہ ہے۔ اس مردہ نے جواب دیا۔ کہ آپکا فرمانا بجا ہے۔ لیکن زندگی مین ایک لڑکی پر عاشق تھا۔ اور اس لڑکی کو میرے سامنے ... کیا ... اب اس عشق کی سزا مجھے بزنگ بیماری دیجاتی ہے۔ حضرت حکیم صاحب نے اس شہر کے ایک آدمی سے جو اس مردہ شخص کا رفیق تھا۔ اس عشق کا ذکر کیا۔ جسے سنکر وہ حیران ہو گیا۔ اور کہا۔ کہ صرف مرتے وقت اس نے عشق کا اظہار کیا تھا اور سوا خدا کے اور میرے اور یار ان عاشق معشوق کے اور کسی کو اس نسبت کا حال معلوم نہین۔ حکیم صاحب کو چونکہ اس لڑکی کا بالکل معلوم نہ تھی آخر بڑی تحقیقات کے یہ بات درست ثابت ہوئی۔ عاشق مومن جو اتبک کسی خاکی بت کے عشق کے مریض ہین۔ عبرت پکڑین۔ ٭ تیسرا واقعہ جو کہ سننے مین آیا ہے یہ ہے کہ قادیان کے نزدیک ایک گاؤن ننگل ہے۔ وہان ایک شخص کو منشی امام الدین خواب مین آیا اور کہا کہ نظام الدین سے کہہ دو۔ کہ مرزا غلام احمد حق پر ہے ۱۲

کان عرشه على الماء

عرش۔ عرش کی حقیقت اور ماہیت کے سمجھنے میں لوگوں کو اس لئے دھوکا لگتا ہے کہ بعض الفاظ کو جس طرح وہ مخلوق کے حق میں سمجھتے اور خیال کرتے ہیں۔ ویسے ہی خدا تعالیٰ کے لئے بھی خیال کرنے لگتے ہیں۔ اس کی اور بھی بہت سی مثالیں ہیں۔ مثلاً جب خدا کی نسبت اسکا سمیع اور بصیر ہونا مانا جاتا ہے تو بعض کا خیال صفات الٰہی کی ناواقفیت کیوجہ سے اسطرف منتقل ہو جاتا ہے کہ جیسے ہماری آنکھ ہے ویسی ہی خدا کی ہو گی اور چونکہ وہ بہت بڑا اور عظیم الشان وجود ہے۔ اسلئے اپنی وسعت نظر اور خیال کے لحاظ سے اپنی آنکھوں کی نسبت خدا کی آنکھ کو بہت بڑا اور روشن مان لیتا ہے۔ ایسے ہی کانوں اور ہاتھوں کی نسبت اس کے خیالات ہوتے ہیں در اصل یہ ایک بڑی غلطی ہے۔ کہ قرآن شریف میں بعض ایسے الفاظ کو دیکھکر جو کہ ایک طرف تو انسانوں پر استعمال ہوتے ہیں اور ایک طرف خدا تعالیٰ کی نسبت بھی بولے جاتے ہیں ان کے معانی اور مفہوم کے سمجھنے میں کوئی تمیز اور فرق نہیں کیا جاتا۔ یہی ایک ایسا دھوکہ ہے کہ جس کے باعث نوع انسان کا ایک بڑا حصہ اسوقت ضلالت اور غضب الٰہی کا نشانہ بنا ہوا ہے اور وہ لفظ احیا ہے۔ کہ ایک طرف تو خدا تعالیٰ کی صفت بھی ہے دوسری طرف انبیاء میں بھی اس کے وجود کی خبر قرآن شریف سے ملتی ہے پھر کلام الٰہی یعنے قرآن شریف میں بھی اس خاصہ احیا کا ہونا قرآن سے ثابت ہوتا ہے۔ پھر بعض اعمال کو بھی باعث احیا قرار دیا گیا ہے جیسے ولکم فی القصاص حیوٰۃ یا اولی الالباب ایسی حالت میں جب تک انسان غوض اور فکر سے کام نہ لے اور اللہ تعالیٰ کا خاص فضل اسکی دستگیری نہ کرے تو وہ کبھی ٹھوکر سے بچ نہیں سکتا لیکن جو لوگ راسخ فی العلم ہوتے ہیں اور خدا نے انکے ایمان اور عمل صالح کی وجہ سے ظلمتوں سے ان کو نجات دی ہوئی ہوتی ہے وہ جانتے ہیں کہ ہر ایک کی شان اور مرتبت کے لحاظ سے ان الفاظ کے معانی اور مفہوم الگ الگ ہوا کرتے ہیں اسی لفظ احیاء کو خدا کیطرف نسبت دینے اور پھر قرآن شریف اور رسول کریم اور قصاص کیطرف نسبت دینے میں۔ اگر ہم کوئی فرق بین نہ کریں گے تو ہمارا ایمان خدا تعالیٰ کی ذات پر مشکوک ہو جاویگا۔ اور بہر رنگ دیگر باوجود ایک خدا ماننے کے پھر ہمیں کئی خدا ماننے پڑیں گے جسکا نتیجہ سوائے ہلاکت اور ضلالت کے کچھ نہ ہوگا۔ پس جبکہ کلام الٰہی میں ایک ہی لفظ کا اطلاق مختلف مقامات پر ہو۔ اور خالق کی طرف بھی اسکی نسبت ہو۔ اور مختلف مخلوق کی طرف بھی وہ منسوب کیا جاتا ہو تو تقوے کا طریق اسمیں یہ ہے۔ کہ حفظ مراتب کو مدنظر رکھکر اسکے معنے کئے جاویں۔

اس جگہ یہ ایک سوال ضرور پیدا ہوتا ہے کہ جس حالت میں کہ الفاظ سے اس قسم کا مغالطہ لگتا ہے تو باریتعالیٰ نے کیوں ایسے الفاظ کو استعمال کیا۔ جو کہ لوگوں کی ضلالت کا موجب ہو سکتے تھے تو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ اس پیرایۂ کلام کے اختیار کرنے میں سراسر اسکی رحمت اور فضل خاص بندوں پر ہے۔ اور یہ نوع انسان کی اپنی غلطی ہے کہ وہ تدبر اور تفکر سے کام نہیں لیتا۔ اس کے اپنے کسی خویش و اقارب کی نسبت کوئی لفظ خلاف شان معنے اور مفہوم میں استعمال کیا جاوے تو وہ آگ بگولا ہو جاتا ہے تو کیا وجہ ہے کہ خود باریتعالیٰ کیطرف الفاظ کے ایسے معنے منسوب کرے جس سے اس کی ذات میں نقص اور کمزوری پائی جاوے یہ پیرایۂ کلام رحمت اسلئے ہے کہ اگر خدا تعالیٰ کی صفات کو ایسے الفاظ میں بیان کیا جاوے۔ جس کے مشابہ اور مناسب مخلوق میں نہوں۔ تو مخلوق اُسکے سمجھنے سے قاصر رہیگی کیونکہ انسان میں ایک خاصہ ہے کہ وہ صرف انہی باتوں کو سمجھ اور انہی اشیاء کو ادراک کر سکتا ہے۔ جو اس کے اپنے نفس میں موجود ہوں یا وہ صفات اسکو اسوقت حاصل ہوں۔ مثلاً ایک مادرزاد اندھا بصیر ہونے کی ماہیت کو کسی طور سے بھی نہیں سمجھ سکتا لیکن جس کی آنکھیں ہیں وہ خدا تعالیٰ کے بصیر ہونے پر جو ایمان رکھیگا اسمیں اور اس مادرزاد اندھے کے ایمان میں ایک ایسا فرق ہوگا جس کی نسبت کیلئے کوئی لفظ ملنا محال ہے اس کا باعث صرف یہی ہے۔ کہ وہ بصیرت کے کنہ اور حقیقت سے جو کہ ایک بینا کو حاصل ہے بالکل ناواقف ہے پس خدا تعالیٰ نے اپنے بڑے رحم اور فضل سے اپنے بندوں سے ایسا طرز کلام اختیار کیا جس سے وہ اسکی صفات کو ایک گونہ سمجھ سکیں اور پھر جب بندہ اسکی طرف رجوع کرے تو وہ رفتہ رفتہ ان کی اصلیت اور حقیقت کو ان پر کھولتا جاوے۔ اور یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف اور احادیث میں بعض ایسی کلام ہوئی ہے جس سے صرف انسان کو ایک نتیجہ سمجھانا مقصود ہوتا ہے اور ان الفاظ کے ظاہری مفہوم سے خدا تعالیٰ کی ذات بکلی پاک ہوتی ہے اسی سبیل کی ایک حدیث ہے کہ مومن کا دل خدا تعالیٰ کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ہوتا ہے اب ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ کی انگلیاں تو نہیں ہیں اور نہ انکی تعداد ہے اور نہ وہ ہماری جیسی ہیں بلکہ یہ ایک استعارہ ہے کہ جس سے تصرف الٰہی جتلانا مقصود ہے کہ فلاں بات یا کام ہماری چٹکی میں ہے جب اور جسطرح چاہیں کر دیں۔

اسقدر بیان کے بعد جس سے میری مراد یہ امر ناظرین کے ذہن نشین کرنا ہے کہ جب بعض الفاظ خالق اور مخلوق کی نسبت مشترکہ استعمال ہوں تو مومن کی شان یہ ہونی چاہئے۔ کہ باریتعالیٰ کی دیگر صفات حسنہ کو مدنظر رکھکر اُن کے معانی اور مفہوم کو خدا کیطرف نسبت دے۔ اس لئے خدا تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى کہ صرف وہی الفاظ (اسم) خدا کیطرف منسوب ہو سکتے ہیں جو خوبیوں سے بھری ہوئی ہوں اور جن سے کوئی نقص اور کمزوری باریتعالیٰ میں ظاہر نہ ہوتی ہو اس اصول کو مدنظر رکھتے ہوئے جب ہم عرش کی بحث کریں گے تو ہمیں اس کے معنے سمجھنے میں کسی قسم کے شکوک اور شبہات پیش نہ آوینگے

قرآن شریف سے ثابت ہے کہ لفظ عرش ذات باریتعالیٰ کے ساتھ بھی استعمال ہوا ہے اور اس کے سوائے دوسروں پر بھی مثلاً پ ۱۹ میں جب ہدہد نام ایک رکن دربار سے حضرت سلیمان علیہ السلام نے اسکی غیر حاضری کی وجہ دریافت کی تو رفع الوقتی کیلئے اس نے حضرت سلیمان کے آگے ایک معذرت بیان کی اور ایک ایسی بات کیطرف آپ کو توجہ دلائی ہے جس سے حضرت سلیمان کا وہ سارا غصہ فرو ہو گیا ہدہد نے ایک بادشاہ عورت پرستار سورج کا ذکر کیا۔ اور اسکی سلطنت کی شوکت کے اظہار کیلئے اس کے تخت کا تذکرہ بھی کیا اور کہا وَلَهَا عَرْشٌ عَظِيْمٌ اور دوسرے مقام پر حضرت یوسف علیہ السلام کے والد حضرت یعقوب علیہ السلام جب مصر تشریف لائے تو تعظیم کے طور پر یوسف علیہ السلام نے اُن کو تخت پر جگہ دی جیسے کہ لکھا ہے وَرَفَعَ اَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ ان دو مقاموں پر جہاں لفظ عرش کا استعمال ہے یہ بھی در اصل اسکی حقیقت پر ایک روشنی ڈالتا ہے کیونکہ سلیمانی دربار کا رکن اعلیٰ ہدہد جب بلقیس کی خبر دیتا ہے تو اُسکی سلطنت کی شان و شوکت کو بیان کرتے ہوئے اور چیزوں کی تفصیل مثل فوج و لشکر۔ گھوڑے و اسلاح کی نہیں دیتا۔ بلکہ اسکی شان و عظمت کے اظہار کیلئے اس کے عرش کا ذکر کرتا ہے اور کہتا ہے وَلَهَا عَرْشٌ عَظِيْمٌ ایسے ہی یوسف علیہ السلام جو کہ ایک نبی ہونے کی حیثیت سے والدین کے حقوق کو خوب کما حقہ شناخت کرنے اور نبھانے والے تھے جب اپنے باپ سے ملاقات کرتے ہیں تو تعظیم کیلئے ان کو عرش (تخت) پر جگہ دیتے ہیں۔ اور چونکہ یوسف علیہ السلام بھی خلعت خسروانہ زیب تن کئے ہوئے تھے۔ اور آپکو شاہانہ اختیارات حاصل تھے۔ اسلئے ان کی شان کے لحاظ سے بھی لفظ عرش کو ایک خاص مناسبت ثابت ہوتی ہے ان دو موقعوں پر جہاں کہ لفظ عرش کا مخلوق کیساتھ استعمال ہوا ہے۔ غور کرنے سے لفظ عرش کی حقیقت اور بھی کھلتی ہے اور امید ہے کہ ناظرین بھی اس پر توجہ کریں گے۔ ہمارے بیان مذکورہ بالا سے ظاہر ہے کہ لفظ عرش کسی سلطنت کے رعب۔ اقتدار۔ اور جلال کے اظہار کیلئے مجموعی طور پر استعارہ کے رنگ میں استعمال ہوتا ہے اور یہ ایسی اصطلاح ہے کہ زمانہ حال میں بھی برتی جاتی ہے۔ تخت پر بیٹھنے سے مراد زمام سلطنت کو ہاتھ میں پورے طور پر لیکر حکم احکام نافذ کرنے کے ہوا کرتے ہیں۔ مثلاً جب کہا جاتا ہے۔ کہ انگلینڈ کے تخت پر اسوقت کون شخص ہے۔ تو قائل کی یہ مراد ہرگز نہیں ہوتی۔ کہ صاحب تخت اسوقت بھی وہاں پر بیٹھا ہوا ہے۔ بلکہ اُس کی یہی مراد ہوتی ہے۔ بادشاہ کون ہے اور راج کس کا ہے اور ہم اسوقت کس کی رعیت ہیں تو اس کا جواب یہ دیا جاتا ہے۔ کہ اسوقت انگلینڈ کے تخت پر ملک معظم جناب ایڈورڈ ہفتم رونق افروز ہیں۔ پس اب ظاہر ہے کہ عرش کے لفظ کو سلاطین اور اُن کے اقتدار اور اثر اور رعب و داب سے ایک خاص مناسبت ہے۔ اور جب یہ بات سمجھ میں آگئی۔ تو اب اس امر کا سمجھنا کہ خدا کے عرش سے قرآن شریف کا کیا مطلب ہے۔ بہت ہی آسان ہے..... باقی آئندہ

البدر کی قومی خدمت

آج تک البدر نے اپنی پیاری قوم کی جو خدمت کی ہے وہ اظہر من الشمس ہے۔ اور آئندہ اپنے تئیں زیادہ مفید ثابت کرنے کے لئے جس قدر جوش رکھتا ہے۔ وہ ابین من الامس ہے۔ مگر اس نونہال بوستان احمدی کے لئے آبیاری زرکی از حد ضرورت ہے۔ جس کے لئے قوم کے دریا دلوں کی جود اور کرم بحر سخاسیوں نہایت سخت ضرورت ہے۔ پھر اس کے پھلنے پھولنے میں ذرا بھی شک نہیں۔ جبکہ باغبان گلشن ہستی کا فضل بھی اس کے شامل حال ہو۔ اگر اس میں کچھ نقص ہیں۔ تو یہ بھی ہماری کم توجہی کے نشان ہیں۔ ورنہ ایک قومی اخبار اور قرضہ سے زیر باری کی شکایت۔ اس کے صاحب الکریم کی نیت میں تو کچھ فتور اور ہمت میں کوئی قصور معلوم نہیں ہوتا۔ کیونکہ ہم نے جنوری ہی سے دیکھ لیا ہے۔ کہ نہ صرف فیصلہ انگریزی چھپوا کر سب سے پہلے تقسیم کیا۔ بلکہ کتاب مفت دینے کا عزم بالجزم بھی کر لیا ہے۔ اگر سب خریداروں نے قیمت دیدی تو مہینے میں چار بلکہ پانچ بار شایع کرنے پر بھی اپنے افضل ... وار ... مضامین۔ سوال کی ترتیب و اصلاح ... بالکل ہمارے اختیار میں ہے۔ میرٹھ کے ... اعتراضات کا جواب دینے کی خوب تجویز پیش کی۔ مگر میں اس سے پہلے کئی دفعہ محترم ایڈیٹر کو بذریعہ خط کے طور پر بلکہ زبانی بھی توجہ دلا چکا ہوں۔

اصل میں ہماری قومی ضرورتیں اتنی ہیں۔ اور ان کے اتنے شعبے ہیں۔ کہ اگر الحکم والبدر دو نواس کام کو آپس میں تقسیم کرلیں۔ تو بڑی مشکل سے اس کو پورا کر سکیں۔ بلکہ تیسرے اخبار کی ضرورت ہے ہاں اگر ہر ایک اپنے تئیں تمام ضرورتوں پر حاوی بنانے کا مدعی ہو تو میرے خیال میں سب کام ادھورے رہیں گے۔ سوالات کی بھی کئی قسمیں ہیں

(۱) مختلف اخباروں میں جو غلط فہمیاں پھیلائی جاتی ہیں انکی تردید مگر بلا ناغہ (۲) مختلف اخباروں میں جو اعتراضات اس سلسلے کی نسبت چھپتے ہیں (۳) ان خاص خاص ضمیموں اور رسالوں کا جواب جو صرف احمدی فرقے کی تردید میں نکلتے ہیں (۴) مختلف مخالفوں (ہندو۔ مسلم۔ عیسائی۔ وغیرہ ہم) کے اعتراضوں کا جواب جو احمدیوں کی معرفت اخبار کے دفتر میں پہنچیں یا خود احمدیوں کے اپنے شکوک جو ان کے دل میں آئیں۔ کئی احمدی حضرت صاحب کو مسیح موعود یقین کرتے ہیں۔ اور وہ ایسا کرنے پر کسی خاص دلیل یا نشان سے مجبور ہیں۔ مگر دل میں ابھی کئی شبہات اٹھتے ہیں۔ جن کو رفع کرنا چاہتے ہیں۔ یا ایسے شبہات جو کسی مخالف کی کتاب پڑھنے یا وعظ و تقریر سننے سے پڑ جائیں یہ حصہ بہت ہی ضروری ہے (۵) مختلف مسائل کی نسبت احمدیوں کے استفسار۔ نماز۔ روزہ۔ زکاۃ۔ و دیگر تقریبات غمی و شادی جو پیش آئیں۔ ان کے بارے میں سوالات اور ان کے جواب۔ مثلاً پچھلے دنوں امام علیہ السلام نے عید الفطر کا چاند نہیں دیکھا۔ مگر عید اسی دن کی جس دن ہم نے چاند دیکھکر کی اور آپ نے رمضان کا روزہ ایک دن اول کا (ایک شہادت سے) قرار دیا۔ اب اس روزے کی قضا ہم پر لازم آتی ہے یا نہیں۔ (۶) اگر خبروں کا حصہ بھی ہوتا۔ کہ اگر کسی اور اخبار کے دیکھنے کی ضرورت نہ رہے۔ تو کچھ حرج نہیں۔ (۸) طبی حصہ بھی چاہیئے غرض ... کئی شعبے ہیں۔ اور سبھی ضروری۔ میں دیکھنا ہوں کہ البدر اس میں کس قدر بوجھ اٹھاتا ہے۔ خیر میں اپنی تجاویز کو عملی صورت میں لانے کے لئے ہر شعبے میں ایک ایک مضمون دوں گا۔ اور میں تو حاضر ہی ہوں۔ ضمیمہ شحنہ ہند۔ نور افشاں کی ظلمت افشانی وغیرہ مضامین ایک مدت سے الحکم والبدر میں شایع ہو چکے ہیں۔ راقم احمدی گجراتی۔

کتب اشتہاری میں پبلک کو سخت دھوکا

ناظرین نے کچھ عرصہ ہوا۔ کہ اخبار البدر کے ذریعہ سے ایک اشتہار کتب ایک ایجنسی کیطرف سے وصول کیا ہوگا ... کتب اپنی اصلی قیمت مندرجہ سے چہارم قیمت ... ایجنسی کا وعدہ مشتہر کیطرف سے تھا۔ اور فہرست کچھ ایسی دلچسپی سے مرتب کی گئی تھی کہ جو اسے پڑھتا ہی ضرور دل للچا آتا ہے۔ مگر بڑے افسوس سے بیان کرتا ہوں کہ اسی اشتہار کے متعلق ایک سخت شکایت سے بھرا خط حیدر آباد سے وصول ہوا جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس طرح سے پبلک کا بہت بڑا نقصان ہو رہا ہے۔ اور محض پبلک کی بہتری کی خاطر مدنظر رکھکر میں اس خط کو آخر میں درج کرونگا۔

یہ شکایت تو خط کے ذریعہ سے ہی معلوم ہوئی مگر خود میرے دفتر کے بعض ملازمین نے بھی یہ شکایت اپنی ذاتی تجربہ کی بنا پر کی ہے کہ انہوں نے چند کتب جنکی قیمت بجائے ایک روپیہ کے ۱۲ مقرر تھی دیکھیں تو ان کو معلوم ہوا۔ کہ ان کتب کی ضخامت چھوٹی تقطیع پر ۷۰ صفحوں سے بیش و کم ہے جنپر لاگت اگر زیادہ تعداد میں وہ کتاب طبع ہو تو ۱/ سے زیادہ نہیں آسکتی۔ اور نہ مضامین اس پایہ کے ہوتے ہیں جس پایہ کا خیال مضمون فہرست سے پیدا ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں اگر وہ کتب چار آنے کو بھی دیجاویں۔ تو قریب چار گنا کے مشتہر کو منفعت ہوتی ہے۔ اسمیں شک نہیں کہ اشتہار کی تقسیم کرائی وغیرہ کے اخراجات کثیر کا زیر بار ایسے مشتہران کو ہونا پڑتا ہے۔ مگر زیر بحث یہ امر ہے کہ محض پبلک کے مغالطہ کیلئے ایسی قیمت کیوں ظاہر کیجاتی ہے اور اس قسم کی عبارتیں کیوں تراشی جاتی ہیں جن سے اسے یہ خیال گذرے۔ کہ یہ ایک ضخیم کتاب ہوگی جس کی اسقدر قیمت ہے ہمارا اعتراض صرف اس ایجنسی پر ہی نہیں ہے۔ بلکہ جب سے رعایتی قیمت کے اشتہارات کا سلسلہ شروع ہوا ہے۔ تب ہی سے اس قسم کے مغالطے پبلک کو لگ رہے ہیں جس سے سخت مالی نقصان اقوام ہند کا ہو رہا ہے۔ آخر ایک دن اس پردہ دری کا آنا ہے اور وہ اب غالباً آبھی گیا ہے۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ دوسرے اخبارات بھی ایک پبلک فائدہ کو مدنظر رکھکر اس نقصان سے پبلک کو بچانے کیلئے قلم برداشت کریں گے۔ وہ خط یہ ہے۔

بخدمت مکرمی ایڈیٹر صاحب البدر السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ نے اخبار البدر کیساتھ جو اشتہار ایک ایجنسی کا بطور ضمیمہ ارسال فرمایا تھا جس میں ایجنسی مذکور نے یہ ترغیب دلائی تھی۔ اور بڑے زور سے وعدہ کیا تھا کہ عمدہ عمدہ کتابوں کی قیمت محض بخیال عام نفع رسانی اصل سے چوتھائی تک گھٹادی ہے۔ اس ترغیب کی بنا پر ... ہمارے احباب نے منگوائیں تو صاف معلوم ہوگیا۔ کہ ایجنسی مذکور راست بازی کے پایہ سے گری ہوئی ہے اور ایسی تحریرات محض خریدار پیدا کرنے کی غرض سے شایع کرتی ہے ... طریقہ کے اختیار کرنے سے ایجنسی بہت جلد اپنا اعتبار کھو دیگی خیر ایجنسی مذکور نے جن کتابوں کی جو چوتھائی قیمت قرار دی ہے وہ باعتبار ... مضمون اور باعتبار حجم و چھپائی و خطاطی وغیرہ انکی حیثیت سے کہیں زیادہ ہے اور انکی صحت کی طرف توجہ نہیں کیگئی ہے۔ درحال کمال یہ کیا گیا ہے کہ وقت طبع ہی دس گنا قیمت کتاب پر لکھدی گئی ہے اور بعد میں اشتہار شایع کیا جاتا ہے۔ کہ ہم نے جو چوتھائی تک قیمت میں تخفیف کردی ہے۔ ہمارے احباب ... کتب منگوائیں ایجنسی کی حالت پر تاسف کیا۔ یہی توقع ہے کہ ... اعتبار زائل ہو گیا ہمیں امید ہے کہ آئندہ آپ بھی ایسے اشتہارات کی اشاعت میں تائید نہ فرمائیں گے۔ جس میں شخصی نفع کے ضمن میں پبلک کا نقصان ہو۔ یہ مضمون بعینہ درج اخبار فرماکر مجھے ممنون فرمائیں گے۔ سید عبد الرحیم از حیدر آباد۔ ۲۸ فروری ۱۹۰۵ء

بے نظیر تصانیف

ناظرین کو اطلاع دیجاتی ہے کہ احمدیہ بک ایجنسی قادیان کی طرف سے ایک بے نظیر سلسلہ۔ آنحضرت صلعم اور آپ کے صحابہ کبار رضی اللہ عنہم کے لیکچرز اور مراسلات کا زیر طبع ہے جنکے نام خطبات و مکتوبات محمدیہ و صدیقیہ و فاروقیہ وغیرہ ہیں یہ تمام خطبات و مکتوبات بڑی محنت اور تلاش سے جمع کیے گئے ہیں اور اہل ہند کی سہولت کی غرض سے عربی عبارت کیساتھ ترجمہ اردو بھی دیدیا گیا ہے۔ ان کے مطالعہ سے قرن اوّل کے لوگوں کے حالات متعلق تقوے و طہارت اور ان کے طرز کلام و خطاب وغیرہ کا طریق معلوم ہوتا ہے۔ اور یہی اسوہ حسنہ ہے جس کے اختیار کرانے کیلئے مسیح و مجددین اور ماموریں اس امت میں پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ ان کے مطالعہ سے قلب اور روحانیت پر ایک خاص اثر ہوتا ہے امید ہے کہ کوئی فرد بشر ایسا نہ ہوگا۔ جو آنحضرت صلعم اور صحابہ کبار سے محبت رکھتا ہے اور پھر ایک نظر وہ انکو نہ دیکھنا چاہے

یہ خطبات الگ الگ کتاب کی شکل میں شایع ہونگے قیمت کا سردست کچھ فیصلہ نہیں ہے مگر غالباً ۲ سے ۵ تک ہوگی

درخواستیں منیجر احمدیہ بک ایجنسی قادیاں کے نام آنی چاہئیں۔

حیرت کی حیرانی

اس کے بعد حیرت صاحب تم نے ان دو باتوں کا ذکر کیا ہے جنکو میں اس مضمون کے ابتدائی صفحوں میں لکھ چکا ہوں اور تمہاری اصل عبارت بھی نقل کر چکا ہوں اب میں تم سے دریافت کرتا ہوں کہ قرآن شریف کی جو آیات پیش کی ہیں۔ اور جن میں کفار عرب پر دنیوی عذاب نازل ہونے کا ذکر ہے کیا اس اکھنے واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی کی ہے جس سے مسلمانوں کا دل پارہ پارہ ہوتا ہے یا نہیں اور کیا یہ ظلم ہے جو تم نے اپنی زبان پر اور اپنی عزت پر گر شاید اس کی کچھ حقیقت ہو روا رکھا ہے۔ اور کیا ایسی حالت میں تمکو نجات پانی اور توبہ قبول کئے جانے کی امید ہے یا نہیں اور جس منہ سے تم نے مرزا صاحب کو گالیاں دی ہیں کیا اسی منہ سے اور صاف الفاظ میں تم اب اپنی بابت کہہ سکتے ہو کہ تم مسلمان ہو اسلام اور حضور انور صلعم کے تمسخر و تشنیع سے بری ہو اور وہ تمہاری دشمنی ایسی بدیہی ہے جس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا اور خود تمہارے بیان سے ثابت اس قسم کا بیان شرارت انگیز ہوتا ہے جسے پڑھکر کوئی مسلمان خون کے آنسو بہائے بغیر نہیں رہ سکتا۔ غالباً اپنے ذاتی تجربہ سے بتا دو گے تمہار

ان بیانات پر کون کون مسلمان تمہاری جان کو رو چکا ہے اور جن صد ہا شریروں کو تم نے دیکھا ہے ان میں سے اپنے شریر کا کونسا نمبر ہے جو تمہاری طرح سے جو فروشی گندم نمائی کرکے لوگوں کو دھوکہ دیتا ہے او ظالم حیرت اور اے ایس بے ادب خاموش کہنے والے اور شوخی و شرارت اور دھوکہ دہی کی طرز پر بات بات میں دوسروں کو مفتی ثبت کا جھوٹا کہنے والے یاد رکھ سن لے اور خوب غور کر۔ کہ شرافت کی بابت تو نے اخبار کے صفحہ کے صفحہ کالے کرکے لکھا ہے۔ کہ متقی وہ ہے جو خدا سے ڈرتا ہے۔ اور رذیل کبھی متقی نہیں ہو سکتا۔ شریف شریف ہی ہے اور رذیل رذیل ہی ہے۔ شریفوں اور رذیلوں کی ہر کردار میں زمین و آسمان کا فرق ہوتا ہے۔ تو نے اپنے ان بیانات کے ... سمجھا کہ ایک رذیل شخص کی بدکرداری اس شریر کی ... کا نمونہ تیرے پیش کیا ہے کونسی ... کھولکر سن۔ کہ تم نے حضرت اقدس کی بابت ... مقتضے یہ ہوتا ہے۔ کہ اپنی اغلاط کا علانیہ اقرار کرے۔ تمہارے اس قول کی بابت ہم نے اخبار کے کالموں میں کئی دفعہ مطالبہ کیا ہے کہ تم اس کا ثبوت دو۔ کہ آیا تم شریف ہو کہ نہیں۔ اور اب چونکہ تم شریف اور رذیل کی بابت طویل بحث کر چکے ہو۔ اس لئے اگر تمکو اپنے ان مضامین کی کچھ عزت رکھنی ہے تو خود اپنے ہی اصول کے موافق اپنی شرافت کو ثابت کرکے دکھاؤ۔ لیکن اگر اس موقعہ کو تم چبا گئے تو یاد رکھو۔ کہ وہ تمہاری ساری لن ترانیاں پاگل کے بکواس سے امتیاز نہ رکھیں گے جس وقت آپ اپنی شرافت کے تقاضا کو پورا کر دو تو یہ بھی ثابت کرنا تمہارا فرض ہے کہ تمہاری یہ غلطی انسانی کمزوری کی

دلالت کرتی ہے کیونکہ ہم نے تمہاری اس قسم کی بیہودگیوں کی بابت اپنے رسالہ کے حصہ اول میں یہ ثابت کیا ہے کہ اس قسم تمہاری غلطیاں اور متضاد اقوال دراصل وہ غلطیاں نہیں ہیں جو انسانی کمزوری سے ظہور میں آتی ہیں بلکہ یہ بے ایمانیاں ہیں جو مختلف اغراض کو مدنظر رکھکر ظاہر کی جاتی ہیں۔ غضب خدا کا تم لکھتے ہو کہ کل انبیاء پر آپکو ہی لئے شرف بخشا گیا کہ بمقابلہ دیگر انبیاء کے آپ عالم کی رحمت بنا کے بھیجے گئے تھے تم جھوٹے ہو۔ آپ کے وقت میں تلوار کا یا نیزہ کا کبھی کوئی عذاب نہیں اترا“ حیرت صاحب تمہاری اس تحریر سے دو باتیں ثابت ہوتی ہیں۔ یا تو یہ کہ تم بے ایمانی سے ایسا لکھتے ہو اور اگر ایمانداری سے لکھتے ہو اور ... تمہارا یہی مذہب ہے۔ تو دوسرا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ تمہارے وہ تمام ... جنہیں ظاہر کیا جاتا ہے۔ قرآن شریف ترجمہ مرزا حیرت ... تمام جھوٹے ہیں۔ دراصل تمکو ترجمہ یا تفسیر کی کچھ خبر نہیں ہے۔ اور یہ تمام کارروائی یعنی ترجمہ اور تفسیر کا لکھنا کسی کرایہ کے آدمی کا کام ہے۔ ہم دیکھیں تو سہی تم اس کی کس طرح سے تردید کر سکتے ہو۔ تلوار اور نیزہ کا عذاب تو درکنار۔ اس ترجمہ میں تو اور بھی بہت سے عذابوں کا ذکر ہے جس کی متعدد نظائر میں دے سکتا ہوں۔ ان میں سے ایک یہ ہے۔ دیکھو پارہ ۱۸ سورہ مومنون صفحہ ۳۴۰۔ آیت۔ ولقد اخذناھم بالعذاب حاشیہ پر لکھا ہے کہ مفسرین نے اختلاف کیا ہے کہ اس عذاب سے کونسی تکلیف مراد ہے بعض لکھتے ہیں کہ وہ قحط مراد ہے جو آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا سے مکہ والوں پر نازل ہوا تھا

جس کی کیفیت صحیح بخاری میں مروی ہے کہ آنحضرت علیہ الصلوٰة والسلام نے دعا فرمائی تھی کہ اے اللہ کافروں پر ایسا قحط ڈالدے جیسا یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں تھا۔ بیہقی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ جب قحط کی شدت سے قریش جاں بلب ہوگئے تو ابوسفیان آنحضرت علیہ الصلوٰة والسلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ آپ کہتے ہیں کہ میں رحمة للعالمین ہوں آپ نے فرمایا۔ ہاں۔ ابوسفیان نے کہا کہ آپ کی قوم ایسی مصیبت میں گرفتار ہے مارے بھوک کے مری جاتی ہے آپ کیوں رحم نہیں کرتے اور اس قحط کے دفع ہونے کی دعا کیوں نہیں فرماتے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ اس عذاب پر بھی تو انہیں تنبیہ نہیں ہوتا اور اللہ کے سامنے عجز وانکسار نہیں کرتے اور بعض مفسرین کہتے ہیں کہ اس سے جنگ بدر کا قتل مراد ہے۔

اب حیرت صاحب آپ خود غور کریں کہ اس موقعہ پر بیجا نکتہ چینی کرکے حضرت اقدس کو لکھا ہے کہ تم جھوٹے اور تمہاری ہفتاد پشت جھوٹی۔ اس لئے میں اب آپ سے یہ دریافت کرتا ہوں اور خاص طور پر مطالبہ کرکے پوچھتا ہوں کہ یاد کرکے یا تحقیق کرکے اور حساب لگا کر ہمیں آپ بتائیں کہ تم کتنی پشت کے جھوٹے ہو اور کب سے جھوٹ کی غلاظت تمہاری رگ وریشہ میں سرایت ہوتی چلی آئی ہے۔ یاد رکھو۔ ہم نے اس مضمون میں ایک لفظ بھی اپنی طرف سے نہیں لکھا ہے سارے تمہارے ہی الفاظ ہیں جو تمکو واپس دیئے گئے ہیں اگر آپ کا شیوہ اور مسلک ہم بھی اختیار کرتے تو جو چاہتے لکھتے۔ لیکن ہم ایسا کرنا نہیں چاہتے۔ لیکن تم یاد رکھو۔ کہ صرف نکتہ چینیاں کئے جانا شریفوں کا شیوہ نہیں ہو سکتا۔ اگر شرافت کا کچھ بھی حصہ تمہارے خمیر میں باقی ہے اور شرافت کے متعلق جو طولانی مضامین آپنے لکھے ہیں وہ درست ہیں تو آؤ اس ایک ہی معاملہ میں جسقدر عرصہ تک چاہو بحث کرکے فیصلہ کرلو۔ ہم تیار اور موجود ہیں اب البدر کے ذریعہ جو بحث میں کرنی چاہتا ہوں وہ اتفاقی طور پر کرنی چاہتا ہوں۔

میاں حیرت کے عذاب والے مضمون مطبوعہ کرزن گزٹ مورخہ ۹ جنوری ۱۹۰۵ء کی بابت جو کچھ البدر کے گذشتہ نمبروں میں لکھا جاچکا ہے اس تحریر کے بعد جب اس مضمون پر میں نے مزید توجہ کی تو خود حیرت صاحب اور دوسرے علماء کی تحریرات سے کوڑیوں نظائر مجھکو ملی ہیں۔ اور اب میں اسبات کے واسطے تیار ہوں۔ کہ ان نظائر کو کسی عام مجلس میں اس اہتمام کیساتھ بیان کروں کہ جو کچھ میں پیش کروں۔ وہ یا تو خاص میاں حیرت کے مضامین سے یا صرف ان علماء کی تحریرات سے اخذ کیا گیا ہو جن کی مدح وثنا میاں حیرت بہت زور شور سے خاص الفاظ میں کرچکے ہوں۔ اگرچہ یہ مجھے امید ہے کہ اس قسم کے نظائر سو سے بہت زیادہ میں پیش کرسکونگا لیکن ان میں پچاس نظائر خصوصیت کیساتھ ایسے صاف اور صریح ہونگے۔ کہ ان پر خواہ کتنی ہی رد وقدح کیجاوے عام طور پر انکی بابت قطعاً یہ تسلیم کرنا پڑیگا کہ وہ ہمارے مدعا کو صفائی سے ثابت کرتے ہیں۔ اب چونکہ میاں حیرت نے اس عذاب والے مضمون کے متعلق نہایت جرات اور شوخی سے کفار عرب کیساتھ ہمدردی کرکے اسبات کا اظہار کیا ہے کہ مرزا صاحب چونکہ کفار عرب پر دنیوی عذاب نازل ہونیکے قائل ہیں اسلئے وہ نعوذ باللہ مسلمانوں اسلام اور حضور انور صلعم کے صریح اور تلخ تر دشمن ہیں نیز اس قسم کا خیال میاں حیرت کے نزدیک رسول صلعم کیساتھ تبرہ بازی کرنا ہے وغیرہ وغیرہ اس لئے اب میاں حیرت کو میں نہایت زور کے ساتھ چیلنج دیتا ہوں کہ وہ پنجاب کے دارالخلافہ لاہور میں ایک عام جلسہ میں اس مضمون پر ہم سے گفتگو کرلیں۔ اس جلسہ میں طرفین کی رضامندی سے دس آدمی بطور ثالث مقرر کردئیے جاویں گے۔ اور میں تمام نظائر اس اہتمام سے پیش کرونگا کہ وہ یا تو حیرت صاحب کی شائع کردہ تحریرات ہونگی یا قرآن شریف کے ان تراجم سے لئے گئے ہونگی جن کی بابت میاں حیرت لکھ چکے ہیں کہ ان میں خفیف سی غلطی کا بھی احتمال کرنا محال عقل ہے یا ایسے علماء کی تحریرات پیش کرونگا کہ جنکے علم وفضل کی آوازیں میاں حیرت کی تحریر کے موافق ہند کی چاردیواری سے نکلکر مسلمانوں کے ممالک مصر وشام میں پہنچی تھیں اور جس مسئلہ پر مکہ ومدینہ کے علماء میں جھگڑا ہوتا تھا۔ اس کے فیصلہ کیواسطے وہ ثالث بالخیر منکر فیصلہ کیا کرتے تھے۔ اگر پچاس نظیریں پیش کرکے اپنے مدعا کو بھی ثابت نہ کرسکونگا۔ اور ثالث کی کثرت رائے سے میاں حیرت کو ڈگری ملجاویگی تو ان کے ہرجہ وغیرہ کے عیوض اسی مجلس میں ایک سو روپیہ ان کی نذر کئے جاویں گے لیکن بحالت دیگر ہم صرف ایسی تحریر پر جس میں حیرت صاحب کے ہی ہینٹ الفاظ لکھے جاوینگے جو انہوں نے مرزا صاحب کیلئے استعمال کئے ہیں حیرت صاحب کو دستخط کرکے یہ تسلیم کرنا پڑیگا۔ کہ اپنی رکالی مذہبی اور جو فروشی گندم نمائی کیوجہ سے میں خود ان تمام فقرات والفاظ کا مصداق ہوں۔ جنکو اپنے لئے واپس لیتا ہوں۔ اس صاف اور سیدھے طریق فیصلہ سے اگر میاں حیرت نے روگردانی کی تو وہ اپنے فعل سے

مختلف نوٹ اور ریمارکس

کیا جاپان میں طاعون نہ ہوگا

کچھ عرصہ گذرا ہے کہ رائے بیجناتھ صاحب بہادر سیشن جج صوبجات متحدہ نے اخبار پایونیر میں دفعیہ طاعون کے لئے دعا کے واسطے تجویز پیش کی تھی۔ کہ تمام مذاہب کے لوگ ایک روز بالاتفاق مقرر کرکے سرکاری طور پر رخصت لیکر خداوند تعالیٰ سے بمنت وزاری دعا کریں۔ رائے صاحب کی یہ تجویز بذات خود بہت معقول تھی۔ وہ درست حق سے اس نتیجہ پر پہونچے کہ واقعی یہ خدا کا عذاب ہے۔ اور جب تک اس سے التجا نہ کی جاوے کہ وہ دور ہو تب تک یہ دور نہ ہوگا مگر افسوس ہے کہ بعض خدا سے دور افتادہ مادہ پرست لوگوں نے اس کی مخالفت کی ہے۔ اور اسے خدا کیطرف منسوب نہیں کیا۔ اور باوجود تجارب کثیر کے جو آجتک ہوچکے ہیں طاعون کا باعث مادی غلاظت کو قرار دیا ہے۔ اور اس کی نظیر میں جاپان کو پیش کیا ہے۔ کہ صفائی کیوجہ سے وہاں طاعون نہیں ہوتا۔ ہمیں شک نہیں کہ طاعون باعث غلاظت ضرور ہے مگر وہ روحانی غلاظت ہے اور جب تک کہ روحانی پاکیزگی اختیار کیجاویگی تب تک یہ عذاب ہرگز دور نہ ہوگا۔ اور یہ بھی بالکل غلط ہے کہ جاپان میں اگر ابتک طاعون نہ ہؤا۔ تو آئیندہ بھی نہ ہوگا جس حالت میں کہ چوہے وہاں مرتے ہیں۔ جو اس امر کا ثبوت ہے کہ وہاں طاعون کی تخمریزی ہے تو اب آئیندہ کی یہ پیشگوئی کرنی کہ وہاں ہرگز نہ ہوگا۔ کمال جہالت پر مبنی ہے۔ ایسے مدعی نہ پیشگوئی تو کریں۔ اور پھر مزا دیکھیں۔ اور کیا آجتک ہندوستان میں صفائی کا کم انتظام ہوا ہے۔ جو طاعون پڑ گئی۔ ایک شہر کی نسبت کہا جاسکتا ہے کہ صفائی کا حقہ نہیں ہوئی مگر بہت سے ایسے محلہ اور مکانات ہیں کہ باوجود کمال صفائی اور انتظام ڈس انفکشن کے پھر بھی وہ نشانہ طاعون ہوچکے ہیں۔ اور قرآن شریف کے رو سے یہ ضروری امر ہے۔ کہ کوئی قریہ (بستی) ایسا نہ رہیگا جہاں طاعون بصورت عذاب یا اصلاک اپنا چہرہ نہ دکھاویگی پس یہ خیال کہ جاپان اس سے محفوظ رہیگا۔ بالکل بے سروپا ہے۔

قرآن شریف کا انگریزی ترجمہ

سوامی دھرمانند مہا بھارتی نے اخبار امرت بازار پتریکا میں ایک نیک خیال اظہار کیا ہے۔ وہ چاہتے ہیں کہ کوئی مسلمان گریجوایٹ جو عربی اور انگریزی کے مذاق میں پوری دستگاہ رکھتا ہو۔ قرآن شریف کا صحیح ترجمہ انگریزی میں شایع کرے۔ اور وہ لکھتے ہیں کہ آجتک جسقدر تراجم انگریزی میں ہوئے ہیں وہ صحیح نہیں۔ ان کا موخرالذکر خیال بیشک درست ہے۔ لیکن کسی مسلمان گریجوایٹ کا قرآن کے مفہوم کو زمانہ موجودہ کے خیال سے راست راست ترجمہ دینا ایک مشکل امر ہے۔ یہ خدا کا کلام ہے۔ اور جو خدا کی طرف سے اسے سمجھے وہی اسے ادا کر سکتا ہے۔ یا کوئی ایسا گریجوایٹ جو امام الزمان علیہ السلام کے زیر سایۂ وحی کی روشنی میں تربیت یافتہ ہو۔ اس خدمت کو بجالاسکتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ سوامی دھرمانند مہا بھارتی کو آجتک ان حقائق اور معارف سے بالکل لاعلمی ہے جو کہ حضرت مسیح موعود کے ذریعہ خدا تعالیٰ نے اس زمانہ میں اظہار فرمائی ہیں۔ ورنہ وہ حضرت مسیح موعودؑ کے دعوے کرشن اوتار سے واقف ہیں۔

سر منڈانا فرض نہیں

۴ مارچ کے ہفتہ وار پیسہ اخبار میں لکھا ہے کہ بلاد اسلامیہ میں سر منڈانا فرض ہے اور یورپ میں ضروری نہیں۔ اسلامی شریعت کی اصطلاح میں جب فرض کا لفظ آجاوے تو اس کے خاص معنے ہوتے ہیں۔ جن کا تعلق دینیات سے ہوتا ہے۔ اگر پیسہ اخبار نے بھی اسے کسی دینی معلومات کی بنا پر لکھا ہے تو یہ غلط ہے اور سر منڈانے کو آئمہ دین نے مکروہ جانا ہے حتے کہ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں من حلق فلیس منی جو سر منڈاوے وہ میرے مشرب میں سے نہیں ہے اور نہ آنحضرتؐ اور صحابہ کبار کی یہ سنت تھی۔ کہ ہمیشہ سر منڈاتے ہاں ملکی رواج ہونے کے باعث یہ ایک اسلامی نشان بلاد اسلامیہ کا قرار دیا گیا ہے۔ تو بھی یہ ایک بدعت ہوگی جو کہ ضلالت کا حکم رکھتی ہے

وید الہامی نہ رہے

جیسے انسان کو خود غذا کی ہوتی ہے ایسے ہی جسقدر کاروبار حرص کے ہاتھوں سے ہوتے ہیں اُن کو بھی غذا لگی رہی ہے وید کے پرستار اسے الہامی کلام مانکر ہم حصول ملک کیطرح مسلم۔ اکثر

آگے بڑھیں ہیں بیشتے تھے اور سدا دار و مدار اسپر اسلئے تھا کہ یہ خدا کا کلام ہے مگر اب آریہ سماج کے منتخب ممبروں اور راہ اکین نے ظاہر کردیا ہے۔ کہ سماج کے بانی و بانند کے اصول پر ان کو نہ بھرانت ایشور کی گیان سو ترپرمان الہام ایزدی ماننا ہرگز لازمی نہیں ہے۔ کیونکہ آریہ سماج کے دس نیموں میں جنکو قبول کرکے ہر ایک ہندو آریہ سماج کا ممبر بن سکتا ہے۔ اس عقیدہ کا کوئی ذکر نہیں۔ انشاء اللہ اسپر ایک مفصل آرٹیکل آئندہ نمبر میں دیا جاویگا۔

آریوں کی اپیل نامنظور

ناظرین کو یاد ہوگا کہ آریوں نے ایک کتاب جین مت سمیکشا چھاپ کر سناتن دھرم پر خطرناک خلاف واقعہ اور بے بنیاد حملے اپنی عادت کیموافق کئے تھے اُن پر لائبل کا مقدمہ دائر ہوا جسپر پنڈت شبھو دت شرما پر پانصد روپیہ جرمانہ اور رام چند مالک مطبع پر ڈھائی سو جرمانہ ہوا تھا۔ اور رام کشن کو ایک سال کے مچلکہ کی سزا ہوئی تھی۔ اسکی اپیل صاحب سیشن جج بہادر دہلی کی عدالت میں ہوئی جسکی پیشی ۲۸ فروری اور پھر ۳ مارچ مقرر ہوکر آریوں کی بدقسمتی سے اپیل نامنظور ہوا۔ کیا آریہ صاحبان میں سے کوئی ہے کہ اپنے پرمیشر سے اطلاع پاکر ان مقدمات کے انجام کی خبر دے۔ اُن کی ناکامی اور سکوت سے غور کن طبائع کیلئے حضرت مسیح موعود کے مقدمات کے انجام کی پیشگوئی میں کئی نشان الہٰی ہیں۔

منصف مزاج ہندو

ایک ہندو اخبار لاہور سے لکھتا ہے کہ مرزا صاحب نے خواہ کسی خیال سے ایک ایسے میدان میں ہندو مسلمانوں کو قدم رکھنے کی ترغیب دی ہے جو انجام میں نہایت ہی مفید نتائج کا باعث ہوگا ہمیں یقین ہے کہ جب اہل اسلام ہندوؤں کے بزرگوں کو عزت کی نظر سے دیکھیں گے تو ہندوؤں کو دیوانہ کتے نے کاٹا ہے کہ خواہ مخواہ اہل اسلام کے بزرگوں کے شان میں خرافات بکیں اور جب اسطرح سے ایکدوسرے کے پیشواؤں کا وقار اور احترام مدنظر رہیگا۔ تو وہ رنجشیں جو ان دونوں سر برآوردہ قوموں کے درمیان بعض جاہلوں کیوجہ سے پھیلی ہوئی ہیں۔ جلد مبدل بہ اتحاد ہوجائیں گی ہم اس دن کا شوق سے انتظار کررہے ہیں مگر جب تک دونوں قوموں کے معزز اور مقتدر لیڈر اس بارہ میں تقدس مآب مرزا صاحب سے سبق نہ لیں ہماری آرزو کا پورا ہونا محال نظر آتا ہے کاش کبھی خواہ نمایاں ملک و قوم اس نکتہ کی طرف جلدی غور کریں۔

ہمیں افسوس ہے کہ اتحاد کا لکھنوی ایڈیٹر باوجود دعوے اتحاد کے اس صحیح نتیجہ پر نہ پہونچ سکا جسپر اب خود ہندو لوگ اپنی دور اندیشی سے پہونچ رہے ہیں۔ حالانکہ حضرت صاحب کا دعوے اتحاد کے لئے روح کا حکم رکھتا ہے۔ مگر ایڈیٹر اتحاد نے اپنی پولسی کو ترک کرکے اپنے رسالہ میں اس دعوے پر پھبتیاں اڑائی ہیں جسپر ہم نے صبر سے کام لیا اور یہ اسکا نتیجہ ہے کہ خود ہندو اخبار لکھنوی ایڈیٹر کے خیالات کو پایۂ سے گرا ہؤا ثابت کررہا ہے۔

درخواست دعاء

خاکسار ایڈیٹر کیطرف سے حضرت مولانا نورالدین صاحب اور مفتی محمد صادق صاحب کے لئے صحت کامل کی دعا کی درخواست ہے۔

مولوی فضل حق صاحب مختار عام آنریبل خلیفہ صاحب پٹیالہ تحریر کرتے ہیں کہ ان کے مرض مراق کو ایک خفیف ہے برادران احمدی دعا برابر کرتے رہیں

یار محمد خاں صاحب بارہمولہ کشمیر سے اپنے والد مرحوم راجہ عطا محمد خاں صاحب احمدی کی مغفرت کی دعا احمدی دوستوں سے چاہتے ہیں۔

زین الدین محمد ابراہیم صاحب انجینیر بمبئی اپنے مرحوم برادر زادہ حسن میاں کی نماز جنازہ اور مغفرت کی دعا کی التماس کرتے ہیں۔

طاعون کا خطرناک عذاب جو آنیوالا ہے اس کی خبر حضرت مسیح موعودؑ نے دی ہے اور موسم کی حالت بتلا رہی ہے کہ گرانی غلہ کا عذاب بھی ضرور کسی نہ کسی رنگ میں ظاہر ہونیوالا ہے اسلئے ہر ایک احمدی ممبر کا فرض ہونا چاہئے کہ اپنے کل دوسرے بھائیوں کیلئے ہر ایک قسم کی تکلیف سے محفوظ رہنے کیلئے قبل از وقت دعا میں مصروف ہوں تاکہ خدا تعالیٰ نزول عذاب سے پیشتر اپنی رحمت سے سبکو امن میں رکھے

محمد علی صاحب احمدی سٹروعہ سے تحریر کرتے ہیں کہ ان کا بھائی علی احمد وٹرنری سکول اجمیر میں پڑھتا ہے ان کے امتحان میں کامیابی کی دعا فرماویں جو کہ ۲۰ مارچ کو ہونا ہے

میری اہلیہ کو اب آرام ہے مگر میرا بچہ بنام عبداللہ بیمار ہے اس کیلئے درخواست دعائے صحت و صلاحیت ہے (ایڈیٹر)

سلسلہ احمدیہ کی خبریں

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی طبیعت ابھی تک پوری صاف نہیں ہے تاہم آپ دن کی نمازوں میں اکثر شامل جماعت ہوتے ہیں اور گاہے گاہے قبل از نماز عشا بھی مجلس فرماتے ہیں۔

حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب کو الحمدللہ کہ مرض اسہال سے بالکل آرام ہے۔ مگر آپ کے بائیں ہاتھ میں ایک عرصہ سے درد ہے۔ مگر باوجود اس تکلیف کے آپ اپنے فرائض منصبی کے سرانجام دہی میں ہمہ تن مصروف رہکر اس امر کا عملی سبق دیتے رہتے ہیں کہ ایک مومن کو کس طرح خدمات دین میں مصروف رہنا چاہئے۔

حضرت مولانا عبدالکریم اور محمد علی صاحب بخیر و عافیت تندرست ہیں ۷ مارچ کو موسلادھار بارش قادیان میں ہوئی۔ اولے بھی ساتھ تھے۔ ابتدا کی سخت تکلیف ہے۔ مگر سردی نسبتاً کم ہے۔ آفتاب کئی کئی روز نظر نہیں آتا

محمد عبدالرشید صاحب سوداگر چرم احمدی بٹالہ انجمن احمدیہ کی قیام میں مصروف ہیں آپ نے احمدی مسجد میں امامت کے لئے ایک احمدی حافظ صاحب کو طلب کیا ہے۔

حسن میاں صاحب احمدی برادر زادہ زین الدین محمد ابراہیم صاحب انجینیر بمبئی ۹ ذوالحجہ کو اس دار فانی سے کوچ کر گئے انا للہ وانا الیہ راجعون

مستری احمد دین صاحب احمدی بھیرہ اور منشی محمد عبداللہ صاحب مدرس کالج پٹیالہ۔ اور محمد عبدالرشید صاحب سوداگر چرم بٹالہ نے **الوصیت** کے اشتہارات کثیر تعداد میں مفت شایع کئے۔ جو کہ خلق اللہ کی ہمدردی کا بیّن ثبوت ہے۔

نیا ماہوار رسالہ

۱۹۰۳ء میں میں نے ایک ماہوار رسالہ جاری کرنیکی تجویز کی تھی۔ مگر ایڈیٹوریل شامت کے میسر نہ ہونے اور اپنی کمال مصروفیت ہونیکی وجہ سے اسکا ارادہ ملتوی کردیا تھا۔ لیکن اب جب کہ ان دنوں محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسے سامان میسر آگئے ہیں۔ کہ جس سے اخبار اور رسالہ کی ایڈیٹری میں مجھے کافی مدد ملسکتی ہے تو میں نے بعض وجوہات پر کارخانہ کی فارغ البالی اور ایک ضرورت حقہ کو مدنظر رکھکر اس کے اجراء کا ارادہ کیا ہے۔ قیمت صرف عہ سالانہ ہوگی۔ اور اس رسالہ کی خدمت کا بڑا حصہ احمدی سلسلہ کے ہندوستانی بیرونی اور اندرونی دشمنوں کے حملوں کا یعنی اعتراضوں کا جواب دینا ہوگا۔ اور ۲۴ اور ۳۲ صفحوں پر بہت عمدہ و اعلیٰ کاغذ پر پیش ہوا کریگا مفصل آرٹیکل آئندہ نمبر میں اس کے متعلق ہوگا۔ اور غالباً اپریل یا مئی میں اس کا اول نمبر شایع ہو۔

مشک خالص کی شناخت

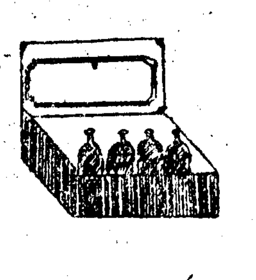
مولانا مولوی حکیم نورالدین صاحب حکیم الامت نے ایک صاحب کو مشک خالص کی جو شناخت بتلائی تھی وہ پبلک کے فائدہ کی غرض سے درج اخبار کیجاتی ہے

(۱)۔ مشک میں ایک لوہے کی پتلی سیخ کو رکھکر اسے آگ پر رکھو۔ تو اس کا دھواں سفید ہوگا۔ اور غیر خالص کا سفید نہ ہوگا۔

(۲)۔ اول ایک سوئی کو ہینگ میں چبھو کر سونگھو۔ پھر اسی کو مشک میں چبھو کر سونگھو اگر ہینگ کی بو مطلق نہ رہی۔ تو مشک خالص ہے۔

(۳)۔ خالص مشک کا مزا زبان پر قدرے ترشی لئے ہوئے ہوتا ہے اور اس کے کھاتے ہی نازک اور فہیم آدمی کی پیشانی گرم ہوجاتی ہے۔ غیر خالص میں یہ باتیں نہیں ہوتیں۔ اور غیر خالص کا پھیپھڑا زبان پر رہتا ہے۔ اور خالص بالکل گھل جاتا ہے۔

بقایہ دار احباب چندہ سے ارسال کریں۔ ورنہ وی پی کے لینے کے لئے طیار رہیں۔



اعلےٰ درجہ کا مُصفّی اور مقوّی سارسا پریلا یعنی عجیب و غریب چہار جوہر طلسمی اور حکمی مصفیاۃ خون اور مقویات بدن کا مجموعہ ہر ایک بکس چہار جوہر کر چاروں شیشی کی دوائیں بگڑے ہوئے خون کو نہایت صاف کرکے تمام خونی اور جلدی بیماریوں کو جڑ سے دفع کرتی اور بیمار پر نئی طاقت بخشتی ہیں چار سو چار دواؤں کا ست اور جوہر فی شیشی ۸ خوراک چار ہی شیشیوں میں ۳۲ خوراک ۳۰ روز کے استعمال میں مرد اور عورت لڑکے اور بوڑھے سب کو تمام عمر کے لئے صحیح و سالم اور چست و چالاک بنا دیتا ہے شیشی نمبر ایک جوہر عشبہ وغیرہ شیشی نمبر ۲ جوہر چرائتہ وغیرہ شیشی نمبر ۳ جوہر شاہترہ وغیرہ شیشی نمبر ۴ چوب چینی کا جوہر وغیرہ چہار جوہر اپنے استعمال کنندہ کو ہیضہ۔ طاعون۔ کھانسی۔ بخار و پیچش و اسہال سے ہمیشہ محفوظ رکھتا ہے۔ آتشک۔ سوزاک۔ کنٹھ۔ خارشت۔ داد۔ اکوت۔ پھوڑا پھنسی سفید داغ۔ جذام۔ کوڑھ۔ ناسور۔ کنٹھ مالا۔ بواسیر۔ خونی بواسیر۔ گنج۔ سوکھنڈی وغیرہ کے فسادات کو ہمیشہ کے لئے صاف کر دیتا ہے ۳۲ خوراک کی چاروں کو شیشیاں ایک ٹین بکس میں مقفل کرکے مع کنجی و کاغذ طریق استعمال کے خریداران کو دیجاتی ہیں۔ قیمت فی بکس آٹھ روپیہ۔ پیکنگ محصولڈاک ایک روپیہ چار آنہ۔

اکسیر حیات یعنی نمک نباتات

متعدد جڑی بوٹی اور تمام مفید دوائیوں کے اور میووں کے ست اور جوہر سے کیمیاوی طور پر ترکیب دیکر بڑی محنت اور جانفشانی سے یہ نمک تیار کیا گیا ہے۔ اوّل درجہ کا مقوی معدہ ہاضم غذا دافع قبض و ریاح و بھوک پیدا کرنے والا۔ اور خون صالح پیدا ..... کرکے از سر نو طاقت بخشنے والا [illegible] صحت و تندرستی کا ہمیشہ قائم رکھنے والا مرد اور عورت دونوں میں توالد و تناسل کا مادہ پیدا کرنے والا ہے بے اولادوں اور بانجھ عورتوں کو ایک نعمت [illegible] قیمت فی شیشی [illegible] ایک روپیہ پیکنگ و محصولڈاک [illegible] قیمت دو شیشی [illegible] تین شیشی [illegible] چار شیشی [illegible] پیکنگ و محصولڈاک وغیرہ۔ علاوہ قیمت [illegible]

[illegible] معدہ یعنی غذا کا ہضم نہ ہونا [illegible] اسہال [illegible] ضعف بصارت۔ کمی باہ یعنی نامردی۔ جریان [illegible] امراض مثل آتشک [illegible] خارشت [illegible]

[illegible]

[illegible] ایک اکسیر اعظم [illegible] ہندوستان [illegible]

[illegible] حکیم شیخ ولی محمد اینڈ کمپنی اکسیر اعظم میڈیکل ہال [illegible] شہر بنارس [illegible]

راستی کا اظہار

کارخانہ کو بدگمانی سے بچانے کیواسطے صرف ایک عمدہ ذریعہ [illegible] کہ ہر ایک دوا کا نمونہ صرف پوسٹ کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے۔ اور کارخانہ ہذا اس کے محصول کا بھی متحمل ہو۔

سونے چاندی کی گولیاں۔

یہ حب اسم بامسمّی اعلیٰ درجہ کا مقوی۔ دل و دماغ معدہ باہ میں اُن پوشیدہ کار روائیوں سے جو کہ خود کردہ [illegible] سے پیدا ہوتی ہیں [illegible] دوا ہیں۔ یہ حب خاص اکسیر [illegible] ہی اپنا اثر کرتی ہیں اور

[illegible] کو بیکار بنانے میں اکسیر ہیں۔ قیمت فی حب صرف [illegible]

سرمہ نورانی

یہ سرمہ صرف میرٹھ ہی نہیں ہے بلکہ دیگر مشک [illegible] اور قیمتی ادویات مخلوط کرکے تیار کیا ہے جو امراض چشم کو فوراً دفع کرتا ہے اور جالا۔ پھولا۔ [illegible] وغیرہ امراض [illegible] اعلیٰ درجہ کا ہے [illegible]

المشتہر حکیم سرفراز حسین [illegible] کارخانہ [illegible]

[illegible]

کشف الاسرار ظہور کرشن اوتار

یعنی حضرت مسیح موعود کے دعویٰ کرشن اوتار کے دلائل و ثبوت میں ایک رسالہ [illegible] تصنیف فرمایا ہے [illegible] دفتر البدر میں [illegible]

[illegible]

مطبع انوار الاسلام قادیان میں باہتمام منشی محمد افضل صاحب پرنٹر شائع ہوا

۔ پروٗنیا نے اُسے قبول نکیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملون سے اسکی سچائی ظاہر کردیگا | نحمدہ و نصلی علی [illegible]

ان اللہ قادر صحح لکم وقت میسحیہ وما ترس من لدلہ

البدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

رجسٹرڈ ایل ۲۸۸

جلد ۱ | ۳۰ محرم الحرام ۱۳۲۳ھ ہجری علے صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ جمعرات ۔ ۶ ۔ اپریل ۱۹۰۵ء | نمبر ۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اطلاع

مین بڑی خوشی سے یہ چند سطرین تحریر کرتا ہون ۔ کہ اگرچہ منشی محمد افضل مرحوم ایڈیٹر اخبار البدر قضائے الہٰی سے فوت ہوگئے ہین مگر خدا تعالیٰ کے شکر اور فضل سے ان کا نعم البدل اخبار کو ہاتھ آگیا ہے یعنے ہمارے سلسلہ کے ایک برگزیدہ رکن جوان صالح اور ہر ایک طور سے لایق جن کی خوبیون کے بیان کرنے کے لئے میرے پاس الفاظ نہین ہین یعنے مفتی محمد صادق صاحب بھیروی قایم مقام منشی محمد افضل مرحوم ہوگئے ہین ۔

میری دانست مین خدا تعالےٰ کے فضل اور رحم سے اس اخبار کی قسمت جاگ اُٹھی ہے ۔ کہ اس کو ایسا لایق اور صالح ایڈیٹر ہاتھ آیا ۔ خدا تعالےٰ یہ کام ان کے لئے مبارک کرے ۔ اور اُن کے کاروبار مین برکت ڈالے آمین ثم آمین ۔

خاکسار میرزا غلام احمد ۲۳ محرم الحرام ۱۳۲۳ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام

۳۰ مارچ ۱۹۰۵ء

میرا دل گوارا نہین کر سکتا تھا ۔ کہ قادیان سے کوئی مفید سلسلہ جاری ہو اور وہ رک جاوے ۔ البدر کا چند روزہ توقف مجھ کو ناگوار تھا سو حضرت اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے تدبیر نکالی ہے کہ میاں معراج الدین عمر جنکو دینی امور سے خاص دلچسپی ہے ۔ اس طرف متوجہ ہوئے اور نصرت الہٰی یون جلوہ گر ہوئی کہ اسکی ایڈیٹری کیلئے میرے نہایت عزیز مفتی محمد صادق ہیڈ ماسٹر ہائی اسکول قادیان کو منتخب کیا گیا ۔ اور اس تجویز کو حضرت امام نے بھی پسند فرمایا مین یقین کرتا ہون کہ ہمارے احباب اس نعم البدل پر بہت خوش ہون گے

نور الدین

بسم اللہ الرحمن الرحیم — دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے [illegible]

الدعوت

آسمان بارد نشان الوقت میگوید زمین
شد ظہور وعدہ ہائے انبیاء و مرسلین

[illegible]

چونکہ میرا کام دعوت اور تبلیغ ہے اسلئے میں دوبارہ ظاہر کرتا ہوں اور میں قسم حضرت احدیت جل شانہ کی کھا کر کہتا ہوں کہ میرے پر خدا نے اپنی وحی کے ذریعہ سے ظاہر فرمایا کہ میرا غضب زمین پر بھڑکا ہے کیونکہ اس زمانہ میں اکثر لوگ معصیت اور دنیا پرستی میں ایسے غرق ہو گئے ہیں کہ خدا تعالیٰ پر بھی ایمان نہیں رہا۔ اور وہ جو اس کی طرف سے اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا ہے اس سے ٹھٹھا کیا جاتا ہے۔ اور یہ ٹھٹھا اور لعن طعن حد سے گذر گیا ہے۔ پس خدا فرماتا ہے کہ میں ان سے جنگ کروں گا۔* اور میرے وہ حملے ان پر ہونگے۔ جو انکے خیال و گمان میں نہیں۔ کیونکہ انہوں نے جھوٹ سے اسقدر دوستی کی کہ سچائی کو اپنے پاؤں کے نیچے پامال کرنا چاہا۔ پس خدا فرماتا ہے کہ میں نے اب ارادہ کیا ہے کہ اپنے غریب گروہ کو ان درندوں کے حملوں سے بچاؤں اور سچائی کی حمایت میں کئی نشان ظاہر کروں۔ اور وہ فرماتا ہے کہ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا۔ پس تم سوچکر دیکھو۔ کہ یہ دن کیسے ہیں؟ جو تم دیکھ رہے ہو۔ سچ کہو کہ کبھی تمہارے باپ دادوں نے سُنا تھا۔ کہ جس زور سے اب ملک کو طاعون کھا رہی ہے۔ کبھی پہلے بھی ایسا زور ہوا تھا۔ اور جس طرح ابھی ۴ اپریل ۱۹۰۵ء کو ایک شدید زلزلہ نے تمہارے دلوں کو ہلا دیا۔ اور عام نقصان پہنچا دیا۔ اور لوگوں کو دیوانہ سا کر دیا۔ کبھی پہلے بھی تم نے یا تمہارے بزرگوں نے اس ملک میں دیکھا تھا؟ اور یاد رکھو کہ یہ تمام واقعات صرف تکلف اور بناوٹ سے پیشگوئیاں قرار نہیں دئے گئے۔ بلکہ سالہا سال ان کے وجود سے پہلے براہین احمدیہ میں خبر دی گئی تھی۔ اور ایسا ہی دوسری کتابوں میں جو میری تالیف ہیں یہ خبریں شائع ہو چکی ہیں اور یہ تو پرانی باتیں ہیں ممکن ہے کہ اکثر لوگوں کو بھول گئی ہونگی کیونکہ غفلت اور عداوت اور بدظنی یہ تینوں جس جگہ اکٹھی ہو جائیں۔ وہاں حافظہ کب درست رہ سکتا ہے۔ خدا کے وعدے بھی ایمانداری سے ہی یاد رہتے ہیں۔ ورنہ جس شخص کا دل ایمان سے خالی ہو۔ وہ ہزار نشانوں کو بھی آنکھوں سے دیکھکر ایسا دل سے اتار دیتا ہے۔ جیسا کہ ایک تنکہ توڑکر پھینک دیا جائے۔ غرض میں اس وقت پرانی پیشگوئیوں پر اکتفا نہیں کرتا۔ بلکہ ان پیشگوئیوں کو پیش کرتا ہوں جنکے شائع کئے جانے پر قریباً ایک مہینہ گذرا ہے۔ دیکھو میرا اشتہار الوصیت جسکو میں نے ۲۷ فروری ۱۹۰۵ء کو شائع کیا تھا یہی اشتہار الحکم نمبر ۔ جلد ۹ کے صفحہ ۱۱ میں ۲۸ فروری ۱۹۰۵ء کو شائع ہوا۔ اور پھر دوبارہ الحکم مورخہ ۲۴ مارچ ۱۹۰۵ء کے صفحہ ۲ کالم ۲ میں وہی الہام شائع ہوا ہے۔ ان پیشگوئیوں میں سے ایک خبر کے الفاظ یہ ہیں۔ کہ ۲۶ فروری ۱۹۰۵ء کی رات کو جسکی صبح ۲۷ فروری ۱۹۰۵ء تھی میں نے بطور کشف دیکھا۔ کہ دردناک موتوں سے عجیب طرح پر شور قیامت برپا ہے میرے منہ میں یہ الہام الٰہی تھا کہ موتا موتی لگ رہی ہے۔ اور مجھے دکھایا گیا کہ ملک عذاب الٰہی سے مر جانے کو ہے نہ مستقل سکونت کی جگہ ہیگی نہ عارضی سکونت کے مقاموں پر اور عارضی سکونت گاہوں پر آفت آئے گی۔ اور پھر مارچ کے مہینہ میں خدا تعالیٰ نے اپنی وحی پاک سے میرے پر ظاہر کیا کہ بلندیوں کو ایک نشان دکھایا جائیگا۔ اور یہ پیشگوئی بھی اسی الحکم ۲۴ مارچ میں شائع ہو چکی ہے۔ اب اے عزیزو! سوچ لو۔ کہ کیا یہ زلزلہ جو ۴ اپریل ۱۹۰۵ء کی صبح کو اس ملک میں ظاہر ہوا وہی نشان نہیں ہے؟ جس کی خدا نے پہلے سے خبر دی ہے۔ دیکھو کتابوں میں لکھا گیا تھا۔ کہ مہدی موعود کے زمانہ میں کسوف خسوف ہوگا۔ اور مسیح موعود کی نسبت خود عیسائی صاحبوں کی انجیل میں ہے کہ مسیح کے وقت میں مری پڑیگی۔ یعنے طاعون۔ اور ایک بادشاہ دوسرے بادشاہ پر چڑھائی کریگا۔ اور سخت زلزلے آئیں گے پس تم نے ان تمام علامتوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔ پھر جبکہ تمام نشان ظاہر ہو چکے ہیں۔ اور ان دونوں منصبوں کا مدعی میں ہوں جو تم میں پچیس سال سے اس وقت موجود ہوں۔ پس میرے بعد کس کا انتظار کروگے۔ ان تمام علامتوں کا مصداق تو وہ ہے۔ جو ان نشانوں کے ظہور کے وقت موجود ہے۔ نہ وہ کہ جس کا ابھی دنیا میں نام و نشان نہیں۔ یہ عجب سخت دلی ہے۔ جو سمجھ میں نہیں آتی۔ جبکہ میرے دعوے کے ساتھ سب نشان ظاہر ہو چکے۔ اور میری مخالفت میں کوششیں بھی ہو کر ان میں نامرادی اور ناکامی رہی۔ مگر پھر بھی انتظار کسی اور کا ہے۔ ہاں یہ سچ ہے۔ کہ میں نہ جسمانی طور پر آسمان سے اترا ہوں اور نہ میں دنیا میں جنگ اور خونریزی کرنے کے لئے آیا ہوں بلکہ صلح کے لئے آیا ہوں۔ مگر میں خدا کیطرف سے ہوں۔ میں یہ پیشگوئی کرتا ہوں کہ میرے بعد قیامت تک کوئی ایسا مہدی نہیں آئے گا۔ جو جنگ اور خونریزی سے دنیا میں ہنگامہ برپا کرے اور خدا کی طرف سے ہو اور نہ کوئی ایسا مسیح آئے گا جو کسی وقت آسمان سے اُترے گا۔ ان دونوں سے ہاتھ دھو لو۔ یہ سب حسرتیں ہیں۔ جو اس زمانہ کے تمام لوگ قبروں میں لے جائیں گے۔ نہ کوئی مسیح اُترے گا اور نہ کوئی خونی مہدی ظاہر ہوگا۔ جو شخص آنا تھا وہ آ چکا۔ وہ میں ہی ہوں جس سے خدا کا وعدہ پورا ہوا۔ جو شخص مجھے قبول نہیں کرتا۔ وہ خدا سے لڑتا ہے۔ کہ تو نے کیوں ایسا کیا۔ حالانکہ ایسی غلطیاں یہود سے بھی ہوتی رہی ہیں اور اُن کے علماء بھی پیشگوئیوں کے سمجھنے میں ٹھوکر کھاتے رہے ہیں۔ کہ سمجھا کچھ اور آخر ظاہر ہو گیا کچھ۔ عزیزو! شرم اور حیا کرو۔ کہ خدا کے دن آ گئے اور آسمان تمہیں وہ کرشمے دکھا رہا ہے۔ جن کی تمہارے آباؤ اجداد کو خبر نہ تھی۔ مبارک وہ جو میرے بارے میں ٹھوکر نہ کھاویں۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔

المشتہر خاکسار مرزا غلام احمد۔ ۵ اپریل ۱۹۰۵ء عیسوی

* جنگ سے مراد انسانی جنگ نہیں ہے بلکہ فرشتوں کا جنگ اور قضا و قدر کا جنگ۔ منہ ۔ ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ مارچ ۱۹۰۵ء کے صفحہ ۱۲۰ پر بھی یہ الہام شائع ہو چکا ہے۔ منہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اللہ تعالیٰ کے لئے ہے سب حمد اور ثناء جو سب کا خالق ہے اور سب کا مالک ہے اور رازق ہے۔ دیکھتا ہے اور سنتا ہے۔ غفور الرحیم ہے۔ ہمارے گناہوں کو بخشتا ہے۔ اور ہمیں صراط مستقیم پر چلاتا ہے۔ اور حسنات عطا کرتا ہے اور اعمال صالح کی توفیق دیتا ہے۔ کوئی قوت نہیں اُسکی قوت کے سوائے اور کوئی طاقت نہیں اُسکی طاقت کے علاوہ۔ وہ سب پر غالب ہے اور سب شے اُسکی خادم ہے۔ اور جسکے لئے دروازہ کھولے اُسپر کوئی بند نہیں کرسکتا۔ اور جسپر وہ بند کرے اُس کے لئے کوئی کھول نہیں سکتا۔ وہ حی اور قیوم ہے۔ وہ زندگی ہے اور زندگی کا سرچشمہ ہے اور اُسی کے ساتھ سب کی زندگی ہے۔ وہ ایک اللہ ہے اور وہ ایک ہی اللہ ہے۔ وہ اوّل اور آخر ہے۔ وہ ظاہر ہے اور وہ باطن ہے۔ وہ آدم کا رب وہ نوح کا رب۔ وہ مبارک ابراہیم کا رب وہ اسمٰعیل و اسحٰق کا رب وہ موسیٰ کا رب وہ داؤد و سلیمان کا رب وعیسیٰ کا رب وہ نبیوں کے سردار محمدؐ کا رب وہ ہمارے سردار امام احمدؑ کا رب۔ رب العالمین۔ کیسا حسین کیسا محسن کیسا پیارا۔ ہزاروں ہزار اور ملیونوں ملیین سلام اور صلوٰۃ اور برکات اور رحمتیں نازل ہوں اُس محمدؐ پر جس نے ہم کو ایسا رب سنایا اور دکھایا اور ملایا اور اُس محمدؐ کے جانشین احمدؑ پر جس نے اِس زمانہ میں پھر توحید الٰہی کا جھنڈا بلند کردیا اور خشک زمین اپنے نیم شبی آب چشم سے سیراب کرکے مُردوں کو زندہ کر دکھایا۔ اے خدا۔ اپنے عاجز بندے کے گناہ معاف کر اور پردہ پوشی فرما اور اپنی مغفرت میں لے۔ اللّٰھم رب اغفرلی ذنبی و اخساء شیطانی و فلک رھانی واجعلنی فی الندی الاعلیٰ۔ اے خدا ہمارے گناہ بخش ہماری خطائیں معاف فرما۔ کہ تیرے سوائے کوئی بخشنے والا نہیں۔ ہمیں صراط مستقیم پر چلا۔ دین محمدی کو علو عطا فرما اور اُس کے مخالفوں کو پست و ذلیل کردے۔ ہمیں ناصران دین حق میں سے بنا۔ اپنی مخلوق پر رحم فرما اور انہیں توفیق دے کہ تیرے رسول کی اطاعت کریں اور اس سے مونہہ موڑکر ایک طرف نہ ہوجائیں۔ ہم پر رحم فرما کہ ہم معاصی کو ترک کریں اور زندگی بھر ایسے بچیں۔ ایسے شغل سے ہم کو بچا جو ہمارے لئے مفید نہیں اور وہ باتیں ہمیں سمجھا اور سمجھا اور عمل کرا جن سے تو راضی ہوجائے۔ سب آسمان و زمین کا ابتداء تجھ سے ہی تو ذوالجلال والاکرام تو صاحب عزت التی لاترام ہے۔ تیرے نام میں برکات ہیں اُسی نام کے ساتھ میں اِس کام کو شروع کرتا ہوں جو خدمت دین اِسلام کا کام ہے اور تیرے فرستادہ برگزیدہ مسیح موعودؑ کی خدمت گذاری ہے۔ اِس میں اپنی برکت اور رحمت اور اپنی رضا رکھ لکھنے والوں اور لکھانے والوں اور پڑھنے والوں کے لئے۔ روپے خرچنے والوں اور مدد کرنے والوں کام کرنے والوں کے لئے۔ اور سننے والوں اور سنانے والوں کے لئے۔ اور اِس عاجز بندے کو اپنے پاک کلمات عطا والقا والہام فرما جو دلوں میں قائم رہنے والی تاثیر کریں اور مخلوق کو تیرے راہ پر لادیں اور دین کے دشمنوں پر حجت قاطع قائم کریں۔ اللھم الھمنی رشدی واعذنی من شر نفسی۔ اللھم اجعل سریرتی خیراً من علانیتی واجعل علانیتی صالحۃ۔ اللھم رب اجعل لی لسان صدق فی الاٰخرین۔ رب اشرح لی صدری و یسرلی امری اور دنیا و آخرۃ میں حسنات عطا فرما حضرت ابی الکرم حکیم مولوی نورالدین صاحب کو قرآن جنکی جان ہے اور جنکے درس قرآن سے اِس اخبار کے ناظرین نے آجتک فائدہ اٹھایا اور آئندہ مستفید ہونگے انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور ایسا ہی دنیا و دین کی نعمتیں اور برکتیں عطا فرما۔ قوم کے لیڈر حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کو جنکی دردمندانہ پرتاثیر نصائح و وعظ انسان کو حقیقی عاشق مزاج بنادیتی ہیں اور اپنی بخشش اور رحمت اور برکت نازل کر۔ میرے مکرم دوست حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم اے پر جنہوں نے اِس اخبار کے انتظام اپنی ماتحتی کا فخر عطا فرمایا ہے۔ رحمت و مغفرت نازل کر محمد افضل خاں کی روح پر جس نے البدر اخبار کی بنیاد رکھی تھی اور ابتک چلایا تھا اُسے جزائے خیر دے اور جنت میں اچھی جگہ دے۔ اور نیز رحمت و برکت نازل فرما اِس اخبار کے پروپرائٹر میاں معراج الدین عمر پر جس نے اپنی فراخ حوصلگی سے دوبارہ اسکو نئے سرے سے جاری کرنیکا بوجھ کبھی پھر اپنے سر پر اٹھایا ہے۔ اور اور بھی ترقی عطا فرما ہمارے پرانے دوست الحکم کو جو اِس سلسلہ کا سب سے پہلا اخبار ہے۔ برحمتک یا ارحم الراحمین۔ ربنا لاتؤاخذنا ان نسینا او اخطأنا ربنا ولا تحمل علینا اصراً کما حملتہ علی الذین من قبلنا ربنا ولا تحملنا مالا طاقۃ لنا بہ واعف عنا واغفر لنا وارحمنا انت مولٰنا فانصرنا علی القوم الکٰفرین۔ ربنا لا تشمت بنا الاعداء و ربنا ولا تجعلنا فتنۃ للقوم الظٰلمین۔ ربنا واٰتنا ما وعدتنا علی رسلک ولا تخزنا یوم القیٰمۃ۔ اللھم صل علیٰ محمد و علیٰ اٰل محمد کما صلیت علیٰ ابراھیم و علیٰ اٰل ابراھیم انک حمید مجید۔ اللھم بارک و سلم انک حمید مجید۔ برحمتک یا ارحم الراحمین۔ آمین ثم آمین۔ عاجز محمد صادق عفی اللہ عنہ

خدا کی تازہ وحی

۲۳ مارچ ۱۹۰۵ء۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جناب باری میں دعا کر رہے تھے کہ نزول وحی ہوا۔ سلاماً سلاماً۔

یکم اپریل ۱۹۰۵ء۔ رات کے وقت نزول وحی ہوا۔ محونا نار جھنم۔ ہمنے جہنم کی آگ کو محو کیا۔ فرمایا اجتہادی طور پر ایسا خیال آتا ہے کہ شائد اللہ تعالیٰ اب قریباً طاعون کو دنیا سے اُٹھانے والا ہے۔ واللہ اعلم۔ یا یہ کہ اِس گاؤں سے اُٹھانے والا ہے۔

۳۔ اپریل ۱۹۰۵ء۔ موت دروازے پر کھڑی ہے۔

۳ اپریل ۱۹۰۵ء۔ رویاء۔ دیکھا کہ مرزا نظام الدین کے مکان پر مرزا سلطان احمد کھڑا ہے۔ اور سب لباس سرتاپا سیاہ ہے۔ ایسی گاڑھی سیاہی کہ دیکھی نہیں جاتی۔ اُسی وقت معلوم ہوا کہ یہ ایک فرشتہ ہے جو سلطان احمد کا لباس پہنکر کھڑا ہے اُسوقت مینے گھر میں مخاطب ہو کر کہا کہ یہ میرا بیٹا ہے۔ تب دو فرشتے اور ظاہر ہوگئے اور تین کرسیاں معلوم ہوئیں اور تینو پر وہ تین فرشتے بیٹھ گئے اور بہت تیز قلم سے کچھ لکھنا شروع کیا جسکی تیز آواز سنائی دیتی تھی۔ اُنکے اِس طرز کے لکھنے میں ایک رُعب تھا۔ میں پاس کھڑا ہوں (کہ بیداری ہوگئی)

اُسی وقت حضرت اقدسؑ نے یہ خواب سنایا اور فرمایا کہ کوئی ہیبت ناک نشان ہونے والا ہے۔ اِسکی تعبیر یوں ہے کہ سلطان احمد سے مراد ایسے دلائل اور براہین ہیں جو دلوں پر تسلط کرتے اور دلوں کو پکڑ لیتے ہیں اور نظام الدین سے مراد ایسا نشان ہے جس سے دین اسلام کی صلاحیت ہوگی اور اُسکا نظام درست ہوجائیگا۔ سیاہ کپڑے ظاہر کرتے ہیں کہ ایک کوئی ڈرانے والا نشان ظاہر ہونے والا ہے اور یہ جو کہا کہ یہ میرا بیٹا ہے اس سے یہ مراد ہے کہ یہ ہماری دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ کیونکہ نتیجہ بچے کو بھی کہتے ہیں۔

۵۔ اپریل ۱۹۰۵ء۔ کَفَفْتُ عَنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ۔ فرمایا بنی اسرائیل سے مراد وہ قوم ہے جسپر اِس قسم کے واقعات تکلیف وارد ہوئے ہوں جیسے کہ بنی اسرائیل پر فرعون کے زمانہ میں ہوئے تھے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہماری جماعت بنی اسرائیل سے مشابہ ہے وہ لوگ جو اُنپر بیجا ظالمانہ حملہ کرتے ہیں اُنکو خدا تعالیٰ نے فرعون سے مشابہت دی ہے۔ اور پیشگوئی کا حاصل مطلب یہ ہے کہ ایسے بیجا حملہ کرنیوالے لوگ روک دیئے جائینگے اور ایسے نشان ظاہر ہونگے کہ اُنکی باتوں کا لوگوں کے دلوں پر کچھ اثر نہیں ہوگا۔

۶۔ اپریل ۱۹۰۵ء۔ کوئی روح کہتی ہے وہم سوہ جہان چھوڑ دیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی آدمی اہم ہے تعلق دوستی یا دشمنی رکھنے والا اِس جہان سے گذر جائے گا۔

محمد افضل مرحوم

اس مرحوم بھائی کے لائف کا گہرا مطالعہ کر کے مجھے ایک بات عجیب نظر آئی ہے۔ اور وہی اس قابل ہے کہ طالبان حق و رشاد کے لئے اسوہ اور نمونہ ہے۔ گذشتہ زندگی میں جہاں تک مجھے معلوم ہے۔ ہمارا یہ ماسوف و مرحوم بھائی کبھی نہ تو اس قابل ہوا۔ کہ نمونہ ٹھہرتا۔ اور نہ اس کے حالات اور تقلبات دیکھنے اور برتنے والوں کی نگاہ میں شہرت عام اور بقائے دوام کے استحقاق کا کوئی نشان رکھتے تھے۔ اس لحاظ سے ان کی زندگی بہت ہی محدود ہے۔ مگر ایک عارف کی بازدید کے لحاظ سے ابدی اور نہایت بابرکت ہے

اس اجمال کی تفصیل یہ ہے۔ کہ دنیا کے دل کش نظارہ گاہوں کے فرحت بخش ہواؤں میں پیٹ بھر کر سیر کرنے کے بعد ہمارے مغفور بھائی کو معلوم ہوا۔ کہ یہ سب فانی اور خیالی ٹھٹیر ہے۔ اور ان ناپائیدار لذاتوں پر سرنگون ہونے کا انجام اچھا نہیں۔ اس روحانی تبدیلی نے انہیں قادیان کی طرف متوجہ کیا۔ جو ابدی اور باقی لذتوں اور واقعی روح افزاء نظاروں کی سارے جہان میں ایک جگہ ہے اس کشش اور میلان کی انہوں نے بلا مدافعت پیروی کی۔ قادیان میں آئے۔ چند روز رہے۔ پورے بے سامان اور عیال کثیر اور بظاہر معاش کا کوئی امید دلانے والا منظر نہیں۔ با این ہمہ صدق دل سے عزم کر لیا۔ کہ جو ہو سو ہو۔ یہاں سے نہیں جاؤں گا۔ یہ ایک فقرہ یا عہد ہے۔ جو بہت سے مونہوں سے نکلا۔ میرے کانوں نے سنا ہے۔ اور میرے حافظہ نے یاد رکھا۔ مگر کہنے والوں نے آخر کار ایسا دکھایا کہ انہوں نے منہ سے کوئی مردانہ بات نہیں نکالی تھی۔ بلکہ تھوک پھینکی تھی۔ خدا تعالے نے بھی ان کے دل کو دیکھ کر ان کے عہد اور وعدہ پر توفیق نازل نہ فرمائی۔ مگر مرحوم … محمد افضل کے خلوص نیت کا ثبوت خواتیم اعمال نے دیدیا اور سب قیل اور قال کا خاتمہ کر دیا۔

مرحوم کے دل میں مدت سے خیال تھا کہ قادیان میں ایک اخبار نکالا جائے۔ اس مضمون کا ایک مفصل خط ایک دفعہ انہوں نے افریقہ سے مجھے لکھا تھا۔ یہاں وہ قیام کے عزم بالجزم اور دوام سکونت کے اسباب کے تلاش اور نگہداشت نے انہیں اس ارادہ پر پختہ کر دیا۔ اور آخر انہوں نے فیصلہ کر لیا کہ فلاح دارین کا بھی ایک ذریعہ ہے۔ اس سے قوم کی خدمت بھی ہوگی۔ اور قوت لایموت بھی مل جائے گی۔

البدر نکلا۔ مختلف اوقات میں نہیں۔ شروع سے آخری دم تک اس کی راہ میں انہیں مصیبتیں اور دکھ پیش آئیں۔ شاید کم ہی لوگ واقف ہوں گے مرحوم اور اس کے عیال نے بسا اوقات دن کو آدھا پیٹ کھانا کھایا اور رات کو بھوکے سو گئے۔ اور اکثر خشک نون مرچ کے ساتھ کچی پکی سی روٹیاں کھا کر گذارہ کیا۔ کچی پکی میں نے اس لئے کہا۔ کہ ایندھن خریدنے کی طاقت بھی نہ ہوتی۔ نہ صرف بچے پھٹے پرانے کپڑوں میں ادھر ادھر پھرتے نظر آتے۔ بلکہ خوبصورت نوجوان باپ بھی اسی رحم انگیز ہیئت میں باہر نکلتا۔ اور کاروبار کرتا ہے۔ ایک لائق اور بہتوں سے افضل منشی۔ انگریزی میں عمدہ دستگاہ رکھنے والا۔ باہر نکل کر خوب کمانے اور عمدہ گزران والا۔ کون سی بات تھی جس نے اسے ایسی زاہدانہ زندگی کے اختیار کرنے پر مجبور کیا۔ اس کا جواب صاف ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شناخت اور آپ کی معیت کی لذت

غرض مرحوم کے اخلاق میں یہ استقامت اور استقلال کا خلق مجھے قابل قدر اسوہ نظر آیا ہے۔ یہی وہ نور ہے جس سے اللہ تعالے ملتا ہے۔ اللہ تعالے ہمارے نوجوان بھائی کو جوار رحمت میں جگہ دے اور ان کی استقامت کے نمونہ سے ہم سب کو مستفید کرے۔ آمین

عبدالکریم ۔ ۲۳ ۔ اپریل سنہ ۱۹۰۵ء

مندرجہ ذیل مرثیہ میرے مکرم بھائی مولوی محمد نواب خانصاحب ثاقب نے برادرم محمد افضل خانصاحب کی وفات پر لکھکر الحکم میں درج ہونے کو بھیجا تھا۔ میں نے اس مرثیہ کے اندراج کے لئے بدر کے پہلے نمبر کو بہت موزون سمجھا۔ اس لئے بدر میں چھاپ دیتا ہوں۔ (اڈیٹر الحکم)

مرثیہ ترکیب بند بر وفات حسرت آیات بابو محمد افضل خان صاحب اڈیٹر البدر۔ از عاجز محمد نواب خان ثاقب

میرزانی مالیرکوٹلوی

بند اول

دوستو اک سناؤں غم کی بات
دوست اپنا بچھڑ گیا ہیہات
خادم دین محمد افضل خان
جنمیں تھیں مسیح احمدی کی صفات
ہاتھ احمد کے ہاتھ میں دیکر
ماری دنیا کے سر پہ اس نے لات
ایسے ہر دلعزیز کو کھو کر
کیسے ہوگی تلافی مافات [*]

ہائے کم گھنا کیا
چھپ گیا ہے ماہ بدر میں پہ

بند دوم

دل کی بستی جو خوش سی تھی سوتی
تھا کویان میں رمائی تھی دھونی
کر رہا تھا تہ نشئہ ایمان
جو گئی رات اور دن دونی
ہولیا ساتھ ساتھ موسیٰ کے
چھوڑ فرعونی اور قارونی
ظل احمد کے سایہ میں اس کو
مانگی عزت ہمسایونی
مال دنیا کی تھی کمی لیکن
دولت دین کی تھی افزونی
مال دنیا نہ تھا پہ تھا دلشاد
نیک اولاد سے تھا گھر آباد

بند سوم

ان میں ایک ہونہار تھا بچہ
جس کا تھا پیارا نام عبداللہ
چلبلا اور اسپہ با تمکین
شوخ اور اسپہ شرم کا پتلا
بھوک میں سیر چشم ہنستا تھا
پیاس میں آب صبر کا پیاسا
گھر سے باہر تھا کھیل کے اندر
اولے اور مینہ میں بھاگ کر لیکا
مادر مہربان کی شفقت سے
گرم توشک رضائی میں دبکا
گرمی سردی سے پھر بخار ہوا
پنجۂ مرگ کا شکار ہوا

بند چہارم

اف نہ کی باپ نے ذرا ڈر سے
آہ تک بھی نہ کھینچی اندر سے
پی گیا دل ہی دل میں صبر گھونٹ
منہ میں کچھ بھی گیا نہ باہر سے
ایک ان رات چپ رہا افضل
شور و شیون نہ کچھ اٹھا گھر سے
آنکھیں پتھرا گئیں نہ نکلے اشک
بہتے دیکھا ہے پانی پتھر سے
دل کے جذبات پر رہا قابو
ذکر نام خدائے اکبر سے
صبر کا جام پی کے لیٹ گیا
اپنی ہستی کی صف لپیٹ گیا

بند پنجم

ترجمان تھا دم مسیحا کا
تھا زبان تھا کلام عیسے کا
یوسف مصر احمدی کا غلام
ذکر چھوڑو بیان زلیخا کا
رخ احمد کا وہ فدائی تھا
ہالہ تھا اپنے ماہ سیما کا
جتنی سنتا تھا اتنی لکھتا تھا
جوش دل میں تھا حق کے دریا کا
دور بیٹھے ہم اس سے سنتے تھے
وعظ حق کا سر چلیپا۔ کا
افضل پاک خو بخاک برفت
پاک شد بے عیب و پاک برفت

---

[*] اس میں شک نہیں۔ کہ البدر کو زوال لازم ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ اس کا نام بدر ہے اور وہ بلا الف لام تعریف ہی ہے اور وہ ہمیشہ ہی سے قرآن کریم نے الفرقان فرمایا ہے۔ اس میں کفر اور اسلام میں فیصلہ تھا۔ ہمارے مرحوم افضل نے نا واقفیت سے بدر پر الف لام لگا دیا۔ ہمیں شک نہیں کہ مرحوم اپنی ذات اور صفات کے لحاظ سے البدر چودھویں رات کا چاند تھا۔ لاجرم ایک منزل پوری کر کے اپنے مولےٰ سے جا ملا۔ مگر بدر کو تو زوال نہیں وہ تو ہمیشہ

[*] مولانا ثاقب۔ گھبرائیے نہیں۔ اللہ تعالیٰ صابرین کو بہتر بدلہ دیتا ہے۔ چنانچہ البدر کو نعم البدل ملگیا یعنی میرا محترم بھائی صادق (یعقوب علی)

تمہارا پڑھا خطوسات سب
نافع الناس تھا وجود تیرا
پھر بھی ملنے گا یار لوگون سے

بھاگ مین گیے ہے غم کو ہم آکر دوست
قوم دیکھی ایسے کرے دوست
چھوڑ بیٹھا تو یک قلم اے دوست
بھائی کیون منزل عدم ادوست
تم کو اللہ کی قسم اے دوست

اچھا اللہ کی امان مین جا
جنت خلد کے مکان مین جا

بند ہفتم

ہے افضل ترا خدا حافظ
تجھکو اللہ نے بلایا ہے
تجھکو ہم الوداع کہتے ہین
بخشنا کہا سنا سارا
ہم نہ بھولین گے جیتے جی تجھکو

دور جا نا ہے جا خدا حافظ
ہم نے رخصت کیا خدا حافظ
تیرے سب آشنا خدا حافظ
کہتے رہنا دعا خدا حافظ
یاد رکھنا بھلا خدا حافظ

تا قیا - یار کو کرو رخصت
یار غمخوار کو کرو رخصت

خاکسار محمد نواب خانصاحب ثاقب میرزا خانی مالیر کوٹلوی

تہذیب الاسلام

حضرت حق سبحانہ و تعالےٰ کے فضل و کرم اور اس کی نصرت سے تہذیب الاسلام مصنف ترک اسلام مرتد کا دندان شکن جواب طیار ہو رہا ہے۔ جسمین دہرمپال کی چالاکی اور ناپاکی سے اعتراض کرتے ہوئے اس کی تمام خائنانہ تحریرون اور افترا پردازیون کا مفصلہ جواب ہوگا۔ اور آخری حصہ مین آریہ سماج اور اس کے اصول باطلہ کا تمام تار و پود اور شیرازہ دکھایا جائیگا۔ انشاء اللہ تا کہ ایسے پڑکہنہ تارک بلکہ آریہ سماج پر اتمام حجت ہو۔ ورنہ بدزبانون سے کیا امید ہے۔ کہ حق کو تسلیم کرین۔ اس کو ناحق بانس پر چڑھانے کا لطف اٹھائے رسالہ اختیار الاسلام تھوڑا رہگیا ہے۔ احمدی احباب مسموم ہین

تمام درخواستین بنام ماسٹر عبد الرحمان قادیان آئین

براہین احمدیہ

صرف پونے تین روپے مین عمدہ کاغذ خوشخط لکھی ہوئی ملیگی درخواستین بنام میان معراج الدین عمر معراج منزل نولکھا۔ لاہور

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

ازواج مسیح ناصری ایک فاضل محقق عیسائی - پریزیڈنٹ ہاڈ صاحب نے اپنے لیکچر مین بڑے زور و شور سے اس امر کو ثابت کردیا ہے۔ کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام نے نہ ایک بلکہ متعدد شادیاں کی تھین۔ اناجیل مین حضرت مسیح کے ساتھ بہت سی عورتون کا ایسی بے تکلفی سے رہنا خود ایک نیک دل آدمی کے حسن ظن کو یہ کہنے پر مجبور کرتا ہے۔ کہ حضرت عیسےٰ نے ان عورتون کو اپنے حق نکاح مین لاکر اس قدر بے تکلفی کا برتاؤ ان کے ساتھ رکھا ہوا تھا۔ جس کا ذکر خود مسیحی کتب مین درج ہے لیکن فاضل ہاڈ نے دو اور زبردست ثبوت اس امر کے واسطے پیش کئے ہین۔ ایک تو یہ ہے۔ کہ جس برات پر حضرت مسیح کی والدہ شراب کے کم ہو جانے پر گھبرائی ہوئی آئی تھین۔ اور حضرت مسیح کو بھی اتنا فکر پڑا تھا۔ کہ نہایت توجہ خرچ کر کے اور خدا سے دعائین مانگ مانگ کر اس وقت کی خفت کو دور کر لیا۔ اس وقت خود مسیح ہی تھے۔ اور انھین کی شادی تھی چنانچہ صاحب مکان نے انھین کو طلب کر کے فرمایا تھا۔ کہ تمہارا شراب کم نہین ہوا دوم یہ کہ وہ عورتین حضرت مسیح کو بالفاظ ربّی بلاتی تھین۔ اور عبرانی زبان مین عورتین اپنے خاوند کو اسی طرح خطاب کرتی ہین۔ فاضل ہاڈ نے یہ دعویٰ صرف خیالی رنگ مین نہین رکھا۔ بلکہ اس کا اور اس کے سینکڑون ہم خیال دوستون نے اس پر عمل کر کے متعدد شادیان کی ہین۔ انھین مین سے ایک معزز صاحب سمتھ نام کی خط و کتابت اس عاجز کے نام بھی ہے۔ اور سمتھ صاحب نے مجھے اپنی تصویر معہ اپنی پانچ بیویون کی تصویر کے جو سب ایک ہی وقت مین اس کے زیر نکاح تھین۔ ایک گروپ مین میرے پاس ارسال کی ہین۔ جو اس وقت موجود ہے۔ اور جو چاہین۔ یہان ملاحظہ فرما سکتے ہین

ڈاکٹر ڈوئی مدعی نبوت کی بڑی سخت بیمار ہے تبدیلی ہوا کے لیے اس کو کسی جزیرہ مین بھیجا گیا ہے۔ مینے اس کو ہمدردی کا خط لکھا ہے۔ اور ہمدردی کی وجہ بالخصوص یہ ظاہر کی ہے۔ کہ ڈوئی سارے دنیا کے بیمارون کو شفا کے واسطے اپنے شہرون مین بلاتا ہے اور اس عاجز کو ایسے بڑھاپے مین باہر بھیجدیا ہے

کارنل یونیورسٹی کے ایک عظیم الشان جلسہ کی تقریب پر یونیورسٹی مذکور کے پریزیڈنٹ صاحب نے اپنی تقریر مین بیان فرمایا ہے۔ کہ بائیبل ایک پرانی کتاب ہے۔ اور ایسے سانچہ مین ڈھلی ہوئی ہے۔ جو اس زمانہ کی تحقیقات کے مناسبت نہین رکھتی۔ اس واسطے اب اس پر زور دینا مناسب نہین ہے۔ وہ مسیح پرانا ہوگیا ہے۔ اور اب نئے مسیح کی ضرورت ہے۔

انصار بدر

سب حمد و ثنا و شکر اس اللہ کے لئے ہے۔ جس نے اخبار کے نکلنے کے لئے اپنے فضل سے سامان مہیا کئے اما بعد سب سے پہلے ناصر اس اخبار کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہین۔ کیونکہ انہین کے وجود کی برکت ان سب اخبارون کی بنا ہے۔ پھر اس اخبار کے ناصر حضرت مولوی نور الدین صاحب اور حضرت مولوی عبد الکریم صاحب ہین۔ جن کے درس قرآن اور پر حکمت کلمات اور وعظ و نصائح اس میں درج ہوتے ہین۔ اور حضرت مولوی محمد علی صاحب ہین۔ جنہون نے اس کا انتظام اپنے ماتحتی مین لیا اما بعد اس کالم مین انشاء اللہ تعالےٰ ان تحریکات کا ذکر ہوگا۔ جو مختلف احباب کیطرف سے اس اخبار کی توسیع اشاعت کے متعلق وقتاً فوقتاً درج ہوا کرین گے

محبی مخدومی برادرم منشی اللہ داد صاحب ہیڈ کلرک دفتر میگزین نے اخبار بدر کیواسطے دس نئے خریدارون کیواسطے کوشش کرنے وعدہ فرمایا ہے۔ اللہ تعالےٰ ان مخدوم کو جزائے خیر دیوے

میان محمد حسین صاحب میانمیر سے تحریر فرماتے ہین کہ اخبار البدر کے جاری ہونے کیواسطے مینے پہلے سے خواب دیکھا تھا۔ لیکن پیشانی کسی قدر بدلی ہوئی تھی (درج ہے کہ البدر بدر ہوگیا ہے)۔ خریدار پیدا کرنے کے واسطے کوشش کیجائیگی ۔۔

ڈائری

۳۰۔ مارچ ۱۹۰۵ء۔ اخبار بدر کے نکالنے کے متعلق جو تجویز میاں معراج الدین صاحب عمر نے کی تھی اسکا ذکر حضرتؑ کی خدمت میں آیا۔ آپنے پسند فرمایا (اسکا مفصل ذکر اسی اخبار کے دوسرے حصہ میں ہے)

۳۱۔ مارچ۔ آپکی طبیعت کچھ علیل تھی۔ تاہم نماز جمعہ میں جماعت کے ساتھ شامل ہوئے۔

یکم اپریل۔ آج حضرت مولوی عبدالکریم صاحب بہ سبب کثرت پیشاب بیمار رہے۔ حضرت اُن کا حال دریافت کرتے رہے اور فرمایا کہ ہم نے آپکے واسطے بہت دُعا کی ہے۔ اگرچہ اپنی طبیعت بھی چنداں درست نہ تھی تاہم آپکے واسطے بہت دُعا کی ہے۔ مولوی صاحب نے عرض کی کہ اللہ تعالیٰ جناب کو عافیت دے۔ فرمایا جب دوستوں کی تکلیف سُن کر دُعا میں لگ جاتا ہوں تو اُس میں خود عافیت ہے جیسا کہ حدیث شریف میں آچکا ہے۔ من کان فی عون اخیه کان اللّٰه فی عونه۔ یعنی جو شخص اپنے بھائی کی اعانت میں مصروف ہوتا ہے۔ خدا خود اُسکی اعانت کرتا ہے۔ اُسی رات یکم اپریل صاحبزادہ میاں شریف احمدؐ نے ایک خواب دیکھا اور سنایا کہ قیامت آگئی ہے اور لوگ آسمان کی طرف اُڑ کر جارہے ہیں۔ اور دیکھا کہ ایک طرف بہشت ہے اور ایک طرف دوزخ ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ یہ بہشت تمہارے لئے ہے مگر ابھی جانے کا حکم نہیں ہے۔

صاحبزادہ میاں بشیر احمدؐ نے اپنا ایک رویا سنایا کہ پیر منظور محمد صاحب کہتے ہیں کہ نصرۃ الحق پورا ہوگیا ہے اور چھپ گیا ہے۔ یہ خواب صاحبزادہ میاں شریف احمدؐ کے خواب کی تشریح ہے۔ یہ قیامت ہماری جماعت کے واسطے نصرالحق ہے (نصرۃ الحق براہین احمدیہ کے حصہ پنجم کا دوسرا نام ہے اور آجکل زیر الطبع ہے) وحی الٰہی محونا نارھا جھنم کا ذکر تھا۔ حضرتؑ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کے محاورات اور صرف و نحو کے قواعد کے ماتحت نہیں ہے اسکی مثالیں کتب الٰہیہ اور انبیاء و اولیاء کے الہامات میں بہت ہیں کہ ایجاد کردہ قواعد زبان کے برخلاف کئی عبارتیں اور فقرات نازل ہوتے رہے ہیں۔

یکم اپریل شیخ عبدالحق صاحب بی اے حضرتؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ فرمایا مدرسہ میں آپکے تقرر کی بہت خوشی ہوئی۔ خدا مبارک کرے۔ آپکا یہاں قیام کرنا میں بہت پسند کرتا ہوں۔

۳ اپریل ۱۹۰۵ء۔ سید حامد شاہ صاحب سیالکوٹی کے تقرر مستقل بہ عہدہ سپرنٹنڈنٹ دفتر صاحب ضلع کی خبر حضرتؑ کی خدمت میں سنائی گئی۔ آپ بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ شاہ صاحب ایک درویش مزاج آدمی ہیں اور خدا ایسے ہی لوگوں کو پسند کرتا ہے۔

مولوی عبدالکریم صاحب کی علالت طبع کا ذکر تھا حضرتؑ نے اُنکو مخاطب کرکے فرمایا کہ مینے آپکے واسطے اِس قدر دُعا کی ہے جس کی حد نہیں۔

۴۔ اپریل ۱۹۰۵ء۔ صبح ۶ بجے یکدفعہ نہایت زور آور حملہ زلزلہ کا ہوا۔ تمام مکانات اور اشیاء ہلنے اور ڈولنے لگ پڑیں۔ لوگ حیران اور سراسیمہ ہوکر گھبرانے لگے۔ ایسے وقت میں خدا کے مسیح کا حال دیکھنے کے لائق تھا۔ کیونکہ احادیث میں تو ہم پڑھا ہی کرتے تھے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایسے آسمانی اور زمینی واقعات پر خشیت اللّٰہ کا بڑا اثر اپنے چہرے پر ظاہر فرماتے تھے۔ ذرا سے بادل کے نمودار ہونے پر آپ بے آرام سے ہوجاتے کبھی باہر نکلتے اور کبھی اندر جاتے۔ غرض اسوقت بھی نبی اللّٰہ نے ہر کہ عارف تر است ترساں تر والے مقولہ کو عملی رنگ میں بالکل سچا کرکے دکھایا۔ زلزلہ کے شروع ہوتے ہی آپ بمعہ اہل بیت اور بال بچے اللہ تعالیٰ کے حضور میں دُعا کرنے میں شروع ہوگئے اور اپنے رب کے آگے سر بسجود ہوئے۔ بہت دیر تک قیام رکوع اور سجدہ میں سارا کنبہ کا کنبہ بمعہ خدام کے گرا رہا اور اللہ تعالیٰ کی بے نیازی سے لرزاں و ترساں رہا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے تمام مکانات اور جانوں کو گرنے اور تلف ہونے سے محفوظ رکھا اور کوئی ایسا واقعہ پیش نہیں آیا جیسا کہ دوسرے شہروں سے تباہی اور ہلاکت کی خبریں آرہی ہیں بلکہ ایسے مکانات جنکی بابت پہلے سے صرف ایک ایک اینٹ کہتے تھے اور کچھ پھٹے ہوئے بھی تھے اور بعض اینٹیں اکھڑی ہوئی یونہی پڑی تھیں اُنہیں سے ایک اینٹ بھی نہیں گری چونکہ ہر دس منٹ کے بعد بار بار زلزلہ کا احساس ہوتا تھا اور تمام روز کچھ کچھ زلزلہ محسوس ہوتا رہا۔ اسواسطے حضور اقدس نے برعایت اسباب مناسب سمجھا کہ سہ منزلہ مکان میں رہنے کے بجائے اپنے باغ والے مکان میں ایک دو روز کے واسطے رہائش اختیار کریں۔ اگرچہ اِس موقعہ پر کچھ خوف ہم سب کو دیکھنا پڑا ہے۔ تاہم دراصل اِس پاک مسیحؑ کے قدموں کے طفیل کوئی امر ہمارے واسطے فائدہ سے خالی نہیں۔ اول تو ۳۔ اپریل کی رویا درست سے پوری ہوئی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دیکھی تھی اور کئی ایک کو سنائی تھی۔ دوم اشتہار الوصیت میں جو ایک عظیم الشان پیشگوئی حضرت امامؑ نے ابھی چند روز ہوئے شائع کی تھی کہ ایک شور قیامت برپا ہے۔ الحمد موتا موتی لگی ہوئی ہے اور لوگ منتظر رہے ہیں وہ پوری ہوئی۔ یہ اشتہار الوصیت اخبار الحکم مورخہ ۵۔ مارچ ۱۹۰۵ء اور ۱۹۰۵ء میں شائع ہوگیا میں بھی درج ہوگیا تھی غرضیکہ ایک بڑا نشان ہے جو خدا تعالیٰ نے ظاہر فرمایا۔

اسی زلزلہ کا ذکر تھا حضرتؑ نے فرمایا کہ "یہ ایک قیامت تھی جو لوگ قیامت کے منکر ہیں وہ اب دیکھ لیں کہ کس طرح ایک ہی سیکنڈ میں ساری دُنیا فنا ہوسکتی ہے جب لوگوں کو بہت امن اور آسودگی حاصل ہوجاتی ہے تو وہ خدا سے اعراض کرتے ہیں۔ یہانتک کہ خدا کا انکار کردیتے ہیں۔ اِس قسم کا امن ایک خباثت کا پھوڑا ہے۔ یہ قیامت لوگوں کے واسطے عذاب مگر ہمارے واسطے مفید ہے"۔

پھر آپنے سلطان احمدؐ کو دیکھنے والا رویا بیان کیا جو الہامات کے ذیل میں درج کیا گیا ہے اور میاں بشیر احمدؐ اور شریف احمدؐ کے خوابوں کا پھر ذکر کیا اور براہین احمدیہ کے حصہ پنجم کے چھپنے کا ذکر کیا جسکا نام نصرۃ الحق ہے اور فرمایا "یہ قیامت ہماری نصرۃ الحق ہے۔ ہم صبح یہی مضمون لکھ رہے تھے اور اِس الہام پر پہنچے تھے جو براہین احمدیہ میں درج تھا کہ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اُسکی سچائی کو ظاہر کردیگا۔ ہم یہ الفاظ لکھ ہی رہے تھے اور اسکے پورا ہونیکے ثبوت آگے درج کرنے کو تھے کہ یکدفعہ زلزلہ ہوا۔ یہ ایک زور آور حملہ ہے اور پیشگوئی میں حملوں کا لفظ جمع ہے جو عربی میں تین پر اطلاق پاتا ہے۔ اسواسطے خوف ہے کہ طاعون اور زلزلہ کے سوا خدا جانے تیسرا حملہ کونسا ہے جو ہماری سچائی کے ثبوت کے واسطے خدا تعالیٰ نے ظاہر فرماتا ہے۔ اور ابھی خدا جانے کیا باہر سے خبریں آئیں گی تو معلوم ہوگا کہ کس قدر تباہی ہوئی ہے ہم نے کل ہی لکھا تھا کہ خواب سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک ہیبتناک نشان ہونیوالا ہے۔ یہ ایک ہلاکت کا نشان ہے۔ جماعت کے سب لوگوں کو چاہیئے کہ اپنی حالتوں کو درست کریں۔ توبہ و استغفار کریں اور تمام شکوک و شبہات کو دور کرکے اور اپنے دلوں کو پاک و صاف کرکے دُعاؤں میں لگ جائیں اور ایسی دُعا کریں کہ گویا مر ہی جائیں تاکہ خدا اُنکو اپنے غضب کی ہلاکت کی موت سے بچائے۔ بنی اسرائیل جب گناہ کرتے تھے تو حکم ہوتا تھا کہ اپنے تئیں قتل کرو۔ اب اِس اُمت مرحومہ سے وہ حکم تو اُٹھایا گیا ہے مگر یہ اسکے بجائے ہے کہ دُعا ایسی کرو کہ گویا اپنے آپکو قتل ہی کردو۔ ۔۔ الہامات جو پہلے سے شائع ہوچکے ہیں کہ مکذبوں کو ایک نشان دکھایا جائیگا اور یہ کہ ایک چونکا دینے والی خبر۔ یہ سب اب پورے ہوگئے ہیں اور دیکھنے والوں کے واسطے کافی سے زیادہ سامان ایمان لانیکے پیدا ہوچکے ہیں"۔

۵ اپریل ۱۹۰۵ء۔ سید امیر علیشاہ صاحب ڈپٹی انسپکٹر کو مخاطب کرکے نہایت لطف و مہربانی کے ساتھ حضرتؑ نے فرمایا کہ "آپکو کچھ تکلیف تو نہیں ہوئی"۔ انہوں نے

زلزلہ اخبار

زلزلہ کے متعلق چاروں طرف سے ایک شور قیامت کی صدا آرہی ہے۔ شملہ سے خبر آئی ہے۔ کہ بہت سی سرکاری کوٹھیاں یہاں تک گورنمنٹ ہوس اور دیگر دفاتر کو سخت نقصان پہنچا ہے۔ بھاگسو پہاڑی سے نی ٹیریم کے متعلق خبر ہے۔ کہ بالکل دب گیا ہے۔ اور اس کے اردگرد کے پہاڑوں کے متعلق مولوی قایم الدین صاحب مدرس مدرسہ نورپور جو خط ہمارے پاس بھیجا ہے۔ اُسکی نقل ہم ذیل میں درج کرتے ہیں

جناب تسلیم۔ یہاں زلزلہ سوا چھ بجے دن کے ۵ منٹ ہوا۔ لیکن نقصان بالکل نہیں ہوا۔ پالم پور۔ کانگڑہ۔ دہرمسالہ رہلو۔ چڑی ستا ہیوں میں جانوں کا از حد نقصان ہوا۔ اور ستا ذ و نا در گھر بچا۔ اندازہ کیا جاتا ہے۔ کہ دس فیصدی آدمی ان قصبوں میں سلامت رہے ہیں۔ اور ڈاکیں شہر مذکورہ بالا کی بند ہیں۔ اور تاریں ٹوٹ گئی ہوئی ہیں۔ ۵۔ اپریل ۱۹۰۵ء

مولوی قایم الدین از نورپور

امرتسر سے خبر آئی ہے کہ ۸۰ فیصدی مکانات کو صدمہ پہنچا ہے۔ کوئی گر گیا ہے۔ کوئی گرنے کو تیار ہے۔ کوئی اس قابل ہے۔ کہ نئے سرے سے مرمت کیا جائے۔ کروڑوں روپے کا نقصان ہوگیا ہے۔

لاہور کے متعلق کافی ہوگا۔ کہ ہم اپنے دوست عزیز سید محمد اسمٰعیل صاحب کے خط کو ہی نقل کردیں جنہوں نے اسوقت کا نقشہ قیامت ایسا کھینچا ہے۔ کہ پڑھکر ایک عبرت حاصل ہوتی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔ ایسا تک تو خدا تعالیٰ کے فضل سے خیریت سے ہوں۔ آگے اُس کی مرضی پہلے تو طاعون سے ہی پناہ مانگتے تھے اب ایسی وارداتیں ہورہی ہیں کہ اس کو بھی لوگ بھول گئے۔ پرسوں میرے مکان کے پاس ہی ایک مکان ہے اُسکو آگ لگی۔ اسقدر دھواں آیا کہ دم بند ہونے لگا۔ جب شہ[illegible] ہوئے۔ تو اتنی گرمی۔ کہ بیٹھا نہ جاتا یہی خطرہ تھا۔ کہ اب ہمارے [illegible] پہنچی کہ پہنچی۔ اسباب اٹھانے کے فکر میں ہی تھا۔ کہ آگ بجھانے والے انجن آ گئے۔ خدا خدا کر کے دوپہر سے لیکر شام تک کہیں وہ آگ فرو ہوئی۔ آج اور اک قہر شہر پر نازل ہوا۔ صبح کی نماز پڑھکر پلنگ پر بیٹھا ہوا کتاب دیکھ رہا تھا کہ یکایک چارپائی ہلنی شروع ہوئی میں سمجھا کہ معمولی زلزلہ ہے۔ کوٹھے پر جا چڑھا۔ کہ اتنے میں ایکدم سے اس زور سے جھکولے آنے شروع ہوئے۔ کہ خدا کی پناہ۔ پیر زمین پر نہیں ٹکتا تھا۔ مکان اس طرح سامنے ہلتے تھے۔ جس طرح بایوگراف میں۔ جدھر نظر اٹھاکر دیکھو۔ کہیں پاخانہ کہیں دیوار کہیں کٹہرا کہیں چھت غرض وہ دھڑا دھڑی تھی۔ کہ خدا کسیکو نہ دکھاوے۔ ہروقت یہی خیال تھا۔ کہ اب میں بھی کوٹھے سمیت زمین پر۔ مکان وغیرہ گرنے سے ایسی مٹی اڑی۔ کہ ہاتھ کو ہاتھ سجھائی دینا بند ہوگیا۔ اور گردے کے مارے سانس رُکتا تھا۔ نہ پائے رفتن۔ نہ جائے ماندن اوپر رہو تو نیچے گرنے کا خوف نیچے جاؤ تو مکانوں کے نیچے دبنے کا ڈر۔ غرض عقل ماری ہوئی تھی۔ جب ذرا ٹھہرا۔ تو میں تو کپڑے پہن کالج بھاگا۔ وہاں جتنے ملنے قسم کے کرایہ پر دینے والے کرسی ہسپتال کے تھے سب شق۔ جو مریض کروٹ بدل نہیں سکتے تھے۔ وہ جان کے ڈر کے مارے باہر دوڑے ہوئے نکل آئے غرض بہت سی جگہ دراڑیں پڑ گئیں اتنے میں زخمی آنے شروع ہوئے کسی کا سر پھوٹ گیا تھا۔ کسی کا ہاتھ۔ کسی کا پیر ٹوٹ گیا تھا۔ غرض کچھ نہ پوچھو۔ ہسپتال میں ایک میلہ لگ گیا تھا۔ ایک بار تو آتے ہی جان بحق ہوا۔ ہمارے کھڑے کھڑے ایک اور چھوٹا سا جھونکا آیا۔ شہر کا یہ حال ہے۔ کہ بہت سے لوگ مر گئے کسی کے نیچے دب گئے۔ ایک سارا کنبہ ہی مکان کے نیچے آگیا۔ بعض جگہ جہاں گلیاں تنگ تھیں۔ وہاں مقابل کے مکان بالکل مل گئے۔ سنہری مسجد کے دونو منارے زمین پر۔ شاہی مسجد کو بھی کچھ نقصان پہنچا ٹاون ہال زمین سے پیوستہ ہوگیا۔ سٹیشن کا بہت سا حصہ غارت ہوگیا۔ غرض کوئی گلی یا بازار نہیں ہے۔ جہاں کوئی مکان نہ گرے ہوں اور شاید کوئی مکان ہی شہر میں ہو جس میں کئی جگہ شق اور دراڑیں نہ پڑ گئی ہوں اگر آدھا منٹ بھی اور رہتا۔ تو سارا شہر صاف ہو جاتا۔ اب بھی یہ حال ہے۔ کہ معمولی سا زلزلہ آجائے۔ تو سینکڑوں مکان گرنے کو تیار کھڑے ہیں۔ دفتر محکمہ ہیئت سے یہ اطلاع نکلی ہے۔ کہ چار روز تک پھر خطرہ ہے اور اب تک دو تین دفعہ آہستہ آہستہ برابر حرکت معلوم ہوتی رہی ہے۔ لوگ بے مکان پھر رہے ہیں۔ مکان نہیں ملتا۔ مزدور ایک روپیہ دہاڑی پر لگ رہے ہیں۔ سب پر عجب ایک حالت وارد ہو رہی ہے۔ لوگوں۔ بچوں۔ جوانوں۔ بڈھوں کے مجمعے بن بن کر یا ستار۔ یا غفار۔ [illegible] بخشنہار اسین بندے گنہگار رہتے [illegible] میں پھر [illegible]

غرض ایک قیامت کا نمونہ تھا۔ جو آج صبح نظر کے سامنے سے گزرا۔ اور کئی لوگوں نے سمجھا کہ واقعی قیامت ہی آگئی اور [illegible] ان کے لئے تو گویا سچ مچ قیامت والی ہی آنکھا تا موت تھی۔ شملہ۔ دہلی۔ کشمیر وغیرہ سے تاریں آئی ہیں۔ کہ وہاں بھی سخت زلزلہ ہوا ہے۔ امید ہے۔ کہ قادیان میں بھی ضرور ہوا ہوگا کیونکہ ایک عالمگیر طوفان تھا۔ فی الفور لکھو کہ وہاں تو خیریت ہے [illegible] خیریت سی ایڈیٹر بات کہ ۲ بجے پھر زلزلہ آنکی [illegible] بعض دفتر [illegible] [illegible] لوگ اپنا اپنا بستر [illegible] اپنی جان کی فکر میں لگا ہوا ہے کہ یہاں تک [illegible] ایک ساعت [illegible] اس [illegible] خدا کا نام [illegible] لگا۔ جب زلزلہ بند ہوگیا۔ تو کہنے لگا کہ بڑی غلطی ہوئی [illegible] دل میں بھی خدا کا خیال پیدا ہوگیا [illegible] ورنہ مجھ [illegible] اس وقت خدا کا نام [illegible] [illegible]

مدرسہ قادیان

قادیان مین ایک مدرسہ ہے۔ جس مین
مین بھی ایک طالب ہون۔ اور مین کیا خود
میرے استاد حضرت مولوی نور الدین صاحب
بھی اسی مدرسہ مین درس حاصل کرنے کے لئے
اپنے وطن اور کاروبار کو ترک کر کے قادیان مین آ بیٹھے
ہین لیکن اس جگہ میری مراد اس مدرسہ سے نہین
بلکہ میری مراد تعلیم الاسلام ہائی اسکول سے ہے جو اس
زمانہ کے نوجوانون اور بچّون کو عام شہر فکی زہریلی ہوا
کے اثر سے بچانے کے واسطے اور دینی تعلیم کیساتھ
ساتھ رسمی و رواجی تعلیم دینے کے واسطے سات سال
سے قایم ہے۔ اور جس کیخدمت معلمی و ہیڈ ماسٹری مین
چار سال سے زائد عرصہ تک یہ عاجز بھی مصروف رہا ہے
اس خدمت کو اس عاجز نے جس طرح سے ادا کیا سو
کیا اس کے بیان کرنے کیضرورت نہین۔ البتہ اپنی کمزوریون
اور غلطیون کیواسطے اللہ تعالیٰ کے حضور مین معافی کا
خواستگار ہون اور ان استاد صاحبان کا مشکور ہون۔
جنہون نے انتظامی معاملات مین ہمیشہ میری امداد کی اور
ان شاگردون کیواسطے دعائے خیر کرتا ہون جنہون
نے تعلق محبت اور اخلاص کا میرے ساتھ قایم رکھا
گو صرف بلحاظ ایڈیٹری اخبار بدر کے میرا فرض ہے کہ اخباری
... مین مدرسہ کیخدمت کا خیال رکھون لیکن بوجہ اس
تعلق کے جو میرا اب تک مدرسہ کیساتھ رہا بلکہ اب بھی میری
یہ خواہش اور دعا ہے کہ مدرسہ کیخدمات مین میرا وہ حصہ
قایم رہے جو میرے لئے رضائے الٰہی کے حصول کا موجب ہو۔ اللّٰھم
انی اسئلک الغنیمۃ من کل بر والسلامۃ من کل اثم
مین اپنے اس تجربہ سے جو مجھے اس عرصہ میں
طلباء اور استادون کے ساتھ ایسا قریبی تعلق ہونے کے
سبب حاصل ہوا ہے۔ احمدی احباب کو بلکہ ان تمام لوگون کو
جو مسلمان کہلاتے ہین نہین۔ بلکہ تمام دنیا کی مخلوق کو باآواز
بلند یہ کہنے کیواسطے طیار ہون اور کہتا ہون کہ اس وقت دنیا
بھر میں یہ مدرسہ تمام مدرسون پر کیا بلحاظ اس نیک صحبت کے
جو یہان حاصل ہوتی ہے اور کیا بلحاظ سچے خیر خواہ دعا
کرنیوالے استادون کے جو یہان ملتے ہین اور کیا بلحاظ
اولین سابقین بندگان خدا کے جنکے سپرد اس کا انتظام ہے
اور کیا بلحاظ اس بات کے کہ اسکی بنیاد اس شخص نے
رکھی ہے۔ جو خدا کیطرف سے تمام روئے زمین کے واسطے ہیڈ ماسٹر
بلکہ ایک ہی ماسٹر بنا کر بھیجا گیا ہے یہ مدرسہ تمام دنیا کے مدارس پر
فوقیت رکھتا ہے۔ مبارک ہین وہ بچے جو اسمین تعلیم پاتے ہین
اور مبارک ہین وہ باپ جنکی اولاد اسمین تعلیم پائے اور پھر مبارک
ہین وہ احباب جو ایسے وقت اس کو مالی امداد دین دوسرے
تو سمجھین یا نہ سمجھین پر
انکے لئے ضروری ہے کہ اپنی اولاد کو اس
محروم نکرین۔ کیونکہ آئندہ نسلین اس بات کا فخر کرینگی۔ کہ
انھون نے اس مدرسہ مین تعلیم پائی اور اپنے ان بزرگون
کیواسطے دعائے خیر کرین گے۔ جنہون نے ان کو اس
مدرسہ مین بھیجا ہے۔ سب سے زیادہ ضروری بات یہی
ہے۔ کہ ایسے طلباء کی تعداد بڑہائی جاوے جو اپنے خرچ
کو برداشت کرین اور فیس مدرسہ مین کافی ترقی رہے کہ
مدرسہ اپنے خرچ کو خود برداشت کر سکے۔ فیس دینے والے
طلباء کی کافی تعداد پیدا ہو جائے۔ تو یہ امر کوئی مشکل نہین
بہت سے مدارس مختلف شہرون مین اس وقت ایسے
موجود ہین جن کو کسی بیرونی امداد کی ضرورت نہین پڑتی
بلکہ صرف فیس سے تمام اخراجات چل جاتے ہین۔ امید ہے کہ احباب میری
گذارش کیطرف توجہ فرماوین گے۔ والسلام۔ (ایڈیٹر)

بدر

احمدیہ جماعت کا ارزان ہفتہ وار اخبار۔ ہر ہفتہ مین بروز
جمعرات خدا کے قایم کردہ سلسلہ کے ہیڈ کوارٹر قادیان ضلع
گورداسپور سے نکلتا ہے قیمت سالانہ ۲ ہے اس سے زیادہ کار خانہ کے
استحکام کیواسطے جو کچھ دوست مرحمت فرماوین وہ بخوشی
قبول کیا جاویگا۔ اس اخبار مین حضرت امام علیہ السلام کے
حالات رویاء کشوف الہام۔ ڈاک ولایت۔ درس قرآن
خطبہ جمعہ کلمات طیبات وغیرہ امور درج ہوا کرینگے
انشاء اللہ تعالیٰ۔ تمام اشتہارات جنمین کوئی نامناسب امر نہو
درج کئے جاینگے۔ اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط
وکتابت ہو سکتا ہے۔ تمام تحریرین برائے انطباع اور خط و
کتابت بنام ایڈیٹر و منیجر آنی چاہیے۔ صرف ایڈیٹر و منیجر کے
الفاظ لکھنے کافی ہین کسی کا نام لکھنا ضروری نہین لیکن ترسیل زر

مطبع بدر مین میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر کے لئے چھاپا گیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم ❊ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

...... مدیر آیا۔ پر دنیا نے اُسے قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا

البدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

رجسٹرڈ ایل ع۲۸۸

سلسلۃ الجدید نمبر ۲ جلد ۱	۷ صفر ۱۳۲۳ھ ہجری علے صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ جمعرات ۔ ۱۳۔ اپریل ۱۹۰۵ء	سلسلۃ القدیم نمبر ۱۰ جلد ۴

فہرست مضامین

انا انزلناہ قریبًا من القادیان۔

خدا کی تازہ وحی

۸ اپریل ۱۹۰۵ء گذشتہ شب تین بجے تازہ نشان

تازہ نشان کا دھکہ۔ زلزلۃ الساعۃ قوا انفسکم ان اللہ

مع الابرار۔ دنی منک الفضل جاء الحق وزھق الباطل

اس وحی کے بعد ایک ناپاک روح کی آواز آئی ”مین سوتے سوتے جہنم مین پڑگیا“۔ اس وحی کے متعلق حضرت اقدس ع م نے ایک مفصل اشتہار شایع کیا ہے جو اس اخبار کے صفحہ ۴ و ۵ پر درج کیا گیا ہے۔ بغور ملاحظہ فرماوین

۹ و ۱۰۔ اپریل ۱۹۰۵ء ۔ بگذر آنچہ ترا بخوراند

لک درجۃ فی السماء وفی الذین ھم یبصرون۔ نزلت لک۔ لک نری اٰیٰت و نھدم ما یعمرون۔ قل عندی شہادۃ من اللہ فھل انتم مومنون۔ کففت عن بنی اسرائیل ان فرعون و ھامان وجنودھما کانوا خاطئین

یہ وحی ۹ کو بھی نازل ہوئی اور پھر ۱۰ کو بھی

ترجمہ۔ کہا جو کچھ مین تجھے کہلاتا ہون۔ تیرے لئے ایک درجہ آسمان مین اور ان لوگون مین جو صاحبان بصیرت ہین۔ مین تیرے لئے نازل ہوا۔ تیرے واسطے ہم نشان دکہا ئینگے اور جو کچھ وہ بنا ئینگے اس کو ہم گراتے جائینگے۔ کہو میرے پاس خدا کی گواہی ہے۔ پس کیا تم اس گواہی کو مانو گے یا نہین۔ مینے شر کو بنی اسرائیل سے روک دیا۔ فرعون اور ہامان اور ان کے لشکر خطا پر تھے۔ ان الہامات کی تشریح و تفہیم بذیل ڈائری درج ہے

ڈائری

۷۔ اپریل ۱۹۰۵ء۔ مختلف مقامات سے نہایت سخت تباہی اور سینکڑوں آدمیوں کے دب جانے اور مر جانے اور ہزاروں مکانات کے گر جانے اور زمینوں کے دہس جانے کا ذکر ہو رہا تہا۔ بالمقابل اس کے قادیان میں جو امن رہا اس کے متعلق حضرت نے فرمایا۔ کہ اس میں وہ وحی الہی بھی پوری ہوئی۔ جو مدت ہوا۔ اخباروں میں شایع ہوئی تہی۔ کہ امن است در مقام محبت سرائے ما۔ ان تباہیوں اور شہروں کے دہنے سے وہ پیشگوئی بھی پوری ہوئی۔ جس کو گیارہ ماہ ہوئے۔ کہ شایع ہوئی تہی۔ اور گورداسپور میں نازل ہوئی تہی۔ کہ عفت الدیار محلہا و مقامہا یعنے سرائیں بھی تباہ ہو گئیں۔ اور اصلی مقامات بود و باش بھی مٹ گئے۔ اور ان کے نشان بھی مٹ گئے

قادیان کے گاؤں سے بعض آدمیوں کے طاعون میں مبتلا ہونے اور بعض کے مرنے کا ذکر ہوا۔ حضرت نے فرمایا۔ خدا جانے ہمارے باہر آجانے میں کیا کیا حکمتیں میں اگر قادیان میں سو آدمی روز طاعون سے مرنے لگتا تب بہی ہمنے قادیان سے نہیں نکلنا تہا۔ مگر اس میں خدا تعالےٰ کی کوئی حکمت معلوم ہوتی ہے۔ کہ ایسی نئی بات پیدا ہو گئی۔ یعنی سخت زلزلہ کے سبب سے منزلہ مکانات کے گرنے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ اس واسطے بموجب پابندی شریعت اپنے آپ کو خطرناک جگہ سے محفوظ کرنے کے واسطے ہم باہر آگئے اور زلزلہ کی کیفیت ایسی ہے۔ کہ اب تک محسوس ہوتا ہے۔ خدا نے دل میں پختہ طور سے یہی بات ڈال دی۔ کہ اب باہر جانا چاہیئے۔ طاعون کے لحاظ سے باہر آنا تو گناہ تھا۔ مگر زلزلے کے سبب خدا نے یہ بات دل میں ڈال دی۔ اور اس سے ہم کو بہت فائدہ اور آرام ہوا۔ کیونکہ باغ میں عمدہ ہوا اور خوشبودار پہولوں کے سبب مضامین کے لکھنے اور فکر اور تدابیر کیواسطے عمدہ موقع ملتا ہے۔ اور صحت میں بہت ترقی محسوس ہوتی ہے۔ اور درختوں کی چہاؤں کے نیچے دعا کے واسطے عمدہ خلوت گاہ ملجاتی ہے۔ جس کے سبب ہم باغ کے مکان میں آگئے

فرمایا۔ اب تو اس قدر نشانات ظاہر ہو رہے ہیں کہ گویا خدا اپنے آپ کو برہنہ کر کے دکہانا چاہتا ہے

فرمایا۔ پہلے انبیاء کے معجزات تو خاص زمینوں اور خاص شہروں تک عموماً محدود رہتے تہے۔ مگر اب تو خدا تعالیٰ ایسے نشان اس سلسلہ کی تائید میں ظاہر کرتا ہے۔ جو دنیا بھر پر اپنا اثر ڈالتے ہیں۔

۸۔ اپریل ۱۹۰۵ء فرمایا۔ جب دنیا مد نظر ہو۔ تو تطہیر مشکل ہے۔ آج کے الہامات کے واسطے حضرت اقدس علیہ السلام نے ایک اشتہار لکہا۔ جس کو شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر اخبار الحکم نے نہایت چستی سے چہاپ کر شام تک شایع کر دیا۔ نام اشتہار الانذار رکہا گیا۔ اللہ تعالیٰ شیخ صاحب کو جزائے خیر دے۔ حکیم فضل الدین صاحب نے بھی علیحدہ چہاپ کر شایع کیا ہے۔ اخبار بدر کے صفحات ۴ و ۵ پر شایع ہوئے

۹۔ اپریل ۱۹۰۵ء۔ پرچہ اہل حدیث امرتسر کا ذکر ہوا۔ جس نے بہت سے بیجا حملے خدا کے سلسلہ پر کیئے۔ حضرت اقدس ع نے فرمایا۔

کم علم آدمی تو معذور ہوتا ہے۔ معاف ہی کیا جاتا ہے۔ مگر تعجب ہے۔ ان لوگوں پر جو علم رکھتے ہیں اور پھر بھی تقویٰ اختیار نہیں کرتے۔ کسی کو کیا معلوم کہ اندر ہی اندر کیا طیاری ہو رہی ہے۔ اور ابھی زمین پر کیا ہونے والا ہے۔ جب اللہ تعالےٰ ایسی تباہی لائیگا۔ جس کی خبر وحی الہی میں ہے۔ تو پھر توبہ اور رجوع بہی فائدہ نہ دیگا۔ مبارک ہیں۔ وہ جو پہلے ایمان لائے۔ اور پھر وہ جو ان کے بعد آئے۔ ایسا ہی درجہ بدرجہ سب کا حصہ ہے دیکھو کس قدر قیامت کا نمونہ ہے۔ مگر پھر بھی یہ لوگ باز نہیں آتے۔ اور ناجائز باتیں کہتے ہیں۔ لیکن ہماری جماعت کو چاہیئے۔ کہ ان کی باتوں کے سبب غمگین نہ ہوویں یہ لوگ جیسے اہل حدیث وغیرہ ہیں۔ یہ ہمارے سلسلہ کی رونق ہیں۔ اگر اس قسم کے شور مچانے والے نہ ہوں۔ تو رونق کم ہو جاتی ہے۔ کیونکہ جس نے مان لیا ہے۔ وہ تو اپنے آپ کو فروخت کر چکا ہے۔ اور مثل مردہ کے ہے۔ وہ کیا بولیگا وہ تو زبان کہول ہی نہیں سکتا۔ اگر سارے ابوبکر ہی بن جاتے۔ تو پھر ایسی بڑی بڑی نصرتوں کی کیا ضرورت پڑتی جو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ظاہر ہوئی تہیں۔ دیکھو سنت اللہ یہی ہے۔ کہ پہلے سخت گرمی پڑے پھر برسات ہو۔ پس تم خوش ہو کہ ایسے آدمی دنیا میں موجود ہیں۔ جو اس نصرت اور فتح کو جو کروڑوں کوس دور ہوتی ہے۔ ایک دو کوس کے قریب کہینچ لاتے ہیں۔ اب ان معاملات کو اللہ تعالےٰ نے اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے۔ آج کے الہامات پر غور کرو۔ اب بحث مباحثہ کی کوئی ضرورت نہیں۔ ہماری طرف سے خدا آپ جواب دینے لگا ہے۔ تو خلاف ادب ہے کہ ہم دخل دیں۔ اور سبقت کریں جس کام کو خدا تعالےٰ نے اپنے ہاتھ میں لیا ہے۔ وہ اس کو ناقص نہ چہوڑے گا۔ کیونکہ اب اگر امن ہو جائے اور کوئی نشان نہ دکہلایا جائے۔ تو قریب ہے۔ کہ ساری دنیا دہریہ بن جائے۔ اور کوئی دکہائیگا

میرے لڑکے محمد منظور کا رویا حضرت اقدس علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا گیا۔ فرمایا۔ مومن کبھی رویا دیکہتا ہے اور کبھی اس کی خاطر کسی اور کو دکہاتا ہے۔ ہم نے اس کی تعبیر میں چودہ بکرے ذبح کرنے کا حکم دیا ہے۔ سب جماعت کو کہہ دو کہ جس جس کو استطاعت ہے۔ قربانی کر دے۔

فرمایا۔ کہ ہمیں اس وقت اپنا پرانا الہام یاد آتا ہے۔ کہ فلما تجلی ربه للجبل جعله دکا وخر موسیٰ صعقا۔ جو براہین احمدیہ میں درج ہے۔ اور تجلی کی اس کے رب نے پہاڑ پر یعنی مشکلات کے پہاڑ پر اور کر دیا اس کو پاش پاش اور گرا موسےٰ بیہوش ہو کر۔ یعنی ایسی تجلی ہیبت ناک تہی۔ کہ اس کی ہیبت کا اثر موسےٰ پر بھی پڑا۔

زلزلہ کے پہلے دہکے کے وقت ہم دعا کرتے ہوئے سجدے میں گر پڑے تہے۔ ایک ہیبت ناک صورت پیش نظر تہی۔ جس کا ایک قوی اثر دل پر تہا۔ ایسا اثر تہا کہ گویا ایک صعق کی قسم تہی۔

آج کے الہام میں جو آئندہ زلزلہ کا خوف ہے معلوم نہیں کہ کب پورا ہو اور معلوم نہیں کہ زلزلہ سے مراد کس قسم کا عذاب ہے عفت الدیار محلہا و مقامہا والا الہام کیسا پورا ہوا کہ شہر اور چہاؤنیوں کے نشان مٹ گئے۔ نہ خانہ رہا۔ اور نہ صاحب خانہ آریوں کے اخبار ڈیلی ٹائمز اور آریہ پتر کا اور اہل حدیث نے جو مخالفانہ ریمارکس کئے ہیں۔ ان کا ذکر آیا

حضرت نے فرمایا کہ ان سب کو یہی جواب دیدو کہ ہم آسمانی فیصلہ کے منتظر ہیں۔ تمہارا جواب دینا پسند نہیں کرتے۔ تمہارا جو جی چاہے کہتے جاؤ۔

فرمایا۔ تربیت انبیاء کی اسی طرح آہستہ آہستہ ہوتی چلی آئی ہے ابتدا میں جب مخالف دکھ دیتے ہیں تو صبر کا حکم ہوتا ہے اور نبی صبر کرتا ہے۔ یہاں تک کہ دکھ حد سے بڑھ جاتا ہے تب خدا کہتا ہے کہ اب میں خود تیرے دشمنوں کا مقابلہ کرونگا۔ اب یقیناً جانو کہ وقت بہت قریب ہے۔ اس وقت ہمیں وہ وحی الہی یاد آتی ہے جو عرصہ ہوا کہ ہم پر نازل ہوئی تہی کہ قرب اجلك المقدر ولا نبقی لك من المخزیات ذکرا

ان مخالفوں کی مخالف باتوں کا کوئی نشان اور ذکر باقی نہ رہیگا اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ اس جماعت کو اپنی قدرتوں پر ایمان دلادے یہیں وہ بیسیار میں نشانات میں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اس جماعت کو حفاظت میں رکھے

۱۰۔ اپریل ۱۹۰۵ء۔ کثرت زلازل اور تباہیوں کا ذکر تہا۔ فرمایا ہم تو یہ دعا کرتے ہیں کہ خدا جماعت کو محفوظ رکھے اور دنیا پر یہ ظاہر ہو جائے کہ نبی کریم برحق رسول تہے اور خدا کی ہستی پر لوگوں کو ایمان پیدا ہو جائے۔ خواہ کیسے ہی زلزلے پڑیں۔ پر خدا کا چہرہ لوگوں کو ایک دفعہ نظر آجائے اور اس ہستی پر ایمان قائم ہو جائے ۴

ص آج رات کے الہام میں فرعون۔ .. الخ کا ذکر تہا۔ فرمایا۔ فرعون اوہس کے ساتہی تو یہ یقین کرتے تہے کہ بنی اسرائیل ایک تباہ ہو جانے والی قوم ہے۔ اور اس کو ہم جلد فنا کر دیں گے۔ پر خدا نے فرمایا کہ وہ ایسا خیال کرنے میں خطا پر تہے۔ ایسے ہی اس جماعت کے متعلق مخالفین و معاندین۔ کہتے ہیں کہ یہ جماعت تباہ ہو جائے گی۔ مگر خدا کا منشاء کچہہ اور ہے۔ کانگڑہ کے متعلق بہت تباہی

حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب کے

درس قرآن

سے نوٹس

سیپارہ ۱۵ رکوع ۸

ومن کان فی ھذہٖ اعمی فھو فی الاخرۃ اعمیٰ۔

جو اس جہان میں اندھا ہے۔ وہ آخرت میں بھی اندھا ہی ہوگا۔ یہ دنیا بیج بونے کا وقت اور اس کی جگہ ہے۔ اور اس بیج کا پھل کاٹنے کا موقعہ دنیا ہی ہے۔ مگر آخرت اس کا پورا وقت ہے۔ جو شخص بونے کے وقت اندھا ہے۔ اور نہیں جانتا کہ کب اور کیسے موقع پر کس طرح بیج بوئے۔ اور غفلت میں بیٹھا ہے۔ اس کو پھل کاٹنے کے وقت کوئی پھل نظر نہ آئے گا۔ جس کو وہ اٹھا سکے۔ پس جیسا وہ یہاں اندھا ہے۔ ویسا ہی پیچھے بھی اندھا ہوگا۔ ایک حکیم نے اس مضمون کو فارسی نظم میں ادا کیا ہے

از مکافات عمل غافل مشو ٭ گندم از گندم بروید جو ز جو ٭ از مذہب دہقان تو ہے آموزی ٭ مذہب دہقان کہ باشد ہر چہ کشتی بدروی

وان کادوا لیفتنونک عن الذی اوحینا الیک۔

تحقیق حق الامر تو یہ ہے۔ کہ قریب تھا کہ یہ لوگ ہمارے وحی کردہ امر سے ہٹا کر تجھے فتنہ میں ڈال دیں

انبیاء رسل کے زمانہ میں دنیوی اکابر جن کو اپنی چالاکی اور فہم پر بڑا بھروسہ ہوتا ہے۔ خدا کے برگزیدوں کو اپنی طرح ایک منصوبہ باز جان کر ان کو صلاح و مشورہ دینے آیا کرتے ہیں کہ یہ کام اس طرح نہیں کرنا۔ اور اس طرح کرنا چاہئے۔ تو پھر دنیا میں بڑی کامیابی ہوگی۔ ایسے لوگ حضرت نبی کریم کے پاس بھی آیا کرتے تھے۔ مگر خدا کے فضل نے نبی کریم کے دل کو ایسا ثابت قدم اور مضبوط بنایا تھا۔ کہ ان لوگوں کی منصوبہ بازیوں کا ان پر اثر نہ ہو سکتا تھا۔ اس کے ظل کا حال بیان کرتا ہوں۔ حضرت مرزا صاحب کے پاس بھی اس قسم کے لوگ آتے رہتے ہیں چنانچہ دلی میں ایک مولوی آیا تھا۔ اپنی طرف سے بڑی بناوٹ کے ساتھ اور سنجیدگی کے ساتھ باتیں کرنے لگا۔ اور بڑی خیر خواہی کا اظہار کر کے کہا کہ اگر آپ صرف مجددیت و امامت و اصلاح کا دعویٰ رکھتے۔ تو پھر ساری دنیا کو مرید بنا لینا آسان تھا۔ دعویٰ مسیحیت کے معاملہ میں جلدی ہو گئی ہے۔ اس کو کسی اور طرح سے اب ازالہ کر کے صرف مجدد ہونے کا دعوے رہنے دیجئے۔ تو پھر سب کام درست ہو جائے گا۔ حضرت نے ہنس کر جواب دیا کہ اگر منصوبہ کی بات ہوتی۔ تو آپ کا مشورہ خوب تھا۔ مگر میں تو حکم الٰہی کی اطاعت سے مجبور ہوں۔

وان کادوا لیستفزونک من الارض لیخرجوک منھا واذا لا یلبثون خلفک الا قلیلا۔

یقیناً یہ لوگ (اہل مکہ) تجھے اس زمین مکہ سے نکالنے والے ہیں۔ اور تیرے بعد یہ لوگ بھی ایسی کرتوت کے بعد نہ رہیں گے۔ مگر چند روز۔

اس آیت میں پیشگوئی ہے۔ کہ اہل مکہ حضرت نبی کریم کو مکہ سے نکال دیں گے۔ لیکن چند ایک برس کے بعد یہ خود بھی اس شہر میں نہ رہ سکیں گے۔ یعنے ہلاک ہو جائیں گے۔ جیسا کہ جنگ بدر میں واقع ہوا۔ اس کے متعلق سورۃ سباء کے تیسرے رکوع میں بھی پیشگوئی درج ہے جہاں لکھا ہے کہ قل لکم میعاد یوم لا تستاخرون عنہ ساعۃ ولا تستقدمون۔ تو کہہ دے کہ تمہارے واسطے ایک سال کی میعاد ہے۔ کہ اس سے ایک ساعت اِدھر اُدھر نہ کر سکو گے۔ اور اسی کی طرف سورۃ انفال کے رکوع ۴ میں بھی ارشاد ہے۔ جہاں لکھا ہے۔ کہ وما کان اللہ لیعذبھم وانت فیھم۔ کیا معنے۔ اے رسول جب تک تو ان میں ہے۔ اللہ ان پر عذاب نہ لاویگا۔ اس ہجرت اور ایک سال کے بعد فتح کا ذکر کتاب یسعیاہ باب ۲۱ میں پہلے سے درج تھا۔ اور وہ اس طرح سے ہے ”عرب کی بابت ایک ثبوت۔ کیا معنے الہامی کلام سے البشارت۔ عرب کے صحرا میں تم رات کو کاٹو گے۔ اے ددانیوں کے قافلو! پانی لے کے پیاسے کا استقبال کرنے آؤ۔ اے تیماء کی سر زمین کے باشندو! روٹی لے کے بھاگنے والے کے ملنے کو نکلو۔ کیونکہ وے تلواروں کے سامنے سے ننگی تلوار سے اور کھنچی ہوئی کمان سے اور جنگ کی شدت سے بھاگے ہیں۔ کیونکہ خداوند کریم نے مجھے یوں فرمایا ہے۔ ہنوز ایک برس ہاں مزدور کے سے ٹھیک ایک برس قیدار کی ساری حشمت جاتی رہے گی۔ اور تیر اندازوں کی جو باقی رہی۔ قیدار کے بہادر لوگ گھٹ جائیں گے کہ خداوند اسرائیل کے خدا نے یوں فرمایا۔ اور یہ تو توریت سے بھی ظاہر ہے۔ کہ قیدار اسمٰعیل کا بیٹا تھا۔ اور عرب کو بنی قیدار بھی کہتے ہیں۔

اقم الصلوٰۃ۔ تکالیف کے وقت بالخصوص استغفار لاحول۔ نماز۔ دعا اور تہجد کے واسطے بہت تاکید ہے۔ نماز اور اس میں دعا مشکلات کے دور کرنے میں بڑی مؤثر ہے۔ اس سے بڑھ کر کوئی نسخہ مسلمان کے ہاتھ میں نہیں۔

وقل رب ادخلنی مدخل صدق واخرجنی مخرج صدق واجعل لی من لدنک سلطانا نصیرا۔ اس میں ایک پیشگوئی ہے۔ کہ مکہ میں ہم پھر فتح و نصرت اور غلبہ کے ساتھ داخل ہوں گے۔

سونے کے وقت اس دعا کا پڑھنا تہجد میں اٹھنے کے لئے مدد دیتا ہے۔ (ایڈیٹر)

سید عبدالحی عرب صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کو ایک جگہ جمع کر کے عمدہ کاغذ پر خوشخط مع ترجمہ چھپوایا ہے۔ دعائیں یاد کرنے کے لائق ہیں قیمت ۱؎ فی تختہ ۱؎

دعا

احمدی جماعت کو خصوصاً قادیان کی جماعت سے التجا ہے کہ میرے لئے دعا کی جاوے کہ اللہ تعالےٰ میرے گناہوں کو معاف کرے اور میری طبیعت کو عبادت کی طرف بالکل مائل کر دے۔ کہ مجھے اللہ تعالےٰ کی محبت کے بغیر بالکل چین نہ ہو۔ اور میرے والدین۔ اور بھائی پر اپنا رحم کرے۔ تاکہ وہ اس نور کی شناخت کریں۔ اور مجھے علم عنایت کرے اور میری روزی میں برکت بخشے۔ اللہ تعالےٰ تو ایسا ہی کر۔ آمین ثم آمین

آپ کا نیاز مند محمد الٰہی کوہاٹ

نشان زلزلہ

ضلع کانگڑہ کے مختلف مقامات بالخصوص جوالا مکھی یعنی لاٹاں والی دیوی کے مندر کے مکانات رہائش و پوجا و مکانات جاتریوں کے اور دیگر مکانات کے گر جانے بہت آدمیوں کے مرجانے اور زمین کے نیچے دب جانے وغیرہ سخت تباہی کی خبریں متواتر آ رہی ہیں

سنا گیا ہے۔ کہ اس ضلع میں بدکاری بہت ہوتی تھی۔ مگر ایک قابل غور وجہ ہے کہ وہاں کے پوجاریوں کو فخر تھا۔ کہ لاٹاں والی دیوی کے سبب اس جگہ طاعون نہیں پڑتا

امید ہے۔ کہ پوجاریوں میں سے جو مر گئے ہیں۔ ان کو تو بہر حال اور جو زندہ ہیں۔ ان کو بھی یقین ہو گیا ہوگا۔ کہ یہ بت صرف پتھر ہی ہیں۔ اور کسی کو کچھ فائدہ و نقصان نہ دے سکتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الانذار

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

بترسید از خدائے بے نیاز و سخت قہارے
گران چیزے کہ می بینم عزیزان نیز دیدندے
نہ شاید تا فتن سر زان جناب عزت و غیرت

نہ پندارم کہ بہ بیند خدا ترسے نکو کارے
ز دنیا توبہ کردندے بچشم زار و خون بارے
اگر گرخواہد کشد دیکے دمی چوں کرم بیکارے

مرا باور نمی آید کہ رسوا گردد آں مردے
بہ تشویش قیامت ماند این تشویش گر بینی
من از ہمدردی ات گفتم تو خود ہم فکر کن بارے

کہ می ترسد ازاں یارے کہ غفار است و ستارے
علاجے نیست بہر دفع آن جز حسن کردارے
خرد از بہر این روز است اے دانا و ہشیارے

(غور سے پڑھو کہ یہ خدا تعالیٰ کی وحی ہے)

آج رات تین بجے کے قریب خدا تعالیٰ کی پاک وحی مجھ پر نازل ہوئی جو ذیل میں لکھی جاتی ہے **تازہ نشان۔ تازہ نشان کا دھکہ۔ زلزلۃ الساعۃ۔ قوا انفسکم ان اللہ مع الابرار۔ دنی منک الفضل۔ جاء الحق و زھق الباطل**

ترجمہ مع شرح یعنی خدا ایک تازہ نشان دکھلائے گا مخلوق کو اس نشان کا ایک دھکہ لگے گا وہ قیامت کا زلزلہ ہوگا۔ (مجھے علم نہیں دیا گیا کہ زلزلہ سے مراد زلزلہ ہے یا کوئی اور شدید آفت ہے جو دنیا پر آئیگی جس کو قیامت کہہ سکیں گے اور مجھے علم نہیں دیا گیا کہ ایسا حادثہ کب آئے گا اور مجھے معلوم نہیں کہ وہ چند دن یا چند ہفتوں تک ظاہر ہوگا یا خدا تعالیٰ اس کو چند مہینوں یا چند برس کے بعد ظاہر فرمائے گا یا کچھ اور بہرحال وہ حادثہ زلزلہ ہو یا کچھ اور ہو پہلے سے بہت خطرناک ہے سخت خطرناک ہے اگر ہمدردی مخلوق مجھے مجبور نہ کرتی تو میں بیان نہ کرتا۔ پہلی پیشگوئی جو میں نے الحکم اور البدر میں حادثہ سے پانچ ماہ پہلے ملک میں شائع کرکے خبر دی تھی کہ ملک میں بڑی تباہی پیدا ہوگی اور شور قیامت برپا ہوگا اور یکدفعہ **موتا موتی** ظہور میں آ جائیگی دیکھو وہ نشان کیسا پورا ہوا اور جیسا کہ میں ابھی لکھا ہے یہ پیشگوئی مذکورہ اخبار الحکم اور البدر میں اس زلزلہ سے قریباً پانچ ماہ پہلے شائع کر دی گئی تھی اور پیشگوئی مذکورہ یہ ہے **عفت الدیار محلھا و مقامھا** یعنی بہت سی مخلوق کو مٹا دینے والی تباہی آئے گی جس سے مکانات بے نشان ہو جائیں گے ان مکانوں اور گھروں کا پتہ نہ ملے گا کہ کہاں تھے دیکھو کیسی صفائی سے یہ خدا کی باتیں پوری ہوگئیں اگر تم عربی دان نہیں ہو تو عربی دانوں سے پوچھ لو کہ اس وحی الٰہی کے کیا معنے ہیں کہ **عفت الدیار محلھا و مقامھا**۔ اے عزیزو اس کے یہی معنے ہیں کہ محلوں مقاموں کا نام و نشان نہیں رہے گا۔ طاعون تو صرف صاحب خانہ کو لیتی ہے مگر جس حادثہ کی اس وحی الٰہی میں خبر دی گئی تھی اس کے تو یہ معنے ہیں کہ نہ خانہ رہے گا نہ صاحب خانہ سو یہ خدا تعالیٰ کا فرمودہ جس طور سے اور جس صفائی سے پورا ہوگیا آپ صاحبوں کو معلوم ہے اس کی نسبت اشتہار الوصیت میں بھی خبر دی گئی تھی وہ تو جو ہوا سو ہوا مگر اس کے بعد جو آنے والا حادثہ ہے وہ بہت بڑھکر ہے خدا تعالیٰ لوگوں پر رحم کرے اور ان کو تقوے اور نیک اعمال کا خیال آ جائے) بقیہ ترجمہ عربی وحی کا یہ ہے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ نیکی کرکے اپنے تئیں بچالو قبل اس کے جو وہ ہولناک دن آوے۔ **جو ایک دم میں تباہ کر دے گا**۔ اور فرماتا ہے کہ خدا ان کے ساتھ ہے جو نیکی کرتے ہیں اور بدی سے بچتے ہیں۔ اور پھر اس نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا کہ **میرا فضل تیرے نزدیک آ گیا**۔ یعنی وہ وقت

احباب اپنے اپنے شہروں میں اس اشتہار کو دوبارہ چھپوا کر شائع کر دیں

آگیا کہ تو کامل طور پر شناخت کیا جائے حق آگیا اور باطل بھاگ گیا۔ حاصل مطلب یہ ہے کہ جو کچھ نشان ظاہر ہوا اور ہوگا اُس سے یہ غرض ہے کہ لوگ بدی سے باز آویں اور اس خدا کے فرستادہ کو جو اُن کے درمیان ہے شناخت کرلیں۔ پس اے عزیزو جلد ہر ایک بدی سے پرہیز کرو کہ پکڑے جانے کا دن نزدیک ہے ہر ایک جو شرک کو نہیں چھوڑتا وہ پکڑا جائے گا ہر ایک جو فسق و فجور میں مبتلا ہے وہ پکڑا جائے گا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ہر ایک جو دُنیا پرستی میں حد سے گذر گیا ہے اور دنیا کے غموں میں ہی مبتلا ہے وہ پکڑا جائے گا ہر ایک جو خدا کے وجود سے منکر ہے وہ پکڑا جائے گا ہر ایک جو خدا کے مقدس نبیوں اور رسولوں اور مرسلوں کو بدزبانی سے یاد کرتا ہے اور باز نہیں آتا وہ پکڑا جائے گا دیکھو آج میں نے بتلا دیا زمین بھی سنتی ہے اور آسمان بھی۔ کہ ایک جو راستی کو چھوڑ کر شرارتوں پر آمادہ ہوگا اور ہر ایک جو زمین کو اپنی بدیوں سے ناپاک کرے گا وہ پکڑا جائے گا خدا فرماتا ہے کہ قریب ہے جو میرا قہر زمین پر اُترے کیونکہ زمین **پاپ اور گناہ سے بھر گئی**۔ پس اُٹھو اور ہوشیار ہو جاؤ کہ وہ آخری وقت قریب ہے جسکی پہلے نبیوں نے بھی خبر دی تھی۔ مجھے اُس ذات کی قسم ہے جس نے مجھے بھیجا ہے کہ یہ سب باتیں اُس کی طرف سے ہیں میری طرف سے نہیں ہیں کاش یہ باتیں نیک ظنی سے دیکھی جائیں کاش میں اُنکی نظر میں کاذب نہ ٹھہرتا تا دُنیا ہلاکت سے بچ جاتی۔ یہ میری تحریر معمولی تحریر نہیں۔ دلی ہمدردی سے بھرے ہوئے نعرے ہیں اگر اپنے اندر تبدیلی کروگے اور ہر ایک بدی سے اپنے تئیں بچالوگے تو بچ جاؤگے کیونکہ خدا حلیم ہے جیسا کہ وہ قہار بھی ہے اور تم سے اگر ایک حصہ بھی اصلاح پائے گا تب بھی رحم کیا جائے گا ورنہ وہ دن آتا ہے کہ انسانوں کو دیوانہ کردیگا نادان بدقسمت کہیگا کہ یہ باتیں جھوٹ ہیں ہائے وہ کیوں اسقدر سوتا ہے آفتاب تو نکلنے کو ہے جب خدا تعالیٰ اس وحی کے الفاظ میرے پر نازل کرچکا تو ایک روح کی آواز میرے کان میں پڑی جو کوئی ناپاک روح تھی اور میں نے اُسکو یہ کہتے سُنا کہ۔ میں سوتے سوتے جہنم میں پڑ گیا۔ انسان کا کیا حرج ہے کہ اگر فسق و فجور کو چھوڑ دے کونسا اس میں اس کا نقصان ہے اگر وہ مخلوق پرستی نہ کرے آگ لگ چکی ہے اُٹھو اور اس آگ کو اپنے آنسوؤں سے بجھاؤ۔ بنی اسرائیل میں جو شخص گناہ کرتا تھا اُسکو حکم ہوتا تھا کہ اپنے تئیں قتل کردے پس گو یہ حکم تمہارے لئے نہیں ہے مگر یہ تو ضرور چاہیئے کہ اسقدر توبہ استغفار کرو کہ گویا مر ہی جاؤ تا وہ حلیم خدا تم پر رحم کرے آمین

والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

خاکسار مرزا غلام احمد قادیانی

ضروری اطلاع

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ کہ جہاں جہاں یہ اشتہار پہنچے احباب اپنے اپنے شہر دیہات میں جہاں ہو سکے۔ دوبارہ چھپوا کر اس اشتہار کو اپنے شہر میں اور مضافات میں ایسی طرح سے شایع کریں۔ کہ موافقین مخالفین سب کو مل جائے اور اس مضمون سے اطلاع ہو جاوے والسلام (ایڈیٹر)

ضروری قربانی

راقم عاجز کے ایک معصوم لڑکے محمد منظور نام نے خواب میں دیکھا ہے کہ سخت زلزلہ آیا ہے پھر وہ زلزلہ ایک کتّے کی شکل میں نمودار ہوا اور بولا کہ تمہاری جماعت کے لوگ قربانی دیں۔ ان کو میں کچھ نہیں کہونگا حضرت اقدس نے اس پر فرمایا ہے کہ تمام احباب جو استطاعت رکھتے ہوں قربانی دیدیں اور اس اصل قربانی کو بھی ادا کریں جو توبہ و استغفار و دعا کے ذریعہ سے نفس کی قربانی ہے

والسلام۔ (ایڈیٹر)

احباب اپنے اپنے شہروں میں اس اشتہار کو دوبارہ چھپوا کر شائع کریں

اشتہار از جانب پروپرائیٹر بدر

اکثر احباب آگاہ ہون گے۔ کہ البدر بیرے سرمایہ سے چلتا تھا اور منشی محمد افضل مرحوم منیجری اور ایڈیٹری کے عوض مین حصہ دار تھے۔ جس جانفشانی اور مالی نقصانون کے ساتھ طرح طرح کی مایوسیون کے خاردار بیابانون کو طے کرکے البدر جیسا مفید جریدہ جاری کیا گیا۔ وہ بھی آپ سے پوشیدہ نہین۔ اور جو جو قومی ضروریات اور خدمات اس کے وجود سے پوری ہوتی رہین۔ اُن سے بھی آپ ناواقف نہین۔ البدر کیا ہے۔ گویا نامۂ دلبر ہے۔ جو خدا کے حبیب احمدؐ آخر زمان مسیح موعود علیہ السلام کے کلمات اور قدوۃ المؤمنین حضرت حکیم الامت کے درس کا لب لباب اور بیشمار دیگر فوائد دینی لے کر ہر آٹھواں روز آپ کے پاس پہنچ کر محبوب سے نصف ملاقات کراتا ہے۔ اور قوم نے بھی اس کی قدردانی فرمانے مین دریغ نہین کیا۔ قوم کا ہر ایک فرد معترف ہے۔ کہ یہ ایک فیض عظیم کا چشمہ ہے۔ منشی محمد افضل مرحوم کی وفات سے البدر کی نسبت بہت تشویش پیدا ہو گئی تھی چنانچہ ہر طرف سے بزرگان قوم نے اس کی جدائی کو بڑی محرومی سمجھ کر اس کے جاری رکھنے پر زور دیا۔ یہان تک کہ حضرت اقدس عم اور تمام اکابر دین نے ہی اسے جاری رکھنے کا ہی مشورہ دیا۔ اور اسی پر تاکید فرمائی۔ خاکسار بھی اس وقت سے اسی کے جاری رکھنے کی تدابیر اور انتظام مین سرگردان رہا۔ معمولی طور پر جاری رکھنا تو آسان تھا۔ لیکن اس قدر سرگردانی سے غرض یہ تھی۔ کہ اس قومی آرگن کو پہلے کی نسبت بہت زیادہ مفید اور مضبوط اور قابل قدر بنایا جائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل نے دستگیری فرمائی اور حضرت اقدس عم اور تمام بزرگان کے مشورے سے ایک ایسا جلیل القدر گران قیمت انسان ہاتھ آگیا ہے۔ جس کی خوبیون اور لیاقت اور مناسبت اور اخلاص سے نہ صرف تمام احمدی جماعت بلکہ یورپ اور امریکہ کے بامذاق اور حق پسند لوگ جن کے ساتھ ان کی خط وکتابت رہتی ہے۔ بھی جانتے مین اور ان کے جوہر کے ثناخوان مین۔ منجملہ ان کے فضائل کے یہ بھی ہے کہ زبان عبرانی مین ید طولےٰ رکھتے مین۔ ان کا نام نامی مفتی محمد صادق ہے۔ مفتی صاحب سے انٹروڈیوس کرنے کے لئے حضرت اقدسؑ اور حضرت حکیم الامت صاحب کی تحریرین کافی ہین جو پہلے اخبار مین چھپ چکی ہیں۔

اس کے سوا یہ بھی خوشخبری آپ تک پہنچاتا ہون کہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور اکثر اہل قلم احمدی بزرگون نے البدر کے لئے دعا اور ہر طرح کی امداد کے وعدے فرمائے مین اس خوش نصیبی کے علاوہ یہ ایک اور بشارت ہے۔ کہ اس کا انتظام حضرت مولوی محمد علی صاحب۔ ایم۔ اے۔ ایل ایل۔ بی۔ ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز نے اپنی ماتحتی مین رکھنا منظور فرمایا ہے۔ جن کا نامی اور بابرکت نام البدر کے لئے ایک اور مبارک فال ہے۔ اور یہ فیصلہ ہوا ہے۔ کہ آیندہ البدر ہر جمعرات کو قادیان سے شایع ہوا کرے۔ اس سے یہ فائدہ ہوگا۔ کہ جماعت کو دونون اخبار ملکر ایک ایسے اخبار کا کام دین گے۔ جو ہفتہ مین دو بار شایع ہوتا ہو۔ اس طرح تیسرے چوتھے روز دارالامان کی خبرین پہنچ جایا کرین گی۔ اور سالانہ نمبرون کی تعداد بھی بڑھ گئی ہے

غرض جہان تک مجھ سے ہوسکا ہے۔ مین نے ابتغاءً لمرضات اللہ البدر کے لئے احسن سے احسن انتظام کرنے مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہین کیا۔ اب آپ صاحبان کی ہمت اور توجہ کی ضرورت ہے۔ مین یقین رکھتا ہون۔ کہ آپ خود تو فراخ دلی سے مالی امداد دینے کی طرف متوجہ ہون گے۔ یہ بھی ایک مبارک پہلو ہے۔ پر مستقل اعانت یہ ہے کہ آپ لوگ اس کی ترقی اور بہتری کے لئے دعائین کرین اور اس کی اشاعت کی توسیع مین ایسی کمر ہمت باندھ کر اپنے تمام دوستون اور احباب کو اس کی خریداری پر آمادہ کرین تاکہ اس کے فنڈون مین استحکام پیدا ہو جائے۔ اور یہ سلسلہ صورت استقلال اختیار کرلے۔ یہ ایک ضروری اور اعلیٰ فرض آپ کے ذمہ ہے۔ جس کو آپ آسانی سے ادا کر سکتے مین۔

البتہ اتنا عرض کرنا ضروری سمجھتا ہون۔ کہ البدر کو لنگر اور مدرسہ پر فوقیت نہین۔ ان کی امداد اس سے مقدم سمجھین اور پھر البدر کی اشاعت مین ہی سعی بلیغ فرمادین

آج تک البدر کے ذمہ ایڈیٹر اور منیجر کی تنخواہ کچھ نہ تھی۔ مرحوم صرف حصہ نفع کے وعدے پر کام کرتے تھے لیکن اس حال مین بھی آج تک خاکسار کو کئی سو روپے کا نقصان ہوچکا ہے۔ اور اس زیرباری کے سوا جو کچھ بروئے حساب کارخانہ کی نقدی موجود تھی۔ وہ بھی مرحوم کی ناگہانی موت کی وجہ سے میرے ہاتھ نہ آسکی۔ اور اب تو مفتی صاحب جیسے والاشان انسان کو مدرسہ تعلیم الاسلام کی ہیڈ ماسٹری سے علیحدہ کرا کر البدر کے لئے مامور کرنے سے ایک بہت بھاری رقم ماہوار کا بوجھ البدر پر پڑ گیا ہے اور یہ بوجھ اٹھانا مجھ اکیلے کا کام نہین۔ تمام بھائیون کا فرض ہے۔ کہ اس للّٰہی کام مین اعانت کرکے میرا ہاتھ بٹائین۔ تاکہ اس ضروری قومی آرگن کی زندگی کا موجب ہو کر عنداللہ ماجور ہون

یہ امر بھی قابل ذکر ہے۔ کہ بعض احباب کی طرف سے خطوط اور روپیہ بذریعہ منی آرڈر یا وی پی ایسے وقت یہان پہنچے تھے۔ جبکہ مرحوم رحلت کر گئے تھے۔ اس لئے وہ ڈاک خانہ سے نہ تو مرحوم کو مل سکے۔ اور نہ مجھے ہی ابھی تک ملے۔ اگر کسی وجہ سے وہ فرستندون کے نام واپس ہوجائین تو التماس ہے۔ کہ خود بذریعہ منی آرڈر رقوم ارسال کردین۔ اور خطوط نئے لکھ بھیجدین یا وی پی کی اجازت دین۔

دراصل تمام احمدی جماعت کے ممبر البدر کے شرکا مین سب کی خدمت مین گذارش ہے۔ کہ جدید امداد کے علاوہ جس قدر قیمتین بعض احباب کے نام باقی مین۔ وہ بہت جلد کارخانہ مین ارسال فرما کر ایسے نازک وقت مین کارخانہ کی امداد فرمادین

یہ بھی اطلاع دیجاتی ہے۔ کہ آئندہ تمام خط وکتابت بنام منیجر اخبار بدر ہو۔ اور ترسیل زر بنام میان معراج الدین عمر پروپرائٹر بدر ہو۔ والسلام

خاکسار معراج الدین عمر احمدی

اللّٰہم انصر من نصر دین محمد صلی اللّٰہ علیہ وسلم واجعلنا منہم واخذل من خذل دین محمد صلی اللّٰہ علیہ وسلم ولا تجعلنا منہم

تحقیق الادیان وتبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

ڈاکٹر جارج بیکر صاحب ساکن فیلڈ لفیا کا دوسرا خط آیا ہے ان کے پہلے خط آنے کے بعد مین نے ان کو میگزین اخبار کے چند پرچے ارسال کئے تھے جس کے جواب مین یہ خط آیا ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ امریکہ کے عیسائیان مین ایسے موحد بندے بھی پیدا ہو گئے مین۔ خط کا ترجمہ ذیل مین درج ہے

میرے پیارے بھائی! آپ کا ۸ دسمبر ۱۹۰۴ء کا خط مجھے ملا۔ مین اس کا بہت پہلے جواب دیتا۔ لیکن مین اچھا نہ تھا۔ اور گنٹھیا کی بیماری تھی۔ اور خط نہین لکھ سکتا تھا۔ اب مین کچھ اچھا ہون۔ اور مجھے یہ خوشی ہوئی ہے۔ کہ مین آپ کو دوسری بار خط لکھنے کی قوت پاتا ہون۔ آپ کے مجھے ارسال کردہ ریویو آف ریلیجنز کے پانچ پرچے پہنچ گئے ہین۔ مین نے ان کو بہت خوشی سے پڑھا ہے۔ انہون نے میرے خیالات پر اثر کیا ہے۔ اور مین ان تمام باتون سے اتفاق کرتا ہون۔ جو آپ کے اعلےٰ استاد نے فرمائی مین۔ حضرت کی دلیلین بڑی صاف مین۔ اور درحقیقت مین ایک مسلمان مؤمن کی سچی زندگی گذارنے کی کوشش کررہا ہون مین نے اسلام کے اصولون کو ہر طرح سے پورے طور سے سمجھا ہے۔ میرے پاس قرآن شریف کے چند نسخے مین جن مین سے ایک عربی بھی ہے۔ میرے پاس نماز کی کتاب بھی ہے

او
... ساہوں جو نماز سے پہلے کیا جاتا ہی جیسے دسعوبی شرائط ہمیشہ پُورے نہیں ہوسکتی خصوصاً جبکہ میں باہر جاتا ہوں مگر میں جانتا ہوں کہ خدا دلوں کو اور ارادوں کو زیادہ نزدیکھتا ہے بہ نسبت اس کے کہ وہ ظاہر کو دیکھے۔ میں روزے بھی رکھتا ہوں جب رمضان کا مہینہ آتا ہے۔ اب رمضان کا مہینہ گذر چکا ہے۔ اور بڑی عید اور چھوٹی عید کو بھی مناتا ہوں۔ میں پکے مسلمان کے فرائض کیمطابق زندگی گذارنے کی کوشش کرتا ہوں ہمیشک میں نے کھلے طور سے اسلام کا اقرار کیا ہے۔ اور میں ایسا کیا کرتا ہوں۔ جب کبھی مجھے موقعہ ملتا ہے۔ اسلامی نشان یعنی تلوار ہلال اور ستارہ بھی پہنتا ہوں۔ اور وہ تمام لوگ جو مجھے جانتے ہیں وہ اس بات کو بھی جانتے ہیں کہ میں مسلمان ہوں اور ایسا ہی وہ مجھے پکارتے ہیں میں نے اکثر اُن آدمیوں سے مباحثہ کیا ہے۔ جو اسلام کے مذہب کی بابت جھوٹ بولتے ہیں۔ اور یہ لوگ اس کو پسند نہیں کرتے کہ میں ایسا کروں لیکن میں اسکو کسی نہ کسی طرح کرتا رہتا ہوں۔

یہاں فیلاڈلفیا میں چند اور مسلمان بھی ہیں۔ جو تمام عرب ہیں۔ میں ان تمام کو اچھی طرح جانتا ہوں اور ہم کبھی کبھی مذہبی اغراض کیلئے اکٹھے ہوتے ہیں اُن میں سے دو جو میرے بڑے پیارے دوست اور بھائی بنے ہوئے ہیں تھوڑی مدت سے باہر گئے ہوئے ہیں لیکن وہ جلدی ہی واپس آجائینگے۔ وہ ٹیونس میں سے ایک سال یا کچھ کم عرصے میں واپس آنے کا ارادہ رکھتے ہیں آپکو اس بات سے بھی آگاہ کرتا ہوں کہ جب صرف ایک مسلمان ایسے شہر میں ہو جس کی آبادی لاکھوں ہو۔ اور جس کے تمام لوگ برائے نام عیسائی ہیں تو اسکو اپنے قول اور فعل میں بڑا ہوشیار ہونا پڑتا ہے۔ کیونکہ وہ ہر وقت ان لوگوں کی تیز نکتہ چینی کے نیچے ہے میں جانتا ہوں کہ مذہب اسلام صرف ایک ہی مذہب ہے۔ جو انسان کی فطرت کے مطابق ہے یہ ان تمام آدمیوں کو بھائی بنا دیتا ہے جو اس پر ایمان لاتے ہیں۔ عیسائیت میں بہت سے شامل ہو جاتے ہیں لیکن اُن میں سے ایک بھی اپنے مذہب کے فرائض کو بجا نہیں لاتا میں ایک خدا پر ایمان لاتا ہوں۔ جو ازلی خدا ہے وہ نہ تو جنتا ہے۔ اور نہ کسی نے اسکو جنا ہے۔ اور کوئی اُسکی مانند نہیں ہے۔

کاش کہ آپ میرے قریب ہوتے۔ تاکہ میں آپ سے بلتا یا آپ مجھ سے ملتے۔ میرا ایک یا دو سال تک یورپ کو جانے کا ارادہ ہے۔ اور اٹلی۔ جرمنی اور انگلینڈ کے دیکھنے کا۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ میں ہندوستان میں جاکر ایک ہفتہ گذاروں۔ لیکن میں ڈرتا ہوں کہ یہ بہت دُور ہے۔ میں دعا کرتا ہوں۔ کہ آپ کو تمام کامیابیاں حاصل ہوں۔ جو آپ کر رہے ہیں۔ اور میں آپ کے لئے اور ہندوستان میں اس کام کیلئے خدا سے رحمت و برکت کی دعا کرتا ہوں۔ مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ آپ کے پاس حضرت مرزا غلام احمدؐ جیسا ایک آدمی ہے جو سچ کہنے سے کبھی نہیں ڈرتا۔ اور اسلام کو اسطرح دنیا کے آگے ظاہر کر رہا ہے۔ جیساکہ ہمارے پیارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا۔ خدا آپ تمام صاحبوں پر فضل کرے۔ آمین۔۔۔ آپکا صادق دوست۔ اے۔ جارج بیکر

اقتباس و اختصار از خطبہ

جمعہ

جو حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے
گذشتہ جمعہ کے دن بزبان پنجابی پڑھا

اقترب للناس حسابهم وهم في غفلة معرضون ما یاتیهم من ذکر من ربهم محدث الا استمعوه وهم یلعبون لاهیة قلوبهم واسروا النجوى الذين ظلموا۔ هل هذا الا بشر مثلكم افتاتون السحر وانتم تبصرون

ترجمہ۔ لوگوں کیواسطے حساب کا وقت قریب آگیا ہے۔ پھر بھی وہ مُنہ موڑے ہوئے غفلت میں پڑے ہیں۔ خدا کیطرف سے جب کوئی نئی بات نصیحت دلانے اور خدا کو یاد کرانے کے واسطے نازل ہوتی ہے۔ تو اُسکو سُن سُنا کر بھی یہ اپنی لہو و لعب میں مصروف رہتے ہیں۔ اِن کے دل غفلتوں میں ہیں اور ظالم لوگ چھُپ چھُپ کر شرارتوں کے مشورے کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ یہ تو تمہارے جیسا ایک انسان ہے جان بوجھ کر اس کے جادو میں کیوں پڑتے ہو۔ آج سے سترہ سال پہلے مارچ ۱۸۸۸ء میں خدا کے مسیح نے خدا کیطرف سے یہ حکم پاکر کہ ایک کشتی بنا ہماری وحی کیساتھ اور ہماری آنکھوں کے سامنے اس کشتی کو طیار کر اور جب عذاب آئیگا تب ڈوبنے والوں کیلئے سفارش نہ کرنا۔ سب کو یہ حکم بذریعہ اشتہارات کے سُنایا۔ اور لاکھوں کانوں نے یہ باتیں سُنیں پر غافل دل اپنی غفلت میں سوئے رہے۔ یہاں تک کہ عین عذاب کا وقت آگیا۔ طاعون نے پہلے لاکھوں کو ہلاک کیا۔ اور ہزاروں گھر خالی کر دیئے۔ پر پھر بھی لوگ باز نہ آئے اور اعتراض کئے کہ طاعون غریبوں پر پڑتا ہے اور کہ ٹیکے سے اچھا ہو جاتا ہے اور کہ اونچے مکانوں میں رہ کر ہم اس سے بچ سکتے ہیں۔ تب خدا نے اپنے وعدہ کے مطابق زلزلہ کا عذاب نازل کیا ہے جس نے نہ اونچی جگہ کو چھوڑا اور نہ نیچی جگہ کو۔ نہ پہاڑ میں امن رہا۔ اور نہ میدان میں۔ نہ غربا بچ سکے اور نہ امرا۔ بلکہ امرا کو۔ اور اونچے مکانوں میں رہنے والوں کو اور پہاڑوں میں گھر بنانے والوں کو سب سے زیادہ ہلاکت اور تباہی پہنچی۔ میں دیکھتا ہوں۔ کہ عین عذاب کے وقت لوگ نمازوں میں بہت جمع ہو جاتے ہیں۔ پھر جلد ان کے دل سخت ہو جاتے ہیں خدا کو یہ باتیں منظور نہیں ہیں عذاب کے آنے سے پہلے توبہ کرو۔ اور دلوں کو پاک کر کے خدا کے ساتھ معاملہ صاف کرو۔ تاکہ خدا تم پر رحم کرے۔ اور عذاب کے وقت تمہاری حفاظت کرے مومن کا دل نرم چاہیئے۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ سے دُور اور مہجور اور محجوب ہیں وہ خدا تعالیٰ کے غضب کے وقتوں میں۔ امن کے زمانہ سے بھی زیادہ جرأت اور بیباکی کے آثار دکھاتے ہیں اور اپنی قوت قلب پر حمل کرتے ہیں۔ اس سے زیادہ اور کوئی خوفناک بات نہیں جس پر اللہ تعالےٰ کا غضب بھڑکتا ہے۔ کہ ابتلا کے ایام میں قساوت قلبی کے نمونے دکھائی جائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بارہا فرمایا ہے۔ کہ مومن کا دل چڑیا کے دل کیطرح ہونا چاہئے۔ جو ہر خطرہ کے وقت خدا تعالےٰ کے غنائے ذاتی اور غضب کو دیکھ کر قفس عنصری سے پرواز کرنے پر آجائے ایسے دلوں پر اللہ تعالےٰ رحم کرتا ہے۔ اور اس آگ سے جو دوسروں کو بھسم کرتی ہے۔ اُنہیں بچاتا ہے۔

مدرسہ تعلیم الاسلام

باقاعدہ جاری ہے۔ جو طلبا رخصت پر گئے ہوئے تھے۔ وہ اکثر واپس آگئے ہیں کپورتھلہ سے خان صاحب عبدالمجید خان نائب افسر بگھی خانہ نے اپنے بھائی کو یہاں تعلیم حاصل کرنے کے واسطے بھیجا ہے اللہ تعالےٰ اُن کی نیت خیر میں برکت دیوے آمین ثم آمین

اخبار زلزلہ

حکیم محمد زمان صاحب لاہور سے تحریر فرماتے ہیں۔ لاہور میں سخت زلزلہ آیا۔ تمام کوٹھیاں پھٹ گئی ہیں۔ بعض گر گئی ہیں۔ اور ٹاؤن ہال خادیتہ کے علاوہ عروشا ہیلوے سٹیشن کا کچھ حصہ گر پڑا۔ بڑا گرجا پھٹ کر دو حصہ ہو گیا۔ سنہری مسجد کے مینار نصف زمین پر گر گئے۔ وزیر خان کی مسجد کا گنبد ٹیڑھا ہو گیا۔ شاہی مسجد کے میناروں سے پتھر علیحدہ ہو گئے اور گر گئے۔ غرض بہت نقصان ہوا ہے۔ کچھ انسانوں کا بھی نقصان ہوا۔

بھیرہ ضلع شاہ پور سے خبر آئی ہے کہ اس جگہ زلزلہ بڑے زور سے آیا ہے۔ تین مکانات گر گئے

جموں سے میاں غلام رسول صاحب تحریر فرماتے ہیں سخت زلزلہ آیا۔ جیسا کہ پہلے کبھی نہ دیکھا تھا۔ سرکاری مکانات اور شہر کو سخت نقصان پہنچا۔ بعض مکان بالکل گر گئے۔ دو تین آدمی بھی مر گئے

سید طفیل حسین صاحب مقام نادون ضلع کانگڑہ سے بنام منشی اللہ داد صاحب ہیڈ کلرک دفتر میگزین قادیان تحریر فرماتے ہیں۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

میں خدا تعالےٰ کے فضل سے بخیریت تمام گھر پہنچ گیا ہوں۔ دوسرے دن چھ بجے صبح ۴۔ تاریخ کو ایسا خطرناک زلزلہ آیا۔ کہ الامان الحفیظ کی صدا ہر طرف سے آتی تھی۔ ہمارے شہر میں اتنا نقصان نہیں ہوا۔ اور نہ ہی ہمارے گھر میں۔ مگر نزدیک کے شہروں کا بہت بڑا خستہ حال ہے۔ جوالا مکھی ایک جگہ یہاں سے پانچ کوس کے فاصلہ پر ہے۔ وہاں تقریباً تمام مکانات گر گئے ہیں۔ چار سو کے قریب آدمی مر گئے ہیں اور باقی ابھی تک دبے ہوئے ہیں۔ پولیس اُن کو نکال رہی ہے۔ ایک جگہ ہمارے گھر سے ایک کوس کے فاصلہ پر ہے۔ وہاں زمین پھٹ کر نیچے سے پانی کے چشمے نمودار ہو گئے۔ یہ جگہ میں نے خود جا کر دیکھی ہے۔ دیگر شہروں کا بھی اس سے خستہ حال سنا جاتا ہے۔ پوری خبر آنے پر مفصل لکھوں گا۔

ہمدرد ۔ ۔ ۔

آؤ عیسائیو ادھر آؤ

یسوع مسیح نے اپنی آمد ثانی کے متعلق چند ایک پیشگوئیاں بیان کی تھیں۔ اور اُس وقت کے نشانات بتلائے تھے۔ اُن میں سے ایک تو کسوف خسوف تھا۔ وہ تو دیر سے پورا ہو چکا ہے۔ دوسرا یہ تھا۔ کہ لڑائیاں ہوں گی۔ وہ بھی پورا ہوا۔ اور ہو رہا ہے۔ اور تیسرا یہ تھا۔ کہ مری پڑیگی۔ سو یہ بھی مدت سے پورا ہو رہا ہے۔ اور جو تھا زلزلہ تھا۔ وہ بھی اب پورا ہو گیا۔ کم از کم اب تو وقت ہے۔ کہ آپ صاحبان مسیح کو تلاش کریں۔ زمین کے چار کونوں تک آپکی قوم کے سائنس دان پہنچے۔ اور قطب شمالی اور قطب جنوبی تک کی تحقیقاتیں آپ کی جغرافیہ دانی کی کمیٹیوں نے کر لیں۔ مگر افسوس ہے۔ کہ جو کام آپ کی قوم نے مذہبی کمیٹی کے سپرد کیا تھا۔ اُس کے فرائض کی ادائگی میں اتنی سستی ہوئی ہے۔ کہ مسیح کی آمد کے سب نشان پورے ہو گئے۔ اور مسیح اب تک نہیں ملا۔ دیکھو ناصری نبی علیہ السلام پر جھوٹ کا اتہام باندھنے کا موقعہ یہودیوں کو دوبارہ نہ دے دینا۔ پہلے تو وہ ایک علاقہ میں بستے تھے۔ اور اب تو یورپ امریکہ کے تمام شہروں میں پھیلے پڑے ہیں۔ اور اُن کے بڑے بڑے اخبار اور میگزین اور کتابیں نکلتی ہیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ پہلے سے بھی بڑھکر سخت الفاظ میں حملہ کرنے کا اُن کو موقعہ مل جائے۔ وہ پہلے ہی کہتے تھے کہ یسوع کی سب پیشگوئیاں غلط نکلی تھیں۔ اُس نے آسمانی بادشاہت کا دعوے کیا۔ اور خود صلیبی موت مرکر (نعوذ باللہ) لعنتی بن گیا۔ پھر کہا تھا۔ کہ یہ پشت گذر نہ چکے گی۔ کہ میں آؤں گا۔ وہ پشت کیا اُنیس سو سال گذر گئے اور اب تک پتہ ندارد۔ ہمارے نزدیک تو خدا کے نبیاء کی کوئی بات بھی غلط نہیں ہوتی۔ البتہ نادان لوگ پیشگوئیوں کے سمجھنے میں غلطی کھاتے یا دھوکے میں پڑ جاتے ہیں۔ صاف ظاہر ہے کہ آسمانی بادشاہت سے مراد روحانی درجات کا حصول بذریعہ ایمان و اعمال صالح تھا۔ اور ... سال تک جو زندہ رہے ... وہ اگر دوبارہ یروشلم کو بھی لگا یا ہی ہوگا۔ گو خفیہ ہی کیوں نہ ہو۔ کیونکہ پھر زندگی کا ظاہر کرنا تو پولیٹیکل مصلحت کے بھی برخلاف تھا۔ ظاہر ہے کہ ایک شخص جس کو پھانسی کا حکم ہو گیا۔ اگر کسی اتفاق سے بچ جائے تو وہ کسطرح اپنا نام کسی کے آگے ظاہر کر سکتا ہے۔ خصوصاً جبکہ سلطنت غیر کی ہو۔ اور گھر کے سب دشمن ہوں اور جان کے سب پیاسے ہوں۔ خیر ان امور کے ذکر کی اب ضرورت نہیں۔ ہر ایک عیسائی بھائی کی خدمت میں نیٹو ہو۔ یا ولائت کا صاحب۔ با ادب گذارش ہے کہ یہود کی حالت گذشتہ سے عبرت حاصل کریں۔ اور یوحنا کی قوت و روح الیاسی کا سبق انجیلوں سے سیکھ کر یقین کریں۔ کہ مسیح کی آمد ثانی بھی اسی طرح ہوئی ہے۔ جس طرح پہلے قانون باندھا گیا تھا۔

پس اُٹھو! اور اُس مسیح کو قبول کرو۔ جسے خدا نے بھیجا، اور جس کے واسطے اسقدر نشانات ظاہر ہو رہے ہیں

آؤ! عیسائیو۔ ادہر آؤ! ۔ نور حق دیکھو۔ راہ حق پاؤ۔

تہذیب الاسلام

حضرت حق سبحانہٗ تعالےٰ کے فضل و کرم اور اُسکی نصرت سے تہذیب الاسلام مصنف ترک اسلام مرتد کا دندان شکن جواب طیار ہو رہا ہے، جس میں دہرمپال کی چالاکی اور ناپاکی سے اعتراض کرتے ہوئے اس کی تمام خائنانہ تحریروں اور افتراپردازیوں کا مفصل جواب ہوگا۔ اور آخری حصہ میں آریہ سماج اور اُس کے اصول باطلہ کا تمام تار و پود اور شیرازہ دکھایا جائیگا۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔ تاکہ ایسے بڑھکر نہ صرف نارک بلکہ آریہ سماج پر اتمام حجت ہو۔ و الا بدزبانوں سے کیا امید ہے۔ کہ حق کو تسلیم کریں۔ اس کو ناحق بانس پر چڑہانے کا لطف اٹھائے۔

رسالہ اختیاد الاسلام تھوڑا رہ گیا ہے احمدی احباب محروم نہ رہیں۔

تمام درخواستیں بنام ماسٹر عبد الرحمان قادیان آئیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔۔۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

دنیامین ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اُسے قبول نکیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملون سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا۔

بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸

قیمت سالانہ۔کم از کم چار روپیہ جو احباب دین۔وہ بخوشی قبول کیا جاتا ہے۔اتنی تھوڑی قیمت اس واسطے رکھی گئی ہے۔کہ سب دوست خرید فرما سکین۔اور امرا اپنی جیب سے خرید کر غربا کو دے سکین

ترسیل زر و خط و کتابت بنام میان معراج الدین عمر پروپرائیٹر قادیان ہونی چاہیئے۔

ان اللہ قد صلح ... تت مسابحہ وماتر ... من اللہ

بدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلة

بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸

فہرست مضامین

سلسلہ الجدید جلد ۱ نمبر ۳ | ۱۴۔صفر ۱۳۲۳ ہجری علے صاحبہا التحیة والسلام۔جمعرات۔۲۰۔اپریل ۱۹۰۵ء | سلسلہ القدیم جلد ۴ نمبر ۱۱

ای جہانِ منتظر خوش باش کان مرد بستان | ایڈیٹر مفتی محمد صادق | آن مسیح وقت و آخر مہدی آخر زمان

خدا کی تازہ وحی

دیکھا۔کہ مین قادیان کے بازار مین ہون اور ایک گاڑی پر سوار ہون۔جیسے کہ ریل گاڑی ہوتی ہے۔تب آگے ایک مکان نظر آیا۔اس وقت زلزلہ آیا۔مگر ہم کو کوئی نقصان اس زلزلہ سے نہین ہوا

۱۵۔اپریل ۱۹۰۵ء۔بوقت دوپہر۔وحی الہی نازل ہوئی۔انی مع الافواج آتیک بغتةً مین فوجین لیکر اچانک تیرے پاس آؤنگا۔آج رات خواب مین دیکھا کہ سخت زلزلہ آیا ہے جو پہلے سے زیادہ معلوم ہوتا تہا۔

۱۸۔اپریل ۱۹۰۵ء دیکھا کہ زور سے اللہ اکبر اللہ اکبر (ساری اذان) کہہ رہا ہون ایک اونچے درخت پر ایک آدمی بیٹھا ہے وہ بھی یہی کلمات بول رہا ہے۔اس کے بعد مین نے باآواز بلند درود شریف پڑہنا شروع کیا اور اس کے بعد وہ آدمی نیچے اتر آیا اور اس نے کہا کہ سید محمد علی شاہ آگئے ہین۔اس کے بعد کیا دیکھتا ہون۔کہ بڑے زور سے زلزلہ آیا ہے اور زمین اس طرح اڑ رہی ہے جس طرح روئی دہنی جاتی ہے۔اس کے بعد یہ وحی نازل ہوئی

ہے سرِ رہ پر تمہارے وہ جو ہے مولا کریم۔

قادیان کا ہفتہ

حضرت اقدس بمعہ حضرت مولوی نورالدین صاحب مولوی عبدالکریم صاحب و دیگر خدام باغ مین رونق افروز ہین۔حضرت حجة اللہ براہین احمدیہ حصہ پنجم کی تالیف مین مصروف ہین۔درس قرآن۔مطب۔دفتر میگزین۔اور دفتر بدر بھی باغ ہی مین ہین۔اور سب احباب بفضل الہی بخیر و عافیت ہین۔مدرسہ تعلیم الاسلام بھی باغ مین ہے۔اس ہفتہ مین لاہور سے حکیم محمد حسین صاحب قریشی اور بابو غلام محمد صاحب و دیگر احباب۔جموّن۔ماہل پور۔ضلع ہوشیار پور۔کپور تھلہ۔وغیرہ مقامات سے حضرت اقدس کی زیارت کے واسطے تشریف لائے۔اشتہار النداء صفحہ پر لکہا گیا ہی۔اور جلدی چہاپنے کیواسطے لاہور بہیجا گیا ہے شیخ یعقوب علی صاحب راقم عاجز کو اس کے متعلق خدمات کے واسطے لاہور جانے کا حکم ہوا ہے اس اشتہار مین حضرت اقدس نے آنے والی آفت سے مخلوق کو ڈرایا ہے۔کاش کہ لوگ اب بھی سمجہین۔اور اپنی شرارتون سے باز آوین۔

۲۱۔اپریل۔امن است در مکان محبت سرائے ما

تعلیم الاسلام کالج کے چار طالب علمون مین سے امتحان ایف۔اے مین تین کامیاب ہوئے یعنی طفیل حسین غلام محمد

ڈائری

۱۱ - اپریل ۱۹۰۵ء - وحی الہٰی عفت الدیار کا ذکر تہا حضرت مولوی نورالدین صاحب نے عرض کی - کہ الدیار سے مراد کانگڑہ و دلی ہی معلوم ہوتی ہے - کیونکہ شرک کا بڑا مکان ان دنون مین وہی ہے - دو بڑی دیویون کے مندر اس جگہ ہین - اللہ تعالےٰ نے ہر دو کو تباہ کیا - اور بڑے پرانے شرک کو دنیا سے مٹا دیا -

حضرت نے فرمایا - لوگ کہا کرتے تھے - کہ خدا نے کس طرح پہاڑ کو بنی اسرائیل کے اوپر کر دیا تہا - یہ قصہ صحیح نہین معلوم ہوتا - اب کانگڑہ - دہرم سالہ مقامات کے لوگون نے خوب سمجھ لیا ہوگا کہ رفعنا فوقکم الطور - کس طرح سے ہو سکتا ہے - ذرا سے زلزلے مین ایسا ہی معلوم ہوتا ہے - کہ گویا پہاڑ اوپر آگرا - پھر خدا چاہے - اس کو پیچھے ہٹا دے - یا اوپر گرا دے - یہ نیچریت زمانہ کے جہلا کا جواب ہے - جو خدا نے زلزلہ کے ذریعہ سے دیا ہے - اُمید ہے - کہ اس قدر نظارے دیکھ کر بعض خوش قسمت لوگ سمجھ جائین گے - کہ سب کچھ اللہ تعالےٰ کے احاطۂ قدرت مین ہے - اور وہ جو چاہتا ہے - کر دیتا ہے -

ایک اخبار والے کا ذکر آیا - کہ وہ لکھتا ہے - زلزلے تو آیا ہی کرتے ہین - اس مین مرزا صاحب کا کیا نشان ہوا - فرمایا یہ لوگ نابینا ہین - نشان تو اس بات مین ہے - کہ عین موقعہ پر ایک شخص نے قبل از وقت پیشگوئی کی - اور دکہایا - کہ یہی وقت ہے - خیر سب اندھے نہین ہین - سمجھنے والے سمجھ لین گے - کہ یہ کس قسم کا نشان ہے - ہزارون برسون کے جو معبد اور بت چلے آتے تھے - وہ اب سرنگون ہو گئے ہین - یہ نشان نہین - تو اور کیا ہے -

فرمایا - ان بتون کا ٹوٹنا خدا تعالےٰ کی اس توحید کے قایم ہونے کے واسطے جس کے لئے ہم رات دن دعائین کرتے ہین - ایک تفاؤل ہے -

فرمایا - اس الہام سے بھی جو ہم کو ہوا تہا - کہ جاء الحق و زھق الباطل ظاہر ہوتا ہے - کہ کوئی بت ٹوٹنے والے ہین - کیونکہ قرآن شریف مین بھی یہ آئیت بتون کے ٹوٹنے اور اسلام کے غلبہ کے واسطے آئی ہے

فرمایا - براہین احمدیہ بڑی کام آئی - وہ سب پہلوؤن کو اپنے اندر لئے ہوئے ہے - کوئی نیا الزام اور طعن ایسا نہین جس کا جواب پہلے سے اس کے اندر نہ دیا گیا ہو -

بیماری کا ذکر تھا - فرمایا - مین [illegible] سب کے لئے دعا کرتا ہون - لگے اپنے اپنے اعم[illegible] ہین

۱۴ - اپریل ۱۹۰۵ء - نواب محمد [illegible] خان صاحب کا خط آیا - جس مین انہون نے الو[illegible] کے ساتھ لکہا ہوا تھا - کہ مین اب لاہور مین ہرگز نہ [illegible] رہ سکتا - مجھے باغ کے کسی گوشہ مین جگہ دیدین - [illegible] راقم کو حکم دیا - کہ ان کو تحریر کر دو - کہ آجائین - [illegible] کے کسی حصہ مین جہان چاہین - جگہ کر لین -

دہرم سالہ سے خبر آئی - کہ اس جگہ [illegible] جماعت کے جتنے آدمی تھے - سب بچ گئے

فرمایا - تعفت عن تجی [illegible] والی وحی ان کے معاملہ مین تو پوری ہوگئی - خدا نے اس غریب جماعت کا نام اس وقت بنی اسرائیل رکہا ہے

۱۵ - اپریل ۱۹۰۵ء - فرمایا - لوگ کچھ ہی کرین اور کچھ ہی لکھین - مگر جیسی آفت کی خبر خدا نے اب دی ہے یہ جب ظاہر ہوگی - تو بہر حال ان کو ماننا ہی پڑیگا - کسی جگہ سے دس ہزار مرنے کی - اور کسی جگہ سے تین ہزار کے مرنے کی خبر آرہی ہے - اللہ تعالےٰ کی وحی نے پہلے سے ہی خبر دی تھی - کہ یہ سب کچھ تیرے لئے ہے - لک نری آیت - اور ایسا ہی براہین احمدیہ مین درج ہے - نوۃ الرحمن لعبید اللہ الصمد - اس جگہ ہمارا نام عبید اللہ اس لحاظ سے رکہا گیا ہے - کہ ہم مخالفون کی دُکھ دہی اور مصائب سے بہت ستائے گئے ہین

کسی نے خبر سنائی - کہ بہاگسو مین کئی سو مر گئے - اور جو باقی ہین - وہ بھوکھ سے مر رہے ہین - اور سجان پور مین بڑی تباہی آئی - لیکن احمدی جماعت کا آدمی وزیر الدین ہیڈ ماسٹر بچ گیا - فالحمد للہ

فرمایا - یہ نشان تو صرف ایک بیج بویا گیا ہے - اور تخم ریزی ہے - اور دوسرا نشان اس سے بڑھ کر ہوگا - کفار مین بھی سعید فطرت ہوتے ہین - آخر ہنود بھی اس طرف توجہ کرین گے -

۱۶ - اپریل ۱۹۰۵ء کسی شخص نے ذکر کیا کہ فلاں دوست نماز پڑھانے کے وقت بہت لمبی سورتین پڑھتے ہیں فرمایا - امام کو چاہیئے - کہ نماز مین ضعفاء کی رعائت رکھے

ایک اخبار انگریزی کا مضمون حضرت اقدس کی خدمت مین عرض کیا گیا - کہ محققین حیران ہین - کہ ان پہاڑون سے یہ اُمید نہ تھی - فرمایا - عقل مندون کو کس طرح خدا حیران کرتا ہے ان ملکون مین آتش فشانی کی کبھی امید نہ تھی - بلکہ یہ پہاڑ امن کا سلسلہ سمجھا جاتا تہا -

۱۷ - اپریل ۱۹۰۵ء - فرمایا - براہین احمدیہ مین ایک الہام یہی درج ہے - ام حسبت ان اصحب الکھف والرقیم کانوا من ایاتنا عجبا - اس مین اس زمانہ کے لوگون کو کہا گیا ہے - کہ تم اصحب کہف کے قصہ پر کیا تعجب کرتے ہو وہ تو تین سو سال تک سوئے رہے تھے - اور تم کو تو سوئے ہوئے ۱۳ سو سال گذر گئے ہین اور اب بھی تم جاگنا نہین چاہتے اسی طرح غفلت مین سوئے ہوئے ہو - اور کوئی جگانا چاہتا ہے - تو اس کو برا کہتے ہو -

مولوی عبدالکریم صاحب کی علالت طبع کا ذکر تہا - فرمایا - مین بہت دعا کرتا ہون - دعا ایسی شے ہے - کہ جن امراض کو اطباء اور ڈاکٹر لاعلاج کہ دیتے ہین - ان کا علاج بھی دعا کے ذریعہ سے ہو سکتا ہے

فرمایا - پیشگوئیون کا صحیح مفسر خود زمانہ ہے دیکھو اس زمانہ مین یاجوج ماجوج - دجال - نزول مسیح وغیرہ کے متعلق تمام پیشگوئیان صاف سمجھ مین آگئی ہین

فرمایا - رات کو ہم نے دیکھا - کہ سخت زلزلہ آیا ہے وہ زمانہ اصل مین قریب ہے - اچانک آئیگا - معلوم نہین کہ کس وقت آجائے

ایک شخص کا خط آیا - جس مین لکہا تہا - کہ مین نے خواب مین مرزا صاحب کو اچھی صورت مین نہین دیکھا - فرمایا - کہ انسان کو اپنے اندرونی حالات کے نقشے دکہائے جاتے ہین - اپنے ہی حجب درمیان مین آجاتے ہین -

حضرت مولوی نورالدین صاحب نے ذکر کیا کہ ہمارے استاد صاحب نے ایک شہر مین ایک دفعہ خواب مین اللہ تعالےٰ کو ایک بدصورت عورت کی شکل مین دیکھا - اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ اس شہر کے لوگون نے میری ایسی بے عزتی کی ہے

۱۹ - اپریل ۱۹۰۵ء - میان شہاب الدین صاحب ساکن ٹل پور نے مبلغ ۵ روپے عمارت منار کے واسطے حضرت کی خدمت مین ارسال کئے اللہ تعالیٰ الموجز احسن الجزا

فرمایا - آتہم نے نرم دلی اختیار کی اس کے معاملہ مین تاخیر کی گئی لیکھرام نے شوخی کہائی - اسکے معاملہ مین تقدیم کی گئی یعنی مدت پیشگوئی ابھی ختم نہ ہونے پائی تھی - کہ وہ ہلاک ہوگیا -

مین مسلمان ہوگیا

یہ عجیب و غریب کتاب یعنی اختیار الاسلام یا "مین مسلمان ہوگیا" بفضلہ تعالیٰ بہت مقبول ہوئی ہے - گو بزرگان دین حضرت مولوی نورالدین و مولوی عبدالکریم و مولوی محمد علی صاحب ایم - اے نے اس کا مفید ہونا قرار دیا ہے مگر یہ کتاب تاہم اس لئے بے نظیر ہے کیونکہ اس کا نام خاص خالق ارض و سماء نے اپنے خاص الہام و کلام سے رکھا گو کچھ اس مین لکھا ہے اس پر خود خدا نے ریویو کیا - چونکہ یہ کتاب ایک احمدی و غیر احمدی کیلئے از بس ضروری ہے - اس لئے اطلاع دیجاتی ہے کہ کوئی صاحب جسے آریون اور مخالف مولویون سے پالا پڑتا ہے وہ اس سے محروم نہ رہے - یا جو بنا ہو - دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرتا ہوگا - عبد الغفور مرتد المعروف دہرم پال

حضرت مولوی نور الدین صاحب کے درس قرآن سے نوٹ

فتنہ دجال سے ہم کیونکر بچ سکتے ہیں

سورہ کہف۔ رکوع اول۔ پارہ ۱۵ رکوع نمبر ۱

حضرت خاتم النبیین علیہ الصلوۃ والسلام کا ارشاد احادیث صحیحہ میں موجود ہے۔ کہ فتنہ دجال سے بچنے کے واسطے سورہ کہف کی پہلی دس آیتیں اور پچھلی دس آیتیں پڑھو۔ اس واسطے سب مسلمانوں کو چاہئیے۔ کہ ان آیات کو بغور مطالعہ کریں اور ان کے مطلب کو سمجھیں۔ ان آیات سے بآسانی واضح ہو جائیگا۔ کہ دجال کون ہے۔ اس کے کیا صفات ہیں اور اس کا فتنہ کون سا ہے۔ اور اس کے فتنہ سے بچنے کی کیا راہ ہے۔

اس جگہ اس بات کا لکھنا خالی از فائدہ نہ ہوگا۔ دجال کے معنے لغت میں یہ ہیں (۱) تاجروں کی ایک بڑی کمپنی (۲) ایسے لوگ جن کا ظاہر کچھ ہو۔ اور باطن کچھ (۳) سونا

الحمد للہ الذی انزل علی عبدہ الکتب ولم یجعل لہ عوجا۔ سب تعریف اللہ تعالے کے لئے جس نے اپنے بندہ پر کتاب نازل فرمائی۔ اور کج فطرت لوگوں کے لئے اس میں حصہ نہ رکھا۔

کتاب کا لفظ ظاہر کرتا ہے۔ کہ قرآن شریف حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت ایک کتاب کی شکل میں لکھا جاتا۔ اور سب عبارتیں مطابق وحی الہی محفوظ کی جاتی تھیں کیونکہ جو الفاظ ترتیب دیکر لکھے نہ جائیں اور محفوظ نہ کرلئے جاویں۔ ان پر کبھی لفظ کتاب کا نہیں بولا جاتا۔ قرآن کریم کے ابتدا میں بھی لفظ الکتاب کا اسی طرف راہ نمائی فرماتا ہے

قیما لینذر باسا شدیدا من لدنہ و یبشر المومنین الذین یعملون الصلحت ان لہم اجرا حسنا۔ ماکثین فیہ ابدا

یہ کتاب سنبھالنے والی ہے تاکہ خدا کے سخت عذاب سے مخلوق کو ڈرا دے۔ اور ماننے والوں اور نیک عمل کرنے والوں کو خوشخبری دے۔ کہ ان کے واسطے اچھا بدلہ ہے۔ جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ کیا معنے یہ کتاب اور اس [illegible] نے والا اللہ کا [illegible] ہیں۔ اور بشیر بھی ہیں۔ بدکا [illegible] ن کے واسطے ہلاکت۔ نیکوکاروں کیواسطے کامیابی کا پیغ [illegible] سنے ہیں

وینذر الذین [illegible] ت قالوا اتخذ اللہ ولدا۔ اور ڈراوے ان لوگوں کو [illegible] ن نے کہا کہ خدا نے بیٹا بنایا ہے۔ یہ آیت [illegible] وس جالی ہے۔ اس امر کی تفہیم کیواسطے کہ ان دس آیا [illegible] پڑھنے سے آدمی دجال کے فتنہ سے کیونکر بچ سکتا ہے

اس [illegible] بت شریف سے ظاہر ہے کہ جس قوم کے فتنہ سے بچنے [illegible] واسطے اس قدر تاکید کی گئی ہے۔ وہ ایسی قوم ہے جس [illegible] ا دعوی ہو۔ کہ خدا کا ایک بیٹا ہے۔ اور ثابت ہے کہ وہ قوم مسیحی قوم ہے جس نے بڑے زور شور سے اس امر کا دعوی کیا ہے۔ کہ ایک شخص جس کو وہ یسوع کہتے ہیں اور جس کا نام کہیں قرآن شریف یا احادیث میں نہیں آیا کہ وہ کون تھا۔ خدا کا بیٹا تھا۔ اور خود خدا ہونے کا بھی مدعی تھا۔ آج کل کے یورپ و امریکہ کے عیسائی اس کو خدا اور خدا کا بیٹا مانتے ہیں اور صرف اتنے پر اکتفاء نہیں کرتے۔ کہ خود مان کر بیٹھ رہیں۔ بلکہ کروڑوں اور سارے زور اور طاقت اور ہر طرح کے حیلے اور کوشش کے ساتھ اس امر کے درپیہ ہیں۔ کہ ساری دنیا میں یہ شرک اور کفر کا گند پھیلا دیں۔ اس واسطے انکی یہ کارروائی دنیا بھر کے لئے ..... ایک فتنہ عظیم اور سخت مصیبت اور ابتلاء کا رنگ پکڑ رہی ہے۔ ان کے اس عقیدہ کو اللہ تعالےٰ نے اپنی پاک کتاب میں اگلی آیت میں اور بھی کھول کر بیان کیا ہے۔ کہ مالہم بہ من علم ولا لابائہم۔ ان کے پاس ایسا دعوی کرنے میں کوئی علم نہیں اور نہ ان کے باپ دادوں کو کوئی علم تھا۔ کیا معنے۔ وہ اپنے مذہبی عقاید کے واسطے کوئی علمی عقلی دلیل نہیں دے سکتے۔ نہ فلسفہ کی رو سے اور نہ سائنس کی رو سے۔ اور نہ کسی دلیل سے وہ اس امر کو ثابت کر سکتے ہیں۔ کہ یسوع خدا کا بیٹا تھا۔ اس آیت میں ایک پیشگوئی ہے دجال دنیوی رنگ میں اور اپنے دوسرے کاروبار میں بڑے علم اور عقل والا ہوگا۔ اور بڑی بڑی تحقیقاتیں کریگا۔ اور علم کے زور سے نئی نئی باتیں کریگا۔ لیکن بلہ کیا معنے۔ خدا کا بیٹا ماننے والے مقابلہ میں صاف کہ دیگا۔ کہ بابا الوہیت یسوع کا عقل کی بات نہیں ہے یہ صرف مان لینے کی بات ہے۔ دیکھو تمام ہمارے بڑوں کی گواہی ہے۔ کہ یسوع خدا تھا۔ اور خدائی کے کام کرتا تھا۔ پر اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ یہ سب جھوٹے ہیں ولا لآبائہم۔ ان کے باپ دادوں کو بھی کچھ علم نہیں تھا یورپ ایک بت پرست قوم تھی۔ مہروں اور ہر [illegible]

اور ہر چیز کے لئے ایک بت تھا۔ جاہل لوگ تھے۔ ان بتوں کے عوض رفتہ رفتہ سلطنتوں کے اور حکام کے رعب میں آ کر یسوع کا بت پوجنے لگ گئے۔ وہ فرد جاہل تھے۔ اور اب ان کی اولاد گلے پڑا ڈھول بجا رہی ہے

کبرت کلمۃ تخرج من افواھھم ان یقولون الا کذبا

بہت بڑی بات ہے جو ان کے منہ سے نکلی۔ جھوٹ کے سوائے اور کچھ نہیں۔ جو کہتے ہیں۔ کسی انسان کو خدا بنانا کیسی بری بات ہے بدیوں کی باتوں میں سے سب سے بڑی بدی ہے۔ لیکن خدا کہتا ہے۔ کہ ان کے منہ سے یہ بات نکلتی ہے۔ پر ان کے دل جانتے ہیں۔ کہ یہ ایک جھوٹ ہے۔ اور اس کے واسطے کوئی دلیل ان کے پاس نہیں۔ نہ کوئی عقلی دلیل ہے۔ نہ کوئی نقلی۔ قدیم یونانی اور رومی سب بت پرست تھے۔ اور دیوتاؤں کے فرضی قصے بنا کر دیوی دیوتوں کو خدا بنا رکھا تھا۔ انہیں کے درمیان معلوم ہوتا تھا۔ کہ کوئی یسوع فرضی کا قصہ بھی مل گیا ہوگا۔ بس ان کو ایک خدا ہاتھ آگیا۔ ایک فاضل محقق یورپین نے لکھا ہے کہ جیسے متی مرقس لوقا کے قصے ہیں۔ ویسے بہت سے ناول اس زمانہ میں لکھے گئے تھے۔ اور انہی میں سے یہ ناول بھی تھے۔ جن کو آج کل کے مسیحی لوگوں نے اپنے عقاید مذہبی کی بنا بنایا ہوا ہے اور اس درخت کے پھلوں سے نظر آتا ہے۔ کہ شراب جو جامع الاثم ہے اور خاص عورتیں جو حبائل الشیطان ہیں۔ اور دنیوی طمع جو بعض طبائع کو مجبور کر دیتا ہے۔ اس جھوٹ کے پھیلانے میں پورے طور سے خرچ کیا جاتا ہے

فلعلک باخع نفسک علی آثارھم ان لم یومنوا بھذا الحدیث اسفا۔ پس شاید تو ان کے دنیوی عظمت و جلال کو دیکھ کر اپنی جان کو اس غم میں ہلاک کرنیوالا ہے۔ کہ وہ اس پاک کلام کو کیوں نہیں مانتے۔ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آج سے تیرہ سو سال پہلے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس زمانہ کے دنیوی اقبال اور عز و جاہ کا پورا نقشہ دکھایا گیا تھا۔ جس پر حضرت نبی کریم کو بہ سبب بنی آدم کی سچی خیر خواہی اور ہمدردی کے جو آپ کے اندر ہمیشہ جوش مارتی تھی۔ بڑا افسوس اور غم ہوا۔ کہ اتنی بڑی قوم سیدھے راہ سے ہٹ کر جہنم میں گر گئی۔ اور اپنی دنیوی جاہ و جلال کے سبب اور بھی بہتوں کو اپنے ساتھ لے ڈوبے گی۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اسی حالت قلبی کی خدائے علیم و حکیم نے اس جگہ تصویر کھینچ کر ایک پیشگوئی کے رنگ میں اس زمانہ کے مسیحیوں کی حالت کو ظاہر فرمایا ہے۔ اور حضرت سرور انبیاء کا جو حال اس قوم کو حالت کشفی میں دیکھ کر ہوا ہوگا۔ وہ اب خود اس [illegible] ظاہر ہے کہ اس زمانہ میں [illegible] حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جانشین [illegible] قوم کی روحانی تنزل سے

سبب کس قدر غم اور ہم مین مبتلا رہتے ہین ۔ اور ان کی ہدایت کے واسطے کس قدر الحاح وزاری کی دعائین جناب باری مین آدہی آدہی رات اٹھ کر کرتے ہین ۔ غرض حضرت خیر الرسل صلے اللہ علیہ وسلم کے واسطے یہ ایک بڑا غم تہا ۔ پر اللہ تعالے اس مین اپنی حکمت بیان فرماتا ہے ۔ کہ انا جعلنا ما علی الارض زینۃ لہا لنبلوہم ایہم احسن عملا و انا لجاعلون ما علیہا صعیدا جرزا ۔ ہم زمین پر جو کچھ ہے ۔ اس کو عمدہ خوبصورت کرنے کے لیے بنایا ہے ۔ تاکہ ہم ظاہر کرین ۔ کہ عمدہ کاریگری کے کام کرنے والے کون ہین اور پھر جو کچھ اس پر ہے ۔ اس کو ہم بنجر زمین گرا دین گے ۔ کیا معنے اس سے ظاہر ہو گا ۔ کہ بڑے کاریگر کون لوگ ہین ۔ جو بڑے بڑے کارخانے بناتے ہین اور کلین ایجاد کرتے ہین اور یہ بھی ظاہر ہو جاویگا ۔ عمدہ کاریگری کے کام کون کر دیگا ۔ اور پھر ان سب کا مٹا دینا اور تباہ کر دینا خدا کے آگے کچھ مشکل نہین ۔ ایک سیکنڈ کا زلزلہ کیا کچھ تباہی دنیا مین لا سکتا ہے ۔

اقتباس فی اختصار از

خطبہ جمعہ

جو حضرت مولوی عبد الکریم صاحب نے ۱۲ - اپریل کو باغ مین پڑھا

نشان زلزلہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یٰایہا الناس اتقوا ربکم ۔ ان زلزلۃ الساعۃ شیٔ عظیم ۔ یوم ترونہا تذہل کل مرضعۃ عما ارضعت وتضع کل ذات حمل حملہا وتری الناس سکٰری وما ہم بسکٰری ۔ ولکن عذاب اللہ شدید ۔ ت پ

اے لوگو ! اپنے رب سے ڈرو ۔ اس گھڑی کا زلزلہ بڑی چیز ہے اس زلزلہ کے وقت دودھ پلانے والی مان اپنے بچے کو بہول جاویگی ۔ اور ہر حمل والی اپنا حمل ڈال دے گی ۔ تو دیکھے گا ۔ کہ مدہوش ہین ۔ پر مدہوش نہین ہین ۔ یہ اللہ تعالے کے سخت عذاب کا نتیجہ ہے ۔

دنیا مین بدقسمتی سے یہ قاعدہ چلا آتا ہے ۔ کہ امن کے زمانہ مین جب کہ عیش و آرام کے تمام سامان مہیا ہوتے ہین ۔ بارشین وقت پر ہوتی ہین ۔ اور لوگوں کی کوٹھیان اناج سے بھری ہوتی ہیں ۔ اور تنعم کے ساتھ زندگی بسر کرنے کی سب راہین کھل جاتی ہین ۔ اور سب کامون مین کامیابی نظر آتی ہے ۔ اور کوئی امر خلاف مراد نہین ہوتا ۔ تب عام طبائع باغی و سرکش ہو کر فسق و فجور اور مناہی مین ترقی کرتی ہین ۔ اور لوگ گناہون مین ایسے دلیر ہو جاتے ہین ۔ ... سا ہنین جوان کو پ ... ے ۔ اس وقت خدا کا غضب زمین پر نازل ہوتا ہے ۔ اور وہ ا ... غافلون کو صفحہ ہستی سے مٹا دیتا ہے ۔ تاریخ زمانہ گواہی د ... ہے کہ جب کبھی زمین پر خدا کا قہری عذاب نازل ہوا ۔ اس کا موجب ... ہی تھا ۔ کہ اہل زمین نے کچھ حصہ امن پا کر ایسی غفلت اختی ... ر کہ خدا کو بہول گئے اور زناکاری اور دیگر اقسام فسق و ... ختیار کر کے ایسی نافرمانی مین پڑے ۔ کہ اللہ تعالے کو سخت ... ش کر دیا تب خدا نے ان پر ایسا عذاب نازل کیا ۔ کہ ا ... سرکانون اور جانداروں اور مالون اور جانون پر آفت نا ... ز کی کبھی زمین کے نیچے سے اور کبھی آسمان کے اوپر سے ... پر عذاب بھیجا ۔ اور ان کو زیر و زبر کر دیا ۔ اور ان کے نشان مٹا ... ئے ۔ پہلی قومون کے قصے پڑھو ۔ عاد و ثمود کا کیا حال ہوا ۔ اور کیون ۔ نوح کی قوم کا کیا حال ہوا ۔ اور کیون ۔ فرعون اور اس کے لشکر کا کیا حال ہوا اور کیون ہوا ۔ حضرت نبی کریم علیہ الصلوۃ والسلام کے دشمنون کا کیا حال ہوا ۔ اور کیون ہوا ۔ جب سے دنیا کی تاریخ کا پتہ ملتا ہے ۔ یہی سنت اللہ چلی آتی ہے ۔ جیسا کہ اللہ تعالے قرآن مجید مین فرماتا ہے ۔ واذا اردنا ان نہلک قریۃ امرنا مترفیہا ففسقوا فیہا فحق علیہا القول فدمرنہا تدمیرا ۔ اور جب ہم نے ارادہ کیا ۔ کہ کسی بستی کو ہلاک کر دین ۔ تو وہان کے امرا پر احکام نازل کئے ۔ پس انہون نے اس مین نافرمانی کی ۔ اور زیر الزام ہو گئے ۔ تب ہم نے ان کو ہلاک کر دیا ۔ دیکھو اس زمانہ مین خدا کا ایک بندہ خلیفۃ اللہ ۱۸ برس سے پکار پکار کر دنیا کو خدا کے عذاب سے ڈرا رہا ہے اور مخلوق کو نیکی کی طرف بلا رہا ہے ۔ اس نے لاکھون اشتہار مختلف زبانون مین جاری کئے ۔ اور ہر ایک کان تک اپنی آواز پہنچائی ۔ پر بد قسمتون نے ایک نہ سنی ۔ وہ دوپہر کے سورج کی طرح چمک رہا ہے ۔ پر بدنصیب انسانون کے حصہ مین یہ نہ تہا ۔ کہ اس سے یہ نور حاصل کرتے ۔ بلکہ وہ ہمیشہ اُسے دوکان داری کہتے رہے ۔ تاہم مخلوق یک سان نہین ۔ اور آج ہم تین لاکھ آدمی ایسا بھی دیکھتے ہین ۔ جنہون نے اس نور کو قبول کیا اور خدا کی رحمت سے بروقت حصہ لیا ۔ اور ان کی تعداد روز بروز بڑہتی چلی جاتی ہے ۔ اور اب تو ایمان لانا بھی بڑی بات نہین رہی ۔ کیونکہ خدا نے برہنہ ہو کر اپنا نمونہ دے دیا ہے ۔ خدا کی نصرت نے مخالفوں کے ساتھ ایک کشتی کر کے سب کو زیر کر دیا ہے ۔ پھر بھی کیسے بدقسمت ہین ۔ وہ لوگ ۔ جو اپنی بدزبانی سے باز نہین آتے ۔ ایک سچائی ان کے سامنے رکھی گئی ہے اور ہدایت کی ایک ایسی سڑک ان کے واسطے طیار کی گئی ہے ۔ جس کا انکار اور جس سے اعراض ایک ظاہر تباہی اور ہلاکت ہے ۔ کم از کم ان کو یہ سوچنا چاہیئے ۔

کہ اس دنیا کے میدان مین جو ہمیشہ آدم اور شیطان کی لڑائی لگی ہوئی ہے ۔ اور سعید اور شقی اپنا اپنا حصہ ہمیشہ لیتے رہے ہین ۔ اس مین ان لوگون نے کون سی طرف اختیار کی ہے ۔ جو باتین ان کے منہ سے نکل رہی ہین ۔ اور جو حرکات ان سے سرزد ہوتی ہین ۔ آیا یہ وہ ہین ۔ جو انبیاء اور ان کے ساتھی کیا کرتے تھے ۔ یا وہ ہین ۔ جو کفار کیا کرتے تھے ۔ وہ اپنے مونہہ کے الفاظ کو ذرا اگلون کے الفاظ کے ساتھ ملا کر دیکھین ۔ تو ان کو معلوم ہو جائیگا ۔ کہ آیا یہ وہ الفاظ ہین ۔ جو خدا کے برگزیدے بولا کرتے تھے ۔ یا وہ الفاظ ہین ۔ جو ان برگزیدون کے دشمنون نے بول کر اپنے پر خدا کا عذاب نازل کر لیا یہ تو دشمنون کا ذکر ہوا ۔ لیکن مین اب اپنے دوستون کو نصیحت کرتا ہون ۔ کہ تمہارا فرض ہے ۔ کہ دوسرون سے بڑھ کر تقویٰ و طہارت کا فکر رکھین ۔ خدا تعالے کا خوف اپنے دلون مین قایم کرین ۔ ہر ایک گندے مرض کی قربانی دے کر اور ناپاک خواہشون کی گردن مار کر پاک صاف ہو جاؤ ۔ تاکہ تم نشانہ نہ بنو ۔ کیون کہ اگر اب بھی دلون مین سختی رہے ۔ تو پھر بڑی آفت کا سامنا ہے خدا تعالے ہمارے گناہون اور ہمارے دلون کو پاک و صاف کرے ۔ آمین ثم آمین

مدرسہ تعلیم الاسلام

مدرسہ کی ضرورتون کے پورا کرنے کے واسطے موجودہ عمارت مدرسہ کے ملحق ایک ٹکڑہ زمین مبلغ تین سو روپے پر خرید کیا گیا ہے ۔ تین سو روپیہ تو کچھ بڑی رقم نہین ۔ لیکن وہ ایسی نیچی جگہ اور موسمی سیلابون کے زیر اثر ہے ۔ کہ اگر اس کو موجودہ عمارت کے لحاظ سے تختہ فرش کے ساتھ بھی ملایا جائے ۔ تو اُس پر کئی ہزار روپیہ خرچ آوے گا ۔ مدرسہ کو اور عمارت کی ضرورت ہے ۔ اور اس زمین کے سوائے اور کوئی جگہ ساتھ ملتی ہوئی خالی نہین ہے ۔ جو مدرسہ خرید سکے ۔ اس واسطے اس زمین کا خرید کرنا ضروری ہوا ۔ خدا مبارک کرے اور اس پر مکانات بنوانے کے واسطے سامان مہیا کرے ۔ ایک مسکین طالب علم ہائی سکول کلاس فیض احمد کو ۶ ماہوار کا نیا وظیفہ دیا گیا ہے

دہلی سے ایک شخص مولوی حشمت علی صاحب نے اپنے لڑکے کو اس مدرسہ مین تعلیم حاصل کرنے کے واسطے بھیجا ہے ۔

ساعت قیامت

چارسال پہلے کی پیشگوئی آج پوری ہوئی ۔

حضرت حجتہ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا تعالےٰ سے خبر پاکر اس زلزلہ کے متعلق جو اب واقع ہوا ہے۔ بہت سی پیشگوئیاں پہلے سے شائع کی ہین خود براہین احمدیہ مین اس کی پیش گوئی ہے اور پھر عفت الدیار محلہا و مقامہا والی پیش گوئی کو شائع ہوئے قریب گیارہ ماہ گذر گئے ہین۔ اور پھر قریب ہی دنون مین اشتہار الوصیت کے ذریعے سے سب دنیا کو اس خوفناک دن سے ڈرنے کیواسطے دعوت کی گئی تھی۔ مگر اس وقت مین آج سے قریباً چارسال پہلے کی پیش گوئی کا ذکر کرتا ہون۔ جس کے متعلق لکھنے کے واسطے بالخصوص حضرت اخی المکرم مولوی نورالدین صاحب نے مجھے توجہ دلائی ہے۔ یہ پیش گوئی کتاب آمین صاحبزادگان بشیر احمد و شریف احمد مین نہایت صاف اور صریح الفاظ مین حضرت حجتہ اللہ نے اسی وقت درج فرمائی تھی۔ اور اس کے بعد بصورت کتاب یہ رسالہ نہایت کثرت سے اب تک شائع ہو رہا ہے اور وہ الفاظ یہ ہین +

کرو توبہ کہ تا ہو جائے رحمت

دکھاؤ جلد تر صدق و انابت

کھڑی ہے سر پہ ایسی ایک ساعت

کہ یاد آجائے گی جس سے قیامت

مجھے یہ بات مولا نے بتا دی

فسبحان الذی اخزی الاعادی

یہ ایک صاف پیشگوئی ہے کہ ہر ایک شخص باریک عقل والا ہو یا موٹی عقل والا۔ اس کو باسانی سمجھ سکتا ہے۔ اور اس زلزلہ کی ساعت قیامت ہونے کیواسطے خود تمام دنیا پکار اٹھی ہے کہ بیشک یہ قیامت کا نمونہ ہے۔ سردست اس جگہ مین چند ایک اخبارات کا حوالہ دیتا ہون۔ جنہون نے اس زلزلہ کو پیشگوئی کے الفاظ کے مطابق قیامت یاد دلانے والی ساعت کرکے لکھا ہے

زمیندار۔ لاہور ۔ ۴ - اپریل کا زلزلہ اس خوفناک منظر کی شہادت دے رہا ہے۔ جو قرب قیامت کی آئندہ خوفناک نشانیون کے ظاہر ہونے پر دنیا کو دیکھنا پڑیگا۔

پیسہ اخبار۔ لاہور ۔ ۴ - اپریل کو ایک شدید اور مہیب زلزلہ لاہور مین آیا ۔ ۔ ۔ جو لوگ قیامت کو ہزل اور ان یقینی واقعات کو لغو سمجھتے ہین۔ ان کے لیے یہ زلزلہ مشتے نمونہ از خروارے تھا۔

تہذیب نسواں لاہور۔ نمونہ قیامت بن گیا۔ اور لاہور ن یہ دن رونے دھونے تجہیز و تکفین، تعزیت عیادت کا تھا کوہ سالہ میں اس سے مکانات کی بربادی اور ہلاکت بہت زیادہ ظہور مین آئی۔ وہان سے بہت صاحب لوگ اور میمیز ہلاک ہوئین۔ اور تمام بازار برباد ہوکر بالکل تودہ خاک بار۔

وکیل امرتسر ۴ - اپریل کے زلزلہ کی خبر نہایت اختصار کے ساتھ ہم پہلا لکھ چکے ہین ۔ ۔ ۔ لیکن جب وہ حالت عالم بیان میں نظر آتی ہے۔ تو دفعتا ایک بدحواسی اور سراسیمگی سی چھا جاتی ہے۔ بدن مین لرزہ پڑجاتا ہے۔ ہاتھ پاؤں عرق آلود ہو جاتے ہین۔ اور کچھ سمجھ مین نہین آتا۔ کہ کیا کہین اور کیا کرین ۔ ۔ ۔ ان کے وہم و گمان مین بھی یہ بات نہ تھی کہ چند لمحہ کے اندر اندر غضب الٰہی کا ایک پرہیبت نمونہ نظر آنے والا ہے ۔ ۔ ۔ خلقت اکثر اس غضب ناک اور پرجلال قہر الٰہی سے خوف کھاکر گھرون سے نکل بھاگے۔ زن و مرد پیر و جوان، ہرایک کے چہرہ پر سخت سراسیمگی۔ بدحواسی، مایوسی اور تشویش ٹپکی پڑتی تھی ۔ ۔ ۔ بالجملہ یہ زلزلہ اس درجہ ہولناک اور مہیب تھا۔ کہ اسے **قیامت صغریٰ** کہنا کچھ مبالغہ نہ ہوگا۔ بلکہ جس وقت وہ اپنی پوری شدت پر خدا ئے قہار کا جلال ظاہر کر رہا تھا۔ اس وقت تو لوگون کو عموماً یہی یقین ہو گیا تھا۔ کہ بس قیامت آہی گئی ہے ۔ ۔ ۔ قرآن شریف مین اللہ تعالےٰ نے قیامت کی نہایت ہولناک گھڑی کے جو آثار بیان فرمائے ہین۔ ان کا معمولی خاکہ کھینچ کر ہی اس زلزلہ نے خلق اللہ مین انتہا درجہ سراسیمگی اور افراتفری ڈالدی ۔ ۔ ۔ فی الواقع اس مین ذرا شک نہین۔ کہ خدا نے قادریہ قہری نشانات محض ہم گنہگارون کی بداعمالی اور غفلت شعاری سے ناراض ہوکر دکھلاتا ہے۔

اخبار بھارت ۔ وہ قیامت کا سماں۔ وہ ہولناک نظارہ جب آنکھون کے آگے آتا ہے۔ تو جان ہوا ہو جاتی ہے باپ نے بیٹا نہین سنبھالا۔ عورت نے خاوند کی پروا نہین کی غرض چند اخبارون کی عبارتین ہم نے نمونہ کے طور پر اس جگہ لکھ دی ہین۔ جنہون نے بڑے زور شور سے اس امر کا اقرار کیا ہے کہ یہ زلزلہ قیامت کو یاد دلانے والا تھا۔ بلکہ لوگون نے سمجھا تھا۔ کہ قیامت آگئی ہے۔ اب اہل عقل و دانش سے ہمارا سوال یہ ہے۔ کہ آج سے قریباً چارسال پہلے کس نے اس مرد کو بتلا دیا تھا۔ کہ

کھڑی ہے سر پر ایسی ایک ساعت

کہ یاد آجائے گی جس سے قیامت

ہمارے علم طبیعات کے ماہرون سے باوجود اس قدر سامانون کے تو اتنا بھی نہ ہوسکا۔ کہ اور نہین تو ایک گھنٹہ پہلے ہی خبر کر دیتے۔ کہ ایسی قیامت کا نمونہ ظاہر ہونے والا ہے۔ اس زمانہ مین اور اس ملک مین تو بڑے محقق ہمارے انگریزی ہین۔ اور ان بیچارون کو کچھ خبر ہوتی۔ تو وہ کم از کم صاحب لوگون اور میمون کے بچانے کا تو کوئی فکر کرتے پہلے تو جہلا اعتراض کرتے تھے۔ کہ یورپین لوگ طاعون والون کو خود تکلیف دے کر مار دیتے ہین۔ مگر اب تو خود ان کی ہم قوم سینکڑون جانین تلف ہوگئین۔ پھر کون حاکم چاہتا ہے۔ کہ ہماری رعایا اس طرح ہلاک ہو جائے۔ خود گورنمنٹ عالیہ جس قدر نقصان اور رنج اور تشویش اس صدمہ سے اٹھا رہی ہے وہ ظاہر ہے۔ لیکن اب سوچنے کے لائق یہ بات ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب کو کس نے یہ خبر پہلے سے کر دی تھی۔ اس کا جواب سوائے اس کے اور کچھ نہین۔ جو خود حضرت نے پہلے سے دیا تھا کہ

مجھے یہ بات مولا نے بتا دی

فسبحان الذی اخزی الاعادی

بھلا دوسرے بعض نشانات کے ظہور کے وقت مین تو نادان معاند یہ کہتے تھے۔ کہ حضرت مرزا صاحب نے خود ہی پیشگوئی کی اور خود ہی اس کو کسی طرح سے پورا کر دیا اب کیا مرزا صاحب نے خود ہی زلزلہ کی پیشگوئی کرکے خود ہی زمین کو اس طرح سے ہلا دیا۔ کہ ان کی پیشگوئی پوری ہو جائے۔ سوائے ازلی بدقسمت کے اور کسی کا کام نہین کہ اب بھی اس خدا کے مسیح کا انکار کرے۔

جناب میر طفیل حسین نادون ضلع کانگڑہ سے بنام چوہدری اللہ داد صاحب ہیڈ کلرک دفتر میگزین قادیان تحریر فرماتے ہین میں نے مرسلہ اشتہار کو خوب غور سے پڑھا ہے۔ بڑی تہدید اور انذار سے بھرا ہوا ہے۔ معلوم نہین۔ کہ اللہ تعالےٰ نے اس قہر سے کس کے مقسوم مین فلاحت اور نجات لکھی ہوئی ہے۔ اب گھرون کے اندر سونا بھی ایک مشکل امر ہوگیا ہے۔ لاریب ایسے دن انسانی نسلون پر کبھی نہین آئے۔ ہمارا نجات پانا محض اللہ کریم کے فضل اور رحم پر منحصر ہے۔ برادرا۔ اس نابکار کے حق مین بھی خدا کے لئے دعا کرین اور حضرت اقدس سے بھی کرایا کرین ۔ ۔ ۔ آپ کیا ہی خوش قسمت ہین۔ کہ ہر زمان امام پاک کی پاک صحبت سے بہرہ لیتے ہین اس طرف کی تباہی کا نظارہ ایسا دردانگیز اور عبرت ناک ہے کہ حالات ملکی سن سن کر کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ کانگڑہ خاص جہان تقریباً چھ ہزار کی آبادی ہے۔ بالکل مسمار پڑا ہے۔ ایک مکان بھی کھڑا نظر نہین آتا۔ صرف چھ سو آدمی کے قریب بچے ہین۔ مدرسہ کے ستر لڑکون مین سے صرف ۵ کے قریب بچ رہے۔ استاد صرف دو بچے دہرم سالہ کا حال اس سے بھی زیادہ خستہ ہے۔ وہان بھی متعدد اشخاص زندہ رہے ایک گورکھون کی پلٹن پانچ سو جوانون کی سب کی سب دبکر ہلاک ہوگئی اور انگریز بھی اکثر مرے ہین۔ سوجانپور مین مولوی وزیر الدین صاحب احمدی بچ گئے۔ مگر سارا شہر تباہ ہوگیا۔ عالیشان پختہ مکانون کی اینٹ سے اینٹ بج گئی۔ پالم پور مین اب سوائے درختون کے اور کچھ نظر آتا ہی نہین اب ان

سو نیستہ دن کا جن مین اس قدر جل پہل تھی۔ یہ حال ہے کہ کان لم یغن بالامس تھا۔ لوگ کیا امیر کیا غریب باہر میدانون مین پڑے ہین۔ فاقے مر رہے ہین۔ اس پر غضب یہ کہ بادش اوپر سے زور زور سے برستی ہے اور گھاس کے سوا دوسرے بھی۔ مردون کی عفونت اس درجہ تک پہنچ گئی ہے کہ ناک نہین دیا جاتا۔ احمدی جماعت کے جتنے اس ضلع مین تھے۔ خدا تعالےٰ کے نہایت فضل و کرم سے ان مین ایک بھی ہلاک نہین ہوا۔ جو وہ بچ گئے۔

تشحیذ الادیان یا تبلیغ الاسلام

ڈاک بیت ولائت

مکرمی مفتی صاحب ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ
ایک چٹھی انگلستان سے آئی ہوئی ہے ۔ اخبار میں اندراج کے لئے بھیجتا ہوں ۔ میری غرض یہ ہے کہ ہمارے بھائیوں کو پتہ لگے کہ ان ممالک میں اس مبارک سلسلہ کی قبولیت کی کس قدر امید ہو سکتی ہے ۔ اور ان کو یہ معلوم ہو کہ جو رسالے انگریزی میں ان کے نیچ پر بھیجے جاتے ہیں ۔ وہ ضائع نہیں جاتے ۔ بلکہ مستعد دلوں اور طبیعتوں پر بڑا اثر ڈال رہے ہیں ۔ ایسی اثناء میں میری سب احمدی بھائیوں سے یہ بھی التماس ہے کہ وہ انگریزی سلسلہ اعانت کو بڑھانے کی کوشش کریں تاکہ تبلیغ کا سلسلہ وسیع ہو سکے ۔ مجھے اس بات پر زیادہ زور دینے کی ضرورت نہیں کیونکہ تمام بھائی خود سمجھتے ہیں کہ اس پاک پیغام کو دنیا کے مختلف گوشوں میں پہنچانے سے کس قدر ثواب کا کام ہے ۔ اور اس سے کس قدر نفع دنیا کو پہنچ سکتا ہے ۔ والسلام

محمد علی

۲۰ فروری ۱۹۰۵ء ۔ ۱۲ مونٹ پلیزنٹ ۔ پینڈلٹن مانچسٹر ۔ انگلینڈ ۔ جزائر برطانیہ ۔ یورپ ۔

پیارے دوست ۔ مجھے آپ کا عنایت نامہ پہنچا ۔ اور ماہوار رسالہ ریویو آف ریلیجنز بھی پہنچا ۔ میں آپ کا بہت شکریہ ادا کرتی ہوں ۔ کہ آپ نے مجھکو اس طرز میں پیغام بھیجا ہے ۔ اور تحفہ دوست نے بھیجا ہے ۔ میں اس کو خدا کا کلام سمجھتی ہوں ۔ میں اس کے پہنچنے سے بہت خوش ہوئی ہوں ۔ کیونکہ میں نے اس مضمون سے جو اس رسالہ میں لکھا ہے ۔ بڑی دلچسپی حاصل کی ہے اور پھر دور دراز ہندوستان میں جو مہد دنیا ہے اور جہاں بہت سے لوگ مذہبوں کی اصلیت سیکھنے جاتے ہیں ۔ وہاں سے خط کا آنا میرے واسطے بڑی خوشی کا موجب ہے ۔ میں خدا کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کرتی ہوں ۔ اور اس کی موجودگی کو ہر جگہ محسوس کرتی ہوں ۔ اور اس کی حمد کرتی ہوں ۔ میں اس ہستی کو جانتی ہوں ۔ تاہم مجھے ہمیشہ اور زیادہ سچائی کے سیکھنے کا شوق ہے خواہ وہ سچائی کسی شخص سے یا کسی جگہ سے دور سے یا نزدیک سے حاصل ہو ۔ میں خوش ہوں اگر آپ مجھے ایک سال تک رسالہ بھیجتے رہیں گے

[illegible] شائقین کروں گی ۔ آپ نے لکھا ہے کہ یہ رسالے ایک [illegible] رسالت کا [illegible] لکھتے ہیں ۔ میں امید کرتی ہوں کہ [illegible] کی رسالت سچ [illegible] ہوں گی ۔ میں قبل اس میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح [illegible] کے نام سے واقف نہ تھی ۔ صرف دو دن ہوئے کہ آپ کا خط آیا اور چار نسخے رسالے کے پہنچے تب مجھے یہ معلوم ہوئیں ۔ میں لاہور کے لیکچر کو جو دس ہزار آدمیوں [illegible] سنایا گیا تھا ۔ پڑھ کر بڑی محظوظ ہوئی ہوں ۔ کل میں نے اس لیکچر آپکے ارسال کردہ رسالوں میں سے پڑھا ۔ مجھے اسلام کے ساتھ بہت سے دلچسپی ہے ۔ غالباً ایسے ہی آدمیوں سے آپ کا پتہ ملا ہے ۔ اسلام ایک قومی مذہب نہیں ہے ۔ بلکہ یہ ایک عالمگیر مذہب ہے ۔ میں خدا کی وحدت پر ایمان لاتی ہوں ۔ اور کہ وہ تمام مخلوق کا خالق ہے ۔ اور رب السموات والارض ہے

ہم ایسے زمانے میں ہیں جس میں بہت سی پیشگوئیاں پوری ہوئی ہیں ۔ زمانہ بزمانے ۔ اور آو بازمانہ والی پیشگوئی پوری ہوگئی ہے

کیا مرزا غلام احمد صاحب قادیان میں رہتے ہیں مجھے معلوم ہوتا ہے کہ مسیح کی روح مختلف مقامات پر اتر رہی ہے ۔ کیا مرزا صاحب کبھی کسی کی طرف خط لکھتے ہیں ؟

آخر میں پھر میں آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں ۔ اور آئندہ رسالوں کے جلد آنے کی سخت انتظار میں ہوں ۔

آپ کی خادمہ [illegible]

انصار بدر

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم
اخی المکرم جناب حضرت عثمان علیہ الرضوان الرحمان الی یوم القیام ۔ السلام علیکم ۔ و رحمۃ اللہ و برکاتہ

تین احباب و عزیزان ذیل کے نام اخبار "بدر" میری جانب سے جاری فرماکر ممنون فرماویں ۔ اور چندہ کا ذمہ وار میں خود ہوں (۱) چودھری فتح محمد خان صاحب احمدی موضع جوڑہ ڈاکخانہ قصور ۔ ضلع لاہور (۲) میر طفیل حسین صاحب بتوسط میر حاکم علی شاہ صاحب ۔ مدرس ۔ نادون ۔ ضلع کانگڑہ (۳) چودھری پٹھان خان صاحب [illegible] ضلع شاہ پور پہلا پرچہ آج ہی روانہ فرمادیں [illegible]

والسلام [illegible]

کرمفرمائے بندہ جناب مفتی محمد صادق صاحب ۔

السلام علیکم ۔ و رحمۃ اللہ و برکاتہ ۔ امروز اخبار بدر رسیدہ موجب مسرت بے اندازہ گردید ۔ او سبحانہ و تعالیٰ منشی محمد افضل صاحب مرحوم سابق ایڈیٹر البدر را در مقام قرب فی مقعد صدق عند ملیک مقتدر جا بخشیدہ ایشان را موجب احیاء علوم دین گرداناد ۔ بندہ مستدعی آنست کہ آئندہ نمبر اخبار بدر وی پی کردہ از بندہ قیمت پیشگی آنرا کہ چہار باشد ۔ وصول فرمائید چراکہ چون حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام را از سر نو توجہ برائے احیاء اجرائے اخبار مذکور است ۔ بندہ میخواہد کہ باز از سر نو داخل در خریداران اخبار مذکور گردد ۔ از این توجہ تازہ نصیبے وافر از فیوضات حضرت اقدس دریابد ۔ و اللہ علی کل شیئ قدیر ۔ پیش ازین ہرچہ دادہ شدہ بود ۔ بندہ آنرا محض للہ تعالیٰ بحل کردہ و از سر آن در گذشتہ است ۔ محمد ابراہیم احمدی بن حاجی موسیٰ خان مقام کراچی

اخی مکرمی جناب مفتی صاحب ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ
اخبار بدر اتفاقاً نمبر اول میرے پاس پہنچ گیا ہے ۔ آپ کا پیارا نام ایڈیٹری میں دیکھکر دل نہایت خوش ہوا ۔ میرا اور برادرم میر اکبر صاحب اپیل نویس مردان ۔ اور منشی مہر دل جان صاحب اپیل نویس مردان ۔ اور میاں محمد یوسف خان صاحب اپیل نویس مردان ۔ ضلع پشاور کے نام فہرست خریداران میں درج فرماکر ابتدائی نمبر اول جلد اول سے اخبار جاری فرماویں
آپ کا خادم ہدایت اللہ احمدی پرائیویٹ کار سپانڈنٹ کلرک چیف آف ہوتی مردان

بھائی صاحب مخدوم بندہ ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ
میں نے ایک پرچہ کے نئے خریدار کی کوشش کی ہے انہوں نے منظور کر لیا ہے ۔ چھ ماہ کی قیمت کا وی پی پرچہ آپ اس پتہ سے روانہ کردیں ۔ منشی عبد الرحمان صاحب احمدی ۔ اہلمد محکمہ چونگی ۔ کپورتھلہ ۔ خاکسار فیاض علی احمدی از کپورتھلہ

۷۸۶ ۔ حبی فی اللہ حضرت مخدوم المکرم مفتی صاحب سلمکم اللہ
السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ۔ مجھے یہ پڑھ کر بہت خوشی ہوئی کہ آپ ایڈیٹر بدر ہوئے ۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بدر لازوال کرے (آمین) پیر آپ کی یاد آوری کا بھی مشکور ہوں ۔ میرے محترم بھائی آپ کو واضح ہو کہ میں اگرچہ سابق میں مستقل خریدار نہ تھا ۔ لیکن آپ کی ایڈیٹری کی خبر سنکر میں فوراً مستقل بن بیٹھا ۔ خاکسار اللہ دتا سکنڈ ماسٹر مڈل سکول سوہدرہ ضلع گوجرانوالہ

۷۸۶ ۔ جناب بھائی صاحب السلام علیکم ۔ شکر خدا تعالیٰ جلال قدرت دا کا البدر مرحوم دوبارہ مسیح الزمان کی دعا سے زندہ دوچند دیکھا ۔ مجھکو بھائی محمد افضل کی بیماری اور فوت سنکر بہ باعث سے بخار چڑھ گیا تھا لیکن بخار [illegible] آج اخبار مبارک دیکھا [illegible] کرامت مسیح الزمان

کُفر ٹوٹا

بسم اللہ الرحمن الرحیم - یاحی یاقیوم لا الہ الا انت - نحمدہ ونصلے علے رسولہ الکریم وآلہ مع التسلیم - اما بعد غور کرو -

شرک ایک ایسی بری بلا ہے جس کی نسبت الٰہی ارشاد ہے - ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ - اور شرک ہی ہے جس کو کہا گیا ہے - کہ لاعلمی اور جہالت پر اس کی بنا ہے - اللہ تعالےٰ فرماتا ہے - وان جاھداک علے ان تشرک بی مالیس لک بہ علم - اور فرمایا - لاتقف مالیس لک بہ علم اور شرک ہی ہے - جو ظلم عظیم ہے جیسے فرمایا - ان الشرک لظلم عظیم - اور یہ بھی یاد رکھو - کہ دنیا عبرت حاصل کرنے کا مقام ہے - یوم الفصل نہیں - اس مختصر تمہید کے بعد سوچو - کہ شرک کے دلائل ہمیشہ نسیج العنکبوت ہوا کرتے ہیں - مگر عوام مظاہر قدرت میں اعجوبہ کے ایسے گرویدہ ہو جاتے ہیں کہ کوئی عمدہ دلیل ان کے لئے کارگر نہیں ہو سکتی - دیکھو جوالا مکھی کا پہاڑ - پنجاب - بلکہ ہند اور کشمیر میں اپنے اعجوبہ کے باعث ایک عظیم الشان معبد تھا - اور طاعون کے دنوں میں لوگ اس ملک کو مامن یقین کر رہے تھے - اور صلیب پرست گو اس خیال سے نہیں - الا عمدہ آب وہوا کے لئے وہاں بہت ہی جمع تھے - اور مخلوق کے لئے مادیات ہی معبود ہیں - وہاں زلزلہ آیا - اور اسی اعجوبہ سے آیا - اور کب آیا - جب ایک مامور من اللہ نے انبیاء کے قدم بقدم - تبلیغ کا کام ایک کمال تک پونچا یا - اور پھر اسی پنجاب میں اتمام حجت کے لئے سینکڑوں تدبیروں سے کام لیا - مگر بے پروائی کی گئی - آخر راستبازی مصدق راستبازوں کا ہو سکتا تھا - کیونکہ اسی کا نشان ہے - مصدقا لما معکم اس راستباز نے عفت الدیار محلہا ومقامہا - کی پاک وحی گیارہ مہینے پیشتر شائع کی - اور بتا دیا - کہ بیرونی عارضی طور پر ایک خاص دار کے رہنے والے اور وہاں کے اصلی باشندے تباہ ہو جائیں گے - آخر - ۴ - اپریل ۱۹۰۵ء کو اس کا ظہور ہوا اب دیکھیں - جو دیکھنے کی آنکھیں رکھتے ہیں - اور سنیں - جو سننے کے کان رکھتے ہیں - فقط - نورالدین

حسن معاشرت پر حضرت مسیح موعود کا ایک خط

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۞ نحمدہ ونصلی علے رسولہ الکریم

مجی اخویم سید فضیلت علیشاہ صاحب سلمہ -

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - آپ کا عنایت نامہ چند روز ہوئے - کہ پونچا - مجھ کو معلوم نہیں - کہ میں نے جواب لکھ دیا تھا - یا نہیں - ایسا ہی خیال آتا ہے - کہ جواب لکھ دیا گیا تھا - اب باعث تکلیف دہی یہ ہے - کہ میں نے بعض آپ کے سچے دوستوں کی زبانی جو درحقیقت آپ سے تعلق اخلاص اور محبت اور حسن ظن رکھتے ہیں - سنا ہے - کہ امور معاشرت میں جو بیویوں اور اہل خانہ سے کرنی چاہیئے کسی قدر آپ شدت رکھتے ہیں - یعنے غیظ وغضب کے استعمال میں بعض اوقات اعتدال کا اندازہ ملحوظ نہیں رہتا - میں نے اس شکایت کو تعجب کی نظر سے نہیں دیکھا - کیونکہ اول تو بیان کرنے والے آپ کی تمام صفات حمیدہ کے قائل اور دلی محبت آپ سے رکھتے ہیں - اور دوسری چونکہ مردوں کو عورتوں پر ایک گونہ حکومت قسام ازلی نے دے رکھی ہے اور ذرہ ذرہ سی باتوں میں تادیب کی غرض سے یا غیرت کے تقاضا سے وہ اپنی حکومت کو استعمال کرنا چاہتے ہیں - مگر چونکہ خدا تعالےٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ سلم نے عورتوں کے ساتھ معاشرت کے بارے میں نہایت حلم اور برداشت کی تاکید کی ہے - اس لئے میں نے ضروری سمجھا کہ آپ جیسے رشید اور سعید کو اس تاکید سے کسی قدر اطلاع کروں - اللہ جلشانہ فرماتا ہے - عاشروھن بالمعروف یعنے اپنی بیویوں سے تم ایسے معاشرت کرو - جس میں کوئی امر خلاف اخلاق معروفہ کے نہ ہو اور کوئی وحشیانہ حالت نہ ہو - بلکہ انکو اس مسافر خانہ میں اپنا ایک دلی رفیق سمجھو - اور احسان کے ساتھ معاشرت کرو - اور رسول اللہ صلے اللہ فرماتے ہیں خیرکم خیرکم لاھلہ یعنے تم میں سے بہتر وہ انسان ہے - جو بیوی سے نیکی سے پیش آوے اور حسن معاشرت کے لئے اس قدر تاکید ہے - کہ میں اس خط میں لکھ نہیں سکتا - عزیز من انسان کی بیوی ایک مسکین اور ضعیف ہے - جس کو خدا نے اس کے حوالہ کر دیا - اور وہ دیکھتا ہے - کہ ہر ایک انسان اس سے کیا معاملہ کرتا ہے - نرمی برتنی چاہیئے - اور ہر ایک وقت دل میں یہ خیال کرنا چاہیئے کہ میری بیوی ایک مہمان عزیز ہے - جس کو خدا تعالےٰ نے میرے سپرد کیا ہے - اور وہ دیکھ رہا ہے - کہ میں کیونکر شرائط مہمانداری بجالاتا ہوں - اور میں ایک خدا کا بندہ ہوں - اور یہ بھی ایک خدا کی بندی ہے - مجھے اس پر کونسی زیادتی ہے - خونخوار انسان نہیں بننا چاہیئے - بیویوں پر رحم کرنا چاہیئے - اور ان کو دین سکھلانا چاہیئے - درحقیقت میرا یہی عقیدہ ہے - کہ انسان کے اخلاق کے امتحان کا پہلا موقعہ اس کی بیوی ہے - میں جب کبھی اتفاقاً ایک ذرہ درشتی اپنی بیوی سے کروں تو میرا بدن کانپ جاتا ہے - کہ ایک شخص کو خدا نے صد ہا کوس سے میرے حوالہ کیا ہے - شاید معصیت ہوگی - کہ مجھ سے ایسا ہوا - تب میں ان کو کہتا ہوں - کہ تم اپنی نماز میں میرے لئے دعا کرو - کہ اگر یہ امر خلاف مرضی حق تعالےٰ ہے - تو مجھے معاف فرماویں - اور میں بہت ڈرتا ہوں - کہ ہم کسی ظالمانہ حرکت میں مبتلا نہ ہو جائیں - سو میں امید رکھتا ہوں - کہ آپ بھی ایسا ہی کریں گے - ہمارے سید ومولے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کس قدر اپنی بیویوں سے حلم کرتے تھے - زیادہ کیا لکھوں - والسلام

خاکسار مرزا غلام احمد

خط از جانب چودہری عبدالعزیز صاحب نائب تحصیلدار بنام چودہری عبداللطیف صاحب خانصاحب قادیان ۞

(ڈیرہ گوپی پور - ۱۲ - اپریل ۱۹۰۵ء) برخوردار - السلام علیکم

کانگڑہ بہون والی دیوی کی پوری تباہی ہوئی ہے - جس کا مندر بیخ و بن سے اوکھڑ گیا - اور نام ونشان باقی نہیں رہا جوالا مکھی کے مندر کا بھی کچھ حصہ گر گیا ہے - اور اس کے علاوہ ڈیوڑھی کو نقصان پونچا - اور جاتری لوگ جوالا مکھی میں بہت سے - جو دور دراز ملکوں سے اس کی سیوا کے لئے آئے ہوئے تھے - اور اس پیٹھ نے انکی ذرا بھی دستگیری نہ کی فوت شدہ جاتریوں کی تعداد اگرچہ حکام کو اس وقت تک صحیح طور پر معلوم نہیں ہو سکی - لیکن یہ کیفیت ایک اور ڈیرہ سو کے درمیان اس وقت تک اندازہ کی گئی ہے اور جوالا مکھی کی کل موتوں کی تعداد دو سو سے زائد اندازہ کی گئی ہے - اس ضلع میں دیویاں تو بہت ہیں - مگر جوالا مکھی اور کانگڑہ والی دیویاں زیادہ مشہور ہیں - اور جو لوگ جوالا مکھی آتے ہیں - وہ کانگڑہ بہون سے ہو کر جاتے ہیں - یا جو لوگ کانگڑہ بہون کی دیوی کو پہلے جاتے ہیں - وہ وہاں سے جوالا مکھی کو متھا ٹیک کر جاتے ہیں - سو ان دونوں میں سے کانگڑہ والی دیوی کا تو نام ونشان مٹ گیا - اور جاتری لوگ بھی بہت زیادہ مرے ہیں اور جوالا مکھی کی دیوی کے مندر کا کچھ حصہ گرا - اور جاتری بھی ایک سو سے زیادہ مرے

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۞ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم - اخی المکرم چودہری عبداللطیف خانصاحب دام اقبالہ

السلام علیکم - میں اللہ تعالےٰ کے فضل اور آپ کی دعا سے بہمہ وجوہ تندرست ہوں اور آپکی خیریت کا مدام خواہان - ایک مفصل خط دربارہ تباہی ضلع ہذا ارسال خدمت ہو چکا ہے - دردناک اور عبرتناک تباہی نمونہ قیامت ہے - اللہ تعالےٰ لوگوں پر رحم فرمائے - ہلاک شدہ بستیوں پر تقریباً ہر روز بارش ہوتی ہے - "عذاب فوق عذاب" کا عین نظارہ ہے گھروں کی کوئی خبر نہیں آئی - ڈاک کی ہوئی نہ زلزلے متواتر آرہے ہیں معلوم نہیں کیا ہوگا - والسلام - ۱۴ - اپریل ۱۹۰۵ء - طفیل حسین از نادون

قرآن مجید سے

الوصیت - الدعوت - الانذار کی

صداقت کا ثبوت

قرآن مجید مین جو قصص مذکور ہین۔ ان سے ہرگز یہ مقصود نہین کہ سننے والون کے دل بہلائے جائین۔ بلکہ یہ اصل مین پیشگوئیان مین۔ جو ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین واقع ہونے والی تہین۔ جن لوگون نے سر الشہادتین کو پڑھا ہے۔ وہ خوب سمجھتے ہین۔ کہ واضرب لہم مثلاً اصحٰب القریۃ - والا قصہ کس طرح پیشگوئی کے رنگ مین پورا ہوا جس نے فرمایا۔ تلک من انباء الغیب نوحیہا الیک - ورنہ یہ قصے یہودیون۔ عیسائیون - مین پہلے بھی مشہور تھے ان پر غیب کا اطلاق اگر ہو سکتا ہے۔ تو صرف اس طریقے سے کہ ان قصون مین جو چھوٹی باتین مل گئی تہین۔ نکال دی گئین۔ گو ہمارے بعض مسلمان بہائیون سنے اب پھر ان پر حاشیے چڑھا کر غیر مسلمون کو اعتراض کا موقعہ دیا ہے۔ ہمارے قصص مین لقد کان فی قصصہم عبرۃ لاولی الالباب - کی فلاسفی کو سمجہا ہے تو ہمارے امام ہمام امام علیہ السلام نے :

ہم بر سر مطلب ! ولقد ارسلنا نوحًا الی قومہ فلبث فیہم الف سنۃ الا خمسین عامًا فاخذہم الطوفان وہم ظٰلمون سے صاف ظاہر ہے۔ کہ خاتم النبیین کی امت پر ایک زمانہ نوحی آنے والا ہے یعنے عیش و آرام کا زمانہ جو لوگون کو۔ فسق و فجور مین ڈال دیتا ہے۔ نوح ایک عربی لفظ ہے۔ جس کے معنے ہین۔ آرام۔ اس زمانہ کی مدت العمر بھی بتلائی گئی ہے۔ یعنے خیر القرون کے بعد قریب ایک ہزار سال تک یہ زمانہ رہے گا جس کو احادیث مین فیج اعوج کے نام سے تعبیر کیا گیا ہے اس زمانہ کا شر جب حد سے بڑھ گیا۔ اور زمین اس قابل ہو گئی کہ اس کو سزا دی جاوے۔ تب خدا نے اپنی سنت قدیمہ کے مطابق ایک نذیر بھیجا۔ جو مثیل نوح ہے

دوستو ! تمہین مبارک۔ دیکھو۔ آسمان نبوت پر افق وحی سے وہ بدر نمودار ہو چکا ہے۔ ! ابھی اسے خود بھی معلوم نہ تھا کہ یہ رسالت میرے ہی سر پر پڑنے والی ہے کہ خدائے عالم الغیب کی پاک وحی نازل ہوئی

واصنع الفلک باعیننا و وحینا

جس سے صاف ظاہر ہو رہا ہے۔ کہ کوئی نوح مبعوث ہو چکا ہے۔ اس کی تشریح اس اردو الہام مین ہوئی۔ دنیا مین ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا۔ اور بڑے زور آور حملون سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا۔

چونکہ حملون کا لفظ جمع ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ کئی انذاری نشان ظاہر ہونے والے تھے۔ اس مین پہلا جیسا کہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رقم فرمایا تو طاعون تہا۔ اسی کے لئے کشتی نوح کتاب ہے۔ مگر اب سوال یہ ہے کہ کیا اس کی خبر قرآن مجید مین بھی ہے ؟ کیون نہین - وان من قریۃ الا نحن مہلکوہا قبل یوم القیٰمۃ او معذبوہا عذابًا شدیدًا۔ یعنے قیامت سے پہلے ہم ہر بستی کو یا تو ہلاک کرنے والے ہین۔ یا سخت عذاب دینے والے ہین۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ کوئی ایسا عالمگیر عذاب ہوگا۔ جس کو ہر بستی کے لوگ محسوس کرین گے۔ اور یہ خدا تعالے کا خاص فضل ہے۔ کہ اس نے اپنے رسول کے تخت گاہ کو لولا الاکرام لہلک المقام کی پاک وحی سے ہلاکت مین داخل ہونے سے بچا لیا۔ پھر دوسرے مقام پر فرمایا۔

اخرجنا لہم دابۃ من الارض تکلمہم ان الناس کانوا بایٰتنا لا یوقنون - ایک کیڑا زمین سے نکالین گے۔ جو لوگون کو زخم کریگا۔ اس سزا مین کہ وہ ہماری آیتون پر یقین نہین کرتے۔ گویا اس عالمگیر عذاب کی نوعیت بتائی اور یہ بھی فرما دیا۔ کہ یہ عذاب ماکنا معذبین حتےٰ نبعث رسولًا کے مطابق اجرام طاعونی کے ذریعے سے ظاہر ہوگا۔ اور اس وقت خدا کی آیت یعنے ایک نبی کا وجود بھی ہوگا۔ جس کی تکذیب کا یہ نتیجہ ہے

(۲) اور دوسرا زلزلہ تھا۔ اس کی خبر بھی قرآن مجید مین ہے دیکھو نہ صرف اذا زلزلت الارض زلزالہا - بلکہ قطعی و یقینی طور سے سورۃ النازعات کہ اس مین فرشتون کو جو انتظامات حسب الامر الٰہی لگے ہوئے مین اور ہر کام کو اپنے وقت پر ظہور مین لاتے ہین۔ بطور گواہ قسمیہ رنگ مین پیش کر کے فرمایا گیا۔ یوم ترجف الراجفۃ - تتبعہا الرادفۃ - قلوب یومئذ واجفۃ ابصارہا خاشعۃ - جس دن کانپے گی۔ کانپنے والی۔ اس روز دل دہڑکتے ہونگے۔ اور نظرین جہک جائینگی۔ اب ۴- اپریل کے زلزلے مین اس آیت کی تفسیر سنے دیکھ لی۔ اور ان منکران قیامت کے لئے بڑا بہاری نشان ہوگی جو کہتے ہین۔ یقولون ءانا لمردودون فی الحافرۃ ءاذا کنا عظامًا نخرۃ - حضرت نے بھی یہی فرمایا " جو لوگ قیامت کے منکر ہین وہ دیکھ لین کس طرح ایک سیکنڈ مین ساری دنیا فنا ہو سکتی ہے۔

اور تیسرے حملہ کا ذکر بھی اسی آیت تتبعہا الرادفۃ سے کیا گیا ہے کہ پیچھے آیگی اس کے پیچھے آنیوالی۔ گویا یہ دو حملے ایک دوسرے کے پیچھے ہونگے۔ جیسے کہ ایک اسوار دوسرے کا ردیف ہوتا ہے چونکہ خدا نے مسیح موعود کو وحی نازل ہوئی کہ زلزلۃ الساعۃ قوا انفسکم۔ اس لئے اس کی نوعیت بھی معلوم ہو گئی۔ مجھے ہوبہو یہی الفاظ سورت حج مین مل گئے۔ یا ایہا الناس اتقوا ربکم۔ ان زلزلۃ الساعۃ شیءٌ عظیم - یوم ترونہا تذہل کل مرضعۃ عما ارضعت وتضع کل ذات حمل حملہا وتری الناس سکاریٰ وما ہم بسکاریٰ ولٰکن عذاب اللہ شدید۔ اپنے رب کے عذاب سے بچو۔ کیونکہ اس گھڑی کا ہلا دینے والا عذاب ایک بڑی بہاری آفت ہے۔ جس دن تم دیکھو گے (قیامت سے پہلے آنے کا ثبوت دیکھئے) ہر دودھ پلانے والی اپنے بچے کو بہول جائیگی اور حمل والی حمل گرا دیگی۔ لوگ دیوانہ پہرین گے۔ مگر وہ دیوانہ نہ ہونگے۔ بلکہ عذاب اللہ کا بہت سخت ہے۔ اس سے اگلی آیت پڑھئے۔ اس نشان دکہلانے کی وجہ بھی نظر آئیگی۔ کہ لوگ ایک اطاعت چھوڑے ہوئے ہونگے۔

دوستو ! اٹھو !! اور ہوشیار ہو جاؤ !!! دیکھو قرآن مجید مین ان تینون باتون کا پہلے سے مذکور ہے۔ جو یقینًا ہونے والی ہین اللہ تعالے مجھے اور میرے بہائیون و دیگر احباب کو ان نشانون سے عبرت حاصل کرنے کی توفیق دے اور ہدایت کی راہ پر چلاوے۔ رب اما ترینی ما یوعدون رب فلا تجعلنی فی القوم الظٰلمین

(راقم احمدی گجراتی از گوریکے)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مدرسہ کے واسطے ایک تجویز - اقتباس از مکتوب سید محمد قاسم صاحب

اخویم مفتی محمد صادق صاحب - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کی مالی حالت کے نازک ہونے کی خبر سن کر میری طبیعت مین ایک درد پیدا ہوا۔ خداوند کریم کا وعدہ ہے کہ مین اس سلسلہ کی کام کا نگہباز ہون اور ہمارے امام علیہ السلام کی دعا ہے تو یہ تو ہو نہین سکتا کہ کام نہ چلے یا کام مین کچھ ہرج پیدا ہو۔ اگر ہم لوگ کم ہمتی کرین گے۔ تو خداوند کریم اور دوسری قوم کو پیدا کر کے اس سلسلہ کو ترقی دیگا۔ مگر ہماری کمزوری ہمارے واسطے باعث نقصان کا ہوگی۔ کہ ہم ثواب سے محروم ہو جائینگے۔ ہماری جماعت اس طرف توجہ کرے تو کوئی مشکل نہین اور مین اب ایک تجویز پیش کرتا ہون جو کہ مین نے یہان جماعت شاہجہانپور کے سامنے پیش کی ہے اور سب نے اس کو بخوشی منظور کیا اور سب نے اس کی قبولیت سے دیکھا ہے اور سب کو بہت پسند آئی ہے اول مین ایک رجسٹر تیار کر کے پیش کیا سب نے بخوشی خاطر اس پر دستخط اپنی قلم سے کر دیئے اور اپنے نام معہ اپنے متعلقین کے لکہکر ادا کر دیا۔ کیونکہ یہ رقم بہت کم ہے اور آدھ آنہ ماہواری کے حساب سے مین نے مقرر کیا ہے اور یہ حقیر رقم اس واسطے مین نے کی ہے کہ کسی کو بار معلوم نہ ہو ہر شخص غریب سے غریب اس کو ادا کر سکتا ہے اور اس حقیر رقم کے یکجا کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک رقم کثیر جمع ہو جائیگی اور سب ضروریات مدرسہ کیواسطے کافی ہوگی۔ اور وہ اس طرح ہے کہ ہماری جماعت مین ہر ایک آدمی معہ اپنے اہل و عیال کے غرض جو جو شخص اس کے ساتھ ہون خواہ وہ کسی عمر کا بچہ ہی ہو سب کا نام لکہا جاوے۔ اور آدہ آنہ ماہواری کہ جس کا حساب کرنے سے ۲ آنہ سالانہ ہوگا اور سب جمع کرنے سے تین لاکھ جماعت احمدیہ مین سے ہے تو سب اگر وصول ہو جاوے تو ۲۵۲۲ روپے سالیانہ جمع ہو جاوینگے۔ اگر ہم ایک لاکھ کو چہوڑ کر دو لاکھ کو رکہین تو ۶۲۰۰ روپیہ ماہوار کی آمدنی ہوگی اور اس مین سے اگر ایک لاکھ ہی وصول ہو جاوینگے۔ تو ۳۱۰۰ روپیہ ماہوار ہوگی کہ جس مین خداوند کریم چاہیگا تو سب کام بہت اچھے طور پر چلینگے خداوند کریم اس کام مین برکت دے تا نفع خلائق کو ہو (آمین) اگر خدا مجکو ہمت دے۔ تو مین اس کام کو خود جا کر اور سب مقامات پھر کر اس کو کردن۔ مگر مین نہایت افسوس کرتا ہون کہ مین اس قابل نہین ہون خدا اس قابل کردے (آمین) مین دو ماہ کا چندہ شاہجہان پور کا وصول کر کے ارسال کرتا ہون - الراقم سید محمد قاسم احمدی شاہجہانپور

مطبع بدر مین میان معراج الدین عمر پروپرائٹر کے لئے چھاپا گیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

دنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اُسے قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اُسکی سچائی ظاہر کر دیگا

بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸

بدر

ان اللہ قد ... وقت مسیحہ و ماعود ... ہ اللہ

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلہ

بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸

دوا بینی۔ شفا بینی۔ غرض دار الامان بینی	بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸	چہ گویم با تو گر آئی۔ چہا در قادیان بینی
سلسلۃ القدیم جلد ۴ نمبر ۲	۲۱۔ صفر ۱۳۲۳ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام۔ جمعرات ۲۷۔ اپریل ۱۹۰۵ء	سلسلۃ الجدید جلد ا نمبر ۴
ان مسیح دور آخر مہدی آخر زمان	ایڈیٹر مفتی محمد صادق عفی اللہ عنہ	اے جہان منتظر خوش باش کامد دلستان

بدر رجسٹرڈ نمبر

قیمت خاص معاونین

سالانہ عطا کیا کرتے ہیں

تھا۔ سالانہ ہے۔ اس

کے علاوہ پر جو کچھ دوست

بخوشی قبول کیا جائے گا۔

ترسیل زر بنام میاں معراج

پروپرائیٹر قادیان۔ اور تمام خ

بنام مہتمم بدر

ہونی

چاہیے

بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸

فہرست مضامین

خدا کی تازہ وحی

۲۲۔ اپریل ۱۹۰۵ء۔ جاءک الفتح۔ تیرے پاس فتح آئی

۲۳۔ " " ۔ بھونچال آیا۔ اور بڑی شدت سے آیا

۲۵۔ " " ۔ قل مالک حیلۃ"

۲۸۔ " " ۔ رؤیا میں دیکھا۔ کہ ایک سفید سا کپڑا اچھا ہوا ہے۔ اس پر کسی نے ایک انگشتری رکھ دی ہے۔

اس کے بعد یہ وحی نازل ہوئی

"فتح نمایاں" "ہماری فتح" } یعنے واقعات آیندہ کے واسطے جو پیشگوئیاں کی ہوئی ہیں۔ اور جن پر دشمن ہنسی کرتا ہے۔ ان کو خدا تعالےٰ پورا کر کے ہماری صداقت دنیا پر ظاہر کر دیگا۔ اور لوگ نیک چلنی اختیار کریں گے۔ اور خدا پر ایمان لائیں گے۔

صدّقت الرؤیا۔ سچا کیا تونے۔ خواب کو

انی مع الافواج اتیک بغتۃ۔ یعنی میں اپنی فرشتوں کی فوجوں کے ساتھ اس وقت آؤنگا۔ کہ کسی کو گمان بھی نہ ہوگا کہ ایسا حادثہ ہونے والا ہے

خدا تعالےٰ ہمیشہ انبیاء کی امداد فرشتوں کے ذریعہ سے کرتا ہے جو لوگوں کے دلوں میں نیکی کی ترغیب پیدا کرتے ہیں۔ اور حق کی طرف راہ دکھلاتے ہیں۔ اسی شب صاحبزادہ میاں محمود احمد صاحب نے خواب میں دیکھا تھا۔ کہ حضرت کو انی مع الافواج اتیک بغتۃ الہام ہوا ہے۔ صبح اٹھ کر ذکر کیا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ بے شک یہ الہام ہوا ہے۔

۲۹۔ اپریل ۱۹۰۵ء۔ رؤیا۔ گذشتہ رات کو ۲ بجنے میں سات منٹ باقی تھے۔ جب کہ ہم نے یہ رؤیا دیکھا۔ کہ زمین ہلتی ہے پہلے ہم نے خیال کیا۔ کہ شاید ویسے ہی کچھ حرکت ہوئی ہے۔ مگر پھر زور سے ایک دھکا لگا۔ تب یقین ہوا۔ کہ زلزلہ ہے اور میں گھر کے آدمیوں کو جگاتا ہوں۔ اور کہتا ہوں۔ کہ اُٹھو۔ زلزلہ آیا۔ مبارک کو بھی اٹھالو۔ اور یہ بھی رؤیا میں کہتا ہوں۔ کہ جوتشی کس قدر جھوٹے ہیں۔ پنڈت نے تو اخبار میں چھپوایا تھا۔ کہ اب زلزلہ نہیں آئیگا اس کے بعد بیداری ہوئی:۔

یکم مئی ۱۹۰۵ء۔ عالم کشف میں ایک اشتہار دکھایا گیا۔ اس کے سر پر لکھا ہوا ہے۔ المبارک۔ پھر بطور وحی کے زبان پر جاری ہوا۔ برکۃ نازلۃ علیٰ ھذا الرجل یعنی ایک زیادہ برکت ہے۔ اس مرد پر

اس کے بعد ایک رؤیا ہوا۔ کہ ان رات کو انشاءاللہ میں پہلے بشیر احمد شریف احمد سے۔ پھر میں آگے جاتا ہوں کہ پہرے والوں کو دیکھوں تو میں کہتا ہوں۔ یا کوئی کہتا ہے۔ کہ "اس کے آگے فرشتے پہرہ دے رہے ہیں"

رؤیا۔ دیکھا کہ زلزلہ آیا ہے۔

۳۔ مئی ۱۹۰۵ء۔ ما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمیٰ۔ فرمایا۔ اس سے ارشاد ان اشتہارات کی طرف معلوم ہوتا ہے جو حال میں شائع ہو رہے ہیں

رؤیا۔ صبح کے وقت لکھا ہوا دکھایا گیا۔ "آہ نادر شاہ کہاں گیا"

ہفتہ قادیان

اس ہفتہ میں بابو غلام حسن صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ سے اور مرزا فضل بیگ صاحب قصور سے اور دیگر بعض احباب علاقہ گوجرانوالہ۔ ملتان ... سے تشریف لائے۔ حضرت معہ خدام تا حال باغ میں منزل کئے ہوئے ہیں۔ حضرت نواب محمد علیخان صاحب معہ ڈیرہ لاہور سے واپس قادیان آگئے اور حضرت کے قریب باغ میں اپنا خیمہ لگایا۔ بمبئی کے ایک خوش رو خوش خلق نوجوان حضرت کی ملاقات کے واسطے یہاں آئے ... یہاں سے ہو کر واپس تشریف لے گئے۔ آہ کچھ زیادہ دن ٹھہر کر خوش وقت ہوتے۔ اور کہتے۔ دوبارہ جلد آنے کا وعدہ کر گئے ہیں۔ خدا ان کا حافظ و ناصر ہو۔

البلاغ

دنیا مین ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُسے قبول نکیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا - اور بڑے زور حملون سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

زلزلہ کی خبر بار سوم

آج ۲۹ - اپریل ۱۹۰۵ء کو پھر خدا تعالےٰ نے مجھے دوسری مرتبہ زلزلہ شدیدہ کی نسبت اطلاع دی ہے - سو مین محض ہمدردی مخلوق کے لئے عام طور پر تمام دنیا کو اطلاع دیتا ہون - کہ یہ بات آسمان پر قرار پا چکی ہے - کہ ایک شدید آفت سخت تباہی ڈالنے والی دنیا پر آئیگی - جس کا نام خدا تعالیٰ نے بار بار زلزلہ رکھا ہے مین نہین جانتا - کہ وہ قریب ہے - یا کچھ دنون کے بعد خدا تعالیٰ اس کو ظاہر فرماویگا - مگر بار بار خبر دینے سے یہی سمجھا جاتا ہے - کہ بہت دور نہین ہے - یہ خدا تعالےٰ کی خبر اور اس کی خاص رحمت ہے - جو عالم الاسرار ہے - اس کے مقابل پر جو لوگ یہ شایع کر رہے ہین کہ کوئی سخت زلزلہ آنے والا نہین - وہ اگر منجم ہین - یا کسی اور علمی طریق سے انکلین دوڑاتے ہین - وہ جھوٹے ہین - اور لوگون کو دھوکہ دیتے ہین - در حقیقت یہ سچ ہے - اور بالکل سچ ہے - کہ وہ زلزلہ اس ملک پر آنے والا ہے - جو پہلے کسی آنکھ نے نہین دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا - اور نہ کسی دل مین گذرا - بجز توبہ اور دل کے پاک کرنے کے کوئی اس کا علاج نہین - کون ہے - جو ہماری اس بات پر ایمان لائے؟ اور کون ہے جو اس آواز کو دل لگا کر سنے؟ یہ بھی ملک کی بدقسمتی ہے - جو خدا کے کلام کو ٹھٹھے اور ہنسی سے دیکھتے ہین اور انکے دل ڈرتے نہین - خدا تعالےٰ فرماتا ہے - کہ مین چھپ کر آؤنگا

مین اپنی فوجون کے ساتھ اس وقت آؤن گا - کہ کسی کو گمان بھی نہ ہوگا کہ ایسا حادثہ ہونیوالا ہے غالباً وہ صبح کا

وقت ہوگا - یا کچھ حصہ رات مین سے یا ایسا وقت ہوگا - جو اس سے قریب ہے - پس اسے عزیزو! تم جو خدا تعالیٰ کی وحی پر ایمان لاتے ہو - ہشیار ہو جاؤ - اور اپنی توبہ کے جامہ کو خوب پاک اور صاف کرو کہ خدا تعالیٰ کا غضب آسمان پر بھڑکا ہے - وہ چاہتا ہے - کہ دنیا کو اپنا چہرہ دکھاوے - بجز توبہ کے کوئی پناہ نہین - ہلاک ہوگئے وہ لوگ جن کا کام ٹھٹھا اور ہنسی ہے - جو گناہ اور معصیت سے باز نہین آتے - اور ان کی مجلسین ناپاکی اور غفلت سے بھری ہوئی ہین - اور ان کی زبانین مردار سے بدتر ہین - وہ بار بار کی شوخیون سے خدا تعالےٰ کے غضب کو بھڑکاتے ہین - وہ دلون کے اندھے ہین اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے - کہ اس روز مین ان پر رحم کرون گا - جن کے دل مجھ سے ترسان اور [illegible] ہے - جو بدی کرنے والون کی مجلسون مین بیٹھتے ہین - اور خدا نے یہ بھی فرمایا تیرے لئے فتح نمایان ظاہر ہوگی - کیونکہ خدا اس روز دکھلائے گا - جو قبل از وقت دنیا کو سنایا گیا - خوش [illegible] اب بھی سمجھ جائے - یاد رہے - کہ خدا کا غیب در عمیق ہوتا ہے - بجز اُن خدا کے رسولون کے جو برگزیدہ ہوتے ہین - اور کسی پر نہین کھلتا - اور کسی غیب سے اطلاع نہین دیجاتی - پس مجھے خدا تعالےٰ سے تا وہ جو خدا تعالےٰ کو شناخت نہین کرتے اُن کو پتہ لگ جائے - مین محض ہمدردی کی راہ سے کہ اگر لوگ بڑے بڑے مکانون سے جو دو منزلے سہ منزلے ہین اجتناب کرین - تو اس مین رعایت ظاہر ہے - آئندہ انکا اختیار - والسلام

المشتہر میرزا غلام احمد قادیانی - ۲۹ - اپریل ۱۹۰۵ء بروز شنبہ

ضروری اعلان

بخدمت جمیع برادران احمدی - السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ - جب کوئی یہان نیا اشتہار طبع ہوتا ہے - اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے حکم ہوتا ہے کہ اس کو کثرت سے بیرونجات مین ارسال کیا جائے - تو ہمیشہ ایسی فہرست کے طیار کرنے مین بہت دقت ہوتی ہے - جس کے مطابق خاطر خواہ تقسیم باہر ہو سکے - ایسے موقع پر بڑے بڑے شہرون کو تو اشتہار روانہ ہو جاتے ہین - لیکن چھوٹے شہرون اور گاؤن مین اشتہارات کی روانگی عموماً رہ جاتی ہے - اس واسطے مین نے ارادہ کیا ہے - کہ اللہ تعالےٰ توفیق دے - تو ایک مفصل فہرست طیار کرکے اس جگہ رکھی جاوے - جس مین ہر شہر اور گاؤن مین سے ایک ایک دوست کا نام بمعہ پتہ درج رہے جو اپنے ذمہ اشتہارات کی تقسیم کو بخوشی قبول فرماوین لیکن یہ کام بغیر احباب کی مدد کے نہین ہو سکتا - اور پہلی مدد یہ ہے کہ سب دوست ہر گاؤن مین سے ایک خواندہ دوست کا نام وپتہ بمعہ ڈاکخانہ خوشخط لکھ کر ارسال فرماوین - تاکہ نامون کے رجسٹر مین درج کرنے مین غلطی نہ ہو - والسلام

خادم قوم محمد صادق عفی اللہ عنہ قادیان

شایان تدبجان - عرب صاحب عبد المحی نے ایک تختہ پر موٹے حروف مین مندرجہ بالا وحی الٰہی چھپوا کر ساتھ ہی حضرت مولوی عبد اللطیف صاحب کے متعلق حضرت مسیح موعود اور بعض دیگر احباب کے اشعار چھپوائے ہین - کاغذ دیوار پر چسپان کرنے کے واسطے چھاپا گیا ہے - قیمت ۲ عرب صاحب سے قادیان مین مل سکتا ہے

ساعت قیامت

چار سال پہلے کی پیشگوئی آج پوری ہوئی

گذشتہ اشاعت سے آگے

گذشتہ پرچہ مین ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی متعلق نمونہ قیامت کا ذکر کرکے اس زلزلہ کے متعلق صاحبانِ اخبار کا اقرار نقل کیا تھا - کہ یہ زلزلہ فی الواقع نمونۂ قیامت تھا - اس پرچہ مین چند اور اخبارون کی رائے ہم نقل کرتے ہین جنہون نے اقرار کیا ہے - کہ یہ زلزلہ فی الواقع **قیامت کو یاد دلاتا ہے**

اخبار پولیس اینڈ وکیٹ رقمطراز ہے - فوراً زلزلہ نے ہیبت ناک روش اور صورت اختیار کی - - - لیکن خدا کا شکر ہے - کہ اُس نے اس قیامت خیز زلزلہ کو بند ہو جانے کا حکم دیدیا -

اخبار ضیاء الاسلام لکھتا ہے - ۴ - اپریل بروز منگل علی الصباح قریباً سوا چھ بجے ایسا سخت زلزلہ آیا - کہ الامان - دفعۃً مکان گرنے شروع ہو گئے - ہندو - سری رام سری رام - اور مسلمان یا اللہ خیر یا اللہ خیر پکارنے لگے - اور بموجب ارشاد آنحضرۃ سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کہ جب **قیامت آئے گی** کوئی نفس کسی نفس کو نہین بچا سکیگا - واقعی اس کی **نظیر ان تین منٹون** مین پائی گئی - کہ باپ بیٹے کو اور بیٹا مان باپ کو نہین بلا سکا

اخبار ہندوستان بمبئی پنچ سے ناقل ہے

انگریزی خوان نئی امت نے قیامت سے انکار کر دیا تھا - اللہ میان نے چاہا - کہ ان لونڈون کو ذرا گوشمالی دینی چاہیئے - ممالک متحدہ اور اطراف مین زلزلہ بھیجدیا - بڑی بڑی سر بفلک عمارتین گر پڑین **بہت سی جانون** کا نقصان ہوا - قیامت کے منکر لگے چیخنے قیامت آگئی - قیامت آ گئی - ہت تمہارے منکرون کی دم مین قیامت کا زلزلہ - اب **بتلاؤ قیامت** کے قائل ہوئے یا نہین -

ملک مصر سے مولوی غلام نبی صاحب احمدی واپس ہندوستان کو تشریف لائے ہین - قریباً تین سال تک انہون نے اس ملک مین تعلیم پائی اور نیز سلسلہ حقہ احمدیہ کی اشاعت مین معروف رہے ہین - اس جگہ مولوی صاحب نے چند مخالفون کے ساتھ مباحثات بھی کئے - چنانچہ ایک مباحثہ دربارہ حیات و وفات مسیح ناصری بمعہ چند دیگر مفید مسائل کے ملک مصر مین اپنے خرچ سے طبع کروایا تھا جس کی بہت سی کاپیان وہ اس جگہ لائے ہین - اس کا نام ہدیہ سعدیہ رکھا ہے - قیمت سادہ کاغذ ۲ اور چکنا دعنائی ۴ - اس کے علاوہ مولوی صاحب کے پاس ایک عمدہ کتب فروختنی بھی ہے - جو سب مولوی صاحب سے قادیان مین مل سکتی ہین جن کا نام یہ ہے مشکوٰۃ الانوار فی تفسیر قولہ تعالےٰ اللہ نور السمٰوٰت والارض قیمت ۵

ہیکل پھٹ گئی

ہمارے یہود اور عیسائی صاحبان غور فرماویں

خدا کے پاک بندے جب دنیا میں ظاہر ہوتے ہیں تو ہمیشہ سے سنت اللہ اسی طرح چلی آئی ہے کہ شیطان اور اس کے دوست اُنکے دکھ دینے کے واسطے طرح طرح کے سامان مہیا کرتے رہتے ہیں۔ ان مصائب اور دکھوں کے وقت خدا اپنے بندوں کو صبر کا حکم دیتا رہتا ہے۔ چنانچہ وہ صبر اور تحمل کے ساتھ ہر ایک دکھ کو اُٹھا کر خاموش رہتے ہیں اور کبھی خود بخود انتقام لینے کا ارادہ نہیں کرتے۔ چنانچہ تاریخ انبیاء کا پتا لگتا ہے ہمیشہ سے یہی ہوتی چلی آئی ہے ... کے ساتھ ایک رنگ میں اور کسی کے ساتھ دوسرے رنگ میں مگر کوئی خدا کا پیارا ان ابتلاؤں سے خالی نہیں رہا۔ البتہ [illegible] اور ان کے انجام کا رنگ ان کی قوت روحانی اور وقت کے حالات کے مطابق [illegible] مثلاً حضرت موسیٰ کو ملک مصر سے نکلنا [illegible] آخر [illegible] مگر وعدہ کے ملک میں داخل ہونا [illegible] ایسا ہی حضرت [illegible] نے [illegible] ہجرت کی تھی مگر جلد چند [illegible] اور وعدہ کے شہر [illegible] سلطنت عطا کی [illegible] یہ مثالیں آجکل ہم نے دی ہیں [illegible] حضرت موسیٰ و حضرت عیسیٰ علیہما الصلوٰۃ والسلام [illegible] دونوں کی تبلیغ [illegible] مسیح اول اور مسیح ثانی علیہما السلام کا موازنہ کرتے ہیں [illegible] مسیح اول [illegible] علیہ السلام [illegible] دکھ دیا گیا [illegible] اسکو گرفتار [illegible] صلیب کا فتویٰ لگا کر [illegible] ساتھ میخوں اور رسیوں کے [illegible] یہ ایک بڑا بھاری دکھ تھا جو حضرت عیسیٰ کو دیا گیا گویا ان کے لیے تمام دکھوں کا انتہا تھا جب اس انتہائی درد و دکھ کے واقع پر آسمان میں ایک شور پڑ گیا اور خدا کا غضب زمین پر نازل ہوا جیسا انجیل میں لکھا ہے کہ اُسوقت بڑا بھونچال آیا اور زمین کانپی اور پتھر تڑک گئے اور ہیکل کا پردہ اوپر سے نیچے تک پھٹ گیا" یہ امر کا نشان تھا کہ خدا تعالیٰ نے زمین والوں کی اس کارروائی پر بہت ناراضگی ظاہر کی ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ نے اپنے بندہ کو اپنے وعدہ کے مطابق اور اس کی ساری رات کی دعاؤں کی قبولیت کے نشان میں بچا لیا۔ اور اگرچہ حضرت عیسیٰ کو وہ پیالا کچھ پینا پڑا

تاہم اُس کے پاک اثر سے خدا [illegible] سے محفوظ رکھ لیا اور [illegible] منٹوں کی بیہوشی کے بعد صحیح و سلامت ہوکر دوستوں کی ملاقات کے واسطے بڑے لمبے لمبے سفر پیادہ پا کرتے رہے۔

اس کے بالمقابل اب ہم مسیح ثانی یعنی حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا حال دیکھتے ہیں۔ آپکے دشمنوں نے کسقدر [illegible] دینے کے واسطے جان توڑ کوششیں کیں مفتریت کیے الزام قتل کے جرم لگانے کی سعیاں کیں کفر کے فتوے دیے۔ گالیاں دیں۔ [illegible] کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ لیکن حضرت مسیح موعود نے ہمیشہ صبر کیا یہاں تک کہ وہ دکھ انتہا کو پہنچے تب خدا نے آپ کو انتقام لینے کے واسطے آسمان سے حکم دیا [illegible] اسی طرح جیسے کہ پہلے مسیح کے وقت میں ہوا تھا خدا کا قہری عذاب نازل ہوا اور زمین پر سخت بھونچال آیا۔ اور پہاڑ تڑک گئے بلکہ زیر و بالا ہو گئے اور گرجے پھٹ گئے اور مسجدوں کے مینار گر گئے۔ اور [illegible] ہیکل [illegible] سب کچھ اس واسطے ہوا تاکہ [illegible] کہ یہ مسیح کا وقت ہے۔

ہمارا [illegible] کا بیان کرنا فائدہ سے خالی نہ ہوگا کہ جیسے [illegible] قوت روحانی میں حضرت موسیٰ سے [illegible] کی کامیابی حضرت [illegible] گیا ہے تاہم دشمنوں کو خدا نے اس بندہ پر ایسا قابو نہیں دیا کہ [illegible] صلیب [illegible] گذشتہ مسیح [illegible] سے بڑھ کر دیا اور [illegible] اس زمانہ کے یہود [illegible] لوگوں [illegible] ہیکل کا پھٹنا اس امر کا نشان تھا کہ اب ان ہیکلوں کے اندر عبادت کرنیوالے یہود کی عبادت خدا کو قبول نہیں ہے اب یہ مغضوب علیہم میں شامل ہوگئے۔ پس یہ موجودہ واقعہ زلزلہ کا اور گرجوں اور مسجدوں کے گرنے اور پھٹنے کا مسلمانوں اور عیسائیوں کے واسطے قابل غور ہے خدا کا مسیح پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ خدا سے ڈرو اور نیکی اختیار کرو اور اُس کے رسول کو مان لو۔ [illegible] وہ کونسی بات اس مسیح نے تمکو کہی ہے جو بری ہے۔ کیا خدا کی طرف آنا اور اپنے خالق کو راضی کر لینا تمکو پسند نہیں آتا۔ کیا ایک اللہ کی پرستش کرنا تمکو ناگوار گذرتا ہے۔ اور کیا خدا کی عبادت اور خلقت کی خیر خواہی اور حاکم وقت کی نابعداری کا سبق تمہیں دکھ دیتا ہے جو تم پھر

اُٹھا اُٹھا کر ہم پر حملہ کرتے ہو۔ دیکھو اب تو خدا تمکو خبردار کر رہا ہے۔ کیا اب بھی تم باز نہ آؤ گے ابھی وقت ہے کہ توبہ کرو اور اُس بڑے عذاب سے بچ جاؤ جو اس سے بڑھ کر آنیوالا ہے۔ والسلام علی من اتبع الہدیٰ۔

میں مسلمان ہوگیا

یہ عجیب و غریب کتاب [illegible] اختیار الاسلام یا میں مسلمان ہوگیا۔ بفضلہ تعالیٰ بہت مقبول ہوئی ہے کہ بزرگان دین حضرت مولوی نورالدین و مولوی عبدالکریم و مولوی محمد علی صاحب [illegible] مفید ہونا قرار دیا ہے کہ یہ کتاب [illegible] نظیر ہے کیونکہ اس کا نام [illegible] اپنے خاص الہام و کلام سے رکھا [illegible] جو خود خدا نے ریویو کیا۔ چونکہ یہ کتاب احمدی و غیر احمدی کیلئے ازبس ضروری ہے اس لئے اطلاع دیجاتی ہے کہ [illegible] آریوں اور مخالف مولویوں سے [illegible] وہ اس سے محروم نہ رہ جاویں [illegible] ایڈیشن کا انتظار کرنا ہوگا۔ عبدالغفور [illegible] الاسلام [illegible] آمین

بترتیم انتظام یہ [illegible]

پشاور سے ایک دوست تحریر فرماتے ہیں کہ درس قرآن مجید جاتے تفصیل کی ہمکو ضرورت نہیں۔ بجواب گذارش ہے کہ بدر کے پڑھنے والے سب آپکی طرح عالم نہیں ہیں۔ بلکہ اکثر ایسے بھی ہیں کہ معمولی لکھنے پڑھنے کی لیاقت رکھتے ہیں۔ اس واسطے بعض جگہ تفصیل ضروری ہوتی ہے۔ اجمال کا خواہاں تفصیل سے فائدہ اٹھا سکتا ہے مگر تفصیل کا خواہاں اجمال سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ اس واسطے تفصیل مناسب معلوم ہوتی ہے۔

بعض احباب نے اخبار کے دیر سے پہنچنے کی شکایت کی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ محمد افضل مرحوم کی وفات کے بعد مطبع کے پریسمین مزدور اور منشی کے کام چھوڑ چلنے اور واپس مطبع میں نہ آنے کے سبب ابتک مطبع کے لئے کافی انتظام نہیں ہو سکا۔ اور دفتر کے کام میں بھی تنہا آدمی رکھنے کی بہت تکلیف اور دقت واقع ہو رہی ہے۔ کوشش کی جاری ہے کہ اخبار وقت پر شائع کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے امید ہے کہ وہ سامان مہیا کر دے گا

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

اخبار طلسمان Talisman جو ملک امریکہ کے مشہور شہر شکاگو سے ماہواری نکلتا ہے۔ مذہب عیسویت کی موجودہ حالت پر ایک دلچسپ ریمارک کرتا ہے۔ یہ ایک معمولی اخباری پرچہ ہے۔ جو امریکہ کی پبلک کے خیالات کو ظاہر کرتا ہے اور اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ان ملکوں میں مذہب عیسوی کے متعلق عوام کے خیالات کس حد تک پہنچے ہوئے ہیں۔ وہ الفاظ یہ ہیں

"مذہب عیسوی میں جس اخوۃ کی تعلیم دی جاتی ہے۔ اس پر خود گرجوں کے پادری اور قوم کے بزرگ بھی عمل نہیں کرتے۔ جس سے عوام نے دو نتیجے نکالے ہیں۔ ایک یہ کہ جس کارخانہ کے بزرگوں کا یہ حال ہے۔ وہ کارخانہ قابل نفرت ہے۔ اور دوسرا یہ کہ عیسائیت کے تمام دعویٰ رد کرنے کے لائق ہیں۔ کیونکہ وہ صرف دعوے ہی دعوے ہیں۔ ان تمام وجوہات سے مذہب عیسوی عوام میں سے بہت جلد خارج ہو رہا ہے اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ دو قسم کے لوگ مذہبی دنیا میں ہوتے ہیں۔ ایک علماء۔ اور دوسرے۔ عوام۔ جب ہر دو عیسائیت کو اس طرح ترک کرنے پر کمر بستہ ہو رہے ہیں۔ تو کب تک مذہب اس حد تک پہنچ جائیگا۔ کہ پرانے زمانہ کے چھوٹے قصوں کے سوائے اور کوئی نشان اس مذہب کا نوع انسانی میں نہ رہیگا"

کاش کہ ہمارے ملک کے پادری اتنے لمبے سفر کرنے اور اس جگہ آنیکا دکھ اٹھانے کے عوض میں اپنے ملک کے ہم وطنوں کو عیسائی بنانے میں مصروف رہتے

یورپ۔ امریکہ میں ایک بڑا مشہور کروڑپتیہ کارنیجی نام ایک شخص ہے۔ پبلک کے فائدہ کیواسطے وہ لاکھوں روپیہ ہمیشہ خرچ کرتا ہے۔ کتب خانے بنواتا ہے۔ لیکچر ہال تعمیر کرواتا ہے۔ مگر گرجوں میں روپیہ دینے سے بہت نفرت رکھتا ہے ہاں گرجہ میں کوئی باجا رکھنے کی ضرورت ہو۔ تو اس میں امداد دیتا ہے۔ کیونکہ اس کے نزدیک موسیقی کا علم ایک مفید علم ہے۔ کہتے ہیں کہ وہ گرجہ میں نماز پڑھنے کے لئے کم ہی جاتا ہے۔ گذشتہ کئی سالوں سے اس کو کبھی کسی نے گرجہ میں داخل ہوتے ہوئے نہیں دیکھا۔ کہتے ہیں۔ بہت سال ہوئے۔ گرجہ میں ایک دفعہ ایک ایسا واقع ہوا۔ کہ وہ پھر کبھی گرجہ میں نہیں گیا

اے۔ جے

[illegible] صدی کے ابتداء میں [illegible] انگلستان میں ایک بزرگ عیسائی گذرے ہیں۔ جن کا نام ڈولنس تھا۔ ڈولنس صاحب پادری کا [illegible] امتحان پاس کیا ہوا تھا اور کیمبرج کی یونیورسٹی کالج [illegible] تھا۔ حسن اتفاق سے اس کو یونیورسٹی کے کتب [illegible] کا مہتمم بنایا گیا۔ آدمی تیز اور ہوشیار تھا۔ کتب خانے کی پرانی [illegible] کتابیں کھولکر اپنے معلومات کو بڑھانے لگا۔ بہت تحقیقات کے [illegible] اس نتیجہ کو پہونچا کہ جب مذہب عیسوی کی بنیاد کسی الہامی کتاب [illegible] خدا کے کلام پر نہیں ہے۔ بلکہ صرف رومی لوگوں کے پرانے [illegible] بت پرستی کے خیالات پر ہے۔ جب ڈولنس نے اپنے ان [illegible] کا اظہار کیا تو اس کو گرجے سے خارج کیا گیا۔ لیکن وہ خود ہی باہر [illegible] کو آئندہ قائم رکھنا پسند نہیں کرتا تھا۔ پس وہ ملک اٹلی میں چلا گیا۔ اور اس جگہ پوپ صاحب کے کتب خانہ کی چھان بین کرکے اس کو اور بھی یقین ہوگیا۔ کہ یہ مذہب صرف رومی بت پرستوں کی رسومات کی بناء پر ہے۔ پھر اس نے متعدد کتابیں اس تحقیقات کے متعلق لکھیں۔ جو اس وقت شائع ہوئی تھیں۔ اور اب پھر ان کے دوبارہ اشاعت کی تجویز ہو رہی ہے۔

مارٹن آر سمتھ صاحب لنڈن کے اخبار کو لکھتے ہیں کہ ہمیں چاہیئے کہ عیسائیت کے جھوٹے اور بے بنیاد دعووں کی تردید میں پوری کوشش کریں۔ اے۔ جے

کتاب جیواش انسک لو پی ڈیا کی نویں جلد جس کی قیمت عـــہ ہے۔ ہمارے پاس پہنچ گئی ہے۔ اس کی تین جلد اور چھپینگی۔ جن کے واسطے روپے کی ضرورت ہے اس کتاب میں سے تردید عیسویت کے لئے بہت مضامین ملتے ہیں۔

نشان زلزلہ

(ایک احمدی بھائی پالم پور سے تحریر فرماتے ہیں)

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۞ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔ مکرم جناب بھائی صاحب مہربان من ایڈیٹر بدر سلمہ اللہ تعالیٰ۔ السلام علیکم۔ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حادثہ زلزلہ ۴ اپریل ۱۹۰۵ء کو واقعہ ہوا یعنے۔ حضرت اقدس کی وہ دعا قبول ہوئی۔ کہ کچھ کرشمہ اپنی قدرۃ کا دکھلا تجھ کو سب قدرت ہے۔ اے رب الورا۔ ڈاک تار ٹوٹ گئی تھی اور میرے اہل و عیال دہرم سالہ میں تھے۔ اس لئے اس وقت تک خط لکھنے سے قاصر رہا۔ شکر ہے۔ خداوند کریم کا۔ کہ کل احمدی بھائی صاحبان ضلع کانگڑہ کو اس حادثہ عظیمہ سے اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے بچالیا۔ خداوند کریم نے اپنی قہار و رحیم کی صفت کا زندہ ثبوت دیا۔ فلاسفروں اور نیچریوں کو ناممکن ممکن کرکے دکھا دیا۔ اور منکرین قیامت کو بھی قیامت کا نمونہ دکھا دیا۔ دہرم سالہ جاکر دیکھا۔ تو چار چار پانچ پانچ یوم بعد پتھروں سے دبے ہوئے زندہ صحیح سلامت نکالے گئے۔ خدا جو چاہتا ہے۔ وہ کرتا ہے۔ دہرم سالہ کی عمارات بہت مسمار ہوئیں۔ لیکن ایک گاؤں ندی دہاگسو نامہ جو گدیوں کے رہنے کی جگہ ہے۔ کچھ بھی نقصان نہیں ہوا۔ جہاں پہلے گورکھا رہتی تھی۔ اس جگہ بھی چند مکان سلامت بچگئے۔ اور قلعہ کانگڑہ جو حضرت مسیح علیہ السلام سے پہلے کا تھا۔ جڑ سے اکھڑ کر دریا میں بہ گیا۔ اور بعض جگہ پتھر پر بڑی تک نہ ملی۔ خدا جو چاہتا ہے۔ سو کرے فلاسفروں کو یا نیچریوں کو کچھ نہیں پوچھتا کہ کس طرح فلاں کام کروں۔ حافظ عبد الغنی جنرل مرچنٹ دہرم سالہ اپنے بیوی و بچوں کی مردہ لاشیں چھوڑ کر ایک چھڑی اور دو بچے ہمراہ لے کر سب اسباب چھوڑ کر اپنے دیس کو بھاگ گئے۔ جو کہ اعلےٰ درجہ کا امیر ہے۔ اگر وہ اب واپس آکر اپنا اسباب سنبھال لیوے تو بہتر ہے۔ اس کی لاشیں دفن ہو چکی ہیں۔ مہربانی کرکے خط کو سنوار کر درج اخبار فرماویں خفیف خفیف زلزلہ اب تک ہو رہا ہے۔ بوجہ گھبراہٹ کچھ لکھا نہیں جاتا۔ کارخانہ چاء بہت مسمار ہو گئے ہیں۔ بعض احمدی بھائی دوبارہ خرید چاء مجھ سے خط و کتابت کر رہے ہیں۔ تا وقتیکہ کارخانے جاری نہ ہوں۔ کچھ نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ کا یہ سب سے بڑا فضل ہے کہ اعلےٰ افسران نے انتظام رسد بخوبی طور پر کیا۔ کوئی بھوکا پیاسا نہیں رہ سکتا۔ تحصیل پالم پور میں عاجز مفلسوں کو یومیہ رسد مفت ملجاتی ہے۔ دہرم سالہ میں بھی اچھا انتظام ہے رفتہ رفتہ لاشوں کی دفن کرنے کا مستعدی سے انتظام ہوا۔ صاحبان یورپین و دیسی افسران خوب کام کر رہے ہیں۔ اور اس وقت دوست پرستوں کو خوب موقعہ دوست اکٹھا کرنے کا ملا ہے۔ خدا اپنا فضل کرے اور اپنے فضل سے نیکی کی توفیق دے۔ ایک دوسرے کا مال لوٹ رہے ہیں۔ حالانکہ زندہ ثبوت آنکھوں سے دیکھ لیا ہے۔ اور لڑائی و کینہ ویسا ہی ہے۔ اگرچہ خداوند کریم نے پرانے دشمنوں کو ایک تن میں روٹی کھلا دی ہے۔ خبریں تو بہت ہیں لیکن لکھ نہیں سکتا ہوں کوٹھی لوسر میں بہت گرکر نالہ بند ہوگئے۔ آدمیوں کا کچھ نقصان نہیں ہوا۔ امروز آریہ سماج ہسپتال و رسد دے کر دیسی غرباء کیواسطے آن موجود ہوئی ہے خدا سب کو توفیق دے۔ زلزلے کے وقت حضرت اقدس کی سچائی سب کے دل پر غالب تھی۔ لیکن اب پھر کسی قدر فرق ہونے لگے ہے .... کچھ شک نہیں کہ مضمون خوشخط نہیں لکھا گیا۔ اگر کچھ اور خبر ہوئی۔ تو انشاء اللہ بشرط زندگی پھر لکھونگا اللہ تعالیٰ سب کو خدا کے فرستادہ مامور کی شناخت و سچی توبہ کی توفیق دیوے۔ قلعہ رلہو کے سب راجگان مرگئے۔ صرف ایک بچہ اور ایک لڑکی جو ملاقی سے۔۔ اتفاقاً باہر تھی بچ گئی۔

ڈاکٹر عباد اللہ صاحب امرتسر سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ لاہور میں لاٹ صاحب نے بغرض امداد مصیبت زدگان کانگڑہ و دیگر جو جلسہ منعقد فرمایا تھا اسمیں ہارڈینج صاحب نے تقریر کی کہ میں کہتا ہوں کہ ایک ریمنڈ سے زلزلہ کی تاریخ پڑھ رہا ہوں سو سال تک اس زلزلہ کی نظیر تاریخ میں نہیں۔ ایڈیٹر صاحب پیسہ اخبار غور کریں۔ کہ جنہوں نے لکھا تھا۔ کہ ایسے زلزلے ہمیشہ ہی آیا کرتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۰ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - خداوند کریم نے عجیب کرشمۂ قدرت کے دکھلائے۔ علاقہ کانگڑہ جانب نگروٹہ ایک مکان مین ایک شخص دبا ہوا تھا۔ اوس راستہ ساربان اونٹ لے کر جا رہا تھا۔ دبا ہوا آدمی پکارتا تھا کہ مجھے نکالو۔ ساربان نے کچھ لینا کیا۔ اور لے کر اس کو دبے ہوئے کو چھوڑ کر چلا۔ قدرت خداوہ تھوڑی دور چل کر بمعہ شتران پل پر سے گر پڑا۔ یعنے پل ٹوٹ گیا۔ اور وہ شخص مضطرب ہو کر اپنا اسباب بھی چھوڑ کر بھاگ گیا۔ آج رات بھی زلزلہ بہت آیا۔ خدا خیر کرے اور لاٹ صاحب بہادر بھی تشریف لائے ہوئے ہیں۔

صدیوں کا بت خانہ

ٹوٹا۔ کانگڑہ دیوی کے بعض بت خانے تو نو سو سال کے پرانے بنے ہوئے تھے۔ اور اب تک ان مین خدا کے سوائے پتھروں کی پوجا ہوتی تھی۔ کیا یہ ایک صرف اتفاقی واقعہ ہے۔ جو بت خانے آج توڑے گئے۔ ہرگز نہین۔ بلکہ یہ واقع اس امر کی گواہی دیتا ہے۔ کہ خدا کی سنت قدیمہ کے مطابق اس وقت کوئی توحید قائم کرنے والا دنیا مین بھیجا گیا ہے۔ جس کے سلسلہ توحید کی ترقی کی نیک فال کے واسطے خداوند رب الافواج یہ سب عجائب باتین دنیا پر ظاہر کر رہا ہے۔ اخبار پاینیر کے ایک خاص نامہ نگار نے وہان کی تباہی کی ایک مفصل رپورٹ چھاپی ہے۔ جس مین سے کچھ حصہ بطور اقتباس و اختصار اس جگہ درج کیا جاتا ہے۔

پہاڑ کی چوٹی پر کھڑے ہو کر جب آدمی نیچے کو نگاہ کرتا ہے تو جس جگہ بڑے بڑے مکانات اور کوٹھیان اور باغ اور مندر نظر آتے تھے۔ وہان صاف میدان پڑا ہے۔ (قدرت خدا عفت الدیار والی پیشگوئی کیسی پوری ہوئی۔ کہ مکانات کے نام و نشان ہی مٹ گئے ایڈیٹر) بڑے بڑے مضبوط مکانات اس طرح گرے پڑے ہین اور ان کی اینٹین اس طرح پراگندہ ہوئی پڑی ہین جیسے کہ کسی نے ان کے درمیان ہل چلا دیا ہے۔ ایک گھر بھی اپنے پاؤن پر کھڑا نہین رہا۔ مندر کا سنہری کلس کھنڈرات کی چوٹی کو زینت دے رہا ہے۔ مندر کی عمارت بہت ہی مضبوط بنی ہوئی تھی۔ لیکن اس طرح گری ہے۔ جیسا کہ کوئی نہایت ہی کچی عمارت گرتی ہے۔ جو عمارت زیادہ مضبوط تھی اس کی تباہی بھی دوسری عمارتون سے زیادہ ہوئی۔ برا ہمنت گر دبے نکلا ہے (غالباً اس حسرت کو دیکھنے کے واسطے کہ یہ دیویان دیوتے خدا تعالیٰ کے عذاب کے آگے سب ہیچ ہین)

مہاراجہ رنجیت سنگھ بھی اس مندر کو دیکھنے آیا تھا اور آج سے نو سو سال پہلے محمود غزنوی نے بھی اس مندر کو لوٹا تھا۔ اس سے آگے عیسائیوں کا گرجا گرا پڑا ہے۔ اور اس کا گھنٹہ کھنڈرات کے درمیان خاموش پڑا ہے اس کے قریب ہی مشن ہوس کے کھنڈرات ہین جس مین پادری رولینڈ مسٹر ڈی بل مس بور وغیرہ دب گئی ہین۔ دونون لیڈیان ویرانڈے مین بیٹھی تھین۔ مگر چھت ایسی اچانک ان پر گری۔ کہ ان کو ویرانڈے سے نکل کر باہر میدان مین آ جانے کی مہلت بھی نہ ملی۔

جنوبی ہندوستان مین مکان گنتور ضلع اونگل مین سخت زلزلہ آیا

نور افشان

لودھیانہ۔ عیسائیون کا اخبار لکھتا ہے۔ کہ سولہ ۔۔ ۱۶۰۰ ہزار آدمی زلزلہ مین مر گئے ہین لاکھون قحط میں [illegible]ہ ہوئے ہزارون طاعون مین مر گئے یہ سب مصائب کا باعث [illegible]یہ ہے۔ کہ خداوند ہندوستان کو توجہ دلاتا ہے کہ وہ جلد مذہب [illegible]ی اختیار کرے۔ ساتھ ہی ایڈیٹر نور افشان نے یہ خبر بھی شائع [illegible] ہے۔ کہ زلزلہ مین پادریون کے مکان گر گئے ۔ پادری لوگ [illegible]اون بچون سمیت دب کر خاک مین مل گئے اور اس تباہی کی [illegible]ہ سے عیسائیون پر ایک سخت صدمہ نازل ہوا اخبار سول [illegible] لکھا ہے۔ کہ گرجا بھی سرنگون ہو گیا۔ اور مشنریون کا مدرسہ بھی زیر و زبر ہو گیا۔ مشنری مسون کو جو ویرانڈہ مین بیٹھی تھین۔ اتنی توفیق نہ ملی کہ دو قدم چل کر میدان مین آ جائین دیکھو خداوند کریم نے عیسائیت کی تائید مین کتنا بڑا نشان دکھایا۔ کہ سب سے پہلے گھر والون پر آفت ڈھائی۔ چاہیئے۔ کہ ایڈیٹر صاحب نور افشان ہمارے مضمون آہ عیسائیو اوہر آؤ پر توجہ فرمادین۔ جو کہ بدر مورخہ ۱۳ - اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۸ کالم ۲ مین شائع ہو چکا ہے

انصار بدر

بعض احباب نے بڑی خوشی سے بغیر کسی تحریک کے قیمت ۱۹۰۵ء اور ۱۹۰۶ء جو کہ وہ برادر محمد افضل صاحب مرحوم کو دے چکے تھے۔ لِلّٰہ معاف کر دی ہے۔ ۱۹۰۵ء کیواسطے نیا چندہ عطا کیا ہے۔

۱ - منشی ہدایت اللہ صاحب احمدی ہوتی مردان سے تحریر فرماتے ہین تین پرچہ اور جلدی فرمادین

(۱) بابو محمد عیسیٰ صاحب نقشہ نویس محکمہ نہر۔ مردان

(۲) جناب شیخ خدابخش صاحب منصف درجہ اول - مردان

(۳) منشی ہمز اللہ خانصاحب پشتو ٹیچر۔ مردان

۲ برادرم حافظ محمد اسحٰق صاحب حیدرآباد دکن سے تحریر فرماتے ہین بگرامی خدمت مکرمی مخدومی اخویم حضرت مفتی صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - مبارک نامہ شرف صدور لایا لازوال خوشی ہوئی - جزاکم اللہ احسن الجزاء - اللہ تعالیٰ جناب کو بدر کی خدمات مبارک کرے (آمین) سو الحمد بعد کہ آج اس نے محض اپنے فضل و رحمت سے ایک خریدار عطا فرمایا اور دیگر چند خریدوں کی امید دلائی۔ اسی اثناء مین اتفاقاً مولوی نظام الدین صاحب بھی تشریف لائے۔ جناب کا مبارک نامہ ان کو دکھایا۔ ان کو بھی بدر کی خریداری کی ترغیب دلائی۔ انہون نے بھی وعدہ کیا۔ کہ بروز جمعہ آؤنگا۔ اپنے نام اور چند اور دوستون کے نام بدر کی خریداری کی درخواست دیجاونگا سنہ محرم الحرام ۱۳۲۴ کا پرچہ معہ پرچہ مابعد کے پتہ ذیل پر ارسال فرما کر قیمت ۔ روپیہ وصول فرما لیجاوے شاہ علی بنڈہ - حیدرآباد دکن - متصل ڈیوڑھی راجہ دیان بہادر

۳ - سید عبدالرحیم صاحب لنگی حیدرآباد دکن سے تحریر فرماتے ہین السلام علیکم - ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - محمد افضل مرحوم کی رحلت سے دل کو سخت صدمہ گذرا - اللّٰھم اغفرہ وارحمہ - اس انتخاب کو یہان کے تمام احمدیون نے نہایت پسند کیا۔ اور بابرکت سمجھا۔ کیون نہ ہو آپ جیسے صادق انسان کا قدم درمیان ہے - میرا اسلام و قدم بوسی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت مین ضرور پہنچا دین۔ ذیل کے پتہ پر اخبار بلا ناغہ جاری فرمائین اور پہلے ہی پرچہ مین قیمت اخبار بذریعہ وی پی طلب کر لیجئے - حیدرآباد دکن - اندرون علی آباد متصل باولی آغا زرہاد - بخدمت سید شاہ اسد اللہ قادری شطاریؒ

۴ خواجہ کرم داد صاحب جموں سے تحریر فرماتے ہین - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - آج ایک اور خریدار آپ کی خدمت مین اخبار بدر کا ارسال ہے - اول پرچہ مفت دوسرے پرچے وی پی کرکے قیمت وصول کر لیوین -

۵ میاں تاج الدین صاحب لاہور سے تحریر فرماتے ہین بدر کی ایڈیٹری آپ کو مبارک ہو۔ خدا تعالیٰ آپ کی صحت مین روز افزون ترقی عطا فرماوے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خیر خواہان کا نصیبا جاگا۔ کہ آپ جیسے لائق اور متقی کے ہاتھ سے اب یہ پرچہ شائع ہوگا۔ میرے نام پرچہ جاری فرما کر ممنون فرمادین اور میرے لئے دعا فرمادین۔

۶ جناب بابو محمد الٰہی صاحب کوہاٹ سے تحریر فرماتے ہین کارڈ ملا۔ مندرجہ ذیل اصحاب کے نام اخبار بدر جاری کرین

(۱) بابو خیر الدین صاحب گارڈ K.K.T کوہاٹ۔ یہ صاحب پہلے بھی خریدار تھے۔ اور سال روان کی قیمت محمد افضل مرحوم کو ادا کر چکے ہین۔ مگر وہ مرحوم کے عیال کو خدا کے لئے بخشتے ہین اور چاہتے ہین کہ قیمت نئے سرے سے بحساب تے روپیہ سالانہ وصول کیجاوے آپ بذریعہ وی پی وصول کر لیا کرین۔

(۲) منا عباس علی گارڈ K.K.T کوہاٹ

درخواست دعا

ڈائری مین لکھا ہے۔ کہ حضور مسیح الزمان جو کیم اپریل ۱۹۰۵ء حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب کا حال دریافت کرتے رہتے ہین۔ کثرت شباب کی ودتین شکایت۔ قارورہ منگوا کر دیکھا تھا۔ جب یہ مضمون میری نظر سے گذرا۔ حضور کی محبت سے بھری ہوئی کلام پاک دعا کا دعدہ پڑھ کر الحمد للہ کیا۔ سرور اور لذت اور جوش دل مین آیا۔ مسکین ایک آہ کھینچ کر سجدہ مین گر گیا۔ ہوش تھا لیکن صرف دعا کا ہوش تھا۔ حضور کس قدر ہمدردی جماعت سے بے چین ہو جاتے ہین کسی دوست کی بیماری کا حال سنکر دعا کرنا حضور کا ایک دوسرے کے لئے جماعت کو سبق ملنا چاہیئے۔ آپ مہربانی کرین بدر مین ایک مضمون ہمدردی کا شائع کرین۔ تاکہ تمام احمدی جماعت اپنے اندر ایک جوش پیدا کرین۔ ایک دوسرے بھائی کے لئے دعا کرنیکا عظیم الشان نکی پاک کلام سے سبق لین۔ اور [illegible]

تربیت اولاد

پر حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب کا طریق عمل

منقول از الحکم

(۱) آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ اکرموا اولادکم یعنی اپنی اولاد کی تکریم کرو۔ اس لئے اس حدیث پر عمل کرنا ضروری ہے

(۲) صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی سیرۃ میں دیکھتا ہوں۔ کہ انہوں نے بچوں کو زد و کوب سے پرورش نہیں کیا۔

(۳) پھر میں یہاں تک بھی پاتا ہوں۔ کہ عہد رسالت میں بچوں کو ہرگز نہیں مارا جاتا تھا۔

(۴) جبکہ شریعت اور خدا تعالےٰ نے ان کو ابھی مکلف نہیں کیا تو ہم کون ہیں۔ جو مکلف کر سکیں

(۵) عبدالحی اللہ تعالےٰ کی ایک آیت ہے۔ حضرت اقدس عم کی ایک پیشگوئی کے موافق پیدا ہے۔ آیت اللہ کی بے حرمتی اچھی نہیں۔

(۶) خود حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام کو میں دیکھتا ہوں کہ وہ بچوں کو زجر و توبیخ نہیں کرتے۔ میں نے خود سنا ہے کہ جب کبھی ام المؤمنین نے کسی بچہ کی کوئی شکایت کی ہے۔ تو فرمایا ہے۔ کہ میں دیکھتا ہوں۔ کہ اس کی فطرت اس سے کیا کراتی ہے۔ میں دعا کروں گا

(۷) اولاد کے لئے دعائیں کرنی چاہئیں۔ کہ وہ نیک ہوں تاکہ ہمارے لئے دعائیں کرنے والی ہوں۔ لیکن اگر شروع ہی سے ہم ان کے دل میں اپنے لئے بغض پیدا کر دیں گے۔ تو وہ دعائیں کرنیوالی ہونگی یا بددعا کرنیوالی

(۸) میری اور میرے بھائی بہنوں کی تربیت کبھی اس رنگ سے نہیں ہوئی میرے والدین ہم سب پر اور مجھ پر بہت ہی بڑی عنایت اور شفقت کیا کرتے تھے۔ ہماری تعلیم کے لئے وہ کبھی بڑے سے بڑے خرچ کے لئے بھی آزردہ خاطر نہ ہوتے تھے۔ بلکہ بڑی خوشی سے ادا کرتے تھے۔ میں نے اپنے کبھی والد یا والدہ ماجدہ سے کوئی گالی بچوں کو نہیں سنی۔ بلکہ والدہ صاحبہ جن سے ہزاروں لڑکیوں اور لڑکوں نے قرآن شریف پڑھا ہے۔ وہ اگر کسی کو گالی دیتی تھیں۔ تو وہ یہ گالی دیتی تھیں۔ محروم نہ جاویں

(۹) جب ہم خود (باوجو دیکہ اسقدر عمر ہو گئی ہے۔ اور بہت کچھ پڑھا اور پڑھایا ہے) بھی غلطی کر بیٹھتے ہیں۔ تو جن کو کچھ بھی واقفیت اور علم نہیں۔ اگر غلطی کر بیٹھیں۔ تو اس پر اس قدر غصہ اور غضب کیوں ہو

(۱۰) غلطیوں اور فرد گذاشتوں پر دعا کرنی چاہیئے۔ حضرت اقدس علیہ السلام ایک دفعہ گھر میں فرما رہے تھے۔ کہ جگ جو کسی پر ناراض ہوتے ہیں تو مجھے حیرت ہے۔ کیوں ناراض ہوتے ہیں کیا انہوں نے اس کے واسطے چالیس دن رو کر دعا کی ہے اگر چالیس دن رو کر دعا کرے۔ اور پھر بھی اس کی اصلاح نہ ہو۔ تو البتہ اسے ناراض ہونے کا موقعہ ہے

مراسلت

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی اخویم جناب مفتی صاحب سلمکم اللہ تعالےٰ

السلام علیکم۔ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ "النداء" کے دو پرچے غالباً آپ کے بھیجے ہوئے (کیونکہ خط آپکے خط سے ملتا تھا) پہونچے۔ وہ جماعت کے ذریعہ شہر میں پہنچا دیئے گئے۔ یا پڑھوا کر سنے گئے۔ یا پڑھکر سنا دئے گئے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء آپ دور اور مہجور لوگوں کو خوان نعمت الہیٰ سے بہرہ دیتے رہتے ہیں۔

بانا دان دوست کو دوستان را
غذائے دل وراحت جان فرستد

اس کے بعد اخویم مکرم جناب حکیم محمد حسین صاحب قریشی سے ۱۰۰ کاپی معرفہ بہجکر اور بھی منگا کر مخالف وموالف میں اور مصلات و دیگر احباب بیرونجات میں تقسیم کی کہ کسی سعید اور سلیم الفطرت کو نور ایمان مل جاوے اور صراط مستقیم حاصل ہو جائے۔ جہان تک مجھے علم ہے شہر میں ڈر جانے اور کانپ اٹھنے والے دل بہت کم نظر آئے اور جو ایسے تھے۔ انہیں کوئی دقت اس نشان گذشتہ اور اس کے ذریعہ نشان آئندہ کی سچائی پر نہیں ہوئی۔ ممکن ہے۔ کہ وہ راستی پر آجاویں۔ اور ہے بھی سچ۔ کیونکہ ماننے والے تھوڑے ہوتے ہیں۔ قلیلاً ما یومنون

طبقہ امرا اور علما اپنے اپنے نشہ کبر اور نخوۃ اور بادہ علم میں محو اور سرشار ہے۔ نہ گھر کی خبر نہ باہر کی فکر۔ منادی اور الہکار پر جاگ اٹھنا اور چونک پڑنا تو درکنار۔ اور شیطانی وساوس کی میٹھی (کڑوی) لوری نے تھپک تھپک سلا دیا ہے۔ کچھ ایسے سوئے ہیں سونے والے کہ جاگنا حشر تک قسم ہے اللہ اللہ ان ورثۃ الانبیاء کے مدعیوں اور امامت کے جانشینوں کے خواب غفلت نے بہت سے جاگتوں کو اونگھنے والے اور اونگھتوں کو چت لٹا دیا۔ یہاں ایک علا جو مفتی صاحب ہیں۔ انہوں نے چار سطریں ہی پڑھ کر فتویٰ لگا دیا۔ کہ وحی شیطانی ہے۔ عجب بدقسمت یہ امت کہ وحی رحمانی نے ایسی چپ لگائی۔ کہ قیامت تک مہر سکوت ٹوٹنے میں نہیں آتی۔ اور خدائے رحمان کی عزت وجلال کی غیرت فراموش میں نہیں آتی۔ کہ شیطانی الہامات اپنے سچائی اور صداقت میں آفتاب اور ماہتاب کو گہنا گئے۔ بعد تباہیاں کے اور پکار پکار کے بڑے بڑے اونچے سر بفلک پہاڑوں کو متزلزل کر گئے۔ اور سینکڑوں شرک کے تیر تھون اور کفر کے معبدوں کی اینٹ سے اینٹ بجا گئے۔ کبھی کسی بد لگام اور گندہ دہن مہاتما نے کفر کو ہلاک کر دیا۔ کبھی صلیب پرست اور خایف مسیحی کو قسم دے دے کر ملزم کیا۔ اور اس کا برا انجام دکہا دیا۔

ادھر عقل کے ٹوکرو اشیطانی وساوس یہی ہوتے ہیں۔ کہ اسلام کی صداقت کو ثابت کرتے چلے جائیں۔ اور تم جو ربانی امدینوالی نہ لانے ہو۔ ناک تک دیم۔ دم نہ کشیدم بیٹھے لگا کر سو۔ خدا تمہیں سمجھہ دے۔ اور سوچ اور آنکھیں اور کان دے کر ان سے کام لو۔

ان کلاسے بے مغز کے ایک دوست بے مغز سراپا پوست جو خاکسار کے رشتہ میں بزرگ ہوتے ہیں۔ اونچے اونچے گردن میں جا للکارے۔ کہ ان اشتہاروں کے گھروں میں رکھنے سے کوئی آسمانی بلا اور آفت نازل ہوگی۔ مگر جہاں جہاں یہ اشتہار پہنچایا گیا ہے۔ انہوں نے ان صاحب کی زرا شرخانی پر کچھ بھی توجہ نہ کی۔ اور اشتہار پڑھا۔ اور سنا۔ اور صدقہ وخیرات کیا۔ اور توبہ وغیرہ کی۔ خدا ایسے لوگوں کو ممکن ہے۔ کہ ہدایت کر دے۔ یہ تو الندا کے آسنے پر ہمارے دیکھو مچی ہے۔ دیکھیں اور کیا شور مچتا ہے اور شور کا کیا نتیجہ ہوتا ہے۔ ایک نئی بات یہ ہے۔ جو جماعت مالیر کوٹلہ کے برخلاف اور ہمارے زک دینے کے لئے کی گئی ہے۔ وہ یہ ہے کہ وہ مسجد جو پہلے شیعوں کی اور پھر احمدیوں کی تھی اور جس میں برائے نام مزدور موذن نکٹہ سیت کرنے کے لئے حی علی الصلوۃ کہتا۔ اور اس کی آواز پر کوئی نہ آتا۔ اور اگر ایک آدھ بھولا بھٹکا آتا۔ تو الگ غصہ کر بھاگ جاتا اور جماعت احمدیہ کا جمعہ بڑی رونق سے ہوتا تھا۔ مسجد اللہ ہونے کی بجائے مسجد شیعیان ہو گئی۔ اور ہم لوگ اپنے مکان میں نماز پڑھنے لگ گئے۔ شیعوں کے اس نعل پر ومن اظلم ممن منع مساجد اللہ پڑھ کر اس مسجد کو خیر باد کہدیا۔ والتدبس باقی ہوس

محمد نواب خان ثاقب مالیر کوٹلوی

درخواست جنازہ

مورخہ ۱۸- اپریل ۱۹۱۰ء کو اخیم مکرم سلطان محمود ملازم جنگی فوت ہو گئے ہیں۔ حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت میں برائے نماز جنازہ عرض کر دیں۔ اور مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کیجاوے۔ اور حضرت اقدس علیہ السلام کی خدمت میں میرے لئے دعا کی التجا کریں۔ کہ میری حالت روحانی جسمانی ہر دو گری ہوئی۔ جسمانی تو پھر کچھ ہے۔ مگر روحانی تو بالکل گری ہوئی ہے والسلام۔ خاکسار غلام نبی از راولپنڈی

حضرة مولوی نور الدین صاحب کے درس قرآن سے نوٹس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سیپارہ - ۱۶ - رکوع ۴

کٓھٰیٰعٓصٓ ٭ کریم - ہادی - حی - علیم - صادق خدا کے نام پر یہ سورہ شروع ہوتی ہے ذِکْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِيَّا ٭ یہ ذکر ہے اُس رحمت کا جو تیرے ربّ نے اپنے بندہ زکریا پر کی - یہ خطاب ہے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو - رَبِّكَ - تیرا رب - زکریا کے قصہ میں رَبِّكَ کا صیغہ بھر الفاظ اُن رحمتوں اور برکتوں کیطرف اشارہ کرتا ہے جو اللہ تعالے کی طرف سے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہونے والی تھیں - یہ سورة مکّی ہے اور اسمیں ایک پیشگوئی ہے کہ جس رب نے زکریا کو اس بڑھاپے اور ظاہری اسباب کے قطع ہونے کے بعد بھی اولاد عطا فرمائی وہ طاقتوں اور علموں کا مالک تیرا رب ہے اور تیری دعاوں کو سنکر اس بنجر زمین عرب کو جسمیں کوئی توحید خالص کیطرف داعی نہیں آباد کرے گا اور زمانہ بھر کے جہلا کو علم و فضل میں زمانہ بھر کا اُستاد کر دے گا ٭

عَبْدَهٗ - اُس کا عبد - اُسکی عبادت کرنے والا فرمانبرداری کرنے والا حکم ماننے والا بندہ - جو خدا کا عبد ہو جاوے اُس پر رحمتیں نازل ہوتی ہیں - رحمتیں بھی ایسی کہ قیامت تک دنیا میں بھی اُن کا سلسلہ ختم نہیں ہوتا - ایک بڑی رحمت بھی دیکھیے کہ خود احکم الحاکمین نے قرآن شریف میں اپنے بندہ زکریا کا ذکر کیا - اگرچہ مجموعہ بائبل میں بھی ایک کتاب حضرت زکریا کی ہے جس میں حضرت خاتم النبیین اور اسلام اور خود اس زمانہ کے حضرت مسیح موعود کے متعلق متعدد پیشگوئیاں درج ہیں۔

لیکن چونکہ اللہ تعالی نے اُن کتابوں کی حفاظت چھوڑ دی تھی اور وہ عالم الغیب دانا جانتا تھا کہ ایک زمانہ آنیوالا ہے جبکہ خود عیسائی قومیں ان کتابوں کو محرف مبدل بلکہ جعلی ماننے لگیں گی اسواسطے اُس نے اپنے پیارے بندہ زکریا کا ذکر خود قرآن شریف میں کیا جسکی حفاظت کا ذمہ اُس نے خود لیا ہے جیسے فرمایا [انا نحن] نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهٗ لَحَافِظُونَ اور توریت کی نسبت فرمایا تھا کہ [تم] اس کی تم حفاظت کرنا ـ

اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِيًّا ٭ جب پکارا اُسنے اپنے رب کو پکارنا خفیہ خفیہ - کیا معنے - جبکہ علیحدگی میں کوئی خلوت کی جگہ تلاش کرکے اپنے رب کی حضور میں عاجزی سے دعائیں مانگنے لگا ٭ جماعة کے ساتھ نماز پڑھنے کے علاوہ علیحدگی میں دعائیں کرنا جہاں دوسرا انسان کوئی موجود نہ ہو یہ بھی ایک سُنتہ الانبیا معلوم ہوتی ہے حضرة نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے غار حرا میں دعائیں کیں اور وہاں جاکر عبادة الہی کرتے تھے ٭ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بارہا فرمایا ہے کہ اپنی کوٹھڑیوں کو دروازہ بند کرکے اپنے رب کے حضور میں گڑگڑا او اور دعائیں مانگو ٭ قَالَ رَبِّ اِنِّىْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّىْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَيْبًا وَّلَمْ اَكُنْ بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِيًّا ٭ اے میرے ربّ بیشک میری ہڈیاں سست ہوگئی ہیں اور میرا سر بڑھاپے سے شعلے مارنے لگا ہے اور میں کبھی تیرے حضور دعا مانگ کر ناکام نہیں ہوا ٭ دعا کی قبولیت کے واسطے ایمان ایک ضروری شرط ہے - حضرت زکریا باوجود اس بڑھاپے کے اور ضعف کے جو اُن کے لاحق حال تھا خدا کی طاقتوں پر بھروسہ کرکے اُس سے وہ چیز مانگتے ہیں جو دنیا داروں کے نزدیک ناممکن ہے اور پھر یقین رکھتے ہیں کہ خدا تعالے کی حضور میں دعا مانگ کر انسان ناکام نہیں رہتا - دعا میں یقین و استقلال و تقویٰ و طہارة بہت ضروری ہے

وَاِنِّىْ خِفْتُ الْمَوَالِىَ مِنْ وَّرَآءِىْ وَكَانَتِ امْرَاَتِىْ عَاقِرًا فَهَبْ لِىْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ٭ اور بیشک مجھے خوف ہے اُنکا جو میرے پیچھے وارث بنے اور میری بیوی بانجھ ہے - پس مجھے اپنے پاس سے کوئی وارث عطا فرمایا - اسجگہ حضرت زکریا نے دنیوی اسباب کے لحاظ سے اولاد کے ناممکن ہونیکا اظہار کیا ہے کہ میں خود بوڑھا ہوں - ہڈیوں میں طاقت نہیں - وریدوں شریانوں اور پٹھوں کا کیا حال ہوگا - سر سفید ہوگیا عورت ایسی ہے کہ اُسکو کبھی حمل ٹھہرا ہی نہیں اور طبی قواعد کے مطابق وہ بانجھ کہلاتی ہے - اسقدر مشکلات کے پہاڑ سامنے ہیں پھر بھی خدا سے نا اُمید نہیں اور اس سے دعا کرتے ہیں کہ مجھے وارث عطا فرما - ایسا نہو کہ نبوة کی صداقتوں کو قائم رکھنے والا پیچھے کوئی نہ رہے ٭

يَّرِثُنِىْ وَيَرِثُ مِنْ اٰلِ يَعْقُوْبَ وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا ٭ میرا وارث ہو اور آل یعقوب کا وارث ہو اور اے پروردگار اُسکو پسندیدہ بنا - کیا معنی اُن صداقتوں کا وارث ہو جو کہ تو نے عطا فرمائی ہیں شریعت پر عمل کرنے اور اُسکو قائم رکھنے والا خدا کی عبادة کرنے والا - نیکی کی نصیحت کرنے والا - بدی سے منع کرنے والا ہو - اور اُسکو ایسا صالح اور متقی بنا کہ وہ تیری نظر میں پسندیدہ ہو -

چونکہ اللہ تعالیٰ کا کلام حق و حکمت سے پُر ہوتا ہے اور اسمیں جس قدر قصے بیان ہوتے ہیں وہ روحانی علوم کے اسباق ہوتے ہیں اسواسطے اسجگہ اللہ تعالیٰ نے حضرت زکریا کی دعا کی قبولیت اور اپنی وحی کا ذکر فرمایا ہے جو اُسوقت حضرت زکریا کو کی گئی تھی تاکہ مومنوں کا ڈھارس بندھے اور وہ وحی یہ ہے

يٰزَكَرِيَّآ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ ۨاسْمُهٗ يَحْيٰى لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا ٭ اے زکریا ہم تجھے ایک جوان کی بشارت دیتے ہیں جس کا نام یحییٰ ہوگا - اس سے پہلے ہم نے اُس کا کوئی ہمنام نہیں بنایا -

غلام کے لفظ میں ایک خوشخبری کی پیشگوئی ہے کہ یہ لڑکا بچپن میں ہی مرنجاے گا بلکہ خدا تعالے اُسکو زندگی عطا کرے گا اور وہ جوان ہوگا - اُسکا نام یحییٰ ہے جسکے معنے ہیں زندہ رہنے والا اور اُسکا سا پہلے نہیں ہوا - کیونکہ اُسکے واسطے خاص قسم کی دینی خدمات ہیں جنکا محل و موقع پہلے دوسروں کے واسطے نہیں ہوا تھا

خریدار توجہ فرمائیں

بعض احباب کا پتا صحیح نہ ہونے کے سبب اُنکو اخبار بروقت نہیں ملتا - چونکہ پتوں کی چٹیں ہم دوبارہ چھاپنے لگے ہیں اسواسطے گذارش ہے کہ جن صاحبان کا پتا اخبار پر درست نہیں ہوتا - وہ جلد اطلاع دیں - ڈاک خانہ کا نام ہر پتہ پر ضروری ہوتا ہے لہذا ڈاک خانہ کا نام سب احباب ضرور تحریر فرمادیں ٭

درخواست دعا

بندہ کی احمدی جماعت سے عرض ہے کہ بندہ کے حق میں دعا کریں کہ بندہ کے خیالات نیک ہوجائیں اور نیز بندہ کی کامیابی انجینیرنگ کلاس کے امتحان سے ہوجاوے جو کہ مئی ۱۹۰۵ء کو ہونے والا ہے -

خاکسار محمد عبد اللہ احمدی - لاہور

ڈائری

۱۹ اپریل ۱۹۰۵ء قبل نماز ظہر عاجز راقم سے دریافت کیا کہ کیا شیخ یعقوب علی صاحب اشتہار الندا کے انطباع کے انتظام کے واسطے لاہور چلے گئے ہیں۔ میں نے عرض کی کہ صبح چلے گئے ہیں فرمایا ہمارا منشا چاہتا ہے کہ آپ بھی جائیں اور بروقت کا بغور پڑھ کر درست کر دیں۔ چنانچہ حسب الحکم یہ عاجز شام کو لاہور چلا گیا اور چار روز کے بعد واپس دارالامان میں حاضر ہوا۔

۲۴ اپریل ۱۹۰۵ء ایک شخص نے عرض کی کہ میرا دل بعض ایسا ہوتا ہے کہ نماز میں لذت اور رقت پیدا نہیں ہوتی اور رہنا بہت سخت تکلیف میں رہتا ہوں خواہ مخواہ شبہات پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ اگرچہ انکو بہت روکتا ہوں تاہم وہ ساتھ پیچھا نہیں چھوڑتے۔ **فرمایا** یہ بھی خدا کا فضل اور احسان ہے کہ انسان اپنے وساوس کا مغلوب نہیں ہوتا یہ بھی ثواب کی حالت ہے۔ نفس کی تین حالتیں ہیں۔ ایک تو نفس امارہ ہے۔ نفس امارہ والے کو تو خبر ہی نہیں کہ بدی کیا شے ہے۔ دوسرا نفس لوامہ ہے جو بدی کرتا ہے پر بدی پر ہمیشہ گھبراتا ہے اور شرمندہ ہوتا ہے اور توبہ کرتا رہتا ہے ایسا شخص نفس کا غلام نہیں ہے اور اس حالت میں ہوتا ایک حد تک ضرور رہتی ہے۔ اس سے دل برداشتہ نہیں ہونا چاہیے کیونکہ اسمیں بڑے بڑے ثواب ہیں۔ یہانتک کہ اللہ تعالیٰ خود بخود نور اور سکینت نازل کرتا ہے۔ خدا کی رحمت کا وقت آتا ہے اور ایک ٹھنڈ پڑ جاتی ہے اور وہ بات ہوا ہو جاتی ہے۔ انسان کو چاہیے کہ تھک نہ جاوے سجدہ میں **يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيثُ** بہت پڑھا کرے۔ میں نے یہ دیکھا کہ یہ حالت خوفناک ہے اسلام میں انسان کو بہادر رہنا چاہیے۔ بہروں کی محنت و مشقت کے بعد آخر شیطان کے حملے کمزور ہو جاتے ہیں اور وہ بھاگ جاتا ہے۔

۲۵ اپریل ۱۹۰۵ء اس الہام کا تذکرہ تھا کہ **پھونچال آیا اور شدید آیا**۔ فرمایا کہ بار بار زلزلے کے متعلق جو الہامات ہوتے ہیں اور رؤیا ہیں آتی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ آسمان پر کچھ ایسی طیاری ہو رہی ہے کہ یہ امر جلد ہونیوالا ہے بعض باتیں ہوتی ہیں کہ انسان انکو دور سمجھتا ہے مگر خدا کے علم میں وہ بہت قریب ہوتی ہیں **يَرَوْنَهُ بَعِيدًا وَنَرَاهُ قَرِيبًا** تم اسے دور دیکھتے ہو اور ہم قریب دیکھتے ہیں۔

مرزا ظفر اللہ خان صاحب ای اے سی گورداسپور کے ایک رشتہ دار ... بنام سید امداد علی شاہ صاحب ڈپٹی انسپکٹر تھا وہ پڑھا گیا اسمیں نہایت دردناک الفاظ میں زلزلہ سے گھر کے آدمیوں کی تباہی کا تذکرہ تھا اور لکھا تھا کہ میرے بتیس [۳۲] رشتہ دار ایک ... میں فوت ہو گئے ہیں جنمیں عزیز بھائی اور پیاری بیوی بھی شامل تھی۔ حضرت نے **فرمایا** ابھی آگے آنے والا اس سے بھی سخت نظر آتا ہے۔ مگر لوگوں کی حالت یہ ہے کہ ابھی تک ہنسی ٹھٹھے سے باز نہیں آتے خدا کا دن اچانک آنے والا ہے۔ مولوی نورالدین صاحب نے عرض کی کہ انجیل میں لکھا ہے کہ وہ چور کی طرح آئے گا۔ **فرمایا** کہ ٹھیک ہے مگر چور کا لفظ کچھ زیب نہیں دیتا ہے قرآن شریف میں بہت مناسب لفظ ہے کہ **بَغْتَةً** یعنی اچانک آئے گا۔ پہلے کچھ خبر نہ ہوگی **فرمایا** شاید ہمیں کچھ دیر ہو جاوے تاکہ لوگ پوری طرح شوخیاں کر لیں اور اپنے واسطے عذاب کے سامان اچھی طرح جمع کر لیں پھر اچانک یہ آفت اُن پر پڑے گی۔

۲۸ اپریل ۱۹۰۵ء ذکر آیا کہ ایک اخبار میں لکھا ہے کہ جو تشی نے پیشگوئی کی ہے کہ اب زلزلہ کا کوئی خوف نہیں۔ **فرمایا** یہ اور بھی خوشی کی بات ہے۔ خدا نہیں چاہتا کہ اپنے غیب کی خبروں میں دنیا داروں کو بھی شامل کرے۔ اب صاف ہو جاوے گا کہ جوتشی سچے ہیں یا خدا کا کلام صحیح ہے۔ اگر یہ جوتشی اور علم طبقات الارض کے ماہر انگریز ایسے ہی دانا ہیں کہ وہ زلزلوں کی خبروں سے پہلے ہی واقف ہو جاتے ہیں تو یقیناً انھوں نے گورنمنٹ انگریزی سے بڑی عداوت کی جو اس کے متعلق پہلے سے اطلاع دیکر ہزاروں جانوں اور کروڑوں روپے کے مال کو تلف ہونے سے نہ بچا لیا۔ کیونکہ انھوں نے چاہیے پہلے خبر و اطلاع نہ دی کہ ایسی سخت مصیبت آنیوالی ہے۔ ہمنے تو گیارہ ماہ پہلے خبر دیدی تھی کہ ایسی آفت آنیوالی ہے جس سے مکانات گر جائیں گے اور مٹ جائیں گے اور وہ ایک زلزلہ کا دھکا ہوگا انہیں لفظ بھی ایک تھا جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ پہلا دھکا ہی بہت تیز ہونے والا تھا چنانچہ سب مکانات ایک دفعہ ہی گر گئے یہانتک کہ جو لوگ برانڈوں میں تھے وہ دوڑ کر باہر نہیں آسکے اور جو لیٹے ہوئے تھے وہ بیٹھ نہیں سکے اور جو بیٹھے ہوئے تھے انکو کھڑا ہونے کا وقت نہیں ملا۔

۲۹ اپریل ۱۹۰۵ء آج رات کی رؤیا کا ذکر تھا کہ سخت زلزلہ آیا اور گھر کے آدمیوں کو جگاتے ہیں۔ **فرمایا** کہ آسمان پر ضرور کچھ طیاری معلوم ہوتی ہے۔ ممکن ہے کہ ظاہر پر یہ بات محمول ہو اور ممکن ہے کہ اس سے مراد اور کوئی سخت آفت ہو بعض وقت دیگر کبھی زمینوں میں خسف ہو جاتا ہے **فرمایا** اس مبارکہ کا لفظ ظاہر کرتا ہے کہ یہ امر ہمارے واسطے خیر و برکت کا موجب ہوگا۔ گو دوسروں کے واسطے اسمیں مصائب اور شدائد ہوں۔ میں نے مناسب سمجھا ہے کہ اسواسطے ایک اور اشتہار لکھا جاوے۔ بار بار کے سمجھانے سے ممکن ہے کہ کوئی آدمی سمجھ جاوے۔

ذکر آیا کہ لدھیانہ میں ایک شخص گدی نے پھر گالیاں دینے پر کمر باندھی ہے۔ **فرمایا** کہ ایسے لوگوں کے اعراض ہی اچھا ہے ہم کیا جواب دے سکتے ہیں۔ خدا خود ہی اسکو جواب دینے لگ پڑا ہے۔

ذکر ہوا کہ ایک شہر میں ایسا بگولہ آیا ہے کہ شہر کے ایک حصہ کو بالکل تباہ کر گیا ہے اور دریائے بیاس کا پانی پہاڑ کے گرنے سے رک گیا ہے اور خوف ہے کہ جب وہ یکدفعہ پھٹے گا تو بڑا سخت طوفان نازل ہوگا **فرمایا** ہر طرف سے آفات کا سامنا ہے۔ چاروں عناصر انسان کو تباہ کرنے کے درپے ہیں کیونکہ اُس نے خدا کی نافرمانی کی۔

فرمایا صرف باتوں سے کام پورا نہیں ہوتا سنت اللہ ہمیشہ یہی ہے کہ نشانات دکھائے جاتے ہیں۔ الہامات کے الفاظ میں بھی استعارات ہوتے ہیں۔ زلزلہ سے مراد کبھی زلزلہ ہوتا ہے کبھی آفت شدید۔

آج رات میں اس خیال میں سویا تھا کہ زلزلہ کا خواب اور الہامات ہوئے۔ (جو اس اخبار کے پہلے صفحہ میں درج کیے گئے ہیں) **فرمایا** ایمان والے مانتے ہیں پر دوسرے لوگ ہنسی ٹھٹھا کرتے ہیں یہ اخبار بہت ہی شوخی کرتا ہے اور لوگوں کو خدا کے نشانوں سے غافل کرنا چاہتا ہے اور انکو تھپک تھپک کر سلاتا ہے۔

ایک غلطی کا ازالہ

مجھے بذریعہ خطوط پتے ہیں جنسے معلوم ہوا کہ ایک شخص دیوانچند نام آریہ سال گذشتہ میں مسلمان ہو گیا تھا اور اسکا نام عبدالرحمن رکھا گیا ہے اور اُسکے چال چلن پر آریہ مسافر میگزین بابت دسمبر ۱۹۰۴ء و فروری ۱۹۰۵ء مطبوعہ جالندھر میں سخت اور شرمناک حملے کیے گئے ہیں اور اکثر دیندار احباب کو اس امر سے سخت دھوکا لگا ہے کہ نعوذ باللہ میں ہی وہ عبدالرحمن (دیوانچند) ہوں جسنے رسالہ اختیار الاسلام لکھا۔ بنابریں میں عام طور سے اس امر کو شائع کرتا ہوں کہ میں وہ عبدالرحمن نو مسلم نہیں ہوں جسکا نام پہلے دیوانچند تھا بلکہ میرا نام مہر سنگھ تھا اور اب عبدالرحمن ہے

بدر پریس قادیان ضلع گورداسپور میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر کے لیے چھاپا گیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا

بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۸۸

فہرست مضامین

۱ - حضرت مسیح موعود کا وعظ

۲ - ضروری اعلان

۳ - ارشادات

۴ - "

۵ - "

۶ - "

۷ - عنوناک الباری - شیخ محمد خان مرحوم

تحقیق الادیان تبلیغ الاسلام

۸ - نشان زلزلہ

بدر

بدر رجسٹرڈ ایل ۴۸۸

قیمت خاص معاونین خود بخود صدر و پے سالانہ عطا کیا کرتے ہیں۔ عام قیمت عام - سالانہ ہے - اس سے زیادہ امداد کے طور پر جو کچھ دوست عطا فرماویں بخوشی قبول کیا جاوے گا -

ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر قادیان اور خط و کتابت بنام مینجر بدر ہونی چاہیئے

چہ گویم با تو گر آئی بہار قادیان بینی شو | بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۸۸ | دوا بینی - شفا بینی - غرض دار الامان بینی

سلسلۃ الجدید جلد ا نمبر ۵ | ۲۸ صفر ۱۳۲۳ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام - جمعرات - ۴ مئی ۱۹۰۵ء | سلسلۃ القدیم جلد ا نمبر ۱۳

ای جہان منتظر خوش باش کامد لسان | ایڈیٹر - مفتی محمد صادق عفی اللہ عنہ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

حضرت مسیح موعود کا وعظ

(بروز جمعہ ۲۸ اپریل ۱۹۰۵ء)

احمدیہ مریضان و شہیدان کے ساتھ ہم کیا سلوک کریں؟

اس وقت تمام جماعت کو یہ نصیحت کی جاتی ہے کہ اپنی جماعت کے اندر طاعون کے بیماروں اور شہیدوں کے ساتھ پوری ہمدردی اور اخوت کا سلوک کرنا چاہیئے۔

یاد رکھو۔ تم میں اس وقت دو اخوتیں جمع ہو چکی ہیں۔ ایک تو اسلامی اخوت اور دوسری اس سلسلہ کی اخوت ہے۔ پھر ان دو اخوتوں کے ہونے پر بھی اگر تم ایسی سرد مہری ہو تو یہ سخت قابل اعتراض امر ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ جن لوگوں کو تم خارج از مذہب سمجھتے اور وہ تم کو کافر کہتے ہیں۔ ان میں ایسے موقعہ پر سرد مہری نہیں ہوتی۔ جن لوگوں میں یہ سرد مہری ہوتی ہے۔ وہ ان باتوں کا لحاظ نہیں رکھتے۔

افراط اور تفریط

کا۔ اگر افراط اور تفریط کو چھوڑ کر اعتدال سے کام لیا جاوے تو ایسی شکایت پیدا نہ ہو۔ جبکہ تواصوا بالحق و تواصوا بالمرحمۃ کا حکم ہے۔ تو پھر ایسے مردوں سے گریز کیوں کیا جاوے۔ اگر کسی کے مکان کو آگ لگ جاوے اور وہ پکار کر فریاد کرے۔ تو جیسے یہ گناہ ہے۔ کہ محض اس خیال سے کہ میں نہ جل جاؤں۔ اس مکان کو اور اس میں رہنے والوں کو جلنے نہ دے۔ اور جا کر آگ بجھانے میں مدد نہ دے۔ ویسے ہی یہ بھی معصیت ہے۔ کہ ایسی بے احتیاطی سے اس میں کود پڑے۔ کہ خود جل جاوے۔ ایسے موقع پر احتیاط مناسب کے ساتھ ضروری ہے کہ آگ بجھانے میں اس کی مدد کرے۔

پس اسی طریق پر یہاں بھی سلوک ہونا چاہیئے۔ اللہ تعالے نے جا بجا رحم کی تعلیم دی ہے۔ کہ یہی اخوۃ اسلامی کا منشاء ہے۔ اللہ تعالیٰ نے صاف طور پر فرمایا ہے کہ تمام مسلمان مومن آپس میں بھائی ہیں۔ ایسی صورت میں کہ تم میں اسلامی اخوت قائم ہو۔ اور پھر اس سلسلہ میں ہونے کی وجہ سے دوسری اخوت بھی ساتھ ہو۔ یہ بڑی غلطی ہوگی۔ کہ کوئی شخص مصیبت میں گرفتار ہو اور قضائے قدر سے اسے اتم پیش آجاوے۔ تو دوسرا تجہیز و تکفین میں بھی اس کا شریک نہ ہو۔ ہرگز ہرگز اللہ تعالے کا یہ منشاء نہیں ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ جنگ میں شہید ہوتے یا مجروح ہو جاتے تو میں یقین نہیں رکھتا کہ صحابہ انہیں چھوڑ کر چلے جاتے ہوں۔ یا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اس بات پر راضی ہو جاتے کہ وہ ان کو چھوڑ کر چلے جاویں

میں سمجھتا ہوں کہ ایسی واردتوں کے وقت ہمدردی بھی ہو سکتی ہے اور احتیاط مناسب بھی عمل میں لائی جا سکتی ہے۔ اول تو کتاب اللہ سے یہ مسئلہ ملتا ہی نہیں۔ کہ کوئی مرض لازمی طور پر دوسرے کو لگ ہی جاتی ہے۔ ہاں جس قدر تجارب سے معلوم ہوتا ہے۔ اس کے لئے بھی نص قرآنی سے احتیاط مناسب کا پتہ لگتا ہے۔ جہاں ایسا مرکز وبا کا ہو۔ کہ وہ شدت سے پھیلی ہوئی ہو وہاں احتیاط کرے یہی مناسب ہے۔ لیکن اس

[illegible] سے خدا تعالیٰ [illegible] ہر گز یہ منشا نہیں ہے کہ انسان [illegible] بیجا اختیار کرے [illegible] ساتھ تمام تعلق [illegible] دیکھو ہر گز یہ بات مناسب نہیں کرنا چاہیئے بلکہ خدا تعالیٰ [illegible] نفرت اور بغض کیوں ہو سکتا ہے اگر [illegible] سے گا ان کی بھی کوئی خبر نہ لے گا اور اسطرح اخوت کے حقوق فوت ہو جاویں گے۔ خدا تعالیٰ نے دو ہی قسم کے حقوق رکھے ہیں حقوق اللہ اور حقوق العباد۔ جو شخص حقوق العباد کی پرواہ نہیں کرتا وہ آخر حقوق اللہ کو بھی چھوڑ دیتا ہے کیونکہ حقوق العباد کا لحاظ رکھنا بھی تو امر الٰہی ہے جو حقوق اللہ کے نیچے ہے۔

یہ خوب یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ پر توکل بھی کوئی چیز ہے یہ مت سمجھو کہ تم نرے پرہیز والے بچ سکتے ہو جب تک خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق نہ ہو اور انسان اپنے آپ کو کلیۃً اس کے [illegible] انسان نہ بنالے اس وقت تک اللہ تعالیٰ اسکی کچھ پرواہ نہیں کرتا [illegible] کیا وہ لوگ جو طاعون میں مبتلا ہوتے [illegible] کرتے ہیں؟ ہمیں سلسلہ کرالا ہور میں [illegible] ایک انگریز رہتا تھا وہ مبتلا ہو گیا۔ حالانکہ یہ لوگ تو بڑے پرہیز کرنے والے ہوتے ہیں۔ [illegible] کوئی چیز نہیں جب تک خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق نہ ہو۔ [illegible] یاد رکھو کہ حقوق اخوت کو ہرگز ہرگز نہ چھوڑو [illegible] حقوق اللہ بھی [illegible] خدا تعالیٰ نے یہی بتلایا ہے [illegible] ہرگز [illegible] کب تک جاری ہے لیکن مجھے یہی بتایا گیا ہے

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ

اللہ تعالیٰ کبھی حالت قوم میں تبدیلی نہ کریگا جب تک لوگ [illegible] تبدیلی نہ کریں گے [illegible] تو ہر شخص [illegible] کو چاہیئے [illegible] استغفار [illegible] اصل بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی باتوں [illegible] ہونا کہ اللہ تعالیٰ کا منشا کچھ اور ہوتا ہے سمجھا کچھ اور جاتا ہے اور پھر اپنی عقل اور عمل کے پیمانہ سے ناپا جاتا ہے ٹھیک نہیں ہر چیز جب اپنے مقررہ وزن سے کم استعمال کی جاوے تو وہ فائدہ نہیں ہوتا جو اس میں رکھا گیا ہے۔ مثلاً ایک دوائی جو تولہ کھانی چاہیئے اگر ایک تولہ کے بجائے ایک بوند استعمال کی جاوے تو اس سے کیا فائدہ ہوگا اور اگر روٹی کے بجائے کوئی ایک دانہ کھالے تو کیا وہ سیری کا باعث ہو سکے گا یا پانی کے پیالہ کے بجائے ایک قطرہ سیراب کر سکے گا؟ ہرگز نہیں یہی حال اعمال کا ہے جب تک وہ اپنے پیمانہ پر نہوں وہ اثر نہیں دکھاتے ہیں۔ یہ سنت اللہ ہے جسکو ہم بدل نہیں سکتے ہیں یہ بالکل ضروری ہے کہ طاعون والے مرکز [illegible] باندھ لو کہ طاعون والے [illegible] پر طاعون نہ ہو گا۔ پرہیز کرو جہانتک مناسب ہے لیکن اگر یہ پرہیز یا ہمی اخوت اور ہمدردی نہ اٹھ جاوے اور اسکے ساتھ ہی سچا تعلق پیدا کرو۔ یاد رکھو کہ مردہ کی تجہیز و تکفین میں مدد دینا اور اپنے بھائی کی ہمدردی کرنا صدقات و خیرات کی طرح ہے یہ بھی ایک قسم کی خیرات ہے اور یہ حق حق العباد کا ہے۔ جو فرض ہے جیسے کہ خدا تعالیٰ نے صوم و صلوٰۃ اپنے لیے فرض کیا ہے اسی طرح اسکو بھی فرض ٹھیرایا ہے کہ حقوق العباد کی حفاظت ہو۔ پس ہمارا کبھی مطلب نہیں ہے کہ احتیاط کرتے کرتے اخوت ہی کو چھوڑ دیا جاوے۔ ایک شخص مسلمان ہو اور پھر سلسلہ میں داخل ہو اور اسکو یوں چھوڑ دیا جاوے جیسا کتے کو یہ بڑی غلطی ہے جس زندگی میں اخوت اور ہمدردی ہی نہ ہو وہ کیا زندگی ہے۔

پس ایسے موقعہ پر یاد رکھو کہ اگر کوئی ایسا واقعہ ہو جاوے تو ہمدردی کے حقوق فوت نہ ہونے پاویں۔ ہاں مناسب احتیاط بھی کرو۔ مثلاً ایک شخص طاعون زدہ کا لباس پہن لے یا اسکا پس خوردہ کھا لے تو اندیشہ ہے کہ مبتلا ہو جاوے لیکن ہمدردی یہ نہیں بتاتی کہ تم ایسا کرو احتیاط کی رعایت رکھ کر اسکی خبر گیری کرو اور پھر خیر زیادہ [illegible] رکھتا ہو وہ [illegible] کرکے صاف کرکے بدل [illegible] جو شخص ہمدردی کو چھوڑتا ہے وہ دین کو چھوڑتا ہے۔ قرآن شریف فرماتا ہے مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ [illegible] فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا کسی نفس کو [illegible] قتل کر دیتا ہے وہ گویا ساری دنیا کو قتل کرتا ہے ایسا ہی میں کہتا ہوں کہ اگر کسی شخص نے اپنے بھائی کے ساتھ ہمدردی نہیں کی تو اس نے ساری دنیا کے ساتھ ہمدردی نہیں کی زندگیاں [illegible] پیار نہ کرو کہ ایمان ہی جاتا رہے حقوق اخوت کو کبھی نہ چھوڑو۔ وہ لوگ بھی تو گزرے ہیں جنہوں نے [illegible] شہید ہوئے ہیں کیا تم میں سے کوئی ایسا نہ [illegible] کہ وہ بیمار ہو اور کوئی اُسے پانی تک نہ دینے جاوے۔

خوفناک وہ بات ہوتی ہے جو تجربہ سے صحیح ثابت ہو۔ بعض ملا ایسے ہیں جنہوں نے صدہا طاعون سے مرنے والوں کو غسل دیا ہے اور انہیں کچھ نہیں ہوا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسی لیے فرمایا ہے کہ یہ مانا ہے کہ ایک کی بیماری دوسرے کو لگجاتی ہے وبائی ایام میں اتنا لحاظ کرے کہ ابتدائی حالت ہو تو وہاں سے نکل جاوے لیکن جب زور شور ہو تو مت بھاگے۔

حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کو کہا تھا کہ تم ابواب متفرقہ سے داخل نہ ہونا اس لحاظ سے کہ مبادا کوئی جاسوس سمجھکر پکڑ نہ لے۔ احتیاط تو ہوئی لیکن قضاء و قدر کے معاملہ کو کوئی روک نہ سکا وہ ابواب متفرقہ سے داخل ہوئے لیکن پکڑے گئے۔ پس یاد رکھو کہ سارے فضل ایمان کے ساتھ ہیں۔ ایمان کو مضبوط کرو قطع حقوق معصیت ہے اور انسان کی زندگی ہمیشہ نہ [illegible] ایسا ہی پرہیز اور بعد جو ظاہر ہو وہ عقل اور انصاف کی رو سے صحیح نہیں ہے لیسے امور سے اپنے آپ کو بچاؤ جو تجربہ میں مضر ثابت ہوئے ہیں۔

یہ جماعت جسکو خدا تعالیٰ نمونہ بنانا چاہتا ہے اگر اس کا بھی یہی حال ہو کہ ان میں اخوت اور ہمدردی نہ ہو تو بڑی خرابی ہوگی میں دوسرا پہلو نہ بیان کرتا لیکن چونکہ [illegible] ہمدردی ہے اسلیے اسے بھی [illegible] ضروری سمجھا۔

بہر حال [illegible] ہمدردی ہو اور اب میں اس دعا کیطرف [illegible] ہوتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہماری جماعت سے اس طاعون کو اٹھالے۔ آمین۔

ضروری اعلان

کیا آپ چاہتے ہیں کہ ہر اشتہار آپکو پہنچتا رہے

[illegible] احمدی [illegible] السلام و علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ جب کوئی نیا اشتہار طبع ہوتا ہے۔ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے حکم ہوتا ہے کہ بہ کثرت [illegible] تقسیم کیا جاوے۔ تو ہمیشہ ایسی فہرست کے طیار کرنے میں [illegible] وقت ہوتی ہے۔ جس کے مطابق حاجر خواہ تقسیم ہو سکے ایسے موقع پر بڑے بڑے شہروں کو تو اشتہار روانہ ہو جاتے ہیں لیکن چھوٹے شہروں اور گاؤں میں اشتہارات کی روانگی [illegible] ہو جاتی ہے۔ اس واسطے میں نے ارادہ کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ توفیق دے تو ایک مکمل فہرست طیار کرکے اس جگہ رکھی جاوے۔ جس میں ہر شہر اور گاؤں میں سے ایک ایک دوست کا نام معہ پتہ درج رہے۔ جو اپنے ذمہ اشتہارات کی تقسیم کو بخوشی قبول فرماویں۔ لیکن یہ کام احباب کی مدد سے تکمیل ہو سکتا ہے اور پہلی مدد یہ ہے کہ سب دوست ہر گاؤں میں سے ایک خواہشمند دوست کا نام و پتہ معہ ڈاکخانہ خوشخط لکھ کر ارسال فرماویں تاکہ انکے رجسٹر میں درج کرنے میں غلطی نہ ہو۔

والسلام

خادم قوم محمد صادق عفی اللہ عنہ قادیان

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

خدا اپنے نذیر کی صداقت زور آور حملوں سے ظاہر کرتا ہے

اگرچہ یہ بات مسلّم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان میں اس بات کی قابلیت رکھدی ہوئی ہے کہ تہذیب نفس کے بعض مراتب کو وہ خود ہی پورا کرے۔ لیکن یہ قابلیت فطرتاً ہی ایک آسمانی رہنما کی محتاج ہوتی ہے۔ آنکھوں کے نور کا جوہر آفتاب کی روشنی کے بغیر بیکار اور گفتار و سمع جیسے ضروری قابلیتیں ہوا کے بغیر نکمی ہیں۔ جبتک کہ ایک مجسم اسوہ آسمان سے کمیشن یافتہ وقتاً فوقتاً مبعوث ہو کر انسانی اصلاح النفس کی قابلیتوں کو سیدھی راہ پر نہ لگائے۔ اور اس کی چشم تہذیب کو اپنے نور سے منور کرے۔ اور اہل جہان سے فارغ رہ کر اور مستغنی ہو کر انہیں عارضی خیالات سے ہٹا کر حقیقی نیکی کی طرف قول و فعل سے ترغیب دے۔ اور عام و خاص کو انکی فہمیدہ اور نافہمیدہ دونوں غلط کاریوں سے نکالنے پر کمر ہمت نہ باندھے تو انسانی کشتی زمانہ کے پرشور و شر سمندر کے تھپیڑوں سے کنارہ عافیت اور نجات تک ہرگز پہنچ نہیں سکتی۔ مدنیت طبائع اپنے تمام حوائج اور ضروریات کے ایفا اور ان کو حسن تربیت اور حسن نظام سے حقیقی انسانیت کے مرتبہ تک پہنچانے کے لئے ایک ایسے بصیر آسمانی رہنما کی حاجتمند ہے۔ جو منصب رہنمائی میں خداوند تعالیٰ کی طرف سے مامور ہو۔ اور اپنے صدق عہدہ پر پکے دل سے مطمئن ہو۔ اور مرتبہ تقویٰ تک پہنچا ہوا ہو۔ اور شرف مکالمہ الٰہیہ میں تمام موجودہ جہان پر فوقیت رکھتا ہو۔ نری انکل بازیوں اور سطحی خام علم کی تھرتھراتی ہوئی ناؤ میں ہی سوار نہ ہو۔ اور علوم ارضی و علوم سفلی وغیرہ کے نتیجوں پر اپنے ہادی بننے کا مدار نہ رکھتا ہو۔ اور تائیدات الٰہیہ اور نشانات سماویہ کا لشکر اپنے ساتھ رکھتا ہو۔ اور جو اعلیٰ اخلاق سکھلانے کا پیش لیکر آیا ہو ان میں سب سے بڑھ کر خود عملی نمونہ ہو +

یہی لوگ اور اصل روحانیت کی موسمی اور بروقت بارش ہوتے ہیں۔ بارش ہر جگہ برستی ہے لیکن اسکا عمل ہر زمین کے استعداد کے موافق مختلف ہوتا ہے۔ ان کا زمانہ ایک نئے دور کی ابتدا ہوتی ہے۔ انکا آنا روحانی سرسبزی اور آبادی کو ساتھ لاتا ہے۔ اور ہستی انسان کے لق و دق جنگل کو طرح طرح کے تصادم اور انداز سے کانٹ چھانٹ کرتا ہوا نئی پود کیلئے زمین طیار اور تخم ریزی کرتا ہے۔ اس موسم بہار کی نکہت روحوں کو حقیقی تازگی بخشتی ہے اور نیکی کے جوہروں کے گلستان اور نخلستان میں طرح طرح کے (?) منشاء الٰہی ان کے ارسال سے یہ ہوتی ہے کہ حق کو تمام ادیان باطلہ پر غلبہ ہو۔ اور دنیا اور اسکے امتعہ و امتعہ کی محبت سے سرد مہری اور خالق سے محبت اور اخلاص کا مادہ دلوں میں گھر کر جائے۔ اور مفاسد اور فتن زمانہ موجودہ فرو ہوں۔ لیکن شفیق ماں باپ جو اپنے بچے کی اصلاح کیلئے کوئی تدبیر کرتے ہیں یا اس کی کسی مرض کے علاج کیلئے کوئی دوا طبیب کے مشورہ سے کھلانا یا پلانا چاہتے ہیں اور وہ اپنی بے سمجھی سے اسوقت انکار کرتا اور شور و غوغا مچاتا ہے لیکن عقلمند والدین حکمت اور نرمی سے اسکو سمجھاتے اور بہلاتے ہیں اور اگر وہ اس طرح سیدھا نہ ہو تو آخر ڈرانے والے ذرائع استعمال کئے جاتے ہیں۔ اسی طرح جب یہ خدا کے مامور اصلاح الناس کی کوششوں میں ذات مستغرق رہتے ہیں اور انکو چاہ ضلالت سے نکالنے کیلئے طرح طرح کے حکیمانہ تدابیر سے کام لیتے ہیں۔ تو نافہم دنیا شور مچاتی ہے اور واویلا کرتی ہے اور ضد و تعصب سے انکی مخالفت کرتی ہے۔

پھر انکی مخالفت جسقدر زیادہ ہو جاتی ہے اسیقدر آسمانوں اور زمینوں کا خدا اپنے نذیر و بشیر ماموروں کی تائید میں ڈرانے والے اور خوشخبری دینے والے نشانات ظاہر فرماتا ہے۔ تا انہیں کے ذریعہ سے لوگ انکی معرفت حاصل کر کے اپنے لئے نجات کا توشہ جمع کر لیں۔ اور اگر خلقت اصلاح کی طرف کچھ بھی رجوع کرے تو بعض وقت انذاری نشانات کا صدور رک جاتا ہے۔

یہ زمانہ جس میں کہ ہم ہیں اسی قسم کی بہار کا زمانہ ہے۔ بلکہ چونکہ کثرت فسق اور اختراعات خود روی کے سبب سے حق اور صداقت سے دور ہٹانیوالی ایسی ایسی عجیب و غریب راہیں موجود ہو گئی ہیں جن کی مثال کسی پہلے زمانہ میں پائی نہیں جاتی۔ اور دنیا پستی کی طرف ایسا عام اور زبردست میلان ہو گیا ہے کہ جسکا نظارہ سامنے آنے سے حضرت سرور کائنات صلعم جیسے عالی حوصلہ پیچ و تاب کھاتے۔ اور آپ کا مبارک چہرہ زرد ہو جاتا۔ کسی کو تو نری فرعونیت کا علاج کرنا پڑا تھا اور کسی کو صرف یہودیت کی امراض شفا کرنے کا علم دیا گیا تھا۔ لیکن یہاں ایک طرف تو بیرونی یہودیت موجزن ہو رہی ہے اور دوسری طرف اسلام کے اندرونی قلعہ پر یہودیت کے پھریرے لہرا رہے ہیں۔ اور کثرت سے اسلامی صاحبزادوں نے یہودی اخلاق کے جامے پہن لئے ہیں۔ اور پھر کہیں خندہ کے لشکروں نے دلوں کے قلعہ پر علم افراشتہ کئے ہوئے ہیں اور کہیں چلیپائی خودکشی کے شیدائیوں کے لذیذ دستر خوانوں اور ہرے ہرے خوشنما باغوں اور ماہ چشم ماہ طلعت سیمیں تن حور وش تنکاریوں کی دلکش شیریں زبانی کے دام میں ایک جہان مبتلا ہو رہا ہے اور کہیں چھپے ہوئے علمی الحاد کے البہانہ دلفریبیوں میں زمانہ گرفتار ہو رہا ہے۔ غرض بر و بحر میں ایسا فساد اور بے اعتدالی واقعہ ہو گئی ہے کہ کوئی پہلا زمانہ ایسی نظیر پیش نہیں کر سکتا۔

اور اگر یہ سلسلہ تباہی اور فساد کا جاری رہتا تو بہت جلد دنیا ہلاک ہو کر تباہ ہو جاتی۔ لیکن خدا جس نے انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔ کا وعدہ کیا ہوا تھا کب ایسے وقت خبر نہ لیتا اور تباہی سے جہان کو نہ بچاتا۔ وہ حکیم ہے اور اس نے بڑھی ہوئی روز افزوں ناپاکیوں اور بدی کی نیستی اور دلوں سے نکالنے کیلئے نسخہ ایک نہایت زبردست اور مناسب حال علاج پیدا کیا جس میں جمال و جلال کے دونوں اوصاف باہم آمیختہ ہیں اور ہر ایک ضروری صفت رسالت سے موصوف امام احمدیت اور محمدیت اور عیسویت و مہدویت کے خواص بھی نازل فرمایا۔

یہ اس دور کا دولہا ہے جس نے خدا کی معرفت کا علم عیاں کیا۔ اور گم گشتگان راہ ضلالت کو نور ہدایت عطا کیا۔ اور اسکے ہاتھوں سے مہدیوں کا قدم منار بلند تر محکم پر پڑا۔ اے امام تو خدا کی حضرت میں وجیہ ہے +

نظم

چون ندانم در جہان کشتہ زروئیت حق — گر بغیر از تو نہم دل بکسے خاکم بسر
دمبدم چون قمر رخسار تو تابان تر شود — مہر من زان بیش میگردد دما دم بیشتر
آتش سودائے عشقت شعلہ زد در جان من — سوخت در رنگت جو دم ہر چہ بود از خشک و تر
دل کنے صد بار گر قربان شوم بر عشقت — آرزو دارم کہ قربانت شوم بار دگر
رشتہ جانم تو خود پیوند جانان کردہ — تو ہمہ خودگشتی و گشتیم از خود بے خبر
این ہمیدانیم کز جانان رسیدی جان بہار — آمدی وقتیکہ بر راست جہان از ہر نظر
روز رفت اسلام را موج ضلالت بود — ہمچو نوح کردی ز طوفان کشتئ دین را گذر
بر شدہ حضرہ دوزخ جہان افتادہ بود — بس نشینی چون سعیدی علم این خطر
ہر طرف سیل ضلالت ... — ... دنگل ہادی زعم

یہ مخبر صادق بیس سال بلکہ اس سے بھی زیادہ عرصہ سے پکار رہا ہے اور للکار للکار کر کہتا ہے کہ اے لوگو مجھے قبول کرو ...

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

النداء

من وحی السماء

یعنے

ایک زلزلہ عظیمہ کی نسبت پیشگوئی

بار دوم

وحی الٰہی سے

سونے والو جلد جاگو یہ نہ وقت خواب ہے
جو خبر دی وحی حق نے اس سے دل بیتاب ہے
زلزلہ سے دیکھتا ہوں میں زمین زیر و زبر
وقت اب نزدیک ہے آیا کھڑا سیلاب ہے
ہے سرِ رہ پر کھڑا نیکوں کی وہ مولیٰ کریم
نیک کو کچھ غم نہیں ہے گو بڑا گرداب ہے
کوئی کشتی اب بچا سکتی نہیں اس سیل سے
حیلے سب جاتے رہے اِک حضرت توّاب ہے

۹- اپریل ۱۹۰۵ء کو پھر خدا تعالےٰ نے مجھے ایک سخت زلزلہ کی خبر دی ہے۔ جو نمونہ قیامت اور ہوش ربا ہوگا۔ چونکہ دو مرتبہ مکرر طور پر اس علیم مطلق نے اس آیندہ واقعہ پر مجھے مطلع فرمایا ہے۔ اِس لئے میں یقین رکھتا ہوں کہ یہ عظیم الشان حادثہ جو محشر کے حادثہ کو یاد دلادے گا۔ دور نہیں ہے۔ مجھے خدائے عزّوجل نے یہ[illegible] کہ یہ دونوں زلزلے تیری سچائی ظاہر کرنے کے لئے دو نشان ہیں۔ انھیں نشانوں کی طرح جو موسیٰؑ نے فرعون کے سامنے دکھلائے تھے۔ اور اُس نشان کی طرح جو نوح نے اپنی قوم کو دکھلایا تھا۔ اور یاد رہے کہ اِن نشانوں کے بعد ابھی بس نہیں ہے۔ بلکہ کئی نشان ایک دوسرے کے بعد ظاہر ہوتے رہیں گے۔ یہانتک کہ انسان کی آنکھ کھلے گی۔ اور حیرت زدہ ہو کر کہے گا۔ کہ یہ کیا ہوا چاہتا ہے۔ ہر ایک دن سخت اور پہلے سے بدتر آئے گا۔ خدا فرماتا ہے کہ میں حیرت ناک کام دکھلاؤں گا۔ اور بس نہیں کروں گا جب تک کہ لوگ اپنے دلوں کی اصلاح نہ کرلیں۔ اور جس طرح یوسف نبی کے وقت میں ہُوا کہ سخت کال پڑا یہاں تک کہ کھانے کے لئے درختوں کے پتے بھی نہ رہے۔ اِسی طرح ایک آفت کا سامنا موجود ہوگا۔ اور جیسا کہ یوسف نے اناج کے ذخیرے سے لوگوں کی جان بچائی۔ اِسی طرح جان بچانے کے لئے خدا نے اِس جگہ بھی مجھے ایک روحانی غذا کا مہتمم بنایا ہے۔ جو شخص اِس غذا کو سچے دل سے پورے وزن کے ساتھ کھائے گا میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ ضرور اُس پر رحم کیا جائے گا بعض نادان کہتے ہیں کہ پھر کئی لوگ احمدی جماعت میں سے طاعون سے کیوں مرگئے۔ پس یاد رہے کہ اب تک ایک فرد بھی ہماری جماعت میں طاعون یا زلزلہ سے نہیں مرا۔ جس نے عملی حالت کو محبت کاملہ اور قوت ایمان اور پورے اور پورے صدق اور صفا اور دین کو مقدم رکھنے کے ساتھ جمع کیا ہو اور جس کو میں نے اِن علامات کے ساتھ شناخت کرلیا ہو یا مجھ کو اُس کے اِس مرتبے کی خبر دی گئی ہو۔ ہاں چونکہ لاکھوں انسان اِس جماعت میں داخل ہوچکے ہیں اور اکثر وہ ہیں جو ایک بچے کی طرح کمزور ہیں اور ایسے بھی ہیں جو کسی ابتلا کے وقت ثابت قدم بھی نہیں رہ سکتے۔ اور ایسے بھی ہیں جو تھوڑے سے امتحان میں پڑ کر مرتد ہونے کو تیار ہوتے ہیں۔ اور ایسے بھی ہیں جو یہ اقرار کرکے جھوٹ بولتے ہیں جو ہم نے دین کو دنیا پر مقدم کرلیا ہے حالانکہ ابھی تک وہ دنیا کے گند میں پڑے ہیں۔ ہرگز دین کو دنیا پر مقدم نہیں کیا۔ دنیات مردار دنیا میں مبتلا اور اسی غم و ہم میں گرفتار ہیں۔ اور ان کی عملی حالت اسی پر گواہی دے رہی ہے۔ کہ اُنھوں نے دین کو دنیا پر مقدم نہیں کیا۔ ہرگز نہیں کیا۔ لیکن میں امید رکھتا ہوں کہ آہستہ آہستہ بڑی روحانی ترقی کرلینگے۔ غرض ممکن نہیں اور بالکل ممکن نہیں۔ کہ جس شرط پر میں لوگوں کو بیعت میں داخل کرتا ہوں اور جس راہ پر میں چلانا چاہتا ہوں اُس پر مضبوط پنجہ مار کر پھر بھی کوئی شخص مورد عذاب الٰہی ہو۔ ہاں کمزوری کی حالت میں ان کے لئے طاعون سے فوت ہونا ایک شہادت ہے جو گناہ سے صاف کرکے اُن کو بہشت میں پہنچائیگی۔

اور یہی خبر خدا نے مجھے دی تھی جس کو میں نے عام طور پر شائع کردیا تھا۔ مگر لوگوں نے جیسا کہ اُن کی عادت ہے۔ اِس الہام میں تحریف کرکے اپنی طرف سے یہ شائع کیا کہ گویا میرا یہ دعوےٰ ہے۔ کہ کوئی مرید میرا گو اُس کی عملی یا ایمانی حالت کیسی ہی ہو طاعون سے نہیں مرے گا تعجب ہے کہ ہمارے مخالف لوگوں میں افترا کی عادت کس قدر بڑھ گئی ہے۔ اصل الہام جس سے میں نے یہ نتیجہ نکالا تھا کہ خدا تعالےٰ ہر ایک کامل الایمان اور کامل العمل کو جو ہماری جماعت میں سے ہوگا طاعون کی موت سے بچائے گا۔ یہ ہے۔ الذین اٰمنوا ولم یلبسوا ایمانھم بظلم اولٰئک لھم الامن وھم مھتدون ۔ یعنے جن لوگوں نے مجھے قبول کیا اور مجھ پر ایمان لائے اور اپنے ایمان کو کسی ظلم اور قصور اور کسی نوع کے ایمانی یا عملی تاریکی یا نقص کے ساتھ مخلوط نہیں کیا وہ طاعون کے حملے سے امن میں رہیں گے۔ پس اِس وحی سے کہاں سے یہ ثابت ہے کہ جو لوگ اپنے اندر کچھ نقص اور ظلم رکھتے ہیں۔ یا کوئی ایمانی کمزوری وہ بھی اِس وعدہ الٰہی کے نیچے داخل ہیں۔ نعوذ باللّٰہ من سوء الفھم وافراطھم میں ایسے چند لوگوں کو بھی جانتا ہوں۔ جو پہلے اِس جماعت میں داخل ہوئے تھے اور پھر مرتد ہوگئے اگر وہ اِس جماعت میں رہ کر طاعون سے مرجاتے تو جلد باز اور نا واقف لوگ یہی کہتے کہ دیکھو اِس جماعت کے یہ لوگ تھے جو طاعون سے مرگئے حالانکہ اِن کے اندر ایک خبیث مادہ تھا جس کو خدا جانتا تھا اور لوگ نہیں جانتے تھے اور وہ اِس پھوڑے کی طرح تھے جو اوپر سے بہت چمکتا ہو اور اندر بجز پیپ کے اور کچھ نہ ہو۔ ہاں خدا نے مجھے یہ خبر دے رکھی ہے کہ طاعون اِس جماعت کی تعداد کو بڑھائے گی اور دوسرے مسلمانوں کی تعداد کو گھٹائے گی سو آخر پر دیکھ لینا چاہئے کہ یہ پیشگوئی سچی نکلی یا جھوٹی۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اِس ظلم کے سبب سے جو کیا گیا اور طاعون کے نقصان کو دیکھ کر لوگ ہنسی سے پیش آئے یہ دوسرا نشان زلزلے کا ظاہر ہوا جس کی خبر آج سے قریباً ایک برس پہلے اخبار الحکم اور البدر میں شائع کی گئی تھی اور پہلے اشتہار میں جو لکھا گیا کہ زلزلہ سے پانچ مہینے پہلے الہام عفت الدیار محلھا ومقامھا ہوا تھا۔ وہ غلطی سے لکھا گیا تھا بلکہ مئی ۱۹۰۴ء میں اِن دونو اخباروں میں اِس خوفناک زلزلے کی خبر شائع کی گئی تھی ساتھ اِس کے یہ بھی الہام تھا کہ زلزلے کا دھکا زلزلہ شدیدہ کی نسبت اِن دونوں اخبارات میں زلزلہ سے بہت مدت پہلے یہ الہام بھی شائع ہوچکا ہے کہ چونکا دینے والی خبر اور اسی زلزلہ کی نسبت براہین احمدیہ اور سبز اشتہار میں وحی

ٰ قرآن شریف میں اِس نشان زلزلے کی نسبت ایک صاف پیشگوئی سورہ النازعات میں موجود ہے جہاں اللہ تعالےٰ نے فرشتوں کی قسم کھا کر جو ایسے امور کے انتظام کیواسطے مامور ہوتے ہیں فرمایا ہے یوم ترجف الراجفۃ تتبعھا الرادفۃ یعنے اُس وقت زمین کانپنے لگے گی۔ اور ویسی کانپے گی۔ کہ گویا اس کا نام راجفہ رکھدیا جائیگا۔ یعنے متواتر زلزلے آتے رہیں گے اور اسکے بعد پھر ایک اور بڑا زلزلہ آئیگا۔ اِس میں آئندہ زلزلہ کیواسطے ایک پیشگوئی ہے۔ اور جو زلزلہ ہوچکا ہے۔ اُسکی بھی پیشگوئی درج ہے۔ یہ قرآن شریف کی صداقت کا ایک اور بڑا بھاری نشان ہے +

۴۴ پیشگوئی دوسرے زلزلہ کی ۹- اپریل ۱۹۰۵ء کی وحی الٰہی کی بنا پر ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ خطرناک زلزلہ ضرور ہے ایک نہیں بلکہ غالباً اس کے بعد بھی اور زلزلے بھی آئیں +

الہی شائع ہوئی ہے واصنع الفلک باعیننا ووحینا ولا تخاطبنی فی الذین ظلموا انھم مغرقون۔ یعنے ہمارے روبرو اور ہمارے حکم سے کشتی تیار کر اور اُن لوگوں کے بارے میں جو ظالم ہیں مجھ سے بات نہ کر میں ان سب کو غرق کروں گا۔ اور عربی الہام مذکورہ بالا کا مفہوم یہ تھا کہ زلزلہ کے وقت جو مکان بطور سرائے کے ہونگے یا جو مستقل طور پر سکونت کے مکانات ہونگے وہ حادثہ زلزلہ سے نابود ہو جائیں گے اِن کا نام ونشان نہ رہے گا اور پھر اشتہار الوصیت میں بھی زلزلے سے پہلے شائع کیا گیا تھا کہ موتا موتی کا واقعہ آنے والا ہے جس سے شور قیامت برپا ہوگا ✤

غرض اے ناظرین آپ صاحبان بچشم خود دیکھ چکے ہیں کہ وہ پیشگوئی جو پیسے الحکم اور البدر میں شدید زلزلے کے بارے میں آج کی تاریخ سے ایک برس پہلے کی تھی وہ کس زور سے پوری ہوئی اور جو سخت حادثے کانگڑہ اور بھاگسو اور پالم پور اور سوجان پور تیرہ اور دیگر مقامات جیسا کہ کلّو اور رتلو میں ہوئے اُن کی تفصیل کی اس جگہ حاجت نہیں یہ ایک ایسی پیشگوئی تھی جس سے دلوں پر بہت اثر ہونا چاہیے تھا مگر مینے سُنا ہے کہ اِس کا یہ نتیجہ ہوا کہ لاہور اور امرت سر میں اِس پر بھی بہت ٹھٹھا کیا گیا خاصکر پیسہ اخبار کے ایڈیٹر نے اِس ٹھٹھے سے بہت سا حصہ لیا اور رد کے طور پر لکھا کہ ایسے زلزلے ہمیشہ آتے ہیں اور جاپان* میں بہت زلزلے آیا کرتے ہیں اس شخص نے دیدہ و دانستہ سچائی کا خون کرنا چاہا ہے۔ یہ تو سچ ہے کہ دنیا میں کوئی نئی بات نہیں نوح کے طوفان تک کا بھی پہلے ایک نمونہ گذر چکا ہے مگر خدا تعالے جب کسی شدید حادثہ کی قبل از وقت خبر دے جو اس ملک کے رہنے والے اُسکو ایک غیر معمولی واقعہ اور ایک انہونی بات خیال کرتے ہوں اور اپنے ملک میں ان کے باپ دادوں نے اسکی نظیر نہ دیکھی ہو اور ایسا امر ان کے ملک میں ظاہر ہو جائے جو خیال وگمان میں بھی نہ ہو وہ امر واقع ہو جائے اور وہ پیشگوئی پوری ہو جائے تو کہہ دینا کہ معمولی بات سمجھنا اگر ہٹ دھرمی نہیں تو اور کیا ہے۔ مگر میں جانتا ہوں کہ اس درجے کا تعصب رکھنے والے اور دانستہ حق کو چھپانے والے دنیا میں بہت کم ہونگے۔ شاید ایڈیٹر صاحب پیسہ اخبار اِس اپنی سیرت میں لاہور میں ایک ہی ہوں یا چند آدمی جو انگلیوں پر شمار ہوسکتے ہیں اِن کے ہم مشرب ہوں ✤

بہرحال جب کہ یہ پیشگوئی پورے ... دل کے ساتھ تحقیر دیکھا گیا اور مجھکو بقول پیسہ اخبار ایک دکان دار یا افترا کے کاموں کا تاجر ٹھیرایا گیا ہے تو خدا تعالےٰ نے چاہا کہ اب دوسرا نشان دکھا وے۔ تا ماننے والوں پر اُس کا رحم ہو اور توبہ کرنے والے توبہ کریں اور تا وہ لوگ جو کئی منزلوں کی چھتوں کے نیچے سوتے ہیں وہ کسی اور جگہ ڈیرے لگالیں اِس وقت بجز توبہ کیا علاج ہے اِس آنے والے حادثہ کے لئے کوئی ٹیکا بھی تجویز نہیں ہوسکتا ہے جس سے تسلی ہو لیں میں محض خیر خواہی مخلوق کے لئے ہمدردی سے بھرے ہوئے دل کے ساتھ یہ اشتہار شائع کرتا ہوں کہ جہانتک ممکن ہو اپنی اصلاح کرنی چاہیئے۔ کم سے کم ظلم اور تعدی اور فسق وفجور اور ٹھٹھے اور ہنسی سے دستکش ہو جانا چاہیئے۔ بہتر ہے کہ ہر ایک شخص اپنا صدقہ دے اور اگر قربانی بھی کرے تو بہتر ہے اور ٹھٹھے والی مجلسوں سے الگ ہو جاوے یاد رہے کہ اگر کسی کا مذہب اور عقیدہ نا راستی پر ہے مگر وہ ٹھٹھے کرنے والی مجلسوں میں نہیں بیٹھتا اور بدزبانی کرنے والوں کی ہاں میں ہاں نہیں ملاتا اور فسق وفجور اور ظلم وتعدی اور ہر ایک قسم کی شرارتوں سے اور جھوٹی گواہیوں اور ناحق کے خون اور چوری سے دستکش ہے اور غربت اور مسکینی اور شرافت سے گذارہ کرتا ہے وہ اگرچہ بباعث اپنی مذہبی غلطی کے روز آخرت میں مواخذہ کے لائق ہوگا۔ مگر دنیا میں خدا تعالےٰ کریم رحیم ہے دوسروں کی نسبت اِس پر رحم کرے گا بشرطیکہ شریر جماعتوں کے ساتھ اُس کا پیوند اور تعلق نہو✝۔ خوب یاد رکھو کہ جن قوموں کو خدا تعالےٰ نے اِس سے پہلے عذاب میں مبتلا کیا تھا جیسا کہ نوح کی قوم اور فرعون کی قوم اور لوط کی قوم وہ اِس لئے ہلاک نہیں کی گئی تھیں کہ مذہبی اختلاف درمیان تھا بلکہ وہ اپنی شوخیوں اور شرارتوں کی وجہ سے ہلاک کی گئی تھیں۔ نوح کی قوم نے نہ صرف حضرت نوح کو مفتری سمجھا بلکہ دن رات ٹھٹھا ہنسی اُن کا پیشہ ہو گیا اور فرعون اور اُس کی قوم نے پہلے سے زیادہ بنی اسرائیل پر ظلم کرنا شروع کیا۔ اور لوط کی قوم نے فسق وفجور میں جبر تک نوبت پہنچائی اور جب اُن کو سمجھایا گیا تو لوط اور اُسکے اصحاب کی نسبت اُنھوں نے اپنے رفیقوں کو وہ کہا جو قرآن شریف میں درج ہے اور وہ یہ ہے اخرجوھم من قریتکم انھم اناس یتطھرون یعنی اُن لوگوں کو اپنے گاؤں سے باہر نکالو یہ تو طہارت اور تقوےٰ کے لئے پھرتے ہیں یعنی ہمارے مخالف اور اور باتیں لوگوں کو کہتے ہیں پس خدا کا غضب اُن قوموں پر بھڑکا اور اُن کو صفحہ زمین سے نابدید کر دیا۔ پس کیا تم اُن لوگوں سے زیادہ سخت ہو یا تمہارے پاس اللہ تعالےٰ سے مقابلے کا کچھ سامان موجود ہے اور اُن کے پاس موجود نہ تھا اور یا تم عذاب سے بری کئے گئے ہو اور یا خدا تعالےٰ میں اب وہ عذاب دینے کی قوت نہیں جو پہلے تھی میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اِس آنے والے نشان کے بعد جو مجھ کو قبول کرے گا اُس کا ایمان قابل عزت نہیں جس کے کان ہیں سُنے خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ میرا غضب زمین پر بھڑکا ہے کیونکہ زمین والوں نے میری طرف سے منہ پھیر لیا ہے۔ پس جب ایک انسانی سلطنت عدول حکمی سے ناراض ہو جاتی ہے اور ہولناک سزا دیتی ہے۔ پھر خدا کا غضب کیسا ہوگا پس توبہ کرو کہ دن نزدیک ہیں اور اِس بارے میں جو عربی میں مجھے وحی الٰہی ہوئی اِس جگہ ہیں اُس کو مع ترجمہ لکھ کر اِس اشتہار کو ختم کرتا ہوں اور وہ یہ ہے

تحوّل انجیہ ترا تحوّل انم۔ انّ لک دنعۃ

فی السّماء وفی الذین ھم یبصرون۔

نزلت لک لک نُرے اٰیات ونھدم

ما یعمرون۔ قل عندی شھادۃ

من اللّٰہ فھل انتم مؤمنون۔ کففت

عن بنی اسرائیل انّ فرعون و

ھامان وجنودھما کانوا خاطئین

انّی مع الافواج اٰتیک بغتۃ

یعنے جو کچھ میں تجھے کھلاتا ہوں وہ کھا تیرا آسمان پر ایک

---

* لاہور کے بشپ صاحب نے اپنی ایک تقریر میں جو لاہور میں ایک جلسہ میں بصدارت صاحب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب ہوئی پیسہ اخبار کے اِس اعتراض کو بھی رد کر دیا ہے کیونکہ بشپ صاحب نے بیان کیا ہے کہ میں زلزلہ کی تاریخ پڑھ ... ہوں گذشتہ سو سال تک کوئی ایسا زلزلہ نہیں ہوا۔ اور جاپان میں جو بہت آدمی مرے تھے تو اُس کا موجب سمندر کی طغیانی تھا نہ کہ زلزلہ اور ... ماہرین زلزلہ ... یہ زلزلہ دس گنا زیادہ خوفناک ہوا ہے۔ ایڈیٹر ✤

✝ درحقیقت اِس حادثہ اِس عادۃ اللہ کی مثال ڈپٹی عبداللہ آتھم اور پنڈت لیکھرام میں عبداللہ آتھم نے پیشگوئی کو سُن کر کوئی شوخی نہیں دکھلائی تھی بلکہ روتا رہا اس لئے خدا نے جو رحیم وکریم ہے اس کی میعاد میں تاخیر ڈال دی جیسا کہ پہلے الہام میں اِس کا وعدہ تھا مگر لیکھرام نے شوخی دکھلائی اور پیشگوئی کو سُنکر بدزبانی میں بڑھ گیا اور ہر مجلس میں گالیاں دینا اپنا شیوہ اختیار کر لیا اِس لئے غیور خدا نے اُس کی اصل میعاد بھی پوری ہونے نہ دی اور ابھی پانچ برس ہی گذرے تھے جو اپنی سزا کو پہنچ گیا اور وہی زبان کی چھری دوسرے رنگ میں اُسکو لگ گئی ہے۔ منہ۔

✤ آیت قرآنی وماکنا معذبین حتی نبعث رسولا سے صاف ظاہر ہے کہ اِس قسم کے قہری عذاب کے نازل ہونے سے پہلے خدا کیطرف سے کوئی رسول ضرور مبعوث ہوتا ہے جو خلقت کو آنیوالے عذاب سے ڈراتا ہے۔ اور یہ عذاب اُس کی تصدیق کیواسطے قہری نشان ہوتے ہیں اِس وقت بھی خدا ایک رسول تمہارے درمیان ہے جو مدت سے تم کو اِن ... کے آنے کی خبر دے رہا ہے۔ پس سوچو اور ایمان لاؤ تا نجات پاؤ۔ منہ

ورجہ ہے اور نیز میں اُن میں درجہ ہے جو آنکھیں رکھتے ہیں اور دیکھتے ہیں اور میں تیرے لئے زمین پر اُتر دں گا تا اپنے نشان دکھلاؤں ہم تیرے لئے زلزلہ کا نشان دکھلائیں گے اور وہ عمارتیں جن کو غافل انسان بناتے ہیں یا آئندہ بنائیں گے گرا دیں گے۔ اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک زلزلہ نہیں بلکہ کئی زلزلے ہونگے جو عمارتوں کو وقتاً فوقتاً گرائینگے اور پھر فرمایا کہ میں تیری جماعت کے لوگوں کو جو مخلص ہیں اور عقلوں کا حکم رکھتے ہیں بچاؤں گا اسی وحی میں خدا تعالےٰ نے مجھے اسرائیل قرار دیا اور مخلص لوگوں کو میرے بیٹے۔ اِس طرح پر وہ بنی اسرائیل ٹھیرے۔ اور پھر فرمایا کہ میں آخر کو ظاہر کردں کہ فرعون یعنے وہ لوگ جو فرعون کی خصلت پر ہیں اور ہامان یعنے وہ لوگ جو ہامان کی خصلت پر ہیں اور انکے ساتھ کے لوگ جو ان کا لشکر ہیں یہ سب خطا پر تھے۔ اور پھر فرمایا کہ میں اپنی تمام فوجوں کے ساتھ یعنے فرشتوں کے ساتھ نشانوں کے دکھلانے کے لئے ناگہانی طور پر تیرے پاس آؤں گا یعنے اُس وقت جب اکثر لوگ باور نہیں کرینگے اور ٹھٹھے اور ہنسی میں مشغول ہونگے اور بالکل میرے کام سے بیخبر ہونگے تب میں اُس نشان کو ظاہر کردوں گا کہ جس سے زمین کانپ اُٹھے گی تب وہ روز دنیا کے لئے ایک ماتم کا دن ہوگا۔ مبارک وہ جو ڈریں اور قبل اِسکے جو خدا کے غضب کا دن آوے توبہ سے اُس کو راضی کرلیں کیونکہ وہ حلیم اور کریم اور غفور اور تواب ہے جیسا کہ وہ شدید العقاب بھی ہے +

یاد رہے کہ اِن دونوں زلزلوں کا ذکر میری کتاب براہین احمدیہ میں بھی موجود ہے جو آج سے پچیس برس پہلے اکثر ممالک میں شایع کی گئی تھی اگرچہ اُس وقت اِس خارق عادت بات کی طرف ذہن منتقل نہ ہوسکا لیکن اب پیشگوئیوں پر نظر ڈالنے سے بدیہی طور پر معلوم ہوتا ہے کہ وہ آئندہ آنے والے زلزلوں کی نسبت پیشگوئیاں تھیں جو اس وقت نظر سے مخفی رہ گئیں چنانچہ پہلی پیشگوئی ان میں سے براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۱۶ میں موجود ہے جسکی عبارت یہ ہے۔ فبراہ اللہ مما قالوا وکان عند اللہ وجیھا الیس اللہ بکاف عبدہ فلما تجلّی ربہ للجبل جعلہ دکا واللہ موھن کید الکافرین یعنے خدا اپنے اُس بندے کو اُن تہمتوں اور بہتانوں سے بری کرے گا جو اُس پر لگائے جائینگے وہ خود اپنے بندے کے لئے کافی ہے پس جب خدا پہاڑ پر تجلّی کرے گا تو اُس کو پارہ پارہ کرے گا اور جو کچھ مخالف لوگ ناحق کے الزاموں میں مبتلا کرنا چاہیں گے اِن کے سب مکر سست کردیگا اب چونکہ انہیں دنوں میں مخالف لوگ طرح طرح کی تہمتیں لگانے میں حد سے بڑھ گئے ہیں اور اسی زمانے میں خدا نے زلزلہ شدیدہ کی مجھے ایک برس پہلے خبر دی۔ چنانچہ مطابق اس کے ۴ اپریل ۱۹۰۵ء کو کوہستانی دنیا پر زلزلہ کی سخت آفت آئی۔

پس اِس سے صاف ظاہر ہے کہ اِس جگہ پہاڑوں کے پارہ پارہ کرنے سے مراد یہ زلزلہ تھا جس کی الحکم وغیرہ میں ایک برس پہلے خبر دی گئی۔ دوسری پیشگوئی براہین احمدیہ میں زلزلہ کے بارے میں یہ ہے میں اپنی چمکار دکھلاؤں گا۔ اپنی قدرت نمائی سے تجھ کو اُٹھاؤں گا دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اُسکی سچائی ظاہر کردے گا۔ اَلْفِتْنَۃُ ھٰھُنَا فَاصْبِرْ کَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ فَلَمَّا تَجَلّٰی رَبُّہٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَہٗ دَکًّا قُوَّۃُ الرَّحْمٰنِ لِعُبَیْدِ اللّٰہِ الصَّمَدِ عربی کا ترجمہ یہ ہے۔ کہ خدا فرماتا ہے کہ اِن دنوں میں تیرے پر ایک فتنہ برپا کیا جائے گا۔ پس خدا تجھے بری کرنے کے ایک نشان دکھائے گا اور وہ یہ کہ پہاڑ پر اُسکی تجلّی ہوگی اور وہ پہاڑ کو پارہ پارہ کردے گا یہ خدا کی قوت سے ہوگا تا وہ اپنے بندے کے لئے نشان دکھاوے۔ دیکھو براہین احمدیہ صفحہ ۵۵۷ اور پھر رسالہ آمین میں جو مطبع ضیاء الاسلام قادیان میں چھپ کر ۱۹۰۱ء میں شایع ہوا تھا یہی خبر نظم میں دی گئی تھی اور وہ شعر یہ ہیں + سے

کرد تو یہ کرتا ہو جائے رحمت + دکھاؤ جلد تر صدق و امانت
کھڑی ہے سر پہ ایسی ایک ساعت + کہ یاد آجائیگی جس سے قیامت
مجھے یہ بات مولیٰ نے بتا دی + فسبحان الذی اخزی الاعادی

اب سنو اے عزیزو! کہ آج میں نے تبلیغ کا حق ادا کردیا۔ اب چاہو ٹھٹھا کرو گالیاں دو تہمتیں لگاؤ اور مفتری نام رکھو اور چاہو تو قبول کرو میں نے قبل از وقت بتا دیا بدقسمتو! تم آنے والے عذاب سے بھاگ نہیں سکتے خدا برحق ہے اور اُسکے وعدے برحق۔ والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ۔

راقم خاکسار مرزا غلام احمد قادیانی ۲۱ - اپریل ۱۹۰۵ء

؎ پہلے کرُہ مسلمانوں کا اپنی غلط فہمی سے حضرت عیسیٰ کو آسمان سے اتارتے تھے وہ بات صحیح نہ تھی بلکہ خدا تعالیٰ کیطرف سے مسیح ہوکر آنے والا یہی راقم تھا لیکن ان لوگوں کا کچھ قصور نہیں کیونکہ قبل از وقوع کسی پیشگوئی کے معنے کرنے میں عوام تو ایک طرف بعض اوقات انبیا بھی اجتہادی غلطی کر بیٹھے ہیں گو بعد اسکے پیشگوئی کے وقوع کے وقت معنے کھل جاتے ہیں۔

+ نجومیوں نے اخبار وں میں شایع کیا ہے کہ اب آئندہ کسی زلزلہ کی امید نہیں ہے گورنمنٹ کو اور لوگوں کو خوف و خطر ہو جانا چاہیئے جو نادان یہ کہا کرتے تھے ان پیشگوئیوں کی کیا بات ہے ...

ایک اور نادر موقعہ

اگرچہ

براہین احمدیہ

کی مکمل چاروں جلدوں کی قیمت میں رعایت کے دن ختم ہوگئے ہیں لیکن توسیع میعاد رعایت کیلئے کثیر التعداد احباب نے سفارش فرمائی ہے لہذا

اعلان کیا جاتا ہے کہ جس صاحب کی درخواست خریداری ۱۰ جون ۱۹۰۵ء تک مشتہر کے دفتر لاہور میں پہنچ جاوے گی اُسکو براہین احمدیہ کی چاروں جلدیں مکمل مجلد صرف تین روپیہ میں اور غیر مجلد تین روپیہ تیرہ آنے میں ملیں گی غیر مسلمانوں سے ہر سہ تین چار آنے کم محصولڈاک ہر حالت میں ذمہ خریدار

براہین احمدیہ کی چھپائی کا مضمون کر جانتی اور انشاء اللہ تعالیٰ ۱۵ جون کے ابتدا میں اسکی مکمل چھپائی ابتدا ہے ... جلد کا کام شروع ... صاحبوں نے یہاں تشریف لاکر کاغذ چھپائی وغیرہ کو دیکھا ہے اور ہر طرح سے اطمینان ظاہر کیا ہے ان کی شہادت ہے کہ جو کچھ اشتہار میں لکھا گیا تھا اس سے بھی بڑھکر خوبی سے کام ہو رہا ہے خریداری کی درخواستیں خدا کے فضل سے کثرت سے آ رہی ہیں شائقین براہین احمدیہ احباب کو یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ موقعہ ہاتھ سے جانے کے قابل نہیں

بعض کم استطاعت احباب نے براہین احمدیہ قسط وار ... دینے کی درخواست کی ہے ... درخواستیں ... صاحب استطاعت احمدی احباب کی خدمت میں ... توجہ فرمائیں ... اسی طرح ... مستحق لوگوں میں تقسیم کرنے کیلئے خرید فرمائیں والسلام

درخواستیں پتہ ذیل پر آنی چاہئیں لیکن پتہ اور نام خوشخط اور صاف لکھا ہو

میر سراج الدین عمر احمدی - معراج منزل - نولکھا (لاہور)

مراسلت

خوفناک ژالہ باری

جناب مفتی صاحب ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔
ہم لوگ تو عذاب مندرجہ اشتہار النداء دیکھ چکے ہیں بعد میں جو ہوگا وہ بھی خلق خدا دیکھ لے گی یعنی یکم مئی ۱۹۰۵ء کو قریب تین بجے کے عذاب الٰہی ژالہ باری کے رنگ میں ظاہر ہوا اور پانچ منٹ کے اندر ہر ایک چیز کو تباہ کر دیا ہمارا علاقہ سرسبز ابتک کوئی فصل نہیں کاٹی گئی تھی۔ گندم۔ جو۔ چنے۔ تارہ میرہ۔ درخت وغیرہ اسطرح اڑنے لگے جسطرح روئی دھنی جاتی ہے راقم یہ سمجھ کر کہ اب تو یہی وقت ہے جسکی حضرت اقدس نے خبر دی سجدہ میں گر پڑا اور دیر تک دعا کرتا رہا جب آرام ہوا اور باہر نکلکر کھیتوں کی طرف نظر کی تو ہر طرف فجعلھم کعصف مأکول کا نظارہ دکھائی دیا بعض جگہ صرف اتنا نشان ہے کہ یہاں کوئی فصل تھی ہمارا مغربی علاقہ تحصیل تلہ گنگ تک جو ہمیں بیس کوس کے فاصلہ پر ہے بالکل ویران ہوگیا ہے لوگ کھیتوں کے سرہانے کھڑے ہوکر فریاد کر رہے ہیں یہ آفت مغرب سے شروع ہو کر ہمارے گاؤں پر آ ختم ہوئی اسلیے یہاں وہ زور نہیں تھا جو مغربی علاقہ میں ہوا اسطرف تو دو دو تین تین فٹ تک زمین پر طوفان لگ گئے ہمارے گاؤں میں بعض مخالفین کے کھیت بچ گئے جس سبب انکا اور بھی زیادہ گری چنانچہ ایک شخص جو ہمارا سخت مخالف ہے لوگوں کو کہنے لگا کہ دیکھو میں صرف مرزا کے انکار کے باعث اس آفت سے بچ گیا وہ کمبخت یہ نہیں سمجھتا کہ ہم نے ہزاروں مخالفت اس آفت سے کیوں تباہ ہوگئے انکا تو انکار کام نہ آیا [illegible] آجتک یہ حالت نہیں دیکھی راقم کی زمین مختلف جہات میں تھی اس لیے بعض قطعے بہ نسبت بعض کے محفوظ رہے اور کسیقدر (عشر عشیر ہی سہی) غلہ کی امید ہے لیکن ہمارے دوسرے بھائیوں کا بہت ہی نقصان ہوا کسیکو کوئی امید غلہ وغیرہ کی نہیں رہی اور قحط کے منہ میں آگئے آپ دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ہمکو اور ہمارے بھائیوں کو اس مصیبت میں صبر اور استقامت عطا فرماوے اور شماتت اعداء سے محفوظ رکھے اور ہم لوگ اعمال میں اصلاح کر کے الٰہی رحم کے قابل ہو جاویں آمین۔ خاکسار کرم داد از دوالمیال تحصیل پنڈ دادن خان ضلع جہلم +

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں یہ خط سنایا گیا۔

فرمایا طرح طرح کے عذاب آسمان سے نازل ہو رہے ہیں مگر افسوس ہے کہ لوگ پھر بھی [illegible] اور ہر طرح کی تکذیب اور ہنسی ٹھٹھے میں مصروف رہتے ہیں۔ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ دنیا اسپر ایمان لاوے اور اسکی زبردست قوتوں اور طاقتوں کا اقرار کرے۔

فرمایا آج باغ میں سے ایک جامن کا پتہ بیٹے محمود نے دیکھا تو اسپر عبدہ سے پڑھیں یہی لکھا ہوا نظر آتا تھا

لا الہ الا اللہ

فتح محمد خان بزدار مرحوم

افسوس کہ نیاز مند کا بزرگ بھائی فتح محمد خان بلوچ بزدار اس دنیائے دوں سے عالم بالا کو چل بسے ہیں۔ اگرچہ برادر موصوف دنیاوی معاملات کے علاوہ مذہبی خیالات میں بھی بندہ سے کچھ مختلف تھے مگر انکی وفات نے میرے شیشۂ دل پر پتھر کا کام کیا کیا کہوں! مختصر یہ کہ اسکا غم و الم ناقابل برداشت ہے۔ بھائی صاحب متقی پرہیزگار اور ہمارے سرتاج تھے انکی وفات کی عجیب کہانی ہے۔ سنگھڑ علاقہ تریرہ تمازیجان میں احمدی مشن کی تبلیغ بڑے زور سے کر رہے تھے اور اس علاقہ کی احمدی جماعت (جو کہ بے یار و مددگار دشمنوں کے منہ کا شکار تھی) میں ایک نئی روح پھونک دی تھی۔ افسوس کہ یہ بہادر سپاہی تقریباً دو مہینے کی محنت جنگ کے بعد دفعتہ بیمار ہو گیا ابھی معمولی بیمار تھا کہ جھٹ بول اٹھا کہ وقت قریب آ پہونچا۔ سب سنکر حیران و ہراساں ہوئے کہ یہ کیا بات ہے۔ فرمایا کہ پاک پروردگار سے میری درخواست تھی کہ کوچ سے پیشتر مجھے مطلع کیا جاوے۔ سو اطلاع مل چکی ہے اگرچہ پھر بیٹے نے درخواست کی کہ کچھ مہلت دیجائے کیونکہ ابھی میرے عیال خوردسال ہیں لیکن کچھ جواب نہیں ملا۔ پھر اسے ہر چند کہا گیا کہ آپکو گھر کیوں نہ لے جاویں تو کہا مسافری میں مجھے موت بہت ہی پسند ہے۔ آخر گذشتہ منگل کی شام کو جان شیریں جان آفرین کے حوالہ کی انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مگر اسکی ہمت کی نہ پوچھیے کیونکہ بیماری میں بھی مباحثہ جاری رکھا۔ اسکے آخری الفاظ جو اسکے منہ سے نکلے "یا کریم یا کریم" تھے۔ مرنے پر اس کا حسن دوبالا ہو گیا۔ چہرہ کندن کی طرح جگمگ جگمگ کر رہا تھا۔ جنازہ بڑی دھوم سے نکلا۔ بدھ کے دن کوہ سلیمان میں مدفون ہوئے ہر چند کہ ان کی موت قابل رشک ہے لیکن دو ارمان دل کے اندر رہ ہی گئے ایک تو یہ کہ ان کا مزار نیچے ٹھکانے ہے دوسرے بسبب بعد مسافت کے ان سے زندگی میں ملنا تو درکنار جنازہ میں بھی شامل نہ ہو سکا۔ واحسرتا! امید کہ حضور (مسیح موعود علیہ السلام) اپنی دعاؤں میں انکو ضرور یاد فرمائیں گے کیونکہ انکی خوشی کی معراج جناب کی ضیافت تھی اور انکی مغفرت پر بھی جناب ضرور روشنی ڈالیں گے

میرے پیارے کی کچھ خبر لاوے کوئی

والسلام۔ نابعدار محمد حسین بلوچ بزدار از مقام لیہ ضلع ڈیرہ غازی خان [illegible]۔

ایڈیٹر۔ فتح محمد خان صاحب مرحوم جماعت احمدیہ کے ایک صادق ممبر تھے۔ پہلے گورنمنٹ انگریزی کے محکمہ ڈاکخانہ جات میں ملازم تھے اور چند سال سے اب پنشن پر تھے اللہ تعالیٰ نے ان کے دل میں اس سلسلہ کی سچی محبت عطا کی تھی اور آجکل اکثر ان کا یہی کام تھا کہ سلسلہ کی خدمت میں مصروف رہیں گذشتہ موسم گرما میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھے اور بعد جلسہ لاہور اپنے وطن کو واپس تشریف لیگئے اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس نصیب کرے آمین۔

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

ہفتہ کے اندر مسلمانوں کا متبرک دن جمعہ ہے۔ یہود کا شنبہ عیسائیوں کا اتوار۔ یونانیوں کا پیر۔ ایرانیوں کا منگل۔ اسیری آن کا بدھ۔ اور مصریوں کا جمعرات۔ عیسائیوں کا پہلے ہفتہ ہوتا تھا مگر جب رومی عیسائی ہوئے تو انہوں نے اپنی پرانی بت پرستی کا عیسائیت پر ایسا زور اور اثر ڈالا کہ متبرک دن بھی بدلدیا شراب اور سور کو حلال کر دیا اور اپنی پرانی عادت کے مطابق یسوع کو جو اپنے تئیں نیک کہلانے سے بھی انکاری تھا الوہیت کا درجہ عطا کر دیا۔ پیراں نمے پرند مریداں می پرانند کی مثل ان پر خوب صادق آتی ہے۔

اخبار ہیرالڈ آف گولڈن ایج جو کہ لنڈن سے نکلتا ہے لکھتا ہے کہ تمام عیسائی ممالک میں اس امر کی ضرورت ہے کہ مذہب میں ایک تجدید کر کے سچا روحانی مذہب قائم کیا جاوے زمانہ کی حالت پکار کر کہہ رہی ہے کہ ایک تجدید کی ضرورت ہے۔

شکاگو ملک امریکہ میں گورنمنٹ سے درخواست کیگئی ہے کہ مدارس میں بائبل نہ پڑھائی جاوے۔

حامد مسیح ساکن مظفر گڈھ جو عرصہ تین سال سے عیسائی تھے آخر مذہب عیسویت کی کمزوری سمجھکر مشرف باسلام ہوئے اور سلسلہ احمدیہ میں شامل ہوئے۔ انکا اسلامی نام عبداللہ رکھا گیا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک +

نشان زلزلہ

ہمارے معزز دوست سید طفیل احمد نے واقعات زلزلہ کی مفصل رپورٹ ضلع کانگڑہ سے ارسال کی ہے۔ جو ہدیہ ناظرین کی جاتی ہے۔ - ایڈیٹر

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مکرمی معظمی جناب مفتی صاحب دام اقبالہ - وعلیکم السلام آپ کا گرامی نامہ پہونچا۔ نتیجہ کامیابی پڑھ کر خوش ہوا۔ کیونکہ مجھے بالکل کامیابی کی امید نہ تھی۔ اللہ تعالےٰ کا فضل ہی ہوا۔

زلزلے کے متعلق خبریں ہیں

کہ جوالا مکھی جو ہندوں کا مقدس مقام خیال کیا جاتا تھا۔ تباہ ہو گیا ہے۔ مکانات کی تین چوتھائی بالکل مسمار ہو گئی ہے باقی ایک چوتھائی مکانات ... ہیں۔ جو بالکل پھٹ گئے ہیں قابل رہائش نہیں۔ لوگ۔ باہر کھلی ... کی طرح میدانوں میں پڑے ہیں۔ جاتری بہت مرے ہیں۔ پوری تعداد ہلاک شدگان ابھی تک نامعلوم ہے۔ مگر یہ عام طور پر کہا جاتا ہے۔ کہ جاتریاں کم از کم ڈیڑھ سو ہلاک ہوئے۔ مندر کا ایک حصہ جس میں اڈان والی دیوی رہتی ہے۔ بالکل ... اور باقی حصہ پھٹ گیا ہے۔ مندر کی ڈیوڑھی بھی شکستہ ہو کر گر گئی ہے

جوالا مکھی سے آٹھ کوس کے فاصلے پر ایک جگہ گنبر ہے وہاں تقریباً چالیس دکانیں ہوں گی۔ وہ سب کی سب گر گئیں ہیں۔ جانوں کا بھی نقصان ہوا ہے۔ مگر ابھی تک پوری تعداد معلوم نہیں ہوئی دولت پور کی دکانیں بھی سب کی سب منہدم ہو گئی ہیں یہاں دو مندر تھے۔ وہ بھی ... اکثر ... زمین پر لیٹے ہیں اور جرمان حال پکار پکار کر کہتے ہیں۔ کہ مشرک کیسے احمق ہیں کہ ان کے دیوی دیوتا بھی اپنی جائے رہائش کو نہ بچا سکے۔ پر نہ بچا سکے ان مشرکوں سے جب کبھی سوال کیا جاتا ہے۔ کہ تم اس واحد لا شریک کی پرستش کیوں نہیں کرتے۔ جس نے ایک طرفۃ العین میں تمہارے دیوی دیوتوں کے مندروں کو ملیا میٹ کر دیا تو یہی جواب دیتے ہیں۔ کہ ہم پاپیوں پر دیوی جی مہاراج غصے ہو کر پہاڑ میں گھس گئی ہے۔ دولت پور سے کانگڑہ کو جاتے ہوئے ایک سرٹ آتی ہے۔ اس کا ایک حصہ گر گیا ہے۔ اور باقی پھٹ گئی ہے۔ سرنگ کے متصل ایک پہاڑی جو گنیش گھاٹی کے نام سے موسوم ہے۔ بالکل پھٹ گئی ہے۔ کانگڑے کا بھی پل ٹوٹ گیا ہے

کانگڑہ اور بھون کی تباہی بڑی خطرناک ہے۔ کہتے ہیں کہ ایک مکان بھی کھڑا نظر نہیں آتا۔ چھوٹے چھوٹے حجرے بھی گر گئے ہیں۔ کوئی بلندی نظر نہیں آتی۔ سب کچھ بالکل زمین سے ہموار ہو گیا ہے۔ کانگڑہ میں ایک گرجا تھا۔ وہ بھی مسمار ہوا۔ ایک بڑا عالیشان مندر تھا۔ وہ ایسا منہ کے بل گرا ہے۔ کہ اس کی اینٹ سے اینٹ بج گئی ہے پجاریاں مندر جن کی تعداد کئی سو تھی۔ تقریباً سب کے سب ... گئے ہیں کہتے ہیں۔ کہ ان میں سے صرف چودہ آدمی بچے ہیں۔ کانگڑہ میں ایک مشن ہائی سکول تھا۔ وہ بھی بالکل گر گیا ہے اس کے تیرہ یا چودہ استادوں میں سے صرف دو بچے ہیں اور بورڈنگ کے لڑکوں میں سے جن کی تعداد تقریباً ساٹھ تھی بیس یا پچیس جانبر ہوئے۔ اور ارد گرد کی تمام سڑکیں پھٹ گئی ہیں۔ جن سڑکوں پر تانگے یکا چلتا تھا۔ اب وہاں سے آدمی بمشکل عبور کر سکتا ہے۔ یہاں ایک پرانا قلعہ تھا کہتے ہیں کہ پانڈو۔ کورو کے وقت سے تھا۔ اور ایک پہاڑی پر واقع تھا۔ جس کے نیچے ایک کھڈ پانی کی نہر بہتی تھی وہ الٹ کر اسی کھڈ میں گر پڑا ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ یہاں آدمی بہت سے ہلاک ہوئے ہیں۔ تحصیلدار معہ قبائل دب کر مر گیا ہے۔ ویسا ہی نائب تحصیلدار۔ ڈاکخانہ اور ہسپتال بھی بالکل صاف ہو گئے ہیں۔ ہسپتال کا صرف ایک کمپونڈر بچا۔ مدرسہ کا مینجر ایک پادری تھا۔ وہ بھی مر گیا۔ صاحب ڈپٹی کمشنر کی میم معہ دو لڑکیوں کے جو ڈاک بنگلے میں رہتی تھی۔ دب کر مر گئی۔ غرضیکہ اس شہر کا یہ اب حال ہے۔ کہ گویا اس میں کوئی بسا ہی نہ تھا۔ صحیح تعداد ابھی تک مردگان کی معلوم نہیں ہوئی۔ سفر مین مردے نکال رہے ہیں۔ سرکاری رپورٹ شائع ہونے پر معلوم ہو گا۔ دہرم سالہ کا حال اس سے ابتر ہے۔ وہاں بھی کوئی مکان نہیں رہا۔ جیلخانہ۔ ڈاکخانہ۔ انگریزوں کی کوٹھیاں۔ بازار کی دکانیں سب کی سب زمین سے برابر ہو گئیں۔ ایک پلٹن گورکھوں کی جس میں تقریباً ۵۰۰ جوان تھے ہلاک ہو گئی۔ صرف ۴۰ آدمی کہتے ہیں کہ بچے۔ ۳۰ کس انگریز ہلاک ہوئے۔ دیگر عہدہ دار بھی بہت سے دب کر مر گئے۔ پہلے تو لوگ کھلے میدان میں پڑے تھے۔ مگر اب ان کے واسطے خیمے مہیا کر دیئے گئے ہیں یہاں بارش تقریباً ہر روز ہوتی ہے۔ عام طور پر افواہ ہے۔ کہ کانگڑہ اور دہرم سالہ کو آباد نہیں کیا جاوے گا۔ فی الحال نور پور ضلع تجویز ہوا ہے

پالم پور جو دہرم سالہ سے پندرہ کوس کے فاصلے پر مشرقی طرف واقع ہے۔ تباہ ہو گیا ہے۔ تمام مکانات گر گئے ہیں۔ پولیس۔ سٹیشن تحصیل۔ مدرسہ بازار کے مکانات بالکل منہدم ہو گئے۔ مدرسہ کے دس لڑکے فوت ہوئے۔ ہیڈ ماسٹر مدرسہ بھی دب گیا تھا۔ مگر وہ زندہ نکال لیا گیا۔ مگر اس کا ایک لڑکا اور دو لڑکیاں اور ایک ہمشیرہ شکار مرگ ہوئیں۔ خاص پالم پور میں تقریباً ۱۰۰ آدمی مرے ہیں۔ دیگر مقامات پر لوگ بہت سے ہلاک ہوئے ہیں۔ ایک وہ وقت تھا۔ کہ میں بحیثیت طالب علم ہونے کے یہاں رہتا تھا۔ اور چونکہ میں یہاں تقریباً تین سال رہا تھا۔ اس لئے مجھے اس جگہ کے لوگوں کے حالات سے کچھ واقفیت ہو گئی تھی۔ سو میں نے دیکھا کہ یہاں کے اکثر لوگ غیر بلاد سے آکر بستے تھے۔ اور اکثر ان میں سے سود خوار۔ بے نماز مسلمان تھے۔ یہاں ایک مسجد بھی تھی۔ لیکن میں نے کبھی نہیں دیکھا۔ کہ ایک یا زیادہ سے زیادہ دو آدمیوں کے علاوہ اور بھی کوئی نماز پڑھتا تھا۔ ایسا ہی بڑے بڑے آدمیوں کی بابت میں نے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ انہوں نے کبھی نماز و روزہ رکھا ہی نہیں۔ خدا اور رسول کے احکام سے نابلد محض تھے۔ دنیا کمانے کا فکر ان کے لازم حال تھا۔ دوسرے لوگ اکثر زناکاری میں مبتلا تھے مگر حضرت مرزا صاحب کی بابت ان لوگوں سے کوئی بات کہی جاتی تو دم دبا کر بھاگ جاتے تھے اور اگر کوئی سنتا بھی تھا۔ تو سوائے طعن و تشنیع کے اور کچھ جواب نہیں دیتا تھا۔ غرضیکہ یہ حالت تھی۔ ان لوگوں کی جن کی بستیوں کا اب خداوند تعالےٰ نے نام و نشان مٹا دیا۔ یہ علاقہ بھی پہاڑی ہے۔ یہاں بھی تقریباً ہر روز بارش ہوتی ہے۔ گویا عذاب فوق عذاب کا نمونہ ہے۔ اب انکے واسطے یہاں سے اور دوسرے مقامات سے خیمے بھیجے گئے ہیں۔ یہاں ہمارے تین احمدی بھائی تھے۔ وہ تینوں حضرت صاحب کی دعاؤں کی طفیل بچ گئے۔ یہ حیرانی کی بات ہے اور میں جانتا ہوں کہ یہ خداوند تعالےٰ علیم و خبیر کی طرف سے مقدر تھا۔ کہ اس ضلع کانگڑہ میں جو اتنا عرصہ ہلاکت ہوا ہے۔ ہماری جماعت کا ایک احمدی بھی نشانۂ موت نہیں ہوا۔ الحمد للہ علے ذالک (باقی آئندہ)

میں مسلمان ہو گیا

یہ عجیب و غریب کتاب ”ختیار الاسلام یا میں مسلمان ہو گیا“ بفضلہ تعالیٰ بہت مقبول ہوئی ہے۔ گو بزرگان دین حضرۃ مولوی نورالدین و مولوی عبدالکریم و مولوی محمد علی صاحب ایم اے نے اس کا مفید ہونا قرار دیا ہے مگر یہ کتاب بذاتہ اس لئے بے نظیر ہے۔ کہ اس کا نام خاص خالق ارض و سما نے اپنے خاص الہام و کلام سے رکھا۔ گویا جو کچھ اس میں لکھا ہے اس پر خود خدا نے ریویو کیا۔ چونکہ یہ کتاب ہر ایک احمدی و غیر احمدی کیلئے ازبس ضروری ہے۔ اس لئے اطلاع دیجاتی ہے کہ کوئی صاحب جسے آریوں اور مخالف مولویوں سے پالا پڑتا ہے وہ اس سے محروم نہ رہ جاوے۔ ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا ہوگا۔ عبدالغفور مرتد المعروف دہرم پال کی کتاب تہذیب الاسلام کا دندان شکن جواب طیار ہو رہا ہے۔ امید ہے کہ بفضلہ تعالےٰ آریہ سماج اس سے ہوناک ضرب پہنچیگا یعنی فائدہ ہوگا۔ تمام درخواستیں بنام ماسٹر عبدالرحمان قادیان آنی چاہئیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

دنیا مین ایک نذیر آیا ۔ پر دنیا نے اسے قبول نکیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملون سے اسکی سچائی ظاہر کردیگا

بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸

فہرست مضامین

بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸

قیمت خاص ... مضامین خود بخود ...

ان اللہ قال صاحبکم وقت مسیحہ مأثورہ من اللہ

بدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

چہ گویم با تو گر آئی بہ ہادر قادیان بینی

بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸

دوا بینی ۔ شفا بینی ۔ غرض دار الامان بینی

سلسلة الجدید جلد ۱ نمبر ۶ | ۵ ربیع الاول ۱۳۲۳ ہجری علی صاحبہا ... جمعرات ۔ ۱۱ مئی ۱۹۰۵ء | سلسلة القدیم جلد ۴ نمبر ۱۴

ای جہان منتظر خوش باش کامد دلستان | ایڈیٹر مفتی محمد صادق عفی عنہ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

خدا کی تازہ وحی

۹ ۔ مئی ۱۹۰۵ء ۔ پھر بہار آئی ۔ خدا کی بات پھر پوری ہوئی

یستنبئونک احق ھو ۔ قل ای و ربی انہ لحق

۱۰ ۔ مئی ۱۹۰۵ء ۔ کیا عذاب کا معاملہ درست ہے ۔ اگر درست ہے ۔ تو کس حد تک

۱۳ ۔ مئی ۱۹۰۵ء ۔ خواب مین دیکھا ۔ کہ جیسا ہم ایک عدالت مین ہین ۔ اور ایک مقدمہ ہے ۔ شبہ گذرتا ہے ۔ کہ مجسٹریٹ ایک شخص ڈپٹی قائم علی ہے ۔ اور اس کا سررشتہ دار ہمارے بھائی غلام قادر صاحب مرحوم ہین ۔ اور ہم تینون ایک ہی جگہ بیٹھے ہین ۔ ایسا معلوم ہوتا ہے ۔ کہ گویا ہم مدعی ہین اور مدعی علیہ کو بلوایا ہے ۔ مجسٹریٹ نے سررشتہ دار کے کان مین کچھ کہا ۔ جس کو ہم نے بھی سن لیا ہے ۔ وہ کہتا ہے ۔ کہ یہ ۲۵ روپے طلبانہ داخل کردین اور فریق ثانی کو بلایا جاوے ۔ ہم نے جیب سے پچیس ۲۵ روپے دیدیئے ۔ اور فریق مخالف کو طلب کیا گیا ۔

فرمایا ۔ قائم علی مین علی خدا کا نام ہے ۔ اور اس سے مراد علو مرتبہ ہے اور غلام قادر سے مراد یہ ہے ۔ کہ اللہ تعالےٰ اپنی قدرت سے کچھ کام کرنا چاہتا ہے ۔ اور طلبانہ سے مراد کچھ ابتلاء اور تکلیف ہے ۔ یعنی قدرت خداوندی سے کامیابی ضرور ہماری ہے ۔ لیکن اس مین کچھ درمیانی تکلیف مقدر ہے ۔ جیسا کہ ہمیشہ انبیاء اور اولیاء اللہ کے ساتھ ہوا کرتا ہے

۱۷ ۔ مئی ۱۹۰۵ء کو سنایا ۔ میان محمود احمد اور میان محمد اسحٰق بیمار ہین ۔ ان کے واسطے دعا کرتے تھے ۔ الہام ہوا ۔

سلام قولاً من رب رحیم

پر خدا کا رحم ہے ۔ کوئی بھی اس سے ڈر نہین

ناظرین اخبار بدر اپنی رائے سے مطلع فرماوین

ہر اخبار کے پہلے صفحہ پر برادر محمد افضل مرحوم ایک نظم ما مسلمانیم از فضل خدا ۔ اور دس شرائط لکھا کرتے تھے ہمنے اس خیال پر کہ اخبار کی رنگ مین یہ کوئی تازہ بات نہین ہو اور اس سے ممکن ہے ۔ کہ بعض لوگ ظن کرین ۔ کہ اخبار کو پر کرنے کے واسطے ہر اخبار مین یہ لکھ دیا جاتا ہے ۔ اس کو درج کرنا بند کر دیا ۔ اور اس کے عوض پہلے صفحہ پر خدا کی تازہ وحی کا اندراج شروع کیا ہے ۔ لیکن اب بعض دوستوں کے خطوط آنے شروع ہوئے ہین ۔ کہ وہ سلسلہ عمدہ تھا ۔ مخالفین کو ہم ہر وقت دکھا سکتے تھے ۔ کہ ہمارا مذہب کیسا پاک ہے اور اس سلسلہ مین داخل ہونا کیسی عمدہ بات ہے ۔ اس واسطے صاحبان رائے سے استفسار کیا جاتا ہے ۔ کہ وہ اس امر کے واسطے کیا صلاح دیتے ہین ۔ بعد مشورہ جیسا قرار پائیگا ۔ اس پر عمل کیا جاویگا ۔

اعلان

ماسٹر عبد الرؤف صاحب احمدی سابق مدرس مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان آج کل فارغ ہین اور چاہتے ہین کہ اپنی کوئی ملازمت پاویں ۔ دس پندرہ روپیہ ہو اور لکھا تو خوشی قبول کرینگے

معذرت ۔ بہ سبب نہ ہونے کافی انتظام پریس کے ۔ مئی ۱۹۰۵ء کے اخبار مین دیر ہوگئی ہے ۔ وہ ... سال ہوگا انشاء اللہ تعالےٰ

ضروری گذارش لائق توجہ گورنمنٹ

عجیب زمانہ ہے کہ ہمدردی کی بھی ناشکری کی جاتی ہے بعض اخبار والے خاص کر پیسہ اخبار اس بات سے بہت ناراض ہوئے ہیں کہ میں نے زلزلہ کی خبر کیوں شائع کی ہے حالانکہ اُن کو خوب معلوم ہے کہ جو کچھ میں نے شائع کیا وہ بدنیتی سے نہیں ہے اور نہ کسی کو آزار دینا اور تشویش میں ڈالنا میرا مقصد ہے میں نے پہلے اس سے سنہ ١٩٠٤ء میں ایک زلزلہ شدیدہ کی خبر شائع کی تھی جس کا یہ مضمون تھا کہ ایک زلزلہ سخت آنے والا ہے جو ہولناک ہوگا اور پھر میں نے اسی زلزلہ کے بارے میں مئی ١٩٠٤ء میں بذریعہ اشتہار شائع کیا کہ وہ زلزلہ آنے والا ایسا ہوگا کہ جس سے ایک حصہ ملک کا تباہ ہو جائے گا اور بڑی بڑی عمارتیں گریں گی اور جو عارضی طور پر فرودگاہیں ہیں وہ بھی گریں گی اور جو مستقل سکونت کی عمارتیں ہیں وہ بھی نابود ہو جائیں گی اور اس زمانہ سے پچیس برس پہلے بھی میں نے اپنی کتاب براہین احمدیہ میں اس زلزلہ کی خبر دی تھی اور لکھا تھا کہ اُس سے پہاڑ پھٹ جائیں گے اور بڑی آفت پیدا ہوگی اور جب وہ پیشگوئی ۴ اپریل ١٩٠٥ء کو پوری ہو گئی اور بندگان خدا کا وہ نقصان ہوا جس کی تحریر کرنے کی حاجت نہیں تب مجھے اس حادثہ سے اس قدر صدمہ پہنچا کہ جس کے بیان کرنے کے لیے الفاظ نہیں اور میں خیال کرتا ہوں کہ بہت ہی کم ایسے لوگ ہوں گے جنکو میری مانند ملک کی اس تباہی کا صدمہ پہنچا ہو کیونکہ اس زلزلہ کے بعد مجھے بار بار یہ خیال آیا کہ میں نے بڑا گناہ کیا کہ جیسا کہ حق شائع کرنے کا تھا اس پیشگوئی کو شائع نہ کیا کیونکہ وہ پیشگوئی صرف اردو کے دو اخبار اور دو رسالوں میں شائع ہوئی تھی اور یہ بھی فروگذاشت ہوئی ہے کہ عربی پیشگوئی کا ترجمہ بھی نہیں ہوا تھا اور یہ بھی بڑی غلطی ہوئی کہ انگریزی اخباروں میں اسکو شائع نہیں کیا گیا تھا اگرچہ میں اسوقت جانتا تھا کہ میرا لکھنا دلوں کو ایک ذرہ بھی احتیاط کی طرف مصروف نہیں کرے گا کیونکہ قوم میری باتوں کو بدظنی سے دیکھتی ہے اور ہر ایک بھلائی کی بات جو میں پیش کرتا ہوں بجز گالیاں سننے کے میں اس کا کوئی صلہ نہیں پاتا تاہم میرے دل کو اس غم نے سخت گھبرا دیا کہ جو خبر مجھے پہلے سے بہت صفائی سے خدائے علیم و حکیم نے ملی تھی میں نے وہ کیوں پورے طور پر شائع نہ کی اور اگر میں پورے طور پر اشاعت کرتا اور بار بار متنبہ کرتا تو ممکن تھا کہ ایسی کارروائی ہو کر بعض جانیں بچ جاتیں چنانچہ جس قدر میری جماعت میں سے دھرم سالہ اور کانگڑہ اور کلو وغیرہ میں لوگ رہتے تھے یا ملازم تھے ایک بھی ان میں سے ضائع نہیں ہوا اسکی وجہ یہی تھی کہ وہ زلزلہ کی خبر کو پہلے سے یاد رکھتے ہوں گے اور [illegible] اپنی باطنی اصلاح بھی کی ہوگی - میں اسی غم اور پریشانی میں تھا کہ یکدفعہ پھر مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے خبر ملی کہ ایک زلزلہ اور آنے والا ہے جو قیامت کا نمونہ ہوگا اس خبر کو سنتے ہی میرے بدن پر لرزہ پڑ گیا اور میرے دل کی وہ حالت ہوئی جسکو میرا خدا جانتا ہے اور جیسا کہ میں لکھ چکا ہوں میں پہلے بہت شرمندہ تھا کہ میں نے زلزلہ کی پہلی خبر کو کما حقہ کیوں شائع نہ کیا اور کیوں بنی نوع کی پوری ہمدردی نہ کی سو اب دوسرے زلزلہ کی خبر پا کر میرا دل اس بات کے لیے بے اختیار ہو گیا کہ پہلی فروگذاشت کی اب تدارک کروں اسی غرض سے میں نے چند اشتہار شائع کیے تا لوگوں کو متنبہ[1] کروں کہ حتی المقدور اپنے اعمال کی اصلاح کریں اور جہاں تک ممکن ہو اپنی عمارتوں سے بچیں جو دو منزل سہ منزل ہیں اور ایک دفعہ میں نے پہلی فروگذاشت کو پورا کرنے کے لیے ہزارہا اشتہار شائع کیے اور اخباروں میں بھی یہی مضمون شائع کرایا اور ریویو وغیرہ انگریزی اخباروں میں بھی شائع کرایا بلکہ اس اطلاع کے لیے ایک چٹھی بخدمت جناب لفٹنٹ گورنر بہادر اور ایک چٹھی بخدمت جناب نواب لارڈ کرزن وائسرائے بہادر کی خدمت میں بھیجی گئی اور ابھی میں اس بات کی طرف متوجہ ہوا کہ یا تو خدا تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس گھڑی کو ٹال دے اور مجھے اطلاع دے اور یا پورے طور پر یعنی تاریخ اور روز اور وقت اس آنیوالے حادثہ سے مطلع فرما دے کیونکہ وہ ہر ایک بات پر قادر ہے اب ناظرین سمجھ سکتے ہیں کہ کسی بدنیتی یا دلآزاری یا ستانے کے لیے میں نے یہ کام نہیں کیا اور جس آنیوالے زلزلہ سے میں نے دوسروں کو ڈرایا اُن سے پہلے میں آپ ڈرا اور باغ میں قریباً ایک ماہ سے [illegible] میں واپس آتا تو باغ میں ہی ٹھہر گیا کیونکہ مجھے معلوم نہیں کہ وہ وقت کب آنیوالا ہے - میں نے اپنے مریدوں کو بھی اپنے اشتہارات میں یہ نصیحت کی کہ جسکی مقدرت ہو [illegible] باہر جنگل [illegible] وہ دعا کرتے ہیں کہ خدا اس بلا سے بچا دے [illegible] میری نیک نیتی پر اس سے زیادہ اور کیا گواہ ہو سکتا ہے کہ اسی خیال سے میں معہ اہل و عیال اور اپنی تمام جماعت کے جنگل میں پڑا ہوں اور جنگل کی گرمی کو برداشت کر رہا ہوں حالانکہ قادیان طاعون سے بالکل پاک صاف ہے مگر جس بات سے خدا نے ڈرایا اُس سے ڈرنا لازم ہے اور یہ بھی مجھے کا یقین ہے اُس سے بنی نوع کو ڈرانا بھی شرط ہمدردی میں داخل ہے اگر میں دیکھوں کہ کسی گھر کے کسی حصہ کو آگ لگنے کو ہے اور گھر کے لوگ خواب میں ہیں ان کو کچھ خبر نہیں اور میں انکو اطلاع نہ دوں کہ وہ تشویش میں پڑیں گے تو میں ایک سخت گناہ کا مرتکب ہوں گا۔

یہ بھی یاد رہے کہ کسی کمزوری بنا پر یہ پیشگوئی نہیں کی گئی ہے بلکہ اگر اسکا تم کیطرف سے بھی میرے اس دعوے کی پڑتال ہو تو کم سے کم ہزار پیشگوئی ایسی ثابت ہوگی جو وہ سچی نکلی ہیں جبکہ میں صدہا پیشگوئیوں کی سچائی کے تجربہ سے اس بات کے ثابت کرنے کے لیے ایک بھاری ثبوت اپنے پاس رکھتا ہوں کہ جو کچھ خدا نے مجھے فرمایا ہے سچ ہے تو پھر اُس سے لوگوں کو متنبہ نہ کرنا ایک ظلم تھا کیونکہ یہ زلزلہ کی پیشگوئی قطعی نہیں بلکہ شرطی ہے ہر ایک شخص جو نیک چلنی اختیار کریگا وہ بچایا جائے گا پس ایسے شخص کو کیا غم ہے جو اپنے چال چلن کی درستی رکھتا ہے ہاں وہ بدمعاش لوگ جو اپنا پیشہ بدکاری حرام خواری خونریزی وغیرہ رکھتے ہیں البتہ ایسے اشتہاروں سے وہ تشویش میں پڑیں گے سو انکی تشویش کی نہ خدا کو پروا ہے اور نہ گورنمنٹ کو اگر انکو خوش رکھنا مقصود ہوتا تو انسانی گورنمنٹیں ان کے لیے جیلخانے کیوں طیار کرتیں

میری سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ کس قسم کی بدظنی ہے جو مخالف لوگ مجھ پر کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ اس نے اپنے اشتہاروں سے تشویش میں ڈال دیا ہے میں نہیں سمجھ سکتا کہ یہ کیسی تشویش ہے میں نجوم کا دعویٰ نہیں کرتا نہ مجھے علم جیالوجی کی مہارت کا کوئی دعویٰ ہے صرف یہ دعویٰ ہے کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے وحی پاتا ہوں مگر اس دعوی کے

[1] اسکے واسطے کوئی تاریخ معین نہیں ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے کوئی خاص تاریخ میرے پر ظاہر نہیں فرمائی - بعض لوگوں کو غلطی لگی ہے کہ انہوں نے اس سے ۱۴ رمئی مقرر کی تھی مگر یہ بالکل جھوٹ ہے ہم نے کوئی تاریخ نہیں کبھی ایسی پیشگوئیوں میں عموماً یہی سنت اللہ ہے چنانچہ انجیل میں بھی صرف یہ لکھا ہے کہ زلزلے آویں گے مگر تاریخ مقرر نہیں ہے مجھے اب تک قطعی طور پر یہ بھی معلوم نہیں کہ اس زلزلہ سے درحقیقت ظاہری زلزلہ مراد ہے یا کوئی اور شدید آفت ہے جو زلزلہ کا رنگ اپنے اندر رکھتی ہے - منہ

یہ لوگ سخت منکر ہیں اور اسی بنا پر مجھے کافر اور دجال کہتے ہیں اور اسی بنا پر یہ لوگ میری تکذیب کر رہے ہیں ان لوگوں نے ہزار ہا اشتہار میری نسبت شائع کیے ہیں کہ اس دعوے میں یہ شخص جھوٹا ہے بلکہ اسقدر لعنتوں اور گالیوں سے بھرے ہوئے میری نسبت دنیا میں اشتہار شائع کر چکے ہیں جن سے کم سے کم دس کوٹھے بھر سکتے ہیں تو پھر کیا کوئی سمجھ سکتا ہے کہ میری ایسی پیشگوئیوں سے وہ ڈرتے ہوں جو شخص ان کے نزدیک جھوٹا ہے اُس سے ڈرنے کے کیا معنے ہیں ھو اگر مجھے بندگان خدا کی ہمدردی مجبور نہ کرتی تو میں ایک ورق بھی شائع نہ کرتا مگر پہلی پیشگوئی کا بڑے زبردست طور سے پورا ہونا اور ہزارہا جانوں کا نقصان ہونا مجھے ...... کھینچکر اسطرف لایا کہ میں دوسری پیشگوئی کی شائع کرنے میں کوتاہی نہ کروں اور کما حقہ شائع کر دوں بعض نے میری نسبت خط لکھے کہ تو جھوٹا ہے ہم چاہتے ہیں کہ تجھے قتل کر دیں لیکن اگر میں اشتہار دوں تو یہ لوگ احتیاط برکار رہیں ... جائیں

اور اپنی کچھ اندرونی اصلاح کریں اور ان کی جانیں بچ جائیں تو میری جان کیا چیز ہے کیا مجھے کبھی مرنا نہیں یا اپنی جان سے ایسی محبت رکھتا ہوں کہ بنی نوع کی ہمدردی بھی چھوڑ دوں اور بعض نادان کہتے ہیں کہ یہ اشتہار اس غرض سے لکھے گئے ہیں کہ تا لوگ ڈر کر ان کی بیعت قبول کر لیں مگر اس حق پوشی کا میں کیا جواب دوں میں بار بار انہیں اشتہارات میں لکھ چکا ہوں کہ اصلاح نفس اور توبہ سے اسجگہ میری یہ مراد نہیں ہے کہ کوئی ہندو یا عیسائی مسلمان ہو جائے یا میری بیعت اختیار کرے بلکہ یاد رکھنا چاہیے کہ اگر کسی کا مذہب غلطی پر ہے تو اُس غلطی کی سزا اسکے لیے یہ دنیا عدالت گاہ نہیں ہے اسکے لیے عالم آخرۃ مقرر ہے اور جس قدر قوموں کو پہلے اس سے سزا ہوئی ہے مثلاً آسمان سے پتھر برسے یا طوفان سے غرق کیے گئے یا زلزلہ نے اُنکو فنا کیا اُس کا یہ باعث نہیں تھا کہ وہ بُت پرست تھے یا آتش پرست یا کسی اور مخلوق کے پرستار تھے اگر وہ سادگی اور شرافت سے اپنی غلطیوں پر قائم رہتے تو کوئی عذاب اُن پر نازل نہ ہوتا لیکن اُنھوں نے ایسا نہ کیا بلکہ خدا تعالےٰ کی آنکھ کے سامنے سخت گناہ کیے اور نہایت درجہ شوخیاں دکھلائیں اور اُن کی بدکاریوں سے زمین ناپاک ہو گئی اسلیے اسی دنیا میں اُن پر عذاب نازل ہوا خدا کریم و رحیم ہے وہ غضب میں دھیما ہے اگر ... [illegible] ... اور بدکاریاں اور ظلم ... [illegible] ... کے ... کا ... [illegible] ... جرأت نہ کریں گویا ... [illegible] ... عذاب نازل نہیں ہوگا جیسا کہ وہ فرماتا ہے ما یفعل الله بعذابکم ان شکرتم و اٰمنتم یعنی خدا تمہیں عذاب دیکر کیا کریگا اگر تم شکر گذار بندے ہو جاؤ اور اس پر ایمان لاؤ اور اس کی عظمت اور ... سے ڈرو ایسا ہی اسکے مقابل ...

فرماتا ہے قل ما یعبؤا بکم ربی لولا دعاؤکم یعنی انکو کہدے کہ اگر تم نیک چلن انسان نہ بنجاؤ اور اس کی یاد میں مشغول نہ رہو تو میرا خدا تمھاری زندگی کی پروا کیا رکھتا ہے - اور سچ ہے کہ جب انسان غافلانہ زندگی بسر کرے اور اُسکے دل پر خدا کی عظمت کا کوئی رعب نہ ہو اور بیقیدی اور دلیری کے ساتھ اُسکے تمام اعمال ہوں - تو ایسے انسان سے ایک بکری بہتر ہے جس کا دودھ پیا جاتا ہے اور گوشت کھایا جاتا ہے اور کھال بھی بہت سے کاموں میں آجاتی ہے - اور میں جانتا ہوں کہ جسقدر میں نے لکھا ہے وہ اُن لوگوں کے لیے بس ہے جن کے دل سخت نہیں ہیں اور جو جانتے ہیں کہ خدا ہے والسلام علیٰ من اتبع الھدےٰ ۰

المشتہر مرزا غلام احمد قادیانی

مدرسہ تعلیم الاسلام

فنڈ یتامیٰ

مدرسہ تعلیم الاسلام میں کئی ایک یتیم طلبا ۔ تعلیم پاتے ہیں جنکو اخراجات تعلیم خوراک ۔ کتب ۔ لباس وغیرہ مدرسے نے اپنے سر پر اُٹھایا ہے ... اور چونکہ یتیموں کا روپیہ دوسرے کام میں شرعاً نہیں لگ سکتا سو اسلیے اسکے لیے جدا فنڈ کھولا گیا ہے لیکن اس فنڈ میں کافی روپیہ جمع نہیں ہوا - چنانچہ اس ماہ میں یتیموں کے بعض اخراجات دوسرے فنڈوں سے قرض لیکر ادا کیے گئے ہیں - احباب جلد توجہ فرمائیں اور یتیموں کیواسطے نقد کپڑا کتاب وغیرہ جو کچھ ارسال فرما دیں آپکا کام آسکتا ہے

اظہار مدعا

مکرمی اخویم جناب سراج الدین عمر صاحب - السلام علیکم ورحمۃ الله و برکاتہ ۔ مجھکو تو خوف تھا کہ مرحوم محمد افضل خان صاحب کی قیمتی وفات ہی البدر ہمیشہ کے لیے ابر میں چھپ گیا - مگر الله تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اُسنے آپ ایسا اولوالعزم سرپرست اسکے لیے کھڑا کر دیا جس سے امید ہے کہ وہ انشاء الله بدر کی شمس کیطرح چمکیگا - چونکہ آپنے ایسے وقت میں اس کام کو ہاتھ میں لیا ہے کہ آپکو مالی مشکلات کا بہت کچھ مقابلہ کرنا ہوگا اسلیے دعا ہے کہ خداوند کریم آپکو استقلال و ہمت عطا فرماوے اور اسکے سرانجام پہونچانیکی توفیق بخشے - اللھم آمین -

الله تعالیٰ توفیق دے کہ ہماری جماعت عموماً اور ناظرین البدر خصوصاً اسکی اعانت میں آپکا ہاتھ بٹائیں - یہ خاکسار بھی بشرط مقدرہ ...

ایڈیٹر نوٹ اسجگہ ... [illegible] ... میں سے ایک کا اشتہار نقل کیا جاتا ہے جس سے ظاہر ہوگا کہ ہماری پیشگوئیوں کی ... [illegible] ... [illegible] ... عشاء ... ہے

... [illegible] ... پیشگوئی ... دعویٰ ... [illegible] ... ہوں ... [illegible] ... یقین دلاتا ہوں کہ ... [illegible] ... ۲ - ۳۰ - ۴۳ - ... [illegible] ... ایسا ... [illegible] ... قادیانی زلزلہ ... [illegible] ... ہے ... [illegible] ... زلزلہ ... [illegible] ... جو قادیانی کی ... [illegible] ... خوفناک ہو رہے ہیں ... [illegible] ... خوشخبری سناتا ہوں کہ خدا اپنے فضل و کرم سے شہر لاہور وغیرہ میں یہ قادیانی زلزلہ ہرگز نہیں آئیگا ! نہیں آئیگا !! اور نہیں آئیگا !!! آپ ہر طرح اطمینان اور تسلی رکھیں مجھے یہ خوشخبری حقیقی نور الٰہی اور کشف کے ذریعہ سے پہنچی ہے ... بالکل ٹھیک ہوگی - میں مکرر سہ کرر کہتا ہوں اور اسکی ...

ضمیمہ نوٹ جو کچھ بذریعہ کشف دکھلایا گیا ہے مستفیضین پر اور اس کے اعلان کی اجازت پاکر ڈنکے کی چوٹ کہتا ہوں کہ قادیانی ہمیشہ کیطرح اس زلزلہ کی پیشین گوئی میں بھی ذلیل اور رسوا ہوگا اور خداوند تعالےٰ حضرت خاتم المرسلین شفیع المذنبین کے طفیل سے اپنی گنہگار مخلوق کو اپنے دامن عاطفت میں رکھکر اس نا رسیدہ آفت سے بچاوے گا اور کسی فرد بشر کا بال تک بیکا نہ ہوگا - الٰہی بخش ... سکرٹری انجمن حامی اسلام لاہور -

خریدار توجہ فرمائیں

بعض احباب کا پتا صحیح نہ ہونیکے سبب انکو بروقت اخبار نہیں ملتا - چونکہ شکایتیں پہنچتی ہیں ہم دوبارہ چھاپنے کو ہیں اسلیے گذارش ہے کہ جن صاحبوں کا پتا اخبار پر درست نہیں ہوتا وہ جلد اطلاع دیں - ڈاکخانہ کا نام ... بمعہ ضلع ... تحریر فرماویں

بسم اللہ الرحمن الرحیم ✧ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

علاج طاعون

فَبَدَّلَ الَّذِينَ ظَلَمُوا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِي قِيلَ لَهُمْ فَأَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا رِجْزًا مِنَ السَّمَاءِ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ پ۱

پس بدل دیا ان کے حقیقی نور سے ان کو ہٹا کر اپنے اعمال کو تاریکی میں ڈالنے والے لوگوں نے خدا کے حکموں کو اوروں کے حکموں سے۔ پس اس کی سزا میں ہم نے زیادتی کرنے والے شریروں پر آسمان سے طاعون نازل کیا۔ اور یہ ان کے فسق کی سزا تھی

اس آیت پر تدبر کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ رجز حدیث میں آیا ہے۔ کہ رجز سے مراد طاعون ہے۔ اس کے پیدا ہونے کا سبب فسق اور اللہ تعالیٰ کے احکام کو چھوڑ کر اوروں کی تابعداری اختیار کرنا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کی اطاعت و طاعت میں کسی غیر کو شریک کر لیا جاتا ہے۔ اور اس کی قائم کی ہوئی حدوں کا کچھ لحاظ نہیں کیا جاتا۔ تو وہ اپنی رحمت سے اپنا ایک مامور نذیر و بشیر کر کے بھیجتا ہے۔ تاکہ لوگوں کو آنے والے عذاب سے ڈراوے۔ مگر لوگ اس کو قبول نہیں کرتے اور حد سے گذر جانے میں نہیں جھجکتے۔ اس وقت خدا کا غضب بھڑکتا ہے۔ جو ایک دم میں بڑے بڑے فاسقوں کو ہلاک کر دیتا ہے۔ چنانچہ دوسری جگہ فرمایا۔ وَإِذَا أَرَدْنَا أَنْ نُهْلِكَ قَرْيَةً أَمَرْنَا مُتْرَفِيهَا فَفَسَقُوا فِيهَا فَحَقَّ عَلَيْهَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنَاهَا تَدْمِيرًا پ۱۵

اور جب کسی بستی کو ہلاک کرنے کا ارادہ کرتے ہیں [illegible] اس میں فسق اور [illegible] ہو جاتے ہیں [illegible] ہلاک کر کے تباہ کر دیتے ہیں۔ اس آیت کے سمجھنے میں بعض علماء نے غلطی کھائی ہے۔ کہ ہم اس بستی کے خوشحال لوگوں کو حکم دیتے ہیں۔ کہ اس میں بدکاریاں کریں۔ یہ بالکل غلط ہے۔ کیونکہ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ (اللہ تعالیٰ بری باتوں کا حکم نہیں دیتا) قرآن میں آ چکا ہے۔ نیز اگر بدکاریوں کا حکم ہی دے۔ تو پھر عذاب کیوں بھیجے

آج کل آپ صاحبان دیکھتے ہیں۔ کہ طاعون زور دے رہا ہے۔ اس کا اصل سبب یہی ہے۔ جو میں نے بیان کیا ہے۔ یعنے فسق و فجور اور خدا کے مامور کی تکذیب پس اس کا حقیقی و حکمی علاج بھی اسی سبب کا ازالہ ہے

اس کے سوا جس قدر تدبیریں ہیں۔ وہ کبھی دیرپا فائدہ نہ دینگی کیونکہ تم جانتے ہو۔ کہ جب تک کسی مرض کے اصلی سبب کا ازالہ نہ کیا جاوے۔ بیرونی تدبیریں کچھ کام نہیں دیتیں۔

افسوس! اس زمانہ کے لوگوں نے ابھی تک ان حقیقی اسباب کو نہیں پہچانا۔ جن سے طاعون پھیلا۔ اور ادھر ادھر ہاتھ پاؤں پھیلا رہے ہیں۔ مگر ابھی تک ساحل مقصود تک نہیں پہنچے۔ کاش وہ اپنے مکانوں کو چھوڑنے کے ساتھ ہی اپنی عادات کو بھی چھوڑتے۔ اور گھروں کی تبدیلی کے ساتھ ہی اپنے وجود میں بھی تبدیلی پیدا کرتے تاکہ ان پر رحم کیا جاتا۔ اگر کوئی پوچھے۔ کہ وہ کونسی بد عادتیں اور بد کرداریاں ہیں۔ تو میں اس کا جواب دوں گا۔ کہ اپنے خیالات و اعمال کو کتاب و سنت پر عرض کرو تمہیں خود ہی معلوم ہو جائیگا۔ نیز پہلے پہلے چوہوں میں طاعون پڑنا اس بات کا نشان ہے۔ کہ انسانوں نے بھی چوہوں کی خصلتیں اختیار کر لی ہیں۔ آپ ذرا چوہوں کی طرز زندگی پر غور کریں۔ ایک تو ان میں زمین کی طرف جھکنے اور زمینی چیزوں سے اپنی معیشت بہم پہنچانے کا بڑا رجحان ہے۔ یہاں تک کہ اپنی زندگی کو زمین اور زمینی اسباب پر ہی منحصر سمجھتے ہیں۔ اب دیکھ لو کہ اس زمانے کے لوگوں میں بھی مادہ پرستی کا بڑا زور ہے۔ اور ہر ایک ان میں سے (الا ماشاء اللہ) زمین کی طرف جھکا ہوا ہے۔ وہ کبھی بھول کر بھی آسمان کی طرف نگاہ نہیں اٹھاتا۔ اور نہ اعلیٰ ہستی سے مدد طلب کرتا۔ بارش کے لئے کسی زمانے میں آسمان کی طرف نگاہیں اٹھا کرتی تھیں۔ مگر اب تو ایسی نہریں پیدا ہو گئی ہیں کہ وہ خود مینہ برسا سکتی ہیں۔ اور نہروں، چشموں، کنووں [illegible] ہیں۔ کاش انہیں معلوم ہوتا کہ یہ چیزیں بھی آسمانی پانی ہی کی محتاج ہیں۔ وہ دین کے کاموں میں بھی اپنی عقلوں [illegible] اور اپنے تئیں [illegible] آسمانی [illegible] بالکل بے پرواہ ہیں۔ غرض چوہوں کی [illegible] خصلت کا انسانوں میں بہت کچھ دخل ہو گیا ہے [illegible] چوہوں میں شوخی و شرارت حد سے زیادہ پائی جاتی ہے [illegible] ذرا بھی ہلی اور دوڑ لگے۔ تو شرارت کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ ایسا ہی میں دیکھتا ہوں۔ کہ یہ لوگ بھی خدا سے نہیں ڈرتے۔ جب کبھی کوئی موقعہ لگے۔ تو حقوق اللہ اور حقوق الناس میں نقصان کرنے سے نہیں جھجکتے خدا کا خوف دلوں سے بالکل اٹھ چکا ہے۔ گناہ بڑی دلیری سے کیا جاتا ہے۔ شوخیوں کی انتہا ہو چکی ہے۔ مگر یاد رکھو خدا اپنا چہرہ دکھلانے والا ہے۔ اور بدر نبوت نے طلوع کر کے ان لوگوں کے اعمال پر روشنی ڈالنی شروع کی ہے عنقریب آفتاب نصرت کے طلوع سے سب پردہ کھل جائے گا۔ پھر چوہوں کی یہ عادت بھی ہے۔ کہ کوئی چیز خواہ ان کے کام کی ہو یا نہ ہو۔ اس پر بھی دندان آز تیز کر کے کتر دیتے ہیں۔ ایسا ہی یہ لوگ بھی بلا ضرورت دنیا کے حصول [illegible] نقصان ڈالتے ہوئے کوشش کر رہے ہیں۔ ایک کام شروع کرتے ہیں۔ مگر جب [illegible] دیکھتے ہیں۔ تو اس کو ادھورا چھوڑ کر اس کی طرف مشغول ہو جاتے ہیں [illegible] اس کو بھی دل لگا کر نہیں کرتے۔ اور کامیابی حاصل کئے بغیر چھوڑ دیتے ہیں۔ پھر یہ بھی چوہوں کی عادت ہے کہ ان کو دولت جمع کرنے کا بڑا لپکا ہے۔ خدا جانے وہ اپنی بلوں میں روپیہ۔ دانے وغیرہ کیوں جمع کرتے رہتے ہیں۔ حالانکہ ان کے کسی کام کے نہیں۔ جن لوگوں کا مال بے زکوٰۃ ہے یا وہ اللہ کی راہ میں وقت پر خرچ کرنے سے پہلو تہی کرتے ہیں۔ وہ اسی [illegible] میں داخل ہیں۔ میں خیال کرتا ہوں [illegible] چوہوں میں شہوت نفسانی بھی بڑی ہوتی ہے۔ چنانچہ ان کی اولاد کی کثرت اس پر گواہ ہے۔ ان لوگوں کا یہ حال بھی ہماری نظر سے پوشیدہ نہیں بلکہ چوہوں میں یہ خصلت بھی میں نے دیکھی ہے۔ کہ [illegible] طاعون ظاہر ہونے پر بھاگ جاتے ہیں۔ جو لوگ اپنے چال چلن میں تو تبدیلی نہیں کرتے۔ اور اپنی بد عادتوں کو نہیں چھوڑتے اور [illegible] دیکھا دیکھی بستی سے بھاگ جاتے ہیں۔ وہ انسان نما چوہوں کا تتبع کرتے ہیں۔ خدا نے بطور دوا گندی بستی سے نکل جانے کی تو اجازت دی ہے۔ مگر موت سے بھاگ جانے کو [illegible] اور ایسے چوہوں کی عادت بیان کیا ہے۔ چنانچہ پ۱۷ الانبیاء میں ایک آیت ہے۔ فَلَمَّا أَحَسُّوا بَأْسَنَا إِذَا هُمْ مِنْهَا يَرْكُضُونَ لَا تَرْكُضُوا وَارْجِعُوا إِلَىٰ مَا أُتْرِفْتُمْ فِيهِ وَمَسَاكِنِكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْأَلُونَ [illegible] جب انہوں نے ہمارے عذاب کے آثار دیکھے [illegible] تو بستی سے بھاگنے لگے [illegible] اور اپنی [illegible] اور مکانوں میں [illegible] تا شاید تمہاری پوچھ گچھ ہو [illegible] قرآن شریف [illegible] اس وقت [illegible] عذاب الٰہی [illegible] مرسلین [illegible] داخل [illegible] اور اس کا ذکر قرآن مجید میں بھی ہے [illegible] کا ذکر بھی ہے یا نہیں۔ ضرور ہونا چاہیے کیونکہ اس زمانے میں خدا نے اگلی تمام قوموں کے نمونے دکھا دئے ہیں۔ اور قرآن مجید کا عملی طور سے پھر نزول ہوا ہے۔ یہ آیت پڑھ کر میں نے خدا کی جناب میں سجدہ کیا۔ کہ قرآن کس قدر کامل کتاب ہے۔ کہ اس میں ہر ایک مثال موجود ہے۔ پھر اے عزیزو! سنو۔ اس قسم کے بھاگنے کو خدا نے فرار عن الموت قرار دیا ہے۔ اور فرمایا۔ قُلْ إِنَّ الْمَوْتَ الَّذِي تَفِرُّونَ مِنْهُ فَإِنَّهُ مُلَاقِيكُمْ پ۲۸ موت جس سے تم بھاگتے ہو۔ وہ تمہیں ضرور ملے گی۔ پھر یہودیوں کے ایک گروہ کا ذکر کیا۔ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ خَرَجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ أُلُوفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ پ۲

(کیا تم نے ان لوگوں کے انجام پر نظر کی۔ جو اپنے ملک سے بھاگ نکلے۔ حالانکہ وہ ہزاروں کی تعداد میں تھے۔ موت کے ڈر سے) واقعی اس قسم کا بھاگنا فلست تدبیر سے ہے کیونکہ ہم ایک شاہ کی سلطنت سے بھاگ کر دوسری مملکت میں جا سکتے ہیں۔ مگر خدا سے بھاگ کر کہیں نہیں جا سکتے۔ طاعون کا گھر ان میں نہیں۔ بلکہ اس خدا کی بنائی ہوئی ہیکل میں ہے۔ جو بطور امانت ہمارے سپرد ہوئی ہے (یعنی ہمارا وجود) وہ تو ہمارے ساتھ ہی ہے۔ خواہ ہم کہیں جائیں۔ اور خدا کی بادشاہی بھی ہر جگہ موجود ہے۔ فرمایا۔ یامعشر الجن والانس ان استطعتم ان تنفذوا من اقطار السمٰوات والارض فانفذوا لا … (اے گروہ جن وانس اگر تم آسمان وزمین کے کناروں سے باہر نکل سکتے ہو۔ تو نکل جاؤ۔ مگر کچھ زور ہو۔ تو نکلو)

… اے عزیز بھائیو! تم مکان تبدیل کرتے ہو۔ اپنے … میں تبدیلی پیدا کرو … کی عادات وخیالات کو … جو … الزام … شامت و نحوست ہم پر پڑی ہے۔ مگر ہماری طرف سے ہی ہوئی ہے۔ طائرکم معکم ائن ذکرتم بل انتم قوم مسرفون۔ (شامت اعمال تمہاری تمہارے ساتھ ہے۔ کیا نصیحت … کے سبب … الزام لگاتے ہو۔ حد سے بڑھی ہوئی قوم ہو) … آئی … سے کہا ہے … اخذنا اهلها بالبأساء والضراء … نئی زندگی تو … کو … یہ انسان کی بڑی … ہے کہ وہ خدا کے عذاب کو معمولی بات قرار دے … کہ یہ ہمیشہ سے ہوتا چلا آیا ہے۔ جیسا کہ اس زمانہ کے لوگ خدا کے بعض نشانوں کو دیکھ کر کہتے ہیں۔ ان کے خیالات کے صدق وکذب کا معیار ہمارے پاس قرآن مجید ہے۔ ہم اس میں دیکھتے ہیں۔ کہ ان سے خیالات واقوال کس گروہ سے ملتے ہیں۔ پس اسی میں وہ محسوب ہونگے … کہ لوگ خدا کے حضور عاجزی اختیار کریں۔ چنانچہ فرمایا۔ فاخذنٰهم بالبأساء والضراء لعلهم یتضرعون (پس ہم نے ان کو سختی وتکالیف میں گرفتار کیا۔ تا کہ وہ عاجزی اختیار کریں) پس ہمیں چاہیئے۔ کہ خدا کے دروازے پر گر پڑیں۔ وہ بڑا رحمان ورحیم ہے۔ ضرور رحم کرے گا۔ ہماری معمولی کوتاہیوں کو وہ معاف کر دیتا ہے اور اس پر چنداں گرفت نہیں کرتا۔ بشرطیکہ اپنی طرف سے اس کے احکام بجا لانے کی کوشش کریں۔ ولو یؤاخذ اللّٰه الناس بما کسبوا ما ترک علٰی ظهرها من دابة۔ (اللہ تعالیٰ اگر لوگوں کے اعمال پر گرفت کرنے لگتا۔ تو روئے زمین پر اب تک کوئی جاندار نہ بچتا۔)

اور چاہیئے کہ ایمان وتقوےٰ اختیار کریں۔ فرمایا۔ ولو ان اهل القرٰی اٰمنوا واتقوا لفتحنا علیهم برکٰت من السماء والارض۔ (اگر بستی والے ایمان لائیں۔ اور تقوےٰ اختیار کریں۔ تو ان پر آسمان وزمین سے برکتیں کھول دیں) اور استغفار پڑھتے رہو۔ جس کے معنے ہیں۔ گذشتہ گناہوں کے بدنتائج اور آئندہ کے لئے بدی کرنے سے حفاظت طلب کرتے رہنا۔ اور اپنی کمزوریوں کا مداوا طلب کرنا۔ استغفار پڑھنے والوں کو خدا ہلاک نہیں کرتا۔ فرمایا۔ وما کان اللّٰه معذبهم وهم یستغفرون (اور اللہ تعالیٰ ان کو عذاب دینے والا نہیں۔ جبکہ وہ استغفار کر رہے ہوں) ہلاک توان کو کرتا ہے۔ جو کہ مسجدوں میں نمازیں پڑھنے سے روکتے ہیں۔ وما لهم الّا یعذبهم اللّٰه وهم یصدون عن المسجد الحرام (اور خدا انہیں کیوں عذاب نہ دے۔ جبکہ وہ مسجد میں نماز پڑھنے سے روکتے ہیں) چنانچہ آج کل احمدیوں کو مسجدوں میں نمازیں نہیں پڑھنے دیتے۔ اور لطف یہ کہ مانعین عن مساجد اللہ آپ پڑھتے ہی نہیں۔ اور اگر پڑھتے بھی ہیں۔ تو جیسا کہ علیاری بطور دفع الوقتی۔ وما کان صلاتهم عند البیت الّا مکاءً وتصدیة۔ جہاں تک مجھے علم ہے۔ میں کہہ سکتا ہوں۔ کہ یہ الزام ہم احمدیوں پر نہیں آ سکتا۔ مگر پھر بھی تم لوگ کوشش کرو۔ اور نمازیں سنوار سنوار کر پڑھو۔ اور دوسروں کے لئے نمونہ ہو۔ یہ وقت صلوٰۃ و صبر (دعا وہ یا استقامت) کا ہے۔ واستعینوا بالصبر والصلوٰۃ۔ نہ کہ غیر اللہ سے امداد طلب کرنے کا۔

(الواقعہ احمدی گجراتی از گوریکے)

مسیحی اخبار نور افشاں میں ایک مراسلت چھپی ہے۔ کہ زلزلہ تو مسیح کی دوبارہ آمد کا نشان ہے۔ اور مرزا صاحب کی پیشگوئی درست نہیں۔ کیونکہ اس میں ٹھیک وقت نہیں بتلایا گیا۔ اس خاص وقت کے نہ بتلانے پر مرزا صاحب کی پیشگوئیوں پر عیسائی نامہ نگار نے بہت مضحکہ اڑایا ہے اور بہت سے ناجائز کلمات کہے ہیں۔ جن کا جواب دینا ہم پسند نہیں کرتے۔ لیکن اتنا کہہ دینا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ آپ اتنا خفا کیوں ہوئے۔ مرزا صاحب نے بھی تو وہی بات فرمائی ہے۔ جو آپ نے لکھی ہے۔ کہ یہ زلزلہ مسیح کی دوبارہ آمد کا نشان ہے۔ فرق اتنا ہے۔ کہ جس کی آمد کا نشان آپ قرار دیتے ہیں۔ آپ دکھا نہیں سکتے۔ کہ وہ خود کہاں ہے۔ اور حضرت مرزا صاحب اس کو دکھاتے بھی ہیں۔ کہ وہ موجود ہے۔ اور یا دوسرا فرق یہ ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب جس مسیح ثانی کا آپ کو پتہ بتلاتے ہیں۔ خدا نے اس زلزلہ کے ذریعہ سے اس کی پیشگوئیوں کو سچا کیا ہے۔ اور اس کی جماعت کو مقامات زلزلہ میں تباہ ہونے سے بچا لیا ہے۔ اور جس فرضی خدا کی تم پرستش کرتے ہو۔ اس کی امت بلکہ خاص الخاص مشنری مرد اور عورتیں اور مدرسہ اور گرجا جو کچھ پہاڑ پر تھا۔ سب اس نشان زلزلہ کا لقمہ ہوا ہے۔

باقی رہا وقت کا تعین۔ سو پہلے حضرت مرزا صاحب بہت سی پیشگوئیوں میں وقت کا تعین کر چکے ہیں۔ ان سے آپ نے کیا فائدہ اٹھایا ہے۔ جو آپ اس میں تعین کے خواستگار ہیں اور سچ پوچھو۔ تو یہ بے تعینی اس تعین سے اچھی ہے۔ جو قیامت تک کلیسیا کے ممبروں کو شرمندہ کراتی رہے گی۔ کیونکہ یسوع مسیح نے فرمایا تھا کہ یہ پشت گذر نہ چکے گی۔ کہ میں دوبارہ آؤں گا سو ایک پشت کیا۔ قریباً بیس سو سال گذرنے کو آئے ہیں۔ اور تک نہ نام۔ نہ نشان۔ خوب ہے۔ وعدہ ہو تو۔ تو ایسا ہی ہو۔

دیکھو عیسائیو بھائیو۔ اپنی آنکھ کا شہتیر دیکھو۔

اخبار وطن۔ معترض ہے۔ کہ عوام تو کالانعام مشہور ہی تھے مگر مرزا صاحب بھی اپنی جماعت کو مخالفین کے پیچھے نمازیں پڑھنے سے منع کر کے مسلمانوں کی جمعیت کو منتشر اور پراگندہ کرتے ہیں۔ کیونکہ نماز ہر فاسق کلمہ گو کے پیچھے بھی جائز ہے۔ بجواب گذارش ہے کہ فسق وفجور شے دیگر ہے اور تکذیب مرسلان الٰہی شے دیگر ہے۔ فرعون خدائی کا دعویٰ کرتا تھا اور بادشاہی کے مزے بھی اڑاتا تھا۔ مگر حضرت موسیٰ کی تکذیب نے اس کو غرق کیا۔ ظاہر ہے کہ چور اور زانی گورنمنٹ کی کچہری میں ایسا مجرم نہیں جیسا کہ ایک باغی ہے کانگریس کے بنگالی گورنمنٹ کی خیرخواہی کے نعرے مارتے ہیں اور سر سید کی پالیسی کے پیرو کار بھی سرکار انگریزی کی تابعداری کو اپنا فخر جانتے ہیں لیکن علی گڑھ اسکول کا کوئی ممبر انشاء اللہ پسند نہ کرے گا کہ اس لائن میں کھڑا ہو کر گورنمنٹ کے سلام کو جائے جس کا پیش امام کانگریس کا پریزیڈنٹ ہے۔ حضرت مرزا صاحب نے یہ امر کسی تفرقہ کے واسطے نہیں کہا۔ بلکہ جمعیت اور حمیت کے واسطے کہا ہے۔ اور ضرور تھا۔ کہ ایسا ہو۔ ہاں یہ بھی ضرور تھا۔ کہ وطن کا اخبار ایسا اعتراض کرتا کیونکہ پہلوں پر بھی یہ اعتراض ہوا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اخبار وطن کے ایڈیٹر صاحب بھی حضرت حجة اللہ کی مخالفت میں حصہ لینے لگے ہیں۔ ممکن ہے کہ اس میں ان کا اخبار کچھ زیادہ بکے۔ کیونکہ وہی مذکورہ بالا عوام ان باتوں سے بہت خوش ہوتے ہیں۔ مگر دنیا چند روزہ ہے۔ اور عاقبت کا رہا انشاء اللہ حضرت مرزا صاحب کا اس میں کچھ حرج نہیں۔ کفر کے فتووں نے گالیوں کے اشتہاروں نے اقدام قتل کے مقدموں نے طرح طرح کے افتراؤں نے اور قسما قسم کی ایذا رسانیوں نے کیا بگاڑ لیا ہے۔ جو آئندہ یہاں کسی نقصان کا ہم کو خوف ہو مگر ضرور ہے کہ آپ لوگ ایسا کریں کیونکہ سنت اللہ انبیاء اور اولیا کے ساتھ یہی چلی آئی ہے۔ دوسرے مخالف اخباروں کی طرح آپ بھی اپنا زور لگا لیں تا کہ اگر سلسلہ حقہ کی شناخت کے واسطے اور کسی طریقہ کے اختیار کرنے کی آپ کو توفیق نہیں ہوئی تو

ڈائری

[illegible] — انگریزی تعلیم یافتہ [illegible] نوجوان [illegible] فرمایا صدقہ و خیرات سے بلا دور ہو جاتی ہے۔ اگر صدقہ سے خدا سمجھا جائے [illegible] تو یہ سارے پیغمبر نعوذ باللہ [illegible] ٹھیرتے ہیں۔ یونس اور [illegible] قوم کا قصہ پڑھو۔ [illegible] تو آخر مر ہی گیا تھا۔ مگر یونس کی قوم نے توبہ [illegible] بالکل نجات [illegible] اگر وہ باوجود [illegible] اور خاموش [illegible] ہو جاتا تو [illegible] کیا فرق ہوتا۔ خدا تعالیٰ [illegible] وقت [illegible] دکھا دیوے۔

یکم مئی ۵۰ء۔ ضلع [illegible] کا ایک عیسائی آپ کے ہاتھ پر توبہ کرکے مسلمان ہوا۔ اُسکو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا گذشتہ زندگی اور مذہب اور [illegible] طرز و طریق سے مطابق انسان میں بعض خصلتیں اور [illegible] ہو جاتی ہیں اور بہت سے نفسانی فریب [illegible] پوشیدہ ہوتے ہیں [illegible] مسلمان [illegible] گذشتہ [illegible] گھٹڑیاں اپنے سر سے پھینک کر [illegible] پاک [illegible] کرکے خدا کی [illegible] اختیار کرے۔ کوئی غرض نفسانی درمیان نہ [illegible] اور [illegible] دیکھنے کے [illegible] بعض [illegible] مسلمان ہو [illegible] ایک [illegible] [illegible] کھانے پینے [illegible] کی جاتی ہے۔ انکو معلوم [illegible] کہ اسلام کیا شئے ہے [illegible] [illegible] مسلمان [illegible] تفسیر کی [illegible] راستی اور [illegible] قدم [illegible] اسلام [illegible]

۲ مئی ۵۰ء قبل نماز [illegible] نوجوان [illegible] سے کسی [illegible] کے [illegible] [illegible] کے [illegible] حضرت اقدس کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ [illegible] حال [illegible] رہے اسکے بعد آپ نے فرمایا زمانہ میں بہت انقلاب ہوتے ہیں [illegible] اکثر [illegible] لوگوں کا یہ حال ہے کہ ایک طرف ایسے جھکے ہوئے ہیں کہ دوسری طرف نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھتے اور اپنے [illegible] کا [illegible] معاملات میں ایسے [illegible] کہ دوسری طرف یا تو نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھتے یا اُس سے قطعاً نفرت رکھتے ہیں۔ لیکن جو بات خدا کی طرف سے ہونے والی ہے وہ [illegible] ہوکر رہتی ہے۔ ایک زبردست سیلاب جو آنے والا ہوتا ہے اسکو کوئی کتنا ہی روکے بہرحال وہ آ ہی جاتا ہے اور کسی کے روکنے سے رُک نہیں سکتا۔"

حضرت نے اس نوجوان سے دریافت کرنے پر کہ آپ کتنے روز ہمارے پاس قیام کرینگے انھوں نے عرض کی کہ مجھے کل واپس جانا ضروری ہے۔ اسپر فرمایا کہ آپ [illegible] ساتھ [illegible] آپ چند روز ٹھیرتے تو خوب ہوتا مگر [illegible] وقت تنگ ہے [illegible] پہلو کو بھی توجہ لینا چاہئے۔ کاروبار کے تمام [illegible] جیسا جیسا انسان کسی کام میں بڑھتا ہے ویسا ہی اسکام کے بڑھنے اور زیادہ ہونے کے بھی راہ کھلتے جاتے ہیں [illegible] یہانتک کہ [illegible] توجہ کرنے کے واسطے انسان کی [illegible] رہتا ہے اور نہ ہمت۔ مگر رشید آدمی کے واسطے خدا تعالیٰ آپ ہی سامان مہیا کر دیتا ہے اور اُسکے [illegible] ایک واعظ پیدا کر دیتا ہے [illegible] آیا ہے اذا اراد اللہ خیرا یفقهہ فی الدین جب اللہ تعالیٰ کسی کے واسطے بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اُسے دین میں فہم عطا کر دیتا ہے آجکل لوگوں کو انگریزی تعلیم نے فریفتہ کر رکھا ہے اور اکثر لوگ ایسے ہیں کہ انکو [illegible] کا ایمان [illegible] اگر کسی کو ہے تو ایسا [illegible] ہے۔ مگر [illegible] اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ [illegible] دکھلاوے [illegible] کی [illegible] [illegible] لوگوں نے [illegible] فائدہ نہیں اُٹھایا [illegible] قہری نشان بھی دکھلایا [illegible] لوگ [illegible] نشان [illegible] ایمان [illegible] فرعون کیطرح [illegible] ایمان [illegible] ہوتا۔ چونکہ [illegible] ایمان لاتے ہیں وہ ہرگز [illegible] پاک جماعت میں داخل نہیں ہو سکتے۔ آپ [illegible] ہمارے پاس آنا دو نتائج سے خالی نہیں یا [illegible] [illegible] کو [illegible] حاصل [illegible] نوجوان۔ جناب [illegible] دوسری بات نہ ہو۔)

جس سلطنت کے نیچے لوگ رہتے ہیں [illegible] [illegible] لوگ اگرچہ بظاہر ایک مذہب رکھتے ہیں تاہم [illegible] دنیا کیطرف ہے اور خدا کی [illegible] ایمان نہیں ہے۔ لیکن اب وقت آگیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی سنت قدیمہ کے مطابق پھر جلوہ دکھلاوے۔ [illegible] کے زمانہ سے بہت ملتا ہے اُسوقت بھی لوگ اکثر دہریہ تھے۔ خدا فرماتا ہے کہ کُنْتُ کَنْزًا مَخْفِیًّا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ میں ایک مخفی خزانہ تھا میں نے چاہا کہ پہچانا جاؤں۔ صرف انگریزی زبان میں کوئی کتنی ہی ترقی کرے اُسکا نتیجہ سوائے دنیا کے اور کچھ نہیں ہے یوں دیکھ لینا چاہیے کہ جو بچے ایسے ہیں کہ ان کے ماں باپ ہر دو انگریز ہیں انکا انگریزی میں کمال انکو دین کے لیے کیا فائدہ دے سکتا ہے کیونکہ یہ زبان وہ نہیں جسکے ساتھ فخر کیا جاسکے معاش بیشک انسان پیدا کر سکتا ہے مگر معاش تو ایک مزدور بھی ویسی ہی پیدا کر لیتا ہے بلکہ وہ مزدور اچھا ہے کیونکہ اُسکے ساتھ وساوس نہیں ہیں۔ ہمارا منشا یہ نہیں کہ انگریزی نہ پڑھو۔ خود ہماری جماعت میں بہت انگریزی خواں ہیں اور بی اے ایم اے تک تعلیم یافتہ ہیں اور معزز سرکاری عہدوں پر ملازم ہیں لیکن ہمارا منشا یہ ہے کہ اُس سے [illegible] فائدہ اٹھاؤ اور اُسکے بُرے فلسفہ سے بچو جو انسان کو دہریہ بنا دیتا ہے۔ ہر شئے میں ایک اثر ہوتا ہے چونکہ انگریزی زبان میں بہت سی کتابیں اس قسم کی ہیں جو دہریت یا دہریت کیطرف جھکے ہوئے خیالات اپنے اندر رکھتی ہیں اسواسطے بغیر کسی زبردست رشد اور فضل الٰہی کے ہر ایک شخص اس سے کچھ نہ کچھ حصہ ضرور لے لیتا ہے۔ آجکل دنیا کے لیے حد سے زیادہ زور لگایا جاتا ہے مگر معاش کے لیے سب دروازے کھلے ہیں۔ افراط کا نتیجہ اچھا نہیں ہوتا دنیا میں بہت لوگ ایسے ہیں کہ وہ خدا پر ایمان رکھنے کا جھوٹا دعویٰ کرتے ہیں کیا آخرت کے لیے وہ اسقدر محنت اور جانفشانی کرتے ہیں جسقدر وہ دنیا کے لیے کرتے ہیں۔ انکو [illegible] کبھی پڑیگا۔

(نوجوان نے عرض کی [illegible] عربی بھی ساتھ ساتھ پڑھی) حضرت نے فرمایا [illegible] خوش نہیں ہو سکتے کیا [illegible] مولوی [illegible] علوم عربیہ کی تحصیل کرچکے ہیں [illegible] سلسلہ حقہ کی مخالفت کرتے ہیں اور [illegible] زیادہ حجاب کا موجب ہو رہے ہیں [illegible] مولوی ہیں جو گالیاں دینے کے اور کچھ کام نہیں رکھتے۔ بیشک معارف قرآنی کا ذخیرہ عربی میں ہے۔ [illegible] ایک وقت گذر جاتی ہے اور خدا کے [illegible] زمانہ گذر جاتا ہے تب لوگوں کے ہاتھ میں صرف الفاظ ہی رہ جاتے ہیں جنکے معانی اور معارف کسی پر نہیں کُھل سکتے جبتک کہ اللہ تعالیٰ ان کیلئے کوئی جالی پیدا نہ کرے۔ جب خدا کی طرف سے راہ کھلتی ہے تب کوئی منور قلب والا زندہ دل پیدا کیا جاتا ہے۔ وہ صاحب حال ہوتا ہے۔ اسواسطے اُسکی تفسیر درست ہوتی ہے زندہ دل کے سوا کچھ نہیں۔ یہ باتیں سیدھی ہیں مگر افسوس ہے کہ ان لوگوں کو سمجھ نہیں آتی۔ (نوجوان۔ جہالت ہے) خدا کہتا ہے کہ حضرت مسیح فوت ہوگئے۔ حدیث سے بھی یہی ثابت ہے کہ فوت ہوگئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکو مُردوں میں دیکھا۔ پھر بھی ہمارے مخالف مولوی انکار کیے چلے جاتے ہیں

اقتباس و اختصار

خطبہ جمعہ

جو حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے ۱۰ مئی ۱۹۳۵ء کو بانگ میں پڑھا

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ لْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۔ وَ لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ نَسُوا اللّٰهَ فَاَنْسٰىهُمْ اَنْفُسَهُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۔ لَا یَسْتَوِیْۤ اَصْحٰبُ النَّارِ وَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ؕ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ۔ لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَیْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ ؕ وَ تِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَتَفَكَّرُوْنَ ۔ ترجمہ

اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور چاہیے کہ ہر شخص دیکھے کہ اس نے کل کے لیے کیا طیاری کی ہے۔ اللہ سے ڈرو اور یاد رکھو اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے باخبر ہے۔ ان لوگوں کی طرح مت ہو جنہوں نے اللہ کو بھلا دیا اور خدا نے انہیں ان کی جانوں کو بھلا دیا۔ یہی لوگ نافرمان ہیں۔ دوزخ میں رہنے والے اور بہشت کے رہنے والے برابر نہیں ہو سکتے۔ بہشت کے رہنے والے ہی کامیاب ہونے والے ہیں۔ اگر یہ قرآن ہم پہاڑ پر اتارتے تو دیکھتا کہ وہ اللہ کے خوف سے دب جاتا اور پھٹ جاتا۔ یہ مثال ہیں جو ہم لوگوں کے لیے بیان کرتے ہیں تاکہ وہ فکر کریں۔

اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ کی غیرت بہت جوش میں ہے۔ خدا تعالیٰ اپنے وجود کے ثبوت کے واسطے بڑے بڑے کھلے نشان دکھلا رہا ہے۔ گذشتہ زمانہ کی تاریخ کے ورق کھول کر دیکھنا چاہیے کہ اس قسم کے نشانات پہلے کیسے وقتوں میں دکھائے جا چکے ہیں۔ سب سے زیادہ صفائی اور وضاحت کے ساتھ قہری نشانات ہمارے سید و مولیٰ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں آپ کی تائید میں دنیا کو دکھا دیے گئے تھے اور ایسا ہی دوسرے انبیاء کے وقت میں بھی قہری نشان دکھائے جا چکے ہیں۔ ایسے نشانوں کے دکھانے سے اللہ تعالیٰ کا منشا یہ ہے کہ فسق و فجور اور دہریت کو جو اس وقت تمام دنیا پر پھیلی ہوئی ہے اور جس نے تمام انبیاء کی تعلیم کو غارت کر دیا ہے نیست و نابود کرے۔ باری تعالیٰ کے وجود کے ثبوت کے واسطے قہری تجلی اور قہری پیشگوئیوں کے نشانات سے [illegible] کو [illegible] ہے۔ یہ پیشگوئیاں اور ان کا پورا ہونا

ایک ایسا امر ہے جس میں کسی انسانی ہاتھ کا دخل و تصرف نہیں ہو سکتا۔

بعض لوگ ثبوت مانگا کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور حضرت مسیح موعود کے دعوی کی سچائی کا کیا ثبوت ہے۔ اس کے واسطے زمانہ کی تاریخ کو ٹٹولنا چاہیے اور دیکھنا چاہیے کہ سب سے بڑا ثبوت انبیاء کی سچائی کا کیا ہوا کرتا ہے۔ [illegible] مقدس کتابوں کی تاریخ دنیا میں موجود ہے۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ سب سے زیادہ طاقتور ثبوت انبیاء اور مرسلین الٰہی کی صداقت کے واسطے ان کی نصرت اور فتوحات بنایا ہے۔

دنیا میں تین آدمیوں نے بڑی وضاحت کے ساتھ بڑے زور سے یہ دعوی کیا ہے کہ ان کی صداقت کا ثبوت ان کی کامیابی اور ان کے دشمنوں کی ناکامی ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اور حضرت خاتم النبیین محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آخری خلیفۃ اللہ نے جو گذشتہ انبیاء کا مظہر مسیح موعود ہو کر ہمارے درمیان موجود ہے۔ جو لوگ دل و دماغ رکھتے ہیں اور خدا تعالیٰ کی کتب کا مطالعہ کرتے ہیں اور پہلے انبیاء کے حالات سے واقف ہیں وہ اس بات کو سمجھ سکتے ہیں کہ یہ کیسا بڑا دعوی ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ دعوی ایسے وقت میں جبکہ ان کی دنیوی حیثیت کچھ نہ تھی اور وہ ایک غریب مسکین آدمی کی طرح اکیلے تھے دنیا کے ایک بڑے بادشاہ فرعون کے تخت کے سامنے کھڑے ہو کر کیا اور ایسی حالت میں کیا کہ وہ بالکل بے سرو سامان تھے۔ دیکھو خدا تعالیٰ کی کتاب کے الفاظ کیسے حیرت انگیز ہیں وَاِنْ یَّكُ كَاذِبًا فَعَلَیْهِ كَذِبُهٗ ۚ وَاِنْ یَّكُ صَادِقًا یُّصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِیْ یَعِدُكُمْ ۔ اگر وہ جھوٹا ہے تو اس کا جھوٹ اسی پر پڑیگا اور اگر وہ سچا ہے تو جس عذاب سے وہ تم کو ڈراتا ہے وہ کچھ نہ کچھ تم پر نازل ہوگا۔ یعنی اگر یہ موسیٰ جھوٹا ہے تو اس کی ہلاکت کے لیے خود اس کا جھوٹ کافی ہے اور اگر وہ سچا ہے تو اس کی سب پیشگوئیاں پوری ہو جائیں گی۔ اس وقت دنیوی نگاہ رکھنے والے سب یہی کہتے تھے کہ اب موسیٰ مارا گیا یہ فرعون کے سامنے اس طرح بولا ہے اب اس کے بچنے کی کوئی صورت نہیں لیکن بات وہی سچی ہوئی جو موسیٰ نے فرعون کو بھرے دربار میں کہی تھی کہ اِنَّا قَدْ اُوْحِیَ اِلَیْنَاۤ اَنَّ الْعَذَابَ عَلٰى مَنْ كَذَّبَ وَ تَوَلّٰى ہمیں تو خدا کی طرف سے یہی وحی ہوئی ہے کہ اس پر عذاب گریگا جس نے جھٹلایا ہے اور منہ پھیرا ہے۔ سوچنا چاہیے کہ فرعون اور اس کے درباریوں پر اس جملہ کا کیا اثر ہوا ہوگا۔ اس وقت کس کو یہ خبر تھی کہ یہ بیکس بے یار انسان اتنی بڑی کامیابی دیکھیگا اور اس کے بالمقابل یہ تخت پر بیٹھنے والا اسمندر میں غوطے کھا کر ہلاک ہو جائیگا۔ کیا موسیٰ نے اس وقت یہ بات فرعون کے مقابل محض استغنائی جوش دکھانے کی [illegible] کہی تھی؟ اگرچہ کسی کو اس [illegible] نتیجہ تھا تو یہ پورا

کیوں ہوا۔ موسیٰ نے فرعون پر کوئی تلوار نہیں اٹھائی کوئی گولی نہیں ماری جو کوئی شبہ کر سکے کہ خود ہی پیشگوئی کرکے خود ہی اس کے قتل کا سامان بہم پہونچا دیا۔ وہاں تو دریا نے فیصلہ کر دیا کہ سچا کون ہے اور جھوٹا کون ہے۔ کسطرح وہ لعنتی قوم موجوں کا طعمہ بنی اور کسطرح بنی اسرائیل کو خدا نے بچا لیا۔ اس سے بھی بڑھ کر وہ معجزات ہیں جو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کے ثبوت کے واسطے دنیا کو دکھائے گئے۔ کسقدر خوشیاں اس دن کفار مکہ مناتے ہونگے جس دن انہوں نے حضرت نبی کریم کو مکہ سے ہجرت کرا کر اپنے زعم میں اسلام کے سلسلہ کو نیست و نابود کر دیا تھا مگر نبی کریم کی سچائی کا ثبوت اس سے بڑھ کر اور کیا کوئی مانگ سکتا ہے کہ ایسی حالت میں جبکہ کفار مخالفین کی دنیوی نگاہ میں آپ کی حیثیت ایک یتیم بیکس انسان سے بڑھ کر نہ تھی آپ نے پیشگوئی کی کہ میں جیت جاؤنگا اور تم سب مغلوب ہوگے یہ ایک حیرت انگیز پیشگوئی تھی اور اس کا پورا ہونا اور بھی حیرت انگیز ہوا۔ یا تو ہبل اور لات کے پیرو کار اپنے معبودوں کی جے منا رہے تھے کہ ہم نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو شہر بدر کر دیا اور آئندہ اس کا نام و نشان (نعوذ باللہ) مٹ گیا اور اس کے وعدے سب جھوٹے ہوگئے اور یا چند برسوں کے بعد وہی جنگل میں صرف ایک ہمرنگ دوست کی ساتھ پیادہ پا بھاگنے والا دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ فتح و نصرت کے ساتھ اللہ اکبر کا نعرہ مارتا ہوا اور لَرَادُّكَ اِلٰى مَعَادٍ کی پیشگوئی کو پورا کرتا ہوا مکہ میں داخل ہوا اور تمام بت سرنگوں ہوگئے اور تمام بت پرست عاجزی کے ساتھ گڑگڑاتے ہوئے اس فاتح کے آگے گر پڑے اور کہا کہ اِنَّا كُنَّا خٰطِـِٕیْنَ ہم بیشک خطاکار تھے۔ تب اس نے اپنے بھائی یوسف کی طرح ان کو اپنی فراخ دلی کے ساتھ معافی دی اور کہا لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْكُمُ الْیَوْمَ آج تمہیں کوئی سرزنش نہیں کی جاتی سب معاف۔ اللہ اللہ کسقدر کامیابی ہے اور مرادوں کے حاصل ہونے اور دشمنوں کے ذلیل ہونے کا کتنا بڑا نشان ہے خدا تعالیٰ کی ہستی کے ثبوت کے واسطے کیسی بڑی حجت ہے۔ ہمارے امام کیا ہی پیارا فقرہ بولا کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری مرادیں پوری ہوگئیں۔ دوست بامراد اور دشمن ناکام۔ بشیر اور نذیر دو نام آپ کے تھے دونوں کیسے پورے ہوئے۔

ایسا ہی اس آخری زمانہ میں آخری خلیفۃ اللہ نے خدا سے خبر پا کر دنیا کے سامنے ایک دعوی پیش کیا اور وہ ان الفاظ میں تھا کہ "دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی کو ظاہر کر دیگا" یہ دعوی ایسے وقت کیا تھا جبکہ اس برگزیدہ کے نذیر ہونے کی کوئی حقیقت دنیا پر ظاہر نہ تھی اور وہ ایک گوشہ تنہائی میں ایک کوٹھڑی کے اندر بیٹھنے والا ایک شخص تھا۔ کوئی اسے نہ جانتا تھا کہ وہ کون ہے جب دنیا کے سامنے اس نے ایسا دعوی پیش کیا تو دنیا نے اس کی کسقدر مخالفت کی اور تکذیب کی پر خدا نے اس کو سچا کرنے کے واسطے کسقدر سخت اور حملے کیے ہیں کہ آسمان کے چاند سورج بھی ان حملوں کی ہیبت سے سیاہ

[illegible]

نشان زلزلہ

گذشتہ اشاعت سے آگے

پالم پور کے مکانات میں سے جوادنہ گوپال پور نگروٹہ -
بیج ناتھ بھی تباہ ہوگئے - صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کی رپورٹ سے معلوم ہوا ہے کہ ساری تحصیل پالم پور میں تین ہزار آدمی اور تحصیل کانگڑہ میں دس ہزار آدمی زلزلے سے مرے ہیں - مردوں کی عفونت اتنی ہے کہ ابتک بھی تمام جا نہیں سکتے ہیں - علاوہ انسانوں کے مردوں کے وحشی بھی دب گئے ہیں مویشیوں کو کون پوچھتا ہے ابھی تک انسانوں کی لاشیں ہی کسی طور پر نہیں نکلیں - دھرمسالہ بھی تباہ ہوگیا ہے - ملہ کے کل رہنے والے ان کے قتل ہوگئے ہیں - عبدالعلیم اللہ خان مع اپنے خاندان کے انہاسیں آدمیوں سے دب کر مر گئے ہیں - سوجان پور نادون سے پندرہ کوس بکے فاصلے پر مشرق طرف واقع ہے - میں خود وہاں گیا تھا - تو میں نے جاکر دیکھا کہ نصف سے زیادہ مکانات ہیں گرے ہیں - کہ ان کی اینٹ سے اینٹ علیحدہ ہوگئی ہے - اور مکان کا سارا ملبہ تمامت برابر ہو خاک ہی نکلتا ہے - باقی مکانات اگرچہ درست کھڑے نظر آتے تھے - مگر جب میں نے نزدیک جاکر دیکھا - تو معلوم ہوا کہ وہ اس طرح پھٹے ہوئے ہیں جیسے کسی نے گوشت کا قیمہ کیا ہوتا ہے - اگر کوئی ان کو ابھی دھکا دیوے - تو بالکل گر جاویں - یہاں کا مدرسہ جس کے ہیڈ ماسٹر مولوی وزیرالدین احمدی ہیں بالکل ٹوٹ پھوٹ کر زمین پر گر پڑا ہے - مولوی وزیر الدین صاحب اس وقت سرکی مرت پڑھ رہے تھے - میں نے ان سے پوچھا کہ آپ کے مدرسے کے متعلقین میں کوئی نقصان ہوا یا خیر گذری تو انہوں نے کہا کہ خدا کا شکر ہے کہ میں بچ گیا اور مدرسے کے لڑکے بھی سب کے سب بال بال بچ گئے - انہوں نے مجھے ایک عجیب بات سنائی - جو میں لکھنا مناسب سمجھتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ مدرسے کے لڑکے جو بورڈنگ کی بالائی منزل میں رہتے تھے ان کی چارپائیاں زلزلے کے وقت باہر جا پڑیں - اور لڑکے بمعہ چارپائیوں کے زمین پر صحیح سلامت آ پڑے - سوجان پور میں رہ کے محل جن میں کسی وقت مہندو رہتے تھے بالکل مسمار ہوگئے ہیں - صرف ایک بارہ دری کھڑی نظر آتی ہے - میں نے راستے میں بڑے بڑے پہاڑوں کے ٹیلے گرے ہوئے دیکھے ہیں - اس وقت میرے دل پر خداوند تعالیٰ کی عظمت اور جبروت نے اثر کیا - اور میں نے اپنے دل کو مخاطب ہو کر کہا - کہ اے دل واقعی تیرا خدا بڑا ہی قادر خدا ہے - وہ چاہے تو پہاڑوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے - میں نے بہت لوگوں سے سنا ہے کہ دھرمسالہ سے کچھ فاصلے پر ایک پہاڑی موسومہ دھولی دھار ہے اس کے مقابل پر ایک برفانی دھار زمین میں دھنستی جاتی ہے اور کئی سو فیٹ دھنس چکی ہے - اور وہاں ایک چشمہ بھی نمودار ہوگئی ہے - بکلوہ سے پہلے تو خبر نہیں آتی تھی - مگر بیس دن کوئی پندرہ سولہ دن کے بعد یہاں کے ایک معزز شخص کے نام خط آیا تھا - جسے میں نے بھی پڑھا - لکھنے والا لکھتا ہے کہ بکلوہ خاص میں ۲۵۳ ہلاک ہوئے ہیں اور اردگرد کے دیہات میں ایک ہزار ہلاک ہوئے - وہ لکھتا ہے کہ سڑکیں بند ہیں اور دریائے بیاس کا منبع بھی بند ہے اور ندی نالے بھی بسبب گر پڑنے عظیم الشان پہاڑوں کے بالکل بند ہیں - یہاں نادون میں منادی کی گئی ہے کہ کوئی شخص دریا کے نزدیک نہ جاوے - معلوم نہیں کہ اب کیا ہوگا طوفان آئیگا - منڈی بھی بالکل تباہ ہوگئی ہے - مگر پختہ خبر ابھی تک نہیں آئی - کہتے ہیں کہ وہاں ۳۰۰ آدمی مرے ہے - واللہ اعلم

حضرت مرزا صاحب کے الہامات "عفت الدیار محلہا و مقامہا" - "چونکا دینے والی خبر" - "دیوتی موتی" اگلے رہی ہے کا نظارہ اگر آج کوئی آریہ یا دہریہ یا برہمو یا عیسائی دیکھنا چاہے - تو اس ضلع کی سیر کرے - تب اسے معلوم ہو جائے گا کہ واقعی ہمارے امام و آقا مرزا غلام احمد صاحب قادیانی خداوند تعالیٰ کے برگزیدہ اور رسول ہیں - اے قادر مطلق خدا تو ان لوگوں کے سینے کھول دے کہ تا تیرے مسیح موعود کے سچے متبعین ہو جاویں (آمین ثم آمین) اے خدائے رحیم تیرے آگے بعید ہی کیا ہے تو تو ہر ایک چیز پر قادر ہے - تو ان کے دل پھیر دے - کہ ان پر رحم ہو اور تا تیرے فرستادہ کی تکذیب سے باز آ جاویں ؎

اک کرشمہ اپنی قدرت کا دکھا
تجھکو سب قدرت ہے اے رب الوریٰ

الراقم فضل احمد - نادون ضلع کانگڑہ

اعلان

بنام جملہ صاحبان جو محمد افضل مرحوم کیساتھ کچھ معاملہ رکھتے تھے

بابو محمد افضل مرحوم اخبار البدر میں میرے ساتھ حصہ کارکردگی کے شریک تھے - اخبار میرے سرمایہ سے چلتا تھا اور پریس بھی میں نے صرف اخبار ہی کے لئے لیکر دیا ہوا تھا - ان کے کسی دوسرے کام جیسے کہ ایجنسی یا کارخانہ الصدیق وغیرہ سے مجھے کوئی تعلق نہ تھا اور نہ ہے یہ تمام ان کے اپنے ذاتی معاملات اور کاروبار ذاتی ذمہ داری پر تھے - جس میں نہ میرے مشورہ اور نہ میری ذمہ واری کو کسی طرح کا دخل تھا - ہمراہ اسباب اگر کسی صاحب کی کوئی کتاب دفتر میں آگئی ہے - تو ملکیت کا ثبوت بہم پہنچانے پر وہ ان کو دیتے ہیں - ہمیں کوئی عذر نہیں - اس کے متعلق منیجر اخبار بدر سے خط و کتابت کر کے فیصلہ طے کریں

خاکسار میاں معراج الدین عمر - پروپرائٹر بدر

اسم اعظم ہو

رب کل شئی خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی - یہ مبارک دعا جو حضرت مسیح موعود کو وحی ہوئی تھی ہمارے دوست شیخ محمد نصیب محررونتر مدرسہ قادیان نے نہایت خوشخط بیل بوٹوں کے ساتھ دیوار پر لگانے کے واسطے چھپوائی ہے - قیمت پہلے زیادہ تھی - مگر اب کم کر دی ہے - یعنی فی تختہ ؍ چھپائی - لکھائی عمدہ اور عمدہ کاغذ ولایتی پر چھپائی ہے - سولہ سے زیادہ کے خریدار کو ؍ فی تختہ - اور سو کے خریدار سے عہ ہی لئے جاویں گے -

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعلق چار پانچ عمدہ پنجابی نظموں کا مجموعہ مولوی صاحب خیدا جی ساکن قادیان نے چھپوا کر شائع کیا ہے قیمت پہلے ۱؍ رکھی - پر اب کم کر دی ہے - مناسب ہے کہ احباب بیرونی دس دس پرچے خریدیں - نظم عمدہ خیالات سے پر ہے - اور یہ رسالہ

ضرورت ہے

مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کے واسطے ایک ایف اے پاس جو نیئر انگلش استاد اور ایک ڈرائنگ ماسٹر کی ضرورت ہے - تنخواہ حسب لیاقت ہوگی ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام کے پاس درخواستیں آنی چاہئیں -

تعلیم الاسلام کالج قادیان

ایف اے کی پہلی جماعت یعنی فرسٹ ایر کلاس حسب دستور ۱۵ - مئی ۱۹۰۵ء کو باقاعدہ کھولی گئی ہے -

سال حال کا نتیجہ امتحان ایف - اے جس میں چار میں سے تین طالب علم اس کالج کے پاس ہوئے ہیں - خود ظاہر کر رہا ہے کہ اس جگہ کالج کی تعلیم کیسی ہوتی ہے - جو طالب علم دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ دنیوی روحانی علوم کو بھی حاصل کرنا چاہتے ہیں - اور منہاج نبوت کی طرز زندگی کے نمونہ سے فیضیاب ہونا پسند کرتے ہیں - ان کے واسطے دنیا بھر میں ایک ہی کالج ہے - یعنی تعلیم الاسلام مفصل حالات مولوی شیر علی صاحب بی - اے پرنسپل کالج سے دریافت ہو سکتے ہیں

بدر پریس قادیان ضلع گورداسپور میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر کے لئے چھاپا گیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

دنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا

اِن اللّٰہ قد اصلح وقت مسجد وما اِن یومن اذلہ

بدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلہ

چو گویم با تو گر آئی بچہار در قادیان بینی	رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸	دوا بینی شفا بینی بغرض دار الامان بینی
سلسلۃ الجدید جلد ا نمبر ۷	۱۲ ربیع الاول ۱۳۲۳ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام۔ جمعرات ۱۸ مئی ۱۹۰۵ء	سلسلۃ القدیم جلد ۴ نمبر ۱۵
اے جہان منتظر خوش باش کامد دلستان	ایڈیٹر مفتی محمد صادق عفی اللہ عنہ	آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

فہرست مضامین

ناظرین اخبار بدر اپنی رائے سے مطلع فرماویں

ہر اخبار کے پہلے صفحہ پر برادر محمد افضل مرحوم ایک نظم یا مسلمانیم از فضل خدا۔ اور دس شرائط بیعت لکھا کرتے تھے ہم نے اس خیال پر کہ اخباری رنگ میں یہ کوئی تازہ بات نہیں ہے۔ اور اس سے ممکن ہے کہ بعض لوگ ظن کریں۔ کہ اخبار کو پُر کرنے کے لئے ہر اخبار میں لکھ دیا جاتا ہے۔ اس کو درج کرنا بند کر دیا اور اس کے عوض پہلے صفحہ پر خدا کی تازہ وحی کا اندراج شروع کیا ہے لیکن اب بعض دوستوں کے خطوط آنے شروع ہوئے ہیں۔ کہ وہ سلسلہ عمدہ تھا مخالفین کو ہم ہر وقت دکھا سکتے ہیں۔ کہ ہمارا مذہب کیسا پاک ہے۔ اور اس سلسلہ میں داخل ہونا کیسی عمدہ بات ہے۔ اس واسطے صاحبان رائے سے استفتا کیا جاتا ہے۔ کہ وہ اس امر کے واسطے کیا صلاح دیتے ہیں۔ بعد مشورہ جیسا قرار پائیگا۔ اس پر عمل کیا جائیگا

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے۔ کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا

دوئم۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے

سوئم۔ یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنا دیگا

چہارم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ آگے قدم بڑھائیگا

ششم۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا

ہفتم۔ یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا

ہشتم۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دھم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مولوی نورالدین صاحب

کے درس قرآن سے نوٹس

سیپارہ ۱۶ رکوع ۴

قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِىْ غُلٰمٌ وَّكَانَتِ امْرَاَتِىْ عَاقِرًا وَّقَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ عِتِيًّا ۝

کہا اے میرے رب کب ہوگا میرا بیٹا نوجوان حال یہ کہ میری عورت بانجھ ہے اور بڑھاپا پہنچ گیا ہے حد کو پہنچ گیا ہوں۔ اَنّٰى وہ زمانہ کب آوے گا کیونکہ بظاہر تو کوئی بھی صورت نہیں کہ میرے اولاد ہو سکے کیونکہ میری عورت کے اسکا کبھی حمل ٹھیرا ہی نہیں اور میں ایسا بڑھا ہوں کہ گویا انتہا درجہ کا بوڑھا اپنا پہنچ گیا۔ اس دعا میں حضرت زکریا نے اپنی ناطاقتی اور تمام اسباب کے انقطاع کا تذکرہ کرکے اللہ تعالیٰ کی طاقتوں کے عجائبات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ وہ کیسا عجیب وقت اور خدا تعالیٰ کے نشانات کی گھڑی ہوگی جب خدا مجھے اولاد عطا فرمائے گا۔

قَالَ كَذٰلِكَ ۚ قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَىَّ هَيِّنٌ وَّقَدْ خَلَقْتُكَ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ تَكُ شَيْئًا ۝

کہا اسی طرح ہے۔ تیرے رب نے کہا ہے کہ یہ میرے لیے آسان ہے اور میں نے تجھے۔۔ پہلے پیدا کیا تھا جب تو کچھ بھی نہ تھا۔ کیا معنے وہ خدا جو انسان کو وجود بخشتا اسکی وسیع طاقتوں کا اندازہ کرنے کے واسطے ہر ایک شخص اپنے وجود ہی کو دیکھ لے تو وہ کافی شہادت اس امر کی ہو سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ کیا کچھ بنا سکتا ہے اور کر سکتا ہے۔

قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّىْٓ اٰيَةً ۚ قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَ لَيَالٍ سَوِيًّا ۝

کہا اے رب میرے واسطے کوئی نشان مقرر کر۔ کہا تیرے لیے یہ نشان ہے کہ تو متواتر تین رات کسی سے باتیں نہ کریگا اس درخواست میں حضرت زکریا نے اللہ تعالیٰ سے یہ التجا کی ہے کہ انکو کوئی ایسی بات بتلائی جاوے جو انھیں خدا کے وعدہ کے مطابق عطیۂ اولاد میں نشان ہو۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تین رات متواتر لوگوں سے بات چیت کا سلسلہ چھوڑ دو گے صرف عبادت الٰہی میں مصروف رہو گے کہ رات خلوت میں عبادت کیلئے اور توجہ الی اللہ کے واسطے بہت موزوں ہے اسلیے رات کا ہی ذکر فرمایا

فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ مِنَ الْمِحْرَابِ فَاَوْحٰٓى اِلَيْهِمْ اَنْ سَبِّحُوْا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا ۝

پھر عبادتگاہ سے نکلکر اپنی قوم کو مخاطب کرکے جلدی سے کہدیا کہ صبح اور شام خدا کی تسبیح و عبادت میں مصروف رہو۔ محراب کے معنی ہیں لڑائی کا ہتھیار۔ چونکہ خدا کے بندوں کا ہتھیار دعا ہی ہے۔ سو اسلئے عبادت گاہ کو محراب کہتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت زکریا نے دوسروں کو بھی عبادت اور دعا میں اپنے ساتھ شامل کیا اور سبکو تاکید کی کہ اللہ تعالیٰ کے حضور میں بہت دعا مانگنے میں مصروف ہو جاؤ۔ بیشک دعائیں اور ذکر الٰہی مومن کے لیے بڑی راحت بخش چیز ہے۔

يٰيَحْيٰى خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ ۗ وَاٰتَيْنٰهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا ۝ وَّحَنَانًا مِّنْ لَّدُنَّا وَزَكٰوةً ۗ وَكَانَ تَقِيًّا ۝ وَّبَرًّا ۢ بِوَالِدَيْهِ وَلَمْ يَكُنْ جَبَّارًا عَصِيًّا ۝ وَسَلٰمٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوْتُ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا ۝

اے یحییٰ پکڑ اس کتاب (توریت) کو قوت کے ساتھ اور ہمنے اسکو سمجھ اور پکی باتیں بتائیں جبکہ وہ ابھی چھوٹی عمر کا تھا اور اپنی طرف سے دوسروں پر مہربانی کرنیوالا اور پاکیزہ انسان بنایا اور وہ متقی تھا۔ ماں باپ کے ساتھ نیکی کرتا تھا اور سرکش اور نافرمان نہ تھا۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں جس قدر قصے بیان کیے جاتے ہیں وہ سب وعظ و نصائح کے واسطے بطور تمثیل کے ہوتے ہیں اور آنحضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی کامیابی اور آپ کے دشمنوں کی ناکامی کے واسطے بطور تاریخی نظائر کے پیش کیے جاتے ہیں اسواسطے کسی قصہ میں بیفائدہ طولانی باتوں کا تذکرہ نہیں ہوتا۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت زکریا کی دعا اور اسکی قبولیت کی پیشگوئی اور اسکی عبادت میں مصروفیت کے ذکر کے بعد معًا ان کی زندگی کے اسوقت کا ذکر شروع ہو گیا ہے جبکہ وہ جوان ہوکر خادم شریعت ہو گئے۔

کتاب سے مراد اسجگہ توراۃ ہے۔ حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام شریعت توریت کے خادم تھے خود صاحب کتاب نہ تھے۔ کتاب کو قوت کے ساتھ پکڑنے کے یہ معنی ہیں کہ اسکے احکام پر استقلال اور ہمت کے ساتھ خود عمل کریں اور قوم کو اسکے مطابق عمل کرنے کے واسطے وعظ و نصیحت کریں۔ بچپن میں ہی حضرت یحییٰ بڑے عقل والے معلوم ہوتے تھے۔ اور ہندی مثل ہونہار بروے کے چکنے چکنے پات والی مثل اُنپر صادق آتی تھی ✦

نشان زلزلہ۔ قیامت کا نمونہ

چار سال کی پیشگوئی آج پوری ہوئی

مخالفوں نے بھی اقرار کیا کہ یہ قیامت کا نمونہ ہے۔

اخبار ہذا مورخہ ۲۰ اپریل و ۴ مئی میں ہم لکھ چکے ہیں کہ اس زلزلہ کے متعلق جو وحی الٰہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے شائع کی تھی کہ یہ زلزلہ قیامت کا نمونہ ہوگا اسکا اقرار مخالف اخباروں نے بھی نہایت کثرت سے کیا ہے۔ آج ہم چند اور اخباروں سے وہی شہادت پیش کرتے ہیں۔

نامہ نگار اخبار عام ۴ مئی ۱۹۰۵ء از کانگڑہ۔ ہائے ہائے کیسا بُرا حال اور تباہی ظہور میں آئی۔ اگرچہ اکثر جگہ پر یہ حادثہ گذرا مگر جس قدر تباہی اور بربادی و صدمہ سالہ اور کانگڑہ کے ضلع میں ہوئی درحقیقت یہی قیامت کا نمونہ ہوا ہے۔ اس سے بڑھکر قیامت نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ قریبًا کل کے کل ہی انسان تباہ ہو گئے۔

۲۰ اپریل ۱۹۰۵ء۔ نامہ نگار ایضًا ناظرین ہم اپریل کو اگر یہاں قیامت کا نمونہ قرار دیں تو مبالغہ نہیں۔ تاریخی مطالعہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایسا زلزلہ کئی صدیوں کے بعد آیا ہے۔

جناب غلام احمد صاحب شوقی کی مسدس عبرت جو آگرہ اخبار ۱۴ مئی ۱۹۰۵ء میں چھپی ہے اس میں موجودہ مسلمانوں کی حالت کا نقشہ صحیح بہت عمدہ پیرایہ میں درج کیا گیا ہے اور زلزلہ کا بھی ذکر ہے انہیں سے ہم چند بند درج کرتے ہیں۔

یہ ہی عادت کبریائی میں داخل ... کہ جب معصیت میں پھنسی قوم جاہل
تو ہر رسم تنبیہ ہر شخص غافل ... بلا کوئی اُنپر سے ہوتی ہے نازل
مگر جب کمی معصیت میں نہ پائی
بحکم خدا ہو بلا بھی سوائی

اِدھر قحط طاعون آیا ہوا ہے ... اُدھر برف ایک رنگ لایا ہوا ہے
یہاں ابر ہر وقت چھایا ہوا ہے ... وہاں موت کا سر یہ سایا ہوا ہے
نہ ملنے کسی کو جب تو بھونچال آیا
ڈر اس کا اب کہ کاخ ہستی کو ڈھایا

گیا پر جو بھونچال پامال کرکے ... روانہ ہوا نیک و بد حال کرکے
گیا وہ تو محشر کی یہ فال کرکے ... یہ نادان سمجھیں نہ جانچال کرکے

قیامت یہ صغریٰ تھی کبریٰ بھی ہوگی
مگر باز کب روگ سے آئے روگی

اقتباس واختصار از

خطبہ جمعہ

جو حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے ۱۹ مئی ۱۹۰۵ء کو باغ میں پڑھا

اُتْلُ مَا اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ ۔ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ۔ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ۔ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ۔ پارہ ۲۱ ۔ رکوع اول ۔۔ ترجمہ پڑھ جو کچھ کہ وحی کیا جاتا ہے تیری طرف کتاب سے اور نماز کو قائم رکھ ۔ بیشک نماز بے حیائی اور نامعقول باتوں سے روکتی ہے اور اللہ کی یاد بڑی چیز ہے اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو کچھ کہ تم کرتے ہو۔

اس وقت میں نماز کے متعلق چند باتیں بیان کرتا ہوں اور وہ کوئی گہرے اسرار اور عمیق در عمیق معارف کی باتیں نہیں ہیں۔ بلکہ حقیقت نماز اور اسکے اثر کے متعلق چند موٹی باتیں بیان کرتا ہوں۔ کلام الٰہی سے ثابت ہوتا ہے کہ نماز میں یہ خاصیت ہے کہ وہ فحشا و منکر سے روکدیتی ہے اور نماز پڑھنے والا بُری باتوں اور خراب افعال سے بچا رہتا ہے۔ نماز ذکر اللہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کی یاد ہے۔ ایک ایسی چیز ہے جس سے خدا یاد آکر اس کا جلال اور رعب دل پر پڑتا ہے۔ یہ قرآن شریف کا دعویٰ ہے اور بہت ہی سچا دعویٰ ہے۔ بہت سی مخلوق اس قسم کی گذری ہے جنہوں نے اپنی عملی حالت سے اس بات کا ثبوت دیا ہے کہ یہ نسخہ پوری صحت حاصل کرنے کے واسطے ایک شفا دینے والا مجرب نسخہ ہے اور یہ دعویٰ سچا ہے۔ ہاں جن لوگوں پر نماز کا اثر نہیں اُن کو بیشک فکر کرنا چاہیے کیونکہ انکی نماز اسکے مطابق یعنی پورے صحیح معنوں میں نماز نہیں ہے۔ الصلوٰۃ کا دوسرا نام ہمیشہ ذکر اللہ ہے۔ اس سے زیادہ پُر رعب نام اور کیا ہو سکتا ہے۔ ظاہر ہے کہ جب اللہ کا دھیان اور تصور دل پر مستولی ہو اور اسکی صفات کی ہیبت اور سطوۃ کا شہود قلب پر مسلط اور محیط ہو تو کیونکر ممکن ہے کہ ایسے وقت میں معاً بسا اوقات شیطانی کو بھی اُسی دل میں راہ مل سکے۔ ایسی ہوا و ہوس اور خواطر تو امن کے زمانہ میں قلب پر حملہ کرتے ہیں۔ کون اس سے واقف ہے کہ ایسے دنوں میں جبکہ ہیضہ یا طاعون خوفناک اشتعال اور شدت پر ہوں یا ایسی گھڑیاں کہ زلزلہ دنیا میں خیز صورتیں وقوع پذیر ہوں تو ایک ہی حالت خوف اور فزع اور اضطراب اور خفقان سب کے دوسری حالت شیطانی جذبات اور تحریکات کی بھی دل میں جاگزین ہو سکتی ہے جو لوگ نماز میں خطرات کی شکایت کرتے ہیں وہ خوب سمجھ لیں کہ ان مشاغل اور صوارف کی خبر حقیقت امن اور عیش کی زندگی ہے۔ فکر میں عادتاً انسان ایک ہی مقصد کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ اسی طرح جب انسان شیر کے سامنے کھڑا ہو تب حرامکاری زناکاری کی قوت کا جوش میں آنا ناممکن ہے۔ جس پر فوجداری کا مقدمہ بنا ہوا ہو وہ عدالت کو جاتے وقت بازار میں سے گذرتا ہوا سیر و تماشہ کیطرف کہاں نظر اٹھاتا ہے۔ اسکی آنکھ تو دائیں یا بائیں نہیں جا سکتی۔ یہ ایک فطرتی بات ہے کہ ایک شے کا رعب غالب ہو تو پھر جذبات شہوات نہیں رہتے۔ نماز اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے اور اسکی بزرگی جلال اور عظمت کو یاد دلانیوالی ہے۔ نمازی کے دل میں حرامکاری اور بدکاری نہیں آ سکتی۔ بدیوں کے استیصال کے واسطے یہ سب سے عمدہ نسخہ ہے۔ لیکن اس نسخہ سے وہ شخص فائدہ اُٹھا سکتا ہے جو بد پرہیزی نہیں کرتا۔ قرآن شریف میں آیا ہے قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ ۔ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۔ تحقیق نجات پائی اُن مومنوں نے جنہوں نے اپنی نماز میں عاجزی کی اور وہ جو بیہودہ باتوں سے اعراض کرنے والے ہیں۔ پس جو شخص نماز تو پڑھتا ہے مگر بیہودہ باتوں سے نہیں رُکتا وہ بد پرہیز ہے اور اس نسخہ سے فائدہ نہیں اُٹھا سکتا۔ ہمارے سلسلہ میں منجملہ اللہ تعالیٰ کے احسانوں اور فضلوں کے ایک یہ ہے کہ ہمیں ماتم کے لمبے لمبے وظائف نہیں رکھے جو انسان کی برداشت سے بڑھ کر ہوں۔ بلکہ یہ سلسلہ پھر اُس پہلے منہاج پر قائم ہوا ہے جو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جاری کیا تھا اس کا مدعا یہ ہے کہ صحابہ کی سیرۃ کی طرح انسان کچھ حصہ مساجد میں گذارے اور کچھ حصہ اپنے اور اپنے بال بچہ کی خبرگیری اور رزق حلال کے پیدا کرنے میں لگاوے۔ خدا تعالیٰ کا یہ مامور دنیا کو اسکی اصلی حالت پر لایا ہے۔ بہت لوگوں نے حضرت سے سوال کیا ہے کہ ہم کیا وظائف پڑھا کریں آپ نے سب کو یہی جواب دیا کہ نماز سنوار کر پڑھا کرو۔ جو شخص نماز پابندی کے ساتھ پڑھتا پھر تہجد اور حتی الوسع اشراق کی نماز ادا کرتا ہے پھر اپنے کاروبار اور اپنے بال بچوں کا حق ادا کرتا ہے اسکو فرصت کہاں ہو سکتی ہے کہ ذکر اللہ اور ذکر چیزوں میں اپنا وقت ضائع کرے۔ جو نماز کو سنوار کر پڑھتا ہے اُسکی تمام کجیاں دور ہو جاتی ہیں۔ بڑی مشکل تو یہ ہے کہ بعض لوگ نماز اسی طرح پڑھتے ہیں جسطرح جانور پنجرہ میں ہوتا ہے۔ جلدی جلدی رکوع سجود کر کے وہ گئے۔ اس سے کچھ فائدہ نہیں۔

نماز کے اندر اپنی زبان میں مغفرت مانگنی چاہیے اور اپنی حاجتوں کا سوال خدا تعالیٰ کے آگے کرنا چاہیے۔ اسکے علاوہ چند موٹے آداب ہیں جنکی رعایت مومن کا فرض ہے۔ بعض لوگ نماز کے واسطے پیچھے آتے ہیں اور پیچھے آنے والے اُن کے کندھوں پر سے پھاند کر آگے ہو بیٹھتے ہیں۔ یہ گناہ ہے، اس سے اعمال ضائع ہو جاتے ہیں۔

ایسا ہی نماز پڑھنے والے کے آگے سے گذرنا بڑا گناہ ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اگر تم اسکے نقصان سے واقف ہوتے تو چالیس سال تک کھڑا رہنا منظور کرتے پر نمازی کے آگے سے نہ گذرتے۔ ایسا ہی بعض لوگ امام سے بھی پہلے رکوع میں یا سجدہ میں چلے جاتے ہیں مقتدی کو چاہیے کہ تمام ارکان امام کی متابعت میں ادا کرے۔ ان ساری غلطیوں کی جڑ یہ ہے کہ لوگ حدیث کیطرف توجہ نہیں کرتے۔ مجھ پر ایک وقت آیا ہے کہ میں علم حدیث سے ناآشنا تھا اور اسطرف توجہ کرنی پسند نہیں کرتا تھا۔ میرے مخدوم و اُستاذ مولوی صاحب جو اس پُر حلاوت علم کے ذوق سے حظ وافر رکھتے تھے مجھے ہمیشہ اسکی طرف توجہ کرنے کی ترغیب دیتے تھے۔ آخر ۱۸۹۱ء میں جبکہ ہمیں اللہ تعالیٰ کی مشیت نے کشمیر میں چھ ماہ کے لیے ایک جگہ رکھا اور مولوی صاحب نے بخاری شریف مجھے سنائی یا یوں کہو کہ میں نے اُن سے سنی اُسوقت اس مبارک کے برکات مجھ پر منکشف ہوئیں اور اب تو میں اپنے تجربہ سے کہتا ہوں کہ جو کوئی حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پاک صورت دیکھنا چاہے وہ حدیث پڑھے۔

قرآن شریف کے پڑھنے کے بعد بڑا سعادتمند وہ ہے جو حدیث پڑھتا ہے۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب کی صحبت سے یہ فائدہ حاصل ہوا کہ میں نے اس علم کی خوبیوں اور معارف سے واقف ہوا۔

اللہ تعالیٰ ہمکو اور تمکو اعمال صالحہ کی توفیق دے۔ آمین ثم آمین۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی

ضروری گذارش لائق توجہ گورنمنٹ

ہماری جماعت کے ذی مقدرت لوگوں پر جو مختلف اضلاع میں رہتے ہیں واجب ہوگا کہ عوام کی غلطیاں دور کرنے کے لیے اور شریر لوگوں کے دھوکے کے ازالہ کے لیے جو ناحق میرے اشتہارات کے الٹے معنے کر کے سادہ لوگوں کو تشویش میں ڈالتے ہیں اور گورنمنٹ کو بھی عمداً دھوکا دیتے ہیں کسی قدر اپنے طور پر اشتہار لفظ بلفظ چھاپ کر اپنے گرد و نواح میں اور دور و نزدیک شائع کر دیں تا مستحق ثواب ہوں اور لوگوں کی غلط فہمی دور ہو جاوے۔

عجیب زمانہ ہے کہ ہمدردی کی بھی ناشکری کی جاتی ہے بعض اخبار والے خاص کر پیسہ اخبار لاہور اس بات پر زور دے رہے ہیں کہ میں نے دوسرے زلزلہ کی خبر کیوں شائع کی حالانکہ انکو خوب معلوم ہے کہ جو کچھ میں نے شائع کیا وہ بد نیتی سے نہیں ہے اور نہ کسیکو آزار دینا اور تشویش میں ڈالنا میرا مقصد ہے میں نے پہلے اس سے ۱۹۰۳ء میں ایک زلزلہ شدیدہ کی خبر شائع کی تھی جس کا مضمون یہ تھا کہ ایک زلزلہ سخت آنیوالا ہے جو ہولناک ہوگا اور پھر میں نے اُسی زلزلہ کے بارے میں مئی ۱۹۰۴ء میں بذریعہ اخبار شائع کیا کہ وہ زلزلہ آنیوالا ایسا ہوگا کہ جس سے ایک حصہ ملک کا تباہ ہو جائے گا اور بڑی بڑی عمارتیں گرینگی اور جو عارضی طور پر فرودگاہیں ہیں وہ بھی گرینگی اور جو مستقل سکونت کی عمارتیں ہیں وہ بھی نابود ہو جائینگی اور اس زمانہ سے پچیس برس پہلے بھی میں نے اپنی کتاب براہین احمدیہ میں اس زلزلہ کی خبر دی تھی اور لکھا تھا کہ اُس سے پہاڑ پھٹ جائینگے اور بڑی آفت پیدا ہوگی اور آخر وہ پیشگوئی ۴ اپریل ۱۹۰۵ء کو پوری ہو گئی اور بندگان خدا کا وہ نقصان ہوا جسکی تحریر کرنے کی حاجت نہیں تب مجھے اس حادثہ سے اسقدر صدمہ پہنچا کہ جس کے بیان کرنے کے لیے الفاظ نہیں اور میں خیال کرتا ہوں کہ بہت ہی کم ایسے لوگ ہونگے جنکو میری مانند ملک کی اس تباہی کا صدمہ پہنچا ہو کیونکہ اس زلزلہ کے بعد مجھے بار بار خیال آیا کہ میں نے بڑا گناہ کیا کہ جیسا کہ حق شائع کرنیکا تھا اُس پیشگوئی کو شائع نہ کیا کیونکہ وہ پیشگوئی صرف اردو کے اخبار اور دو رسالوں میں شائع ہوئی تھی اور یہ بھی فروگذاشت ہوئی ہے کہ عربی پیشگوئی کا ترجمہ بھی نہیں ہوا تھا اور یہ بھی بڑی غلطی ہوئی کہ انگریزی اخبارون میں اسکو شائع نہیں کیا گیا تھا تب سمجھا جاتا تھا میرا لکھنا دونکہ وہ بھی احتیاط سے بقدر صرف نہیں کریگا کیونکہ قوم میری باتوں کو بدظنی سے دیکھتی ہے اور ہر ایک بھلائی کی بات جو میں پیش کرتا ہوں بجز گالیاں سننے کے میں اسکا کوئی صلہ نہیں پاتا تاہم میرے دل کو اس غم نے سخت گھبرا دیا کہ جو خبر مجھے پہلے سے بہت صفائی سے خدای علیم و حکیم کیطرف سے ملی تھی میں نے اسکی پورے طور سے اشاعت نہ کی اور اگر میں پورے طور پر اشاعت کرتا اور بار بار متنبہ کرتا تو ممکن تھا کہ اسپر کاربند ہو کر بعض جانیں بچ جاتیں چنانچہ جسقدر میری جماعت میں سے دھرم سالہ اور کانگڑہ اور کلو وغیرہ میں لوگ رہتے تھے یا ملازم تھے ایک بھی اُن میں سے ضائع نہیں ہوا اسکی وجہ یہی ہوگی کہ وہ زلزلہ کی خبر کو پہلے سے یاد رکھتے ہونگے اور حتی الوسع اپنی باطنی اصلاح بھی کی ہوگی میں اسی غم اور پریشانی میں تھا کہ بدفعہ پھر مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے خبر ملی کہ ایک زلزلہ اور آنیوالا ہے جو قیامت کا نمونہ ہوگا اس خبر کو سنتے ہی میرے بدن پر لرزہ پڑ گیا اور میرے دل کی وہ حالت ہوئی جسکو میرا خدا جانتا ہے اور جیسا کہ میں لکھ چکا ہوں میں پہلے سے بہت شرمندہ تھا کہ میں نے زلزلہ کی پہلی خبر کو کماحقہ کیوں شائع نہ کیا اور کیوں بنی نوع کی پوری ہمدردی نہ کی۔ اب دوسرے زلزلہ کی خبر پا کر میرا دل اس بات کے لیے بے اختیار ہو گیا کہ پہلی فروگذاشت کی اب تدارک کروں اسی غرض سے میں نے تین اشتہار شائع کیے تا لوگوں کو متنبہ کیا جاوے* کہ حتی المقدور اپنے اعمال کی اصلاح کریں اور جہانتک ممکن ہو ایسی عمارتوں سے بچیں جو دو منزل سہ منزل ہیں اور ایکی دفعہ

---

*اسکے واسطے کوئی تاریخ معین نہیں ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے کوئی خاص تاریخ میرے پر ظاہر نہیں فرمائی بعض لوگوں کو غلطی لگی ہے کہ ہم نے ۱۴ اپریل مقرر کی تھی یہ بالکل جھوٹ ہے ہم نے کوئی تاریخ نہیں لکھی ایسی پیشگوئیوں میں عموماً یہی سنت اللہ ہے چنانچہ انجیل میں بھی صرف یہ لکھا ہے کہ زلزلے آوینگے مگر تاریخ مقرر نہیں ہے مجھے ابتک قطعی طور پر یہ بھی معلوم نہیں کہ اس زلزلہ سے درحقیقت ظاہری زلزلہ مراد ہے یا کوئی اور شدید آفت ہے جو زلزلہ کا رنگ اپنے اندر رکھتی ہے بہرحال اس سے خوف کرنا لازم اور احتیاط رکھنا ضروری سمجھکر میں ابتک خیموں میں باہر جنگل میں گذارہ کرتا ہوں اور خیموں کی خرید کرنے اور عمارتوں کے بنانے میں ایک ہزار روپیہ کے قریب ہمارا خرچ بھی ہو چکا ہے اور اسقدر حرج کون اٹھا سکتا ہے بجز اُسکے جو سچے دل سے ایک آنیوالے حادثہ پر یقین رکھتا ہو۔ مجھے بعد میں زلزلہ کی نسبت یہ بھی الہام ہوا تھا کہ پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی۔ مجھے اسپر غور کرنے سے اجتہادی طور پر خیال گذرتا ہے کہ ظاہری الفاظ وحی الٰہی کے یہ چاہتے ہیں کہ یہ پیشگوئی بہار کے ایام میں پوری ہوگی شاید ان تحریکات کے لیے بہار کے ایام کو کچھ خصوصیت ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس وحی کے اور معنی ہوں اور بہار سے مراد کچھ اور ہو۔ منہ

میں نے پہلی فروگذاشت کو پورا کرنے کے لیے کئی ہزار اشتہار شائع کیے اور اخباروں میں بھی یہی مضمون شائع کرایا اور پائنیر وغیرہ انگریزی اخباروں میں شائع کرا دیا گیا اور اطلاع کے لیے ایک چٹھی بخدمت جناب لفٹنٹ گورنر بہادر اور ایک چٹھی جناب نواب لارڈ کرزن وائسرائے بالقابہ کی خدمت میں بھیجی گئی اور ابھی میں اس بات کیطرف توجہ ہوں کہ یا تو خدا تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس گھڑی کو ٹال دے اور مجھے اطلاع دے اور یا پورے طور پر بقید تاریخ اور روز اور وقت اُس آنیوالے حادثہ سے مطلع فرما دے کیونکہ وہ ہر ایک بات پر قادر ہے اب ناظرین سمجھ سکتے ہیں کہ کسی بدنیتی یا دلآزاری یا ستانے کے لیے میں نے یہ کام نہیں کیا اور جس آنیوالے زلزلہ سے میں نے دوسروں کو ڈرایا اُس سے پہلے میں آپ ڈرا اور اب تک قریباً ایکماہ سے میرے خیمے باغ میں لگے ہوئے ہیں میں واپس قادیان میں نہیں گیا کیونکہ مجھے معلوم نہیں کہ وہ وقت کب آنیوالا ہے۔ میں نے اپنے مریدوں کو بھی اپنے اشتہارات میں بار بار یہی نصیحت کی کہ جسکی مقدرت ہو اُسے ضروری ہے کہ کچھ مدت خیموں میں باہر جنگل میں رہے اور جو لوگ بے مقدرت ہیں وہ دعا کرتے رہیں کہ خدا اس بلا سے ہمیں بچا وے۔ پس میری نیک نیتی پر اس سے زیادہ کون گواہ ہو سکتا ہے کہ اسی خیال سے میں معہ اہل و عیال اور اپنی تمام جماعت کے جنگل میں پڑا ہوں اور جنگل کی گرمی کو برداشت کر رہا ہوں حالانکہ قادیان طاعون سے بالکل پاک صاف ہے مگر جس بات سے خدا نے ڈرایا اس سے ڈرنا لازم ہے اور جس ضرر کا یقین ہے اُس سے بنی نوع کو ڈرانا بھی شرائط ہمدردی میں داخل ہے اگر میں دیکھوں کہ کسی گھر کے کسی حصہ کو آگ لگنی کو ہے اور گھر کے لوگ خواب میں ہیں انکو کچھ خبر نہیں اور میں انکو اطلاع نہ دوں کہ وہ تشویش میں پڑینگے تو میں ایک سخت گناہ کا مرتکب ہوں گا۔ یہ بھی یاد رہے کہ کسی کمزوری یا بھروسہ پیشگوئی نہیں کی گئی ہے بلکہ اگر حکام کیطرف سے بھی میرے اس دعوے کی پڑتال ہو تو کم سے کم ہزار پیشگوئی ایسی ثابت ہوگی جو روز سچی نکلی ہیں جبکہ میں صدہا پیشگوئیوں کی سچائی کے تجربہ سے اس بات کے باور کرنے کے لیے ایک بھاری ثبوت اپنے پاس رکھتا ہوں کہ جو کچھ خدا نے مجھے فرمایا ہے سچ ہے تو پھر اس سے لوگوں کو متنبہ نہ کرنا ایک ظلم تھا کیونکہ یہ زلزلہ کی پیشگوئی قطعی نہیں بلکہ شرطی ہے ہر ایک شخص جو نیک چلنی اختیار کرے گا وہ بچایا جائیگا پس ایسے شخص کو کیا غم ہے جو اپنے چال چلن کی درستی رکھتا ہے ہاں وہ بدمعاش لوگ جو اپنا پیشہ بدکاری حرام خوری خونریزی وغیرہ رکھتے ہیں البتہ ایسے اشتہاروں سے وہ تشویش میں پڑینگے سو اُنکی تشویش کی نہ خدا کو پرواہ ہے اور نہ گورنمنٹ کو اگر اُنکو خوش رکھنا مقصود ہوتا

* بدر و الحکم - ریویو آف ریلیجنز -

تو انسانی گورنمنٹیں ان کے لیے جیل خانے کیوں تیار کرتیں۔

الف
میری سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ کس قسم کی بزدلی ہے جو مخالف لوگ مجھ پر کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہمیں اپنے اشتہار وں نے تشویش میں ڈال دیا ہے میں نہیں سمجھ سکتا کہ یہ کیسی تشویش ہے میں منجم ہونیکا دعوی نہیں کرتا نہ مجھے علم جیالوجی کی مہارت کا کوئی دعوی ہے صرف ... ہوں کہ میں خدا تعالی کی طرف سے وحی پاتا ہوں مگر اس دعوے کے یہ لوگ سخت منکر ہیں اور اسی بنا پر مجھے کافر اور دجال کہتے ہیں اور اسی بنا پر یہ لوگ میری تکذیب کر رہے ہیں ان لوگوں نے ہزارہا اشتہار میری نسبت شائع کیے ہیں کہ اس دعوے میں یہ شخص جھوٹا ہے بلکہ اس قدر لعنتوں اور گالیوں سے بھرے ہوئے میری نسبت دنیا میں اشتہار شائع کر چکے ہیں جن سے کم سے کم دس کوٹھے بھر سکتے ہیں تو پھر کیا کوئی سمجھ سکتا ہے کہ میری ایسی پیشگوئیوں سے وہ ڈرتے ہوں جو شخص ان کے نزدیک جھوٹا ہے اس سے ڈرنے کے کیا معنے ہیں ہو اگر مجھے بندگان خدا کی سچی ہمدردی مجبور نہ کرتی

تو میں ایک ورق بھی شائع نہ کرتا۔ مگر پہلی پیشگوئی کا بڑے زبردست طور سے پورا ہونا اور ہزارہا جانوں کا نقصان ہونا مجھے کھینچکر اسطرف لایا۔ کہ میں دوسری پیشگوئی کی شائع کرنے میں کوتاہی نہ کروں۔ اور کیا حقہ شائع کر دوں بعض نے میری نسبت خط لکھے۔ کہ تو جھوٹا ہے ہم تو چاہتے ہیں کہ تجھے قتل کر دیں لیکن اگر میرے اشتہاروں سے کچھ لوگ احتیاط پر کاربند ہو جائیں۔ اور اپنی کچھ اندرونی اصلاح کریں اور انکی جانیں بچ جائیں تو میری جان کیا چیز ہے کیا مجھے کبھی مرنا نہیں یا اپنی جان سے ایسی محبت رکھتا ہوں کہ بنی نوع کی ہمدردی بھی چھوڑ ... اور بعض نادان کہتے ہیں کہ یہ اشتہار اس غرض سے لکھے گئے ہیں کہ تا لوگ ڈر کر انکی بیعت قبول کریں۔ مگر اس حق پوشی کا میں کیا جواب دوں۔ میں بار بار انہیں اشتہارات میں لکھ چکا ہوں کہ اصلاح نفس اور توبہ سے اسجگہ میری یہ مراد نہیں ہے کہ کوئی ہندو یا عیسائی مسلمان ہو جائے یا میری بیعت اختیار کرے بلکہ یاد رکھنا چاہیئے کہ اگر کسی کا مذہب غلطی پر ہے تو اس غلطی کی سزا کے لئے یہ دنیا عدالت گاہ نہیں ہے۔ اس کے لئے عالم آخرت مقرر ہے اور جسقدر قوموں کو پہلے اس سے سزا ہوئی ہے مثلاً آسمان سے پتھر برسے یا طوفان سے غرق کئے گئے یا زلزلہ نے ان کو ذنا کیا اس کا یہ باعث نہیں تھا کہ وہ بت پرست تھے یا آتش پرست یا کسی اور مخلوق کے پرستار تھے۔ اگر وہ سادگی اور شرافت سے اپنی غلطیوں پر قائم رہتے تو کوئی عذاب ان پر نازل نہ ہوتا۔ لیکن انھوں نے ایسا نہ کیا۔ بلکہ خدا تعالی کی آنکھ کے سامنے سخت گناہ کئے اور نہایت درجہ شوخیاں دکھلائیں اور انکی بدکاریوں سے زمین ناپاک ہو گئی اس لئے اسی دنیا میں ان پر عذاب نازل ہوا۔ خدا رحیم و کریم ہے اور غضب میں دھیما ہے۔ اگر اس زمانہ کے لوگ اس سے ڈریں اور بدکاریوں اور ظلمتوں اور طرح طرح کے بُرے کاموں پر ایسی جرأت نہ کریں کہ گویا خدا نہیں ہے تو پھر ان پر کوئی عذاب نازل نہیں ہوگا۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے **ما یفعل اللہ بعذابکم ان شکرتم و آمنتم**۔ یعنی خدا تمھیں عذاب دیکر کیا کریگا اگر تم شکرگزار بن جاؤ اور خدا پر ایمان لاؤ اور اس کی عظمت اور سزا کے دن سے ڈرو۔ ایسا ہی اس کے مقابل پر فرماتا ہے **قل ما یعبأ بکم ربی لولا دعاؤکم** یعنی ان کو کہدے کہ اگر تم نیک چلن انسان بن جاؤ اور اس کی یاد میں مشغول نہ رہو۔ تو میرا خدا تمہاری زندگی کی پروا کیا رکھتا ہے اور سچ ہے کہ جب انسان غافلانہ زندگی بسر کرے اور اس کے دل پر خدا کی

عظمت کا کوئی رعب نہ ہو اور بیقیدی اور دلیری کے ساتھ اس کے تمام اعمال ہوں۔ تو ایسے انسان سے ایک بکری بہتر ہے جس کا دودھ پیا جاتا ہے۔ اور گوشت کھایا جاتا ہے اور کھال بھی بہت سے کاموں میں آجاتی ہے۔ اور میں جانتا ہوں کہ جسقدر میں نے لکھا ہے۔ وہ ان لوگوں کے لئے بس ہے جن کے دل ٹیڑھے نہیں ہیں۔ اور جو جانتے ہیں۔ کہ خدا ہے

والسلام علی من اتبع الہدی

المشتہر مرزا غلام احمد قادیانی

نوٹ۔ اسی پیشگوئی کے متعلق جو زلزلہ ثانیہ کی نسبت شائع ہو چکی ہے۔ آج ۲۲ - مئی ۱۹۰۵ء کو بوقت پانچ بجے صبح خدا تعالے کیطرف سے یہ وحی ہوئی۔

صدقنا الرؤیا انا کذالک نجزی المتصدقین

یعنی زلزلہ کی نسبت تیرے دیکھے ہوئے کو سچا کر کے دکھلا دیا اور اسی طرح ہم صدقہ دینے والوں کو جزا دیتے ہیں۔ منہ

خدا کی تازہ وحی

۲۴ - مئی ۱۹۰۵ء - بوقت دوپہر۔ "زمین تہ و بالا کر دی"

"انی مع الافواج آتیک بغتۃ" - "لنگر اٹھا دو"

ضروری

مندرجہ بالا اشتہار گذشتہ ہفتہ میں بھی ہدیہ ناظرین کیا گیا تھا مگر چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس میں بعض عبارتیں اور زیادہ کی ہیں۔ اور نیز اس کا نہایت کثرت سے پڑھا جانا اور لوگوں کو سنانا اور پھیلانا مقصود ہے اس واسطے سے دوبارہ اس اخبار میں درج کیا گیا ہے اور حضرت اقدس علیہ السلام اس اشتہار کے بعد ... ایک اور مضمون تحریر فرما رہے ہیں۔ جو کہ اگلے اخبار میں انشاء اللہ تعالے ہدیہ ناظرین کیا جاویگا۔

ضروری التماس

خریداران بدر سے گذارش ہے۔ کہ مہربانی فرما کر دفتر بدر میں خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ کے نمبر کا حوالہ ضرور دیویں تاکہ تعمیل ارشاد میں سہولت ہو۔ بعض اوقات نمبر چٹ کا حوالہ نہ دینے کی وجہ سے نام تلاش کرنے میں بڑی دقت ہوتی ہے۔ ایسا بھی ہوتا ہے کہ نام نہیں ملتا۔ جس کی وجہ سے تعمیل ارشاد میں کوتاہی ہو کر شکایت کا موقعہ مل جاتا ہے۔ لہذا التماس ہے۔ کہ ہر صاحب بوقت خط و کتابت اپنی چٹ کے نمبر سے آگاہ فرما دیں جو چٹ کے سر پر چھپا ہوا ہوتا ہے ضرور لکھیں تاکہ تعمیل میں توقف نہ ہو۔ مینیجر

مونوٹ۔ اسجگہ نمونہ کے طور پر مخالفین میں سے ایک کا اشتہار نقل کیا جاتا ہے۔ جس سے ظاہر ہوگا کہ ہماری پیشگوئیوں کی جب اس طرح تکذیب کیجاتی ہے۔ تو پھر یہ پیشگوئیاں کسی کے واسطے تشویش کا موجب نہیں ہیں اور نہ لوگ اس سے ڈرتے ہیں۔ بلکہ اس پر مضحکہ اڑاتے ہیں۔ چنانچہ ایک تازہ اشتہار کی کچھ عبارت ہم اسجگہ بطور نمونہ کے نقل کر کے دکھلاتے ہیں کہ ایسے مخالفین پر ہماری پیشگوئیوں کا کیا اثر پڑ سکتا ہے اور وہ عبارت یہ ہے

میں آج ۴ - مئی ۱۹۰۵ء کو اس امر کا بڑے زور اور دعوی سے اعلان کرتا ہوں اور تمام لوگوں کو اس بات کا یقین دلاتا ہوں اور خوفناک اور بجھے ہوئے دلوں کو اطمینان اور تسلی دیتا ہوں کہ قادیانی نے ۵ - ۸ - ۲ اور ۲۹ اپریل کے اشتہاروں اور اخباروں میں جو کہا ہے کہ ایک ایسا سخت زلزلہ آئیگا۔ جو ایسا شدید اور خوفناک ہوگا کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے نہ کسی کان نے سنا۔ گو کہ قادیانی زلزلہ کے آنیکی تاریخ یا وقت نہیں بتلاتا۔ مگر اس امر پر بہت زور دیتا ہے کہ زلزلہ ضرور آئیگا۔ اس لئے میں ان بھولے بھالے سادہ لوح آدمیوں کو جو قادیانی کی صرف لفاظیوں اور اخباری رنگ آمیزیوں سے خوفناک ہو رہے ہیں بڑے زور سے اطمینان اور تسلی دیتا ہوا خوشخبری سناتا ہوں کہ خدا کے فضل و کرم سے شہر لاہور وغیرہ میں یہ قادیانی زلزلہ ہرگز نہیں آئیگا، نہیں آئیگا اور نہیں آئیگا !!! آپ ہر طرح اطمینان اور تسلی رکھیں مجھے یہ خوشخبری حقیقی نور الہی اور کشف کے ذریعہ سے دیگئی ہے جو انشاء اللہ بالکل ٹھیک ہوگی۔ میں مکرر سہ کرر کہتا ہوں اور نور الہی سے جو مجھے بذریعہ کشف دکھلایا گیا ہے۔ مستفیض ہو کر اور اس کے اعلان کی اجازت پا کر ڈنکے کی چوٹ کہتا ہوں کہ قادیانی ہمیشہ کیطرح اس زلزلہ کی پیشین گوئی

بقیہ نوٹ۔ میں بھی ذلیل اور رسوا ہوگا اور خداوند تعالے حضرت خاتم المرسلین اور شفیع المذنبین کے طفیل سے اپنی گنہگار مخلوق کو اپنے دامن عاطفت میں رکھکر اس نارسیدہ آفت سے بچائیگا اور کسی فرد بشر کا بال تک بیکا نہ ہوگا

ملا محمد بخش حنفی سکریٹری انجمن حامی اسلام لاہور

تازہ رؤیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

۲۴ - مئی ۱۹۰۵ء - گذشتہ رات کو دیکھا۔ کہ ایک لڑکی جس کا نام زینب ہے۔ ساتھ ہے۔ ایک کنوئیں پر گئے ہیں - جو باغ کے باہر جنوب مغربی کونہ پر واقع ہے۔ اور کہا۔ کہ اس سے دور رہنا چاہیئے۔ ایسا نہ ہو۔ کہ زلزلہ کے سبب یہ کنواں زمین کے اندر گر پڑے۔ گویا زلزلہ کے سبب کنوئیں کے زیر و بالا ہونے کا بھی اندیشہ ہے

فرمایا - چند روز ہوئے۔ ہم نے خواب میں دیکھا کہ یہ جگہ مردار پڑے ہیں۔ اور لم ڈھینگ مردار خور جانور بھی جمع ہیں۔ ہم وہاں سے چلے آئے۔

تهدم ما يعمرون

وہ پیشگوئی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مطابق وحی الہی اشتہار الندا میں شایع کی تھی۔ اور اخبار بدر مورخہ ۱۳ اپریل ۱۹۰۵ء میں چھپی تھی۔ پوری ہوئی۔ یعنے دھرم سالہ میں مورخہ ۲۰ - مئی ۱۹۰۵ء کو پھر سخت زلزلہ آیا جس نے مکانات جو رہائش کے واسطے بنائے گئے تھے۔ گرا دئیے - دیکھو اخبار سول ملٹری گزٹ مورخہ ۲۴ - مئی ۱۹۰۵ء

خطبہ نکاح

حضرت ابی الکرم مولوی حکیم نور الدین صاحب نے ۱۴ مئی ۱۹۰۵ء کو باغ میں بعد نماز ظہر پڑھا

الحمد للہ

نحمدہ و نستعینہ و نستغفرہ و نؤمن بہ و نتوکل علیہ و نعوذ باللہ من شرور انفسنا و من سیأت اعمالنا من یہدہ اللہ فلا مضل لہ و من یضللہ فلا ہادی لہ و نشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و نشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ

سنی۔ شیعہ۔ مقلد۔ غیر مقلد۔ اسلام کے تمام فرقوں کے درمیان یہ متفق علیہ امر ہے۔ کہ خطبہ نکاح کے وقت الحمد للہ نحمدہ و نستعینہ و نستغفرہ پڑھا جاتا ہے۔ اس میں اوّل جناب الہی کی حمد ہے جس نے فسق و فجور زناکاری بدکاری سے ہم کو بچایا۔ جس طرح مرد بدلگئے۔ اسی طرح عورتیں بھی بدلگئیں اور زن و شوئی کا تعلق ان کے درمیان رکھ دیا۔ جو لوگ نکاح نہیں کرتے۔ وہ حقیقی طور پر عورتوں کی۔ بلکہ تمام نسل انسانی کی خیر خواہی نہیں کرتے۔ اور نہ کر سکتے ہیں۔ نکاح انسان کو بہت سی بدیوں سے بچاتا ہے۔ لیکن یہ نعمت بغیر فضل الہی کے حاصل نہیں ہو سکتی۔ اس واسطے اللہ تعالےٰ سے مدد طلب کرنا ضروری ہے۔ کیونکہ یہ امر استعانت حق کے سوائے حاصل نہیں ہو سکتا۔ پھر ان معاملات میں انسان کو بہت سے مشکلات پیش آتے ہیں بعض دفعہ بیوی مرد کی مرضی کے مطابق نہیں ہوتی یا مرد ایسا ہوتا ہے۔ کہ یہ تعلق ہمیشہ کے واسطے بیوی کے لئے ایک دکھ اور تکلیف کا موجب بن جاتا ہے۔ اس واسطے اس موقع پر استغفار کا سبق دیا گیا ہے۔ بعض غلطیوں کے بدنتایج کے سبب وہ اغراض پورے نہیں ہوتے جن کے واسطے یہ تعلقات پیدا ہوئے ہیں۔ ان سب کا علاج استغفار ہے۔ جناب الہی میں استغفار کرنا تمام انبیاء کا ایک اجتماعی مسئلہ ہے۔ استغفار تمام انبیاء کی تعلیم کا خلاصہ ہے۔ اور اس کے معنے یہ ہیں کہ اللہ تعالےٰ گذشتہ غلطیوں کے بدنتایج سے بچاوے اور آیندہ غلطیوں میں پڑنے سے بچائے۔ خدا تعالےٰ نے اس تعلق کی حفاظت کے لئے بڑی تاکید فرمائی ہے۔ نکاح کے تعلقات میں اگرچہ احباب نے حضرت امام علیہ السلام کے منشاء کے مطابق پورے طور پر کارروائی شروع نہیں کی۔ پھر بھی بعض بہت ہی اخلاص رکھنے والے دوست ہیں۔ جو چاہتے ہیں۔ کہ ان کی اولاد کے نکاح حضرت امام کی موجودگی میں اس جگہ قادیان میں پڑھے جائیں۔ تاکہ آپ کی دعا اور برکت سے یہ تعلقات ثمرات خیر کا باعث ہوں۔ چنانچہ ایسے ہی مخلص دوستوں میں سید حامد شاہ صاحب اور ان کے والد حکیم حسام الدین صاحب اور سید خصیلت علی شاہ صاحب مرحوم ہیں۔ جن کی اولاد کے نکاح اس وقت آپ صاحبان کے سامنے باندھے جاتے ہیں

سید حامد شاہ صاحب کے لڑکے محمدؐ کا نکاح سید خصیلت علی شاہ صاحب مرحوم کی لڑکی رفعت نام کے ساتھ کیا گیا۔ لڑکے کی طرف سے مولوی عبد الکریم صاحب وکیل ہیں۔ اور لڑکی کی طرف سے شیخ رحمت اللہ صاحب تاجر - سید حامد شاہ صاحب کے لڑکے عبد الحمید کا نکاح سید خصیلت علی شاہ صاحب مرحوم کی لڑکی مریم کے ساتھ کیا گیا۔ لڑکے کی طرف سے وکیل مولوی عبد الکریم صاحب اور لڑکی کی طرف سے شیخ رحمت اللہ صاحب تاجر ہیں۔ سید حکیم حسام الدین صاحب کے پوتے عبد السلام پسر سید محمود شاہ صاحب مرحوم کا نکاح سید خصیلت شاہ صاحب مرحوم کی لڑکی فضیلت کے ساتھ کیا گیا

آپ دعا کریں۔ کہ جس غرض سے یہ نکاح اس جگہ کئے گئے ہیں - وہ حاصل ہو اور میاں بیوی کے تعلقات میں برکت ہو۔ نیک اولاد آگے ہو۔ جس سے لاکھوں صلحا آگے پیدا ہوں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور دیگر احباب نے دعا کی۔ اور پھر چھوہارے تقسیم کئے گئے

فائدہ - اس امر کا بیان کرنا فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔ کہ لڑکیاں اور لڑکے اور ان کے والی بعض وجوہات سے خود قادیان میں حاضر نہیں ہو سکتے تھے - لیکن ان کی دلی خواہش تھی کہ یہ نکاح قادیان میں ہو۔ اور ایسے جلسہ میں ہو۔ جس میں خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام موجود ہوں۔ چنانچہ یہ درخواست سیالکوٹ سے یہاں حضرت کی خدمت میں آئی - حضرت اقدسؑ نے فرمایا۔ کہ یہ شرعی مسئلہ ہے۔ بذریعہ تحریر اجازت کے بعد اس جگہ نکاح ہو سکتا ہے۔ چنانچہ اس کے مطابق نکاح ہوا حسن اتفاق سے مکرمی مخدومی شیخ رحمت اللہ صاحب بھی اس جگہ تشریف لائے ہوئے ہیں شیخ صاحب موصوف کو سید خصیلت علی شاہ صاحب مرحوم کے ساتھ ایک خاص محبت و اخلاص کا تعلق تھا۔ خدا نے یہ عجیب اتفاق پیدا کر دیا۔ کہ وہ ان کی لڑکیوں کی طرف سے وکیل بنے

خوفناک تباہی کا تار کشمیر سے آیا ہے

وقت اب نزدیک ہے۔ آیا کھڑا سیلاب ہے

۲۴ مئی ۱۹۰۵ء کے سول ملٹری گزٹ اخبار میں چھپا ہے۔ اس میں درج ہے۔ کہ نہایت ہی تباہی کرنے والا طوفان کشمیر میں آیا ہے۔ تمام ملک پر پانی پھر گیا ہے - چاولوں کے کھیت بالکل برباد ہو گئے ہیں۔ بہت سے گاؤں بالکل غرق ہو کر نیست و نابود ہو گئے ہیں کیا یہ تاوان [illegible] ہے۔ کیا یہ مصیبت انگیز تباہی کچھ سننے نہیں رکھتی۔ [illegible] صاحب جو لوگوں کو تسلی و بد [illegible] کی نیند سلانا چاہتے ہیں اور ملا محمد بخش کے الہامات پر ایمان لانے والے ہمارے مخالف جنہوں نے بخوشی یہ اشتہار تقسیم کئے تھے۔ کہ مسلمانوں کا بال بیکا نہ ہوگا۔ شاید کشمیری ان کے نزدیک مسلمان نہیں ہوتے .. کاش کہ لوگ سمجھیں اور اپنے اعمال کی درستی کریں۔ تاکہ خدا کا رحم اس پر نازل ہو۔ ذیل میں ہم کشمیر کی تباہی کے متعلق ایک خط درج کرتے ہیں۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی بعد السلام علیکم واضح رائے شریف ہو کہ بموجب مصرعہ وقت اب نزدیک ہے۔ آیا کھڑا سیلاب ہے۔ کشمیر کا برا حال ہے پہلے جو طوفان دو مرتبہ آچکا تھا۔ اس سے بھی زیادہ اس طوفان نے بہت کچھ نقصان کیا یعنی چھ سات پل بہ گئے اور تین رونگ ڈاکخانہ اور دو کوہالہ کے قریب ایک پل تھا۔ وہ بھی گر گیا۔ اور بہت سا حصہ پہاڑ کا گر گیا۔ جس سے سڑک رک گئی و دیگر الحمد للہ کہ اس رحمان و رحیم نے ہمارے ایمان کے زیادہ کرنے کے لئے قدیم آتش کدہ و قدیم بیت کدہ سرنگوں ہو گیا۔ جو پہلے سمجھ میں نہ آتا تھا کہ فردوسی و نوشیرواں آتشکدے کیونکر برباد ہوئے ہونگے اب عین شہادت سے اطمینان ہو گیا کہ وہ سب کچھ کر سکتا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ برائے خدا دعا فرماویں کہ خدا میرے حال پر رحم کرے کہ اتنا ہو تو کہ حضور [illegible]

ڈائری

۱۵ مئی ۱۹۰۵ء - فرمایا - انبیاء کی زندگی وہی ہوتی ہے جو ابتلا کے ساتھ ہو - چپ چاپ کی زندگی جو امن کے ساتھ کھاتے پیتے گذر جاوے وہ عمدہ زندگی نہیں ہوتی محنتوں اور مشقتوں کے بعد سارٹیفکیٹ ملا کرتا ہے - [illegible] جو سلسلہ خدا نے جاری کیا ہے یہ اب ضرور اپنے مقصد [illegible] کا میاب ہوگا خواہ ہماری محنتوں سے یہ کام پورا ہو خواہ قضا و قدر سے ایسے امور پیدا ہو جائیں جو اس کام کو پورا کر دیں -

فرمایا ہمنے زلزلہ کے متعلق جو اشتہار شائع کیا ہے مخلوق الٰہی کی خیر خواہی کے واسطے ہے اور [illegible] ایسی ہے [illegible] کہ کسی کے گھر کو آگ لگنے [illegible] اور کوئی [illegible] [illegible] [illegible] خطرناک [illegible] [illegible] [illegible] اطلاع [illegible] تو شکر [illegible] [illegible] اطلاع [illegible] [illegible] ایک خط پڑھا گیا جس میں لکھا تھا کہ ۱۱ مئی کی رات کو یہاں ایسا زلزلہ آیا کہ پہلے ایسا سخت نہ آیا تھا - ذکر آیا کہ اس سے [illegible] کی بات غلط ہوئی جنہوں نے کہا تھا کہ اب ان [illegible] کوئی زلزلہ نہیں آویگا -

خدا کے بندوں پر ابتلا کے آنے کا ذکر تھا فرمایا - ابتلاوں کا آنا ضروری ہے - بعض فتوحات کا مدار ابتلاوں پر ہوتا ہے - کسی کی گریہ و زاری بعض دفعہ راہ کھول دیتی ہے - مثنوی میں ایک قصہ لکھا ہے کہ ایک بزرگ کے پاس ایک دفعہ کھانے کو نہ تھا وہ بزرگ اور اُس کے ساتھی سب بھوکے تھے اتنے میں ایک لڑکا حلوا بیچتا ہوا وہاں سے آ گذرا اُس بزرگ نے اپنے آدمیوں سے کہا کہ اس سے حلوا چھین لو چنانچہ آدمیوں نے ایسا کیا اور وہ حلوا بزرگ نے اور اُسکے ساتھیوں نے کھا لیا - وہ لڑکا بہت رویا اور چلایا - آدمیوں نے سوال کیا کہ اس میں کیا حکمت تھی کہ بچہ کا حلوا چھین لیا - فرمایا کہ یہی اُس بچہ کی پونجی تھی وہ بہت درد کے ساتھ رویا ہے اور اُس کا رونا موجب کشایش اور فتوح کا ہوا ہے جو ہماری دعائیں نہیں ہو سکتی تھیں چنانچہ اُس بچہ کو اُسکے حق سے بہت زیادہ دیکر راضی کیا گیا -

اسی طرح بعض ابتلا صرف اسواسطے آتے ہیں کہ انسان اُس رتبہ کو جلد حاصل کرے جو اُسکے واسطے مقدر ہے

ذکر تھا کہ ۱۴ اپریل گذر گئی ہے جس کے واسطے انگریز نے پیشگوئی زلزلہ کی کی تھی - اب لوگوں کو تشفی ہو گئی فرمایا لوگ منجم پرست ہیں خدا پرست نہیں ہیں -

ایک شخص نے اپنا خواب سنایا کہ میں سبحان اللہ پڑھتا ہوں فرمایا سبحان اللہ کے یہ معنی ہیں کہ اللہ تعالیٰ خلاف وعدہ اور کذب اور دیگر تمام منقصتوں سے پاک ہے وہ اپنے وعدوں کو سچا کرتا اور پیشگوئیوں کو پورا کرتا ہے -

محمد صادق

[illegible] راقم نے اپنا ایک خواب آج رات کا عرض کیا [illegible] ایسا دیکھا ہے کہ شاید ہم [illegible] ایک اونچی مسجد میں نماز پڑھی پھر ہم ایک [illegible] پر سوار ہو کر چلے رستہ میں [illegible] آدمی تھے حضرت میاں [illegible] اور [illegible] - آگے چلکر وہی رستہ [illegible] اور ہم گھوڑہ پر سوار ہیں - اسکے بعد فتح محمد طالب علم تعلیم الاسلام کالج نے اپنا خواب عرض کیا اور وہ ایک لمبا خواب ہے - جو اگلے اخبار میں انشاء اللہ تعالیٰ درج کیا جائے گا - اور ساتھ ہی اس کی تعبیر بھی درج کی جائے گی

٭ ٭ ٭
٭

۱۶ مئی ۱۹۰۵ء فرمایا سورہ اذا زلزلت الارض میں زلزلہ کے واسطے صاف پیشگوئی ہے کہ زمین پر سخت زلزلہ آئیگا اور زمین اندر کی چیزیں باہر نکال پھینکیگی -

فرمایا قرآن شریف میں آیا ہے کہ پہاڑ زمین کی میخیں ہیں نادان اعتراض کرتے ہیں کہ یہ کیا بات ہے اس زلزلے نے اس اعتراض کو بھی صاف کیا ہے - ان آتش فشانیوں اور زلزلوں کا موجب یہ پہاڑ ہی ہوا کرتے ہیں جب پہاڑ ویسا ہی پڑتی ہے تو سب پہناہی پڑتی ہے پہاڑ امن یا بے امنی کا مرکز بنا ہوا ہے - ۱۷ مئی ۱۹۰۵ء کو ایک ڈاکٹر صاحب کا ذکر آیا کہ انھوں نے ایک بیمار کو خوفناک بتایا تھا بعد میں معلوم ہوا کہ وہ تندرست ہے - فرمایا یہ لوگ ایسی غلطیاں کھاتے ہیں - ہمارے مسلمان اطباء نے کیا عمدہ بات لکھی ہے کہ بعض دیکھنے سے پہلے طبیب یہ پڑہا کرے سبحنک لاعلم لنا - الحکیم تک تو پاک ہے ہمیں کوئی علم نہیں سوا اُسکے جو تو نے ہمکو سکھایا تحقیق تو علم اور حکمت والا ہے +

تحقیق الادیان وتبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

عیسائیوں کے فرقہ پروٹسٹنٹ کے عیسائی اس بات پر نہایت پریشان ہو رہے ہیں کہ مشرقی ممالک کا آئیندہ مذہب کیا ہوگا کیونکہ باوجود کروڑوں روپیہ خرچ کر کے عیسائی مشنری بھیجنے کے دن بدن مشرقی ممالک کے لوگوں کے خیالات عیسائی مذہب پر شک و اعتراض پیدا کرنے میں بڑھتے چلے جاتے ہیں (ڈرینٹ سیکر)

پادری ولائٹ صاحب خوش ہیں کہ صرف ۵ فیصدی پادری بے ایمانی کی طرف جھکتے ہیں (ڈرینٹ سیکر) شاید ان کے نزدیک ایسے پادریوں کا ضروری ہے غنیمت ہے کہ تعداد بہت نہیں +

پادری چارلس [illegible] صاحب ساکن [illegible] وہاں کی مذہبی کانفرنس کے ممبر تھے ایک مقدمہ چل رہا ہے الزام یہ ہے کہ پادری صاحب موصوف نے ایک سولہ سالہ لڑکی کے ساتھ بدفعلی کی سعی کی -

کیا کفارہ یسوع اس گناہ کے دھونے کافی نہ تھا جو یہ پادری صاحب پر مقدمہ چلایا گیا ہے -

افریقہ کے عیسائی مشنریوں نے ملک افریقہ سے ایک لڑکا لیا - ملک امریکہ میں اُسکو تعلیم دی - اور مشنری بنا کر واپس افریقہ بھیجا ۲۵ سال اُس نے مشنری کا کام کیا لیکن اب پھر اپنے بڑوں کے مذہب میں داخل ہو گیا ہے -

اخبار ٹرینٹ سیکر لکھتا ہے کہ مذہب عیسوی بہت ہی کمزور ہے اور نئے عیسائیوں پر اُسکا مضبوط پنجہ نہیں پڑ سکتا -

چارلس ایم پارکر صاحب ساکن الوا نے اپنا ایک خط ٹرینٹ سیکر میں چھپوایا ہے - وہ لکھتے ہیں کہ میں پہلے ایک گرجہ کا ممبر تھا گرجے میں جایا کرتا تھا چندہ بھی دیا کرتا مگر مجھے جلد معلوم ہوا کہ گرجے میں روپے دینے سے کچھ حاصل نہیں - میں نے پادری صاحب کو کہا کہ میرا نام کاٹ دو - اُسنے نہ مانا پر میں نے وہاں جانا اور چندہ دینا چھوڑ دیا اور اُنھوں نے خود دیکھ کر میرا نام کاٹ دیا اور میری وہ مثال ہوئی جو پولوس نے فرمائی ہے کہ جب میں بچہ تھا تو بچوں کی سی باتیں کرتا تھا پر اب میں بڑا ہوں اسواسطے بچوں کے خیالات کو میں نے ترک کر دیا ہے - جسمانی زہر جو لوگوں پر اسقدر برا اثر نہیں کرتا جس قدر گرجوں کے وعظوں سے برا اثر ہوتا ہے - کہیں بھوتوں کا قصہ کہیں بیہودہ کہانیاں +

اتوار دراصل عیسائیوں کا متبرک دن نہیں - مسیح کے بعد تین سو سال تک عیسائی لوگ نہیں جانتے تھے کہ اتوار کا دن متبرک ہوتا ہے پرانے زمانہ میں بت پرستوں کا یہ دن تھا - قسطنطین نے ۳۲۱ عیسوی میں ایک شاہی فرمان

[illegible]

اہل حدیث کا نمونہ

بزرگان دین حدیثون کی جانچ پڑتال اور روائتیون کی تحقیقات مین کس قدر جان نشانیان کرتے تھے۔ ایک ایک راوی کے حالات کی تفتیش مین میلون کے سفر اور برسون کی محنت خرچ کی جاتی تھی۔ اور جب تک کسی خبر کے متعلق پوری تحقیقات سچائی کی نہ ہو جاتی تھی۔ تب تک ہرگز اس کو درج نہ کیا تھا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ان لوگون کی خدمات اللہ تعالیٰ کے حضور مین قبول ہوئین۔ برخلاف اس کے آج کل بعض لوگ اٹاپ شناپ باتین جوڑ جاڑ کر جو آیا۔ لکھ لکھا کر اپنا نام [illegible] مین اہل حدیث مشہور کر دیتے ہین۔ اور یہ نام [illegible] نمونے جنکی مثال اپنے پر ثابت کر لیتے ہین۔ شاید [illegible] ہی اس حدیث کو دیکھ کر بعض لوگ حدیثون کے سرے [illegible] ہی منکر ہو گئے ہین۔ ذیل مین ہم اہل حدیث کی اس خبر کے متعلق ایک خط مین سے عبارت نقل کرتے ہین جس مین پرچہ اہلحدیث نے حضرت حجتہ اللہ کے متعلق جھوٹھی بے خبر کو شائع کر کے اپنا دل خوش کیا تھا۔ یہ خط از جانب منشی محمد اکبر کاپی نویس [illegible] بابو عطاء الٰہی صاحب سٹیشن ماسٹر ہے۔ اور بابو شاہ دین صاحب سے ہم کو ملا ہے

عزیز من! السلام علیکم۔ آپ کا کارڈ ملا۔ جس کے مطالعہ سے [illegible] ہوا ہون۔ چونکہ پرچہ الحدیث مجھے [illegible] دیکھنے کا اتفاق ہوتا ہے۔ اور نہ مولوی ثناء اللہ کے پاس جانے کی بجز ایک دو دفعہ سال بھر تک نوبت آئی ہے۔ اس لئے مجھے تلاش ہوئی کہ وہ پرچہ منگا کر دیکھون جس مین مولوی ثناء اللہ نے وہ مضمون درج کیا ہے تلاش سے وہ پرچہ منگا کر اس وقت دیکھا۔ تو واقعی مولوی ثناء اللہ کا [illegible] ہوا مضمون اس مین درج پایا۔ میرے نے جس طرز کا تذکرہ مولوی ثناء اللہ نے کیا ہے۔ اس سے کم و کاست مختصر طور پر درج کرتا ہون۔ وھو ھذا۔

"مولوی ثناء اللہ صاحب کہہ رہے تھے۔ کہ ایڈیٹر البدر وغیرہ طاعون سے فوت ہو گئے۔ اور مرزا صاحب بھی طاعون سے فوت ہونگے۔ سنا گیا ہے۔ کہ وہ بھی طاعون سے بیمار تھے۔ جبکہ ایڈیٹر اخبار البدر نے وفات پائی۔ اور یہ کہ مرزا صاحب کے مریدون کا ایسا زبردست اعتقاد ہے۔ کہ سچی بات بھی ان کو کہی جاوے۔ تو وہ نہین مانتے۔ اس کے جواب مین مین نے کہا۔ کہ بیشک ان کا ایسا ہی زبردست اعتقاد ہے۔ چنانچہ میرے چند رشتہ دار بھی ان کی جماعت مین ہین [illegible] صوم و صلوٰۃ امور ہی کے ایسے پابند ہین۔ کہ دنیا کے تذکرے ان کو اچھے نہین لگتے۔ اور مرزا صاحب [illegible] جہان وہ حال قدرے کرنے کو حاضر [illegible] ایک [illegible] بہی قادیان سے آئے ہین۔ ان کی زبانی معلوم ہوا کہ مرزا صاحب بہت کم باہر آتے ہین۔ اور ان کو سات دنون کے بعد شرف باریابی حاصل ہوا۔ مرزا صاحب علیل بھی تھے اور جبکہ ان کو تکلیف تھی۔ بطور ابتلا کے تھی"

مرزا صاحب کی نسبت طاعون کا مضمون تراشنا۔ میرے تذکرہ کے خلاف ہے۔ آپ مجھے قسم دیتے ہین کہ میرے کیا الفاظ تھے؟ اس لئے درج کرتا ہون۔ کہ آپ نے میرے ساتھ ذکر کیا تھا۔ کہ ایڈیٹر البدر فوت ہو گیا ہے۔ مرزا صاحب سے بوجہ ان کی علالت کے شرف باریابی سات یوم کے بعد ہوا۔ پیشاب کا خون آیا تھا۔ یہ علالت انکی بطور ابتلا کے تھی

مولوی ثناء اللہ کا "طاعون" کا لفظ لکھنا۔ اور خود مرزا صاحب کا فرمانا یہ سب مولوی ثناء اللہ کا تصنع ہے

دلچسپ اخبار

۱۲ - مئی ۱۹۰۵ء - لنڈن مین ایک شخص لائیہ نام طاعون سے مر گیا۔ ولائیت مین غالباً یہ پہلا واقعہ ہے اور زمین کے اندر طاعون کے زبردست اثر کی شہادت ہے

شملہ مین بشپ اسکول کو سخت آگ لگی۔ گرجا کتب خانہ وغیرہ مفید مکانات بالکل جل کر راکھ ہو گئے حضور ویسرائے نے طلباء کو اپنے ہسپتال مین جگہ دی

نیوزیلینڈ مین ایک بڑا زلزلہ ٹھیک اس وقت آیا تھا۔ جب کہ ہندوستان مین آیا تھا۔

۱۶ - مئی ۱۹۰۵ء کو کشمیر سے تار آئی۔ کہ مینہ ہی سے سخت بارش ہو رہی ہے۔ طوفان کا خوف ہے۔ لوگ اپنا اسباب گھرون سے نکال کشتیون مین ڈال رہے ہین۔ کانگڑہ مین ہر رات سخت اندھی آتی ہے۔ بارش آتی ہے۔ اور بہت بجلی گرجتی ہے۔ سر ہنری کاٹن صاحب [illegible] نے اخبار ٹائمز مین چھاپا ہے۔ کہ بڑے زلزلون کے بعد چھوٹے زلزلے کے جھونکون کا آنا معمولی بات ہے۔ آسام مین بھی ایسا ہوا تھا اس سے خوف نہین۔ لیکن ایسے زلازل کے بعد بیماریون کا خوف ایک طبعی بات ہے

انگلینڈ مین ۲۲ - اپریل ۱۹۰۵ء کی صبح پونے دو بجے کے قریب سخت زلزلہ آیا۔ جس سے سخت تمام مویشی بلبلانے لگے۔ اور مرغ شور مچانے لگے۔ لوگ گھبرا گھبرا کر باہر نکل کھڑے ہوئے

۲۵ - اپریل ۱۹۰۵ء کو بندر عباس واقع خلیج فارس مین سخت زلزلہ آیا۔ ساری زمین کے اندر زلزلون کے مادہ کا شور مچا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ ابھی نادان کہتے ہین۔ کہ یہ ایک اتفاقی بات ہے۔

سکھر - ۲۰ - اپریل کو یہان کے بازار مین بڑے زور سے آگ لگی۔ بیس مکان جل کر خاک ہو گئے۔ دس مکان آدھ جلے باقی ہین۔ نقصان کا اندازہ ڈیڑھ لاکھ سے زیادہ کا کیا جاتا ہے تین دو کانداروں کی جانین بھی اسی آگ کی نذر ہوئی ہین۔ آج کل ہندوستان پر ایسی مصیبت چھائی ہے۔ کہ جدہر دیکھئے حادثہ جدہر سنئے قیامت نہ معلوم کہ خداوند کریم کو کیا منظور ہے (نامہ نگار اخبار عام مورخہ ۱۵ - مئی ۱۹۰۵ء)

خدا کو یہ منظور ہے۔ کہ مخلوق خالق کے احکام کو مانے اور اس کے رسول کو دکھ دینے سے باز رہے۔ شرارتون اور شوخیون کو چھوڑ دے۔ اور سیدھے راہ پر چلے

اعلان

بنام جملہ صاحبان جو محمد افضل مرحوم کیساتھ کچھ معاملہ رکھتے تھے

بابو محمد افضل مرحوم اخبار البدر مین میرے ساتھ حصہ کارکردگی کے شریک تھے۔ اخبار میرے سرمایہ سے چلتا تھا اور پریس بھی مین نے صرف اخبار ہی کے لئے کر دیا ہوا تھا۔ ان کے کسی دوسرے کام جیسے بک ایجنسی یا کارخانہ الصدیق وغیرہ سے مجھے کوئی تعلق نہ تھا۔ اور نہ ہے۔ یہ تمام ان کے اپنے ذاتی معاملات اور کاروبار ذاتی ذمہ واری پر تھے جس مین نہ میرے مشورے اور نہ میری [illegible] کسی طرح کا دخل تھا۔ ہمراہ اسباب اگر کسی صاحب کی کوئی کتاب دفتر مین آگئی ہے۔ تو ملکیت کا ثبوت بہم پہنچانے پر وہ ان کو دینے مین ہمین کوئی عذر نہین۔ اس کے متعلق مینجر اخبار بدر سے خط و کتابت کر کے فیصلہ طے کرین

خاکسار میان معراج الدین عمر - پروپرائٹر بدر

قیمت خاص معاونین [illegible] خود بخود دہ روپے سالانہ عطا کرتے ہین۔ عام قیمت عہ سالانہ ہے۔ اس سے زائد امداد کے طور پر جو کچھ دوست عطا فرماوین وہ بخوشی قبول کیا جائیگا

ترسیل زر بنام میان معراج الدین عمر - پروپرائٹر قادیان اور خط و کتابت بنام مینجر بدر ہونی چاہیئے۔

بدر پریس قادیان مین میان معراج الدین عمر پروپرائٹر کے چھاپا گیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

دنیا مین ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اُسے قبول نکیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا۔ اور بڑے زورآور حملون سے اسکی سچائی ظاہر کردیگا

ان اللہ قد صرح لکم وقت مسیحہ دما تر شی من اولہ

بدر

دقد ظہر ... والله اولہ

بدر جسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸

چو گوئم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی

دوا بینی شفا بینی بغرض دارالامان بینی

سلسلۃ الجدید جلد ا نمبر ۸

۱۹ ربیع الاول سنہ ۱۳۲۳ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام۔ جمعرات۔ ۲۵ مئی سنہ ۱۹۰۵ء

سلسلۃ القدیم جلد ۴ نمبر ۱۶

ای جہاں منتظر خوش باش کامد ملتجاں

ایڈیٹر مفتی محمد صادق عفی اللہ عنہ

آں مسیح و دو آخر مہدی آخر زماں

قیمت سالانہ

قیمت خاص معاونین خود بخود صہ و سے سالانہ عطا کرتے ہین۔ عام قیمت سالانہ [illegible] ہے۔ اس سے زائد امداد کے طور پر جو کچھ احباب عطا فرماوین۔ وہ بخوشی قبول کیا جائے گا

ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر قادیان اور خط و کتابت بنام مینجر بدر ہونی چاہیئے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

ماسلمانیم از فضل خدا
اندریں دین آمدہ از مادریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام
مہر او باشیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
اقتدائے قول او درجان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد
آں ہمہ از حضرت احدیت است
معجزات او ہمہ حق اندو راست
معجزات انبیاء سابقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
یک قدم دوری ازاں روشن کتاب

مصطفٰے ما را امام و پیشوا
ہم بریں از دار دنیا بگذریم
بادۂ عرفان ما از جام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہر نبوت را بروشد اختتام
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آن نہ از خود از ہماں جائے بود
وصل دلدار ازل بے او محال
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد
منکر آں مستحق لعنت است
منکر آں مورد لعن خدا است
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
نزد ما کفر است و خسران و تباب

ناظرین اخبار اپنی رائے سے مطلع فرماوین

ہر اخبار کے پہلے صفحہ پر برادر محمد افضل مرحوم ایک نظم ماسلمانیم از فضل خدا اور دس شرائط بیعت لکہا کرتے تھے مینے اس خیال پر کہ اخباری رنگ مین یہ کوئی تازہ بات نہین ہے اور اس سے ممکن ہے کہ بعض لوگ ظن کرین کہ اخبار کو پُر کرنے کے واسطے ہر اخبار مین یہ لکھ دیا جاتا ہے اس کو درج کرنا بند کردیا اور اس کے عوض پہلے صفحہ پر خدا کی تازہ وحی کا اندراج شروع کیا ہے لیکن اب بعض دوستون کے خطوط آنے شروع ہوئے ہین۔ کہ وہ سلسلہ عمدہ تہا۔ مخالفین کو ہم ہر وقت دکھا سکتے ہین۔ کہ ہمارا مذہب کیسا پاک ہے۔ اور اس سلسلہ مین داخل ہونا کیسی عمدہ بات ہے۔ اس واسطے صاحبان رائے سے استفسار کیا جاتا ہے۔ کہ وہ اس امر کے واسطے کیا صلاح دیتے ہین۔ بعد مشورہ جیسا قرار پائے گا۔ اس پر عمل کیا جاوے گا۔

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھماہ	تین ماہ	ایک ماہ	ایک بار
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	للعہ	[illegible]
ربع کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲ ر لیکن عہ ر سے کم اجرت کا اشتہار نہیں لیا جائیگا۔ ضمیمہ بحساب سینکڑہ اخبار کے ساتھ تقسیم کیا جاویگا۔

ضمیمہ بھجوانے کے لئے نمونہ ارسال کرکے بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کرلین۔ ایڈیٹر کو اختیار ہے کہ کسی اشتہار کو لینے سے انکار کرے

اجرۃ۔ اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہیئے

مستقل اشتہار دینے والونکو اخبار مفت بھیجا جائیگا بشرطیکہ انکے اشتہار کی اجرت سالانہ [illegible] روپیہ سے کم نہ ہو جس کے اشتہار کی اجرت [illegible] سالانہ ہوگی انکو اخبار مفت لیکن محصول ڈاک

خدا کی تازہ وحی

۲۵ - مئی ۱۹۰۵ء - اُرِیْدُ مَا تُرِیْدُوْنَ

۲۶ - مئی ۱۹۰۵ء - فرمایا۔ گھر میں طبیعت علیل تھی بہت سر درد بخار اور کھانسی بھی تھی۔ لوگوں کے لئے ابتلا کا خوف ہوتا ہے۔ میں نے رات بہت دعا کی۔ (شیخ رحمت اللہ صاحب کو مخاطب کر کے) آپ کے لئے بھی دعا کی تھی۔ پہلے تو ایک مشتبہ سا الہام ہوا۔ معلوم نہیں کس کے متعلق ہے۔ اور وہ یہ ہے

(۱) شَرُّ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ

(ترجمہ) شرارت ان لوگوں کی جن پر تو نے انعام کیا

(۲) میں ان کو سزا دوں گی

(۳) میں اس عورت کو سزا دونگا

معلوم نہیں - یہ کس کے متعلق ہے۔ اس کے بعد گھر والوں کے متعلق یہ الہام ہوا

رَدَدْنَا اِلَیْھَا رَوْحَھَا وَرَیْحَانَھَا

اِنِّیْ رَدَدْتُ اِلَیْھَا رَوْحَھَا وَرَیْحَانَھَا

رؤیا - اسی وقت جب کہ مذکورہ بالا الہام ہوا۔ دیکھا کہ کسی نے کہا۔ کہ آنے والے زلزلے کی یہ نشانی ہے۔ جب میں نے نظر اٹھائی۔ تو دیکھا۔ کہ اس ہمارے خیمے کے سر پر سے جو باغ کے قریب نصب کیا ہوا ہے۔ ایک چیز گری ہے خیمہ کی چوب کا اوپر کا سرا وہ چیز ہے۔ جب میں نے اٹھایا تو وہ ایک لونگ ہے۔ جو عورتوں کے ناک میں ڈالنے کا ایک زیور ہے۔ اور ایک کاغذ کے اندر لپٹا ہوا ہے۔ میرے دل میں خیال گذرا۔ کہ یہ ہمارے ہی گھر کا مدت سے کھویا ہوا تھا۔ اور اب ملا ہے۔ اور زمین کی بلندی سے ملا ہے۔ اور یہی نشانی زلزلہ کی ہے

۲۷ - مئی ۱۹۰۵ء - عبد القادر رضی اللہ عنہ

ادری رضوانہ - اللہ اکبر

پہلی وحی کے متعلق فرمایا۔ کہ خدا اپنی کچھ قدرتیں میرے واسطے ظاہر کرنے والا ہے۔ اس واسطے میرا نام عبد القادر رکھا۔ رضوان کا لفظ دلالت کرتا ہے۔ کہ کوئی فعل دنیا میں خدا کی طرف سے ایسا ظاہر ہونے والا ہے۔ جس سے ثابت ہو جائے اور دنیا پر روشن ہو جائے۔ کہ خدا مجھ پر راضی ہے۔ دنیا میں بھی جب بادشاہ کسی پر راضی ہوتا ہے۔ تو فعلی رنگ میں بھی اس رضامندی کا کچھ اظہار ہوتا ہے۔ اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ اس کی رضا پر دلالت کرنے والے افعال دیکھتا ہوں

مومن کو اللہ تعالیٰ کی رضا بہت پیاری ہے۔ جیسا کہ حدیث میں آیا ہے کہ مومنین جب بہشت میں داخل کئے جائیں گے۔ تو ان سے کہا جائیگا۔ کہ اب مانگو جو کچھ مانگنا چاہتے ہو۔ تو وہ عرض کریں گے۔ کہ اے رب تو ہم پر راضی ہو جا۔ جواب ملیگا۔ اگر میں راضی نہ ہوتا۔ تو تم کو بہشت میں کس طرح داخل کرتا۔

۲۸ - مئی ۱۹۰۵ء - رؤیا - شیخ رحمت اللہ صاحب کی ایک گھڑی میرے پاس ہے۔ اور ایک ایسی چیز جیسے ترازو کے دو پلڑے ہوتے ہیں - مثل جیبوروں کے بیٹھکی کے - میں ایک ڈولی میں بیٹھا ہوا ہوں - پھر کسی نے میاں شریف احمد کو اس میں بٹھا دیا۔ اور اس کو چکر دینا شروع کیا - اتنے میں گھڑی گر گئی۔ اور اس جگہ قریب ہی گری ہے میں کہتا ہوں۔ کہ اس کو تلاش کرو۔ ایسا نہ ہو۔ کہ محمد حسین تلاش کرے

فرمایا۔ کہ خیال گذرتا ہے۔ کہ شاید گھڑی سے مراد وہ ساعت ہے۔ جو زلزلہ کی ساعت ہے - جو معلوم نہیں واللہ اعلم - اور وہ رحمت کی ساعت ہے - یعنی یہ ساعت ہمارے واسطے رحمت الٰہی کا موجب ہوگی

تاثیر الہامی اسم اعظم

برادر مخدوم مکرم مفتی صاحب - السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ میرے اس خط کو اگر اخبار بدر میں شائع فرما دیں گے۔ تو میرے خیال میں بعض کے ترقی ایمان کا باعث ہوگا۔ ریاست کپورتھلہ میں اس وقت طاعون ہے راقم گوشت خریدنے کے واسطے بازار گیا۔ جس دوکان سے میں گوشت لینا چاہتا تھا۔ اس قصائی کا نام (مفضلا) ہے۔ اس نے مجھے کہا۔ کہ میرا برادر زادہ سمے (خیرا) قصائی کا فرزند جس کی عمر تخمیناً انیس ۱۹ سال ہے۔ اس وقت بعارضہ طاعون مبتلا ہے۔ حضرت مرزا صاحب سے اس کی صحت کے واسطے دعا کرائی جاوے۔ میں نے جماعت کپورتھلہ کے سامنے اس کی استدعا کو پیش کیا۔ بہت نے نماز میں اس مریض کی صحت کے واسطے دعا کی۔ اور راقم اپنی قلم سے الہامی اسم اعظم لکھ کر مریض کے گھر گیا۔ اس کے والد کو اندر سے بلایا۔ اور مریض کا حال پوچھا۔ اس وقت مریض کی حالت سخت ردی تھی۔ میں نے کہا کہ بسم اللہ کر کے یہ اسم اعظم مریض کے جس جگہ گلٹی نکلی ہے۔ باندھ دو چنانچہ اس نے باندھ دیا۔ کپورتھلہ کے ہر ایک احمدی بھائی نے وعدہ کیا۔ کہ نماز تہجد میں اس مریض کے واسطے دعا کی جاوے۔ راقم کو خواب میں بتلایا گیا (یا نار کونی بردا و سلاما علیٰ ابراہیم) اور دل میں القا ہوا۔ کہ یہ مریض بچ جائیگا میں صبح کو جماعت کے بھائیوں سے ملا۔ اور اپنا خواب کہتے ہوئے مجھکو شرم آتی تھی۔ کہ میں تو رات کو مریض قریباً مردہ دیکھ کر آیا تھا۔ اب خواب اس کی نسبت مذکورہ بالا بیان کرتا ہوں۔ اس کے بعد میں مریض کے وارثان کے پاس گیا۔ اور حال پوچھا ۔ تو انہوں نے حضرت اقدس کی ہزار جان سے تعریف اور توصیف کی۔ اور صدق دل سے مجھکو سلام کیا۔ آخر یہ کہ مریض بالکل صحت یاب ہو گیا۔ مگر افسوس کہ اس قصاب نے اس سے کچھ فائدہ نہ اٹھایا۔ اس کے بعد اس (مفضل) کی برادر زادی مریض سابقہ کی حقیقی ہمشیرہ طاعون میں مبتلا ہوئی۔ اور فوت ہو گئی۔ اس کے بعد خود اس مفضل کی ہمشیرہ طاعون میں مبتلا ہوئی اور فوت ہو گئی۔ پھر اس کو وعدہ یاد دلایا گیا۔ پھر بھی اس نے لیت و لعل کیا۔ دوسرے روز اس کا فرزند طاعون میں مبتلا ہو گیا۔ طبیبوں کے پاس گیا۔ علاج کا خواہش مند ہوا انھوں نے جواب دیا۔ مجبور زیر شرم ہو کر احمدی جماعت کی طرف پھر آیا۔ اور اپنے مریض فرزند کے واسطے دعا کی استدعا کی۔ اس کے بعد میں تو قادیان چلا آیا ہوں۔ مریض کا حال خدا جانے کیا ہوا۔ پہلا مریض بفضل خدا بہ برکت الہامی اسم اعظم اس وقت تک تندرست صحیح سالم ہے

راقم اثم - فیاض علی احمدی - ریاست کپورتھلہ

دلچسپ اخبار

روس نے جو جہازوں کا بیڑا جاپان کے ساتھ لڑائی کرنے کے واسطے بھیجا ہے۔ اس کا امیر البحر بیمار ہو گیا ہے۔ اور نیا امیر البحر وہاں سے آتا ہے۔ افواہ ہے۔ کہ پہلا مر گیا ہے

کلکتہ میں سخت گرمی ہے۔ ۲۰ - مئی کو ۱۱۰ درجہ کی گرمی تھی - طاعون کی تخفیف ہے۔ پر گرمی کی شدت کی تکلیف بھی اس سے کم نہیں ہے

کانگڑہ - ۱۶ - مئی کو آدھ گھنٹہ تک سخت ژالہ باری ہوئی فصل کو سخت نقصان ہوا۔ اور لوگوں کو بہت تکلیف ہو رہی ہے

جاپانی طیار ہیں کہ روسی بیڑے پر فوراً آگے بڑھکر حملہ کریں

سرکاری نمبر کے مطابق ہفتہ مختتمہ ۱۳ - مئی ۱۹۰۵ء میں پنجاب میں مفصلہ ذیل تعداد طاعونی موتوں کی ہوئی ضلع جالندھر ۲۷۷۳ ضلع ہوشیارپور ۲۱۹۲ ضلع گورداسپور ۱۶۹۵ - ضلع سیالکوٹ ۱۳۰۵ ضلع لاہور ۴۳۹ ضلع لدھیانہ ۲۵۷۰ - ضلع ۷۷ - ضلع فیروزپور ۸۲۰ ضلع امرتسر ۴۰۲۲ - ضلع گجرات ۵۳ - ضلع جھنگ ۸۶ ضلع گوجرانوالہ ۱۰۱۲ ضلع راولپنڈی ۸۰ ضلع شاہ پور ۶۵ ۴۲۲ کرنال ۵ ۸۰ گوڑگاؤں حصار ۱۰۱۲ - رہتک ۸ ۲۱۲ جہلم ۱۴ - دہلی ۶۹۲ - منٹگمری ۴۶ - ملتان ۳ ڈیرہ غازیخاں ۱۷ - لائل پور ۸ - ریاست پٹیالہ ۱۵۵۳ - ریاست کپورتھلہ ۲۸ ریاست مالیر کوٹلہ ۱۵۰ - ریاست جیند ۱۵۸ - ریاست کلسیہ ۱۰۴ - ریاست نابہ ۴۶۵ - ریاست پٹوڈی ۶۵ - میزان ۳۰۲۸۰ - اس سے پہلے ہفتہ میں پنجاب میں تین لاکھ ایک ہزار ستائیس موتیں ہوئی ہیں (اخبار سول ملٹری گزٹ مورخہ ۲۲ - مئی ۱۹۰۵ء)

ڈاک ولایت

ذیل میں ہم انگلینڈ کی ایک معزز لیڈی کے دو خطوط درج کرتے ہیں جن میں سے ایک بخدمت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آیا ہے۔ اور دوسرا بخدمت حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے آیا ہے۔ ان کے پڑھنے سے معلوم ہوگا کہ ہمارا رسالہ ریویو آف ریلیجنز دنیا میں کیا کام کر رہا ہے۔

جناب مرزا غلام احمد صاحب۔ جب میں نے پہلے پہلے آپ کی بابت پڑھا تو مجھے آپ کی طرف لکھنے کا شوق ہوا۔ لیکن میں نے یہ سمجھا تھا۔ کہ میں مسیح موعود جیسے کو کیا بات لکھوں۔ میں نے آپ کی تعلیمات کا کچھ حصہ ریویو آف ریلیجنز کے پرچوں میں پڑھا ہے جو مجھے قادیان سے باقاعدہ بھیجے جاتے ہیں۔ میں خوش ہوں۔ کہ خدا کی سچائی ظاہر ہو رہی ہے۔ یعنی وہ پاک **مذہب** جس کی عیسیٰ علیہ السلام اور **حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم** نے تعلیم دی تھی۔ موجودہ وقتوں کے مذاہب اُن سچائیوں سے دور جا پڑے ہیں جو پہلے دی گئی تھیں۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ اب وہ وقت آگیا ہے جس کی بابت خدا نے کہا تھا کہ میں زمین کو خوفناک طور سے ہلانے کے لئے اٹھوں گا۔ اب تو ہر چیز بدلتی ہوئی نظر آتی ہے۔ **مذہبی دنیا بھی اور مادی دنیا بھی۔** مجھے یہ پڑھ کر خوشی ہوئی ہے۔ کہ آپ امن اور صلح کی تعلیم دے رہے ہیں۔ میں اکثر تعجب کیا کرتی تھی کہ بلا تشدد مذہب کو کیسے قائم رکھ سکتی ہے۔ ہر مذہب [illegible] جان کی حفاظت کرنے کے واسطے [illegible] ہے کہ اس کی ضرورت پڑتی ہے۔ مجھے اس بات سے خوشی حاصل ہوئی ہے کہ آپ ممالک انگریزی میں رہتے ہیں جہاں اپنے ما فی الضمیر کے انکشاف کی اجازت ہے [illegible] کسی قسم کا تشدد اور تکلیف [illegible] ۸۰ سال گذر [illegible] قبر زندہ مردہ کا میلہ [illegible] مذہب کی بابت [illegible] وہاں [illegible] مگر مجھے [illegible] آپ کی جماعت کے لوگ بھی وہاں تھے یا نہیں۔ لیکن اب کا چنداں مضائقہ نہیں۔ کیونکہ آپ کئی سال سے اس کام میں لگے ہوئے ہیں۔ چنانچہ میں نے اُس بات کی نسبت پڑھا ہے جس کی بابت آپ نے ۲۵ سال پہلے پیشگوئی کی تھی۔ میں ان عمدہ باتوں کو جو ریویو آف ریلیجنز میں ہوتی ہیں پڑھ کر محظوظ ہوتی ہوں۔ اور مجھے اُمید ہے کہ آپ اپنے کام میں جس سے میری مراد اس زمانہ کی سچائی اور علامات کا اظہار کرنا ہے کامیاب ہو جائیں گے

خدا کے کام میں آپ کی خادم
ایس۔ ایچ۔ ج۔ وے
مانچسٹر انگلینڈ

جناب مرزا محمد علی صاحب۔

آج صبح مجھے آپ کا نوازش نامہ پہنچا۔ میں اُسے پڑھ کر خوش ہوئی ہوں۔ اور ریویو آف ریلیجنز کے لئے میں آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں کیونکہ وہ مجھے اس وقت بالالتزام پہنچ رہا ہے۔ جبکہ آپ نے مجھے مہربانی کرکے پہلا پرچہ ارسال کیا تھا۔ پرچہ مارچ کو پہنچے ہوئے تین ہفتے گذر گئے ہیں۔ میں بڑا تعجب کرتی تھی۔ کہ آپ کا اس خوفناک زلزلہ میں کیا حال ہوا ہوگا۔ کیونکہ میں نے اخباروں میں پڑھا تھا۔ کہ لاہور کو سخت گزند پہنچی ہے۔ میں نے ریویو آف ریلیجنز میں پڑھا ہے **کہ مرزا غلام احمد صاحب** نے پچھلے سال پیشگوئی کی تھی۔ کہ ملک پر ایک آفت آنیوالی ہے۔ ایک یا دو دن گذرے میں نے آپکو لکھنا شروع کیا تھا۔ مجھ میں ریویو آف ریلیجنز کے پڑھنے کا مذاق پیدا ہو گیا ہے۔ کیونکہ اس میں مجھے نئی باتیں معلوم ہوئی ہیں۔ جنسے میں خوش ہوئی ہوں۔ مجھے **عبد اللطیف** صاحب کی خوفناک موت کا حال پڑھکر افسوس ہوا۔ کیونکہ وہ اس واسطے قتل کیا گیا ہے کہ جہاد کے پھیلانے پر ایمان نہیں رکھتا تھا۔ اور غازی مہدی کا قائل نہ تھا۔ مجھے اس بات کے پڑھنے سے بہت خوشی ہوئی ہے۔ کہ وہاں دو لاکھ آدمی ایسے ہیں جن کا ایمان ہے کہ جہاد اور غازی مہدی کے عقائد اسلامی عقائد نہیں ہیں۔ میں نے مارچ کے پرچہ میں ان باتوں کی بابت پڑھا تھا۔ مجھے یہ پوچھنے کی اجازت دیں کہ آیا وہ گورنمنٹ جس کی بابت آپ نے ذکر کیا ہے۔ انگریزوں کی گورنمنٹ ہے یا اور کوئی۔ مجھے اس بات سے خوشی ہے کہ یہ مصلح انگریزی حکومت کے ماتحت رہتے ہیں جہاں اپنے مافی الضمیر کے اظہار کی اجازت ہے۔ آپ کہتے ہیں کہ بہاء اللہ کے مریدوں نے غلط راہ اختیار کی ہے [illegible] جاتا ہے۔ بہاء اللہ کے مرید بھی جہاد کے قائل نہیں اور نہ ہی وہ کسی غازی مہدی پر ایمان رکھتے ہیں کیونکہ اُن کی تعلیم یہ ہے۔ کہ تمام قوموں کے ساتھ صلح رکھی جاوے جیسا کہ بہاء اللہ نے کیمبرج واقعہ انگلستان کے پروفیسر برون کے ہمراہ ایک عام جلسہ میں کہا تھا۔ اُسکے مریدوں میں سے کئی اپنے عقیدہ کی وجہ سے بے رحمی سے شہید کئے گئے ہیں۔ اور کچھ اب تک قید خانوں میں ہیں۔

میں **مرزا غلام احمد صاحب** کو خوشی سے خط لکھونگی۔ چونکہ آپ کہتے ہیں۔ کہ میرے خط کا ترجمہ انہیں سنا دیا جائیگا اور جواب اُن کے حسب ہدایت دیا جائیگا۔ میرا یقین ہے کہ وہ اچھے آدمی ہیں اور اپنے دعاوی میں صادق ہیں۔ کیا میں مفصلہ ذیل باتیں پوچھ سکتی ہوں؟۔

اول یہ کہ کیا وہ ہندوستان کے رہنے والے ہیں اور کیا وہ عربی بولتے ہیں۔

دوم یہ کہ کیا وہ فقرے جو آپ کے رسالے میں یا آپ کے خط کے عنوان پر ہوتے ہیں۔ عربی زبان میں ہوتے ہیں۔ میں دیکھتی ہوں۔ کہ آپ عیسائیوں کی تاریخ اور سال کو استعمال کرتے ہیں۔ بہت سے امور ہیں جنکی بابت میں لکھنا چاہتی ہوں۔ لیکن مجھے یک دفعہ ہی بہت کچھ لکھنا نہیں چاہئے۔

معلوم ہوتا ہے کہ وہ وقت آگیا ہے کہ پُرانی باتوں کو رد کیا جاوے تاکہ نئی باتیں انکی جگہ لے لیں۔ سچائی سامنے آرہی ہے۔ پیشگوئی کے ایام تقریباً پورے ہوچکے۔ مبارک ہیں وے جو زمانہ کی علامات کو بہ نظر غور دیکھ رہے ہیں۔ مجھے اُمید ہے کہ آپ کا خط مجھ کو پھر ملے گا۔

آپکی خیرخواہ
ایس۔ ٹی۔ ج۔ وے
۱۲ ماؤنٹ سٹریٹ۔ پنڈلٹین مانچسٹر انگلینڈ
مورخہ ۲۹ اپریل ۱۹۰۵ء

خریداران اخبار

ہر وقت خط و کتابت اپنا نمبر خریداری ضرور لکھا کریں۔ بغیر اسکے خط و کتابت کی تعمیل میں بہت دقت اور دیر واقع ہو جاتی ہے۔ اخبار پر ایک [illegible] نمبر ہوتا ہے۔ وہ ڈاک خانہ کا نمبر ہے خریدار کا نمبر نہیں۔ ہر خریدار کا جدا نمبر ہوتا ہے۔ خریداران کو چاہئے کہ اپنا نمبر دیا کریں۔ اور نیز تبدیلی مکان کے وقت اپنا پتہ پورا اور صحیح لکھا کریں۔ اور ڈاک خانہ کا نام لکھنا بہت ضروری ہے۔

۲۵ مئی ۱۹۰۵ء (ڈائری) ایک خادم نے عرض کی کہ مخالف حضور کی نسبت جھوٹی خبریں بیماری وغیرہ کی شائع کرتے رہتے ہیں اور ہمیں سناتے ہیں۔ فرمایا۔ مومن کو چاہئے کہ خواہ مخواہ ایسی بات کرنے میں جس سے کہ اشتعال پیدا ہو اور لڑائی ہو جاوے۔ ایسے فتنوں سے بچنا چاہئے اور صبر کرنا چاہئے۔ جو شخص کسی پر تہمت لگاتا ہے وہ مرتا نہیں جب تک کہ اس میں گرفتار نہ ہو جائے۔

ایک خادم نے عرض کی کہ تمام قسموں کی دردوں کے واسطے یہ تیر بہدف علاج ہے کہ پھر جس کی رسٹ ہو اس پر الحمد لکھا جاوے۔ وغیرہ وغیرہ فرمایا۔ یہ توجہ کا ایک قسم ہے۔ مگر بار بار پڑھو کہ دعا جیسی پاک صاف اور شرک سے خالی کوئی توجہ نہیں دوسرے قسم کی توجہوں میں انسان کا بھروسہ اشیاء پر ہوتا ہے۔ جب قبلہ حقیقی کی طرف توجہ ہو تو بہت فائدہ ہے۔

فرمایا۔ انگریزی میں سونے کو گولڈ کہتے ہیں جس کے لکھنے میں انگریزی حروف ج و ل د استعمال ہوتے ہیں۔ یہ عربی لفظ دجال کا مقلوب ہے۔ عربی میں دجال سونے کو کہتے ہیں۔

اس زمانہ کے عجائبات کا تذکرہ تھا کہ ریل تار ڈاک وغیرہ سے کس قدر سہولتیں پیدا ہو گئی ہیں۔ فرمایا۔ اسی واسطے ہم کو الہام ہوا تھا کہ الم نجعل لک سہولۃ فی کل امر کیا ہم نے تیرے واسطے ہر امر میں سہولت نہیں کر دی۔ حقیقت میں یہ اشیاء کسی کے واسطے ایسی مفید نہیں ہوئیں جیسی کہ ہمارے واسطے ہوئی ہیں کیونکہ ہمارا مقابلہ دین کا ہے۔ اور ان اشیاء سے جو نفع ہم اٹھاتے ہیں وہ دائمی رہنے والا ہے۔ لوگ بھی چھاپے خانوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ لیکن ان کے اغراض دنیوی اور ناپائدار ہیں برخلاف اس کے ہمارے معاملات دینی ہیں اس واسطے یہ چھاپے خانے وغیرہ جو اس زمانہ کے عجائبات ہیں۔ در اصل ہمارے ہی خادم ہیں۔

فرمایا۔ آج رات یہ وحی ہوئی اُرِیْدُ مَا تُرِیْدُوْنَ میں ارادہ کرتا ہوں جو تم ارادہ کرتے ہو۔ چونکہ ہمارے ارادے سب دوستوں کے واسطے مشترک ہیں۔ جن کے لئے ہم دعا کیا کرتے ہیں۔ اس واسطے اس میں سب کے واسطے بشارت ہے۔ یہ وحی قبولیت دعا کی طرف اشارہ کرتی ہے یعنی تمہارے ارادے کے موافق ہمارا ارادہ ہے۔

حضرت مولوی نور الدین صاحب نے عرض کی۔ کہ یہ قرآن شریف کی اس وحی کے مطابق ہے کہ اینما تولوا فثم وجہ اللّٰہ۔

شیخ رحمت اللہ صاحب کو فرمایا کہ ہم آپ کے واسطے دعا کرتے ہیں آپ بھی اس وقت دعا کیا کریں۔ ایک تو رات کو تین بجے تہجد کے واسطے خوب وقت ہوتا ہے۔ کوئی کیسا ہی کمزور ہو تین بجے اٹھنے میں اسکے لئے حرج نہیں۔ اور دوسرا جب اچھی طرح سورج چمک اٹھے۔ تو اس وقت ہم بیت الدعا میں بیٹھتے ہیں۔ یہ دونوں وقت قبولیت کے ہیں۔ نماز میں تکلیف نہیں۔ سادگی کے ساتھ اپنی زبان میں اللہ تعالیٰ کے حضور میں دعا کرے۔

فرمایا۔ ایک مرتبہ میں نے خیال کیا کہ صلوٰۃ میں اور دُعا میں کیا فرق ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے الصلوٰۃ ھی الدعاء۔ الصلوٰۃ مخ العبادۃ یعنی نماز ہی دعا ہے۔ نماز عبادت کا مغز ہے۔

جب انسان کی دعا محض دنیوی امور کے لئے ہو تو اسکا نام صلوٰۃ نہیں لیکن جب انسان خدا کو ملنا چاہتا ہے اور اسکی رضا کو مدنظر رکھتا ہے۔ اور ادب انکسار تواضع اور نہایت محویت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور میں کھڑا ہو کر اسکی رضا کا طالب ہوتا ہے۔ تب وہ صلوٰۃ میں ہوتا ہے۔

اصل حقیقت دُعا کی وہ ہے جس کے ذریعہ سے خدا اور انسان کے درمیان رابطہ تعلق بڑھے۔ یہی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کا ذریعہ ہوتی ہے۔ اور انسان کو نامعقول باتوں سے ہٹاتی ہے۔ اصل بات یہی ہے کہ انسان رضائے الٰہی کو حاصل کرے۔ اسکے بعد روا ہے کہ انسان اپنی دنیوی ضروریات کے واسطے بھی دُعا کرے۔ یہ اسواسطے روا رکھا گیا ہے کہ دنیوی مشکلات بعض وقت دینی معاملات میں ہارج ہو جاتے ہیں۔ خاص کر خامی اور کچے پنے کے زمانہ میں یہ امور ٹھوکر کا موجب بن جاتے ہیں۔ صلوٰۃ کا لفظ پرسوز معنے پر دلالت کرتا ہے جیسے آگ سے سوزش پیدا ہوتی ہے۔ ویسی ہی گدازش دعا میں پیدا ہونی چاہئے۔ جب ایسی حالت کو پہونچ جائے۔ جیسے موت کی حالت ہوتی ہے تب اسکا نام صلوٰۃ ہوتا ہے۔

ایک شخص نے سوال کیا کہ مجھے نماز میں وساوس اور ادہر اُدہر کے خیالات بہت پیدا ہوتے ہیں۔ فرمایا اس کی اصل جڑ امن اور غفلت ہے۔ جب انسان خدا تعالیٰ کے عذاب سے غافل ہو کر امن میں ہو جاتا ہے۔ تب وساوس ہوتے ہیں دیکھو زلزلہ کے وقت اور کشتی میں بیٹھ کر جب کشتی خوفناک مقام پر پہونچتی ہے۔ سب ابتہال کرتے ہیں اور کسی کے دل میں وساوس پیدا نہیں ہوتے۔

ذکر آیا کہ بعض جگہ مخالفین ہماری جماعت کے لوگوں کو بہت دکھ دیتے ہیں اور بڑی بڑی ایذا رسانی کرتے ہیں فرمایا خدا تعالیٰ کے آگے کسی کا نابود کرنا کچھ مشکل نہیں۔ لیکن جس کی طاقتیں بڑی ہوتی ہیں۔ اسکا حوصلہ بھی بڑا ہوتا ہے لیکن ایسے آدمیوں کا وجود بھی ضروری ہے۔ اعداء کا وجود انبیا کے واسطے بہت مفید ہوتا ہے۔ قرآن شریف کے جو تیس سیپارے ہیں اُسکے اکثر حصہ نزول کا سبب اعداء ہی ہوئے۔ اگر سب ابوبکر کی طرح آمنا صدقنا کہنے والے ہوتے تو چند آیتوں پر یہ سلسلہ ختم ہو جاتا۔ مدغمت کے واسطے جیسے صاف پانی کی ضرورت ہے۔ ویسے ہی کچھ کھاد کے لئے گند کی بھی ضرورت ہے۔ بہت سی آسمانی سرگرمی انہی لوگوں کی شرارتوں پر منحصر ہے۔ کوئی بھی نبی نہیں جس کے اعدا نہیں ہوئے۔ نبی کے نفس کے واسطے یہ امر بہتر ہے۔ کیونکہ اس طرح اسکی توجہ بڑھتی ہے اور معجزات تائید و نصرت زیادہ ہوتے ہیں اور جماعت کے واسطے بھی مفید ہے کہ وہ پکے ہو جاتے ہیں۔ خدا کو دیر نہیں لگتی۔ کہ لاکھوں کروڑوں کو ایک آن میں تباہ کر دے۔ لیکن ضرورت کے سبب مخالفین کا وجود قائم رکھا جاتا ہے۔ جس شہر میں خاموشی سی ہو اس جگہ جماعت ترقی نہیں پکڑتی۔ خدا کی حکمتوں کو ہر ایک شخص نہیں پہچان سکتا۔

آجکل حضرت مسیح موعود ایک تازہ اشتہار کے لکھنے میں مصروف ہیں جس میں مخالفین کے اُن اعتراضات کے جواب دئے جائینگے جو انہوں نے حال میں بسبب جہالت اور تعصب کے پیشگوئی زلزلہ پر کئے ہیں۔

۲۶ مئی ۱۹۰۵ء آج کی تازہ وحی دد ابیہا روحہا و ریحانہا کا ذکر تھا۔ فرمایا۔ اس میں بھی اللہ تعالیٰ نے ماضی کا صیغہ استعمال کیا ہے۔ تمام سماوی کتب سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی امر کے ضرور آئندہ پورا ہو جانے کے متعلق کسی پیشگوئی کو ظاہر فرماتے وقت ماضی کا صیغہ استعمال کرتا ہے۔ مثلاً قرآن شریف میں آیا ہے تبت یدا ابی لہب و تب۔ ابولہب کے دونوں ہاتھ ہلاک ہو گئے اور وہ خود بھی ہلاک ہو گیا۔ یہ وحی آلہی بطور پیش گوئی کے ایسے وقت میں نازل ہوئی تھی جب کہ ابولہب چنگا بھلا پھرتا تھا۔ لیکن آسمان پر اسکے لئے ہلاکت کا حکم ہو چکا تھا۔ اسواسطے یہ بات ایسے طور پر بیان کی گئی۔ کہ یہ کام ہو چکا ہے۔ پہلے ایک معاملہ آسمان پر ہو جاتا ہے اور پھر زمین پر اسکا ظہور ہوتا ہے۔ ایسا ہی ہمارا الہام عفت الدیار والا تھا۔ یعنی مٹ گئے گھر۔ اگرچہ گیارہ ماہ پہلے یہ زلزلہ کی پیشگوئی تھی۔ تاہم چونکہ آسمان پر یہ فیصلہ ہو چکا تھا۔ کہ زلزلہ ضرور آئے گا۔ اسواسطے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ کہ مکانات عارضی اور مستقل سب گر گئے اور نشان مٹ گئے۔ جو لوگ مثلاً پیسہ اخبار کے نامہ نگار وغیرہ اعتراض کرتے ہیں وہ اس محاورہ سے ناواقف اور جاہل ہیں یا جان بوجھ کر تعصب کے ساتھ ضد کرتے ہیں ورنہ یہ محاورہ سب زبانوں میں پایا جاتا ہے۔ آتھم کے متعلق جب ہم نے پیشگوئی کی تھی۔ تو اُس نے اسی مجلس میں کہا تھا۔ کہ میں توبہ کرتا ہوں باوجود عیسائی ہونے کے وہ ادب کا بہت لحاظ رکھتا تھا اور یہی سبب تھا کہ وہ ڈرتا رہا اور میعاد کے اندر مرنے سے بچ گیا۔ ابولہب کے متعلق صاف پیشگوئی مکہ میں کی گئی تھی کہ وہ ہلاک ہو گیا۔ حالانکہ وہ جنگ بدر کے بعد طاعون

مجسٹ جان. ۱ ۱۴۴

فرمایا۔ روح وریحان سے مراد ہر قسم کی آسائش اور آسودگی ہوتی ہے۔ فقط

نورافشاں کے نویں بیت تاریکی نازل ہوئی ہر بڑے خفا ہوئے ہیں کہ مرزا صاحب نے مسیح ہونے کا دعوی کیا ہے۔ اور لکھتے ہیں کہ لاریب یہ جھوٹا اور مخالف مسیح ہے۔ اب مرزا کی وہ مرہم عیسی کہاں جس کے وسیلے اُس نے اچھی کمائی پیدا کی۔"

یہ طرز استدلال عیسائیوں کا بہت عمدہ ہے۔ خوب سمجھی کہ مرزا صاحب اس واسطے جھوٹے ہیں کہ انہوں نے مرہم عیسی سے اچھی کمائی کی یا یہ کہ بعض مریدین مرزا صاحب طاعون سے فوت ہو گئے۔ بھلا جناب آپکو شاید بھول گیا ہوگا۔ یاد دلا دیتے ہیں کہ مسیح عیسی کے شاگردوں میں ایک شمعون کوڑھی بھی تھے جو مرتے دم تک کوڑھی کے کوڑھی ہی رہے وہ تالاب کے چشمہ کا پانی جس پر اُس زمانہ کے بہت سے معجزہ نماؤں کی مانند مسیح کے معجزات کا دارومدار تھا بیچارے شمعون کے وقت کہاں گم ہو گیا تھا؟

اس کلمہ سے اڈیٹر نورافشاں نے یہی ظاہر کر دیا ہے کہ آپکے معلومات بہت وسیع ہیں اور یہی ثابت کر دیا ہے کہ عیسائی صاحبان کی تحقیقات مذاہب غیر ہرگز اس قابل نہیں کہ اُسکو کوئی وقعت دی جائے۔ اسبات کے نوبہا کے مخالف بھی گواہ ہیں کہ حضرت مرزا صاحب کا وجود باوجود اسبات سے بالکل پاک اور منزہ ہے کہ وہ دوائیاں بنا کر فروخت کیا کریں ہاں مرہم عیسی کے ذریعہ سے حضرت مرزا صاحب نے ایک اور اچھی کمائی کی ہے۔ جسکو نورافشانیوں کا دل جانتا ہے پر زبان اور قلم اُسکے اظہار سے قاصر ہے۔ اسواسطے ہم ہی اُن کے فایدے کے واسطے بیان کر دیتے ہیں۔ اور وہ یہ ہے کہ حضرت مرزا صاحب نے **مرہم عیسی** کے متعلق صحیح معلومات موجودہ دنیا کے آگے رکھکر اللہ تعالے کی رضا حاصل کی ہے اور خدا کے نبی عیسی مسیح مرحوم و مغفور کی روح کو خوش کیا ہے۔ اُن معلومات میں سے دو ایک کا ہم اسجگہ ذکر کرتے ہیں :۔

(۱) حضرت عیسی کے حواری گو اس رتبہ کو نہیں پا سکتے تھے جو آنحضرت نبی کریم صلعم کے اصحاب کو حاصل ہوا جنہوں نے الہی رضا مندی کی خاطر اپنی جانیں خوشی کے ساتھ دیدیں تاہم وہ حواری ایسے بے وفا اور بزدل بھی نہ تھے جیسا کہ بعض مرقس وغیرہ قصہ گوؤں نے اپنی کہانیوں میں اُن پر الزام لگائے ہیں۔ بلکہ وہ اپنے نبی کی مصیبت کو دیکھکر جس کا چارہ اُن کے ہاتھ میں نہ تھا بہت ہی غمگین رہے۔ اور بڑی خیرخواہی کے ساتھ اُسکے زخموں کے واسطے ایک ایک دوائی اکٹھی کی اور مرہم طیار کی اور اُسکے زخموں پر باندھی جس سے زخم جلد اچھے ہو کر حضرت مسیح اُس لمبے سفر کے لایق ہو گئے۔ جو اُنہوں نے غالباً پیادہ پا شام سے کشمیر تک کیا۔ یہ مرہم طب کی پرانی لاطینی کتب میں بھی موجود ہے اور اسکو لاطینی زبان میں **ایپاسٹولورم** (?) **انگیوانٹم** یعنی مرہم حوارمین کہتے ہیں۔

(۲) حضرت مسیح اس الزام سے پاک ہیں جو یہودنے اُن پر لگایا۔ کہ یہ جھوٹا نبی ہے۔ اور منی مرقس نے اس کی تصدیق کی۔ کیونکہ نطاہر دوستی کا اظہار کرتے ہوئے قصے کو ایسے رنگ میں ڈھکایا۔ کہ خفیہ گہری چوٹ کر گئے۔ اور کئی ایک اس قسم کی باتیں لکھ گئے جن سے ابطال نبوت ثابت ہو۔ مثلاً لکھ دیا کہ مسیح نے ساری رات رو رو کر سجدہ میں گر کر زمین پر ادر ہاتھ گر گر کر دعائیں کیں کہ یہ پیالہ ٹل جائے پھر بھی مسیح صلیب پر مر گیا۔ اب دیکھنا چاہئے۔ کہ نبی کی ساری رات کی دعا قبول نہ ہوئی۔ نعوذ باللہ من ذالک۔

برخلاف اسکے حضرت مرزا صاحب نے ثابت کر دکھایا ہے کہ حضرت مسیح کی دعا قبول ہوئی اور وہ پیالہ ٹل گیا یعنی حضرت عیسی کاٹھ پر مر کر ملعون نہ ہوئے۔ بلکہ زندہ نیچے اُترے اور اُس کے بعد لمبی عمر پائی۔ اور پھر اپنی طبعی موت سے فوت ہوئے۔

تازہ معلومات

کالا سنگیاں ریاست کپورتھلہ میں ایک بھینس کو بچہ پیدا ہوا جس کے دو سر چار کان۔ دو گھنٹہ زندہ رہ کر بچہ مر گیا۔ دوم۔ ایک مرغی کے انڈے سے بچہ پیدا ہوا جس کی تین ٹانگیں تھیں۔

رنگون سے ایک صاحب لکھتے ہیں۔ کہ یہاں دو ستارے دکھائی دئیے اُن میں سے ایک یک نکلا۔ وہ یک مغرب سے مشرق تک گھومتا ہوا چلا گیا پہلے صرف لکیر کے موافق معلوم ہوتا تھا۔ رفتہ رفتہ وہ سب حروف ہو گیا۔ اور وہ حروف **رسول احمدؐ** تھا۔

یورپ کے ایک شہر کے اوپر ایک آگ کا گولا گھوم رہا ہے (نورافشاں)۔

تمباکو کا نحوس رواج دنیا میں کوئی چار سو سال ہر جاری ہے۔ اس سے پہلے یورپ ایشیا میں کوئی نہ جانتا تھا۔ کہ تمباکو کیا شے ہے۔ خود ہندوستان میں باوجود یہاں کی زراعت کے دوار سدس کروڑ روپے کا تمباکو سالیانہ امریکہ سے ہندوستان کو آتا ہے تمباکو خواہ کسی صورت سے اور کسی غرض میں استعمال کیا جائے مضرت سے خالی نہیں۔ حقہ پینے والے بچوں کی ہڈیاں کم بڑھتی ہیں۔ بدن پر گوشت اچھی طرح نہیں آتا۔ رگیں کمزور ہو جاتی ہیں۔ قوت ہاضمہ خراب ہو جاتی ہے (رسالہ علم صحت)۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپکے معزز احباب میں سے کوئی تمباکو کا استعمال نہیں کرتا بہت سے دوستوں نے جنکو پہلے عادت تھی۔ اس جماعت میں داخل ہو کر اسکو بالکل ترک کر دیا ہے جب کبھی حضرت کے حضور میں تمباکو کا ذکر آیا ہے آپ نے اسکے پینے پر ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا ہے اور اسکو مکروہ فرمایا۔

یہ اندازہ لگایا ہے کہ اس وقت جس قدر اندھے دنیا میں موجود ہیں اُن میں پچاس فیصدی ایسے ہیں۔ جو سوزاک کی وجہ سے اندھے ہوئے ہیں (معلم صحت) خلاف ورزی احکام الہی کا یہی نتیجہ ہے۔

گرین لینڈ کی ایک وہیل مچھلی کا وزن **۸۸** ہاتھیوں کے برابر ہوتا ہے۔ مخلوق الہی کے عجائبات ہیں۔

موجودہ جنگ میں روسیوں کا خرچ دو کروڑ ۲۵ لاکھ ہفتہ وار ہوتا ہے۔ اور ہزاروں جانوں کا ضائع ہونا جدا۔ یہ آخری زمانہ کی علامت ہے۔

جان گرجر ایک شخص قماربازی کے سبب ایکسو نو دفعہ سزا پا چکا ہے۔ اور اب پھر اسی جرم پر جیلخانہ داخل ہوا۔ کاش کہ یہ استقامت کسی کو نیکی میں حاصل ہو۔ تو قرب الہی حاصل ہو جائے۔

اخبار انگلشمین کلکتہ میں لکھا ہے کہ کہا کرتے تھے کہ طاعون گند اور میل کچیل سے پیدا ہوتی ہے۔ مگر اب کلکتہ میں تو طاعون امیروں کو ہی پکڑتی ہے۔ عذاب الہی کو کون روک سکتا ہے۔ غریب اور امیر سب گرفتار ہیں۔

تازہ رپورٹ کے مطابق کانگڑہ اور کلو میں تین ہزار جانیں تلف ہوئیں۔

ملک روس میں یہودی پھر بہت مارے جا رہے ہیں اس قوم پر خدا تعالی کا غضب مطابق پیشگوئی کے جو قرآن شریف میں درج ہے ایسا نازل ہو رہا ہے کہ ہر جگہ ان کے واسطے ذلت کی ... ہے دنیا میں کوئی سلطنت نہیں جو اُن کی حمایت کرے۔ ایک ایک سے چوٹیاں کھائیں۔ دوسرے میں ... قتل ہوئے تیسرے میں بھاگ گئے۔ اس ذلت کی اصل بنا حضرت مسیحؑ کا انکار ہے

ہماری قوم اسلام کو
بھی ہوشیار ہونا
چاہئے۔
اُن کی
درمیان بھی ایک مسیح ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مبارک ہے وہ جس کی مبارک الفاظ اور معنا

(مرسلہ شیخ عبد الرحیم صاحب)

بوقت [illegible] آپ باہر تشریف لائے تو شیخ رحمت اللہ صاحب، نواب [illegible] صاحبان اور دیگر احباب [illegible] ادھر اُدھر کی باتیں ہوتی رہیں۔ آپ نے فرمایا کہ [illegible] کے مسلمین اور صورت [illegible] بزدل نہیں ہوا کرتے ... مومن بھی بزدل نہیں ہوتے۔ بزدلی ایمان کی کمزوری کی نشانی ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم پر بعض [illegible] بار بار حملے کئے گئے۔ مگر انہوں نے کبھی بزدلی نہیں دکھائی۔ خدا تعالیٰ ان کی نسبت فرماتا ہے فمنھم من قضی نحبہ ومنھم من ینتظر وما بدلوا تبدیلا۔

یعنی جس ایمان پر انہوں نے کمر ہمت باندھی تھی اس کو بعض نے تو نبھا دیا اور بعض منتظر ہیں کہ کب موقعہ ملے اور سرخرو ہوں۔ اور انہوں نے کبھی کم ہمتی اور بزدلی نہیں دکھائی۔

وفات کے متعلق آپ نے فرمایا کہ [illegible] اور وہ جواب [illegible] ... [illegible] دوسروں میں رکھ دیا جاتا ہے۔

فرمایا شیخ صاحب میں ... پانچ وقت دعا کرتا ہوں۔ لیکن انتہا یہ کہ ایک وقت ہوتا ہے انسان کو بعض وقت ایک ہی [illegible] مقصود ہوتی ہے۔ مگر خدا تعالیٰ مومن کے لئے دنیا اور آخرت میں [illegible] ... بعض وقت ابتلا آجاتے ہیں جو بالآخر بابرکت ہوتے ہیں۔ بعض انسانی کمزوریوں کا علاج ... مصائب ہوتے ہیں۔ انسان میں بے شک بعض کمزوریاں ایسی ہوتی ہیں [illegible] لیکن میری [illegible] ایسی ہوتی ہے کہ [illegible] ...

[illegible] حضرت [illegible] ... دعا کرتا ہوں۔ لیکن [illegible] ... [illegible] ... حقیقت معلوم ہوتی ... [illegible] والے یا دعا کے قرات سے ... بعض کا وفات ہوتے ہیں جیسے انسان کو [illegible] ہے۔

مصائب دنیا میں مگر آخرت میں موجب مراتب ہوتے ہیں جیسا کہ حدیث میں آیا ہے۔ ثواب ملتا دیکھ کر بعض لوگ کہیں گے کہ کاش ہمارے وجود بھی قینچیوں کے کاٹے جاتے اور ہم بھی یہ سعادت حاصل کرتے۔ سب سے بڑھ کر مصائب انبیاء پر آتے ہیں۔ ہمارے رسول صلعم کو دیکھو اور زندگی میں کیا کیا تکلیفیں اٹھانی پڑیں مگر کبھی گھبرانا نہیں پایا گیا۔

ہمیں زلزلے کے متعلق پورا اطمینان ہے۔

ما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی۔ ہمارے اشتہارات کے شائع ہونے کے بعد الہام ہوا ہے جس سے خدا تعالیٰ کا ارادہ قطعی ثابت ہوتا ہے۔ جو کچھ اخراجات ہزاروں تک خیمے وغیرہ منگوا کر کئے ہیں۔ وہ دھوکے کی بنا پر نہیں کئے۔ ہمیں خدا کی باتوں پر ایمان ہے۔ تاریخ کا مقرر نہ ہونا یا وقت کی کمی بیشی پیشگوئی کے ظاہر ہونے کی وقعت میں کچھ کمی نہیں ڈال سکتے۔

قرآن شریف میں **ان ادری اقریب ام بعید ما توعدون** آیا ہے یعنی میں نہیں جانتا کہ عذاب کے نزول کا وقت قریب ہے یا بعید۔ صاف بتاتا ہے کہ ہر ایک عذاب کی مقررہ تاریخ نہیں بتائی جاتی۔

تعلیم الاسلام کالج

دو سال گذر چکے ہیں جب اس کالج کی بنیاد ڈالی گئی تھی۔ اور ابھی تک پبلک کو اس کی تعلیمی حالت کا صحیح اندازہ لگانے کا موقعہ نہ ملا تھا۔ تا سنہ ۱۹۰۵ء کی امتحان یونیورسٹی نے ثابت کر دیا ہے کہ علاوہ دینی تعلیم اور تعلیم قرآن شریف کے جو اس کالج کے خاص امور میں سے ہے۔ یہاں کی معمولی تعلیم بھی اعلیٰ درجہ کی ہے اور کالج سٹاف خصوصاً قابل تعریف ہے۔ اس سال اس کالج سے چار طالب علم امتحان ایف اے میں شامل ہوئے تھے جن میں سے تین کامیاب ہوئے [illegible] ... ایف اے کے امتحان [illegible] ... پاس ہو چکے ہیں اور بڑے بڑے مشہور کالجوں میں بھی نصف کے قریب قریب ہی [illegible] پاس شدگان کی ہے۔ ہمارے [illegible] کا نتیجہ ۷۵ فیصدی کامیاب بتاتا ہے۔

نئی فرسٹ ایئر کلاس ۱۵ مئی سے کھل گئی ہے اس لئے عام طور پر اطلاع دی جاتی ہے کہ جو طالب علم داخل ہونا چاہیں وہ پرنسپل صاحب تعلیم الاسلام کالج قادیان سے خط و کتابت کر کے پراسپکٹس منگوا سکتے ہیں۔ زمانہ کی زہرناک ہواؤں کے اثر سے بچنے کے لئے یہ جگہ خدا کے فضل سے نہایت عمدہ ہے۔

مجالس مشاورت کے سلسلے کو بہی [illegible] پڑتا ہے اور مدرسہ اور بورڈنگ ہاؤس کے لئے کمرے بنوانے پڑے ہیں۔ اس لئے سب دوستوں کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ اس چندہ میں خاص طور پر کوشش کریں۔

ماہواری چندوں میں بہت تساہل ہو رہا ہے سب احباب اپنے اپنے بقایا کو جلدی ادا کرنے کی کوشش کریں۔ چندہ بھیجتے وقت یہ اطلاع ساتھ دیا کریں کہ کس کس ماہ کا چندہ ہے۔ ترسیل زر بنام امین صاحب مدرسہ تعلیم الاسلام ہونی چاہئے۔

مسکین فنڈ اور **یتیم فنڈ** کی طرف جماعت کی بہت بڑی توجہ درکار ہے۔ اگر ان مدات میں **خیرات صدقات زکوٰۃ** وغیرہ کا روپیہ سب احباب کی طرف سے آنا شروع ہو جاوے تو بہت سے مستحق فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ ابتک یہ فنڈ بہت کمزوری کی حالت میں ہیں۔ اور خاص توجہ کل جماعت کی چاہتے ہیں۔

ضرورت ہے

ایک ہوشیار تجربہ کار ہیڈ ماسٹر کی جو ایف۔ اے پاس ہو۔ ایک مڈل پاس ماسٹر کی جو سند یافتہ ہو۔ خط و کتابت بنام **ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام سکول** ہونی چاہئے۔

خاکسار
محمد علی سیکرٹری مینیجنگ کمیٹی مدرسہ تعلیم الاسلام
قادیان [illegible]

نوٹ از ایڈیٹر۔ اس بات کا بیان کرنا فائدہ سے خالی نہ ہوگا کہ اس کالج کے پرنسپل جناب مولوی شیر علی صاحب بی۔ اے ہیں جو کہ انگریزی کے پڑھانے میں ایک نظیر استاد ہیں۔ اور بانی [illegible] حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے ہیں جن کی [illegible] سے تمام احباب بخوبی واقف ہیں۔

دلچسپ اخبار

مابین امیر افغانستان اور سرکار انگریزی جو معاہدہ ہوا ہے اس میں صرف یہی ہے کہ امیر اور انگریزوں کے درمیان جو معاہدہ دوستی امیر عبد الرحمن نے کیا تھا وہی قائم رہے گا۔ اور علاوہ اس کے موجودہ امیر صاحب کو خط و کتابت میں **ہز میجسٹی کنگ آف افغانستان** یعنی حضور **شاہ افغانستان** لکھا جائے گا۔

نشان زلزلہ

ضلع لائل پور میں تازہ زلزلہ کے ثبوت میں دو خطوط ذیل میں درج کئے جاتے ہیں

آسمان بارد نشان الوقت میگوید زمین
شد ظہور وعدہائے انبیاء و مرسلین

آج رات کو قریب دس گیارہ بجے رات کے ایک سخت زلزلہ اس جگہ محسوس ہوا۔ میرے خیال میں پہلے سے سخت ہے۔ کیونکہ پہلے زلزلے کا کوئی نشان بباعث ... نہ ہونے کے نظر نہیں آتا تھا۔ لیکن اب اس زلزلے سے مسافرخانہ پختہ عمارت والے کی دیوار پھٹ گئی ہے۔ جو ظاہر کرتی ہے۔ کہ یہ زلزلہ پہلے سے زیادہ سخت ہے۔ ربنا آمنا فاکتبنا مع الشاہدین۔

عبداللہ خاں احمدی نمبردار بہلول پور ۱۲۵

جناب من۔ تسلیم۔ ۱۲ر مئی ۱۹۰۵ء کی رات کو قریباً نصف شب کے زلزلہ محسوس ہوا۔ صرف دو دھکے پہلا شمالاً جنوباً دوسرا جنوباً شمالاً۔ چونکہ ۴۔ اپریل ۱۹۰۵ء والا زلزلہ بھی اس جگہ یا اس نواح میں اس قدر محسوس نہیں ہوا۔ جس قدر کہ پہاڑی مقامات معلومہ میں سنا گیا۔ اسی نسبت سے اگر قیاس کیا جاوے۔ تو یہ زلزلہ بھی ایک سخت آفت کہلانے کا مستحق ہے۔ معتبر۔ شہادت کے ذریعے سے سنا گیا۔ کہ یہ زلزلہ لائل پور میں بھی جو اس مقام سے ۱۸ کوس کی مسافت پر ہے قدرے محسوس ہوا

چونکہ رات کا وقت تھا۔ اور رات آدھی کے قریب گذر چکی تھی۔ خلق خدا خواب میں تھی۔ اگر بعض احباب نے نہ معلوم کیا ہو۔ یا کم و بیش معلوم ہوا۔ تو تعجب نہیں۔ بہرحال زلزلے کے وقوع میں انکار نہیں ہو سکتا۔ خود دیدہ شدہ بمعہ اہل خانہ بوجہ بیمارداری کے جاگتا تھا۔ سچ ہے (جس سر بیتے سو جانے کون جانے پیڑ پرائی) ہم تو جھٹ کہدینے کو طیار ہیں۔ کہ ۴۔ اپریل والا زلزلہ بھی کوئی سخت نہ تھا۔ پوچھے آدمی بھاگسو سے ڈلہوزی سے ریلو وغیرہ سے زلزلہ تو بے شک آیا اور واقعی آیا۔ مگر لاکھ لاکھ شکر و احسان خداوند کریم کا ہے۔ جس نے ان غریبوں کو امان میں رکھا۔ دعا فرماویں۔ کہ مالک حقیقی اپنے حفظ و امن میں رکھے۔ فی الحال۔ شامت اعمال ماست صورت زلزلہ ماست۔ زیادہ نیاز

آپ کا تابعدار ایشر داس مدرس ورنیکلر پوسٹماسٹر بہلول پور ۱۲ئی
چک ۲ مئی۔ آبادی نونہر چناب۔ ضلع لائل پور

اخبار سول ملٹری گزٹ کا نامہ نگار لنڈن سے لکھتا ہے کہ گذشتہ زلزلہ ایک عالمگیر زلزلہ تھا۔ یورپ کے ممالک فرانس اٹلی سوئٹزرلینڈ۔ انگلینڈ۔ ویلز سب جگہ محسوس ہوا ہے۔ اور ایسا سخت کہ لوگ نہایت ہی خوف زدہ ہو گئے

جھنگ۔ خاص چنیوٹ ضلع جھنگ میں ۱۱۔ ۱۲ مئی کی شب کو ایک اور دو کے درمیان ایک ایسا تیز جھکولہ زلزلہ کا آیا تھا۔ جس کے صدمہ سے انسان تو شاید کوئی بے خبر سوتا رہا ہو۔ عام جانور بھی چلا کر اٹھ گئے تھے ۔۔ تین سیکنڈ تک زلزلہ رہا۔ آواز پر شور تھی۔ رفتار جنوباً شمالاً۔ اکثر آدمی گھر چھوڑ کر جنگل بھاگ گئے تھے (اخبار پنجاب ۲۵ مئی ۱۹۰۵ء)

کراچی میں چار مئی ۱۹۰۵ء کی صبح کو سطح سمندر پر کروڑوں مچھلیاں مردہ پڑی نظر آئیں۔ پانی کا رنگ سفید تھا۔ قیاس کیا جاتا ہے۔ کہ تہ آب میں آتش فشانی ہوئی ہوگی۔ مچھلیاں سمندر سے نکالکر دفن کی گئیں

تعبیر الرؤیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔ مخدومی مکرمی استاذی و حبی فی اللہ جناب مفتی صاحب دام اقبالہ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ میں اپنی ایک خواب تحریر کرتا ہوں۔ یہ خواب مع تعبیر درج اخبار گوہر بار خود فرما کر ممنون فرماویں۔ اور عند اللہ ماجور ہوں

۱۵۔ مئی ۱۹۰۵ء کی صبح کو بعد نماز فجر ادا کرنے کے بعد تھوڑی دیر کے لئے میری آنکھ لگ گئی۔ بحالت خواب دیکھا۔ کہ ایک وسیع کھلا میدان ہے۔ وہاں ایک نہایت لطیف بسترہ والا پلنگ پڑا ہے۔ جس کے اوپر ایک مصفا سفید چادر بچھی ہے۔ اس پر حضرت اقدس مسیح موعود تشریف رکھتے ہیں۔ اس کے قریب ایک چھوٹی چارپائی ہے۔ جس پر آپ (یعنے مفتی صاحب) بیٹھے ہوئے ہیں اس چارپائی پر بھی پلنگ کیطرح سفید چادر بچھی ہوئی ہے۔ مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ کوئی بڑا اہم کام درپیش ہے۔ جس سے میری طبیعت میں کچھ تشویش سی پیدا ہو رہی ہے۔ اور دل میں تکلیف معلوم ہوتی ہے۔ اس اثناء میں حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے زبان در فشاں سے فرمایا۔ کہ قرآن مجید سے مجھے سورت الدہر نکال دو۔ میں اس کو پڑھونگا۔ تو اس سے یہ مشکل حل ہو جائیگی نابکار نے باادب عرض کیا۔ کہ حضور عاجز یہ سورہ نکال دیتا ہے۔ خواب میں وہ رات کا وقت معلوم ہوتا ہے اور کچھ دھندلی سی روشنی ہے۔ میں نے غرض بالا کے لئے ایک قرآن مجید لیا ہے۔ لیکن کافی روشنی نہ ہونے کی وجہ سے الفاظ کلام مجید بخوبی پڑھ نہیں سکتا۔ اس مشکل کے پیش آنے سے دل گھبرا گیا ہے۔ پھر اس سورت کا مقام یاد کر کے عرض کیا ہے۔ کہ یہ سورہ ۲۹ پارہ کی سب سے آخری ربع کی یا سب سے اول ربع کی سورت ہے۔ اس کے بعد کیا دیکھتا ہوں۔ کہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قریب دو کاتب بیٹھے ہیں۔ کسی کتاب کی کاپی لکھ رہے ہیں۔ اور ان دونوں کے پاس دو بڑے چراغ ہیں۔ کتاب حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی معلوم ہوتی ہے۔ میں ان کاتبوں کے پاس گیا۔ اور دیکھا۔ کہ شروع میں تبارک الذی لکھا ہوا ہے۔ اس پر عاجز نے حضرت اقدس علیہ السلام کے حضور عرض کیا۔ کہ سورۃ الدہر ۲۹ سیپارہ کے آخر میں ہے۔ کیونکہ اس سورت کے اول میں تبارک الذی ہے

پھر میں نے اور زیادہ سوچا۔ تو یاد آیا۔ کہ سورت الدہر کے بعد عم یتساءلون ہے۔ اور عم یتساءلون سے تیسواں سیپارہ شروع ہوتا ہے۔ اس واسطے سورۃ الدہر ضرور ۲۹ سیپارہ کی آخری سورت ہے۔ میرے دل میں آیا۔ کہ سورۃ الدہر مجھے یاد ہے۔ حضرت اقدس ع کے حضور سنا دوں۔ پھر خیال آیا۔ کہ حضور علیہ السلام نے صرف بتانے کے واسطے فرمایا ہے۔ سنانے کے واسطے نہیں فرمایا۔ جس قدر حکم ہے۔ اس کی تعمیل کرنی چاہیئے۔ اس سے تجاوز مناسب نہیں ہے۔ زاں بعد بیداری ہو گئی۔ والسلام۔ ۱۸۔ مئی ۱۹۰۵ء

عاجز فتح محمد سٹوڈنٹ۔ ایف۔ اے کلاس تعلیم الاسلام کالج قادیان

تعبیر۔ حضرت کی خدمت میں یہ رؤیا فتح محمد نے خود ہی عرض کیا تھا۔ فرمایا۔ مبشر ہے۔ تبارک الذی سے مراد برکات الٰہی ہیں۔ اور عم یتساءلون سے مراد اس وقت کے منکرین کے اعتراضات ہیں۔ ایڈیٹر

درخواست دعا

برادرم محمد تقی صاحب احمدی مدرس اول ریاضی مدرسہ سرہند درخواست کرتے ہیں۔ کہ ناظرین اخبار بدر میرے لئے دعا فرماویں۔ کہ خداوند کریم مجھے دنیاوی و دینی ابتلاؤں سے اپنے حفاظت میں رکھے۔ آمین۔ والسلام

برادرم محمد عبد الہادی صاحب قضائے الٰہی سے فوت ہو گئے ہیں۔ اس کے لئے سب احمدی احباب کی خدمت میں استدعا ہے۔ کہ ان کے لئے دعا مغفرت کی جانے اور نماز جنازہ پڑھی جاوے۔

اسم اعظم۔ یعنی دعا الہامیہ حضور مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ نہایت عمدہ منقش۔ خوبصورت ولایتی چکنے سفید کاغذ پر محمد نصیب احمدی محرر دفتر بدر قادیان نے چھپوائی ہے لکھائی چھپائی بھی بہت عمدہ ہے قیمت فی قطعہ ۲ لکے لئے

ایک سیاح قادیان کے خیالات

جس نوجوان کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملاقات کے واسطے قادیان آنے کا ذکر اور حضرت کی تقریر ہم نے اخبار بدر مورخہ ۱۱ مئی ۱۹۰۵ء مین درج کی تھی۔ اس نے اپنی رائے قادیان کے متعلق اخبار وکیل امرتسر مین چھاپی ہے۔ جو یہاں نقل کی جاتی ہے

مین نے اور کیا دیکھا؟ قادیان دیکھا۔ مرزا صاحب سے ملاقات کی۔ مہمان رہا۔ میرزا صاحب کے اخلاق اور توجہ کا مجھے شکریہ ادا کرنا چاہیئے۔ میرے مونہہ مین حرارت کی وجہ سے چھالے پڑ گئے تھے۔ اور مین شور غذائیں کہا نہیں سکتا تھا میرزا صاحب نے (جبکہ دفعتاً گہر سے باہر تشریف لے آئے تھے) دودھ اور پاؤ روٹی تجویز فرمائی

آجکل مرزا صاحب قادیان سے باہر ایک وسیع اور مناسب باغ مین (جو خود انہیں کی ملکیت ہے) قیام پذیر ہین۔ بزرگان ملت بھی وہین ہین۔ قادیان کی آبادی۔ تقریباً تین ہزار آدمیون کی ہے۔ مگر رونق اور چہل پہل بہت ہے نواب صاحب مالیر کوٹلہ کی شاندار اور بلند عمارت تمام بستی مین صرف ایک ہی عمارت ہے۔ راستے کچے اور ناہموار ہین بالخصوص وہ سڑک جو بٹالہ سے قادیان تک آئی ہے۔ اپنی نوعیت مین سب پر فوق لے گئی ہے۔ آتے ہوئے یکہ مین مجھے تکلیف ہوئی تھی۔ نواب صاحب کے رتھ نے لوٹتے وقت اس مین نصف کی تخفیف کر دی۔ اگر مرزا صاحب کی ملاقات کا اشتیاق میرے دل مین موجزن نہ ہوتا۔ تو شاید آٹھ میل تو کیا آٹھ قدم بھی مین آگے نہ بڑھ سکتا۔

اکرام الضیف کی صفت خاص اشخاص تک محدود نہ تھی۔ چھوٹے سے لے کر بڑے تک ہر ایک نے بھائی کا سلوک کیا۔ اور مولانا حاجی حکیم نور الدین صاحب جن کے اسم گرامی سے تمام انڈیا واقف ہے۔ اور مولانا عبد الکریم صاحب جنکی [illegible] مین دہوم ہے۔ مولوی مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر بدر جنکی تحریروں سے کتنے انگریز یورپ مین مسلمان ہو گئے ہین۔ جناب میر ناصر نواب صاحب دہلوی جو میرزا صاحب کے [illegible] ہین۔ مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز۔ مولوی یعقوب علی صاحب تراب ایڈیٹر الحکم۔ جناب شاہ سراج الحق صاحب وغیرہ وغیرہ بڑے [illegible] شفقت اور نہایت محبت سے پیش آئے افسوس ہے اور اشخاص کا نام یاد نہیں۔ ورنہ میں انکی مہربانیوں کا بھی شکریہ ادا کرتا

میرزا صاحب کی صورت نہایت شاندار ہے جس کا اثر بہت قوی ہوتا ہے۔ آنکھوں میں ایک خاص طرح کی چمک اور کیفیت ہے۔ اور باتوں میں ملائمت ہے طبیعت منکسر مگر حکومت خیز۔ مزاج ٹھنڈا مگر دلوں کو گرما دینے والا۔ بردباری شان نے انکساری کیفیت میں اعتدال پیدا کر دیا ہے۔ گفتگو ہمیشہ اس نرمی سے کرتے ہین۔ کہ معلوم ہوتا ہے کہ گویا متبسم ہین۔ رنگ گورا ہے بالوں کو حنا کا رنگ دیتے ہین جسم مضبوط اور محنتی ہے سر پر پنجابی وضع کی سپید پگڑی باندھتے ہیں۔ سیاہ یا خاکی لمبا کوٹ زیب تن فرماتے ہین۔ پاؤں میں جراب اور دیسی جوتی ہوتی ہے۔ عمر تقریباً ۶۶ سال کی ہے

مرزا صاحب کے مریدوں مین میں نے بڑی عقیدت دیکھی اور انہیں بہت خوش اعتقاد پایا۔ میری موجودگی مین بہت سے معزز مہمان آئے ہوئے تھے۔ جنکی ارادت بڑے پایہ کی تھی اور بے حد عقیدت مند تھے

مرزا صاحب کی وسیع الاخلاقی کا یہ ایک ادنےٰ نمونہ ہے کہ اثنائے قیام کی متواتر نوازشوں کے خاتمہ پر این الفاظ مجھے مشکور ہونے کا موقع دیا۔ "ہم آپ کو اس وعدہ پر اجازت دیتے ہین کہ آپ پھر آئیں اور کم از کم دو ہفتہ قیام کرین" (اس وقت کا تبسم ناک چہرہ اب تک میری آنکھوں میں ہے)

میں جس شوق کو لے کے گیا تھا۔ ساتھ لایا اور شاید وہی شوق مجھے دوبارہ لے جائے۔ واقعی قادیان نے اس جملہ کو اچھی طرح سمجھا ہے کہ "حسن خلقک وتوسع الکفار" (میرزا صاحب کے خیالات کے متعلق عنقریب میری تحریر شائع ہوگی۔ اس مضمون میں صرف مین نے وہاں کے برتاؤ کو دکھایا ہے)

میں نے اور کیا دیکھا؟ بہت کچھ دیکھا۔ مگر قلمبند کرنیکا موقع نہیں سٹیشن جانے کا وقت سر پر آچلا ہے پھر کبھی بتاؤنگا کہ میں نے کیا دیکھا۔

راقم ۔ ا-۵ دہلوی

حضرت مسیح موعود کا ایک پرانا اشتہار

اشتہار پانسو روپیہ (منقول از الحکم)

یہ اشتہار ہذا اس غرض سے دیا جاتا ہے کہ ۷ دسمبر ۱۸۷۷ء کی وکیل اور ہندوستان وغیرہ اخبار مین لائق و فائق آریہ سماج والوں نے بابت روحوں کے اصول اپنا شایع کیا ہے کہ ارواح موجودہ بے انت ہین۔ اور اس کثرت سے ہین کہ پرمیشور کو بھی انکی تعداد معلوم نہیں۔ اسی واسطے ہمیشہ مکتی پاتے رہتے ہین اور پاتے رہین گے۔ مگر کبھی ختم نہیں ہو دین گے۔ رد وید جو نے ۹ فروری سے ۹ مارچ تک سفیر ہند کے پرچوں مین بخوبی ثابت کر دیا ہے کہ اصول مذکور سراسر غلط ہے۔ اب بطور اتمام حجت کے یہ اشتہار تعدادی پانسو روپیہ معہ جواب الجواب باوا نارائن سنگہ صاحب سکرٹری آریہ سماج کے تحریر کرکے اقرار صحیح قانونی اور عہد جائز شرعی کرتا ہون۔ اگر کوئی صاحب آریہ سماج والوں مین سے بپابندی اصول مسلمہ اپنے کے کل دلائل مندرجہ سفیر ہند و دلائل مرقومہ جواب الجواب مشمولہ اشتہار ہذا کے توڑ کر یہ ثابت کر دے۔ کہ ارواح موجودہ سوا چار ارب کی مدت مین کل دورہ اپنا پورا کرتے ہین۔ بے انت ہین اور پرمیشور کو تعداد ان کا نا معلوم رہتا ہے۔ تو مین اس کو مبلغ پانسو روپیہ نقد بطور انعام کے دون گا۔ اور در صورت توقف کے شخص مثبت کو اختیار ہو گا۔ کہ بمدد عدالت اختیار کرے۔ لیکن واضح رہے۔ کہ اگر کوئی صاحب سماج مذکور مین سے اس اصول سے منکر ہو۔ تو صرف انکار طبع کرنا کافی نہ ہو گا۔ بلکہ اس صورت مین بہ تصریح لکھنا چاہیئے کہ پھر اصول کیا ہوا۔ آیا یہ بات ہے۔ کہ ارواح ضرور کسی دن ختم ہو جائیں گے۔ اور تناسخ اور دنیا کا ہمیشہ کے واسطے خاتمہ ہو گا۔ یا یہ اصول ہے کہ خدا اور روحوں کو پیدا کر سکتا ہے یا یہ کہ بعد مکتی پانے سب روحوں کے پھر ایشور انہیں مکتی یافتہ روحوں کو کیڑے مکوڑے وغیرہ مخلوقات بنا کر دنیا مین بھیجدیگا یا یہ ارواح اگرچہ بے انت نہیں۔ اور تعداد ان کا کسی حد و معین مین ضرور محصور ہے۔ مگر پھر بھی بعد نکالے جانے کے باقی ماندہ اتنے کے اتنے ہی بنے رہتے ہین۔ نہ مکتی والوں کی جماعت جنمیں یہ تازہ مکتی یافتہ جا ملتے ہین۔ اس بالائی آمدن سے پہلے کچھ زیادہ بن جاتے ہین اور نہ یہ جماعت جسمیں کسی قدر ارواح نکل گئے بعد اس خرچ کے کچھ کم ہوتے ہی غرض جو اصول ہو بہ تفصیل مذکورہ مفصل لکھنا چاہیئے

المشتہر میرزا غلام احمد رئیس قادیان عفی اللہ عنہ ۲ مارچ ۱۸۷۸ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخویم مفتی صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مجکو ایک احمدی بھائی جو کہ انٹرنس پاس شدہ ہو کی ضرورت ہے۔ عہ دس روپیہ ماہوار اور خوراک اپنے ساتھ دی جائے گی۔ براہ مہربانی آپکے خیال مین اگر ایسے صاحب کوئی ہون۔ تو بہتر ورنہ بدر مین اعلان فرما دین والسلام

خاکسار سید ناصر شاہ سب اوورسیر [illegible] ریاسی براہ جموں

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

دنیا مین ایک نذیر آیا ۔ پر دنیا نے اُسے قبول نکیا ۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا ۔ اور بڑے زور آور حملون سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا ۔

بدر

چہ گویم با تو گر آئی چہ باور قیان بینی | باید رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۹ | دوا مینی شفا بینی ۔ غرض دار الامان بینی

سلسلۃ الجدید جلد ا نمبر ۹ | ۱۲ ربیع الاول ۱۳۲۳ھ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ جمعرات یکم جون ۱۹۰۵ء | سلسلۃ القدیم جلد ۴ نمبر ۲۱

ریحان منتظر خوشباش کامد گلستان | ایڈیٹر مفتی محمد صادق عفی اللہ عنہ ۔ | آن مسیح و دور آخر مہدی آخر زمان

قیمت سالانہ

قیمت خاص معاونین خود بخود صہ روپے سالانہ عطا کرتے ہین ۔ عام قیمت ۲؏ ہے ۔ اس سے زائد امداد کے طور پر جو کچھ احباب عطا فرماوین ۔ وہ بخوشی قبول کیا جائے گا

ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر بدر قادیان ۔ اور خط و کتابت بنام مینجر بدر ہونی چاہیئے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل ۔۔ خدا
اندرین دین آمدہ از مادریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام
میر او با شیر شد اندر ۔ بدن
ہست او خیر الرسل وخیر الانام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
آنچہ مارا وحی و ایمائے ۔ بود
ماند یابیم ہر نور و کمال
اقتدائے قول او در جان ماست
از ملائک وانچہ خبر ہائے معاد
آن ہمہ از حضرت احدیت است
معجزات او ہمہ حق اندر است
معجزات انبیاء ۔ سابقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
یک قدم دوری ازاں روشن کتاب
مصطفیٰ مارا امام و پیشوا
ہم برین از دار دنیا بگذریم
بادہ عرفان ما از جام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
جان شود باجان بدر خواہد شدن
ہر نبوت را برو شد اختتام
زو شدہ سیراب ہر جا کہ ہست
آن نہ از خود از ہمان جائے بود
وصل دلدار از رہ او محال
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد
منکرش مستحق لعنت است
منکر آن سور دلعن خدا است
آنچہ قرآن بیانش بالیقین
ہر کہ انکارش کند از اشقیا است
نزد ما کفر است و خسران و تباب

بیعت
و شرائط

اوّل ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے ۔ دوئم یہ کہ جھوٹ اور زنا کاری اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقون سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشون کیوقت انکا مغلوب نہ ہوگا ۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوئم ۔ یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا ۔ اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا ۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانون کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنا دیگا ۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہین دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم ۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر نعمت و بلا مین اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کریگا ۔ اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا ۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ مین طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا ۔ بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا ۔ اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم ۔ یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا ۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے ۔ اپنی خداداد نعمتون سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا ۔ دہم ۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتون اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتون مین پائی نہ جاتی ہو۔

خدا کی تازہ وحی

۲۹ مئی ۱۹۰۵ء

یَأْتُوْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ وَ یَأْتِیْکَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ ۔ یہ الہام کوئی ۲۵ سال کے بعد پھر ہوا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کے کسی زبردست اظہار کا پھر کوئی وقت قریب ہے۔

۳۰ مئی ۱۹۰۵ء

صَلٰوۃُ الْعَرْشِ اِلَی الْفَرْشِ یعنی رحمت الٰہی جو نیچے ہے اسکی کیفیت یہ ہے کہ وہ عرش سے لیکر فرش تک ہے۔ فرمایا اسمیں کچھ مبالغہ ہے گویا اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ڈھانپا گیا ہے۔ یہ الہام آئندہ بشارت پر دلالت کرتا ہے۔ یہ لفظی نہیں بلکہ عملی رنگ میں ظاہر ہونیوالا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے کہ جب وہ کسی پر خوش ہوتا ہے تو عملی رنگ میں اسکا اظہار دنیا پر کرتا ہے۔

حضرت کے گھر میں بیمار تھیں اور سخت تکلیف تھی۔ کئی دوائیں کیں کچھ فائدہ نہ ہوا آخر آپ دعا میں مشغول ہو الہام ہوا اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ سَیَہْدِیْنِ تحقیق میرے ساتھ میرا رب ہے مجھے راہ دکھائیگا اور کامیاب کریگا۔ چنانچہ دوست ابھی گذرے تھے کہ خدا نے مرض کی حقیقت کھول دی مرض نہایت تکلیف دہ تپ تھا ساتھ اسکے اور عوارض تھے صبح کیوقت خواب میں کسی نے بلند آواز سے کہا کہ تپ ٹوٹ گیا اور آثار صحت ظاہر ہوئے فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ

۱ یا ۲ جون ۱۹۰۵ء

یُنَجِّی النَّاسَ مِنَ الْاَمْرَاضِ ۔ امراض سے لوگوں کو نجات دیتا ہے اور دیگا ۔ فرمایا یہ میری طرف اشارہ تھا کہ بہتوں کو میرے ذریعہ سے امراض خطرناک سے نجات ہوگی

ڈائری

القول الطیب

حضرت مولوی عبد الکریم صاحب کی والدہ یہاں آئی ہوئی ہیں انھوں نے اپنی والدہ کی پیری اور ضعف کا اور انکی خدمت کا موجود کرتے ہیں ذکر کیا۔ حضرت نے فرمایا والدین کی خدمت ایک بڑا بھاری عمل ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ دو آدمی بڑے بدقسمت ہیں ایک وہ جس نے رمضان پایا اور رمضان گذر گیا پر اُسکے گناہ نہ بخشے گئے اور دوسرا وہ جسنے والدین کو پایا اور والدین گذر گئے اور اُسکے گناہ نہ بخشے گئے۔ والدین کے سایہ میں جب بچہ ہوتا ہے تو اُسکے تمام ہم و غم والدین اُٹھاتے ہیں جب انسان خود دنیوی امور میں پڑتا ہے تب انسان کو والدین کی قدر معلوم ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں والدہ کو مقدم رکھا ہے کیونکہ والدہ بچہ کے واسطے بہت دکھ اُٹھاتی ہے کیسی ہی متعدی بیماری بچہ کو ہو چیچک ہو ہیضہ ہو طاعون ہو ماں اُسکو چھوڑ نہیں سکتی۔

ہماری لڑکی کو ایک دفعہ ہیضہ ہو گیا تھا ہمارے گھر سے اسکی تمام قے وغیرہ اپنے ہاتھ پر لیتی تھیں اور تمام تکالیف میں بچہ کی شریک ہوتی ہے یہ طبعی محبت ہے جسکے ساتھ کوئی دوسری محبت مقابلہ نہیں کر سکتی۔ خدا تعالیٰ نے اسی کیطرف قرآن شریف میں اشارہ کیا ہے کہ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی ادنیٰ درجہ عدل کا ہوتا ہے جتنا لے اتنا دے اس سے ترقی کرے تو احسان کا درجہ ہے۔ جتنا لے وہ بھی دے اور اُس سے بڑھکر بھی دے پھر اس سے بڑھکر ایتاء ذی القربیٰ کا درجہ ہے یعنی دوسروں کے ساتھ اسطرح نیکی کرے جسطرح ماں بچہ کے ساتھ بغیر نیت کسی معاوضہ کے طبعی طور پر محبت کرتی ہے۔ قرآن شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل اللہ ترقی کرکے ایسی محبت کو حاصل کر سکتے ہیں۔ انسان کا ظرف چھوٹا نہیں۔ خدا کے فضل سے یہ باتیں حاصل ہوجاتی ہیں بلکہ یہ وسعت اخلاق کے لوازمات میں سے ہے۔ میں تو قائل ہوں کہ اہل اللہ یہانتک ترقی کرتے ہیں کہ مادری محبت کے اندازہ سے بھی بڑھکر انسانوں کے ساتھ محبت کرتے ہیں۔

ایک بڑھیا کا ذکر ہے کہ حضرت ابو بکر کی وفات کے روز بغیر اسکے کہ اُسکو کسی نے خبر دی ہو خود بخود کہنے لگی کہ آج ابو بکر مر گیا ہے لوگوں نے پوچھا کہ تجھکو کسطرح معلوم ہوا اُس نے کہا کہ ہر روز مجھکو آپ حلوہ کھلایا کرتے تھے اور وہ وعدہ میں تخلف کرنیوالے ہرگز نہ تھے چونکہ آج وہ حلوہ کھلانے نہیں آئے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ فوت ہوگئے ہیں ورنہ وہ ضرور مجھے حلوہ کھلانے آج بھی آتے۔ دیکھو اخلاقی حالت کہانتک وسعت کر سکتی ہے یہ بھی ایک معجزہ ہے ان اخلاق پر دوسرے لوگ قادر نہیں ہو سکتے۔ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک مجرم پکڑا ہوا آیا کہ وہ آپ ہی رعب سے کانپتا تھا آپ نے فرمایا تو کیوں اتنا ڈرتا ہے میں تو ایک بڑھیا کا بیٹا ہوں۔ معمولی انسانوں کے یہ اخلاق نہیں ہوتے۔ عرب کی قوم کئی پشتوں تک کینہ رکھنے والی تھی۔ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جب غلبہ پایا تو باوجود مقدرت دکھوں کے جو اُن سے اُٹھایا تھا سب کو معاف کر دیا۔ دنیوی حکومت رحم نہیں کر سکتی۔ انگریزوں نے باغیوں کو کسطرح پھانسی دیا اور قتل کیا تھا مگر آنحضرتؐ نے اپنے سب باغیوں کو یکدفعہ معاف کر دیا کسی نبی کو ایسی پوری کامیابی نہیں ہوئی جیسی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوئی۔ حضرت موسیٰ اپنے وعدہ کی زمین تک نہ پہنچ سکے اور راستہ میں ہی فوت ہوگئے اور انکی صحابیوں نے کہا کہ اے موسیٰ تو اور تیرا خدا ملکر ہمارا لڑائی سے جا کر لڑو ہم تو یہاں بیٹھے ہیں مگر آنحضرت کے صحابہؓ نے کہا کہ ہم تیرے ساتھ چلینگے اگرچہ سمندر میں گرایا اور قتل کیے جائیں۔ قاعدہ ہے کہ نبی کا پرتوہ اُمت پر بھی پڑتا ہے جیسا اُستاد کامل ہوتا ہے ایسے ہی شاگرد بھی بنتے ہیں جیسے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شجاعت افعال و اعمال اور کامیابی کی نظیر نہیں ویسے ہی صحابہ کی بھی نظیر نہیں صحابہ باوجود قلیل ہونیکے جدھر جاتے فتح پاتے صحابہ ایسے تھے جیسے کسی برتن کو بہت دھوکر بالکل صاف اور ستھرا کر دیا جاتا ہے اور اُنمیں کسی قسم کی آلائش کا شائبہ نہیں رہتا انکی ایسی محنت اور اخلاص تھا تو خدا نے پھر بدلہ بھی ایسا دیا۔ حضرت ابو بکر کو آنحضرت کا خلیفہ بنایا۔ اسجگہ شیعوں نے بڑی غلطی کھائی ہے کہ خلافت کا حق حضرت علی کو تھا۔ بد قسمت نہیں دیکھتے کہ خدا نے کیا فیصلہ کیا جو وقت وعدوں کے پورا ہونیکا تھا اُسوقت خدا نے ایک منافق اور اہلبیت کے دشمن کو کیوں گدی پر بٹھا دیا۔ میں جانتا ہوں کہ اس قوم نے بھی عیسائیوں کیطرح ایک غلو کیا ہے اور اس غلو کا باعث اصلی نامرادی ہے جو ابتدا میں حاصل ہوئی۔ جو لوگ یہ خیال کرتے تھے کہ یسوع کو ظاہری بادشاہت حاصل ہوگی انکو جب اس معاملہ میں ناکامی حاصل ہوئی تو انھوں نے یسوع کی صفت میں غلو کرکے یسوع کو خدا ہی بنا دیا۔ ایسا ہی قوم شیعہ نے بھی حضرت علی کو وہ درجہ دیتے ہیں جو خدا نے نہ چاہا کہ انکو دے۔ خدا کا معاملہ ہر ایک کے ساتھ اُسکے دلکی حالت کے مطابق ہوتا ہے اگر ان پاس اور ایمان ہوتا تو ایسی بات نبولتے کیا اُسوقت خدا کمزور تھا اور وہ بدلنے نہ سکتا تھا یا خدا ایسی بازی تھا حضرت ابو بکر کو طاقتور دیکھ کر خاموش رہا۔

انصار بدر

حکیم مولوی محمد صدیق صاحب مورد ضلع حیدرآباد سندھ سے تحریر فرماتے ہیں۔ میں حتی المقدور انشاء اللہ توسیع اشاعت میں بڑی کوشش کرونگا آپ دعا فرماویں کہ صنعت میں مجھے کامیاب کرے آج سے میرے نام بدر جاری فرماویں۔

اللہ تعالیٰ آپکو جزائے خیر دے اور ناصران دین میں سے بنائے اور اس ارادہ میں کامیاب کرے۔ آمین۔

حضرت مولوی نور الدین صاحب کے

درس قرآن

سے نوٹس مختصر

[illegible] ۱ - طٰهٰ یہ ایک عربی لفظ ہے اور [illegible] کو عربی زبان میں طٰہ کہتے ہیں جو کسی چیز کا بڑا [illegible] اپنی مراد کے پورا ہونے پر پورا [illegible] جو اُسکے رازسے واقف نہیں [illegible] سمجھتے ہیں ۔ ہندی میں کہ اگر [illegible] کا تو [illegible] ہوا ہے لفظ تو غالباً [illegible] -

مَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓى ۔ قرآن مجید [illegible] تو بھی ناکام ہو جاوے [illegible] ہوگی - یہ [illegible] ہے [illegible] دشمنوں نے چاروں طرف سے [illegible] تھا - مسلمانوں کی ایک تھوڑی سی [illegible] تھی [illegible] اُٹھائی تھی - [illegible] کے نزدیک سلسلہ بہت جلد [illegible] ہو جاوے گا - اور بظاہر کوئی ایسی صورت [illegible] اسلام اور اسلامیوں کی ترقی [illegible] کی امید ہو سکتی تھی - لیکن ایسے وقت میں خدا تعالیٰ نے پیشگوئی کے رنگ میں ایک سچی تسلی اور پورا ہونیوالا وعدہ عطا فرمایا اور کہا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تو جو توحید الٰہی کے دنیا میں قائم کرنے اور مخلوق الٰہی کی اصلاح کرنے میں ایسا سرگرداں ہو رہا ہے اور اسقدر جوش میں ہے کہ تیرا نام [illegible] رکھا جاوے تو درست ہے - دنیا [illegible] ہو جاوے گا اور تیرا سلسلہ نابود ہو جاوے گا مگر تو [illegible] - ہم نے تجھ پر ایک ایسی چیز نازل کی ہے یعنی قرآن [illegible] حال میں بھی ناکام نہیں ہو سکتا

اِلَّا تَذْكِرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى بلکہ یہ ایک نصیحت ہے اُسکے [illegible] ڈرتا ہے - کیا معنے - یہ ایک ہی کتاب ہے جو کھلے کھلے الفاظ میں اپنے مطالب کو ظاہر کرتی ہے اور ہمیں اس قسم کے گر سمجھاتی ہے کہ ہر ایک شخص جو دور اندیشی کے ساتھ آفات [illegible] و مصائب [illegible] سے بچنے کی راہ ڈھونڈنا چاہتا ہے اُسکو یہ راہ اس قرآن شریف کے ذریعہ سے ضرور مل جاتی ہے اور وہ ہلاکت اور تباہی سے [illegible] میں بچتا [illegible] کامیابی [illegible] ہو سکتا ہے

تَنْزِيْلًا مِّمَّنْ خَلَقَ الْاَرْضَ وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰى ۔ اُتارا ہوا ہے اُسکی طرف سے جسنے زمین کو پیدا کیا اور بلند آسمانوں کو پیدا کیا - کیا معنی - یہ دستورالعمل روح اور جسم کے واسطے خود اُس نے بنایا ہے جس نے اس روح اور جسم کو بنایا ہے اور اُس زمین کو بنایا ہے جسکے اوپر ہم رہتے ہیں اور اُس آسمان کو بنایا ہے جسکا تعلق ہمارا زمین کے ساتھ اور زمین کے رہنے والوں کے ساتھ ہے - پس جو ذات ہماری فطرت اور بناوٹ سے ایسی آگاہ ہے اُسکا بنایا ہوا دستورالعمل ہمارے واسطے ایسا ہے کہ بغیر اُس پر چلنے کے ہمارے واسطے کامیابی کی کوئی راہ نہیں ہے اور نہ ہو سکتی ہے - وہی ہماری فطرتوں کو خوب جانتا ہے کیونکہ وہ ہمارا خالق ہے اور ہر شے جس سے ہمارا واسطہ پڑتا ہے اُسکا بھی خالق ہے - اگر یہ کتاب ایک ایسی ذات کی بنائی ہوئی تھی جو نہ ہماری روح کا خالق ہوتا اور نہ اُس مادہ کا خالق ہوتا جو ہمارے اردگرد ہے تو بیشک شبہ پڑ سکتا ہے کہ وہ جو ہماری حقیقت بناوٹ سے آگاہ نہیں اُسکا کہنا ہمارے لیے قابل تسلی نہیں ہو سکتا -

اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى - وہ رحمٰن ہے اور العرش پر پورا قرار پکڑ [illegible] ہے - رحمٰن ہے - ایسا نہیں کہ تمہاری طاقت سے بڑھ کر تم پر کوئی بوجھ ڈالے بغیر تمہارے اعمال کے بھی تم پر رحم کرنیوالا اور بیشمار نعمتیں عطا کرنے والا ہے -

(حضرت امام الزمان فرمایا کرتے ہیں کہ عرش ایک خاص تجلی گاہ الٰہی ہے جسنے دونوں جہانوں تک فیضان پہونچتا ہے اور یہی ایک شان اور صفت کا نام ہے) اسواسطے شاہی مجلس کو بھی عرش کہتے ہیں

لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰى اُسی کے لیے ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور زمین میں ہے اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اور جو کچھ مٹی کے نیچے ہے ۔ سب چیزیں اُسکی بنائی ہوئی اور اُسکی حکومت کے نیچے ہیں - اسی لیے وہی بہتر جانتا ہے کہ کونسا طریقہ انسان کے واسطے مفید ہوگا اور کونسا غیر مفید - پس اسی کی کتاب ہدایت کا موجب ہو سکتی ہے اور جو اُس سے منہ موڑیگا وہ ہر ایک معاملہ میں جو زمین و آسمان کے درمیان کسی شے کے ساتھ کریگا ذلیل ہوگا اور اُسکا انجام کبھی بخیر نہ ہوگا -

تعبیر الرویا

بابو نور الدین صاحب کلرک ڈاکخانہ گوردا سپور اپنا ایک خواب مرحوم کا تحریر کرتے ہیں کہ مینے رویا دیکھا کہ ایک وسیع بازار یا میدان ہے وہاں ایک تخت پر حضرت اقدس شاہانہ لباس پہنے ہوئے کھڑے ہیں اور سر پر تاج شاہی بھی معلوم ہوتا ہے اور جہانتک یاد پڑتا ہے شاید حضرت اقدس نے سبز عینک لگائی ہوئی تھی غالباً وعظ فرمارہے تھے اور یہ عاجز بہت سے مجمع کے وہاں پیچھے کھڑا تھا کہ کسی دوسرے سے کہتا ہوں کہ کیا ایسے شخص کی صداقت میں کبھی شک ہو سکتا ہے غالباً وہ مجمع آیندہ زلزلہ کے بعد کا کوئی موقعہ کا تھا -

اسکی تعبیر یہ ہے کہ خدا کا نشان جس کے متعلق پیشگوئی ہے پورا ہوگا اور اس دلیل میں حضرت امام الزمان کو فتح حاصل ہوگی جبکہ لوگ مان جائینگے کہ بیشک خدا ہے - اسجگہ یاد رکھنا چاہیے کہ عالم رویا میں جو بادشاہت یا تاج ہے اُس سے ظاہری بادشاہت اور تاج نہیں ہوتا کیونکہ ظاہری بادشاہت میں تو کفار اور ظالم بادشاہ بھی داخل ہیں خدا اپنے بندوں کو جو آسمانی سلطنت عطا کرتا ہے اُسکے مقابل میں یہ دنیوی سلطنتیں اور حکومتیں کیا شے ہیں خدا کے بندے تو انکی خواہش کرنا ایک گناہ سمجھتے ہیں

گرجا بیماریوں کا گھر

عیسائیوں میں ایک مذہبی رسم چلی آتی ہے کہ ایک پیالہ میں شراب اور روٹی ڈالکر بعد نماز تمام نمازیوں میں تقسیم کیجاتی ہے اور وہ شراب مسیح کا خون اور وہ روٹی مسیح کا گوشت بعینہ حقیقتاً یا صرف مجازاً مانا اور یقین کیا جاتا ہے ہر گرجا میں ہمیشہ خداوند کا گوشت اور خون کھایا پیا جاتا ہے لیکن اب ڈاکٹروں نے تحقیقات کی ہے کہ یہ رسم بیماریاں پیدا کرتی ہے - عیسائیوں کے ماہواری میگزین ترقی میں لکھا ہے کہ ڈاکٹر اروبکی اور ہیس صاحبان نے تجربہ سے معلوم کرلیا کہ ایک ہی پیالہ میں عشائے ربانی کی شراب بہت سے آدمیوں کو پلانے سے ساری امراض ایک شخص سے دوسرے میں منتقل ہو جاتے ہیں اگرچہ رومال سے پیالہ کا کنارہ پونچھ دیا جاتا ہے لیکن اسپر بھی اجرام خود شراب کے اندر داخل ہو جاتے ہیں اسی قسم کی شراب کو پچکاری کے ذریعہ دس خرگوشوں کے جسم کے اندر داخل کیا گیا تو ان میں ۹ خرگوش مرض دق میں مبتلا ہو کر مر گئے - اس سے صاف ظاہر ہے کہ مرض دق یا دیگر سارے امراض جنکا باعث اجرام ہوتے ہیں عشائے ربانی کے پیالہ میں اسکی شراب کے ذریعہ ایک شخص سے دوسرے میں منتقل ہو جاتے ہیں "

براہین احمدیہ کی چاروں جلدیں خوشخط عمدہ کاغذ پہ چھپی ہوئی معراج الدین عمر صاحب لاہور سے پانچ روپیہ قیمت میں مل سکتی ہیں -

مغربی دنیا میں تثلیث کے دشمن

لالہ رگھوناتھ سہائے صاحب بی۔ اے۔ ہیڈ ماسٹر یونین اکیڈمی لاہور نے یورپ و امریکہ کے فرقہ موحدین کے چند رسالوں کا ترجمہ کر کے خوشخط عمدہ کاغذ پر چھپوایا ہے۔ ان رسالوں کے پڑھنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان ممالک میں صرف تثلیث کے پجاری ہی نہیں بستے جن کا نمونہ ہم اس ملک میں مشنریوں کو دیکھتے ہیں۔ بلکہ کثرت سے سمجھدار لوگ ایسے پیدا ہو رہے ہیں۔ جو خدا تعالےٰ کی توحید کے قائل ہیں۔ اور تثلیث کو نہایت نفرت سے دیکھتے ہیں۔ اس جگہ ہم مسٹر ہیس ہارووڈ صاحب کی کتاب میں سے کچھ اقتباس کرتے ہیں جس سے ظاہر ہوگا۔ کہ تثلیث کی قسمت کا اب آئندہ زمانہ میں رفتہ رفتہ خاتمہ نظر آتا ہے۔ اور وہ عبارت یہ ہے

عیسائی لوگ کہتے ہیں۔ کہ مذہب موحدین کوئی باقاعدہ مذہب یا دین نہیں۔ مگر باوجود ان کے اس خیال کے جزائر برطانیہ یورپ اور بہت سے حصوں اور شمالی امریکہ میں اس کے مسائل برابر مانے جاتے ہیں اور ان کی پیروی کی جاتی ہے۔ اور یہ بھی قابل ذکر ہے کہ خود ان چرچوں میں بھی کہ جو برائے نام تثلیث کے معتقد ہیں۔ بہت سے ایسے ممبر ہیں۔ جو اعتقاد کے لحاظ سے ہیں۔ اس لئے میں شخصی خصوصیت کی طرف توجہ دلانا نہیں چاہتا۔ بلکہ عیسائیوں کے ایک تسلیم کردہ فرقہ کی طرف توجہ مبذول کرتا ہوں۔ کہ جس کا بیان لٹریچر اور اپنے مدارس و خیرات خانے وغیرہ ہیں۔ اور جس کے بہت زیادہ چرچ ہیں

ابتداءً مذہب موحدین کی بنیاد انجیل کی تعلیم پر تھی۔ پرانے عہدنامہ کی تعلیم کے بارے میں تو کچھ سوال ہی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اس کے صاف الفاظ میں یہ تعلیم ہے۔ کہ خدا ایک ہے۔ اس میں تو اس کے سوائے کوئی اور مسئلہ نہیں ملتا۔ اور جب ہم نئے عہدنامہ کی کتابوں تک پہنچتے ہیں۔ تو وہاں بھی تثلیث کے مسئلہ کی نامیدہ کوئی شہادت نہیں ملتی۔ پرانے نوشتے کے عیسائی ادھر ادھر سے چند فقرات پیش کرتے ہیں۔ کہ جن سے وہ ہیر پھیر کر کے اس مسئلہ کی تائید کرتے ہیں۔ مسلمان ناظرین کے لئے ان تمام فقرات کا غور سے مطالعہ کرنا کچھ زیادہ دلچسپ نہ ہوگا۔ اور یہی کہنا کافی ہے۔ کہ دوسری طرف بہت ہی زیادہ ایسے حوالے موجود ہیں۔ جن سے تثلیث کے مسئلہ کی اس قدر غیر مطابقت ثابت ہوتی ہے۔ کہ دوسری طرف کے حوالوں کی کچھ حقیقت نہیں رہتی۔ لفظ تثلیث خود نہ ہی ان متنوں کا کوئی اور لفظ پرانے یا نئے عہدنامہ میں کہیں پایا جاتا ہے۔ کہیں یہ بیان نہیں کیا گیا۔ کہ خدا ایک جوہر ہے لیکن اس میں اکنوم ثلاثہ یعنی تین ہستیاں یا شخصیتیں موجود ہیں۔ تثلیث کے پیرو جو انجیل کے حرف بحرف ماننے کا دعوے کرتے ہیں۔ اپنے مسائل کو ظاہر کرتے ہوئے ایسی زبان استعمال کرتے ہیں۔ جو انجیل سے بالکل غیر ہے

ایک اور بات ہے۔ جو نہایت ہی ضروری ہے۔ تثلیث کا ایک پکا معتقد بھی یہ تسلیم نہیں کرے گا کہ یہودی لوگ کبھی تثلیث کے قائل تھے۔ حضرت مسیح یہودی تھے۔ اور انہیں لوگوں میں رہے۔ انہیں میں انہوں نے وعظ کیا۔ اور انہیں میں سے ان کے چند مرید بنے۔ اگر ان کا تثلیث میں اعتقاد ہوتا۔ تو وہ ضرور اس کو مشتہر کرتے۔ اگر وہ خدا ہی تھے۔ اور تثلیث ان کا دوسرا درجہ ہوتا۔ تو انہیں اُن کا علم ہونا چاہیئے تھا۔ اگر وہ جانتے ہوتے۔ تو یہ کبھی ممکن نہ تھا۔ کہ وہ اپنی معمولی زبان استعمال کرتے۔ اور جو لوگ اُن کی تعلیم سنتے تھے۔ وہ اُن پر گمراہی کا الزام نہ لگاتے۔ تعجب ہے۔ کہ ایک ایسا اُستاد جس نے خدا کے متعلق اس قدر تلقین کی ہو۔ ایک ایسے معاملے کے متعلق بالکل خاموش رہے۔ جو تثلیث کے معتقدوں کے خیالات کے مطابق لوگوں کے لئے جاننا نہایت ضروری ہو

تو پھر کیا۔ انہوں نے جان بوجھ کر لوگوں میں غلط خیالات پھیلائے؟ ۔ نہیں۔ یہ خیال ایک دم کے لئے بھی ہمارے دماغ میں نہیں آ سکتا۔ حضرت مسیح نے صداقت خدا اور انسان کی محبت کی خاطر جان دی ہے۔ اس لئے تثلیث کے متعلق ان کا خاموش رہنا صاف ظاہر کرتا ہے۔ کہ ان کا اس پر یقین نہیں تھا۔ تو پھر ان کی تعلیم کا لب لباب کیا تھا۔ اور وہ اپنے اہل ملک کے مروجہ مذہب کی کس بارے میں اصلاح کرنا چاہتے تھے؟ لوگوں نے انہیں کیوں قبول نہ کیا۔ اور کیوں آخرش انہیں صلیب پر چڑھا کر ان کا خاتمہ کیا (خاتمہ نہیں کیا۔ بلکہ وہ صلیب سے زندہ اُتر آئے) کیا انہوں نے یہودیوں کے بڑے ضروری مسئلہ یعنی خدا کی واحدانیت پر کچھ اعتراض کیا تھا۔ اگر وہ ایسا کرتے۔ تو نہایت جوش سے اُن کے دشمن اُن پر آن پڑتے۔ وہ ہمیشہ اُن کی طرف سے کسی ایسی کارروائی کا نہایت شوق سے انتظار کرتے تھے۔ جس سے لوگوں کو ان کے برخلاف برانگیختہ کر دیں۔ اور یہ ہی ایسا الزام تھا۔ کہ اگر لگایا جاتا۔ تو بہت ہی موثر ثابت ہوتا۔ لیکن اس وقت کی تواریخ سے ہمیں اشارتاً بھی یہ معلوم نہیں ہوتا۔ کہ مسیح نے خدائی۔

تثلیث کے مسئلہ کو توحید واحدانیت کے مسئلہ کی جگہ قائم کیا ہو۔ یہ خیال بھی نہیں آ سکتا کہ مسیح یہ نیا مسئلہ پیش کرتا۔ اور اس کے دشمن چپ رہتے۔ اور مسیح ان کی حاسدانہ کارروائی سے بچ جاتا۔

مزید براں ہم انجیل میں کہیں تثلیث کے مسئلہ کو نہیں پاتے۔ مگر ایک اور جگہ یعنی مذہبی تواریخ میں اس یقین کا شروع اور اس کے بتدریج درجے ملتے ہیں۔ اس خیال کی ترقی کے مدارج تین فرقوں یعنی اپوسلز۔ نائسین اور اتھاناسین میں صاف طور پر دیکھے جاتے ہیں۔ جن میں سے اول کا مسیح کی موت سے تین سو برس بعد تک اپنی موجودہ شکل میں سراغ لگتا ہے۔ گو ان کے چند حصے اس سے بھی پہلے موجود تھے۔

لیکن اب موحدین کو اس قسم کی کچھ مجبوری نہیں ہے۔ کہ وہ انہیں صداقتوں تک جو انجیل میں موجود ہیں محدود رہیں۔ یہ ممکن ہے۔ کہ کوئی مسئلہ درست ہو اور انجیل میں موجود نہ ہو۔ لیکن وہ لوگ جو تثلیث کے قائل ہیں۔ یہ کہتے ہیں۔ کہ یہ مسئلہ الہامی صداقت ہے اور یہ الہام انجیل کے ذریعہ پہنچا ہے۔ اور اسی میں شامل ہے۔ گو جب یہ ظاہر کیا جائے۔ کہ اس مسئلے کا اصلی منبع انجیل نہیں بلکہ مذہبی کونسلیں ہیں۔ تو انہیں کافی جواب مل جاتا ہے۔ لیکن جو کچھ ہمیں ان مذہبی مسائل کی تاریخ اور ان کونسلوں کے متعلق جن کے زیر اثر یہ مسائل مشتہر کئے گئے ہیں معلوم ہے اس سے تو کوئی بڑا اعتبار ظاہر نہیں ہوتا

اس سے ہم مفصلہ ذیل نتائج پر پہنچتے ہیں۔ اس بات پر سب لوگ متفق ہیں۔ کہ واحدانیت کا مسئلہ انسانی عقل کے بالکل مطابق ہے۔ اور انجیل میں زور اور وضاحت کے ساتھ اس کی تعلیم موجود ہے۔ اور اس پر بھی اتفاق رائے ہے۔ کہ تثلیث کا مسئلہ اگر انسانی عقل کے بالکل خلاف نہیں۔ تو کم از کم اس کے ادراک سے بعید ہے۔ اس لئے اگر اس مسئلے پر صرف خارجی سند پر ہی یقین کیا جائے۔ تو ہمیں یہ حق حاصل ہے۔ کہ ہم دیکھیں۔ کہ وہ خارجی سند ایک نہایت اعلیٰ قسم کی ہو۔ اور یہ اصول بالکل صاف صاف الفاظ میں بیان کئے گئے ہوں۔ لیکن واقعات میں انجیل میں کوئی ایسا فقرہ نہیں۔ جہاں یہ صاف طور پر بیان کیا گیا ہو۔ کہ باپ بیٹا اور روح القدس ایک خدا بصورت تثلیث ہیں۔ یہ تسلیم کیا گیا ہے۔ کہ اگر اس اصول کی تعلیم دی بھی گئی ہو۔ تو تحقیقاً ایسا کیا گیا ہے۔ کہ ان فقیہوں نے جنہیں صداقت کے علاوہ اور بہت سی باتوں کا خیال رکھنا پڑتا تھا۔ بہت عرصہ کے بعد اس مسئلہ کی تشریح کی ہوگی۔ مگر کیا الہام کی صداقت ایسے اٹکل پچو اتفاق پر چھوڑی جا سکتی ہے۔ علاوہ ازیں پرانے اور نئے عہدناموں میں بہت سے ایسے فقرات موجود ہیں۔ جن کو

اگر عام طور پر سمجھا جائے۔ تو مسئلہ تثلیث کے سخت مخالف معلوم ہوتے ہیں۔ اور صرف تین بڑے فرقوں میں ہی اس مسئلہ کی تدریجی ترقی کا پتہ ملتا ہے۔ لیکن مسلمان بیلی موحدین کے ساتھ اس مسئلہ تثلیث کے رد کرنے میں ضرور متفق ہوں گے۔ گر ان کی دلیل مختلف اور زیادہ سہل ہوگی

بزم احمدیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اخویم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ الحمد للہ کہ کل مورخہ ۲۳۔ مئی ۱۹۰۶ء بوقت عصر پانچ بجے حسب الہام ربانی احقر کے یہاں لڑکا پیدا ہوا ہے۔ خدا تعالیٰ سے دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس کی عمر دراز کرے۔ اور اس کو خادم دین بنائے۔ دیگر احباب کی خدمت میں سلام علیکم۔ عرصہ دس ماہ ہوا یہ الہام پورا ہوا

المرسل ذوالفقار علیخان ہیڈ کلرک اکاری میرٹھ

منجانب اخویم مولوی عبدالرحیم سیکرٹری انجمن احمدیہ۔ بوقت انتقال برخوردار ظفر مرحوم متوفی ۲۴۔ جولائی ۱۹۰۵ء نیز تک بعدم اسمہ یحییٰ ۲۴ جولائی ۱۹۰۶ء

۱۸۔ مئی ۱۹۰۵ء کو مکرمی مخدومی شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم کے ہاں تیسرا لڑکا پیدا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی عمر دراز کرے۔ اور خادم قوم اسلام وسلسلہ احمدیہ بنائے۔ آمین ثم آمین۔

اعلان

نام حاجیان جو محمد افضل مرحوم کیسا کچھ معاملہ کرتے تھے

بابو محمد افضل مرحوم اخبار بدر میں میرے ساتھ حصہ دار دگی کے شریک تھے۔ اخبار میرے سرمایہ سے چلتا تھا۔ اور پریس بھی انہوں نے صرف اخبار ہی کے لئے کر دیا ہوا تھا۔ ان کے کسی دوسرے کام جیسے بک ایجنسی یا کارخانہ التصدیق وغیرہ سے مجھے کچھ تعلق نہ تھا۔ اور نہ ہے۔ یہ تمام ان کے اپنے ذاتی معاملات اور کاروبار ذاتی ذمہ داری پر تھے۔ جس میں نہ میرے مشورہ اور نہ میری رائے کو کسی طرح کا دخل تھا۔ تمام احباب پر اگر کسی صاحب

کی کوئی کتاب دفتر میں آگئی ہے۔ تو بالیقین کا ثبوت بہم پہنچانے وہ ان کو دینے میں ہمیں کوئی عذر نہیں۔ اس کے متعلق مینیجر اخبار بدر سے خط وکتابت کر کے فیصلہ کریں

خاکسار میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر بدر

چائے غیر مفید۔ اخبار دلی گزٹ میں ایک ڈاکٹر نے ایک مضمون دیا ہے۔ جس میں اس نے ثابت کیا ہے کہ چائے انسان کے واسطے کوئی ضروری اور مفید چیز نہیں ہے۔ اور چائے کے پینے کی عادت بجائے فائدہ کے نقصان پہنچاتی ہے۔ چائے سے اعصاب کو ضرر ہوتا ہے اور رفتہ رفتہ ایک قسم کی بدہضمی اندر ہی اندر شروع ہو جاتی ہے۔ دنیا میں انسان نے مفید اور ضروری اشیاء کو چھوڑ اپنے واسطے بہت سی زہروں کا کھانا پسند کیا ہے کوئی شرابی ہے۔ کوئی تمباکو نوش۔ کوئی افیمی۔ مگر چائے بھی انہی قسم کی زہروں میں سے ایک زہر ہے۔ کاش دنیا اپنے خوراک اور لباس کو میں اس سادگی کو اختیار رکھے۔ جس کی بنیاد خدا کے مرسلین نے اپنے طرز رہائش کے نمونہ کے ساتھ ہمیشہ رکھی ہے۔ آج زمانے اور بالخصوص عیسائی اقوام میں اس قدر تکلف ہو گیا ہے۔ کہ یردن کے کنارے پر مچھلیاں بھون کر کھانے والا یسوع مسیح اگر آج صاحب لوگوں کے کسی ٹی پارٹی یعنی چائے کی دعوت میں آجائے تو یقیناً ایک دیوانہ فقیر سمجھا جا کر فوراً بنگلے سے باہر نکالا جائے۔

ناظرین اخبار بدر اپنی رائے سے مطلع فرماویں

ہر اخبار کے پہلے صفحہ پر برادر محمد افضل مرحوم ایک نظم یا مسلمانیم از فضل خدا۔ اور دس شرائط بیعت لکھا کرتے تھے۔ میں نے اس خیال پر کہ اخباری رنگ میں کوئی تازہ بات نہیں ہے۔ اور اس سے ممکن ہے۔ کہ بعض لوگ ظن کریں کہ اخبار کو پر کرنے کے لئے ہر اخبار میں لکھ دیا جاتا ہے اس کو درج کرنا بند کر دیا۔ اور اس کے عوض پہلے صفحہ پر خدا کی تازہ وحی کا اندراج شروع کیا ہے۔ لیکن اب بعض دوستوں کے خطوط آنے شروع کیا ہے۔ کہ وہ سلسلہ عمدہ تھا۔ مخالفین کو ہم ہر وقت دکھا سکتے ہیں۔ کہ ہمارا مذہب کیسا پاک ہے۔ اور اس سلسلہ میں داخل ہونا کیسی عمدہ بات ہے۔ اس واسطے صاحبان رائے سے استفسار کیا جاتا ہے۔ کہ وہ اس امر کے واسطے کیا صلاح دیتے ہیں۔ بعد مشورہ جیسا قرار پائیگا۔ اس پر عمل کیا جاوے گا۔

مسیح کون تھا

(منقول از کتاب پادری سیوج صاحب)

(ترجمہ لالہ رگھوناتھ سہائے)

اب میں ظاہر کرنا چاہتا ہوں۔ کہ حضرت مسیح اور ان کے خدا ہونے کے متعلق ہمارا کیا اعتقاد ہے۔ میں آپ سے صاف عرض کرتا ہوں۔ کہ اگرچہ اس وقت میں اپنی ذاتی رائے ظاہر کرتا ہوں۔ لیکن میرا خیال ہے۔ کہ تمام یونیٹیرین (موحدین) یہ مانتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح انسان تھا۔ وہ ہماری ہی طرح انسان پیدا ہوا۔ اور ہماری ہی طرح مرا۔ پر میں یہ نہیں کہتا۔ کہ وہ محض انسان ہی تھا۔ کیونکہ میں محض انسانیت کی فضیلت بزرگی اور گہرائی کا اندازہ لگانے کے قابل نہیں ہوں۔ نہ میں یہ کہتا ہوں۔ کہ مسیح ہمارے جیسا انسان نہ تھا۔ کیونکہ شکسپیر سقراط۔ ڈنٹی۔ وغیرہ ہمارے جیسے اشخاص نہ تھے۔ مسیح میں اور ہم میں کم از کم اتنا فرق تو ضرور ہے۔ کہ اس کا فہم اور ادراک نہایت اعلیٰ تھا۔ اس کو بہت سے قدرتی عطیے حاصل تھے۔ اور وہ دنیا اور اپنے زمانے پر بہت زبردست اثر ڈال سکتا تھا۔ اس عقیدے سے کہ مسیح انسان تھا کسی طرح پر مسیح کی بے عزتی نہیں۔ بلکہ اس سے نسل انسان کی فضیلت بہت بڑھ جاتی ہے۔ وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں۔ کہ ہم جب تک مسیح کو انسانوں سے بڑھ کر درجہ نہ دیں۔ اس کو سمجھ ہی نہیں سکتے۔ وہ دراصل انسان کو بہت حقیر سمجھتے ہیں۔ ہم یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ اس میں وہ اوصاف تھیں جن کا ہونا ہم سب میں ممکن ہے۔ جب میں انجیل کے شروع میں مسیح کی پیدائش بچپن اور زندگی کا حال پڑھتا ہوں۔ تو میں اس بیان کو نیشن پرین کی ہمدردی اور انسانیت کے سوائے کسی کے ساتھ تشبیہ نہیں دے سکتا۔ اگر اس کے بھائی یہ جانتے ہوتے کہ وہ خدا ہے اور اس کی پیدائش بھی قانون قدرت کے برخلاف یعنی غیر معمولی طور پر ہوئی ہے۔ تو یہ کب ممکن تھا۔ کہ وہ اس پر ایمان نہ لاتے۔ اگر اس کی ماں کو یہ معلوم ہوتا۔ کہ میری گود میں اس تمام کون ومکان کا مالک خداوند تعالیٰ ہے۔ تو یہ کب ہو سکتا تھا۔ کہ وہ اسے ہمیشہ از وقت بڑھتا ہوا اور غیر معمولی ترقی کرتا ہوا دیکھکر متعجب نہ ہوتی۔ اور کیا وہ اسے بارہ برس کی عمر میں اپنے دوستوں کے ساتھ عبادت خانہ میں رات بھر اکیلا چھوڑتے وقت نہ ڈرتی۔ میں یہ حالات پڑھکر یہ یقین کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ خود اس کی ماں مریم کو موجودہ زمانے کی اور ماؤں کی طرح سوائے اس کے اور کچھ معلوم نہ تھا۔ کہ میرا بیٹا ایک پیارا اور عجیب بچہ ہے

مرآۃ الجہاد

اس نام کی ایک کتاب ہمارے دوست [illegible] صاحب ساکن ادین ضلع منٹگمری نے تصنیف کی ہے جو شائع ہوئی ہے۔ اور ہمارے پاس ریویو کے واسطے بھیجی گئی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے۔ کہ اس نے اس جماعت کے ممبروں کو اسلام کی سچی محبت اور دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کا دلی جوش عطا فرمایا ہے۔ اور یہی اس امر کا ثبوت ہے۔ کہ اس زمانہ میں سچا اسلام اگر کسی فرقہ میں پایا جاتا ہے تو وہ یہی فرقہ ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ مصنف موصوف نے اس کتاب کے لکھنے میں بہت محنت اور جانفشانی سے کام لیا ہے۔ انہوں نے ویدوں کی کتابوں کا بہت غور سے مطالعہ کر کے مفید عبارتیں ہر جگہ سے نقل کی ہیں۔ تاریخ اسلامی میں مسلمانوں کی کتب اور رسائل ہنود [illegible] اور آریہ کی مستند کتب حوالجات کے ساتھ اس امر کو پایہ ثبوت تک پہنچایا ہے۔ کہ اسلام میں اگر کوئی جہاد ہے۔ تو وہ عین فطرت انسان کے مطابق اور نیز ہر طرح کی ضروریات کے موافق ہے۔ جہاد کا وعظ کیا گیا ہے۔ کہ اسلام پر اعتراض کرنا ان اقوام کے واسطے باعث شرم ہے۔ یہ کتاب ۱۱۲ صفحہ کی ہے۔ اور اس میں بہت سے مفید مسائل پر عمدہ بحث کی گئی ہے۔ مثال کے طور پر میں چند ایک سرخیاں فہرست مضامین میں سے نقل کرتا ہوں

ویدوں میں جنگ کی تاکید۔ اسلام کو جہاد کی کیوں ضرورت پڑی۔ مغازی الرسول۔ خلفائے راشدین کے جنگوں کے اسباب۔ مسلمان بادشاہوں کے پاس معزز ہندو افسر۔ جواب رسالہ جہاد مصنفہ آریہ صاحبان۔ عرب۔ روم۔ فارس۔ مصر۔ مراکو۔ بلوچستان۔ افغانستان۔ ہندوستان کس طرح مسلمان ہوئے۔ نیوگ کا تاریخی ثبوت۔ گورنمنٹ برطانیہ مسلمانوں کی محسن وغیرہ

اس جگہ ہم اس کتاب میں سے دو مقام نقل کرتے ہیں۔ اول یہ کہ آریوں نے اپنے مفتوحوں کے ساتھ کیا سلوک کیا۔ اور دوم یہ کہ اسلام نے اپنے مفتوحوں کے ساتھ کیا سلوک کیا۔ غیر آریوں کے ساتھ سلوک

اشلوک نمبر ۵ و ۶ و ۱۰۔ مصنفہ لالہ سوامی دیال

"دشمن قلعہ میں رہے یا باہر رہے۔ اور جنگ ہی نہ کرتا ہو۔ لیکن اس کو گھیرے رہے۔ اور اس کے راج کو تکلیف دے۔ اور گھاس اور لکڑی اور پانی [illegible] میں ناکارہ چیز ڈالکر خراب کرے۔ تالاب قلعہ دیوار خانہ دکھائیں ان سب کو کھود ڈالے۔ بے خوف دشمنوں کو باخوف [illegible] اور [illegible] کو جو کہ نام پاجی [illegible] [illegible] عالمگیر [illegible]

ویدوں میں غیر آریوں کو جو ویدک دھرم کو قبول نہیں کرتے۔ دسیو کہتے [illegible]

[illegible] بہت [illegible] عالم [illegible] ہیں اور [illegible] چالاک ساتھی ہیں۔ دسیوں [illegible] برق سے ہلاک کر ڈالا اور [illegible] نے [illegible] کو اپنے گورے رنگ کے دوستوں یعنی آریوں میں تقسیم کر دیا"

"ہم ہر چہار طرف سے دسیو قوموں سے گھرے ہوئے ہیں وہ یگ نہیں کرتے۔ وہ کسی چیز کا اعتقاد نہیں رکھتے۔ ان کے مراسم دوسرے ہیں۔ وہ گویا انسان نہیں ہیں۔ اے دشمن کے ہلاک کرنے والو۔ قتل کر انکو اور [illegible] قوم کو ہلاک کر۔"

"[illegible] نے دس ہزار قوم کو ہلاک کر دیا۔ وہ اسی انجام کے مستحق پیدا ہوئے تھے"

[illegible] حق تلفیاں دکھلانا چاہتا ہوں۔ جو فاتح آریوں نے شودروں یعنی مفتوحوں سے [illegible] ہیں اور صرف یہی نہیں۔ بلکہ قانون میں داخل کر چھوڑا ہے

سب سے پہلے قانونی حق تلفی ہے۔ تم دیکھ چکے ہو کہ اسلام نے قانون میں کوئی بھی امتیاز فاتح و مفتوح و اسلام و کفر کا نہیں رکھا ہے۔ مگر یہاں اس کے خلاف ہے۔ بات بات میں فرق بات بات میں امتیاز ہے

اگر فاتح (برہمن) کسی برہمن کو قتل کرے۔ تو اس کو راجہ صرف پیشانی پر نشان کر کے راج سے نکال دے۔ اور اگر وہ کسی مفتوح (شودر) کو قتل کرے تو صرف دس گائیں خیرات دیدے۔ اور اگر بیچارہ مفتوح (شودر) کسی فاتح (برہمن وغیرہ) کو مار ڈالے۔ تو وہ قتل کیا جائے اور اس کی کل جائداد ضبط کر لی جاوے۔

اگر فاتحوں (برہمن کشتری وغیرہ) میں سے کوئی مفتوح (شودر) کی عورت سے زنا کرے۔ تو صرف جلا وطن کیا جائے۔ اور اگر بیچارہ مفتوح (شودر) کسی فاتح آریہ کی عورت سے زنا کرے۔ تو جان سے مارا جائے۔

یہی جابرانہ امتیاز چھوٹے چھوٹے جرموں کی سزا میں بھی ہے۔ مثلاً اگر بیچارہ شودر (مفتوح) کسی (فاتح) برہمن، کشتری وغیرہ سے سخت زبانی کرے۔ تو اس کی زبان میں سوراخ کیا جائے۔ اور اگر وہ تو فلانے برہمن سے نیچ ہے ایسا باواز بلند برہمن وغیرہ (فاتحیں) کے نام اور ذات لیکر کہے تو اس کے منہ میں بارہ انگل کی میخ آہنی جلتی ہوئی ڈالی جاوے۔

جہاں فاتحوں سے [illegible] اور [illegible] کی [illegible] سو [illegible] سے بیچارے مفتوح شودروں سے [illegible] سالانہ

نیز [illegible] صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ آریوں کی ذات ناقابل انتقال ہے۔ اور انہوں نے شودروں کو ظلم و زیادتی کے ساتھ الگ رکھا۔ اور مذہبی معلومات اور مذہبی مراسم کو ادا کرنے سے بزور باز رکھا۔ اور ان کے لئے بے انصافانہ اور ظالمانہ دیوانی اور فوجداری قوانین بنائے۔ سب سے پہلے شودروں پر اپنے فاتحوں کی غلامی کرنا فرض ہوئی اور ان کے لئے آزادانہ زندگی بسر کرنا اور حسب خواہش دنیا کے کاموں میں مشغول ہونا ناممکن ٹھہرایا گیا۔ اور فاتحوں کی غلامی اور سیوا کے سوا ان کو کچھ چارہ نہ رہا۔ اور ان سے جبراً غلامی کرایا جاتا رہا۔

یہ تغیر و تذلیل یہاں تک ترقی کر گئی۔ کہ برت میں بیچارے مفتوح شودروں سے ہمکلام ہونا منع فرمایا گیا۔ اور اس کو برت کا ایک لازمی رکن قرار دیا گیا۔

مفتوح بیچاروں کا جوٹھا غلہ کھانا اور پانی پینا ہی گناہ عظیم ٹھہرایا گیا [illegible] کے لئے پراشچت (یعنی کفارہ) کی ضرورت بتائی گئی

مسلمانوں کا سلوک مفتوحوں کیساتھ

آنحضرت صلعم نے ذمیوں کو جو حقوق عطا فرمائے

(۱) کوئی دشمن ان پر حملہ کریگا۔ تو ان کی طرف سے مدافعت کی جائیگی۔ رسول اللہ صلعم کے خاص الفاظ یہ ہیں۔ یُمنعوا

(۲) ان کو ان کے مذہب سے برگشتہ نہیں کیا جائیگا۔ خاص الفاظ یہ ہیں۔ لا یفتنوا عن دینہم

(۳) انکی جان محفوظ رہے گی

(۴) انکو مذہبی آزادی حاصل رہیگی

(۵) انکی زمین محفوظ رہے گی

(۶) ان کا مال محفوظ رہیگا

(۷) جو لوگ اس وقت حاضر نہیں ہیں، یہ احکام ان کو بھی شامل ہونگے

(۸) ان کے قافلے اور کاروان (یعنی تجارت) محفوظ رہیں گے

(۹) ان کا لشکر محفوظ رہیگا۔ اور اس کی کل چیزیں محفوظ رہینگی

(۱۰) جن رسوم و عقاید کے وہ پابند تھے۔ وہ بدلوایا نہیں جائیگا

(۱۱) ان کا کوئی حق جو ان کو پہلے سے حاصل تھا زائل نہ ہوگا اور اسی قسم کی اور چیزیں بھی زائل نہیں ہونگی

(۱۲) اسقف، رہبان گرجوں کے پجاری وغیرہ اپنی عملداری اور عہدوں سے برطرف نہیں کئے جائینگے

(۱۳) ہر چیز قلیل وکثیر جس حیثیت سے اب ان کے کنائس اور خانقاہوں میں ہے۔ اسی حیثیت سے وہ ان کے پاس باقی رہیگی۔ اور وہ اسے اسی طرح کام میں لائیں گے

جس طرح اب للتے ہین

(۱۴) ان پر ظلم نہین کیا جاویگا

(۱۵) ان سے زمانہ جاہلیت کے خون کا بدلہ نہین لیا جائیگا

(۱۶) جزیہ جو ان سے لیا جائے گا۔ اس کے لئے محصل کے پاس خود سے جانا نہیں پڑیگا

(۱۷) ان سے عشر نہیں لیا جائے گا

(۱۸) ان کے ملک مین فوج نہ بھیجی جاویگی

یہ کتاب ۲۱۳ صفحوں پر چھپی ہے۔ اور قیمت عہ رکھی گئی ہے۔ اور مصنف سے یا قادیان مین شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم سے ملسکتی ہے۔ قیمت اگرچہ مصنف کی محنت اور اخراجات کے لحاظ سے بہت نہ ہو۔ تاہم اگر کم رکھی جاتی ہے۔ تو غالباً زیادہ تعداد اس سے فائدہ اٹھا سکتی۔ میرے نزدیک مناسب ہوگا۔ کہ قیمت ایک روپے سے زائد ہرگز نہ ہو۔ بلکہ ممکن ہے۔ تو اس سے بھی کم رکھی جاوے۔ تاہم مین سفارش کرتا ہون۔ کہ جمیع احمدی برادران اسی کی خریداری اپنا مدد فرماوین۔

قدسیہ جنتری ۱۳۲۴ سنہ ھ

منشی محمد صدیق صاحب ساکن پیر لین پوسٹ عمر کہاڑی بمبئی نے سال ہجری کے مطابق ایک جنتری شایع کی ہے۔ جو عمدہ کاغذ پر اور خوشخط چالیس صفحے پر چھپی ہے جنتری علاوہ اسلام۔ عیسائی اور ہندی تاریخ کے اسلامی واقعات طلوع و غروب آفتاب روزانہ مطابق اوقات مدراس و بمبئی اور دیگر چند مفید باتین مثلاً اسلامی واقعات رمضان المبارک کی سحری اور افطار کا وقت وغیرہ۔ درج ہین۔ باوجود ان صفات کے یہ جنتری مفت تقسیم کی گئی ہے۔

اقتباس واختصار از

خطبہ جمعہ

جو حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے ۲۶ فروری ۱۹۰۶ء کو باغ مین پڑھا

اِنَّ الَّذِیْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰۤى اُولٰٓئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ لَا یَسْمَعُوْنَ حَسِیْسَهَا وَهُمْ فِیْ مَا اشْتَهَتْ اَنْفُسُهُمْ خٰلِدُوْنَ لَا یَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ وَتَتَلَقّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ هٰذَا یَوْمُكُمُ الَّذِیْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ یَوْمَ نَطْوِی السَّمَآءَ كَطَیِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ كَمَا بَدَاْنَاۤ اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِیْدُهٗ وَعْدًا عَلَیْنَا اِنَّا كُنَّا فٰعِلِیْنَ ۔

وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِی الزَّبُوْرِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ یَرِثُهَا عِبَادِیَ الصّٰلِحُوْنَ ۔ اِنَّ فِیْ هٰذَا لَبَلٰغًا لِّقَوْمٍ عٰبِدِیْنَ وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ ۔

ترجمہ۔ جن لوگون کے لئے ہماری طرف سے وعدہ نیک ہو چکا ہے۔ ہم ان کے لئے مقدر کر چکے ہین کہ وہ اس دوزخ سے دور رہین گے۔ بلکہ اس کی آواز بھی نہ سنین گے اور وہ اپنے دل کی آرزون کے مطابق ہمیشہ لذات کو حاصل کرتے رہین گے۔ وہ بڑی گھبراہٹ جو آخری دنون مین ہوگی۔ انہین غمگین نہ کریگی۔ فرشتے انہین ملین گے۔ اور کہیں گے کہ یہی وہ دن ہے۔ جس کا تمہین وعدہ دیا گیا تھا۔ جس دن لپیٹا جائے گا۔ آسمان جیسا کہ لپیٹا جاتا ہے۔ طومار لکھے ہوئے کاغذون کا۔ جیسا پہلی دفعہ ہم نے پیدا کیا تھا۔ ویسا ہی ہم دوبارہ کرنے والے ہیں۔ یہ ہمارا وعدہ ہے۔ جس کا پورا کرنا ہمارے ذمہ ہے۔ اور ہم ضرور پورا کرنے والے ہین۔ تحقیق زبور مین نصائح کے بعد ہم نے یہ بات لکھ دی۔ کہ زمین کے وارث میرے صالح بندے ہی ہون گے۔ اس مین ایک ایسی بات ہے۔ جو فرمان بردار بندون کو مطلب تک پہنچا دیتی ہے۔ اور تجھے ہمنے عالموں کے واسطے رحمت کر کے بھیجا ہے

یہ اللہ تعالٰے کی عادت ہے اور سنت قدیمہ ہے کہ ہر ایک مامور کے وقت ایک قیامت برپا ہوتی ہے۔ ہر ایک مامور کے حالات زمانہ کے مطابق مختلف قسم کی قیامت بڑی یا چھوٹی ہوتی ہے۔ مگر ہوتی ضرور ہے۔ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین ایک بھاری قیامت ہوئی تھی۔ دوزخ سخت تپایا گیا تھا۔ جس کی آگ نے منکرین کو کھا لیا تھا۔ اسی طرح حضرت نوح کے وقت اور حضرت موسٰی کے وقت قیامت واقع ہوئی تھی۔ ایسا ہی آخری زمانہ مین ایک بے نظیر قیامت کے واقع ہونے کا وعدہ تمام کتب سماوی مین اور بالخصوص قرآن شریف مین دیا گیا ہے۔ یہ قیامت سب سے بڑھکر اور بے نظیر ہے۔ کیونکہ پہلی قیامتین مختص المقام تھین اور ان کا اثر جلد ختم ہو جاتا تھا۔ لیکن آخری زمانہ کا مہدی اور مسیح خاتم ولایت اور خاتم سلسلہ محمدیت ہے اور اس کی نبوت تمام دنیا میں پھیلی ہے۔ وہ خاتم النبین صلے اللہ علیہ وسلم کی تبلیغ کو حد کمال تک پہنچانے والا ہے۔ وہ لیظہرہ علی الدین کلہ کے منشاء کو پورا کرنے والا ہے۔ اس واسطے اس کے زمانہ کی قیامت بھی نہایت وسیع ہے۔ خدا کی باتیں عجیب ہین اور سعادتمند فراست کے نور کے ساتھ دیکھ لیتا ہے۔ خدا نے پہلے سے ہی ایسی راہین مہیا کر دی ہین۔ کہ مسیح موعود تمام دنیا کو اسلام کی تبلیغ پہنچا سکے۔ خدا نے محض اپنی قدرت کاملہ سے ایسے سامان بہم پہنچائے ہین۔ جو ضروری تھے۔ اگر ڈاک تار۔ ریل۔ اور چھاپہ خانہ نہ ہوتا۔ تو آج سے دو ہزار برس پہلے کا زمانہ اس وقت ہوتا۔ لیکن خدا نے ایسے سامان کئے کہ کل دنیا کا ایک مجمع کر دیا ہے۔ بالخصوص ہندوستان میں تو مذاہب اس طرح جمع ہو گئے ہین۔ جس طرح پہلوانون کا دنگل ہوتا ہے۔ حکومت نے مذہبی آزادی دے رکھی ہے۔ کوئی خدا پر اعتراض کرتا ہے۔ اور کوئی نبی پر اعتراض کرتا ہے۔ ساٹھ کروڑ سے زیادہ کتب اسلام کی تردید مین لکھی گئی ہے خدا نے اشاعت کو کمال تک پہنچانے کے واسطے مطبع جاری کرا دیا۔ تھوڑے عرصہ مین ایک کتاب چھپ کر ہزار در ہزار کی تعداد تمام اطراف واکناف مین شایع ہو جاتی ہے۔ خدا تعالٰے نے اس سلسلہ کی خدمت کو سہل کر دیا ہے تاکہ پہلے کی مانند وہ خاص قوم تک محدود نہ رہے۔ آج ایک پیشگوئی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کرتے ہین۔ تو چوبیس گھنٹہ کے اندر پنجاب کے کونون تک ہزارہا ہزار آدمی اس کے گواہ بن جاتے ہین۔ گذشتہ باتین تو قصون کے رنگ مین رہ گئی ہین۔ مگر ان نشانون کے لئے تاریکی کا وقت نہین آسکتا۔ جب پیشگوئی کی گئی۔ کہ لیکھرام خدا تعالی کے انتقام کی آگ سے بھسم کیا جائے گا۔ تو خود آریون اور ان کے اخبارون نے لاکھون لاکھ کانون تک اس نبوت کو پہنچا دیا۔ عداوت اور ضد۔ بے ایمانی اور کفر کے راہ سے کوئی اس سلسلہ پاک کیطرف اس کے قتل کو منسوب کرے تو کرے۔ لیکن کیا کوئی یہ کہ سکتا ہے کہ پیشگوئی نہیں کی گئی تھی یا یہ کہ پیشگوئی پوری نہین ہوئی۔ اسی طرح آتھم کیمتعلق پہلے سے پیشگوئی نہایت کثرت کے ساتھ شایع ہوئی۔ اور اسی طرح مقدمات کے متعلق کثرت کے ساتھ پیشگوئیان شائع ہوئین۔ یہ باتین نہایت مبارک ہین۔ یہاں کے لئے جو ان سے فائیدہ اٹھائین۔ لیکن جو لوگ ان سے فائیدہ نہین اٹھاتے ان کے لئے بڑے خوف کا مقام ہے۔ خدا تعالٰے اپنے عجائبات دکھاتا ہے۔ لیکن جب دنیا ان سے فائیدہ نہیں اٹھاتی۔ تو وہ اپنی قدرت کا ہاتھ پھیلاتا ہے۔ اور اس کا قہر قیامت کی شکل مین نمودار ہوتا ہے۔ خدا نے ہر زمانہ مین قیامت کے ساتھ منکرین کو ہلاک کیا ہے۔ لیکن وہی قیامت مومنین کے واسطے ہمیشہ نجات کا موجب ہوئی ہے۔ آخری زمانہ مین یاجوج ماجوج کے ایک بڑے بھاری فتنہ کی خبر دیگئی ہے لیکن ایک گروہ ہے جس کو خدا نے ایسے فتنون سے محفوظ رکھا ہے یہی وہ گروہ ہے جس کے متعلق ارشاد ہے۔ اِنَّ الَّذِیْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰۤى الخ یہ گروہ خدا تعالی کی نگاہ مین سعید اور راست گو ہے انکو یاجوج ماجوج کی آگ کی تپش نہ پہنچیگی۔ یہ لوگ اپنی من مانی مراد کو پائین گے۔ ہلاکتون کی قیامت سے نجات پائین گے۔ پرسون کا ذکر ہے حضرت مسیح موعود فرماتے تھے۔ کہ جب اللہ تعالٰے کے نزدیک کسی کا ایمان خالص ہوتا ہے۔ تو اللہ تعالٰے ضرور اسکے واسطے کچھ مابہ الامتیاز اور خارق عادت علامات پیدا کر دیتا ہے۔ مگر خدا کی حکومت بڑی با تمیز ہی۔ کچے اور عہد توڑنے والے کے ساتھ اس کا معاملہ وہ نہین ہوتا۔ جو ایک شجاع اور راست باز کے ساتھ ہوتا ہے۔ اب یہ ہی قیامت کا وقت ہے اور مومنون کیواسطے۔ خدا کے مسیح نے ایک کشتی مہیا کی ہے۔ مگر

خوف کی بات یہ ہے۔ کہ ہم نہین جانتے کہ ہم ہی اس مین سوار ہونیوالوں مین سے مین یا نہین ہین۔ خدا کا مسیح بار بار فرمایا کرتا ہے۔ کہ خدا کے وعدے جو میرے ساتھ ہین۔ وہ سب سچے ہین اور ہونے والے ہین مگر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بزم احمدیہ

اخبار بدر کی بہتری کی ایک تجویز

مخدومی اخویم شیخ نور احمد صاحب وکیل ایبٹ آباد نے اخبار بدر کی ترقی اور بہتری کے متعلق نہایت توجہ اور ہمدردی سے ایک خط مجھے لکھا ہے جسکو میں بتمام و کمال اخبار میں درج کر کے احباب سے اسکے متعلق رائے طلب کرتا ہوں۔ شیخ صاحب کی اکثر باتیں ایسی ہیں جنکا خود مجھے بھی فکر ہے گویا انکا میرے خیال کے ساتھ توارد ہو گیا ہے - لیکن اس قسم کی باتیں توسیع اشاعت پر منحصر ہیں - اگر احباب توجہ کرکے اس اخبار کی توسیع میں سعی کریں اور یہ پرچہ کوئی تین ہزار تک پہنچ جاوے تو یہ امر کوئی مشکل نہیں کہ ایسا اخبار ہو جاوے کہ قوم کو اسکے بعد کسی غیر قومی اخبار کی مطلقاً ضرورت نہ رہے - اور ہر طرح کی ضروری باتیں اور خبریں اس میں درج ہو جاویں۔ مگر سردست تو بسبب کمی اشاعت کے یہ حال ہے کہ ہر ماہ آمد سے کچھ زیادہ خرچ ہے۔ میں بسا اوقات تعجب کرتا ہوں کہ برادرم میاں معراج الدین صاحب نے باوجود اپنے پیچھے سارے بوجھ کو خیرباد کہنے کے جو برادر مرحوم محمد افضل کے زمانہ میں انکو اس اخبار کے لیے دیا تھا اب پھر یہ بار گراں اپنی گردن پر رکھ لیا ہے - اگر ایک دینی خدمت کا جوش انکی نیت میں نہ ہوتا تو وہ ہرگز اس میں ہاتھ نہ ڈالتے۔ اللہ تعالیٰ انکے حال پر رحم کرے اور ان کے کاروبار میں برکت دے۔ اب میں شیخ صاحب کا خط ذیل میں درج کرتا ہوں - اور وہ یہ ہے

مکرمی مفتی صاحب زاد مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - بحیثیت خریدار ہونے اخبار "بدر" کے میری رائے یہ ہے کہ پہلے صفحہ بدر پر حضرت صاحب کا اشتہار بیعت معہ شرائط و استغفار کے جو مرحوم محمد افضل صاحب شائع کیا کرتے تھے بہت ضروری ہے - اس سے مخالفین کو اخبار پڑھ کر معلوم ہو سکتا ہے کہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کن شرائط پر مریدوں سے بیعت لیتے ہیں اور جسقدر اسکی اشاعت ہو اور کی جاوے سلسلہ کی اشاعت کے لیے بہت مفید ہے۔ اس اشتہار میں عقیدہ اسلامی مختصر آ جاتا ہے - اور ان لوگوں کو جنکی نظر اس صفحہ پر پڑیگی پتا لگ جاوے گا - کہ احمدی جماعت اصلی معنوں میں مسلمان کہلانے کی مستحق ہے - چونکہ بہت سے احباب نے اسکی ضرورت کو تسلیم بھی کیا ہے جیسا کہ آپکے نوٹ مندرجہ اخبار سے ظاہر ہوتا ہے اسلیے آپ اسکو ضرور درج فرمایا کریں - لیکن میں ایک دو اور ضرورتیں آپ کے اخبار میں چاہتا ہوں پوری کرائی جاویں -

(۱) اس اشتہار کے بدلے آپ اخبار کا ایک صفحہ اور زیادہ کر دیویں اور اس میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعلق مضامین شائع فرماویں - تاکہ جن لوگوں کو شرائط بیعت پڑھنے کی بار بار ضرورت نہ ہو وہ کافی مضامین ہفتہ میں پڑھ سکیں -

(۲) ولایتی ڈاک کا کالم اور اخبارات و خطوط وغیرہ بہت کم ہوتے ہیں اسکی طرف آپکی توجہ زیادہ ہونی چاہیے اور جو خطوط وقتاً فوقتاً یورپ و امریکہ میں مختلف اشخاص کو لکھتے رہتے ہیں انکا ترجمہ معہ جواب درج ہونا چاہیے - اس سے آپکی مساعی جمیلہ کا پتا لگنے کے علاوہ جو جوابات یورپ و امریکہ سے آتے ہیں ان سے پتا لگ سکتا ہے کہ یورپ و امریکہ کے لوگ اسلام کے دائرہ میں آنے کے لیے کہاں تک طیار ہیں یا کہاں تک انکو مذہب سے دلچسپی ہے -

(۳) علاوہ اس کے ریویو آف ریلیجنز کو پڑھنے کے بعد جو خیالات مختلف اخباروں میں اس سلسلہ کے متعلق ظاہر ہوئے ہیں انکا درج کرنا بھی بہت ضروری ہے - میری یادداشت اگر غلطی نہیں کرتی تو میں نے ایک بڑا فائل مولوی محمد علی صاحب ایڈیٹر کے پاس اس قسم کی دیکھی تھی جسمیں مختلف خطوط انگریزوں کے اور اخباروں کے جمع تھے - لیکن پبلک پر انکا حال اچھی طرح سے ظاہر نہیں ہوا - عام طور پر لوگ سوال کرتے ہیں کہ اس سلسلہ نے یورپ و امریکہ میں اسلام کی اشاعت کے لیے کیا کام کیا ہے اس سے پبلک کا اطمینان اور رجحان اس سلسلہ کی طرف بہت بڑھ جاوے گا میں امید کرتا ہوں کہ مولوی محمد علی صاحب کو ان خطوط کے شائع کرنے میں کوئی اعتراض نہ ہوگا یہ کام بہت مفید ہو سکتا ہے - اور الحکم اخبار میں بھی اس امر کو نظر انداز کیا ہوا ہے - میں امید کرتا ہوں کہ آئندہ آپ اپنے خطوط و جوابات سے اس سلسلہ کو شروع کرکے ہمیں ممنون احسان فرماوینگے

(۴) آپ کا اخبار ایسا ہونا چاہیے کہ احمدی جماعت کے لوگوں کو دوسرے اردو اخباروں کے خریدنے کی ضرورت باقی نہ رہے اور یہ تبھی ہو سکتا ہے کہ آپ اپنے اخبار میں خبروں کے کالموں کو وسعت دیوینگے جو ملکی اور پولیٹیکل اور تمدنی معاملات پر مبنی ہوں - اسکے لیے آپ سول ملٹری اور پایونیر وغیرہ انگریزی اخباروں سے مدد لے سکتے ہیں - گویا یہ حصہ اخبار بدر کا پیسہ اخبار، الوطن وکیل - چودھویں صدی کی ضرورت کو معدوم کر دے گا اور بہت سے احمدی جو ان اخباروں کے خریدار ہیں بڑی خوشی سے زائد قیمت دینے پر طیار ہو جاوینگے - موجودہ صورت میں سوائے احمدیہ سلسلہ کے اور کوئی خبر درج نہیں ہوتی - ممکن ہے کہ حجم اخبار کا بڑھ جاوے لیکن آپ کا اخبار تمام جزئیات پر حاوی ہونیکی وجہ سے بہت ہی ہر دلعزیز ہو جاوے گا - میں امید کرتا ہوں کہ میرے نیاز نامہ پر غور فرماوینگے اور اپنے پروپرائٹر صاحب کو بھی مشورہ میں شریک فرما کر ان امور پر طلب رائے لیوینگے - میں بشرط زندگی ستمبر میں حاضر خدمت ہو کر زبانی بھی عرض کروں گا میرے لائق اگر کاروبار متعلقہ ہوں تو مطلع فرماویں اور دعا فرماتے رہا کریں بخدمت جمیع بزرگان ملت السلام علیکم عرض کر دیویں -

نور احمد از ایبٹ آباد

محمد افضل مرحوم کو روپیہ بھیجنے والے

صاحبان غور کریں اور اس التماس کو توجہ سے سنیں - برادر مرحوم مارچ کے اخیر میں چند روز بیمار رہ کر فوت ہو گئے تھے اسکے ایام بیماری میں اور ان کی وفات کے بعد جس قدر منی آرڈر لوگوں نے ارسال کیے وہ سب اسجگہ ڈاک خانہ میں محفوظ ہیں اور ہمکو نہیں ملے - لیکن روپیہ بھیجنے والے سمجھتے ہیں کہ روپیہ ہمکو مل گیا ہے اور اسواسطے وہ رسید کے واسطے تقاضا کرتے ہیں لہذا ایسے احباب کی خدمت میں جنہوں نے ۱۵ مارچ کے بعد کوئی منی آرڈر روانہ کیا ہے عرض ہے کہ وہ پوسٹ ماسٹر قادیان کو لکھ بھیجیں کہ وہ روپے میاں معراج الدین عمر صاحب پروپرائٹر اخبار بدر کو دیدیا جاوے - کیونکہ وہ روپیہ برادرم محمد افضل کا ذاتی نہ تھا بلکہ اخبار کی قیمت کے متعلق تھا -

مینیجر بدر

خریداران اخبار

ہر وقت خط و کتابت اپنا نمبر خریداری ضرور لکھا کریں بغیر اس کے خط و کتابت کی تعمیل میں بہت دقت اور دیر واقع ہو جاتی ہے - اخبار پر ایک رجسٹرڈ ایل نمبر ہوتا ہے وہ ڈاک خانہ کا نمبر ہے خریداران کا نمبر نہیں ہر خریدار کا جدا نمبر ہوتا ہے خریداران کو چاہیے کہ اپنا نمبر دیا کریں اور بوقت تبدیلی مکان کے وقت اپنا پتا پورا اور صحیح لکھا کریں اور ڈاک خانہ کا نام لکھ جات

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر - پرنٹر و پبلشر بدر کے لئے چھاپا گیا - ۱۰ - جون ۱۹۰۵ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

دنیا مین ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اُسے قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملون سے اسکی سچائی ظاہر کردیگا

بدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

پیشگوئیم باتو گرائی چاد رقادیان مینی	بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸	وبامینی۔ شفا بینی۔ غرض دارالامان بینی
سلسلۃ الجدید جلد ۱ نمبر ۱۰	۴ ربیع الثانی ۱۳۲۳ سنہ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام۔ جمعرات۔ ۸۔ جون ۱۹۰۵ء	سلسلۃ القدیم جلد ۴ نمبر ۱۸
ای جہان منتظر خوش باش کامد دلستان	ایڈیٹر مفتی محمد صادق عفی اللہ عنہ۔	آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

قیمت سالانہ

قیمت خاص معاونین خود بخود صد روپے سالانہ عطا کرتے ہین۔ عام قیمت سالانہ ۲ہ ہے۔ اس سے زائد امداد کے طور پر جو کچھ احباب عطا فرمادین۔ وہ بخوشی قبول کیا جائے گا

ترسیل زر بنام میاں شیخ معراج الدین عمر پروپرائیٹر بدر۔ قادیان۔ اور خط و کتابت بنام مینجر بدر ہونی چاہیئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفےٰ مارا امام و پیشوا
اندریں دین آمدہ از مادریم — ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن — جان شد و باجان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ مارا وحی و ایلہام بود — آں نہ از خود از ہماں جائے بود
ما از و یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
مقتدائے قول او در جان ماست — ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
ہم ملائک ہم خبر ہائے معاد — ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اندراست — منکر آں مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء و سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
یکدم دوری ازاں روشن نہاں — نزد ما کفر است خسران و تباب

شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے۔ کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے گا۔ **دوئیم** یہ کہ جھوٹ اور زناکاری اور بدنظری اور ہر ایک فسق اور فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقون سے بچتا رہے گا۔ اور نفسانی جوشون کیوقت ان کا مغلوب نہ ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ **سوئیم** یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا۔ اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانون کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنا دیگا۔ **چہارم** یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ **پنجم**۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا مین اللہ تعالیٰ کیساتھ وفاداری کریگا۔ اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ مین طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا۔ بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ **ششم** یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا وہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ **ہفتم**۔ یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ **ہشتم** یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ **نہم**۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہان تک بس چل سکتا ہے۔ اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ **دہم** یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا۔ اور اس عقد اخوۃ میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا۔ کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خدمتگارانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

فہرست مضامین

خدا کی تازہ وحی

۹ - جون ۱۹۰۵ء - اِنّی معک ومع اھلک ومع کل من احبّک - میں تیرے ساتھ ہوں - اور تیرے اہل کے ساتھ ہوں - اور ان سب کے ساتھ ہوں - جو تجھ سے پیار کرتے ہیں

۱۳ - جون ۱۹۰۵ء - صبح - ایک کاغذ دکھایا گیا - جس پر پانچ سطریں لکھی ہوئی تھیں - ان کو نہ نظم کہہ سکتے ہیں - نہ نثر کچھ ملا جلا سا تھا - وہ کاغذ میرے ہاتھ میں دیا گیا میں نے پانچوں سطروں کو پڑھا - مگر اٹھتے ہی ایک سطر یاد رہی اور وہ اس طرح تھی -

تو در منزل ماچو بار بار آئی خدا ابر رحمت ببارید یا نے

اس کے معنے دونوں طرح ہو سکتے ہیں - ایک تو یہ کہ کیا خدا نے ابر رحمت برسایا - یا نہ برسایا - یعنی ضرور برسایا - اور دوسرا یہ لفظ ابر رحمت خدا کا بدل ہے - اور اس طرح یہ معنے ہونگے کہ خدا ہی خود ابر رحمت ہے - کیا وہ برسا یا نہ برسا

اس سے معلوم ہوتا ہے - کہ جو انسان بار بار دُعا کرتا ہے - گویا خدا کے گھر میں جاتا ہے - اور آخر کار خدا اس کی سنتا ہے -

ڈائری

۸ جون ۱۹۰۵ء عاجز راقم کی لڑکی سعیدہ بیگم بعمر تین سال آٹھ ماہ بعارضۂ ام الصبیان فوت ہوئی - حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بمعہ جماعت باغ میں جنازہ پڑھا - اور مجھے مخاطب کرکے فرمایا اولاد جو پہلے مرتی ہے - وہ فرط ہوتی ہے - حضرت عائشہ رضؓ نے رسول کریمؐ سے عرض کی تھی - کہ جس کی کوئی اولاد نہیں مرتی وہ کیا کرے گا - فرمایا - میں اپنی اُمت کا فرط ہوں - فرمایا آپ صبر کریں اللہ تعالیٰ چاہے گا - تو اس کے عوض میں دیگا دے گا - صبر تو خواہ مخواہ کرنا ہی پڑتا ہے - لڑکیوں کے معاملات بھی مشکل ہوتے ہیں - الخیر فی ما وقع

فرمایا - لفظ انشاء اللہ تعالیٰ کہنے میں انسان اپنی کمزوری کا اظہار کرتا ہے - کہ میں تو چاہتا ہوں - کہ یہ کام کروں - لیکن خدا نے توفیق دی - تو امید ہے - کہ کر سکوں گا"

فرمایا - جس طرح بہت دھوپ کے ساتھ آسمان پر بادل جمع ہو جاتے ہیں - اور بارش کا وقت آجاتا ہے - ایسا ہی انسان کی دعائیں ایک حرارت ایمانی پیدا کرتی ہیں اور پھر کام بن جاتا ہے - نماز وہ ہے جس میں سوزش اور گدازش کے ساتھ اور آداب کے ساتھ انسان خدا کے حضور میں کھڑا ہوتا ہے - جب انسان بندہ ہو کر لاپرواہی کرتا ہے - تو خدا کی ذات بھی غنی ہے - ہر ایک اُمت اس وقت تک قائم رہتی ہے - جب تک اس میں توجہ الی اللہ قائم رہتی ہے - ایمان کی جڑ بھی نماز ہے - بعض بے وقوف کہتے ہیں - کہ خدا کو ہماری نمازوں کی کیا حاجت ہے - اے نادانو! خدا کو حاجت نہیں - مگر تم کو تو حاجت ہے - کہ خدا تمہاری طرف توجہ کرے - خدا کی توجہ سے بگڑے ہوئے کام سب درست ہو جاتے ہیں - نماز ہزاروں خطاؤں کو دور کر دیتی ہے - اور ذریعہ حصول قرب الٰہی ہے -

فرمایا - یہ اخبار (الحکم و بدر) ہمارے دو بازو ہیں - الہامات کو فوراً ملکوں میں شائع کرتے ہیں اور گواہ بنتے ہیں

فرمایا - روزہ اور نماز ہر دو عبادتیں ہیں - روزے کا زور جسم پر ہے اور نماز کا زور روح پر ہے - نماز سے ایک سوز و گداز پیدا ہوتی ہے - اس واسطے وہ افضل ہے - روزے سے کشوف پیدا ہوتے ہیں - مگر یہ کیفیت بعض دفعہ جوگیوں میں بھی پیدا ہو سکتی ہے - لیکن روحانی گدازش جو دعاؤں سے پیدا ہوتی ہے - اس میں کوئی شامل نہیں -

۱۱ - جون ۱۹۰۵ء - فرمایا - ایک شخص نے اعتراض کیا ہے - کہ زلزلے کے واسطے جب تک تاریخ نہ ہو - تب تک یہ پیشگوئی کچھ نہیں -

فرمایا - اس کا جواب یہ ہے - کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے متعلق فرمایا ہے - کہ بغتةً - یعنی یہ واقع اچانک ہونے والا ہے - جب کہ کسی کو بھی خبر نہ ہوگی - اس واسطے اب تاریخ کا سوال بے فائدہ ہے - اللہ تعالیٰ اگر تاریخ بتلا دے - تو یہ امر پہلے الہام کے مخالف ہوگا - علاوہ اس کے خدا چاہتا ہے کہ نیکوں کو بچائے اور بدوں کو ہلاک کرے اگر وقت اور تاریخ بتلائی جائے - تو ہر ایک شریر سے شریر اپنے واسطے بچاؤ کا سامان کر سکتا ہے - اگر وقت کے نہ بتلانے سے پیشگوئی قابل اعتراض ہو جاتی ہے - تو پھر تو قرآن شریف کی تو پیشگوئیوں کا بھی یہی حال ہے - وہاں بھی اس قسم کے لوگوں نے اعتراض کیا تھا - کہ متی ھذا الوعد - یہ وعدہ کب پورا ہوگا - ہمیں وقت اور تاریخ بتلاؤ - مگر بات یہ ہے - کہ وعید کی پیشگوئیوں میں تعین نہیں ہوتا - ورنہ کافر بھی بھاگ کر بچ جائے

فرمایا - ایک اعتراض یہ کیا جاتا ہے - کہ حوادث اور زلزلے تو آیا ہی کرتے ہیں - پھر یہ پیشگوئی کیا ہوئی - قیامت تک زلزلے اور حادثے تو کوئی نہ کوئی آتے ہی گا - اس کا جواب یہ ہے - کہ اس پیشگوئی میں صریح الفاظ ہیں - کہ یہ امر ہماری تائید میں اور ہماری زندگی میں ہونے والا ہے - جس کو اس زمانہ کے لوگ دیکھیں گے - اور پھر تخصیص یہ ہے - کہ یہ حادثہ ایسا سخت ہوگا - جس کو کسی نے پہلے دیکھا نہ تھا

فرمایا - ایک اور اعتراض یہ کیا جاتا ہے - کہ عفت الدیار محلہا و مقامہا - ایک کافر کا شعر ہے - جو آپ کو الہام ہوا - تو پھر یہ معجزہ کس طرح سے ہوا - تو اس کا یہ جواب ہے - کہ اوّل تو خود قرآن شریف کی آیات مثلاً فتبارک اللہ احسن الخالقین پہلے وحی قرآن سے دوسروں کے منہ پر یہ الفاظ جاری تھے - چنانچہ یہی بات ان بدبختوں کے واسطے موجب ارتداد ہوئی دوم - یہ الفاظ جس شاعر کے ہیں - وہ کافر نہ تھا - بلکہ مسلمان ہو گیا تھا - سوم - اصل بات یہ ہے - کہ یہ الفاظ جب تک ایک شاعر کے شعر کے طور پر تھے - تب تک ان میں کوئی معجزہ نہ تھا - لیکن جب خدا نے اپنی وحی کے لئے ان کو استعمال فرمایا - تب یہ معجزہ بن گئے - پہلے تو یہ ایک گذشتہ قصہ تھا مگر اب یہ کلام الٰہی اور ایک پیشگوئی اور معجزہ بن گیا

فرمایا - کتاب براہین احمدیہ حصہ پنجم میں میں کچھ اشعار لکھ رہا تھا - اور گھر کے قریب ہی سوئے ہوئے تھے - کہ اچانک وہ اٹھے - اور انکی زبان پر یہ الفاظ جاری تھے ع

مصطفیٰ سب پاک ہے تیری ثنا تیری ثناء ہم نے اس الہامی مصرع کو بھی ان اشعار کے درمیان درج کر دیا ہے

کسی نے ذکر کیا ہے - کہ عیسائیوں نے تثلیث پر چند نئے رسالے نکالے ہیں - اور اب تثلیث کا نام ثالوث رکھا ہے - فرمایا - یہ زمانہ ہی ان کے ثالوث کا فیصلہ کر جائے گا

کچھ تبرکات کا ذکر تھا - فرمایا - تبرکات کا ہونا مسلمانوں کے آثار میں پایا جاتا ہے - رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر کے بال ایک شخص کو دیئے تھے - ہمیں الہام ہوا ہے - کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے -

خطبہ جمعہ

جو حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے ۴ - جون ۱۹۱۵ء کو باغ میں پڑھا

اسلام کو دیگر مذاہب پر کیا فوقیت ہے

چند روز سے حضرت کے اہل بیت کی طبیعت ناساز تھی - بہت کرب اور تکلیف تھی - بخار بھی تھا - سردرد بھی اور دیگر عوارض بھی تھے - اب بفضل الٰہی آرام ہے - کل حضرت فرماتے تھے - کہ اس قدر تکلیف اور گھبراہٹ کے وقت جب کہ کوئی دوائی فائدہ نہ دیتی تھی - میں دعا کی طرف متوجہ ہوا - دعا کرتا تھا - کہ الہام ہوا - اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ سَیَھْدِیْن - تحقیق میرے ساتھ میرا رب ہے - اور قریب ہے - کہ وہ مجھے راہ دکھلائے گا - فرمایا - اس الہام کے ہوتے ہی میرے دل میں پڑا - کہ اب تک علاج کا راستہ درست نہ تھا - اب اللہ تعالیٰ علاج کے واسطے صحیح راہ بتلا دے گا - چنانچہ اسی وقت دل میں یہ بات ڈالی گئی - کہ جگر میں کچھ نقص معلوم ہوتا ہے - اس طرف توجہ کرنی چاہیئے - اس سے پہلے تشخیص درست نہیں ہوئی - چنانچہ مولویصاحب کے ساتھ ذکر کیا گیا - انہوں نے اسی وقت ایک نسخہ تجویز کیا - جگر پر ضماد کیا - تو خدا تعالیٰ نے فوراً آرام کر دیا - اور ایسی راحت ہوئی - کہ پہلے کسی دوائی سے نہ ہوئی تھی - اس طرح خدا تعالےٰ کی تازہ وحی ہم روز سنتے ہیں - اور اس کو پورا ہوتے ہوئے ہم دیکھتے ہیں رات دن خدا تعالےٰ کے بڑے بڑے فضل نمودار ہو رہے ہیں - اس وقت سے میرے دل میں ایک اثر ہے - اور میں دیکھتا ہوں - کہ باوجود ان بیماریوں اور تکلیفوں کے جن میں میں رات دن گرفتار ہوں - اپنے ایمان میں ایک سرور اور دل میں ایک تازگی پاتا ہوں - اس زندگی میں اصل مقصود خدا تعالےٰ کا پانا - اور اس کی رضا کا حاصل کرنا ہے - لوگوں نے اس کے بڑے بڑے مجاہدے اور ریاضتیں ایجاد کئے مگر وہ ایک اور حقیقی بات جو کل تمام منازل سلوک طے کرا کر اس مقام مطلوب تک پہنچا دے - وہ ایک ہی تھی یعنی خدا تعالےٰ کے مکالمہ سے مشرف ہونا یا ایسے برگزیدہ انسان کی معیت اختیار کرنا جو مکلم اللہ ہو - مگر بد قسمتی سے اس اصل محکم کو ترک کیا گیا - علمائے کلام نے علم کلام کی کتابوں میں اور حامیان دین نے عقاید کی کتابوں میں (دیکھو عقاید نسفی اور اس کی امثال) اس سے انکار کر دیا - کہ الہام بھی کوئی حجت ہو سکتا ہے - اور کوئی بحث اس پر نہیں کی - کہ کوئی شخص خدا کے مکالمہ سے مشرف ہو سکتا ہے مفسرین کا گروہ بھی محجوبوں کا گروہ ثابت ہوا - ان میں کوئی بھی اس طرف نہیں گیا - کہ انعمت علیہم کے معنے ہی کیا ہیں انہی پر کثافت پر کدورت پر حجاب کتابوں کا مدارس اور رواج ہوا - اس کا لازم نتیجہ یہ ہوا - کہ قوم کی قوم بگڑ گئی - اور ان کے ہاتھ میں خشک بے مزا ایمان رہ گیا - اہل اللہ کی کتابوں اور ملفوظات کی طرف تھوڑے لوگوں نے توجہ کی - آج یہ شور قیامت جو مرسل اللہ کے خلاف برپا ہے - ان ہی نامعقول کتابوں کے مطالعہ اور تدریس کا نتیجہ ہے - ان دنوں میں مخالفان اسلام - یہود و نصاریٰ اور ملاحدہ کے ساتھ علماء نے بحثیں بھی کیں - مگر اکثر بنا ان کی بحثوں کی الزامی جوابوں یا خشک جوابوں پہ تھی - اصل مابہ الامتیاز اور امر فارق بین الاسلام والباطل کسی نے پیش نہیں کیا یہ کبھی کسی نے نہ کہا - کہ اسلام کے برکات سے ہے - کہ انسان قرآن کریم خدا سے ہمکلامی کا شرف پاتا ہے - یہ عجیب اصل ہمارے امام علیہ السلام نے پیش کی ہے جس سے باطل کا استیصال کر دیا ہے - میں قربان جاؤں قرآن شریف پر - اور اس کی نظم پر - کہ اس کا نور عجیب باتوں کی طرف راہ نمائی کرتا ہے - ایک سورۃ فاتحہ کو دیکھو - اور اس کی نظم کی طرف دھیان کرو - اور اس دعا کی طرف توجہ کرو جو ہم کو سکھلائی گئی ہے - کہ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم - یعنی وہی برکات اور ثمرات ہمیں بھی عطا فرما - جو تو اُن لوگوں کو عطا کر چکا ہے - جن کو پہلے تو نے انعام عطا فرمائے - قرآن شریف میں یہ دعا کیوں سکھلائی گئی تھی - اسی واسطے کہ ہر زمانہ میں خدا کے وجود کو خدا کے کلام کے ساتھ ثابت کیا جائے دنیا اس اصل کو جو تمام انبیاء کی نبوت اور رسالت کا خلاصہ اور لب لباب تھا - بالکل بھول گئی تھی - بلکہ اس کو ایک ناممکن امر سمجھا گیا تھا - درحقیقت کس قدر احسان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اسلام اور مسلمانوں پر ہے - جس نے اسلام کی آج لاج رکھ لی - اس حقیقی برکت کی نسبت دعوے کر کے جو اسلام کا مایۂ ناز تھی - ایک قسم کا انکار ہو رہا تھا - اور لوگ ان امور کو گذشتہ قصے مانتے تھے - ہزار سال سے الہام وحی اور معاملہ اللہ سے - مگر آج اس نے تمام دنیا کی قوموں کو پکار کر کہہ دیا ہے - کہ اسلام میں ایک خصوصیت ہے - اور یہ خصوصیت وہی ہے - جو تمام انبیاء کو عطا کی گئی تھی - آج حضرت حجۃ اللہ نے یہ دعویٰ کر کے تمام مرسلین الٰہی کی عزت رکھ لی ہے - کہ جس معجزات اور خوارق انبیاء علیہم السلام کی قرآن میں مذکور ہیں وہ بطور قصہ کے نہیں - ان کی زندگی اور صداقت کا ثبوت یہ ہے کہ وہ سب معجزات مجھے دئے گئے ہیں - اور میں دکھا سکتا ہوں - کہ لفاظیاں کچھ چیز نہیں - جب تک کہ ان میں حقایق اور معانی نہ ہوں - محبوب اللہ بننے کے ثمرات ہونے چاہئیں - اور خدا کے فضل کے نشانات ظاہر دکھانے چاہئیں اب دیکھنا چاہیئے - کہ یہ گم شدہ سچائی دنیا میں کس نے پھر زندہ کر دی - ساری دنیا مل کر اگر اس خدا کے پیارے کی تحمید کرے اور اس پر صلواۃ بھیجے - تو پھر بھی اس کے احسان سے ہرگز عہدہ برآ نہ ہو سکے - انسان کی زندگی کا اصل منشاء یہی ہے - کہ خدا مل جاوے - اور وہ خود بول کر ثبوت دے - کہ میں ہوں اب کیسا افسوس ہوگا - جو صرف گذشتہ باتوں کا حوالہ دیا جائے یہ کیسے ماتم اور رونے کی بات ہے - کہ سُنّی - شیعہ مقلد غیر مقلد - ہر ایک گروہ اور فرقہ نے یہ اقرار کر لیا ہے - کہ خدا ہے تو سہی - بولتا نہیں - قرآن شریف ماننے میں کہ ایسا کلمہ بولنا دہریت سے بڑھکر بدی ہے - مگر خدا نے بڑا فضل و احسان کیا - کہ تمام انبیاء کا ایک نمونہ ہمارے درمیان بھیجا - جس پر خدا کی وحی نازل ہوتی ہے - جو ہم ہر روز پوری ہوتی ہوئی دیکھ رہے ہیں - اور ان باتوں کا اثر ہمارے اعمال پر پڑتا ہے - دل میں صفائی اور نیکی بڑھتی ہے - اللہ تعالےٰ کی ہیبت جلوت اور سطوت دل پر غالب ہوتی جاتی ہے - اب ہمیں معلوم ہوا - کہ ہمارا خدا ایک قادر مصرف متصرف بحکم ما یرید - طاقتور خدا ہے - کیسے بدبخت ہیں - وہ جو اس سے بے خبر ہیں - اللہ تعالےٰ ہماری جماعت کو اس فضل کا شکر گذار بنائے اور اپنی محبت عطا کرے - اور ان لوگوں میں سے بنائے - جن کے واسطے صراط الذین انعمت علیہم کی پاک آیت نازل ہوئی ہے -

آمین

ضروری اطلاع

خریداران پیغام سے گذارش ہے - کہ مہربانی فرما کر دفتر بدر خط و کتابت میں اپنی چٹ کے نمبر کا حوالہ ضرور دیویں - تاکہ تعمیل ارشاد میں سہولت ہو - بعض اوقات نمبر چٹ کا حوالہ نہ دینے کی وجہ سے نام تلاش کرنے میں بڑی دقت ہوتی ہے - ایسا بھی ہوتا ہے - کہ نام نہیں ملتا - جس کی وجہ سے تعمیل ارشاد میں کوتاہی ہو کر شکایت کا موقعہ ملجاتا ہے - لہٰذا التماس ہے - کہ ہر صاحب بوقت خط و کتابت اپنی چٹ کے نمبر سے آگاہ فرما دیں - جو چٹ کے سرے پر چھپا ہوا ہوتا ہے - ضرور لکھیں - تاکہ تعمیل میں توقف نہ ہو

مینجر

حضرت مسیح موعود کا ایک تازہ اشتہار

مخلوق کی ہدایت کے واسطے حضرت مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آجکل ایک تحریر کی ہے۔ جو پبلک کے فائدے کے واسطے ذیل مین درج کیجاتی ہے۔ غالباً یہ تحریر کسی علیحدہ اشتہار کی شکل مین شایع ہوگی۔ لیکن براہین احمدیہ کے حصہ پنجم کا ضمیمہ ہوگا۔ ایڈیٹر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اے یلداز لب است رو تو مرا	بہتر ز ہزار خلد کوئے تو مرا
از مصلحتے دگر ز نے ہیم لیک	ہر لحظہ نگاہ ہست سوئے تو مرا
بر عزت من اگر کسے حملہ کند	صبر است طریق ہمچو خوئے تو مرا
من چیستم و چہ عزتم ہست مگر	جنگ است ز بہر آبروئے تو مرا

ایک صاحب محمد اکرام اللہ نام نے روزانہ پیسہ اخبار مورخہ ۲۲ - مئی ۱۹۰۵ء میں میرے ان اشتہارات کی نسبت جنمین اوّل دفعہ اور دوئم دفعہ کے زلزلے کی نسبت پیشگوئیان ہین۔ کچھہ اعتراض شایع کئے ہین۔ اور میرے خیال مین وہ اعتراضات حرف تعصب کی وجہ سے نہیں ہین۔ بلکہ ناسمجھی اور نہایت درجہ کی قلت تدبر بھی ان کا موجب ہے۔ قوم کی حالت پر اسی وجہ سے مجھے رونا آتا ہے کہ اعتراض کرنے کے وقت کچھہ تدبر نہین کرتے۔ اور جنون کیطرح ایک جوش پیدا ہوجاتا ہے۔ یا خود نمائی کی وجہ سے یہ شوق دامن گیر ہوتا ہے۔ کہ کسی طرح معترض بن کر ہمین بھی اوّل درجہ کے مخالفون مین جگہ ملجائے۔ یا کم از کم لائق اور اہل علم متصور ہون۔ مگر بجائے لائق کہلانے کے خود اپنے ہاتھ سے اپنی پردہ دری کرتے ہین۔ اب اہل انصاف اعتراضات کو سنین۔ اور ان کے جوابات پر غور کرکے دیکھین۔ کہ کیا ایسے اعتراضات کوئی منصف مزاج جس کو کچھہ بھی عقل اور دین سے حصہ ملا ہے۔ کرسکتا ہے۔ افسوس کہ یہ لوگ اوّل خود دھوکا کھاتے ہین۔ اور پھر لوگون کو دھوکے مین ڈالنا چاہتے ہین۔ اور اس جاہلیت کا سارا باعث وہ جلا ہوا تعصب ہے۔ کہ جو جہنم کی آگ اپنے اندر رکھتا ہے

خلاصہ اعتراض - اوّل قولہ۔ اب ہم مرزا صاحب کے قول سے ثابت کرتے ہین۔ کہ زلزلہ کی پیشگوئی کوئی قابل وقعت چیز نہین ہے۔ کیونکہ وہ اپنی کتاب ازالہ اوہام مین خود لکھتے ہین۔ کہ زلزلہ کی پیشگوئی قابل وقعت چیز نہین بلکہ مہمل اور ناقابل التفات ہے۔

الجواب۔ واضح ہو کہ معترض نے اس جگہ وہ میری عبارت پیش کی ہے۔ کہ جو مین نے انجیل متی کی ایک پیشگوئی پر جو کہ حضرت مسیح کی طرف منسوب کیجاتی ہے۔ ازالہ اوہام مین لکھی ہے۔ اور اس جگہ کافی ہوگا۔ کہ وہی عبارت زلزلہ کی نسبت جو انجیل متی مین حضرت مسیح کے نام پر منسوب ہے جس کو مین نے ازالہ اوہام مین نقل کیا ہے۔ پبلک کے سامنے پیش کردی جائے۔ اور پھر وہ عبارتین جو میری پیشگوئیوں میں دونوں زلزلوں کی نسبت بذریعہ اشتہارات شایع ہوچکی ہین۔ بالمقابل اس جگہ لکھہ دی جائین۔ تا ناظرین خود سمجھ لین کہ کیا ان دونوں پیشگوئیون کی ایک ہی صورت ہے۔ یا ان میں کچھہ فرق بھی ہے۔ اور کیا میری پیشگوئی میں بھی زلزلہ کی نسبت صرف معمولی الفاظ ہیں۔ جو ہر ایک زلزلہ پر صادق آسکتے ہیں۔ جیسا کہ انجیل متی کے الفاظ ہیں۔ یا میری پیشگوئی فوق العادت زلزلہ کی خبر دیتی ہے۔ اور اس جگہ اس بات کا ذکر کرنا بھی بے موقعہ نہ ہوگا۔ کہ جس سرزمین میں حضرت مسیح تھے یعنی ملک شام میں اس ملک کی قدیم سے ایسی صورت ہے۔ کہ ہمیشہ اس میں زلزلے آیا کرتے ہیں۔ جیسا کہ کشمیر میں مادر ہمیشہ طاعون بھی اس ملک میں آیا کرتی ہے۔ پس اس ملک کے لئے یہ اعجوبہ نہیں ہے۔ کہ اس میں زلزلہ آوے۔ یا طاعون پیدا ہو۔ بلکہ کوئی بڑا زلزلہ بھی آنا عجیب بات نہیں ہے۔ حضرت مسیح کی پیدائش سے بھی پہلے اس میں زلزلے آچکے ہیں۔ اور ان کی زندگی میں بھی ہمیشہ سخت اور نرم زلزلے آتے رہے ہین۔ پھر معمولی بات کی نسبت پیشگوئی کیا ہوگی۔ مگر ہم تنگے چل کر بیان کرین گے۔ کہ یہ زلزلہ جسکی نسبت پیشگوئی میں نے کی تھی۔ اس ملک کے لئے کوئی معمولی بات نہ تھی۔ بلکہ ایک انہونی اور فوق العادت بات تھی۔ جس کو تمام ملک کے رہنے والوں نے فوق العادت قرار دیا۔ بلکہ نمونہ قیامت سمجھا۔ اور تمام محقق انگریزوں نے بھی یہی گواہی دی۔ اور تاریخ پنجاب بھی یہی شہادت دیتی ہے۔ اور نیز پرانی عمارتین جو قریباً سولہ سو برس سے محفوظ چلی آئین۔ بزبان حال یہی شہادت دی رہی ہیں۔ مگر سب کو معلوم ہے۔ کہ ملک شام مین تو اس کثرت سے زلزلے آتے ہین۔ کہ جب وہ پیشگوئی حضرت مسیح کی لکھی گئی۔ تو غالباً اس وقت بھی کوئی زلزلہ آرہا ہوگا۔

اب ہم ذیل مین وہ پیشگوئی لکھتے ہین۔ جو زلزلہ کی نسبت انجیل متی میں لکھی گئی ہے۔ جس کو حضرت عیسے علیہ السلام کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ اور وہ یہ ہے قوم قوم پر اور بادشاہت پر بادشاہت پر چڑھ آویگی۔ اور کال اور مری پڑے گی۔ اور جگہ جگہ بھونچال آوین گے۔ دیکھو انجیل متی باب ۲۴۔ یہی پیشگوئی ہے۔ جسکی نسبت مینے ازالہ اوہام مین وہ عبارت لکھی ہے۔ جو معترض نے اخبار مذکور کے صفحہ پانچ ۵ کالم اوّل سطر چھبیس ۲۶ میں درج کی ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کیا یہ بھی کچھ پیشگوئیان ہین۔ کہ زلزلے آئین گے۔ مری پڑیگی۔ لڑائیان ہونگی۔ قحط پڑین گے معترض صاحب میری اس عبارت کو لکھہ کر اس سے یہ بات نکالتے ہین۔ کہ گویا مینے یہ اقرار کیا ہے۔ کہ زلزلہ کی نسبت پیشگوئی کرنا کوئی قابل وقعت چیز نہین۔ اور ہر ایک عقلمند سمجھہ سکتا ہے۔ کہ اس عبارت سے میرا یہ مدعا نہین ہے۔ جو معترض نے سمجھا ہے۔ بلکہ یہ غرض یہ ہے۔ کہ معمولی طور پر ایک بات کو پیش کرنا۔ جسمین کوئی اعجوبہ نہین اور جس مین کوئی فوق العادت امر نہین۔ پیشگوئی کے مفہوم میں داخل نہین ہوسکتا۔ مثلاً اگر کوئی پیشگوئی کرے۔ کہ برسات کے دنون میں کچھہ نہ کچھہ بارشیں ہونگی تو یہ پیشگوئی نہین کہلا سکتی۔ کیونکہ عادت اللہ اسی طرح پر جاری ہے۔ کہ برسات کے دنون مین کچھہ نہ کچھہ بارشین ہوجایا کرتی ہین۔ ہان اگر کوئی یہ پیشگوئی کرے۔ کہ اب کی دفعہ برسات کے دنون مین اس قدر بارشیں ہوں گی۔ کہ زمین مین سے چشمے جاری ہو جائیں گے۔ اور کوئیں پر ہوکر نہروں کی طرح بہنے لگیں گے اور گذشتہ سو برس مین ایسی بارش کی کوئی نظیر نہین ہوگی۔ تو اس کا نام ضرور ایک امر خارق عادت اور پیشگوئی رکھا جائے گا۔ سو اسی اصول کے لحاظ سے مینے انجیل متی باب ۲۴ کی پیشگوئی پر اعتراض کیا تھا۔ کہ صرف اتنا کہدینا۔ کہ زلزلے آئین گے۔ خاص کر اس ملک مین جس مین ہمیشہ زلزلے آیا کرتے ہین۔ بلکہ سخت زلزلے بھی آتے ہین۔ یہ کوئی ایسی خبر نہین ہے۔ جس کا نام پیشگوئی رکھا جائے۔ یا اس کو ایک امر خارق عادت ٹھہرایا جائے۔ اب دیکھنا چاہیئے۔ کہ کیا ان ہر سہ اشتہارات مین بھی جو میں نے زلزلہ کی نسبت پیشگوئی کے طور پر ملک مین شایع کئے ایسی ہی معمولی خبر پائی جاتی ہے۔ جس مین کوئی امر خارق عادت نہین اگر درحقیقت ایسا ہی ہے۔ تو پھر زلزلہ کی نسبت میری پیشگوئی بھی ایک معمولی بات ہوگی۔ زلزلہ کی نسبت میرے اشتہارات کے الفاظ یہ ہین۔ یکم مئی ۱۹۰۴ء مین مجھے خدا تعالےٰ کی طرف سے یہ وحی ہوئی تھی۔ جس کو مینے اخبار الحکم اور البدر مین شایع کرادیا تھا۔ عفت الدیار محلہا ومقامہا۔ یعنی اس ملک کا ایک حصہ مٹ جائے گا۔ اس کی وہ عمارتین جو عارضی سکونت کی جگہ مین۔ اور وہ عمارتیں جو مستقل سکونت کی جگہ مین دونوں نابود ہوجائین گی۔ اور ان کا نام ونشان نہین رہیگا۔ اور الدیار پر جو الف لام ہے۔ وہ دلالت کرتا ہے۔ جو خدا تعالےٰ کے علم اس ملک مین سے وہ خاص خاص جگہ ہین۔ جن پر یہ تباہی آئے گی۔ اور وہ خاص حصہ ملک کے مکانات ہین۔ جو زمین سے برابر ہوجائین گے۔ یہ کس قدر فوق العادت پیشگوئی اور کس شد و مد سے اس مین آئندہ واقعہ کا ذکر ہے۔ جس کی نظیر سولہ سو برس تک بھی اس ملک مین نظر نہیں پائی جاتی چنانچہ انگریزی اخبارون کے پڑھنے سے معلوم ہوگا۔ کہ بڑے بڑے طبقات الارض کے محقق اس ملک کی نسبت۔ یہ فوق العادت واقعہ قرار دیتے ہین۔ یہانتک کہ یورپ کے بڑے بڑے محققون کی شہادت سے شایع ہوچکا

ہے۔ کہ سولہ سو برس تک بھی پنجاب مین اس زلزلہ کی نظیر نہین پائی جاتی۔ اور تمام اخبارین اس مضمون سے بھری پڑی ہین کہ یہ زلزلہ نمونہ قیامت تھا۔ پس جبکہ اس وحی الٰہی مین جو میرے پر ہوئی۔ یہ فوق العادت مضمون ہے۔ کہ اس حادثہ سے عمارتیں نابود ہو جائین گی۔ اور ایک حصہ اس ملک کا تباہ ہو جائے گا۔ تو پھر نہایت افسوس ہے۔ کہ ایسی عظیم الشان پیشگوئی کو جو ایک ملک کے تباہ ہونے کی خبر دیتی ہے۔ انجیل کی ایک معمولی خبر کے برابر ٹھہرایا جاوے۔ جو زلزلے آئین گے اور وہ بھی اس ملک مین جو زلزلوں کا گھر ہے۔ کیا کسی پیشگوئی کے اس سے زیادہ الفاظ ڈرانے والے ہو سکتے ہین۔ ہر ایک منصف مزاج خود سوچ لے۔ کہ کیا اس ملک پنجاب کے لئے زلزلہ کی پیشگوئی کے الفاظ اس سے زیادہ فوق العادت ہو سکتے ہین۔ جو وحی ربانی عفت الدیار محلہا و مقامہا مین پائے جاتے ہیں۔ جس کے یہ معنے ہین۔ کہ ایک حصہ ملک کا ایسا تباہ ہو جائے گا۔ کہ اس کی عمارتیں تمام نابود ہو جائین گی۔ نہ سرائیں باقی رہینگی۔ نہ مستقل سکونت کی جگہ اس جگہ ادنیٰ عربی دان بھی الدیار کے الف لام کو ذہن مین رکھکر سمجھ سکتا ہے۔ کہ الدیار سے ایک حصہ اس ملک کا مراد ہے۔ اور عفت کے لفظ سے یہی مطلب ہے۔ کہ اس حصہ ملک کے سب مکانات گر جائیں گے۔ نابود ہو جائینگے ناپدید ہو جائین گے*۔ پس کوئی مجھکو سمجھا دے۔ کہ اس ملک کے لئے ایسا واقعہ پہلے اس سے کب پیش آیا تھا۔ ورنہ ایمانداری سے بعید ہے۔ کہ انسان بیحیا ہو کر جھوٹ بولے اور اس خدا کا خوف نہ کرے۔ جس کا ہاتھ ہر ایک وقت سزا دینے پر قادر ہے۔ اور پھر اشتہار الوصیت مین جو ۲۷۔ فروری ۱۹۰۵ء مین زلزلہ سے پہلے شائع کیا گیا تھا۔ یہ عبارت درج ہے۔ اس وقت جو آدھی رات کے بعد چار بج چکے ہین۔ بطور کشف مینے دیکھا ہے۔ کہ دردناک موتون سے عجیب طور پر شور قیامت برپا ہے۔ ساتھ ہی یہ بھی الہام ہوا۔ کہ **موتا موتی لگ رہی ہے**۔ اب سوچو۔ کہ کیا ایک آیندہ واقعہ کی ان الفاظ سے پیشگوئی کرنا کہ وہ نمونہ قیامت ہو گا۔ اور شور قیامت اس سے برپا ہو گا۔ وہ پیشگوئی اس پیشگوئی سے مساوی ہو سکتی ہے جو معمولی الفاظ مین کہا جائے۔ جو زلزلے آوین گے۔ خاصکر شام جیسے ملک مین جو اکثر زلزلوں اور طاعون کی جگہ ہے۔ اگر خدا تعالےٰ کا خوف ہو۔ تو خدا تعالےٰ کی پیشگوئی کے انکار میں اس قدر دلیری

یہ میرے پر حملہ نہین۔ بلکہ خدا تعالےٰ پر حملہ ہے جس کا وہ کلام ہے۔ اور یہ کہنا۔ کہ عفت الدیار محلہا و مقامہا یہ لبید بن ربیعہ کے ایک بیت کا پہلا مصرع ہے۔ یہ بھی خدا تعالیٰ پر گستاخانہ حملہ ہے۔ وہ ہر ایک شخص کے قول کا وارث ہے لبید ہو۔ یا کوئی اور۔ ہوا اسی کی توفیق سے شعر بھی بنتا ہے۔ پس اگر اس نے ایک شخص کے کلام کو لے کر بطور وحی القا کر دیا تو اس پر کوئی اعتراض نہین۔ اور اگر یہ اعتراض ہو سکتا ہے تو پھر اس بات کا کیا جواب ہے۔ کہ قرآن شریف مین جو یہ آیت ہے۔ فتبارک اللّٰہ احسن الخالقین۔ یہ بھی در اصل ایک انسان کا کلام تھا۔ یعنی عبد اللہ بن ابی سرح کا جو ابتداء مین قرآن شریف کی بعض آیات کا کاتب بھی تھا۔ پھر مرتد ہو گیا۔ وہی کلام اس کا بعینہٖ بغیر کی بیشی کے فرقان مجید میں نازل ہو گیا۔ اور یہ وحی الٰہی کہ عفت الدیار محلہا و مقامہا اس کے حروف قرآن شریف کی آیت موصوفہ کے حروف سے بھی زیادہ نہیں ہین۔ یعنی فتبارک اللّٰہ احسن الخالقین سے بلکہ اس کے اکیس[۲۱] حرف ہین۔ مگر آیت قرآنی کے بائیس[۲۲] حرف۔ پھر معترض کا اس وحی الٰہی پر یہ کہنا وغیرہ سنانا کہ کہین کی اینٹ کہین کا روڑا۔ بھانمتی نے کنبہ جوڑا*۔ اس کو ذرا سوچنا چاہیئے۔ کہ اس نے درحقیقت قرآن شریف پر حملہ کر کے اپنی عاقبت درست کر لی ہے۔ اور قرآن شریف مین صرف یہی وحی نہیں جو اس بات کا نمونہ ہو۔ جو وہ پہلے انسانی کلام تھا۔ اور پھر اس سے خدا تعالےٰ کی وحی کا توارد ہوا۔ بلکہ بہت سے ایسے نمونے پیش ہو سکتے ہیں۔ جہاں انسانی کلام سے خدا تعالےٰ کے کلام کا توارد ہوا۔ جیسا کہ قرآن شریف کو بہت جگہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے کلام سے توارد ہوا ہے۔ جس سے علماء بے خبر نہین ہین۔ اور جن کی نسبت ایک بڑی فہرست پیش ہو سکتی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ معترض دراصل قرآن شریف سے منکر ہے۔ ورنہ ایسا گستاخی اور بے ادبی کا کلمہ ہرگز اس کے منہ پر نہ آتا۔ کیا کوئی مومن ایسا اعتراض کسی پر کر سکتا ہے؟ کہ وہ اعتراض بعینہٖ قرآن شریف پر آتا ہو۔ نعوذ باللہ ہرگز نہین۔

پھر معترض کا پیشگوئی عفت الدیار پر ایک یہ بھی اعتراض ہے۔ کہ عفت کا لفظ جو ماضی کا صیغہ ہے۔ اس کا ترجمہ مضارع کے معنوں مین کیا گیا ہے۔ حالانکہ اس کا ترجمہ ماضی کے معنوں میں کرنا چاہیئے تھا۔ اس اعتراض کے ساتھ معترض نے بہت شوخی دکھلائی ہے۔ گویا مخالفانہ حملہ میں اس کو بھاری کامیابی ہوئی ہے۔ اب ہم اس کی کس کس دھوکا دہی کو ظاہر کریں۔ جس شخص نے کافیہ یا ہدایت النحو بھی پڑھی ہو گی۔ وہ خوب جانتا ہے۔ کہ ماضی مضارع کے معنوں پر بھی آجاتی ہے۔ بلکہ ایسے مقامات مین جبکہ آنے والا واقعہ متکلم کی نگاہ مین یقینی الوقوع ہو*۔ مضارع کو ماضی کے صیغہ پر لاتے ہیں۔ تا اس امر کا یقینی الوقوع ہونا ظاہر ہو۔ اور قرآن شریف مین اس کی بہت نظیرین ہین۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ونفخ فی الصور فاذا ھم من الاجداث الی ربھم ینسلون اور جیسا کہ فرماتا ہے۔ واذ قال اللّٰہ یا عیسےٰ ابن مریم ءانت قلت للناس اتخذونی وامی الٰھین من دون اللّٰہ الخ قال اللّٰہ ھٰذا یوم ینفع الصادقین صدقھم۔ اور جیسا کہ فرماتا ہے۔ ونزعنا ما فی صدورھم من غل اخوانا علی سرر متقابلین۔ اور جیسا کہ فرماتا ہے۔ ونادیٰ اصحاب الجنۃ اصحاب النار ان قد وجدنا ما وعدنا ربنا حقا فھل وجدتم ما وعد ربکم حقا قالوا نعم۔ اور جیسا کہ فرماتا ہے تبت یدا ابی لھب وتب ما اغنیٰ عنہ مالہ وما کسب اور جیسا کہ فرماتا ہے۔ ولو تریٰ اذ وقفوا علی النار۔ اور جیسا کہ فرماتا ہے۔ ولو تریٰ اذ وقفوا علیٰ ربھم۔ قال الیس ھٰذا بالحق۔ قالوا بلیٰ وربنا۔ اب معترض صاحب فرما دین کہ کیا یہ قرآنی آیات ماضی کے صیغے ہین۔ یا مضارع کے اور اگر ماضی کے صیغے ہین۔ تو ان کے معنے اس جگہ مضارع کے ہین۔ یا ماضی کے۔ جھوٹ بولنے کی سزا تو اس قدر کافی ہے۔ کہ آپ کا حملہ صرف میرے پر حملہ نہین۔ بلکہ یہ تو قرآن شریف پر بھی حملہ ہو گیا۔ گویا وہ صرف و نحو جو آپ کو معلوم ہے۔ خدا کو معلوم نہیں اسی وجہ سے خدا نے جابجا غلطیاں کھائین۔ اور مضارع کی جگہ ماضی کو لکھدیا

پھر اس کے ساتھ آپ کا ایک اور اعتراض بھی ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ اس پیشگوئی یعنی عفت الدیار محلہا و مقامہا میں زلزلہ کا لفظ کہاں ہے۔ افسوس اس معترض کو یہ معلوم نہیں کہ مقصود بالذات تو پیشگوئی کا اسی قدر مفہوم ہے۔ جو الفاظ سے

---

* اگر کسی کو ان معنوں مین شک ہو تو اُسے اللہ تعالیٰ کی قسم ہے کہ کسی مخالف عربی دان کو قسم دیکر پوچھ لے۔ کہ کیا اس الہام عفت الدیار میں عمارتوں کا گرنا نابود ہو جانا اور ایسے مکانات کا گرنا جو عارضی آمد و رفت کے لئے مقرر ہوتے ہین جیسا کہ ہر سال اور کانگڑہ کے پہاڑ کی ٹانٹ والی دیوی کا مندر یا دائمی بود و باش کے مکانات کا گرنا ثابت نہین ہوتا؟ ظاہر ہے کہ ایسے کھلے طور پر یہ سر ثابت ہوتا ہے۔ جس سے آگے توضیح کی ضرورت نہیں۔ منہ

* اگرچہ گناہ ہزاروں قسم کے ہوتے ہین۔ مگر نہایت درجہ کا لعنتی وہ شخص ہے۔ جو خدا تعالےٰ کے پاک کلام پر اعتراض کرے۔ جاہل جلدی سے اور گستاخی سے اور خوش ہو کر خدا تعالیٰ کے کلام پر اعتراض کرتا ہے۔ اور اس قدوس سے لڑتا ہے اگر وہ مرجاتا۔ تو اس سے بہتر تھا۔ منہ۔

* مثلاً جس شخص کو بہت سی زہر قاتل دیگئی ہو۔ وہ کہتا ہے۔ کہ میں تو مر گیا۔ اور ظاہر ہے۔ کہ مرگیا ماضی کا صیغہ ہے۔ مضارع کا صیغہ نہیں ہے۔ اس سے مطلب اس کا یہ ہوتا ہے کہ مین مر جاؤنگا اور مثلاً ایک وکیل جس کو ایک قوی اور کھلی کھلی نظیر فیصلہ چیف کورٹ کی اپنے موکل کے حق مین مل گئی ہے۔ وہ خوش ہو کر کہتا ہے کہ بس اب ہم نے فتح پالی حالانکہ مقدمہ ابھی زیر تجویز ہے کوئی فیصلہ نہیں لکھا گیا۔ پس مطلب اس کا یہ ہوتا ہے۔ کہ ہم یقیناً فتح پالینگے اسی لئے وہ مضارع کی جگہ ماضی کا صیغہ استعمال کرتا ہے منہ

احمدیہ

ظاہر ہوتا ہے۔ غرض صرف یہ نہیں ہے کہ ایک حصہ ملک پر بڑی تباہی آئے گی۔ اس جگہ دانا خود سمجھ سکتا ہے۔ کہ مکانات کا نابود ہونا بذریعہ زلزلہ ہی ہوا کرتا ہے۔ ہاں ممکن ہے۔ کہ یہ عظیم الشان ملک کی تباہی اور شہروں اور مکانات کا نابود ہو جانا کسی اور ذریعہ سے ظہور میں آوے۔ مگر تب بھی بہرحال یہ پیشگوئی سچی ثابت ہوگی۔ اور چونکہ سنت اللہ کے موافق اس تباہی کو زلزلہ پر دلالت التزامی ہے۔ اس لئے اس کا ذکر کرنا ضروری نہ تھا۔ لیکن چونکہ خدا تعالیٰ جانتا تھا۔ کہ بعض کم فہم جن کی فطرت نادانی اور تعصب کی معجون ہے۔ ایسا اعتراض بھی کرینگے اس لئے اس نے زلزلہ کا لفظ بھی بتصریح لکھا دیا۔ دیکھو پرچہ الحکم مورخہ ۲۴۔ دسمبر ۱۹۰۳ء اور اگرچہ یہ پیشگوئی زلزلہ کی پیشگوئی سے الگ کرکے جو اس سے پہلے شائع ہو چکی ہے۔ صرف اس قدر بتاتی ہے۔ کہ اس ملک کے بعض حصے تباہ ہو جائیں گے۔ اور سخت تباہی آئے گی۔ اور عمارات نابود ہو جائیں گی۔ اور بستیاں کالعدم ہو جائیں گی۔ اور یہ نہیں بتاتی۔ کہ کس خاص ذریعے سے یہ تباہیاں وقوع میں آئیں گی۔ لیکن جو شخص سوچے گا۔ کہ شہر اور بستیاں کس ذریعے سے زمین میں دھنسا کرتی ہیں۔ اور یکدفعہ عمارتیں کیونکر گر جاتی ہیں۔ اور اس پیشگوئی کے ساتھ اس پیشگوئی کو بھی پڑھے گا۔ جو اسی پرچہ میں پانچ ماہ پہلے شائع ہو چکی ہے جس کے یہ لفظ ہیں۔ کہ زلزلہ کا دھکا۔ وہ ایسا اعتراض کرنے سے حیا کرے گا۔ کہ پیشگوئی میں زلزلہ کا ذکر نہیں۔ ہاں ہم یہ اب بھی کہتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ کے کلام میں استعارات بھی ہوتے ہیں جیساکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ من کان فی ھذہ اعمی فھو فی الاٰخرۃ اعمی*۔ لہذا ممکن تھا۔ کہ زلزلہ سے مراد اور کوئی عظیم الشان آفت ہوتی۔ جو پورے طور پر زلزلہ کا رنگ اپنے اندر رکھتی۔ مگر ظاہر عبارت بہ نسبت تاویل کے زیادہ حق رکھتی ہے۔ پس دراصل اس پیشگوئی کا حلقہ وسیع تھا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے دشمنوں کا منہ کالا کرنے کے لئے ظاہر الفاظ کی رو سے بھی اس کو پورا کر دیا۔ اور ممکن ہے۔ کہ بعد اس کے بعض حصے اس پیش گوئی کے کسی اور رنگ میں بھی ظاہر ہوں لیکن بہرحال وہ امر خارق عادت ہوگا۔ جس کی نسبت یہ پیش گوئی ہے۔ چنانچہ یہی زلزلہ جس نے اس قدر پنجاب میں نقصان پہنچایا اس کی نسبت تحقیقات کی رو سے سول ملٹری گزٹ وغیرہ اخبارات میں شائع ہو چکا ہے۔ اور یہ امر ثابت ہو چکا ہے کہ سولہ سو برس تک اس ملک پنجاب میں ایسا کوئی زلزلہ نہیں آیا۔ پس یہ پیش گوئی بلاشبہ اوّل درجہ کی خارق عادت امر کی خبر دیتی ہے۔ اور ممکن ہے۔ کہ اس کے بعد بھی کچھ ایسے حوادث مختلف اسباب طبعیہ سے ظاہر ہوں۔ جو ایسی تباہیوں کے موجب ہو جائیں۔ جو خارق عادت ہوں۔ پس اگر اس تو پیشگوئی کے کسی حصہ میں زلزلہ کا ذکر بھی نہ ہوتا تب بھی یہ عظیم الشان نشان تھا۔ کیونکہ مقصود تو اس پیشگوئی میں ایک خارق عادت تباہی مکانوں اور جگہوں کی ہے۔ جو بے شک ہے۔ زلزلہ سے ہو۔ یا کسی اور وجہ سے۔ پس جبکہ یہ شہادت مل چکی۔ کہ سولہ سو برس تک اس تباہی کی نظیر ملک پنجاب میں نظر نہیں پائی جاتی۔ تو یہ پیشگوئی ایک معمولی امر نہ رہا۔ جو صرف انسانی اٹکل سے ہو سکتا ہے

(باقی آئندہ)

حضرت مسیح موعود کا ایک پرانا اشتہار

سوامی دیانند سرستی صاحب نے بجواب ہماری اس بحث کے جو ہم نے روحوں کا بے انت ہونا باطل کرکے غلط ہونا مسئلہ تناسخ اور قدامت سلسلہ دنیا کا ثابت کیا ہے۔ معرفت تین کس آریہ سماج والوں کے یہ پیغام بھیجا۔ کہ اگرچہ ارواح حقیقت میں بے انت نہیں ہیں۔ لیکن تناسخ اس طرح پر ہمیشہ رہتا ہے۔ کہ جب سب ارواح مکتی پا جاتے ہیں تو پھر بوقت ضرورت مکتی خانہ سے باہر نکالے جاتے ہیں۔ اب سوامی صاحب فرماتے ہیں۔ کہ اگر ہمارے اس جواب میں کچھ شک ہو۔ تو بالمواجہ بحث کرنی چاہیئے۔ چنانچہ اس بارے میں سوامی صاحب کا خط بھی آیا۔ اس خط میں بھی بحث کا شوق ظاہر کرتے ہیں۔ اس واسطے بذریعہ اس اعلان کے عرض کیا جاتا ہے۔ کہ یہ بحث بالمواجہ ہم کو بسر و چشم منظور ہے۔ کاش سوامی صاحب کسی طرح ہمارے سوالوں کا جواب دیں۔ مناسب ہے۔ کہ سوامی صاحب کوئی مقام ثالث بالخیر کیواسطے انعقاد اس جلسہ کی تجویز کرکے بذریعہ کسی مشہور اخبار کے تاریخ و مقام کو مشتہر کر دیں۔ لیکن اس جلسہ میں شرط یہ ہے۔ کہ یہ جلسہ بحاضری چند منصفان صاحب لیاقت کے ہوگا کہ تین صاحب ان میں سے میرا برہمو سماج اور تین صاحب مسیحی مذہب ہوں گے۔ قرار پاوے گا۔ اوّل تقریر کرنے کا ہمارا حق ہوگا۔ کیونکہ ہم معترض ہیں۔ پھر پنڈت صاحب برعایت شرائط جو چاہیں گے جواب دیں گے۔ پھر اس کا جواب الجواب ہماری طرف سے گذارش ہوگا۔ اور بحث ختم ہو جائیں گی۔ ہم سوامی صاحب کی اس درخواست سے بہت خوش ہوئے۔ ہم تو پہلے ہی کہتے تھے۔ کہ کیوں سوامی صاحب اور اور دھندوں میں لگے ہوئے ہیں۔ اور ایسی بحث اور اعتراض کا جواب نہیں دیتے۔ جس نے سب آریہ سماج والوں کا دم بند کر رکھا ہے۔ اب اگر سوامی صاحب نے اس اعلان کا جواب مشتہر نہ کیا۔ تو بس یہ سمجھو۔ کہ سوامی صاحب صرف باتیں کرکے اپنے موافقین کے آنسو پونچھتے ہیں۔ اور مکت یابوں کی واپسی میں جو جو مفاسد ہیں۔ مضمون مشمولہ منعقدہ اس اعلان میں درج ہیں۔ ناظرین پڑھیں۔ اور انصاف فرما دیں

المعـــــــلن

میرزا غلام احمد رئیس قادیان۔ ۱۰۔ جون ۱۸۷۸ء

درخواست دعا

برادران منشی محمد یوسف صاحب و خواجہ ظفر حسین صاحب متعلمان اسپیل اسسٹنٹ کلاس کا اخیری امتحان ۱۲۔ جون ۱۹۰۵ء کو شروع ہے۔ لہذا جملہ ناظرین احباب و برادران قوم احمدی کی خدمت میں مودبانہ گذارش ہے۔ کہ ہر دو برادران کی کامیابی کے لئے درگاہ ایزد متعال میں دعا فرمائی جاوے

میرا بچہ۔ اور بیوی اور چھوٹی لڑکی بیمار ہیں۔ تمام احباب کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ انکی صحت کے لئے دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ انکو صحت روحانی اور جسمانی عطا فرما دے اور اپنے دین کا سچا خادم بنا دے۔ مفتی فضل الرحمان۔ قادیان

مسماۃ جیون بیگم صاحبہ خریدار بدر کی والدہ ماجدہ صاحبہ قضائے الٰہی سے فوت ہو گئی ہیں۔ احمدی احباب کے خدمت میں التماس ہے۔ کہ مہربانی فرما کر ان کے لئے نماز جنازہ میں مغفرت کے لئے دعا فرماویں۔ موضع ملا۔ تحصیل ظفروال۔ سیالکوٹ

بخدمت جناب ایڈیٹر صاحب اخبار بدر

نشان زلزلہ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ آج رات کو بوقت صبح چار مرتبہ زلزلہ یہاں پر آیا۔ مگر اس قادر مطلق تو جل جلالہ نے اپنا فضل و کرم کیا۔ پہلی مرتبہ تین بجے ۲۰ منٹ دوسری مرتبہ ۴ بجے ۵ منٹ۔ تیسری مرتبہ ۴ بجے ۲۰ منٹ چوتھی مرتبہ ۵ بجے ۵ منٹ کے بعد۔ مگر پہلی مرتبہ سب سے زیادہ حرکت ہوئی۔ چارپائی یکدم ہلنی شروع ہو گئی۔ لوگ خدا خدا کرکے چارپائی سے اتر پڑے۔ صبح کی روشنی دیکھنے سے لوگوں کو خوشی حاصل ہوئی

آپ کا نیاز مند سردار خاں۔ ضلع بہامو۔ ملک برہما

انصار بدر

برادر عبد الرحیم صاحب بیکنڈ ماسٹر اکونہ نے کئی ایک خریدار پیدا کرنے کی سعی کی ہے اللہ تعالیٰ انکو جزائے خیر دے + + + خواجہ کرم داد صاحب جموں نے کئی خریدار بدر کیلئے اپنی کمال کوشش اور ہمت سے عنایت کئے ہیں۔ خدا تعالیٰ انکو جزا خیر دیوے۔ اور دینی خدمت کے بجالانے کی توفیق عطا فرما دے۔ نیز آپ نے آئندہ کے لئے فرمایا ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ میں اور بھی خریدار بدر پیدا کرنے کی کوشش کروں گا۔ ہم ان کے اس مستقل

(آمین)

* اس آیت کے یہ معنے ہیں کہ جو شخص اس جہان میں اندھا ہے وہ دوسرے جہان میں بھی اندھا ہی ہوگا۔ یعنی جس کو خدا کا دیدار اس جگہ نہیں اس جگہ بھی نہیں۔ اس آیت کے یہ معنے نہیں ہیں۔ کہ جو بیچارے جسمانی طور پر اس جہان میں اندھے ہیں۔ وہ دوسرے جہان میں بھی اندھے ہی ہوں گے۔ پس یہ استعارہ ہے۔ کہ جاہل کا نام اندھا رکھا گیا۔ منہ

فرشتوں کا پہرہ

ایک مبارک فال

۱۴ - جون ۱۹۰۵ء - کی رات کو میاں احمد نور افغان نے باغ کے اندر کیمپ مسیح موعودؑ کے گرد پہرہ دیتے ہوئے ایک چور پکڑا - چور قریب کے گاؤں کا ایک سکھ جاٹ ہے - موٹا تازہ جوان - کم از کم پانچ چھ من اس کا وزن ہوگا - لنگوٹا کسے ہوئے بدن پر تیل ملکر اور ایک بڑا چھرا ہاتھ میں لئے ہوئے معلوم نہیں کس کس بد ارادے کے ساتھ اندھیری رات کے وقت باغ کے اندر آگھسا - اگرچہ رات کے وقت باغ کے اندر اور باہر پہرہ ہوتا ہے - تاہم پہرہ والا ایک ہی وقت میں سب طرف نگاہ نہیں ڈال سکتا - چور خود ہوشیار ہو کر ایسی طرف سے آتا ہے - جہاں سے اس کا بچاؤ ہو - رات کی تاریکی - اس پر گنجان درختوں کی گنجائش - پھر باہر نکلکر کھلا میدان - ایک مضبوط طاقتور جوان کے واسطے ہر طرح کے سامان مہیا تھے - کہ وہ اپنا بچاؤ کر کے بے خبر نکل جاتا - اور اگر کسی کو خبر بھی ہو - تو ایسی طرح بھاگے - کہ کوئی پکڑ نہ سکے - مگر اس میں خدا کی ایک حکمت تھی - کہ باوجود اس قدر سامانوں کے ایک احمد نور نے اتنے بڑے شیطان کو پکڑ کر اس طرح جکڑ دیا - جس طرح شیر کے پنجے میں ایک بکری آجاتی ہے - اور وہ حکمت یہ تھی - کہ آج سے ٹھیک ۴۴ دن پہلے اسی باغ میں اور اسی جگہ جہاں یہ واقع ہوا ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود اس عاجز کو بلا کر فرمایا تھا - کہ آج رات ہم نے رؤیا میں دیکھا ہے - کہ میں رات کو اٹھا ہوں - پہلے بشیر احمد شریف احمد ملے - پھر میں آگے جاتا ہوں - کہ پہرے والوں کو دیکھوں - تو میں کہتا ہوں - یا کوئی کہہ رہا ہے - کہ اس کے آگے فرشتے پہرہ دے رہے ہیں - اس رؤیا کا حضرت مسیح امام کو علیہ السلام نے کئی مجلسوں میں ذکر کیا - چنانچہ یہ رؤیا - خدا کی تازہ وحی کی سرخی کے نیچے ۲۷ - اپریل ۱۹۰۵ء کے اسی اخبار کے پہلے صفحہ پر ٹھیک ۴۳ ہم الفاظ میں درج کی گئی تھی - اور آج ۴۴ دن کے بعد اس کا ظہور ہوا - خدا نے اپنے فرشتوں کے پہرے کا ایک نمونہ دکھایا - چور کا آنا اور پکڑا جانا ممکن ہے - کہ کوئی کہدے - کہ ایک معمولی واقع ہے - مگر کیا ۴۴ دن پہلے کی خدا کی دی ہوئی خبر کے مطابق ہونا بھی ایک معمولی بات ہے ؟ مرسلان الٰہی کی صحبت ایک نعمت عظمیٰ ہے - جس کی قدر صرف ان لوگوں کو ہو سکتی ہے - جو رضائے الٰہی کے بھوکے اور پیاسے اور منہاج نبوت سے آگاہ ہیں - وہ نادان جو خدا کے قائم کردہ سلسلہ کو تباہ کرنے کے واسطے اندر ہی اندر کمیٹیاں کرتے ہیں - اور چوروں کی طرح منصوبے باندھتے ہیں اور سمجھتے ہیں - کہ ان کے گھات خفیہ کارروائیوں کی ظلمات میں ایسے پوشیدہ ہیں - کہ وہ خدا کے مسیح پر اپنا کاری وار کرنے کا یقین رکھتے ہیں - انہیں چاہیئے - کہ اس چور کے قصے سے عبرت لے کر اپنا چوری کا پیشہ چھوڑ دیویں اور فرشتوں کے پہرے سے ڈریں - ورنہ یہاں جیل خانہ ہے اور وہاں جہنم - ہمیں ضرورت نہیں - کہ اس جگہ ہم ایسے چوروں کا نام لیں ع - مرا د ما نصیحت بود کردیم - ہر ایک شخص اپنے دل میں خود سوچ لے گا - لیکن اگر کوئی شوقین بہرحال ایسے چوروں کو دیکھنا چاہتا ہے - تو وہ ہمارے اس آرٹیکل کے شائع ہونے تک صبر کرے مثل مشہور ہے - "چور کی داڑھی میں تنکا" - خود بخود کوئی نہ کوئی بول اٹھیگا -

مفید اخبار و دلچسپ معاملات ضروری اطلاعات

ہوتی آئی ہے - برادر کریم بخش صاحب نت بٹالہ سے تحریر فرماتے ہیں - کہ ایک زمیندار نے مولوی لوگوں کے بہکانے پر یہ تجویز کی - اور سب لوگوں کو اس بات پر آمادہ کیا - کہ احمدیوں کا پانی بند کر دو - اور تنور سے ان کو روٹی نہ لگانے دو - وغیرہ وغیرہ ہر طرح سے دکھ دو - اس زور شور کی مخالفت سے ہمیں تو کوئی تکلیف نہ ہوئی نہ ظاہری نہ باطنی - اور وہ زمیندار ۲۴ - مئی ۱۹۰۵ء کو بخار سے بیمار ہو کر ۳۰ - مئی ۱۹۰۵ء کو اپنا ہی روٹی پانی ہمیشہ کے واسطے بند کرا کر قبر میں داخل ہوا -

آجکل کئی ایک جگہ سے احمدی احباب کے خطوط موصول ہو رہے ہیں - کہ ہمارے شہروں اور گاؤں کے رہنے والوں نے احمدی جماعت کے مخالف ملّان وغیرہ کے بہکانے سے ہمیں کنوئیں سے پانی بھرنا بند کر دیا ہے اور ماشکیوں کو روک دیا ہے - اور علیٰ ہذا القیاس تکالیف پہنچانے کی نکمی کوششیں کرتے رہتے ہیں - افسوس سے ظاہر کیا جاتا ہے - کہ ہمارے مخالف جو صرف ہم سے ہی مخالفت نہیں کرتے - بلکہ خدا کے دشمن ہیں - کہ اس نے کیوں مرزا صاحب کو اپنی مخلوق کی ہدایت کے لئے رسول بنا کر بھیجا - احمدی جماعت کے لوگوں کو جتنی الوسع اپنی نفسانی خواہشات اور بے جا تعصب اور ضد سے اذیتیں پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں - لیکن نادان یہ نہیں سوچتے - کہ ایک طرف تو ہم ان کو ہلاک کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور دوسری طرف ہماری مخالفت ہماری کوششوں اور ارادوں کے برعکس نتیجہ نکالتی ہے کہ ہم دن بدن ہلاک ہوتے ہو جاتے ہیں - اور ان کو خداوند کریم آئے دن نمایاں ترقی دے رہا ہے - جو کہ ان کے دوران کی طرح کاٹتی جاتی ہے - جیسا کہ اوپر کی مثال سے ظاہر ہو رہا ہے - اور یہ نہیں سمجھتے - کہ خدا سچائی کو اس وقت دنیا میں پھیلا رہا ہے - اور کذب کو تباہ کر رہا ہے - خواہ کتنی ہی مخالفت کیوں نہ کریں - بہرحال جبکہ ان لوگوں نے ہم کو نرالے طریق سے تنگ کرنا شروع کیا ہے - اس واسطے خداوند کریم بھی نرالے ہی طریقوں سے ان کو ہلاک کرے گا - اے نادانو! اس واقعہ سے عبرت حاصل کرو اور خدا کے ساتھ جنگ کرنے سے باز آجاؤ - خوب جان لو - کہ اب وہ وقت بالکل قریب آگیا ہے - کہ راستباز اور کاذب میں خدا فرق پیدا کر دے - ان تمہاری زمینی تدبیروں سے کیا ہو سکتا ہے - خدا کی آسمانی تدبیریں خیر و برکت سے بھری ہوئی ہیں - وہ اپنے راستباز اور صادق بندے کے لئے ساری دنیا کو ہلاک کر سکتا ہے - اور اس کے اور اس کے اصحاب کے لئے آسمان سے پانی اور طعام اتار سکتا ہے ایمان چاہیئے اور خدا پر توکل - دیکھو ابن مریم کی قوم کے لئے خدا نے آسمان سے طعام نازل فرمایا - لیکن افسوس - کہ بدبخت قوم نے اس سے فائدہ نہ اٹھایا - اے ناسمجھو اس وقت بھی تم میں ابن مریم ثانی موجود ہے - اور خدا اس کے اور اس کے احباب کے لئے بھی آسمان سے رحمت کا پانی اور رحیم رب کے لئے غذا نازل فرما رہا ہے - پس تم فائدہ اٹھاؤ - اس واقعہ سے خصوصاً اس گاؤں کے رہنے والوں کو عبرت حاصل کرنی ضروری ہے - ورنہ یاد رکھیں - کہ خدا کا عذاب اس وقت آسمان پر بھڑک رہا ہے - بدبخت وہ جو خدا کے ان کرشموں سے فائدہ نہ اٹھائے - اور مبارک وہ جو خدا کے مرسل کا ساتھ دے - والسلام

خاکسار محمد نصیب احمدی محرر دفتر بدر قادیان

خدا کی تازہ وحی

۱۶ - جون ۱۹۰۵ء - قبل از نماز صبح - میں اپنے مکان میں کمرے کے اندر کھڑا ہوں اس وقت دیکھا کہ باہر ایک عورت زمین پر بیٹھی ہے جو محالقار رنگ میں ہے وہ بہت بری حالت میں ہے اور اس کے سر کے بال متفرق سے کٹے ہوئے ہیں کوئی زیور نہیں اور نہایت ردی لباس کہ وہ حالت ہیچ اور سر پر ایک میلا سا کپڑا پگڑی کی طرح لپیٹا ہوا اس کے ساتھ بات کرنے کے لئے میرا ارادہ آتی ہے نماز عصر کا وقت ہے میں جلدی سے اٹھا ہوں کہ نماز کیلئے مسجد میں چلا جاؤں گیری بیچ ساتھ نہیں میں نیچے جاکر میں لونگا یہ جلدی اسلئے کی کہ اس عورت کو میرے ساتھ بات کرنیکا موقع نہ ملے پس میں جلدی کے سبب پگڑی کو ہاتھ میں لیا اور پشمینہ کی چادر اوڑھ لی اور کمرہ سے نکلا جب میں اس کے برابر آگذرا تو میرے منہ سے یا آسمان سے آواز آئی کہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین - ساتھ ہی یہ الہام ہوا کہ اس پر لعنت پڑی آفت پڑی" - اور دیکھا کہ وہ عورت ایک نہایت ذلیل شکل میں کچھ ٹیرھی سی طرح بیٹھی ہے نقدا + + + نوٹ - یہ ہی ہے معلوم ہوتی ہے جس کو شاید اسی اخبار

[illegible]

رسیدِ زر

جب سے مطبع کا چارج ہمارے پاس آیا ہے۔ جب سے ۳۱ مئی ۱۹۰۵ء تک مفصلہ ذیل رقوم بابت چندہ اخبار بدر ہم کو وصول ہوئی ہیں اگر کسی صاحب کی قیمت درج نہ ہوئی ہو۔ تو فوراً مطلع فرماویں تاکہ بعد میں محاسبہ میں دقت نہ پڑے۔ جن اصحاب نے محمد افضل مرحوم کی وفات کے قریب ان کے نام منی آرڈر کئے تھے۔ وہ ہمیں نہیں ملے۔ ڈاک خانہ میں محفوظ ہیں۔ ایسے اصحاب کو چاہیئے۔ کہ صاحب پوسٹ ماسٹر قادیان کو خط لکھدیں۔ کہ ان کا بھیجا ہوا روپیہ قادیان میں میاں معراج الدین صاحب عمر کو دیدیا جلے۔ کیونکہ وہ روپیہ قیمت اخبار کا ہے۔ اور برادر مرحوم کا ذاتی روپیہ نہیں ہے - مینیجر

تاریخ	نمبر خریداری	نام خریدار	شہر	مقام
۳۰ اپریل ۱۹۰۵ء	[illegible]	احمد الدین کمپونڈر	ایران	عا/ ۸
"	[illegible]	میاں اللہ رکھا	سندگا	عا/ ۶
۱۴ "	۱۸۰	حکیم محی الدین	چونیاں	عا/ ۸
۱۵ "	۱۶۶	میراں بخش دسندی	گوجرانوالہ	عا/ ۸
۲۴ "	۶۸۱	عبد الرحمان احمدی	کپورتھلہ	عہ/ ۵
۲۴ "	۲۱۲	محمد الٰہی صاحب	کوہاٹ	سے/
۲۴ "	۱۲۲۷	نصیر احمد ولد شیخ [illegible]	چکر ستہ	عا/ ۸
۲۴ "	۳۷۵	منشی گلاب الدین	رہتاس	۳/
۲۵ "	۹۶	محمد ابراہیم صاحب	کراچی	عہ/ ۸
۲۵ "	۲۹	بابو خیر الدین صاحب	کوہاٹ	سے/
۲۶ "	۲۱۹	میاں محمد بن محمد خلیل	بمبئی	عا/ ۴
۲۷ "	۱۵	صاحب دین صاحب	تتال	عا/ ۴
"	۶۱	اللہ رکھا صاحب	کریام گاؤں	عا/ ۸
"	۶۹۰	بابو غلام حسین صاحب	ٹوبہ ٹیک سنگھ	عا/ ۸
۲ مئی	۱۲۸	عبد اللہ ولد غلام نبی	ملتان	عا/ ۸
"	۳۶	انور حسین خاں صاحب	شاہ آباد	عہ/ ۴
"	۳۴۴	ابو النصر آہ دہلوی	بمبئی اعانت ۸/	عا/ ۸
"	۲۲	منصب علی شاہ صاحب	پپلور	عا/ ۸
"	۱۶۳	نذیر الدین صاحب	بہا مومہ اعانت	عہ/
"	۵۹۵	خدا بخش صاحب	راولپنڈی ٹکٹ	۱۰/
"	۱۳	صفدر حسین صاحب	چکر ستہ	عا/ ۸
"	۳۲۴	فتح الدین صاحب	پالم پور	عا/ ۸
"	۱۴۰	میاں عبد اللہ صاحب	شکار	عا/ ۴
۸ "	[illegible]	میراں بخش صاحب - معرفت حکیم فضیلت		عہ/
۹ "	۴۲۸	مہر الدین و احمد الدین صاحب	چنیاں	عا/ ۸
۱۰ "	۱۶	ترکی شاہ صاحب	حیدر آباد	عا/ ۸

تاریخ	نمبر خریداری	نام خریدار	شہر	قیمت
۱۰ مئی ۱۹۰۵ء	۱۸۱۱	خان محمد ڈپٹی انسپکٹر	پپلور	عا/ ۸
" "	۴۲۲	قاضی محمد اکبر صاحب	پپلور	عا/ ۸
۱۱ "	۴۲۹	دوست خاں صاحب	قلات	عا/ ۸
۱۲ "	۲۶	چودھری اکبر علی خاں صاحب	تلونڈی	عا/ ۸
۱۲ "	۲۵	منشی مولا بخش صاحب	سنگھوں	عا/ ۸
" "	۵۵	محمد منظور الٰہی صاحب	بھٹنڈہ	عہ/
" "	۱۴	عزیز احمد خاں صاحب	شاہ آباد	عا/ ۸
" "	۳۲	چودھری غلام حسین	چونڈہ	عا/ ۸
" "	۲۷	مرزا ظہور بیگ صاحب	شاہجہانپور	عا/
۱۵ "	[illegible]	خدا بخش صاحب	ڈہری ریلوے	عا/ ۸
" "	[illegible]	مرزا محمد شفیع صاحب	بھٹنڈہ	عا/ ۸
۱۷ "	۵۴	میاں سراج الدین صاحب	اٹاوہ	للعہ/
" "	[illegible]	عبد الواحد صاحب خانساماں	بنارس	عہ/ ۴
۲۰ "	۶۱	منشی عبد الخالق صاحب	کوٹلہ مغلاں	سے/
" "	۶۱۶	منشی ولی محمد صاحب	ڈیرہ غازیخاں	سے/
" "	۲۱۴	منشی فیاض علی صاحب	کپورتھلہ	عہ/ ۴
" "	۶	سیٹھ محمد اسماعیل صاحب آدم	بمبئی	عا/ ۸
۲۱ "	۲۶۶	سردار خاں صاحب	کپورتھلہ	عا/ ۸
۲۳ "	۱۴	مہتمم کتب خانہ	سکندر آباد دکن	عا/ ۸
۲۵ "	۲۴	شیخ ضیاء اللہ صاحب	مانسہرہ	عا/ ۸
" "	۳۵	گلاب الدین صاحب	رہتاس	عہ/

تعبیر الرؤیا

بعد نماز جمعہ ماسٹر عبد الرحیم صاحب سیکنڈ ماسٹر مدرسہ اکونہ ضلع بہرائچ نے اپنا رؤیا حضرت کے آگے عرض خدمت کیا "کہ رات میں نے حضورؑ کی زیارت عالم رؤیا میں کی۔ اور حضورؑ نے دست خاص سے کچھ مٹھائی کی قسم سے جس میں گری وغیرہ ملی ہوئی تھی۔ مجھے عنایت فرمایا میں اُسے دیکھ رہا تھا۔ کہ آنکھ کھل گئی۔ حضرت میں نے اُسے کھایا نہیں۔ حضرت نے فرمایا۔ شکر کرو۔ مل تو گیا"

ایک اور رؤیا۔ تھوڑا عرصہ ہوا۔ میں نے ایک اور دیکھا تھا۔ " حضور چارپائی پر تشریف فرما تھے۔ مفتی محمد صادق صاحب حضور کے پاس بیٹھے کسی کتاب میں سے کچھ سنا رہے ہیں۔ میں جونہی سامنے آیا۔ حضور نے فرمایا "دیا شینکر ہے"۔ مفتی صاحب نے عرض کی۔ حضور عبد الرحیم ہے"۔ ۔ حضرت مجھے دیا شینکر کیوں کہا گیا؟ فرمایا۔ رحمت الٰہی کا نشان ہے

محمد افضل مرحوم کو روپیہ بھیجنے والے

صاحبان غور کریں۔ اور اس التماس کو توجہ سے سُنیں برادر مرحوم مارچ کے اخیر میں چند روز بیمار رہ کر فوت ہوگئے انکے ایام بیماری میں اور انکے وفات کے بعد جس قدر منی آرڈر لوگوں نے ارسال کئے۔ وہ سب اس جگہ ڈاکخانہ میں محفوظ ہیں ہم کو نہیں ملے۔ لیکن روپیہ بھیجنے والے سمجھتے ہیں۔ کہ روپیہ ہم کو ملگیا ہے۔ اور اس واسطے وہ رسید کے واسطے تقاضا کرتے ہیں۔ لہذا ایسے احباب کی خدمت میں جنہوں نے ۱۵ - مارچ کے بعد کوئی منی آرڈر روانہ کیا تھا۔ عرض ہے۔ کہ وہ پوسٹماسٹر قادیان کو لکھ بھیجیں۔ کہ وہ روپیہ میاں معراج الدین عمر صاحب پروپرائیٹر اخبار بدر کو دیدیا جاوے۔ کیونکہ وہ روپیہ برادر محمد افضل کا ذاتی نہ تھا۔ بلکہ اخبار کی قیمت کے متعلق تھا۔

مینیجر بدر

اعلان

بنام جملہ صاحبان جو محمد افضل مرحوم کیساتھ کچھ معاملہ رکھتے تھے

بابو محمد افضل مرحوم ایڈیٹر اخبار البدر میں میرے ساتھ حصہ کارکردگی کے شریک تھے۔ اخبار میرے سرمایہ سے چلتا تھا۔ اور پریس بھی میں نے صرف اخبار ہی کے لئے کر دیا ہوا تھا۔ ان کے کسی دوسرے کام جیسے بک ایجنسی یا کارخانہ الصدیق وغیرہ سے مجھے کوئی تعلق نہ تھا۔ اور نہ ہے۔ یہ تمام اُن کے اپنے ذاتی معاملات اور کاروبار ذاتی ذمہ پہ تھے۔ جس پر نہ میرے مشورے اور نہ میری رائے کو کسی طرح کا دخل تھا۔ ہمراہ اسباب اگر کسی صاحب کی کوئی کتاب دفتر میں آگئی ہے۔ تو ملکیت کا ثبوت بہم پہنچانے سے وہ اُن کو دینے میں ہمیں کوئی عذر نہیں۔ اس کے متعلق مینیجر اخبار بدر سے خط و کتابت کر کے فیصلہ طے کریں

خاکسار میاں معراج الدین عمر۔ پروپرائیٹر بدر

براہین احمدیہ

کی چاروں جلدیں خوشخط عمدہ کاغذ پر میاں معراج الدین عمر۔ لاہور۔ نو لکھا۔ لاہور سے پونے تین روپے قیمت میں مل سکتی ہیں

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر۔ پروپرائیٹر کے لئے چھاپا گیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

دنیا مین ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُسے قبول نکیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملون سے اُسکی سچائی ظاہر کردیگا

بدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۸

چشمۂ ہم باتو گراز جہاد رقادیان بینی | دوا بینی ۔ شفا بینی ۔ غرض دار الامان بینی

سلسلۃ الجدید جلد ۱ نمبر ۱۱ | ۱۱ ربیع الثانی ۱۳۲۳ھ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ جمعرات ۔ ۱۵ جون ۱۹۰۵ء | سلسلۃ القدیم جلد ۴ نمبر ۱۹

ای جہان منتظر خوش باش کامد دلستان | ایڈیٹر مفتی محمد صادق عفی اللہ عنہ ۔ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

قیمت سالانہ

قیمت خاص معاونین خود بخود دسہ روپے سالانہ عطا کرتے ہیں ۔ عام قیمت سالانہ ۲ ہے ۔ اس سے زاید امداد کے طور پر جو کچھ احباب عطا فرمادین ۔ وہ بخوشی قبول کیا جائے گا

ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر بدر اور خط و کتابت بنام مینجر بدر ہونی چاہیئے ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
اندرین دین آمدہ از مادریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام
مہر او باشیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
آنچہ مارا وحی و ایمائے بود
ما از و یابیم ہر نور و کمال
اتقیائے قول او در جان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد
آن ہمہ از حضرت احدیت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست
معجزات انبیاء سابقین
برہمہ از جان و دل ایمان ماست
یکدم دوری ازان عالی جناب

مصطفٰے مارا امام و پیشوا
ہم برین از دار دنیا بگذریم
بادۂ عرفان ما از جام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہر نبوت را برو شد اختتام
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آن نہ از خود از ہمان جائے بود
وصل دلدار ازل بے او محال
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد
منکر آن مستحق لعنت است
منکران مورد لعن خدا است
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
تر دماکہ است خسران و تباب

شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا ۔ دوئم ۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا کاری اور بدنظری اور ہر ایک فسق اور فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشون کیوقت انکا مغلوب ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوئم ۔ یہ کہ بلاناغہ پنج وقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا ۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو ہر روز اپنا ورد بنائیگا ۔ چہارم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا ۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم ۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا مین اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اسکی راہ میں طیار رہیگا ۔ اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ۔ ششم ۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا ۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم ۔ یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا ۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ۔ ہشتم ۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ۔ نہم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا ۔ اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا ۔ دہم ۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا ۔ اور اس عقد اخوت مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

خدا تعالیٰ کی تازہ وحی

کوئی دو تین ماہ کا الہام ہے جو پہلے غلطی سے درج نہیں ہوا
"بادشاہ وقت پر جو تیر چلاوے اسی تیر سے وہ آپ مارا جاوے"

۹ ارجون ۱۹۰۵ء ہماری جماعت کے چار آدمیوں میں سے جو سخت بیمار ہو گئے تھے اسی جگہ باغ میں ان میں سے ایک کے متعلق یہ الہام ہوا "خدا نے اسکو اچھا کرنا ہی نہیں تھا۔ بے نیازی کے کام ہیں۔ اعجاز المسیح" یعنی اسکی موت تقدیر مبرم کی طرح تھی گویا مبرم تھی مگر یہ معجزہ مسیح موعود ہے کہ اسکو خدا نے اچھا کر دیا مبرم تقدیر قابل تبدیل نہیں ہوتی۔ مگر بعض تقدیریں مبرم سے سخت مشابہت رکھتی ہیں اور بنظر کشفی مبرم معلوم ہوتی ہیں ایسی تقدیر ایک صاحب برکت اور صاحب حال کی کامل توجہ اور اقبال علی اللہ سے دور ہو سکتی ہیں +

ڈائری

اَلْقَوْلُ الطَّیِّبُ

۱۳ ارجون ۱۹۰۵ء۔ قاضی غلام حسین صاحب ویٹرنری اسسٹنٹ حصار حاضر خدمت ہوئے۔ چند روز ہوئے قاضی صاحب کا لڑکا چند روز کی عمر پا کر فوت ہو چکا ہے۔ اسپر فرمایا جو بچہ مرجاتا ہے وہ فرط ہے انسان کو عاقبت کیلئے بھی کچھ ذخیرہ چاہیئے میں لوگوں کی خواہش اولاد پر تعجب کیا کرتا ہوں۔ کون جانتا ہے اولاد کیسی ہوگی اگر صالح ہو تو انسان کو دنیا میں کچھ فائدہ دیسکتی ہے اور پھر مستجاب الدعوات ہو تو عاقبت میں بھی فائدہ دے سکتی ہے۔ اکثر لوگ تو سوچتے ہی نہیں کہ انکو اولاد کی خواہش کیوں ہے اور جو سوچتے ہیں وہ اپنی خواہش کو یہانتک محدود رکھتے ہیں کہ ہمارے مال و دولت کا وارث ہو اور دنیا میں بڑا آدمی بنجاوے۔ اولاد کی خواہش صرف اس نیت سے درست ہو سکتی ہے کہ کوئی ولد صالح پیدا ہو جو بندگان خدا میں سے ہو۔ لیکن جو لوگ آپ ہی دنیا میں غرق ہوں وہ ایسی نیت کہاں سے پیدا کر سکتے ہیں۔ انسان کو چاہیئے کہ خدا سے فضل مانگتا رہے تو اللہ تعالیٰ رحیم و کریم ہے نیت صحیح پیدا کرنی چاہیئے ورنہ اولاد ہی عبث ہے دنیا میں ایک بیہودہ رسم چلی ہوئی ہے کہ لوگ اولاد مانگتے ہیں اور پھر اولاد سے دکھ اٹھاتے ہیں۔ دیکھو حضرت نوح کا لڑکا تھا۔ کس کام آیا۔

اصل بات یہ ہے کہ انسان جو اسقدر مرادیں مد نظر رکھتا ہے اگر اسکی حالت اللہ تعالیٰ کی مرضی کے موافق ہو تو خدا اسکی مرادوں کو خود پوری کر دیتا ہے اور جو کام مرضی الٰہی کے مطابق نہ ہوں ان میں انسان کو چاہیئے کہ خود خدا تعالیٰ کے ساتھ موافقت کرے +

ایک بیمار اور اسکے علاج کا ذکر تھا۔ فرمایا ہر ایک مرض اللہ کی طرف سے مسلط ہوتا ہے جب اللہ تعالیٰ چاہتا ہے مرض ہٹ جاتا ہے۔

ایک مدرسے کے متعلق فنڈ کا تذکرہ تھا فرمایا خدا تعالیٰ سمیع و علیم ہے اس سے دعا کرتے رہو خدا برکت دیگا اسی رمز کا سمجھنا ایمانداری ہے +

۱۴ ارجون ۱۹۰۵ء۔ ایک شخص بیمار ٹنے کے واسطے آیا اسکے معالجہ کا ذکر تھا فرمایا خدا کے نزدیک کوئی بات انہونی نہیں ہے۔ میر صاحب کا لڑکا محمد اسحاق سخت بیمار ہوا ڈاکٹروں نے مایوسی ظاہر کی ہمنے دعا کی الہام ہوا سلام قولاً من رب رحیم یہ خدا کا رحم ہے کوئی بھی اس ڈر نہیں" دنیا سرائے فانی ہے اور معمولی موت فوت لگی ہوئی ہے۔ خدا اس کی پروا نہیں کرتا لیکن جہاں کوئی پیچ پڑ جاتا ہے اور دین پر اعتراض وارد ہوتا ہے وہاں تو خدا اپنا قانون بھی بدلدیتا ہے اور معجزہ نمائی کرتا ہے یوں تو مرنا کوئی حرج یا دکھ کی بات نہیں جنکو ہم کہتے ہیں کہ مرگیا ہے وہ دوسرے جہان میں چلا جاتا ہے اور وہ جہان نیک آدمیوں کے لیے بہت عمدہ ہے مگر جہاں کوئی اعتراض دین کے لیے مزاحم ہوتا ہے وہاں خدا تعالیٰ عجائبات ظاہر کرتا ہے دنیوی حکام بھی ایسا کرتے ہیں کہ کسی اہم ملکی ضرورت کیوقت قانون کی بھی پروا نہیں کرتے خدا کے ہاتھ میں سب کچھ ہے اس نے دو گھر بنائے ہیں ادھر سے اٹھا کر ادھر آباد کر دیتا ہے +

طب ماتحت حکم خدا طب اور معالجات کا تذکرہ تھا۔ فرمایا یہ سب ظنی باتیں ہیں علاج وہی ہے جو خدا تعالیٰ اندر ہی اندر کر دیتا ہے۔ جو ڈاکٹر کہتا ہے کہ یہ علاج یقینی ہے وہ اپنے مرتبہ اور حیثیت سے آگے بڑھ کر قدم رکھتا ہے۔ بقراط نے لکھا ہے کہ میرے پاس ایکدفعہ ایک بیمار آیا میں نے بعد دیکھنے حالات کے حکم لگایا کہ یہ ایک ہفتہ کے بعد مرجائے گا تیسرے سال کے بعد میں نے اسکو زندہ پایا۔ بعض ادویہ کو بعض طبائع کے ساتھ مناسبت ہوتی ہے اسی بیماری میں ایک کیلئے ایک دوا مفید پڑتی ہے اور دوسرے کے واسطے ضرر رساں ہوتی ہے جب بڑے دن ہوں تو مرض سمجھ میں نہیں آتا اور اگر مرض سمجھ میں آجاوے تو پھر علاج نہیں سوجھتا۔ اسی واسطے مسلمان جب ان علوم کے وارث ہوئے تو انہوں نے ہر امر میں ایک بات بڑھائی نبض دیکھنے کے وقت سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا کہنا شروع کیا اور نسخہ لکھنے کے وقت هُوَ الشَّافِي لکھنا شروع کیا۔

حضرت کی خدمت میں مولوی محمد علی صاحب ایم اے نے پالم پور کے ایک انگریز کا خط پڑھ کر سنایا جس کا مطلب یہ تھا کہ مجھے اسلام کے ساتھ دلچسپی ہے اور آپکے رسالہ میں جیسی اسلام کی تائید ہے ایسی میں نے کہیں نہیں دیکھی۔

ماسٹر عبدالرحیم صاحب مدرس انگریزی نے ایک نظم فارسی حضرت کی خدمت میں پڑھ کر سنائی۔

۱۴ ارجون ۱۹۰۵ء ذکر آیا کہ شاہ ولی اللہ صاحب نے لکھا ہے کہ میں بھی تابعین میں سے ہوں کیونکہ ایک جن جسنے زمانہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا پایا تھا میں نے اس سے ملاقات کی

فرمایا اس سے بہتر کشف صحیح ہے جو بیداری کا حکم رکھتا ہے جو لوگ بذریعہ کشف صحیح آنحضرت کی صحبت حاصل کرتے ہیں وہ اصحاب میں سے ہیں +

اخبار دار الامان

۱۔ حضرت بخیر و عافیت معہ خدام تا حال باغ میں فروکش ہیں ان بھرا باعث یہ نہیں بات کو جیکہ مطابق حدیث نبوی درختوں میں رہنا مفر ہے اسواسطے کھلے میدان میں رات کیواسطے خیمے لگائے ہوئے ہیں۔ قواعد طبیہ بھی اس حدیث شریف کی تائید کرتے ہیں +

۲۔ حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب کی طبیعت ۵ اجون کو بسبب اسہال بہت بیمار ہو گئی تھی اب اللہ کے فضل سے آرام ہے۔ حالت بیماری میں فرمایا میں موت سے ہرگز نہیں گھبراتا۔ ایک لطیف مضمون شروع کیا تھا (تفسیر سورۃ نور جسکے نوٹ عنقریب ہدیہ ناظرین ہونگے) جب ضعف زیادہ ہوا تو مجھے خیال آیا کہ یہ مضمون ناتمام رہا میں کل پڑھا رہا تھا کہ یکدم ضعف کا غلبہ ہو گیا۔ فرمایا میں نے ایک وصیت اس تکلیف کے وقت میں لکھی ہے جو عربی میں ہے اسکو شائع کر دیا جاوے۔ فرمایا میرے دلکو ایک بڑا اطمینان ہے۔ قرآن شریف میری غذا ہے۔

۳۔ موسمی حالت بدستور ہے گرد و باد کے طوفان آتے ہیں ایکدو بارش ہو کر کچھ گرمی میں افاقہ ہو جاوے تو حضرت شہر کے مکان میں جانیکا ارادہ رکھتے ہیں +

۴۔ ان ایام میں خلیفہ ڈاکٹر رشید الدین صاحب آگرہ سے آئے آپکے وجود سے بہت مریضوں کو فائدہ پہنچا اور نیز آپ نے مدرسہ کے کلب میں ایک لیکچر بزبان انگریزی دیا۔ بابو عبدالرزاق صاحب سٹیشن ماسٹر لدھیانہ معہ قبائل آئے اور تین چار دن رہکر چلے گئے۔ مولوی حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی۔ حاجی شاہزادہ عبدالمجید

پیر بلا کے مخالف

پیر بلا زیادہ آج کل مخالفین سلسلہ احمدیہ نے بہت شور مچایا ہے اور ہماری جماعت کے ایک بزرگ نبی بندی مکرمی حضرت مولوی محمد احسن صاحب کو امروہہ سے مباحثہ کے لئے بلایا ہے اگرچہ ایسی صورت میں جہاں مخالفانہ جوش ایک وحشیانہ رنگ اختیار کیا ہوا ہے۔ ایسے لوگوں کی طرف توجہ کرنا مفید نہیں ہوتا کیونکہ ... سوائے دنگہ اور فساد کے کوئی نیک نیت رکھتے ہوئے معلوم نہیں ہوتے تاہم حضرت مولانا موصوف نے باطل پرستوں پر حجت قائم کرنے کے لئے ان کے خط کے متعلق شرائط مباحثہ کا جواب تحریر فرمایا ہے۔ ذیل میں ہم اصل خط مع جواب ناظرین کے مطالعہ کے لئے درج کرتے ہیں۔

بخدمت حضرت مولانا مقتدانا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ احمد حسن مہتمم مدرسہ مصباح التہذیب نے چار شرائط لکھکر بھیجے ہیں بجنسہ نقل پیش کرتا ہوں۔ اولاً یہ کہ حضرت مرزا صاحب اپنے جملہ دعاوی کو قلم بند کر کے مناظر وکیل مجاز منجانب خود مقرر کریں اور اقرار لکھدیں۔ کہ اگر یہ شخص ان دعاوی کو ادلہ شرعیہ سے ثابت نہ کر سکے۔ تو ہم مع اپنے مریدین کے اپنے دعاوی سے تبری اور توبہ کر لینگے۔ ثانیاً۔ ادلہ شرعیہ وکتب جن سے سند لائی جاوے گی۔ مقرر کردی جاویں۔ ثالثاً۔ مناظرہ تقریری ہوگا۔ یہ اختیار ہے۔ کہ مجمع عام خواہ جلسہ خاص بہ تعداد معینہ ہو۔ رابعاً حکم مقبولہ طرفین مقرر ہونا ضروری ہے۔ کہ فیصلہ حکم فریقین کو منظور ہوگا۔ چونکہ مناظر صاحب امروہی ظاہر کئے گئے ہیں۔ لہذا بندہ اونہیں کے ہموطن اعنی مولوی احمد حسن صاحب امروہی کو حکم قرار دینا مناسب سمجھتا ہے۔ فقط۔ جواب باصواب سے جلد تر مطلع فرمایا جاوے۔ بندہ احمد حسن بریلوی عفی اللہ عنہ۔ یہ نقل حرف بحرف مہتمم صاحب مذکور کی قلم کی لکھی ہوئی کی ہے۔ ایک حرف کا فرق نہیں ہے۔ آج کچھ زبانی گفتگو اس عاجز سے اور مولویصاحب مدرس مدرسہ مذکور سے ہوئی تھی۔ حضرت اقدس کے دعاوی کی نسبت فرماتے تھے۔ کہ قرآن وحدیث سے ثبوت چاہیئے۔ بندہ نے کہا اگر ثبوت دیا جاوے۔ تو آپ کو پھر عذر کرنے کا موقع نہ ہوگا۔ جب دعویٰ صحیح ثابت ہوگیا۔ تو حکم محمد ل ہونا انکا امور دینیا میں ثابت ہوگیا۔ تو فرمانے لگے۔ امور دینی میں ہم نہیں نفسانیت معلوم ہوتی ہے۔ لہذا عرض ہے کہ جس طرح حضور والا کی رائے مبارک میں آوے۔ جواب تحریر فرمادیجئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ حامداً ومصلیاً۔ محب مکرم حضرت حافظ تصور حسین صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ شرط اول محض لغو اور باطل ہے۔ کیونکہ حضرت اقدس کی کتابیں متحدیانہ ... اور متضمن اثبات دعاوی اور نیز اس خاکسار کے رسائل تمام دنیا میں شائع ہو چکے ہیں۔ اور ان دعاوی کا ثبوت کالشمس فی النہار واضح ہو چکا ہے۔ لہذا اب تو یہ دعاوی اور مسائل قد تبین الرشد من الغی کے مصداق ہوگئے ہیں۔ پس مخالف پر لازم ہے۔ کہ ان کتابوں کو دیکھے اور جواب دیوے۔ ورنہ یہ درخواست بصورت شرط کے جو سائل نے کی ہے۔ اور تحصیل حاصل کیونکہ والذین ھم عن اللغو معرضون قرآن مجید موجود ہے۔ ہاں اگر کسی شخص بے بصیرت مصداق علی ابصارھم غشاوۃ کو ان دعاوی اور مسائل کی حقیقت نظر نہ آوے تو اس طرف سے صرف اسقدر اجازت ہو سکتی ہے۔ کہ وہ اپنا شک وشبہ تحریراً ہمارے روبرو پیش کرے۔ زبانی کوئی قول اس کا مسموع نہ ہوگا۔ ہم اس شبہ محررہ کا جواب جسقدر اوراق میں چاہیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اسی جلسہ میں پیش کریں گے۔ اسی طرح ہر سائل اپنا شک وشبہ پیش کرتا رہے گا ہم اس کا جواب لکھکر پیش کرتے رہیں گے پھر وہ طبع ہو کر شائع ہو جائے گا۔ تحریر کی شرط اس لئے کی ہے۔ کہ فریقین میں سے کسی کو انکار یا تبدیل تحریف اپنے قول کی گنجائش نہ رہے۔ اور حضرت اقدس کے اقرار وغیرہ کے لکھنے کی اب کوئی ضرورت باقی نہیں رہی ہے۔ کیونکہ ہم خود اس امر کے مدعی ہیں۔ کہ حضرت اقدس مصداق ثانوی وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین کے ہیں۔ اور آنحضرت کے جملہ دعاوی کو ہمنے ادلہ شرعیہ کتاب اللہ اور سنت صحیحہ اور دلائل عقلیہ اور تائیدات الٰہیہ سے ثابت کر کے دکھلا دیا ہے۔ پس مخالف ہم سے ہی اپنا شبہ رفع کر لیوے۔ البتہ بحکم دروغگو را تا بخانہ باید رسانید کے ہم بھی بمقابلہ شرط اول مخالف کے یہ شرط اول کرتے ہیں کہ مناظر طرف ثانی کل ہندوستان کے مشاہیر علماء و فضلاء وفقراء سجادہ نشینوں کی طرف سے یہ لکھوا کر شائع کرا دیوے۔ کہ اگر ادلہ شرعیہ مذکورہ سے علیٰ منہاج النبوت حضرت اقدس کے دعاوی یا مسائل کو ہم نے حق اور صحیح۔ بلکہ واجب القبول ثابت کر دیا۔ تو یہ تمام مشاہیر نامی کے علماء وفقراء اپنی مخالفت سے توبہ اور بہتری کا اشتہار شائع کر دیوں گے۔ اور یہ شرط ہماری بجائے خود واجب القبول ہے۔ کیونکہ کتب متحدیانہ ومعجزانہ سلسلہ احمدیہ کی تمام دنیا میں شائع ہو چکیں ہیں۔ معہذا اس شرط سے ہم ایسے ادانی طلبہ علم کے ساتھ بھی مناظرہ کرنے کو موجود ہیں مگر صرف تحریراً تاکہ حق وباطل حاضرین جلسہ اور غیر حاضرین پر واضح ولائح ہو جائے اور تبدیل وتحریف اپنے قول کی کسیکو گنجائش نہ رہے۔ یہاں تک شرط اول ودوم وسوم کا جواب شافی وکافی آگیا۔ جو محض لغو اور باطل تھیں۔

اور شرط چہارم کا یہ جواب ہے۔ کہ بحکم محکم ومنصوص قرآنمجید فلا وربک لا یؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینھم ثم لا یجدوا فی انفسھم حرجا مما قضیت ویسلموا تسلیما کے ہم اور کسی کو سوائے کتاب وسنت صحیحہ کے حکم مقرر نہیں کر سکتے۔ کیونکہ ان دعاوی اور مسائل میں اور محکمہ شرعیہ قطعی فیصلہ کر چکیں ہیں۔ چہ جائے مولوی احمد حسن صاحب کی۔ کیونکہ وہ تو اس مامور من اللہ کے مباہلہ کے نیچے اپنی میعاد معینہ میں یعنے تیسرے سال آچکے ہیں۔ دیکھو دافع البلا صفحہ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸ کو اور پھر نظر ثانی دیکھو جو مولویصاحب کے خاص گھر میں ہی تین موتیں۔ انکی زوجہ اہل خانہ اور نواسہ اور نواسی پر طاعون سے واقع ہو چکیں ہیں۔ آپ ان سے دریافت کر لیجئے۔ علاوہ بریں مولویصاحب باوجود قرب وامروہی ہونے کی اس دشت پرخار مباحثہ اور لق ودق مناظرہ میں ایسے طفل مکتب ہیں کہ آج تک ہمارے مقابلہ میں ایک قدم تک بھی نہیں رکھ سکے۔ اگر فریق ثانی کو اس میں بھی کچھ شک ہو۔ تو اس امر کو بھی ان سے دریافت کر لیوے۔ پس وہ کیوں کر حکم ہو سکتے ہیں۔ اے حافظ صاحب جو شخص یہ کہتا ہے۔ کہ بعد ثبوت کے ادلہ شرعیہ سے بھی ہم پر ماننا ضروری نہیں ہے۔ ایسے شخص سے کیا گفتگو ہو سکتی ہے

سو آنکس کہ بقرآن وخبر زو نہ رہے۔ آنست جوابش کہ جوابش نہ دہی۔ والسلام۔ خیر ختام محررہ ۱۷ جون ۱۹۰۵ء

راقم محمد احسن از امروہہ۔ شاہ علی سرائے

پاک شاعری

کھڑا جھنڈا ہے مہدی کا آئے جس کا جی چاہے | لوائے احمدی سے فیض پاوے جس کا جی چاہے
محمد کو شفیع اپنا بنالے جس کا جی چاہے | جماعت میں صحابہ کی در آئے جس کا جی چاہے
محمد کو زمیں میں گاڑ کر اور عیسیٰ کو گردوں پر | نصاریٰ تیں ایسے چڑھائے جس کا جی چاہے
وفات حضرت عیسیٰ عیاں ہے صاف قرآں سے | فلک سے ابن مریم کو بلائے جس کا جی چاہے
خبر میں آ چکا دجال ہے انگریزی فرقہ | یہ شخص خاص جس کو بنائے جس کا جی چاہے
متاع دنیوی دیکر ملا میں دین میں اپنی | اب اس کے ہاتھ میں دین اپنا گنوائے جس کا جی چاہے
وہ ہم کو ہیں کافر کہینگے یعنی یہود ہونگی علامت | کہ کوئی دین میں ان کے در آئے جس کا جی چاہے
زبان انکی ہے میٹھی شہد سے اور ... دل ہیں | وہ ہیں اب ہند میں خود سوچ جائے جس کا جی چاہے
حدیثوں سے بھی اطمینان گر تو نہیں صاحب | خدا دجال کا لکھے کو بتائے جس کا جی چاہے
غرض دجال ومہدی ومسیحا آچکے اب تو | علامت دیکھ کے سب آزمائے جس کا جی چاہے
مسیح ومہدی موعود کہتا ہوں میں منادی کو | ... دین بتائے جس کا جی چاہے

مرسلہ عبدالعزیز اہلمد کلکٹری سہارنپور

حضرت مسیح موعود کا ایک تازہ خط

ایک شخص کے چند سوالوں کے جواب

(شکارپور سندھ سے ایک شخص مسمی عبدالقادر بیدل نے حضرت اقدس کی خدمت میں چند ایک سوالات لکھے ہیں۔ جن کے جوابات حضرت نے خود ایک خط میں تحریر فرمائے ہیں اور وہ خط عاجز ایڈیٹر کو اخبار بدر میں درج کرنے کے واسطے عطاء فرمایا ہے۔ اس خط میں حضرت نے سائل کے سوالات کے جوابات لکھے ہیں۔ چنانچہ وہ خط ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپکا خط مجھ کو ملا۔ سوالات کے جواب حسب ذیل ہیں

عـ۱ جو شخص سچی ارادت سے مریدوں میں داخل ہوگا اور سچا مسلمان بن جائے گا۔ میں امید رکھتا ہوں۔ کہ خدا تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس سے بہتری کرے گا۔

عـ۲ اگر کوئی معجزہ دیکھنے پر بیعت کے لئے طیار ہے۔ تو اس وقت تک دس ہزار کے قریب اللہ تعالےٰ معجزات دکھا چکا ہے جن کے لاکھوں انسان گواہ ہیں۔ اور اپنی مرضی سے ہمیشہ دکھاتا ہے۔ لیکن اگر کوئی یہ کہے۔ کہ گذشتہ معجزات میرے لئے کافی نہیں۔ اور میں اپنے اقتراح سے معجزہ چاہتا ہوں۔ تو ایسا آدمی شریر اور بدنصیب ہے۔ خدا تعالےٰ کو نہ اُس کی پرواہے۔ نہ اس کی بیعت کی

عـ۳ کرشن ہونے کا دعویٰ خدا تعالےٰ کی وحی سے ہے ہر ایک ملک میں نبی ہوتے رہے ہیں۔ پس یہ شرارت ہے۔ کہ بغیر علم یقینی کے کرشن کو بُرا کہا جاوے۔ وانْ من اُمّۃٍ الّا خلا فیھا نذیر۔

عـ۴ میں نے ثناء اللہ کو ہرگز نہیں کہا۔ کہ میرے مکان پر نہ آؤ لعنت اللّٰہ علی الکاذبین۔ بلکہ خود اُن آریہ سماج والوں کے مکان پر اترا۔ جو ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو صدہا گالیاں نکالتے تھے۔ جن کے گندے رسالے اب تک موجود ہیں۔ ایک غیرت مند مؤمن کا کام نہیں۔ کہ ایسے پلید گروہ دشمن اسلام کے گھر میں اترے۔ نہ میرے پاس وہ آیا۔ نہ آنے کی خواہش ظاہر کی۔ میں نے اس کو کب کہا تھا کہ تم ہندوؤں کی طرح میرے پاس آؤ۔ وہ ہرگز میرے پاس نہیں آیا۔ ہاں قادیان میں آریہ سماج والوں کے پاس آیا۔ اور اس کی اس حرکت سے قادیان کے مسلمان بھی حیران تھے۔ کہ مولوی کہلا کر دشمنان اسلام کے پاس اُترا۔ جن کا طریق توہین اسلام ہے۔ کوئی غیرت مند مسلمان ہرگز قبول نہیں کر سکتا۔ کہ ایسے مکان پر کسی کے ملنے کے لئے جائے۔ جہاں حضرت سیدنا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو گندی گالیاں دیتے ہیں۔ اور دن رات توہین اسلام اُن کا کام ہے۔ وہ میرے دروازہ پر نہیں آیا۔ تا میں اس کی خاطر داری کرتا۔ بلکہ دشمنان اسلام اور دشمنان نبی کریمؐ کے دروازہ پر گیا۔ اور اگر وہ اب اس واقعہ سے انکاری ہے۔ تو میں بجز اس کے کیا کہہ سکتا ہوں۔ کہ لعنت اللہ علی الکاذبین

قولہ آپ نے پیشگوئی کی تھی۔ کہ طاعون کا قادیان اثر نہ ہوگا۔ اور میرے مریدوں سے کوئی اس مرض مہلک میں گرفتار نہ ہوگا۔ اور اس کے برعکس ہوا۔

الجواب - میں نے کوئی ایسی پیشگوئی نہیں کی کہ قادیان میں طاعون سے کوئی نہیں مریگا۔ بلکہ قادیان کی نسبت یہ پیشگوئی کی تھی۔ کہ لولا الاکرام لھلک المقام یعنے خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ اگر میں تیری عزت کا پاس نہ کرتا۔ تو قادیان کے تمام لوگوں کو ہلاک کر دیتا کیونکہ اس گاؤں میں اکثر شریر اور خبیث ایک جمع ہیں خدا تعالےٰ نے فرمایا تھا۔ انی احافظ کل من فی الدار یعنی میں قادیاں میں طاعون بھیجوں گا۔ اور میں اُن سب لوگوں کو بچاؤں گا۔ جو تمہارے گھر کی چار دیوار کے اندر ہیں۔ اب ظاہر ہے۔ کہ اگر قادیان کی نسبت عام طور پر بچانے کا وعدہ تھا۔ تو پھر اس وحی آلہی کے کیا معنے ہوئے۔ کہ میں اس گھر کے رہنے والوں کو بچاؤں گا۔ اب میں یہ بھی تبلاتا ہوں۔ کہ شریر اور مفسد طبع لوگوں نے کہاں سے ایک جھوٹی بات بنالی۔ پس اس کی جڑ یہ ہے۔ کہ ایک یہ وحی آلہی تھی۔ اِنَّ اللّٰہ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوا مَا بِاَنْفُسِھِمْ انہ اوی القریۃ۔ یعنی خدا تعالےٰ اس بیماری کو اس ملک کے رہنے والوں سے دُور نہیں کرے گا۔ جب تک وہ ان خیالات کو دُور نہ کریں۔ جو اُن کے دل میں ہیں۔ اور وہ اس گاؤں کو یعنے قادیان کو بالکل تباہ ہونے سے بچالیگا یعنی قادیان کی ایسی حالت نہ ہوگی کہ بالکل نابود ہو جائے۔ جیسا کہ اس نواح میں کتنے دیہات نابود ہوگئے۔ اور اُن کا نام ونشان نہ رہا۔ یاد رہے۔ کہ اوی کا لفظ جو اس وحی آلہی میں ہے۔ یعنی یہ فقرہ کہ انہ اوی القریۃ۔ اس لفظ کے عربی میں یہ معنے ہیں کہ ایک حد تک مصیبت دکھلا کر پھر اپنی پناہ میں لے لینا۔ اور بکلی برباد نہ کرنا۔ یہ محاورہ قرآن شریف اور تمام عرب کی زبان میں ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتا ہے۔ الم یجدک یتیما فاٰوی یعنی کیا خدا نے تجھ کو یتیم پاکر پھر پناہ نہ دی۔ ظاہر ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے اول آپ ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو یتیم کیا۔ اور یتیمی کے تمام مصائب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وارد کئے۔ اور پھر بعد مصائب کے پناہ دی۔ پس اوی کے لفظ میں شرط ہے۔ کہ جس کو پناہ دی جائے۔ وہ اول کچھ مصیبتیں اٹھا چکا ہو۔ یہی فقرہ وحی آلہی کا ہے۔ جسکے معنے مفسد طبع لوگوں نے اپنی قدیم عادت کے موافق یہ بنائے کہ گویا خدا نے یہ فرمایا تھا۔ کہ قادیان میں طاعون سے کوئی نہیں مرے گا۔ اب اس جگہ بھی بجز اس کے ہم کیا کہیں۔ کہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ اور یاد رہے۔ کہ پیسہ اخبار والے کو تو حق سے قدیم بُغض ہے۔ اور خلاف واقعہ لکھنا اور اپنی طرف سے بات بنانا اس کی عادت ہے٭۔ اور میں اس بارے میں مدت ہوئی۔ چند کتابیں شائع کرچکا ہوں۔ اور عام طور پر تبلا چکا ہوں۔ کہ ایسی کوئی مجھے وحی نہیں ہوئی جس کے یہ معنے ہوں۔ کہ قادیان میں طاعون ہرگز نہیں پڑے گی۔ اب اگر آپ کا دعوےٰ ہو۔ کہ ضرور میں نے ایسی کوئی پیشگوئی شائع کی تھی۔ تو اس کو پیش کرنا چاہئیے۔ میں حلفاً کہتا ہوں۔ کہ میں نے ایسی کوئی وحی شائع نہیں کی۔ جس کے یہ معنے ہوں۔ کہ قادیان میں طاعون نہیں پڑے گی۔ اب اگر کوئی کہے۔ کہ شائع کی تھی۔ تو بجز اس کے کیا جواب دوں۔ کہ لعنت اللہ علی الکاذبین۔ پھر یہ دوسرا اعتراض کہ مریدوں کے لئے یہ وحی شائع کی تھی۔ کہ اُنمیں سے کوئی نہیں مرے گا۔ یہ بھی سراسر جھوٹ اور افترا ہے۔ صرف یہ وحی آلہی شائع کی تھی۔ انّ الذین اٰمنوا ولم یلبسوا ایمانھم بظلم اولئک لھم الامن وھم مھتدون یعنے جو لوگ ایمان لائے۔ اور کسی قسم کا ظلم اور قصور اُن کے ایمان میں نہ تھا۔ وہ امن میں رہیں گے۔ پس میں خدا تعالےٰ کی قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں۔ کہ ایک بھی ایسے مریدوں میں سے طاعون سے نہیں مرا۔ باقی وہ لوگ جو کچھ کچھ دنیا داری کا رنگ اپنے اندر رکھتے ہیں۔ اور اُن کا میرے ساتھ وہ پاک تعلق نہیں۔ جو ظلم اور قصور سے ان کو

٭ پیسہ اخبار کا خلاف واقعہ لکھنے کا یہ نمونہ کافی ہے۔ کہ قادیان میں بعض اموات جو اور اور بیماریوں سے ہوئی تھیں۔ اس نے طاعون میں داخل کر دیں اور ایک شخص دیوانہ کتے کی کاٹنے سے زیر بار مرا تھا وہ بھی طاعونی موت قرار دی اور اس طرح پر طاعون کی وارداتیں زیادہ دکھلائیں۔ ورنہ اردگرد کے دیہات کی نسبت اسقدر قادیان میں طاعون کم رہی ہے۔ کہ گویا نہیں ہوئی۔ اور قادیان میں قدیم سے آبادی تین ہزار سے زیادہ نہیں۔ بلکہ کم ہے یہ کس دروغ گو کے منہ سے نکلا۔ کہ اب صرف تین سو باقی ہیں۔ پیسہ اخبار کی بار بار کی خلاف بیانی اور عوام کو دہوکہ دینے کی نسبت بجز اس کے ہم کچھ نہیں کہہ سکتے کہ لعنت اللہ علی الکاذبین۔ اس نے یہ بھی خلاف واقعہ لکھا۔ کہ فلاں فلاں آدمی طاعون سے مر گئے ہیں۔ حالانکہ نہ انکو طاعون ہوئی اور نہ وہ مرے۔ بلکہ اب تک زندہ موجود ہیں۔ منہ

متبرا کرے۔ یہ پیشگوئی اُن کی ذمہ دار نہیں۔ ابھی بہت تھوڑے ہیں جو اس پیشگوئی کے مصداق ہیں۔ میں یقیناً جانتا ہوں۔ کہ جو شخص مجھ سے سچی محبت رکھتا ہے۔ اور میں بھی اس سے محبت رکھتا ہوں۔ اور نفسانی اغراض سے پاک ہے۔ اور وفا اور صدق کامل طور پر رکھتا ہے۔ اور ٹھوکر کھانے والا مادہ اپنے اندر نہیں رکھتا۔ اور متقی ہے۔ اور کسی ابتلا کی وقت مُرتد ہونے کے لئے طیار نہیں۔ اور میری عظمت اور مرتبہ کو سمجھتا ہے۔ اور کوئی شک و شبہ اپنے اندر نہیں رکھتا۔ اور نہ کسی ابتلا کے وقت شبہ پیدا ہونے کا خانہ اس کے دل میں موجود ہے۔ وہ ضرور طاعون سے بچایا جائے گا۔ کیونکہ ایک قسم کا مجھ سے اتحاد رکھتا ہے۔ مگر بہت سے ایسے لوگ ہیں کہ کہتے ہیں۔ کہ ہم مرید ہیں۔ مگر وہ مرید نہیں۔ وہ پورے زور سے تقوےٰ کے راہوں پر قدم نہیں مارتے۔ اور دُنیا کے گند ان کے اندر ہیں اور پورے صدق سے مجھ سے تعلق نہیں رکھتے۔ ایک ادنےٰ ابتلا کے وقت میں دیکھتا ہوں۔ کہ وہ گری وہ گری۔ پس در حقیقت ان کو مجھ سے تعلق نہیں۔ اور نہ مجھے اُن سے تعلق۔ اور اگر وہ قیامت کو بھی میرے پاس آویں۔ تو مجھے کہنا پڑے گا۔ کہ مجھ سے دور رہو۔ کہ میں تمہیں شناخت نہیں کرتا۔ ہاں ایسے بھی ہیں۔ کہ گو طاعون سے بوجہ عدم کمال تام کے فوت ہو جائیں۔ یعنی انمیں شرائط متذکرہ بالا پورے طور متحقق نہ ہوں۔ مگر شہیدوں میں لکھے جائیںگے۔ اور طاعون اُن کے بہشت کا ذریعہ ہو جائے گا۔ کیونکہ ایک حصہ صدق کا ان میں ہے جو کامل نہیں۔

اعتراض پنجم ۵؎ مسماۃ محمدی کو دوسرا شخص نکاح کر کے لے گیا۔ اور وہ دوسری جگہ بیاہی گئی

الجواب وحی آلٰہی میں یہ نہیں تھا۔ کہ دوسری جگہ بیاہی نہیں جائیگی بلکہ یہ تھا۔ کہ ضرور ہے۔ کہ اول دوسری جگہ بیاہی جائے۔ سو یہ ایک پیش گوئی کا حصہ تھا۔ کہ دوسری جگہ بیاہی جانے سے پورا ہُوا۔ الہام آلٰہی کے یہ لفظ ہیں۔ سیکفیکھم اللّٰہ ویرّدھا الیک۔ یعنی خدا تیرے ان مخالفوں کا مقابلہ کرے گا اور وہ جو دوسری جگہ بیاہی جاوے گی۔ خدا پھر اس کو تیری طرف لائے گا۔ جاننا چاہیئے۔ کہ ردّ کے معنے عربی زبان میں یہ ہیں۔ کہ ایک چیز ایک جگہ ہے۔ اور وہاں سے چلی جاوے۔ اور پھر واپس لائی جاوے۔ پس چونکہ محمدی ہمارے اقارب میں سے بلکہ قریب خاندان میں سے تھی یعنی میرے چچازاد ہمشیرہ کی لڑکی تھی۔ اور دوسری طرف قریب رشتہ میں ماموں زاد بھائی کی لڑکی تھی۔ یعنی تو احمد بیگ کی۔ پس اس صورت میں ردّ کے معنے اس پر مطابق آئے۔ کہ پہلے وہ ہمارے پاس تھی۔ اور پھر وہ

وہ چلی گئی۔ اور قصبہ پٹی میں بیاہی گئی۔ اور وعدہ یہ ہے کہ پھر وہ نکاح کے تعلق سے واپس آئے گی۔ سو ایسا ہی ہوگا مگر چونکہ آتھم کی پیشگوئی کی طرح یہ بھی شرطی پیشگوئی ہے۔ اس لئے کسی میعاد سے اس کو تعلق نہیں۔ اور اس کے ظہور کا منتظر رہنا چاہیئے۔ اور اگر کوئی یہ کہے۔ کہ ردّ کے یہ معنے نہیں۔ تو بجز اس کے کیا کہیں۔ کہ لعنت اللّٰہ علی الکاذبین بے شک یہ سچ ہے۔ کہ میعاد اس شرطی پیشگوئی کی گذر گئی۔ مگر شرطی پیشگوئی میعاد کے گذرنے سے باطل نہیں ہوتی۔ بلکہ وعید کی پیشگوئیاں جو کسی کی عذاب کے متعلق ہوں۔ باوجود نہ ہونے کسی شرط کے اصل میعاد سے متاخر ہو سکتے ہیں۔ جیسا کہ یونس نبی کی پیشگوئی متاخر ہوگئی۔ اس میں راز یہ ہے۔ کہ خدائے کریم کا تمام نبیوں کی زبانی وعدہ ہے۔ کہ جس بلا کا اس نے ارادہ کسی کی نسبت کیا ہے۔ خواہ پیشگوئی کے پیرایہ میں۔ خواہ کسی اور طرح۔ وہ اس بلا کو توبہ اور صدقہ اور خیرات کی وجہ سے ٹال سکتا ہے۔ یا اس میں تاخیر ڈال سکتا ہے اس پر تمام نبیوں کا اتفاق ہے۔ اور منکر اس کا کافر ہے پس یہ اعتراض اعتراض نہیں ہے۔ بلکہ جہالت ہے خصوصاً جس حالت میں پیشگوئی کی ایک شاخ پوری ہو چکی ہے۔ یعنے محمدی کا باپ جس کی موت اس پیشگوئی میں داخل تھی۔ میعاد کے اندر مر چکا۔ پس تو محل تصدیق ہے۔ نہ جائے اعتراض۔ اور دوسرے شخص کی موت میں تاخیر اسی وجہ سے ہوئی۔ کہ اسی پیشگوئی سے ایک بڑی موت فریق ثانی کے بزرگ کی۔ یعنی احمد بیگ کی میعاد مقررہ کے اندر وقوع میں آگئی۔ اور اس نے لکے دلوں میں سخت خوف ڈالدیا کیونکہ جب کہ دو شخص پیشگوئی کے زد میں تھے۔ اور ایک اُن میں سے میعاد کے اندر مر گیا۔ تو یہ بات تو ایک طبعی امر تھا۔ کہ دوسرے شخص اور اس کے اقارب کو خوف دامن گیر ہو جاتا۔ پس وہی خوف قرآن شریف کے وعدہ کے مطابق تاخیر بلا کا موجب ہُوا۔ اور جیسا کہ وعید کی پیشگوئیوں میں ہے۔ کسی حد تک تاخیر ہوگئی۔ کیونکہ خوف کے وقت خدا تعالےٰ بلا کو جس کا ارادہ کیا گیا ہے۔ ٹال دیتا ہے۔ یا تاخیر میں ڈالدیتا ہے

۵؎ آپنے فرمایا تھا۔ کہ وہ ملعون مردار ہو کر جائے گا۔ یا وہ جگہ آپکے ہاتھ آئے گی۔ مگر اب تک کوئی بات ظہور میں نہ آئی

الجواب۔ میں اس اعتراض کو سمجھا نہیں۔ آپ اس ملعون کا نام لیں۔ مجھے بالکل معلوم نہیں۔ کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ وہ جگہ کونسی ہے۔ اور وہ ہندو کون اور الہام کون ہے۔ اس کی تشریح آپکے ذمہ ہے

مکرراً اس قدر لکھنے کی ضرورت ہوئی۔ کہ میں ذیپیسہ اخبار والے کو ناحق طور پر سرزنش نہیں کی۔ بلکہ اس نے قادیان کی نسبت ایک لمبی فہرست دی تھی۔ کہ اتنے آدمی طاعون سے فوت ہو گئے ہیں۔ حالانکہ اس فہرست میں بہت سے خلاف واقعہ اموات درج تھیں۔ ہاں اس سے انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ کسی دوسرے وقت میں کچھ وارداتیں طاعون کی قادیان میں بھی ہوئیں تھیں۔ مگر نہ اس قدر جس پر پیسہ اخبار نے شور مچایا تھا۔ اور ضرور تھا۔ کہ کسیقدر قادیان میں طاعون کی وارداتیں ہوتیں تا پیشگوئی پوری ہوتی۔ یہ آپنے کس کے منہ سے سُن لیا۔ کہ کوئی الہام میں نے ایسا شائع کیا تھا۔ کہ قادیان میں کوئی واردات طاعون نہیں ہوگی۔ اور آپ کا یہ کہنا کہ قادیاں کی نسبت شکارپور دارالامان ہے۔ یہ خدا تعالےٰ کے مقابلہ پر ہنسی اور گستاخی ہے۔ معلوم نہیں۔ کہ آئندہ شکارپور کی نسبت کیا قہر آلٰہی مخفی ہے۔ کہ یہ گستاخی کے کلمات آپکے منہ سے نکل گئے۔ اور یہ آپ کا کہنا۔ کہ اب قادیان میں صرف تین سو آدمی کی آبادی باقی ہے۔ یہ آپ کو کس نے سنایا۔ لعنت اللّٰہ علی الکاذبین۔ قادیان کی آبادی قدیم سے تین ہزار سے کچھ تھوڑی ہے۔ اور اب بھی اسی قدر ہے۔ کوئی اس قصبہ کے اندر داخل ہو کر نہیں خیال کر سکتا۔ کہ ایک بھی مرا ہے

الراقم

خاکسار مرزا غلام احمد۔ مورخہ ۲۰ جون ۱۹۰۵ء

خریداران اخبار

خریداران بدر سے گذارش ہے۔ کہ مہربانی فرما کر دفتر بدر کی خط وکتابت میں اپنی چِٹ کے نمبر کا حوالہ ضرور دیوین تاکہ تعمیل ارشاد میں سہولت ہو۔ بعض اوقات نمبر چٹ کا حوالہ نہ دینے کی وجہ سے نام تلاش کرنے میں بڑی دقت ہوتی ہے۔ ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ نام نہیں ملتا۔ جس کی وجہ سے تعمیل ارشاد میں کوتاہی ہو کر شکائیت کا موقعہ ملجاتا ہے۔ لہٰذا التماس ہے۔ کہ ہر صاحب بوقت خط وکتابت اپنی چِٹ کے نمبر سے آگاہ فرما دیں۔ جو چٹ کے سرے پر چھپا ہُوا ہوتا ہے۔ ضرور لکھیں۔ تاکہ تعمیل میں توقف نہ ہو۔

حضرت مسیح موعود کا تازہ اشتہار

گذشتہ اشاعت سے آگے

مخلوق کی ہدایت کے واسطے حضرت مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آجکل ایک تحریر کی ہے۔ جو پبلک کے فائدے کیواسطے ذیل میں درج کی جاتی ہے۔ غالباً یہ تحریر کسی علیحدہ اشتہار کی شکل میں شایع نہ ہوگی۔ لیکن براہین احمدیہ کے حصہ پنجم کا ضمیمہ ہوگا۔ ایڈیٹر

پھر جبکہ اس پیش گوئی کے پہلے حصہ بتاریخ ۴۔ دسمبر ۱۹۰۳ء میں اسی اخبار الحکم میں درج ہوئی ہے۔ صاف اور صریح لفظوں میں زلزلہ کا ذکر بھی شائع ہو چکا ہے۔ تو ایسے معترض کی عقل پر نہیں یا رو دیں۔ جو کہتا ہے۔ جو زلزلہ کی کوئی پیشگوئی نہیں کی

اب یاد رہے۔ کہ وحی الٰہی یعنی عفت الدیار محلہا ومقامہا۔ یہ وہ کلام ہے۔ جو آج سے تیرہ سو برس پہلے خداوند تعالیٰ نے لبید بن ربیعۃ العامری کے دل میں ڈالا تھا۔ جو اس کے اس قصیدہ کا اول مصرع ہے۔ جو سبعہ معلقہ کا چوتھا قصیدہ ہے۔ اور لبید نے زمانہ اسلام کا پایا تھا۔ اور مشرف باسلام ہو گیا تھا۔ اور صحابہ رضی اللہ عنہم میں داخل تھا اس لئے خداتعالیٰ نے اس کے کلام کو یہ عزت دی۔ کہ جو آخری زمانہ کی نسبت ایک عظیم الشان پیشگوئی تھی کہ ایسی ایسی تباہیاں ہونگی۔ جن سے ایک ملک تباہ ہوگا۔ وہ اسی کے مصرع کے الفاظ میں بطور وحی فرمائی گئی۔ جو اس کے منہ سے نکلی تھی۔ پس یہ تعجب سخت نادانی ہے۔ کہ ایک کلام جو مسلمان کے منہ سے نکلا ہے۔ وہ کیوں وحی الٰہی میں داخل ہوا۔ کیونکہ جیسا کہ ہم ابھی بیان کر چکے ہیں۔ وہ کلام جو عبد اللہ بن ابی سرح کے منہ سے نکلا تھا۔ یعنی فتبارک اللہ احسن الخالقین وہی قرآن شریف میں نازل ہوا جس کی وجہ سے عبد اللہ بن ابی سرح مرتد ہو کر مکہ کی طرف بھاگ گیا + پس جبکہ خداوند تعالیٰ کے کلام کا ایک مرتد کے کلام سے توارد ہوا۔ تو اس سے کیوں تعجب کرنا چاہئے۔ کہ لبید جیسے صحابی بزرگوار کے کلام سے اس کے کلام کا توارد ہو جائے خداتعالیٰ جیسے ہر ایک چیز کا وارث ہے۔ ہر ایک پاک کلام کا بھی وارث ہے۔ اور ہر ایک پاک کلام اسی کی توفیق سے منہ سے نکلتا ہے۔ پس اگر ایسا کلام بطور وحی نازل ہو جائے۔ تو اس بات سے تنہا وہی شخص شک کریگا جس کو اسلام میں شک ہو۔ اور لبید کے فضائل میں سے ایک یہ بھی تھا۔ جو اس نے نہ صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا۔ بلکہ زمانہ ترقیات اسلام کا خوب دیکھا۔ اور ۴۱ھ ہجری میں ایک سو ستاون برس کی عمر پا کر فوت ہوا۔ اسی طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے کلام سے بھی کئی مرتبہ قرآن شریف کا توارد ہوا۔ جیسا کہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ قال قال عمر وافقت ربی فی اربع یعنی چار باتیں جو میرے منہ سے نکلیں۔ وہی خداتعالیٰ نے فرمائیں۔ اور اگر ہم اس امت مرحومہ کے اولیاء کرام کا ذکر کریں۔ کہ کس قدر نثر و نظم کلام بطور الہام ان کے دلوں پر القاء ہوئے۔ اور بعض کو مثنوی رومی کے اشعار بطور الہام منجانب اللہ دل پر ڈالے گئے۔ تو یہ بیان ایک علیحدہ رسالہ کو چاہتا ہے اور میں جانتا ہوں۔ کہ جس شخص کو ایک ذرا واقفیت بھی اس کوچہ سے ہوگی۔ وہ کبھی اس بات کو منہ پر نہیں لائیگا کہ خدا کے کلام کو انسان کے کلام سے توارد نہیں ہو سکتا بلکہ ہر ایک شخص جو کسی قدر علم شریعت سے حصہ رکھتا ہے وہ ایسے کلمہ کو موجب کفر سمجھے گا۔ کیونکہ اس عقیدہ سے قرآن شریف سے انکار کرنا لازم آتا ہے۔ اس جگہ ایک اشکال بھی ہے۔ اور ہم مناسب سمجھتے ہیں۔ کہ اس اشکال کو بھی حل کر دیں۔ وہ یہ ہے۔ کہ اگر یہ جائز ہے۔ کہ کبھی انسان کے کلام سے خدا کے کلام کا توارد ہو تو ایسا امر قرآن شریف کے معجزہ ہونے میں قدح پیدا کرتا ہے۔ لیکن جیسا کہ صاحب تفسیر کبیر اور دوسرے مفسروں نے لکھا ہے۔ کوئی جائے اشکال نہیں۔ کیونکہ اس قدر قلیل کلام اعجازی نہیں ہے ورنہ قرآن شریف کے کلمات بھی وہی ہیں۔ جو اور عربوں کے منہ سے نکلتے تھے۔ اعجازی صورت کے پیدا ہونے کے لئے ضروری ہے۔ کہ خدا کا کلام کم سے کم اس سورت کے برابر ہو۔ جو سب سے چھوٹی سورت قرآن شریف میں ہے۔ یا کم سے کم دس آیتیں ہوں۔ کیونکہ اسی قدر کو قرآن شریف نے معجزہ ٹھہرایا ہے۔ مگر میں کہتا ہوں۔ کہ اگر کسی شخص کا کلام خدا کے کلام میں بطور وحی کے داخل ہو جائے۔ تو وہ ہر حال اعجاز کا رنگ پکڑ سکتا ہے۔ مثلاً یہی وحی الٰہی یعنی عفت الدیار محلہا ومقامہا۔ جب لبید رضی اللہ عنہ کے منہ سے شعر کے طور پر نکلی۔ تو یہ معجزہ نہ تھی۔ لیکن جب وحی کے طور پر ظاہر ہوئی۔ تو اب معجزہ ہو گئی۔ کیونکہ لبید ایک واقعہ گذشتہ کے حالات پیش کرتا ہے۔ جن کا بیان کرنا انسانی قدرت کے اندر داخل ہے۔ لیکن اب خداتعالیٰ لبید کے کلام سے اپنی وحی کا توارد کر کے ایک واقعہ عظیمہ آئندہ کی خبر دیتا ہے۔ جو انسانی طاقتوں سے باہر ہے۔ پس وہی کلام جب لبید کی طرف منسوب کیا جائے تو معجزہ نہیں ہے۔ لیکن جب خداتعالیٰ کی طرف منسوب کیا جائے۔ تو بلاشبہ معجزہ ہے۔ آج سے ایک سال پہلے اس بات کو کون جانتا تھا۔ کہ ایک حصہ اس ملک کا زلزلہ شدیدہ کے سبب سے تباہ اور ویران ہو جائے گا۔ یہ کس کو خبر تھی۔ کہ اس قدر شہر اور دیہات یک دفعہ زمین میں دھنس کر تمام عمارتیں نابود ہو جائیں گی۔ اور اس زمین کی ایسی صورت ہو جائیگی۔ کہ گویا اس میں کبھی کوئی عمارت نہ تھی۔ پس اسی بات کا نام تو معجزہ ہے۔ کہ کوئی ایسی بات ظہور میں آوے۔ جو پہلے اس سے کسی کے خیال و گمان میں نہ تھی۔ اور امکانی طور پر اس کی دلالت کسی کا خیال نہ تھا۔ کیا یہ سچ نہیں ہے۔ کہ اس ملک کے رہنے والوں نے اس زلزلہ شدیدہ کو بڑے تعجب کی نظر سے دیکھا ہے۔ اور اس کو ایک غیر معمولی اور آن ہونی بات اور نمونہ قیامت قرار دیا ہے۔ اور کیا یہ سچ نہیں ہے۔ کہ محققان یورپ نے یہ فیصلہ کر دیا ہے۔ کہ اس ملک کی تاریخ پر سولہ سو برس تک نظر ڈال کر ثابت ہوتا ہے کہ پہلے اس سے ایسا خوفناک اور تباہی ڈالنے والا زلزلہ اس ملک میں کبھی نہیں آیا۔ پس جس وحی نے ایک زمانہ دراز پہلے ایسے غیر معمولی واقعہ کی خبر دی۔ کیا وہ خبر معجزہ نہیں ہے؟ کیا وہ انسانی طاقتوں کے اندر داخل ہے؟* جس ملک کے لوگوں نے نہ بلکہ ان کے باپ دادوں نے بھی قریباً دو ہزار + برس تک ایک واقعہ نہ دیکھا ہو اور نہ سنا ہو۔ اور یہ خدا نے

+ دیکھو تفسیر العلامہ ابی السعود علی حاشیۃ التفسیر الکبیر ۲۷۶ + ۲۰۰ - جلد ۶

* معترض صاحب نے جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں پیسہ اخبار میں یہ اعتراض شائع کیا ہے۔ کہ پیشگوئی عفت الدیار محلہا ومقامہا میں زلزلہ کا کہاں ذکر ہے۔ حالانکہ زلزلہ کا ذکر اس پیشگوئی سے پانچ ماہ پہلے اسی اخبار میں شائع ہو چکا ہے۔ اور یہ پیشگوئی اسی زلزلہ کی صفات کا بیان ہے۔ ہمارے مخالفین کی بد دیانتی اور بد امانتی اور بے عقلی اور بے فہمی ہے۔ کیا ان لوگوں میں کوئی بھی ایسا انسان نہیں کہ خلوت میں اس شخص کو ملامت کرے۔ اور گوشمالی کرے کہ ایسا دھوکا ملک کو کیوں دیا۔ حالانکہ اس کو خوب معلوم تھا کہ پرچہ الحکم ۴۔ دسمبر ۱۹۰۳ء میں زلزلہ کی پیشگوئی صاف لفظوں میں موجود ہے۔ جس کے ہیبت ناک نتائج اور الہام عفت الدیار میں ذکر کئے گئے ہیں اور یہ دونوں پیشگوئیاں انکے ظہور سے ایک سال پہلے شائع کی گئی ہیں بلکہ زلزلہ کی پیشگوئی صریح اور صاف لفظوں میں مواہب الرحمان صفحہ ۶ میں بھی موجود ہے جس کو شائع کئے اڑھائی برس ہو چکے ہیں۔ منہ

+ اخبار سول ملٹری گزٹ میں یہ امر تحقیقات شدہ شائع کیا گیا ہے۔ کہ ہندوؤں کا مندر جو کانگڑہ میں زلزلہ سے نابود ہو گیا ہے دو ہزار برس سے یہ مندر چلا آتا تھا۔ پس اگر ایسا زلزلہ پہلے اس سے آیا ہوتا۔ تو یہ عمارتیں پہلے سے ہی نابود ہو جاتیں۔ منہ

خیال و گمان میں ہو۔ کہ ایسا واقعہ ہونے والا ہے۔ یا امکان میں ہے۔ پھر اگر کوئی پیشگوئی ایسے واقعہ کی خبر دے۔ اور وہ واقعہ بعینہٖ ظہور میں آ جائے۔ تو وہ خبر ضرور معجزہ کہلائے گی۔ بلکہ اول درجہ کا معجزہ ہو گا

پھر ہم اصل مطلب کی طرف رجوع کرکے لکھتے ہیں۔ کہ معترض صاحب نے ایک عظیم الشان پیشگوئی کی تحقیر اور تکذیب کے لئے جو تمام لوگوں کی نظر میں ثابت ہو چکی ہے۔ انجیل کی اس بے معنی پیشگوئی سے اس کو مشابہت دی ہے جس میں محض معمولی الفاظ میں لکھا ہے کہ زلزلے آویں گے۔ لیکن جو شخص ذرہ آنکھ کھول کر میرے اشتہارات کی عبارت کو پڑھے گا۔ اس کو افسوس سے کہنا پڑے گا کہ احمق معترض نے روز روشن پر پردہ ڈالنا چاہا ہے۔ اور ایک بھاری خیانت سے کام لیا ہے۔ اس نے میرے اشتہارات کو پڑھ لیا ہے۔ اور اس کو خوب علم تھا کہ میری پیشگوئی کے الفاظ جو زلزلہ کی نسبت بیان کئے گئے ہیں۔ وہ انجیل کے الفاظ کی طرح سست اور معمولی نہیں ہیں۔ تاہم اس نے دانستہ ہٹ دھرمی کو اختیار کر لیا کس کو معلوم نہیں۔ کہ عربی الہام یعنی عفت الدیار محلہا و مقامہا ایک ایسی جھٹکا دینے والی خبر پیشگوئی کے طور پر بیان کرتا ہے جس سے بدنوں پر لرزہ پڑ جاتا ہے۔ کیا یہ ایک معمولی بات ہے۔ کہ شہر اور دیہات زمین میں دھنس جائیں گے اور اردو میں تصریح کی گئی ہے۔ کہ وہ زلزلہ کا دھکا ہو گا دیکھو اخبار الحکم صفحہ ۱۵ کالم ۲۔ مورخہ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۳ء اور دیکھو ۱۹۰۱ء میں جو رسالہ آمین شائع کیا گیا تھا اس میں لکھا گیا ہے۔ کہ وہ ایسا حادثہ ہو گا۔ کہ اس سے قیامت یاد آ جائے گی۔ اور الحکم ۲۴۔ مارچ ۱۹۰۱ء میں شائع کیا گیا ہے۔ کہ مکذبوں کو ایک نشان دکھایا جائے گا۔ اور پھر اشتہار الانذار میں لکھا ہے کہ آنے والے زلزلے سے زمین زیر و زبر ہو جائے گی۔ پھر اسی میں لکھا ہے۔ کہ یہ عظیم الشان حادثہ محشر کے حادثہ کو یاد دلائے گا اور پھر اسی میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ میں تیرے لئے زمین پر اتروں گا تا اپنے نشان دکھلاؤں۔ ہم تیرے لئے زلزلہ کا نشان دکھلائیں گے۔ اور وہ عمارتیں جن کو غافل انسان بناتے ہیں یا آئندہ بنائیں گے۔ گرا دیں گے اور میں وہ نشان ظاہر کروں گا جس سے زمین کانپ اٹھے گی۔ تب وہ روز دنیا کے لئے ایک ماتم کا دن ہو گا۔ اور پھر اس اشتہار میں جس کی سرخی ہے۔ زلزلہ کی خبر بار سوم۔ آنے والے زلزلہ کی نسبت یہ عبارت لکھی ہے۔ کہ

[illegible]

در حقیقت یہ سچ ہے اور بالکل سچ ہے۔ کہ وہ زلزلہ اس ملک پر آنے والا ہے۔ جو پہلے کسی آنکھ نے نہیں دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا۔ اور نہ کسی دل میں گذرا۔ اب بتاؤ کہ انجیل میں زلزلہ کے بارے میں اس قسم کی عبارتیں کہاں ہیں۔ اور اگر ہیں تو وہ پیش کرنی چاہئیں۔ ورنہ خدا تعالیٰ سے خوف کرکے اس حق پوشی سے باز آنا چاہیئے

قولہ۔ ترجمہ میں زلزلہ کا لفظ بھی داخل کر دیا۔ تاکہ جاہل لوگ یہ سمجھیں۔ کہ الہام میں زلزلہ کا لفظ بھی موجود ہے

اقول۔ اے ندامت صاحب پیشگوئی کے مجموعی الفاظ یہ ہیں۔ زلزلہ کا دھکا۔ عفت الدیار محلہا و مقامہا دیکھو اخبار الحکم ۱۹۰۳ء و ۱۹۰۱ء۔ ان دونوں کے معنے یہ ہوئے۔ کہ ایک زلزلہ کا دھکا لگے گا۔ اور اس دھکے سے ایک حصہ اس ملک کا تباہ ہو جائیگا۔ اور عمارتیں گر جائیں گی۔ اور نابود ہو جائیں گی۔ اب بتلاؤ۔ کہ کیا ہم نے جاہلوں کو دھوکا دیا ہے۔ یا آپ جاہلوں کو دھوکہ دیتے ہیں۔ اور کیا ہم نے جھوٹ بولا ہے۔ یا آپ جھوٹ بولتے ہیں۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ اخبار الحکم موجود ہے۔ اس کے دونوں پرچوں کو دیکھ لو۔ اور یہ اخبار زلزلہ موعودہ سے ایک سال پہلے ملک میں شائع ہو چکی ہے۔ گورنمنٹ میں بھی پہنچ چکی ہے۔ اب بتلاؤ کس تعصب نے آپ کو اس جھوٹ پر آمادہ کیا۔ جو آپ دعویٰ کر بیٹھے۔ جو زلزلہ کا ذکر پیشگوئی میں موجود ہی نہیں ہے

قولہ۔ یہ الہام۔ ۳۱۔ مئی ۱۹۰۲ء کے الحکم کے صفحہ کالم ۱۲ پر موجود ہے۔ اور اس کے سامنے صاف طور پر جلی قلم سے لکھا ہوا ہے۔ متعلق طاعون

اقول۔ اس میں کیا شک ہے۔ کہ یہ زلزلہ بھی طاعون کا ایک ضمیمہ ہے۔ اور اس سے متعلق ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار فرمایا ہے۔ کہ زلزلہ اور طاعون دونوں تیری تائید کے لئے ہیں۔ پس زلزلہ درحقیقت طاعون سے ایک تعلق رکھتا ہے۔ کیونکہ طاعون بھی میرے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک نشان ہے۔ اور ایسا ہی زلزلہ بھی۔ پس اسی وجہ سے دونوں کو باہم تعلق ہے۔ اور دونوں ایک ہی امر کے مؤید ہیں۔ اور اگر یہ وہم دل میں پیدا ہو۔ کہ اس پیشگوئی سے مراد درحقیقت طاعون ہی ہے۔ تو یہ وہم درحقیقت فاسد ہے۔ کیونکہ جو چیز کسی چیز سے تعلق رکھتی ہے۔ وہ درحقیقت اس کا عین نہیں ہو سکتی۔ ماسوا اس کے قرینہ قویہ اسجگہ موجود ہے۔ کہ اس فقرہ سے مراد درحقیقت طاعون ہی نہیں ہے۔ یعنی جبکہ پہلے اس سے یہ الہام موجود ہے۔ کہ زلزلہ کا دھکا تو پھر ذرہ انصاف اور عقل کو دخل دیکر خود سوچ لینا چاہیئے کہ عمارتوں کا گرنا اور بستیوں کا معدوم ہونا کیا یہ طاعون کی صفات میں سے ہو سکتا ہے۔ بلکہ یہ تو زلزلہ کی صفات میں سے ہے اس قدر منہ زوری ایک پرہیزگار انسان میں نہیں ہو سکتی کہ جو معنے ایک عبارت کے الفاظ سے پیدا ہو سکتے ہیں۔ اور جو اس کے سیاق اور سباق سے مترشح ہو رہے ہیں۔ اور جو معنے واقعہ کے ظہور سے کھل گئے ہیں۔ اور انسانی کانشنس نے قبول کر لیا ہے۔ کہ جو کچھ ظاہر ہوا ہے۔ وہ وہی ہے۔ جو عفت الدیار کے الہام سے نکلتا ہے۔ پھر اس کے انکار پر اصرار کرے۔ اگر فرض بھی کر لیں۔ کہ خود ملہم نے اپنے اجتہاد کی غلطی سے اس حادثہ کو جو عفت الدیار کے الہام سے ظاہر ہوتا ہے۔ طاعون ہی سمجھ لیا تھا۔ تو اس کی یہ غلطی کہ قبل از وقوع ہے۔ مخالف کے لئے کوئی حجت نہیں۔ دنیا میں کوئی ایسا نبی یا رسول نہیں گذرا جس نے اپنی کسی پیشگوئی میں اجتہادی غلطی نہ کی ہو۔ تو کیا وہ پیشگوئی آپ کے نزدیک خدا تعالیٰ کا ایک نشان نہ ہو گا۔ اگر یہی کفر دل میں ہے۔ تو دلی زبان سے کیوں کہتے ہو۔ پورے طور پر اسلام پر کیوں حملہ نہیں کرتے کیا کسی ایک نبی کا نام بھی لے سکتے ہو جس نے کبھی اجتہادی طور پر اپنی کسی پیشگوئی کے معنے کرنے میں غلطی نہیں کھائی۔ تو پھر بتلاؤ۔ کہ اگر فرض بھی کر لیں۔ کہ لفظ متعلق کے معنے بعینہٖ طاعون ہے۔ تو کیا یہ حملہ تمام انبیاء پر نہیں۔ عفت الدیار کے الہامی فقرہ پر نظر ڈالکر صاف ظاہر ہے کہ اس فقرہ سے مراد یہ ہے۔ کہ وہ ایسا حادثہ ہو گا۔ کہ ایک حصہ ملک کی عمارتیں اس سے گر جائیں گی۔ اور نابود ہو جائیں گی اور ظاہر ہے۔ کہ طاعون کا عمارتوں پر کچھ اثر نہیں ہوتا۔ پس اگر ایڈیٹر الحکم نے ایسا بھی لکھ دیا کہ یہ فقرہ طاعون سے متعلق ہے۔ اور تعلق سے یہ معنے سمجھے جائیں۔ جو معترض نے کئے تو غایت ما فی الباب یہ کہا جائیگا۔ کہ ایڈیٹر الحکم نے ایسا لکھنے میں غلطی کی۔ اور ایسی غلطی خود انبیاء علیہم السلام سے پیشگوئیوں کے سمجھنے میں بعض دفعہ ہوتی رہی ہے۔ جیسا کہ ذھب وھلی کی حدیث بخاری میں موجود ہے۔ اور اس کے لفظ یہ ہیں۔ قال ابو موسیٰ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم رأیت فی المنام انّی اُھاجر من مکۃ الی ارض بھا نخل فذھب وھلی الی انھا الیمامۃ او ھجر فاذا ھی المدینۃ یثرب (بخاری جلد ثانی باب ہجرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ الی المدینۃ) یعنی ابو موسیٰ سے ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

---

* جیسا کہ ہم ابھی لکھ چکے ہیں میری کتاب مواہب الرحمان میں بھی جو ۱۹۰۲ء میں چھپکر شائع ہو گئی تھی۔ یہی صریح لفظوں میں یہ پیشگوئی ہے اور زلزلہ کا نام لیکر ذکر موجود ہے۔ پھر اس ساتھ میں جاہل تو وہ لوگ ہیں۔ کہ جو اتنی تصریح اور توضیح کے بعد بھی سمجھتے ہیں۔ کہ زلزلہ کا کہاں ذکر ہے۔ ان کو چاہیئے کہ پھر کھولکر اخبار الحکم ۲۴۔ دسمبر ۱۹۰۳ء کو پڑھیں اور رسالہ آمین کو پڑھیں جو ۱۹۰۱ء میں شائع ہوا تھا۔ پھر مواہب الرحمان صفحہ ۸۶ کو پڑھیں جو ۱۹۰۳ء میں شائع ہوئی تھی اور پھر اپنی ایمانی حالت روئیں۔ منہ

---

† ایسا ہی میری کتاب مواہب الرحمان مطبوعہ ۱۹۰۲ء میں ایک سخت زلزلہ کی خبر ہے۔ جس سے عمارتیں گریں گی اور اس میں نہ صرف عمارتوں کے گرنے کا ذکر ہے۔ بلکہ صاف لفظوں میں زلزلہ کا ذکر ہے دیکھو مواہب الرحمان صفحہ ۸۶۔ منہ۔

[illegible] کی [illegible] حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے [illegible] پیشتر خواب میں دیکھا کہ [illegible] کی طرف بہت [illegible] ہے جس میں کھجوروں کے درخت ہیں۔ پس میرا خیال اس طرف گیا۔ کہ وہ زمین یا [illegible] ہے مگر وہ مدینہ نکلا۔ یعنی یثرب

چونکہ اس اشتہار کا مضمون لمبا ہو کر ایک کتاب کی شکل [illegible] ہو گیا ہے۔ اور حضرت اقدس ؑ کا ارادہ ہے۔ کہ اس کو کتاب کی صورت میں شائع کیا جاوے۔ اس واسطے اس مضمون کو ہم یہاں ختم کرتے ہیں۔ اور آئندہ باقی حصہ اخبار میں چھاپا نہ جاوے گا۔ فقط

ڈاکخانہ سے روپیہ ہمکو نہیں ملا

محمد افضل مرحوم کو روپیہ بھیجنیوالے

صاحبان غور کریں [illegible] التماس کو توجہ سے سنیں برادر مرحوم مارچ ۱۹۰۵ء کے اخیر [illegible] بیمار رہ کر فوت ہوگئے ان [illegible] بیماری میں اور ان کی وفات کے بعد جس قدر منی آرڈر لوگوں نے ارسال کئے وہ سب اس جگہ ڈاکخانہ میں محفوظ ہیں۔ ہم کو نہیں ملے۔ لیکن روپیہ بھیجنے والے سمجھتے ہوں گے۔ کہ روپیہ ہم کو مل گیا ہے۔ اور اس واسطے وہ رسید کے واسطے تقاضا کرتے ہیں۔ لہٰذا ایسے احباب کی خدمت میں جنہوں نے ۱۵ مارچ کے بعد کوئی منی آرڈر روانہ کیا تھا۔ عرض ہے کہ وہ پوسٹ ماسٹر قادیان کو لکھ بھیجیں کہ وہ روپیہ میاں معراج الدین صاحب عمر پروپرائٹر اخبار بدر کو دیدیا جاوے۔ کیونکہ وہ روپیہ برادر محمد افضل کا ذاتی نہ تھا۔ بلکہ اخبار کی قیمت کے متعلق تھا ہم نے ڈاکخانہ میں درخواست دیکر یہ کوشش کی تھی۔ کہ وہ روپیہ ہم کو مل جائے۔ لیکن اس درخواست کو قریب [illegible] ماہ گذر چکے ہیں۔ اور اب تک فیصلہ سے ہمیں کوئی اطلاع نہیں ہوئی۔ اور بظاہر ایسا ہی معلوم ہوتا ہے کہ مرحوم کے نام کے منی آرڈر ڈاکخانہ کے قواعد کے مطابق لاوارث ہو کر لاہور کے ڈیڈ لیٹر آفس میں واپس بھیجے جائیں گے۔ ہم ایسے صاحبان کو اخبار باقاعدہ بھیجنے کے ذمہ وار نہیں جن کا روپیہ بوجوہات مذکورہ بالا ہم کو نہیں پہنچ سکا تاہم اس وقت تک ہم ان لوگوں کو اخبار بھیجدیں گے جس وقت کہ وہ ڈاکخانہ سے خط و کتابت کر کے ہم کو روپیہ دلا سکتے ہیں۔ لیکن یہ رعایت ایسے صاحبان سے ہو سکتی ہے۔ جو ہم کو اس معاملے کیلئے مطلع فرما دیں۔

بدر کا پہلا صفحہ

اخبار بدر کا انتظام جب میرے ہاتھ میں آیا۔ تو میں نے پہلے صفحہ کے متعلق یہ خیال کیا۔ کہ ہر ہفتہ میں نظم اور شرائط بیعت کے ساتھ اس صفحہ کو پُر کر دینا ایک ایسے اخبار کے واسطے جس کے صرف آٹھ صفحے ہوں۔ شاید مناسب نہ ہوگا۔ اور ممکن ہے۔ کہ بعض لوگ یہ خیال کریں۔ کہ صرف اخبار کے پُر کرنے کے واسطے ہر ہفتہ میں ایسا کیا جاتا ہے۔ اس خیال کو مدنظر رکھ کر میں نے پہلے صفحہ کو خدا کی تازہ وحی کے لئے خاص کر دیا۔ لیکن اخبار کے نکلتے ہی فوراً میرے پاس اس قسم کے خطوط آنے شروع ہوئے۔ جن میں احباب نے اصرار کیا کہ ہر اخبار میں شرائط بیعت کا درج ہونا ضروری ہے۔ ایسے خطوط کو دیکھ کر میں نے اخبار میں دوسرے احباب سے بھی استفسار کیا۔ تاکہ سب کی رائے اس امر کے متعلق معلوم ہو جائے۔ اور صفحہ اول کے اندراج کے متعلق عام پسندیدگی کا اظہار ہو۔ اس کے جواب میں میرے پاس [illegible] خطوط پہنچے۔ جن سب کو میں یہاں درج کر نہیں سکتا لیکن سوائے دو تین خطوں کے سب احباب نے بالاتفاق بڑے زور سے یہ رائے ظاہر کی ہے۔ کہ پہلے صفحہ پر بالالتزام اور بلاناغہ شرائط بیعت اور نظم درج ہونی چاہیئے۔ بلکہ بعض نے تو یہاں تک زور دیا ہے۔ کہ اگر یہ درج نہ ہو۔ تو پھر اخبار کا فائدہ ہی کیا ہے۔ اور اکثر دوستوں نے یہ لکھا ہے۔ کہ چونکہ ہمیں آئے دن نئے مخالفوں سے واسطہ پڑتا ہے۔ ایسے موقعہ پر اخبار بدر کا ہاتھ میں ہونا جس میں شرائط بیعت درج ہوں۔ ہمارے واسطے ایک بھاری فتح کا موجب ہوتا ہے۔ بعض دوستوں نے یہ بھی لکھا ہے۔ کہ جن شرائط پر ہم اس پاک سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے ہیں۔ ان کا ہر ہفتہ ہماری نظر کے سامنے سے آنا ہمارے غافل دلوں کے واسطے ایک تنبیہہ کا موجب ہو کر دل کی صفائی اور پاکیزگی کا باعث ہوتا ہے۔ راولپنڈی کی جماعت نے ایک باقاعدہ کمیٹی کر کے اس بات پر ایک ریزولیوشن پاس کیا ہے اور ہمیں ان کے سیکرٹری شیخ محمد دین صاحب سوداگر نے بذریعہ تحریر اطلاع دی ہے۔ کہ شرائط بیعت اور نظم کا ہونا اخبار بدر کے لئے ضروری ہے

مخدومی شیخ نور احمد صاحب وکیل کی تحریر تو احباب پڑھ ہی چکے ہیں۔ جو کہ بہت ہی قابل قدر اور خاص توجہ کے قابل ہے۔ اس کے متعلق عنقریب جو کارروائی ہو گی اس سے مفصل اطلاع دیجاوے گی۔ سردست اتنا لکھنا کافی ہے۔ کہ اس میں بھی تاکید کی گئی ہے کہ پہلے صفحہ پر شرائط بیعت اور نظم درج ہو۔ ایسے ہی مخدومی محمد مجیب خان صاحب تحصیلدار [illegible]۔ محمد نواب خان صاحب تحصیلدار گوجرات۔ میاں نور احمد صاحب [illegible]۔ منشی فیاض علی صاحب۔ کپورتھلہ۔ سردار خان صاحب [illegible] ریاست پٹیالہ۔ میاں الٰہی بخش صاحب راولپنڈی۔ منشی محبوب عالم صاحب لاہور۔ احمد نور خان صاحب ڈپٹی انسپکٹر۔ [illegible]۔ فرخ آباد۔ ذوالفقار علی خان صاحب ڈپٹی انسپکٹر آبکاری۔ میرٹھ۔ مولوی محمد یمین صاحب۔ داتہ۔ ضلع ہزارہ۔ مولوی محمد [illegible] صاحب [illegible] مونگ۔ میاں عنایت اللہ صاحب [illegible]۔ [illegible] نبی بخش صاحب۔ کوئٹہ۔ میر احمد شاہ صاحب تاجر کتب راولپنڈی۔ حکیم شاہ نواز صاحب۔ راولپنڈی۔ میر جلال الدین صاحب۔ راولپنڈی۔ ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب راولپنڈی شیخ غلام نبی صاحب راولپنڈی۔ خلیفہ محمد دین صاحب راولپنڈی۔ میاں خدا بخش صاحب راولپنڈی۔ وغیرہ وغیرہ احباب نے اس بات پر زور دیا ہے اس واسطے آج فیصلہ کیا جاتا ہے۔ کہ آئندہ انشاء اللہ پہلے صفحہ پر شرائط بیعت اور ایک نظم درج ہوا کرے گی۔ البتہ نظم کے متعلق میری رائے یہ ہے۔ کہ ہمیشہ ایک ہی نظم نہ ہو کیونکہ اسی نظم کے ہم معنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اور بھی کئی نظمیں ہیں۔ جو وقتاً فوقتاً درج ہوتی رہا کرینگی

وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	ایک بار
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ربع کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲ لیکن [illegible] سے کم اجرت کا اشتہار نہیں لیا جاویگا۔ ضمیمہ بحساب [illegible] سینکڑہ اخبار کیساتھ تقسیم کیا جاویگا ضمیمہ بھجوانے کے لئے نمونہ ارسال کر کے بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کریں ایڈیٹر کو اختیار ہے کہ کسی اشتہار کو لینے سے انکار کر دے اجرت۔ اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہیئے۔ مستقل اشتہار دینے والوں کو اخبار مفت بھیجا جاویگا۔ بشرطیکہ انکے اشتہار کی اجرت سالانہ [illegible] روپیہ

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر کے لئے چھاپا گیا۔ یکم جولائی ۱۹۰۵ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

دنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔

بدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

چشم گوییم با تو گر آئی چہ با در قادیان بینی	بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۸۹	دوا بینی۔ شفا بینی غرض دار الامان بینی
سلسلۃ الجدید جلد ۱ نمبر ۱۱	۱۸ ربیع الثانی ۱۳۲۳ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام جمعرات۔ ۲۲۔ جون ۱۹۰۵ء	سلسلۃ القدیم جلد ۴ نمبر ۲
ای جہان منتظر خوش باش کا مد گلستان	ایڈیٹر مفتی محمد صادق عفی اللہ عنہ	آں مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

قیمت سالانہ

والیان ریاست ۵۰

معاونین ۱۰

پرنمائے ۶

خود ۳

عام قیمت ۲/۸

اس سے زائد امداد کے طور جو کچھ احباب عطا فرماویں۔ وہ بخوشی قبول کیا جائیگا۔

سر دست خریداری کم ہے اور خرچ آمد سے دگنا ہے۔ اس واسطے امداد کی بہت ضرورت ہے۔

ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر اور خط و کتابت بنام مینیجر بدر ہونی چاہیئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور انکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دین آمدہ از مادریم — ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را بروشد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبی کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابی کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آں نہ از خود از ہماں جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست — ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد — ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست — منکر آں مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارش کند از اشقیاست
یکدم از دوری ازاں عالی جناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوئم۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوئم۔ یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روز اپنا ورد بناویگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کریگا۔ اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا۔ اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا۔ بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آ جائیگا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا۔ اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا۔ اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا۔ کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

ختم قرآن عزیزی عبدالحی سلمہ الرحمان

ہے آج ختم قرآن نکلے ہیں دل کے ارمان | تو نے دکھایا یہ دن میں تیرے منہ کے قربان
اے میرے رب محسن کیونکر ہو شکر احسان | یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

سب حمد و ثنا اس ذات پاک کے لئے ہے۔ جس نے اپنے بندوں کو قرآن کریم جیسی نعمت عطاء فرمائی۔ اور اس کے پڑھنے اور سمجھنے اور عمل کرنے کی توفیق اپنے مسلم بندوں کو مرحمت کی۔ اور اپنے خاص بندوں کے دلوں میں اپنی پاک کتاب کے عشق اور محبت کی سکونت کے لئے ایک مطہر گھر بنا دیا۔ اگر آج کوئی کلام پاک کے ساتھ سچے اخلاص کا نمونہ دیکھنا چاہے۔ تو اس کو چاہیئے۔ کہ قادیان میں آئے جہاں اس کو ایک ایسا مقدس وجود ملیگا۔ جس نے کلام الٰہی سے ایسا پیار کیا کہ خود کلام الٰہی اس پر نازل ہوا۔ اور پھر ایک ایسا منور وجود دیکھے گا۔ جو کلام پاک کے نور سے ایسا منور کیا گیا ہے۔ کہ ہر ایک مخالف معترض اس کے سامنے چندھیا کر اس کے قدموں پر اوندھا گر جاتا ہے۔ پھر ایک ایسے عبداللہ کو دیکھے گا۔ کہ اگر اس کی پرسوز خوش الحانی کے قرآن کریم کو کوئی عاشق فرقان جماعت سن پائے۔ تو یقیناً لاکھوں سے چن کر اسی کو اپنا امام و مقتدا بنالے۔ اور بہت سے ایسے وجود دیکھیگا۔ جو اسی مقدس کتاب کے پڑھنے پڑھانے سمجھنے سمجھانے۔ عمل کرنے کرانے۔ اس کی خدمت کرنے اور خدمت کے قابل ہونے کی تیاری کرنے میں دن رات مشغول ہیں۔ اور ایک ایسے وجود کو دیکھیگا جس نے کئی دنوں کے فکر اور کئی راتوں کے تدبر کی تن دہ محنتوں کے ساتھ اس وحی الٰہی کا پڑھنا بچوں کے واسطے ایسا آسان کیا۔ کہ چند ماہ میں چھوٹے چھوٹے بچے ہنستے اور کھیلتے قرآن خوان ہو گئے ہیں۔ چنانچہ انہی ایام میں اسی مصنف قاعدہ یسرنا القرآن کی شاگردی میں اسی استاد کے ہمشیرہ زادے حضرت ابی الکرام مولوی حکیم نورالدین کے صاحبزادہ عزیزی عبدالحی نے چھ سال کی عمر میں سارا قرآن شریف پڑھ لیا ہے۔ ہم اس مبارک دفعہ پر حضرت امام علیہ السلام کی خدمت میں مبارکباد عرض کرتے ہیں جن کے معجزات اور خوارق میں سے ایک عبدالحی کا وجود بھی ہے۔ اور حضرت مولوی صاحب موصوف کی خدمت میں مبارکباد عرض کرتے ہیں جن کو کبھی اولاد کی خواہش کسی دنیوی رنگ میں نہیں ہوئی اور یہی وجہ ہے۔ کہ خدا نے آخر ان کو ایسا بیٹا عطا کیا۔ جو آیات اللہ میں سے ہے اور اس عزیز کی اماں اور بڑی اماں اور بہنوں اور بھائیوں۔ اور سب رشتہ داروں دوستوں اور احمدی بھائیوں کی خدمت میں مبارکباد کہتے ہیں۔ اور اپنوں اور بیگانوں کو اور بالخصوص امرتسر کے غزنوی گروہ کو جن کے درمیان اس عزیز کے رشتہ کے خون کا تعلق بھی موجود ہے۔ اور جن کی تحریک سے یہ نشان مسیح دنیا میں قائم ہو چکا ہوا ہے۔ پھر یاد دلاتے ہیں کہ یہ وہی لڑکا ہے جس کے متعلق حضرت مسیح موعود نے خدا سے خبر پاکر ۱۸۹۴ء میں پیشگوئی کی تھی جو ۱۵۔ فروری ۱۸۹۹ء کو پوری ہوئی اور ۲۰۔ جون ۱۹۰۵ء کو بروز جمعۃ المبارک اس مولود مسعود کے ختم قرآن کی خوشی منائی گئی۔ بالآخر ہم دعا کرتے ہیں۔ کہ اے خدا اس عزیز بچہ پر اپنا رحم کر تا آخر عمر وہ معاصی سے بچے اور ناکارہ اشغال سے اسے محفوظ رکھ۔ اور ایسے امور کی طرف اسے توجہ دلا جو تیری رضا کا موجب ہوں۔ اے آسمان و زمین کے پیدا کرنے والے خدا جلال و اکرام کے مالک سب سے اعلیٰ عزت کے صاحب تیرے در پہ ہم سوالی ہیں۔ اے رحمان خدا اس بچے کے دل کے ساتھ حفظ قرآن کو لازم کر جیسا کہ تو نے اس چھوٹی عمر میں اس پر رحم کیا اور بخش کہ وہ تیری کتاب کی ایسی تلاوت کرے کہ تیری رضا حاصل ہو۔ اس کی بصارت کو اس کتاب سے منور کر۔ اور اس کی زبان پر اس کلام کو جاری رکھ۔ اور اس کے دل کو اس کے ساتھ راحت دے۔ اور اس کے سینہ کو اس کے ساتھ کھول دے۔ اور اس کے بدن کو اس کے ساتھ دھو دے۔ حق پر اعانت کرنے والا توہی ہے۔ اور ان دعاؤں کو قبول کرنے والا صرف توہی ہے۔ ص

قرآن کتاب رحمان سکھلائے راہ عرفان ✤ جو اس کے پڑھنے والے ان پر خدا کا فیضان ✤ ان پر خدا کی رحمت جو اس پہ لائے ایمان ✤ یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی
ہے چشمہ ہدایت ہو جس کو یہ عنایت ✤ یہ ہیں خدا کی باتیں ان سے ملے ولایت ✤ یہ نور دل کو بخشے دل میں کرے سرایت ✤ یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی
قرآن کو یاد رکھنا پاک اعتقاد رکھنا ✤ فکر معاد رکھنا پاس اپنے زاد رکھنا ✤ اکسیر ہے پیارے صدق و سداد رکھنا ✤ یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

آمین

مفید اخبار و دلچسپ معاملات

تار خبر از لندن ۵ جون ۱۹۰۵ء امریکہ میں بذریعہ روسی اور جاپانی سفیروں کے صلح کے لیے کوشش ہو رہی ہے۔

سرحدی ملا۔ اخبار عام رقمطراز ہے کہ سرحد پر پھر ایک اور ملا منودار ہوا ہے جو سرحدی اقوام میں اس بات کے پر جوش وعظ کرتا پھرتا ہے کہ مقامی فرقے آپس کے باہمی نفاق کو خیر باد کہکر متفق ہوں اور انگریزوں سے مقابلہ کریں جن کے خلاف بہت پُر اثر وعظ کیے جاتے ہیں۔ انگریزی اخبار خیال کرتا ہے کہ اس کوشش میں کامیابی معلوم۔ اس سے پہلے سرحد پر تین ملا شہرت پا چکے ہیں اور تینوں مٹ چکے ہیں۔ ایک علاقہ سوات و باجوڑ کا دیوانہ یا مستانہ ملا تھا انگریزی فوجکشی کے ایام میں قتل ہو گیا تھا۔ ملا ہڈا کو مومندیوں کی مستورات نے پتھر مار کر نکال دیا تھا جبکہ ان کے علاقہ پر فوجکشی کی گئی تھی چنانچہ وہ باغستان سے فرار ہو کر افغانستان کو چلا گیا تھا جہاں سے اُسکے فوت ہونے کی خبریں دو مرتبہ پہنچے ہیں۔ تیسرا ملا سید کبر نام تھا۔ یہ شروع سے آخر تک ایک راز مخفی تھا۔ سرکاری فوجوں نے تیراہ پر چڑھائی کرکے آخر ملا سید اکبر کے مکان کو تلاش کیا اور اس میں عبد اللطیف کی بہت سے خطوط دستیاب ہوئے جو معلوم ہوتا تھا کہ سلطان روم کی طرف سے بھیجے گئے تھے اور جنہیں انگریزوں کے خلاف میں امداد کا وعدہ دیا گیا تھا۔ لیکن خود ملا سید اکبر ہاتھ نہ آیا تھا اور اُس کے گم ہونیکی نسبت بھی آفریدیوں میں ایک عجیب روایت مشہور چلی آتی ہے۔ ملا کے پاس بقول ان کے ایک سیاہ رنگ کا قاطر ہے وہ ہوا میں بمثل بازکے اُڑتا ہے اور اسی قاطر پر سوار ہو کر ملا انگریزی فوجوں کے ہاتھ سے بچ نکلا ہے۔ اب حال میں جو ملا پیدا ہوا ہے اسکی کیفیت ظاہر نہیں کی گئی ہے اور اسکا نام بھی نہیں بتلایا جاتا ہے۔

گورنمنٹ کو بیخوف رہنا چاہیے۔ کوئی ملا اس کے مقابلہ میں ممکن نہیں کہ ٹھہر سکے۔ اول تو اسوجہ سے کہ خود ملا اور اسکی فوج اتنی بڑی گورنمنٹ کے مقابلہ میں شے ہی کیا ہے دوسرا بڑی بات یہ ہے کہ ان ملانوں کی یہ حرکت خود ان کے مذہب یعنی شریعت اسلام کے مطابق ایک جہالت کا فعل ہے۔ خدا نے اپنے رسول کے ذریعہ سے اطلاع دی ہے کہ اسلام میں اب کوئی جہاد جائز نہیں اور جو شخص جہاد کو اُٹھیگا وہ یقیناً شکست اُٹھائے گا۔

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال

دیں کے لیے حرام ہے اب جنگ اور قتال

تار خبر از لندن مورخہ ۶ جون ۱۹۰۵ء۔ بیڑہ بالٹک میں چودہ ہزار آدمی مر گئے چار ہزار چھ سو قید ہوئے اور تین ہزار بھاگ گئے۔ کسقدر تباہی ہے۔

" ۸ جون ۱۹۰۵ء روس نے دریافت کیا ہے کہ جاپان کن شرائط پر صلح کرتا ہے۔

" ۔ ناروے کا ملک سلطنت سویڈن سے بالکل آزاد ہو گیا ہے سلطان سویڈن ناراض ہے اَللّٰھُمَّ مَالِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَآءُ۔

" ۹ جون ۱۹۰۵ء زار روس نے شرائط صلح کو پسند کیا ہے سُنا۔ کیوں نہ ہو ضرورت ہی ایسی آپڑی ہے

ریاست اندور کے پولیس کے کپتان نے ۱۲۵ ڈاکوؤں کے خوفناک گروہ کو گرفتار کیا ہے جو رات کو لوٹ مار میں مصروف تھے۔

زلزلہ نے البانیا میں سقوطری کو برباد کر دیا ہے۔ ایک سو آدمی ہلاک اور اڑھائی سو زخمی ہوئے۔

زلزلہ کے دھکے شملہ میں ابھی تک محسوس ہو رہے ہیں ۲۴ مئی کی شام اور ۲۹ کی صبح کو جھٹکا محسوس ہوا۔

فوری موت طاعون کا ایک اور واقعہ کانپور میں ہوا۔ ایک لڑکی اپنے باپ کے ساتھ جا رہی تھی کہ چلتے چلتے گر پڑی اور مر گئی۔ ڈاکٹروں نے طاعون ہی تجویز کیا ہے باپ نے بیان کیا ہے کہ وہ پہلے کچھ بیمار نہ تھی۔

ژالہ باری۔ ۶ جون رات کے قریباً آٹھ بجے نورپور اور موضع جوالی ضلع کانگڑہ تک اتنے زور سے ژالہ باری ہوئی کہ تین چھٹانک سے چھ چھٹانک تک گولہ پڑا۔ موضع جوالی میں قریباً دس ہزار روپیہ کے چھپروں وغیرہ کا نقصان ہوا (اخبار عام)

آندھی۔ ۲۵ مئی کی رات کو آٹھ بجے چھپرا میں بڑے زور سے آندھی کا طوفان آیا۔ پانی بھی نہایت تیزی سے برسا۔ اولے بھی خوب پڑے۔ بہرحال قیامت کا سامنا ہو گیا تھا۔ آندھی کے جھونکے ۱۵ منٹ تک آتے رہے سینکڑوں چھپر اُڑ گئے ہزاروں پرند مر گئے۔ آم اور پیمی کی فصل کا ستیاناس ہو گیا کسان فصل کے نہ ہونے سے سخت پریشانی کی حالت میں زندگی بسر کر رہے ہیں نہیں معلوم ایشور کو کیا منظور ہے (اخبار عام)

ایشور کو یہ منظور ہے کہ لوگ بدی چھوڑ کر نیکی اختیار کریں اور سیدھے راہ پر آجائیں۔ (بدر)

تار خبر لنڈن ۱۲ جون۔ زار روس نے صلح کے متعلق گفتگو کرنیکے واسطے کمیٹی کا قائم کرنا منظور فرما لیا ہے۔

مراکو میں جرمنی نے بعض تجارتی حقوق حاصل کیے ہیں اور سلطان کو تشفی دی ہے کہ فرانس تمہارے حقوق کچھ نہ چھین سکیگا۔ تو ہم سمجھ لیں گے

مسلمان ہو گئے سکندرآباد ضلع بلند شہر میں دو نوجوان برہمن آریہ جو سنسکرت کے فاضل ہیں برضا و رغبت مسلمان ہو گئے ہیں۔ خدا تعالیٰ استقامت دے۔

تار خبر از لنڈن ۱۲ جون ۱۹۰۵ء۔ وزیر سلطنت یونان کو ایک شخص نے ملاقات کے وقت ہاتھ پر بوسہ دیتے ہوئے چھری سے قتل کر دیا۔

خدیو مصر لنڈن پہونچ گئے۔

۹ جون کو وزیریوں نے ضلع کوہاٹ میں ڈاکہ مارا ایک سپاہی قتل اور دو مجروح ہوئے۔

۹ جون کو شاہ ایران مدرس کو روانہ ہوئے۔

شہر باکو میں ایک اسلامی کالج کھولا گیا۔

جنگ میں اب تک چار لاکھ روسی مر چکے ہیں

روس نے منظور کیا ہے کہ صلح کے شرائط کے واسطے کمیٹی بیٹھے بشرطیکہ جاپان بھی خواہش رکھتا ہے۔

تار خبر از لندن ۱۶ جون ۱۹۰۵ء۔ جاپان پسند نہیں کرتا کہ صلح کی کمیٹی یورپ میں ہو۔ روس نے مان لیا ہے کہ اچھا امریکہ ہی میں کمیٹی ہو۔ شہر واشنگٹن میں کمیٹی بیٹھے گی۔

روسی اخبار زور دیتے ہیں کہ اصل میں جاپان کو صلح کی بہت ضرورت ہے۔

" ۔ شہر ماسکو میں انجینیر لوگوں نے کانفرنس کے کام بند کرنیکا ارادہ ظاہر کیا ہے زار نے منظور کیا ہے کہ ان کی بات سُنے۔

" ۔ مراکو کے متعلق کانفرنس میں ہونا آسٹریلیا اٹلی اور امریکہ نے منظور کیا۔

" ۔ ولایت کے شہر مانچسٹر میں ایک واقع طاعون ہوا۔ ایک سمندری باورچی مر گیا۔ بیونس ایرز سے براہ ہمبرگ آیا تھا۔

" ۔ ۱۷ جون ۱۹۰۵ء یہ تجویز ہو رہی ہے کہ مشرقی چین روسی اور جاپانی افسر ملا کر واشنگٹن کی کانفرنس کیواسطے بنیاد رکھی۔

" ۔ صلح کی کمیٹی میں روسیوں کی طرف سے کونٹ نیلی ڈوف اور جاپانیوں کی طرف سے بارکو میں آنی ٹوفالیا مقرر ہوں گے۔

" ۔ وزیر فرانس نے مراکو کے متعلق کانفرنس ہونے کا انکار کیا۔ انگریز یقین دلاتے ہیں کہ کچھ پیچیدگی پیدا نہ ہوگی۔ آپ پیچنگ کانفرنس ہونے دیں۔

" ۔ فرانس اپنی سرحد کو مضبوط کر رہا ہے۔ فوجی افسروں کی رخصتیں روک دی گئیں۔

طاعون دابۃ الارض ہے۔ ولایت سے ایک فاضل ڈاکٹر کرٹین صاحب طاعون کے متعلق تحقیقات کرنے کے واسطے ہندوستان آئے تھے۔ بہت شہروں میں پھر کر اور بہت محنت کے بعد وہ انگلستان کو واپس گئے اور کمیٹی کے سامنے اپنی رپورٹ پیش کی ہے جس میں بڑے بڑے فاضل ڈاکٹر موجود تھے۔ ڈاکٹر صاحب کی تقریر کا خلاصہ یہ ہے کہ طاعون ایک زمینی کیڑہ ہے اور مٹی میں بہت رہتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ گاؤں جہاں مکانات مٹی سے بنے ہوئے ہوتے ہیں زیادہ تر طاعون زدہ ہوتے ہیں۔

بقیہ صفحہ ۷ کالم ۲ میں دیکھو

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

ذیل میں ہم دو خط درج کرتے ہیں جنمیں سے ایک انگلینڈ سے آیا ہے اور دوسرا نیوزیلینڈ سے آیا ہے - ان میں سے ایک خط تو اُس عورت کا ہے جو ریویو کو پڑھ کر مسلمان ہونا چاہتی ہے اور دوسرا اُس نومسلم انگریز کی طرف سے ہے جو کچھ عرصہ ہوا قادیان بھی آیا تھا۔

مونٹ سنٹ پنڈلٹن مانچسٹر - انگلینڈ

۱۴ر فروری ۱۹۰۵ء

پیارے دوست! آپ کا ارسال کردہ ایک پچھلا پرچہ میگزین یعنی . . . جلد دوم کا دسواں نمبر پہنچگیا ہے جسکی بابت آپنے بھیجنے کا وعدہ فرمایا تھا - میں نے اس رسالہ کو بڑی دلچسپی سے پڑھا ہے - مسیح کی دوبارہ آمد کے متعلق مختلف طرفوں میں بہت سی تظریں انتظار میں ہیں میں نے رسل کی کتاب ملینیل ڈان کی چھ جلدیں پڑھی ہیں اور انکو یہاں بہت سے جلسوں میں حاضر بھی ہوتی رہی ہوں اور دوسال کا عرصہ ہوا کہ خود رسل امریکہ سے یہاں پر لیکچر دینے کے لیے آیا تھا اور اس شہر میں ایک کیتھولک اپاسٹولک نام کا گرجا ہے جس کے پیرو کہتے ہیں کہ مسیح کسی نہ کسی وقت ہمارے گرجے میں اُتریگا اور وہ اس بات کے لیے بہت سی علامات بیان کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ مسیح پانچ طریقوں سے آئیگا - حاصل کلام یہ کہ تمام لوگ آمد مسیح کے خواہاں ہیں کچھ تو اسکی انتظار میں ہیں اور دوسرے اس موجودہ وقت میں اسکا زمین پر موجود ہونا یقین رکھتے ہیں - میں خیال کرتی ہوں کہ مسیح زمین پر ضرور موجود ہے نہ صرف ایک روحانی موجودگی بلکہ ایک جسمانی موجودگی میں بھی یعنی وہی روح ایک اور جسم میں حلول کر آئی ہے - میں اب تک نہیں جانتی تھی کہ رمضان میں کسوف و خسوف کب واقع ہوا ہے میں پھر صفحہ ۲۶۹ میں دیکھتی اور پڑھتی ہوں کہ کسوف و خسوف ۱۸۹۴ء میں واقع ہوچکا - اور زمانہ کی تاریخ پہلے جو نظارے دکھا چکی ہے وہ ہی نظارے اب پھر دکھاتی ہے۔

گذشتہ ہفتہ میں یہاں ڈاکٹر پیلٹ نے جسکی عمر ۴۰ برس کی ہے دنیا کے گرد پانچویں سفر کے متعلق لیکچر دیا اور اب وہ اپنی وطن گیمبل کریک منہ ماہ حال کی ۲۷ تاریخ کو جاوے گا۔ گذشتہ ہفتہ میں اُسنے "ہندوستان میں سفر" کے متعلق لیکچر دیا کیا آپ اس شخصکو جانتے ہیں؟

مینے اوپر کہا ہے کہ تاریخ کی سنت ہمیشہ وہی ہے دیکھو کسطرح خدا کے رسول بسبب مخالفت کے تکلیف اُٹھاتے تھے کسی نے کہا ہے کہ "بہتر ہے انسان جلا دیا جانے والا بنجاوے بہ نسبت اس کے کہ ایک بڑی سچائی کا انکار کرے" میں نے ریویو آف ریلیجنز کے چند رسالے دوستوں کو بھیجے ہیں - ایک بڈھی صاحبہ نے جو میر میسوٹا میں رہتی ہیں مجھے پچھلے ہفتہ میں خط کے ذریعہ پوچھا ہے کہ ہندوستان میں مسیح موعود کون شخص ہے اسکی تحریر بڑی عمدہ ہے - میں یقین کرتی ہوں کہ مذہب عیسائی ایمان کی حدود سے بہت دور جا پڑا ہے - یہ یقیناً عیسائیوں اور مسلمانوں کے لیے آزمایش کا زمانہ ہے اور میں اس بات سے خوش ہوں کہ قاتل اور خونریز مہدی کا غلط خیال رد کیا جارہا ہے۔

میں مرہم عیسیٰ کے متعلق پڑھ کر خوش ہوں لیکن ان بنی اسرائیل کی گمشدہ دس قوموں میں حضرت عیسیٰ کی بابت حیران ہوں - یہاں ایسے گروہ ہیں جو انگریزوں کو اُن دس گم شدہ قوموں میں سے ایک قوم خیال کرتے ہیں - کیا مرزا صاحب احمدیہ فرقہ کے بانی ہیں؟ اور کیا کتاب براہین احمدیہ انہی کی پہلی تصنیف ہے؟

پیارے دوست! اب میرے دو ہفتوں کا خط لکھا ہوا آپ کو ملیگا میں نے چاہا کہ میں اس نمبر کو پڑھنے کے بعد آپ کو پھر خط لکھوں کاش کہ مجھے آپ کے پاس پہونچنا نصیب ہو۔

مسیح کے مقاصد میں جو نیکی کے مقاصد ہیں ساعی میں ہوں۔

آپ کی مخلصہ - ایس - این - بج دے۔

اک اینڈ

نیوزیلینڈ - مورخہ ۱۲ر اپریل ۱۹۰۵ء

میرے پیارے بھائی محمد علی صاحب - مجھے آپکی چٹھی مورخہ ۲۴ فروری ۱۹۰۵ء بمعہ میگزین نمبر ۱-۲-جلد ۴ کے ملی آپ کی تمام ہدایات و نشانات میرے لیے بڑی دلچسپی رکھنیوالے تھے - اور جن مضامین پر آپ نے قلم اُٹھایا ہے میں پڑھ کر بہت خوش ہوا خاص کر کے رسم پردہ - اور مسلم رنیارم نماز پر۔ اشاعت اسلام کے متعلق آپ نے مسلمانوں کی بے پروائی پر بہت زور دیا ہے - مینے بھی یہ حالت دیکھی تھی جب کہ میں ہندوستان میں آیا ہوا تھا۔ بمبئی اور مدراس میں میں نے عام طور سے کہدیا تھا کہ میں اسلامی واعظ بننا چاہتا ہوں مگر ان آدمیوں نے جنکو کہ چاہیے تھا کہ ایسے موقعہ کو غنیمت سمجھتے اور مجکو کھینچ لیتے اس موقعہ کو ضائع کر دیا جبکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ میں ڈالدیا تھا اور یہ میری دلی خواہش تھی تاہم ہندوستان میں میرا سفر رائگاں نہ گیا اور مینے اس مقصد اور مدعا کو پالیا - یعنی میں ایسی قوم کی تلاش میں تھا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی پیرو ہے اور جو اپنے آپکو احمدی مسلمان کہتی ہے - یہی خواہش مینے اپنے احمدی قادیانی بھائیوں کے سامنے بھی ظاہر کی تھی کہ مجھے کامل یقین ہو گیا ہے کہ جس کے میں پیچھے لگا ہوا تھا وہ آخر مجھے ملگیا یعنی تم اور تمہارا امام - میری یہ خواہش میرے ان سرٹیفکیٹوں میں بھی درج تھی جنپر بہت سے مسلمانوں کے دستخط ثبت تھے جو مجھپر کامل طور سے یقین رکھتے تھے میں اسوقت کو یاد کرکے جب کہ مینے اللہ کی مدد سے ہندوستان کا سفر کیا اندر ہی اندر میں خوش ہوتا ہوں - اور روحانی طور سے اُن لوگوں سے ملاقات کرتا ہوں جنھوں نے خدا کے لیے اور اس رسول کے لیے میرے ساتھ برادرانہ محبت اور اُلفت ظاہر کی اور اپنے عمدہ خیالات سے مجھے مستفید کیا - وقت یا فاصلہ ان لوگوں کے سامنے کوئی حقیقت نہیں رکھتا جو کہ روحانی طور سے سفر کرسکتے ہیں اور کامل زہد کے ساتھ فرشتوں سے کلام کرسکتے ہیں - اور اللہ تعالے کا شکر ہے جس نے یہ نعمت مجکو عطا فرمائی ہے میں اکثر اپنے آپ کو آپ لوگوں میں ہی پاتا ہوں - اور سب کچھ بچشم حقیقت دیکھتا ہوں جو کہ ہمارے بیت المقدس قادیان میں گذر رہا ہے اور جہاں کہ ہمارا آقا اور رہنما رہتا ہے۔

میں دلی خواہشمند ہوں کہ جسمانی طور سے آپکو ملوں اور اُس ہدیہ کو قبول کرلوں جو کہ ایک احمدی بھائی نے پیش کیا تھا کہ کم سے کم دو سال قادیان میں قیام کرنا ضروری ہے تاکہ مسیح موعود کی خدمت میں رہ کر وہ تمام علوم مجھے حاصل ہو جائیں جن کے لیے میری روح ازبس خواہشمند ہے - میں آگے آگے سفر کررہا ہوں اور دنیا کے اس حصہ میں پہنچ گیا ہوں جہاں کہ میں تین ہفتہ سے مقیم ہوں - ۱۲ر جنوری ۱۹۰۵ء کو میں اپنی نژاد - بوم - ملبورن سے روانہ ہوا - یہاں تک تو آپ کی خط و کتابت مجھے ملتی رہی ہے اور اس عرصہ میں میں نئی خبریں آپ سے سُننا چاہتا ہوں۔

مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اب میں آگے ہی آگے سفر کرتا جاؤں گا اور انجام کار اگر امریکہ ہی میرے کام کا مرکز بنگیا جیسا کہ میں اُمید کرتا ہوں انشاءاللہ

یہ ضرور ہے گا تو میں اُن آدمیوں سے ضرور رشتہ اتحاد کرلوں گا جو آپ کی چِٹھی سے معلوم ہوتا ہے کہ اس ملک میں مسلمان ہیں۔

اور اگر مجھے یہاں رہنے کا زیادہ اتفاق ہو گیا تو میگزین کی اشاعت ہر طرح سے کروں گا اور آپکی اُمید بر آجائے گی۔ کیونکہ مینے اپنی کوششیں ایسے کاموں کے لیے وقف کردی ہیں

اب میں اس چٹھی کو ختم کرتا ہوں اور بہت بہت محبت والے سلاموں سے بند کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اسی زندگی میں پھر ملنے کا اتفاق بناوے اور میری طرف سے نیاز مندانہ سلام میرے آقا مرزا غلام احمدؐ کی خدمت میں پہنچا دیں اور انکو یقین دلاویں کہ میں ہمیشہ کے لیے آپ کا اور آپکے مقصد کا جاں نثار رہوں۔ اور اُن تمام بھائیوں کا بھی جاں نثار ہوں جو اسپر ایمان لائے اور جن کی تمام اُمیدیں اسپر لگی ہوئی ہیں جیسے کہ میرے بھائی کی۔

آپ کا محب - چارلس - فرانسس - سورابٹ
محمد عبدالحق - معرفت جنرل پوسٹ آفس
انگلینڈ

دوسری چِٹھی

میرے پیارے بھائی - ایک ہفتہ گذرا ہے کہ مینے ایک چِٹھی آپ کی طرف روانہ کی تھی - اور اب مینے مناسب سمجھا ہے کہ میں اپنا فوٹو بھی روانہ کروں حضرت مرزا صاحب کی زندگی میں اور اپنی یادگار کے طور پر جب سے مینے قادیان کو دیکھا ہے میری روح کو ایک کامل اطمینان حاصل ہو گیا ہے - اس موقعہ پر میں پھر یاد دلاتا ہوں کہ میں اپنے آقا مسیح موعودؑ کی تعلیم کی اشاعت کے لیے بہت ہی خواہشمند ہوں - اور اگر ضروری اخراجات ہاتھ آجاتے ہیں تو میں اللہ تعالےٰ کی مدد سے فوراً امریکہ روانہ ہو جاؤں گا - اور وہاں حضرت مرزا غلام احمدؐ کی تعلیم کی اسی طرح اشاعت کروں گا جسطرح کہ مینے اس مشن کے کام کو نبھایا ہے جس کے لیے میں ۴ - ۳ - ۱۹۰ میں ہندوستان آیا تھا۔ ریویو آف ریلیجنز کا نمبر ۳ مجھے ملگیا ہے - جس کے آخری صفحہ میں الدعوۃ کو مینے بخوبی پڑھا ہے اور جو کہ میں یقین کرتا ہوں کہ طاعون کی کثرت اور زلزلہ کی آمد سے پوری ہو گئی - مجھے پورا یقین ہے کہ ہمارے آقا نامدار کے تمام پیرو خوش ہونگے اور خوشی کرینگے اور حضرت مرزا صاحب کی نبوت کی سچائی سکو تمام لوگو نپر ظاہر کر دینگے - اور میں اپنے طور پر فجی اور دوسری جگہو نمیں اس خبر کی اشاعت کر رہا ہوں اور اگر میں یہاں سے سین فرینسسکو کو روانہ ہو گیا تو دخانی جہاز رستہ میں فجی اور سینڈوچ جزیروں پر ٹھہرتے ہیں اور میں وہاں احمدی فرقہ کے اسوہ حسنہ پر اور مسیح موعود پر لیکچر دوں گا۔

اگر اللہ تعالےٰ تمام ضروری اخراجات بہم پہنچادیگا تو میں فوراً اسکے نام کی خاطر اور اپنے قادیانی بھائیوں کے مقاصد کی خاطر سفر اختیار کر لوں گا جن کو میں دوبارہ اپنا سلام کہتا ہوں - اور اسلام میں ان کا ایک جاں نثار ہوں۔

مہربانی کر کے میرے فوٹو گراف کی رسید ارسال فرماویں جو کہ مینے اس خط کے ساتھ روانہ کیا ہے میری بہن بھی اسلام کی طرف رجوع رکھتی ہے۔

سورابٹ
محمد عبدالحق

ریویو

اُردو اخبار لاہور کا ۵ جون ۱۹۰۵ء کا جو پرچہ ہمارے پاس پہنچا ہے اسمیں اخبار مذکور عمدہ بڑے سائز کے کاغذ پر خوشخط عبارت میں اخبار اور مضامین کا مجموعہ لیکر پبلک کے سامنے پیش ہوا ہے - ہم اپنے ہمعصر کو اس ترقی پر مبارکباد کہتے ہیں۔

انوار اللہ نام کی ایک کتاب ۳۰۰ صفحہ کی **سلسلہ احمدیہ** کی تائید میں حیدرآباد دکن کی جماعت احمدیہ نے چھاپ کر مفت تقسیم کی ہے کوئی شخص محمد انوار اللہ نام حیدرآباد میں ہیں وہ اس کتاب کی تصنیف کا باعث ہوئے ہیں - مولوی انوار اللہ صاحب نے سلسلہ احمدیہ کی مخالفت میں حصہ لینے کے لیے ایک کتاب انوار الحق نام لکھی تھی - گو اُن کی کتاب اس قابل نہ تھی کہ اسکی طرف چنداں توجہ کی جاتی تاہم مولوی میر محمد سعید صاحب نے اپنے ہموطن لوگوں کی خدمت گذاری کے واسطے مناسب سمجھا کہ اس تحریک سے حق و حکمت کی باتیں لوگوں کے کانوں تک پہونچاویں شاید کوئی خوش نصیب پاک روح فائدہ اُٹھاوے اور خدا کے مرسل کو پہچان لے۔

میر صاحب موصوف نے نہایت خوش اسلوبی سے سلیس اردو عبارت میں تمام ضروری مسائل پر بحث کی اور مخالف کے ہر ایک اعتراض کو دلائل قویہ اور نصوص بینہ کے ساتھ ایسا رد کیا ہے کہ اگر تعصب اور غفلت کے حجاب درمیان نہوں تو سارے دکن کے واسطے آپکا صرف یہی ایک ہدیہ موجب ہدایت ہونیکے لیے کافی ہے میں تعجب کرتا ہوں کہ ہمارے مخالف ایسی کھلی باتیں دیکھ کر بھی دشمنی پر اڑے ہوئے ہیں کیا انکو یقین ہو گیا ہے کہ ان کے لیے جہنم میں کوئی جگہ نہیں یا کیا ان کے پاس کوئی خدا کا وعدہ ہے کہ وہ جو چاہیں کریں ضرور بہشت میں داخل ہو جائینگے - اسجگہ ہم مخالف مولوی کا ایک اعتراض اور جناب میر صاحب موصوف کے جواب کو بطور نمونہ کتاب مذکور صفحہ ۱۰ سے درج کرتے ہیں۔

قولہ مرزا صاحب جو ہندوستان کے پادریوں کو دجال قرار دیتے ہیں تو اُن کو ثابت کرنا چاہیے تھا کہ اس فتنہ کا ظہور ہندوستان میں ہوگا اور یہ ممکن نہیں ہے کہ کسی حدیث سے ثابت ہو سکے کہ دجال ہندوستان سے نکلے گا۔

اقول حدیث سنیے **الا انہ فی بحر الشام او بحر الیمن لا بل من قبل المشرق ما ھو واوما بیدہ الی المشرق رواہ مسلم وفی حاشیۃ المشکوۃ ای بل الذی علم کونہ قبل المشرق وھذا معنی نفی الاولین واثبات الثالث - لمعات ایضاً فیہا وقولہ ما ھو قیل زائدۃ ولیست بنافیہ ای یدخل من قبل المشرق ھو الی آخر حاشیۃ المشکوۃ**۔ ترجمہ۔ خبردار ہو جاؤ تحقیق کہ وہ دجال کیا بحر شام میں ہے یا بحر یمن میں ہے نہیں بلکہ وہ مشرق کی طرف سے ہے اور دست مبارک سے اشارہ فرمایا حضرت نے مشرق کیطرف روایت کیا اسکو مسلم نے - حاشیہ مشکوٰۃ میں لکھا ہے کہ اے بلکہ وہ امر کہ معلوم ہوتا ہے ہونا اس دجال کا مشرق کی طرف ہے اور خود آپنے بھی بصفحہ ۱۴۱ اسکو نقل کیا ہے اور یہی معنی ہیں اول دو شقوں کے نفی کرنے اور شق سوم کے ثابت کرنے کے لمعات سے لکھا گیا ہے اسمیں یہ بھی لکھا گیا ہے کہ ما حدیث میں زائدہ ہے نافیہ نہیں یعنی وہ مشرق کیطرف سے داخل ہوگا آخر حاشیہ تک مشکوٰۃ کے۔

دیکھیے اس حدیث سے صاف دجال کا مشرق میں ہونا ثابت ہوا جو یہی ہندوستان ہے اور آپ کی بیخبری بھی علم حدیث سے اور خود اپنے بیان مندرجہ صفحہ ۱۲ سے معلوم ہو گئی اور حدیث ثوبان سے بھی جو نسائی نے باب غزوۃ الہند میں روایت کی اور احمد و ضیاء نے ثوبان سے ہے یہ بھی استدلال ہو سکتا ہے کہ عیسیٰ موعود بھی ہند میں ہونگے کیونکہ امام نسائی نے باب غزوۂ ہند میں دونوں گروہوں کا ذکر کیا اور خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گروہ جماعۃ عیسیٰ موعود کو قسیم گردانا جماعت اولیٰ غازیان ہند کا

اور سلف صالحین نے جو ہندوستان کا ذکر باب غزوۃ الہند ہے ظاہر ہے کہ ہر ایک قسم اپنے مقدمہ میں داخل ہوتا ہے فرق ہی تو اسقدر ہے کہ گروہ اول سیفی و سنانی غزوہ کریگا اور اگروہ دوم قلمی ولسانی اور اس استدلال کی دوسری حدیثیں مؤید موجود ہیں تو پھر اسکو خارج از ہند قرار دینا کیا ضرور ہے اور حضرت عیسیٰ کو حضرت آدم سے ایک قسم کی مناسبت بھی ہے کما قال اللہ تعالیٰ ان مثل عیسیٰ عند اللہ کمثل آدم پ ۳۔ ع ۱۴ اور چونکہ حضرت آدم زمین ہند میں پیدا ہوئے پس مثیل ثیل یعنی حضرت مسیح موعود کو بھی ملک ہند سے ایک قسم کی مناسبت مثلی بھی پیدا ہوگئی اور غالباً یہی وجہ ہے کہ حضرت اقدس کو یہ الہام بھی ہوا ہے جو اپنے اور اور معارف کے ساتھ اسبات پر بھی لطیف دلالت کرتا ہے الہام یہ ہے کہ اِنی اردت ان استخلف فخلقت آدم او کما قال ونعم ما قیل سه کانت لآدم ارض الهند منهبطا وفیه نور رسول الله مشغول ۔ من ههنا مستبین ان مهدینا ۔ مهند من سیوف الله مسلول ۔

آریہ سماج کی اندرونی حالت

کے متعلق

آریوں کی اپنی تحریری شہادتیں

منقول از جیون تت لاہور

(۱) جالندھر کے آریہ سکول کے ہیڈ ماسٹر مہاشے کانشی رام اتھک جی۔ بی۔ اے ست دھرم پرچارک مطبوعہ ۲۲ جیٹھ میں لکھتے ہیں۔

"اس وقت آریہ سماج اپنے اُپدیش کو بھول کر مت متانتروں کے جھگڑوں میں پھنس رہی ہے۔ آریہ سماج کے اخبار ونکو مطالعہ کرو تمام مذہبوں اور ان کے بانیوں کے برخلاف حملات ہی پاؤ گے"، پھر لکھا ہے۔

"آریہ سماج کے بہت سے لوگ اور کئی لیڈر بھی جو انگریزی تعلیم کی وجہ سے عیسائیوں کے انتا لیس ایمان کی باتوں سے واقف ہیں اور آریہ سدھانت کے دھارمک لٹریچر سے بے خبر ہیں وہ چاہتے ہیں کہ ہماری بھی ایمان کی باتیں ہونی چاہئیں جنہیں بغیر چون و چرا دلیل آنکھ بند کرکے تسلیم کیا جاوے" (اقتباس میں جلی حروف ہم نے کیے ہیں۔)

(۲) مسئلہ مسائل کی تو یہ حالت ہے۔ اب عملی حالت پڑھیے چنانچہ اسی پرچہ میں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب جلاس منعقدہ ۲۷ رمئی ۱۹۱۶ء کی جو کارروائی مشتہر ہوئی ہے اس سے پایا جاتا ہے کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے روبرو سات پرتی ندھیوں نے کہ جن کا نام ظاہر نہیں کیا گیا مگر جو آریہ سماجوں کی طرف سے منتخب اشخاص ہوتے ہیں لالہ منشی رام صاحب پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پر مندرجہ ذیل الزام لگائے۔

(۱) لالہ منشی رام صاحب کسی ایسے معاملہ میں اعتبار کیے جانے کے لائق نہیں ہیں کہ جس میں کسی ایسے پبلک فنڈ یا روپیہ کے خرچ و بندوبست کا تعلق ہو کہ جو خیراتی یا دیگر پبلک اغراض و مقاصد کے لیے اکٹھا کیا یا لگایا گیا ہو۔ مثلاً انھوں نے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا چودہ ہزار روپیہ غبن کر لیا ہو۔

(۲) لالہ منشی رام صاحب کسی دھارمک سوسائٹی میں کسی اعتبار اور ذمہ داری کے منصب پر مقرر کیے جانے کے قابل نہیں ہیں۔ کیونکہ انھیں یہ عادت ہے کہ جو معزز لوگ انکو مخالف ہوں انھیں نقصان پہونچانے کی نیت سے یا کسی طرح پر انھیں ستانے اور مشہور پر پبلک کی نظروں میں انھیں حقیر بنانے کی غرض سے ان پر جھوٹے اتہام گھڑتے یا تیار کرتے ہیں۔ مثلاً (۱) منشی طوطا رام (دیا ترا رام) کے خلاف الزامات (۲) ماسٹر سندر سنگھ بی اے کے خلاف (۳) پنڈت رام بھجدت بی۔ اے کے خلاف (۴) پنڈت دولت رام کے خلاف (۵) برہمچاری نیتا نند کے خلاف (۶) سوامی درشنانند کے خلاف وغیرہ۔

اسپر ستر و معزز آریہ سماجیوں کی کہ جنہیں لالہ جیون داس صاحب لالہ رلا رام صاحب رائے ٹھاکر دت صاحب جیسے مشہور آریہ لیڈر اور سابق پردھان شامل تھے۔ یہ رائے تھی کہ ان الزامات کی تحقیقات کے لیے ایک کمیٹی مقرر ہونی چاہیے مگر چوالیس آریہ پرتی ندھیوں نے کہ جنہیں لالہ روشن لال بیرسٹر۔ لالہ کشن و کانشی رام و مہتہ جیمنی صاحب وکلاء وغیرہ شامل تھے یہ رائے دی کہ ایسی کمیٹی کی کوئی ضرورت نہیں ہے لیکن یہ نہیں پایا جاتا کہ کسی نے اس بارے میں کچھ کہا ہو کہ پھر ان سات مستغیثوں کے متعلق کہ جو اسی آریہ پارٹی اور اسی آریہ مذہب کے پیرو ہیں کیا کارروائی کی جاوے۔ پنڈت رام بھجدت صاحب بی۔ اے وکیل سابق پردھان اور ڈاکٹر پرمانند صاحب موجودہ اب پردھان بھی اس سبھا میں موجود تھے مگر انھوں نے اور تین اور صاحبوں نے اسبارے میں کچھ رائے نہیں دی ۔

مذکورہ بالا حالات سے بیشک یہ نتیجہ نکالا غلط ہوگا کہ لالہ منشی رام صاحب پر ان کے ہم مذہب مخالفوں نے جو الزام لگائے ہیں وہ ضرور سچے یا ضرور جھوٹے ہیں اور نہ ہی ہم ان کے متعلق ان حالات سے اپنی کوئی رائے ظاہر کر سکتے ہیں مگر ان حالات سے مندرجہ ذیل نتیجے ضرور نکل سکتے ہیں۔ یعنی

اول - اگر لالہ منشی رام صاحب ان الزامات سے بری ہیں تو (۱) تو وہ سات آریہ پرتی ندھی یعنی چیدہ آریہ سماجی ضرور جھوٹے الزامات لگانے والے شخص ہیں (۲) لالہ منشی رام صاحب نے نصف درجن مشہور آریہ سماجیوں کے خلاف کہ جن کے نام الزام نمبر ۲ میں دیے گئے ہیں یا تو کوئی الزام نہیں لگائے اور یہ محض ان سات آریہ پرتی ندھیوں کی گھڑنت ہے۔ یا جو الزام لالہ منشی رام جی نے ان کے بارے میں لگائے ہیں وہ بالکل درست اور سچے ہیں۔ تو پھر آریہ لیڈروں کی عملی زندگی پر حرف آتا ہے۔

دوم - اگر لالہ منشی رام صاحب ان الزامات سے بری ہیں اور ان کے متعلق ان کے ہم فرقہ و ہم مذہب لوگوں کے الزامات واقعی کوئی بنیاد رکھتے ہیں تو آریہ سماج کے ایک "یودھشٹر" "مہاتما" کی یہ کارروائی جیسی کچھ ہے وہ زیادہ بیان اور تشریح کی محتاج نہیں بہرحال الزام لگانے والوں یا ملزموں دونوں میں سے کسی طرف خرابی ضرور ہے اور بڑے افسوس کی بات ہے کہ تحقیقات کے لیے کمیٹی مقرر نہ کی گئی ورنہ پبلک شک میں نہ رہتی اور ایک پارٹی ضرور سرخرو ہو جاتی ؟

کیا آریہ سماج کی ذہنی اور اخلاقی حالت کے اسقدر پست ہونے پر یہ زیادہ مناسب نہیں کہ اسکے لیڈر اور پیرو وید دھرم کی خیالی عظمت اور آریہ سماج اور اسکے بانی کی فرضی تعریف یا زمین آسمان کے قلابے ملانے اور دیگر مذاہب کے لوگوں اور جماعتوں پر آئے دن حملے کرتے رہنے کے بجائے اپنی سماج کی اندرونی حالت کو بغور دیکھنے کیطرف متوجہ ہوں اور اعلیٰ زندگی اور دھرم کو ایکطرف رکھکر صرف خشک مسئلے مسائل اور وید اور دیش اُنتی کی کھوکھلی پکار کی پالیسی کو بنیاد بنا کر آج سے قریباً تیس برس پہلے سے آریہ سماج نے جو کام شروع کیا ہے۔ اور اُس سے اس عرصہ کے اندر مذکورہ بالا قسم کے جو افسوسناک نتیجے پیدا ہوتے ہیں انپر وچار کرکے آئندہ کے لیے کوئی مفید سبق حاصل کریں؟ فقط

(اور مفید سبق یہ ہے کہ ویدوں کے پرانے قصوں کو چھوڑ دیں۔ نیوگ کی گندگی پر لعنت بھیجیں خالق کو سب چیز کا خالق اور سب کا مالک مانیں اور توبہ قبول کرنیوالا مانیں اور اس خالق کے رسول پر ایمان لائیں جو انکو سینکڑوں ہزاروں نشان دکھا چکا ہے تب دین اور دنیا میں راحت و آرام پائیں گے۔ ایڈیٹر مدیر)

نور افشاں کی ہرزہ درائی

بجواب

بدر کی ژاژخائی

نور افشاں مورخہ ۹ جون ۱۹۰۵ء کے پرچہ میں ایک سیاہ لیلے نے منشی محمد افضل صاحب مرحوم کی وفات کا ذکر کرتے ہوئے یہ لکھا ہے۔ کہ حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے کوئی ہمدردی انکے اور اس کے اہل وعیال کے ساتھ نہیں کی گئی۔ جواب دینے سے پیشتر میں یہ سوال کرتا ہوں۔ کہ نامہ نگار نور افشاں کا اس بات کے ساتھ کیا تعلق۔ اور جہاں تک مجھے معلوم ہے۔ یا نادان لیلے نے عشاء ربانی پینے کے بعد اس مضمون کو شروع کیا ہوگا کیونکہ اس میں سے حمق اور ناعاقبت اندیشی کی بو آرہی ہے۔ اور یا منشی محمد افضل صاحب مرحوم کے گھر میں ایک مسیحی عورت تھی۔ شاید اسی ناراضگی سے نامہ نگار صاحب کی طبیعت میں جوش پیدا ہو رہا ہے۔ بہر حال دونوں حالتوں میں سے ایک تو ضرور ہے۔ مگر نادان یسوعی لیلے کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اس کے بناوٹی خداوند کی ہمدردی کی حقیقت ہمیں خوب معلوم ہے۔ اگر یہی طریقہ استدلال درست ہے۔ تو انجیلوں سے یسوع مسیح کی بیدردی اور بے رحمی کا فوٹو مل سکتا ہے۔ اس پر بھی عیسائی صاحبان توجہ کریں دنیا کے ساتھ اس نے ایسی ہمدردی کی۔ کہ آجتک ٹمپرنس ایسوسی ایشن رو رہی ہے۔ قانائے گلیل میں ایسی شراب بنائی نہ ہی بنائی۔ بلکہ پی پلائی یورپین بھیڑیں اس کی پیروی میں سرتا پا ... غرق شراب ہوگئیں۔ افسوس تو یہ ہے۔ کہ خدا صاحب کی مادر مہربان بھی اسی مجلس میں تھی۔ کھیت چرنے کی ایسی عادت تھی۔ کہ بلا اجازت بالیں توڑ توڑ کھانے لگا۔ غریب زمینداروں کے ساتھ ایسی ہی ہمدردی چاہیئے۔ لوگوں کے مالوں کی وقعت اس کی نظر میں اتنی تھی۔ کہ سوروں کا ایک گروہ کراڑے پر سے دریا میں ڈالدیا۔ نہ خدا جانے کتنے گھرانوں کا رزق تباہ کر دیا۔ ہیکل میں لوگوں کی اشیاء پر ہاتھ مارا۔ حالانکہ چاہیئے تھا۔ کہ نرمی وحلم سے ان کو منع کیا جاتا۔ اب لیلے صاحب ہی بتلائیں کہ جس کے ہاتھ میں کوڑا ہو کیا وہ ہمدرد کہلا سکتا ہے۔ والدین کے حقوق کی تمام دنیا قائل ہے۔ مگر خداوند یسوع مسیح نے بارہ سال کی عمر میں ہی انہیں چھوڑنا شروع کر دیا۔ خوب ہمدردی ہے۔ دعوی خدائی سے دنیا کو دہریہ بنایا۔ اور کمزور انسان کو سچے حی وقیوم خدا سے برگشتہ کرکے ایک کلی شرک تعلیم کا معتقد بنانے کی کوشش کی۔ جب یہ حال کا نشان تک نہیں نامہ نگار کے خداوند کی تو یہ حالت تھی۔ اب شاگردوں کی ہمدردی کا حال سن لیجئے۔ کہ پطرس نے تو تین دفعہ خداوند صاحب کا انکار کرکے لعنت پر لعنت بھیجی۔ مصیبت کے وقت میں سب کچھ چھوڑ کر بھاگ گئے۔ کیا آج کل کے مسیحی یسوع کے زمانہ کے معتقدوں سے زیادہ ایماندار ہیں۔ ہرگز نہیں۔ پس اندازہ ہو سکتا ہے۔ کہ ان کی ہمدردی خلق خدا کے ساتھ کیا ہوگی۔ ہم تو یہ دیکھتے ہیں کہ عموماً مشنری کی ظاہرا ہمدردی کے نیچے کچھ نہ کچھ شرارت مخفی ہوتی ہے۔ کیا کوئی گمان کر سکتا ہے۔ کہ مسیحی اگر کوئی ہمدردی کرتے ہیں۔ تو اس لئے کرتے ہیں۔ کہ اس میں ان کی کوئی غرض اپنی پنہاں نہیں ہوتی۔ بلکہ خداتعالےٰ کے احکام کی بجاآوری مقصود ہوتی ہے نہیں! نہیں!! اس ہمدردی کے جامہ کے نیچے مذہبی اشاعۃ پوشیدہ ہوتی ہے۔ ذرا مشن اسکولوں۔ مشن ہسپتالوں وغیرہ کو دیکھ لیجئے۔ اصل غرض کیا ہے۔ وہی نکمی جھوٹی تعلیم۔ ہاں اپنی مطلب براری کے لئے سو سو جتن کرتے ہیں۔ اور یہ ہمدردی بھی ایک جتن ہے۔ جو اس حالت میں مخفی نہیں رہتی۔ بلکہ دغا فریب کا رنگ اختیار کر لیتی ہے۔ نامہ نگار مذکور کی ہمدردی بھی چند روپیہ ہوں گے۔ ذرا ایک مہینہ تنخواہ نہ ملے۔ تو ہمدردی کا پتہ لگ جاوے۔ کہ پطرس کی مانند خداوند پر لعنت بھیجتا ہوا اپنے وطن کو واپس سدھارے۔ اے نادان سن! "جس پیمانہ سے تو ناپتا ہے۔ اسی سے تیرے لئے ناپا جائیگا"

مسیحوں کا پرانا نیازمند

عبدالحق۔ بی۔ اے۔ ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام۔ قادیان

مورخہ ۱۴ جون ۱۹۰۵ء

بقیہ تازہ اخبار

تار خبر از لندن ۱۰ جون ۱۹۰۵ء جاپانیوں نے روسیوں کو مقام لیاڈینگ وو ہنگ واقعہ منچوریا سے نکالدیا ۶ گھنٹہ لڑائی رہی بڑی لڑائی ہوئی روسی بہت مارے گئے جاپانی مقتولوں اور زخمیوں کی تعداد ۱۶۵ ہے

روسی اپنی فوج کے واسطے کمک بھیج رہے ہیں۔

روسی فوجیں ہیضہ اور پیچش کی بیماری پڑی ہوئی ہے ۱۶۰۰۰ بیمار ہے۔ ایک سو روز مرتا ہے

ایضاً ۱۰ جون ۱۹۰۵ء زار روس نے بیان کیا ہے کہ میں ایک قومی کونسل بنانے کے فکر میں ہوں۔

" فرانسیسی لوگوں نے سلطان مراکو کو سامان جنگ دینا بند کر دیا ہے جس سے سلطان بہت ناراض ہو رہا ہے

۸ جون۔ کلکتہ میں سخت آندھی آئی۔ بڑے بڑے درخت سرنگوں ہو گئے۔

۹ جون۔ شملہ میں آندھی اور بارش کا سخت طوفان آیا۔ بہت مکانوں کی چھتیں گر گئیں۔ ایک بڑا ہوٹل تھا اس کی چھت صاف اڑ گئی بعض چھتیں اور شہتیر اڑ کر دور دور جا پڑے قریب کے گاؤں میں بھی بہت نقصان ہوا۔

طاعون۔ سر ازفرا اپنی مشہور کتاب کے صفحہ ۱۹ میں تحریر فرماتے ہیں کہ بہت سے لوگوں کو دیکھا گیا کہ وہ اعلیٰ درجہ کے غلیظ اور ناصاف تھے مگر انکو بزمانہ طاعون کسی طرح کا نقصان نہ پہنچا ان کے محلہ اور پڑوس میں بلیگ رہی مگر وہ محفوظ رہے ایک شخص کے دو بچے بلیگ سے فوت ہوئے مگر اسکی بیوی کو جو یقینی طور پر بے احتیاط تھی بلیگ لاحق نہ ہوئی۔ (الشفاء) طاعون کا کیا اختیار ہے وہ تو ایک منتظمہ مامور ہے جہاں حکم خداوندی ہوتا ہے وہاں اپنا کام کرتی ہے۔

آندھی۔ علاقہ مدراس میں ایک جگہ اس زور کی ہوا چلی کہ ریل گاڑی چلتی چلتی اوندھی گر پڑی۔ الامان۔

مسلمانان روس۔ ہمارے واسطے گورنمنٹ انگریزی کی شکر گذاری کے بڑے بڑے موقع ہیں کسی سلطنت میں مسلمانوں کو ایسی مذہبی آزادی حاصل نہیں جیسی کہ ہندوستان میں ہے۔

نیا آلہ ایک سائنس دان نے حال میں ایسا آلہ ایجاد کیا ہے کہ جو کام کرتے ہوئے انگلیوں کی حرکت کا شمار بتاتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ مغرب یا مشرق کی طرف منہ کرکے کام کرنے سے شمال ومغرب کی جانب منہ رکھنے کی نسبت ۲۵ فیصدی کام زیادہ ہوتا ہے۔ غالباً اس کی وجہ یہ ہے کہ کرۂ زمین بجائے خود ایک زبردست مقناطیس ہے جو مغرب سے مشرق کیطرف حرکت کرتا رہتا ہے۔

آمد مسیح جنوبی ہند میں کچھ پرانے عیسائی رہتے ہیں جو خود عیسائیوں کے ساتھ شادی وغیرہ کسی قسم کا تعلق رکھنا گناہ جانتے ہیں۔ یہ لوگ ۲۵۰ عیسوی میں ہندوستان میں آئے تھے۔ غالباً یہ ان لوگوں میں سے تھے جو واقعہ صلیب کے بعد یسوع کے ساتھ ہوئے اور پھر ہندوستان کے مختلف حصوں میں پھیل گئے ان میں ایک بزرگ متھوما نام ہوئے ہیں جنھوں نے پیشگوئی کی تھی کہ ۱۸۹۳ء میں مسیح کی آمد ہوگی متھوما صاحب تو ۱۸۹۳ء سے پہلے ہی فوت ہوگئے مگر انکی بات پوری ہوگئی۔ یعنی مسیح موعود دنیا میں نمودار ہوگیا کاش کہ عیسائی صاحبان اس سے فائدہ اٹھائیں۔ اور جسکو خداوند کہتے تھے ایسا اس کا انکار کرکے جہنم میں نہ گریں جہاں رونا اور دانت پیسنا ہوگا۔

تحقیقات امراض۔ ہندوستان میں امراض کی تحقیقات کے واسطے اور امراض کے روکنے کیواسطے مناسب سامان مہیا کرنے کے لیے گورنمنٹ ہند نے ایک محکمہ کسولی میں قائم کیا ہے اور ڈاکٹر سیمپل صاحب اس کے ڈائرکٹر مقرر کیے گئے ہیں۔

جاپانی زبان سیکھنے کے واسطے ہر سال دو افسر انگریزی فوج کے جاپان جایا کرینگے۔ اب جاپانی زبان بھی معزز اور ضروری بنگئی ہے۔

[illegible] تثلیث کا اختراع اور افترا ہے

[illegible] چپ [illegible] اور جہوٹ پر [illegible] اور [illegible] کتنی ہی کوئی [illegible] بات کسی [illegible] وقت منہ سے نکل [illegible] کہ [illegible] کا عیسائی اخبار [illegible] میں ایک بڑا لمبا [illegible] کے ثبوت میں لکھنے بیٹھے ہے کہ مسئلہ [illegible] ہے۔ اور اپنے مضمون کی تمہید اس [illegible] کہ جب ایشیائی لوگوں کے آگے یورپ [illegible] رکھی جائیں۔ تو ان کو لازم ہے۔ کہ [illegible] احتیاطیں اپنے دل میں یاد رکھیں۔ تین احتیاطوں کی [illegible] تثلیث کا [illegible] تو جانے دو۔ پہلے تو ہم اسی پر حیران ہیں کہ عیسائی صاحبان تثلیث کا بانی یسوع مسیح کو قرار دیتے [illegible] کی دینی صداقت کے نام سے [illegible] مشہور ہے۔ دروغ گو را حافظہ نہ باشد شاید [illegible] صاحبان اس مضمون کو لکھتے وقت یہ بات بھول گئے ہیں۔ کہ ان کے [illegible] یسوع مسیح اہل یورپ نہ تھے بلکہ اہل ایشیا تھے۔ لیکن اصل بات یہ ہے۔ کہ وہ بھولے نہیں۔ بلکہ سادگی سے یہ بات منہ سے نکل گئی ہے جس سے ظاہر ہے۔ کہ تثلیث مسیح کا مذہب نہ تھا۔ بلکہ یہ اخلاق کا تباہ کنندہ عقیدہ یورپ میں بنایا گیا تھا۔ اور اس کی ابتدا مسیح سے تین سو سال بعد ہوئی۔ اس جگہ مجھے ایک گفتگو یاد آتی ہے۔ جو ایک کالج کے فلاسفر عیسائی انگریز اور حضرت مولوی نورالدین صاحب ایک مسلمان کے درمیان ہوئی

مسلمان شاگرد۔ آپ یورپین لوگ ایسے دانا اور فلاسفر مشہور ہیں۔ یہ تثلیث کا خلاف عقل مسئلہ آپ لوگوں نے کس طرح مان لیا۔ ذرا ہمیں بھی سمجھا دیجئے

فلاسفر انگریز پروفیسر۔ ایشیائی دماغ اس قابل نہیں کہ ایسے دقیق [illegible] مسئلہ کو سمجھ سکے

مسلمان شاگرد۔ مسیح تو خود ایشیائی تھا۔ اگر ایشیائی دماغ ایسا ہی ناقص ہے۔ تو خود تثلیث کا موجد ایک ایشیائی کس طرح [illegible] کا۔ اس کا جواب پروفیسر صاحب کو کچھ نہ آیا اور شرمندگی [illegible] کرنے کے لئے ہنس کر خاموش ہو رہے

یہی بات اب اکسفورڈ کے مشنریوں نے اپنی اخبار میں تحریر کی ہے۔ اور یورپ کی تثلیث کا تحفہ ہندوستان کے سامنے پیش کیا ہے ہم اس کے جواب میں ناقص دماغ کہلانا پسند کرتے ہیں۔ اور تثلیث کا تحفہ یورپ کے کامل دماغوں کو مبارک [illegible] کرتے ہوئے عرض کرتے ہیں۔ کہ جس دماغی کمال کی ڈگری کے واسطے تثلیث کا اعتقاد ضروری ہے۔ اس پر ہم کو اپنی دماغی ہزار درجہ زیادہ پسندیدہ ہے۔ مگر افسوس یہی

کہ یورپ امریکہ کی اخباروں اور کتابوں کے پڑھنے سے ہمیں معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہاں بھی یہ کمال دماغی انہیں لوگوں تک محدود رکھا جا رہا ہے۔ جو ملکی اور قومی خدمات کے ناقابل سمجھے جا کر ناچار پادری پنے کا کام اختیار کرتے ہیں اور مجبوراً گلے پڑا ڈہول بجاتے ہیں

بڑے بڑے علماء اور فضلا نے تثلیثی کمال کے [illegible] کو سر سے پھینک دیا ہے۔ اور امید ہے کہ رفتہ رفتہ سب ایسا ہی کریں گے

رسید زر

تاریخ	نمبر خریداری	نام خریدار	شہر	قیمت
یکم جون ۱۹۰۵ء	۶۰	شیخ امام بخش صاحب	شاہجہانپور	عا
"	۱۷	محمد بخش صاحب [illegible]	[illegible]	عا
"	۷۶	عبد الکریم صاحب	پوڑیا نوالی	[illegible]
۶ جون ۱۹۰۵ء	۵۹	راجہ ہری پرشاد صاحب	حیدرآباد دکن	عا
"	۳۲	ڈاکٹر محمد ہاشم صاحب	بلوچستان	عا
"	۱۱	امام خان صاحب	کامل پور	عا
"	۲۱	مولوی محمد صاحب	مزنگ	عا
۷ جون ۱۹۰۵ء	ع	محمد جعفر خان صاحب		عا
"		[illegible] صاحب	گلستان	عا
"	۶۰	منشی محمد الدین صاحب	حافظ آباد	[illegible]
۸ " "	۵۵	شیخ حسین صاحب	حیدرآباد	عا
۱۰ " "	۹۴	محمد داؤد صاحب	تیاپور	عا
" "	ع	برکت علی صاحب شملہ بحساب نبی بخش	دہلی	عا
۱۲ " "	ع	تاج الدین صاحب	جنڈیالہ	عا
۱۵ " "	ع	نام کوپن میں نہیں ہے		عہ
" "	۸۶	کلن خاں صاحب	راج پور	عا

ایک روپیہ [illegible] ہے ؟ ۱۴۔ جون ۱۹۰۵ء کو ہمیں ایک روپیہ بذریعہ منی آرڈر ملا ہے۔ بھیجنے والے نے اپنا نام کوپن پر نہیں لکھا۔ صرف اتنا لکھا ہے۔ کہ میں غریب آدمی ہوں۔ براہ مہربانی اپنے نام اور پتہ سے مطلع فرما دیں

درخواست دعا

نماز جنازہ۔ برادر مولا بخش صاحب نائب محافظ دفتر سیالکوٹ درخواست کرتے ہیں۔ کہ چودھری غلام حسین صاحب خلف الرشید چودھری امین بخش صاحب ۱۰ جون ۱۹۰۵ء کو بعارضہ بخار فوت ہو گئے ہیں احباب ان کا جنازہ پڑھیں

خریداران اخبار

خریداران بدر سے گذارش ہے۔ کہ مہربانی فرما کر دفتر بدر کی خط و کتابت میں اپنی چٹ کے نمبر کا حوالہ ضرور دیویں۔ تاکہ تعمیل ارشاد میں سہولت ہو۔ بعض اوقات نمبر چٹ کا حوالہ نہ دینے کی وجہ سے نام تلاش کرنے میں بڑی دقت ہوتی ہے۔ ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ نام نہیں ملتا۔ جس کی وجہ سے تعمیل ارشاد میں کوتاہی ہو کر شکایت کا موقعہ ملجاتا ہے۔ لہٰذا التماس ہے۔ کہ ہر صاحب بوقت خط و کتابت اپنی چٹ کے نمبر سے ضرور آگاہ فرماویں۔ جو چٹ کے سرے پر چھپا ہوا ہوتا ہے نمبر ضرور لکھیں۔ تاکہ تعمیل میں توقف نہ ہو

منیجر بدر

محمد افضل مرحوم کو روپیہ بھیجنے والے

صاحبان غور کریں۔ اور اس التماس کو توجہ سے سنیں برادر مرحوم مارچ ۱۹۰۵ء کے اخیر میں چند روز بیمار رہ کر فوت ہو گئے۔ ان کے ایام بیماری میں اور ان کی وفات کے بعد جس قدر منی آرڈر لوگوں نے ارسال کئے۔ وہ سب اس جگہ ڈاک خانہ میں محفوظ ہیں۔ ہم کو نہیں ملے۔ لیکن روپیہ بھیجنے والے سمجھتے ہوں گے۔ کہ روپیہ ہم کو ملگیا ہے۔ اور اس واسطے وہ رسید کے واسطے تقاضا کرتے ہیں۔ لہٰذا ایسے احباب کی خدمت میں جنہوں نے ۱۵۔ مارچ کے بعد کوئی منی آرڈر روانہ کیا تھا عرض ہے۔ کہ وہ پوسٹ ماسٹر قادیان کو لکھ بھیجیں۔ کہ وہ روپیہ میاں معراج الدین صاحب عمر پروپرائیٹر اخبار بدر کو دیدیا جاوے۔ کیونکہ وہ روپیہ برادر محمد افضل کا ذاتی نہ تھا۔ بلکہ اخبار کی قیمت کے متعلق تھا

منیجر بدر۔

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سالانہ	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	ایک بار
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	للعہ	عا
ربع کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ایک دفعہ کیلئے فی سطر کالم ۲ لیکن عہ سے کم اجرت کا اشتہار نہیں لیا جائیگا
ضمیمہ بحساب شدہ اخبار کیساتھ تقسیم کیا جاویگا + ضمیمہ بھجوانے کیلئے

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر کیلئے چھاپا گیا۔ تاریخ اشاعت ۱۵ جون ۱۹۰۵ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

دنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اُسے قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔

بدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

چہ گوئیم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی	بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۹	دوا بینی ۔ شفا بینی غرض دار الامان بینی
سلسلۃ الجدید جلد ۱ نمبر ۱۲	۱۸ ربیع الثانی ۱۳۲۳ سنہ ہجری علیٰ صاحبہا التحیات والسلام جمعرات ۔ ۲۲ جون ۱۹۰۵ء	سلسلۃ القدیم جلد ۴ نمبر ۲۰
ای جہان منتظر خوش باش کامد دلستان	ایڈیٹر مفتی محمد صادق عفی اللہ عنہ	آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

قیمت سالانہ

والیان ریاست ۵ہ

معاونین ۔ برضائے خود ۔ عہ ۔ صہ ۔ سے

عام قیمت ۳عہ

اس سے زائد امداد کے طور جو کچھ احباب عطا فرماویں ۔ وہ بخوشی قبول کیا جائیگا۔

سردست خریداری کم ہے اور خرچ آمد سے دگنا ہے۔ اس واسطے امداد کی بہت ضرورت ہے

ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر اور خط و کتابت بنام مینیجر بدر ہونی چاہیئے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اُنکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دین آمده از مادریم — هم بریں از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق که قرآن نام اوست — بادهٔ عرفان ما از جام اوست
آن رسولی کش محمد هست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مهر او با شیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواهد شدن
هست او خیر الرسل خیر الانام — هر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم هر آبی که هست — زو شده سیراب سیرابی که هست
آنچه ما را وحی و ایمائے بود — آن نه از خود از همان جائے بود
ما ازو یابیم هر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست — هرچه زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک وز خبرهائے معاد — هرچه گفت آن مرسل رب العباد
آن همه از حضرت احدیت است — منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او همه حق اند و راست — منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین — آنچه در قرآن بیانش بالیقین
بر همه از جان و دل ایمان ماست — هر که انکارے کند از اشقیاست
یکقدم دوری ازاں عالی جناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوئم ۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوئم ۔ یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنا دیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم ۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا ۔ اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا ۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا ۔ اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا ۔ بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم ۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا ۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا ۔ اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا ۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ۔ نہم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا ۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا ۔ اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا ۔ کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

ختم قرآن عزیزی عبدالحی سلمہ الرحمان

ہے آج ختم قرآن نکلے ہیں دل کے ارمان | تو نے دکھایا یہ دن میں تیرے منہ کے قربان
اے میرے رب محسن کیونکر ہو شکر احسان | یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

سب حمد وثنا اس ذات پاک کے لئے ہے۔ جس نے اپنے بندوں کو قرآن کریم جیسی نعمت عطاء فرمائی۔ اور اس کے پڑھنے اور سمجھنے اور عمل کرنے کی توفیق اپنے مسلم بندوں کو مرحمت کی۔ اور اپنے خاص بندوں کے دلوں میں اپنی پاک کتاب کے عشق اور محبت کی سکونت کے لئے ایک مطہر گھر بنا دیا۔ اگر آج کوئی کلام پاک کے ساتھ سچے اخلاص کا نمونہ دیکھنا چاہے۔ تو اس کو چاہیئے۔ کہ قادیان میں آئے جہاں اس کو ایک ایسا مقدس وجود ملیگا۔ جس نے کلام الٰہی سے ایسا پیار کیا کہ خود کلام الٰہی اس پر نازل ہوا۔ اور پھر ایک ایسا منور وجود دیکھے گا۔ جو کلام پاک کے نور سے ایسا منور کیا گیا ہے۔ کہ ہر ایک مخالف معترض اس کے سامنے چندھیا کر اس کے قدموں پر اوندھا گر جاتا ہے۔ پھر ایک ایسے عبداللہ کو دیکھے گا۔ کہ اگر اس کی پُر سوز خوش الحانی کے قرآن کریم کو کوئی عاشق فرقان جماعت سُن پائے۔ تو یقیناً لاکھوں سے چن کر اسی کو اپنا امام و مقتدا بنالئے۔ اور بہت سے ایسے وجود دیکھیگا۔ جو اسی مقدس کتاب کے پڑھنے پڑھانے سمجھنے سمجھانے۔ عمل کرانے۔ اس کی خدمت کرنے اور خدمت کے قابل ہونے کی تیاری کرنے میں مصروف و مشغول ہیں۔ اور ایک ایسے وجود کو دیکھیگا جس نے کئی دنوں کے فکر اور کئی راتوں کے تدبر کی تن دہ محنتوں کے ساتھ اس وحی الٰہی کا پڑھنا بچوں کے واسطے ایسا آسان کیا۔ کہ چند ماہ میں چھوٹے بچے ہنستے اور کھیلتے قرآن خواں ہوگئے ہیں۔ چنانچہ انہی ایام میں اسی مصنف قاعدہ یسرنا القرآن کی شاگردی میں اسی استاد کے ہمشیرہ زادے حضرت ابی الکرم مولوی حکیم نورالدین کے صاحبزادہ عزیزی عبدالحی نے چھ سال کی عمر میں سارا قرآن شریف پڑھ لیا ہے۔ ہم اس مبارک موقعہ پر حضرت امام علیہ السلام کی خدمت میں مبارکباد عرض کرتے ہیں جن کے معجزات اور خوارق میں سے ایک عبدالحی کا وجود بھی ہے۔ اور حضرت مولوی صاحب موصوف کی خدمت میں مبارکباد عرض کرتے ہیں جن کو کبھی اولاد کی خواہش کسی دنیوی رنگ میں نہیں ہوئی اور یہی وجہ ہے۔ کہ خدا نے آخر ان کو ایسا بیٹا عطا کیا۔ جو آیات اللہ میں سے ہے اور اس عزیز کی اماں اور بڑی اماں اور بہنوں اور بھائیوں۔ اور سب رشتہ داروں دوستوں اور احمدی بھائیوں کی خدمت میں مبارکباد کہتے ہیں۔ اور اپنوں اور بیگانوں کو اور بالخصوص امرتسر کے غزنوی گروہ کو جن کے درمیان اس عزیز کے رشتہ کے خون کا تعلق بھی موجود ہے۔ اور جنکی تحریک سے یہ نشان مسیح دنیا میں قائم ہو چکا ہوا ہے۔ پھر یاد دلاتے ہیں کہ یہ وہی لڑکا ہے جس کے متعلق حضرت مسیح موعود نے خدا سے خبر پا کر ۱۸۹۴ء میں پیشگوئی کی تھی جو ۱۵۔ فروری ۱۸۹۹ء کو پوری ہوئی اور ۲۰۔ جون ۱۹۰۵ء کو بروز جمعۃ المبارک اس مولود مسعود کے ختم قرآن کی خوشی منائی گئی۔ بالآخر ہم دعا کرتے ہیں۔ کہ اے خدا اس عزیز بچہ پر ایسا رحم کر کہ تا آخر عمر وہ معاصی سے بچے اور ناکارہ اشغال سے اسے محفوظ رکھ۔ اور ایسے امور کی طرف اسے توجہ دلا جو تیری رضا کا موجب ہوں۔ اے آسمان و زمین کے پیدا کرنے والے خدا جلال و اکرام کے مالک سب سے اعلےٰ عزت کے صاحب تیرے در پہ ہم سوالی ہیں۔ اے رحمان خدا اس بچے کے دل کے ساتھ حفظ قرآن کو لازم کر جیسا کہ تو نے اس چھوٹی عمر میں اس پر رحم کیا اور بخش کہ وہ تیری کتاب کی ایسی تلاوت کرے کہ تیری رضا حاصل ہو۔ اس کی بصارت کو اس کتاب سے منور کر۔ اور اس کی زبان پر اس کلام کو جاری رکھ۔ اور اس کے دل کو اس کے ساتھ راحت دے۔ اور اس کے سینہ کو اس کے ساتھ کھول دے۔ اور اس کے بدن کو اس کے ساتھ دھو دے۔ حق پر اعانت کرنے والا تو ہی ہے۔ اور ان دعاؤں کو قبول کرنے والا صرف تو ہی ہے۔ ص

قرآن کتاب رحمان سکھلائے راہ عرفان ✤ جو اس کے پڑھنے والے اُن پر خدا کا فیضان ✤ اُن پر خدا کی رحمت جو اس پہ لائے ایمان ✤ یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی
ہے چشمہ ہدایت ہو جس کو یہ عنایت ✤ یہ ہیں خدا کی باتیں ان سے ملے ولایت ✤ یہ نور دل کو بخشے دل میں کرے سرایت ✤ یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی
قرآن کو یاد رکھنا پاک اعتقاد رکھنا ✤ فکر معاد رکھنا پاس اپنے زاد رکھنا ✤ اکسیر ہے پیارے صدق و سداد رکھنا ✤ یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

آمین

بریلی اور مخالفت

بریلی میں آج کل مخالفین سلسلہ احمدیہ نے بہت شور مچا رکھا ہے۔ اور ہماری جماعت کے ایک معزز بزرگ مخدومی مکرمی حضرت مولوی محمد احسن صاحب کو امروہہ سے مباحثہ کے لئے بلایا ہے۔ اگرچہ ایسی صورت میں جہاں مخالفانہ جوش نے ایک وحشیانہ رنگ اختیار کیا ہوا ہے۔ ایسے لوگوں کی طرف توجہ کرنا مفید نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ .. معاندین سوائے دنگہ اور فساد کے کوئی نیک نیت رکھتے ہوئے معلوم نہیں ہوتے۔ تاہم حضرت مولانا موصوف نے باطل پرستوں پر حجت قائم کرنے کے لئے ان کے خط کے متعلق شرائط مباحثہ کا جواب تحریر فرمایا ہے۔ ذیل میں ہم اصل خط بمعہ جواب ناظرین کے مطالعہ کے لئے درج کرتے ہیں۔

بخدمت حضرت مولانا مقتدانا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ احمد حسن مہتمم مدرسہ مصباح التہذیب نے یہ چار شرائط لکھکر بھیجے ہیں۔ بجنسہ نقل پیش کرتا ہوں۔ اولاً یہ کہ حضرت مرزا صاحب اپنے جملہ دعاوی کو قلم بند کر کے مناظر وکیل مجاز منجانب خود مقرر کریں اور اقرار لکھدیں۔ کہ اگر یہ شخص ان دعاوی کو ادلہ شرعیہ سے ثابت نہ کر سکے۔ تو ہم معہ اپنے مریدین کے اپنے دعاوی سے تبری اور توبہ کریں گے۔ ثانیاً۔ ادلہ شرعیہ و کتب جن سے سند لائی جاوے گی۔ مقرر کر دی جاویں۔ ثالثاً۔ مناظرہ تقریری ہوگا۔ یہ اختیار ہے۔ کہ مجمع عام خواہ جلسہ خاص بہ تعداد معینہ ہو۔ رابعاً حکم مقبولہ طرفین مقرر ہونا ضروری ہے۔ کہ فیصلہ حاکم فریقین کو منظور ہوگا۔ چونکہ مناظر صاحب امروہی ظاہر کئے گئے ہیں۔ لہذا بندہ اونہیں کے ہموطن اعنی مولوی احمد حسن صاحب امروہی کو حکم قرار دینا مناسب سمجھتا ہے۔ فقط۔ جواب باصواب سے جلد تر مطلع فرمایا جاوے۔ بندہ احمد حسن بریلوی عفی اللہ عنہ۔ یہ نقل حرف بحرف مہتمم صاحب مذکور کی قلم کی لکھی ہوئی کی ہے۔ ایک حرف کا فرق نہیں ہے۔ آج کچھ زبانی گفتگو اس عاجز سے اور مولویصاحب مدرس مدرسہ مذکور سے ہوئی تھی۔ حضرت اقدس کے دعاوی کی نسبت فرماتے تھے۔ کہ قرآن و حدیث سے ثبوت چاہئیے۔ بندہ نے کہا اگر ثبوت دیا جاوے۔ تو آپ کو پھر عذر کرنے کا موقع نہ ہوگا۔ جب دعویٰ صحیح ثابت ہوگیا۔ تو حکم عدل ہونا انکا امور دینی میں ثابت ہوگیا۔ تو فرمانے لگے۔ امور دینی میں تو ہم نہیں۔ نفسانیت معلوم ہوتی ہے۔ لہذا عرض ہے۔ کہ جس طرح حضور والا کی رائے مبارک میں آوے۔ جواب تحریر فرما دیجئے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ حامداً و مصلیاً۔ محب مکرم حضرت حافظ تصور حسین صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ شرط اول محض لغو اور باطل ہے۔ کیونکہ حضرت اقدس کی کتابیں متحدیانہ اور متضمن اثبات دعاوی اور نیز خاکسار کے رسائل تمام دنیا میں شائع ہو چکے ہیں۔ اور ان دعاوی کا ثبوت کالشمس فی النہار واضح ہو چکا ہے۔ لہذا اب تو یہ دعاوی اور مسائل قد تبین الرشد من الغی کے مصداق ہو گئے ہیں۔ پس مخالف پر لازم ہے۔ کہ ان کتابوں کو دیکھے اور جواب دیوے۔ ورنہ یہ درخواست بصورت شرط کے جو سائل نے کی ہے۔ اور تحصیل حاصل کیونکہ والذین ھم عن اللغو معرضون قرآن مجید موجود ہے۔ ہاں اگر کسی شخص بے بصیرت مصداق علی ابصارھم غشاوہ کو ان دعاوی اور مسائل کی حقیقت نظر نہ آوے تو اس طرف سے صرف اسقدر اجازت ہو سکتی ہے۔ کہ وہ اپنا شک شبہ تحریراً ہمارے روبرو پیش کرے۔ زبانی کوئی قول اس کا مسموع نہ ہوگا۔ ہم اس شبہ محررہ کا جواب جسقدر اوراق میں چاہیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اسی جلسہ میں پیش کریں گے۔ اسی طرح پر سائل اپنا شک و شبہ پیش کرتا رہے گا ہم اس کا جواب لکھ کر پیش کرتے رہیں گے۔ پھر وہ طبع ہو کر شائع ہو جائے گا۔ تحریر کی شرط اس لئے کی ہے۔ کہ فریقین میں سے کسی کو انکار یا تبدیل تحریف اپنے قول کی گنجائش نہ رہے۔ اور حضرت اقدس کے اقرار وغیرہ کے لکھنے کی اب کوئی ضرورت باقی نہیں رہی ہے۔ کیونکہ ہم خود اس امر کے مدعی ہیں۔ کہ حضرت اقدس مصداق ثانوی و ما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین کے ہیں۔ اور آنحضرت کے جملہ دعاوی کو ہمنے ادلہ شرعیہ کتاب اللہ و سنت صحیحہ اور دلائل عقلیہ اور تائیدات الٰہیہ سے ثابت کر کر دکھلا دیا ہے۔ پس مخالف ہم سے ہی اپنا شبہ رفع کر لیوے۔ البتہ بحکم دروغگو را تا بخانہ باید رسانید کے ہم بھی بمقابلہ شرط اول مخالف کے یہ شرط اول کرتے ہیں کہ مناظر طرف ثانی کل ہندوستان کے مشاہیر علماء و فضلاء و فقراء سجادہ نشینوں کی طرف سے یہ لکھواکر شائع کرا دیوے۔ کہ اگر ادلہ شرعیہ مذکورہ سے علیٰ منہاج النبوت حضرت اقدس کے دعاوی یا مسائل کو ہم نے حق اور صحیح بلکہ واجب القبول ثابت کر دیا۔ تو یہ تمام مشاہیر نامی علماء و فقراء اپنی مخالفت سے توبہ اور بہتری کا اشتہار شائع کر دیویں گے۔ اور یہ شرط ہماری بجائے خود واجب القبول ہے۔ کیونکہ کتب متحدیانہ و معجزانہ سلسلہ احمدیہ کی تمام دنیا میں شائع ہو چکیں ہیں۔ معہذا اس شرط سے ہم ایسے ادانی طلبہ علم کے ساتھ بھی مناظرہ کرنے کو موجود ہیں مگر صرف تحریراً تا کہ حق و باطل حاضرین جلسہ اور غیر حاضرین پر واضح و لائح ہو جائے اور تبدیل و تحریف اپنے قول کی کسیکو گنجائش نہ رہے۔ یہاں تک شرط اول و دوم و سوم کا جواب شافی و کافی آگیا۔ جو محض لغو اور باطل تھیں۔

اور شرط چہارم کا یہ جواب ہے کہ بحکم محکم و منصوص قرآن مجید فلا وربک لا یومنون حتی یحکموک فیما شجر بینھم ثم لا یجدوا فی انفسھم حرجا مما قضیت ویسلموا تسلیما۔ ہم اور کسی کو سوائے کتاب و سنت صحیحہ کے حکم مقرر نہیں کر سکتے۔ کیونکہ ان دعاوی اور مسائل میں اور محکمہ شرعیہ قطعی فیصلہ کر چکیں ہیں۔ چہ جائے مولوی احمد حسن صاحب کی۔ کیونکہ وہ تو اس مامور من اللہ کے مباہلہ کے نیچے اپنی میعاد معینہ میں یعنے تیسرے سال آ چکے ہیں۔ دیکھو واقع البلا صفحہ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸ کو اور پھر نظر ثانی دیکھو جو مولویصاحب کے خاص گھر میں ہی تین موتیں۔ انکی زوجہ اہل خانہ اور نواسہ اور نواسی پر طاعون سے واقع ہو چکیں ہیں۔ آپ ان سے دریافت کر لیجئے۔ علاوہ بریں مولویصاحب باوجود قرب و امروہی ہونے کی اس دشت پر خار مباحثہ اور لق و دق مناظرہ میں ایسے طفل مکتب ہیں کہ آج تک ہمارے مقابلہ میں ایک قدم تک بھی نہیں رکھ سکے۔ اگر فریق ثانی کو اس میں بھی کچھ شک ہو۔ تو اس امر کو بھی ان سے دریافت کر لیوے۔ پس وہ کیوں کر حکم ہو سکتے ہیں۔ اے حافظ صاحب جو شخص یہ کہتا ہے۔ کہ بعد ثبوت کے ادلہ شرعیہ سے بھی ہم پر ماننا ضروری نہیں ہے۔ ایسے شخص سے کیا گفتگو ہو سکتی ہے سو انکس کہ بہ قرآن و خبر زو نہ رہے۔ آنست جوابش کہ جوابش نہ دہی۔ والسلام۔ خیر ختام محررہ ۱۷ جون ۱۹۰۵ء

راقم محمد احسن از امروہہ۔ شاہ علی سرائے

پاک شاعری

کھڑا جھنڈا ہی مہدی کا آئیے جس کا جی چاہے
محمد کو شفیع اپنا بنالے جس کا جی چاہے

محمد گو زمیں میں کہ گئی اور عیسیٰ کو گردوں پر
ذرا حضرت عیسیٰ عیاں ہے صاف قرآں سے

خبر میں پہلے دجال ہی آئے گی فرقہ
متاع دنیوی دیکھا ہیں دین میں اپنی

وہ آئیگا پھر کر بیٹھیگے یعنی ہو رہنگی عاجز
زباں انکی ہے جیسی مہدی اور بہتیری دل میں

حدیثوں سے بھی اطمینان گر تو ہا نہیں صاحب
غرض دجال و مہدی و مسیحا آ چکے اب تو

مسیح و مہدی موعود کہتا ہوں میں مرزا کو

لوائے احمدی کے فیض پالے جس کا جی چاہے
جماعت میں صحابہ کی درآئے جس کا جی چاہے

لقائے حق نہیں اب بیچ رہا جس کا جی چاہے
ملک سے ابن مریم کو بلا لے جس کا جی چاہے

یہ شخص خاص بے کوئی بنالے جس کا جی چاہے
اب اس کے پیچ میں دین اپنا گنوالے جس کا جی چاہے

کہ کوئی دین میں انکے در آئے جس کا جی چاہے
وہ بس اب مسلمیں خود دیکھ لے جس کا جی چاہے

خدا بچالے کا تکلیف کو بنا لے جس کا جی چاہے
علامت ہو چکی سب آزمالے جس کا جی چاہے

مجھے ایک کافر دیں بنالے جس کا جی چاہے

مرسلہ عبد العزیز۔ اہلمد کلکٹری سہارنپور

حضرت مسیح موعود کا ایک تازہ خط

ایک شخص کے چند سوالوں کے جواب

شکارپور سندھ سے ایک شخص مسمی عبدالقادر بیدل نے حضرت اقدس کی خدمت میں چند ایک سوالات لکھے ہیں۔ جن کے جوابات حضرت نے خود ایک خط میں تحریر فرمائے ہیں اور وہ خط عاجز ایڈیٹر کو اخبار بدر میں درج کرنے کے واسطے عطاء فرمایا ہے۔ اس خط میں حضرت نے سائل کے سوالات کے جوابات لکھے ہیں۔ چنانچہ وہ خط ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔ آپ کا خط مجھ کو ملا۔ سوالات کے جواب حسب ذیل ہیں

۱۔ جو شخص سچی ارادت سے مریدوں میں داخل ہوگا اور سچا مسلمان بن جائے گا۔ میں اُمید رکھتا ہوں۔ کہ خدا تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اُس سے بہتری کرے گا۔

۲۔ اگر کوئی معجزہ دیکھنے پر بیعت کے لئے طیار ہے۔ تو اس وقت تک دس ہزار کے قریب اللہ تعالےٰ معجزات دکھا چکا ہے۔ جن کے لاکھوں انسان گواہ ہیں۔ اور اپنی مرضی سے ہمیشہ دکھاتا ہے۔ لیکن اگر کوئی یہ کہے۔ کہ گذشتہ معجزات میرے لئے کافی نہیں۔ اور میں اپنے اقتراح سے معجزہ چاہتا ہوں۔ تو ایسا آدمی شریر اور بدنصیب ہے خدا تعالےٰ کو نہ اُس کی پرواہ ہے۔ نہ اس کی بیعت کی

۳۔ کرشن ہونے کا دعویٰ خدا تعالےٰ کی وحی سے ہے ہر ایک مُلک میں نبی ہوتے رہے ہیں۔ پس یہ شرارت ہے۔ کہ بغیر علم یقینی کے کرشن کو بُرا کہا جاوے۔ وانْ مِنْ اُمَّةٍ اِلَّا خلا فیھا نذیر

۴۔ میں نے ثناء اللہ کو ہرگز نہیں کہا۔ کہ میرے مکان پر نہ آؤ لعنت اللہ علی الکاذبین۔ بلکہ خود اُن آریہ سماج والوں کے مکان پر اُترا۔ جو ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو صدہا گالیاں نکالتے تھے۔ جن کے گندے رسالے اب تک موجود ہیں۔ ایک غیرت مند مومن کا کام نہیں۔ کہ ایسے پلید گروہ دشمن اسلام کے گھر میں اُترے۔ نہ میرے پاس وہ آیا۔ نہ تسنے کی خواہش ظاہر کی۔ میں نے اس کو کب کہا تھا کہ تم چوروں کی طرح میرے پاس آؤ۔ وہ ہرگز میرے پاس نہیں آیا۔ ہاں قادیان میں آریہ سماج والوں کے پاس آیا۔ اور اس کی اس حرکت سے قادیان کے مسلمان بھی حیران تھے۔ کہ مولوی کہلا کر دشمنان اسلام کے پاس اُترا۔ جن کا طریق توہین اسلام ہے۔ کوئی غیرت مند مسلمان ہرگز قبول نہیں کر سکتا۔ کہ ایسے مکان پر کسی کے ملنے کے لئے جائے۔ جہاں حضرت سیدنا محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کو گندی گالیاں دیتے ہیں۔ اور دن رات توہین اسلام اُن کا کام ہے۔ وہ میرے دروازہ پر نہیں آیا۔ تا میں اس کی خاطر داری کرتا۔ بلکہ دشمنان اسلام اور دشمنان نبی کریمؐ کے دروازہ پر گیا۔ اور اگر وہ اب اس واقعہ سے انکاری ہے۔ تو میں بجز اس کے کیا کہہ سکتا ہوں۔ کہ لعنت اللہ علی الکاذبین

قولہ آپ نے پیشگوئی کی تھی۔ کہ طاعون کا قادیان اثر نہ ہوگا۔ اور میرے مریدوں سے کوئی اس مرض مہلک میں گرفتار نہ ہوگا۔ اور اس کے برعکس ہوا۔

الجواب۔ میں نے کوئی ایسی پیشگوئی نہیں کی کہ قادیان میں طاعون سے کوئی نہیں مریگا۔ بلکہ قادیان کی نسبت یہ پیشگوئی کی تھی۔ کہ لولا الاکرام لھلک المقام یعنے خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ اگر میں تیری عزت کا پاس نہ کرتا۔ تو قادیان کے تمام لوگوں کو ہلاک کر دیتا کیونکہ اس گاؤں میں اکثر شریر اور خبیث ہیں۔ جیسا کہ خدا تعالےٰ نے فرمایا تھا۔ انی احافظ کل من فی الدار یعنی میں قادیاں میں طاعون بھیجوں گا۔ اور میں اُن سب لوگوں کو بچاؤں گا۔ جو تمہارے گھر کی چار دیوار کے اندر ہیں۔ اب ظاہر ہے۔ کہ اگر قادیان کی نسبت عام طور پر بچانے کا وعدہ تھا۔ تو پھر اس وحی آلہی کے کیا معنے ہوئے۔ کہ میں اس گھر کے رہنے والوں کو بچاؤں گا۔ اب میں یہ بھی بتلاتا ہوں۔ کہ شریر اور مفسد طبع لوگوں نے کہاں سے ایک جھوٹی بات بنالی۔ پس اس کی جڑ یہ ہے۔ کہ ایک یہ وحی آلہی تھی۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِھِمْ انہ اوی القریۃ یعنی خدا تعالےٰ اس بیماری کو اس مُلک کے رہنے والوں سے دُور نہیں کرے گا۔ جب تک وہ ان خیالات کو دُور نہ کریں۔ جو اُن کے دل میں ہیں۔ اور وہ اس گاؤں کو یعنے قادیان کو بالکل تباہ ہونے سے بچا لیگا یعنی قادیان کی ایسی حالت نہ ہوگی۔ کہ بالکل نابود ہو جائے۔ جیسا کہ اس نواح میں کتنے دیہات نابود ہوگئے۔ اور اُن کا نام و نشان نہ رہا۔ یاد رہے۔ کہ اوی کا لفظ جو اس وحی آلہی میں ہے۔ یعنی یہ فقرہ کہ انہ اوی القریۃ۔ اس لفظ کے عربی میں یہ معنے ہیں کہ ایک حد تک مصیبت دکھلا کر پھر اپنی پناہ میں لے لینا۔ اور بکلی برباد نہ کرنا۔ یہ محاورہ قرآن شریف اور تمام عرب کی زبان میں ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتا ہے۔ الم یجدک یتیما فاوی یعنی کیا خدا نے تجھ کو یتیم پا کر پھر پناہ نہ دی۔ ظاہر ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے اوّل آپ ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو یتیم کیا۔ اور یتیمی کے تمام مصائب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وارد کئے۔ اور پھر بعد مصائب کے پناہ دی۔ پس اوی کے لفظ میں شرط ہے۔ کہ جس کو پناہ دی جائے۔ وہ اول کچھ مصیبتیں اٹھا چکا ہو۔ یہی فقرہ وحی آلہی کا ہے۔ جس کے معنے مفسد طبع لوگوں نے اپنی قدیم عادت کے موافق یہ بنائے کہ گویا خدا نے یہ فرمایا تھا۔ کہ قادیان میں طاعون سے کوئی نہیں مرے گا۔ اب اس جگہ بھی بجز اس کے ہم کیا کہیں۔ کہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ اور یاد رہے۔ کہ پیسہ اخبار والے کو تو حق سے قدیم بغض ہے۔ اور خلاف واقعہ لکھنا اور اپنی طرف سے بات بنانا اس کی عادت ہے*۔ اور میں اس بارے میں مُدت ہوئی اشتہار میں شائع کر چکا ہوں۔ اور عام طور پر بتلا چکا ہوں۔ کہ ایسی کوئی وحی نہیں ہوئی جس کے یہ معنے ہوں۔ کہ قادیان میں طاعون ہرگز نہیں پڑے گی۔ اب اگر آپ کا دعوےٰ ہے۔ کہ ضرور میں نے ایسی کوئی پیشگوئی شائع کی تھی۔ تو اس کو پیش کرنا چاہیئے۔ میں حلفاً کہتا ہوں۔ کہ میں نے ایسی کوئی وحی شائع نہیں کی۔ جس کے یہ معنے ہوں۔ کہ قادیان میں طاعون نہیں پڑے گی۔ اب اگر کوئی کہے۔ کہ شائع کی تھی۔ تو بجز اس کے کیا جواب دوں۔ کہ لعنت اللہ علی الکاذبین۔ پھر یہ دوسرا اعتراض کہ مریدوں کے لئے یہ وحی شائع کی تھی۔ کہ انمیں سے کوئی نہیں مرے گا۔ یہ بھی سراسر جھوٹ اور افترا ہے۔ صرف یہ وحی آلہی شائع کی تھی۔ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یَلْبِسُوْا اِیْمَانَھُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِکَ لَھُمُ الْاَمْنُ وَھُمْ مُّھْتَدُوْنَ یعنے جو لوگ ایمان لائے۔ اور کسی قسم کا ظلم اور قصور اُن کے ایمان میں نہ تھا۔ وہ امن میں رہیں گے۔ پس میں خدا تعالےٰ کی قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں۔ کہ ایک بھی ایسی مریدوں میں سے طاعون سے نہیں مرا۔ باقی وہ لوگ جو کچھ کچھ دنیا داری کا رنگ اپنے اندر رکھتے ہیں۔ اور اُن کا پورے ساتھ وہ پاک تعلق نہیں۔ جو ظلم اور قصور سے ان کو

---

* پیسہ اخبار کا خلاف واقعہ لکھنے کا یہ نمونہ کافی ہے۔ کہ قادیان میں بعض اموات جو اور بیماریوں سے ہوئی تھیں اس نے طاعون میں داخل کر دیں اور ایک شخص دیوانہ تپ کی کاہش سے مرا تھا۔ وہ بھی طاعونی موت قرار دی اور اس طرح پر طاعون کی وارداتیں زیادہ دکھلائیں ورنہ اردگرد کے دیہات کی نسبت اسقدر قادیان میں ص

ص طاعون کم رہی ہے۔ کہ گویا نہیں ہوئی۔ اور قادیان میں قدیم سے آبادی تین ہزار سے زیادہ نہیں۔ بلکہ کم ہے یہ کس دروغ گو کے مُنہ سے نکلا۔ کہ اب صرف تین سو باقی ہیں۔ پیسہ اخبار کی بار بار کی خلاف بیانی اور عوام کو دھوکہ دینے کی نسبت بجز اس کے ہم کچھ نہیں کہہ سکتے کہ لعنت اللہ علی الکاذبین۔ اس نے یہ بھی خلاف واقعہ لکھا کہ فلاں فلاں آدمی طاعون سے مر گئے ہیں۔ حالانکہ نہ انکو طاعون ہوئی اور نہ وہ مرے۔ بلکہ اب تک زندہ موجود ہیں۔ منہ

متبرا کرے۔ یہ پیشگوئی اُن کی ذمہ وار نہیں۔ ابھی بہت تھوڑے ہیں جو اس پیشگوئی کے مصداق ہیں۔ میں یقیناً جانتا ہوں۔ کہ جو شخص مجھ سے سچی محبت رکھتا ہے۔ اور میں بھی اس سے محبت رکھتا ہوں۔ اور نفسانی اغراض سے پاک ہے۔ اور وفا اور صدق کامل طور پر رکھتا ہے۔ اور ٹھوکر کھانے والا مادہ اپنے اندر نہیں رکھتا۔ اور متقی ہے۔ اور کسی ابتلا کی وقت مرتد ہونے کے لئے طیار نہیں۔ اور میری عظمت اور مرتبہ کو سمجھتا ہے۔ اور کوئی شک و شبہ اپنے اندر نہیں رکھتا۔ اور نہ کسی ابتلا کے وقت شبہ پیدا ہونے کا خانہ اس کے دل میں موجود ہے۔ وہ ضرور طاعون سے بچایا جائے گا۔ کیونکہ ایک قسم کا مجھ سے اتحاد رکھتا ہے۔ مگر بہت سے ایسے لوگ ہیں کہ کہتے ہیں۔ کہ ہم مرید ہیں۔ مگر وہ مرید نہیں۔ وہ پورے زور سے تقویٰ کے راہوں پر قدم نہیں مارتے۔ اور دنیا کے گند ان کے اندر ہیں اور پورے صدق سے مجھ سے تعلق نہیں رکھتے۔ ایک ادنےٰ ابتلا کے وقت میں دیکھتا ہوں۔ کہ وہ گرے وہ گرے۔ پس درحقیقت ان کو مجھ سے تعلق نہیں۔ اور نہ مجھے اُن سے تعلق۔ اور اگر وہ قیامت کو بھی میرے پاس آویں۔ تو مجھے کہنا پڑے گا کہ مجھ سے دور رہو۔ کہ میں تمہیں شناخت نہیں کرتا۔ ہاں ایسے بھی ہیں۔ کہ گو طاعون سے بوجہ عدم کمال تام کے فوت ہو جائیں۔ یعنی انہیں شرائط متذکرہ بالا پورے طور متحقق نہ ہوں۔ مگر شہیدوں میں لکھی جائیںگے۔ اور طاعون اُن کے بہشت کا ذریعہ ہو جائے گا۔ کیونکہ ایک حصہ صدق کا ان میں ہے جو کامل نہیں۔

اعتراض پنجم ع۵ مسماۃ محمدی کو دوسرا شخص نکاح کرکے لے گیا۔ اور وہ دوسری جگہ بیاہی گئی

الجواب وحی الٰہی میں یہ نہیں تھا۔ کہ دوسری جگہ بیاہی نہیں جائیگی بلکہ یہ تھا کہ ضرور ہے۔ کہ اول دوسری جگہ بیاہی جائے۔ سو یہ ایک پیش گوئی کا حصہ تھا۔ کہ دوسری جگہ بیاہی جانے سے پورا ہوا۔ الہام الٰہی کے یہ لفظ ہیں۔ سیکفیکھم اللّٰہ ویردّھا الیک۔ یعنی خدا تیرے ان مخالفوں کا مقابلہ کرے گا اور وہ جو دوسری جگہ بیاہی جائے گی۔ خدا پھر اس کو تیری طرف لائے گا۔ جاننا چاہیئے۔ کہ ردّ کے معنے عربی زبان میں یہ ہیں۔ کہ ایک چیز ایک جگہ ہے۔ اور وہاں سے چلی جاوے۔ اور پھر واپس لائی جاوے۔ پس چونکہ محمدی ہمارے اقارب میں سے بلکہ قریب خاندان میں سے تھی یعنی میرے چچازاد ہمشیرہ کی لڑکی تھی۔ اور دوسری طرف قریب رشتہ میں ماموں زاد بھائی کی لڑکی تھی یعنی مرزا احمد بیگ کی۔ پس اس صورت میں ردّ کے معنے اس پر مطابق آئے۔ کہ پہلے وہ ہمارے پاس تھی۔ اور پھر وہ

وہ چلی گئی۔ اور قصبہ پٹی میں بیاہی گئی۔ اور وعدہ یہ ہے کہ پھر وہ نکاح کے تعلق سے واپس آئے گی۔ سو ایسا ہی ہوگا مگر چونکہ آتھم کی پیشگوئی کی طرح یہ بھی شرطی پیشگوئی ہے۔ اس لئے کسی میعاد سے اس کو تعلق نہیں۔ اور اس کے ظہور کا منتظر رہنا چاہیئے۔ اور اگر کوئی یہ کہے۔ کہ ردّ کے یہ معنے نہیں۔ تو بجز اس کے کیا کہیں۔ کہ لعنت اللّٰہ علی الکاذبین

بے شک یہ سچ ہے۔ کہ میعاد اس شرطی پیشگوئی کی گذر گئی۔ مگر شرطی پیشگوئی میعاد کے گذرنے سے باطل نہیں ہوتی۔ بلکہ وعید کی پیشگوئیاں جو کسی کی عذاب کے متعلق ہوں۔ باوجود نہ ہونے کسی شرط کے اصل میعاد سے متاخر ہو سکتی ہیں۔ جیساکہ یونس نبی کی پیشگوئی متاخر ہو گئی۔ اس میں راز یہ ہے۔ کہ خدائے کریم کا تمام نبیوں کی زبانی وعدہ ہے۔ کہ جس بلا کا اس نے ارادہ کسی کی نسبت کیا ہے۔ خواہ پیشگوئی کے پیرایہ میں۔ خواہ کسی اور طرح۔ وہ اس بلا کو توبہ اور صدقہ اور خیرات کی وجہ سے ٹال سکتا ہے۔ یا اس میں تاخیر ڈال سکتا ہے اس پر تمام نبیوں کا اتفاق ہے۔ اور منکر اس کا کافر ہے پس یہ اعتراض اعتراض نہیں ہے۔ بلکہ جہالت ہے خصوصاً جس حالت میں پیشگوئی کی ایک شاخ پوری ہو چکی ہے۔ یعنے محمدی کا باپ جس کی موت اس پیشگوئی میں داخل تھی۔ میعاد کے اندر مر چکا۔ پس تو محل تصدیق ہے۔ نہ جائے اعتراض۔ اور دوسرے شخص کی موت میں تاخیر اسی وجہ سے ہوئی۔ کہ اسی پیشگوئی سے ایک بڑی موت فریق ثانی کے بزرگ کی۔ یعنی احمد بیگ کی میعاد مقررہ کے اندر وقوع میں آگئی۔ اور اس نے لوگوں کے دلوں میں سخت خوف ڈالدیا کیونکہ جب کہ دو شخص پیشگوئی کے نیچے تھے۔ اور ایک اُن میں سے میعاد کے اندر مر گیا۔ تو یہ بات تو ایک طبعی امر تھا۔ کہ دوسرے شخص اور اس کے اقارب کو خوف دامن گیر ہو جاتا۔ پس وہی خوف قرآن شریف کے وعدہ کے مطابق تاخیر بلا کا موجب ہوا۔ اور جیساکہ وعید کی پیشگوئیوں میں ہے۔ کسی حد تک تاخیر ہو گئی۔ کیونکہ خوف کے وقت خدا تعالیٰ بلا کو جس کا ارادہ کیا گیا ہے۔ ٹالدیتا ہے۔ یا تاخیر میں ڈالدیتا ہے

ع۶ آپ نے فرمایا تھا۔ کہ وہ ملعون مردار ہو کر کھایا جائے گا۔ یا وہ جگہ آپکے ہاتھ آئے گی۔ مگر اب تک کوئی بات ظہور میں نہ آئی

الجواب ۔ میں اس اعتراض کو سمجھا نہیں۔ آپ اس ملعون کا نام لیں۔ مجھے بالکل معلوم نہیں۔ کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ وہ جگہ کونسی ہے۔ اور وہ ہندو کون اور الہام کون ہے۔ اس کی تشریح آپکے ذمہ ہے

مگر اب اس قدر لکھنے کی ضرورت ہوئی۔ کہ میں نے پیسہ اخبار والے کو ناحق طور پر سرزنش نہیں کی۔ بلکہ اس نے قادیان کی نسبت ایک لمبی فہرست دی تھی۔ کہ اتنے آدمی طاعون سے فوت ہو گئے ہیں۔ حالانکہ اس فہرست میں بہت سے خلاف واقعہ اموات درج تھیں۔ اس سے انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ کسی دوسرے وقت میں کچھ وارداتیں طاعون کی قادیان میں بھی ہوئی تھیں۔ مگر نہ اس قدر جس پر پیسہ اخبار نے شور مچایا تھا۔ اور ضرور تھا۔ کہ کسیقدر قادیان میں طاعون کی وارداتیں ہوتیں تا پیشگوئی پوری ہوتی۔ یہ آپنے کس کے مُنہ سے سُن لیا۔ کہ کوئی الہام میں نے ایسا شائع کیا تھا۔ کہ قادیان میں کوئی واردات طاعون نہیں ہوگی۔ اور آپ کا یہ کہنا کہ قادیاں کی نسبت شکارپور دارالامان ہے۔ یہ خدا تعالےٰ کے مقابلہ پر ہنسی اور گستاخی ہے۔ معلوم نہیں۔ کہ آئندہ شکارپور کی نسبت کیا قہر الٰہی مخفی ہے۔ کہ یہ گستاخی کے کلمات آپکے مُنہ سے نکل گئے۔ اور یہ آپ کا کہنا۔ کہ اب قادیان میں صرف تین سو آدمی کی آبادی باقی ہے۔ یہ آپ کو کس نے سنایا۔ لعنت اللّٰہ علی الکاذبین۔ قادیان کی آبادی قدیم سے تین ہزار کچھ تھوڑی ہے۔ اور اب بھی اسی قدر ہے۔ کوئی اس قصبہ کے اندر داخل ہو کر نہیں خیال کر سکتا۔ کہ ایک بھی مرا ہے

الراقم

خاکسار میرزا غلام احمد۔ مورخہ ۲۰ جون ۱۹۰۵ء

خریداران اخبار

خریداران بدر سے گذارش ہے۔ کہ مہربانی فرما کر دفتر بدر کی خط و کتابت میں اپنی چٹ کے نمبر کا حوالہ ضرور دیویں تاکہ تعمیل ارشاد میں سہولت ہو۔ بعض اوقات نمبر چٹ کا حوالہ نہ دینے کی وجہ سے نام تلاش کرنے میں بڑی دقت ہوتی ہے۔ ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ نام نہیں ملتا۔ جس کی وجہ سے تعمیل ارشاد میں کوتاہی ہو کر شکائت کا موقعہ ملجاتا ہے۔ لہٰذا التماس ہے۔ کہ ہر صاحب بوقت خط و کتابت اپنی چٹ کے نمبر سے آگاہ فرما دیں۔ جو چٹ کے سرے پہ چھپا ہوا ہوتا ہے۔ ضرور لکھیں۔ تاکہ تعمیل میں توقف نہ ہو۔

براہین احمدیہ

کی چاروں جلدیں خوش خط عمدہ کاغذ پر میاں معراج الدین صاحب عمر۔ نولکھا۔ لاہور سے پونے تین روپے قیمت میں ملسکتی ہے۔

حضرت مسیح موعود کا تازہ اشتہار

گذشتہ اشاعت سے آگے

مخلوق کی ہدایت کے واسطے حضرت مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آجکل ایک تحریر کی ہے۔ جو پبلک کے فائدے کیواسطے ذیل میں درج کی جاتی ہے۔ غالباً یہ تحریر کسی علیحدہ اشتہار کی شکل میں شایع نہ ہوگی۔ لیکن براہین احمدیہ کے حصہ پنجم کا ضمیمہ ہوگا۔ ایڈیٹر

پھر جبکہ اس پیش گوئی کے پہلے حصّہ میں جو ۲۴ - دسمبر ۱۹۰۳ء میں اخبار الحکم میں درج ہوئی ہے۔ صاف اور صریح لفظوں میں زلزلہ کا ذکر بھی شایع ہو چکا ہے۔ تو ایسے معترض کی عقل پر پتھر پڑ گئے ہیں۔ جو کہتا ہے۔ جو زلزلہ کی کوئی پیشگوئی نہیں کی

سب یاد رہے کہ وحی الٰہی یعنی عفت الدیار محلها ومقامها - یہ وہ کلام ہے۔ جو آج سے تیرہ سو برس [۱۳۰۰] پہلے خداوند تعالیٰ نے لبید بن ربیعۃ العامری کے دل میں ڈالا تھا۔ جو اس کے اس قصیدہ کا اول مصرع ہے۔ جو سبعہ معلقہ کا چوتھا قصیدہ ہے۔ اور لبید نے زمانہ اسلام کا پایا تھا۔ اور مشرف باسلام ہو گیا تھا۔ اور صحابہ رضی اللہ عنہم میں داخل تھا اس لئے خدا تعالیٰ نے اس کے کلام کو یہ عزت دی۔ کہ جو آخری زمانہ کی نسبت ایک عظیم الشان پیشگوئی تھی۔ کہ ایسی ایسی تباہیاں ہونگی۔ جن سے ایک ملک تباہ ہوگا۔ وہ اسی کے مصرع کے الفاظ میں بطور وحی فرمائی گئی۔ جو اس کے منہ سے نکلی تھی۔ پس یہ تعجب سخت نادانی ہے۔ کہ ایک کلام جو مسلمان کے منہ سے نکلا ہے۔ وہ کیوں وحی الٰہی میں داخل ہوا۔ کیونکہ جیسا کہ ہم ابھی بیان کر چکے ہیں۔ وہ کلام جو عبد اللہ بن ابی سرح کے منہ سے نکلا تھا۔ یعنی فتبارک اللہ احسن الخالقین۔ وہی قرآن شریف میں نازل ہوا جس کی شامت سے عبد اللہ بن ابی سرح مرتد ہو کر مکہ کی طرف بھاگ گیا۔* پس جبکہ خداوند تعالیٰ کے کلام کا ایک مرتد کے کلام سے توارد ہوا۔ تو اس سے کیوں تعجب کرنا چاہیئے۔ کہ لبید جیسے صحابی بزرگوار کے کلام سے اس کے کلام کا توارد ہو جائے خدا تعالیٰ جیسے ہر ایک چیز کا وارث ہے۔ ہر ایک پاک کلام کا بھی وارث ہے۔ اور ہر ایک پاک کلام اسی کی توفیق سے منہ سے نکلتا ہے۔ پس اگر ایسا کلام بطور وحی نازل ہو جائے۔ تو اس بارے میں وہی شخص شک کریگا۔ جس کو اسلام میں شک ہو۔ اور لبید کے فضائل میں سے ایک یہ بھی تھا۔ جو اس نے نہ صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا۔ بلکہ زمانہ ترقیات اسلام کا خوب دیکھا۔ اور ۴۱ھ ہجری میں ایک سو ستاون [۱۵۷] برس کی عمر پا کر فوت ہوا۔ اسی طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے کلام سے بھی کئی مرتبہ قرآن شریف کا توارد ہوا۔ جیسا کہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ قال قال عمر وافقت ربی فی اربع یعنی چار باتیں جو میرے منہ سے نکلیں۔ وہی خدا تعالیٰ نے فرمائیں۔ اور اگر ہم اس امت مرحومہ کے اولیاء کرام کا ذکر کریں۔ کہ کس قدر دوسروں کا کلام بطور الہام ان کے دلوں پر القا ہوئے۔ اور بعض کو مثنوی رومی کے اشعار بطور الہام منجانب اللہ دل پر ڈالے گئے۔ تو یہ بیان ایک علیحدہ رسالہ کو چاہتا ہے اور میں جانتا ہوں۔ کہ جس شخص کو ایک ذرا واقفیت بھی اس کوچہ سے ہوگی۔ وہ کبھی اس بات کو منہ پر نہیں لائے گا کہ خدا کے کلام کو انسان کے کلام سے توارد نہیں ہو سکتا بلکہ ہر ایک شخص جو کسیقدر علم شریعت سے حصّہ رکھتا ہے وہ ایسے کلام کو موجب کفر سمجھے گا۔ کیونکہ اس عقیدہ سے قرآن شریف سے انکار کرنا لازم آتا ہے۔ اس جگہ ایک اشکال بھی ہے۔ اور ہم مناسب سمجھتے ہیں۔ کہ اس اشکال کو بھی حل کر دیں۔ وہ یہ ہے کہ اگر یہ جائز ہے۔ کہ کسی انسان کے کلام سے خدا کے کلام کا توارد ہو تو ایسا امر قرآن شریف کے معجزہ ہونے میں قدح پیدا کرتا ہے۔ لیکن جیسا کہ صاحب تفسیر کبیر اور دوسرے مفسروں نے لکھا ہے۔ کوئی جائے اشکال نہیں۔ کیونکہ اس قدر قلیل کلام اعجاز کی حد نہیں ورنہ قرآن شریف کے کلمات بھی وہی ہیں۔ جو اور عربوں کے منہ سے نکلتے تھے۔ اعجازی صورت کے پیدا ہونے کے لئے ضروری ہے۔ کہ خدا کا کلام کم سے کم اس سورت کے برابر ہو جو سب سے چھوٹی سورت قرآن شریف میں ہے یعنی کم سے کم دس آیتیں ہوں۔ کیونکہ اسی قدر کو قرآن شریف نے معجزہ ٹھہرایا ہے۔ مگر میں کہتا ہوں۔ کہ اگر کسی شخص کا کلام خدا کے کلام میں بطور وحی کے داخل ہو جائے۔ تو وہ ہر حال اعجاز کا رنگ پکڑ سکتا ہے۔ مثلاً یہی وحی الٰہی یعنی عفت الدیار محلها ومقامها جب لبید رضی اللہ عنہ کے منہ سے شعر کے طور پر نکلی۔ تو یہ معجزہ نہ تھی۔ لیکن جب وحی کے طور پر ظاہر ہوئی۔ تو اب معجزہ ہو گئی۔ کیونکہ لبید ایک واقعہ گذشتہ کے حالات پیش کرتا ہے۔ جن کا بیان کرنا انسانی قدرت کے اندر داخل ہے۔ لیکن اب خدا تعالیٰ لبید کے کلام سے اپنی وحی کا توارد کر کے ایک واقعہ عظیمہ آئندہ کی خبر دیتا ہے۔ جو انسانی طاقتوں سے باہر ہے۔ پس وہی کلام جب لبید کی طرف منسوب کیا جائے تو معجزہ نہیں ہے۔ لیکن جب خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کیا جائے۔ تو بلاشبہ معجزہ ہے۔ آج سے ایک سال پہلے اس بات کو کون جانتا تھا۔ کہ ایک حصّہ اس ملک کا زلزلہ شدیدہ کے سبب سے تباہ اور ویران ہو جائے گا۔ یہ کس کو خبر تھی۔ کہ اس قدر شہر اور دیہات یک دفعہ زمین میں دھنس کر تمام عمارتیں نابود ہو جائیں گی۔ اور اس زمین کی ایسی صورت ہو جائیگی۔ کہ گویا اس میں کبھی کوئی عمارت نہ تھی۔ پس اسی بات کا نام تو معجزہ ہے۔ کہ کوئی ایسی بات ظہور میں آوے۔ جو پہلے اس سے کسی کے خیال و گمان میں نہ تھی۔ اور امکانی طور پر بھی کسی کا خیال نہ تھا۔ کیا یہ سچ نہیں ہے۔ کہ اس ملک کے رہنے والوں نے اس زلزلہ شدیدہ کو بڑے تعجب کی نظر سے دیکھا ہے۔ اور اس کو ایک غیر معمولی اور انہونی بات اور نمونہ قیامت قرار دیا ہے۔ اور کیا یہ سچ نہیں ہے۔ کہ محققان یورپ نے یہ فیصلہ کر دیا ہے۔ کہ اس ملک کی تاریخ پر سولہ سو [۱۶۰۰] برس تک نظر ڈال کر ثابت ہوتا ہے کہ پہلے اس سے ایسا خوفناک اور تباہی ڈالنے والا زلزلہ اس ملک میں کبھی نہیں آیا۔ پس [illegible] نے ایک زمانہ دراز پہلے ایسے غیر معمولی واقعہ کی خبر دی۔ کیا وہ خبر معجزہ نہیں ہے؟ کیا وہ انسانی طاقتوں کے اندر داخل ہے؟* جس ملک کے لوگوں نے بلکہ ان کے باپ دادوں نے بھی قریباً دو ہزار برس تک ایک واقعہ کو نہ دیکھا ہو اور نہ سنا ہو۔ اور نہ ان کے

---

* دیکھو تفسیر العلامہ ابی السعود علی حاشیۃ التفسیر الکبیر ۲۶۲ + ۲۶۶ - جلد ۶

* معترض صاحب نے جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں پیسہ اخبار میں یہ اعتراض شایع کیا ہے۔ کہ پیشگوئی عفت الدیار محلها ومقامها میں زلزلہ کا کہاں ذکر ہے۔ حالانکہ زلزلہ کا ذکر اس پیشگوئی سے پانچ ماہ پہلے اسی اخبار میں شایع ہو چکا ہے۔ اور یہ پیشگوئی اسی زلزلہ کی صفات کا بیان ہے۔ ہمارے مخالفین کی یہ دیانت اور امانت اور یہ عقل اور یہ فہم ہے۔ کیا ان لوگوں میں کوئی بھی ایسا انسان نہیں کہ خلوت میں اس شخص کو ملامت کرے۔ اور گوشمالی کرے کہ ایسا دھوکا پبلک کو کیوں دیا۔ حالانکہ اس کو خوب معلوم تھا کہ پرچہ الحکم ۲۴ - دسمبر ۱۹۰۳ء میں زلزلہ کی پیشگوئی صاف لفظوں میں موجود ہے۔ ہیبت ناک نتائج اور الہام عفت الدیار میں ذکر کئے گئے ہیں اور یہ دونوں پیشگوئیاں انکے ظہور سے ایک سال پہلے شائع کی گئی ہیں بلکہ زلزلہ کی پیشگوئی صریح اور صاف لفظوں میں مواہب الرحمان صفحہ ۹۶ میں بھی موجود ہے جس کو شائع کئے اڑھائی برس ہو چکے ہیں۔ منہ

* اخبار سول ملٹری گزٹ میں یہ امر تحقیقات شدہ شائع کیا گیا ہے۔ کہ ہندوں کا مندر جو کانگڑہ میں زلزلہ سے نابود ہو گیا ہے دو ہزار برس سے یہ مندر چلا آتا تھا۔ پس اگر ایسا زلزلہ پہلے اس سے آیا ہوتا۔ تو یہ عمارتیں پہلے سے ہی نابود ہو جاتیں۔ منہ

خیال وگمان میں ہو کہ ایسا واقعہ ہونے والا ہے۔ یا امکان میں ہے۔ پھر اگر کوئی پیشگوئی ایسے واقعہ کی خبر دے۔ اور وہ واقعہ بعینہٖ ظہور میں آجائے۔ تو وہ خبر نہ صرف معجزہ کہلائے گی۔ بلکہ اول درجہ کا معجزہ ہوگا

پھر ہم اصل مطلب کی طرف رجوع کرکے لکھتے ہیں۔ کہ معترض صاحب نے ایک عظیم الشان پیشگوئی کی عظمت دور کرنے کے لئے اور اس کو تمام لوگوں کی نظر میں خفیف ٹھہرانے کے لئے انجیل کی اس بے معنی پیشگوئی سے اس کو مشابہت دی ہے۔ جس میں محض معمولی الفاظ ہیں لکھا ہے کہ زلزلے آدینگے۔ لیکن جو شخص ذرہ آنکھ کھولکر میرے اشتہارات کی عبارت کو پڑھے گا۔ اس کو افسوس سے کہنا پڑیگا۔ کہ ناحق معترض نے روز روشن پر پردہ ڈالنا چاہا ہے۔ اور ایک بھاری خیانت سے کام لیا ہے۔ اس نے میرے اشتہارات کو پڑھ لیا ہے۔ اور اس کو خوب علم تھا کہ میری پیشگوئی کے الفاظ جو زلزلہ کی نسبت بیان کئے گئے ہیں۔ وہ انجیل کے الفاظ کی طرح سست اور معمولی نہیں ہیں۔ تاہم اس نے دانستہ ہٹ دھرمی کو اختیار کر لیا کس کو معلوم نہیں۔ کہ عربی الہام یعنی عفت الدیار محلہا ومقامہا ایک ایسی چونکا دینے والی خبر پیشگوئی کے طور پر بیان کرتا ہے۔ جس سے بدنوں پر لرزہ پڑ جائے۔ کیا یہ ایک معمولی بات ہے۔ کہ شہر اور دیہات زمین میں دھنس جائیں گے اور اردو میں تصریح کی گئی ہے۔ کہ وہ زلزلہ کا دھکا ہوگا دیکھو اخبار الحکم صفحہ ۱۵ کالم ۲۔ مورخہ ۲۴۔ دسمبر ۱۹۰۳ء اور پھر ۱۹۰۱ء میں جو رسالہ آمین شائع کیا گیا تھا اس میں لکھا گیا ہے۔ کہ وہ ایسا حادثہ ہوگا۔ کہ اس سے قیامت یاد آجائے گی۔ اور الحکم ۲۴۔ مارچ ۱۹۰۴ء میں شائع کیا گیا ہے۔ کہ مکذبوں کو ایک نشان دکھایا جائے گا۔ اور پھر اشتہار الانذار میں لکھا ہے ؎ کہ آنے والے زلزلہ سے زمین زیر و زبر ہو جائے گی۔ پھر اسی میں لکھا ہے۔ کہ یہ عظیم الشان حادثہ محشر کے حادثہ کو یاد دلائیگا اور پھر اسی میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں تیرے لئے زمین پر اتروں گا تا اپنے نشان دکھلاؤں۔ ہم تیرے لئے زلزلہ کا نشان دکھلائیں گے۔ اور وہ عمارتیں جن کو غافل انسان بناتے ہیں یا آئندہ بنائیں گے۔ گرا دیں گے اور میں دو نشان ظاہر کروں گا جس سے زمین کانپ اٹھیگی۔ تب وہ روز دنیا کے لئے ایک ماتم کا دن ہوگا۔ اور پھر اس اشتہار میں جس کی سرخی ہے۔ زلزلہ کی خبر بار سوم۔ آنے والے زلزلہ کی نسبت یہ عبارت لکھی ہے۔ کہ

در حقیقت یہ سچ ہے۔ اور بالکل سچ ہے۔ کہ وہ زلزلہ اس ملک پر آنے والا ہے۔ جو پہلے کسی آنکھ نے نہیں دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا۔ اور نہ کسی دل میں گذرا۔ اب ایماناً کہو کہ انجیل میں زلزلہ کے بارے میں اس قسم کی عبارتیں کہاں ہیں۔ اور اگر ہیں تو وہ پیش کرنی چاہئیں۔ ورنہ خدا تعالیٰ سے خوف کرکے اس حق پوشی سے باز آنا چاہیئے

قولہ۔ ترجمہ میں زلزلہ کا لفظ بھی داخل کر دیا۔ تاکہ جاہل لوگ یہ سمجھیں۔ کہ الہام میں زلزلہ کا لفظ بھی موجود ہے

اقول۔ اے اندھے صاحب پیشگوئی کے مجموعی الفاظ یہ ہیں۔ زلزلہ کا دھکا۔ عفت الدیار محلہا ومقامہا دیکھو اخبار الحکم ۱۹۰۳ء و ۱۹۰۴ء۔ ان دونوں کے معنے یہ ہوئے۔ کہ ایک زلزلہ کا دھکا لگے گا۔ اور اس دھکے سے ایک حصہ اس ملک کا تباہ ہو جائیگا۔ اور عمارتیں گر جائیں گی۔ اور نابود ہو جائیں گی۔ اب بتلاؤ۔ کہ کیا ہم نے جاہلوں کو دھوکا دیا ہے؎۔ یا آپ جاہلوں کو دھوکہ دیتے ہیں۔ اور کیا ہم نے جھوٹ بولا ہے۔ یا آپ جھوٹ بولتے ہیں۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ اخبار الحکم موجود ہے۔ اس کے دونوں پرچوں کو دیکھ لو۔ اور یہ اخبار زلزلہ موعودہ سے ایک سال پہلے ملک میں شائع ہو چکی ہے۔ گورنمنٹ میں بھی پہنچ چکی ہے۔ اب بتلاؤ کس تعصب نے آپ کو اس جھوٹ پر آمادہ کیا۔ جو آپ دعویٰ کر بیٹھے۔ جو زلزلہ کا ذکر پیشگوئی میں موجود ہی نہیں ہے

قولہ۔ یہ الہام۔ ۳۱۔ مئی ۱۹۰۲ء کے الحکم کے صفحہ کالم ۴ پر موجود ہے۔ اور اس کے سامنے صاف طور پر جلی قلم سے لکھا ہوا ہے۔ متعلق طاعون

اقول۔ اس میں کیا شک ہے۔ کہ یہ زلزلہ بھی طاعون کا ایک ضمیمہ ہے۔ اور اس سے متعلق ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار فرما دیا ہے۔ کہ زلزلہ اور طاعون دونوں تیری تائید کے لئے ہیں۔ پس زلزلہ درحقیقت طاعون سے ایک تعلق رکھتا ہے۔ کیونکہ طاعون بھی میرے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک نشان ہے اور ایسا ہی زلزلہ بھی پس اسی وجہ سے دونوں کو باہم تعلق ہے۔ اور دونوں ایک ہی امر کے مؤید ہیں۔ اور اگر یہ وہم دل میں پیدا ہو۔ کہ اس فقرہ سے مراد درحقیقت طاعون ہی ہے۔ تو یہ وہم درحقیقت فاسد ہے۔ کیونکہ جو چیز کسی چیز سے تعلق رکھتی ہے۔ وہ درحقیقت اس کا عین نہیں ہو سکتی۔ ماسوا اس کے قرینہ قویہ اسجگہ موجود ہے۔ کہ اس فقرہ سے مراد درحقیقت طاعون ہی نہیں ہے۔ یعنی جبکہ پہلے اس سے یہ الہام موجود ہے۔ کہ زلزلہ کا دھکا تو پھر ذرہ انصاف اور عقل کو دخل دیکر خود سوچ لینا چاہیئے۔ کہ عمارتوں کا گرنا اور بستیوں کا معدوم ہونا کیا یہ طاعون کی صفات میں سے ہو سکتا ہے۔ بلکہ یہ تو زلزلہ کی صفات میں سے ہے اس قدر منہ زوری ایک پرہیزگار انسان میں نہیں ہو سکتی کہ جو معنے ایک عبارت کے الفاظ سے پیدا ہو سکتے ہیں۔ اور جو اس کے سیاق اور سباق سے مترشح ہو رہے ہیں۔ اور جو معنے واقعہ کے ظہور سے کھل گئے ہیں۔ اور انسانی کانشنس نے قبول کر لیا ہے۔ کہ جو کچھ ظاہر ہوا ہے۔ وہ وہی ہے۔ جو عفت الدیار کے الہام سے نکلتا ہے۔ پھر اس کے انکار پر اصرار کرے۔ اگر فرض بھی کر لیں۔ کہ خود ملہم نے اپنے اجتہاد کی غلطی سے اس حادثہ کو جو عفت الدیار کے الہام سے ظاہر ہوتا ہے۔ طاعون ہی سمجھ لیا تھا۔ تو اس کی یہ غلطی کہ قبل از وقوع ہے۔ مخالف کے لئے کوئی حجت نہیں۔ دنیا میں کوئی ایسا نبی یا رسول نہیں گذرا جس نے اپنی کسی پیشگوئی میں اجتہادی غلطی نہ کی ہو۔ تو کیا وہ پیشگوئی آپ کے نزدیک خدا تعالیٰ کا ایک نشان نہ ہوگا۔ اگر یہی کفر دل میں ہے۔ تو دلی زبان سے کیوں کہتے ہو۔ پورے طور پر اسلام پر کیوں حملہ نہیں کرتے کیا کسی ایک نبی کا نام بھی لے سکتے ہو جس نے کبھی اجتہادی طور پر اپنی کسی پیشگوئی کے معنے کرنے میں غلطی نہیں کھائی۔ تو پھر بتلاؤ۔ کہ اگر فرض بھی کر لیں۔ کہ لفظ متعلق کے معنے بعینہٖ طاعون ہے۔ تو کیا یہ حملہ تمام انبیاء پر نہیں۔ عفت الدیار کے الہامی فقرہ پر نظر ڈالکر صاف ظاہر ہے کہ اس فقرہ سے مراد یہ ہے۔ کہ وہ ایسا حادثہ ہوگا۔ کہ ایک حصہ ملک کی عمارتیں اس سے گر جائیں گی۔ اور نابود ہو جائیں گی اور ظاہر ہے۔ کہ طاعون کا عمارتوں پر کچھ اثر نہیں ہوتا۔ پس اگر ایڈیٹر اخبار الحکم نے ایسا بھی لکھدیا۔ کہ یہ فقرہ طاعون سے متعلق ہے۔ اور تعلق سے وہ معنے سمجھے جائیں۔ جو معترض نے کئے تو غایت مافی الباب یہ کہا جائیگا۔ کہ ایڈیٹر الحکم نے ایسا لکھنے میں غلطی کی۔ اور ایسی غلطی خود انبیاء علیہم السلام سے پیشگوئیوں کے سمجھنے میں بعض دفعہ ہوتی رہی ہے۔ جیسا کہ ذھب وھلی کی حدیث بخاری میں موجود ہے۔ اور اس کے لفظ یہ ہیں۔ قال ابو موسیٰ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم رأیت فی المنام انی أهاجر من مکۃ الی ارض بہا نخل فذھب وھلی الی انہا الیمامۃ او ھجر فاذا ھی المدینۃ یثرب (بخاری جلد ثانی باب ہجرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ الی المدینۃ) یعنی ابو موسیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

؎ ایسا ہی میری کتاب مواہب الرحمان مطبوعہ ۱۹۰۳ء میں ایک سخت زلزلہ کی خبر ہے۔ جس سے عمارتیں گریں گی اور اس میں نہ صرف عمارتوں کے گرنے کا ذکر ہے۔ بلکہ صاف لفظوں میں زلزلہ کا ذکر ہے دیکھو مواہب الرحمان صفحہ ۸۶۔ منہ۔

؎ جیسا کہ ہم ابھی لکھ چکے ہیں میری کتاب مواہب الرحمان میں بھی جو ۱۹۰۲ء میں چھپکر شائع ہو گئی تھی۔ صریح لفظوں میں یہ پیشگوئی ہے اور زلزلہ کا نام لیکر ذکر موجود ہے۔ پھر اس حالت میں جاہل تو وہ لوگ ہیں۔ کہ جو اتنی تصریح اور توضیح کے بعد بھی سمجھتے ہیں۔ کہ زلزلہ کا کہاں ذکر ہے۔ ان کو چاہیئے کہ ہوید ہو کر اخبار الحکم ۲۴۔ دسمبر ۱۹۰۳ء کو پڑھیں اور رسالہ آمین کو پڑھیں جو ۱۹۰۱ء میں شائع ہوا تھا اور پھر مواہب الرحمن صفحہ ۸۶ کو پڑھیں جو ۱۹۰۲ء میں شائع ہوئی تھی اور پھر اپنی ایمانی حالت پر روئیں۔ منہ

ص کہ آنے والا زلزلہ قیامت خیز زلزلہ ہوگا۔ اور پھر الندا میں لکھا ہے

سے روایت کی ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ مینے خواب میں دیکھا۔ کہ مینے مکہ سے ایک ایسی زمین کی طرف ہجرت کی ہے۔ جس میں کھجوروں کے درخت ہیں۔ پس میرا خیال اس طرف گیا۔ کہ وہ زمین یمامہ یا ہجر ہے مگر وہ مدینہ نکلا۔ یعنی یثرب

چونکہ اس اشتہار کا مضمون لمبا ہو کر ایک کتاب کی شکل میں ہو گیا ہے۔ اور حضرت اقدسؑ کا ارادہ ہے۔ کہ اس کو کتاب ہی کی صورت میں شائع کیا جاوے۔ اس واسطے اس مضمون کو ہم یہاں ختم کرتے ہیں۔ اور آئندہ باقی حصہ اخبار میں چھاپا نہ جاوے گا۔ فقط

ڈاک خانہ سے روپیہ ہمکو نہیں ملا

محمد افضل مرحوم کو روپیہ بھیجنے والے

صاحبان غور کریں اور اس التماس پر توجہ سے سنیں برادر مرحوم مارچ ۱۹۰۵ء کے اخیر میں چند روز بیمار رہ کر فوت ہو گئے ان کے ایام بیماری میں اور ان کی وفات کے بعد جسقدر منی آرڈر لوگوں نے ارسال کئے وہ سب اس جگہ ڈاک خانہ میں محفوظ ہیں۔ ہم کو نہیں ملے۔ لیکن روپیہ بھیجنے والے سمجھتے ہوں گے۔ کہ روپیہ ہم کو مل گیا ہے۔ اور اس واسطے وہ رسید کے واسطے تقاضا کرتے ہیں۔ لہذا ایسے احباب کی خدمت میں جنہوں نے ماہ مارچ کے بعد کوئی منی آرڈر روانہ کیا تھا عرض ہے کہ وہ پوسٹ ماسٹر قادیان کو لکھ بھیجیں کہ وہ روپیہ میاں معراج الدین صاحب عمر پروپرائٹر اخبار بدر کو دیدیا جاوے۔ کیونکہ وہ روپیہ برادر محمد افضل کا ذاتی نہ تھا۔ بلکہ اخبار کی قیمت کے متعلق تھا ہمنے ڈاک خانہ میں درخواست دیکر یہ کوشش کی تھی کہ وہ روپیہ ہم کو مل جائے۔ لیکن اس درخواست کو قریب تین ماہ گذر چکے ہیں۔ اور ابتک فیصلہ سے ہمیں کوئی اطلاع نہیں ہوئی۔ اور بظاہر ایسا ہی معلوم ہوتا ہے کہ مرحوم کے نام کے منی آرڈر ڈاک خانہ کے قواعد کے مطابق لاوارث ہو کر لاہور کے ڈیڈ لیٹر آفس میں واپس بھیجے جائیں گے۔ ہم ایسے صاحبان کو اخبار باقاعدہ بھیجنے کے ذمہ وار نہیں جن کا روپیہ بوجوہات مذکورہ بالا ہم کو نہیں پہنچ سکا۔ تا ہم اس وقت تک ہم ان لوگوں کو اخبار بھیجیں گے جس وقت کہ وہ ڈاک خانہ سے خط وکتابت کر کے ہم کو روپیہ دلا سکتے ہیں۔ لیکن یہ رعایت ایسے صاحبان سے ہو سکتی ہے۔ جو ہم کو اس معاملے کیلئے مطلع فرما دیں۔

بدر کا پہلا صفحہ

اخبار بدر کا انتظام جب میرے ہاتھ میں آیا۔ تو میں نے پہلے صفحہ کے متعلق یہ خیال کیا۔ کہ ہر ہفتہ میں نظم اور شرائط بیعت کے ساتھ اس صفحہ کو پُر کر دینا ایک ایسے اخبار کے واسطے جس کے صرف آٹھ صفحے ہوں۔ شاید مناسب نہ ہوگا۔ اور ممکن ہے۔ کہ بعض لوگ یہ خیال کریں۔ کہ صرف اخبار کے پُر کرنے کے واسطے ہر ہفتہ میں ایسا کیا جاتا ہے۔ اس خیال کو مدنظر رکھ کر مینے پہلے صفحہ کو خدا کی تازہ وحی کے لئے خاص کر دیا۔ لیکن اخبار کے نکلتے ہی فوراً میرے پاس اس قسم کے خطوط آنے شروع ہوئے۔ جن میں احباب نے اصرار کیا کہ ہر اخبار میں شرائط بیعت کا درج ہونا ضروری ہے۔ ایسے خطوط کو دیکھ کر مینے اخبار میں دوسرے احباب سے بھی استفسار کیا۔ تا کہ سب کی رائے اس امر کے متعلق معلوم ہو جائے۔ اور صفحہ اول کے اندراجات کے متعلق عام پسندیدگی کا اظہار ہو۔ اس کے جواب میں میرے پاس بہت سے خطوط پہنچے۔ جن سب کو میں یہاں درج کر نہیں سکتا لیکن سوائے دو تین خطوں کے سب احباب نے بالاتفاق بڑے زور سے یہ رائے ظاہر کی ہے۔ کہ پہلے صفحہ پر بالالتزام اور بلا ناغہ شرائط بیعت اور نظم درج ہونی چاہیئے۔ بلکہ بعض نے تو یہاں تک زور دیا ہے۔ کہ اگر یہ درج نہ ہو۔ تو پھر اخبار کا فائدہ ہی کیا ہے۔ اور اکثر دوستوں نے یہ لکھا ہے۔ کہ چونکہ ہمیں آئے دن نئے مخالفوں سے واسطہ پڑتا ہے۔ ایسے موقعہ پر اخبار بدر کا ہاتھ میں ہونا جس میں شرائط بیعت درج ہوں۔ ہمارے واسطے ایک بھاری فتح کا موجب ہوتا ہے۔ بعض دوستوں نے یہ بھی لکھا ہے۔ کہ جن شرائط پر ہم اس پاک سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے ہیں۔ ان کا ہر ہفتہ ہماری نظر کے سامنے سے آنا ہمارے غافل دلوں کے واسطے ایک تنبیہ کا موجب ہو کر دل کی صفائی اور پاکیزگی کا باعث ہوتا ہے۔ راولپنڈی کی جماعت نے ایک باقاعدہ کمیٹی کر کے اس بات پر ایک ریزولیوشن پاس کیا ہے اور ہمیں ان کے سیکرٹری شیخ محمد دین صاحب سوداگر نے بذریعہ تحریر اطلاع دی ہے۔ کہ شرائط بیعت اور نظم کا ہونا اخبار بدر کے لئے ضروری ہے

مخدومی شیخ نور احمد صاحب وکیل کی تحریر تو احباب پڑھ ہی چکے ہیں۔ جو کہ بہت ہی قابل قدر اور خاص توجہ کے لائق ہے۔ اس کے متعلق عنقریب جو کار روائی ہوگی اس سے مفصل اطلاع دیجاوے گی۔ سردست اتنا لکھنا کافی ہے۔ کہ اس میں بھی تاکید کی گئی ہے کہ پہلے صفحہ پر شرائط بیعت اور نظم درج ہوں۔ ایسے ہی مخدومی محمد نجیب خانصاحب تحصیلدار ٹوچی۔ محمد نواب خاں صاحب۔ تحصیلدار گوجرات۔ میاں نور احمد صاحب اکولہ۔ منشی فیاض علی صاحب۔ کپور تھلہ۔ سردار خاں صاحب محرر مالنہ۔ ریاست پٹیالہ۔ میاں الٰہی بخش صاحب راولپنڈی۔ منشی محبوب عالم صاحب لاہور۔ احمد شیر خان صاحب ڈپٹی انسپکٹر۔ میو تھانہ۔ فرخ آباد۔ ذوالفقار علی خاں صاحب ڈپٹی انسپکٹر آبکاری۔ میرٹھ۔ مولوی محمد یامین صاحب۔ داتہ۔ ضلع ہزارہ۔ مولوی محمد صاحب موزنگ۔ میاں عنایت اللہ صاحب احمدی جہلیانوالہ نبی بخش صاحب۔ کوئیٹہ۔ میر احمد شاہ صاحب تاجر کتب راولپنڈی۔ حکیم شاہ نواز صاحب۔ راول پنڈی۔ میر جمال الدین صاحب۔ راولپنڈی۔ ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب راولپنڈی شیخ غلام نبی صاحب راولپنڈی۔ خلیفہ محمد دین صاحب راول پنڈی۔ میاں خدا بخش صاحب راولپنڈی۔ وغیرہ وغیرہ احباب نے اس بات پر زور دیا ہے۔ اس واسطے اب فیصلہ کیا جاتا ہے۔ کہ آئندہ انشاء اللہ پہلے صفحہ پر شرائط بیعت اور ایک نظم درج ہوا کرے گی۔ البتہ نظم کے متعلق میری رائے یہ ہے۔ کہ ہمیشہ ایک ہی نظم نہ ہو۔ کیونکہ اسی نظم کے ہم معنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اور بھی کئی نظمیں ہیں۔ جو وقتاً فوقتاً درج ہوتی رہا کرینگی وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	ایک بار
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ربع کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲ لیکن ۸ سے کم اجرت کا اشتہار نہیں لیا جاویگا۔ ضمیمہ بحساب سینکڑہ اخبار کیساتھ تقسیم کیا جاویگا ضمیمہ بھجوانے کے لئے نمونہ ارسال کر کے بذریعہ خط وکتابت فیصلہ کرلیں ایڈیٹر کو اختیار ہے کہ کسی اشتہار کو لینے سے انکار کر دے اجرت۔ اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہیئے مستقل اشتہار دینے والوں کو اخبار مفت بھیجا جاویگا۔ بشرطیکہ انکے اشتہار کی اجرت سالانہ [illegible] روپیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

دنیا مین ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملون سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا

اِنَّ اللّٰہ قَالَ صَاحِ کَلِمۃٌ مُبِیۡکَہ رَاتَرو مِن اَدلہٗ

بدر

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

دوا مینی شفا مینی غرض دار الامان مینی	بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸	چھپ او مطبع بانو کراکی چھپا در قادیان مینی
سلسلۃ القدیم جلد ۴ نمبر ۲۱	۲۵ ربیع الثانی سنہ ۱۳۲۳ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام جمعرات ۲۹ جون سنہ ۱۹۰۵ء	سلسلۃ الجدید جلد ۱ نمبر ۱۳
آں مسیح دوراں آخر مہدی آخر زماں	ایڈیٹر مفتی محمد صادق عفی اللہ عنہ	ای جہان منتظر خوش باش کامد نستان

قیمت سالانہ

والیان ریاست	[illegible]
معاونین	[illegible]
ہمدردان	[illegible]
خریدار	[illegible]
عام قیمت	[illegible]

اس سے زائد امداد کے طور جو کچھ احباب عطا فرماوین وہ بخوشی قبول کیا جاویگا

سردست خریداری کم ہے اور خرچ آمد سے دوچند ہے۔ اس واسطے امداد کی بہت ضرورت ہے

ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر ... اور خط و کتابت بنام ایڈیٹر بدر ہونی چاہیے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا | مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دیں آمدہ از مادریم | ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست | بادہ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام | دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن | جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام | ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست | زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود | آں نہ از خود از ہماں جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال | وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست | ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک از خبرہائے معاد | ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہمہ از حضرت احدیت است | منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اندر است | منکر آں مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین | آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست | ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
یکدمے دوری ازاں عالی جناب | نزد ما کفر است خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوئم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا۔ اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوئم یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر و یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہرحالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدا تعالیٰ کی تازہ وحی

۲ر جولائی ۱۹۰۵ء رؤیا۔ دیکھا کہ ایک بڑا دریا ہے اُس میں سے کوئی چیز نکالی جس میں سے شعلے نکلتے ہیں اور ہمارے سامنے ہوئی جیسا کہ دریا بطور تحفہ کے کوئی چیز ہمارے آگے پیشکش کرتا ہے وہ چیز ہم نے لی تو وہ ایک ٹوپی تھی جس کو ہم نے سر پر رکھ لیا۔ اُس کے بعد دریا نے ایک اور چیز پیش کی جو ایک چُغہ کی شکل میں تھی وہ بھی ہم نے لے لی ❊

فرمایا دریا سے مراد کوئی بڑا بادشاہ یا اُسی کی مانند کوئی اور ذی شان آدمی یا کوئی بڑا اہل علم و فضل و کمال ہوتا ہے اور اُس کے تحفہ دینے سے مراد حلقہ خادموں میں داخل ہونا یا معتقد ہونا یا مالی خدمت کرنا یا کسی غرض کے لیے رجوع لانا ہے وَ اللّٰہُ تَعَالیٰ اَعْلَمُ ❊

ڈائری

القول الطیّب

۲۹ر جون ۱۹۰۵ء ایک [illegible] کی کہ جاپان میں تہذیب کی بہت ترقی [illegible] عیسائی لوگ [illegible] کی کوشش کر رہے ہیں کہ [illegible] جاپانی [illegible] آ[illegible] بھی [illegible] جاپانی زبان [illegible] ایک مدرسہ [illegible] اور جاپانی [illegible] کی ایک [illegible] سب [illegible] حضرت کی [illegible] کوئی تجویز کی جاوے ❊

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا [illegible] اور رسول کا آخری زمانہ اُس کے سلسلہ کی نصرت کا وقت ہوتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ نبوۃ کا پہلا [illegible] سال مصائب اور تکالیف میں گذرا تھا اور فتوحات اور نصرت کا زمانہ آپ کی عمر کا آخری حصہ ہی تھا۔ ہم بھی اپنی عمر کا [illegible] ساٹھ سال طے کر چکے ہیں اور زندگی کا کچھ اعتبار نہیں۔ اب خدا کے وعدوں کے پورے ہونے کے دن ہیں ہماری حالت وہ ہے کہ عدالت میں مدت سے کسی کا مقدمہ پیش ہے اور اب فیصلہ کے دن قریب ہیں ہمیں مناسب نہیں کہ اور طرف توجہ کر کے اس فیصلہ میں گڑ بڑ ڈالدیں ہم چاہتے ہیں کہ اب اس فیصلہ کو دیکھ لیں۔ اس ملک میں جو جماعت طیار ہوئی ہے ابھی تک وہ بھی بہت کمزور ہے بعض ذرا سے ابتلا سے ڈر جاتے ہیں اور لوگوں کے سامنے انکار کر دیتے ہیں اور پھر بعد میں ہم کو خط لکھتے ہیں کہ ہمارا انکار دلی نہیں ہے۔ گویا ایسے لوگ اس آیت کی ذیل میں آ جاتے ہیں مَنْ کَفَرَ بِاللّٰہِ مِنْ بَعْدِ اِیْمَانِہٖٓ اِلَّا مَنْ اُکْرِہَ وَقَلْبُہٗ مُطْمَئِنٌّۢ بِالْاِیْمَانِ۔ تاہم جبتک دلوں میں حلاوت ایمانی پورے طور سے بیٹھ جاوے وہ ایسا فعل نہیں کر سکتے فی الحال موجودہ معاملات میں ہی توجہ اور دعا کی بہت ضرورت ہے اور ہم خدا پر بھروسہ رکھتے ہیں کہ اب معاملہ دور جانے والا نہیں ایسے معاملات میں آریوں کے ساتھ ہماری کوئی مناسبت نہیں ہو سکتی وہ قوم کو بڑھانا چاہتے ہیں اور ہم دنیا میں تقویٰ اور نیکی کو قائم کرنا چاہتے ہیں۔ اگر ہم آریوں کی نقل کرنا چاہیں تو اُن کی پیروی ہمارے لیے منحوس ہوگی اور ہم کو وحی کرنے والے گویا وہی ٹھہریں گے اگر خدا تعالیٰ جاپانی قوم میں کسی تحریک کی ضرورت سمجھے گا تو خود ہم کو اطلاع دے گا۔ عوام کیواسطے امور پیش آمدہ میں استخارہ ہوتا ہے اور ہمارے واسطے استخارہ نہیں جبتک پہلے سے خدا تعالیٰ کا منشا نہ ہو ہم کسی امر کی طرف توجہ کر ہی نہیں سکتے ہمارا ارادہ مدار خدا تعالیٰ کے حکم پر ہے۔ انسان کی اپنی کی ہوئی بات میں اکثر ناکامی ہی حاصل ہوتی ہے اگر خدا چاہے گا تو اُس ملک میں طالب اسلام پیدا کر دے گا جو خود ہماری طرف توجہ کریں گے۔ اب آخری زمانہ ہے ہم فیصلہ سننے کے انتظار میں [illegible] ہاں سب سے زیادہ ضروری بات یہ ہے کہ اپنی جماعت کے سب لوگوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ یہ دن بہت نازک ہیں خدا سے [illegible] و ترساں رہو ایسا نہ ہو کہ سب کیا ہوا برباد ہو جاوے اگر تم دوسرے لوگوں کی طرح بنو گے تو خدا تم میں اور اُن میں کچھ فرق نہ کرے گا۔ اور اگر تم خود اپنے اندر نمایاں فرق پیدا نہ کرو گے تو پھر خدا بھی تمہارے لیے کچھ فرق نہ رکھے گا۔ عمدہ انسان وہ ہے جو خدا کی مرضی کے مطابق چلے۔ ایسا انسان ایک بھی ہو تو اُس کی خاطر ضرورت پڑنے پر خدا ساری دنیا کو بھی غرق کر دیتا ہے۔ لیکن اگر ظاہر کچھ اور ہو اور باطن کچھ اور تو ایسا انسان منافق ہے اور منافق کافر سے بدتر ہے۔ سب سے پہلے دلوں کی تطہیر کرو۔ مجھے سب سے زیادہ اسبات کا خوف ہے۔ ہم نہ تلوار جیت سکتے ہیں اور نہ کسی اور قوت سے ہمارا ہتھیار صرف دعا ہے اور دلوں کی پاکیزگی اگر ہم اپنے آپکو درست نہ کریں گے تو ہم سب سے پہلے ہلاک ہوں گے اگر خدا نہ چاہے تو جاپان میں کیا رکھا ہے۔ ہاں زبان سیکھنے میں کوئی حرج نہیں دانشتہ آید بکار۔ اگر ہمیں خدا کا حکم ہو تو بغیر زبان سیکھنے کے آج ہی چل پڑیں۔ ہم ایسے معاملات میں کسی کے مشورہ پر نہیں چل سکتے خدا کے منشا کے قدم بقدم چلنا ہمارا کام ہے ❊

یکم جولائی ۱۹۰۵ء کو بیماریوں کا ذکر تھا **فرمایا** میرا مذہب بیماریوں کے دعا کے ذریعہ سے شفا کے متعلق ایسا ہے کہ جتنا میرے دل میں ہے اتنا میں ظاہر نہیں کر سکتا طبیب ایک حد تک چلکر ٹھہر جاتا ہے اور مایوس ہو جاتا ہے۔ مگر اس کے آگے خدا دعا کے ذریعہ سے راہ کھولدیتا ہے خدا شناسی اور خدا پر توکل اسی کا نام ہے کہ جو حدیں لوگوں نے مقرر کی ہوئی ہیں اُن سے آگے بڑھ کر راہ پیدا ہو ورنہ پھر تو آدمی زندہ ہی مرجاتا ہے۔ اسی جگہ سے اللہ تعالیٰ کی شناخت شروع ہو جاتی ہے۔ مجھے ایسے حالات میں مولوی رومی کا ایک شعر بہت پسند آیا ہے۔

ایک خواندی حکمت یونانیاں ❊ حکمت ایمانیاں راہم بخواں

عام لوگوں کے نزدیک جب کوئی معاملہ یاس کی حالت تک پہونچ جاتا ہے تب خدا تعالیٰ اندر ہی اندر تصرفات شروع کرتا ہے اور معاملہ صاف ہو جاتا ہے۔

دعا کے واسطے بہت لوگوں کے خطوط آتے ہیں ہر ایک کیلیے جو دعا کے واسطے لکھتا ہے دعا کرتا ہوں لیکن اکثر لوگ دعا کی اصل فلاسفی سے ناواقف ہیں اور نہیں جانتے کہ دعا کے ٹھیک ٹھکانہ پر پہونچنے کے واسطے کسقدر توجہ اور محنت درکار ہے دراصل دعا کرنا ایک قسم کی موت کا اختیار کرنا ہوتا ہے

اخبار الامام

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام معہ خدام ۲ر جولائی ۱۹۰۵ء کو واپس شہر کے مکانات میں تشریف لے آئے ہیں کیونکہ ایکدو بارش ہو کر گرمی کا زور نہیں رہا۔

سردار فضل حق صاحب ضلع لائل پور سے اور بابو فخر الدین صاحب ملتان سے۔ منشی فضل احمد صاحب جموں سے ماسٹر وزیر الدین صاحب سجان پور سے اور دیگر بہت سے احباب مختلف مقامات سے تشریف لائے۔ حضرت مسیح موعود براہین احمدیہ حصہ پنجم لکھ رہے ہیں جس کے واسطے ایک اور کاتب میاں غلام محمد جو براہین احمدیہ کے زمانہ سے حضرت کی کتابیں لکھا کرتے ہیں بلائے گئے ہیں میاں غلام محمد حضرت کے بہت پرانے واقف ہونے کے سبب اُن بہت سی پیشگوئیوں کے گواہ ہیں جو براہین کے زمانہ سے لیکر واقعہ ہوئیں ❊

فنڈ مطبع بدر احباب کی اعانت کا بہت محتاج ہے احباب توجہ کریں۔ قیمت جلد ارسال فرماویں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

حضرت مولوی نور الدین صاحب کے

درس قرآن شریف سے نوٹس

(سورۂ فرقان رکوع اوّل)

تَبٰرَكَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِهٖ لِیَكُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا ۔ بہت برکت والا ہے۔ وہ خدا جس نے اپنے بندے پر فرقان نازل فرمایا تاکہ لوگوں کے واسطے ڈرانے والا ہو

فرقان ۔ اس شئے کو کہتے ہیں۔ جو جدا کرنیوالی اور فیصلہ کرنے والی ہو۔ جس سے وہ باہمی مخالفت جو دو فریق میں ہو ظاہر ہو۔ اس کا فیصلہ ہو جائے کہ ان میں سچا کون ہے اور جھوٹا کون ہے۔ ہر ایک نبی کو ہمیشہ فرقان عطا کیا جاتا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا فرقان وہ واقعہ تھا جس میں فرعون اور اس کا لشکر دریا میں غرق ہو گئے۔ اور حضرت موسیٰ بمعہ اپنی جماعت کے صحیح سلامت نکل گئے۔ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا فرقان جنگ بدر کا دن تھا۔ جس دن کہ مخالفوں کی زبردست جماعت میں سے اس کے سرگروہ ہلاک ہو گئے اور مسلمانوں کو فتح اور غلبہ حاصل ہوا۔ اس کے علاوہ دلائل اور معجزات کا فرقان ہے۔ جو انبیاء اور ان کے متبعین کو عطا فرمایا جاتا ہے

نذیراً ۔ ایک دفعہ سارے جہان کو غارت نہیں کر دیتا۔ بلکہ بعضوں کو اس وقت ہلاک کیا جاتا ہے تاکہ دوسروں کے واسطے خوف اور عبرت کا موقع ملے اس آیت میں اللہ تعالٰے فرماتا ہے۔ لِیَكُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا ۔ یا جانتے۔ فرقان اس واسطے نازل ہوتا ہے کہ دوسرے لوگوں کے واسطے ہدایت کا باعث ہو جائے جنگ بدر میں بڑے آدمی جو ہلاک ہوئے۔ ان کی تعداد قریباً آٹھ ہی تھی۔ مگر ایسا بڑا فرقان ہمارے دیکھتے ہوئے ہمارے ملک میں ہوا۔ الا تعجب اور حیرت کا مقام ہے کہ دوسرے مشاہدہ کنندہ کو کوئی عبرت نہیں ہوئی یا ہوئی تو بہت ہی کم۔ غور کرو۔ وادی کانگڑہ میں جو بیس ہزار آدمی ہلاک ہوا ہے۔ وہ دوسروں کو ایک عبرت دلانے والا واقعہ ہے۔ نہ صرف ان لوگوں کو جو اس سلسلہ کے مخالف ہیں۔ بلکہ احمدیوں کو بھی اپنی حالت کی اصلاح کی طرف توجہ دلاتا ہے

یہود کی ذلت اور سال کا سود اور بندر بننا بھی ایسا واقعہ تھا۔ کہ لوگ اس سے عبرت پکڑتے مگر غفلت کے باعث وہ عبرت نہیں۔ غور کرو

فجعلناها نكالاً لما بين يديها وما خلفها وموعظة للمتقين ۔ ترجمہ ۔ پس کر دیا ہم نے اس قصہ یہود کو دہشت ان لوگوں کے لئے جو ان کے سامنے تھے اور پیچھے آنے والوں کیلئے اور نصیحت و وعظ متقیوں کیلئے

یہ فرقان کی دلیل دہریہ لوگوں کو بھی ہدایت کی طرف بلاتی ہے۔ کیونکہ اگر خدا کوئی نہیں تو کیا سبب ہے کہ دنیا میں ہمیشہ وہی لوگ کامیاب ہوتے ہیں۔ جو خدا کے مرسلین ہوتے ہیں اور عبادت الٰہی کا وعظ کرتے ہیں اور ان کے مخالف ناکام رہتے ہیں۔ اس سورہ شریف میں تمام مذاہب باطلہ کی تردید کی گئی ہے۔ چنانچہ اگلی آیت میں ان لوگوں کی طرف اشارہ کیا ہے۔ جو کسی اور شئے کو مظہر خدا بناتے ہیں۔ یا بت پرستی کرتے ہیں

الَّذِیْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَكُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ وَخَلَقَ كُلَّ شَیْءٍ فَقَدَّرَهٗ تَقْدِیْرًا ۔ وہ جس کے لئے ہے بادشاہی آسمانوں کی اور زمینوں کی اور جس نے کوئی بیٹا نہیں بنایا۔ اور جس کی بادشاہی میں کوئی شریک نہیں ہے۔ اور جس نے ہر شئے کو پیدا کیا۔ اور پھر ہر شئے کا ٹھیک ٹھیک اندازہ مقرر کیا آسمان و زمین سب جگہ خدا کی سلطنت ہے کوئی اس کا شریک نہیں۔ اس واسطے وہی ایک عبادت کے لائق ہے کسی اور کو معبود بنایا جاوے۔ تو باطل ہے۔ وَلَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا ۔ اس نے اپنا کوئی بیٹا نہیں بنایا۔ اس میں عیسائیوں کی تردید ہے۔ جو مسیح کو ابن اللہ کہتے ہیں خَلَقَ كُلَّ شَیْءٍ ۔ ہر شئے کا وہی خالق ہے۔ اس میں آریوں کی تردید ہے۔ جن کا مذہب ہے۔ کہ خدا مادہ اور روح وغیرہ کا خالق نہیں۔ فَقَدَّرَهٗ تَقْدِیْرًا خدا نے ہر چیز کا ایک اندازہ مقرر کر دیا ہے۔ کیا معنے جیسا عمل کیا جاتا ہے۔ ویسا ہی پھل ملتا ہے۔ نیکی کرنے والا بد نتیجہ نہیں پاسکتا۔ اور بدی کرنے والا نیک نتیجہ حاصل نہیں کر سکتا۔ سست آدمی چستی کا فائدہ نہیں پاسکتا۔ یہ مسئلہ تقدیر کا بڑی ہمت بڑھانے والا ہے اور انسان کو اعلے مراتب پر پہنچانے والا ہے۔ افسوس ہے کہ جن لوگوں نے اس کے صحیح معنے نہیں سمجھے۔ وہ اس کو اپنی تمام کمزوریوں اور غفلتوں کی ڈھال بناتے ہیں۔ مسئلہ تقدیر کو مولوی رومی صاحب نے ایک رباعی میں خوب ادا کیا ہے۔ سہ

ازمذاہب مذہب دہقان قوی اے مولوی

مذہب دہقان چہ باشد ہر چہ کشتی بدروی

گندم از گندم بروید جو ز جو

ہر چہ کشتی بدروی اے مولوی

سوال جبکہ خدا تعالٰے انسان کے اعمال نیک و بد کو پہلے سے لکھ چکا ہے۔ تو پھر انسان مجبور ہے۔ کیونکہ ان میں کچھ کمی بیشی نہیں ہو سکتی

جواب ۔ علم تابع معلوم ہوتا ہے۔ خدا کے علم نے ہمکو مجبور نہیں کیا کہ ہم یہ کام کریں یا نہ کریں بلکہ ہمارے اس کام کے کرنے یا نہ کرنے کے سبب خدا کو علم حاصل ہے۔ مثلاً استاد ایک لڑکے کی کم توجہی کے سبب امتحان سے پہلے کہدیتا ہے۔ یا لکھ دیتا ہے۔ کہ یہ لڑکا ضرور فیل ہو جائے گا۔ اور بعد میں وہ فیل ہو جاتا ہے۔ تو استاد کے کہنے یا لکھنے نے اس کو فیل نہیں کر دیا۔ بلکہ اس کی اس حالت نے ایک دانا استاد کو پہلے سے یہ علم دیدیا۔ چونکہ خدا تو عالم الغیب ہے۔ وہ جانتا ہے کہ ہم کیا کریں گے۔ لیکن اس کے جاننے نے ہمکو مجبور نہیں کیا بلکہ ہمارا ایسا کرنا اس امر کا موجب ہوا تھا کہ خدا کو پہلے سے یہ علم حاصل ہو۔

وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً لَّا یَخْلُقُوْنَ شَیْـًٔا وَّهُمْ یُخْلَقُوْنَ ۔ اور اس کے سوائے اور معبود اختیار کئے جو کچھ پیدا نہیں کرتے اور خود مخلوق ہیں۔ اس آیت شریف میں ان تمام ادیان باطلہ کی طرف اشارہ ہے۔ جن میں خدا کے سوائے کسی اور کو معبود بنایا گیا ہے۔ اور یہ ایک بین دلیل اس امر کی ہے۔ کہ خدا کے سوائے کوئی معبود نہیں۔ کیونکہ جس کو خلق کی طاقت نہیں وہ اپنی غیر مخلوق سے عبادت کرانے کا حق نہیں رکھتا ہے۔ عیسائی کہتے ہیں کہ یسوع خدا تھا ان کا یہ مسئلہ بڑی آسانی سے طے ہو جاتا ہے۔ جبکہ سوال کیا جاوے کہ یسوع نے کیا پیدا کیا۔ پیدا کرنا تو جدا وہاں تو یہ حال ہے۔ کہ اپنے ہی شاگرد نے یہودیوں کے ہاتھ پکڑوا کر پھانسی دلوا دیا۔ اور اتنا نہ ہو سکا کہ ان پھانسی دینے والوں کو مار ہی دیتا کیونکہ خدا میں دونو طاقتیں ہیں۔ پیدا کرنا اور مارنا۔ خود عیسائی لوگ بھی یہ دعویٰ نہیں کر سکتے۔ کہ مسیح نے کچھ پیدا کیا تھا موجودہ انجیلوں نے تو عیسویت کا اور بھی بیڑہ غرق کیا ہے۔ کیونکہ ان میں لکھا ہے۔ کہ یسوع نے بہت رو رو کر دعا کی کہ صلیب سے بچ نکلے۔ پر پھر بھی بچ نہ سکا

براھین احمدیہ

ڈاک ولایت

امریکہ کے شہر اوکلاہوما میں مسیحوں کا ایک خداوند نمودار ہوا اُس کا پہلا نام جان ایٹ کن ہے اور اُسکے ساتھ اُس کا بیٹا ٹی نام بچی جس کے متعلق دعوے کیا گیا کہ یہ مجھ خداوند کا بیٹا ہے۔ یہ صلیب دیا جائے گا اور تیسرے دن کے بعد جی اُٹھے گا۔ ان کے ساتھ دو اور تھے شارپ صاحب اور شارپ صاحب کی بیوی ان کے متعلق دعوے کیا گیا کہ آدم اور حوا ہیں۔ پولیس نے سب کو گرفتار کر کے پاگلخانہ میں ڈالدیا ہے۔ خدا بیٹا کا دعویٰ کرنے والے اور خدا کے اکلوتے بیٹے بننے والوں کا ہمیشہ یہی حال ہوا کرتا ہے۔ امریکہ کے عیسائیوں نے اگر اپنے نئے خداوند کیساتھ یہ سلوک کیا ہے تو کچھ اچنبھے کی بات نہیں۔ اسیطرح خداوندوں کا بھی حال ہوا کرتا ہے (ڈیلی سکیچ)

جرمنی کے مشہور پروفیسر گنکل صاحب نے ایک کتاب مضمون پر لکھی ہے کہ مسیح کے مردوں میں سے جی اٹھنے کا قصہ ایک جھوٹی کہانی ہے جس کا کوئی ثبوت تاریخی علمی یا عقلی نہیں مل سکتا ہے۔ پروفیسر صاحب نے ثابت کیا ہے کہ خود مسیح کے حواریوں کا بھی یہ ایمان اور عقیدہ نہ تھا کہ مسیح مردوں میں سے جی اٹھے گا۔ مرنے اور جی اٹھنے کا ایسا پرانا قصہ بتوں دیوی دیوتاؤں کے متعلق بہت رائج تھا اور اسلئے یسوع کو عظمت دینے کے لیے یہ قصہ انکی طرف بھی منسوب کر دیا گیا۔ عیسائی صاحبان کو مناسب ہے کہ پروفیسر کی تصنیف کو بغور پڑھ کر اس بیفائدہ عقیدہ کو چھوڑ دیں اور جھوٹے کفارہ پر بھروسہ کر کے دنیا داروں کے لیے گنہگاری کا دروازہ نہ کھولدیں۔ (ڈیلی سکیچ)

امریکہ کے ایک بشپ صاحب نے ایک کتاب لکھی ہے جس میں ثابت کیا ہے کہ غلامی کا مسئلہ دراصل بائبل کا مسئلہ ہے اور وہ لوگ جو غلامی کی مخالفت کرنے میں ایک بڑا گناہ کرتے ہیں بشپ صاحب نے بائبل کے مقدس کلام سے اپنے دعوے کو ثابت کر دیا ہے اور یہی سبب ہے کہ عیسائی قوموں میں ابھی بری طرح غلامی کا رواج اسقدر عرصہ تک قائم رہا ہے

بائبل

مندرجہ ذیل خطبہ ڈاکٹر سمتھ نے جو امریکہ کا ایک مشہور پادری ہے۔ سال رواں میں ۸ مئی کو پڑھا تھا) یہ خطبہ ولایت کے ایک اخبار سے جو حال ہی میں ہمارے پاس آیا ہے اردو میں ترجمہ کر کے ہم چھاپتے ہیں تاکہ لوگوں کو معلوم ہو کہ یورپ اور امریکہ میں بائبل کی کیا قدر ہو رہی ہے اور ہمارے بھولے بھالے نیٹو صاحب لوگوں کو کس پھندہ میں پھنسایا جاتا ہے۔

دیکھو بائبل میرے ہاتھ میں ہے پہلی بات جو میرے دل میں آتی ہے یہ ہے کہ یہ کتاب ایک کتاب نہیں ہے یہ ۶۶ چھوٹی چھوٹی کتابیں ہیں اور آرام کے واسطے انکو ایک جگہ ایک جلد میں کر دیا گیا ہے۔ یہ کتابیں مختلف مصنفوں نے مختلف وقتوں میں قریباً ایک ہزار برس کے عرصہ میں لکھی تھیں اور مختلف مصنفوں نے ایک دوسرے کی کچھ خاطر نہیں کیا۔ سب سے پرانی کتاب ہمیں مسیح سے آٹھ سو برس پہلے کی لکھی ہوئی ملتی ہے یہ چھوٹے نبیوں میں سے ایک ہے جو تاریخ کے یقینی دلائل سے بھی ثابت ہوتا ہے کم از کم موسیٰ کی پانچ کتابیں جس شکل میں لکھی ہوئی ہمارے پاس موجود ہیں یہ تحریر پانچ چھ سو برس پہلے سے زیادہ پرانی نہیں ہے (حالانکہ موسیٰ مسیح سے پندرہ سو برس پہلے گذرے تھے) اب سوال یہ ہوگا کہ موسیٰ کی کتابیں کس نے لکھی تھیں؟ کسی آدمی کو ذرا بھی علم نہیں کہ اسکا مصنف کون تھا۔ ان کتابوں میں دنیا کی فرضی پیدائش۔ قدیم الوطنوں کی تاریخ۔ بنی اسرائیل کا مصر میں قید ہونا اور پھر مصر سے نکلنا کنعان فتح کرنا اور قانون بنانے کا ذکر ہے۔ جب ہم ذرا آگے چلتے ہیں تو چند فرضی تاریخی کتابیں بائبل میں ملتی ہیں جنمیں قاضیوں سلاطین۔ بنی اسرائیل کے جنگوں اور انکے قید ہو جانے کے وقت تک کا ذکر ہے کیونکہ یہودی ایک چھوٹی قوم تھی اور تھوڑے عرصہ کے واسطے اپنے بادشاہوں کی سلطنت کے تحت رہے پھر ہم (ایوب) کی عجیب کتاب پاتے ہیں جو بالکل کسی گمنام آدمی کی تصنیف ہے یہ خدا کے انصاف کی روشنی میں انسانی روح کے مشکلات کے مسئلہ پر بحث کرتی ہے۔ کس نے اسکو لکھا؟ کوئی آدمی نہیں جانتا۔ کیا یہ کتاب کسی سوال کو حل کرتی ہے؟ ہرگز نہیں۔ یہ صرف اُس وقت کی اعلیٰ درجہ کی عقلی روش سے اس مسئلہ پر بحث کرتی ہے۔

پھر زبور ہے جو بنی اسرائیل کے گیتوں کی بڑی کتاب ہے جب میں بچہ تھا تو مجھے پڑھایا گیا تھا کہ یہ تمام حضرت داؤد نے لکھی ہے۔ آج یہ خیال ہے کہ داؤد کا اس میں بہت تھوڑا سا حصہ ہے اور ہم اس بات کو بھی نہیں مانتے کہ فی الواقع داؤد کا اس کے ساتھ کچھ تعلق بھی ہو۔ یہ گیتوں کی ایک کتاب ہے جو ایک بڑے لمبے زمانہ میں بے تعداد گمنام مصنفوں نے لکھی ہے اور بعد میں کسی نے ان نظموں کو جمع کر دیا اور بائبل کی تمام کتابوں کا یہی حال ہے۔

یہ لوگ رسول ہیں پیشگو نہیں ہیں قریباً کسی معاملہ میں بھی رسولوں نے کبھی خاص طریقہ سے پیشگوئی کرنے کا دعوے نہیں کیا۔ فی الحقیقت وہ بڑے بڑے اصول بتلاتے ہیں اور لوگوں میں مشتہر کرتے ہیں کہ اگر وہ ان اصولوں کی پیروی کریں گے تو ایسے نتیجے ضرور پائیں گے وہ پیشگوئی کرنے والے نبی نہیں ہیں بلکہ صرف واعظ ہیں۔

اس کے بعد جعلی کتب ہیں جسکو ہم ابھی بائبل کا حصہ نہیں سمجھتے۔ پھر نیا عہدنامہ یعنی انجیل ہے اعمال کی تاریخی کتاب۔ یسوع کی سوانح عمریاں اور آخر میں مکاشفات کی کتاب ہے۔

اب اس مقام پر میں آپ کو توجہ دلانی چاہتا ہوں کہ قریباً ہر ایک کتاب کسی گمنام آدمی نے لکھی ہے بعض کتابیں ایسی ہیں جن کی بابت ہم کچھ جانتے ہیں ان کتابوں کو کس نے لکھا کس جگہ اور کس زمانہ میں؟

یہی حال توریت کا ہے اور یہی حال انجیل کا ہے بائبل ایک محدود اور خاص کتاب نہیں ہے۔ ایک چھوٹی سی لائبریری ہے۔ یہ کتابیں صرف آرام کے واسطے ایک جلد میں جمع کی گئی ہیں اور کسی آدمی نے کبھی کسی الہام اور علم الٰہی سے نہیں کیا۔

اور دوسری بات جس کی طرف توجہ کرنی چاہیے یہ ہے کہ سولہویں صدی سے پہلے بائبل کی بابت مذہب کی طرف سے کوئی قانون شائع نہیں کیا گیا تھا اور جب قانون بنا تو انھیں برائی یا نزول کو قبول کیا گیا اور یہ کتابیں خدا کے حکم سے یا کسی خاص آدمی کے حکم سے جمع نہیں کی گئیں۔

یہ کتابیں عام لوگوں نے اٹھا کر ایک جگہ جلد میں کر دیں۔

فاضل لوگ یقین کرتے ہیں کہ وہ اب بھی علحدہ علحدہ ہو سکتی ہیں۔ بعض کتابیں یقیناً اس مجموعہ سے اعلیٰ ہیں اور انجیل میں بعض کتابیں ایسی ہیں کہ کسیکو ان کے پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ انجیل میں ایک آیت ہے جس کیطرف بعض دفعہ اشارہ کیا جاتا ہے کہ اسکے کچھ معنی مروج انجیل کی کتابوں کی آخری کتاب مکاشفات میں ہیں یہ کتاب محض بے سود ہے اور نہ اسکو کوئی سمجھ سکتا ہے اس کے مصنف نے اُس آدمی پر لعنت کی ہے جو اس کتاب میں سے کچھ نکالے یا داخل کرے۔ لیکن یہ

بات مکاشفات کے متعلق ہے یعنی وہ یوحنا
انجیلوں کے مصنفوں یا پرانے عہدنامہ کی بابت
کچھ نہیں کہتا وہ صرف اپنی کتاب کی بابت بیان
کرتا ہے۔ وہ یہ نہیں کہتا کہ یہ کتاب غلطی سے
پاک ہے یا وحی سے لکھی گئی ہے وہ صرف اُس
آدمی کو لعنت کرتا ہے جو اس کتاب میں دخل
دے جیسا کہ شیکسپیئر اس آدمی کو لعنت کرتا ہے
جو اسکی ہڈیوں میں بیجا دخل دے۔ اب بائبل
غلطی سے پاک ہونے اور وحی سے لکھا جانے کا
دعوے نہیں کرتی۔ اب ہم کتاب کو آزادی سے
کھولتے ہیں کہ وہ ہمارے کس کام کی ہے۔ اور مجھے
کہنے دیجئے کہ آپ لوگوں کو اس طرف توجہ دلانا
کہ بائبل غلطیوں سے پاک نہیں ہے اور یہ عیب
الہام نہیں ہے یہ ایک فضول کام ہے کیا ہم عقلی
طور پر فرض کر سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے غلطی
سے پاک الہام نازل کرنے کی کوشش کی ہے چند
سال گذرے ہیں کہ میں ایک پریسبٹیرین
پادری کے ساتھ باتیں کر رہا تھا جو ایک
بڑے شہر کے گرجہ کا پادری ہے اس نے کہا اگر
میں یقین کروں کہ اللہ تعالیٰ نے کبھی غلطی سے
پاک کتاب دنیا کو دی ہے تو میں بالکل بے دل
اور بے حوصلہ ہو جاؤنگا اور میں خیال کرونگا
کہ اللہ تعالیٰ نے کسی نہ کسی طرح دنیا کی چیزوں پر
اپنا قبضہ چھوڑ دیا ہے کیونکہ اگر اللہ تعالیٰ نے کبھی
کوئی ایسی کتاب دی تو وہ یقیناً اب ہمارے پاس
نہیں ہے" یہ اسکی رائے ہے اور یہ ہر ایک دانا
آدمی کی رائے ہے فقط۔

قرب قیامت

زمانہ زبان حال سے پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ یہ آخری زمانہ
ہے اور قیامت قریب ہے۔ عیسائی لوگ کہتے ہیں
کہ مسیح کی آمد ثانی کا یہی وقت ہے بلکہ تھوڑا عرصہ
ہوا ایک عیسائی نے ایک ضخیم کتاب اس مضمون پر
لکھی تھی اور اسبات پر بڑا زور دیا تھا کہ اگر مسیح
سنہ ۱۸۹۶ء میں نہ آجائے تو بائبل جھوٹی جس قسم کی
طرز آمد مسیح کے عیسائی قائل ہیں اُس حساب سے
تو بائبل کئی دفعہ جھوٹی ہو چکی اور آئندہ کئی دفعہ
ہو چکی گی۔ مگر سچ یہ ہے کہ یہی دن مسیح کی آمد کے
ہیں جس کے آنکھ ہو وہ دیکھے اور جس کے کان ہوں
وہ سنے۔
مسلمان کہتے ہیں یہی مہدی کا وقت ہے۔ ہندو کہتے
ہیں یہی کلنک اوتار کا سمان ہے۔ ان سب سے
عجب یہ ہے کہ فلاسفر اور مادی لوگ بھی پکار اٹھے
ہیں کہ زمین کے خاتمہ کا وقت ہے۔ ذیل میں ہم
چند ایک شہادتیں درج کرتے ہیں وہ یہ ہیں۔
ولایت کا مشہور فلسفی للمڈ کیلون کہتا ہے دنیا کا
اختتام ۴۳۲ سال کے بعد ہو جائے گا جبکہ زمین
سے کل آکسیجن خرچ ہو جائے گی اور انسان دم گھٹ کر
فوت ہو جائیں گے۔ ان کے حساب میں ۲۸ من لکڑی
جلنے سے ۴۸ من آکسیجن نکلتا ہے اور زمین میں
جس قدر آکسیجن ہے وہ ۴۳۲ سال میں خرچ
ہو جائے گا اور کل ہوا کاربولاک ایسڈ گیس
سے بھر جائے گی +
امریکہ کے نیکولا ٹیلا نامی فلاسفر کی رائے ہے کہ اس
وقت آسمان میں ایک بڑی بھاری بجلی کا مجموعہ بن رہا
ہے جس کے چھوٹنے سے تمام دنیا خاکستر ہو جائیگی
فرانس کا ایک مشہور جوتشی کہتا ہے کہ بیلا نامی ایک
مشہور ستارہ جب زمین پر گرے گا تو اس کے ٹکرانے
سے زمین ریزہ ریزہ ہو جائے گی جسطرح دو ریل گاڑیاں
فی گھنٹہ ۵۶۵ میل چلیں اور آپس میں ٹکر کھائیں
وہی حالت زمین کی بیلا سے ٹکرانے سے ہوگی۔
ملک اسپین کے نامی فلاسفر اگہائٹ کا قول ہے کہ
۵۶ سال بعد دو ستارے زمین پر گرینگے جنکے زور سے
زمین اپنی جگہ سے کھسک جائے گی جو تجارتیں ہیں وہ
بالکل نابود ہوں گے ... ۳۰ سال میں دنیا کی آبادی
دگنی ہو گئی ہے اسطرح اگر آئندہ ... ۳۰ سال میں آبادی
دگنی ہو جائے گی تو مکمل خوراک کا ملنا ناممکن ہوگا اور
بیماریاں بڑھیں گی۔
گرینڈ ایلنڈ کی رائے میں زمین پر انسانوں کا بوجھ
بہت پڑتا ہے اس سے زمین کے اندر پگھلی ہوئی دھاتیں
باہر آ پڑیں گی اور زمین تباہ ہو جائے گی۔
ویسن کہتا ہے کہ زمین میں گرمی کم ہوتی جاتی ہے
اور تمام پانی برف بنکر دنیا کو گھیرے گا اور مخلوقات
فنا ہو جائے گی +

تحقیق الادیان

طوفان نوح

ملک امریکہ کی ریاست مچیگن کے شہر بنٹن ہاربر میں ایک صاحب
بنجمن نامی مدعی ہوئے ہیں کہ مجھے الہام ہوا ہے کہ حضرت
نوح کے زمانہ کا سا ایک بڑا طوفان آنے والا ہے جس سے
تمام دنیا غرق ہو جائے گی اسواسطے ضرورت ہے کہ ایک بہت
بڑی کشتی طیار کرائی جائے اور اسمیں تمام مومن سوار
ہو جائینگے کیونکہ طوفان کا وقت بہت قریب ہے + چنانچہ
مسٹر موصوف ایک کشتی بنا رہے ہیں اور ہر ایک قسم کے
جاندار کا ایک ایک جوڑا بہم پہنچانے کی کوشش میں لگے
ہوئے ہیں۔ ایک ہاتھی خریدنے کا بھی انتظام کیا جا رہا
ہے۔ قاعدہ ہے کہ جب آسمان سے انتشار روحانیت
کا زمانہ آتا ہے تو کشوف والہامات کا سلسلہ بھی وسیع
ہو کر تھوڑا بہت سب جگہ اُسکے آثار نمایاں ہوتے ہیں
اور ممکن ہے کہ مسٹر موصوف کو زمانہ کی ضرورت کے مطابق
کسی طوفان اور کشتی کا نظارہ دکھلایا گیا ہے لیکن بسبب
نہ ہونے معرفت علوم لدنی اور علم تعبیر رویا سے ناواقف
ہونے کے باعث مسٹر موصوف اصل حقیقت طوفان
اور کشتی کو نہیں پایا۔ مسٹر موصوف کو اصل حقیقت سے
آگاہ کرنے کے واسطے ہم نے ان سے خط و کتابت شروع
کی ہے۔ الغرض ان لوگوں کی آنکھیں کھولیں اور ان کو ہدایت
کے راہ پر لاوے تو سب چیز پر قادر ہے اور تمام دل تیرے
ہاتھ میں ہیں +

ڈوئی - ہمارے احباب ڈوئی کے نام سے بخوبی
واقف ہیں جس نے امریکہ میں دعویٰ نبوت کیا ہے اور یسوع
کو خدا مانتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام
نے دوبار اُسکو اپنے مقابلہ میں بلایا ہے مگر اُسکو جرأت
نہیں ہو سکی کہ آپ کی تحدی کا جواب دیسکے۔ باوجود مقابلہ
میں نہ آنے کے بھی اُس نے ایک بڑی ذلت اُٹھائی ہے
یعنی اُسکا ولد الزنا ہونا عام اخبار وں میں چھپ چکا ہے
اُس کے باپ نے بھی اس امر کی اپنے خطوط کے ذریعہ سے اخبار کے
میں اطلاع دی ہے کہ میرے اس بیٹے کی پیدائش جائز نہ تھی
اور اس کے ثبوت میں اُس نے کا غذات بھی پیش کیے ہیں
باوجود اس کے ابھی بہت سے لوگ اُسکے ساتھ ہیں اور
اُس نے ایک بڑا شہر بنایا ہے اور ایک بڑا کارخانہ جاری
کیا ہوا ہے چونکہ وہ اس زمانہ میں مطابق قدیم عادت کے خدا
کے برگزیدوں کے مقابلہ میں ایک جھوٹا نبی کھڑا ہوا ہے اسواسطے
ضرور ہے کہ اُسکے حالات سے آگاہی رکھنے کے واسطے اُسکا اخبار
منگوایا جائے۔ مخدومی مکرمی بابو نذیر الدین صاحب
یہاں کے ملک پر پہلے اُسکے اخبار کی ایکسال کی قیمت اپنے
ذمہ لی ہے اسلئے انکو جزائے خیر دے۔ اخبار کیواسطے
قیمت ارسال کر دی گئی ہے اور خط لکھا جا چکا ہے۔ امید ہے
کہ دو ماہ تک اُسکا اخبار آنا شروع ہو جاوے گا اور پھر اسمیں سے
مناسب حالات ہدیہ ناظرین کیے جایا کریں گے ✻

ریویو

حیرت کی حیرانی - ناظرین اخبار بدر مرزا حیرت دہلوی اور بھائی جان منشی عبد العزیز صاحب کلرک دفتر نہر دہلی سے بخوبی واقف ہیں کیونکہ اس اخبار میں بہت عرصہ تک مسلسل مضامین منشی صاحب موصوف نے حیرت کی بیہودہ گوئیوں کو شائقین پر اچھی طرح ظاہر کرنے کے واسطے اپنے تمام مضامین کو کتاب کی صورت میں جمع کیا ہے جس کا پہلا حصہ عمدہ کاغذ پر مطبع المنصور دہلی میں باہتمام بابو محمد اسمعیل صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ دہلی خوش خط اور موزوں [illegible] چھپ کر ہمارے پاس پہونچا ہے۔ اس کتاب میں منشی صاحب نے حیرت کے تمام اعتراضات کا جواب حیرت کی اپنی تصانیف کے ذریعہ سے ایسی عمدگی سے دیا ہے کہ مخالف کے واسطے سوائے مبہوت ہو جانے کے اور کوئی بات باقی نہیں رہی۔ میں خیال کرتا ہوں کہ حیرت کا نام پہلے ہی سے جو حیرت رکھا گیا تھا۔ وہ اسی درجہ کے لئے تھا۔ کہ خدا کے مسیح کے مقابلہ میں شوخی کرتے ہوئے اس مسیح کے ایک خادم سے ایسی منہ کی کھانے کہ حیرت ہو کر رہ جاوے۔ اس جگہ میں اس کتاب کے مضامین میں سے چند ایک کے خیال درج کرتا ہوں۔ تاکہ ناظرین کو اس کی دلچسپی سے آگاہی حاصل ہو

حضرت مسیح موعود سے ہمارا تعلق

حیرت صاحب سے ہمارا تعلق

سبب تالیف رسالہ ہذا

حیرت صاحب کی مخالفت کے دو حصے

حیرت صاحب کے دعاوی کی حقیقت

حیرت کا مجددیت سے انکار

ندیں کالم اور تاریک کالم

کرزن گزٹ کا جواب

سرسید کے متعلق حیرت کی انسانی کمزوری

شمس العلماء حالی صاحب پر حیرت کی انسانی کمزوری کی نظر عنایت

شمس العلماء ڈپٹی نذیر احمد صاحب پر حیرت کی انسانی کمزوری کی نظر عنایت

حیرت کو پانسو روپیہ کا انعامی چیلنج

یہ کتاب ۱۵۲ صفحہ پر ہے۔ اور ایک ہزار چھاپی گئی ہے۔ جن میں سے نصف تعداد کو مصنف نے مفت تقسیم کرنے کا ارادہ کیا ہے اور اپنے لئے کسی ذاتی منافع کا حصہ نہیں رکھا۔ اس کتاب میں ایک عجیب بات یہ ہے کہ باوجود اس کے کہ مصنف صاحب کو حیرت کیساتھ انتہا درجہ کی ذاتی واقفیت تھی پھر بھی اس علم سے کچھ کام نہیں لیا گیا۔ بلکہ سارا مباحثہ میاں حیرت کی تحریری شہادتوں کے ذریعہ سے نبھایا گیا ہے۔ اس کتاب کی قیمت صرف ۸ر رکھی گئی ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ احباب کثرت سے اس کی خریداری کی طرف توجہ کریں گے

کرشن اوتار - کسی سابق پرچہ میں احباب ماسٹر عبد الرحیم صاحب کا نام پڑھ چکے ہیں۔ ماسٹر صاحب نے اودھ کے علاقہ جات میں ملازمت کے سبب وہاں کی ہندی زبان میں خوب مہارت حاصل کی ہے چونکہ اس علاقہ میں سلسلہ احمدیہ کی تبلیغ بہت کم ہوئی ہے اس واسطے ماسٹر صاحب موصوف کو دلی جوش ہے کہ خاص ہندی زبان میں الٰہی سلسلہ کی باتیں ان لوگوں کو پہنچائی جائیں۔ حضرت مسیح موعود نے بھی ان کو اس امر کے واسطے تاکید کی ہے۔ سردست ماسٹر صاحب نے ایک ہندی نظم بنام کرشن اوتار لکھی ہے جو کہ چھپ کر شائع ہو گئی ہے۔ اور جس کی قیمت ماسٹر صاحب نے [illegible] رکھی ہے۔ لیکن جو صاحب ان کو [illegible] کے بذریعہ ڈاک طلب کریں گے۔ ان کو مفت بھیجی جاوے گی۔ درخواستیں بنام ماسٹر عبد الرحیم۔ احمدی سکینڈ ماسٹر اکونہ۔ ضلع بہرائچ۔ اودھ مصنف رسالہ ہذا آنی چاہئیں۔ اس جگہ ہم اس کتاب میں سے ایک دو شعر بطور نمونہ کے نقل کرتے ہیں

ہمرے **احمد کرشن** - اوتارا

اسی طرح ہمارے احمد کرشن اوتار نے

لیکھرام ساڈشٹ پچھاڑا

لیکھرام جیسے بدزبان کو نیچا دکھایا

بھگتن پہ جب کرپا کینی

اہل اسلام پر جب مہربانی کی

آتھم مرت پہ [illegible] دینی

تو آتھم عیسائی کی موت کا نشان دکھایا اور اہل اسلام کو فتح ہوئی

چراغ مسیح - اس نام کی ایک اردو نظم مولوی غلام دادر صاحب المتخلص بہ راجی ساکن پٹیالہ نے تصنیف کرکے قادیان میں چھپوائی ہے۔ یہ نظم ۲۸ صفحہ کی ہے اور تین حصوں پر منقسم ہے۔ اوّل و سوم حصہ میں وفات مسیح اور اثبات دعاوی حضرت مرزا صاحب اور دوسرے حصہ میں حضرت عیسیٰ کے آسمان پر چڑھنے کی انتہائی غلط تاویلوں وغیرہ کی تشریح ہے اس رسالہ کی قیمت [illegible] ہے اور ذیل کے پتہ پر مل سکتی ہے

شیخ شہاب الدین خلف شیخ غلام داور صاحب سنوری۔ سررشتہ دار۔ سردار بہادر علی صاحب۔ پٹیالہ

کلمۃ الفصل - موضع راجیکی ضلع گوجرات میں ہمارے ایک دوست مولوی غلام رسول صاحب ہیں مولوی صاحب موصوف نے کسی استاد کے پاس بیٹھ کر علوم عربیہ کی تحصیل نہیں کی صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کو کمال محبت کے ساتھ مطالعہ کرنے سے ان کو عربی علم ادب میں خداوند تعالیٰ نے ایسی لیاقت عطا فرمائی ہے کہ اس سلسلہ کا مخالف مولوی کیسا ہی [illegible] کیوں نہ ہو۔ اگر ان کے علاقہ میں چلا جاوے۔ تو وہ اس کو ایک دو عربی خط لکھ کر ایسا مبہوت کر دیتے ہیں کہ اس بیچارے کو بھاگ جانے کے سوائے کوئی چارہ نہیں رہتا۔ مولوی صاحب موصوف نے متعدد نظمیں عربی فارسی اور اردو پنجابی میں تصنیف کی ہیں۔ حال میں انہوں نے ایک چھوٹا سا رسالہ بزبان عربی نثر تصنیف کیا ہے۔ جس میں سلسلہ احمدیہ کی تائید میں عمدہ دلائل مخالفین کے سامنے پیش کئے ہیں۔ یہ رسالہ معہ اردو ترجمہ کے شیخ صاحب عبد الحی نے چھپوا کر قادیان میں شائع کیا ہے۔ اور قیمت ار رکھی ہے۔ بیس صفحہ کا رسالہ ہے۔ اور اس میں مولوی صاحب موصوف کی تصنیف کردہ ایک عربی نظم بھی ہے جس میں سے ہم پہلے دو شعر بطور نمونہ کے نقل کر دیتے ہیں۔ احباب کو مناسب ہے کہ اس کتاب کی متعدد کاپیاں خرید کر کے مصنف کی مالی اعانت فرما دیں

جاء المسیح امامکم موعودکم

مسیح جو تمہارا امام موعود تھا۔ آگیا

منکم لیھدیکم ویصلح بالکم

جو تم میں سے ہی آیا تا تمہاری رہنمائی و اصلاح کرے

ھذا الذی کنتم تنتظرونہ

یہ وہی ہے جس کا تمہیں انتظار تھا

اذ جاءکم لاتؤمنون فما لکم

جب وہ آگیا پھر تمہیں کیا ہو گیا کہ تم اسے نہیں مانتے

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ربع کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نیا موتی

ہیگل نے مونگ [illegible] ہماری مزدیا [illegible] اکر منٹ نہیں ہے کیونکہ وہ تو ہمارے ان [illegible] پیش کر بیٹھے ہیں اور ان کے متعلق حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی بھی ہے کہ وہ بالآخر ایسے خیالات [illegible] [illegible] ایک [illegible] ہم ایک اور نئے موتی کی ناظرین کو اطلاع دیتے ہیں جو نیویارک [illegible] پیدا ہوا ہے اور جسکا نام ایڈورڈ [illegible] ہے - یہ ایک سفید ریش بوڑھا آدمی ہے جس کے [illegible] ہیں اور عدالت میں کسی مقدمہ کی وجہ سے [illegible] اسنے اسکا بیان ہے کہ میرا ایک بیٹا پیدا ہوگا [illegible] [illegible] - ضرور تھا کہ ایسے ایسے جھوٹے نبی اس وقت [illegible] پیدا ہوں تاکہ صادق کے مقابلہ میں ان سب کی ناکامی [illegible] سچائی کا نشان ہو۔

عیسائی [illegible] کے اخبار نالاں ہیں کہ عیسائی طلبہ کے [illegible] کالج بنانا چاہیے موجودہ کالجوں میں ایک یہ [illegible] بتلائی گئی ہے کہ بجائے اس کے کہ غیر عیسائی لڑکے عیسائی [illegible] ساتھ رابطہ و اتحاد رکھ کر ترقی کریں اُلٹے عیسائی لڑکے تنزل پکڑ جاتے ہیں - ہماری رائے [illegible] [illegible] عیسائی بچوں کو ہندوؤں کی طرح جھوٹ [illegible] [illegible] ورنہ [illegible] کا ٹوٹنا ہی رہے گا - [illegible] پادری لوگ [illegible] اپنا [illegible] کو تعلیم [illegible] [illegible] کیا کریں گے ✦

تازہ خبریں

[illegible]

[illegible] ۱۲۶ [illegible]

[illegible] جاپانی [illegible] کا نگسا [illegible] [illegible] ۱۲ میل [illegible] کو پہنچ گئے -

جاپانی [illegible] ڈاکٹر [illegible] صاحب نے [illegible] تحقیقات [illegible] [illegible] [illegible] کی اُمید بہتر ہے اور اس وقت [illegible]

چھوٹے چھوٹے [illegible] [illegible] [illegible] مفید ہے - [illegible]

جرمنی کے ڈاک خانہ کے [illegible] [illegible] پہلے گورنمنٹ سے خاص اجازت حاصل کرنی پڑے گی -

تار خبر از لنڈن ۲۷ر جون ۲۰۰۰ ہزار یہودی باشندگان لوڈز واقع روس شہر چھوڑ گئے - وارسا میں روسیوں نے ۲۷۰ یہودی قید کیے جیلخانے یہودی قیدیوں سے بھرے ہوئے ہیں -

جاپانی شہزادہ اری سوگوا مع بیگم صاحبہ ملک معظم ایڈورڈ کے مہمان ہیں اور بڑی دھوم دھام سے لوگوں کی آؤبھگت کی گئی ہے -

تار خبر از شملہ ۲۷ر جون ۱۹۰۵ء معتبر خبر ظاہر کیجاتی ہے کہ لارڈ کرزن صاحب نے نئے فوجی قواعد پر نار اضگی ظاہر کی ہے اور اگر ان میں مناسب تبدیلی نہ کی جاوے گی تو لارڈ موصوف استعفا دیدینگے -

ڈاک ولایت

ینابیع الاناجیل

[illegible] مذہب کے ماخذ کیا کیا ہیں

اس ہفتہ میں ڈاک ولایت میں جو اخبار ہمارے پاس پہنچے ہیں ان میں سے ایک اخبار میں اس امر پر بحث کی گئی ہے کہ عیسوی مذہب کہاں سے نکلا ہے اور [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ایک [illegible] [illegible] [illegible] شراب نوشی [illegible] [illegible] [illegible] مذہب کا پادری [illegible] [illegible] شراب کے معجزات اور کرامات [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] باقی اخلاق [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

مضمون نویس [illegible] [illegible] فیثا غورث کی [illegible] [illegible] [illegible] ہوتی ہیں - اس میں شک نہیں کہ موجودہ انجیل کوئی قابل اعتبار کتاب نہیں ہے - خود یورپ امریکہ کے سمجھدار پادری اب اس عقیدہ کو چھوڑتے جاتے ہیں یہ کوئی الہامی کتاب نہیں ہے - یورپ میں بعض لوگوں کی تو یہ رائے ہے کہ یہ چند ناول [illegible]

تو نیسوں کے کتابیں ہیں اور اس قسم کی کتابیں اس زمانہ میں بہت لکھی گئی تھیں اُن میں سے یہ بھی ہے گو بعض کتابیں ایسی ہیں جن میں تاریخ والوں نے تاریخی نقشے کھینچے ہیں مگر پوری واقفیت نہ ہونے کے سبب صحیح واقعات تک نہیں پہنچ سکے - آجکل جو حال ان کتابوں کا ہو رہا ہے اس سے ان کا حشر کچھ اچھا نظر نہیں آتا - کاش کہ پادری صاحبان بھی ان باتوں کو سمجھیں - نیٹو بھائیوں کو مناسب ہے کہ اپنے اپنے اسٹیشن کے انگریز پادریوں سے پوچھا کریں کہ ولایت کی محقق انجیل اور بائبل کے متعلق کیا کہتے ہیں اور اگر پادری ان کو نہ بتا ئیں تو ہمارا اخبار بدر ہی منگوا کر پڑھ لیا کریں کیونکہ ہمارے پاس وہ اخبار آتے ہیں ہم ان کا ترجمہ چھاپ دیا کرتے ہیں ✦

ایک اور پادری - ڈاکٹر کریسی صاحب نے ایک [illegible] میں اپنے وعظ میں اپنے دلی عقیدہ کا اظہار کرتے ہوئے بیان فرمایا ہے کہ ایک تعلیم یافتہ آدمی کے واسطے اب ممکن نہیں رہا کہ بائبل کو غلطی سے پاک تسلیم کرے - اور سچ تو یہ ہے کہ کوئی بھی توجہ کے ساتھ سمجھ کر بائبل کو پڑھے تو یہی کہیگا کہ یہ کتاب درست نہیں ہے جبتک ہم پادری لوگ بائبل کی ان باتوں کو ماننے چلے جائیں گے تب تک ہم [illegible] [illegible] کو نہیں پا سکتے - پادری لوگوں کا اثر جو [illegible] [illegible] اسکا باعث یہ نہیں ہے کہ اب دنیا میں مذہب کی بے قدری ہو گئی ہے - بلکہ مذہب تو پہلے سے بھی زیادہ [illegible] - اصل بات یہ ہے کہ مذہبی صداقتوں کی تحقیقات اب اسقدر بڑھ گئی ہے کہ عیسائیت اس معاملہ میں سب سے پیچھے پڑ گئی ہے - علمی تحقیقات کی رو سے مذہب عیسوی کی [illegible] [illegible] بنی آدم کے عام حالات یعنی حیات و ممات سے علیحدہ [illegible] مانا نہیں جا سکتا - تمام باتوں [illegible] ہماری مانند ایک تھا - ہماری طرح پیدا ہوا اور [illegible] [illegible]

پادری [illegible] صاحب [illegible] نے اپنے وعظ میں عیسوی مذہب کے [illegible] [illegible] فرمایا ہے کہ عیسائی دنیا کو ایک [illegible] [illegible] [illegible] جن بڑے لائق فائق تعلیم یافتہ [illegible] [illegible] تاریخ ہندسہ سائنس [illegible] [illegible] [illegible] دن گرجے میں آ کر [illegible] ایک ایسے استاد کے سامنے بٹھایا جاتا ہے جس نے [illegible] ہونے کے لیے کوئی سند حاصل نہیں کی اور وہ ہمارے سامنے ایسی باتیں پیش کرتا ہے جو ہماری چھ دن کی تعلیم کے بالکل برخلاف ہوتی ہیں ✦

قیمت اخبار ۱۹۰۵ء اب تک جن احباب نے ارسال نہیں فرمائی [illegible] جلد ارسال فرماویں روپیہ کی سخت ضرورت ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قصیدہ در بیان فوائد ظہور مسیح موعود علیہ السلام

جہاں میں کون ہے اسلام کا جو ہو غمخوار
سوائے ذات جناب امام خوش کردار
جناب حضرت مہدی غلام احمد نام
ہیں جن کے تیغ قلم سے عدو سدا خونخوار
وہی ہیں حضرت عیسیٰ ابن مریم معصوم
دعا سے جن کی ہے اک دم میں صحت بیمار
فلک سے لانے میں تشریف اُن کے شک کیا ہے
نہ اس میں شک کہ فرشتوں پہ آئے ہیں وہ سوار
زباں سے ہو نہیں سکتا بیان وصف جمیل
نہیں ہے آپ کے اخلاق فاضلہ کا شمار
خبر یتیموں کی رکھتے ہیں درد دل سے مدام
ہر ایک مریض پہ جاتے ہیں دن میں سو سو بار
یہ پند دلکش و شیریں بوعظ پر تاثیر
بنایا خلق کو خالق کا خاص تابعدار
سُنا کے رحم سے حسبِ حکم مبشر و منذر
کیا ہے خفتۂ غفلت کو جا کر سو بیدار
حیات بخش ہے نثر اور نظم روح افزا
ہیں اُن کی جملہ تصانیف مطلع الانوار
نہیں ہے ظل محمدؐ کی اور کوئی غرض
مگر حمایت دین رسول ہے درکار
ظہور حضرت والا سے جب نہیں تھی خبر
صباح روز جہاں میں تھی ظلمت شب تار
فقیر وہ تھے کہ رکھتے تھے اہل شرع سے بغض
جو اہل شرع تھے سنتے تھے طبلہ و ستار
خفی سمجھتے تھے صوم و صلوٰۃ باطن میں
بظاہر اُن کو ادا کرنے میں تھا سخت انکار
عبادت اپنے لیے بس تھیں راگ کی محفل
بدون رقص و سرود اپنا کچھ نہیں تھا کار
عجیب طرح تھی پراگندہ حالت توحید
ہر ایک زبان پہ تھا نعرۂ انا الغفار
کلام پاک مسیح زماں سنا جب سے
نماز و روزہ میں پایا ہے لطف بے ہزار
کتاب حق کی معارف کا آج ہے اعلان
تمام راز احادیث کا ہوا اظہار
ہوئے ہیں عقدہ لاحل جو تھے وہ اکثر حل
امام وقت نے کیا منکشف کیے اسرار
طریقت بحر محبت ہیں عاشقان خدا
ہوں کیوں نہ ایسے وسیلہ پہ یار جان نثار
خزاں رسیدہ باغ جہاں میں ایسا شجر
کہ جس کے سایہ میں خلق خدا ہو برخوردار
مقابل اسکے دکھاؤ تو ایک بھی گلبن
جو ہووے گلشن گیتی میں رونق گلزار
عبث ہے دل میں ترے اے عدو بدکردار
تمیز رتبہ ابرار میں ہزار اصرار
گل ریاض رسول محمد عربی
عدو دیں کی نگہ میں اگر ہیں جوں خار
تو ایسے پاک کے اعدا کا کچھ علاج نہیں
بدون اس کے کہ مرجائیں کھا کے سم الفار
شعاع خور سے نہ ماخذ آئے چشم کور کو کچھ
وہ نور دیکھ رہے ہیں جو ہیں اولی الابصار
قسم ہے دیدۂ روشن کی تجھکو اے منصف
یہ مشترک کا گنہ ہے یا مہر پُر انوار
کوئی بھی اس کا خدا نے نہ بھیجا کشتیباں
کہ جس نے سامنے تیرے کیا نہ اسکو پار
اگر تو سچ نہیں کہتا ہے آج اے حق پوش
تو کل کو کہنا پڑے گا سبھی بروز شمار
بجائے اس کے کہ خم ہو تو بار احساں سے
کھڑا ہے ٹھونک کے خم منہ میں گالیاں بے شمار
سدا مقابلہ آرا ہے اپنے محسن سے
نرالی وضع کا دیکھا ہے ہمنے تو دیندار
حیات حضرت عیسیٰ تو مان لیں ہم بھی
مگر ہے اُسکے لوازم کا کون ذمہ وار
سُنیں گے صادق و کاذب کی گفتگو جب ہم
حیات و موت کا تم پہلے طے کرو تکرار
بلا سے تیری اُلٹ جائے دفعتاً ہستی
ہے تیرے ذہن میں آسان عقیدہ دشوار
وہ ہوگا داخل جنت بجا دمان رسول
نہیں جو کشتہ تیغ محبت اغیار
نہیں ہے حصر کتب خوانی پر خدا بینی
وہ آنکھیں اور ہیں جنکو عطا کرے سرکار
غرور علم کی گرمی سے ایک پردہ خشک
نظر کے سامنے ہوتا ہے حائل دیوار
یہی سبب ہے کہ علما ہیں حق سے روگرداں
بچارے خشک دماغی نے کر دیے لاچار
مقام حب خدا میں ہے اُن کا علم مقیم
خدا و عالم میں اُن کے بھی تو ہے تکرار
عذاب دیکھ عزازیل پہ بترک عمل
عمل بغیر ہیں سب علم موجب آزار
جو علم پڑھتے ہیں ہوتے ہیں سنگدل ظالم
پڑھوں نہ کس لیے اُس علم سے میں استغفار
یہ کیسی تیز کیے رکھتے ہیں معاذ اللہ
نیام معنی قرآں میں ظلم کی تلوار
بڑھی ہے اُن میں کہاں تک قساوت قلبی
کہ خون بندۂ مولا سے کچھ نہیں انکار
لگایا پہلے تو قتل حسین پر فتوے
کیا دلیر اُنھوں نے یزید بدکردار
یہی گروہ تھا خونریز سرمد تبریز
یہی تھے سید عبد اللطیف کے خونخوار
بخوف حاکم وقت اب تو بیٹھے ہیں نچلے
نہیں تو اُن کے لیے تھا حرام صبر و قرار
مثال دنبل عسر البرء ہے منتجسر
حسد کا اُن کے جو دل میں ہے پر مواد بخار
الٰہی رکھیو سلامت تو اس حکومت کو
کہ جس کے سایہ میں خوش ہے امام نیکوکار
تو اپنے لطف سے کر رحم آپ علماء پر
عمل کی بخش دے توفیق ان کو اے غفار
یہ خشک علم کے پنجہ سے ہیں شکنجہ میں
تو ان کو اپنے کرم سے یہ دور کر آزار
کہ جائیں قادیاں دار الاماں میں خوش ہوکر
یہ نور مرد خدا سے ہوں فائز الانوار
فدا ہے نام مسیح الزماں پہ یوں قرباں
کہ اس سے ہوتی ہے خوش روح احمد مختار

(سید قربان علی شاہ مالیرکوٹلوی)

خریداران اخبار

خریداران بدر سے گذارش ہے کہ مہربانی فرما کر دفتر بدر کی خط وکتابت میں اپنی چٹ کے نمبر کا حوالہ ضرور دیویں تا کہ تعمیل ارشاد میں سہولت ہو۔ بعض اوقات نمبر چٹ کا حوالہ نہ دینے کی وجہ سے نام تلاش کرنے میں بڑی دقت ہوتی ہے ایسا بھی ہوتا ہے کہ نام نہیں ملتا جس کی وجہ سے تعمیل ارشاد میں کوتاہی ہو کر شکایت کا موقع بنجاتا ہے۔ لہذا التماس ہے کہ ہر ایک صاحب بوقت خط وکتابت اپنی چٹ کے نمبر سے آگاہ فرما دیں۔ جو چٹ کے سرے پر چھپا ہوا ہوتا ہے ضرور لکھیں تا کہ تعمیل میں توقف نہ ہو۔

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر کے لئے چھاپا گیا۔ تاریخ اشاعت ۵۔ جولائی ۱۹۰۵ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۰ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

دنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کردیگا

بدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

چھپتی ہم با تو گرامی چہار در قادیان بینی	بدر جسکا نمبر ۲۲	دوا ہے شفا یعنی غرض دار الامان ہے

سلسلۃ الجدید جلد ۱ نمبر ۱۴	۱۴ جمادی الاولیٰ ۱۳۲۴ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام	جمعرات ۶ جولائی ۱۹۰۶ء	سلسلۃ القدیم جلد ۲ نمبر ۲۷

ای جہان منتظر خوش باش کامد دلستان	ایڈیٹر مفتی محمد صادق عفی اللہ عنہ	آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

قیمت سالانہ

والیان ریاست	[illegible]
معاونین	[illegible]
[illegible]	[illegible]
خود	[illegible]
عام قیمت	[illegible]

اس سے زیادہ امداد کے طور پر جو کچھ احباب عطا فرماویں وہ بخوشی قبول کیا جاویگا

سردست خریداری کم ہے اور خرچ آمدنی سے دگنا ہے۔ اس واسطے امداد کی بہت ضرورت ہے

ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر۔ اور خط و کتابت بنام ایڈیٹر بدر ہونی چاہیے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا | مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم | ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست | بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام | دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن | جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام | ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست | زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود | آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال | وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست | ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک وز خبرہائے معاد | ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است | منکر آن مستحق لعنت است
معجزات و ہرچہ زو اندر راست | منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیائے سابقین | آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست | ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یک قدمے دوری ازان عالیجناب | نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا۔ اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اسکی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کیساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر یک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

ڈائری

القول الطیّب

یکم جولائی ۱۹۰۵ء - بعض بیماروں کا ذکر تھا - اور ان کے متعلق دعا کا تذکرہ تھا - فرمایا - ہمارا تو اصل مذہب یہی ہے کہ اگر تمام دنیا کے طبیب ناامید ہو جائیں اور موت کا فتویٰ لگائیں پھر بھی روحانی اسباب کے میسر آنے پر اور کافی توجہ کے پیدا ہونے پر دعا قبول ہو کر شفا ہو جاتی ہے - مگر ہم اس معاملہ میں لاچار ہیں کہ ایسی توجہ پیدا ہو جائے - یہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ توفیق سے ہو سکتا ہے - پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی دعائیں قبول ہوتی تھیں - لیکن اصحاب میں سے ایک نوجوان تازہ شادی کردہ جب سانپ سے ڈسا جا کر مر گیا - اور دوسروں نے [illegible] کے واسطے دعا کیجائے - تو آپ نے فرمایا کہ [illegible] دفن کردو - لوگ دعا کے اصل راز کو نہیں سمجھتے -

۴ - جولائی ۱۹۰۵ء - [illegible] نے ایک اخبار ولایت کا پیش [illegible] عیسویت [illegible] کی ہوئی تھی - فرمایا [illegible] لیکن بڑا فتنہ اس زمانہ کا [illegible] سائنس ہے - خدا نخواستہ اگر اس کو دہریا بہانت مل گئی - تو پھر ساری دنیا [illegible] کو آمادہ ہو جائے گی [illegible] کا اور مذہب کا اس وقت مقابلہ ہے عیسویت [illegible] ہے - اس واسطے سائنس کے آگے فوراً گر [illegible] لیکن اسلام طاقت ور ہے - یہ اس پر غالب آئیگا انشاء اللہ تعالیٰ

[illegible] جولائی ۱۹۰۵ء - فرمایا - جب خدا کے ساتھ انسان اپنا معاملہ درست کرتا ہے - تو خدا اس پر نعمت وارد کرتا ہے [illegible] پر لعنت کی مار پڑتی ہے - جھوٹا فلسفہ اور طبعی علوم ہمیشہ سے چلے آتے ہیں - مگر ان سے خدا نہیں پہچانا جا سکتا -

ایک [illegible] مخاطب تھا - فرمایا - خدا سب کا خالق ہے اور وہ ہمیشہ سے خالق ہے - قرآن شریف سے بھی ثابت ہوتا ہے - اور اسلام کا یہی مذہب ہے - کہ "لم یزل خالقاً" - مگر اس کا خلق ہمیشہ ایک قسم کا نہیں کہ ہم کہیں انسان ہی پیدا ہوتے رہے - یا بندر ہی پیدا ہوتے رہے - بلکہ وہ ہمیشہ سے گوناگوں مخلوقات کا خالق ہے - جس کی حد ہم نہیں پا سکتے جس طرح خالق ازلی ہے - [illegible] پیدائش بھی ازلی ہے

[illegible] نے سوال کیا - کہ اسلام کے مطابق تو دنیا آدم سے شروع ہوئی یعنی چھ ہزار سال سے

حضرت نے فرمایا - یہ غلط ہے - اسلام اور قرآن شریف کا یہ مذہب نہیں - کہ دنیا چھ ہزار سال سے ہے - یہ تو عیسائی لوگوں کا عقیدہ ہے - مگر قرآن شریف میں تو خدا تعالیٰ نے آدمؑ کے متعلق فرمایا ہے - کہ انی جاعل فی الارض خلیفۃ - اب ظاہر ہے - کہ خلیفہ اس کو کہتے ہیں کہ جو کسی کے پیچھے آوے - اور اس کا جانشین ہو جس سے ثابت ہوتا ہے - کہ آدمؑ سے پہلے بھی مخلوق تھی - آدم اس کا قائم مقام اور جانشین ہوا -

میں یہ نہیں قبول کرسکتا کہ انسان بار بار کتے - بلے - بندر - سور بنتا رہتا ہے - نہ میں یہ قبول کرسکتا ہوں - کہ کوئی انسان ہمیشہ کے لئے دوزخ میں رہیگا - خدا رحیم و کریم ہے - میں اس خدا کو جانتا ہوں - کہ جب انسان اس کے سامنے پاک دل کے ساتھ سچی صلح کے واسطے آتا ہے - تو وہ اس کے گناہوں کو بخش دیتا ہے - اور اس پر رحم کرتا ہے - جو پوری قربانی دیتا ہے - اور اپنی زندگی خدا کے ہاتھ میں دیدیتا ہے خدا ضرور اسے قبول کرلیتا ہے - بندر اور سور بننے کا عقیدہ تو انسان کی کمر توڑ دیتا ہے - مسلمان ہونے کے یہ معنے ہیں کہ انسان اپنی تمام عملی اور اعتقادی غلطیوں سے دست بردار ہو جائے

اخبار قادیان

۱ - حضرت اقدس مع خدام بخیریت ہیں - کتاب براہین احمدیہ حصہ پنجم کا ضمیمہ لکھا جا رہا ہے

۲ - اس ہفتہ میں باہر کے دوستوں میں سے سردار فضل حق صاحب رئیس ضلع لائل پور - مستری احمد الدین صاحب ساکن [illegible] - مولوی اللہ دین صاحب ساکن لدھیانہ - [illegible] الدین صاحب ملتان - و دیگر احباب مقیم [illegible] - مولوی اللہ دین صاحب مختلف مقامات پنجاب میں عیسائیوں کے ساتھ خوب مقابلہ کرتے رہتے ہیں اور عیسائیوں کی مستند کتب کے ذریعے ان کو زیر کرتے رہتے ہیں

۳ - لاہور سے اس ہفتہ میں بابو میاں غلام حسین صاحب کلارک اور ڈاکٹر حکیم نور محمد صاحب تشریف لائے - ڈاکٹر صاحب موصوف جس کثرت سے حضرت امام علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے ہیں - ان کا نمونہ [illegible] دیگر احباب کو بھی اختیار کرنا چاہیئے

۴ - یکم جولائی ۱۹۰۵ء سے اخبار بدر کا پریس اور دفتر جناب سید محمد علی شاہ صاحب کے مکان میں لگایا گیا

فقیہوں اور فریسیوں کی روح بوٹامل عیسائی کی شکل میں

شکل میں - ماناوالہ کے عیسائی واعظ بوٹامل نام نے مسیح اول کی دوبارہ آمد پر ایک بے معنے سی کلام کرتے ہوئے بغیر کسی تعلق اور سباق اور سیاق کے حضرت مرزا صاحب کا ذکر کرتے ہوئے کہ دیا ہے - کہ شاید سلطنت مغلیہ کے زوال کا دل میں کانٹا چبھتا ہے - اس فقرہ کے پیرایہ میں بوٹامل صاحب نے ٹھیک ان فریسیوں کا پارٹ لیا ہے - جن کو جب غریب مسیح یسوع پر اور کوئی بات نہ ملی - تو حاکم کے سامنے نالش کی - کہ یہ شخص بادشاہ کے برخلاف بغاوت کرتا ہے اور لوگوں کو ٹیکس دینے سے روکتا ہے - اور دیگر اس قسم کی واہی تباہی باتیں کہنی شروع کردیں - گو یسوع اپنے آپ کو یہودیوں کا بادشاہ بھی کہتا تھا - اور اپنے مریدوں کو تاکید کرتا تھا - کہ کپڑے بیچ کر بھی تلواریں خرید کرو - اور گرفتاری کے وقت ایک مرید نے پولیس کے مقابلہ میں تلوار اٹھا کر ایک شخص کا کان بھی اڑا دیا تھا - اور گو ممکن ہے کہ اپنی زندگی کے [illegible] ابتدائی زمانہ میں مسیح کو یہ دھوکہ لگا ہو کہ میں یہودیوں کا بادشاہ بن جاؤں گا - تاہم آخر [illegible] گرفتار [illegible] جس ناکامی اور نامرادی کا منہ اس شخص کو [illegible] دشمنوں کے ہاتھ میں دیا گیا [illegible] بھی بھاگ گئے - اور [illegible] کی [illegible]

ان سب [illegible] بادشاہی کا الزام [illegible] کوئی ایسی علامت بھی نہیں جس سے ایک بد اندیش کو یہ شک کرنے کا موقعہ ہو - معلوم [illegible] بوٹامل کو باوجود عیسائی [illegible] کے بھی وہ عادت [illegible] باقی نہیں رہی [illegible] [illegible] اور خدا کے مسیح [illegible] جلال [illegible] الاجلال نہیں) [illegible] البیا حسد کا کیڑا [illegible] اور افترا کرنے کے [illegible] حضرت مرزا صاحب کے متعلق کچھ لکھنا [illegible] دل چسپ مضامین آپ کے [illegible] حضرت مسیح [illegible] اپنی کتب میں ذکر کیا [illegible] لفظ لعنتی کی تشریح صلیبی موت سے بچنا [illegible] کے ہوتے ہوئے مریم کا نکاح [illegible] انجیل کی اخلاقی [illegible] ناقص ہونا - اناجیل کی بے اعتباری - اصل انجیل کا گم ہو جانا - [illegible] مفید [illegible] اگرچہ [illegible] ان میں سے کسی پر گفتگو کیجئے - ورنہ خاموشی سے ہی پردہ پوشی کرکے اپنا گذارہ کیجئے -

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

حضرت مولوی نورالدین صاحب کا

درس قرآن شریف

(سورۂ نور)

درس شروع کرنے سے پہلے حضرت مولوی صاحب نے فرمایا کہ میرے ایک شیخ تھے۔ حضرت شاہ عبدالغنی صاحب نام مجددی۔ اور میں نے اُن کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ اور اب تک اُن کا معتقد ہوں۔ وہ فرماتے تھے۔ کہ ہندوستان کے مسلمانوں نے اس سورۃ میں سے ایک آیت پر بھی عمل نہیں کیا۔ اور میرا بھی اتنی عمر کا تجربہ ہے۔ کہ یہ بات درست ہے۔ اس واسطے اس سورہ کو بہت غور اور توجہ سے سننا چاہیئے۔ اور اس پر عمل کرنے کی سعی کرنی چاہیئے

چونکہ حضرت مولوی صاحب نے اس کے متعلق اس قدر تاکید کی ہے۔ اس واسطے مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس سورۃ کا درس سلسلہ وار سارا درج کیا جائے۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ سُوْرَةٌ اَنْزَلْنٰهَا وَفَرَضْنٰهَا وَاَنْزَلْنَا فِيْهَآ اٰيٰتٍ بَيِّنٰتٍ لَّعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ۔ یہ ایک سورۃ ہے۔ ہم نے اس کو نازل کیا۔ اور ہم نے اس کو فرض کر دیا۔ اور ہم نے اس میں احکام اتارے۔ جو کھلے کھلے ہیں تاکہ تم علد تر مدکرو۔ اور قابل ذکر بن جاؤ۔ اس سورۃ پر عمل کرنے کے واسطے کس قدر تاکید اللہ تعالے نے کی ہے۔ اوّل فرمایا ہم نے اتارا۔ پھر فرمایا ہم نے فرض کیا۔ فرض تو سارا قرآن شریف ہے۔ کہ اس پر عمل کیا جائے۔ مگر اس سورہ کو پھر بالخصوص فرض فرمایا تاکہ مسلمان اس کی طرف توجہ کریں۔ آیت بیّنٰت۔ کھلے کھلے احکام۔ موٹی باتیں جن کو سب لوگ سمجھ سکتے ہیں کوئی پیچیدہ اور ناقابل فہم یا خلاف عقل باتیں نہیں ہیں بلکہ ایسی عمدہ اور درست باتیں ہیں۔ جو ہر شخص کی سمجھ میں آ سکتی ہیں۔ لعلکم تذکرون۔ اس پر عمل کرنے کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ تم قابل ذکر آدمی بن جاؤ گے۔ مشاہیر زمانہ میں سے بن جاؤ گے۔ لوگ تم کو نمونہ پکڑیں گے اور نام بنائیں گے

حکم سزائے زانی و زانیہ

(۱) اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ۔ زانی مرد اور عورت ہر ایک کو ان دونوں میں سے ایک سو کوڑہ مارو یہ پہلا حکم ہے۔ جو اس سورہ شریف میں نازل ہوا کہ جب کسی مرد اور عورت پر زنا کا الزام ثابت ہو جائے۔ تو ان کی سزا یہ ہے۔ کہ مرد کو بھی سو کوڑے مارے جائیں۔ اور عورت کو بھی سو کوڑے مارے جائیں

(۲) وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ۔ اور نہ پکڑے تم کو ان دونوں کے ساتھ نرمی اور ترس کھانا۔ اللہ تعالے کے دین کے معاملہ میں۔ اگر ہو۔ تم ایمان لانے والے ساتھ اللہ کے۔ اور دن پچھلے کے کیا معنے۔ مومنوں کو نہیں چاہیئے۔ کہ ایسے لوگوں پر ترس کھا کر ان سے درگذر کر دیں۔ اور ان کو سزا نہ دیں۔ کیونکہ اس میں فتنہ و فساد ہے۔ اور بالآخر مفید امر ان کے واسطے اور قوم اور تمدن کے واسطے بھی ہے۔ کہ ایسے جرم کا مرتکب کھلے طور پر اپنی سزا کو پہنچے

۳۔ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ۔ اور چاہیے۔ کہ مشاہدہ کرے۔ ان کے عذاب کو ایک گروہ مومنوں کا۔ سزا پبلک میں دینی چاہیئے۔ اور مومنوں کو وہاں جمع ہونا چاہیئے مگر آج کل نیک کہلانے والے ایک جھوٹھی نرم دلی کا بہانہ کر کے ایسے موقع پر جانے سے پرہیز کرتے ہیں۔ ایسا خیال گناہ ہے۔ کیونکہ حکم الٰہی کے برخلاف ہے

حرمت نکاح زانی و زانیہ

۴۔ اَلزَّانِيْ لَا يَنْكِحُ اِلَّا زَانِيَةً اَوْ مُشْرِكَةً وَّالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَآ اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ ۚ وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ۔ زنا کرنے والا مرد نہیں نکاح کیا کرتا۔ مگر ایسی عورت سے جو زنا کار ہو چکی ہے۔ یا کسی مشرکہ عورت سے۔ اور زنا کرنے والی عورت نہیں نکاح کیا کرتی۔ مگر کسی ایسے مرد سے۔ جو زنا کار ہو چکا ہو۔ یا کسی مشرک سے۔ اور حرام ہے۔ یہ بات مومنوں پر۔ کیا معنے۔ کوئی مومن زنا کار سے نکاح نہ کرے۔ تعلقات شادی سے پہلے جہاں دوسرے امور کی تحقیق و تفتیش کی جاتی ہے۔ وہاں یہ بھی ضروری ہے کہ اچھی طرح سے دریافت کر لیا جاوے۔ کہ مرد یا عورت ایسے نہ ہوں۔ جو زنا میں گرفتار ہیں۔ یہ تجربہ کی بات ہے کہ نیک بدکار کے مناسب حال نہیں ہوتا۔ اور بدکار نیک کے مناسب حال نہیں ہوتا

سوال۔ التائب من الذنب کمن لا ذنب له جب گناہ سے توبہ کرنے کے بعد تائب ایسی ہو جاتی ہے۔ کہ گویا اس نے کوئی گناہ کیا ہی نہیں۔ تو پھر دوسری عورتوں کی طرح اس کا نکاح مومن کے ساتھ کیوں جائز نہیں ؟

جواب۔ ایک کنچنی اپنے پیشہ کو چھوڑنے کے بعد بھی سب کے درمیان کنچنی ہی کہلاتی ہے۔ کوئی اس کو تائبہ نہیں کہتا۔ ہندو مسلمان ہو جاتا ہے۔ تو پھر اس کو کوئی ہندو نہیں کہتا۔ لیکن کنچنی باوجود نکاح کر لینے کے بھی لوگوں کے درمیان کنچنی ہی مشہور رہتی ہے۔ علاوہ ازیں گذشتہ عادت بد کا کچھ ایسا اثر اندر ہی اندر رہتا ہے۔ اس پر حضرت مولوی صاحب نے ایک واقعہ سنایا جو ان پر گذرا۔ کہ ایک دفعہ ایک کنچنی تائبہ ہو کر ہمارے پاس آئی۔ اور کہا کہ میں آپ سے نکاح کرنا چاہتی ہوں۔ ہم نے اس کو اسی آیت شریف کے حکم کے مطابق جواب دیا لیکن وہ اس خیال سے باز نہ آئی۔ اور ہمارے پیچھے پڑی رہی۔ تو ہم نے جواب دیا۔ کہ ایک علیحدہ مکان لے لے۔ اور گندے کام کو بالکل ترک دے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالے تیرا یہ نام مٹا دے۔ انہیں دنوں میں ایک نوجوان امیرزادہ جو ہمارا بھی واقف تھا۔ اس کے پاس پہنچا۔ اور اس کو اس طرح سے پھسلایا۔ کہ میں ذمہ لیتا ہوں۔ کہ تمہارا نکاح مولوی صاحب سے کرا دوں گا۔ مگر چونکہ پھر تم ہمیشہ کے واسطے پردہ نشین ہو جاؤ گی۔ اس واسطے اب تم ایک رات کے لئے میرے مکان پر آ جاؤ۔ اپنی گذشتہ عادت بد کے مطابق اس کے واسطے یہ امر قبول کرنا مشکل نہ ہوا۔ چنانچہ وہ اس کے مکان پر چلی گئی۔ رات کو اس بدکار نے شراب نوشی سے اپنا درد شکم ظاہر کیا۔ اور مجھے بلایا کہ میں اس کا علاج کروں۔ اگرچہ میں خود نہ گیا۔ تاہم میرے شاگرد کے جانے کا یہ نتیجہ ہوا۔ کہ وہ عورت پھر کبھی میرے پاس نہ آئی اور اس جوان نے صبح کو ہم کو کہا۔ کہ دیکھو۔ کس آسانی سے ہم نے اس عورت کو آپ کے پاس سے دفع کیا

عیسائیوں پر بیس۲۰ اعتراض

پنجاب کے عیسائی اور بالخصوص اُن کا لیڈر ارتن نورافشاں مولوی الٰہ دین صاحب واعظ لدھیانوی کے نام سے بخوبی واقف ہیں کیونکہ مولوی صاحب موصوف بائیبل اور بائیبل والوں کے اندرونی حالات سے اچھی طرح آگاہ ہونے کے سبب عموماً پادری لوگوں کی خدمت میں مصروف رہتے ہیں۔ چنانچہ مولوی صاحب نے ایک کتاب میں بیس۲۰ سوال لکھ کر شائع کئے ہیں۔ اور پادریوں سے ان کا جواب طلب کیا ہے۔ اعتراضات مدلل اور معقول ہیں۔ ہم کسی آئندہ پرچہ میں انشاء اللہ ان پر مفصل ریویو کریں گے۔ فی الحال اتنا لکھنا کافی ہے۔ کہ دیسی اور ولایتی پادری صاحبان اس رسالہ کو بغور مطالعہ فرماویں۔ اور معترض کی لیاقت اور محنت کی داد دیں

المنصور۔ ایک ماہوار رسالہ بیس۲۰ صفحہ کا سلسلہ احمدیہ کی تائید میں دہلی سے شائع ہوتا ہے۔ اس کے ایڈیٹر مخدومی مکرم محمد اسمٰعیل صاحب ہیں اس رسالہ میں دلچسپ مضامین کے علاوہ خدا کی تازہ وحی ماہ بماہ شائع ہوتی ہے اور دنیا کی مختلف خبریں بھی درج ہوتی ہیں ایڈیٹر صاحب بائیبل کے مختلف مقامات کی پیشگوئیوں سے اکثر لطیف اور عجیب استدلال پیش کرتے ہیں قیمت سالانہ معہ محصولڈاک عوام سے عہ اور طلبا اور غربا سے صرف ۱۲؎ رکھی ہے۔ احباب کو اسکی طرف بھی ضرور توجہ کرنی چاہیئے

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

یوسی فس کی تاریخ - یسوع مسیح کے زمانہ میں یا اسکے قریب ایک مورخ یوسی فس نام گذرا ہے جو قوم اور مذہب کا یہودی تھا آس نے ایک تاریخی کتاب لکھی ہے جسمیں چند فقرے یسوع مسیح کی بابت بھی پائے جاتے ہیں اور نادان پادری اس پر بہت فخر کیا کرتے ہیں مگر اصلیت یہ ہے کہ وہ فقرے بھی اور کتاب کے بعض حصہ کی مانند بالکل جعلی ہیں - حال میں ہمارے پاس ولایت کی ڈاک میں ایک اخبار آیا ہے جسمیں اس مضمون پر بحث کی گئی ہے - ہم آجیں چند فاضل محقق عیسائیوں کی رائے ان فقرات کے متعلق درج کرتے ہیں - مشہور مورخ گبن کہتا ہے کہ یہ فقرات یوسی فس کی کتاب میں جعلی ہیں اور یہ اوریجن اور یوسی بیس کے زمانہ کے درمیان درج کئے گئے ہیں - ڈاکٹر لارڈنر صاحب کی بھی یہی رائے ہے - انگریزوں کے بزرگ جسٹس مارٹن - کلیمنٹ - ٹرٹولین اور اوریجن یوسی فس کی کتاب سے بخوبی واقف تھے - مگر کسی نے ان دلچسپ فقرات کا کبھی کہیں ذکر نہیں کیا - **بشپ** وار برٹن نے بھی کہا ہے کہ یہ فقرات بالکل جعلی ہیں اور ان کا ذکر کرنا بیہودہ ہے - ڈاکٹر گالز صاحب کہتے ہیں کہ تیسری صدی میں کسی بزرگ عیسائی نے اس شرمندگی کو دور کرنے کے واسطے کہ اتنے بڑے مورخ نے یسوع کا ذکر اپنی کتاب میں نہیں کیا - اپنے پاس سے چند فقرے ایک قلمی نسخہ میں جڑ دیے تاکہ آئندہ عیسائی پادریوں پر کوئی اعتراض نہ کرے - ڈی کوینسی صاحب بڑے زور سے اپنی کتاب میں تحریر کرتے ہیں کہ سوائے پاگلوں کے ہر ایک آسانی سے تسلیم کریگا کہ یہ فقرات جعلی ہیں +

مسٹر **ایک غلطی** پروفیسر سٹار صاحب نے شکاگو کی یونیورسٹی میں اپنے طالب علموں کے آگے بیان کیا ہے کہ غیر ملکوں میں پادری بھیجنا بڑی غلطی کا کام ہے افریقہ کے مردم خوار وحشیوں کی بھی پہلی حالت اچھی ہوتی ہے بہ نسبت اس کے کہ مشنری ان میں جائیں اور اپنی تہذیب انہیں پھیلائیں ہمارے مشنریوں نے ان لوگوں کی سادہ رہائش میں شراب نوشی - بدمعاشی اور کفر کی ہوئی عمیقوں کے سوائے اور کوئی فائدہ کی بات زیادہ نہیں کی - افریقہ کا حبشی اگر حبشی ہی رہتا بجائے اس کے کہ وہ عیسائی تہذیب کے ساتھ ایک ظاہری وضع اور شراب نوشی اختیار کرے - تو بہتر ہوتا

کالے برٹن کہتا ہے کہ عیسوی مذہب میں ایسی باتیں پائی جاتی ہیں جو زمانہ کے علمی اور عقلی ترقی کے ساتھ مطابقت نہیں کھا سکتیں - تثلیث کا مخفی راز کفارہ کی بیہودہ بات اور دیگر بہت سی ایسی باتیں ہیں جنکو عقلمند تسلیم نہیں کر سکتا +

مدرسہ تعلیم الاسلام

مدرسہ تعلیم الاسلام کی ضرورت اور فوائد پر بہت کچھ پہلے لکھا جا چکا ہے اور احباب اس سے بخوبی واقف ہیں مختصراً حضرت امام نے خود اس مدرسہ کی بنیاد رکھی اور جماعت احمدیہ کا فرض قرار دیا کہ اسکے واسطے ہر فرد احمدی باقاعدہ ماہوار چندہ دیا کرے - بلکہ حضرت امام علیہ السلام نے یہاں تک حکم دیا کہ جو شخص چندہ لنگر کے سوا کسی اور چندہ کی استطاعت اپنے اندر نہیں رکھتا وہ لنگر کے چندہ میں سے ہی چوتھا حصہ کاٹ کر مدرسہ کے امین کو علیحدہ بھیجدے - ان الفاظ کے بعد اس امر پر گفتگو کرنے کی کچھ ضرورت نہیں رہتی کہ مدرسہ کی اعانت آپ صاحبان کے واسطے کسقدر ضروری ہے - پیارے احمدیو! خدا نے جس سلسلہ کو قائم کیا ہے وہ اپنی ترقی کی معراج کو پہونچے گا - مدرسہ ایک نہیں لاکھوں بنیں گے کالج ایک نہیں ہزاروں ہوں گے - اور یونیورسٹی ایک نہیں سیکڑوں قائم ہوں گی - پر خدا نے جس ثواب کا وقت آپ لوگوں کو عطا کیا ہے وہ وقت پچھلوں کی قسمت میں نہیں ہے - آج کا دیا ہوا ایک پیسہ اسوقت کو ہزار بلکہ کئی ہزار کے برابر ہوگا - پس اٹھو اور وقت کو غنیمت سمجھو اور مدرسہ کی اعانت میں فراخدلی سے کام لو - کم از کم دو ماہ کی تنخواہ مدرسہ فنڈ میں ہر وقت جمع رہنی چاہیے - اور یہ بات سردست ایکہزار کے ڈپوزٹ اور آئندہ پانچ سو روپیہ ماہوار کے باقاعدہ چندہ کے ساتھ حاصل ہو سکتی ہے - تمام روپیہ امین مدرسہ کے نام آنا چاہیے +

ایک عظیم الشان نشان
صداقت مسیح الزمان

آج کی صبح بھی کیسی مبارک صبح تھی جبکہ میں نماز فجر ادا کرتے ہوئے میرے دل میں یہ خیال ڈالا گیا جسے میں یقیناً خدا تعالیٰ کیطرف سے سمجھتا ہوں - وہ کیا ؟

سنیے براہین احمدیہ میں ۲۵ برس سے یہ الہام شائع ہو چکا ہے "یا آدم اسکن انت و زوجک الجنۃ" اے آدم (مراد حضرت مرزا صاحب) تو اور تیرے ساتھی بالخصوص ام المومنین باغ میں سکونت اختیار کرو - کسی کے خواب و خیال میں بھی یہ بات نہ تھی کہ حضور علیہ السلام کی مبارک زندگی میں ایک ایسا زمانہ آئے گا جبکہ آپ کو ضرورۃً باغ میں کچھ مدت سکونت اختیار کرنی پڑے گی - نادان معترض کہہ سکتا ہے کہ دیدہ و دانستہ تکلف کے ساتھ بھی اس الہام کو سچ کر دکھایا جا سکتا ہے (نوٹ) مگر دیکھو موجودہ صورت میں کسی تکلف کے ساتھ کام نہ لیا گیا - خود واقعات ہی ایسے پیش آ گئے کہ آپکو باغ میں رہنا پڑا - بھلا بتلاؤ کہ کیا یہ الہام پبلک پر ظاہر کرتے ہوئے آپ کو یا آپ کے اصحاب و احباب میں سے کسیکو معلوم تھا ؟ کہ ۴ر اپریل کو خوفناک زلزلہ آئے گا اور پھر آپ باہر باغ میں جا ڈیرہ ڈالیں گے ؟ ہرگز نہیں پس میں بڑے یقین کے ساتھ کہتا ہوں کہ یہ کارروائی خدا کی طرف سے ہوئی ہے - اللہ اللہ اس زمانہ کے برگزیدہ رسول کا وجود بھی از سر تا پا آیت اللہ ہے کہ اسکی ہر ایک حرکت و سکون میں ایک نہ ایک نشان مخفی نظر آتا ہے مگر شپرہ چشموں کو یہ نور نظر نہیں آتا اور وہ ابھی تک اندھیرا اندھیرا ہی پکارتے چلے جاتے ہیں - میری روح اس وقت خدا تعالیٰ کی جناب میں سجدے کر رہی ہے کہ ۲۵ برس کی پیشگوئی پوری ہوئی حالانکہ کسیکو گمان تک نہ تھا کہ یوں ہوگا - بلکہ میں کہہ سکتا ہوں کہ احمدی جماعت کے اکثر ممبروں کو بھی اس پیشگوئی کے پوری ہونیکی طرف توجہ نہیں ہوئی چہ جائیکہ مخالفوں کو معلوم ہو جو بدر منیر کو نصف السماء پر آتے ہوئے دیکھ کر بھی کہہ رہے ہیں کہ کوئی نہیں - اے آنکھ کے اندھو اگر کوئی نہیں تو پھر ظلمات میں بھٹکتے پھرو - ہمیں کیا ؟ اگر تم لوگ غور سے دیکھو تو حضرت مسیح موعود کی بات بات میں معجزہ ہے - دیکھو پچھلے بدر میں میں نے دیکھا کہ حضرت فرماتے ہیں ایکدو بارش ہوں اور ٹھنڈک پڑ جائے تو اندر والے مکان میں چلے جاویں - ان الفاظ کا منہ سے نکلنا تھا کہ فرشتے اس کے

نوٹ اس الہام کو اگر عملاً پورا کرنا ہوتا تو اس سے پہلے ایسا موقعہ نکالا جا سکتا تھا مگر دیکھو ایک خاص موقعہ پر وہ بات پوری ہوئی جسکی خبر ۲۵ برس پہلے دی حالانکہ کوئی شخص ایکدن اپنے زندہ رہنے کا دعویٰ نہیں کر سکتا - منہ

پورا کرنے کے اسباب بہم پہونچانے میں لگ گئے۔ اور آج ہر چہارسو کہ صبح کے وقت ایسی ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی کہ موسم سرما معلوم ہوتا تھا غرض دیکھنے والوں اور عقل سے کام لینے والوں کے لیے تو بہتیرے نشان ہیں مبارک وہ جو مسیح کے حضور میں زندگی گذارتے اور ہر روز ایک نہ ایک نشان دیکھ کر لذت ایمان سے بہرہ اندوز ہوتے ہیں۔ (احمدی گجراتی از گولیکی)

ہماری سوشل زندگی

یہ ایک نہایت ضروری معاملہ ہے جس کیطرف بزرگان ملت کی توجہ درکار ہے اور حضرت الحکم و العدل کے فیصلہ کا انتظار۔

ختنہ۔ شادی۔ موت۔ یہ تین تقریبیں ایسی ہیں کہ جو ہر ایک کو اپنی زندگی میں پیش آتی ہیں ان موقعوں پر کئی رسوم ادا کرنے کی عادت ہے جن کی ابتدا کو اگر نظر غور سے دیکھا جائے تو ضرور کسی نہ کسی حکمت پر مبنی ہے گو اب بعض غلط فہمیوں نے اسے نہایت قبیح و در قبیح صورت میں کر دیا ہے مگر خدا تعالے کو اپنے ہاتھوں سے معطر کیے ہوئے مسیح موعود کے ذریعہ ایسی جماعت طیار کرنی منظور ہے جو ہر بات میں کتاب و سنت پر قدم مارنے والی ہو اور دنیوی نام و نمود کی بھوکی نہ ہو۔ یہ تو ٹھیک لیکن میرے بھائیو! تم جانتے ہو کہ اصلاح ہمیشہ آہستہ آہستہ ہوتی ہے۔ ان ہی تقریبوں پر بعض بھائی ایسی مشکلات میں پھنس جاتے ہیں کہ وہ کچھ نہیں جانتے کہ کیا کریں افسوس کہ کوئی ایسا رسالہ نہیں جس کے ذریعہ عام سے عام آدمی بھی سمجھ سکے کہ مجھے کیا کرنا چاہیے۔ سنیئے احمدی ہونے سے پہلے تنبول دینے کا قاعدہ تھا اور جن سے اب واپس وصول کرنا ہے وہ کبھی تنبول نہ دینگے (جنکی تعداد بعض اوقات پانچسو بلکہ ہزار سے بھی بحیثیت مجموعی زیادہ ہوتی ہے) جبتک کہ وہ تمام رسوم ادا نہ کریں جو اس کی برادری میں رائج ہیں اور جبتک وہ آگے کھانے نہ کھلائے گا جو نکاح ہونے سے پہلے اسکی قوم میں کھلائے جاتے ہیں اس موقعہ پر کیا کرنا چاہیے اس سوال کا جواب دینے کے میں لائق نہیں۔ پھر اگر شادی کسی غیر احمدی کے گھر میں ہے تو اور کئی بدعات کا مرتکب ہونا پڑیگا اور دیہات میں تو بہت ہی مشکل ہوتی ہے جسکو کچھ دیہاتی ہی سمجھ سکتے ہیں۔

دیکھو دیہات میں خدمتگاروں کو ماہوار معاوضہ دینے کا دستور نہیں بلکہ ان سب کی امیدیں ایسی ہی تقریبوں پر لگی ہوتی ہیں اور وہ شادی غمی کے موقعہ پر اپنا اپنا حق لے لیتے ہیں اور حق لینے کے لیے بعض رسوم مقرر ہیں اسوقت ایک احمدی حیران ہو جاتا ہے جب وہ دیکھتا ہے کہ سنت رسول میں تو قبر پر خرچ کرنے کی کوئی نظیر نہیں ملتی مگر دیہات میں رہ کر وہ ایسا نہ کرے تو گویا اسکے یہ معنی ہیں کہ وہ گاؤں میں نہیں رہنا چاہتے اسکو بالضرور تمام کمینوں کو دو دو روپیہ روپیہ آٹھ آنے دینے پڑینگے نہ صرف اپنی طرف کے کمینوں کو بلکہ تمام گاؤں کے غیر کاشتکار خدمتگاروں کو دائرہ۔ مسجد۔ دھرم سالہ۔ خانقاہ کے اخراجات بھی ایسے مواقع پر نکلتے ہیں پس جب کبھی بوڑھا آدمی مرجائے تو چالیس پچاس روپیہ خرچ کرنا ضروری ہے۔ اب اس خرچ سے اپنے تئیں کسطرح بچاوے؟ کیونکہ تمدنی زندگی کے اعتبار سے ایسا کرنا نہایت ضروری ہے گاؤں میں ایکدوسرے سے کام پڑتا ہے۔ شادی پر برات آجائے تو اس کے لیے چارپائی اور بستر جمع کرنے ان کے گھوڑوں کا چارہ اکٹھا کرنا اور بہت سے سامان کا بندوبست کرنا یہ سب اسی پر موقوف ہے کہ پہلے ایک عام روٹی جسے وڑ کہتے ہیں کھلائے مگر اسکی سنت میں کوئی نظیر نہیں۔ کہنے والا کہہ سکتا ہے کہ برات ہی کیوں آئے ایسے حضرت کو معلوم ہو کہ صرف برات ہی نہیں اور بھی کئی مشترک کام ہیں جنکے لیے ضرور دوسرو کا محتاج اور وہ کام محنت اور بسہولت اسی صورت میں نکل سکتے ہیں کہ ایسے اخراجات کیے جائیں۔ نیز باہمی تعلقات قائم رکھنے اور کم از کم اپنے تئیں شر سے محفوظ رکھنے کیلیے نہایت ضروری ہے کہ گاؤں میں ایک عام دعوت بھی دیجائے جو ایسے موقعوں پر ہوتی ہے۔ اگر ایسا نہ کیا جاوے تو پھر گویا آپس میں کچھ انس نہیں بڑھتا۔ پس میں حیران ہوں کہ کیا کیا جائے۔ اگر سال بھر کوئی موقعہ بھی ایسا پیش نہ آئے کہ اسکے دستر خوان پر اسکے بھائی جمع ہوں تو گویا پھر سمجھنا چاہیے کہ انمیں کوئی محبت نہیں اور یہ ایک فطرتی بات ہے کہ محبت ایکدوسرے کو ہدیہ دینے سے ہی بڑھتی ہے۔ پس میں پوچھتا ہوں کہ ان مشکلات سے کیونکر نکلیں پھر بعض باتیں دینی رنگ میں ایسی شائع ہیں کہ انکا چھوڑنا سخت مشکل نظر آتا ہے۔ مثلاً فاتحہ خوانی یہ ایک عام قاعدہ ہے کہ جب کسی کا کوئی مر جاتا ہے تو وہ دائرہ پر چٹائی بچھا کر بیٹھ جاتا ہے جو آتا ہے وہ ہاتھ اٹھا کر کچھ پڑھتا ہے اس کا نام فاتحہ ہے ہم سنت میں اسکی کوئی نظیر نہیں دیکھتے۔ مگر یہ بات بھی قابل توجہ ہے کہ دینی نہیں دنیوی تعلق رکھنے کے لیے ہی انکو پوچھنا تو ہوا تو اب جا کر فاتحہ نہ پڑھی جائے تو وہ الٹا افسوس کریں جس نے یہ رسم ڈالی اسکی مراد تو یہ معلوم ہوتی تھی کہ میت کے لیے ملکر بار بار دعا کے مغفرت کی جائے شاید اس نیت سے ایسا کرنا جائز ہو مگر کیا صحابہ کرام ایسا کرتے تھے کہ جسکا کوئی مرگیا ہو اسکے پاس آکر ہاتھ اٹھا کر فاتحہ پڑھتے؟ ہرگز نہیں۔ تو پھر کیا کیا جائے۔ میں چاہتا ہوں کہ ان باتوں کے لیے کوئی فیصلہ کن تحریر لکھی جائے۔ (احمدی گجراتی از گولیکی)

پردہ نسواں

اخبار سول ملٹری نیوز لدھیانہ رقمطراز ہے کہ ولایت میں پردہ نسواں کا مسئلہ ۹ مئی کو نیشنل انڈین ایسوسی ایشن کا جو جلسہ ولایت میں ہوا تھا اس میں پردہ نسواں کے مسئلہ پر بھی بحث ہوئی اس مسئلہ میں اس قوم کے خیالات جس کی تائید میں آجکل کے نوجوان تعلیم یافتہ بے پردگی پر کمر بستہ پائے جاتے ہیں لیڈی ایلٹ اور سر ڈیوڈ بار چیز میں جلسہ مذکور کی تقریر سے جو ذیل میں درج کیجاتی ہے صاف صاف ظاہر ہو رہے ہیں جن خیالات پر غور کرنے سے یہ بات کسی طرح سمجھ میں نہیں آسکتی کہ بے پردگی کے شائقین جب خود اس قوم کی سربرآوردہ اور تجربہ کار اشخاص جنکی وہ تقلید کرنا چاہتے ہیں انکے خیال کی تائید نہیں کرتے تو پھر وہ کیا سوچ سمجھ کر کوشش اور ہٹ دھرمی پر تلے ہوے ہیں۔

لیڈی ایلٹ نے اس جلسہ میں بیان فرمایا کہ میں کسی طرح اسبات کو جائز نہیں سمجھتی کہ پردہ کا موجودہ طریقہ جو ہندوستانی عورتوں میں رائج ہے ترک کر دیا جائے۔ ہندوستان ابھی اسدرجہ تعلیم و ترقی پر نہیں پہونچا کہ وہاں مثل لیڈیان یورپ عورتوں کو بے پردہ کر دیا جائے بلکہ ابھی یہی مناسب ہے کہ عورتیں قدیم دستور کے مطابق رسم پردہ کی پابند رکھی جائیں۔ اس خیال پر لیڈی صاحبہ سر ڈیوڈ بارچیز میں جلسہ کی ہمزبان تھیں جن کی تقریر کا لب لباب بھی یہی ہے اور جو اپنی تقریر کے آخر میں پردہ کی خوبی کو بیان کرتے ہوے تعلیم نسواں کے متعلق اپنا یہ خیال ظاہر کرتے ہیں کہ عورتوں کے لیے نصاب تعلیم کا موجودہ نصاب تعلیم سے بہتر تجویز کیا جانا نہایت ضروری ہے۔ پردہ جیسا آجکل موجود ہے ویسا ہی رہنا چاہیے۔

لیڈی نے تو موجودہ تعلیم کی شرط لگائی ہے۔ مگر دیکھنا چاہیئے کہ موجودہ تعلیم نے یورپ اور امریکہ اور بالخصوص پیرس میں بے پردگی پر اور کیا رنگ چڑھا لیا ہے۔ وہی دور دور تک درست ہے۔ جو شریعت نے بتایا ہے اور نہایت ضروری ہے۔ ایڈیٹر

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تبلیغ عورتوں کو

بیس اکیس برس کی ایک پرانی تحریر

(منقول از الحکم)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اشتہار بغرض تبلیغ و انذار

چونکہ قرآن شریف و احادیث صحیحہ نبویہ سے ظاہر و ثابت ہے۔ کہ ہر ایک شخص سے اپنے کنبہ کی عورتوں وغیرہ کی نسبت جن پر وہ کسی قدر اختیار رکھتا ہے۔ سوال کیا جاوے گا کہ آیا کہ راہ چلنے کی حالت میں اس نے ان کو سمجھایا۔ اور راہ راست کی ہدایت کی یا نہیں لہٰذا میں نے قیامت کی بازپرس سے ڈر کر مناسب سمجھا کہ ان مستورات و دیگر متعلقین کو جو ہمارے رشتہ دار و اقارب اور واسطہ دار ہیں۔ ان کی بد رسمیوں و بدعتوں پر بذریعہ اشتہار ہذا کے خبردار کروں کیونکہ میں دیکھتا ہوں۔ کہ ہمارے گھروں میں قسم قسم کی خراب رسمیں اور نالائق عادتیں جن سے ایمان جاتا رہتا ہے۔ گلے کا ہار ہو رہی ہیں۔ اور ان بری رسموں اور خلاف شرع کاموں سے یہ لوگ ایسا پیار کرتے ہیں جیسا کہ نیک اور دینداری کے کاموں سے کرنا چاہیئے۔ ہر چند سمجھایا گیا۔ کچھ نہیں سنتے۔ ہر چند ڈرایا گیا۔ پر نہیں ڈرتے۔ اب چونکہ موت کا کچھ اعتبار نہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے عذاب سے بڑھ کر اور کوئی عذاب نہیں۔ اس لئے ہم نے ان لوگوں کے برا ماننے اور برا کہنے اور ستانے یا دکھ دینے سے بالکل لاپرواہ ہو کر محض ہمدردی کی راہ سے حق نصیحت پورا کرنے کے لئے بذریعہ اس اشتہار کے ان کو اور دوسری مسلمان بہنوں اور بیبیوں کو خبردار کرنا چاہا۔ تاکہ ہماری گردن پر کوئی بوجھ باقی نہ رہ جائے۔ اور قیامت کے دن کوئی یہ نہ کہہ سکے کہ ہم کو کسی نے نہیں سمجھایا۔ اور سیدھا راستہ نہیں بتایا۔ سو آج ہم کھول کر باآواز بلند کہتے ہیں۔ کہ سیدھا راستہ جس سے انسان بہشت میں داخل ہوتا ہے۔ یہی ہے کہ شرک اور رسم پرستی کے طریقوں کو چھوڑ کر دین اسلام کی راہ اختیار کی جاوے اور جو کچھ اللہ جلشانہٗ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدایت کی ہے۔ اس راہ سے نہ بائیں طرف منہ پھیریں اور نہ دائیں جانب۔ اور ٹھیک ٹھیک اسی راہ پر قدم ماریں۔ اور اس کے برخلاف کسی راہ کو اختیار نہ کریں۔ ہمارے گھروں میں جو جو رسمیں پڑ گئی ہیں اگرچہ بہت ہیں۔ مگر چند موٹی موٹی رسمیں بیان کی جاتی ہیں تاکہ نیک بخت عورتیں خدا تعالیٰ سے ڈر کر ان کو چھوڑ دیں اور وہ یہ ہیں

۱۔ ماتم کی حالت میں جزع فزع اور نوحہ یعنی سیاپا۔ اور چیخیں مار کر رونا۔ اور بے صبری کے کلمات زبان پر لانا یہ سب ایسی باتیں ہیں۔ کہ جن کے کرنے سے ایمان کے جانے کا اندیشہ ہے۔ اور یہ سب رسمیں ہندوؤں سے لی گئی ہیں جاہل مسلمانوں نے اپنے دین کو بھلا دیا اور ہندوؤں کی رسمیں اختیار کر لیں کسی عزیز اور پیارے کی موت کی حالت میں مسلمانوں کے لئے قرآن شریف میں یہ حکم ہے کہ صرف انا للہ و انا الیہ راجعون کہیں یعنی ہم خدا کا مال اور ملک ہیں۔ اسے اختیار ہے۔ جب چاہے اپنا مال لے لے۔ اور اگر رونا ہو۔ تو صرف آنکھوں سے آنسو بہانا جائز ہے۔ اور جو اس سے زیادہ کرے۔ وہ شیطان سے ہے

۲۔ دوم برابر ایک سال تک سوگ رکھنا اور نئی نئی عورتوں کے آنے کے وقت یا بعض خاص دنوں میں سیاپا کرنا اور باہم عورتوں کا سر ٹکرا کر چلا کر رونا اور کچھ کچھ منہ سے بھی بکواس کرنا اور پھر برابر ایک برس تک بعض چیزوں کا پکانا چھوڑ دینا اس عذر سے کہ ہمارے گھر میں یا ہماری برادری میں ماتم ہو گیا ہے یہ سب ناپاک رسمیں اور گناہ کی باتیں ہیں۔ جن سے پرہیز کرنا چاہیئے

۳۔ سیاپا کرنے کے دنوں میں بے جا خرچ بھی بہت ہوتے ہیں حرام خور عورتیں شیطان کی بہنیں جو دور دور سے سیاپا کرنے کے لئے آتی ہیں اور مکر و فریب سے منہ کو ڈھانک کر اور بھینسوں کی طرح ایک دوسرے سے ٹکرا کر چیخیں مار کر روتی ہیں ان کو اچھے اچھے کھانے کھلائے جاتے ہیں اور اگر مقدور ہو تو اپنی شیخی اور بڑائی جتلانے کے لئے صدہا روپیہ کا پلاؤ اور زردہ پکا کر برادری وغیرہ میں تقسیم کیا جاتا ہے اس غرض سے کہ لوگ واہ واہ کریں کہ فلاں شخص نے مرنے پر اچھی کرتوت دکھلائی اچھا نام پیدا کیا۔ سو یہ سب شیطانی طریق ہیں جن سے توبہ کرنا لازم ہے

۴۔ اگر کسی عورت کا خاوند مر جائے۔ تو گو وہ عورت جوان ہی ہو دوسرا خاوند کرنا ایسا برا جانتی ہے۔ جیسا کوئی بڑا بھاری گناہ ہوتا ہے اور تمام عمر بیوہ اور رانڈ رہ کر یہ خیال کرتی ہے کہ میں نے بڑے ثواب کا کام کیا ہے اور پاکدامن بیوی ہو گئی ہوں حالانکہ اس کے لئے بیوہ رہنا سخت گناہ کی بات ہے۔ عورتوں کے لئے بیوہ ہونے کی حالت میں خاوند کر لینا نہایت ثواب کی بات ہے۔ ایسی عورت حقیقت میں بڑی نیک بخت اور ولی ہے جو بیوہ ہونے کی حالت میں برے ہونے کی حالت میں برے خیالات سے ڈر کر کسی سے نکاح کرے اور نابکار عورتوں کے لعن طعن سے نہ ڈرے۔ ایسی عورتیں جو خدا اور رسول کے حکم سے روکتی ہیں خود لعنتی اور شیطان کی چیلیاں ہیں۔ جن کے ذریعہ سے شیطان اپنا کام چلاتا ہے۔ جس عورت کو اللہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پیارا ہے۔ اس کو چاہیئے کہ بیوہ ہونے کے بعد کوئی ایماندار اور نیک بخت خاوند تلاش کرے اور یاد رکھے کہ خاوند کی خدمت میں مشغول رہنا بیوہ ہونے کی حالت کے وظائف سے صدہا درجہ بہتر ہے

۵۔ عورتوں میں ایک خراب عادت یہ بھی ہے کہ وہ بات بات میں مردوں کی نافرمانی کرتی ہیں۔ اور ان کی اجازت بغیر ان کا مال خرچ کر دیتی ہیں اور ناراض ہونے کی حالت میں بہت کچھ برا بھلا ان کے حق میں کہہ دیتی ہیں۔ ایسی عورتیں اللہ اور رسول کے نزدیک لعنتی ہیں۔ ان کا نماز روزہ اور کوئی عمل منظور نہیں اللہ تعالیٰ صاف فرماتا ہے کہ کوئی عورت نیک نہیں ہو سکتی جب تک پوری پوری خاوند کی فرمانبرداری نہ کرے اور دلی محبت سے اس کی تعظیم نہ بجا لائے اور پس پشت اس کی اس کے لئے اس کی خیر خواہ نہ ہو۔ اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عورتوں پر لازم ہے کہ اپنے مردوں کی تابعدار رہیں ورنہ ان کا کوئی عمل منظور نہیں اور نیز فرمایا ہے کہ اگر غیر خدا کو سجدہ کرنا جائز ہوتا۔ تو میں حکم کرتا کہ عورتیں اپنے خاوندوں کو سجدہ کیا کریں اگر کوئی عورت اپنے خاوند کے حق میں کچھ بد زبانی کرتی ہے۔ یا اہانت کی نظر سے اس کو دیکھتی ہے۔ اور حکم ربانی سن کر پھر بھی باز نہیں آتی۔ تو وہ لعنتی ہے۔ خدا اور رسول اس سے ناراض ہیں عورتوں کو چاہیئے کہ اپنے خاوندوں کا مال نہ چراویں اور نامحرم سے اپنے تئیں بچاویں اور یاد رکھنا چاہیئے کہ بجز خاوند اور ایسے لوگوں کے جن کے ساتھ نکاح جائز نہیں اور جتنے مرد ہیں ان سے پردہ کرنا ضروری ہے جو عورتیں نامحرم لوگوں سے پردہ نہیں کرتیں شیطان ان کے ساتھ ساتھ ہے۔ عورتوں پر یہ بھی لازم ہے کہ بدکار اور بدوضع عورتوں کو اپنے گھروں میں نہ آنے دیں اور ان کو اپنی خدمت میں نہ رکھیں کیونکہ یہ سخت گناہ کی بات ہے کہ بدکار عورت نیک عورت کی ہم صحبت ہو

۶۔ عورتوں میں یہ بھی ایک بد عادت ہے کہ جب کسی عورت کا خاوند کسی اپنی مصلحت کے لئے دوسرا نکاح کرنا چاہتا ہے۔ تو وہ عورت اور اس کے اقارب سخت ناراض ہوتے ہیں۔ اور گالیاں دیتے اور شور مچاتے ہیں اور اس بندۂ خدا کو ناحق ستاتے ہیں۔ ایسی عورتیں اور ایسے ان کے اقارب بھی نابکار اور خراب ہیں کیونکہ اللہ جلشانہٗ نے اپنی حکمت کاملہ سے جس میں صدہا مصالح ہیں مردوں کو اجازت دے رکھی ہے کہ وہ اپنی کسی ضرورت یا مصلحت کے وقت چار تک بیویاں کر لیں پھر جو شخص اللہ اور رسول کے حکم کے مطابق کوئی نکاح کرتا ہے تو اس کو کیوں برا کہا جاوے۔ ایسی عورتیں اور ایسے ہی اس عادت والے اقارب جو خدا اور اس کے رسول کے حکموں کا مقابلہ کرتے ہیں۔ نہایت مردود اور شیطان

مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان

۱ - فضل الدین طالب علم سوم مڈل برادر ڈاکٹر محمد دین صاحب کو مبلغ عار روپیہ ماہوار کی امداد مدرسہ فنڈ سے دی گئی

۲ - ... خاں طالب علم جماعت پنجم پرائمری کو علاوہ امداد فیس کے للعہ ماہوار وظیفہ کی امداد دی گئی

۳ - چونکہ وجود دہ قواعد کے لحاظ سے سردست کالج کی جماعت کوئی نہیں رہی اس واسطے مولوی شیر علی صاحب بی۔ اے مدرسہ کے ہیڈ ماسٹر مقرر ہوئے۔ لیکن انتظام میں سہولت کے واسطے مڈل ڈیپارٹمنٹ کا چارج شیخ عبد الحق صاحب بی۔ اے۔ سیکنڈ ماسٹر کے سپرد کیا گیا۔ امید ہے کہ یہ تبدیلی مدرسہ کے اندرونی انتظام کے واسطے بہت فائدہ مند ہوگی

۴ - احاطہ مدرسہ میں دو نئے کمرے بن رہے ہیں۔ جن کا بنانا بہت ضروری ہے۔ عمارت فنڈ میں روپے کی بہت ضرورت ہے

۵ - ایک مسکین طالب علم عطر دین نام کو ہے کا ماہوار وظیفہ دیا گیا

۶ - سامان ورزش کے واسطے مبلغ عہ منظور کئے گئے۔

۷ - مدرسہ کے اسٹاف میں ایک نیا مدرس بمشاہرہ عہ ماہوار اور ایک ورزش ماسٹر بمشاہرہ عہ ماہوار ملازم رکھے گئے

۸ - نثار احمد طالب علم کو مبلغ ہے ماہوار وظیفہ دیا گیا

۹ - بورڈنگ ہوس کے واسطے پاخانے بنوانے کے واسطے بجائے ایک سو روپیہ کے مبلغ عہ روپیہ منظور کیا گیا

نوٹ - مدرسہ کے متعلق مندرجہ بالا خبریں کیا ہیں۔ گویا خرچ پر خرچ کی ایک فہرست ہے۔ کہیں طلباء کے وظائف کہیں عمارت کہیں نئے ملازم۔ کہیں سامان۔ یہ سب خبریں قوم کو اس طرف توجہ دلاتی ہیں۔ کہ مدرسہ کے واسطے روپیہ کی کس قدر ضرورت ہے۔ اس بات کے بار بار لکھنے کی ضرورت نہیں۔ کہ اس مدرسہ کا وجود بلحاظ دینی و دنیوی فوائد کے کس قدر ضروری ہے۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ اس کی طرف پوری توجہ کریں۔ اور نہیں تو کم از کم دو ماہ کی تنخواہ یعنی قریباً آٹھ سو روپیہ ہر وقت جمع رہنا چاہیئے

انصار بدر

۱ - مخدومی عبد العزیز صاحب تحصیلدار پالم پور نے اپنے ہمشیرہ زادہ جناب علی احمد خاں صاحب کے نام اخبار جاری کرایا ہے

۲ - جناب گلاب خان صاحب احمدی سب پوسٹماسٹر راولپنڈی شامل خریداران ہوئے۔ اور پہلا پرچہ بذریعہ وی پی طلب کیا

۳ مخدومی عزیز الرحمن صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ کہ ایک پرچہ بنام سید محمد ظہور شاہ صاحب جاری کر دیں

۴ - برادر سلطان حامد خاں صاحب قتال پور سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ ایک پرچہ بدر بذریعہ وی پی بنام میاں غلام رسول صاحب جاری کر دیں

۵ - میاں اللہ دتا صاحب راجپوت مقام بلہڑوال ضلع امرتسر شامل خریداران ہوئے

۶ - منشی محمد حسین صاحب منشی فاضل مدرس فارسی موگہ ضلع فیروزپور شامل زمرہ خریداران ہوئے

۷ - ماسٹر وزیر الدین صاحب نے ایک اخبار بنام مولوی جان محمد صاحب تحصیلدار جاری کرایا ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

۸ - منشی چوہدری رستم علی صاحب کورٹ انسپکٹر انبالہ نے انبالہ سے دو خریدار شیخ عبد اللہ و میاں عبد الرحیم صاحب بہم پہنچائے ہیں۔ خدا تعالے آپ کو نیک کاموں کی توفیق عطا فرماوے

۹ - برادرم غلام احمد صاحب کریام نے بنام میاں بدر دین صاحب ضلع ہوشیارپور اخبار وی پی جاری کرایا ہے

۱۰ - علاوہ ازیں جناب احمد دین صاحب نارووال خلیفہ عبد الرحیم صاحب امرتسر فضل الدین صاحب احمدی ظفروال نے شامل خریداران بدر ہوکر کارخانہ بدر کو مشکور فرمایا

۱۱ - مولوی فضل الدین صاحب و غلام رسول صاحب خوشاب داخل خریداران بدر ہوئے ہیں

۱۲ - منشی عبد العزیز صاحب برانچ پوسٹ ماسٹر تلونڈی چوہریاں نے جو کہ تاحال غیر احمدی ہیں۔ اخبار بدر و الحکم بذریعہ وی پی جاری کرایا ہے۔ ہم ان کی اس کوشش اور کار خیر کے عوض میں جو آپ نے کیا ہے۔ خدا سے دعا کرتے ہیں۔ کہ خداوند کریم ان کو ہدایت دے۔ اور اس امام پاک علیہ الصلوۃ والسلام کو پورے طور پر شناخت کی توفیق دیوے۔ کیونکہ سب توفیق اللہ تعالے کے ہاتھ میں ہے۔ والسلام۔ خاکسار محمد افضل نصیب ... دفتر بدر قادیان

کتاب انوار اللہ

جس کا ریویو ہم نے کسی گذشتہ پرچہ میں کیا تھا۔ بمعہ کتاب انوار اللہ کے ایک اور جواب مصنفہ مولوی صفدر حسین صاحب اور کرزن گزٹ کے دو کالموں کے جواب مصنفہ میر مروان علی صاحب جناب دوست محمد خاں صاحب مالک مطبع عزیز دکن حیدرآباد سے مل سکتی ہے

کتاب انوار اللہ کی چند کاپیاں دفتر بدر میں بھی ہیں - ۸/ فی جلد کے حساب سے مل سکتی ہیں۔

رسید زر

تاریخ	نمبر	نام خریدار	شہر	قیمت
۱۹ - جون ۱۹۰۵ء	۶۸۵	منشی ہدایت اللہ صاحب	ہوتی	عامر
" " "	۷۷۷	شاہزادہ سلطان اسد جان صاحب	لاہور	عامر
" " "	۷۷۲	منشی شوق محمد صاحب محرر	لاہور	عامر
" " "	۵۵۲	میر اکبر صاحب	ہوتی	عامر
۲۰ " "	...	شیخ احمد صاحب	حیدرآباد دکن	عامر
۲۶ " "	...	میاں سربلند خاں صاحب	لٹوٹلی	ہے
" " "	۲۷۹	عبد اللہ بن امام الدین صاحب	تیماپور	عامر
" " "	...	ڈاکٹر یعقوب خاں صاحب	مونہ	عامر
" " "	۳۷۶	میاں غلام احمد صاحب	کریام	عامر
" " "	۶۸۹	شیخ نور احمد صاحب	لاہور	عا
" " "	...	نامعلوم الاسم معرفت حکیم فضل دین صاحب		عہ
۲۷ " "	...	میاں عبد اللہ صاحب	جلکے ۲۸	عامر
" " "	۵۴۴	میاں عبد العزیز خاں صاحب	کشن یادگیر	عامر

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	یک بار
پورا صفحہ	۱عہ	دہ	دہ	دہ	ہے
نصف صفحہ	دہ	مہ	معہ	ہے	صہ
پورا کالم	ہے	عہ	عہ	صہ	ہے
نصف کالم	عہ	عہ	معہ	للعہ	عا
ربع کالم	عہ	ہے	صہ	ہے	عہر

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲ لیکن ... کم اجرت کا اشتہار نہیں لیا جاویگا۔ ضمیمہ بحساب سینکڑہ اخبار کیساتھ تقسیم کیا جاویگا۔ ضمیمہ بھجوانے کے لئے نمونہ ارسال کرکے بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کرلیں۔ ایڈیٹر کو اختیار ہے کہ کسی اشتہار کے لینے سے انکار کردے۔ اجرت اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہیئے مستقل اشتہار دینے والوں کو اخبار مفت بھیجا جاویگا۔ بشرطیکہ انکے اشتہار کی اجرت سالانہ ... روپیہ سے کم نہ ہو جن کے اشتہار کی اجرت عہ روپیہ سالانہ ہوگی ان کو اخبار مفت لیکن محصولڈاک انہیں دینا پڑیگا

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر کے لئے چھاپا گیا
تاریخ اشاعت ۱۰ - جولائی ۱۹۰۵ء

...کہ جن میں مبتلا ہیں۔ کیونکہ وہ خدا اور رسول سے [illegible] ہیں۔ [illegible] لڑائی کرنا چھپتی ہے اور اگر کسی [illegible] مسلمان کے گھر میں ایسی بدذات بیوی ہو تو [illegible] کہ اس کو سزا دینے کے لئے دوسرا نکاح ضرور کرے۔

۔ بعض جاہل مسلمان اپنے ناطہ رشتہ کے وقت یہ دیکھ لیتے ہیں کہ جس کے ساتھ اپنی لڑکی کا نکاح کرنا منظور ہے اس کی پہلی بیوی موجود ہے تو ایسے شخص سے ہرگز نکاح کرنا نہیں چاہتے۔ سو یاد رکھنا چاہیئے کہ ایسے لوگ بھی صرف نام کے مسلمان ہیں۔ اور ایک طور سے وہ ان عورتوں کے مددگار ہیں جو اپنے خاوندوں کے دوسرے نکاح سے ناراض ہوتی ہیں۔ سو ان لوگوں کو بھی خدا تعالیٰ سے ڈرنا چاہیئے

۔ ہماری قوم میں یہ بھی ایک بد رسم ہے کہ دوسری قوم کو لڑکی دینا پسند نہیں کرتے بلکہ حتی الوسع لینا بھی پسند نہیں کرتے۔ یہ سراسر تکبر اور نخوت کا طریقہ ہے۔ جو احکام شریعت کے بالکل برخلاف ہے۔ بنی آدم سب خدا تعالیٰ کے بندے ہیں۔ رشتہ ناطہ میں یہ دیکھنا چاہیئے کہ جس سے نکاح کیا جاتا ہے وہ نیک بخت اور نیک وضع آدمی ہے۔ اور کسی ایسی آفت میں مبتلا تو نہیں۔ جو موجب فتنہ ہو۔ اور یاد رکھنا چاہیئے کہ اسلام میں قوموں کا کچھ بھی لحاظ نہیں ہے۔ صرف تقویٰ اور نیک بختی کا لحاظ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم۔ یعنی تم میں سے خدا تعالیٰ کے نزدیک زیادہ بزرگ وہی ہے۔ جو زیادہ تر پرہیزگار ہو

۔ ہماری قوم میں ایک یہ بھی بد رسم ہے کہ شادیوں میں صدہا روپیہ کا فضول خرچ ہوتا ہے۔ سو یاد رکھنا چاہیئے کہ شیخی اور بڑائی کے طور پر برادری میں بھاجی تقسیم کرنا اور اس کا دینا اور کھانا یہ دونوں باتیں عند الشرع حرام ہیں اور آتشبازی چلانا اور رنڈی [illegible] کو دینا یہ سب حرام مطلق ہے۔ ناحق روپیہ ضائع ہوتا ہے۔ اور گناہ سر پر چڑھتا ہے۔ سو اس کے علاوہ شرع شریف میں تو صرف اتنا حکم ہے کہ نکاح کرنے والا بعد نکاح کے [illegible] چند دوستوں کو کھانا پکا کر کھلا دیوے

۱۰۔ ہمارے گھروں میں شریعت کی پابندی میں بہت سستی کی جاتی ہے۔ بعض عورتیں زکوٰۃ دینے کے لائق ہیں۔ اور بہت سا زیور ان کے پاس ہے۔ مگر وہ زکوٰۃ نہیں دیتیں۔ بعض عورتیں [illegible] کے ادا کرنے میں بہت کوتاہی کرتی ہیں۔ بعض عورتیں [illegible] بجا لاتی ہیں۔ جیسے چیچک کی پوجا۔ بعض فرضی بیویوں کی پوجا کرتی ہیں۔ بعض ایسی نیازیں دیتی ہیں جن میں یہ شرط لگا دیتی ہیں کہ عورتیں کھاویں کوئی مرد نہ کھاوے۔ یا حقہ نوش نہ کھاوے۔ بعض جمعرات کی چوکی بھرتی ہیں۔ مگر یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ سب شیطانی طریق ہیں۔ ہم صرف [illegible] کے لئے ان لوگوں کو نصیحت کرتے ہیں کہ [illegible] ورنہ مرنے کے بعد ذلت اور رسوائی سے سخت عذاب میں پڑو گے۔ اور اس غضب الٰہی میں مبتلا ہو جاؤ گے۔ جس کی انتہا نہیں۔ والسلام علی من اتبع الہدیٰ

خاکسار

مرزا غلام احمد از قادیان

تازہ اخبار

تار خبر از لنڈن۔ ۳۔ جولائی ۱۹۰۵ء۔ روس میں جا بجا بے امنی پھیلنے کی تاریں آ رہی ہیں۔ روس کے دارالسلطنت سینٹ پیٹرزبرگ میں مزدوروں نے کام کرنا چھوڑ دیا ہے دس ہزار فوج شہر میں موجود ہے۔

شہر واشنگٹن میں صلح کی کمیٹی بیٹھے گی۔ سرکاری طور پر مشتہر کیا گیا کہ روس کی طرف سے کونٹ موراویف اور بیرن روزن مقرر ہو گئے اور جاپان کی طرف سے بیرن کومورا اور [illegible] کا تعین ہوا

[illegible] میں طاعون پھیل گیا ہے۔ لوگ شہر چھوڑ کر بھاگے جا رہے ہیں

[illegible] ۴۳ آدمی [illegible]

[illegible] پرتال کر دی ہے۔ چین کے وزن کم [illegible]

تار خبر از لنڈن۔ ۴۔ جولائی ۱۹۰۵ء۔ اڈیسہ کی بغاوت میں [illegible] ہزار آدمی قتل ہوئے

[illegible] طاقت ہو گئی فوج کو پیچھے ہٹنا پڑا۔ [illegible] فوج نے اپنے افسروں کو قتل کر دیا

امیر کابل کی طرف سے بلخ میں جو حاکم تھا وہ قتل کیا گیا

سردار احمد خاں گورنر قندھار فوت ہو گیا

روسی جہاز پروٹ کے ملاحوں نے بغاوت کی۔ ڈو افسروں کو قتل کر دیا اور باقیوں کو گرفتار کر دیا

تار خبر از لنڈن۔ ۴۔ جولائی ۱۹۰۵ء۔ روسیوں اور جاپانیوں کے درمیان تین دن سخت جنگ ہوئی۔ ہر دو طرف سے بہت جانوں کا نقصان ہوا

تار خبر از لنڈن۔ ۵۔ جولائی ۱۹۰۵ء۔ اٹلی کی بڑی ملکہ جاپان دیکھنے کا ارادہ کر رہی ہے۔ جاپان نے زلزلہ زدگان ہند کے واسطے سوا ہزار روپیہ چندہ [illegible] روانہ کیا ہے

شاہزادہ ویلز کی سیاحت ہند کا پروگرام شائع ہو گیا ہے۔ ۹ نومبر ۱۹۰۵ء کو بمبئی پہنچیں گے۔ ۱۹ مارچ ۱۹۰۶ء کو کراچی کی راہ واپس ولایت جائیں گے۔ ۲۸ دسمبر سے یکم جنوری تک لاہور ٹھہریں گے

۔ جون ۱۹۰۵ء کی رات کو کرم دادی میں ایک ہیڈ کے ہاں چور پڑے۔ ایک نوکر نے تاڑ لیا۔ چوروں نے اس پر حملہ کیا اور اس کو قتل کر دیا

لارڈ ایمپتھل کو معہ لیڈی کے نظام حیدرآباد نے مدعو کیا ہے۔ لارڈ موصوف نے دعوت منظور فرمائی ہے

سلطنت فرانس نے گرجے کو گورنمنٹ سے علیحدہ کر دیا یعنی مذہبی معاملات کا کوئی تعلق سلطنت کے ساتھ نہیں رہے گا یہ بھی ایک نیک فال ہے۔ کہ اب عیسوی مذہب دن بدن زوال پکڑتا جاتا ہے۔

۳۰۔ جون ۱۹۰۵ء۔ جاپانی شہزادہ کو لنڈن میں مسٹر بلفور نے دعوت دی۔ شاہزادہ نے انگریزی میں تقریر کی اور انگریزوں کے ساتھ رابطہ اتحاد کے بڑھنے کا تذکرہ کیا

ڈاکٹر راماننا صاحب کہتے ہیں کہ بمبئی بندر پر میں نے بچشم خود دیکھا ہے دو جہاز ولایت سے شراب کے آئے تھے جن میں پانچ کروڑ روپیہ کی شراب بھری ہوئی تھی۔ میں نے ایک جہاز کے ملازم سے انگریزی میں پوچھا کہ یہ شراب ہندوستان کتنے دن میں آتی ہے۔ اس نے کہا کہ ہفتہ وار آتی ہے

پنجاب یونیورسٹی کے جدید قواعد کے بموجب پرائیویٹ طلبا کسی آرٹس اگزامینیشن میں شامل نہیں ہو سکتے۔ ان مندرجہ حالتوں میں سنڈیکیٹ کی خاص اجازت لینی ہوگی (الف) مستورات کے لئے (ب) نابینا اشخاص کے لئے (ج) قانون پیشہ اصحاب کے لئے (د) کالجوں کے پہلے طلباء کے لئے۔ جنہوں نے مجوزہ کورس امتحان مذکورہ کے لئے پڑھا ہو۔ بشرطیکہ اس امتحان میں داخل ہونے کے لئے کالج چھوڑنے کی تاریخ سے تین سال کے اندر اندر سفارش کی گئی ہو۔ علاوہ ان [illegible] کسی کو بھی پرائیویٹ طور پر کسی امتحان میں [illegible] بجز امتحان انٹرنس کے [illegible] اگزامینیشن کہا جائیگا

تحصیل کیتھل میں ایک عجیب بیماری ظاہر ہوئی ہے کہ پہلے ہتھیلی میں کھجلاہٹ ہوتی ہے۔ اور پھر مریض ہنستے ہنستے مر جاتا ہے (نامہ نگار)

امیر صاحب کابل نے چونکہ اکتوبر ۱۹۰۱ء سے اپنے وظیفہ کی رقم وصول نہیں کی۔ اس لئے یہ رقم چالیس پچاس لاکھ پونڈ کے مابین ہو گئی ہے۔ جس کو وہ عنقریب وصول کریں گے

۲۸۔ جون کا زلزلہ وادی کانگڑہ میں ایسا شدید محسوس ہوا کہ لوگ بدحواس ہو گئے۔ اور گھوڑے بھاگنے لگے

تار خبر از لنڈن۔ ۴۔ جولائی ۱۹۰۵ء۔ برطانیہ۔ امریکہ اور جرمنی ہر ایک نے ایک ایک کروڑ روپیہ جاپان کو قرضہ دینا منظور کیا ہے ۴½ فیصدی سود ہوگا

لارڈ لینڈون نے شاہزادہ جاپان کی خاطر ایک دعوت کی

آفریدیوں کے ایک گروہ نے شاہ خیل تحصیل [illegible] پر حملہ کیا اور ملک کی دو لڑکیاں جن کی شادی ہونے والی تھی لے گئے (سول ملٹری گزٹ)

مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان

۱۔ فضل الدین طالب علم سوم مڈل برادر ڈاکٹر محمد دین صاحب کو مبلغ عار روپیہ ماہوار کی امداد مدرسہ فنڈ سے دی گئی

۲۔ رلیا خاں طالب علم جماعت پنجم پرائمری کو علاوہ امداد فیس کے للعہ ماہوار وظیفہ کی امداد دی گئی

۳۔ چونکہ وجود قواعد یونیورسٹی کے سر دست کالج کی جماعت کوئی نہیں رہی۔ اس واسطے مولوی شیر علی صاحب بی۔ اے مدرسہ کے ہیڈ ماسٹر مقرر ہوئے۔ لیکن انتظام میں سہولت کے واسطے مڈل ڈیپارٹمنٹ کا چارج شیخ عبد الحق صاحب بی۔ اے۔ سیکنڈ ماسٹر کے سپرد کیا گیا۔ امید ہے کہ یہ تبدیلی مدرسہ کے اندرونی انتظام کے واسطے بہت فائدہ مند ہوگی

۴۔ احاطہ مدرسہ میں دو نئے کمرے بن رہے ہیں۔ جن کا بننا بہت ضروری ہے۔ عمارت فنڈ میں روپے کی بہت ضرورت ہے

۵۔ ایک مسکین طالب علم عطر دین نام کو عہ کا ماہوار وظیفہ دیا گیا

۶۔ سامان ورزش کے واسطے مبلغ عہ منظور کئے گئے۔

۷۔ مدرسہ کے اسٹاف میں ایک نیا مدرس بمشاہرہ عہ ماہوار اور ایک ورزش ماسٹر بمشاہرہ عہ ماہوار ملازم رکھے گئے

۸۔ نثار احمد طالب علم کو مبلغ سے ماہوار وظیفہ دیا گیا

۹۔ بورڈنگ ہوس کیواسطے پاخانے بنوانے کے واسطے بجائے ایک سو روپیہ کے مبلغ عہ روپیہ منظور کیا گیا

نوٹ۔ مدرسہ کے متعلق مندرجہ بالا خبریں کیا ہیں۔ گویا خرچ پر خرچ کی ایک فہرست ہے۔ کہیں طلباء کے وظائف کہیں عمارت کہیں نئے ملازم۔ کہیں سامان۔ یہ سب خبریں قوم کو اس طرف توجہ دلاتی ہیں۔ کہ مدرسہ کے واسطے روپیہ کی کس قدر ضرورت ہے۔ اس بات کے بار بار لکھنے کی ضرورت نہیں۔ کہ اس مدرسہ کا وجود بلحاظ دینی و دنیوی فوائد کے کس قدر ضروری ہے۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ اس کی طرف پوری توجہ کریں۔ اور نہیں تو کم از کم دو ماہ کی تنخواہ یعنی قریباً آٹھ سو روپیہ ہر وقت جمع رہنا چاہیئے

انصار بدر

۱۔ مخدومی عبد العزیز صاحب تحصیلدار پالم پور نے اپنے ہمشیرہ زادہ جناب علی احمد خاں صاحب کے نام اخبار جاری کرایا ہے

۲۔ جناب گلاب خان صاحب احمدی سب پوسٹ ماسٹر راولپنڈی شامل خریداران ہوئے۔ اور پہلا پرچہ بذریعہ وی پی طلب کیا

۳۔ مخدومی عزیز الرحمن صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ کہ ایک پرچہ بنام سید محمد ظفر شاہ صاحب جاری کر دیں

۴۔ برادر سلطان حامد خاں صاحب قتال پور سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ ایک پرچہ بدر بذریعہ وی پی بنام میاں غلام رسول صاحب جاری کر دیں

۵۔ میاں اللہ دتا صاحب راجپوت مقام بلہڑوال ضلع امرتسر شامل خریداران ہوئے

۶۔ منشی محمد حسین صاحب منشی فاضل مدرس فارسی موگہ ضلع فیروز پور شامل زمرۂ خریداران ہوئے

۷۔ ماسٹر وزیر الدین صاحب نے ایک اخبار بنام مولوی جان محمد صاحب تحصیلدار جاری کرایا ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

۸۔ منشی چودہری رستم علی صاحب کورٹ انسپکٹر انبالہ نے انبالہ سے دو خریدار شیخ عبد اللہ و میاں عبد الرحیم صاحب بہم پہنچائے ہیں۔ خدا تعالیٰ آپ کو نیک کاموں کی توفیق عطا فرماوے

۹۔ برادرم غلام احمد صاحب کریام نے بنام میاں بدر دین صاحب ضلع ہوشیار پور اخبار وی پی جاری کرایا ہے

۱۰۔ علاوہ ازیں جناب احمد دین صاحب نارووال خلیفہ عبد الرحیم صاحب امرتسر۔ فضل الدین صاحب احمدی ظفروال نے شامل خریداران بدر ہو کر کارخانہ بدر کو مشکور فرمایا

۱۱۔ مولوی فضل الدین صاحب و غلام رسول صاحب خوشاب داخل خریداران بدر ہوئے ہیں

۱۲۔ منشی عبد العزیز صاحب برانچ پوسٹ ماسٹر تلونڈی چودہریاں نے جو کہ تاحال غیر احمدی ہیں۔ اخبار بدر و الحکم بذریعہ وی پی جاری کرایا ہے۔ ہم ان کی اس کوشش اور کار خیر کے عوض میں جو آپ نے کیا ہے۔ خدا سے دعا کرتے ہیں۔ کہ خداوند کریم ان کو ہدایت دے۔ اور اس امام پاک علیہ الصلوۃ والسلام کو پورے طور پر شناخت کی توفیق دیوے۔ کیونکہ سب توفیق اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ والسلام۔ خاکسار محمد افضل ایڈیٹر دفتر بدر قادیان

کتاب انوار اللہ جس کا ریویو ہم نے کسی گذشتہ پرچہ میں کیا تھا۔ بمعہ کتاب انوار اللہ کے ایک اور جواب مصنفہ مولوی صفدر حسین صاحب اور کرزن گزٹ کے دو کالموں کے جواب مصنفہ میر مردان علی صاحب جناب دوست محمد خان صاحب مالک مطبع عزیز دکن حیدر آباد سے مل سکتی ہے

کتاب انوار اللہ کی چند کاپیاں دفتر بدر میں بھی ہیں ۔۸ فی جلد کے حساب سے مل سکتی ہیں۔

رسید زر

تاریخ	نمبر	نام خریدار	شہر	قیمت
۱۹ جون ۱۹۰۶ء	۶۸۵	منشی ہدایت اللہ صاحب	بھتی	[illegible]
"	[illegible]	شاہزادہ سلطان اسد جان صاحب	لاہور	[illegible]
"	[illegible]	منشی شوق محمد صاحب محرر	لاہور	[illegible]
"	[illegible]	میر اکبر صاحب	ہوتی	[illegible]
۲۰	[illegible]	شیخ احمد صاحب	حیدرآباد دکن	[illegible]
۲۶	[illegible]	میاں سربلند خان صاحب	لنڈوکلی	[illegible]
"	[illegible]	عبد اللہ بن امام الدین صاحب	تیماپور	[illegible]
"	[illegible]	ڈاکٹر یعقوب خان صاحب	موتہ	[illegible]
"	[illegible]	میاں غلام احمد صاحب	کریام	[illegible]
"	۶۸۹	شیخ نور احمد صاحب	لاہور	[illegible]
"	[illegible]	نامعلوم الاسم معرفت حکیم فضل دین صاحب		[illegible]
۲۷	[illegible]	میاں عبد اللہ صاحب	[illegible]	[illegible]
"	[illegible]	میاں عبد العزیز خان صاحب	تنسیم گشتنا پاگیر	[illegible]

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ربع کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲ لیکن عہ سے کم اجرت کا اشتہار نہیں لیا جاویگا۔ ضمیمہ بحساب عہ سینکڑہ اخبار کیساتھ تقسیم کیا جاوے گا۔ ضمیمہ بھجوانے کے لئے نمونہ ارسال کر کے بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کر لیں۔ ایڈیٹر کو اختیار ہے کہ کسی اشتہار کے لینے سے انکار کر دے۔ اجرت اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہیئے۔ مستقل اشتہار دینے والوں کو اخبار مفت بھیجا جاویگا۔ بشرطیکہ ان کے اشتہار کی اجرت سالانہ عہ روپیہ سے کم نہ ہو جن کے اشتہار کی اجرت عہ روپیہ سالانہ ہوگی ان کو اخبار مفت لیکن محصول ڈاک انہیں دینا پڑیگا

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر کے لئے چھاپا گیا
تاریخ اشاعت ۱۰۔ جولائی ۱۹۰۶ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

دنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا

بدر

ان اللہ قادر ... وقت مسیحہ ... من ادلّہ

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلّۃ

بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸

چشمہ بیم با تو گرانی چو در قادیان بینی	بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸	دوا بینی۔ شفا بینی۔ غرض دارالامان بینی
سلسلۂ جدید جلد ۱ نمبر ۱۴	۹ جمادی الاولیٰ ۱۳۲۳ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام جمعرات۔ ۱۳ جولائی ۱۹۰۵ء	سلسلۂ قدیم جلد ۴ نمبر ۲۷
ای جہاں شکر خوش باش کامد و لستان	ایڈیٹر مفتی محمد صادق عفی اللہ عنہ	آں مسیح دور آخر مہدی آخر زماں

قیمت سالانہ

والیان ریاست	[illegible]
معاونین بڑھانے	[illegible]
خریدار	[illegible]
عام قیمت	عا ۸

اس سے زائد امداد کے طور پر جو کچھ اصحاب عطاء فرماویں وہ بکشادہ پیشانی قبول کیا جاویگا

سر دست خریداری کم ہے اور خرچ آمد سے دگنا ہے۔ اس واسطے امداد کی بہت ضرورت ہے

ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر۔ پروپرائٹر۔ اور خط و کتابت بنام منیجر بدر ہونی چاہیئے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
اور آپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دیں آمدہ از مادریم — ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن — جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آں نہ از خود از ہماں جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست — ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد — ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست — منکر آں مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یکدگر دوری ازاں عالی جناب — نزد ما کفر است خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بد نظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا۔ اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں اللہ تعالےٰ کیساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ آگے قدم بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ و قال الرسول کو اپنے ہر یک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا۔ اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کی تازہ وحی

۱۲- جولائی ۱۹۰۵ء - روحانی عالم کا دروازہ تیرے پر کھولا گیا
"فبصرک الیوم حدید"

طاعون قہر خدا ہے

(منقول از الاخلاق)

چونکہ خدا تعالےٰ کے بلا حکم کوئی کام نہیں ہو سکتا - لہذا اُسی کی مشیت ... سے یہ مہلک وبا عرصہ سے ہندوستان کو ستا رہی ہے - اس لئے لازم تھا کہ اُسی قادر مطلق کی درگاہ میں اپنے گناہوں کی معافی مانگیں اور توبہ کریں - اور خیرات و زکوٰۃ تقسیم کریں - دیکھئے کیا نتیجہ ہوتا ہے

(۱) حفظ ماتقدم - صفائی ہے - بحالت پھیلنے مرض کے وہاں کا رہنا ترک کرو - اوسان ٹھکانے اور حواس بجا رکھو - گنجان آبادی سے کشادہ فراخ کھلے ہوئے مقامات میں جا رہو - بلکہ باغات اور گلستان کی بود و باش بہت مناسب ہے

(۲) علاج معالجہ - دافع عفونت اور گرم اشیاء کا استعمال اگر کوئی غدود متورم ہو جائے - تو اُسے داغ دو - یا لیٹس سے نرم کر کے شگاف دیدو - اشیاء ذیل میں سے کوئی سی آزماؤ

(الف) گلیسرین آف کاربولک ایسڈ بقدر بیس قطرے تک قدرے آب سرد میں ڈال کر پلاؤ - یا کاربولک ایسڈ کی گولیاں کھلاؤ

نوٹ - یہ دوا دو یہ انگریزی دوافروشوں سے ملتی ہیں

(ب) چینیا - عرق گاؤ زبان - عرق گلاب یا عرق بادیان میں گھس کر نیم گرم کر کے پلاؤ - بلکہ پیاس رفع کرنے کو بھی اسی کا پانی دو

(نوٹ) چینیا - ایک بیل ہے - ناریل کے گولہ کا سا رنگ اور بیری کے برابر خستہ جسم کا ہوتا ہے - پنساریوں کے یہاں ارزاں بکتا ہے

خادم ملک رشید احمد چمن دیہات - ڈاکٹر بالی (ماروار)

ایڈیٹر - طاعون بیشک قہر خدا ہے - مگر ان کے لئے - جو احکام الٰہی کے نافرمان ہیں

اوقات ریلوے

صاحب ٹریفک سپرنٹنڈنٹ ریلوے نے نیا ٹائم ٹیبل ہمارے پاس بھیجا ہے - جو یکم جولائی ۱۹۰۵ء سے جاری ہوا اس کے مطابق بٹالہ سے ریلوں کے آنے جانے کے اوقات یہ ہیں

اوقات روانگی از بٹالہ بجانب امرتسر
صبح نو بجکر ۸ منٹ
بعد دوپہر ایک بجکر ۵۳ منٹ
بعد مغرب سات بجکر ۴۵ منٹ

اوقات روانگی از بٹالہ بجانب گورداسپور و پٹھانکوٹ
صبح نو بجکر ۷ منٹ
بعد دوپہر ایک بجکر ۴۵ منٹ
بعد مغرب نو بجکر ۱۶ منٹ

اوقات رسید بر اسٹیشن بٹالہ از جانب امرتسر
صبح نو بجکر ۷ منٹ
بعد دوپہر ایک بجکر ۴۳ منٹ
بعد مغرب نو بجکر ۸ منٹ

اوقات رسید بر اسٹیشن بٹالہ از جانب گورداسپور
صبح نو بجکر ۴۳ منٹ
بعد دوپہر ایک بجکر ۱۲ منٹ
بعد مغرب سات بجکر ۵۴ منٹ

قادیان سے دہلی - پشاور - ملتان کی اطراف پر جانے والوں کے ساتھ مفصلہ ذیل اوقات موزوں ہیں - قادیان سے بٹالہ تک یکہ جاتا ہے

قادیان کو آتے ہوئے: رات بٹالہ سے آئے میں صبح قادیان	وقت عصر	بارہ بجے		قادیان سے واپس جاتے ہوئے: بعد نماز فجر	گیارہ بجے صبح	وقت عصر
۸-۲۱	۳۴-۱۳	۴۷-۹	بٹالہ	۴۸-۹	۳۵-۱	۵۴-۱۹
۵۷-۱۹	۰-۱۲	۳۹-۸	امرتسر	۳۹-۱۲	[illegible]-۱۵	۰-۲۱
۲۰-۱۷	۳۰-۹	[illegible]-۶	لاہور	۲۰-۱۳	۵۰-۱	۵۰-۲۲

اوقات روانگی از امرتسر بطرف دہلی
بعد دوپہر ۲ بجکر ۵ منٹ
" " بجے
" " ۱ بجکر ۴۳ منٹ
صبح ۔ بجکر ۔ منٹ
" ۳ بجکر ۵۰ منٹ
بعد دوپہر ۲ بجکر ۴۹ منٹ
" " بجکر ۴۵ منٹ

اوقات روانگی از لاہور بطرف جہلم راولپنڈی و پشاور
بعد دوپہر ا بجکر ۱۵ منٹ
" " ۱ بجکر ۱۶ منٹ
" " ا بجکر ۴۵ منٹ
" " ۶ بجکر ۲۰ منٹ
صبح ۹ بجکر ۵ منٹ
صبح ۶ بجکر ۴۲ منٹ

اوقات روانگی از لاہور بطرف ملتان و فیروزپور
صبح ۷ بجکر ۳۰ منٹ
" " ۔ ۵ منٹ
بعد دوپہر ۔ ا بجے
" " ایک بجکر ۵ منٹ
" " ۲ بجکر ۱۵ منٹ
" " ۳ بجکر ۔ ۵ منٹ

ہفتہ قادیان

۱- حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طبیعت ایک دن بسبب حرقت البول علیل رہی - اب بفضلہ تعالےٰ بالکل آرام ہے براہین احمدیہ کا حصہ پنجم لکھا جا رہا ہے

۲- حضرت مولوی صاحبان و دیگر احباب بخیریت ہیں - عاجز ایڈیٹر چند روز سے بعارضہ بخار لوتی بیمار ہے - واللہ ہو الغفور الرحیم

۳- برادرم منشی اللہ داد خانصاحب کلرک دفتر میگزین بعارضہ اسہال چند روز سے بیمار ہے - اللہ تعالیٰ ان کو ہمیشہ صحت جسمانی و روحانی عطا فرمائے رکھے - میگزین کے دفتر کا کام رات دن نہایت دقت و مصروفیت اور محنت سے کرنے کے علاوہ مدرسہ کی امانت کے حساب کا کام بھی کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے اور صحت و تندرستی میں رکھے

۴- اس ہفتہ میں احباب ریاست پٹیالہ - علاقہ جہلم - لاہور - لائل پور وغیرہ مقامات سے تشریف لائے - جن میں سے حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسےٰ چوہدری فتح محمد صاحب - ضیاء الدین صاحب - شیخ تیمور صاحب طالب علمان اسلام کالج لاہور سے تشریف لائے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم : نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

بگرامی خدمت مکرمی و مخدومی اخویم حضرت مفتی صاحب سلمکم اللہ تعالیٰ - السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ - اللہ تعالےٰ آپ کو صحت کاملہ عطا فرمادے حسب الحکم جناب و دن کے حالات ارسال خدمت ہے - بروز پنجشنبہ ۱۳ جولائی ۱۹۰۵ء حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نماز ظہر کیلئے تشریف لائے اور فرمایا کہ کل یہ وحی الٰہی ہوئی تھی "روحانی عالم کا دروازہ تیرے پر کھولا گیا فبصرک الیوم حدید" اس وحی الٰہی کے سننے کے بعد جناب مولوی محمد علی صاحب ایم اے نے عرض کی کہ غلام بنانیکا جو رواج اسلام میں کیسے شروع ہوا - اس پر حضور نے اسکی مفصل حقیقت اور لطیف فلاسفی بیان فرمائی - جو ریویو آف ریلیجنز میں شائع ہوگی - بعد ادائے نماز حضرت اندر تشریف لے گئے - بوقت عصر جب تشریف لائے - تو قبل از ادائے نماز چند اشخاص نے شرف بیعت حاصل کیا جن کے نام علیحدہ فہرست اسمائے بیعت کنندگان میں درج کر کے ارسال خدمت ہیں - درس قرآن کریم مسجد اقصیٰ میں ہوا اگرچہ بارش بھی ہو رہی تھی مگر بہت آدمی جمع ہوئے تھے - درس آخری رکوع سورۃ الشعراء کا تھا - اس رکوع میں تمام سورۃ شریف کا خلاصہ ہے اور جسقدر انبیاء علیہم السلام کی تعلیم اس سورۃ شریف میں بیان ہوئی وہ اصل

کلمات طیبات حضرت امام الزمان سلمہ الرحمان

منقول از الحکم

۳ مارچ ۱۹۰۵ء کو قبل ظہر حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی نے مولوی ابراہیم صاحب کو حضرت اقدس حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے حضور پیش کیا مولوی صاحب موصوف نے حضرت مسیح موعود سے چند استفسار کیے آپ نے ان کے جواب میں جو کچھ فرمایا وہ درج ذیل ہے

سائل۔ اطمینان قلب کیونکر حاصل ہو سکتا ہے؟

حضرت اقدس۔ قرآن سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالے کا ذکر ایسی شے ہے جو قلوب کو اطمینان عطا کرتا ہے جیساکہ فرمایا **اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ** پس جہانتک ممکن ہو ذکر الٰہی کرتا رہے اسی سے اطمینان ہوگا ہاں اسکے واسطے صبر اور محنت درکار ہے۔ اگر گھبرا جاتا اور تھک جاتا ہے تو پھر یہ اطمینان نصیب نہیں ہو سکتا۔ دیکھو ایک کسان کسطرح محنت کرتا ہے اور پھر کس صبر اور حوصلہ کے ساتھ باہر اپنا غلہ بکھیرتا ہے جو بظاہر دیکھنے والے یہی کہتے ہیں کہ اسنے دانے ضائع کر دیے لیکن ایک وقت آجاتا ہے کہ وہ ان بکھیرے ہوئے دانوں سے ایک خرمن جمع کرتا ہے وہ اللہ تعالے پر حسن ظن رکھتا ہے اور صبر کرتا ہے اسی طرح مومن جب اللہ تعالے کے ساتھ ایک تعلق پیدا کرکے استقامت اور صبر کا نمونہ دکھاتا ہے تو اللہ تعالے اپنے فضل و کرم سے اسپر مہربانی کرتا ہے اور اسے وہ ذوق۔ شوق اور معرفت عطا کرتا ہے جس کا وہ طالب ہوتا ہے۔ یہ بڑی غلطی ہے جو لوگ کوشش اور سعی تو کرتے نہیں اور پھر چاہتے ہیں کہ ہمیں ذوق شوق اور معرفت اور اطمینان قلب حاصل ہو۔ جبکہ دنیوی اور سفلی امور کے لیے محنت اور صبر کی ضرورت ہے تو پھر خدا تعالے کو پھونک مار کر کیسے پا سکتا ہے۔ دنیا کے مصائب اور مشکلات سے کبھی گھبرانا نہیں چاہیے اس راہ میں مشکلات کا آنا ضروری ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مصائب کا سلسلہ دیکھو کسقدر لمبا تھا۔ تیرہ سال تک مخالفوں سے دکھ اٹھاتے رہے۔ مکہ والوں کے دکھ اٹھاتے اٹھاتے طائف گئے تو وہاں سے پتھر کھا کر بھاگے پھر اور کون شخص ہے جو ان مصائب کے سلسلہ سے الگ ہو کر خدا شناسی کی منزلوں کو طے کر لے۔

جو لوگ چاہتے ہیں کہ ہمیں کوئی محنت اور مشقت نہ کرنی پڑے وہ بیہودہ خیال کرتے ہیں اللہ تعالی نے قرآن شریف میں صاف فرمایا ہے **وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا**۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالے کی معرفت کے دروازوں کے کھلنے کے لیے مجاہدہ کی ضرورت ہے اور وہ مجاہدہ اسی طریق جسطرح کہ اللہ تعالی نے بتایا ہے اس کے لیے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نمونہ اور اسوۂ حسنہ مدنظر رہے

بہت سے لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو چھوڑ دیتے ہیں اور پھر سبز پوش یا گیروے پوش فقیروں کی خدمت میں جاتے ہیں کہ وہ پھونک مار کر کچھ بنا دیں۔ یہ بیہودہ بات ہے ایسے لوگ شرعی امور کی پابندیاں نہیں کرتے اور ایسے بیہودہ دعوے کرتے ہیں وہ خطرناک گناہ کرتے ہیں اور اللہ تعالے اور اسکے رسول سے بھی اپنے مراتب کو بڑھانا چاہتے ہیں کیونکہ ہدایت دینا اللہ تعالے کا فعل ہے اور وہ مشت خاک ہو کر خود ہدایت دینے کے مدعی ہوتے ہیں۔

اصل راہ اور گر خدا شناسی کا دعا ہے اور پھر صبر کے ساتھ دعاؤں میں لگا رہے۔ ایک پنجابی فقرہ ہے کہ

جو منگے سو مر رہے مرے سو منگن جا

حقیقت میں جبتک انسان دعاؤں میں اپنے آپکو اسحالت تک نہیں پہونچا لیتا کہ گویا اسپر موت وارد ہو جاوے اس وقت تک باب رحمت نہیں کھلتا۔ خدا تعالے میں زندگی ایک موت کو چاہتی ہے جبتک انسان اس تنگ دروازہ سے داخل نہ ہو کچھ نہیں۔ خدا جوئی کی راہ میں لفظ پرستی سے کچھ نہیں بنتا بلکہ یہاں حقیقت سے کام لینا چاہیے۔ جب طلب صادق ہوگی تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اللہ تعالے اسے محروم نہ کرے گا۔

سائل۔ استقامت بھی تو ملنی چاہیے۔؟

حضرت اقدس۔ ہاں یہ سچ ہے کہ استقامت ہونی چاہیے اور یہ استقامت بھی اللہ تعالی کے فضل اور کرم ہی سے ملتی ہے ایک ادنی درجہ کا فقیر بھی ایک بخیل سے بخیل انسان کے دروازہ پر جب دھرنا مارتا ہے تو کچھ نہ کچھ لیکر ہی اٹھتا ہے پھر اللہ تعالے تو کریم رحیم خدا ہے یہ ناممکن ہے کہ کوئی اسکے دروازہ پر گرے اور پھر خالی اٹھے۔ اگر چاہتے ہو کہ ساری مرادیں پوری ہو جاویں تو یہ اسکے ہی فضل سے ہونگی بعض اوقات انسان کو یہ بھی دھوکا لگتا ہے کہ فلاں مراد پوری نہیں ہوئی حالانکہ بات یہ ہوتی ہے کہ اللہ تعالے احتیاج انسان کو پوری کر دیتا ہے۔ لکھا ہے کہ ایک بادشاہ کا گذر ایک فقیر پر ہوا جسکے پاس صرف ستر پوشی کو چھوٹا سا پارچہ تھا مگر وہ بہت خوش تھا بادشاہ نے اس سے پوچھا کہ تو اسقدر خوش کیوں ہے؟ فقیر نے جواب دیا کہ جس کی ساری ہی مرادیں پوری ہو جاویں وہ خوش نہ ہو تو اور کون ہو۔ بادشاہ کو بڑی حیرانی ہوئی اسنے پوچھا کہ کیا تیری ساری مرادیں پوری ہو گئی ہیں فقیر نے کہا کہ کوئی مراد ہی نہیں رہی حقیقت میں حصول دو ہی قسم کا ہوتا ہے یا پالے یا بے تعلقی۔

غرض بات یہی ہے کہ خدا یابی اور خدا شناسی کے لیے ضروری امر یہی ہے کہ انسان دعا میں لگا رہے زنانہ حالت اور بزدلی سے کچھ نہیں ہوتا اس راہ میں مردانہ قدم اٹھانا چاہیے ہر قسم کی تکلیفوں کے برداشت کرنے کو طیار ہونا چاہیے خدا تعالے کو مقدم کرے اور گھبرائے نہیں پھر امید کیجاتی ہے کہ اللہ تعالے کا فضل دستگیری کرے گا اور اطمینان عطا فرمائے گا۔ ان باتوں کے لیے ضرورت اس امر کی ہے کہ انسان تزکیہ نفس کرے جیساکہ فرمایا ہے **قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَکّٰھَا**۔

سائل۔ دعا جبتک دلسے نہ اٹھے کیا فائدہ ہوگا۔

حضرت اقدس۔ میں اسی لیے تو کہتا ہوں کہ صبر کرنا چاہیے اور اس سے گھبرانا نہیں چاہیے خواہ دل چاہے یا نہ چاہے کشاں کشاں مسجد میں لے آؤ۔ کسی نے ایک بزرگ سے پوچھا میں نماز پڑھتا ہوں مگر وساوس رہتے ہیں اس نے کہا کہ تو نے ایک حصہ پر تو قبضہ کر لیا دوسرا بھی حاصل ہو جاوے گا۔

نماز پڑھنا بھی تو ایک فعل ہے اسپر مداومت کرنے سے دوسرا بھی انشاء اللہ مل جاوے گا۔ اصل بات یہ ہے کہ ایک فعل انسان کا ہوتا ہے اسپر نتیجہ مرتب کرنا ایک دوسرا فعل ہوتا ہے جو اللہ تعالے کا فعل ہے سعی کرنا مجاہدہ کرنا یہ تو انسان کا اپنا فعل ہے اسپر پاک کرنا استقامت بخشنا یہ اللہ تعالی کا فعل ہے بھلا جو شخص جلدی کرے گا کیا اسطرح پر وہ جلد کامیاب ہو جائیگا۔ یہ جلد بازی انسان کو خراب کرتی ہے وہ دیکھتا ہے کہ دنیا کے کاموں میں بھی اتنی جلدی کوئی امر نتیجہ خیز نہیں ہوتا آخر اسپر کوئی وقت اور میعاد گذرتی ہے زمیندار بیج بو کر ایک عرصہ تک صبر کے ساتھ انتظار کرتا ہے بچہ بھی نو مہینے کے بعد پیدا ہوتا ہے اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ پہلی ہی خلوت کے بعد بچہ پیدا ہو جاوے تو لوگ اسے بیوقوف کہیں گے یا نہیں؟ پھر جب دنیوی امور میں قانون قدرت کو اسطرح پر دیکھتے ہو تو یہ کیسی غلطی اور نادانی ہے کہ دینی امور میں انسان بلا محنت و مشقت کے کامیاب ہو جاوے۔ جس قدر اولیاء۔ ابدال گذرے ہوئے ہیں انھوں نے کبھی گھبراہٹ اور بزدلی ظاہر نہیں کی وہ جسطرح پر چلے ہیں وہی راہ [illegible] اختیار کرو اگر کچھ پانا ہے بغیر اس راہ کے تو کچھ نہیں مل سکتا۔ اور میں یقیناً کہتا ہوں کہ اپنے تجربہ سے [illegible] کر انبیاء علیہم السلام کو اطمینان جب نصیب [illegible] ادعونی استجب لکم پر عمل کرنے سے ہی ہوا [illegible]

[illegible]

درس قرآن

سورۃ نور [illegible]

گذشتہ [illegible] سے آگے

[illegible] یرمون المحصنٰت ثم لم یأتوا [illegible] بأربعۃ شهداء فاجلدوهم ثمٰنین جلدۃ ولا تقبلوا [illegible] ابدا و اولٰئک هم الفٰسقون ۔

[illegible] تہمت لگاتے ہیں پاکدامن عورتوں پر پھر نہیں [illegible] چار گواہ ۔ انکو اسی کوڑے مارو اور ان کی گواہی [illegible] میں ۔ اس آیت شریف کیا [illegible] چار گواہ نہیں کسی کا ایک عورت پر [illegible] جب کبھی کوئی [illegible] زنا کا [illegible] ہونے تو فرض [illegible] دوسرا حکم یہ [illegible] چار گواہ [illegible] [illegible] خدا کے غضب [illegible] [illegible] ان پر اتہام لگایا [illegible] الا الذین تابوا من بعد ذٰلک و اصلحوا فان اللّٰہ غفور رحیم ۔ مگر جن لوگوں نے اسکے بعد توبہ کی اور اپنی اصلاح ۔ تو بیشک اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے ۔ جو لوگ ایسی شرارت کے بعد اپنی اصلاح کریں یہانتک کہ لوگوں کے درمیان ظاہر ہو جاوے کہ وہ اب اس طرز اور طریقہ کا آدمی نہیں رہا اور نیک بن گیا ہے تو پھر دوسرے لوگوں کی طرح اسکی شہادت بھی قبول کی جاوے ۔ اللہ تعالیٰ رحیم و کریم ہے نادان جہال کی طرح کینہ نہیں اسکے احکام ہماری درستی اور اصلاح کے واسطے ہیں یفعل اللّٰہ بعذابکم ان شکرتم و اٰمنتم [illegible] بالا حکم اُن اشخاص کے واسطے ہے جو کسی غیر مرد یا غیر عورت کے متعلق زنا کی بابت بولے ۔ لیکن اپنی بیوی کے متعلق ایسے فعل کے دیکھنے اور ظاہر کرنے کے بابت مفصلہ ذیل احکام ہیں :

(۸) والذین یرمون ازواجهم ولم یکن لهم شهداء الا انفسهم فشهادۃ احدهم اربع شهٰدٰت باللّٰہ انه لمن الصٰدقین ۔ والخامسۃ ان لعنت اللّٰہ علیه ان کان من الکٰذبین ۔ اور جو لوگ اپنی بیویوں کو زنا کا عیب لگاتے ہیں اور سوائے اپنے اور کوئی گواہ ان کا نہیں سے پس وہ ایک ہی آدمی چار دفعہ اللہ کی قسم کھائے کہ میں سچ کہتا ہوں اور پانچویں دفعہ یوں کہے کہ اگر میں جھوٹ کہتا ہوں تو مجھ پر خدا کی لعنت ہو ۔ [illegible] تعلقات [illegible] جس سے وہ [illegible] اس کی اپنی بیوی [illegible] وہ اس عورت سے دلی [illegible] اسی کی پر زور شہادت [illegible] کسی اور [illegible] ہیں اسی [illegible] آیت میں آتا ہے (۹) [illegible] شهٰدٰت باللّٰہ انه لمن الکٰذبین ۔ والخامسۃ ان غضب اللّٰہ علیها ان کان من الصٰدقین ۔ اور اس عورت سے عذاب کو دور کرتی ہے [illegible] دفعہ خدا کی قسم کھائے کہ یہ شخص جھوٹا [illegible] اور پانچویں دفعہ اسطرح قسم کھائے کہ اگر یہ مرد سچا ہے تو مجھ پر خدا کا غضب نازل ہو ۔

ولو لا فضل اللّٰہ علیکم و رحمته و ان اللّٰہ تواب حکیم ۔ اور اگر اللہ تعالیٰ کا فضل اور رحمت تم پر نہ ہوتی [illegible] تو یہ مسائل نازل نہ ہوتے ۔ اور اللہ توبہ قبول کرنے والا اور حکمتوں والا ہے ۔ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل اور رحمت سے بڑی حکمت سے بھرے احکام ہمکو نازل فرمائے ہیں :

ان الذین جاءو بالافک عصبۃ منکم لا تحسبوه شرا لکم بل هو خیر لکم لکل امرئ منهم ما اکتسب من الاثم والذی تولی کبره منهم له عذاب عظیم ۔ تحقیق وہ لوگ جنہوں نے تہمت لگائی ہے ایک گروہ ہے تم میں سے تم اسکو برا مت سمجھو اپنے لیے ۔ بلکہ یہ تمہارے لیے بہتر ہے ۔ ہر ایک کے لیے ہے جو اُس نے کمایا گناہ سے اور جو ان میں سے بڑی بات کے پیچھے پڑا اُس کے لیے ہے بڑا عذاب ۔ اس آیت میں اشارہ ہے اس فتنہ کی طرف جبکہ بعض لوگوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر بد ظنی کی تھی ۔ اور پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی وحی سے حضرت عائشہ کا پاک ہونا ظاہر فرمایا ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ واقعہ مومنوں کے واسطے کسی تکلیف کا موجب نہیں بلکہ سراسر فوائد کا باعث ہے ۔ اول تو خود یہی واقعہ ایک بڑے بھاری مسئلے کے حل ہو جانے کا موجب ہوا کہ جب کسی عورت پر اتہام لگایا جائے تو کیا کرنا چاہیے اور خود اتہام لگانے والوں کے ساتھ کیسا سلوک کرنا چاہیے دوم حضرت عائشہ کی بریت خدا کی پاک کتاب سے ثابت ہو گئی اور اسطرح حضرت ام المومنین کو یہ فخر حاصل ہوا کہ قرآن شریف میں انکا ذکر خیر خصوصیت کے ساتھ کیا گیا ۔ اور جو لوگ منافق تھے اور ان کے دلوں میں کجی تھی اور کمزوری تھی وہ بھی ظاہر ہو گئے اور مومنوں کو آئندہ کے واسطے خاص مد نظر ہو گئی کہ ایسے معاملات میں جلدی سے منہ نہیں کھولنا چاہیے بلکہ نہایت احتیاط سے کام لینا چاہیے ۔

(۱۰) لولا اذ سمعتموه ظن المؤمنون والمؤمنٰت بانفسهم خیرا و قالوا هٰذا افک مبین کیوں ایسا نہ کیا گیا کہ جب تم نے سنا اسبات کو تو مومن مردوں اور عورتوں کو لازم تھا کہ اپنے جی میں نیک ظن رکھتے اور کہتے کہ یہ تو ظاہر جھوٹی تہمت ہے ۔ اس آیت میں مومن مردوں اور عورتوں کو تمدن اور اخوت کا ایک بڑا ضروری اور امن قائم کرنے والا اصول سکھایا گیا ہے کہ کسی پر بد ظنی کرنے میں جلدی نہ کریں بلکہ ہمیشہ ایسے بھائیوں پر نیک ظن قائم رکھیں اور جب تک پوری تحقیقات نہ ہوئے کسی کے حق میں کوئی کلمہ استعمال کرنے کی جرأت نہ کریں ۔ لولا جاءو علیه باربعۃ شهداء فاذ لم یأتوا بالشهداء فاولٰئک عند اللّٰہ هم الکٰذبون ۔ کیوں نہیں لائے اُس پر چار گواہ پس جب نہیں لا سکے گواہ تو یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے نزدیک جھوٹے ہیں ۔ جو شخص کسی کے متعلق ایسا کلمہ بولے اُس سے چار گواہ طلب کرنے چاہییں لیکن اگر وہ اپنی بات کیواسطے چار گواہ پیش نہیں کر سکتا تو وہ جھوٹا اور مجرم ہے اور سزا کے لائق ہے ۔

اس سورہ شریف میں اللہ تعالیٰ نے اختلاف کو مٹایا ہے سب سے پہلے زنا کی جڑ کو کاٹا ہے جو سب سے زیادہ دنیا میں اختلاف کا موجب ہوا کرتا ہے ۔ پھر لوگوں کو بد ظنی سے بچنے کیواسطے ہدایت کی ہے اور بیجا تہمت لگانے سے منع فرمایا ہے کیونکہ جو کوئی کسی پر بیجا تہمت لگاتا ہے وہ خود اکثر اس میں گرفتار ہوتا ہے امام شعرانی نے لطائف المنن میں لکھا ہے کہ مصر میں ایک بزرگ ایک محلہ میں رہتے تھے چند نوجوان اُن کی خدمت میں رہتے تھے متعلق محلہ والے اُس بزرگ پر اتہام بد ظنی رکھتے تھے وہ بزرگ انکو ہمیشہ نصیحت کرتے مگر وہ باز نہ آتے آخر تنگ آکر اس

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

امریکہ میں ایک نَو مسلمہ لیڈی ہے جو مدّت سے اُن ممالک میں شراب نوشی کی عادت کو لوگوں سے چھڑانے کے واسطے کوشش میں لگی ہوئی ہے اس کا نام مادر سٹوآرٹ ہے میں نے اسکو اسکے نیک کام میں دل بڑھانے کے واسطے ایک خط لکھا تھا جس میں یسوع مسیح کے شراب بنانے کے معجزات اور خود شراب کا استعمال کرنے کی طرف اشارہ کرکے یہ ظاہر کیا تھا کہ عیسائی ممالک میں کثرت شراب کا کیا باعث ہے - اور پھر اسلام میں شراب کی ممانعت اور اسلامی ممالک میں شراب کی بندش کا تذکرہ کیا تھا - جس کے جواب میں لیڈی صاحبہ مذکورہ نے ایک لمبا خط محکمہ لکھا اور ظاہر کیا کہ میں میرو نیر چرچ کر اسلام اور اسلامیوں کی تعریف اپنے لیکچروں میں کیا کرتی ہوں - حال میں ماہ فروری میں اسکو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر بھیجی تھی جس کے جواب میں آج ۱۰ جولائی کی ڈاک میں ایک لمبا خط مادر سٹوآرٹ کیطرف سے میرے پاس پہنچا ہے جس میں لیڈی موصوفہ نے تصویر کے متعلق لکھا ہے کہ میں نے اس قابل عزت بزرگ کی تصویر کو نہایت غور سے مطالعہ کیا جو آپ نے مجھے ارسال فرمائی ہے - تصویر سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ چہرہ ایک نہایت با عظمت انسان کا ہے +

حضرت مسیح موعود کی تصویر دراصل ایسے ہی لوگوں کے واسطے کھینچی گئی تھی جو تصویر کو دیکھنے پہچاننے اور فائدہ اُٹھانے کا علم رکھتے ہیں - ملاّ - ملاّؤں کو جو ایک دو پیسوں کی خاطر کئی میلوں تک مُردوں کا پیچھا کرنے کیلئے کمربستہ رہتے ہیں حالانکہ جب وہ پیسہ انکو ملتا ہے اسپر بھی ایک انسان کی تصویر بنی ہوئی ہوتی ہے مناسب نہ تھا کہ وہ اسپر شور مچاتے کیونکہ یہ تصویریں انکی خاطر نہیں بنائی گئی تھیں اور نہ انکو اتنا علم حاصل ہے کہ وہ اس سے کچھ فائدہ اُٹھا سکیں +

میونگ مٹن اینڈرسن صاحب بہادر ولایت کے ایک اخبار میں تحریر فرماتے ہیں - مذہب عیسوی کی تجارت ہم لوگوں کو بہت مہنگی پڑی ہے جیز خرب اور قیمت گراں کروڑوں روپے پادریوں کی تنخواہوں گرجاؤں کی عمارتوں اور خریا مباب پر ہم لگاتے ہیں جس کے عوض میں ہمکو تثلیث کے مسئلے سوا کچھ نہیں ملتا - عیسائیت کی گذشتہ تاریخ کو اگر پڑھا جاوے تو سوائے جرائم ادر ظلم اور زیادتیوں

کے اور کچھ نہیں ملتا +

یہ ایک انگریز کے لیکچر کا [illegible] ہم بسبب طوالت [illegible] نہیں کر سکتے [illegible] پادری صاحبان اپنے ملک کے [illegible] کی طرف توجہ کریں - کیونکہ اس ملک سے بھی زیادہ ان ممالک میں عیسویت کے دشمن پیدا ہو گئے ہیں اور دن بدن انکی تعداد ترقی پکڑتی جاتی ہے اور مشورہ [illegible] گورے عیسائی اگر مناسب سمجھیں تو [illegible] بھی جو اسقدر محنت کے ساتھ [illegible] ہی سے جائیں کیونکہ اول تو [illegible] لے جانیکے بعد کوئی ایسا [illegible] مثلاً کھلا کر روٹیاں کھائیں اور پھر بہانہ ضرورۃ سے پھر امید نہیں کی جا سکتی کہ کالے عیسائی آپ کے ساتھ کچھ نمک حلالی کر سکیں لیکن ممکن ہے کہ وہاں جاکر یہ کسی کام بھی آجائیں +

امریکہ میں آج کل ۱۷ فیصدی عورتیں بعد شادی طلاق لیتی ہیں یہ تعداد دنیا کے آگے ضرور تمسلہ طلاق کے واسطے ایک عملی لیکچر دے رہی ہے +

۲ جون ۱۹۰۵ء کو شہر شروزبری کے ایک بڑے پرانے گرجے پر بجلی گری ہنشرا ڈک لا ہوماکے پادری وک ہم صاحب نے اپنے پڑوسیوں کو گالیاں دی عدالت میں مقدمہ گیا پادری صاحب پر مبلغ پندرہ روپے دس آنے جرمانہ ہوا +

پادری اولیلاگہن صاحب جونکا گو کے ایک گرجے کے پادری ہیں - اس جرم میں گرفتار ہوئے ہیں کہ انھوں نے اپنے گرجے میں ایک قمار خانہ بنایا ہوا تھا اور جو لوگ باہر سے وہاں آتے تھے انکو چند عورتوں کے ذریعہ جوا بازی کی ترغیب دیجاتی تھی - پادری صاحب کی مخبری کرنے والے بھی ایک پادری ہیں جنکا نام پادری کرولی صاحب ہے

ینابیع عیسویت - ایک بزرگ معلّم مذہب عیسوی کے ماخذ کو تلاش کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ یورپ کے ممالک سکینڈی نیویا وغیرہ میں بہت سی ایسی مذہبی رسومات پائی جاتی ہیں جو اصل میں قدیم دیوی دیوتا سے تعلق رکھتی تھیں اور اب وہ دین عیسوی کا جزو اعظم ہیں - مثلاً ایسٹر کی رسم جس میں تمام دین عیسوی شامل ہے مسیح کے کسی زندگی خاطر نہیں منایا جاتا بلکہ قدیم انگریزوں نے ایک دیوی کا نام ایسٹر تھا - ایسا ہی قدیم بتوں آدون - اور تھنار اور بلدر وغیرہ سے بہت سی مذہبی رسومات لی گئی ہیں - خود ہفتہ کے دنوں کے نام انگریزی میں قدیم بتوں کے نام پر ہیں

[illegible] مثلاً [illegible] کو تھر سنڈے یعنی تھر دیوتے کا دن کہتے ہیں

[illegible] صاحب - جنہ اپنے سمتھ نام ایک کتاب میں تحریر فرماتے ہیں کہ دنیا میں کامیابی کے کونسے راستے ہیں انھوں نے [illegible] تین ایسی لکھی ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان ممالک میں عیسوی مذہب کے پادریوں کو کس عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے - مثلاً وہ لکھتے ہیں کہ کامیابی کیواسطے یہ ضروری ہے کہ آدمی گرجا میں اچھا وعظ کرسکے لوگوں کے سامنے دردمندی کے ساتھ دعا مانگ سکے اور دعا کے بعد یسوع کے نام پر لوگوں سے روپیہ جمع کرسکے + بہار کے موسم میں ملک کے اندر پھر کر مذہب کے نام پر اتنا روپیہ جمع کرسکے کہ موسم سرما میں مزہ سے گذارہ ہوسکے

لنڈن کے بشپ [illegible] نے ایک بڑے جلسہ میں تقریر کی ہے کہ عیسائی مذہب کو [illegible] کے واسطے بہت کوشش کرکے شہادت پہونچانی چاہئیے کیونکہ اس زمانہ کی سائنس اور [illegible] جو بائیبل پر [illegible] سے اکثر لوگوں کے ایمان سے نکال کر کفر تک پہونچا دیا ہے +

پروفیسر [illegible] نسی ولایت کے ایک اخبار میں لکھتا ہے کہ حضرت موسیٰ کا مقبرہ [illegible] وہاں بعدد سونے کے سات روپہری تابوت [illegible] کے جنکا ذکر توریت میں آتا ہے دریافت [illegible] سے بہت [illegible] ان چیزوں کو بنے ہوئے تین ہزار تین سو کچھ سال گذر چکے ہیں اور ان پر ایک لاکھ روپیہ کا سونا لگا ہوا ہے - لیکن تاریخی قدامت کے لحاظ سے انکی قیمت کا کوئی اندازہ اس وقت نہیں کیا جا سکتا +

تازہ اخبار

آخر ۹ جولائی کو جاپانیوں نے مقام سخالین پر حملہ کیا پیادہ روسیوں نے مقابلہ کیا مگر بیفائدہ آخر روسی جرنیل اپنا [illegible] توپیں اتلف کرکے اور عمارتوں کو آگ لگا کر قلعہ چھوڑ کر بھاگ گیا +

روس میں بارش نہیں ہوئی قحط کا [illegible] ہے -

مراکش کے متعلق فرانس اور جرمن کا معاہدہ ہوا - ان علاقیجات میں فرانس کے حقوق اعلیٰ تسلیم کئے گئے - لیکن سلطان مراکش آزاد مانا جائیگا افغانستان کے یہودی سوداگروں پر روس کی جاسوسی کا شبہ کیا گیا ہے اسواسطے انکے حکم ہوا کہ یہاں سے نکلیں وہ حساب کتاب کے فیصلہ کیواسطے کچھ عرصہ رہنے کی مہلت دیگئی لیکن دوکان کھولنے کی اجازت نہیں ہے -

روسی علاقہ ترکستان سے تاجر روسی شکستوں سے بیدل ہو کر روسی ملک چھوڑ کر افغانستان اور ہندوستان کو آرہے ہیں -

میمن سنگھ کا ایک تاجر غلطی سے چند روز زیادہ قید خانہ میں رہا سرکار نے [illegible] عوضانہ دیا +

(سلسلہ کے لیے دیکھو مضمون صفحہ ۳)

مجاہدات عجیب انگیز ہیں - سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے کیسے کیسے مجاہدات کیے ہندوستان میں جو اکابر گذرے ہیں جیسے معین الدین چشتی اور فرید الدین رحمہما اللہ انکے حالات پڑھو تو معلوم ہو کہ کیسے کیسے مجاہدات انکو کرنے پڑے ہیں۔ مجاہدہ کے بغیر حقیقت کھلتی نہیں +

جو لوگ کہتے ہیں کہ فلاں فقیر کے پاس گئے اور اُسنے ... تو قلب جاری ہوگیا۔ یہ کچھ بات نہیں ایسی قلب ... ہندو فقرا کے پاس بھی جاری ہوتے ہیں یہ تو کچھ چیز نہیں ہے یہ ایک ایسا عمل ہے جس کے ساتھ تزکیہ نفس کی ... شرط نہیں ہے نہ اسمیں کفر و اسلام کا کوئی امتیاز ہے ... مریزوں نے اس فن میں آجکل وہ کمال کیا ہے کہ کوئی دوسرا ... کرے گا میرے نزدیک یہ بدعات اور محدثات ہیں۔

شریعت کی اصل غرض تزکیہ نفس ہوتی ہے اور انبیاء علیہم السلام اسی مقصد کو لیکر آتے ہیں اور وہ اپنے ... اور اُسوہ سے اس راہ کا پتا دیتے ہیں جو تزکیہ نفس کی حقیقی راہ ہے وہ چاہتے ہیں اللہ تعالی کی محبت ... میں پیدا ہو اور شرح صدر حاصل ہو +

میں بھی اسی منہاج نبوۃ پر آیا ہوں پس اگر کوئی یہ ... چاہتا ہے کہ میں کسی لٹکے سے قلب جاری کر سکتا ہوں ... غلط ہے میں تو اپنی جماعت کو اسی راہ پر لے جانا چاہتا ... جو ہمیشہ سے انبیاء علیہم السلام کی راہ ہے جو ... خدا کی وحی کے ماتحت طیار ہوتی ہے۔ پس اور راہ ... کا ذکر ہماری کتابوں میں آپ نہ پائیں گے اور نہ اس ... تعلیم دیتے ہیں اور نہ ضرورت سمجھتے ہیں ہم تو یہی ... کہتے ہیں کہ نمازیں سنوار سنوار کر پڑھو اور دعاوں میں ... رہو +

سائل۔ حضور نمازیں پڑھتے ہیں مگر منہیات سے باز ... رہتے اور اطمینان حاصل نہیں ہوتا ہے +

حضرت اقدس۔ نمازوں کے نتائج اور اثر تو تب ... ہوں جب نمازوں کو سمجھکر پڑھو۔ بجز کلام الٰہی اور ادعیہ ... کے اپنی زبان میں بھی دعائیں کرو اور پھر ساتھ ... بھی یاد رکھو۔ یہی ایک امر ہے جسکی بار بار تاکید کرتا ہوں ... ہو اور گھبراؤ نہیں اگر استقلال اور صبر سے اس راہ کو ... اختیار کروگے تو انشاء اللہ یقیناً ایک نہ ایک دن کامیاب ہو جاؤگے - ہاں یہ یاد رکھو کہ اللہ تعالے ہی کو مقدم کرو ... دین کو دنیا پر ترجیح دو۔ جبتک انسان اپنے اندر ... کوئی حصہ بھی پاتا ہے وہ یاد رکھے کہ ابھی وہ اس قابل ... دین کا نام بھی لے۔

یہی ایک غلطی لوگوں کو لگی ہوئی ہے کہ دنیا کے بغیر دین نہیں ہوتا۔ انبیاء علیہم السلام جب دنیا میں آتے ہیں کیا اُنھوں نے دنیا کے لیے سعی اور مجاہدہ کیا ہے یا دین کے لیے +

اور باوجود اس کے کہ ان کی ساری توجہ اور کوشش دین ہی کے لیے ہوتی ہے پھر کیا وہ دنیا میں نامراد رہتے ہیں ؟ کبھی نہیں۔ دنیا خود اُن کے قدموں پر آکر گرتی ہے یہ یقیناً سمجھو کہ انھوں نے دنیا کو گویا طلاق دیدی تھی لیکن یہ ایک عام قانون قدرت ہے کہ جو لوگ خدا کی طرف سے آتے ہیں وہ دنیا کو ترک کرتے ہیں اس سے یہ مراد ہے کہ وہ دنیا کو اپنا مقصود اور غایت نہیں ٹھہراتے اور دنیا انکی خادم اور غلام ہوجاتی ہے جو لوگ برخلاف اس کے دنیا کو اپنا اصل مقصود ٹھہراتے ہیں خواہ وہ دنیا کو کسی قدر بھی حاصل کرلیں مگر آخر ذلیل ہوتے ہیں +

سچی خوشی اور اطمینان اللہ تعالی کے فضل و کرم سے عطا ہوتا ہے یہ مجرد دنیا کے حصول پر منحصر نہیں ہے اسلیے ضروری ہے کہ ان اشیاء کو اپنا معبود نہ ٹھہراو اللہ تعالے پر ایمان لاو اور اسی کو یگانہ دیکتا معبود سمجھو جبتک انسان ایمان نہیں لاتا کچھ نہیں۔ اور ایسا ہی نماز و روزہ اسے منزل مقصود تک نہیں لے جا سکتا بلکہ جب یہ محض خدا کے لیے ہوجاوے اور إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ کا سچا مصداق ہو تب مسلمان کہلاے گا - ابراہیم علیہ السلام کی طرح صادق اور وفادار ہونا چاہیے جسطرح وہ اپنے بیٹے کو ذبح کرنے پر آمادہ ہوگیا اسی طرح انسان ساری دنیا کی خواہشوں اور آرزوؤں کو جب تک قربان نہیں کردیتا کچھ نہیں بنتا - میں سچ کہتا ہوں کہ جب انسان اللہ تعالے کا ہو جاوے اور اللہ تعالی کیطرف اسکے لیے ایک جذبہ پیدا ہوجاوے اُسوقت اللہ تعالے خود اس کا متکفل اور کارساز ہوجاتا ہے - اللہ تعالے پر کبھی بدظنی نہیں کرنی چاہیے - اگر نقص اور خرابی ہوگی تو ہم میں ہوگی - پس یاد رکھو کہ جب تک انسان خدا کا نہ ہوجاوے بات نہیں بنتی اور جو شخص اللہ تعالی کے لیے ہوجاتا ہے اُسمیں شتابکاری نہیں رہتی مشکل یہی ہے کہ لوگ جلد گھبرا جاتے ہیں اور پھر شکوہ کرنے لگتے ہیں +

سائل۔ ابتدائی منزل اس مقصد کے حصول کیلیے کیا ہے

حضرت اقدس۔ ابتدائی منزل یہی ہے کہ جسم کو اسلام کا تابع کرے جسم ایسی چیز ہے جو ہر طرف لگ سکتا ہے بتاؤ زمینداروں کو کون سکھاتا ہے جو جیٹھ اساڑھ کی سخت دھوپ میں باہر جاکر کام کرتے ہیں اور سخت سردیوں میں آدھی آدھی رات کو اُٹھکر باہر جاتے اور ہل چلاتے ہیں پس جسم کو جسطریق پر لگاؤ اُسی طریق پر لگ جاتا ہے ہاں اسکے لیے ضرورت ہے عزم کی۔ کہتے ہیں کہ ایک بادشاہ مٹی کھایا کرتا تھا بہت تجویزیں کی گئیں مگر وہ باز نہیں رہ سکتا تھا آخر ایک طبیب آیا اور اُس نے دعوی کیا کہ میں اسکو روک دونگا چنانچہ اُس بادشاہ کو مخاطب کرکے کہا **ایھا الملک این عزم الملوک** یعنی اے بادشاہ بادشاہوں والا عزم کہاں گیا ؟ یہ سنکر بادشاہ نے کہا کہ اب میں مٹی نہیں کھاونگا - پس عزم مومن بھی ... تو کوئی چیز ہے

سائل۔ عزم کرنے تو آپ کی کیا ضرورت ہے +

حضرت اقدس۔ بات یہ ہے کہ جب نفوس صافیہ کا جذب ہوتا ہے تو ممد و معاون بھی پیدا ہوجاتے ہیں۔ صحابہ کے دل اچھے تھے تو اللہ تعالی نے اُن کے لیے ایک رسول بھی پیدا کردیا۔ ایسا ہی کہتے ہیں کہ مکہ سے جو مدینہ کیطرف ہجرۃ کی اسمیں بھی یہی سر تھا کہ وہاں کے اصلاح پذیر قلوب کا ایک جذبہ تھا۔

مدرسہ تعلیم الاسلام

مدرسہ تعلیم الاسلام کی ضرورت اور فوائد پر بہت کچھ پہلے لکھا جاچکا ہے اور احباب اُس سے بخوبی واقف ہیں مختصراً حضرت امام نے خود اس مدرسہ کی بنیاد رکھی اور جماعۃ احمدیہ کا فرض قرار دیا کہ اُس کے واسطے ہر فرد احمدی باقاعدہ ماہوار چندہ دیا کرے - بلکہ حضرت **امام علیہ السلام** نے یہانتک حکم دیا کہ جو شخص چندہ لنگر کے سوا کسی اور چندہ کی استطاعت اپنے اندر نہیں رکھتا وہ لنگر کے چندہ میں سے ہی چوتھا حصہ کاٹکر مدرسہ کے امین کو علیحدہ بھیجدے - ان الفاظ کے بعد اس امر پر گفتگو کرنیکی کچھ ضرورت نہیں رہتی کہ مدرسہ کی اعانت آپ صاحبان کے واسطے کسقدر ضروری ہے - پیارے احمدیو! خدا نے جس سلسلہ کو قائم کیا ہے وہ اپنی ترقی کی معراج کو پہونچیگا - مدرسہ ایک نہیں لاکھوں بنیں گے - کالج ایک نہیں ہزاروں ہوں گے۔ اور یونیورسٹی ایک نہیں سیکڑوں قائم ہوں گی - پر خدا نے جس ثواب کا وقت آپ لوگوں کو عطا کیا ہے وہ وقت پچھلوں کی قسمت میں نہیں ہے - آج کا دیا ہوا ایک پیسہ اُسوقت کے ہزار بلکہ کئی ہزار کے برابر ہوگا - پس اُٹھو اور وقت کو غنیمت سمجھو اور مدرسہ کی اعانت میں فراخدلی سے کام لو - کم از کم دو ماہ کی تنخواہ مدرسہ فنڈ میں ہر وقت جمع رہنی چاہیے - اور یہ بات سر دست ایکہزار کے ڈونیشن اور آیندہ پانچسو روپیہ ماہوار کے باقاعدہ چندہ کے ساتھ حاصل ہوسکتی ہے - تمام روپیہ امین مدرسہ کے نام آنا چاہیے +

دلچسپ علمی خبرین

ڈاکٹر - اولو جان اونس - اور دیگر ڈاکٹروں کی رائے ہے کہ بہت سے امراض اس دودھ سے پیدا ہوتے ہیں جو صاف نہیں ہوتا - بلکہ غلیظ - اور جس میں خاک یا اجرام وغیرہ داخل ہو جاتے ہیں - چنانچہ خیال کیا جاتا ہے - کہ ایسے دودھ سے یہ امراض پیدا ہوتے ہیں - ساری امراض جو اجرام کے ذریعے پھیلتے ہیں - ورم اور خراش وغیرہ - گلٹیان جو اکثر بچوں کے جسم پر نکل آتی ہیں - وبائی امراض - مثلاً ہیضہ - پس دودھ کو ایسی جگہ اور ایسے صاف برتن میں دوھنا چاہئے جہاں خاک کے ذریعے اجرام نہ پہنچ سکیں - بلکہ دودھ دینے والے مواشی کو خاک سے پاک رکھنا چاہئے - اور عمدہ اور صاف چارہ کھلانا چاہئے - یورپ میں ناپیرسا - کوپن ہیگن وغیرہ میں دودھ کا انتظام اچھا ہے - اور جو دودھ چوبیس گھنٹہ تک رکھا رہتا ہے وہ استعمال نہیں کیا جاتا - اور خراب دودھ بیچنے والوں کو قانوناً سزا دیجاتی ہے

برلن میں ایک شخص کے دماغ میں سے رسولی بذریعہ عمل جراحی نکالی گئی تھی - جس سے کئی رگیں اور نسیں کٹ گئی تھیں - ان کو درست کرتے وقت وہ رگ جو قوت سامعہ کا آلہ ہے - اس رگ سے جو قوت باصرہ کا آلہ ہے - جوڑ دی گئی - اس مریض کو صحت ہونے پر آوازِ اشیاء کی مانند معلوم دینے لگی اور اشیاء آواز کی مانند - چنانچہ ہوپ ایک بیہ آواز - نیلگون آسمان ایک نرم سی صاف آواز اور دھندلا آسمان بھنبھناہٹ سی معلوم دیتی ہے - اسی طرح انجن کی تیز سیٹی بنفشی رنگ - کسی جماعت کا شور نارنجی رنگ اور مینہ کا برسنا سبز رنگ معلوم دیتا ہے - اُسے باجے کے سننے میں بڑا لطف آتا ہے - اور اس کی آوازیں اس سے نہایت خوابصورت رنگوں کی شکل میں دوچار ہوتی ہیں

دنیا میں سب سے بڑا پھول تولوکہ ہے - جو جزائر فلپائن کے ایک جزیرہ منڈانا وَ میں پیدا ہوتا ہے - اس کا عرض ایک گز اور وزن ۲۲ پونڈ ہوتا ہے - وہ سطح سمندر سے ۲ ہزار فیٹ کی بلندی پر اُگتا ہے

دو اونس نیل - اور دو اونس خشک سیج (ایک قسم کے پتے) تین بوتل پانی - ان تینوں چیزوں کو ایک آہنی برتن میں ڈال کر اور اس کو دوسرے برتن سے ڈھانپ کر آگ کے اوپر رکھدو - اور آہستہ آہستہ پکنے دو - جب وہ ایک تہائی رہ جائے تو آگ سے اُٹھا کر اسے چوبیس گھنٹے رکھا رہنے دو - پھر پانی کو مقطر کرکے بوتل میں رکھ لو - اس عرق کو برش سے کھوپری پر لگاؤ - اس سے بال سفید نہ ہونگے - اور کمزور بال مضبوط ہو جائینگے

ڈاکٹر - جے منکاف شارپ نے تجربہ کے بعد رائے قایم کی ہے - کہ سمندر کے سفر میں جو بیماری سر گھومنے اور جی متلانے کی ہو جاتی ہے - اس کا علاج یہ ہے - کہ ایک آنکھ پر پٹی باندھدی جائے - اس کی تائید میں وہ ایک شخص کا حوالہ دیتے ہیں - جس کو بحری سفر میں یہ مرض ہو جاتا - مگر جب سے اس کی ایک آنکھ جاتی رہی ہے - تب سے اسے یہ تکلیف بھی نہیں ہوئی -

پیرس - کی اکیڈمی آف سائنس میں ایک شخص کا معائنہ کیا گیا ہے - جس کا قد دس سال میں کم ہوتے ہوتے پانچ فیٹ ۴ انچ سے تین فیٹ ۲ انچ رہ گیا ہے - اس کی صحت خوب اچھی ہے - مگر صرف قد گھٹتا رہتا ہے

ناروے کے ایک انجینئر برگراف نے ایک ایسا آلہ ایجاد کیا ہے - جس کے ذریعے سمندر کی سطح پر سے اگر آواز کا سمندر کے پانی کے اندر پہنچانا مقصود ہو - یا اندر کی آواز کا سننا مقصود ہو - تو وہ پہنچائی اور سُنی جا سکتی ہے جو آواز ۲ ہزار فیٹ کی گہرائی تک پہنچائی جائے - اس کی آواز بازگشت ایک سیکنڈ میں سنائی دیجاتی ہے کہتے ہیں - کہ اس آلہ سے بہت سے بڑے بڑے کام نکل سکیں گے -

فرانس - میں ایک سائنس دان ایم ہیورٹ نامی نے ایک کل مختصر نویسی کی ایجاد کی ہے - جو ان تمام کلوں سے بہتر ہے - جو آج تک اس کام کے لئے بنائی گئی تھیں - اگرچہ سردست وہ فرانسیسی زبان ہی کے لکھنے کا کام دیتی ہے تاہم دوسری زبانوں کے لکھنے میں بھی کام آ سکتی ہے ایک معمولی شخص ایک ہفتہ کی مشق کے بعد ۵۰ الفاظ فی منٹ کے حساب سے لکھ سکتا ہے - اور دو تین ماہ کی مشق کے بعد فی منٹ ۱۲۵ سے لیکر ۱۵۰ الفاظ تک لکھ سکتا ہے مختصر نویسی میں ایک دقت یہ ہے - کہ جو شخص لکھتا ہے - وہی اسے پڑھ سکتا ہے - اگر جلدی لکھا ہوا ہو - تو اس سے بھی نہیں پڑھا جاتا - اور اگر پڑھا بھی جائے - تو بڑی دقت سے - مگر اس کل میں یہ دقت بھی دور کر دی گئی ہے - کیونکہ اس کے ذریعے حروف وعلامات بہت صاف اور عمدہ طریقہ میں لکھی جاتی ہیں ایم ہیورٹ نے اپنی اس کل کا نام اسٹینوفانس رکھا ہے

مسلمان سیاحین

علامہ محمود سالم بک سابق جج عدالت مختلطہ مصر و اڈیٹر رسالہ عرفانات (یہ رسالہ فرانسیسی زبان میں شائع ہوتا ہے) نے مسلمانوں کی سیاحت کے متعلق ممبران جغرافیکل سوسائٹی مصر کے روبرو ایک اسپیچ ۲۰ - محرم گذشتہ کو دی تھی - اور ان مسلمان سیاحوں کا تذکرہ کیا - جو ساری دنیا میں پھرے - اور مذہب و علم و تجارت کی اعلیٰ اعلیٰ خدمتیں انجام دیں - ان سیاحتوں کی اہمیت بتلاتے ہوئے یہ بھی ذکر کیا - کہ مسلمانوں کی ترقی کے زمانے میں یورپ کی کیا حالت تھی - اور مسلمانوں نے ان دنوں کیوں کر تمام ممالک کی جاپان سے لیکر کیپ تک سیاحت کی - مسلمانوں کے آثار بالفعل آئس لینڈ و ہار یولینڈ میں دریافت ہوئے ہیں - اور کولمبس کے امریکہ دریافت کرنے ۴۰۰ برس قبل مسلمان امریکہ میں پہنچ چکے تھے - جن مسلمان سیاحوں نے دنیا کا سفر کیا - ان کی تعداد بہت زیادہ ہے بعض سکوں پر جو ہنری ششم و فریڈرک دوم کے وقت کے ہیں - صاف عربی خط و نقش موجود ہے - تمدن اسلام کی عظمت یورپ کا تنزل - اور اہل یورپ کے ہر بات میں مسلمانوں سے محتاج ہونے کی کیفیت پوری طرح بیان کرنے کے بعد مسلمانوں کی توجہ متعلق بہ رواج صنعت و حرفت و تجارت اور ہمسایہ ملکوں میں علوم کی اشاعت کا حال بیان کیا - صناع و تجار و علمائے سفر سے صرف مادی و اخلاقی منفعت حاصل کرکے نہیں لوٹتے تھے - بلکہ وہاں کی حکومت کے پولیٹکل انتظامات سے بھی واقف ہوتے تھے - اور ہیأت اجتماعی کو بھی آزما لیتے تھے - یہ بھی بیان کیا کہ اس قسم کی سیاحتیں خلفائے راشدین و بنی امیہ کے زمانے میں بہت وقوع میں آئیں - اور عباسیوں کے عہد میں یہ سلسلہ درجۂ کمال تک پہونچ گیا - حروب صلیبیہ کے زمانے سے پھر ہمتیں پست ہو چلیں - اور ممالک اسلام پر تاتاری و مغل وغیرہ وحشی اقوام کے حملوں سے جوش سرد پڑ گیا - اور آخر یہ ہوا کہ یہ ممالک اخلاقی قسمت کے اعلےٰ درجہ سے بالکل نیچے اتر گئے - سبب یہ تھا کہ وحشی حملہ آور کسی قسم کی بیہودہ اور ذلیل حرکت سے باک نہ تھا - علماء کو جو ان دنوں اعلام ہدایت و مصابیح معرفت تھے قتل کر ڈالتے تھے - کتب خانے جلا دیتے تھے - اور طرح طرح کی بیہودگیاں جن سے تاریخ کے صفحات بھرے ہیں - کرتے تھے

مسلمان سیاحوں کی ہمتیں محض جنوبی ممالک مثلاً جاوہ - سوماٹرا مڈغاسکر - جزائر فلپائن اور چین کی سیاحت تک محدود نہیں رہیں - بلکہ شمالی ممالک روس و تاتار - سویڈن اور ہیس تک پہنچے ہوئے تھے - یہاں انکی تجارت کو بڑا فروغ تھا - خود علمائے روس مثلاً مسٹر فراہن و مسٹر ناسنموزن نے اس امر کی شہادت دی ہے اور علمی سیاحت سے اس کو ثابت کیا ہے - جرمنی و انگلینڈ وغیرہ کے علما بھی اس کے قائل ہیں - فاضل لیکچرر نے اس کے بعد یورپین اہل قلم اور مورخوں کے اقوال تائید دعوی میں نقل کئے - المؤید نے اس کے ترجمے کا بھی وعدہ کیا ہے - ہم بھی اس بحث کو کسی وقت کے لئے اٹھا رکھتے ہیں - (وطن)

عزیزالدین

فہرست مبایعین

اللہ تعالیٰ نے جس کشتی کو طیار کیا ہے اور اپنے رسول کو اس کا کشتی بان بنایا ہے اور وعدہ فرمایا ہے کہ ہر ایک دور کی راہ سے لوگ تیرے پاس آئیں گے۔ اسکی مردم شماری پر احاطہ بیچارہ انسان کسطرح کر سکتا ہے۔ حضرت کے سفر میں مردانہ میں زنانہ میں خطوط کے ذریعہ زبانی پیغاموں کے ذریعہ بیعت کا سلسلہ کثرت سے جاری ہے۔ پھر بہت سے لوگ ایسی جگہوں میں اور ایسی حالتوں میں ہیں جو دل سے اللہ اور اسکے رسول مسیح موعود پر پختہ ایمان رکھتے ہیں مگر نہ ان کے ہاتھ سے کوئی خط آ سکتا ہے اور نہ وہ خود چلکر یہاں پہنچ سکتے ہیں غرض اس سلسلہ کا احاطہ کرنا ایک انسان کی طاقت سے بڑھکر ہے۔ جہانتک ہو سکتا ہے احباب کی باہمی واقفیت پیدا کرنے کے واسطے نئے مبایعین کی فہرست درج اخبار کیجاتی ہے۔ مگر کسی صورت میں ہم اس امر کے ذمہ دار نہیں ہو سکتے کہ یہ فہرست کامل ہے +

(خلاصہ اقرار بیعت۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا)

۱- نور محمد صاحب ولد فخر الدین خان صاحب ساکن ایبٹ آباد حال ملازم فوج منی پور آسام +
۲- فتح محمد صاحب ولد نبی بخش صاحب ساکن سامانہ ریاست پٹیالہ۔ محلہ ملکانہ۔ داروغان دہڑہ متصل نواب صاحب
۳- غلام قادر صاحب ولد کریم خان صاحب ساکن ؍؍
۴- گھیسا صاحب ولد سیدا صاحب ؍؍ ؍؍
۵- اسمٰعیل صاحب ولد قادر بخش صاحب ؍؍ ؍؍
۶- فقیریا صاحب ولد اللہ دیا صاحب ؍؍ ؍؍
۷- مولوی عبد المجید خان صاحب ولد محمد نجیب خان صاحب ساکن رام پور مصطفیٰ آباد دار الریاست
۸- عبد الرزاق صاحب ولد کریم بخش صاحب ساکن ملتان محلہ چڑیاں اندرون دہلی دروازہ +

آریہ مسافر

رسالہ آریہ مسافر لکھتا ہے کہ مرزا صاحب نے جس اشتہار میں یہ دعوٰے کیا ہے کہ آئندہ زلزلہ آنے والا ہے اسکی طرز تحریر سے معلوم ہوتا تھا کہ ہفتہ دو ہفتہ کے اندر ہی پہلی تحریر سے بڑھکر تباہ کن زلزلہ آنیوالا ہے لیکن ابتک کوئی بھونچال نہ آیا جس سے ان کی پیشگوئی کی بطالت ظاہر ہے +

واہ آریہ مسافر کی سمجھ۔ حضرت کا اشتہار تو سیدھی سادی اردو عبارت میں تھا اسکے سمجھنے میں آپکو اتنے مشکلات کیوں پڑ گئے جو ہفتہ دو ہفتہ نکال لیے۔ تو معمولی اردو عبارت تھی کوئی وید کے منتر نہ تھے جنکے پڑھنے کیواسطے کئی سو سال کی زندگی درکار ہوتی کوئی ایسی پیچیدگی نہ تھی کہ کہیں آگ اور ہوا اور مراد پرمیشر لیں۔ کوئی ایسا ذومعنی کلام نہ تھا کہ سناتن اس سے بت پرستی نکالیں اور دیانند سرستی مہاراج کو کئی ہزار سال کے بعد اس سے توحید سوجھے۔ ٹوٹی پھوٹی اس واسطے کہ ویدوں کا خدا روح کا خالق نہیں مادہ کا خالق نہیں ہاں کچھ جوڑ جاڑ کا کام جانتا ہے جیسے [illegible] الٰہی وید کے آریوں کو خوش کرنے کے واسطے عیسائی لوگوں کے فرضی خداوند نے یوسف بڑھئی کے گھر میں جنم لینا پسند فرمایا تھا + حضرت مسیح موعود نے اپنے اشتہاروں میں آئندہ زلزلہ کی متعلق اجتہادی طور پر تشریح کرتے ہوئے پہلے بھی فرمایا ہے کہ کم از کم سال آئندہ بہار کے دن پر جانا مناسب نہیں اور الہام میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہو گئی۔ کیا یہ الفاظ تمھاری نظر سے نہ گذرے تھے۔ پر میں کہتا ہوں ہے آریہ مسافر۔ تو جلب ہی کو کیوں دیکھتا ہے اور کیوں اسکی طرف دھیان لگاتا ہے۔ کیا تیرے واسطے ترس بیتی کا نشان کافی نہ تھا۔ کیا وہ ساری میعاد آمد سے ہی پہلے تیری مسافرت کے ایام کو پورا کرنیوالا نہ تھا۔ تیرے واسطے مناسب نہ تھا کہ اب تو کسی نشان پر اعتراض کرتا۔ تونے خود مانگ کر نشان لیا۔ اور نشان بھی کیسا سرخ۔ کیا اب بھی کچھ کسر باقی تھی کہ تو رسل الٰہی کے نشانوں پر بحث کرتا۔ ہا ہرگز نہیں۔ آریو! ویدوں کے قصوں کہانیوں کو اب چلنے دو۔ حضرت مرزا صاحب کو غیر نہ سمجھو۔ وہ تمھارے ہی ملک کا ایک آدمی ہے غیر ملک کے لوگ اسکو ہندی کہتے ہیں پس اگر تم ملکی عزت کے پیچھے مرتے ہو تو یہ بھی ہندی ہے اور خدا کا فرستادہ ہے اور سچی راہ تمکو دکھاتا ہے آؤ اسکو قبول کرو اور ہمیشہ کے لیے کتے بلے کی جون میں پڑنے سے نجات پاؤ +

بیہودہ سیرۃ مسلمان

ضرورت مسیح موعود

اخبار وطن رقمطراز ہے کہ کملا نیکو تو دنیا میں ۲۰۔ اور ۲۵ کروڑ کے درمیان مسلمان بتائے جاتے ہیں لیکن انہیں بلا مبالغہ کئی کروڑ ایسے ہونگے جو کلمہ توحید بھی درست نہ بول سکتے ہونگے اور تین چوتھائی کے قریب ایسے ہونگے جو بجز کلمہ شہادت کے اپنے دین کا ایک لفظ بھی نہیں جانتے حتیٰ کہ خاص عرب کے مختلف حصص خاصکر نواحی عدن میں کئی ایسے قبیلے آباد ہیں جو اسلام چھوڑ انسانیت سے بھی معرا ہیں اور بالکل وحشی درندوں کی طرح زندگی بسر کر رہے ہیں۔ جو رد ہیں سے انکی تمام ہے۔ دین و ملت و قومیت کچھ سروکار نہیں۔ ایک دو کہندار نے پچھلے دنوں تین ماہ علاقہ عدن وحضرموت کا دورہ کیا تو اس نواح کے مسلمان کہلانے والے کئی عرب قبیلوں کی جہالت پستی۔ خود غرضی اور بے غیرتی دیکھکر ششدر رہ گیا اس سے بڑھکر پستی و وحشت کیا ہو گی کہ ایک قبیلہ والے بہن بیٹی۔ باپ کی بیبیاں اور خالہ پھپھی سبکو مباح سمجھتے ہیں۔ بیدینی والحاد کی یہ حالت اور غداری و بے حمیتی کی یہ کیفیت ہے کہ ان کے بڑے بڑے قاضی اور مولوی ایکطرف تو ترکی حکومت سے وظیفے لیتے ہیں اور دوسری طرف سلطنت عثمانیہ کے دشمنوں کی جاسوسی کی خدمت ادا کر رہے ہیں۔ یہاں ہندوستان میں بھی ایسے علماء کوڑی سے کم نہیں۔ جہاں کے عام مسلمان باشندے نام کے مسلمان کہلانے کے بھی مستحق نہیں ہو سکتے کیا اسلام میں اب صوفیاء کرام اور علماء کا وجود مطلقاً ناپید ہو گیا ہے کہ اس دردانگیز و دلسوز حالات کو دیکھکر بھی کسیکی عرق حمیت جوش میں نہیں آتی اور انکی اصلاح اور درستگی کے لیے ۲۵ کروڑ مسلمانوں میں سے ۲۵ شخص بھی چار دیواری کے آرام و آسایش کو چھوڑنا پسند نہیں کر سکتے۔ جس قوم کی دنایت۔ پست ہمتی اور تن پروری وغفلت اسدرجہ تک پہنچ چکی ہو کیا وہ زندہ شمار ہو سکتی ہے؟ یا زندہ رہنے کے قابل سمجھی جا سکتی ہے +

(ایڈیٹر بدر) کیا مسلمانوں اور اسلام کے علماء کی یہ حالت ظاہر نہیں کرتی کہ اسوقت مسلمان بیہودہ سیرت ہو گئے ہیں جیسا کہ پہلے آنحضرت نے فرمایا تھا کہ ایکوقت تمپر آویگا کہ تم یہود کی خصائل اختیار کروگے یہانتک کہ اگر کسی یہودی نے اپنی ماں سے زنا کیا ہے تو تم بھی کروگے۔ مذکورہ بالا بیان ظاہر کرتا ہے کہ خود مسلمانوں میں آجکل ایسے لوگ ہیں جو اس حرکت کے مرتکب ہو رہے ہیں کیا اب بھی مسیح موعود کا وقت نہیں آیا جو قوم کو زندہ کرے۔ تدبر اور فکر سے کام لو اور خدا کے قائم کردہ سلسلہ کی قدر کرو تا کہ حیات جاودانی اور ہدایت حاصل کرو +

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

دنیا مین ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملون سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا

بدر

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ وانتم اذلّۃ

بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸

چہ گویم باتو گرائی چہار قادیان بینی | دوا بینی ۔ شفا بینی ۔ غرض دارالامان بینی

سلسلۃ الجدید جلد ۲ نمبر ۱۶ | ۱۶ جمادی الاولیٰ ۱۳۲۴ھ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ جمعرات ۔ جولائی ۱۹۰۶ء | سلسلۃ القدیم جلد [illegible] نمبر [illegible]

اے جہان منتظر خوش باش کامد دلستان | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

قیمت سالانہ

والیان ریاست — [illegible]

معاونین برضائے خود — [illegible]

عام قیمت — [illegible]

اس سے زیادہ امداد کے طور پر جو کچھ احباب عطا فرماویں۔ وہ بخوشی قبول کیا جاویگا

سردست خریداری کم ہے اور خرچ آمد سے دوگنا ہے۔ اس واسطے امداد کی بہت ضرورت ہے

ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر بدر ۔ اور خط وکتابت بنام مینیجر بدر ہونی چاہیئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفےٰ ما را امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم — ہم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن — جان شد و باجان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را بروشد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آن نہ از خود از ہمان جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست — ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک وز خبرہائے معاد — ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد

آن ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آن مستحق لعنت است

معجزات آن ہمہ حق اند و راست — منکر آن مورد لعن خداست

معجزات انبیائے سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

یکسر مو دوری از آن عالی جناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشون کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانون کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو ہر روز اپنا ورد بنائیگا چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر و یسر اور نعمت و بلا مین اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہرحالت راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا ۔ بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آ جائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا ۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا ۔ کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں مین پائی نہ جاتی ہو

حضرت مولوی نورالدین صاحب کا

درس قرآن

یہ عاجز بسبب تپ لرزہ تو بتی علیل ہے درس قرآن نہیں لکھ سکا اسواسطے مخدومی مکرمی حکیم فضل الدین صاحب نے درس قرآن اخبار بدر کے واسطے تحریر کیا ہے اللہ تعالے انکو جزائے خیر دے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

طس تلک ایت القرآن وکتب مبین

ھدے وّ بشرے للمؤمنین ؁

جس قدر دنیا میں مفید اور نفع رسان باتیں ہیں قرآن مجید میں بھی ضرور انکا نمونہ موجود ہوتا ہے منجملہ اُن کے حروف مقطعات کے ساتھ اختصار کلام بھی ہے۔ ہر زمانہ میں جب کسی نے کوئی اعتراض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر یا قرآن کریم پر کیا ہے وہی بات خود اُس کے اندر بھی پائی گئی ہے بلکہ وہ نمونہ اُس سے بھی بڑھ کر بالنتر معترض کے اندر بھی پایا گیا ہے۔ آج کل طس - یس - طہ - المر - وغیرہ حروف مقطعات قرآنی پر بھی اعتراض کیا گیا ہے کہ یہ حروف معما کی طرح ہیں مگر یہ اعتراض ایسے وقت میں کیا گیا ہے کہ جب ساری مہذب دنیا استعمال مفردات میں مجبور کی گئی ہے انگریز تو یہ اعتراض کر ہی نہیں سکتے اِن کے کارخانے سامان خطابات امتحانات اپنے ناموں وغیرہ میں استعمال حروف مفردات کا بکثرت ہوتا ہے ایف - اے - بی اے - ایم - اے - وغیرہ - آریہ نے خطوط و دکانات پر الف و م اوم لکھا جاتا ہے قرآنی حروف کی تفسیر صحابہ نے جیسے حضرت علی ابن مسعود و ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہم نے کی ہے بعض تفاسیر میں بھی بہت لمبی تفسیر ان حروف کی بیان کی گئی ہے غرضکہ جو مضمون کسی سورۃ کا یا کوئی تعلیمیہ سمجھ میں نہ آئے اور اس کا سمجھنا دشوار ہو تو کچھ اسماء الٰہیہ اُس کے ساتھ ہوتے ہیں پس وہ ہمارا جسکی وہ آیات مظہر ہوتے ہیں یا ان مفردات سے بڑا کام قرآن حدیث طب وغیرہ علوم میں لیا گیا ہے جیسے قرآن میں صلی الوصل اولی مبق قدیو صل ج جائز ص وقف لازم م تا حدثنا نا اخبرنا مکہ منکو احمد وغیرہ غرض تمام علوم عربی میں مقطعات سے کام لیا گیا ہے۔ طس۔ ط سے اسم الٰہی لطیف اور س سے سمیع مراد ہے یعنی یہ آیات قرآن اور کتاب کھول کر سنانے والے کی ہیں جو اللہ لطیف سمیع کی حضور سے نازل ہوئی ہیں جیسے فرامین کے سر پر لکھا جاتا ہے اجلاس فلاں حاکم سے یہ حکم جاری ہوا ہے اسیطرح ہی سورہ کے سر پر فرمایا گیا - ھدًی وّ بشرٰی للمؤمنین ہدایت اور بشریٰ مؤمنوں کے لیے ہے لطافت سے ہدایت اور سمیع سے بشریٰ کو بشرے ملتا ہے ہر ایک آسمانی مذہب والا اپنے کتاب کی نسبت ہادی اور بشری ہونے کا دعویٰ کرتا ہے مگر صرف دعوی قابل پذیرائی نہیں ہوتا جب تک ثبوت ساتھ نہ ہو ثبوت کیسے بعض تو بعد الموت کا وعدہ کرتے ہیں اور سچا مذہب وہ ہے جس کے پاس وعدہ ہی وعدہ نہ ہو بلکہ نقد ثبوت بھی موجود ہو چنانچہ مذہب اسلام ہی دنیا میں ہدایت و بشری کا وعدہ دیتا ہے قرآن مجید میں ہدایت بھی ہے اور جو ہدایت پر ایمان لاوے اور عمل کرے اُسکو بشریٰ بھی ہے ہدایت تو ہے الذین یقیمون الصلوٰۃ جو مضبوط رکھیں نماز کو ایکطرف ہدایت تو یہ ہے کہ عظیم الشان ذات کے سامنے خشوع خضوع سے قسم قسم کی نیاز مندی کا اظہار رکھے عظمت و جبروت الٰہی کو یاد کر کر ہاتھ باندھ کر غلاموں کی طرح حضور میں کھڑے ہونا جھکنا زمین پر گر پڑنا اور پھر اپنے محسن صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا دعائیں کرنا یہ تو نماز ہے ہاتھ پاوں زبان ناک آنکھ کان سے اکثر کام ہوتے رہتے ہیں جو بعض اُن میں غلطی پر بھی مبنی ہوتے ہیں خصوصاً ناک تو ایسی چیز ہے کہ اسکے پیچھے انسان سب کچھ برباد کر دیتا ہے پس بقدر طاقت انکو ظاہری طور پر صاف کرو اور باطنی پاکی اور صفائی کے لیے اللہ تعالٰی سے دعا کرو - اسیواسطے جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں بعد وضو کے پڑھو اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ اللھم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطہرین ویؤتون الزکوٰۃ اور دیا کریں زکوٰۃ بدنی خدمات تو کسی قدر سہل ہیں مگر مال کا خرچ کرنا زیادہ مشکل ہوتا ہے۔ ؎

گرجان طلبی مضائقہ نیست ✦ زر می طلبی سخن درین است

مگر مومن صادق کو مال کا خرچ کرنا مشکل نہیں ہوتا اسیواسطے اس کا نام صدقہ ہے یعنی مومن کے صدق کی علامت ہے وہ اللہ تعالے کی رضا حاصل کرنے کے لیے اور مخلوق کی بہتری کے لیے مال خرچ کرتا ہے وھم بالاٰخرۃ ھم یوقنون اسی پر بس نہیں بلکہ وہ جزا و سزا پر یقین رکھتے ہیں - یہ تو ہدایت ہے ان الذین لا یؤمنون بالاٰخرۃ زینا لھم اعمالھم فھم یعمھون جو لوگ جزا و سزا کو نہیں مانتے ان کے لیے ہم نے انکے یہ نیک اعمال جو انکو کرنے چاہییں عمدہ عمدہ پیرایوں میں خوبصورت کرکے دکھلائے (یہ ہدایت ہے) مگر وہ غیر پر غور سے نہیں دیکھتے اندھوں کا سا کام کرتے ہیں مگر بُرے کام کو خوبصورت کرکے دکھانا شیطان کا کام ہے جیسے اللہ تعالے فرماتا ہے زین لھم الشیطٰن اعمالھم ۹ شیطان نے انکو اُن کے برا اعمال خوبصورت کرکے دکھا دیے نیک کام کا خوبصورت کرکے دکھانا اللہ تعالے کا کام ہے حبب الیکم الایمان وزینہ فی قلوبکم وکرہ الیکم الکفر والفسوق والعصیان ۲۶ اللہ تعالٰی نے ہی تمھارے دلوں میں ایمان محبوب بنایا اور خوبصورت کرکے دکھایا اُسکو تمھارے دلوں میں اور ناپسند کرکے دکھایا کفر بدعہدی بے فرمانی کو - ایسی آیات قرآن مجید میں اور بہت ہیں جنمیں صریح لفظوں میں فرمایا کہ برے اعمال شیطان خوبصورت کرکے دکھلاتا ہے اولٰئک الذین لھم سوء العذاب وھم فی الاٰخرۃ ھم الاخسرون انکو بڑا عذاب اور انجام کار اُن کو بڑا لوٹا ہوگا اُن کے لیے بشریٰ کا کوئی حصہ نہیں - وانک لتلقی القرآن من لدن حکیم علیم تو تو دیا گیا ہے قرآن اللہ لطیف سمیع سے جو حکیم اور علیم بھی ہے مومنوں کی دعاؤں کو سنتا اور اُن کے ہدایت پر چلنے کو دیکھتا اور بشری دیتا ہے اس کی ایک مثال یہ ہے کہ اذ قال موسٰی لاھلہ انی انست نارا جب کہا موسٰی نے اپنے ساتھیوں کو کہ میں نے آگ دیکھی ہے اور یہ نہ معلوم ہوا کہ سبب سے ساٰتیکم منھا بخبر او اٰتیکم بشھاب قبس لعلکم تصطلون لاؤں گا تمھارے لیے کوئی خبر یا لاوں گا تمھارے لیے جلتا ہوا انگارہ تاکہ تم تاپو آرام پاؤ سینکو - آجکل بڑے آدمی اپنے ماتحتوں یا کم درجہ والے لوگوں یا ساتھیوں کو کام کے لئے بھیجتے ہیں مگر انبیاء خود مفید اور ضروری اور مشکل کام کرتے اور دوسرونکو آرام دیتے ہیں یہ قابل غور اور قابل تقلید امر ہے اب ہر ایک انسان اپنے اندر غور کرے کیا وہ ایسا کرتا ہے کہ مشکل کام خود کرے اور دوسرونکو آرام دے ایکدفعہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چند صحابہ کے ساتھ جنگل میں تھے کھانا پکانے کیوقت تمام صحابہ پر کام تقسیم کر دیا آخر فرمایا کہ اب سب کام تقسیم ہو گئے تو لکڑیاں میں لاوں گا وہ جو بڑے ہوگئے مشکل کام اپنے لیے رکھ لیا - کیسا پاک نمونہ ہے فلما جاءھا نودی ان بورک من فی النار ومن حولھا وسبحان اللہ رب العٰلمین جب وہاں پہونچے آواز دی گئی کہ جو شخص آگ کی طلب میں آیا ہے اُسکو برکت دی گئی جو اُسکے ارد گرد موجود ہیں ان کو اور پاک ہے اللہ تعالے پالنے والا جہانوں کا یعنی حضرت موسٰی ظاہری طور پر خیر خواہ بنا اللہ تعالی نے اسکو روحانی

بقیہ صفحہ ...

* اصل بات یہ ہے کہ یہ موقعہ حضرت موسٰی کے لیے تجلی الٰہی اور نزول وحی رحانی کا تھا جس کے ساتھ ملائکہ کا بھی نزول تھا اور یہ بات یاد رکھنے کے لائق ہے کہ جب کسی رسول اللہ نبی پر وحی اترتی ہے تو فرشتوں کا بھی اللہ تعالے کی طرف سے اس وحی کی حفاظت کے لیے نزول ہوتا ہے تاکہ رحانی وحی کے ساتھ کسی قسم کا شیطانی دخل نہ ہو جاوے چنانچہ اللہ تعالی سورہ جن میں فرماتا ہے فلا یظہر

ہفتہ دارالامان

۱- حضرت اقدس بمعہ اہل بیت بخیر وعافیت ہین کتاب براہین احمدیہ کا حصہ پنجم لکھا جا رہا ہے

۲- حضرت مولوی نورالدین صاحب و مولوی عبدالکریم صاحب بخیر وعافیت ہین - درس قرآن شریف باقاعدہ ہر روز بڑی مسجد میں بعد نماز عصر ہوا کرتا ہے

۳- مخدومی اخویم منشی اللہ داد صاحب ہیڈ کلرک دفتر میگزین جن کی بیماری کی خبر گذشتہ اخبار مین دیگئی تھی - اب بفضلہ تعالےٰ بخیر وعافیت ہین - چودہری صاحب کی صحت کا قصہ عجیب ہے - ان کو مرض اسہال تھا - دس دن تک برابر اسہال آتے رہے - دسویں دن حالت نہائیت نازک ہوگئی - دو دو منٹ پر اسہال آنے شروع ہوئے ساتھ ہی قے شروع ہوگئی - اور نہائیت سخت کمزوری تھی اس وقت حضرت مسیح موعود کو خبر ہوئی - آپ نے بعد عصر دوائی ارسال کی - اور پندرہ پندرہ منٹ کے بعد تین دفعہ ارسال فرمائی - تیسری دفعہ دوائی پیتے ہی فوراً اسہال اور قے بند ہوگئی - اور تمام کرب اور تکلیف رفع ہوگئی - اور یا تو چودہری صاحب مثل مردہ کے ہو رہے تھے - اور یا صحت کے ساتھ اٹھ بیٹھے - فالحمد للہ - اب بخیر وعافیت دفتر کے کام مین حسب معمول مصروف ہین -

۴- اس ہفتہ مین مفصلہ ذیل احباب تشریف لائے - بابو محمد امین صاحب - مبارک شاہ صاحب طالب علمان رڑکی کالج - منصب علیشاہ صاحب خیاط از لدھیانہ میان خیرالدین صاحب و گل محمد صاحب طالب علمان علی گڈھ کالج - بابو محمد امین صاحب کے پاس ایک کیمرا تھا جس سے انھوں نے کئی لوگوں کی تصویرین اتاری ہین - ان کے علاوہ راولپنڈی شاہ پور وغیرہ مختلف مقامات سے احباب

۲۶ جولائی ۱۹۰۵ء کو قبل از اذان نماز فجر زلزلہ کا ایک تیز دہکا محسوس ہوا - کوئی ایک منٹ تک رہا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۞ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ڈائری

القول الطیب

۲۰- جولائی ۱۹۰۵ء - مولوی عبدالکریم صاحب نے اپنا ایک خواب عرض کیا کہ میرے کپڑے کو ایسا معلوم ہوا - کہ گویا آگ لگ گئی ہے - پانی ڈالا - تو کپڑا بالکل صاف نکل آیا - گویا اس کو کچھ آنچ نہ پہنچی تھی - فقط - مولوی صاحب کے والد صاحب بیمار ہین - حضرت نے فرمایا - انکی صحت کی طرف اشارہ ہے

۲۲- جولائی ۱۹۰۵ء - خان صاحب ذوالفقار علی خان کی زوجہ کلان کی وفات کا ذکر آیا - عاجز کو لکھدیا - کہ ہماری طرف سے ان کو تعزیت نامہ لکھدین - کہ صبر کرین موت فوت کا سلسلہ دنیا مین لگا ہوا ہے - صبر کے ساتھ اجر ہے

فرمایا - قبولیت دعا حق ہے - لیکن دعا نے کبھی سلسلہ موت فوت کو بند نہین کر دیا - تمام انبیاء کے زمانہ میں یہی حال ہوتا رہا ہے - وہ لوگ بڑے نادان ہین - جو اپنے ایمان کو اس شرط سے مشروط کرتے ہیں کہ ہماری دعا قبول ہو اور ہماری خواہش پوری ہو - ایسے لوگوں کے متعلق قرآن شریف میں آیا ہے - وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ فَاِنْ اَصَابَهٗ خَيْرُ اطْمَاَنَّ بِهٖ وَاِنْ اَصَابَتْهُ فِتْنَةُ انْقَلَبَ عَلٰى وَجْهِهٖ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ -

بعض لوگ ایسے ہین - کہ اللہ تعالےٰ کی عبادت ایک کنارے پر کھڑے ہو کر کرتے ہین - اگر اس کو بھلائی پہنچے تو اس کو اطمینان ہو جاتا ہے - اور اگر کوئی فتنہ پہنچے تو منہ پھیر لیتا ہے - ایسے لوگوں کو دنیا اور آخرت کا نقصان ہے - اور یہ نقصان ظاہر ہے -

فرمایا صحابہ کے درمیان بھی بیوی بچوں والے تھے اور سلسلہ بیماری اور موت فوت کا بھی ان کے درمیان جاری تھا - لیکن ان مین ہم کوئی ایسی شکائیت نہیں سنتے جیسے کہ اس زمانہ کے بعض نادان شکائیت کرتے ہین - اس کی وجہ یہ ہے کہ صحابہ دنیا کی محبت کو طلاق دے چکے تھے - وہ ہر وقت مرنے کے لئے طیار رہتے تو پھر بیوی بچوں کی ان کو کیا پرواہ تھی - وہ ایسے امور کے واسطے کبھی دعائیں نہ کرواتے تھے - اور اسی واسطے اُس مین کبھی ایسی شکائتین بھی نہ پیدا ہوتی تہین - وہ دین کے راہ مین اپنے آپ کو قربان کر چکے ہوئے تھے

۲۴- جولائی ۱۹۰۵ء - پشاور کے دو دوست پیش ہوئے - ان کے متعلق ذکر ہوا کہ مخالفین نے ان کو بہت ہی دکھ دیا ہے - فرمایا - صبر کرنا چاہیئے ایسے موقعہ پر صبر کرنے سے اللہ تعالےٰ راضی ہوتا ہے

تار کی خبرین از لنڈن

۱۹- جولائی ۱۹۰۵ء - لارڈ کرزن کی سبج تار مین منگوائی گئی ہے - لنڈن مین اس کے متعلق بہت چرچا ہے

۱۹- جولائی ۱۹۰۵ء جاپانی فوج ولاڈی واسٹک پہنچ گئی ہے
" " " - روسیون کے بہت سے ڈوبے ہوئے جہاز جاپانی نکال کر اپنے استعمال مین لا رہے ہین

۱۹- جولائی ۱۹۰۵ء - صلح کانفرنس کے جاپانی ممبر امریکہ پہنچ گئے - بڑی عزت کے ساتھ سرکار امریکہ نے ان کو اپنی خاص ریل پر سوار کیا - روسی ممبر صلح بھی عنقریب وہان پہنچنے والے ہین -

مختلف اخبار

شملہ سے خبر آئی - لارڈ کرزن بیمار ہین

ہز ہائینس سر مہاراجہ صاحب جموں و کشمیر کا اکلوتا بیٹا فوت ہوگیا ہے ان کو سخت ماتم درپیش ہے

بنگال کی تقسیم پر صوبہ بنگالہ مین بہت جوش پھیلا ہوا ہے

قسطنطنیہ مین سلطان المعظم پر بم کے گولے کا حملہ کیا گیا جمعہ کو سلام علیک کی رسم ادا کرکے مسجد جا رہے تھے کہ کسی نے بزور گولہ پھینکا - سلطان کو چوٹ نہیں آئی لیکن ان کے کئی ہمراہی قتل اور کئی سخت مجروح ہوگئے

کیلے فورنیا کے ساحل سان ڈیاگو پر ایک جنگی جہاز کے پھٹ جانے سے ۴۹ آدمی ہلاک ہوئے - ۸۰ مجروح ہوئے ۱۲ آدمی گم ہین - شاید غرق ہوگئے

شریف مکہ معظمہ جنکا نام عون رفیق تھا - ۱۸ جولائی ۱۹۰۵ء کو اس جہان فانی سے رحلت فرما گئے

آریہ سماج آگرہ کے بعض ممبرون نے ایک اشتہار چھاپا جس مین آیات قرآنی پر ایسے طریقہ سے نکتہ چینی کی گئی تھی کہ جس سے مسلمانوں کی دل آزاری مقصود تھی - مجسٹریٹ ضلع نے ملزم کو قید اور جرمانہ کی سزا دی - سیشن عدالت سیشن جج نے بھی قائم رکھی - ہائی کورٹ میں جب اپیل کی گئی - تو جسٹس بنرجی نے فیصلہ ماتحت مین دست اندازی سے انکار کر دیا - اور قرار دیا کہ وہ اشتہار مخش ہے (ریاض الاخبار)

حضور پرنس آف ویلز کے ہاں خدا نے فرزند نرینہ عطا فرمایا -

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

کفر بالرسولؑ کی عبرت انگیز سزا ایک اہلحدیث کی پردہ دری

خدا کے مرسل کے انکار سے سلب ایمان ہی نہیں ہوتا بلکہ علم عقل۔ دانائی سب کچھ ہی چھن جاتا ہے۔ یہ مولوی ملا ہمیشہ درسی کتابیں پڑھتے پڑھاتے تھے۔ بہت سے ان میں کتابیں رسالے فتوے لکھتے لکھاتے تھے۔ کبھی نہ کسی کو شبہ گذرا اور نہ یقین تھا کہ یہ لوگ عربی زبان سے ناآشنا ہیں۔ ہاں جنہوں نے غیرۃ اللہ خلیفۃ اللہ سے شقاوت ازلی کی تحریک سے لڑائی شروع کردی۔ اور جو علم عزت بنائے بیٹھے تھے۔ اس کی قلعی اتروا کر پردہ دری کرائی

بدقسمتی سے مولوی بٹالوی اپنے رسالہ میں لکھ بیٹھا کہ حضرۃ خلیفۃ اللہ مسیح موعود (صلوات اللہ علیہ وسلامہ) عربی زبان نہیں جانتے۔ خداتعالے کی غیرت کب روا رکھ سکتی تھی کہ اس کا مامور زمینی کیڑوں کی نیش زنی کا ہدف بنے۔ اس کی توفیق اور فضل سے حضرت مرسل اللہ نے عربی زبان میں کئی کتابیں لکھ ڈالیں اور ان کے مقابلہ کے لئے تحدی کی۔ اب ملا بٹالوی بے طرح پکڑے گئے۔ چاروں طرف سے مطالبے شروع ہوئے کہ ان کا جواب لکھو۔ ورنہ مرزا کی سچائی پر مہر لگتی۔ اور احمدیت کا کبھی نہ بند ہونے والا باب کھلتا ہے۔ بدنصیب ناعاقبت اندیش کو یہ توفیق کہاں کہ عربی لکھنے سے عجز و قصور کا اعتراف کرتا گذری ہوئی زندگی میں ہی کوئی سطر دو سطر کا نمونہ ہوتا۔ تو اُسے پیش کرنے پر کفایت کرتا۔ اور لوگوں کے آنسو پونچھتا۔ آخر اس مونہہ کے گندے پیالہ کو تلخ کام دہن سے یوں ٹالا کہ میں مرزا کی عربی کا جواب کیا لکھوں۔ وہ تو سراسر غلطیوں سے بھری ہوئی ہے اور غلطی کا نمونہ یہ پیش کیا کہ انہوں نے عجبت کا صلہ لام لکھا ہے۔ اور مِنْ چاہیئے تھا۔ اس کے جواب میں دیوان عرب سے اور احادیث سے اسے دکھایا گیا۔ کہ عجبت کا صلہ لام بھی آیا ہے۔ یہ سارے واقعات الحکم میں شائع ہو گئے۔ جن جن لوگوں نے الحکم پڑھا۔ وہ تو منہ میں انگلی دبا کر حیران ہو گئے۔ کہ آہنی اس مولوی کے علم اور عقل کو کیا ہو گیا ہم تو اُسے بڑا مولوی سنتے تھے۔ اس کارروائی سے ہمیں یقین ہو گیا کہ بٹالوی مولوی کا یہ نکال و وبال کم سے کم اس کے ہم اصلوں یا ہم وزنوں یا مثیلوں کے لئے تو ضرور عبرت کا موجب ہوگا مگر نہیں اس کے تھوڑے ہی عرصہ کے بعد اس کا روحانی فرزند یا بروز ثناء اللہ امرتسری یہ جھگڑا لے بیٹھا کہ مرزا صاحب نے [illegible] کا صلہ علیٰ لکھا ہے۔ اور الیٰ ہونا چاہیئے۔ اس پر جو نادان متکبر کی پردہ دری ہوئی۔ دشمنوں کو بھی اس پر ترس آتا تھا۔ اس کے بعد ہم نے قطعی فیصلہ کر لیا۔ کہ اب ان سبک سر جلد بازوں کو کافی سزا مل چکی ہے۔ آئیندہ کوئی بات سوچ سمجھ کر منہ سے نکالیں گے۔ گمانی فیھم مَن آلا دَرھا تَتَک [illegible] کو بھی تو کارگذاری کے لئے ہمیشہ موقع ملتے رہنا چاہیئے۔ آئے دن کوئی نہ کوئی شکار مل ہی جاتا ہے۔ آج مولوی ابراہیم سیالکوٹی اس کے ہتھے چڑھ گئے ہیں اور کہاں جا مارا اٹاوہ میں

اٹاوہ میں ہماری چھوٹی سی جماعت ہے۔ اس جماعت کے لائق مخلص کارکن سید صادق حسین صاحب مختار عدالت نے چار روز ہوئے مجھے لکھا۔ کہ یہاں مولوی ابراہیم سیالکوٹی تشریف لائے ہیں کسی تقریب سے ملاقات ہوئی۔ اور ادھر ادھر کی باتیں درمیان آئیں۔ سید صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے مولوی صاحب سے کہا کہ آپ لوگوں نے حضرت اقدس کی پر تحدی کتابوں کا کوئی جواب اب تک کیوں نہیں لکھا۔ مولوی صاحب نے فرمایا۔ جواب کیا لکھیں۔ وہ تو غلط عربی لکھتے ہیں۔ میں نے کہا۔ آپ ہی کچھ لکھ دیتے۔ بمقابلہ کے بعد مرزا صاحب کی غلطیاں اور آپ کی کتاب کی پاکیزگی اور صحت باطل اور حق میں امر فارق ہو جاتی۔ مولوی صاحب نے جوش میں آکر کہا کہ مرزا صاحب نے آئینہ کمالات اسلام کے صفحہ ۵۶۴ میں لکھا ہے۔ وَ اَحَاطَ عَلَيَّ رُوحُهٗ۔ احاط کا صلہ علیٰ ایسی کھلی غلطی ہے کہ اس کا مرتکب خوفناک الزام کے نیچے ہے اور کوئی مرزائی اس کا جواب قیامت تک نہیں دے سکے گا۔ احاط کا صلہ ب آیا کرتا ہے۔ میں نے اس خط کو پڑھ کر بلا توقف لسان عرب کی کتابوں کی طرف رجوع کیا۔ اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے۔ کہ ذرا ہی سعی کے بعد گوہر مدعا ہاتھ آگیا۔ قبل اس کے کہ میں اس سبک سر جلد باز کی پردہ دری پر کچھ لکھوں ایک دو باتیں۔ تحدیث بالنعمت کے طور پر کہنی ضروری ہیں۔ اللہ تعالے کا کتنا احسان اور ہمارے آقا و مولا و ولی نعمت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منجانب اللہ ہونے پر کس قدر بین دلیل ہے کہ جس جگہ سیاہ دل دشمن نے کبھی انگلی رکھی ہے۔ اس کے نیچے سے معارف و حقائق کا خزانہ نکلا ہے۔ اگر ان اخلاف نے اپنے اسلاف کی پیروی میں حضرت خلیفۃ اللہ علیہ السلام کے پرائیویٹ زندگی پر کوئی اعتراض کیا ہے۔ تو وہ اعتراض بعینہ کسی نبی کی لائف کے کسی حصہ پر جا پڑا ہے۔ اور اگر پبلک لائف پر نکتہ چینی کی ہے تو وہی بادہ گوئی ان کے بڑے کسی اولوالعزم نبی کی شان میں کر چکے ہیں۔ اور اگر آپ کی زبان دانی پر حرف رکھا ہے تو دواوین عرب۔ کتب احادیث۔ تفاسیر حضرت خلیفۃ اللہ کی طرف سے اعداء اللہ کا منہ توڑنے کو موجود ہو گئیں۔ اب میں جواب لکھتا ہوں۔ وباللہ التوفیق

آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۶۴ کی عبارت یہ ہے۔ فرمایا:

اِنَّ روحه احاط عليّ واستوى على جسمي ولفّني في ضمن وجوده حتى ما بقي مني ذرة وكنتُ من الفانين

پھر میں نے دیکھا کہ خدا کی روح نے مجھے سموچا اپنا کر لیا اور میرے جسم پر مستوی ہو گئی اور اپنے وجود میں مجھے لپیٹ لیا یہاں تک کہ میرا اپنا کچھ بھی نہ رہا اور میں غائب و فانی ہو گیا

اس مقام میں خدا کے بلائے بولنے والے نے احاط کا صلہ علیٰ لکھا ہے۔ خلیفۃ اللہ کو مٹی اور اپنے تئیں آگ کہنے والا اعتراض کرتا ہے۔ کہ صلہ علیٰ صحیح نہیں بلکہ بِ ہونا چاہیئے احاط بی۔ قبل اس کے کہ میں ثابت کروں کہ اس مقام میں بجز صلہ علیٰ کے اور کوئی صلہ اس بلاغت اور فصاحت کو دکھا نہیں سکتا جو علیٰ نے دکھلائی ہے۔ میں بافسوس اتنا لکھنے سے رہ نہیں سکتا۔ کہ ان مولوی لوگوں کی خطاکاری کی جڑ یہ ہے۔ کہ اول تو ان کا دائرہ معلومات نہایت تنگ ہوتا ہے اور چند محدود و تاریک کتابوں پر ان کا سارا مدار ہوتا ہے۔ پھر اس کے ساتھ ہی اور عناد اور تعصب کی شامت سر پر سوار ہوتی ہے۔ یہ دو مرض ہیں کہ جن کے استیلا سے ان کی رائے ہمیشہ سقیم اور علیل ثابت ہوتی ہے۔ سیالکوٹ میرا وطن ہے۔ میں خوب جانتا ہوں اور دعوے سے کہتا ہوں کہ مدتوں سے اس میں نہ کوئی ادیب ہوا ہے اور نہ اب ہے۔ کوئی کتب خانہ نہیں۔ جس میں معاجم عرب اور بڑی بڑی لغت کی کتابیں اور شروح دواوین عرب موجود ہوں۔ چند مبتذل پرانی درسی کتابیں ہیں۔ اس کے سوا کچھ نہیں۔ یہ مولوی ابراہیم اسے پڑھنے کا شوق پیدا ہوا۔ اس نے اپنے استادوں کے علم اور فہم سے زیادہ ترقی کی۔ اسے خوش قسمتی سے لسان العرب مل گئی۔ بس سارے شہر میں یہ پہلا نوجوان ہے جس کے ہاتھ ایسی نادر اور عظیم الشان لغت کی کتاب آئی بڑی خوش قسمتی تھی۔ جو اس سے فائدہ اٹھاتا۔ اور لسان عرب کی وسعت کا اس کتاب سے سبق سیکھ کر کسی مصنف پر زبان اعتراض کھولنے میں جلدی نہ کرتا۔ مگر بدقسمتی سے اسے یہ فیض حاصل نہیں ہوا

اُسے اس اعتراض کو قوت اور حوصلہ سے منہ سے نکالنے کی جرأت معلوم ہوتا ہے۔ اس لئے ہوئی۔ کہ لسان العرب میں زیر لغت حاط یحوط سے احاط بہ صلہ علیٰ نہ ملا اگرچہ میں عنقریب دکھاتا ہوں کہ اس نے اس مقام میں بھی ٹھوکر کھائی ہے اس سے اس کو یہ خیال پیدا ہو گیا۔ کہ اب اس نے لغت عرب کا احاطہ اور استقصا کر لیا ہے۔ اگر وسیع واقفیت اور صحیح علم اس کا مساعد ہوتا۔ تو سمجھ لیتا کہ لغت کا دائرہ بڑا وسیع بلکہ غیر محدود ہے کسی ایک کتاب لغت نے اب تک عربی زبان کا احاطہ نہیں کیا۔ اور نہ کسی نے دعویٰ کیا ہے۔ بہت سے لغات اور محاورات معاجم عرب کی شروح میں ایسی ملتی ہیں کہ لغات کے صفحات ان سے خالی ہوتے ہیں۔ اور لغات [illegible]

لغت کسی لفظ کی تشریح میں بے ساختہ لکھ جاتے ہیں اور ترتیب مفردات لغات میں اس کا ذکر نہیں کرتے

اس امر کے ثبوت کے لئے کہ احاط کو صلہ علیٰ کے ساتھ اس مقام میں لکھنے سے جو حضرت مہبط الوحی کا مقصود ہے وہ کسی اور صلہ سے پورا نہیں ہوسکتا۔ ایک حدیث لکھتا ہوں اور وہ یہ ہے ملعُونٌ مَّنْ احَاطَ عَلیٰ مَشْرَبَةٍ۔ اس کے معنے صاحب لغت خود کرتا ہے۔ المشربة الموضع الذی یشرب منه کالمشرعة و یرید بالاحاطة تملکه ومنع غیره منه۔ حدیث کے معنے یہ ہیں۔ ملعون ہے۔ جس نے اپنے گھاٹ پر احاطہ کر لیا پھر کہتا ہے کہ معنی احاطہ کے ہیں۔ اپنے لئے اس کا مخصوص کر لینا اور دوسروں کو اس سے روک دینا۔ اس حدیث نے جو حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک منہ کے الفاظ سے ترکیب یافتہ ہے۔ احاط کو صلہ علیٰ کے ساتھ لا کر نہ صرف اس اعتراض کی بیخ کنی کر دی ہے۔ جو مولوی ابراہیم اہلحدیث نے نادانی اور کم علمی سے کیا۔ اور نا عاقبت اندیشی سے دعویٰ کیا۔ کہ اس کا خلاف نہیں ہوسکتا۔ بلکہ حضرت خلیفۃ اللہ علیہ السلام کے مقصود و معنی کو بھی وضاحت سے حل کر دیا ہے

جو معنی اس حدیث کے ہیں۔ کہ ایک شخص نے اپنے گھاٹ پر ایسا تصرف اور احاطہ کیا۔ کہ اسے بیگانوں سے روک کر اپنے لئے ہی خاص کر لیا۔ وہی مقصود یہاں فقرہ زیر بحث میں حضرت حجۃ اللہ کا ہے۔ اس فقرہ کا صاف صاف مطلب یہ ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کی روح نے مجھ پر پورا پورا تصرف اور استیلا اور احاطہ کیا۔ یعنی مجھے بالکلیہ اپنا بنا لیا۔ اور اغیار سے بکلی بیگانہ کر دیا۔ اور اس فقرہ کا خاتمہ اسی پر کیا۔ کہ میرا کچھ نہ رہا۔ اور میں غائب اور فانی محض ہوگیا۔ اسی کی تائید میں دوسری سطریں ہیں۔ یا یوں کہو۔ کہ ان ہی معنی کو دوسرے خوبصورت قالب میں ڈھالا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں و نظرت الی جسدی فاذا جوارحه جوارحه و عینی عینه واذنی اذنه ولسانی لسانه۔ اخذنی ربی واستوفانی وانکنی الاستیفاء حتی کنت من الفانین و وجدت قدرته وقوته تفور فی نفسی والوهیته تتموج فی روحی وضربت حول قلبی سرادقات الحضرة ودقّ نفسی سلطان الجبروت فما بقیتُ وما بقی ارادتی ولا مُنای وانهدمت عمارة نفسی کلها وتراءت عمارة رب العالمین ومحت اطلال وجودی وعفت بقایا انانیتی وما بقیت ندّة هویتی و الالوهیة غلبت علیّ غلبة شدیدة تامة وجُذبتُ الیها من شعر راسی الی اظفار رجلی فکنت لبًّا بلا قشور ودهنًا بلا ثفل ودرن وروبوعد بینی وبین نفسی فکنت کشیء لا یُریٰ او کقطرة رجعت الی البحر فسترہ البحر برداءه وکان تحت امواج الیمّ کالمستورین۔

الخ ترجمہ۔ اور میں نے اپنے جسم کی طرف دیکھا۔ تو کیا دیکھتا ہوں۔ کہ میرے سب جوارح خدا کے جوارح ہیں۔ میری آنکھ اس کی آنکھ ہے۔ اور میرے کان اس کے کان ہیں۔ اور میری زبان اس کی زبان ہے اور میرے رب نے مجھے پکڑا۔ اور مجھے سمو جانے لیا۔ اور ایسا پوری طرح لیا۔ کہ میں فانی ہوگیا اور میں نے دیکھا کہ اس کی قدرت اور قوت میرے اندر جوش زن ہے۔ اور اس کی الوہیت میری روح میں موجیں مار رہی ہے۔ اور میرے قلب کے اردگرد حضرت عزت کے خیمے لگائے گئے ہیں اور سلطان جبروت نے میرے نفس کو ایسا کوٹا اور پیسا کہ نہ تو میں ہی رہا۔ اور نہ میرا کوئی ارادہ اور آرزو ہی رہی۔ میرے نفس کی ساری عمارت ڈھے گئی۔ اور رب العالمین کی عمارت نظر آنے لگی۔ میرے وجود کے سارے نشان اور کھنڈر مٹ گئے۔ اور میری انانیت کا بقیہ نابود ہوگیا۔ اور میری بود کا کوئی ذرہ باقی نہ رہا۔ الوہیت نے مجھ پر پورا پورا غلبہ پا لیا اور میرے سر کے بالوں سے لیکر پاؤں کے ناخنوں تک اس کی طرف کھینچا گیا۔ پھر میں مغز ہی مغز رہ گیا۔ جس میں کوئی چھلکا نہیں ہوتا۔ اور روغن رہ گیا۔ جس میں کھلی اور بیج نہیں ہوتے اور مجھ میں اور میرے نفس میں دوری ڈال دی گئی۔ پھر میں ایک شے بن گیا۔ جو دیکھی نہیں جاتی یا ایک قطرہ بن گیا۔ جو بحر کی طرف گیا۔ اور بحر نے اسے اپنی چادر میں چھپا لیا۔ اور وہ بحر کی موجوں میں مخفی و مستور ہوگیا

ان مبارک اور **نورانی فقروں** کو پڑھ کر ہر شخص سمجھ سکتا ہے۔ کہ حضرت اقدس نے اپنے معا کو کس فصیح عربی میں ادا کیا ہے۔ میں اپنے تجربہ اور ایمان اور بصیرت سے گواہی دیتا ہوں۔ کہ حضرت خلیفۃ اللہ علیہ السلام نے کوئی صلاۃ کی کتاب نہیں پڑھی۔ اور نہ کبھی معاوین عرب آپ کے مطالعہ میں رہے اور نہ رہتے ہیں۔ اور نہ آپ کے کتب خانہ میں کوئی ایسی کتاب تھی۔ عالم الغیب ہمہ داں خدا نے یہ فقرہ (احاط علیٰ) آپ کے قلم سے نکالا جس سے اس کا منشاء یہ تھا۔ کہ ایک عدو دین بد فطرت اس پر نکتہ چینی کرے گا۔ اور اس سے اس کلام کا معجزانہ رنگ ظاہر ہوگا۔

اگرچہ مجھے اس حدیث کے بعد کسی اور سند کی قطعاً ضرورت نہیں۔ اس لئے کہ کلام نبوی کے بعد اور سند تلاش کرنا اپنے کمزور سمجھنا بے ایمان کا کام ہے۔ مگر میں لسان العرب کو دکھاتا ہوں کہ اس نے کیسے بے ساختہ احاط کا صلہ علیٰ مذکور فرمایا ہے۔ چنانچہ وہ لغت حاط یحوط کی بحث میں کہتا ہے۔ یقال للارض المحاط علیها حائط وحدیقة فاذا لم یحیط علیها فهی ضاحیة۔ یہاں اگر المحاط کا صلہ علیٰ جائز نہ ہوتا۔ اور وہ ابراہیم کی طرح زبان عرب سے نابلد ہوتا تو کہہ سکتا تھا۔ المحاط بها۔

عجیب بات یہ ہے۔ کہ یہ لوگ اہل حدیث کہلاتے ہیں اور وقت پر حدیثیں ہی ان کے علم و تقویٰ کے کپڑوں کو پارہ پارہ کرتی ہیں۔ آخر میں مجھے تحدیث بالنعمتہ کے طور پر یہ بیان کرنا ہے۔ کہ یہ حدیث جس نے لاانتہا رسوائی مولوی ابراہیم کی قسمت میں کی۔ اور اس کے کبر و نخوت اور دعوے کی سونٹ پر جلتے ہوئے لوہے کا بدنما داغ لگایا ہے مجھے کیونکر ملی میں نے پیارے دوست سید صادق کے خط کو پڑھ کر **لسان العرب** کو اٹھایا۔ اور باب حاط یحوط کو پڑھنا شروع کیا۔ اگرچہ اوپر کی منقولہ عبارت سے مجھے خوشی ہوئی کہ احاط کا صلہ علیٰ آگیا ہے۔ مگر دل میں میں نے مزید شرح صدر اور تائید کے لئے پیاس محسوس کی پھر میں نے **تاج العروس** شرح قاموس کو پڑھا۔ اس میں بھی اس سے زیادہ کچھ نہ تھا پھر **اقرب الموارد** کو اٹھا کر دیکھا۔ اس میں کچھ نہ ملا۔ دوسرے دن ظہر کی نماز کے بعد تنہا مسجد مبارک میں بیٹھا سوچ رہا تھا کہ اور کس کتاب کو پڑھوں کہ اتنے میں خیال آیا۔ کہ **مد القاموس** کو بھی تو دیکھنا چاہیئے۔ (یہ ایک عظیم الشان کتاب لغت ہے یہ ترجمہ ہے۔ انگریزی میں تاج العروس یا شرح قاموس کا مع کچھ زائد۔ اس کے مصنف و مترجم ایڈورڈ ولیم لین نے چالیس برس مصر میں رہ کر بڑی جانفشانی اور عرق ریزی سے بہت سے علمائے مصر کی مدد سے اسے طیار کیا۔ اور ما اللہ تعالےٰ کی توفیق سے زر کثیر خرچ کر کے ہم نے اسے بہم پہنچایا ہے) حاط یحوط کا باب میں نے کھولا۔ اس نے احاط علیہ یعنے احاط کو باصلہ علیٰ بیان کیا۔ اور آگے چل کر لکھا۔ کہ یہ کلمہ ہے حدیث کا جسے تاج العروس نے باب شرب یشرب میں بیان کیا ہے۔ میں نے اس وقت سجدہ کیا۔ اور اسلام کی کامیابی اور دشمن اسلام کی ذلت و فضیحت پر خدا کا شکر کیا۔ اس کے بعد میں نے تاج العروس میں باب شرب یشرب کو پڑھا اس نے اس حدیث کو نقل کر کے لکھا ہے۔ کہ یہ حدیث میں نے **لسان العرب** سے لی ہے۔ پھر لسان العرب میں باب شرب یشرب میں اس حدیث کو پایا۔ اور تین عظیم الشان لغت کی کتابوں کو اپنی تائید میں پا کر اللہ تعالےٰ کے انعامات و برکات کا شکر کیا اس قصہ کے لکھنے سے میری غرض یہ ہے کہ علوم اور معلومات کی کوئی انتہا نہیں۔ خدا سی سلوا بند پر غرہ ہونا اور چند مبتذل کتابوں پر ناز کرنا شقاوت اعدا علم کی دلیل ہے۔ امید ہے۔ کہ آئندہ مولوی ثنا اللہ اور مولوی امرتسری و ابراہیم سیالکوٹی کی بیہودہ ورکی ہستیوں کے لئے موجب عبرت ہوگی یا وہ ان جوہر کے مینڈک ...

کے مقابلہ پر [illegible] کوئی اور معجزہ دکھانے سے پرہیز کریں گے اور مجھ کو امید ہے۔ کہ بہت سے سعادتمند دلوں کے دلوں میں یہ سوال پیدا ہوگا کہ [illegible] سبب ہے کہ ان [illegible] [illegible] [illegible] سے جب کبھی کوئی اعتراض کرامات [illegible] [illegible] [illegible] اور [illegible] نہیں بلکہ [illegible] ہمیشہ سے ہی [illegible] شرمندہ [illegible] ذلیل ہونا نصیب [illegible] آخر بہت سے صاف اور سعید دل اس نتیجہ پر پہنچیں گے کہ خدا تعالیٰ کی یہ استمراری نصرت احمدیوں کے ساتھ اور اس کا یہ خذلان دشمنان حق کے ساتھ ہمیں دلیل ہے۔ اس پر کہ ہمارا سلسلہ خدا تعالیٰ کا سلسلہ ہے ولله الحمد۔ خوب ہو اور حضرت کی بھی آرزو ہے۔ کہ یہ مضمون سیالکوٹ میں خصوصاً اور دیگر بلاد میں خوب شائع ہو۔ مگر [illegible] کہ ان جاہل فریب دینے والے ملاؤں کی دستبرد سے کوئی روح بچ جائے

خاکسار عبدالکریم از قادیان

(سلسلہ کے لئے دیکھو صفحہ ۶)

طور پر خیر خواہ بنا دیا۔ وہ تھوڑوں کا بنا۔ ہم نے بہتوں کا بنا دیا۔ وہ ظاہری روشنی کے لئے گیا۔ ہم نے اندر کی روشنی بھی عطا کر دی۔ ظاہری منزل مقصود کے طلب کے لئے گیا تھا ہم نے باطنی منزل مقصود بھی دکھا دیا۔ سبحان اللہ۔ یعنی پاک ہے قدوس کو مہمل نہیں چھوڑتا۔ اب بہ بشارتیں دیتا ہے۔ یموسیٰ اِنَّہٗ اَنَا اللّٰہُ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ۔ وَاَلْقِ عَصَاكَ۔ اے موسیٰ بات یہی ہے۔ کہ میں ہی اللہ غالب با حکمت والا ہوں لاٹھی رکھدے۔ یعنی تجھے عزت اور غلبہ دوں گا۔ یہ بشریٰ ہے۔ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَانٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّلَمْ يُعَقِّبْ۔ سو جب دیکھا۔ تو گویا وہ ایک سُبک (چھوٹا سانپ) کی طرح جنبش کرتا ہے۔ بھاگا۔ اور مڑ کے بھی نہ دیکھا یٰمُوْسٰى لَا تَخَفْ اِنِّيْ لَا يَخَافُ لَدَيَّ الْمُرْسَلُوْنَ۔ اے موسیٰ نہ ڈر۔ کہ میرے حضور بھیجے ہوؤں کو خوف نہیں رہتا پھر میرے سامنے؟ اِلَّا مَنْ ظَلَمَ ثُمَّ بَدَّلَ حُسْنًۢا بَعْدَ سُوْٓءٍ فَاِنِّيْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔ اِلّا عاطفہ ہے۔ اس کے معنے ہیں اور۔ یعنی ان لوگوں کو بہت خوف نہیں ہوتا جن سے کوئی بدی ہو جاوے۔ پھر وہ بدی چھوڑ کر نیکیاں کرے۔ تو میں انکے لئے غفور اور رحیم ہو جاتا ہوں۔ معافی دیتا اور رحم کرتا ہوں۔ وَاَدْخِلْ يَدَكَ فِيْ جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ فِيْ تِسْعِ اٰيٰتٍ۔ ہاتھ جیب میں ڈال نکلیگا چمکتا ہوا کوئی اس میں عیب نہیں۔ اور یہ دو نشان اور نشانوں کو ملا کر نو نشان میں داخل ہیں۔ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَقَوْمِهٖ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ۔ جا فرعون اور اس کی قوم کی طرف وہ بے شک فاسق ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ صرف کفر پر اس

جہاں بات نہیں پکڑتا۔ بلکہ شوخی کی سزا [illegible] دنیا میں ملا کرتی فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ اٰيٰتُنَا مُبْصِرَةً قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ۔ جب ان کے پاس نشان آ گئے [illegible] [illegible] [illegible] میں [illegible] حاصل نہ تھی کیونکہ [illegible] [illegible] کا سا کام لیا۔ بلکہ کہا کہ یہ دھوکا بازیاں ہیں وَجَحَدُوْا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَآ اَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا وَّعُلُوًّا [illegible] مگر دل مان گئے۔ موجب انکار [illegible] [illegible] اور تکبر کیا۔ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ۔ دیکھ انجام شریروں کا کیا ہوا۔ موسیٰ کو [illegible] [illegible] [illegible] بشریٰ اور مخالف محروم تباہ ہلاک

اصلاح کی ضرورت

لیے

مشنریانہ کی شہادت

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ہے کہ گرمی کا [illegible] [illegible] [illegible] جگہ کئی ہندوستانی اور چار انگریز مر گئے [illegible] اور [illegible] مر گئے۔ اور [illegible] [illegible] ہو گئے لیکن ساتھ [illegible] [illegible] [illegible] کے نامہ نگار مذکور لکھتا ہے کہ [illegible] [illegible] کے دکٹوریہ تھیٹر میں اپنے تماشوں سے [illegible] [illegible] کی تفریح طبع کرتے ہوئے دونوں ہاتھ سے لوٹ رہی ہے۔ یہ خبر صرف کانپور سے انوکھی نہیں آتی۔ بلکہ دیگر شہروں میں بھی جہاں ان کو گرمی کی شدت سے لوگ تڑپ رہے تھے۔ وہاں ناٹک گاہوں میں شراب کی بوتلیں برابر لنڈھائی جا رہی تھیں۔ اب بھی گو بارش شروع ہے۔ اور گرمی کی شدت دور ہو گئی ہے۔ تاہم جب بارش بند ہو گی۔ تو حبس تنگ کریگا۔ اور جہاں کہیں زیادہ انسانوں کا مجمع ہوگا۔ وہاں ہی ہیضہ وغیرہ کا خوف ہوگا۔ لیکن ان جملہ حالات سے واقف تعلیم یافتہ اصحاب بھی ناٹک کمپنیوں کے منڈوؤں کے اندر راتیں گذاریں گے اور وہاں سے اپنے تئیں صحت سمیت بیمار ہو کر باہر تشریف لایا کریں گے۔ میں حیران ہوں۔ کہ انسان معقولیت کب سیکھیں گے۔ تھیٹر وغیرہ سامان تفریح بتلائے جاتے ہیں۔ لیکن سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ صحت کو قربان کر کے تفریح کیونکر ہو سکتی ہے۔ اس تفریح کی بھی وہی حالت ہے۔ جو یورپین اصحاب کے جلسوں میں ٹوسٹ پینے کی ہوتی ہے۔ دوسرے کی صحت کا جام پیتے ہوئے اپنی صحت کو قربان کرنا جیسا نامعقول عمل ہے۔ اس سے بڑھ کر یہ عمل زیادہ تر نامعقول ہے کہ تفریح طبع کے نام پر صحت کو قربان کر دیا جاوے

ہیں تو انگریزی طرز کی ناٹک بازی کے بالکل برخلاف ہوں لیکن اگر رات کے ناٹک گھر قائم ہی رکھنے ہوں۔ تب بھی کم از کم یکم جون سے لے کر [illegible] [illegible] تک تو ان ناٹک گاہوں کو بند کر دینا چاہیئے۔ تاکہ جہاں تک جسمانی صحت بچ سکے وہی غنیمت سمجھی جاوے۔ لیکن میری پکار کو سنے گا کون۔ کیونکہ کوئی مرے چاہے جیوے۔ سیتھر اگول تماشے ہوے۔ جواب دے گا کہ دنیا کے کام ایسے بند ہو سکتے ہیں (ستیہ دھرم پرچارک)

عے۔ محمد حسین خاں صاحب ہانگ کانگ سے پیسہ اخبار کو لکھتے ہیں۔ سنا جاتا ہے۔ کہ لاہور میں سخت زلزلہ آیا۔ اور طاعون بھی ترقی پر ہے۔ میں سخت افسوس کرتا ہوں۔ کہ زلزلوں سے بہت مکان گر گئے اور بہت جانوں کا نقصان ہوا۔ لیکن پھر بھی ہم اپنے خداوند کی سچے دل سے عبادت نہیں کرتے۔ ہم کو بیدار کرنے کے لئے یہ زلزلے آتے ہیں۔ شاید کہ ہم راہ راست پر آویں۔ اور مسکینوں کا مال غبن نہ کریں۔ جھوٹ نہ بولیں شراب نہ پئیں۔ لیکن غور سے دیکھا جاوے۔ تو کسی کو پرواہ نہیں ہے

عہ۔ ممتاز حسین صاحب۔ شبالہ میں عیسائیوں کے زور کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ ان لوگوں کی نسبت اہل اسلام کی کثرت ہے۔ اور مسلمان بہ نسبت ان کے یہاں آسودہ حال بھی ہیں مگر مسلمانوں کی نہ تو کوئی انجمن ہے۔ اور نہ ہی کوئی سکول۔ کیا ان لوگوں کو دیکھ کر بھی انہیں شرم نہیں آتی۔ کہ ہندو بنگالی روز بروز ترقی کرتے جاتے ہیں اور آگے بڑھ رہے ہیں۔ مگر ہم ہیں کہ خواب غفلت سے بیدار نہیں ہوتے۔ مسلمانوں میں کچھ انہیں امارت کی بوسمائی ہوئی ہے۔ کہ جس کا کچھ حد و حساب نہیں۔ یہ لوگ خیال کرتے ہیں کہ انجمنیں قائم کرنا یا مدرسے بنانا۔ یا مذہبی معاملات کی طرف غور کرنا ہمارا کام نہیں۔ بلکہ یہ ملانوں کا کام ہے

افسوس ہے۔ ایسی قوم پر۔ اور اس قوم کے خیالات پر۔ کہ روز بروز تنزل کا منہ دیکھ رہے ہیں۔ یہ لوگ کب خواب غفلت سے بیدار ہوں گے۔

عے۔ عبدالسلام رفیقی صاحب پیسہ اخبار میں تحریر فرماتے ہیں مسلمانوں کی قسمت نے کچھ ایسا پلٹا کھایا۔ کہ سیدھی ہونے میں آتی ہی نہیں۔ جہاں دیکھو۔ ان کی کم ہمتی رنگ لائے بغیر نہیں رہتی۔ زلزلے کے موقعہ پر ان کی پست ہمتی نے کمال ہی کر دیا کسی کو اتنی بھی توفیق نہ ہوئی۔ کہ اسلامی ہمدردی تو بجائے خود رہی انسانی ہمدردی ہی جوش مارتی۔

درخواست دعا

قریب تین چار ماہ سے میرے ناک پر ایک خطرناک بیماری ہے جس سے بہت اندیشہ رہتا ہے۔ علاج تو ہو رہا ہے لیکن میرے سب احمدی احباب کو میرے لئے دعا کرنی چاہیئے کہ خداوند کریم مجھے اس خطرناک بیماری سے شفا دیوے۔ دعا پر ہی ہمارا سارا دارومدار ہے والسلام خاکسار محمد نصیب احمدی محرر بدر قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ڈاکٹر سید محمد اسمٰعیل صاحب کا اسسٹنٹ سرجنی کا امتحان

اور

صاحبان بصیرت کے واسطے ایک نشان

اللہ تعالیٰ کے لئے سب حمد و ثنا ہے۔ جو اپنے بندوں کی دعاؤں کو قبول کرتا ہے۔ اور انکی محنتوں کو بار آور کرتا ہے۔ اُس کا بڑا شکر اور احسان ہے۔ کہ مکرمی جناب میر ناصر نواب صاحب کے فرزند ارجمند محبی اخویم میر محمد اسمٰعیل صاحب جن کو اس عاجز کے ساتھ مدت سے ایک خاص محبت کا تعلق ہے میڈیکل کالج کے سب سے آخری امتحان میں **کامیاب** ہوئے۔ اور نہ صرف یہی بلکہ تمام پنجاب۔ یو۔ پی۔ اور سنٹرل انڈیا میں اول رہ کر نہایت عزت کے ساتھ پاس ہوئے۔ یہ کامیابی نہ صرف احمدیہ برادران کے واسطے بلکہ عام مسلمانوں کے واسطے بھی ایک بڑی خوشی کا موجب ہے۔ بالخصوص اس واسطے کہ میر صاحب موصوف زمانہ تعلیم کالج میں ہمیشہ اعلےٰ اخلاق کے ساتھ کالج کے طلباء اور اساتذہ کو ایک سچے مسلمان کی زندگی کا نمونہ دکھلاتے رہے ہیں۔ اور اپنے ذہن رسا اور نکتہ رس طبیعت کے ساتھ اپنے پاک چال چلن سے احمدیت کا ایک مؤثر نمونہ ثابت ہوئے ہیں۔ اللّٰھم زد فزد

لیکن ان سب باتوں سے بڑھ کر جس بات نے ان کی کامیابی کو ایک بڑی بھاری خوشی کا موقع بنا دیا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ انکی اس کامیابی کے متعلق خداوند علیم و خبیر نے پہلے سے اپنے برگزیدہ رسول کی معرفت خبر دے دی تھی۔ اور وہ واقعہ اس طرح سے ہوا تھا۔ کہ ۴۔ اپریل ۱۹۰۵ء کو جب کہ زلزلہ آیا تھا۔ اس دن لاہور سے کئی دوستوں کے خط آئے۔ شاید بیس کے قریب وہ خط ہوں گے۔ ہر ایک دوست نے اپنی خیر و عافیت سے اطلاع دی۔ کہ ہم کو خداوند تعالےٰ نے اس آفت سے بچا لیا۔ مگر میر محمد اسمٰعیل صاحب کا ایک خط بھی نہ آیا۔ حالانکہ ان کی عادت تھی کہ ذرا سی انہونی بات سے اپنی والدہ صاحبہ اور ہمشیرہ صاحبہ کو اطلاع دیا کرتے تھے۔ پہلے دن تو ان کی والدہ صاحبہ اور ہمشیرہ صاحبہ نے صبر کیا اور سمجھا کہ شاید کل خط آجائے گا۔ پھر دوسرے روز بھی کوئی خط نہ آیا۔ تب ان دونوں کا دل مارے غم کے دھڑکنے لگا۔ اور سخت پریشانی ان کے لاحق حال ہوئی اور یہ سمجھا کہ اب خیر نہیں۔ شاید کسی مکان کے نیچے دب گئے ہوں۔ پھر تیسرے روز بھی کوئی خط نہ آیا۔ اور کسی دوست نے بھی نہ لکھا۔ کہ میر محمد اسمٰعیل صاحب خیر و عافیت سے ہیں۔ تب اُن دونوں کی حالت مارے غم کے قریب موت کے ہو گئی اور **حضرت** کو دعا کے واسطے کہا۔ **حضرت** نے ان کا سخت قلق اور رنج دیکھ کر بہت توجہ سے دعا کی۔ تو جواب میں یہ الہام ہوا۔ "**اسسٹنٹ سرجن**" اُس وقت سمجھ نہ آیا۔ کہ اس دعا کے ساتھ اسسٹنٹ سرجن کو کیا علاقہ ہے۔ بعد اس کے میر محمد اسمٰعیل صاحب آگئے۔ اور ان سب کو تسلی ہوئی۔ حضرت ام المؤمنین نے اس الہام کو خوب یاد رکھا۔ اور وہ ہمیشہ فرمایا کرتی تھیں۔ کہ میں جانتی ہوں۔ کہ اسمٰعیل پاس ہو جائے گا۔ کیونکہ جب زلزلہ کے وقت اس کی خیر و عافیت کے لئے دعا کی گئی۔ تو الہام ہوا۔ کہ اسسٹنٹ سرجن۔ اس کا یہ مطلب تھا۔ کہ تمہارا یہ خیال غلط ہے۔ کہ وہ کسی مکان کے نیچے دب گیا ہے۔ اس کے لئے تو مقدر ہے۔ کہ وہ اسسٹنٹ سرجن ہو جائے

غرض یہ موقع ایک نہیں۔ بلکہ کئی طرح کی خوشیوں کا موقعہ ہے۔ جس پر ہم صدق دل کے ساتھ حضرت اقدس مسیح موعود کو مبارک دیتے ہیں۔ اور حضرت ام المؤمنین کو مبارکباد دیتے ہیں۔ اور جناب میر ناصر نواب صاحب اور عزیزی میر محمد اسحٰق صاحب (خدا اس کو ہمیشہ صحت و عافیت کے ساتھ رکھے) اور ان کی والدہ صاحبہ اور تمام احمدی برادران کو مبارکباد دیتے ہیں۔ اور میڈیکل کالج کے اسٹاف کو مبارکباد کہتے ہیں۔ جن کی شاگردی میں ایک ایسا لائق ہونہار ڈاکٹر بنا۔ اور بالآخر دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ میر صاحب موصوف کے واسطے یہ کامیابی دین و دنیا میں حسنات کا موجب اپنی رضامندی کے حصول کا باعث بنائے۔ اور انسانی ہمدردی کے اس سچے خیرخواہ ہنر میں خدا تعالےٰ میر صاحب کو دن بدن فائدہ بخش علم میں ترقی عطا فرمائے۔ اور ان کا وجود سلسلہ حقہ احمدیہ کے واسطے بڑے بڑے برکات کا موجب ہو۔ آمین ثم آمین

مدرسہ تعلیم الاسلام

مدرسہ تعلیم الاسلام کی ضرورت اور فوائد پر بہت کچھ پہلے لکھا جاچکا ہے اور احباب اس سے بخوبی واقف ہیں حضرت امام نے خود اس مدرسہ کی بنیاد رکھی اور جماعت احمدیہ کا فرض قرار دیا کہ اسکے واسطے ہر فرد احمدی با قاعدہ ماہوار چندہ دیا کرے بلکہ حضرت **امام** علیہ السلام نے یہانتک حکم دیا کہ جو شخص چندہ لنگر کے سوا کسی اور چندہ کی استطاعت اپنے اندر نہیں رکھتا وہ لنگر کے چندہ میں سے ہی چہارم حصہ کاٹ کر مدرسہ کے امین کو علیحدہ بھیجے ان الفاظ کے بعد اس امر پر گفتگو کرنے کی کچھ ضرورت نہیں رہتی کہ مدرسہ کی اعانت آپ صاحبان کے واسطے کس قدر ضروری ہے - پیارے احمدیو! خدا نے جس سلسلہ کو قائم کیا ہے وہ اپنی ترقی کی معراج کو پہونچے گا - مدرسہ ایک نہیں لاکھوں بنیں گے - کالج ایک نہیں ہزاروں ہوں گے اور یونیورسٹی ایک نہیں سینکڑوں قائم ہوں گی - پر خدا نے جس ثواب کا وقت آپ لوگوں کو عطا کیا ہے وہ وقت پچھلوں کی قسمت میں نہیں ہے آج کا دیا ہوا ایک پیسہ اس وقت کے ہزار بلکہ کئی ہزار کے برابر ہوگا - پس اٹھو اور وقت کو غنیمت سمجھو اور مدرسہ کی خدمت میں فراخ دلی سے کام لو - کم از کم دو ماہ کی تنخواہ مدرسہ فنڈ میں ہر وقت جمع رہنی چاہیے - اور یہ بات سر دست ایکہزار کے ڈونیشن اور آئندہ پانچسو روپے ماہوار کے باقاعدہ چندہ کے ساتھ حاصل ہو سکتی ہے - تمام روپیہ امین مدرسہ کے نام آنا چاہیے ✦

رسید زر تا ۱۲ جولائی ۱۹۰۶ء

پیر برکت علی صاحب معرفت حافظ روشن علی صاحب	عہ
ماسٹر وزیر الدین صاحب - سجانپور بیٹرہ -	عہ
احمد الدین صاحب - نارووال	عہ
محمد اکرم صاحب کمپونڈر بجناب عبد الحکیم صاحب جلال پور جٹاں	عہ
مولوی گلاب الدین صاحب - رہتاس	۳ر
بابو گلاب خان صاحب - راولپنڈی	عہ
سید مظفر شاہ صاحب خانساماں	عہ
محمد عبد الرحمن صاحب بمبئی (بمد اعانت)	عہ
شاہ محمد صاحب نارووال -	عہ

حمید الدین صاحب - پھلاں ضلع ہوشیارپور	عہ
نبی بخش صاحب - کوٹرا جیوتانہ -	عہ
نور محمد صاحب ڈرافٹس مین -	عہ
مولوی محمد ابراہیم صاحب مدرس - سوانوالہ	عہ
غلام رسول صاحب - قتال پور	عہ
عبد اللہ صاحب - درزی	عہ
ماسٹر عبد الرحیم صاحب اکوٹہ	عہ
علی احمد خان صاحب -	عہ
نبی بخش صاحب خانساماں لائل پور	عہ
ڈاکٹر بشارت احمد صاحب - بینڈی کیمپ	عہ
منشی خادم محمد صاحب - نوشہرہ	عہ
محمد عمر خان صاحب - کنجاہ -	عہ
نواب الدین صاحب - پسرور -	عہ
محمد صدیق صاحب - کپورتھلہ -	عہ
منشی عبد العزیز صاحب - سہارنپور	عہ
مرزا عباس علی صاحب کوہاٹ	عہ
گلاب الدین صاحب - رہتاس -	۳ر
محمد بخش صاحب - سپاہی خیراگلی	عہ

نماز جنازہ - خانصاحب محمد ذو الفقار علیخان صاحب انسپکٹر آبکاری بیرہٹو کی اہلیہ کلاں کی وفات کی خبر ہمنے نہایت افسوس کے ساتھ سنی ہے - اللہ تعالیٰ مرحومہ کو غریق رحمت و داخل جنت کرے اور خان صاحب اور مرحومہ کے دیگر لواحقین کو صبر جمیل عطا فرماوے - احباب سے دعاے مغفرت اور نماز جنازہ کی درخواست ہے ✦

تعلیم القرآن

عرب صاحب عبد المحیی نے ایک قاعدہ عربی زبان کا تالیف کیا ہے جس سے ابتدائی بچوں کو حروف کا جوڑنا اور قرآن شریف کی عبارت کا پڑھنا آسان ہو - قاعدہ مختصر اور عمدہ ہے - اخیر میں استاد کے واسطے چند قواعد بھی درج ہیں - قیمت صرف ایک آنہ ہے - عرب صاحب سے قادیان میں مل سکتا ہے

ضرورة نکاح

میرا ایک لڑکا ہے پندرہ برس کا عبد اللہ نام پیشہ زمینداری ✦ بارہ بیگہ اپنی زمین ہے لڑکا قرآن مجید پڑھا ہوا ہے میں چاہتا ہوں اپنی احمدی جماعت میں اپنے لڑکے کا نکاح کروں - المشتہر قطب الدین ساکن موضع ستاٹھ ڈاکخانہ سلطان ✦

اُجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	۶ ماہ	۳ ماہ	۱ ماہ	ایکبار
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	للعہ	[illegible]	[illegible]
ربع کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ایک دفعہ کے لیے فی سطر کالم ۲ر لیکن ۲ر سے کم اجرت کا اشتہار نہیں لیا جاوے گا - ضمیمہ بحساب ۲ر سیکڑہ اخبار کے ساتھ تقسیم کیا جاوے گا - ضمیمہ بھجوانے کے لیے نمونہ ارسال کرکے بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کرلیں - ایڈیٹر کو اختیار ہے کہ کسی اشتہار کے لینے سے انکار کر دے ✦ اُجرت اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہیے - مستقل اشتہار دینے والوں کو اخبار مفت بھیجا جاوے گا بشرطیکہ اُن کے اشتہار کی اُجرت سالانہ [illegible] سے کم نہ ہو - جن کے اشتہار کی اُجرت [illegible] سالانہ ہوگی اُن کو اخبار مفت لیکن محصول ڈاک انھیں دینا پڑے گا ✦

خریداران اخبار

خریداران بدر سے گذارش ہے کہ مہربانی فرماکر دفتر بدر کی خط و کتابت میں اپنی چٹ کے نمبر کا حوالہ ضرور دیویں تاکہ تعمیل ارشاد میں سہولت ہو - بعض اوقات نمبر چٹ کا حوالہ نہ دینے کی وجہ سے نام تلاش کرنے میں بڑی دقت ہوتی ہے اور ایسا بھی ہوتا ہے کہ نام نہیں ملتا جسکی وجہ سے تعمیل ارشاد میں کوتاہی ہوکر شکایت کا موقع ملتا ہے لہذا التماس ہے کہ ہر ایک صاحب بوقت خط و کتابت اپنی چٹ کے نمبر سے آگاہ فرماویں - جو چٹ کے سرے پر چھپا ہوا ہوتا ہے ضرور لکھیں تاکہ تعمیل میں توقف نہ ہو

براہین احمدیہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سب سے پہلی تصنیف جو تمام سلسلہ نشانات اور معجزات کی بنا ہے اور جس میں مندرجہ پیشگوئیاں آجتک پوری ہو رہی ہیں اور قیامت تک ہوتی رہینگی نہایت خوشخط عمدہ کاغذ پر صرف پونے تین روپے ۲ع۱۲ر میں ہم سے ملتی ہے - درخواستیں بنام معراج الدین عمر قادیان ضلع گورداسپور آنی چاہییں ✦

قادیان بدر پریس میں چھاپا گیا میاں معراج الدین عمر کے لئے (تاریخ اشاعت ۲۰ جولائی ۱۹۰۶ء)

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

دنیا مین ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نکیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملون سے اُس کی سچائی ظاہر کردیگا

ان اللہ قد صرح لکم وقت مسیحہ وانتم من ادلۃ

بدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

...یم ہانو گر آئی چہادر قادیان بینی	بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸	دوا بینی۔ شفا بینی۔ غرض دارالامان بینی
سلسلۃ الجدید جلد ۱ نمبر ۱۷	۲۳ جمادی الاولی ۱۳۲۳ سنہ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام جمعرات۔ ۲۷ جولائی ۱۹۰۵ سنہ ء	سلسلۃ القدیم جلد ۴ نمبر ۲۵
ای جہان منتظر خوش باش کامد دلستان	ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ	آن مسیح و دور آخر مہدی زمان

قیمت سالانہ

والیان ریاست ۳۰ روپے
معاونین ۱۰ روپے
بر ضمنے ۵ روپے
خود ۳ روپے
عام قیمت ۲ روپے ۸ آنے

اس سے زائد امداد کے طور پر جو کچھ احباب عطا فرمائین وہ بخوشی قبول کیا جاویگا

سردست خریداری کم ہے اور خرچ آمد سے دگنا ہے اس واسطے امداد کی بہت ضرورت ہے

ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر قادیان پروپرائٹر بدر اور خط و کتابت بنام منیجر بدر ہونی چاہیئے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفے مارا امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم — ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آن نہ از خود از ہماں جائے بود
ما از و یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست — ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک وز خبرہائے معاد — ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست — منکراں مور دلعن خداست
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یکدمے دوری از آں عالیجناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت انکا مغلوب نہیں ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا۔ اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالی کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنا ویگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے اور نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر و یسر اور نعمت و بلا مین اللہ تعالے کیساتھ وفاداری کریگا اور بہرحالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ مین طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ وقال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا۔ اور اس عقد اخوت مین ایسا اعلی درجہ کا ہوگا۔ کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں میں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

خدا کی تازہ وحی

۲۶ جولائی ۱۹۰۵ء۔ کُنتُ کَنزاً مَخفِیّاً فَاَحبَبتُ اَن اُعرَفَ۔ ترجمہ۔ میں مخفی خزانہ تھا۔ پھر میں نے چاہا کہ میں پہچانا جاؤں۔

فرمایا۔ یہ صفات الٰہیہ کا ظہور ہے۔ کسی زمانہ میں کوئی ایک صفت ظاہر ہوتی ہے۔ اور کسی زمانہ میں پوشیدہ رہتی ہے۔ جب ایک اصلاح کا زمانہ دور پڑ جاتا ہے۔ اور لوگوں میں خدا شناسی نہیں رہتی۔ تو اللہ تعالیٰ پھر اپنی معرفت کو ظاہر کرنے کے واسطے ایک ایسا آدمی پیدا کرتا ہے جس کے ذریعہ سے اس کی معرفت دنیا میں پھیلتی ہے۔ لیکن جس زمانہ میں وہ مخفی ہوتا ہے۔ اس زمانہ میں عابدوں کی عبادۃ اور زاہدوں کے زہد بھی ادھورے اور نکمے رہ جاتے ہیں یہ الہام براہین احمدیہ میں بھی درج ہے۔ لیکن اب پھر اس کے خاص ظہور کا وقت معلوم ہوتا ہے۔ اس واسطے دوبارہ یہ الہام ہوا ہے۔

۲۷ جولائی ۱۹۰۵ء۔ "مُحمّد مُفلح"
اس الہام میں حضرت مسیح موعود کو اس نام سے خطاب کیا گیا ہے

حضرت خلیفۃ اللہ علیہ السلام
کی
پُر در دباتیں

پرسوں میں نے ایک دوست کی نسبت عرض کیا کہ بعض ابتلاؤں کا اندیشہ زیادہ ہوگیا ہے۔ اور غم و ہم کے ان کے دل پر غالب آنے کا خوف ہے فرمایا میں نے دعا تو بہت کی ہے۔ اور التزاماً کرتا ہوں لیکن مجھے بھی یہ فکر رہتی ہے۔ کہ ہر شخص دنیا کے غم و ہم میں گرفتار ہے۔ دین کے غم و ہم کا موقعہ انہیں کب ملے گا اس زندگی میں مصائب کا آنا ضروری ہے۔ اور انسان کی زندگی کے محدود اوقات میں کوئی نہ کوئی وقت کسی حادثہ اور رنج کا نشانہ ہوتا ہے۔ اگر اسی طرح ایک شخص کی روح دنیا کے بگڑے ہوئے معاملات کی فکر میں پیچ و تاب کھاتی رہے۔ تو وہ وقت صافی اسے کب میسر آئے گا۔ جبکہ اس کا سارا ہم و غم دین ہوگا۔ وہ جماعت جس نے بیعت میں اقرار کیا ہے کہ وہ دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے۔ وہ بھی اگر اسی دلدل میں دن رات پھنسے رہیں۔ تو بتائیں۔ وہ اس اقرار عہد کے ایفا کی طرف کب توجہ فرمائیں گے۔ فرمایا میں تو حلفاً کہہ سکتا ہوں۔ کہ جب سے مجھے ہوش ہے میں دنیا کے ہم و غم میں کبھی مبتلا نہیں ہوا۔ فرمایا۔ جب میری عمر غالباً پندرہ برس کی ہوگی۔ ایک کستری نے جو کھا جو حضرت والد صاحب کے حضور میں بیٹھا ہوا اپنی تلخ کامیاں اور نامرادیاں بیان کرتا اور سخت کڑھ رہا تھا میں نے کہا لوگ دنیا کے لئے کیوں اس قدر دکھ اٹھاتے اور اس کے غم و ہم میں گرفتار ہیں۔ اس نے کہا۔ تم ابھی بچہ ہو جب گھرستی ہوگے جب تمہیں ان باتوں کا پتہ لگے گا۔ فرمایا۔ ایک عرصہ کے بعد جب غالباً میری عمر چالیس کے قریب ہوگی کسی تقریب سے پھر اسی کستری سے گفتگو کا اتفاق ہوا۔ میں نے کہا۔ اب بتاؤ۔ اب تو میں گھرستی ہوں۔ اس نے کہا۔ تم تو ویسے ہی ہو۔ فرمایا۔ ہر شخص اپنے دل میں جھانک کر دیکھے۔ کہ دین و دنیا میں سے کس کا زیادہ غم اس کے دل پر غالب ہے۔ اگر ہر وقت دل کا رخ دنیا کے امور کی طرف رہتا ہے۔ تو اسے بہت فکر کرنی چاہیئے۔ اس لئے کہ کلمات الٰہیہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایسے شخص کی نماز بھی قبول نہیں ہوتی۔ فرمایا۔ کاش لوگوں کی سمجھ میں یہ بات آجاتی۔ کہ جس شخص کا تمام ہم و غم دین کے لئے ہوتا ہے۔ اس کے دنیا کے ہم و غم کا اللہ تعالیٰ متکفل و متولی ہو جاتا ہے۔ فرمایا میں نے کبھی نہیں سنا۔ اور نہ کوئی کتاب گواہی دیتی ہے کہ کبھی کوئی نبی بھوکا مرا ہو۔ یا اس کی اولاد در دروازوں پر بھیک مانگتی پھرتی ہو۔ ہاں دنیا کے ملوک امرا اور اغنیا کا یہ برا حال اکثر سنا گیا ہے۔ کہ ان کی اولاد نے در بدر ٹکڑے مانگے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی سنت تھر رہی ہے۔ کہ کبھی آل کامل مومن بستر نرم سے خاکستر گرم پر نہیں بیٹھا۔ اور نہ اس کی اولاد کو روز بد دیکھنا نصیب ہوا لیکن لوگ ان باتوں پر پختہ ایمان لاتے ہیں۔ اور سچا اور پاک بھروسہ اللہ تعالیٰ پر کریں۔ تو ہر قسم کی روحانی خودکشی اور دلی جلن سے رہائی پا جائیں فرمایا۔ اکثر لوگوں کو اولاد کی آرزو بھی اس خیال سے لگی رہتی ہے۔ کہ کوئی ان کی مردار دنیا کا وارث پیدا ہو جائے۔ نہیں جانتے۔ کہ اگر وہ بدکار و ناہنجار نکلے۔ تو ان کا کمایا ہوا روپیہ اور راندوختہ فسق و فجور میں ان کا معاون ہوگا۔ اور ان کی سیہ کاریوں کا ثواب ان کے نامہ اعمال میں ثبت ہوتا رہیگا۔ فرمایا۔ اولاد کی آرزو کے لئے حضرت زکریا علیہ السلام کا سا دل درکار ہے۔ اللہ تعالیٰ کا قرآن کریم میں اس کا ذکر کرنا اس لئے ہے۔ کہ حضرت زکریاؑ کی دعا ولد صالح کے لئے مومنوں کے لئے اسوہ ٹھہر جائے۔ فرمایا زندگی ناقابل اعتبار ہے۔ فرصت بہت کم ہے۔ ہر ایک کو چاہیئے۔ کہ دین کی فکر میں لگ جائے۔ اس سے بہتر نسخہ عمر بڑھانے اور برکت کا نہیں۔ آج صبح تین بجے کے قریب زلزلہ کا سخت دھکا لگا۔ صبح کی نماز میں حضرۃ تشریف لائے۔ فرمایا۔ کل میں دعا کر رہا تھا۔ کہ ایسے لوگ شرارتوں میں بڑھ رہے ہیں۔ اور غفلت نے ان کے قلوب موٹے کر دیئے ہیں۔ کہ اگر یوں ہی سکون قرار رہا۔ تو ان کا استہزا ترقی کر جائے گا۔ اس سلسلہ کو جاری رہنا چاہیئے۔ فرمایا۔ اب ان مادہ پرست منکرین قدرۃ الٰہی کا مقابلہ اللہ تعالیٰ سے آپڑا ہے۔ یہ حکم لگاتے ہیں کہ کوئی آفت آنے والی نہیں۔

آخر میں فرمایا۔ کہ ہماری جماعت کے لئے اب عمدہ وقت ہے۔ کہ ایک تبدیلی اپنے اندر پیدا کر لیں۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ بھی ان کے لئے تبدیلی کرے۔ فرمایا۔ خدا تعالیٰ کا معاملہ انسان کے ساتھ اس کے گمان اور تبدیلی کے اندازہ پر ہوتا ہے۔ سو خدا تعالیٰ پر نیک گمان رکھو۔ اور دعا اور امید میں کبھی نہ تھکو۔ اور نہ مایوس ہو۔ والسلام

خاکسار عبد الکریم۔ ۲۶ جولائی ۱۹۰۵ء۔

ڈائری

۲۷ جولائی ۱۹۰۵ء۔ فرمایا۔ دعا اور توجہ میں ایک روحانی اثر ہے جس کو طبعی لوگ صرف مادی نظر رکھنے والے ہیں نہیں سمجھ سکتے۔ سنت اللہ میں دقیق در دقیق اسباب کا ذخیرہ ہے جو دعا کے بعد اپنا کام کرتا ہے۔ چند کیواسطے طبعی اسباب رطوبات کے بیان لیئے جاتے ہیں۔ کئی دفعہ آزمائش کی گئی ہے۔ کہ بغیر رطوبات کے اسباب کے ایک نیند سی آجاتی ہے اور ایک حالت طاری ہوتی ہے جس میں سلسلہ الہامات کا وارد ہوتا ہے اور وہ بعض اوقات ایسا لمبا سلسلہ ہوتا ہے۔ کہ انسان بار بار اپنے رب سے سوال کرتا ہے۔ اور رب جواب دیتا ہے ایسا ہی بعض مادی لوگوں نے چند ظاہر اسباب کو دیکھ کر فتویٰ لگایا ہے۔ کہ اب زلازل کا خاتمہ ہے۔ اور دو سو سال تک یہاں کوئی زلزلہ نہیں آئے گا۔ لیکن یہ لوگ در اصل اللہ تعالیٰ کے باریک رازوں اور اسباب سے بے خبر ہیں۔ وہ ظاہر عالم اسباب کو جانتے ہیں۔ لیکن اس کا ایک باطنی عالم اسباب بھی ہے ؎

فلسفی کو منکر از حنانہ است ۔ از حواس اولیا بیگانہ است

اس جہان کے لوگ جب فتنہ و فساد کی کثرت کو دیکھ کر اس کی اصلاح سے عاجز آجاتے ہیں۔ تب اللہ تعالیٰ اپنے خاص بندوں کو ایسے قویٰ عطا کرتے ہیں۔ جن کی توجہ سے سب کام درست ہو جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ دعا کے ذریعہ سے حرص بڑھ جاتی ہیں۔ انبیا خلقت کی ہدایت کے واسطے بہت توجہ کرتے ہیں۔ اسی کی طرف قرآن شریف میں اشارہ ہے کہ لعلک باخع نفسک آنحضرت صلعم کو مخلوق کی ہدایت کا اس قدر غم تھا کہ قریب تھا کہ اسی میں اپنے آپکو ہلاک کر دیں۔ ظاہری قیل و قال سے کچھ نہیں

[illegible]

شہادۃ قرآنی علیٰ کذب کرشن قادیانی

یہ ایک نیا بخار یا کیڑا ہے جو اسی برسات کے مہینہ میں لاہور کی تنگ و تاریک گلیوں کی عفونت سے پیدا ہوا ہے۔ اور اسکے بسوشیوں کی طرح راست بازوں کو گالیاں دینا شیعوں کا دین و ایمان ہے اس برساتی کیڑے کی کچلیوں نے طبعاً وہی زہر اُگلا ہے جو اس قوم کے مقدس کو بیروں کا آباعن جد ورثہ چلا آتا ہے۔ کوئی شخص ارشاد علی ذاکر (اللہ تعالےٰ کا ذاکر نہیں۔ فانی بے سود بتوں اور نامنجاب بیہودہ افسانوں کا ذاکر) یا سچا صحیح شیعہ ہے۔ یہ نیا جوشیلہ نیش زن یا اس یاوہ سرائی کا مؤلف عبد اللہ نامی اس ذاکر شاغل کا بیٹا ہے۔ تعجب ہے کہ ان زنانہ فطرۃ بزدل بیچاروں کو اپنے فانی اور لغو بتوں کے بنانے اور ڈھانے اور اپنی چھوٹی قسمتوں پر نوحہ سرائی کرنے سے فرصت کیسے ملتی ہے۔ صدیوں سے ایک گھر یا گھرانے میں ماتم پڑا ہو۔ اور بڑے بڑے پیارے اور عزیز ان کے خاک ذلت و ادبار میں ہزاروں حسرتوں اور نامرادیوں اور ناشادیوں کو سینوں میں لئے سوئے ہوں انھیں دوسری سے دست و گریباں ہوتا کیسے سوجھتا ہے یا پھر حق بات یہی ہے اور کہنی ہی پڑتی ہے کہ مکار مسخرے میں دل میں درد اور رنج کوئی نہیں کسی کا پیارا اور بازو بھائی مرجاوے۔ لخت جگر قرۃ العین ہزاروں امیدوں کی جگہ اکلوتا بیٹا ہلاک ہو جاوے کسی نے دیکھا اور سنا ہے اور کوئی مان سکتا ہے کہ وہ بدنصیب بھائی یا سوختہ اختر باپ ایک طرف چگر دوز بین کرتا ہے۔ اس کے درد انگیز نالے اور آتش فشاں آہیں آسمان کو چھلنی کرتی ہیں اور دوسری طرف ہمسایوں کی پوستین پھاڑتا اور لڑتا لڑاکا جھگڑتا ہے۔ پھر تعجب پر تعجب آتا ہے کہ مار کھائی ہوئی تباہ حال نامراد بزدل قوم کو غصہ اور جوش کیسا اور آئے کیوں۔ کیا انتقام کے لیے؟ ہاں تو کیا انتقام لے بھی سکتے ہیں؟ اور خاموش گونگے بہرے ناتوان ٹٹو کا ایک کچھ ستوا بھی ہے؟ احمق مسخرے! آئے دن یا کھٹ مچاتے اور ہنسی کراتے ہیں۔ کاغذوں کی شکلوں اور ڈھانچوں سب اپنے حریفوں کو اُتارتے ہیں اور انھیں سرکنڈوں کے تیروں سے چھید کر اپنے بہادری اور ہمت کا ثبوت دیتے اپنا اُجہ ناز کرتے ہیں۔ ان میں ایک بھی مرد نہیں یا کوئی بھی مرد نہ۔ طبیعت کا غیرت مند نہیں ہو سکتا ہے اور ہے کہ اس کی

جھنکتے اور سر پر لوگروں خاک ڈالنے سے کیا حاصل **جیتنے والے جیت گئے۔ نامراد ہونے والے نامراد ہو گئے۔** ان زندہ شیروں اور آسمانی ہیروں کو تمھاری معبود و مسجود لوبڑیاں تو مُنہ نہ دکھا سکیں بلکہ اُن کے مارے ہوئے اور کھا کر چھوڑے ہوئے باسی شکار سے پیٹ پالتی ہیں۔ اب تم لومڑیوں کے فرزند شیروں کے جنم میں کیسے آگئے اور شیری کا ثبوت یہ کہ کاغذی تصویروں سے لڑتے ہو۔ ہم تو حقائق کے دلدادہ اور واقعات حقہ کے سننے اور ماننے کے عادی ہیں۔ مردہ بتوں کی کتھا سننا اور جھوٹے افسانوں پر ایمان لانا ہمارا آئین و آئین نہیں۔ ہم تو **عاشق ہیں قرآن کے** اس لیے کہ وہ زندہ خدا کا زندہ کلام ہے وہ حقائق بیان کرتا۔ واقعات حقہ سناتا اور سچائی پر ایمان لواتا ہے۔ اور پھر ہم **شیفتہ و شیدا ہیں** اپنے زندہ مولی کی۔ ہاتھ کی کاریگری کے جو اُسکی زندہ اور لاتبدیل کام ہے۔ جیسے یہ **دو گواہ** سچا کہیں اُسپر جان و دل سے ایمان لاتے ہیں اور ذوق و بصیرت سے اس کے حق میں گواہی دینے کے لیے آمادہ ہیں۔ کسی سے کوئی رشتہ نہیں۔ اس راہ میں گوشت پوست کے رشتوں کی مرے ہوئے کیڑوں سے زیادہ پروا نہیں کرتے۔ جیسے ایمان لاتے ہیں اسپر کہ ہمارا خدا نہ کسی کا بیٹا ہے اور نہ اُسکا کوئی بیٹی بیٹا ہے۔ ویسے ہی ایمان لاتے ہیں اسپر کہ خدا کے کامل خلیفہ خاتم النبیین کا بھی کوئی بیٹا بیٹی نہیں۔ خدا کا بیٹا اور رسول کا بیٹی بیٹا کہنے والے اور راہ حق اور حرمت حق میں اُن کا کچھ بھی حصہ اور شرکت سمجھنے والے یکساں ناپاک مشرک ہیں۔ **توحید وہی ہے** جو قرآن نے سکھائی اور خدا کے کامنے دکھائی ہے۔ والسلام۔

یہ رسالہ میرے اور مولوی صاحب کے نام آیا اور بھیجنے والے نے اپنے قلم سے اُسپر میرا نام لکھا ہے۔ میں عادتاً اسکو بھی ردی میں پھینک دیتا اور اُن گالیوں اور یاوہ گوئیوں کی کچھ بھی پروا نہ کرتا جو اسمیں حضرت حجۃ اللہ خلیفۃ اللہ المہدی اور میری نسبت لکھی گئی ہیں ایک قادر جج کو ایک ذلیل جھوٹے مستغیث کے خلاف فیصلہ پر کیوں اشتعال آنا چاہیے جبکہ مایوس نامراد عدالت کے کمرہ سے کچھ منہ میں بڑبڑاتا کچھ بکتا ہوا نکلتا ہے۔ ذلیل ذلیل ہے جج جج ہے۔ اُنکی یاد رہوا یا وہ گوئی کوئی آندھی نہیں جس سے انکی مضبوط اور مستقیم کرسی ہل جائے گی۔ مگر ہمیں رسالہ کے نام نے تحریک کی کہ اسپر کچھ لکھنا ضروری ہے

اس لیے کہ اس کا نام دھوکا دینے کے لیے "شہادۃ قرآنی" رکھا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ دانا بینا گواہ ہے کہ مجھے قرآن کریم سے کسقدر محبت ہے اور میرے دل میں اس زندہ کتاب کا کسقدر اکرام اور تعظیم ہے۔ قرآن کریم کسی امر یا شخص کی تائید میں شہادۃ دے پھر اُسے کوئی نہ ملنے اور اپنی رسم اور عادۃ اور الف کو نہ چھوڑے اُسپر **لعنۃ**۔ اور جو قرآن کے متروک و مخذول کو عزیز اور مقبول کہے اُسپر **لعنۃ**۔

غرض میں نے اس نام کی خاطر اس رسالہ کو پڑھا اور اس نام کی خاطر اس کے جواب یا کشف حقیقت کیطرف متوجہ ہوتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذکر کے ساتھ میرا ذکر کرتا اُس دیرینہ کینہ کی وجہ سے ہے جو ان حاسدوں جبراؤں اور ظلمت کے فرزندوں کو مجھ سے میری کتاب **خلافت راشدہ** کے سبب سے ہے میں کسطرح کیا یقین دلاؤں اور اپنا سینہ دکھاؤں کہ میرا مذہب کیا ہے۔ مجھے اس سے کوئی غرض نہیں کہ میرے حال اور قال کو دیکھ کر یا سنکر میرا کوئی نام تجویز کریں میرا مذہب جسپر میں علی وجہ البصیرۃ قائم ہوں یہ ہے کہ خدا کا کلام اور خدا کا کام جس امر یا جس شخص کی تائید کریں میں اسکی تائید کرتا ہوں اور جسکی یہ دو گواہ تردید کریں میں بھی اس کا مخالف ہوں۔ میں نے حضرت **ابوبکر** اور **عمر** اور اُن کے اتباع کو اور پھر حضرت میرزا **غلام احمد** مسیح موعود و **مہدی** مسعود کو ان دو عادل گواہوں کی گواہی اور تائید سے مانا ہے۔ خدا تعالیٰ کے **کلام** نے مومنوں کی جو علامات بیان فرمائی ہیں اور خدا تعالےٰ کے **کام** نے جن لوگوں کے وجود میں فعلاً اور عملاً ان کا ثبوت دیا ہے وہ علامات کامل طور پر حضرت ابو بکر اور عمر میں اور آخری زمانہ میں ہمارے آقا و ولی نعمت حضرت خلیفۃ اللہ میں پائی جاتی ہیں میرا ان بزرگوں کو ماننا انپر میرا احسان اور منت نہیں۔ ان کی صداقت کی بین دلیلیں بے اختیار ماننی پڑتی ہیں اللہ تعالےٰ گواہ ہے اور اُسکی گواہی کافی ہے کہ قرآن کریم میں بجز ان مظفر و منصور مومنوں کے اور کسیکی تائید میں مجھے کوئی شہادت نہیں ملی۔ وہ دل **بڑا خبیث** اور ملعون ہے جو دیدہ و دانستہ قرآن کریم کی شہادۃ سے منہ پھیرے یا صریح نصوص کو پا کر اپنے باطل خیال اور رسم عادت کی پیروی پر **اصرار کرے**۔

میں تیس برس سے اس راہ میں سفر کر رہا ہوں۔ معرفۃ الٰہی کی بڑی پیاس نے مجھے آب زلال کی تلاش سے کبھی ملول ہونے نہیں دیا۔ اول اول جب میں نے اس راہ میں قدم رکھا میں قطعاً نہیں جانتا تھا کہ مجھے کس مشرب سے پانی پلایا جائے گا۔ حق کی صحیح تلاش اور قلب سلیم کی پاک آرزو

خدا سے توفیق پا کر قرآن کو معیار قرار دیا اور انتھک جستجو میں استقامت اختیار کی اس کا نتیجہ وہ تحقیق اور حق و صدق ہے جس پر میں بحمد اللہ بصیرت اور شرح صدر سے قائم ہوں۔ اس لیے عرصہ میں نے عیسائیوں کی رد اسلام کی کتابوں اور ان کی الٰہیات اور تواریخ کلیسیا کو پڑھا اور خوب پڑھا۔ شیعوں کی معتبر اور مبسوط کتابوں کو پڑھا اور غور سے پڑھا۔ افسوس میں فیصلہ نہیں کر سکتا کہ حضرت یسوع کی الوہیت اور کفارہ کے دلائل میں جو عیسائی فخر اور ناز سے پیش کرتے ہیں اور حضرت علی اور حضرت حسنین کے استحقاق خلافت یا خلیفہ بلافصل ہونے اور جامع کمالات انبیاء ہونے کے دلائل میں قوت اور ضعف کے لحاظ سے کیا فرق ہے؟ بڑا زور عیسائی علم کلام کا اور سچا رخ توجہ اس طرف ہے کہ خدا کے راستباز نبیوں کی لائف میں عیب نکالے جائیں اور حضرت یسوع کی فرضی پاکیزگی اور قرار دادہ الوہیت کو معیار مان کر انھیں گنہگار ثابت کیا جاوے۔ لاکھوں کتابیں اس بیہودہ کارروائی کی تائید میں لکھی گئی ہیں۔ ہندوستان میں بہت بڑا ذخیرہ ایسی ہی کتابوں کا ہے جن میں تمام نبیوں اور آخرکار ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پاک ذات پر حملے کیے ہیں اور نہایت ناپاک حملے کیے ہیں۔ اب تھوڑے دنوں سے مصر میں بھی پادریوں نے اسی علم کلام کی اشاعت شروع کی ہے۔ تعجب اور حیرت کا مقام ہے کہ ان میں ضمیر نہیں یا دانستہ حق سے جنگ کرتے ہیں؟ کیوں اس طرف نہیں آتے کہ باطل اور حق میں امر فارق کے لیے ایک معیار قرار دیں۔ توریت میں انبیاء یا راستبازوں کی علامات۔ اعمال اور نتائج اعمال سمجھے ہیں۔ سب سے اکمل اور اولوالعزم اور مظفر و منصور نبی اور دوسروں کے لیے نمونہ نبی حضرت **موسیٰ** پیش کیے گئے ہیں۔ ان کے ثبوت نبوۃ میں اور اسی راہ اور ذریعہ سے آنیوالے نبی اور نبیوں کی صداقت کے ثبوت میں ایک امر فارق اور معیار ہیں اور نشان عظیم الشان لکھا گیا ہے اور وہ یہ ہے کہ جھوٹا نبی قتل کیا جائے گا یا بلفظ دیگر یوں کہلو اور سمجھلو کہ وہ اپنی رسالت اور تبلیغ میں مظفر و منصور نہیں ہوگا بلکہ نامراد و ناشاد رہے گا۔ محض تحکم اور کورانہ تعصب سے پہلے ہی یسوع کو خدا فرض کر لینا اور اسکے افعال و اقوال کو انبیاء کے اقوال و افعال کے میزان کے دوسرے پلہ میں رکھنا گوارا ہی نہ کرنا۔ اس کے افعال اور کمزوریوں کی تاویل کر لینا اور اس قسم کے بشری ضعف دوسرے نبیوں کی لائف میں پا کر اُن پر نکتہ چینی کرنا افسوس اور شرم کی بات ہے۔ سر ولیم میور کے دل میں یہ بات کھٹکی ہے۔ وہ لائف آف محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) میں جہاں حضرت یسوع اور ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم میں موازنہ کرتا ہے، لکھتا ہے کہ ہمیں شک نہیں کہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم رسالۃ اور تبلیغ میں بہت کامیاب ہوئے اور یسوع چند مسکین و مجہولوں کے سوا کسی کو قائل نہ کر سکا۔ پھر لکھتا ہے کہ اس کا صاف جواب یہ ہے کہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) انسان تھے اور وہ مشہور ہونا چاہتے تھے اسلیے بہت سی جماعت جمع کرلی۔ اور یسوع خدا تھا اُس نے نہ چاہا کہ اپنا جلال ظاہر کرے اُس نے خاکساری اور گمنامی کو پسند کیا اگر وہ چاہتا تو ایک جہان کو الٹ دیتا۔ اب ہے کوئی رشید طالب حق جو اس دانا انگریز سے پوچھے کہ تو نے پہلے ہی کس معیار کی بنا پر فرض کرلیا کہ وہ خدا تھا اور اگر وہ چاہتا تو ایسا اور ویسا کر سکتا تھا۔ انسانیت کا ثبوت اور بین ثبوت تو اس نے کمزوریوں۔ نامرادیوں اور ناکامیوں سے دیا اور خوب دیا۔ بحث طلب یا ثبوت طلب تو اس ناتوان بشری کی الوہیت تھی بشری جامہ میں ہوتا ہی اُس کے لیے ہزاروں روکیں تھی۔ اگر اس بھیس میں وہ آخرکار ثابت بھی ہوتا اور بڑی کارگذاریوں اور کوششوں کے بعد ثابت ہوتا تو ایک بڑا انسان ثابت ہوتا۔ خدا بننا یا خدائی کا ثبوت دینا پھر اس کھال میں جسے پاخانہ پیشاب کے داغ سدا لگے رہتے ہیں ایک امر محال تھا۔ مگر افسوس وہ تو بڑا آدمی بھی ثابت نہ ہو سکا۔ خدا رحم کرے ٹامس کارلائل پر۔ اُس نے بھی عجیب حیرت انگیز کام کیا ہے۔ اُس نے ہیروز اور ہیرو ورشپ میں ہیرو وہی پرافٹ کے مضمون کے لیے بجز ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اور کسی کو نہیں چنا اور یسوع کو تو کسی قطار اور شمار میں لایا ہی نہیں۔

غرض کیا ہی اچھا ہوتا جو عیسائی لوگ توریت کے راستبازوں کو اسوہ اور معیار بناتے اور پھر اس میزان عدل میں پیچھے آنے والے رسولوں کو تولتے۔ مگر انھوں نے یسوع کی خدائی کے لیے بجز اپنے مفروضات کے اور کوئی معیار قرار نہیں دیا۔ اس بری عادت کا سخت ناپاک نتیجہ ہوا کہ راستبازوں کی ذات پاک کی نسبت اعتراض اور نکتہ چینی کو دین و ایمان بنا لیا۔

یہی حال شیعوں کا ہے ان کی حال کی یوں یا گذشتہ زمانہ کے تمام ہمت اسی پر مبذول رہتی ہے کہ صحابہ کے تابعین کے تبع تابعین کے اور اس سے بھی پیچھے آنے والے اہل سنت کے علماء و ائمہ کے عیوب و مثالب تلاش کریں۔ اس نیک اور خوشبو دار کارگذاری کو ہزاروں کتابوں کے دفتروں میں ثبت کیا اور اس پر ناز کیا ہے۔ اگر کوئی ایسی کتاب ہے کہ جس میں بالاستقلال بلا ذکر عیب کسی اپنے بزرگ اور پیشوا کی خوبی اور فضیلت کا ثبوت دیا ہے اسے پڑھ کر بھی ایک نقاد طالب حق مایوس ہو کر رہ جاتا ہے جبکہ ان وہم اور افسانہ کے دلدلوں اور بہتوں کو فرضی کہانیوں اور جھوٹی روایتوں کی ریت کے ٹیلہ کے کنارہ پر کھڑا دیکھتا ہے۔ ان کے مناقب اور فضائل کی کتابوں کا پڑھنا نہ صرف ہنسانے کے لیے دلآویز تحفہ ہے بلکہ اس خیال کی تائید کرتا ہے کہ دنیا میں سب سے زیادہ جھوٹی باتیں سب سے زیادہ سچی ہیں اس وہم پرست یا انسان پرست یا بت پرست قوم میں بڑا عقلمند اور بڑا محقق **ملا حلی** ہوا ہے جس کی کتاب منہاج الکرامہ پر بڑا فخر کیا گیا ہے۔ اس بزرگ نے اہل سنت کے رد اور اہل تشیع کے اثبات میں اپنے تئیں کامیاب سمجھا ہے مگر دیکھنا چاہیے کہ اس نے کیا کیا ہے۔ کچھ تو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کے عیوب اور مثالب بیان کیے ہیں اور جا بجا اپیل کرتا اور داد چاہتا ہے کہ بتاؤ ایسا شخص خلافت کے قابل ہے!!! دوسرے حصہ میں حضرت علی کی شان میں چند بیہودہ خیالی اور ناتمام باتیں کرتا اور چند آیتیں سناتا ہے۔ منجملہ ان کے ایک یہ آیت ہے جسے منشی عبد اللہ ارشاد علی ذاکر کا خلف رشید اپنے رسالہ کی جدول کے شروع میں گل سرسبد کے طور پر زینت کرتا ہے۔ ملا حلی نے اسی طرح دو ہزار آیتیں اپنے توہمات کے ثبوت میں لکھی ہیں۔ مگر کمال تعجب کا مقام ہے کہ ان لوگوں کی توجہ اس طرف نہیں ہوئی کہ اپنے زعم اور خیال میں ہزاروں آیتیں نہیں سارا قرآن کسی کی شان میں مان لیا جائے جیسے کہ ہر زمانہ میں ان لوگوں کا طریق رہا ہے اور اب بھی ہے کہ ہر شخص اپنے تئیں آیات خیر و فضل کا مصداق قرار دیتا ہے اور وعید کی آیتوں کو اپنے مخالفوں پر منطبق کرتا ہے بڑی صاف اور فیصلہ کی بات یہ تھی کہ جہاں ان ہزاروں آیتوں کے خیر و فضل اور علامات نیک کا مصداق اپنے فرضی علی اور توہم زا ائمہ کو قرار دیتا ہے

کوشش کرکے اس امر کا بھی ثبوت دیتا کہ اُن بزرگوں اور اماموں نے اپنے اعمال اور نتائج اعمال سے بھی اپنے تئیں اُن آیات کا جائز مورد اور بااستحقاق شان نزول ثابت کیا ہے۔ اس فضول کوشش سے کیا فائدہ اگر کوئی شخص اپنے کسی دوست کو شاعرانہ تک بندیوں کے زور و قوت سے رستم تہمتن اور اسفندیار روئیں تن ثابت کرے اور ذاکر مرثیہ خواں بنکر بزم زناں میں اپنے ہیرو کے وصف و منقبت میں تر زبان یا ہزار داستان بنے جبکہ وہ اُس کا دوست میدان رزم میں حریفوں کے مقابل ناکام و نامراد رہا ہو۔ ایک قصہ خواں اور افسانہ پرست قوم کو قرآن اور اُسکی شہادۃ سے کیا تعلق ہے اور اگر قرآن کی شہادت پیش کی ہے اور صدق دل اور شرح صدر سے پیش کی ہے تو آؤ اور خداترس دل لیکر آؤ! فیصلہ کی راہ بہت صاف اور کھلی ہے۔ عیسائیوں نے بھی بڑی ناتمام کوشش اور بے ثمر سعی اس بارے میں کی ہے کہ یسعیاہ نبی کا فلاں باب اور یرمیاہ کا فلاں باب اور زبور کا فلاں باب یسوع کے حق میں ہے۔ الہیات کی سچی روشنی سے محجوب انسان پرست قوم! تمہیں سمجھ نہیں کہ یہ تو تمہاری حسن کارگذاری اور مہربانی ہے یا تمہارے بڑوں کی کہ تم ایک ننگے قلاش کو مستعارہ کپڑے پہنا کر ایک بڑا آدمی بنانا چاہتے ہو وہ اپنے اعمال و افعال سے خود بھی سچا مستحق اُن خیر و فضل کے وعدوں کا ہے جو اُن آیات میں مذکور ہیں اور کیا اُس نے اپنی لائف کے کسی حصہ میں خود کو اُن کا اہل کیا ہے اور شاندار اور پُرجلال وعدوں کا مورد بنایا۔ یہ تھا سچا معیار جس سے حق و باطل بآسانی ممتاز ہو جاتا مگر افسوس بت پرستی کی نحوست سے وہ نور فارق ان دونوں گروہوں کو نہیں ملا جس کی چمک سے توہمات اور مفروضات کی تاریک راہ سے اُٹھ جاتی اور حقائق اور واقعات حقہ کی تلاش کو قبلہ ہمت بناتے +

اب میں اُس آیت کو لیتا ہوں جس پر شیعوں کے اگلوں نے فرضی علی کی صداقت کا سارا دار و مدار رکھا ہے اور اللہ تعالیٰ کی توفیق اور فضل سے دیکھتا اور دکھاتا ہوں کہ اس آیت سے کہاں تک ان کے دعوی کی سچائی ثابت ہوتی ہے۔ لِیَهْلِکَ مَنْ هَلَکَ عَنْ بَیِّنَةٍ وَّ یَحْیٰی مَنْ حَیَّ عَنْ بَیِّنَةٍ وہ آیت یہ ہے اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ یُؤْتُوْنَ الزَّکٰوةَ وَ هُمْ رٰکِعُوْنَ ۔ وَ مَنْ یَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ ترجمہ اس کے سوا نہیں کہ تمہارا دوست اللہ ہے اور اُس کا رسول اور مؤمن جو قائم رکھتے ہیں نماز کو اور دیتے ہیں زکوٰۃ اور وہ ہمیشہ نماز میں لگے رہتے ہیں اور جو شخص دوستی لگائے ساتھ اللہ اور اُس کے رسول اور مومنوں کے (وہ سمجھ لے) کہ اللہ کی جماعت غالب ہونیوالی ہے۔ یہ آیت ہے اور بڑے فخر و ناز کی جگہ یہی ہے۔ اب غور طلب بات یہ ہے کہ خود خدا کا کلام بھی کسی شخص یا گروہ کی طرف صاف صاف اشارہ کرتا ہے یا نعوذ باللہ وہ تو خاموش اور مبہم ہے اور خود غرض انسان جسکو پسند کرتا ہے اُسے اُسکا مصداق بنا دیتا ہے اگر خدا تعالیٰ کے کلام اور کام کی شہادۃ اُس علی کے حق میں ہے جسے شیعہ پیش کرتے ہیں تو صریح ڈاکا ہے کہ کسی اور کو اُسکا مصداق پیش کیا جاوے۔ شیعہ دعوی کرتے ہیں کہ یہ اُن کے علی کے حق میں ہے اور اس دعوی کے ثبوت میں یہ کہتے ہیں کہ ثعلبی اور اور چند ایسے لوگوں نے لکھا ہے کہ یہ حضرت علی کی شان میں ہے یا شیعوں کی کافی کلینی میں لکھا ہے کہ اُن کے حق میں ہے۔ تعجب اور نہایت تعجب کا مقام ہے کہ ان قصاص اور وضاع لوگوں کو ایک عقیدہ کی سند میں لایا جاتا ہے۔ دین و ایمان کا معاملہ۔ ایک گروہ اور بڑے گروہ کو کاذب ماننا اور ایک شخص کو ایک بڑا حق دینا جس کا اُسے کوئی استحقاق نہیں اور ایسے فضول اور افسانوں کی بنا پر خود غرض مفتریوں کے بیہودہ خیالات اور معتمدانہ عقائد کے سر ہوتا ہے۔ اگر کتاب اللہ اس معاملہ میں حق و باطل کے درمیان فیصلہ کرنے کی کوئی کلید نہیں تو افسوس سے کہنا پڑے گا کہ نعوذ باللہ وہ موم کی ناک ہے جدھر کوئی چاہے کھینچ لے۔ حضرت علی یا کسی اور عزیز شخص کا نام تو اسمیں ہے نہیں پھر جسے چاہو اس کا مصداق بنا لو۔ مگر نہیں خدا تعالیٰ کا کلام اس اعتراض سے پاک ہے۔ وہ نور ہے وہ **قول فصل** ہے وہ حکم ہے۔ آیات ہدایتہ اور ارشاد ہے۔ خدائے علیم حکیم نے اسمیں کلید رکھدی ہے جو ہر ایک قسم کے وسواس اور دعوی کے قفل کو کھولکر سچا اور [illegible] بنا دیتی ہے وہ ہے فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ یعنی خدا کی اُس برگزیدہ جماعت کا نشان یہ ہے کہ وہ غالب اور فاتح اور مظفر و منصور ہیں اس سورہ شریفہ میں اس آیت سے قبل اللہ تعالیٰ نے یہود اور نصاریٰ کا بہت ذکر کیا اور اُنپر فتح اور نصرۃ اسلام کی پیشگوئیاں کی ہیں۔ اور مسلمانوں کو تسلی دی ہے کہ تم میں ایک جماعت ہوگی کہ جس کے ہاتھ سے اسلام کی نصرت ہوگی اور وہ دشمنان اسلام پر جو ایذا اور ضرر کی موجب ہیں غالب آئیں گے۔ ظاہر ہے کہ وہ حزب اللہ جو اپنے دشمنوں اور رسول کے دشمنوں پر غالب رہا ہے وہ ابوبکر و عمر کا گروہ ہے۔ وللہ الحمد **یہ ہے سچا فیصلہ** خدا کے کلام اور اُسکے کام کا اس کے خلاف جھوٹی کہانیوں کو کون سنتا ہے۔ کوئی ہے جو دعوی کرے اور ثبوت دے کہ **حزب اللہ الغالب** بجز حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور اُن کے اتباع کے کوئی اور گروہ ہے؟ کیا یہ صاف اور بین بات نہیں کہ شیعوں کے گھر میں آج تک رونا اور پیٹنا اسبات کا ہے کہ ان کا بڑا اور پہلا امام ناکام رہا اور غاصبوں نے اُسکا حق چھین لیا۔ غاصبوں نے چھینا یا خود خدا نے اپنے وعدہ کے موافق وہ حق اُن لوگوں کو دیا جن میں وہ علامتیں پورے طور پر پائی گئیں جو اُس نے کامیاب اور مظفر اور اعلائے کلمۃ اللہ کرنے والے گروہ کی نسبت بیان فرمائی تھیں اسے رہنے دو کیا ضرورۃ ہے کہ ایک ثابت شدہ حقیقت اور امر واقع پر قلم فرسائی کریں یہ تو محبان علی کے اقرار نے بھی ثابت کر دیا کہ حضرت علی کا معاملہ تو اول الدن دردی ہوا۔ بقول اُن کے خدا نے ملاء اعلیٰ میں بڑے بڑے مشورے کیے۔ جبرئیل کو صحیفہ مکتوبہ دیکر آنحضرت کے پاس بھیجا اور خود قرآن میں آنحضرت کو خوفناک دھمکی دی کہ تیری رسالت کی غرض و غایت صرف علی کی وصایت اور امامت کا قائم کرنا اور تبلیغ کرنا ہے اور اگر یہی نہ ہوا تو کچھ بھی نہ ہوا۔ پھر حضرت نبی کریم تئیس برس تک اسی اُدھیڑ بن میں رہے رات دن اس کام کے لیے ریشہ دوانیاں کرتے۔ ایک زبردست قاہر بلی سے چھپا چھپا کر اپنی بیٹی سے کمیٹی کرتے۔ کبھی کبھی سفر میں اور حضر میں اشارہ بھی کرتے اور کبھی خفیف سی صراحت سے اپنا دلی مدعا بھی یار لوگوں کو کہہ دیتے۔ مگر ایک بھی نہ بنی نہ خدا کی چلی نہ فرشتوں کی نہ رسول کی اور نہ اُس چودہ طبق کو انگلی پر نچانے والے کی جو ایک بوڑھے کو بھی بلا فصل کرسی سے نہ اُٹھا سکا +

خدا ترس طالبان حق غور کریں شیعوں کے عقیدہ کی اس کے خط و خال اور سراپا میں۔ کیا کوئی سعید و رشید ایسے مذہب کو جس کا ایسا خدا اور ایسا رسول اور ایسا نبی ہے قبول کر سکتا ہے۔ افسوس اس ناعاقبت اندیش عقیدہ پر جس کے اندر اتنے مفاسد پوشیدہ ہیں +

سکا۔ اگر پہلا مدعی یا مدعیوں یا کسی شخص کا کام ناشاد ہوا تھا تو بارہ تیرہ برس گزر جانے کے بعد سلسلہ اور مدعیوں کے سلسلہ میں ایک آدھ ہی رہ جاتا سب ہو جاتا۔ خدا تعالیٰ ایک ذرہ محنت کسی کی ضائع نہیں کرتا اتنی بڑی ناکامی یا دشمن کامی کس بات کی دلیل ہے یہ سب کچھ خدا سے علیم و حکیم نے اپنے ارادہ اور مرضی سے کیا اس لیے کہ ایک شبہ شرک اور خوفناک باطل کے بطلان پر ہمیشہ کے لیے روشن اور واضح دلیل ہے۔

میں نے خدا کے لیے خدا کی رہنمائی کے لیے یہ پیش کیا ہے اور میں خدائے عزوجل قادر کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر وہ نصرت اور غلبہ اور فتح و ظفر کی علامات والی آیات جو خدا کی کتاب میں مومنوں کی شان میں مذکور ہیں بجز ابوبکر و عمر اور آپ کے اتباع کے ان خود تراشیدہ اصنام یا بارہ بزرگوں میں سے کسی ایک پر بھی منطبق کر دو تو اول المسلمین میں ہوں ولا اخاف فی اللہ لومۃ لائم۔

اب منشی عبداللہ خلف ارشاد علی ذاکر انصاف سے فرمائیں اور سکرات الموت کے ہول کو پیش نظر رکھ کر بتائیں کہ کہاں تک اس فقرہ میں حق اور صدق کی خوشبو ہے جو انھوں نے میری نسبت لکھا ہے اور وہ یہ ہے۔ "ارے بدکیش خبیث دیکھ کیا یہ آیتیں ان کے حق میں نازل ہو سکتی ہیں جو مدت العمر زیر آیت انما المشرکون نجس رہ چکے ہوں یا اُس فنافی اللہ جانباز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ہیں جس کے سابق الایمان ہونے کی دھاک جہار عالم میں پڑی ہوئی ہے۔" اے دانشمند سوچ اور کچھ تو ہوش کر اور چھوڑ اس تقلید کو جس نے ایک عالم کو ہلاک کیا ہے۔ یہ تم نے کیا کہا "نازل ہو سکتی ہیں" جب تمہاری زبانیں ایسے فقرے بولتی ہیں کیوں اگلنے سے پہلے دل سے مشورہ نہیں کر لیتیں۔ ایسا ہی تمہارا یہ بیہودہ اور بےمعنی فقرہ ہے جو حضرت علی کی نسبت خلیفہ بلافصل کہا کرتے ہو۔ اس جھوٹ پر افسوس کہ واقعات حقہ اُس کے منہ پر سیاہی تھوپ رہے ہیں۔ اور پھر منہ پر بوڑھے ملکر مردوں کے حلقہ میں آئے۔ جسے درحقیقت خلافت ممکنہ اور منتظمہ کے صحیح معنوں کے لحاظ سے کوئی منبر بھی نہ ملا ہو اُسے خلیفہ بلافصل کہنا بہتا جھوٹ اور دلیرانہ جھوٹ نہیں تو کیا ہے۔ ایسا ہی یہ فقرہ "ہو سکتی ہیں" بجز نا ترس "ہو سکتی ہیں" کیا نازل ہوئی ہیں۔ خداتعالیٰ کے کلام نے خلفائے راشدین اور مومنین صالحین کے نشان مقرر کیے اور خدا کے کام نے حضرت ابوبکر اور عمر اور آپ کے اتباع پر منطبق کیے۔ مگر تو کسی بےہودہ تغییر کن فضا اور نہ تمہارا ان خلفاء اللہ کو مشرک اور نجس کہنا یہ تمہاری وہ عادت اور فطرت ہے جو تمہیں اسلاف سے وراثت ملی ہے۔ انسان کی لعنت اور گالی کوئی چیز نہیں۔ انسان کی لعنت ایک جھوٹھ ہوتا ہے جس کا کوئی بھی نتیجہ نہیں ہوتا۔ لعنت وہ ہے جو آسمان سے اُترتی ہے اور جس پر پڑتی ہے اُسے کہیں کا نہیں چھوڑتی۔ شعر

لعنت آں نیست کز سوی ہمامی بارد ٭ لعنت بدگر آنست یکی ہر زہ نفیر

قرآن میں پڑھ لو خدا کی لعنت جس قوم پر پڑی کیا وہ خشک الفاظ کے رنگ میں اور حروف کی شکل میں لکھی رہی یا اُس نے عملاً اپنا ظہور کیا۔ خدا کی لعنت کا واقعی نتیجہ ہے قوم ملعون کا ذلیل ہونا ناکام ہونا نامراد ہونا حریفوں کی غلامی کے جوئے کے نیچے گردنوں کا دینا۔ وطن سے بے وطن ہونا کوشش کرنا اور مخذول و مطرود ہونا۔ اس لعنت کا نشانہ یہود کو دیکھ لو کیا خدا کی لعنت کے بعد یہ سب ذلت کی ماریں اُن پر پڑیں یا نہیں پڑیں۔ تمہاری اس بیہودگی اور احمقانہ حرکت کی کوئی حد بھی ہے کہ سکڑوں برس سے "بر دشمنان اہلبیت لعنت" کا وظیفہ پڑھ کر اور زبانیں خشک کرتے ہو اور دل میں منتنا نہ بناتے ہو ان لوگوں کو جنھیں زندگی اور بعد وفات میں وہ بڑی بڑی کامیابی ہوئی کہ جسکی نظیر تاریخ کے صفحات میں نہیں کبھی بھی تمہارے بڑوں نے نہیں سوچا کہ خلافۃ اللہ پر بلافصل بیٹھنے والے بیٹھ گئے۔ دین کو قدرت اور تمکین دینے والے اور اقطار عالم میں پھیلانے والے خداتعالیٰ کے وعدوں کے ایفا کا زریں تاج پہنکر اسکی عزت اور آسکے رسول کی جوار میں سو گئے۔ اور جلنے بھننے والے اور حسرت و ناکامی کے ساتھ مرنے والے مر گئے اب ان ترانہ گالیوں سے درحقیقت کیا بنتا ہے۔ چھوڑ دو اس خبیث مشرب کو جس سے نامہ اعمال سیاہ کرنے کے سوا کوئی حاصل نہیں۔ غرض یہ آیت نمونہ ہے اُن دو ہزار آیتوں کا جو مولوی حلی نے اپنے مذہب کے ثبوت میں لکھی ہیں اور جس کو منشی عبداللہ خلف ارشاد علی ذاکر نے بڑے فخر سے لکھ کر خدا کے مقدس بندوں اور خلفائے راشدین کو ناپاک نام سے یاد کیا ہے اسطرح یہ لوگ اپنے ائمہ کو مصداق بناتے ہیں خدا کی آیات کا یوں کہلو کہ اُن کو نگوں کی طرح نئے خود جیا اک زبانی کے ساتھ وکالت کرتے ہیں۔

اس رسالہ میں ذاکر حسین کے بیٹے نے ایک و ترجمہ کام کیا ہے۔ جہاں جہاں اس رسالہ میں حضرت خلیفۃ اللہ علیہ السلام کا اور میرا نام آیا ہے اُسے اُلٹا لکھا ہے اس طفلانہ خوشی اور احمقانہ حرکت کے فلسفہ کو ذاکر حسین کے بیٹے کا دل ہی محسوس کرتا ہوگا ایک دانشمند سلیم الفطرت تو اس راز کو نہیں سمجھ سکتا۔ یہ تمہارا اُلٹا لکھنا خدا کے بندوں یا برگزیدوں کے ناموں کو ایسا ہی ہے جیسا تمہارا ہمیں اور ہمارے منصور بزرگوں کو گالیاں دینا۔ اس کا فیصلہ عنقریب خداتعالیٰ کی موعودہ اور نصرت کرے گی جو باطل اور حق میں امر فارق کیطرح نازل ہو کر دکھا دے گی کہ کس قوم کی کتاب سجین میں اور کس کی علیین میں ہے۔ کسی شخص اور کسی نام کا الٹا سیدھا کرنا خداتعالیٰ کا کام ہے یَمْحُو اللّٰهُ مَا يَشَاءُ وَ يُثْبِتُ وَعِنْدَهُ أُمُّ الْكِتَابِ۔ قُلِ اللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔ اب تک میں نے صرف اتنا دکھایا ہے کہ اس آیت کو اس رسالہ کے مقصود و معبود کی تائید سے کہاں تک تعلق ہے۔ سو الحمدللہ صاف طور پر ثابت کیا گیا ہے کہ آیت انما ولیکم اللہ الآیہ اور اس کی مثل آیتوں کے مصداق شیخین مکرمین و معظمین و مغفورین علیہما السلام اور اُنکے اتباع کے سوا اور کوئی نہیں۔ آگے میں حیران ہوں کہ ناظرین کو کیا دکھاؤں کہ حضرت کرشن قادیانی علیہ السلام کی تردید میں قرآن کی کونسی شہادت ذاکر کے بیٹے نے پیش کی ہے۔ نام تو رکھا ہے شہادۃ قرآنی علی کذب کرشن قادیانی۔ میں گو جی (پنجابی لفظ) اور مکروہ ترکیب سے مرکب فقرہ کو بیچ کر دیاں اسطرف جا سکتا ہے کہ اس رسالہ میں حضرت خلیفۃ المہدی صلوات اللہ علیہ وسلامہ کی بلحاظ آپ کے کرشن ہونے کے تردید ہوگی مگر جیسا کہ ان تمام باطل کے حامیوں اور حق کے مخالفوں کا شیوہ ہوتا ہے بیہودہ نکتہ چینی اور زیادہ گوئی سے رسالہ کو بھر دیا گیا ہے۔ حضرت کرشن علیہ السلام کی تردید یہ کی ہے کہ حضرت مہدی موعود علیہ السلام نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بُرا کہا ہے اور قرآن کریم میں اُن کی یہ تعریف ہے اس یاوہ گوئی اور بےتکے ہنگام کے ضمن میں حضرت امام مفترض الطاعت رسول معصوم علیہ السلام کی ذات پاک پر حملے کیے ہیں۔

خدا کی شان ان میں ایک بھی رشید نہیں جو سمجھے اور ان سفیہ کا نٹوں کا منہ اپنے نامہ اعمال کیطرح کالا کرنے والوں کو سمجھائے کہ اس رسالہ سے حضرت خلیفۃ اللہ علیہ السلام کے دعوے کرشن اوتار ہونے کی تردید کیا ہوئی۔ اگر عیب شماری سے کوئی خدا کا برگزیدہ مردود خدا قرار دیا جا سکتا ہے تو بڑی مشکل پیش آئے گی۔ جانے دو۔ ناصبہ اور خوارج کو کہ وہ کیا کہتے ہیں حضرت امام علی علیہ السلام کے حق میں اور چھوڑ دو انکی ضخیم جلدوں کی کتابوں کو جو حضرت علی اور حضرت عثمان علیہما السلام کے

باقی آئندہ

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

ام الکرام حضرت مولوی نورالدین صاحب کی زوجہ کلان جن کا نام فاطمہ تھا۔ بتاریخ ۲۸- جولائی ۱۹۰۵ء بروز جمعہ بعد از نماز جمعہ اس دار فانی سے رحلت فرما گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ مفتی شیخ مکرم صاحب قریشی عثمانی بھیروی کی لڑکی تھیں اور حضرت مولوی صاحب موصوف کے نکاح میں اس وقت آئی تھیں۔ جب کہ مولوی صاحب ہند و عرب سے تحصیل علوم کر کے کوئی تیس سال کی عمر میں اپنے وطن بھیرہ کو واپس تشریف لائے تھے۔ اور قریب ۴۳ سال تک آپ کی محرم راز رہ کر قریباً ۵۵ سال کی عمر میں وفات پائی۔ بھیرہ میں تقلیدی رسوم اور بدعات کی مخالفت سب سے پہلے حضرت مولوی صاحب نے ہی کی تھی۔ جس کی وجہ سے بھیرہ میں آپ کی سخت مخالفت ہوئی تھی۔ اور یہی گروہ مخالفت اس نکاح میں حارج اور مانع ہوا تھا۔ مگر مفتی شیخ صاحب نے اس کی پرواہ نہ کر کے اس کام کو تکمیل تک پہنچایا اور مرحومہ یوم نکاح سے لے کر مرتے دم تک اپنے خاوند کے ساتھ ہم مذہب و ہم عقیدہ تھیں۔ مرحومہ صلہ رحمی کی صفت میں کمال رکھتی تھیں۔ اپنے نواسوں اور نواسیوں (یعنی مولوی عبد الواحد صاحب غزنوی اور اخویم مفتی فضل الرحمان صاحب کی اولاد) کی پرورش مرتے دم تک اپنے ذمہ لی ہوئی تھیں۔ اور مفتیوں کے گھر میں ان کی چھوٹی لڑکی کا رشتہ انہیں کی کوششوں کا نتیجہ تھا۔ باوجود اس قدر [illegible] ان کے لاحق حال تھی۔ گھر کا سب کام کاج پکانے وغیرہ کا خود کرتی تھیں۔ دور و نزدیک کے رشتہ داروں کے ساتھ ہمیشہ نیک سلوک کرتی رہتی تھیں۔ اور سب کی خبر گیری کرتی تھیں۔ مرحومہ اس عاجز کی بہت قریبی رشتہ میں خالہ تھیں۔ اور میرے ساتھ بہت محبت کیا کرتی تھیں۔ انہیں ایام کی بات ہے کہ ایک دن بسبب تپ لرزہ کے میں بیمار ہو گیا۔ تو مرحومہ نے میری بیماری کی خبر سن کر ارادہ کیا۔ کہ میری بیمار پرسی کو آویں۔ لیکن خود سخت بیمار تھیں۔ اور ضعف اس قدر تھا۔ کہ ایک قدم چلنا مشکل تھا۔ اس واسطے نہ آ سکیں۔ مرحومہ کو حضرت مسیح موعود کے ساتھ سچا اخلاص اور ایمان تھا مجھے کہا کرتی تھیں۔ کہ یہ مولوی صاحب کا احسان ہے۔ کہ ہم نے خدا کے مسیح کو شناخت کر لیا لیکن اب تو میرے دل میں خدا کے رسول کی اس قدر محبت ہے۔ کہ اگر کوئی بھی اس سے پھر جائے۔ میں اس سے منہ نہیں پھیر سکتی۔ بعد از عصر مرحومہ کا جنازہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بمعہ جماعت کثیر باہر میدان میں پڑھا۔ نماز جنازہ میں دعا کو بہت ہی لمبا کیا۔ قبل مغرب مرحومہ کو قادیان کے شمال مشرقی جانب کے قبرستان میں دفن کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں بلند جگہ نصیب فرمائے

رات (۲۸- جولائی ۱۹۰۵ء) قبل از عشاء حضرت مسیح موعود کی مجلس میں حضرت نے خود ہی مرحومہ کا ذکر کیا۔ فرمایا " وہ ہمیشہ مجھے کہا کرتی تھیں۔ کہ میرا جنازہ آپ پڑھائیں۔ اور میں نے دل میں پختہ وعدہ کیا ہوا تھا۔ کہ کیسا ہی بارش یا آندھی وغیرہ کا بھی وقت ہو۔ میں ان کا جنازہ پڑھاؤں گا۔ آج اللہ تعالیٰ نے ایسا عمدہ موقعہ دیا۔ کہ طبیعت بھی درست تھی۔ اور وقت بھی صاف میسر آیا۔ اور میں نے خود جنازہ پڑھایا"

عاجز نے عرض کی۔ ان کی یہ بھی خواہش تھی۔ کہ میری وفات جمعہ کے دن ہو۔ فرمایا " ہاں۔ وہ ایسا کہا کرتی تھیں۔ خدا تعالیٰ نے یہ خواہش بھی ان کی پوری کر دی چند روز ہوئے۔ ابھی ہم باغ میں تھے۔ کہ وہ ایک دن سخت بیمار ہو گئیں۔ اور قریب موت کے حالت پہنچ گئی۔ تو کہنے لگیں۔ کہ آج تو منگل ہے۔ اور ہنوز جمعہ دور ہے۔ اور ابھی عبد الحی کی آمین بھی نہیں ہوئی۔ قدرت خدا اس وقت طبیعت بحال ہو گئی۔ اور پھر خواہش کے مطابق عبد الحی کی آمین کی خوشی بھی دیکھی اور آخر جمعہ کا دن بھی پایا"

فرمایا۔ یہ تو وہی بات ہوئی کہ ایک بزرگ کسی شہر میں بہت بیمار ہو گئے۔ اور موت تک حالت پہنچ گئی۔ تب اپنے ساتھیوں کو وصیت کی۔ کہ مجھے یہودیوں کے قبرستان میں دفن کرنا۔ دوست حیران ہوئے کہ یہ عابد زاہد آدمی ہیں۔ یہودیوں کے قبرستان میں دفن ہونے کی کیوں خواہش کرتے ہیں۔ شاید اس وقت حواس درست نہیں رہے۔ انہوں نے پھر پوچھا کہ یہ آپ کیا فرماتے ہیں۔ بزرگ نے کہا۔ کہ تم میرے فقرہ پر تعجب نہ کرو۔ میں ہوش سے بات کرتا ہوں اور اصل واقعہ یہ ہے۔ کہ تیس سال سے میں دعا کرتا ہوں کہ مجھے موت طوس کے شہر میں آوے۔ پس اگر آج میں یہاں مر جاؤں۔ تو جس شخص کی تیس سال کی مانگی ہوئی دعا قبول نہیں ہوئی۔ وہ مسلمان نہیں ہے۔ میں نہیں چاہتا۔ کہ اس صورت میں مسلمانوں کے قبرستان میں دفن ہو کر اہل اسلام کو دھوکا دوں۔ اور لوگ مجھے مسلمان جان کر میری قبر پر فاتحہ پڑھیں۔ قدرت خدا وندی وہ اس وقت تندرست ہو گیا۔ اور پھر وہ پندرہ ۱۵ سال کے بعد شہر طوس میں بیمار ہو کر فوت ہو گیا

فرمایا۔ مرحومہ نے اپنی عمر میں بہت شدائد اور مصائب اٹھائے۔ کتنی اولاد مر گئی۔ یہ مصائب جو قضا و قدر سے انسان پر پڑتے ہیں۔ اس کی کمی پورا کر دیتے ہیں۔ جو انسان سے اعمال حسنہ میں رہ جاتی ہے

جب حضرت کے ہاں صاحبزادہ میاں بشیر احمد تولد ہوئے تھے۔ تو حضرت نے مرحومہ کو فرمایا تھا۔ کہ یہ تمہارا بیٹا ہے اس واسطے بشیر احمد کے ساتھ مرحومہ کو خاص محبت تھی۔ صاحبزادہ بشیر احمد جنازہ کے ساتھ اور دفن کے وقت اس طرح موجود تھے کہ ان کا چہرہ اس اندرونی محبت کو ظاہر کرتا تھا۔

ہم تمام احباب کی خدمت میں درخواست کرتے ہیں کہ وہ **مرحومہ کا جنازہ** اپنی جماعت کے ساتھ اپنے اپنے شہروں میں پڑھیں اور ان کے واسطے دعائے مغفرت کریں

مرحومہ کی عادت مہمان نوازی کا یہ حال تھا۔ کہ ان کی دلی خواہش تھی۔ کہ ہمارے باورچی خانہ میں ایک سیر پختہ نمک روزانہ خرچ ہوا کرے۔ اللّٰھم اغفر ہا وارحمہا

تار خبر

زار روس۔ قیصر جرمن کی ملاقات کے واسطے روانہ ہوئے۔ ملاقات سرحد سویڈن پر ہوگی غالباً جنگ کے متعلق کچھ خفیہ گفتگو ہے

۲۴- جولائی ۱۹۰۵ء۔ زار اور قیصر کی ملاقات ہوئی گفتگو خفیہ رہی۔ روس کے شہر نجنی ناوگورود میں بڑا ہنگامہ ہوا۔ سفید پوشوں کو قتل کیا گیا۔ اور زخمی کیا گیا

۲۶- جولائی ۱۹۰۵ء۔ شملہ میں صبح ۴ بجے تیز دھکہ زلزلہ کا محسوس ہوا۔ لوگ گھروں سے نکل بھاگے۔ ۴- اپریل ۱۹۰۵ء کے زلزلہ کی طرح لمبا نہ تھا۔ مگر تیزی میں اس کے برابر تھا۔

جاپانی مختار صلح کے آدمیوں نے بیان کیا ہے۔ کہ ہمارے شرائط سخت نہ ہوں گے بلکہ واجبی ہوں گے۔ روزانہ بتیس لاکھ روپیہ خرچ جنگ جاپانیوں کے سر پڑتا ہے

روسی امیر البحر کی رپورٹ بابت وجوہات شکست زار روس کے پاس پہنچ گئی ہے۔ بڑے اسباب شکست یہ بیان کئے گئے ہیں (۱) توپیں ناقص تھیں (۲) سامان گولہ بارود افسروں کی خیانت کے سبب ناقص تھا (۳) بیڑے کے جہازوں کی مرمت کافی نہ کی گئی تھی (۴) بیڑے کے ملاح سرکش و خود سر تھے۔

سہارنپور

درگاہ اجمیر کی مسجد میں امام اور مینیجر کے درمیان پانی کی مشکیوں پر جھگڑا ہو کر عدالت میں مقدمہ بازی ہوئی مینیجر صاحب جیت گئے

آتش زدگی جموں میں مہاراجہ ہسپتال کے قریب آتش زدگی سے پانچ دکانیں

یورپ کے لئے ایک تجویز

اخویم مفتی صاحب - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - ریویو آف ریلیجنز کی گذشتہ دو تین اشاعتوں میں میں نے یہ تحریک کی تھی کہ یورپ امریکہ وغیرہ عیسائی ممالک میں متعدد کاپیاں رسالہ کی مفت بھجوانے کے لئے احباب مدد کریں جس پر بعض احباب نے توجہ فرمائی - ابھی ایک مخلص دوست نے [illegible] روپیہ اس غرض کے بھیجے - کہ گیارہ پرچے اس سال کے اور گیارہ گیارہ پرچے گذشتہ تین جلدوں کے مفت بھجوائے جائیں - میرے اس دوست کی ہمت جنہوں نے نام ظاہر نہ کرنے کی مجھے ہدایت کی ہے - بہت ہی قابل تعریف ہے - آج ایک خط حکیم محمد حسین صاحب قریشی کی طرف سے لاہور سے مجھے آیا ہے جس میں وہ لکھتے ہیں - کہ ماہوار پیسوں کا وصول ہوتا یا کرنا اور پھر اس پر استقلال اور التزام کا رہنا بہت مشکل معلوم ہوتا ہے - اور اگرچہ بظاہر یہ تجویز دلکش ہے - مگر اس پر عملدرآمد بہت مشکل ہے - اس لئے انہوں نے یہ تجویز کی ہے - کہ "اگر آپ بڑے بڑے یا جن پر جماعت کا لفظ اطلاق پاسکتا ہے - جماعتوں کی طرف سے یورپ کی اشاعت کے لئے ایک مقررہ تعداد طلب کریں - تو شاید نتیجہ عمدہ رہے گا - اور ساتھ ہی انہوں نے اس تجویز پر عمل کر دکھایا ہے - اور یہ لکھدیا ہے - کہ یکم جولائی ۱۹۰۵ء سے لاہور کی جماعت کی طرف سے دس رسالے بھیجنے شروع کر دیں - میں حکیم صاحب کی تجویز کو اس لئے پسند کرتا ہوں - کہ واقعی جو تجویز میں نے کی تھی - اس پر عملدرآمد بہت ہی کم ہوا ہے - مگر میں اس بات میں ان کے ساتھ متفق نہیں کہ لاہور کے لئے دس پرچوں کی تعداد بھی کوئی چیز ہے چونکہ وہ مجھے خود طلب کرنے کا اختیار دیتے ہیں - اس لئے کم سے کم چالیس پرچے ان سے طلب کرتا ہوں - جس کا چندہ وہ چار قسطوں میں ہر سہ ماہی کے شروع میں بھیجدیا کریں - لاہور کے لئے یہ بڑی تعداد نہیں - دوسری جماعتوں کے متعلق میں صرف اس قدر کہنا چاہتا ہوں - کہ سیالکوٹ کی جماعت کو اگر لاہور سے زیادہ نہیں - تو کم سے کم لاہور کے برابر ضرور رہنا چاہیئے - اور باقی جماعتوں میں سے پشاور ڈیرہ غازی خان - ملتان - حیدرآباد دکن - راولپنڈی - جہلم - گوجرات - گوجرانوالہ - جموں - وزیرآباد - امرتسر پٹیالہ - کپورتھلہ - لدھیانہ - شملہ - میرٹھ - منی پور آسام - قصور وغیرہ مقامات کی جماعتیں اگر دس دس پرچے بھجوا سکیں - تو اس طرح سے قریباً تین سو پرچہ باہر جاسکتے ہیں دیگر مختلف مقامات سے اس کے علاوہ کچھ اور پرچے پھر جاسکتے ہیں - حال میں کئی دوستوں نے جاپان میں پرچے بھیجنے کے لئے لکھا ہے - اور ایک صاحب مسٹر محمد اسحاق جاپان سے اخبار وکیل کو خط لکھتے ہوئے اس بات پر زور دیتے ہیں - کہ ریویو آف ریلیجنز کی اشاعت ملک جاپان میں خوب ہونی چاہیئے - بہرحال ان سب باتوں کو مدنظر رکھ کر یہ ضروری معلوم ہوتا ہے - کہ پانسو کے قریب رسالہ مفت باہر جانے لگ جائے - تو ایک عمدہ تبلیغ اسلام کی ہو سکتی ہے - میں امید کرتا ہوں کہ ہر ایک شہر کی جماعتوں کے سرکردہ ممبر اور دوسرے احباب اس تجویز سے اتفاق کر کے اس کو جلدی عمل میں لانے کی کوشش کریں گے

خاکسار محمد علی

ضرورت

کارخانہ اخبار بدر کے واسطے ایک لائق اور تجربہ کار پریس مین اور ایک خوش نویس کاتب (جو عربی اور فارسی کا خط ہر دو لکھ سکے) اور ایک سنگساز کی ضرورت ہے - تنخواہ حسب لیاقت ہوگی - درخواستیں بمعہ نقول سندات اور نمونہ خط بنام مینیجر اخبار بدر آنی چاہئیں -

قیمت اخبار

جن احباب کے ذمہ برادرم محمد افضل صاحب مرحوم کے وقت کا یعنی گذشتہ سالوں کا یا صرف سال رواں کا بقایا ہے - ان کے نام تقاضا کے کارڈ روانہ ہو رہے ہیں - چونکہ کارخانہ بدر کو مالی ضروریات درپیش ہیں - اور روپیہ کی بہت ضرورت ہے - اس لئے احباب کو اس طرف بہت جلد توجہ فرمانی چاہیئے - اور جو کچھ بقایا یا سال رواں کا چندہ کسی کے ذمہ ہے - وہ جلد تر ارسال فرما کر کارخانہ بدر کی اعانت فرماویں +

خریداران اخبار

خریداران بدر سے گذارش ہے - کہ مہربانی فرما کر دفتر بدر کی خط وکتابت میں اپنی چٹ کے نمبر کا حوالہ ضرور دیویں اور تا کہ تعمیل ارشاد میں سہولت ہو - بعض اوقات نمبر چٹ کا حوالہ نہ دینے سے نام تلاش کرنے میں بڑی دقت ہوتی ہے - ایسا بھی ہوتا ہے - کہ نام نہیں ملتا جس کی وجہ سے تعمیل ارشاد میں کوتاہی ہو کر شکایت کا موقعہ مل جاتا ہے - لہذا التماس ہے کہ ہر ایک صاحب بوقت خط وکتابت اپنی چٹ کے نمبر سے آگاہ فرماویں - جو چٹ کے سرے پر چھپا ہوا ہوتا ہے - ضرور لکھیں - تا کہ تعمیل میں توقف نہ ہو

اُجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	۱ ماہ	یکبار
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پاؤ کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲ لیکن [illegible] روپیہ سے کم اُجرت کا اشتہار نہیں لیا جاوے گا - ضمیمہ بحساب ۸ سنا سینکڑہ اخبار کے ساتھ تقسیم کیا جاویگا - ضمیمہ بھجوانے کے لئے نمونہ ارسال کر کے بذریعہ خط وکتابت فیصلہ کر لیں - ایڈیٹر کو اختیار ہے - کہ کسی اشتہار کے لینے سے انکار کر دے - اجرت اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہیئے - مستقل اشتہار دینے والوں کو اخبار مفت بھیجا جاویگا - بشرطیکہ ان کے اشتہار کی اجرت سالانہ [illegible] روپیہ سے کم نہ ہو - جن کے اشتہار کی اُجرت [illegible] روپیہ سالانہ ہوگی - ان کو اخبار مفت لیکن محصولڈاک انہیں دینا پڑیگا

براہین احمدیہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی سب سے پہلی تصنیف جو تمام سلسلہ نشانات اور معجزات کی بنا ہے - اور جس میں مندرجہ پیشگوئیاں آج تک پوری ہو رہی ہیں - اور قیامت تک ہوتی رہیں گی - نہایت خوش خط - عمدہ کاغذ پر صرف پونے تین روپے ۲/۱۲ میں ہم سے ملتی ہیں - درخواستیں بنام میاں معراج الدین عمر - قادیان - ضلع گورداسپور آنی چاہئیں -

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر - پروپرائیٹر بدر کے لئے چھاپا گیا - تاریخ اشاعت ۱۰ اگست ۱۹۰۵ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

دنیا مین ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملون سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا

بدر

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی	بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸	دوا بینی ۔ شفا بینی بعرض دارالامان بینی
سلسلۃ الجدید جلد ۱ نمبر ۱۸	۳۰ جمادی الاولیٰ ۱۳۲۳ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام جمعرات ۳۱ اگست ۱۹۰۵ء	سلسلۃ القدیم جلد ۴ نمبر ۲۶
ای جہان منتظر خوش باش کامد داستان	ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ	آں مسیح موعود و مہدی آخر زماں

قیمت سالانہ

والیان ریاست ۔ ۵۰
معاونین ۔ ۲۵
بر رضائے ۔ ۵
خیر ۔ ۳
عام قیمت ۔ ۲

اس سے زائد امداد کے طور پر جو کچھ احباب عطا فرماوین وہ بخوشی قبول کیا جاویگا سر دست خریداری کم ہے اور خرچ آمد سے دگنا ہے اس واسطے امداد کی بہت ضرورت ہے

ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر بدر قادیان اور خط و کتابت بنام منیجر بدر ہونی چاہیے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم — ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست — ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک وز خبرہائے معاد — ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست — منکر آن مورد لعن خداست
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
تکیہ بر دوسری انسان ہائے خباب — ترک او کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقون سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشون کے وقت ان کا مغلوب نہین ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانون کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہین دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا مین اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ مین طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہے گا۔ اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا۔ اور اس عقد اخوت مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتون اور تعلقون اور تمام خادمانہ حالتون مین پائی نہ جاتی ہو

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کی تازہ وحی

۳۰ اگست ۱۹۰۵ء - رویاء میں دیکھا۔ کہ ایک لفافہ ہے جس میں کچھ پیسے ہیں۔ کچھ پیسے اس میں سے نکل کر باہر سامنے بھی پڑے ہیں - اس کے بعد الہام ہوا

"تیرے لئے میرا نام چمکا"

ڈائری فرمایا۔ اس الہام سے پہلے اگرچہ خواب میں پیسے دیکھے گئے۔ جو کسی جھگڑے یا غم پر دلالت کرتے ہیں۔ مگر وحی الٰہی صریح لفظوں میں دلالت کرتی ہے۔ کہ اس کے بعد کوئی نشان ظاہر ہوگا۔ جس کے واقعہ سے خدا تعالےٰ اپنے نام اور اپنی ہستی کو لوگوں پر ظاہر کرے گا۔

فرمایا۔ جیسا ہمارے علماء کا عقیدہ ہے۔ کہ اب الہام کا دروازہ بند ہو گیا ہے۔ اگر یہ سچ ہوتا۔ تو ایک عارف طالب تو زندہ ہی مر جاتا۔ خدا بخیل نہیں ہے۔ اس لئے خود صراط الذین انعمت علیہم کی دعا سکھائی ہے جس میں ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ ان نعمتوں کا دروازہ کھلا ہے۔ افسوس ہے۔ کہ مولوی عبد اللہ صاحب غزنوی کا بھی یہی مذہب تھا۔ کہ ہم نہیں جانتے کہ ہمیں جو الہام ہوتا ہے۔ وہ شیطانی یا الہامی ہے

ہمیں تعجب آتا ہے۔ کہ ان لوگوں کا ایسے الہام اور اس عقیدہ کے بعد کیا حال ہوتا ہے۔ اگر اس پر عمل کریں۔ تو ممکن ہے۔ شیطان کے فرمان کی پیروی کرتے ہیں۔ اگر نہ کریں۔ تو یہ شبہ ہے۔ کہ خدا کو ناراض کرتے ہیں۔ یہی حال الٰہی بخش اکونٹنٹ کے الہامات کا ہے ان سے تو موسیٰ کی ماں کی ہی اچھی رہی۔ جس نے خدا کے کلام پر ایمان قائم کر کے اپنے بچے کو دریا میں ڈال دیا

۲۰ اگست ۱۹۰۵ء - فرمایا۔ ہر شخص اس امر کا بڑا محتاج ہے۔ کہ اس دنیا سے تسلی کے ساتھ جاسکے۔ اور اس شوق و ذوق کو عبادت میں حاصل کرے۔ یہ خدا کے ساتھ تعلق پیدا کرنے سے ملتا ہے۔ برخلاف اس کے آج کل لوگوں کا یہ حال ہے۔ کہ اپنے ایمان کو شروط سے مشروط کرتے ہیں۔ اور ہم کو خط لکھتے ہیں کہ ہم آپ کی بیعت کرتے ہیں۔ مگر ہم کو یہ دنیوی باتیں حاصل ہو جائیں۔ ان لوگوں کی معرفت الٰہی میں بڑا قصور ہے۔ یہ خدا پر احسان کرنا چاہتے ہیں۔ میں ایسے خطوں کو پھاڑ کر پھینک دیا کرتا ہوں۔ انسان کو اگر کوئی جسمانی مرض لاحق ہوتا ہے تو طبیب کے پاس جاتا ہے اور ساتھ ہی اس کے اپنی طرف سے نذرانہ بھی پیش کرتے ہیں۔ لیکن برخلاف اس کے روحانی طبیب کی طرف جاتے ہیں۔ تو الٹا اس پر اپنا احسان کرنا چاہتے ہیں۔ ان لوگوں کے دل میں سوز و گداز نہیں ہے۔ کہ اس جہالت کے گڑھے سے نکلنے کے واسطے ان میں طپش پیدا ہو۔

ہم تو ایسے لوگ چاہتے ہیں۔ جن کے دل میں یہ خواہش ہو۔ اور شوق ہو۔ کہ خدا کے ساتھ تعلق پیدا ہو جائے بعض لوگ ایسے ہیں۔ کہ بیعت تو کرتے ہیں۔ مگر پھر ذرا سی تکلیف پر پھسل جاتے ہیں۔ اصل صدق اور وفا کا نمونہ صحابہ نے ہی دکھایا تھا۔ ذکر ہے کہ اصحاب میں سے ایک میدان جنگ میں چند کھجوریں اپنے ہاتھ میں لئے ہوئے کھا رہا تھا کہ ایک دوسرا صحابی اس کے سامنے شہید ہوا۔ اس نے کھجوروں کو فوراً پھینک دیا۔ اور کہا افسوس ہے۔ کہ میرا بھائی بہشت میں پہنچ گیا۔ اور میں ہنوز کھجوروں میں مشغول ہوں۔ یہ کہہ کر میدان میں گھس گیا۔ اور شہید ہو کر اپنے مقصد کو پہنچ گیا

فرمایا۔ دنیا کے ساتھ دین جمع نہیں ہو سکتا۔ دنیا خدمت گار ہو کر آجائے۔ تو آجائے۔ لیکن یہ نہیں ہو سکتا کہ دنیا دین کی شریک بن کر رہے۔ جس کا تعلق خدا کے ساتھ صافی ہو۔ خدا اس کو کبھی ذلیل ہونے نہیں دیتا۔ ہماری جماعت میں وہی لوگ شامل ہیں۔ جو اپنے اقرار کے مطابق دین کو مقدم رکھتے ہیں۔ ہاں انسان کا یہ کام نہیں۔ کہ اتنی بڑی تبدیلی اپنی محنت سے پیدا کر سکے۔ لیکن خدا تعالےٰ ایسا کر سکتا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جس قوم کے لئے آئے تھے۔ وہ اسفل السافلین میں گری ہوئی تھی۔ پھر آپ کی توجہ اور محبت سے وہ کہاں تک ترقی کر گئی۔ جس کا قدم خدا کے منشا کے برخلاف ہو۔ اس پر کوئی خوش نہیں۔ نہ خدا اور نہ اس کے ملائکہ۔ امر سہل ہے۔ قرآن شریف نے اس کا نسخہ بتلایا ہے۔ اما من خاف مقام ربه و نهى النفس عن الهوى فان الجنة هي المأوى جو کوئی اپنے رب کے آگے کھڑا ہونے سے ڈرتا ہے اور اپنے نفس کی خواہشوں کو روکتا ہے تو جنت اس کا مقام ہے۔ ہوائے نفس کو روکنا۔ یہی فنا فی اللہ ہونا ہے۔ اور اس سے انسان خدا کی رضا کو حاصل کر کے اسی جہان میں مقام جنت کو پہنچ سکتا ہے

فرمایا۔ [illegible] لوگ [illegible] کرتے ہیں۔ تمام انبیاء اور خدا کے نیک بندوں کا کام رہا ہے۔ کہ وہ انکسار کے طور پر اللہ تعالےٰ کے آگے اپنے آپ کو گنہگار بیان کرتے ہیں۔ یہ ایک خوبی کی بات ہے۔ اور نادان دشمن اس میں عیب گیری کرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ کے مقام عظمت پر نگاہ کر کے اس کے نیک بندے کہا کرتے ہیں۔ کہ ہم سے تیری عبادت کا حق ادا نہیں ہو سکا۔ اسی طرح یسوع مسیح نے یہ بھی پسند نہ کیا کہ اس کو نیک کہا جاتا۔ عیسائی لوگ کہتے ہیں۔ کہ وہ شخص مسیح کو خدا نہ کہتا تھا۔ اس واسطے اس کو نیک کہنے سے منع کیا۔ حالانکہ یہ بات غلط ہے۔ کیونکہ مسیح کو تو خدا کوئی بھی نہ کہتا تھا۔ اور نہ مانتا تھا۔ حواری کب اس کو خدا خدا کر کے پکارتے یا مانتے تھے۔ وہ بھی تو استاد ہی کہا کرتے تھے۔ اس نے صرف نیک کا لفظ بڑھایا تھا۔ اس پر مسیح ناراض ہو گیا

فرمایا۔ ولایت۔ خرق عادت اور معجزات سب ترک ہوائے نفس پر منحصر ہے۔ جب خدا کی خاطر انسان ترک خواہشات کرتا ہے۔ اس کو سب باتیں حاصل ہو جاتی ہیں۔ اللہ تعالےٰ کے آگے ایسا جھکنا چاہیئے۔ کہ اپنا وجود باقی نہ رہے۔ تب خدا اپنے بندے کی خاطر سب کچھ کر دیتا ہے

اخبار قادیان

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بخیر و عافیت ہیں۔ اور کتاب براہین احمدیہ حصہ پنجم زیر تصنیف ہے رات کو قبل عشاء ایک گھنٹہ کے قریب خدام کی ملاقات کے واسطے مسجد میں رونق افروز رہا کرتے ہیں

۲۔ حضرت مولوی نور الدین صاحب و مولوی عبد الکریم صاحب بخیر و عافیت ہیں۔ مولوی نور الدین صاحب کا لڑکا عبد الحی مرض خسرہ میں مبتلا تھا۔ اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے شفا دی

۳۔ اس ہفتہ میں ڈاکٹر نور محمد صاحب لاہور سے ڈاکٹر عباد اللہ صاحب امرتسر سے۔ میاں محمد قاسم صاحب شاہجہانپور سے اور دیگر بہت سے احباب مختلف مقامات سے تشریف لائے

ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب تین ماہ کی رخصت حاصل کر کے قادیان تشریف لائے ہیں۔ اور ایسا ہی ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب بھی آنے والے ہیں۔

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولائیت

بہت بیویاں یا ایک ہی بیوی؟

(ذیل میں ہم تعدد ازدواج پر ایک مضمون ولائیت کے ایک اخبار سے ترجمہ کرکے شائع کرتے ہیں)

جناب من۔ ریاست اوٹا کے باشندوں کے سوائے باقی سب عیسائیوں میں ایک قسم کی نیم پوشیدہ تعدد ازدواجی ہے۔ اور گو برائے نام ایک ہی بیوی سب رکھتے ہیں۔ یہاں لندن میں یہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ ہماری مانی ہوئی جھوٹی مانوگیمی (ایک بیوی کرنا) کے علاوہ ایک لاکھ فاحشہ عورتیں موجود ہیں۔ سب جانتے ہیں۔ کہ کنچنیوں کا اس قدر بھاری لشکر انہیں لوگوں کی مہربانی سے پرورش پا رہا ہے۔ جو پاک شادی کی رسومات کو ادا کرچکے ہیں۔ یہ مضمون بہت ہی نازک اور مشکل ہے۔ ہم سب کو معلوم ہے۔ کہ ایک ہی بیوی رکھنے کی کس قدر تاکید ہو رہی جاتی ہے۔ اس جگہ میں وہ عبارت نقل کرتا ہوں۔ جو جارج ق کینن صاحب نے مارمنوں کی تعدد ازدواجی کی تائید میں تحریر کیا ہے "اگر ہم دنیا پر نظر ڈالیں اور تمام عیسائیت کے روزانہ زندگی کے حالات مطالعہ کریں۔ تو ہم دیکھتے ہیں کہ ہمیشہ خوفناک باغیانہ اور ہر رنگ کے جرم کئے جاتے ہیں۔ اور وہاں وہ نہ تو کوئی حیرانی پیدا کرتے ہیں۔ اور نہ ان کا کوئی نوٹس لیا جاتا ہے۔ قتل۔ لوٹ۔ عیاشی۔ کنواریوں سے زناکاری اور ہر ایک قسم کی حرامزدگی جو جرموں کی فہرست میں پائے جاتے ہیں۔ فی زمانہ وہ محض معمولی واقعات خیال کئے جاتے ہیں۔ اور تاہم اوٹا کے لوگوں کو جرمانہ کرنے۔ قید کرنے۔ ملکی حقوق سے خارج کرنے۔ شہر بدر کرنے۔ اور ان کی بیخ کنی کرنے کے لئے اس قدر بڑا شور مچایا جاتا ہے۔ جس قدر کہ عیسائیت خود [illegible] کیونکہ وہ لوگ یہ جان کر کہ خدا ازلی باپ ان دنوں بول اٹھا ہے۔ اور اس نے اپنی مرضی اور ارادے کو ان پر ظاہر کر دیا ہے۔ اس کے احکام کو پورا کرنے کی جرأت کرتے ہیں۔ کئی سال تک وہ نرمی اور ڈھیٹ پنے سے اس سختی کو برداشت کرتے رہے۔ اور اب وہ تمام شائستہ اور غور و فکر کرنے والے لوگوں کے پاس اپیل کرتے ہیں۔ اور چاہتے ہیں۔ کہ یہاں کی سوسائیٹی کی حالت کا مقابلہ اس ملک کے کسی حصہ یا کسی اور ملک کی سوسائیٹی کی حالت کے ساتھ کریں۔ اور وہ یہ جانتے ہیں۔ کہ فیصلہ ہمارے ہی حق میں غالب ہوگا صفحہ دنیا پر ہر ایک شائستہ ملک میں بہکانے والے آدمی اپنے شکار کو پھندوں میں پھنسانے کے لئے فریب کیا کرتے ہیں۔ اور وہ ایسا کرنے سے ملک کی پوری پوری تباہی کر دیتے ہیں۔ اور یہ بات مشہور ہے۔ کہ با اعتبار اور ذی مرتبہ لوگ جو سوسائیٹی کے بڑے معزز اور ذی شان رکن خیال کئے جاتے ہیں معشوقہ عورتوں کو گذارہ دیتے اور پوشیدہ یاری لگانے سے شادی کی قسموں کو توڑ دیتے ہیں۔ تاہم اوٹا کے لوگوں کے برخلاف جہاں ایسی باتیں بالکل معدوم ہیں۔ ہمیشہ بیہودہ شور برپا کیا جاتا ہے۔ کیونکہ وہ آسمان سے الہام شدہ تعدد ازدواج پر عمل کرتے ہیں۔ میرے پاس اکثر دفعہ یہ بیان کیا گیا ہے۔ کہ کوئی بڑی قوم کبھی کثرت ازدواج کی مرتکب نہیں ہوئی۔ جو یہ دعوی کرتے۔ وہ تاریخ سے سخت جاہل ہوتے ہیں۔ کن کن قوموں نے ہماری نسل پر بڑا اثر کیا ہے؟ انہیں قوموں نے جو کثرت ازدواج کرتی ہیں۔ انہوں نے آدمیوں کو ایک سے زیادہ بیویاں رکھنے کی اجازت دیکر زنا کے خوفناک جرم سے روک دیا ہے۔ میں جانتا ہوں کہ ہم عیسائیت اور زمانہ کی روشنی سے چندھیا گئے ہیں۔ موجودہ نسل اپنی ہر ایک سابقہ نسل کی طرح یہ خیال کرتی ہے۔ کہ یہی نسل سب سے زیادہ دانا و عقلمند ہے۔ اور گذشتہ نسلوں کی نسبت خدا تعالی کے زیادہ نزدیک ہے۔ یہ ایک طبعی بات ہے اور یہی انسان کی کمزوری ہے۔ چند دن ہوئے کہ ایک سیاح سے گفتگو کرتے ہوئے میں نے اس سے سنا۔ کہ میں نے ایشیا کوچک۔ ترکی میں سفر کیا اور اکثر دفعہ میں ان لوگوں کی رسم و رواج کا اپنے ملک یعنی ریاستہائے متحدہ امریکہ کے رسم و رواج سے مقابلہ کرکے شرمندہ ہوا ہوں۔ اس شریف آدمی نے مجھے بتلایا۔ کہ ان قوموں میں جن کو ہم نیم شائستہ کہتے ہیں کوئی شراب خانہ اور کوئی چکلا نہیں۔ اور نہ ہی ان میں شراب خوری کی عادت ہے۔ اور بہت ساری ایسی برائیاں جو ہماری قوم میں موجود ہیں وہاں نہیں پائی جاتیں۔

لیکن کیا ریاستہائے متحدہ امریکہ میں سب عورتوں کی عزت و کرامت کی جاتی ہے۔ نہیں۔ یہ بات نہیں ہے۔ ہر ایک آدمی جو سفر کرے گا۔ اور سفر کرتے ہوئے نتیجہ پر غور کرے گا۔ معلوم کرسکے گا کہ بہت ساری عورتوں کی [illegible] کی جاتی ہے اور ان سے بہت بری طرح سلوک کیا جاتا ہے۔ ان میں آدمیوں کی ان کے ساتھ کاروائیوں سے خطرناک بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اسی خیال فرمائیں۔ کہ میساچوسٹ کی ریاست میں پچھلی مردم شماری ۱۸۹۰ء میں عورتیں مردوں سے زیادہ تھیں۔ براؤ برنٹ اس مضمون پر لکھتے ہوئے بیباکی سے تحریر کرتے ہیں کہ میساچوسٹ کا قانون ان ۱۸۹۰۰ عورتوں کو یا تو بوڑھی کنواری قرار دیتا ہے یا ان کو کنچنیاں بناتا ہے کیونکہ یہ قانون ہے کہ کسی عورت کی ایسے آدمی سے شادی نہ ہو جس کی پہلے بیوی موجود ہو۔ سب قدیمی ریاستوں پر کم و بیش یہی بات عائد ہوتی ہے۔ کیونکہ ہر ایک میں عورتیں مردوں سے زیادہ ہوتی ہیں۔ تعدد ازدواج کا بڑا فائدہ یہ ہے۔ کہ تم ہمارے سارے اوٹا میں سفر کرجاؤ۔ نیکی کو زیادہ پاؤ گے۔ ہمارے بچے پرہیزگاری سے زندگی بسر کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ ان کی شادی ہو جاتی ہے مگر یہ ایک ہی شادی کرنے کے رواج میں کیسے ہو سکتا ہے۔ بری ترغیبیں ہر جگہ بے شمار ہوتی ہیں۔ اور نوجوان برائی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ ابھی نیویارک میں ایک میڈیکل پروفیسر نے وہاں کے کسی کالج کی جماعت کو لیکچر دیتے وقت یہ کہا ہے کہ اگر مجھکو پچیس سال کے ہر طرح سے تندرست آدمی کی ضرورت ہو۔ تو مجھے معلوم نہیں کہ وہ کسی جگہ سے ملے۔ کیا خوفناک بیان ہے۔ کہ ایسا آدمی اس ساری قوم میں نہیں ملتا

آپکا خیر خواہ ایک طالب حق

پی سی آسٹنجر صاحب نے مذہب عیسوی پر ایک لیکچر طیار کیا ہے۔ اور لیکچر کا نام تبسم رکھا ہے۔ ایک کاپی کیواسطے ہمنے لیکچرار کو خط لکھا ہے۔ جب آئیگا۔ اس میں سے مناسب اقتباس ہدیہ ناظرین کیا جائیگا

اخبار نارتھ امریکن ریویو۔ لکھتا ہے۔ کہ ہندو غیرہ ممالک میں مشنری روانہ کرنے کا جنون جو ہمارے ملک کو ہو رہا ہے۔ یہ بہت ہی خوفناک ہے۔ مشنریوں کی جانیں خوف میں ہیں۔ اور جن لوگوں کو عیسائی بنایا جاتا ہے۔ ان کے اخلاق کی حالت ناگفتہ بہ ہے۔ بدھوں کو ہم عیسائی بنا کر اور بھی خراب حالت میں گرا دیتے ہیں۔ ان ممالک کیواسطے پرانا طریق اور روش زیادہ تر ان کے حال کے مناسب ہوتا ہے۔ مشنری ممالک میں بائیبل اور آدمی بھیجنا بجائے فائدہ کے ضرر رسان ہے۔ اس واسطے اس طریق کو اب ترک کر دینا چاہیے

نورافشاں سے نورافشانی کا سوال

نورافشاں نے ایک مضمون شائع کیا ہے کہ مجرد رہنے کی نسبت متاہل رہنا اچھا ہے۔ مجرد کی نسبت متاہل کی عمر بڑی ہوتی ہے اور اخلاق اچھے ہوتے ہیں۔ ہم اصل مضمون نورافشاں سے نقل کرکے اسجگہ درج کرتے ہیں اور پھر اپنے دو سوال پیش کرتے ہیں۔

وہ مضمون یہ ہے

حالت متاہلی اور صحت پر اُس کا اثر

اکثر دیکھا گیا ہے کہ مجرد آدمیوں کی نسبت وہ لوگ زیادہ عمر پاتے ہیں جن کی شادی ہو چکی ہو۔ انگلستان میں مجرد اور شادی شدہ آدمیوں کی مردم شماری کرنے سے معلوم ہوا کہ اگر شادی شدہ ۸۰ مرد ۴۸ برس کی عمر تک پہنچتے ہیں تو صرف ۴۱ مجرد مرد اس قدر عمر پاتے ہیں۔ زیادہ عمر رسیدہ ہو کر اور بھی زیادہ تعجب خیز فرق معلوم ہوتا ہے یعنی ۶۰ برس کی عمر تک شادی شدہ اور مجرد مردوں میں ۸ و ۲۲ کی نسبت ہو جاتی ہے۔

عورتوں کا بھی یہی حال ہے۔ تخمینہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر مجرد عورتیں صرف تیس سال تک زندہ رہتی ہیں تو اُن کے مقابلہ میں صرف ۵۲ مجرد عورتیں اس عمر تک پہنچتی ہیں یعنی اپنی تعداد سے تقریباً ایک تہائی کم ہیں۔

ڈاکٹر ہیڈن برون صاحب کا قول ہے کہ "شادی نہ صرف تندرستی میں ترقی کرتی ہے بلکہ تندرستی شادی کرنے کو ترقی دیتی ہے اور اگر بفرض محال تمام موجودہ شادی شدہ آدمی تو مجرد ہوتے اور تمام مجرد آدمیوں نے شادی کی ہوئی ہوتی تو شادی کی زندگی ان حالتوں تلخ اور غیر صحت بخش معلوم ہوتی"۔ اسمیں کوئی کلام نہیں کہ مجرد آدمیوں کی نسبت وہ لوگ اپنی تندرستی کا زیادہ خیال رکھتے ہیں جن کی شادی ہو چکی ہے۔ کیونکہ مجرد آدمیوں کی زندگی میں نہ اُن کا کوئی ہاتھ بٹانے والا ہے اور نہ انکو ہی کسی کی پرواہ ہے وہ اپنے رنج و فکر میں کسیکو شریک نہیں کرتے اور اسلیے اس کا تمام بوجھ وہ اپنے ہی سر پر اُٹھاتے ہیں۔ بعض اوقات ایسا ہی ہوتا ہے کہ مجرد ہونے کی حالت میں جب ان کا چال چلن خراب ہو جاتا ہے جس کا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ ان کی جسمانی اور دماغی حالت میں فتور پڑنے سے صحت میں خرابی پیدا ہو جاتی ہے۔ بیکن صاحب کا قول ہے کہ "شادی کرنے میں ہر طرح فائدہ ہی فائدہ ہے عالم جوانی میں زوجہ ہماری صحبت کے لیے ہے متوسط درجہ کی عمر میں ایک وفادار ساتھی اور بڑھاپے میں بجائے ایک خدمتگار کے ہے"۔

ہوفیلینڈ صاحب کہتے ہیں کہ اخلاق مکمل بنانے کے لیے حالت ازدواج کا ہونا لازمی ہے۔ یہ عیاشی کی سدراہ اور غیر مناسب عادات کے روکنے کا ایک بڑا ذریعہ ہے لطف زندگی کو باقاعدہ اور مناسب درجہ پر لانے۔ خانگی انتظامات اور سچی خوشی کو ترقی دینے جسمانی اور دماغی تندرستی کو قائم رکھنے کے لیے شادی کرنا ضروری ہے۔ فقط

عیسائی اخبار نے شادی کے فوائد میں جو باتیں لکھی ہیں اُن سب کے ساتھ ہمکو اتفاق ہے۔ کیونکہ وہ صحیح اور عمدہ باتیں ہیں۔ اور طبیبوں اور فلاسفروں کے تجربہ نے بھی ان باتوں کو ثابت کیا ہے۔ یہ وہ باتیں ہیں جنکو پہلے سے شارع اسلام نے بیان فرمایا ہے اور حکم کیا ہے کہ مرد نکاح کیا کریں اور مجرد نہ رہیں بلکہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اسقدر تاکید کی ہے کہ بیوی کرنا ہماری سنت ہے اور جو ہماری سنت پر نہیں چلتا وہ ہم میں سے نہیں ہے اور اصل بات یہ ہے کہ یہ بہت کمزور اور سُست آدمیوں کا طریق ہے کہ بیوی بچوں کو ایک جھگڑا اور جنجال سمجھ کر چھوڑ بیٹھتے ہیں اور تارک الدنیا عابد بنجاتے ہیں جیساکہ عیسائی راہبوں نے کیا۔ اس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کسی نادان معترض کے جواب میں جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تعدد ازدواج پر اعتراض کیا تھا ایک لمبی پُر دلائل تقریر کے بعد اس مضمون کو ایک نظم کے پیرایہ میں ادا کیا ہے جسکو ہم ذیل میں درج کرتے ہیں وہ یہ ہے

نظم

کاملاں کز شوق دلبر مے روند
بادو صد بار سے سبک تر مے روند
ہیں کمال آمد کہ با فرزند و زن
نہ بہمہ فرزند و زن یک سو شدن
در جہان و باز بیروں از جہاں
بس ہمیں باشد نشان کاملاں
چوں ستورے زیر بار افتادہ بسر
ور نہی رفتن سریع و تیز تر
ایں چنیں اسپے کجا آید بکار
نابکار ست ایں در اسپانش مدار
اسپ آں اسپ است کو بار گراں
مے کشد ہم میرود بس خوش عناں
کاملے گر زن بدارد صد ہزار
صد کنیزک صد ہزاراں کار و بار
پس گر افتند در حضور او فتور
نیست آں کامل ز قربت ہست دور
نیست آں کامل نہ مردے زندہ جاں
گر خردمندی ز مرد انش مخواں
کامل آن باشد کہ با فرزند و زن
با عیال و جملہ مشغولیے تن
با تجارت با ہمہ بیع و شرا
یک زماں غافل نگردد از خدا
ایں نشان قوت مردانہ است
کاملاں را بس ہمیں پیمانہ است
فانیاں را مانعے از یار نیست
بچہ و زن بر سر شان بار نیست
با دو صد زنجیر میروم پیش یار
خار با او گل گل اندر ہجر خار

الغرض یہ بات تو بالکل درست ہے کہ مجرد رہنا اخلاق اعمال روحانیت صحت جسمانی سب پر اثر ڈالتا ہے لیکن اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ انجیل کی رو سے بڑی عزت اور عظمت آسمانی بادشاہت میں داخل ہونیکے لیے اسی میں ہے کہ انسان مجرد رہے اور اپنے آپ کو خوجہ بنا وے۔ یسوع مسیح نے بڑے دردناک پیرایہ میں جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسکو بہت خوف تھا کہ میری اُمت میرے اس حکم کو نہ مانے گی فرمایا۔ "سب اس بات کو قبول نہیں کرتے ہیں۔ مگر وے جنھیں دیا گیا کیونکہ بعضے خوجے ہیں جو ماں کے پیٹ ہی سے پیدا ہوئے اور بعضے خوجے ہیں جنھیں لوگوں نے خوجہ بنایا اور بعضے خوجے ہیں جنھوں نے آسمان کی بادشاہت کے لیے آپکو خوجہ بنایا جو اسکو قبول کر سکتا ہے سو کرے"۔

ظاہر ہے کہ مجرد رہنے کی یہانتک کہ اپنے آپکو آسمانی بادشاہت کی خاطر بالکل نامرد بنا دینے کی یسوع نے کسقدر تاکید کی ہے اور یہ تاکید صرف قولی نہیں بلکہ جہانتک اناجیل اربعہ سے معلوم ہوتا ہے یسوع مسیح نے عملاً اپنا نمونہ مجرد رہنے کا ہی دکھایا۔ اور ساری عمر بغیر عورت کے گذاری۔ گو بعض عیسائیوں کا یہ مذہب بھی ہے کہ اسقدر عورتیں نہایت بے تکلفی کے ساتھ

جو یسوع مسیح کے ساتھ خلوت و جلوت میں بود و باش رکھتی تھیں وہ بغیر تعلق نکاح نہ تھیں بلکہ آپ کی ازواج میں داخل تھیں۔ تاہم عام عیسائیوں کا یہی مذہب ہے کہ اُس نے کبھی نکاح نہیں کیا اور ساری عمر مجرد رہا ◆

اس پر ایک اعتراض پیدا ہوتا ہے کہ نبی کامل وہ ہوتا ہے جو ہر طرح سے فطرت انسانی کی تمام ضروریات کو اپنے عمل سے پورا کر کے اپنی اُمت کو دکھاوے کہ مثلاً بیوی کے ساتھ کسطرح سلوک کرنا چاہیے اور بچوں کے ساتھ کسطرح احسان و محبت کا تعلق رکھنا چاہیے لیکن ہمارے نزدیک حضرت عیسیٰ کے بارے میں یہ اعتراض روا نہیں۔ کیونکہ حضرت عیسیٰ بجائے خود صاحب شریعت نہ تھے بلکہ وہ تو شریعت موسوی کے ایک خادم تھے اور چند ایک وقتی ضرورتوں کے واسطے اُنکی بعثت تھی اور صرف ایک قوم کو اُن کی سخت دلی سے ہٹانا اور آیندہ ایک عظیم الشان نبی کے آنے کی بشارت دینا اُن کا کام تھا۔ اُن سے ایک اولوالعزم صاحب شریعت نبی کے سے بڑے بڑے کاموں کی اُمید رکھنا یا سوال کرنا سائل کی غلطی ہوگی۔

الغرض اناجیل کے رو سے جب مجرد رہنے کی اسقدر تاکید ہے جس پر عمل کر کے تمام رومن کیتھالک پادری ایک مجرد رہتے ہیں تو پرچہ نور افشاں کے پادریوں کی خدمت میں بادب جو رومن کیتھالک نہیں ہیں دو سوال کرتے ہیں۔ اُمید ہے کہ پادری صاحبان ضرور اس پر کچھ نور افشانی کرینگے یا بالفاظ دیگر روشنی ڈالینگے۔

اوّل۔ آسمانی بادشاہت میں داخل ہونے والوں کے واسطے ایک ایسی بات کیوں رکھی گئی ہے جو عمر کو گھٹانے والی اور اخلاق کو تباہ کرنے والی ہے اور صحت جسمانی کو خراب کرنے والی ہے ◆

دوم۔ آپ صاحبان نے یسوع کے اس پُر درد قول اور تاکیدی حکم پر عمل کرنا کیوں ترک کر دیا ہے ◆

اس کے متعلق اور بھی چند باتیں لکھنے کے لائق ہیں مگر مضمون لمبا ہو گیا ہے اسواسطے سردست اسی پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ جواب کے سُننے کے بعد پھر لکھا جاوے گا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰی ◆

یورپ میں کپڑے دھونے کی ایک مشین جاری کی گئی ہے جس میں کپڑے بجلی کے زور سے دھوئے جاتے ہیں۔ کپڑے سفید براق ہو جاتے ہیں۔ ۱۵ منٹ میں ۳۰۰ کپڑے دھل جاتے ہیں ◆

پیسہ اخبار

(یعنی اُس کا اڈیٹر برادران وغیرہ)

منذرجہ ذیل جن پر مقدمہ دائر کیا گیا ہے

احمدی برادران پیسہ اخبار کے نام سے بخوبی واقف ہیں بالخصوص اس واسطے کہ وہ مدت سے سلسلہ حقہ احمدیہ کی مخالفت میں سرگرم حصہ لیتا ہے۔ اور نہ صرف حصہ لیتا ہے بلکہ اپنی اس کارروائی پر نازاں ہے چنانچہ ایک ملاقات میں اُس نے مخدومی شیخ یعقوب علی صاحب اڈیٹر الحکم کو کہا تھا کہ ”ہمنے جب سے مرزا صاحب کی مخالفت شروع کی ہے ہمارا کارخانہ ترقی پر ہے“ کاش کہ وہ اپنی ترقی دیکھ کر خشیۃ اللہ اور تقویٰ میں بھی ترقی کرتا۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ساتھ اُس کے سچے دلی عناد کا ایک یہ بھی ثبوت ہے کہ حضرت مرزا صاحب نے اپنے اشتہار **الندا** میں پیسہ اخبار کی مخالفت کا خصوصیت کے ساتھ ذکر کیا تھا اور نیز ایک اور تحریر میں فرمایا تھا کہ ”پیسہ اخبار کی بار بار کی خلاف بیانی اور عوام کو دھوکا دینے کی نسبت بجز اس کے ہم کچھ نہیں کہہ سکتے کہ **لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ**“ حضرت مولوی نور الدین صاحب نے سچ فرمایا کہ مخالفت تو اور اخباروں نے بھی کی ہے اور کر رہے ہیں مگر حضرت اقدس نے پیسہ اخبار کی طرف خاص توجہ کی ہے اسمیں کوئی بات ہے۔ بات یہی تھی کہ یہ مخالفت اس حد تک پہنچ چکی ہے کہ پیسہ اخبار آسمان پر بھی مخالفین سلسلہ حقہ میں لکھا جاوے۔ غرض یہ وہی پیسہ اخبار ہے جس کے متعلق ایک ایسی خبر سننے میں آئی ہے اور سننے میں کیا آئی ہے اخباروں میں چھپ چکی ہے جس کا دُہرانا بھی بدن پر لرزہ ڈالتا ہے۔ لیکن چونکہ یہ باتیں عدالت تک پہنچ چکی ہیں اسواسطے ہم پیسہ اخبار کے متعلق مستغیث کے الفاظ کو اسجگہ عبرت کے واسطے درج کرتے ہیں تاکہ لوگ خدا سے نہیں تو ایسی بدنامی کی شہرت سے ہی ڈر کر بُری باتوں سے باز رہیں اور تکبر نہ کریں کیونکہ لاہور میں کئی اخباروں میں یہ واقعات چھپ رہے ہیں۔ بلکہ ہم نے سنا ہے کہ اس پر پنجابی نظم میں قصے بھی بنائے گئے ہیں ◆

بیانات مستغیث

۱۰ جولائی سنہ حال کو سید ظہور احمد شاہ بہار پیر جی حال وارد لاہور نے جو استغاثہ منشی محبوب عالم مالک و مہتمم پیسہ اخبار لاہور اور دیگر سات کس پر زیر دفعات ۳۲۳ و ۳۴۱ و ۳۵۵ و ۳۷۷ و ۴۵۷ و ۵۰۶ و ۱۰۹ مجموعہ تعزیرات ہند دائر کیا تھا بعد ۱۲ جولائی کو مستغیث مذکور کے بیانات عدالت صاحب سیٹی مجسٹریٹ بہادر لاہور میں ہوئے جس کی نقل ذیل میں درج کی جاتی ہے ◆

”واقعہ ۱۵ جون ۱۹۰۵ء سے ۴ یا ۵ روز پہلے عبد الکریم کہا کرتا تھا کہ امیر کابل کے نام مراسلہ لکھدو۔ اس مضمون کا کہ میں وہاں جا کر لوہار کا کام کروں۔ میں نے وعدہ کیا کہ لکھدونگا۔ اس نے ۱۵ جون کو جب میں مکان سے اُترا کہا کہ مراسلہ لکھدو۔ میں نے کہا کہ کالج سے واپس آکر لکھدونگا جب ۱۰½ بجے پبلک لائبریری سے واپس آیا تو رمضان چپڑاسی پیسہ اخبار مجھے ملا۔ اُس نے کہا کہ عبد الکریم تجھے بلاتا ہے میں نے کہا کہ کھانا کھانے کے بعد ملونگا یہ کہہ کر جب میں مکان کی طرف چلا جب مکان ۱۰ قدم رہ گیا تو عبد الکریم تیزی کے ساتھ میرے مکان کی طرف آرہا تھا اُس نے کہا کہ مراسلہ کی بڑی ضرورت ہے ابھی لکھدو اور یہ کہ میرے مکان پر جا کر لکھدو۔ میں نے عذر کیا۔ اس پر خوشامد کی کہ چلو پھر وہ میرا ہاتھ پکڑ کر کشاں کشاں مجھے لے چلا حتیٰ کہ مکان میں وہ مجھے لے گیا۔ جب وہ دس قدم کے فاصلہ پر رہا تو اُس نے مجھے گالی دی۔ میں رُک گیا اور آگے جانے سے انکار کیا تو اُس نے میرا ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف گھسیٹا اور مجھے رمضان چپڑاسی نے دھکا دیا اور میں مکان میں داخل کر دیا گیا۔ عبد الکریم کا مکان تھوڑے فاصلہ پر ہے۔ مکان کے اندر پہنچا کر مجھے ایک کوٹھڑی میں داخل کیا گیا۔ وہاں دو شخص موجود تھے جو کچھ کام کر رہے تھے جنکا حلیہ ایک کا بتا سکتا ہوں۔ کوٹھڑی میں مجھے ۶ یا ۷ آدمی موجود ملے۔ عبد الکریم مجھے مارنے لگا۔ دوسرے لوگوں میں سے رمضان۔ خدا بخش شیر فروش۔ خدا بخش مہر ومہر میراں بخش۔ کریم بخش مجھے مارنے لگے۔ زیادہ تر عبد الکریم مارتا تھا۔ یہ بھی مارتے تھے۔ تھپڑ۔ مکے اور لات مارتے تھے۔ اسی اثنا میں عبد الکریم نے میرے بائیں پہلو پر مکا مارا جس کے صدمہ سے بیہوش ہو کر میں گر پڑا۔ پھر جب مجکو ہوش آیا تو عبد الکریم میرے سر پر بیٹھا تھا اور ہاتھ پکڑے ہوئے تھا۔ ایک شخص پاؤں پکڑے ہوئے تھے۔ میرا پائجامہ ہٹا دیا گیا تھا میں پیٹ کے بل پڑا تھا۔ خدا بخش شیر فروش۔ خدا بخش

مبروص اور کریم بخش ان تین اشخاص نے خلاف وضع فطری فعل کیا۔ ہر ایک شخص جب یہ فعل کرنے کو ہوتا تھا۔ تو یہ بتا دیا جاتا تھا کہ یہ شخص فعل کرتا ہے۔ دیکھ لو۔ چنانچہ مبروص خدا بخش نے یہ بھی کہا۔ کہ میرے عضو کو دیکھو۔ کہ یہ بالکل سفید ہے۔ ... ... جس کے مُنہ پر سفید داغ ہے۔ جو داغ برص جیسا نہیں ہے بعد میں کسی نے دروازہ ہلایا۔ تو عبد الکریم باہر نکلا۔ اس نے آہستہ آہستہ باتیں کیں۔ اس شخص کی آواز محبوب عالم کی تھی۔ اور وہ یہ کہہ رہا تھا۔ کہ خطوط لے لو۔ جب عبد الکریم کوٹھڑی میں داخل ہوا۔ قد میں محبوب عالم کا تھا اور چہرہ نہیں دیکھا تھا۔ وہ دروازے کے باہر جا رہا تھا جب عبد الکریم اندر آیا۔ تو اس نے کہا کہ خطوط مجھے دیدو۔ میں نے کہا۔ کہ میرے مکان پر جو میز ہے۔ اس میں خطوط ہیں۔ عبد الکریم نے مجھے ہنس کر کہا۔ کہ تمہیں خبر نہیں۔ تمہارے کمرے کا قفل توڑ کر ہم وہ صندوقچہ لے آئے ہیں۔ تمہارے ٹرنکوں کے تالے بھی توڑ کر ہم نے اچھی طرح دیکھ لیا مگر خطوط نہیں ملے۔ اس کے بعد عبد الکریم نے مٹی کے برتن میں پیشاب کیا۔ اور وہ میرا مُنہ چیر کر میرے مُنہ میں ڈالا اس کے بعد پھر دروازہ کمرہ کا کھلا۔ اور عبد العزیز اندر داخل ہوا۔ اس نے آکر گالیاں دیں۔ اور ٹھوکر ماری۔ اور کہا کہ اب جان سے مار ڈالے جاؤ گے۔ چنانچہ جب ہوش میں آیا تھا۔ اس وقت کئی آدمی چاقو لئے کھڑے تھے۔ ان کو شناخت نہیں کر سکتا ہوں اور میرے مُنہ میں کپڑا بھی ٹھونس دیا گیا تھا۔ جس وقت خلاف وضع فطری کام کیا گیا۔ تب کپڑا ڈالا گیا۔ فعل کے بعد کپڑا نکالا گیا۔ سب لوگوں نے چاقو دکھائے۔ اور کہا کہ مار ڈالے جاؤ گے۔ لیکن ایک طرح سے تمہاری جان بخشی ہو سکتی ہے۔ کہ تم آج ہی اور اسی وقت لاہور چھوڑ دو۔ میں نے کہا کہ کرایہ نہیں ہے میں نہیں جا سکتا ہوں۔ تو عبد العزیز اور عبد الکریم نے کہا۔ کہ تم ہمارے اہتمام میں جاؤ۔ اور اگر اس کے بعد کسی سے یہ بات بیان کی۔ تو ہم تم کو جان سے مار ڈالیں گے۔ اسی طرح اور دھمکاتے رہے۔ میں نے ان سے دریافت کیا کہ کیا میں اپنے مکان پر جا سکتا ہوں۔ مجھے مکان میں ۱۰½ بجے کے قریب داخل کیا گیا۔ اور قریباً دو بجے نکالا گیا۔ جب میں مکان پر گیا تو کمرے کا تالا ٹوٹا ہوا تھا۔ اندر فرش بالکل اُلٹا ہوا پڑا تھا۔ دو ٹرنک تھے۔ ان کے تالے ٹوٹے ہوئے تھے۔ اور ان کے پارچات بکھرے ہوئے پڑے تھے۔ صندوقچہ غائب تھا میرے ساتھ خدا بخش ڈبہ اور رمضان آئے تھے۔ وہ مکان کے اُوپر نہیں گئے تھے۔ میں نے مکان پر آکر اپنا پائجامہ دھویا اور انہیں کپڑوں پر جو دریدہ تھے میں نے [illegible] سے پہنے۔ خدا بخش ڈبہ مجھے بلانے آیا اور میرے آنے سے پہلے وہ اتر گیا تھا۔ پھر رمضان مجھے اسٹیشن پر لے گیا۔ وہاں اس نے ٹکٹ خریدا۔ اور مجھے شاہجہانپور جانے والی گاڑی پر سوار کر دیا۔ رمضان ہر وقت میرے ساتھ رہا۔ اور بات چیت بھی کرتا۔ میرے ساتھ گیا۔ مجھے نہیں معلوم ہے۔ خلیفہ امام الدین مجھ سے ملے تھے اور راہ ہاکنن اسی کمرہ میں بیٹھے تھے۔ جو ڈپٹی انسپکٹر پولیس مقیم حال بازار امرتسر ہیں۔ ان کی سکونت کا حال اُسی دن معلوم ہوا تھا۔ اس تمام کارروائی کا باعث یہ ہو سکتا ہے کہ میں مضامین پیسہ اخبار کے برخلاف دیا کرتا تھا۔ اور یہ وجہ بھی ہے۔ کہ منشی محبوب عالم کی لڑکی سے اور مجھ سے خط و کتابت تھی۔ یہ خط و کتابت قریباً سال بھر سے تھی اور لڑکی نے اپنے ہر ایک خط میں اظہار محبت کیا۔ یہ معلوم نہیں ہے۔ کہ اس کے والدین کو کس طرح خبر لگی۔ لیکن میں کہہ سکتا ہوں۔ کہ خبر ان کو ڈیڑھ ماہ وقوعہ سے پہلے تھی یہ خبر مجھے لڑکی نے دی تھی۔ اس واقعہ سے آگاہ ہو کر جب اس کے والدین نے مزاحمت کی۔ تو جیسا وہ مجھے لکھتی ہے زہر یا کسی زہریلی دوا کا استعمال ہوا۔ اس نے یہ تحریر کیا۔ یہ خطوط اس وقت تھانہ انارکلی میں موجود ہیں۔ یہ وہی خطوط ہیں۔ جو عبد الکریم نے مجھ سے مانگے تھے۔ اس نے سب سے پہلے خط میں مجھے یہ بھی بتایا۔ کہ اس کی کوئی سہیلی انوری بیگم ہے۔ جس کے گھر سے اس کی شادی کا پیام آیا۔ تو یہ لکھدیا۔ کہ کسی طرح نہیں ہو سکتا ہے۔ میں انکار کر دینے کو آمادہ ہوں۔ مار پیٹ کا واقعہ اس کا نتیجہ ہو سکتا ہے۔ لڑکی عمر غالباً ۱۷ یا ۱۸ سال کی ہو گی۔ مجھے اندر داخل ہو کر عبد الکریم نے کہا تھا۔ کہ ہماری بہن سے خط و کتابت کا نتیجہ ملتا ہے۔ جب میں شاہجہان پور گیا۔ تو مجھے سہ یا دو دن بعد کوتوالی میں طلب کیا گیا۔ اور میرا معائنہ ڈاکٹری ہوا کوئی تقریباً ۶ یوم بعد معائنہ ہوا تھا۔ پھر میرے بیانات مجسٹریٹ کے روبرو ہوئے۔ وہاں سے مجھے ایک سارجنٹ لانے گیا تھا۔ وہ لایا۔ اس سے پہلے تفتیش ہوئی اور میرے آنے پر بھی تفتیش ہوئی۔ مجھے خبر نہیں ہے۔ کہ یہاں پولیس کو کس طرح اطلاع ملی۔ میں نے یہاں کسی سے تذکرہ نہیں کیا۔ وہاں میں نے صرف شرم اور خوف کی وجہ سے بیان نہیں کیا تھا۔ یہاں بھی میں نے اسی لئے ذکر نہیں کیا تھا کہ خوف دلایا گیا تھا۔ میرا بیان بجز سرکار کے کوئی معاون نہیں ہے۔ فقط

اس مقدمہ کے دوران میں اور بھی چند باتیں ظاہر ہو کر اخباروں میں شائع ہوئی ہیں۔ جو بہت قابل شرم ہیں۔ اس واسطے ہم ان کو درج کرنا پسند نہیں کرتے متقی دلوں کی عبرت کے واسطے اتنا ہی کافی ہے آئندہ پیشی ۸۔ اگست کو ہے۔

نظم

تو بھی اے مل سنگ اب نام خدا
جلد دے طاعون کا نسخہ بتا تو
کیونکہ اپنے مہربان بیمار نے
بارگاہِ حق میں کی ہے التجا
راہِ حق کی ہے طلب بیمار کو
تو بتا رستہ ہدایت دے خدا
اور دعا کریوں بصد عجز و نیاز
دے خدا بیمار کو جلدی شفا
شامت اعمال سے اے دوستو
ہند پہ نازل ہے یہ قہر خدا
تھک گئے دُنیا کے نامی ڈاکٹر
کام کچھ کرتی نہیں عقل و دوا
عالم حیرت میں ہیں سارے طبیب
وید بھی سب تھک گئے کر کے دوا
اس میں کچھ بھی شک نہیں ہے دوستو
شامت اعمال کی ہے یہ سزا
ہے سیہ کاری کا یہ مار سیاہ
ہو گیا فی النار جس کو ڈس لیا
اس کے کاٹے کا نہیں کوئی علاج
ہے دوا بس اس کی تقویٰ اور دُعا
گرچہ اس نے شہر ویران کر دیئے
پھر بھی لوگوں کو نہیں خوف خدا
میں بتاؤں ایک آلہی ڈاکٹر
چاہتے طاعون کی گر ہو تم دوا
ہے مسیح وقت ربانی طبیب
قادیان میں اس کا ہے دار الشفا
گر پئے بیمار جام احمدی تو
پھر مرض طاعون کا کھٹکا ہے کیا
دی تھی احمد نے تمہیں پہلے خبر
پر نہ تم نے اس کا کچھ مانا کہا
آخرش اب آگیا سر پر وبال
اب بھی باز آؤ تو ٹل جائے بلا
آسمان نے مہدی کی تصدیق کی
تم نے ہائے اس کو بھی جھٹلا دیا
یوں تو مرنا ایک دن ہے سب کو یاں
ڈر ہے اس کا جس میں ہو قہر خدا
موت گر قہر الٰہی سے ہوئی تو ایسا بدانجام ہے یارو بُرا...

سیر منشاء

احمد آباد مین طوفان بارش سے پانسو گھر مسمار ہوئے - اور مادھو پور مین پانسو مکانات بہ گئے

رائے بہادر لالہ لال چند صاحب جج چیف کورٹ پنجاب مقرر ہوئے

احمد آباد مین کثرت بارش سے دس لاکھ کا غلہ بہ گیا مال گاڑیون کی آمد و رفت بند کی گئی

مدراس مین فاقہ کشون سے بازار لبریز ہے

اخبار دوابہ ہوشیارپور رقمطراز ہے - پروفیسر اوموری نے تمام ضلع کانگڑہ کا ملاحظہ کر کے آخری رائے دے دی تھی - کہ آیندہ دو سال تک کوئی خطرناک زلزلہ نہین آئے گا - مگر تعجب ہے - کہ زلزلہ کا سلسلہ اب تک ختم نہین ہوا - ۲۶ - جولائی کی شب کو تین بجے کے بعد ایسے زور کی حرکت ہوئی - کہ سوتے آدمی جاگ اٹھے - اور اگرچہ کوئی نقصان جان و مال کا نہین ہوا - مگر زلزلہ کی آواز ہولناک اور حرکت خوفناک تھی - سچ پوچھئے - تو خدا کی باتین خدا ہی جانتا ہے - اور معلوم نہین - زلزلہ کا سلسلہ کب تک جاری رہے گا - اور کیا کچھ کر کے ختم ہوگا - خدا ہی اپنے بندون پر رحم کرے

الائنس بینک کے صاحب بہادر نے لاہور کی کمیٹی پر دو ہزار روپیہ کی نالش دائر کی ہے - کہ کمیٹی نے ہمارے مکان کے ارد گرد صفائی کا انتظام نہیں کیا اس واسطے ہماری صحت میں ہرج واقع ہوا ہے

اخبار سول اینڈ ملٹری نیوز لکھتا ہے - زلزلہ آنا شروع ہوگیا - ۲۶ - جولائی کی ۱ بجے صبح شملہ مین ایک شدید زلزلہ آیا - بہت لوگ خوف کے مارے اپنے مکان چھوڑ چھوڑ کر کے باہر نکل پڑے - اور اگرچہ یہ زلزلہ بہت تھوڑی دیر رہا - مگر اکثر لوگوں کا بیان ہے کہ یہ زلزلہ بھی ۴ - اپریل کے بعد بہت سخت زلزلہ تھا - فیروزپور مین بھی اسی تاریخ ۳ بج کر ۵ منٹ پر زلزلہ آیا - اور اسے بھی بہت سخت بتایا جاتا ہے - مصوری مین بھی زلزلہ آیا

حضور پرنس آف ویلز ایک دن کے لئے امرتسر رہین گے

[illegible] ایلاحی کانگریس کے ساتھ ہی سامان نمائش حرفت و صنعت ہندی کا بھی ہو رہا ہے

اخبار وفادار لکھتا ہے - کہ حجاز ریلوے کا چندہ اگر دینا ہو - تو گورنمنٹ انگریزی کی وساطت سے دینا چاہئے ورنہ بہت کچھ شبہات کا اظہار کیا ہے - اس میں شک نہین - کہ خود روسی سفیرین کا ہی والا معاملہ ایسے چندون کو بہت دقت میں ڈالتا ہے - اخبار وفادار مین آج کل حج پر جانے کی ممانعت پر ایک فتویٰ بمعہ اسناد درج کیا گیا ہے - جس کا راقم "پنجاب کا ایک مشہور عالم" بتایا جاتا ہے - جب ان ایام مین حج پر جانا عوام کے واسطے اس قدر مصائب کا موجب ہے - کہ علماء کو حج پر جانے سے منع کرنے کے لئے فتوے شایع کرنے پڑے ہین - تو وہ لوگ جو حضرت مرزا صاحب پر اعتراض کیا کرتے ہین - کہ آپ حج پر کیون نہین جاتے - ذرا غور و فکر سے کام لین -

اخبار جنگ

جاپانی دن بدن آگے بڑھتے چلے جاتے ہین - اور کوئی نہ کوئی قلعہ روسیون کے لیتے جاتے ہین - جزیرہ سگھالین پر اب جاپانیون نے پورا قبضہ کر لیا ہے - روس کی فوج اور افسر سوائے بھاگ جانے کے اور کوئی خوبی دکھا نہین سکتے - بہت سے گرفتار بھی ہوتے ہین - جن کے ساتھ جاپانی لوگ اچھا سلوک کرتے ہین - صلح کی کانفرنس امریکہ مین بیٹھنے لگی ہے روس کی خواہش تھی - کہ کانفرنس پر بیٹھنے سے پہلے ہی جنگ کا خاتمہ ہو جاتا - اور جنگ بند کر دیا جاتا - مگر جاپان نے اس بات کو منظور نہین کیا - اور اس نے یہ کہا ہے - کہ جب تک شرائط صلح سنا نہ دیجائین اور ان کی نسبت قبولیت غیر قبولیت کا کچھ پتہ نہ لگ جائے - تب تک جنگ برابر جاری رہے گا جاپان نے یہ بات اپنے فائدے کی بولی ہے - روس نے بیان کیا ہے - کہ ہماری رعایا کی یہ خواہش ہے کہ جب تک دشمن کچلا نہ جائے - تب تک جنگ جاری رکھنا چاہیئے اور روسی مختار صلح نے خوف ظاہر کیا ہے کہ جاپانی شرائط اگر ذرا بھی سخت ہوں گے تو ہم ہرگز قبول نہین کرین گے - روس کہتا ہے کہ نہ میں کوئی علاقہ جاپان کے قبضہ مین رکھونگا اور نہ کوئی تاوان جنگ دونگا [illegible] مختار بھی تشفی دیتا ہے کہ ہمارے شرائط صلح واجبی ہون گے اور کوئی نامناسب بات پیش نہین کی جاوے گی [illegible] کا اندرونی فساد بہت بڑھتا جاتا ہے

اخبار الینسٹ

نئے جہازی کمپنیون کو یہ [illegible] ہے کہ اگر وہ ان جہازون مین [illegible] بجلی کا کارخانہ ہوتا ہے - تانبہ کے دو پلیٹ لگا دین اور ان پلیٹون کو بجلی کے کارخانہ سے ملا دین تو جب جہاز حرکت کریگا - سمندر کے پانی مین کا سونا ان پلیٹون مین لگ جائیگا [illegible] ایک مکعب [illegible] پانی مین دو سو تین سونا ہوتا ہے اور کل سمندرون [illegible] مکعب میل پانی ہے اس لئے اسمین سے ایک کھرب [illegible] سونا حاصل ہو سکتا ہے

یہ جو کار حق دین کو شان مر گیا
وہ تو سچ پوچھو تو زندہ ہے رہا

حضرت بیمار کیوں مایوس ہو
صدق دل سے کیون نہین کرتے دعا

سینۂ افلاک سے ہوتا ہے پار
خالی جاتا ہے نہیں تیر دعا

پوچھ لو آکر مسیحا سے علاج
حضرت بیمار گر چاہو شفا

لا علاج اب تک یہ بیماری نہیں
کچھ بھی کوشش ہو تو ہو جائے شفا

گر بڑھی غفلت مرض سے اور بھی
پھر نہ ہوگی کارگر ہرگز دوا

عقل دی مولا نے کچھ تک سوچ لو
کر سکے ہم دوستی کا حق ادا

یا الٰہی مجھ کو تو منصور کر
رکھ میرے مولا در نصرت کھلا

تار خبر از لنڈن - ۴ - اگست ۱۹۰۵ء ۷۰ روسی افسرون نے بمعہ ۲۰۰ آدمیون کے جزیرہ سگھالین مین جاپانیون کے آگے ہتھیار ڈالدیئے

صلح کانفرنس کا اجلاس ۸ - اگست ۱۹۰۵ء کو ہوگا

مسٹر ساٹو کا بیان ہے - کہ جاپان کا اب تک ڈیڑھ ارب روپیہ خرچ ہو چکا ہے - اور تاوان اس سے کچھ زیادہ ہی لیا جاوے گا

جاپانیون کو چندان امید نہین کہ صلح ہو - کیونکہ روس مین بہت کچھ ڈینگین ماری جاری ہین -

راولپنڈی سے اخبار سول ملٹری گزٹ لاہور کا ایک نامہ نگار تحریر کرتا ہے کہ پنجاب بن سے بادلون کے نابود ہو جانے کی رپورٹ جو محکمہ آب ہوا نے کی ہے - وہ مضحکہ آمیز معلوم ہوتی ہے - کیونکہ یہان خوب بارش ہو رہی ہے

[illegible] قوم مین کوئی ایسا زمانہ نہین گزرا کہ [illegible] [illegible] یا یہ پاک باطن بزرگ [illegible] [illegible] کا ایک [illegible] [illegible] اور ان کی [illegible] [illegible] اگر غور سے دیکھا جائے [illegible] گیا ہے (اللہ اکبر)

اسی [illegible]

[illegible]

شہادة القرآن علی کذب کشن قادیانی

گذشتہ اشاعت سے آگے

کے مثالب و معائب سے بھری پڑی ہیں۔ آج آریوں اور عیسائیوں کو دیکھو۔ اور نمونہ کے طور پر پادری عماد الدین امرتسری ٹھاکرداس اور لیکھرام کی کتابوں کو پڑھو۔ ان بے باک مخذولوں نے کس قدر ناپاک باتیں ہمارے نبی کریم سید المعصومین امام المغفورین علیہ الصلوۃ والسلام کی پاک ذات کی نسبت اپنی کتابوں میں درج کی ہیں۔ بتاؤ کیا۔ اس قاعدہ کو تسلیم کرتے ہو۔ اور اصول موضوعہ کے طور پر اس بات کو مانتے ہو۔ کہ جس شخص کی نسبت نکتہ چینی اور اعتراض کئے جائیں وہ برگزیدہ خدا نہیں ہو گا۔ تو پھر کوئی معیار ہونا چاہیئے۔ معیار یہی ہے۔ کہ جس شخص کی تائید میں خدا کا کلام اور خدا کا کام شہادة دیں وہ رسول ہے۔ امام ہے۔ وصی ہے۔ وہی عیسیٰ موعود ہے۔ وہی مہدی مسعود ہے۔ بے علم ناعاقبت اندیش انسان کی عیب جوئی کیا وقعت رکھتی ہے کہ جس کے ہاتھ میں نہ کسی کا رد ہے۔ نہ قبول۔ اللّٰہ اعلم حیث یجعل رسالتہ۔ بڑی پکی اور سچی بات ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اب تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تائید میں آسمان وزمین سے ہزارہا نشان دکھا کر ثابت کر دیا ہے۔ کہ آپ منجانب اللہ ہیں۔ اس لئے کہ منصور و مؤید ہیں۔ یہ خدا تعالیٰ کی ہمیشہ سے عادت ہے۔ کہ ان تمام جھوٹی اور جزوی نکتہ چینیوں اور ذاتی خردہ گیریوں کا کافی اور شافی جواب اس طرح دیتا ہے کہ اپنے ماموروں کو ایک فیصلہ کن بین فتح یا فتح مبین عطا فرماتا ہے۔ وہ ان میں اور ان کے بے رحم دشمنوں اور ناپاک معترضوں میں امر فارق یا فرقان ہو جاتی ہے۔ اس سے اللہ تعالےٰ کو یہ دکھانا مقصود ہوتا ہے۔ کہ اگر وہ ایسے ہی محل اعتراض اور مقام نکتہ چینی ہیں۔ جیسا کہ ان کا دشمن ان کی تصویر دکھاتا ہے۔ تو خدا تعالےٰ ان کی تائید کیوں کرتا ہے۔ اور کیوں ان کے مخالفوں کو کہ وہ بھی تو آخر اس کے بندے اور اپنی اپنی جگہ مدعی راستی ہوتے ہیں۔ سخت ذلیل کرتا اور آخر کار ان کا نام و نشان مٹا دیتا ہے۔ یہی روشن اور سچا معیار ہے جس کی رو سے ہم عیسائیوں کو جواب دے سکتے ہیں ان تمام جزوی نکتہ چینیوں کا جو وہ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت کرتے ہیں۔ قرآن کریم نے یہی معیار پیش کیا ہے۔ جہاں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ انا فتحنا لک فتحاً مبیناً لیغفر لک اللّٰہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر الآیہ یعنی اس بات کے ثبوت کے لئے کہ تو (ای محمد) مغفور و معصوم ہے (یعنی تیری نسبت نکتہ چینیاں تمام بیجا اور ناروا ہیں) ہم نے یہ کام کیا ہے۔ کہ تجھے فتح مبین دی ہے۔ اس الٰہی نصرت اور آسمانی تائید سے ثابت ہو جاوے گا۔ کہ تو راستی پر تھا۔ اور تیرے مخالف جھوٹے تھے۔ خدا کی شان لامعلوم قدامت سے تمام اسماعیلیوں اور کل عرب کی فطرت میں مرکوز تھا کہ مکہ معظمہ کا فاتح کاذب اور بدچلن شخص نہیں ہو سکتا۔ جب سے قریش اور ان کے حلفاء میں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں جنگ شروع ہوئی۔ وہ اسی فیصلہ پر مستقیم ہو کر منتظر تھے۔ کہ آخر کار مکہ جس کے قبضہ میں آئے گا۔ وہی حق پر ہوگا۔ اور اس کی جانب داری اختیار کریں گے۔ آخر خدا تعالےٰ نے وعدہ کے موافق آنحضرت کو مکہ پر متصرف کیا۔ اور تمام عرب آپ کی راستی کا لوہا مان گئے لیکن الحمد للّٰہ۔ اس معیار کی رو سے یسوع کے پرستار اور وکیل اس کو کبھی سچا ثابت نہیں کر سکتے۔ اس لئے کہ کسی آسمانی نصرت اور الٰہی تائید نے اس کے دعوی کی تائید نہیں کی۔ اور نہ ہی اس معیار کے مقابل شیعہ اپنے معبودوں کی راستی ثابت کر سکتے ہیں۔ فالحمد للّٰہ علیٰ ذالک حمداً کثیراً طیباً مبارکاً فیہ۔ حضرت حجة اللہ امام مفترض الطاعة مرزا غلام احمد قادیانی۔ کو بھی فتح مبین کی وحی بارہا ہو چکی ہے۔ اگرچہ اس وقت سے جب سے جنگ شروع ہوئی ہے۔ خدا تعالےٰ کی نصرت ایک ایک عدو حق کو نیچا دکھا کر اپنا چمکتا ہوا چہرہ دکھاتی چلی آتی ہے۔ مگر قریب ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے اس وعدہ کو بھی سچا کر دکھائے فانتظروا انی معکم من المنتظرین۔ فقط

خاکسار عبد الکریم ثو

ضروری اطلاع

رسالہ نور الدین جس میں فاضل مصنف نے بعد نظر ثانی کسی قدر اضافہ کیا ہے۔ خوش خط عمدہ کاغذ پر چھپ کر تیار ہے۔ قیمت علاوہ محصول ڈاک ۸ / ہے۔ درخواستیں اس پتہ پر ہوں
سیٹھ عبد الواحد ہدایت اللہ مرچنٹ کمیشن ایجنٹ کٹڑہ جیمل سنگھ امرتسر

انصار بدر

مندرجہ ذیل احباب میں سے بعض نے تو اپنے نام اخبار بدر جاری کرا کر کارخانہ بدر کی اعانت کی اور مشکور فرمایا۔ اور بعض احمدی احباب نقد روپیہ سے مدد کرتے ہیں چنانچہ مکرمی برادران محمد عبد الرحمان صاحب بمبئی اور سیٹھ اسمٰعیل آدم صاحب بمبئی نے مبلغ دو دو روپیہ بطور اعانت بدر مرحمت فرما کر مشکور و ممنون فرمایا ہے۔ اور سردار عجب خانصاحب تحصیلدار نے قیمت اخبار مبلغ صہ دی ہے۔ خداوند کریم ان کو جزائے خیر دیوے اور ہمیشہ نیک کاموں کے کرنے کی توفیق عطا فرماوے

اصحاب ذیل نے مندرجہ ذیل دوستوں کے نام اخبار جاری کرایا ہے

۱۔ محمد جعفر خانصاحب منصرم عدالت منڈلہ بنام محمد اکرام حسین صاحب محمد جو ڈیشل منڈلہ
۲۔ میاں عبد اللہ صاحب سنوری بنام منشی عطاء اللہ صاحب غوث گڑھ
۳۔ سلطان احمد صاحب قتال پور بنام غلام حسن خانصاحب گنگی ضلع ملتان
۴۔ ماسٹر ہدایت اللہ صاحب جہلم بنام محمد قاری صاحب امام مسجد دھمیان جہلم
۵۔ مولوی احمد حسن صاحب مدرس لوہاری بنام عبد الرحمان خان صاحب پٹواری شہرانہ و داؤد خانصاحب پٹواری تھانہ بھون آپ خریدار بہم پونچانے کی بہت کوشش کرتے ہیں۔ آپ کی کوشش قابل تقلید ہے۔ اور قابل قدر بھی۔ خدا ان کو جزائے خیر دیوے
۶۔ غلام شاہ صاحب سیلوری۔ بنام منشی غلام محمد عبد اللہ صاحب سوداگر۔ وزیر آباد
۷۔ ماسٹر کرم دین صاحب مدرس ڈنگہ بنام منشی مہر الدین صاحب پٹواری
۸۔ میاں فضل الدین صاحب محرر ڈاک ظفروال بنام شیخ کرم الٰہی صاحب عرائض نویس۔ ظفروال
۹۔ محمد ذو الفقار علی خاں صاحب میرٹھ۔ بنام عبد الرحمن صاحب ویٹرنری اسسٹنٹ سرجن۔ میرٹھ

اور اصحاب ذیل اپنے نام جاری کراتے ہیں

۱۔ قاضی محبوب عالم صاحب۔ ہاسپٹل اسسٹنٹ جے پور
۲۔ مستری نور الدین صاحب حاجی پورہ سیالکوٹ
۳۔ محمد سلیمان صاحب نائب مدرس رائے پور
۴۔ منشی عبد الحمید صاحب مقام اوتر شیشہ تحصیل مانسہرہ
۵۔ چودہری شیر محمد صاحب احمدی ہریہ والان۔ گجرات
۶۔ منشی شاہ محمد صاحب۔ ہیڈ کنسٹبل۔ نارو وال
۷۔ میاں حسن محمد صاحب سفید پوش مقام چک ۵۴۳

اُمید ہے کہ سب احمدی احباب جو تا حال خریدار نہیں۔ وہ خود خریدار ہونے کی اور دوسرے نئے خریدار بہم پونچانے کی سعی فرما کر مشکور فرماویں گے

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین صاحب عمر۔ پروپرائٹر کے لئے چھاپا گیا
(تاریخ اشاعت ۸ اگست ۱۹۰۵ء)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

دنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔

ان اللّٰہ قد صرح لکم وقت مسیحکم و اتوکم من ادلہ

بدر

ولقد نصرکم اللّٰہ ببدر و انتم اذلۃ

چھپ گیا ہیم۔ بانو گرافی پریس قادیان میں

باجازت رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸

دو دو میں۔ شفا میں غرض دار الامان میں

سلسلۃ الجدید جلد ۱ نمبر ۱۹ | ۷ جمادی الثانی ۱۳۲۳ھ ہجری علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام جمعرات ۱۰۔ اگست ۱۹۰۵ء | سلسلۃ القدیم جلد ۴ نمبر ۲

ای جہان منتظر خوش باش کامد داستان | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | آں مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

قیمت سالانہ

والیان ریاست	سے
معاونین	عہ
برضائے خود	ے
عام قیمت	ہ

اس سے زائد امداد کے طور پر جو کچھ احباب عطا فرماوین وہ بخوشی قبول کیا جاویگا سردست خریداری بہت کم ہے اور خرچ آمد سے دگنا ہے اسواسطے امداد کی بہت ضرورت ہے۔

ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر بدر قادیان اور خط و کتابت بنام منیجر بدر ہونی چاہیے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم

آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آں رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او با شیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آں نہ از خود از ہماں جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک وز خبر ہائے معاد
ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد

آں ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آں مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق ثابت است
منکر آں مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

یکسرے دوری ازاں عالیجناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی قسم کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے اور نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر و یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا۔ اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آ جائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر کر لیگا۔ اور قال اللہ و قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ڈائری

القول الطیب

مسجد مبارک

۱۰ اگست ۱۹۰۵ء ۔ قبل عشاء ۔ ایک شخص کا سوال پیش ہوا کہ ایک جگہ مبارکٌ مبارکٌ کل امرٍ یجعل فیہ مبارک ۔ والا الہام چھوٹی مسجد کے متعلق ظاہر کیا گیا ہے ۔ اور دوسری جگہ یہی الہام بڑی مسجد کے متعلق ظاہر کیا گیا ہے حضرۃ نے فرمایا ۔ بعض الہام بار بار کئی دفعہ ہوتے ہیں اور ہر دفعہ وہ جدا شان رکھتے ہیں ۔ انی مھین من اراد اھانتک والا الہام بہت دفعہ ہوا ہے ۔ اور ہر دفعہ اس کا ظہور کسی نئے رنگ میں ہوا ہے ۔ ہر دفعہ اہانت کنندہ اور اہانت یافتہ کوئی نیا وجود ہوتا رہا ہے ۔ ایسا ہی الہام انی مع الافواج آتیک بغتۃً ۔ بہت کثرت سے ہوا ہے ۔ اور ہمیشہ خدائی فوجوں کی نصرت سے ایک نیا معجزہ پیدا ہوا ہے ۔ اسی طرح اکثر الہامات بار بار ہوتے ہیں ۔ اور ہر دفعہ کوئی نیا رنگ رکھتے ہیں اسی طرح قرآن شریف میں بھی بہت سی آیات ہیں ۔ جو اپنے اپنے موقعہ پر جدا مطابقت رکھتی ہیں ۔ اگرچہ ظاہر الفاظ ایک ہی ہیں ۔ اللہ تعالےٰ کی صفت ہے ۔ کہ ”کل یوم ھو فی شان“ لیکن وہ مقامات کتب مجھے دکھانے چاہئیں ۔ جن پر یہ سوال پیدا ہوا ہے ۔

حقیقت روح قدس

کسی شخص کا سوال پیش ہوا کہ آپ نے جبرئیل کے متعلق جو تحریر کیا ہے ۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے ۔ کہ آپ کا خیال بھی سید احمد کی طرح ہے ۔ کہ روح الامین انسان کے اندر ہی ہے ۔ اور اس کے سوائے کوئی اور روح القدس اور جبرئیل نہیں ۔

فرمایا ۔ یہ بالکل غلط ہے ۔ سید احمد کے ساتھ اس معاملہ میں ہمارے خیال کو کوئی مطابقت نہیں ہمارا منشا یہ ہے ۔ کہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے روح الامین کا نزول انسان پر اس وقت ہوتا ہے ۔ جبکہ انسان خود تقدس اور تطہر کے درجہ کو حاصل کرکے اپنے اندر بھی ایک حالت پیدا کرتا ہے ۔ جو بمنزلہ روح الامین کے قابل ہوتی ہے ۔ اس وقت گویا ایک روح الامین ادہر ہوتا ہے تب ایک ادہر سے آتا ہے ۔ یہ بات ہم اپنے حال اور اپنے تجربہ سے کہتے ہیں ۔ نہ کہ صرف قال ہی قال ہے [illegible] کی بجلی کے ساتھ خوب مثال مطابق آسکتی ہے جب کسی جسم میں خود بھی بجلی ہوتی ہے ۔ تو آسمانی بجلی اس پر اثر کرتی ہے ۔ تدبر سے دیکھا جائے ۔ تو قرآن شریف سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے

عبادت نبی کریم

آج کل سخت گرمی پڑنے اور برسات کے نہ ہونے کا ذکر تھا ۔ فرمایا ۔ ایسے موقعہ پر نماز استسقیٰ کا پڑھنا سنت ہے ۔ میں جماعت کے ساتھ بھی سنت ادا کروں گا مگر میرا ارادہ ہے ۔ کہ باہر جا کر علیحدگی میں نماز پڑھوں اور دعا کروں ۔ خلوت میں اللہ تعالےٰ کے حضور عاجزی کرنے اور دعا مانگنے کا جو لطف ہے ۔ وہ لوگوں میں بیٹھ کر نہیں ہے ۔ اور بھی دعاؤں کا ذخیرہ ہے ۔ اسی مطلب کے واسطے میں نے باغ میں ایک چھوٹی سی جگہ بنائی ہے ۔ جس کو بیت الدعا کہنا چاہیئے ۔ فرمایا ۔ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے حالات دو رنگ کے تھے ۔ ایک ظاہر اور ایک مخفی ۔ آپ کی پہلی عبادت وہی تھی ۔ جو آپ نے غار حرا میں کی ۔ جہاں کئی کئی دن ویرانہ پہاڑی کی غار میں جہاں ہر طرح کے جنگلی جانور اور سانپ ۔ چیتے وغیرہ کا خوف ہے ۔ دن رات اللہ تعالےٰ کے حضور میں عبادت کرتے تھے اور دعائیں مانگتے تھے ۔ قاعدہ ہے ۔ کہ جب ایک طرف کی کشش بہت بڑھ جاتی ہے ۔ تو دوسری طرف کا خوف دل سے دور ہو جاتا ہے ۔ بعض عورتوں کو جو بہت ہی ڈرنے والی طبیعت کی ہیں ۔ دیکھا گیا ہے ۔ کہ کسی بچے کی بیماری کے وقت اندہیری راتوں میں ضرورتاً ایسی جگہ جاتی ہیں ۔ جہاں دن کو نکلنا ان کے واسطے دشوار ہے ۔ ایک مرتبہ ایک شخص کو دیکھا کہ وہ زلزلہ کے وقت خوف سے اونچے مکان سے نیچے کودنے لگا ۔ لوگوں نے پکڑ لیا ۔ جب خوف الٰہی اور محبت غالب آتی ہے ۔ تو باقی تمام خوف اور محبتیں زائل ہو جاتی ہیں ۔ ایسی دعا کے واسطے علیحدگی بھی ضروری ہے ۔ اسی پورے تعلق کے ساتھ انوار ظاہر ہوتے ہیں ۔ اور ہر ایک تعلق ایک ستر کو چاہتا ہے

فرمایا ۔ آج کل حبس اور گرمی اور برسات کی کمی کسی امر کی تمہید ہے ۔ جو آگے ظاہر ہوگا ۔ معلوم نہیں کہ کیا ہونے والا ہے ۔ ہم تو چاہتے ہیں کہ ہر جیہ باداباد ۔ مگر خدا کی ہستی دنیا پر ثابت ہو جائے اور دین اسلام کی حقیقت ظاہر ہو جائے ۔ خواہ کسی طرح سے ہو ۔

وفات مسیح اجماعی مسئلہ

ایک شخص نے سوال کیا ۔ کہ اسلامی کتب میں حیات مسیح کی بات کہاں سے آگئی ۔ حضرت مسیح نے فرمایا کہ یہ بات ایسی ہی ہے ۔ جیسا کہ ہند کے مسلمان رسوم شادی و مرگ اب تک پرانے ہندوؤں کی طرح ادا کرتے ہیں ۔ جب بہت سے عیسائی اور یہودی مسلمان ہوئے ۔ تو کچھ پرانے خیالات کا بقیہ ساتھ لائے ۔ وہی خیالات مسلمانوں میں منتقل ہو کر اور احادیث کی غلط فہمی بھی ساتھ مل کر یہ فاسد عقیدہ پیدا ہو گیا ۔ اور کتابوں میں درج ہو گیا ۔ ورنہ صدر اسلام میں اس کا نام و نشان نہ تھا ۔ بلکہ تمام نبیوں کی موت پر اجماع تھا ۔ لیکن ان لوگوں میں بھی بہتیرے ایسے ہیں ۔ کہ حضرت عیسےٰ کی موت کے قائل ہیں ۔ کوئی کہتا ہے ۔ کہ وہ تین دن تک مرے رہے ۔ کوئی کہتا ہے ۔ کہ سات دن تک مرے رہے اور کوئی ہمیشہ کے لئے ان کا مر جانا مانتا ہے ۔ بہر حال اصل اجماع اسلامی وہ ہے ۔ جو درمیان صحابہ کے ہوا ۔ صحابہ میں سب سے پہلا اجماع اسی مسئلہ پر ہوا ۔ کہ تمام انبیاء فوت ہو چکے ہیں ۔ بغیر اس کے صحابہ کو آنحضرت کے مرنے کے بعد کبھی صبر نہیں آسکتا تھا ۔ یہ مبارک اجماع حضرت ابوبکر کے ذریعہ سے ہوا ۔ اور اگر کسی کو یہ وہم تھا بھی کہ کوئی نبی زندہ ہے تو وہ بھی دور ہو گیا ۔ اور اس طرح آنحضرت صلعم کی موت کا صدمہ صحابہ کے دل سے اٹھا کہ نبی تو سب مرا ہی کرتے ہیں اگر کسی فرد واحد کو قصور ذہانت کے سبب کچھ غلطی لگی ہوئی تھی تو وہ بھی دور ہو گئی ۔ خود خدا تعالےٰ کے کلام میں اس امر کا فیصلہ کیا گیا ہے کہ کوئی آسمان پر نہیں جاتا ۔ جہاں آنحضرت سے کفار نے آسمان پر چڑھنے کا معجزہ طلب کیا تو فرمایا ۔ قل سبحان ربی ھل کنت الا بشراً رسولا ۔ یعنی بشر رسول کبھی کوئی آسمان پر نہیں چڑھا اور فرمایا ۔ ما محمد الا رسول ۔ قد خلت من قبلہ الرسل افائن مات او قتل ۔ یعنی کوئی نبی نہیں جو فوت نہیں ہو چکا پس اگر یہ نبی مر جائے یا قتل کیا جائے ۔ تو کیا تم دین سے پھر جاؤ گے تب سماوی اور تاریخی [illegible] کوئی نظیر ایسی نہیں کہ پہلے کوئی نبی آسمان پر گئے ہوں ۔ خود مسیح نے بھی یہی فیصلہ کیا کہ یوحنا ہی الیاس ہے ۔ [illegible] موسیٰ ۔ نوح اور دوسرے نبی آسمان پر گئے [illegible] عیسیٰ بھی گئے تھے ۔ چنانچہ شب معراج میں آنحضرت نے سب کو آسمان پر دیکھا ۔ حضرت عیسیٰ کی کوئی خصوصیت نہ تھی ۔ افسوس ہے کہ ان لوگوں کی قوت شامہ ہی ماری گئی ہے خود زمانہ کیا آواز دے رہا ہے ۔ ان کو سمجھ آتی ہے کہ ایسا عقیدہ رکھنا عیسائیت کی پہلی اینٹ ہے بعض لوگ میری نسبت اعتراض کرکے کہتے ہیں کہ تم نے بھی براہین میں ایسا ہی لکھا تھا مگر وہ نہیں سمجھتے ۔ کہ یہی بات ہماری صداقت کی گواہ ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہم کوئی منصوبہ بازی نہیں کرتے خود اسی کتاب براہین میں ہمارا نام مسیح رکھا گیا اور خدا تعالےٰ کے تمام وعدے اسی کے اندر ہیں ۔ اگر یہ غلطی مجھ سے براہین احمدیہ میں صادر نہ ہوتی ۔ تو ایک بناوٹ معلوم ہو سکتی تھی ۔

درس قرآن شریف

(مکتوبہ مولوی حکیم فضل الدین صاحب)

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ عِلْمًا وَقَالَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ فَضَّلَنَا عَلٰى كَثِيْرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ

اللہ کا نام رب ہے۔ رب کے معنے ادنیٰ درجہ اور ادنیٰ حالت سے اعلیٰ درجہ تک پہنچانے والا نباتات۔ حیوانات۔ جمادات۔ سب میں یہ حالت ہے۔ برگد کا تخم دیکھو۔ کھجور کی گٹھلی کی پشت پر جیسا ایک نشان ہوتا ہے۔ اس کو دیکھو۔ پھر دیکھو کھجور کا درخت کتنا بڑا درخت بن جاتا ہے۔ ابراہیم ایک آدمی تھا۔ مگر اس کے باپ کے نام کی نسبت بحث ہے کہ اس کا کیا نام تھا۔ بعض آذر کو ان کا باپ کہتے ہیں۔ بعض اس کے خلاف کہتے ہیں۔ مگر ابراہیم کو اللہ تعالیٰ نے کس قدر بڑھایا کہ امریکہ اور یورپ نے جس کو خدا کہا۔ وہ بھی اسی کی نسل کا ایک انسان تھا۔ آج مسلمان باوجود اختلاف مذہب سارے کے سارے کما صلیت علیٰ ابراہیم پڑھتے ہیں یہود اور عیسائیوں کو اس کی نسل سے ہونے کا فخر ہے غرض خدا تعالیٰ جس بیج کو بڑھاتا ہے۔ وہ کتنا بڑا ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ہمنے دیا تھا۔ داؤد اور سلیمان کو علم۔ علم ایک بے نظیر ... عزت بڑھانے والی نعمت الٰہی ہے۔ کتا جو ذلیل ترین حیوانات ہے جب اس کو شکار کرنے کا علم ہو جائے۔ اس کی کتنی عزت ہو جاتی ہے۔ اسی طرح باز ایک وحشی پرندہ ہے۔ مگر سکھایا ہوا کیسا معزز ہو جاتا ہے۔ غرض جس قدر علم زیادہ ہوتا جاتا ہے۔ اسی قدر عزت زیادہ ہوتی جاتی ہے بلکہ انسان عالم انسان جاہل سے کتنا زیادہ معظم ہوتا ہے اور ملائکہ میں بھی علم کے مدارج سے ہی ترقی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جناب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو ترقی علم کی دعا سکھائی۔ اور فرمایا۔ قل رب زدنی علما۔ اسی واسطے اس جگہ اللہ تعالیٰ نے علم کا ہی احسان جتلایا۔ چونکہ شکر سے نعمت میں ترقی ہوتی ہے۔ لئن شکرتم لازیدنکم اس لئے انھوں نے بطور شکر نعمت عرض کی کہ وَقَالَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ فَضَّلَنَا عَلٰى كَثِيْرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ انہوں نے کہا۔ تمام تعریف اللہ تعالیٰ کو ہے۔ جس نے ہم کو فضیلت دی۔ اپنے بہت سے مومن بندوں پر۔ شہریوں سبد معاشوں سے نہیں کہا۔ بلکہ اکثر مومنین سے ہی فضیلت کا ملنا بیان فرمایا۔ حضرت داؤد و علم سے انبیاء ہوں گے۔ مگر یہ فضیلت صرف سلیمان ہم کو ہی ملی۔ جیسے فرمایا۔ وَوَرِثَ سُلَيْمٰنُ دَاوٗدَ وَقَالَ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ۔ حضرت سلیمانؑ حضرت داؤد کا وارث ہوا۔ علم و کمالات روحانی میں اور کہا۔ اے لوگو۔ ہم کو علم منطق الطیر سکھایا گیا۔ علم منطق الطیر کو یونانی میں ارنی سولوجیا سنسکرت میں بسنت راج۔ عبری میں وہبر باغرت کہتے ہیں یہ بڑا بھاری علم ہے۔ آوازوں سے شکاری لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں۔ طبیب علاج میں اور سیاح پانی آبادی راستوں کا پتہ ان کے ذریعہ لگاتے ہیں۔ روحانی لوگ کشف والے ان کے حالات اعلیٰ سے اعلیٰ عجائبات حاصل کرتے ہیں۔ حضرت سلیمان کو دونوں قسم کے فوائد ظاہری و باطنی منطق الطیر سے حاصل تھے

وَاُوْتِيْنَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ۔ علاوہ اس علم کے سب خیر ہم کو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مل گئی ہے۔ بعض جاہل کل شئی کے لفظ سے دھوکہ کھاتے ہیں۔ اور جاہل قرآن سے دور جاتے ہیں۔ تفصیلاً لکل شئی پر قرآن کریم کی مدح میں آیا ہے۔ پس اس سے وہ یہ امر نکالتے ہیں۔ کہ ہر ایک عمل قرآن میں ہے۔ حالانکہ یہ بات غلط ہے اس جگہ اگر وہی معنے لئے جاویں۔ تو پھر ریل۔ تار۔ ڈاک۔ مطابع۔ اور نئی نئی آج کل ایجادیں بھی ان کے پاس ہونی چاہئیں۔ اور کم سے کم ہم لوگ بھی ان کی رعایا اور نوکر موجود ہوں۔ پس ایسے معانی کل کے لینے غلط ہیں کل کا لفظ یہاں کل کا لفظ موقع اور حیثیت کے لحاظ سے بولا جاتا ہے

اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِيْنُ۔ بے شک یہ کھلا فضل اللہ تعالیٰ کا ہے

وَحُشِرَ لِسُلَيْمٰنَ جُنُوْدُهٗ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالطَّيْرِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ۔ اور جمع کیا گیا سلیمان کا لشکر جن اور انس اور طیر سے اور وہ الگ الگ بنائے گئے عیسوی انیسویں صدی یا تیرہویں صدی ہجری نے ہر قوم و مذہب پر اعتراض تو پیدا کئے مگر بجائے جواب دینے کے شبہات پر شبہات اس قدر بڑھ گئے۔ کہ بعض لوگ یا علی العموم عملاً مذہب سے دست بردار ہو گئے۔ بعض مذہب کو ہنسی میں بھی اڑانے لگے۔ دوسرے اعتراضوں کے ساتھ لفظ جن پر بھی اعتراض ہیں۔ بعض نے لفظ جن کی ایسی توجیہ کی۔ جس کا ثبوت عربی زبان یا حضرات صحابہ سے نہیں دیا گیا۔ بعض نے کہا کہ مخاطب لوگ چونکہ جن کو ایک مخلوق مانتے تھے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان کے مسلمات کے لحاظ سے اس لفظ کو استعمال کیا۔ یہ دونوں باتیں غلط ہیں۔ قرآن مجید میں جو کچھ بیان ہوتا ہے بالکل واقعات صحت کے ساتھ ہوتا ہے

جن کے معنے چھپی ہوئی مخلوق جو نظر نہ آتی ہو۔ مثلاً آج کل طاعون کا کیڑا جو عام نظروں میں نظر نہیں آسکتا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے منکروں کے لئے خوب ثابت کیا کہ اس کیڑے کو پیدا کر دیا۔ اور وہ چھپ گئے۔ غرض خدائے بزرگ کے ذکر کو بھی جن کہا ہے۔ اس سے بڑھ کر رہنے والے مخلوق جو ہیں جن سے بدی کے تحریک ہوتے ہیں۔ حضرت سلیمان کے وقت شہری شہر کے سردار اور کچھ پہاڑی لوگ بھی تھے ان کو جن کہا گیا ہے۔ عربی بہادر سوار عربیہ میں بہادروں اور عمدہ فوجوں کی تعریف یہی کی جاتی ہے۔ کہ ان کے ساتھ پرندے رہتے ہیں۔ جیسے یہ دشمن کو ہلاک کرتے ہیں اور پھر پرندے ان کا گوشت نوچ نوچ کر کھاتے ہیں اور ان کے دفن کا موقع نہیں ہوتا

حَتّٰىۤ اِذَاۤ اَتَوْا عَلٰى وَادِ النَّمْلِ قَالَتْ نَمْلَةٌ يّٰۤاَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسٰكِنَكُمْ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمٰنُ وَجُنُوْدُهٗ وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ۔

جب حضرت سلیمان مع لشکر وادی نمل پر پہونچا۔ تو نملہ نے کہا۔ اے نملو اپنے اپنے مکانوں میں چلے جاؤ۔ ایسا نہ ہو۔ کہ سلیمان اور اس کا لشکر تم کو کچل ڈالے۔ اور ان کو تمہارے اس کچلنے کی خبر بھی نہ ہو۔ قاموس ایک لغت کی کتاب ہے لفظ برق کی تفصیل میں لکھا ہے۔ جہاں پانیوں کا ذکر کیا ہے کہ ابرقہ نملہ کے پانیوں میں سے ہے۔ اس وادی میں سونے کے ذرات ریگ میں ہیں۔ وہ لوگ ان باریک ذرات کو چن کر گذارہ کرتے تھے۔ اس لئے ان کا نام نملہ ہوا جیسے اب بھی پنجابی میں کہیں اسایل کہتے ہیں۔ جو ایک ایک لقمہ ہر گھر سے لے کر جمع کرتا ہے۔ ضلع شاہ پور میں ڈڈو (مینڈک) چوہا۔ لومڑ (ثعلب) وغیرہ اقوام اب بھی موجود ہیں۔ پنڈ دادن خان میں کڑیانوالی گلی (کودیہ) ہے۔ اس میں قوم کیڑے رہتے ہیں۔ ہارون رشید بھی دورہ کرتے کرتے اس وادی میں گیا۔ تو اتفاقاً اوس وقت بھی ان کے نمبردار نملہ (عورت) ہی تھی۔ اس نے ایک کیسہ سونے کے ذرات کا ہدیہ ہارون رشید کے پاس پیش کیا ہارون رشید نے تعجب کیا اور کہا۔ کہ تم غریب آدمی ہو تمہارے کام آوے گا۔ نملہ نے کہا جب حضرت سلیمان علیہ السلام اس وادی میں آئے تھے۔ تو ہمارے بڑوں نے اس کو بھی یہی ہدیہ پیش کیا تھا۔ اب تو اس امت کا سلیمان ہے تم کو اللہ تعالیٰ کا شکر کرنا چاہئیے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے تجھے بھی وہ موقعہ دیا ہے۔ تفسیر کبیر میں اس موقعہ پر ایک لطیفہ لکھا ہے۔ کہ نملہ نے کہا۔ کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے

ھ زیر اثر اور تعلیم والے فوج پر یقین تو نہیں ہو سکتا کہ وہ دیدہ و دانستہ کسی کو کچل ڈالے یا ظلم کرے۔ اس لئے بلحاظ ادب کے کہا کہ شاید ان کی خبر ہی میں کسی کو نقصان پہونچے مگر رافضی لوگ کیسے بے ادب ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ۲۳ سالہ تربیت یافتہ صحابہ کو ظالم غاصب قرار دیتے ہیں

ڈاک ولایت

لوگ گرجے میں کس لیئے جاتے ہیں ؟

ولایت میں آج کل عام شکایت ہے کہ چھ دن [illegible] کے بعد جو ایک دن مذہبی رسوم ادا اور نماز کے لئے آتا ہے۔ اور لوگ وہ دن بھی کھیل و تماشا میں گزار دیتے ہیں اور تھوڑے سے ہیں۔ جو گرجا کی طرف رخ کرتے ہیں لیکن جو تھوڑے سے گرجا جاتے ہیں۔ ان کی نسبت پادری جے۔ ایس [illegible] صاحب نے ایک انگریزی نظم میں اس امر کو ظاہر کیا ہے۔ کہ یہ لوگ بھی اگر گرجے جاتے ہیں تو کس واسطے۔ چونکہ یہ نظم بہت دلچسپ ہے۔ اس واسطے اس کو ہم اصل انگریزی زبان میں ہدیہ ناظرین کرتے ہیں۔ اور اس کے بالمقابل اس کا ترجمہ لکھتے ہیں۔ جو ہمارے [illegible] مولوی محمد نواب خان صاحب ثاقب منشی فاضل نے اردو نظم میں ناظرین اخبار بدر کی خاطر [illegible]

سوال کس لئے جاتے ہیں گرجا گھر میں لوگ؟ ٭ لے کے کیا جاتے ہیں سودا سر میں لوگ؟

جواب جاتے ہیں کچھ سیر زیبا کے لئے ٭ نزہت و سیر و تماشا کے لئے
گر کسی کو [illegible] ہے تا کمنا ٭ دوسرے کا اصل مقصد جھانکنا ہو
[illegible] خالی کے لئے جاتا ہے ایک ٭ باد ہمائی کو اگر آتا ہے ایک
گپ اڑانے کی ہے اک دل میں ترنگ ٭ ہرزہ گوئی کا کوئی رکھتا ہے ڈھنگ
پائے دیدار کا بھوکا ہے ایک ٭ آب روئے دوست کا پیاسا ہے ایک
اک نکما اور نکھٹو آگیا ٭ وقت بے شغلی کا پورا کر چلا
بعض جاتے ہیں لگاؤ عام کو ٭ بعض عہد خاص کے انجام کو
دلربائی ایک کی کھینچتی ہے فاش ٭ کھینچ لائی اس کو عاشق کی تلاش
ڈھونڈتے ہیں بعض [illegible] ٭ کس کو ہے کس کی طرف دل کا جھکاؤ
لڑتی ہیں آنکھیں کسی کی [illegible] ٭ تیر مژگان کے چلا کرتے ہیں وار
جان دیتا ہے نئے جوبن پہ ایک ٭ حرف رکھتا ہے نئے فیشن پہ ایک
دوسرے کا ہے دماغ افلاک پر ٭ ناز ہے فوق البھڑک پوشاک پر
بعض کے یہ بات ہے پیش نظر ٭ ہم نشینوں سے اٹھائیں نقد زر
باندھتا ہے ٹکٹکی ٹوپی پہ ایک ٭ لٹو ہے پوشاک کی خوبی پہ ایک
ایک کو لاگت بتانے کی ہے دھن ٭ چیزوں کی قیمت لگانے کی ہے دھن
بعض تازہ تازہ خبریں لائیں گے ٭ دوستوں کا جس سے دل بہلائیں گے
آتے ہیں گرجا میں بعضے بے خلل ٭ چھوٹی سچی باتیں گپ اور [illegible]
ایک کے آنے کا ہے لب لباب ٭ ہم سے خوش ہوئے کوئی والا خطاب
جاکے اکثر باپ کرتے ہیں بیان ٭ بیٹیوں کی خوبیاں رعنائیاں
پادری صاحب کو خوش کرتے ہیں بعض ٭ صرف اتنی بات پر مرتے ہیں بعض
بعض پر ہے نحوست چھا رہی ٭ ہے جمائی پر جمائی آ رہی
ایک سمجھتا ہے یہی نیکی کا دم ٭ چاہتا ہے سب سے خیراتی رقم
بعض کو ہے طمع روٹی کی لگی ٭ کوئلے کی حرص گرجا لے گئی
جاتے ہیں بعضے یہ اپنے دل میں ٹھان ٭ چرچ جانا ہے شرافت کا نشان
ہو کسی کے دل میں مذہب جوش زن ٭ مست اس نشہ میں ہیں کچھ مرد و زن ٭ کچھ سریلا راگ گانے کے لئے
اپنی خوش الحانی سنانے کیلئے ٭ واعظوں کے وعظ سننے جائیں بعض ٭ ان کے حسن و قبح چننے جائیں بعض
بعض دیکھو اپنے معصیات کو ٭ التجائے عفو تقصیرات کو ٭ بیٹھنے اور اونگھنے جاتے ہیں بعض
بے خودی سے جھکنے کو آتے ہیں بعض ٭ جاتے ہیں تھوڑے عبادت کیلئے ٭ جھکنے اور سچی اطاعت کیلئے

Some go to church just for a walk,
Some go to stare and some to talk.
Some go there to meet a friend
Some their idle time to spend.
Some for general observation.
Some for private speculation.
Some to seek or find a lover,
Some a courtship to discover,
Some go there to use their eyes
And newest fashions criticise.
Some to show their own smart dress
Some their neighbours to assess.
Some to scan a robe or bonnet.
Some to price the trimming on it.
Some to learn the latest news,
That friends at home they may amuse.
Some to gossip, false and true,
Safe hid within the sheltering pew.
Some go there to please the squire,
Some his daughters to admire.
Some the parson go to fawn
Some to lounge and some to yawn
Some to claim the parish doles,
Some for bread and some for coals
Some because 'tis thought genteel,
Some to vaunt their pious zeal
Some to show how sweet they sing,
Some how loud their voices ring,
Some the preacher go to hear,
His style and voice to praise or jeer.
Some forgiveness to implore,
Some their sins to vanish o'er.
Some to sit and doze and nod,
But few to kneel and worship God.

چین میں مسلمان

مقام الجزائر میں واقعہ کاران علوم شرقی کی جو کانفرنس جمع ہوئی تھی۔ اس میں چین کی طرف سے تانگ تسی فو نام ایک عہدہ دار شامل ہوا تھا جس نے حسب ذیل مسلمانان چین کی نسبت بیان کیا کہ میری پیدائش مشرقی چین کی ہے۔ جہاں باقی صوبوں کی نسبت مسلمانوں کی آبادی بہت ہی کم ہے۔ جوانی کے دن میں نے پکین میں بغرض تحصیل علم بسر کئے۔ اور چند مسلمان ہم جماعتوں سے میری ملاقات ہوگئی۔ اور رفتہ رفتہ مجھے مسلمانوں کے حالات و معاملات کا ایسا وسیع علم ہوگیا کہ ایک مرتبہ چینی حکومت نے مسلمانوں کی حالت پر رپورٹ کرنے پر مامور کیا۔ چینی زبان میں اسلام کو تشین بانی یعنی خالص موحد مذہب کہلاتے ہیں۔ میرے خیال میں اسلام چین میں رسول عربی صلعم کی عین حیات ہی یا ان کے انتقال سے چند ہی برس کے اندر پہنچ گیا تھا کیونکہ ہمارے ملک میں بہت سی پرانی مسجدیں موجود ہیں۔ سب سے پرانی مسجد کانٹن میں ہے جسے مسجد یادگار مقدس پکارتے ہیں کیونکہ اس میں حضرت وہب ابوکبشہ رسول عربی صلعم کے ایک بڑے صحابی اور خالو کی قبر ہے۔ جعفر منصور عباسی خلیفہ سے فغفور چین نے فوجی مدد مانگی۔ تو اس نے آٹھ ہزار جوان بھیجدیئے۔ یہ لوگ فغفور کی اجازت سے چین میں ہی آباد ہوگئے۔ ہمارے بادشاہ نے انعام واکرام سے مالا مال کردیا۔ اور زرخیز اراضیات عطا کیں۔ ان کی اولاد آج تک موجود ہے۔ چونکہ مردم شماری کا کوئی معقول انتظام نہیں۔ اس لئے مسلمانوں کی صحیح تعداد دتیا سکنا مشکل ہے۔ تاہم میرے خیال میں وہ ساڑھے چار کروڑ سے کم نہیں یعنی کل آبادی کا دسواں حصہ ہیں مسلمان کو چینی میں خوئی پکارتے ہیں۔ اس لفظ کے معنے یہ ہیں کہ اس شخص نے اپنا نیک و بد خدا کے سپرد کر رکھا ہے۔ ان کا لباس اور ظاہری رنگ ڈھنگ بالکل دوسرے چینیوں کا سا ہے صرف عمامے میزی نشان ہیں۔ وہ نسبتاً خوبصورت بھی ہیں ہمارے ملک میں مدت سے مذہبی آزادی رائج ہے۔ حکومت کسی کے مذہب سے تعرض نہیں کرتی۔ نہ مذہب مانع ترقی ہے۔ چنانچہ کئی مسلمان وزارت اور سپہ سالاری کے مدارج اعلےٰ پر پہنچ چکے ہیں اور اس وقت چین کی طرف سے جاپان میں جو سفیر ہے۔ وہ مسلمان ہے۔ مسلمان ملازمت کی بجائے تجارت کا زیادہ شوق رکھتے ہیں اور اس فن میں ان کو خاص مہارت حاصل ہے۔ وہ بات کے پکے ہیں۔ جو اقرار کریں۔ اس کو پورا کریں۔ [illegible] ہیں۔ چنانچہ حکومت ان کی [illegible] کی وجہ سے مسلمانوں کو فوج میں بھرتی کرنے کی خاص کوشش کرتی ہے۔ موجودہ وزیر حرب [illegible] جو وزیر تھا۔ وہ مسلمان ہی تھا۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ دینی معاملات میں چینی مسلمان اپنے [illegible] ہیں یا نہیں۔ البتہ یہ میرا [illegible] کہ وہ [illegible] زبان کے [illegible] ہیں۔ فرض نماز کو باقاعدہ ادا کرتے ہیں۔ لڑکوں کا ختنہ کراتے ہیں۔ مسلمہ عورت کے سوا کسی سے نکاح نہیں کرتے۔ شراب نہیں پیتے۔ خنزیر کا گوشت جو باقی سب باشندوں کی عام غذا ہے۔ نہیں کھاتے اور ہرسال بہ تعداد حج بیت اللہ کو جاتے ہیں اور اسلام چین میں حیرت انگیز یا دہشت ناک حد تک وسعت پکڑ رہا ہے۔ کئی یورپین سلطنتوں کو خطرہ ہے کہ کہیں کل آبادی ہی کسی دن مسلمان نہ ہو جائے بڑا ذریعہ یہ ہے کہ مسلمان تاجر چینیوں سے ان کے خورد سال بچے خرید لیتے ہیں۔ اور ان کو اپنے ڈھب پر پرورش کرکے مسلمان بنا لیتے ہیں۔ علاوہ بریں اکثر ہوتا ہے کہ ایک ہی دن میں کوئی سالم کا سالم قبیلہ یا گروہ مسلمان ہو جاتا ہے۔ چینی مسلمانوں کی کئی انجمنیں اور خیراتی کاموں کی سوسائٹیاں ہیں۔ انہوں نے جابجا شفاخانے اور غربا لاوارث بچوں کے لئے یتیم خانے اور مامن قائم کر رکھے ہیں جنمیں غیر مسلم اشخاص بھی بخوشی داخل کرلئے جاتے ہیں۔ اور اس طریق سے بودہ لوگوں کے دلوں کو مسخر کر رہے ہیں۔ ان کے کئی اخبار ہیں۔ جن کو کامل آزادی حاصل ہے۔ وہ عربی زبان مگر حروف میں شائع ہوتے ہیں۔ ان میں علما اور اصحاب تصنیف کی بھی کمی نہیں۔ مگر ان کی توجہ جیسا کہ اوپر بیان ہوچکا ہے۔ زیادہ تر تجارت کی طرف ہے اور کئی مسلمان تاجر ہمارے ہاں اتنے غنی ہیں کہ ان کی دولت کا شمار نہیں ہوسکتا۔ اس کے باوصف تواضع و خوش اخلاقی میں بھی فرد ہیں (صادق الاخبار)

بنگہ۔ ضلع جالندھر سے خبر آئی ہے۔ کہ اسی تاریخ کو یہ زلزلہ سخت محسوس ہوا۔ سوئے ہوئے لوگ بیدار ہو گئے۔ ایک احمدی کے گھر کے پاس کچھ ہندو رہتے ہیں وہ زلزلہ دیکھ کر کہنے لگے۔ کہ **مرزا صاحب کا کہنا ٹھیک ہوتا جاتا ہے**

نظم

لے بے حیاؤ کچھ تمہیں خوف خدا نہیں
دل سے قرآن کے ساتھ محبت ذرا نہیں
کرتے ہو پورا لینے کے معنے توفی کے
پورے سے کیا مراد ہے دیتے پتا نہیں
عیسیٰ میں کیا کمی تھی کہ پھر پورا ہوگیا
ہاتھوں کی پاؤں کی یا کوئی عضو تھا نہیں
کہتے ہیں پورا ہوگیا مردے کو لوگ عام
تم نے یہ ہندوؤں سے کبھی بھی سنا نہیں
کیا کھا لیا ہے جس سے کہ اُلو ہی بن گئے
تم میں حیا و شرم و ذکا کچھ رہا نہیں
کرتے ہو خاص عیسےٰ کو لاکھوں رسولوں سے
مانو لیا تو تم کو کہیں ہو گیا۔ نہیں
مانا کہ جو دو جہان کا تھا وہ فوت ہوچکا
عیسےٰ میں کیا خدائی تھی اب تک مرا نہیں
ہے وہ ہزار برس سے زندہ خدا کے پاس
پھر کس حیا سے کہتے ہو ابن خدا نہیں
احمدؐ کے فوت ہونے پہ کچھ بھی دھیان نہیں
کیا تم عدو سرور ہر دو سرا نہیں
نام اپنا کیوں رکھاتے ہو مسلم منافقو
بتسمہ لو کہ تم کو کوئی روکتا نہیں
اور تم کو کچھ پیار بھی ہے مبلغات سے
اسلام میں تو روٹی ہے مال و تپا نہیں
سچ ہے کہ اس مسیح کو تم مانو کس طرح
اس نے تو مال و زر تمہیں کچھ بھی دیا نہیں
تم کو تو یہ گمان تھا کہ اوٹیں مچائیں گے
جو کچھ تمہارے زعم میں تھا وہ ہوا نہیں
مانگو دعا میں مہدی خونی نکل پڑے
تم میں کوئی بھی صاحب فضل و تقی نہیں
چولے ہی لمبے پہن کے بنتے ہو اولیاء
لیکن نباتے چولے کہیں اولیا۔ نہیں
گر اولیائی چولوں ہی پر ہوتی منحصر
پھر میرزادہ کوئی بھی چولے سوا نہیں
اب بھی ہے وقت توبہ کرو ورنہ چپ رہو
یہ فحش بکنا شرع میں ہرگز روا نہیں
عالم کرنے کے گالیاں دیتے ہو گندیاں
اب بھی بہود ہونا تمہارا کھلا۔ نہیں

طوچے یعنی چنے۔ میراسی

بار بولنے سے جو بولو تم ارتباط کیا

ان گالیون سے انکا تو کچھ بھی گیا نہین
سب سے زیادہ گالیاں کھائین رسول نے

آخر وہی مظفر و غالب ہوا نہین؟
ویسے ہی ہوتا جاتا ہے یہ مہدی کامیاب

تم سے جو ہو سکا ہے وہ کیا کچھ کیا نہین؟
فتوے لگائے کفر کے پھر حاکموں کے پاس

جا کر کہا کہ باغی ہے یہ باوفا نہین
سرکار کے لئے ہے وجود اس کا خوفناک

گر اس کو مارا جائے تو کچھ بھی برا نہین
پھر بھی نہ باز آسکے یہ بھائی یزید کے

جا کر کہا عیسائیونکو تم مین حیا نہین
عیسےٰ کو قادیانی نے مردہ بنا دیا

لیکن عیسائی کوئی بھی کچھ بولتا نہین
القصہ اُن سے قتل کا دعویٰ کرا دیا

پھر خوش تھے کہ مرزا کا اب تو بھلا نہین
مسجد مین جاکے ناکین رگڑ خاک کی ہی دین

وہ کونسی مدد تھے جو کی اچھا تھا نہین
لمبی عبائین پہن کے جا کر گواہی دی

پھر اس کو اسکے حال سے کون آشنا نہین
جتنا کسی مین زور تھا سب نے لگا لیا

اچھا ہوا دلون مین یہ ارمان رہا نہین
عبدالرشید تھک گیا سارا جہان اخیر

لیکن خدا کا مرد جہان سے تھکا نہین
خاکسار محمد عبدالرشید احمدی بٹالوی

چین مین قدیم یہود

اخبار نور افشان بمبئی گارڈین سے ناقل ہے کہ چین کے عین وسط مین ایک یہودی بستی ہے۔ مگر یہ لوگ کسی جدید زمانہ مین آکر یہاں آباد نہین ہوئے۔ بلکہ وہ یہان کی آبادی کا ایک خاص حصہ مین۔ بعض خیال کرتے ہین کہ وہ شمال مغرب کی طرف سے براہ خشکی تاتار کے پرے سے یہاں آئے ہین۔ اور یہ بھی خیال کیا جاتا ہے کہ وہ سن مسیحی کے آغاز مین بابل سے آکر یہاں آباد ہوئے ہین اور اغلباً دو ہزار برس سے چین مین ہین چینی لوگ کہتے ہین کہ وہ ایک فرقہ ہے۔ جو چھٹے لٹکا لڈا تے ہین۔ یا نیلی ٹوپی پہننے والے محمدی ہین۔ کسی زمانے میں یہ بستی بڑی آباد تھی۔ مگر اب قریباً چار سو آدمی کی آبادی ہے۔ جو چین کے بطن مین ایک چھوٹے سے شہر کائیفنگ مین رہتے ہین۔ یہ شہر ساحل بحر سے قریب چار سو میل دور ہے۔ کئی صدیاں گذرین کہ وہاں پران کا ایک بڑا خوبصورت عبادت خانہ تھا۔ مگر اب وہ برباد ہوگیا ہے۔ ان کے پاس ابھی تک ایک دو تختیاں ہین۔ جن پر پرانے عہد نامہ کے ابتدائی حصوں مین سے عبرانی زبان مین کئی ایک مقامات کندہ ہین اور ان کے پاس توریت کے کئی ایک طومار بھی ہین۔ ان یہودیوں مین سے کئی ایک بدھ مذہب کے پیرو ہوگئے ہین۔ بعضوں نے مولسروں کے امتحانات پاس کرلئے ہین۔ اور اب چینی اہل علم مین شمار ہوتے ہین۔ اغلب ہے کہ وہ تین پشتوں کے بعد وہ وہان کے باشندے متصور ہونگے۔ وہان پر مشنریوں کے فارن ایجنٹ بھی ہین۔ جو ان مین منادی کرتے ہین اور امید ہے کہ ان مین سے بعض مسیحی بھی ہوگئے ہین فقط

حضرت مسیح کے زمانہ سے بہت پہلے یہود کا ممالک افغانستان۔ کشمیر۔ تبت اور چین وغیرہ مین آباد ہونا کئی طرح سے ثابت ہے۔ یہی باعث ہے کہ حضرت مسیح نے کہا تھا۔ کہ مین پراگندہ بھیڑوں کی طرف رسول ہوں۔ اور اسی پراگندگی نے ان کو بہت لمبے لمبے سفروں پر مجبور کیا۔ جن کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ وہ بالآخر کشمیر مین فوت ہوئے اور شہر سری نگر مین دفن ہوئے جہاں آنجناب کی قبر اب تک موجود ہے۔ جیسا کہ مضمون بالا مین بھی مندرج ہے۔ یہود کی عادت تھی۔ کہ جس ملک مین جاتے۔ وہاں کے لوگون سے متاثر ہو کر انہیں کا مذہب اور رسوم عادات اختیار کر لیتے۔ چنانچہ کشمیر کے یہودی ہندو ہی بن گئے اور کچھ بدھ مذہب بن گئے (مدیر)

ضروری اطلاع

رسالہ نورالدین جس مین فاضل مصنف نے بعد نظر ثانی کسی قدر اضافہ کیا ہے۔ خوش خط عمدہ کاغذ پر چھپ کر تیار ہے۔ قیمت علاوہ محصولڈاک ۸ آنہ ہے۔ درخواستین اس پتہ پر ہون

سیٹھ عبدالواحد ہدایت اللہ مرچنٹ و کمیشن ایجنٹ کٹڑہ جمیل سنگھ۔ امرت سر

خریداران اخبار

خریداران بدر سے گذارش ہے۔ کہ مہربانی فرماکر دفتر بدر کی خط وکتابت مین اپنی چٹ کے نمبر کا حوالہ ضرور دیوین تاکہ تعمیل ارشاد مین سہولت ہو۔ بعض اوقات نمبر چٹ کا حوالہ نہ دینے کی وجہ سے نام تلاش کرنے مین بڑی دقت ہوتی ہے۔ ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ نام نہین ملتا جس کی وجہ سے تعمیل ارشاد مین کوتاہی ہو کر شکائیت کا موقع بن جاتا ہے۔ لہٰذا التماس ہے۔ کہ ارباب صاحب بوقت خط وکتابت اپنی چٹ کے نمبر سے آگاہ فرماوین۔ جو چٹ کے سرے پر چھپا ہوا ہوتا ہے۔ ضرور لکھین تاکہ تعمیل مین توقف نہ ہو

سیر منار

ملتان مین ایک عیسائی بمعہ اپنی بیوی بچون کے مسلمان ہوگیا ہے

(تہذیب النسوان)

خبر ہے۔ کہ حضور پرنس آف ویلز کے آنے پر مہاراجہ صاحب کشمیر کو کامل اختیارات عطا ہون گے

کلکتہ مین دو خوفناک چوریاں ہوئین۔ مسٹر ای آئی ٹمل اپنی عورت کو چھوڑ کر کہیں ناچ گانا سننے گئے تھے پیچھے چور پڑے۔ گیارہ ہزار کے جواہر لے گئے اور مسٹر محمود مرزا کے ہان چور پڑے۔ پانسو روپیہ نقد۔ ۳۳ اشرفیاں اور ۶۱۲۵ کے جواہرات لے گئے

احمد آباد مین طوفان سے ایک سو میل تار بہ گیا

خان بہادر محمد برکت علیخان صاحب رئیس لاہور نے وفات پائی

نوشہرہ سے ساڑھے چھ میل کے فاصلہ پر ایک نئی چھاؤنی قائم ہوگی

توسیع ریل۔ پشاور سرحد افغانستان تک ہوگی

نواب محمد فضل خانصاحب ڈپٹی کمشنر جنگ کے ہان نوے ہزار کی چوری ہوگئی

زلزلہ زدگان کانگڑہ کی رفع تکلیف کا چندہ گیارہ لاکھ اناسی ہزار تک جمع ہوا۔

سوموار کو بوقت شام کلکتہ مین تقسیم بنگالہ کے خلاف عظیم جلسہ ہوا۔ بیس ہزار سے زیادہ تھے

پولٹاوہ اور پریسوائٹ نام روسی جہاز۔ پورٹ آرتھر سے جاپان کو لے گئے۔ ٹھیک ٹھاک ہین

ان غرق شدہ جہازون کو جاپانیون نے نکالا مرمت کیا۔ صحیح وسالم۔ یہاں سے چلدیئے ہین

جنگ روس و جاپان

صلح کانفرنس کا اجلاس شروع ہو گیا ہے [illegible]

[illegible] شام کو ہر روز اجلاس ہوتا ہے۔ جب جاپانی [illegible] روسی مختار کو اپنی شرائط کا تحریری کاغذ دیدیا [illegible] تحریری جواب دینا ہو گا (تار خبر ۱۲ اگست)

آمریکہ [illegible] کا بڑا زور ہے۔ شہر نیو اورلینز میں [illegible] واقعات ہوئے اور ۱۲۲ موتیں ہوئیں

[illegible] کے سپرنٹنڈنٹ [illegible] ہوئی ہے۔ کہ مسٹر لی نے ایک [illegible]

[illegible] میں ۳۰ اگست ۱۹۰۵ء [illegible]

[illegible] پیشور انسٹی ٹیوٹ بنے ویامین ۹۰ [illegible] کاٹے ہوئے مریضوں کا علاج ہوا۔ جن میں ۸۲ یورپین تھے۔ کسی بیماری میں یورپین باوجود اس قدر قلیل تعداد کے ہندوستانیوں کی نسبت اس کثرت کے ساتھ مبتلا نہیں ہوتے۔ اس کی وجہ صرف کتوں کی محبت ہے

چین کے شہر [illegible] کے مشن سکول پر ۲۸ اپریل کو جب کہ تمام طلبہ اور اساتذہ گرجہ میں دعا مانگتے تھے۔ ناگہاں بجلی گری۔ کئی ایک کے بدن جھلس گئے اور بے ہوش ہو گئے۔ ایسا ہی مودی کے درمیان دو مس صاحبان پر بجلی گری۔ مگر صرف پوشاک جلی (نور افشاں) مقام اناکلون میں نئے مذہبی جوش سے عیسائی گیت گانے میں مصروف تھے۔ کہ ان پر بجلی گری دو مر گئے۔ تیس بے ہوش ہو کر گر پڑے

اخبار قادیان

حضرت مع احباب بخیریت ہیں ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب بعہدہ اسسٹنٹ سرجن مقرر ہو کر دہلی تشریف لے گئے۔ حکیم فضل الدین صاحب اپنے بعض خانگی امور کے فیصلہ کے واسطے حضرت سے چند روز کی رخصت حاصل کر کے بھیرہ تشریف لے گئے

صلح کے لئے جاپان نے آٹھ شرطیں پیش کی ہیں (۱) خرچہ جنگ دیا جائے (۲) جزیرہ سگھالین جاپانیوں کے قبضہ میں رہے (۳) صوبہ لیاؤ ٹنگ میں روس کی تمام رعائتیں فسخ کی جائیں (۵) ہاربین سے جنوب کی ریل جاپانی رہیگی (۶) ملک کوریا پر جاپانی سرپرستی رہے (۷) مشرق میں روس کی بحری طاقت محدود رہے (۸) منچوریا میں روس کو جو رعائتیں تھیں۔ وہ چین کو واپس دی جائیں

وفات عبد القیوم

حضرت ابی الکرم مولوی نور الدین صاحب کا چھوٹا لڑکا عبد القیوم نام ۱۲ اگست ۱۹۰۵ء کو قبل دوپہر وفات پا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

یہ عزیز بچہ پہلے بھی اکثر بیمار رہتا تھا۔ لیکن کوئی دو ہفتہ ہوئے۔ مرض خسرہ میں گرفتار ہو کر پھر اس کی حالت درست نہیں ہوئی۔ اس کی عمر ایک سال گیارہ ماہ تھی۔ نماز جنازہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام شامل ہوئے۔ مگر آپ نے مولوی صاحب کو ہی پیش امام بنایا۔ مولوی صاحب نے اس بچہ کی وفات سے تھوڑی دیر پہلے ایک رقعہ اخبار میں چھپنے کے واسطے ارسال فرمایا تھا۔ جس کو ہم ذیل میں درج کرتے ہیں

السلام علیکم۔ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

احباب برادران و عزیزان

آپ لوگوں میں سے بہت ہیں۔ جنہوں نے مجھے تعزیت کے خطوط لکھے اور میں سچ کہتا ہوں۔ کہ ان کی تحریر نے مجھ پر خصوصیت سے محبت بڑھانے کا اثر کیا ہے۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء اب میں سب کا جواب دوں۔ اور ان کا شکریہ کرتے ہوئے جزاکم اللہ احسن الجزاء لکھوں۔ تو کم سے کم نصف آنہ خرچ ہوتا ہے۔ اور آپ لوگوں پر ضروری اخراجات کے اور بہت بوجھ ہیں۔ دینی ضروریات کا ایک سلسلہ ہے۔ جو روز افزوں ہے۔ بلکہ ممکن ہے۔ کہ بعض کے لئے ابتلا کا باعث ہو۔ ہاں اگر ان اخراجات کے نتائج کا واقعی علم ہو۔ تو پھر سچ یہ ہے۔ کہ بوجھ ہی معلوم نہ ہوگا۔ اور بہت سے بھی ہیں۔ جن کو بوجھ معلوم نہیں ہوتا۔ یہی خرچ اگر ایک جگہ جمع ہو جاتا۔ تو کوئی بڑا دینی کام نکلتا۔ اب آج میرا چھوٹا بچہ بہت بیمار ہے۔ مجھے ڈر لگتا ہے۔ کہ اس کی صحت کی خوشی اور دوسرے پہلو میں غم کے خطوط پھر پہونچیں۔ اس لئے میری درخواست ہے۔ کہ بجائے اس کے کہ مجھے ایسے خطوط لکھے جاویں آپ صاحبان ان خرچوں کو جمع کر کے دینی کاموں میں لگا دیں۔ یہ میرا دلی جوش ہے۔ اور مجھے ڈر ہے کہ ایسے اخراجات کہیں اسراف میں داخل نہ ہوں اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے آپ کو فراست عطا فرماوے۔ وان ارید الا الاصلاح ما استطعت وما توفیقی الا باللہ۔ دعا میں کرتا ہوں اللہ کریم ابتلاؤں سے بچائے اور آوے تو صراط المستقیم پر ثابت قدمی عطا فرماوے۔ نور الدین۔

یہ رقعہ اس امر کا سبق دیتا ہے۔ کہ متقی غم کی حالت میں بھی کیسا خشیت اللہ کی راہ پر قدم مارتا ہے اور دنیا داروں کی طرح بے ہودہ جزع و فزع اور بے صبری میں نہیں پڑتا

دفن سے پہلے مولوی صاحب نے عبد القیوم کا مونہہ کفن میں سے کھولا۔ اور بوسہ دیا۔ اور آپ کی آنکھیں پر آب ہو گئیں۔ اس پر دفن کے بعد فرمایا

"میں نے بچہ کا مونہہ اس واسطے نہیں کھولا تھا کہ مجھ کو کچھ گھبراہٹ تھی۔ بلکہ اس واسطے کہ سنت پوری ہو۔ آنحضرت کا بیٹا ابراہیم جب فوت ہوا تھا۔ تو آنحضرت نے اس کا مونہہ چوما تھا اور آپ کے آنسو بہ نکلیں۔ اور آپ نے اللہ تعالےٰ کی حمد کی اور فرمایا۔ کہ جدائی تو تھوڑی دیر کے لئے بھی پسند نہیں ہوتی۔ پر ہم خدا کے فعلوں پر راضی ہیں۔ اسی سنت کو پورا کرنے کے واسطے میں نے بھی اس کا منہ کھولا اور چوما۔ یہ خدا کا فضل ہے۔ اور خوشی کا مقام ہے۔ کہ کسی سنت کے پورا کرنے کا موقعہ عطا ہو"

پھر فرمایا۔ خدا نے ہم کو کیسا رسول عطا کیا کہ وہ ہر حالت میں ہمارا غمگسار ہے۔ اور ہر حال میں ہم کو خوشی دینے والا ہے

نماز جنازہ کے بعد دفن سے پہلے ایک شخص نے مولوی صاحب سے سوال کیا۔ کہ معصوم بچے جو مر جاتے ہیں ان کی نسبت کیا حکم آیا ہے۔ آیا ان سے مواخذہ ہوگا یا نہیں ہوگا۔ مولوی صاحب نے فرمایا۔

"حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ قیامت کو جب خدا تعالےٰ اپنی مخلوق سے سوال کرے گا۔ کہ تم نے میرے رسول کو کیا جواب دیا۔ تو پانچ قسم کے لوگ ہوں گے جو اپنے آپکو خدا کے سامنے معذور پیش کریں گے ۱۔ بچے ۲۔ بہت بوڑھے ۳۔ بہرے ۴۔ دیوانے ۵۔ وہ لوگ جن کے کانوں میں خدا کے رسول کی آواز نہیں پہنچی۔ خدا تعالیٰ فرمائیگا کہ اچھا تم کو موقع دیا جاتا ہے اور تمہیں تبلیغ کیجاتی ہے۔ اس لئے اسوقت انکی طرف رسول بھیجے جائیں گے وہ جانتا ہے کہ کون لوگ ماننے والے ہیں اور کون نہیں۔ لیکن خدا کی طرف سے رسول کا مبعوث ہونا اور تبلیغ کا ہونا ضروری ہے۔ ماکنا معذبین حتیٰ نبعث رسولا۔ اس مقام پر بعض لوگ نادانی سے اعتراض کرتے ہیں کہ وہ تبلیغ اور آزمائش کا موقعہ نہیں بلکہ جزا اور سزا کا وقت ہے، یہ انکی غلطی ہے۔ جزاء اور سزا کا مقام جنت اور دوزخ اس کا نام ہے ان میں داخل ہونے سے پہلے سب آزمائش کا وقت ہے۔ فرمایا مصیبت انسان پر دو طرح آتی ہیں یا تو خدا کی رضا یا اس کے غضب سے انسان کی خوش قسمتی ہے کہ خدا کی رضا ہو۔ لیکن اس کا علم انسان کو ہونا مشکل ہے ہاں کسیوقت خدا علم دے بھی دے۔ تو یہ اس کا فضل ہے۔ فرمایا یہ جو دعا کیجاتی ہے کہ اے اللہ اس بچہ کو ہمارے واسطے فرط اور شفیع بنا تو آخر وہ فرط اور شفیع بننے کے قابل ہونگے تب ہی بن سکینگے ہم تو کئی بچے آگے بھیج چکے ہیں

پابرہنہ چلنا مفید ہے

ہندوستان میں پہلے زمانہ کے لوگ پابرہنہ چلنا مفید سمجھتے تھے۔ لیکن نئی روشنی کے پودہ نے اس کو حیوانیت میں شمار کیا ہے۔ حال میں ایک جرمن ڈاکٹر صاحب نے ہندوستان کے پرانے خیالات کے آدمیوں کی تائید کی ہے وہ کہتے ہیں۔ کہ پابرہنہ چلنے سے انسان بے شمار عوارض سے محفوظ رہ سکتا ہے۔ انسان بوٹ ڈانٹنے کو نہیں بنایا گیا تھا۔ بلکہ پاپیادہ چلنے کو۔ جوتے پہننے سے پیروں میں ڈھٹے پڑجاتے ہیں۔ صاحب بہادر عورتوں کو بھی بوٹ پہننے سے منع کرتے ہیں۔ فقط (نور افشاں)

ایڈیٹر بدر۔ یسوع مسیح کی جسقدر تصاویر عیسائیوں نے بنائی ہیں۔ ان سب میں عموماً یسوع کو پابرہنہ چلتا پھرتا دکھایا گیا ہے۔ اگرچہ یہ تصاویر یسوع مثل اس کی خدائی کے فرضی اور یوروپین کاریگروں کے دماغ کا اختراع ہیں۔ تاہم جو ان کاریگروں نے اس زمانہ کے لوگوں کے طرز لباس و آرائش اور ایسے لوگوں کی حیثیت کے مطابق وہ تصاویر بنائی ہیں جن میں یسوع شامل تھا۔ اس لحاظ سے بھی عیسائی لوگوں کو مناسب ہے۔ کہ اپنے خداوند کی سنت کے مطابق پابرہنہ چلا کریں۔ مگر یہاں تو ایسی الٹی راہ اختیار کی جاتی ہے۔ کہ ہمارے ملک کے چوہڑے چمار بھی جب بپتسمہ (یا بقول ان کے تسمہ) لیتے ہیں۔ تو ان کا پہلا کام یہی ہوتا ہے۔ کہ کوئی ٹوٹا پھوٹا بوٹ لے اور اس کو رسی کے تسمہ سے باندھکر صاحب بن جائیں۔ شاید ان کے نزدیک بپتسمہ کی حقیقت بوٹ کے تسمہ تک ہی محدود ہے۔

مسلمانوں کی موجودہ حالت

جاوا و سوماٹرا میں جو کبھی اول سے آخر تک اسلامی حکومت کے تابع تھے۔ اب صرف دو باجگذار اسلامی ریاستیں رہ گئی ہیں۔ اور جو کچھ باقی رہ گئی ہیں۔ اور وہ بھی برائے نام۔ آبادی زیادہ تر مسلمانوں کی ہے۔ لیکن تعلیم کا نام و نشان نہیں۔ اور اکثر باشندوں کی حیثیت معمولی مزدور سے زیادہ نہیں دہقانی آبادی جو کچھ کاشت کرتی ہے۔ اس کی تمام پیداوار حکومت لے لیتی ہے عرب تجار کو پہلے سفر کی اجازت نہ تھی۔ اب پروانہ سفر لے کر وہ راہداری تو کرسکتے ہیں۔ لیکن یہ پروانہ صرف انہی کو ملے گا۔ جو دس روپیہ سالانہ ادا کریں

فیضِ اخبار طالمان

نے ایک مراکشی گورنر مسمی جداری پاشا کے مفصل حالات یہ دکھانے کے لئے شایع کئے ہیں۔ کہ مراکو کے اندرونی انتظام کی در اصل کیا کیفیت ہے۔ اس شخص نے رعایا پر جو کچھ ظلم و ستم کیا۔ اس کا کچھ اندازہ اسی سے ہوسکتا ہے۔ کہ پچھلے دنوں اس نے کسی اپنے علاقہ میں تبدیلی کرانے کے لئے تین لاکھ روپے کے تحائف وزرائے سلطنت میں تقسیم کئے۔ جو شخص تحائف پر اس قدر خرچ کرسکتا ہے ظاہر ہے۔ کہ اس نے اپنے لئے کس قدر جمع کیا ہوگا اور اس نے رعایا کا خون کیسی بیدردی سے چوسا ہوگا۔ حکومت نے اسے علاقہ مالی کی گورنری پر مامور کیا۔ مگر جب وہ پہنچا۔ تو باشندگان شہر نے جو اس کی غیر معمولی سفاکی و بے رحمی سے آگاہ تھے۔ دروازے بند کرلئے اور اسے شہر میں داخل نہ ہونے دیا۔ ہمعصر مذکور اس شخص کے مظالم کے تفصیلی واقعات شائع کرکے سوال کرتا ہے۔ کہ جس ملک کے سلطنت کے انتظام کی یہ حالت ہو۔ کیا وہ قائم رکھے جانے کی کبھی مستحق ہوسکتی ہے۔ اس تحریر میں ممکن ہے کہ کچھ مبالغہ بھی ہو۔ لیکن اس میں کلام نہیں کہ ملک کی حالت ناگفتہ بہ ہے۔ مراکشی حکومت کو حسن اتفاق اور فضل ایزدی سے قیصر جرمنی کی طفیل اب پھر چند سال کی مہلت مل گئی ہے۔ اگر اس موقعہ کو بھی بیکار ہاتھ سے جانے دیا۔ تو آج فرانس کے پنجہ سے اس کا محفوظ رہنا کوئی بڑی بات نہ ہوگی۔ بکرے کی ماں کب تک خیر منائے گی آخر ایک دن کوئی طاقتور اس بیدست و پا شکار کو دبوچ لے گا۔

ایک فرانسیسی مدبر

کہتا ہے۔ کہ جزیرہ نماعرب میں حالت سخت نازک ہوتی رہی ہے وہاں ترکی حکومت کا خاتمہ ہوا چاہتا ہے۔ فرانس پر واجب ہے کہ وہ انگلستان کے ساتھ مل کر اس شکار میں سے خود ہی کچھ حصہ حاصل کرے۔ مگر مدبر مذکور موسیو کو تلمون کو سخت دھوکہ ہوا ہے۔ جب تک ایک ترک بھی سلامت رہے حرمین پر کسی غیر کا قبضہ ناممکن ہے۔ وہ خیالی اندیشوں اور فضول دور اندیشیوں سے خواہ مخواہ اپنے آپ کو نڈھال نہ کرے۔

رسید زر

تاریخ	نام	شہر	قیمت
۲۵ جولائی ۱۹۰۵ء	محمد اکمل	آف گولیکے گجرات	۱؎
″ ″ ″	شیخ کرم الٰہی صاحب	ظفروال	۱؎
۲۶ جولائی ۱۹۰۵ء	احمد دین صاحب	منارہ نورپور	عمہ
″ ″	غلام حسن صاحب	کنگی والہ	۱؎
۲۷ ″ ″	عبدالرحمان صاحب	امرتسر	عا
۳۰ ″ ″	ماسٹر شیر محمد صاحب معرفت میاں معراج الدین صاحب		عا
	سیٹھ اسمٰعیل آدم صاحب	بمبئی	بطور اعانت ۱۰

ضروری اطلاع

رسالہ نور الدین جس میں فاضل مصنف نے بعد نظر ثانی کسی قدر اضافہ کیا ہے۔ خوش خط عمدہ کاغذ پر چھپ کر تیار ہے قیمت علاوہ محصولڈاک ۸ روپے ہے درخواستیں اس پتہ پر ہوں

سیٹھ عبدالواحد ہدایت اللہ مرچنٹ و کمیشن ایجنٹ کٹرہ جیمل سنگھ امرتسر

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	۱۰عہ	۶۰	۳۵	۲۰	۸
نصف صفحہ	۴۵	۳۵	۲۰	۱۲	۵
پورا کالم	۳۵	۲۰	۱۲	۵	۳
نصف کالم	۲۰	۱۲	۸	لعہ	۲
ربع کالم	۱۲	۸	۵	۳	عہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲ر۔ لیکن ۵ روپیہ سے کم اجرت کا اشتہار نہیں لیا جاوے گا۔ ضمیمہ بحساب ۸ فی سینکڑہ اخبار کے ساتھ تقسیم کیا جاوے گا۔ ضمیمہ بھجوانے کے لئے نمونہ ارسال کرکے بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کرلیں۔ ایڈیٹر کو اختیار ہے۔ کہ کسی اشتہار کے لینے سے انکار کردے۔ اجرت اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہیئے۔ مستقل اشتہار دینے والوں کو اخبار مفت بھیجا جاوے گا۔ بشرطیکہ ان کے اشتہار کی اجرت سالانہ ۲۵ روپیہ کم نہ ہو۔ جن کے اشتہار کی اجرت ۵ روپیہ سالانہ ہوگی۔ ان کو اخبار مفت لیکن محصولڈاک انہیں دینا پڑے گا۔

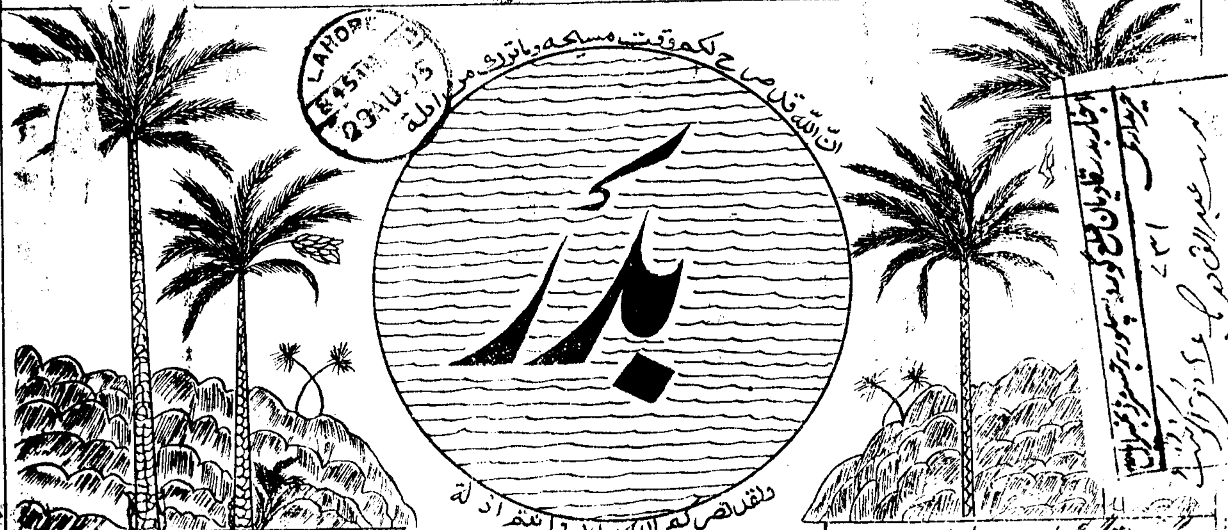
ضرورت ہے

کارخانہ اخبار بدر کیواسطے ایک لائق اور تجربہ کار پریسمین اور ایک خوشنویس کاتب (جو عربی و فارسی خط ہر دو لکھ سکے) اور ایک سنگساز کی ضرورت ہے تنخواہ حسب لیاقت ہوگی درخواستیں معہ نقول سندات اور نمونہ خط بنام منیجر اخبار بدر قادیان

میگزین پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر کے لئے چھاپا گیا
تاریخ اشاعت ۱۳ اگست ۱۹۰۵ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

دنیا مین ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملون سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا



چھ کو ہم با تو گرائی چہا در قادیان بینی	بدر رجسٹرڈ ایل ۲۸۸	دو ا بینی۔ شفا بینی۔ غرض دار الامان بینی

سلسلۂ الجدید جلد نمبر ۲	۱۴ جمادی الثانی ۱۳۲۳ھ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام جمعرات ۱۷ اگست ۱۹۰۵ء	سلسلۂ القدیم جلد نمبر

ای جہان منتظر خوش باش کا مد نشان	ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ	آں مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

قیمت سالانہ

والیان ریاست ۵۰ روپیہ

معاونین	۱۰ روپیہ
برضائے	۵ روپیہ
خود	۳ روپیہ

عام قیمت ۲ روپیہ

اس سے زائد امداد کے طور پر جو کچھ احباب عطا فرماوین وہ بخوشی قبول کیا جاویگا

سر دست خریداری بہت کم ہے اور خرچ آمد سے دگنا ہے اس واسطے امداد کی بہت ضرورت ہے

[illegible] زر بنام میاں معراج الدین احمد [illegible] قادیان اور [illegible] بنام [illegible] ہونی چاہیئے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمده از مادریم — ہم برین از دنیا وار گذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست — ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک وز خبر ہائے معاد — ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اندر است — منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیانش با یقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
یکطرفے دوری ازان عالیجناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بد نظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہیں ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانون کو یاد کرکے اسکی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر اور نعمت و بلا مین اللہ تعالیٰ کیساتھ وفاداری کریگا۔ اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ مین طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہان تک بس چل سکتا ہے اپنی خدا داد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوة مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں مین پائی نہ جاتی ہو۔

خدا کی تازہ وحی

۲۰۔ اگست ۱۹۰۵ء انی مع عیسی ومن معہ ۔

۲۲۔ اگست ۱۹۰۵ء چند آدمی سامنے ہیں ایک چادر میں کوئی شے ہے۔ ایک شخص نے کہا کہ یہ آپ کے لئے دیکھا تو اس میں چند مرغ ہیں اور ایک کیسہ میں ان مرغوں کو اٹھا کر وہاں سے اونچا کر کے لے چلا۔ تاکہ کوئی بلی وغیرہ نہ پکڑ لے راستہ میں ایک بلی ملی جس کے منہ میں کوئی شے مثل چوہا ہے مگر اس بلی نے اس طرف توجہ نہیں کی بعد میں ان مرغوں کو محفوظ لیکر گھر پہنچ گیا۔

ہند میں اسلام

۱۰۔ اگست ۱۹۰۵ء۔ قبل از عشاء ذکر آیا۔ کہ ایک انگریزی اخبار میں مضمون نکلا ہے۔ کہ اسلام ہند میں نہیں پھیلا۔ کیونکہ ہندو خود مہذب تھے۔ اور کسی مہذب قوم میں اسلام پھیل نہیں سکتا

فرمایا۔ یہ جھوٹ ہے۔ ہندوستان میں سوائے چند ایک قوموں کے جو باہر سے آئی ہیں (قریش۔ مغل۔ پٹھان) باقی سب ہند کے باشندے ہیں۔ جنہوں نے اسلام قبول کیا۔ مثلاً۔ شیخ۔ خواجگان۔ زمینداروں کی سب اقوام وغیرہ یہ سب پہلے ہندو تھے۔

فرمایا۔ عیسائیوں کا عجیب طریقہ ہے۔ اگر کثرت دکھائی جاوے۔ تو کہتے ہیں۔ جبراً مسلمان ہوئے اور اگر کثرت نہ دکھائی جاوے۔ تو کہتے ہیں۔ اسلام کا کچھ اثر نہ تھا

تہذیب

فرمایا۔ تہذیب بھی ان کا اپنا بنایا ہوا ایک لفظ ہے جس کے معنے ان کی اصطلاح میں سوائے اس کے نہیں۔ کہ انسان خدا کی مقرر کردہ رسموں کو توڑ دیوے۔ اور دنیا پرستی اور دہریہ پن کی طرف جھک جائے سچی تہذیب وہ ہے۔ جو قرآن شریف نے سکھلائی جس کے ذریعے سے روحانی زندگی حاصل ہوتی ہے اور انسان اور حیوان میں فرق معلوم ہوتا ہے اور جس کے ذریعے سے سچے اور جھوٹے مذہب میں ایک امتیاز پیدا ہوتا ہے اور انسان کو سفلی زندگی سے دل سرد ہو کر عالم جاودانی کی طرف رغبت پیدا ہوتی ہے۔ ان لوگوں کے نزدیک تہذیب اس کا نام ہے۔ کہ انسان دنیا کا کیڑا بن جاوے۔ خدا کو بھول جائے۔ اور ظاہری اسباب کی پرستش میں لگ جائے۔ مگر خدا کے نزدیک تہذیب یہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ پر پورا بھروسہ حاصل ہو جائے۔ اور اس کی عظمت اور ہیبت دل میں بیٹھ جائے اور دل کو سچی پاکیزگی حاصل ہو جائے یورپ میں جب عیسائیت پھیلی تھی۔ تو اس وقت یورپ سخت تاریکی اور سخت بت پرستی میں مبتلا تھا۔ پھر ان وحشی قوموں پر عیسائیت کا کیا اثر ہوا صرف یہ کہ ایک بت پرستی کی جگہ دوسری بت پرستی قائم ہو گئی

ارادہ الٰہی

اسلام نے وحشیوں کو حقیقی انسانیت تک پہنچایا۔ ان کے اندر توحید کی روح پھونک دی مگر انجیل کی تعلیم نے صرف یہ سکھلایا۔ کہ ایک انسان کو خدا بنانے کے لئے رغبت دی اور شراب اور سور کھلایا اور خدا تعالیٰ کی سچی عبادت سے آزاد کر کے اباحت کا دروازہ کھولا۔ پس چونکہ عیسائی مخلوق پرستی اور آزادی کے عادی ہو گئے ہیں۔ اس لئے نہیں چاہتے۔ کہ سچا دین زمین پر پھیلے۔ مگر خدا کے ارادہ کو کون پلٹ سکتا ہے۔ ان لوگوں کی لڑائی ارادہ الٰہی کے ساتھ ہے۔ انسانی کوششوں سے اب یہ جنگ فتح نہیں ہو سکتی۔ مگر خدا سب کا قادر و توانا ہے۔ جس نے زمین و آسمان بنایا۔ وہ قادر ہے۔ کہ نیا زمین و آسمان بنائے۔ عرب کی پہلی حالت کہ وہ کس گند میں پڑے ہوئے تھے۔ ایک دوسرے کے ساتھ لڑتے تھے دیکھ کر اور پھر ان کی پچھلی حالت اسلامی دیکھ کر تسلی ہوتی ہے کہ خدا سب کچھ کر سکتا ہے۔ ساری دنیا پر اثر ڈالنا اور ان کو اباحت کے گندے خیالات سے نکال کر اسلام کا پاک جامہ پہنانا انسانی کام نہیں ہے

دنیا کی اصلاح کس طرح ہو

ہماری کوششیں تو بچوں کا کھیل ہے۔ نہ لوگوں کے دلوں سے ہم وہ گند نکال سکتے ہیں۔ جو آج کل دنیا بھر میں پھیلا ہوا ہے۔ نہ کمال محبت الٰہی کا ان کے اندر بھر سکتے ہیں۔ نہ ان کے درمیان باہمی کمال الفت پیدا کر سکتے ہیں۔ جس سے وہ سب مثل ایک وجود کے ہو جائیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ چنانچہ قرآن شریف میں صحابہ کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کیا ہے۔ هُوَ الَّذِیْٓ اَیَّدَکَ بِنَصْرِہٖ وَبِالْمُؤْمِنِیْنَ وَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰکِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَیْنَهُمْ اِنَّهٗ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ ۔ وہ خدا جس نے اپنی نصرت سے اور مومنوں سے تیری تائید کی۔ اور ان کے دلوں میں ایسی الفت ڈالی۔ کہ اگر تو ساری زمین کے ذخیرے خرچ کرتا۔ تو بھی ایسی الفت پیدا نہ کر سکتا۔ لیکن خدا نے ان میں یہ الفت پیدا کر دی۔ وہ غالب اور حکمتوں والا خدا ہے۔ جس خدا نے پہلے یہ کام کیا وہ اب بھی کر سکتا ہے۔ آئندہ بھی اسی پر توکل ہے۔ جو کام ہونے والا ہوتا ہے۔ اس میں خدا کے فضل کی روح پھونکی جاتی ہے۔ جیسا کہ باغبان اپنے باغ کی آبپاشی کرتا ہے۔ تو وہ تر و تازہ ہوتا ہے۔ ایسا ہی خدا تعالیٰ اپنے مرسلین کے سلسلہ کو ترقی اور تازگی عطا فرماتا ہے جو فرقے صرف اپنی تدبیر سے بنتے ہیں۔ ان کے درمیان چند روز میں ہی تفرقے پیدا ہو جاتے ہیں۔ جیسا کہ برہمو تھوڑے دن تک ترقی کرتے کرتے آخر رک گئے اور دن بدن نابود ہوتے جاتے ہیں۔ کیونکہ انکی بنا صرف انسانی خیال پر ہے۔ ہماری جماعت کے متعلق خدا تعالیٰ کے بڑے بڑے وعدے ہیں۔ کوئی انسانی عقل یا دور اندیشی یا دنیوی اسباب ان وعدوں تک ہم کو نہیں پہنچا سکتے۔ اللہ تعالیٰ خود ہی سب اسباب مہیا کر دے گا۔ تب یہ کام انجام کو پہنچے گا۔ اگر بالفرض ہماری جماعت کی تعداد بیس پچیس لاکھ تک پہنچ کر ٹھہر جائے۔ تو پھر بھی کیا ہے۔ کچھ بھی نہیں اتنی تعداد تو سکھوں کی بھی ہے۔ ہم تو چاہتے ہیں کہ ساری دنیا اس جماعت سے بھر جاوے اور یہ انسان کا کام نہیں انسان کی زندگی کا تو ایک دم کا اعتبار نہیں۔ وہ کیا کر سکتا ہے

بڑا معجزہ

لیکن خدا سب کچھ کر سکتا ہے۔ اور اصل بڑا معجزہ یہی ہے۔ کہ جو بناء کی علت غائی ہے باطل نہ ہو جاوے۔ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے صدہا معجزات ہیں۔ لیکن سب سے بڑا یہی ہے کہ جس بات کا دعویٰ کیا تھا۔ اس کو پورا کر دکھایا۔ طبیب حاذق اسی طرح پہچانا جاتا ہے۔ کہ بڑے بڑے بیمار اس سے شفا پائیں۔ تب ہی اس کا دعویٰ سچا ثابت ہو۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت تو عرب کے تمدن اور اخلاق اور روحانیت کا کیا حال تھا۔ گھر گھر میں جنگ اور شراب نوشی اور زنا اور لوٹ مار غرض ہر ایک بدی موجود تھی۔ کوئی نسبت اور تعلق خدا کے ساتھ اور اخلاق فاضلہ کے ساتھ کسی کو حاصل نہ تھا۔ ہر ایک فرعون بنا پھرتا تھا

نمونہ صحابہ

لیکن آنحضرت کے آنے سے جب اسلام میں داخل ہوئے تو ایسی محبت الٰہی اور وحدت کی روح ان میں پیدا ہو گئی۔ کہ ہر ایک خدا کی راہ میں مرنے کے لئے طیار ہو گیا۔ انہوں نے بیعت کی حقیقت کو ظاہر کر دیا۔ اور اپنے عمل سے اس کا نمونہ دکھایا۔ اب تو بعض لوگ بیعت میں داخل ہوتے ہیں۔ تو ذرا سے ابتلاء سے گھبرا جاتے ہیں۔ مال اور جسمانی آرام سے بڑھ کر جان پیاری ہوتی ہے صحابہ نے سب سے پہلے اپنی عزیز جان کو فدا کیا۔ برخلاف اس کے یسوع کے شاگردوں میں کوئی بات نہیں دیکھتے

یسوع کے شاگرد

جس سے یسوع کی کامیابی پر دلیل پکڑی جائے۔ پطرس نے انکار کیا۔ بلکہ لعنت کی۔ یہوداہ نے گرفتار کرایا۔ باقی بھاگ گئے۔ معلوم ہوتا ہے۔ ان کے ہادی میں کچھ کشش نہ تھی کہ ان کو برائی اور منتشر ہونے سے روک سکتے یہ خدا کا فضل ہے جس پر چاہے کرے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات میں ایک کشش اور جذب ہے۔ وہ جذب

(تاریخ اشاعت ۲۴۔ اگست ۱۹۰۵ء)

خدا تعالے اپنے کامل نبی میں رکھ دیتا ہے۔ آنحضرت کے صحابہ نے کس قدر وفاداری کا نمونہ دکھایا جس کی نظیر نہ پہلے تھی۔ نہ آگے دکھائی دیتی ہے۔ لیکن خدا چاہے۔ تو وہ پھر بھی ویسا ہی کر سکتا ہے۔ ان نمونوں سے دوسروں کے لئے فائدہ ہے۔ اس جماعت میں خدا تعالے ایسے نمونے پیدا کر سکتا ہے۔ خدا تعالے نے صحابہ کی تعریف میں کیا خوب فرمایا

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ ۔ پارہ ۲۱ رکوع ۱۹

مومنوں میں ایسے مرد ہیں۔ جنھوں نے اس وعدہ کو سچا کر دکھایا۔ جو انھوں نے خدا کے ساتھ کیا تھا۔ سو ان میں سے بعض اپنی جانیں دے چکے۔ اور بعض جانیں دینے کو طیار بیٹھے ہیں۔ صحابہ کی تعریف میں قرآن شریف سے آیات اکٹھی کی جائیں۔ تو اس سے بڑھ کر کوئی اسوۂ حسنہ نہیں۔

غیر معمولی موسم آسمان پر گرد و غبار ہے۔ بارش نہ ہونے اور موسم میں ایک غیر معمولی رنگ ہونے کا ذکر تھا۔ فرمایا۔ ایک دن سخت گرمی اور لوگوں کی گھبراہٹ کو دیکھکر میں دعا کرنے لگا تھا مگر پھر مجھے خیال آیا۔ کہ اللہ تعالے یہ جو کچھ کر رہا ہے۔ ہماری ہی تائید میں کر رہا ہے۔ آج اگر طاعون اٹھ جائے زلزلوں سے امن ہو جائے۔ اور فصلیں خوب پک جائیں تو پھر لوگوں کا یہی کام ہوگا۔ کہ امن پاکر ہم کو گالیاں دینے میں مصروف ہو جائیں۔ خدا تعالے نے فرمایا ہے۔ کہ میں زور آور حملوں سے تیری سچائی کو ظاہر کر دوں گا۔ یہی اس کے حملے تھے۔ پس ہم ان حملوں کو روکنے کے واسطے کیوں دعا کریں۔ دنیا کے آرام میں ہمارا آرام نہیں۔ جو کچھ ہو رہا ہے وہ ہمارے ہی لئے ہو رہا ہے۔ اور ہمیشہ سے عادت اللہ اسی طرح جاری ہے۔ جب ہمارے ہر امر کا متولی خدا ہے۔ تو ہمیں کیا غم ہے۔ جو ہوگا سو کوئی نشان ہی ہوگا

تناسخ ۱۱۔ اگست ۱۹۰۵ء۔ قبل از عشاء۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب کا چھوٹا صاحبزادہ عبدالقیوم بہت بیمار ہے۔ انہوں نے عرض کی۔ کہ رات عبدالقیوم کو بہت تکلیف تھی۔ مجھے خیال آتا رہا کہ اسی سے کوتاہ اندیش لوگوں نے کم فہمی کے سبب تناسخ کا مسئلہ بنالیا ہے۔ کہ بچوں کو تکلیف کیوں ہوتی ہے اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ بچوں کی تکلیف سے تناسخ نکالنا بڑی نادانی کی بات ہے اول تو ممکن ہے۔ کہ بچوں کو اس تکلیف کا احساس بھی نہ ہو اور ان کو کچھ خبر بھی نہ ہو۔ اگر تکلیف تو والدین وغیرہ کے واسطے ہے۔ یہ مانا گیا ہے۔ کہ جن باتوں میں حیوانات انسانوں سے مشترک ہیں۔ ان میں " حیوان وہ لذت نہیں اٹھا سکتا۔ ایسا ہی بچے کے واسطے اس قدر احساس نہیں ہے۔ جسقدر بڑے کے واسطے ہے لیکن اگر ہم مان لیں۔ کہ اس کو درحقیقت تکلیف ہے اور اس کے ماں باپ وغیرہ بھی کوئی نہیں ہے جن کی طرف وہ تکلیف منسوب ہو سکے۔ تب بھی اس سے تناسخ نہیں نکل سکتا۔ کیونکہ نرا پاک ہونا اور معصوم ہونا کسی کو فضل کا مستحق نہیں بنا سکتا۔ تکالیف بنی آدم کے واسطے اجر کا موجب ہیں۔ اور دوسرا عالم ساتھ ہی موجود ہے۔ جو کہ جاودانی امن اور آرام کا عالم ہے۔ اور وہ اس عالم سے صرف ایک انتقال سے پیدا ہوتا ہے۔ ادھر آدمی آنکھ بند کرتا ہے۔ ادھر کھول دیتا ہے۔ بچوں کے لئے دوسرے عالم میں اجر ہے۔ انسان کمزور ہے۔ اس کی عبودیت ضرور چاہتی ہے۔ کہ وہ کچھ تکالیف و مصائب شدائد اٹھا کر تکمیل کو پہونچے۔ صرف خدا کی ایک ذات ہے۔ جو تکمیل کے لئے کسی ذریعے کی محتاج نہیں۔ ورنہ انسانی فطرت زد و کوب کی محتاج ہے۔ اور وہ مار کھا کر ہی درست ہو سکتی ہے۔ مثنوی میں لکھا ہے۔ کہ ایک بیماری ایسی ہوتی ہے۔ کہ جب آدمی کو کوئی مارتا ہے۔ تب تک آرام رہتا ہے۔ جب چھوڑ دیا جائے۔ تو تب اعضا شکنی شروع ہو جاتی ہے۔ ایسے ہی انسان کو روحانی طور پر مار کھانے کی بیماری ہے۔ بچوں کی مثال انبیاء کے ساتھ اس معاملے میں ٹھیک چسپاں ہوتی ہے۔ انبیاء عبادت اور زہد میں سب سے بڑھ کر جانفشانی کرنے والے اور مثل بچوں کے گناہوں سے دور ہو جاتے ہیں۔ باوجود اس کے ان پر اس قدر مصائب پڑتے ہیں۔ کہ کوئی دوسرا ان کی برداشت نہیں کر سکتا۔ کسی کا ایک دشمن ہو۔ تو اس کے واسطے زندگی وبال ہو جاتی ہے۔ لیکن ان کے ہزاروں۔ لاکھوں۔ دشمن ہوتے ہیں۔ قتل کی دھمکیاں دی جاتی ہیں۔ اور ہر طرح کے حزن و غم میں انکی جان مبتلا رہتی ہے۔ کیا اس سے یہ نتیجہ نکالا جا سکتا ہے۔ کہ وہ سب سے زیادہ گنہگار ہیں۔ ہرگز نہیں وہ تو مثل ایک بچے کے معصوم ہیں۔ پھر ان کو کیوں خواہ مخواہ مار پڑتی ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے۔ کہ اس دنیا کے مصائب آخرت میں ایک اجر رکھتے ہیں اگر بچے کی روح مرنے کے بعد کالعدم ہو جاتی۔ تب یہ اعتراض وارد ہو سکتا تھا۔ لیکن جب کہ آگے ایک عالم جاودانی موجود ہے۔ تو پھر یہ اعتراض ناجائز ہے

اگر کوئی سوال کرے۔ کہ خدا نے یہ مصائب کا سلسلہ کیوں رکھدیا۔ وہ بغیر اس کے کسی کو بہشت میں داخل کر سکتا تھا۔ تو یہ فضول سوال ہے۔ ہم خدا کی ایک سنت کو دیکھتے ہیں۔ کہ وہ اس طرح سے جاری ہے۔ اللہ تعالے اپنی ذات میں غنی ہے۔ اور انسان کمزور ہے۔ اس نے انسان کے واسطے یہی رکھا ہے۔ کہ یا تو وہ خود مجاہدات اور ریاضات سے ترقی کرتا ہے۔ یا آسمانی قضاء و قدر اس سے یہ تکمیل کرا دیتی ہے۔ قرآن شریف سے یہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ لیس للانسان الا ما سعی تزکیہ نفس کرے۔ قربانی کرے۔ مصائب شدائد جھیلے تب قرب کے انوار پیدا ہو جاتے ہیں۔ آریہ کم بخت اندھے ہی چلے آئے۔ وہ یہ نہیں دیکھتے۔ کہ دوسرا عالم بھی موجود ہے۔ انسان خدا نہیں۔ اس میں کمزوریاں ہیں اور یہ کمزوریاں اس واسطے ہیں۔ کہ وہ خدا کے برابر نہ کہلائے تجربہ سے یہ بات ثابت ہے۔ کہ جو لوگ مجاہدات کرتے ہیں۔ تکالیف پر صبر کرتے ہیں۔ ان کو بڑے درجات ملتے ہیں۔ ان میں اور ان کے غیر میں ایک امتیاز اور فرقان رکھا جاتا ہے۔ وہ قضا و قدر کا نشانہ بنتے ہیں۔ اور ماریں کھاتے ہیں۔ پھر بڑا فضل الٰہی ان کے شامل حال ہوتا ہے

غنی اور مفلس اگر ایک شخص غنی ہے۔ اور دوسرا مفلس ہے۔ تو مفلس کے واسطے حکم ہے۔ کہ وہ صبر کرے اور غنی کے واسطے حکم ہے کہ وہ صدقات اور زکواۃ دے کر اپنے آپ کو اس کے برابر بنالے۔ دونوں کے واسطے عبادت ہے۔ اور پھر آگے چلکر دونوں کے واسطے اجر ہے۔ اس کی مثال ایسی ہے۔ کہ دو آدمی سفر کو چلے۔ دو چار کوس کا سفر ہے ایک کے پاس عمدہ کھانا ہے اور ایک کے پاس خشک ٹکڑا۔ دو چار کوس تو بہرحال بسر ہو ہی جائیں گے۔ آگے جاکر وہ دونوں برابر ہیں

تناسخ میں مشکلات شادی اگر تناسخ کا مسئلہ درست ہے تو اس میں بڑے مشکلات ہیں۔ ہندو لوگ رشتہ ناطہ کے وقت بہت بڑی احتیاط کرتے ہیں۔ دور سے اپنے لئے بیوی تلاش کرتے ہیں۔ جہاں قرابت کا کوئی شائبہ نہ پایا جاتا ہو۔ لیکن ممکن ہے۔ کہ ایک شخص ابھی بچہ تھا اور اس کی ماں مرگئی یا بہن۔ اور اس نے پھر کسی دوسرے کے گھر میں جنم لیا۔ اتنے میں یہ جوان ہوا اور وہ بھی بالغ ہو گئی۔ دونوں کی شادی ہو گئی اور باوجود اس قدر احتیاط کے پھر تناسخ کی مہربانی سے ماں یا بہن ہی آ بیوی بنی۔ ہاں اس صورت میں یہ ضرور تھا

بقیہ دیکھو اسی اخبار کے صفحہ ۶ پر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قصیدہ موسومہ بہ تنبیہ الغافلین بمدح حضرت میرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

من تصنیف ترکی شاہ صاحب ترکی مخاطب بامیر الشعراء ملازم سلطان دکن

گر مباش اے قوم از بہر خدا — پنبۂ غفلت برار از گوشہا
تا بکے خفتن چو مست جام مے — زیر طاق آسمان فتنہ زا
تا بکے بگریختن از راہ راست — تا بکے بیرہ شدن از رہنما
تا بکے سر تافتن از امر حق — تا بکے سستی ز فرمان خدا
تا بکے از بہر دنیائے دنی — روز و شب بگذاشتن در حیلہ ہا
تا بکے مانند حمال حطب — ریختن خارے بپائے مصطفیٰ
تا بکے از کبر و کین و بغض و جہل — رخ نہاوردن بہ ناصحان خدا
تا بکے بر بستن از روئے حسد — بر رسولاں تہمت کذب و دغا
تا بکے اخلاص با روئے زباں — تا بکے با عاشقان حق دغا
تا بکے از یاوہ گوئیہائے خویش — گوش نہ نہادن بقول پیشوا
تا بکے از بدنہادیہائے خویش — زشت گفتن بندگان نیک را
تا بکے تبدیل معنی ساختن — در کلام خالق ارض و سما
تا بکے از زشتی اعمال خویش — دور تر ماندن ز فرمان خدا
تا بکے رفتن نہ از ریش و مژہ — آستان قادیانی میرزا
تا بکے نشنیدن از جہل و غرور — امر حق را از لب آں با صفا
شد چو گر از جانب پروردگار — رہنما یک آمدہ سوے شما
ترسم اے یاراں کہ ہمچو قوم لوط — آتشے بارد نہ بر فرق شما
مے شود اینجا کہ تکذیب امام — زود سازد حق تباہ آں قوم را
باز آ اے قوم جاہل باز آ — از خیال دشمنی میرزا
چیست گر از جانب یزداں رسید — اشرف المخلوق و تاج الاولیا
تا کہ از ہر کار شرک و بدعتی — باز دارد مشرکان زشت را
صد تاسف ہمچنیں اندر زہید — کافرش کردی خطاب اے ناسزا
ایں چنیں گفتن برائے ایں چنیں — توبہ کن اے مولوی بہر خدا
صد تاسف تہمت کذبش دہی — آنکہ بنماید ترا راہ صفا
بر فتد ہر کس کہ با وے بیگماں — بشکند پشت و سرش چرخ دوتا
دوست او دوست یزداں بود — دشمن او دشمن رب العلا
زود تر سر زیر پا نش نہید — تا نہ نازل گردد از گردوں بلا
ترکیا کن مطلع ثانی رقم — در ثنائے آں امام رہنما

مطلع ثانی

اے ز نور روئے تو ارض و سما — گشت روشن ہمچو مہر پر ضیا
تا شدی مبعوث اے مہدی وقت — کعبہ دانم خطۂ پنجاب را
مس زر خالص بود از دست تو — می شود از خاک پایت کیمیا
کور مادر زاد بینا مے شود — بر رخش گر افگند مہرت ضیا
حاسداں گویند از روی حسد — رفت نام قادیانی تا کجا
عالماں بار یا وخوردہ بیں — فتوئے کفرت دہندا اے با خدا
ق در زمیں عیسیٰ و مریم غیر تو — حق عطا کردست ایں قدرت کرا
در جہاں کز یک نگاہ فیض تو — صحت مجذوم مے یابد شفا
قدر والاے ترا نشناختند — کوتہ اندیشاں ز گرد کینہ ہا
شک ندارم در نبوتہائے تو — بر کلام خود کنم حق را گوا
او کمی پیچد سر از فرمان تو — نیک گردن ہر کرا خواہد خدا
در نصیب آنکہ دوزخ کردہ اند — ہرگز او آرد نہ حکم تو بجا
از زمیں تا عالم بالا رسد — ذکر تو اے جانشین مصطفیٰ
مورد طعن ملایک می شود — ہر کسے کذاب می گوید ترا
عاقبت شد جانب ملک عدم — آنکہ از حق خواست بہر تو فنا

اظہار جوش عشق و ارادت خویش بحضرت میرزا

در غم عشق تو اے یوسف لقا — پارہ کردم جیب و دامان قبا
بر زبانم ہست نام پاک تو — ہر نفس ہر لحظہ ہر صبح و مسا
کاشکے آں صبح روشن بر دمد — تا ببینم جلوۂ روئے ترا
کاشکے روید بجسمم بالہا — تا پرم سویت چو مرغان در ہوا
کاشکے بینم جمال پاک تو — تا کنم در پائے تو جاں را فدا
کاش گردد یک زمیں دریائے من — تا رسم پیش تو چوں باد صبا
کاش بیند پیکر تو در سجود — فرق خود ایں عاشق غم مبتلا
چشم خود بستم ز روے دیگراں — در نظر تا جلوۂ تو کرد جا
من ترا دانستہ ام از صدق دل — ہادی و مہدی امام دوسرا
بر زمیں از چرخ چارم آمدی — بالیقیں اے آفتاب پر ضیا
در دل ہر شب بگویم از نیاز — داورا بنما جمال میرزا
آں قدر مانم کہ بینم روے او — نیست غم گر بعد ازاں آید قضا
در گریستن مے گذارم روز و شب — عاشق روے تو شد تا دیدہ ہا
جہد کن اے دل کہ گاہش بنگری — پیش زاں افتد کہ از قسمت نوا
تا کنم وصفش ز بام آسمان — قدسیاں خوانند ہر دم ایں نوا
حبذا اے ہادی و مہدی عہد — حبذا اے شمع انوار خدا
حبذا اے موجہ بحر کرم — حبذا اے معدن شرم و حیا
حبذا اے کان الطاف و سخا — حبذا اے لولوئی لالاے ما
حبذا اے محیی دین رسول — حبذا اے گوہر صدق و صفا
حبذا اے رہنمائے گمرہاں — حبذا اے جانشین مصطفیٰ
حبذا اے دستگیر عاجزاں — حبذا اے یاور خلق خدا
بر ثبوت دعوی تو نیست دور — چوں محمد گر شود آہو گوا
منکر تو منکر پیغمبر است — منکر تو منکر روز جزا
منکر تو چوں رود زیں خاکداں — باشدش در آتش سوزندہ جا
ق صبر کن بر تو ستمہا گر کند — روز و شب ایں قوم جاہل بر ملا
یعنی از تو پیشتر ہر قوم نیز — کردہ صد جور و ستم برانبیا

عاقبت گردید پیوند زمین | ہمچو قوم عاد از باد فنا

باز مخاطب با قوم

کس نہ جاں بر می شود از قہر حق | الحذر اے قوم از خشم خدا
با اماماں ایں چنیں دشنام سخت | الحذر اے قوم از خشم خدا
بر اماماں ایں چنیں جور و ستم | الحذر اے قوم از خشم خدا
ہمرہ نیکاں بدی ہا ایں چنیں | الحذر اے قوم از خشم خدا
ایں چنیں بار ہمہ یاراں گمرہی | الحذر اے قوم از خشم خدا
ایں چنیں خصمی با ہر دوستاں | الحذر اے قوم از خشم خدا
ایں چنیں تکلیف دادن با امام | الحذر اے قوم از خشم خدا
ہمرہ پاکاں چنیں بغض و حسد | الحذر اے قوم از خشم خدا
بر اماماں سنگ باری ایں چنیں | الحذر اے قوم از خشم خدا
ترک حق کردن ز حب مال و جاہ | الحذر اے قوم از خشم خدا
از امام وقت بدخوئی چنیں | الحذر اے قوم از خشم خدا
چاہ کندن در رہ خاصان حق | نیست واجب اے رفیقاں برملا
کافرش بہر نشاں گویند حیف | کردہ آنکس حق و باطل را جدا
عاشق احمد نہ باشند چوں خدا | آشنا را می شناسد آشنا
تا عیاں شد رتبہ و حمد شود | از حسد اے خصم دیں بیزار برآ
می شود خورشید چرخ بیا رمی | ہر کہ می گردد نہ مرزا خاک پا
مولوی ہرگز نہ چوں عیسیٰ بود | عالمی گردد نہ مسئلہ انبیا
پیر گولڑہ مثل مرزا کے شود | ہمچو بینا بے بصر یا شد کجا

التجا بحضرت کبریا برائے دیدن دیدار میرزا

کے بود یا رب کہ چشم تیرہ ام | نور یابد از جمال میرزا
کے بود کیں چشم گریاں بنگرد | سرزمین قادیاں را داورا

مخاطب با صبا

اے نسیم صبحدم گر بگذری | جانب گلزار کوے میرزا
بولش از من رساں صد ہا سلام | باز برگو با ہزاراں التجا
ہست مشتاق لقایت در دکن | ترکی زار و نزار و بے نوا
دشمنش شد یک جہاں از ہر شہر | گو بدیش گمراہ ہر اہل جفا
مدعی یک سو کہ ہر یک یار غار | بر نقش افتد لیسان اژدہا
منحرف گردید ہر یارش چناں | شمر کز ابن علی در کربلا
ہر یکے شاگرد او بیگانہ شد | در غم عشق تو شد تا مبتلا
جملہ عالم تشنہ خونش شد است | کافرش ہر یک بگو بہ برملا

او مگر اندر عنت منصور دار | سر جدا بد از دم شمشیر ہا
کار او باکس نماندہ در جہاں | تا ہمینا راست کارش باشما
شعلہ درد فراقت سر زند | از دل آں تفتہ جانے داما
چشم رحمت برفگن برحال او | تا رسد پیش تو آں بشکستہ پا
اے امام عہد می خواہم بعجز | کز پئے ایں بندہ فرمائی دعا

تا ببوسم آستان پاک تو
با ہزاراں التجا و التجا

فہرست مبائعین

قادر بخش صاحب ولد الٰہی بخش صاحب -
امام الدین صاحب ولد فضل الدین صاحب
میاں کالو صاحب ولد میاں کیما صاحب
علم الدین صاحب ولد جینا صاحب
میاں صلاحی صاحب ولد میاں کالو صاحب
میاں نانک صاحب ولد میاں گلاب صاحب
خیر الدین صاحب ولد میاں عیدا صاحب
میاں نواب صاحب ولد میاں ماہی صاحب
امام الدین صاحب ولد میاں نانک صاحب
میاں شادی صاحب ولد میاں بہو صاحب
میاں لبھا صاحب ولد میاں لوڑا صاحب
چراغ شاہ صاحب
میاں نبی بخش صاحب
میاں رانجھا صاحب ولد میاں سجان صاحب
میاں چراغ الدین صاحب ولد میاں کیما صاحب
میاں اللہ رکھا صاحب ولد میراں بخش صاحب
بی بی اللہ رکھی صاحبہ بیوہ
بی بی بھاگن صاحبہ "
بی بی زینب دختر غلام حسین صاحب
بی بی غلام فاطمہ زوجہ "
بی بی کیمو زوجہ میاں جوایا صاحب
کرم بی بی بیوہ وحید الدین صاحب
رحمت بی بی زوجہ میاں کالو صاحب -
فضل بی بی زوجہ چراغ شاہ صاحب
رحیم بی بی زوجہ میاں عیدا صاحب -
عائشہ بی بی زوجہ قادر بخش صاحب
محمد شریف ... صاحب ولد محمد ... خان صاحب
کلرک دفتر ... کمشنر صاحب بہادر پشاور
... الدین صاحب ولد اللہ بخش صاحب سیالکوٹ
... صاحب ولد ... - قصبہ ... ضلع ...

میاں ابو صاحب - میانوالی - ضلع سیالکوٹ
زوجہ میاں کوڑا صاحب
رحمت بی بی دختر نبی بخش نمبردار ...
ڈاکخانہ جنیوٹ روڈ -
زوجہ نبی بخش صاحب "
اہلیہ منشی محمد بخش صاحب - چھاونی کالج ...
صدر بازار اٹک
محمد عمر ولد منشی محمد بخش صاحب "
محمد ظفر صاحب ولد " "
خادم بتول دختر " "
غلام سکینہ " " "
بی بی بھاگن زوجہ احمد یار صدر بازار
میاں میر دوکان نمبر ۳۲۱
میاں خوشی صاحب ولد میاں جیون صاحب
ساکن گوٹے کے - ضلع گجرات
میاں علی صاحب ولد مصلی صاحب "
محبوب خان صاحب ولد جیون خان صاحب
اٹاوہ
حامد حسین صاحب - رکونہ ضلع بہرائچ
میاں نور حسین صاحب - مڈالہ سندھواں
ضلع سیالکوٹ
اہلیہ " " " "
والدہ " " " "
دختر " " " "
برخوردار " " " "
محمد شریف صاحب محرر علاقہ ... چھتاں
سید محمد شاہ صاحب - وڈالہ سندھواں
اہلیہ " " "
فرزند " " "
قائم الدین صاحب - ... - ضلع راولپنڈی

درس قرآن شریف

گذشتہ اشاعت سے آگے

(مکتوبہ مولوی حکیم فضل الدین صاحب)

وَتَفَقَّدَ الطَّيْرَ فَقَالَ مَالِيَ لَا أَرَى الْهُدْهُدَ أَمْ كَانَ مِنَ الْغَائِبِينَ۔ لَأُعَذِّبَنَّهُ عَذَابًا شَدِيدًا أَوْ لَأَذْبَحَنَّهُ أَوْ لَيَأْتِيَنِّي بِسُلْطَانٍ مُبِينٍ

حضرت سلیمان نے سواروں کا یا چڑیاخانہ کا جائزہ لیا۔ تو دیکھا کہ ہدہد غائب ہے۔ آدمیوں کے نام بھی جانوروں کے نام سے ہوتے ہیں۔ جیسے قوموں کے جیسے شیر۔ باز۔ سمند۔ سورداس وغیرہ کہا میں اس کو عذاب سخت کروں گا۔ یا ذبح کروں گا۔ ہاں اگر کوئی وجہ معقول اپنی غیر حاضری کی بیان کرے

کسی شخص نے اعتراض کیا۔ کہ ذبح سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہدہد انسان نہیں تھا۔ بلکہ پرندہ ہی تھا۔ کیونکہ ذبح کا لفظ جانوروں پر ہی بولا جاتا ہے۔ انسان کیلئے تو قتل کا لفظ مستعمل ہے۔ یہ اعتراض کسی مولوی صاحب کا تھا۔ تو ان کو ہمارے ایک دوست امیرالدین صاحب کمبل باف گوجرانوالہ نے جو ہماری جماعت کا ہے جواب دیا کہ پہلے پارہ میں ہے۔ یذبحون ابناءکم آیا ہے۔ تو مولوی صاحب نے کہا۔ بنی اسرائیل کی اولاد انسان نہ تھی۔ سارے جانور ہی تھے۔ پھر

فَمَكَثَ غَيْرَ بَعِيدٍ فَقَالَ أَحَطتُ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهِ وَجِئْتُكَ مِن سَبَإٍ بِنَبَإٍ يَقِينٍ

تھوڑی ہی دیر گذری۔ کہ وہ ہدہد آگیا۔ اور کہا کہ میں تم کو ایک پختہ خبر ملک سبا کی دیتا ہوں۔ جو پہلے تم کو اس کی پوری خبر نہیں

إِنِّي وَجَدتُّ امْرَأَةً تَمْلِكُهُمْ وَأُوتِيَتْ مِن كُلِّ شَيْءٍ وَلَهَا عَرْشٌ عَظِيمٌ

شاہ یمن کی خبر دیتا ہے۔ کہ ایک عورت بھی ان کی مالک ہے۔ اور ہر چیز اس کو ملی ہوئی ہے۔ اور اس کا ایک بڑا تخت بھی ہے

وَجَدتُّهَا وَقَوْمَهَا يَسْجُدُونَ لِلشَّمْسِ مِن دُونِ اللَّهِ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُونَ۔ وہ مع اپنی قوم کے سوائے اللہ تعالےٰ کے آفتاب کی پرستش کرتے ہیں۔ اور شیطان نے ان کو ان کے شرک اور بد اعمالیاں خوبصورت کر کے دکھلائی ہیں۔ اور ان کو راہ ہدایت سے روک دیا۔ اس لئے وہ ہدایت نہیں پاتے

أَلَّا يَسْجُدُوا لِلَّهِ الَّذِي يُخْرِجُ الْخَبْءَ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُخْفُونَ وَمَا تُعْلِنُونَ۔ اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ۔

کیوں نہ کریں سجدہ اللہ تعالےٰ کے لئے جو نکالتا ہے۔ چھپی چیزوں کو آسمانوں اور زمین۔ اور جانتا ہے۔ جو تم چھپاتے ہو اور جو کچھ ظاہر کرتے ہو۔ اللہ کوئی معبود سوائے اس کے ہو۔ وہ بڑے عرش کا رب ہے

قَالَ سَنَنظُرُ أَصَدَقْتَ أَمْ كُنتَ مِنَ الْكَاذِبِينَ

کہا۔ اب ہم دیکھتے ہیں۔ کہ تو نے سچ کہا ہے یا جھوٹھ

اذْهَب بِّكِتَابِي هَٰذَا فَأَلْقِهْ إِلَيْهِمْ ثُمَّ تَوَلَّ عَنْهُمْ فَانظُرْ مَاذَا يَرْجِعُونَ۔ میرا یہ خط لے جا اور ان کے آگے رکھدے۔ پھر الگ ہوجاؤ۔ انبیاء علیہم السلام ہمیشہ حفظ مراتب کا لحاظ کیا کرتے۔ اللہ تعالےٰ نے بھی حضرت موسیٰ کو حکمدیا۔ قولا لہ قولا لینا فرعون کے ساتھ نرم نرم بات کرو۔ امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ ان ننزل الناس منازلہم۔ ہر ایک آدمی کے مرتبہ کا لحاظ رکھنا چاہیئے۔ چنانچہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے بھی اس کو ادب کے ساتھ پیش آنے کا حکمدیا۔ یہ نکتہ بھی قابل غور ہے۔ گر حفظ مراتب نکنی زندیقی

قَالَتْ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ إِنِّي أُلْقِيَ إِلَيَّ كِتَابٌ كَرِيمٌ۔ إِنَّهُ مِن سُلَيْمَانَ وَإِنَّهُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ۔ أَلَّا تَعْلُوا عَلَيَّ وَأْتُونِي مُسْلِمِينَ۔

ملکہ نے کہا۔ اے سردارو۔ میرے پاس ایک عظیم الشان کتاب رکھی گئی ہے۔ مضمون اس کا یہ ہے کہ سلیمان کی طرف سے ہے۔ اللہ تعالےٰ رحمان رحیم کے نام سے۔ کہ تکبر نہ کرو۔ اور فرمان بردار ہو جاؤ۔ فقط

ضروری اطلاع

رسالہ نورالدین جس میں فاضل مصنف نے بعد نظر ثانی کسی قدر اضافہ کیا ہے۔ خوش خط عمدہ کاغذ پر چھپ کر تیار ہے۔ قیمت علاوہ محصولڈاک ۸/ ہے۔ درخواستیں اس پتہ پر ہوں

سیٹھ عبدالواحد ہدایت اللہ مرچنٹ و کمیشن ایجنٹ کٹڑہ جیمل سنگھ امرت سر

بقیہ ڈائری

سلسلہ کے لئے دیکھو اسی اخبار کے صفحہ ۱۰ پر

کہ پرمیشر ایسا کرتا۔ کہ ہر ایک شخص کے پیدا ہونے کے وقت اس کے گلے میں ایک لمبی فہرست لٹکی ہوئی ہوتی۔ کہ فلاں فلاں مرد اور عورت کے ساتھ اس کا یہ رشتہ ہے۔ ایک نہیں ایسے ہزاروں اعتراض تناسخ پر وارد ہوتے ہیں۔ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ ایسا عقیدہ رکھنا بھی ایک کم بختی ہے۔ برسات میں تھوڑی دیر میں لاکھوں کیڑے پیدا ہو جاتے ہیں۔ تو کیا برسات میں گناہ بہت کیا جاتا ہے۔ پھر جسقدر کیڑے مکوڑے اور حشرات الارض دنیا میں موجود ہیں زمین کے اندر اور زمین کے اوپر ہوا میں اور درختوں پر اور سمندر میں غرض جس قدر اقسام جانوروں کے ہیں۔ چاہیئے۔ کہ اسی قدر اقسام گناہوں کے شمار کئے جاتے ہیں مثلاً گائے بہ نسبت کتے کے آرام میں ہے۔ گائے کی ہندو پوجا بھی کرتے ہیں۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ گائے بنانے والا گناہ ایسا سخت نہیں۔ جیسا وہ گناہ ہے۔ جس کے ارتکاب سے انسان کتے کی جون میں ڈالا جاتا ہے۔ پس آریوں کے ذمہ ہے۔ کہ جسقدر انواع جانداروں کے ہیں۔ اسی قدر انواع گناہ کے ثابت کریں

حیدرآباد پر حجۃ اللہ۔ حیدرآباد دکن کی جماعت احمدیہ کی طرف سے مخالفین پر حجت پوری کرنے کے واسطے ایک نہایت مدلل اور لاجواب کتاب بنام انوار اللہ شائع ہوئی تھی جس کا ریویو ہم کسی گذشتہ پرچہ میں کرچکے ہیں مگر ہمیں افسوس کے ساتھ یہ معلوم ہوا ہے کہ وہاں سے جبہ پوشوں نے اس نورانی کتاب سے انوار حاصل کرنے کے بجائے وہی پرانی ہرزہ گوئی پھر جاری کی اور حضرۃ حجۃ اللہ کو مباہلہ کے واسطے طلب کیا۔ جس کے جواب میں سید مولوی عبدالرحیم و مولوی میر مردان علی صاحب نے ۹ صفحہ کے ایک مختصر رسالہ میں مخالفین پر پھر حجت تمام کی ہے اور یہ بھی لکھا ہے۔ کہ اگر آپ لوگ حق پر ہیں۔ تو ایک بڑا جلسہ کر کے جھوٹے کے حق میں بد دعا کریں۔ اور خدا سے فیصلہ چاہیں اور ہم کو بھی اس جلسہ میں دعا کے واسطے بلالیں۔ اللہ تعالےٰ خود فیصلہ کر دیگا۔ امید ہے۔ کہ اب مخالفین کے واسطے گریز کا مقام کوئی نہ ہوگا

ربنا افتح بیننا و بین قومنا بالحق و انت خیر الفاتحین

فصیح الملک۔ اس نام کا ایک ماہوار رسالہ بیادگار فصیح الملک داغ دہلوی مرحوم نکلنا شروع ہوا جس کے ایڈیٹر احسن مارہروی صاحب ہیں۔ ہر رسالہ میں تحقیقات زبان اردو و مفید مضامین اور حصہ نظم کے علاوہ ۔ ۔ اردو محاورات کی ایک ڈکشنری کے چند صفحات بھی ہیں۔ جن میں ہر محاورہ کے ساتھ کم از کم ایک شعر مثل کے طور پر دیا جاتا ہے۔ رسالہ عمدہ کاغذ پر اور خوش خط چھپا ہوا ہوتا ہے۔ اور قیمت صرف دو روپے سالانہ ہے۔ مقام اشاعت لاہور مزنگ ہے۔

ضرورت مصلح پر شہادۃ زمانہ

اس سرخی کے نیچے اُن واقعات اور مضامین کو درج کیا جاوے گا۔ جو وقتاً فوقتاً مختلف اخبارات میں اس زمانہ کے آخری زمانہ کلجگ تاریکی کا اور قابل اصلاح زمانہ ہونے کے متعلق شہادت دیں گے ۔

کلجگ کے بادل کالے ہیں بچپن میں بعض معتبر دہقانوں سے سنا کرتے تھے۔ کہ کلجگ کے حصے کا نا بادل ہے۔ جس کا خاصہ یہ بتلایا جاتا تھا۔ کہ یا تو بالکل خشک رہے گا۔ یا ایسا طوفان آئے گا۔ کہ سب کچھ بہا لے جائے گا۔ چنانچہ جب سے ہوش سنبھالا ہے۔ کلجگ کے بادل کی یک چشمی کا خاصہ آنکھوں دیکھتے ہیں۔ کہ کسی ایک سال بھی ملک میں حسب ضرورت بارش نہیں ہوتی۔ کہیں تو برسات ایسی خشک گذر جاتی ہے۔ کہ لوگ ایک ایک بوند کو ترستے ہیں۔ اور کہیں وہ برستا ہے۔ کہ لوگوں کو ع

شامت اعمال ما صورت باراں گرفت

کہنا پڑتا ہے۔ چنانچہ اس سال بھی بہت سے علاقے تو پانی کو بلک رہے ہیں۔ اور دست بدعا ہیں۔ مگر دکن میں اس کالے بادل نے وہ غضب ڈھایا ہے کہ سینکڑوں میل رقبہ تہ آب نظر آتا ہے۔ سچ ہے جب عقل اور نکر والی مخلوق اصولوں کو جواب دے بیٹھی۔ تو بیجان عناصر کا کیا قصور ہے۔ (دو آبہ مورخہ ۱۵۔ اگست ۱۹۰۵ء)

ممالک غیر۔ جاپان میں اسلام۔ جاپانیوں نے گورنمنٹ جاپان سے درخواست کی ہے۔ کہ ہم لوگ مذہب اسلام کی کتابیں دیکھنا چاہتے ہیں۔ جس کے ذریعہ سے اس مذہب کے نظم و نسق سے آگاہی حاصل ہو جائے

شاہ ایڈورڈ نے ۱۶۔ تاریخ کو آسٹریا کے بادشاہ سے ملاقات کی

تار خبر از لنڈن۔ ۱۲۔ اگست ۱۹۰۵ء۔ روسی خرچہ جنگ اور علاقہ جات کا دینا منظور نہیں کرتے

اسپین میں سخت قحط پڑ گیا ہے۔ زمیندار بغاوت کرتے پھرتے ہیں

زمانہ کے غیر معمولی حوادث۔ ۱۵۔ اگست ۱۹۰۵ء دارجیلنگ میں سخت آگ لگی۔ تین بڑی بڑی انگریزی دوکانیں جل گئیں۔ اور زمین کے ساتھ مل گئیں قریباً اڑھائی لاکھ روپے کا نقصان ہوا۔ تینوں دوکانوں کا ماہواری کرایہ بارہ ہزار روپیہ آتا تھا۔ دوکانوں کی مالک وڈلینڈ ہوٹل کمپنی تھی

شدید زلزلہ۔ جنوبی چین میں مقام مکاؤ پر سخت زلزلہ آیا۔ ۵ گھنٹہ متواتر زلزلہ آتا رہا۔ لوگ جوق در جوق شہر چھوڑ کر بھاگے جاتے ہیں

سیر ہند۔ مسٹر شیام جی کرشن ورما نے لنڈن میں ہندوستانی طلباء کی رہائش کے واسطے ایک انڈین ہاؤس کھولا ہے

سکندرآباد میں ایک لڑکے نے خودکشی کی۔ اس کی کتاب میں سے نکلا۔ کہ استاد کی مار پیٹ سے اور ذلت سے ڈر کر ایسا کرتا ہوں

مہاراجہ صاحب جموں کو اختیار دینے کے واسطے لارڈ کرزن بہادر خود کشمیر جائیں گے

راجہ امر سنگھ بہادر وزیر اعظم مقرر ہوں گے اور کشمیر میں انگریزوں کو جائیدادیں بنانے کا اختیار حاصل ہو جائے گا۔

ہیضہ۔ مدراس میں بہت ہیضہ پھیلا ہوا ہے ۱۶۔ تاریخ تک ۱۰۷۴ واقعات ہوئے اور ۹۶۲ موتیں ہوئیں

درخواست دعا

ہمارے دوست ماسٹر عبدالرحمان صاحب کچھ دنوں سے لگاتار بخار میں مبتلا ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالے اس بھائی کو اپنے فضل سے شفا دے

سردار محمد ایوب صاحب کے واسطے موقعہ ترقی ہے۔ احباب دعا کریں

میاں گلاب خان صاحب سب پوسٹماسٹر مخالفین کے شر سے محفوظ رہنے کے واسطے دعا کراتے ہیں

میاں یار محمد صاحب منصرم محکمہ بندوبست پاڑی پور کشمیر اپنے چھوٹے بیمار بھائی کے واسطے اور میاں میرزا کرم بیگ صاحب کمپونڈر اپنے والد کے لئے جو مدت سے بیمار ہیں۔ دعا کی درخواست کرتے ہیں

اخبار قادیان

حضرت اقدس بمعہ احباب بخیر و عافیت ہیں رات کو قبل از عشاء۔ ایک دو گھنٹہ مسجد میں اجلاس فرمایا کرتے ہیں۔ کتاب براہین احمدیہ کا حصہ پنجم چھپ رہا ہے۔ ۱۹۔ اگست ۱۹۰۵ء

مدرسہ تعلیم الاسلام ۲۰۔ اگست ۱۹۰۵ء سے موسمی تعطیلات کے واسطے ایک ماہ کے واسطے بند کیا گیا

اس ہفتہ میں مولوی عبداللہ صاحب میاں محمد صدیق صاحب حافظ نور احمد صاحب۔ محمد افضل صاحب خدا بخش صاحب حشمت اللہ صاحب طالب علم پٹیالہ۔ شیخ محمد جان صاحب اور شیخ نیاز احمد صاحب اور ان کے بھائی شیخ محمد جان وزیرآباد سے آئے۔ شیخ عبدالحق صاحب نومسلم سابق بشن داس ساکن گیا۔ حال رحیم آباد آریہ جو دیانند کی صحبت میں مدت تک رہ کر اور ویدوں کے خوب مطالعہ کرنے کے بعد اور آریوں کے حالات سے اچھی طرح واقف ہونے کے بعد آخر پچاس سال مشرف باسلام ہوئے ہیں۔ اور آپ حضرت مسیح کی بیعت میں داخل ہوئے ہیں۔ شیخ صاحب سنسکرت کے بڑے فاضل ہیں۔ اللہ تعالے ان کو استقامت اور ترقی روحانی عطا فرماوے

۲۰۔ اگست کی صبح کو حضرت کے سر میں اٹھتے ہوئے ایک جگہ سے چوٹ لگی جس سے بہت خون نکلا اور تکلیف ہوئی۔ اب بفضل الٰہی آرام ہے۔ فرمایا۔ ہر امر میں کچھ مصلحت الٰہی ہوتی ہے۔ جو بعد میں معلوم ہوتی ہے

جنگ روس و جاپان کے متعلق صلح کے شرائط پر بحث جاری ہوئی۔ سوائے خرچہ جنگ اور جہازات اور جزیرہ سگھالین کے باقی شرائط عموماً طے ہو گئے ہیں۔ خبر ہے۔ کہ خرچہ جنگ میں بھی بہت نرمی ہو کر صلح کی طرف بہت سا رخ کیا جائے گا۔

مولوی رشید احمد .. .. گنگوہی جو آخری عمر میں نابینا ہو گیا تھا۔ اور حال ہی میں ایک رسالہ سلسلہ حقہ کے مخالف لکھا تھا۔ سانپ کے کاٹا جا کر مر گیا۔ سنا گیا ہے کہ سانپ کے کاٹے کے علاج میں اس کو بڑا دعوی تھا

بسم اللہ الرحمن الرحیم ✕ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

تعلیم الاسلام کالج

مکرمی شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم نے تحریک کی ہے۔ کہ قادیان احمدیہ کالج کا قایم کرنا ایک نہایت ہی آسان طریقے سے ہو سکتا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ ہر ایک احمدی شخص ایک ایک آنہ چندہ کالج کے واسطے دے شیخ صاحب نے حساب لگا کر دکھایا ہے۔ کہ یہ تھوڑی سی رقم یعنی چار پیسے فی کس اگر ہر ایک شخص اپنے اور اپنے گھر کے تمام آدمیوں سے جمع کر کے بھیج دے۔ تو کالج کے قایم کرنے کے واسطے کافی سرمایہ جمع ہو سکتا ہے۔ یہ رقم نہایت ہی قلیل ہے اور کسی کے واسطے بھی اس کا ادا کرنا مشکل نہیں ہے لیکن مشکل جو ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ ایسے آدمی بہت ہی کم ہیں جو اپنے شہر اور اپنے قریب کے دیہات میں ہر ایک احمدی کے کان تک یہ تجویز پہنچا کر چندہ وصول کریں اور پھر وہ قادیان بھیجدیں۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ اب تک اُمید سے بہت ہی کم رقم اس سلسلہ میں یہاں پہنچی ہے۔ پس ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ سب دوست جو اس اخبار کو پڑھتے ہیں وہ دوسروں کو اس بات کی خبر پہنچائیں۔ اور ہر ایک شہر میں ایک شخص اس کام پر متعین کیا جائے۔ کہ وہ ہر ایک احمدی بھائی سے اس کے گھر کے آدمیوں کے شمار کے مطابق فی کس ایک آنہ اس کار خیر کے واسطے وصول کرے اور ہر ایک ضلع میں شہروں اور قصبوں کے دوستوں کے واسطے ضروری ہے۔ کہ اپنے علاقہ کے تمام گاؤں میں جہاں کوئی احمدی ہے۔ آدمی بھیج کر یا بذریعہ خط کے اس چندہ کی وصولی کے واسطے انتظام کریں۔ کیونکہ اخبار ہر جگہ نہیں پہنچتا۔ یہ چندہ براہ راست امین مدرسہ کے پاس یا صاحب ایڈیٹر الحکم کے پاس آنا چاہیئے۔ لیکن اگر کوئی صاحب اپنے چندہ اخبار بدر کے ساتھ بھیجنا چاہیں۔ تو وہ بھیج سکتے ہیں۔ امانت مدرسہ میں باقاعدہ جمع کرا دیا جائے گا۔ اور رسید اخبار بدر میں دی جاویگی

اس جگہ مجھے اس امر پر گفتگو کرنے کی ضرورت نہیں کہ کالج کا ہونا قادیان میں کس قدر ضروری ہے۔ کیونکہ اس پر پہلے بہت کچھ لکھا جا چکا ہے۔ [illegible] ہے۔ کہ جس عمر میں عموماً طلبا مدرسہ سے پاس ہو کر [illegible] وہ عین [illegible] جوانی کا وقت ہوتا ہے۔ جس کی صحبت میں اور نیک اثر کے نیچے گذارنا آیندہ زندگی کی صلاحیت کے واسطے اکسیر ہوتا ہے۔ یورپ کا لٹریچر جو معرفت اور عظمت الٰہی کی باتوں سے خود کوسوں دور پڑا ہوا ہے۔ اس پر یونیورسٹی کے کورسوں کا انتخاب بالخصوص عیسائی پروفیسروں کی زیر نگرانی اور پھر خود مشنریوں کے کالج نوجوانوں کی روحانیت کے واسطے ایک زہر قاتل کا اثر رکھتے ہیں۔ خدا مسلمانوں کے بچوں کو اس شر سے محفوظ رکھے (آمین) اس فتنہ سے بچنے کے واسطے اس سے بہتر کوئی ذریعہ نہیں ہو سکتا کہ خود خدا نے مخلوق کو اس شر سے بچانے کے واسطے جو سلسلہ قایم کیا ہے اس کے زیر نگرانی اور خدا کے مسیح کے زیر حمایت ایک کالج قایم کیا جائے۔ جس میں اسلامی نوجوان تعلیم و تربیت حاصل کر کے دنیا کے واسطے صلاح و تقویٰ کا نمونہ بنیں۔ اور دوسرے شہروں میں سے بھی اس بد اثر کے دور کرنے کا موجب ہوں۔ التجا ہے۔ کہ ناظرین بدر اس درخواست کو بغور پڑھ کر اور اس پر عملی توجہ کر کے ہم کو اپنی کارروائی سے مطلع فرما دیں۔ تاکہ دوسرے بھائیوں کی ترغیب و تحریص کے واسطے اس کو اخبار میں درج کیا جائے۔ والسلام

وی پی آتے ہیں

۱۹۰۵ء نصف سے زیادہ گذر چکا ہے۔ اس واسطے جن اصحاب کی قیمت سنہ رواں اب تک وصول نہیں ہوئی۔ ان کی خدمت میں اخبار بذریعہ وی پی ارسال کیا جاوے گا۔ تاکہ قیمت وصول ہو جائے۔ وی پی اخبار دس دن تک ڈاک خانہ میں رہ سکتا ہے۔ اور آدمی سہولت کے ساتھ روپیہ دے کر وصول کر سکتا ہے لیکن اب بھی جو صاحبان قیمت نہیں دے سکتے اور اس کو کسی آیندہ ماہ تک ملتوی رکھنا چاہتے ہیں ان کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ وہ فوراً ہم کو مطلع کریں تا کہ ایسا نہ ہو کہ کارخانہ کو اُلٹا اور نقصان اٹھانا پڑے بسبب تھوڑی خریداری کے کارخانہ اس وقت بہت نقصان میں ہے۔ خرچ آمد سے دگنا ہو رہا ہے اور پروپرائیٹر زر کثیر اس راہ میں خرچ کر رہا ہے۔ اس قدر خرچ کی برداشت ایک فرد واحد کے واسطے ایک مشکل کا سامنا ہے۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ اس کی امداد کے لئے اٹھیں۔ خریداروں کا پیدا کرنا۔ قیمت کا پیشگی ادا کرنا۔ امدادی چندوں کا عطا کرنا جس طرح سے ہو سکے اس کام کو چلتا کرنے کی سعی کرنی چاہیئے۔

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یکماہ	یکبار
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ربع کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲/۔ لیکن عہ روپیہ سے کم اجرت کا اشتہار نہیں لیا جاوے گا۔ ضمیمہ بحساب ۸ روپے فی سینکڑہ اخبار کے ساتھ تقسیم کیا جاوے گا۔ ضمیمہ بھیجنے کے لئے نمونہ ارسال کر کے بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کر لیں ایڈیٹر کو اختیار ہے۔ کہ کسی اشتہار کے لینے سے انکار کر دے اجرت اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہیئے۔ مستقل اشتہار دینے والوں کو اخبار مفت بھیجا جاوے گا۔ بشرطیکہ ان کے اشتہار کی اجرت سالانہ [illegible] روپیہ سے کم نہ ہو۔ جن کے اشتہار کی اجرت [illegible] روپیہ سالانہ ہوگی۔ ان کو اخبار مفت لیکن محصول ڈاک انہیں دینا پڑے گا۔

خط و کتابت

ہر ایک خریدار کو جب اخبار روانہ کیا جاتا ہے۔ تو اس کے پتہ کے چٹ پر نام سے پہلے نمبر خریداری بھی دیا جاتا ہے۔ سب خریداران کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ خط و کتابت کے وقت خط کے اندر اپنے نام کے ساتھ نمبر خریداری ضرور دیا کریں۔ اور اپنا نام اور پتہ صاف اور خوش خط لکھا کریں بعض لوگوں کی عادت ہے۔ کہ خط کا مضمون بہت خوش خط لکھتے ہیں مگر اپنا نام اور پتہ ایسا شکستہ خط میں جلدی سے لکھ ڈالتے ہیں۔ کہ یہاں کسی سے نہیں پڑھا جاتا۔ اور اس واسطے ایسے خط بغیر جواب لکھنے کے افسوس کے ساتھ فائل کر دئے جاتے ہیں۔

براہین احمدیہ

براہین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی سب سے پہلی تصنیف اور اس سلسلہ کی صداقت کی سب سے پہلی گواہ ہے اس میں مندرجہ پیشگوئیاں آج تک پوری ہو رہی ہیں اور قیامت تک ہوتی رہینگی یہ کتاب مع چہار جلد نہایت عمدہ کاغذ پر خوشخط چھپ رہی ہے قیمت صرف پونے تین روپیہ ۲/۱۲ ۔ درخواستیں بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر [illegible] قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر کے لئے چھاپا گیا
(تاریخ اشاعت ۱۷ اگست ۱۹۰۵ء)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

دنیا مین ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملون سے اسکی سچائی ظاہر کردیگا

ان اللہ قد اصلح لکم وقت مسیحہ واترقہ من اللہ

بدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر رجسٹرڈ ایل ۲۸۸

چہ گویم با تو کر آئی چہا در قادیان بینی	دوا بینی۔ شفا بینی۔ غرض دار الامان بینی

سلسلۃ الجدید جلد ۱ نمبر ۲ | ۲۱ جمادی الثانی ۱۳۲۳ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام جمعرات ۲۴ اگست ۱۹۰۵ء | سلسلۃ القدیم جلد ۴ نمبر ۲۹

ای جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | آں مسیح و آخر مہدی آخر زمان

قیمت سالانہ

والیان ریاست ـــہ۵

معاونین ـــہ

بر ضائے صہ

خود ـــے

عام قیمت عا

اس سے زائد امداد کے طور پر جو کچھ احباب عطا فرماوین وہ بخوشی قبول کیا جاویگا سردست خریداری بہت کم ہے اور خرچ آمد سے دگنا ہے اس واسطے امداد کی بہت ضرورت ہے

ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر بدر قادیان اور خط و کتابت بنام مینیجر بدر ہونی چاہیئے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم — ہم برین از دنیا وا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادہ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست — ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک وز خبرہائے معاد — ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
آں ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست — منکر آں مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیانش با یقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
یکے دعوی ازان عالیجناب — نزد ما کفر است خروج از کتاب

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اسوقت تک کہ قبر مین داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بد نظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہیں ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اسکی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہین دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر۔ اور نعمت و بلا مین اللہ تعالےٰ کیساتھ وفاداری کریگا۔ اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ مین طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں مین پائی نہ جاتی ہو۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کی تازہ وحی

۲۳ - اگست ۱۹۰۵ء - پہاڑ گرا - اور زلزلہ آیا

۲۳ - اگست ۱۹۰۵ء - رؤیا - دیکھا کہ مین ایک جگہ کھڑا ہون - آگے ایک پردہ ہے - پردہ کے پیچھے سے آواز آئی

”تو جانتا ہے - مین کون ہون - مین خدا ہون جس کو چاہتا ہون - عزت دیتا ہون جس کو چاہتا ہون - ذلت دیتا ہون“

فرمایا - قرآن شریف مین آیا ہے - وما کان لبشر ان یکلمہ اللہ الا وحیا او من ورای حجاب او یرسل رسولا فیوحی باذنہ مایشاء - انہ علی حکیم یعنی کسی آدمی کے لائق نہین کہ خدا اس سے کلام کرے مگر بذریعہ وحی کے یا پردہ کے پیچھے سے یا کسی فرستادہ کے ذریعہ سے - جو اپنے حکم سے جیسا وہ چاہتا ہے وحی کرتا ہے - وہ عالی شان اور حکمتون والا خدا ہے

۲۴ - اگست ۱۹۰۵ء - دیکھا کہ ایک شخص سامنے کھڑا ہے اس نے نہایت زور کے ساتھ قلم چلایا - جیسا کہ کوئی دیا سلائی رگڑتا ہے اور اس کے قلم کے لکھنے کی آواز بھی آئی اس نے لکھا.

شاہت الوجوہ

فرمایا - اس کے معنے ہین - دشمنون کے مونہہ کالے ہو گئے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی عظیم الشان نشان کے ذریعہ سے دشمنون کو روسیاہ کرنا چاہتا ہے

ڈائری

القول الطیّب

۲۶ - اگست ۱۹۰۵ء - الحمد للہ اب حضرت کی طبیعت پہلے سے بہت اچھی ہے آج نماز ظہر مین مسجد مبارک مین قبل از نماز ذکر آیا کہ جاپان مین اسلام کی طرف رغبت معلوم ہوتی ہے اور بعض ہندی مسلمانون نے وہان جانیکا ارادہ کیا ہے - اس پر فرمایا - جن کے اندر خود ہی اسلام کی روح نہین - وہ دوسرون کو کیا فائدہ پہنچائین گے - جبتک قائل ہین کہ اب اسلام مین کوئی اس قابل نہین ہو سکتا - کہ خدا اس سے کلام کرے اور وحی کا سلسلہ بند ہے - تو یہ ایک مردہ مذہب کے ساتھ دوسرے پر کیا اثر ڈالیں گے یہ لوگ صرف اپنے پر ظلم نہین کرتے بلکہ دوسرون پر بھی ظلم کرتے ہین کہ ان کو اپنی بد عقائد اور خراب اعمال دکھا کر اسلام مین داخل ہونے سے روکتے ہین ان کے پاس کونسا ہتھیار ہے جس سے یہ غیر مذاہب کو فتح کرنا چاہتے ہین جاپانیون کو عمدہ مذہب کی تلاش ہے - ان کی بوسیدہ اور ردی متاع کو کون لیگا چاہیئے کہ اس جماعت مین سے چند آدمی اس کام کے واسطے تیار کیے جائین - جو لیاقت اور جرأت والے ہون اور تقریر کرنیکا مادہ رکھتے ہون

۱۳ - اگست ۱۹۰۵ء - گیا سے ایک نومسلم آئے ہین - جو دیانند کی زندگی مین اس کی صحبت اور شاگردی مین ایک عرصہ رہ کر اور ان کے مذہب سے بیزار ہو کر آخر مسلمان ہو گئے ہین - انہون نے حضرت سے سوال کیا - کہ معراج کے متعلق آپ کا مذہب کیا ہے - کہ معراج کس طرح ہوا - حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ”ہمارا مذہب معراج کے متعلق یہ ہے - وہ ایک بیداری تھی - لیکن ایک بیداری دنیا دارون کی ہوتی ہے - اور ایک خدا رسیدہ لوگون کی بیداری ہوتی ہے جس سے دنیا کے لوگ بے خبر ہین - اور تعجب نہین - کہ یہ لوگ اس قسم کی بیداری کا ذکر سن کر حیران ہون کیونکہ یہ بات ان کے تجربہ اور مشاہدہ مین نہین آئی - کشف دو قسم کا ہوتا ہے - ایک وہ جس مین خفیف سا غلبہ نوم ہوتا ہے - اور وہ خواب کے قریب ہوتا ہے لیکن ایک اعلیٰ قسم کا کشف ہوتا ہے - جو بالکل بیداری کا ہمرنگ ہوتا ہے - یہ بات تجربہ سے ثابت ہے اور ہم اس کا نام خواب ہرگز نہین رکھ سکتے - مگر اس بیداری کو اس سفلی بیداری سے کچھ مشابہت نہین وہ ایک نیا عالم ہے - جس کی آنکھ ان چیزون کو دیکھتی ہے جن کو یہ آنکھ نہین دیکھ سکتی اور جس کی آواز خدا کا کلام سن سکتی ہے - اس کشفی عالم مین انسان کا جسم اور ہوتا ہے - یہ ظاہری جسم خدا نے اس قابل نہین بنایا - کہ آسمان پر چڑھ جائے - معراج کو ہم خواب نہین کہہ سکتے - ہمارا ایمان ہے - کہ وہ ایک سچی اور کامل بیداری تھی - جو ایک اعلیٰ درجہ کے تطہر اور کمال تقدس کے بعد کسی کو مل سکتی ہے - ہر ایک کو اس بیداری کا انکشاف نہین ہو سکتا

۱۵ - اگست ۱۹۰۵ء - ایک شخص نے اپنا خواب عرض کیا - کہ فلان آدمی نے مجھے خواب مین ایسا کہا -

فرمایا - خواب کا تعین ہمیشہ صحیح نہین ہوتا - بعض دفعہ جس کو خواب مین دیکھا جاتا ہے - اس سے مراد کوئی اور شخص ہوتا ہے

کسی شخص نے اعتراض کیا کہ قرآن شریف مین حضرت مسیح کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وما قتلوہ وما صلبوہ - نہ قتل کیا اور نہ صلیب دیا - اس مین قتل کا ذکر پہلے ہے - اور صلیب پیچھے - حالانکہ پہلے کسی کو صلیب پر چڑھایا جاتا ہے - اور بعد مین صلیب کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ قتل ہو جائے - برخلاف اس کے قرآن شریف مین قتل کا ذکر پہلے ہے - اور صلیب کا پیچھے ہے

فرمایا - اول تو یہود کا اعتراض جو قرآن شریف مین درج - وہ یہی ہے - کہ انا قتلنا المسیح - یعنی ہم نے مسیح کو قتل کیا - چونکہ انہون نے قتل کا لفظ بولا تھا - اس واسطے اللہ تعالیٰ نے پہلے لفظ قتل کی ہی نفی کی دوم یہ کہ یہود مین دو روایتین تھین - ایک یہ کہ ہم نے یسوع کو تلوار سے قتل کر دیا ہے - اور دوسرا یہ ہے کہ اس کو صلیب پر مارا ہے - پس اللہ تعالیٰ نے ہر دو کی جدا جدا نفی کی تیسری بات یہ ہے کہ یہودیون کی بعض پرانی کتب مین یہ بھی لکھا ہے - کہ یسوع کو پہلے سنگسار کیا گیا تھا - اور جب وہ مر گیا تو بعد مین اس کو کاٹھ پر لٹکایا گیا - یعنی پہلے قتل ہوا اور پیچھے صلیب - پس اللہ تعالیٰ نے ان دونون کی نفی کی اور فرمایا کہ یہود جھوٹے ہین - نہ حضرت مسیح ان کے ہاتھون قتل ہوئے اور نہ صلیب کے ذریعہ سے مارے گئے -

فرمایا - خدا تعالیٰ کے صفات کا جو کامل اکمل نقشہ اسلام نے پیش کیا ہے - وہ اسلام کی صداقت پر ایک بڑی بھاری دلیل ہے - باقی تمام مذاہب اس معاملہ مین ناقص ہین کہ وہ خدائی صفات کا سروپا پوری طرح بیان کر سکین - اس کی وجہ یہ ہے کہ باقی تمام مذاہب خدا تعالیٰ کی کمال طاقتون کے [illegible] سے منکر ہین - مثلاً آریہ کہتے ہین کہ وہ کلام نہین [illegible] - عیسائیون کا بھی یہی مذہب ہے اور کہتے ہین کہ وہ کسی کو نجات نہین دے سکتا [illegible] ان کی مثال ایسی ہے کہ کوئی کسی شخص کی تعریف کرے - اور کہے کہ وہ ایسا خوبصورت ہے اور ایسا طاقت ور ہے - مگر [illegible] نہین سکتا اور گونگا ہے - کچھ بولتا نہین [illegible] ہم کو نجات دینا نہین چاہتا - بہشت مین بھیجتا ہے - تو بھی ایک گناہ باقی رکھ لیتا ہے - جس سے پھر جلد سانپ بچھو - کتے - سور کی جون مین ڈالدیتا ہے - ان دینون مین یہ برکت نہین کہ انسان پاکیزگی حاصل کر کے خدا سے انا الموجود کی آواز کوئی سن سکے - اسی واسطے یہ لوگ غفلت کی تاریکی مین پڑے ہوئے ہین - فرمایا - جو لوگ خدا کی راہ مین مجاہدہ کرتے ہین سچی توبہ کے ساتھ اس کے آگے جھکتے ہین انکو خدا ملتا ہے مگر جو لوگ اس کے بتلائے ہوئے راہ پر نہین چلتے اور اسمین محنت نہین کرتے ان کیواسطے مشکل ہے کہ وہ اس بات کو پاسکین ایسے لوگونکی مثال اسطرح ہے کہ ایک باپ نے اپنے بیٹون کو وصیت کی کہ فلان مقام مین ایک خزانہ دفن ہے اور وہ زمین کے اندر اتنے ہاتھ گہرائی پر ہے جب تک اسکو کھود نہ لیں گے - محنت نہ کرینگے وہ خزانہ اُن کے ہاتھ نہیں آسکتا

سیر ہند ڈیرہ دون میں ایک عورت کے چار بچے ایک ہی دن پیدا ہوئے تین دن کے بعد سب مر گئے

پارسی تماشاگاہ کا ناظم لاہور میں آتے ہی مر گیا

امرتسر سے پٹی تک ایک شاخ ریلوے بنانے کی اجازت کمپنی کو دیگئی

مولوی فقیر اللہ تاجر کتب لاہور کا انتقال ہو گیا

مظفر نگر کے منیجر بنک بابو کشن لال آریہ سماج کے لکھ اٹھتیس ہزار روپیہ کے غبن کے جرم میں ماخوذ ہیں مقدمہ زیر تجویز ہے (صادق الاخبار)

صادق الاخبار ریواڑی لکھتا ہے کہ انگلستان کے پادری صاحبان نے ایک کانفرنس کے دوران میں وہاں کے تاجروں اور دوکانداروں پر بد دیانتی کا الزام لگایا ہے جس پر تاجر اور دوکاندار اور مختلف اخبارات پادریوں پر اظہار خفگی کر رہے ہیں۔ وہ کہتے ہیں تجارت میں جتنا جھوٹھ ہے۔ اس سے زیادہ گرجا میں موجود ہے

لاہور میں ایک شخص چراغ خفیہ طور پر افیون بیچنے کے جرم میں گرفتار ہوا

لارڈ کرزن کا استعفیٰ منظور ہوا۔ اور ان کی جگہ لارڈ منٹو گورنر جنرل ہند مقرر ہوئے۔ لارڈ منٹو قبل ازین گورنر جنرل کنیڈا ملک امریکہ رہ چکے ہین

ہندوستان میں ڈاک اور مال کے واسطے ایک ہی ٹکٹ منظور کیا گیا۔ ایک آنہ اور نصف آنہ کے ٹکٹ دونوں کاموں میں مستعمل ہو سکیں گے۔ لیکن کوئی ٹکٹ اب لکیر سے ردی نہ کرنا ہوگا۔ ورنہ بیرنگ تصور ہوگا

حیدرآباد دکن میں سعید آباد کی بیگم صاحبہ کے ہان تین لاکھ کے زیور کی چوری ہوئی

پادری عماد الدین کا بیٹا لاہور میں مشرف باسلام ہوا

اخبار وقت ایہ لکھتا ہے۔ کہ ایک عورت ولایتی کپڑا سی رہی تھی۔ جو رنگین تھا۔ اتفاقاً اس کے ہاتھ میں سوئی گھس گئی جس کے ساتھ کپڑے کا رنگ بھی جلد کے اندر چلا گیا۔ اور اس سے زہر نے یہان تک اثر کیا کہ عورۃ مر گئی

مدراس میں ہیضہ بڑھتا جاتا ہے

رام شرن پسر گوپال داس ساکن فیروز پور جو قادیان کے کسی آریہ کے زیر تعلیم بھی رہ چکا ہے بالآخر دہلی میں مسلمان ہو گیا۔ نام شیخ عبد اللہ رکھا گیا مطبع اہلحدیث کا سابق کاتب منشی عبد الرحیم جو آریہ ہو گیا تھا۔ پھر مسلمان ہو گیا اس کا بیان ہے کہ آریوں کے اندرونی اخلاق اسکو نفرت دلانیوالی ہوئے

غیر معمولی حوادث - کویراج امرت لال پروفیسر آریہ کالج لاہور۔ رات اپنے مکان پر سویا۔ صبح مرا ہوا پایا گیا۔ طاعون کا کوئی شدید قسم ہوگا

۱۲۔ اگست ۱۹۰۵ء رات کے وقت لاہور میں زلزلہ آیا۔ ایک منٹ تک رہا۔

روہڑی ریلوے لائن پر لائن کے قریب ایک گاؤن ہے۔ اس کی جھونپڑی کے اندر زمین پھٹنی شروع ہوئی۔ اور نصف میل تک پھٹتی چلی گئی۔ شگاف ۳ فٹ گہرا ہے۔ مگر چوڑا زیادہ ہے

برہما میں دو ریل گاڑیاں ٹکرا گئیں۔ تصادم سے بہت نقصان ہوا

۱۳۔ اگست کی صبح کو کالا باغ میں سخت بھونچال آیا

بیکانیر۔ جے پور۔ کوٹہ اور گوالیار میں بھی لوگ قحط سے پریشان حال ہو رہے ہیں

تمام شہر مدراس میں ہیضہ کا سخت زور ہے فرنگی بھی بہت مرتے ہیں

اخبار عام رقمطراز ہے۔ افسوس کہ وادی کانگڑہ کی تباہی میں ۴۔ اپریل کے زلزلے نے اگر کچھ کسر باقی رکھی تھی۔ تو ہفتہ گذشتہ کو سخت بارشوں نے اس کی رہی سہی کسر پوری کر دی ہے۔ تین روز تک متواتر اس زور سے بارش ہوئی۔ کہ گویا آسمان کے ذخیرے ٹوٹ پڑے تھے۔ بھیل گھر سا نالہ ایک بڑے بھاری دریا کی صورت میں اس طرح پھیل گیا کہ چاروں طرف پانی ہی پانی تھا۔ جس میدان میں ۳۴ ویں پلٹن بیلداران کے ڈیرے (قبل از زلزلہ) تھے۔ وہان پانی کی جھیل بن گئی اور اگر یہ جگہ خالی نہ کی گئی ہوتی تو ظاہر ہے۔ کہ اس سخت طوفان سے تمام پلٹن بیلداران سے ایک جان بھی زندہ نہ رہتی اس سخت طوفان سے زراعتی نقصان بے پایان ہو گیا ہے۔ بوندلہ کا موضع جو کہ زلزلہ گذشتہ سے محفوظ رہ گیا تھا۔ اس طوفان سے بالکل نابود ہو گیا ہے۔ شکر ہے تو صرف اس بات کا کہ جیسا سخت یہ طوفان تھا اور جس طرح مالی نقصان اور زراعتی نقصان بے اندازہ اٹھانا پڑا ہے بمقابلہ اس کے جانوں کا نقصان قلیل تھا۔ بارش کی پہلی ہی زد نے لوگوں کو خبردار کر دیا۔ موضع بوندلہ میں ایک کوٹھا بھی باقی نہیں بچا ہے

چائے کی کاشت کا بالکل ستیاناس ہو گیا ہے۔ اس موضع کے تین آدمی ہلاک ہو گئے اور چھ آدمی بمع تمام ان کے مویشیوں اور بھیڑ بکریوں کے مفقود الخبر ہین۔ توبہ الامان پکارتے ہین بے انت بے پرواہ ہے وہ مہاراج

اجمیر سے نامہ نگار اخبار عام تحریر کرتا ہے۔ برسات کا موسم آدھا گذر گیا۔ مگر پانی کے آثار خواب و خیال میں بھی دکھائی نہین دیتے۔ ایسی سخت دھوپ پڑتی ہے کہ مارے پیاس کے حلق میں کانٹا پڑنے لگتا ہے۔ لاکھ پانی پیو۔ مگر بے چینی کا عالم بدستور قائم رہتا ہے۔ قحط کے پورے پورے آثار ہین۔ کسان رنجیدہ و غمگین ہین۔ ہرے کھیتوں کو خشک دیکھ کر کسانوں کے دل سوکھے جاتے ہین۔ تقاوی بٹنے کی خبر ہے۔ نرخ غلہ روز بروز گران ہوتا جاتا ہے۔ نہ معلوم خداوند کریم کو کیا منظور ہے

چھانگا مانگا سے ایک دوست عبد الحمید سرویئر اپنے ایک خط میں مخرب صاحب ابو سعید کے نام آیا ہے۔ تحریر فرماتے ہین۔ کہ اس جگہ دیہات میں زمین پر گول سی مہرین لگنی شروع ہو گئی ہین۔ جن کا قطر دو انچ لغایت دو بیہ اور حد ایک فٹ تک ہے۔ جیسے کوئی بکریوں کا ریوڑ کسی جگہ سے گذر جاتا ہے۔ دس میل تک عام کھیتوں میں بلکہ کہین کہین چھتوں پر یہ نشانات دیکھے گئے ہین بعض بوڑھے آدمی ذکر کرتے ہین۔ کہ آگے بھی ایک دفعہ ایسا ہی ہوا تھا۔ تو بیماری بہت پڑی تھی۔ اور قحط بھی ہوا تھا۔ اب بھی لوگ حیران ہین

برہما میں سخت طوفان آیا۔ تمام ملک زیر آب ہے ایک ریلوے پل گر گئی۔ جانوروں کے لئے چارہ نہیں ملتا۔ لوگ بھوکے مرتے ہین۔ گلی کوچوں میں پانی بہتا ہے۔ مکانات گر رہے ہین

ممالک غیر - فرانس و مراکو کے درمیان تعلقات بگڑ گئے ہین۔ اس میں جرمن سفیر کی سازش پائی گئی ہے

سلطانی فوج نے یمن کے باغیوں کو سخت شکست دیکر ایک ہزار قتل کر ڈالے ہین

سوتھ ورک واقعہ لنڈن کے ڈاکٹر والڈو صاحب رپورٹ کرتے ہین کہ بچے مکھیوں کی طرح مر رہے ہین

جنگ روس و جاپان - باہمی شرائط طے پا گئے ہین جاپان بہت ہی نرمی اختیار کر رہا ہے۔ امید ہے کہ صلح پوری ہو جائے گی۔ روس کچھ رقم جاپان کو دے گا۔ جو روسی قیدیوں اور مجروحوں کی پرداخت کا معاوضہ ہوگا۔ اور جزیرہ سگھالین کا جنوبی حصہ جاپان کو مل جائے گا۔ پناہ گیر جہازوں کا مطالبہ بھی جاپان نے چھوڑ دیا ہے۔ اور روسی بحری طاقت کے محدود رکھنے کی شرط بھی چھوڑ دی ہے۔ امید تو ہے کہ صلح ہو جائیگی مگر خبر مشہور ہے۔ کہ زار روس تخت سے دست بردار ہو کر کسی خانقاہ میں گوشہ گزین ہونا چاہتے ہین

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

تعلیم الاسلام کالج

مکرمی شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم نے تحریک کی ہے۔ کہ قادیان احمدیہ کالج کا قایم کرنا ایک نہایت ہی آسان طریقہ سے ہو سکتا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ ہر ایک احمدی متنفس ایک ایک آنہ چندہ کالج کے واسطے دے شیخ صاحب نے حساب لگا کر دکھایا ہے۔ کہ یہ تھوڑی سی رقم یعنی چار پیسے فی کس اگر ہر ایک شخص اپنے اور اپنے گھر کے تمام آدمیوں سے جمع کر کے بھیج دے۔ تو کالج کے قایم کرنے کے واسطے کافی سرمایہ جمع ہو سکتا ہے۔ یہ رقم نہایت ہی قلیل ہے اور کسی کے واسطے بھی اس کا ادا کرنا مشکل نہیں ہے لیکن مشکل جو ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ ایسے آدمی بہت ہی کم ہین جو اپنے شہر اور اپنے قریب کے دیہات بین ہر ایک احمدی کے کان تک یہ تجویز پہنچا کر چندہ وصول کریں اور پھر وہ قادیان بھیجدیں۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ اب تک امید سے بہت ہی کم رقم اس سلسلہ مین یہاں پہنچی ہے۔ پس ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ سب دوست جو اس اخبار کو پڑھتے ہین وہ دوسروں کو اس بات کی خبر پہنچائین۔ اور ہر ایک شہر مین ایک شخص اس کام پر متعین کیا جائے۔ کہ وہ ہر ایک احمدی بھائی سے اس کے گھر کے آدمیوں کے شمار کے مطابق فی کس ایک آنہ اس کار خیر کے واسطے وصول کرے اور ہر ایک ضلع مین شہروں اور قصبوں کے دوستوں کے واسطے ضروری ہے۔ کہ اپنے علاقہ کے تمام گاؤں مین جہاں کوئی احمدی ہے۔ آدمی بھیج کر یا بذریعہ خط کے اس چندہ کی وصولی کے واسطے انتظام کریں۔ کیونکہ اخبار ہر جگہ نہیں پہنچتا یہ چندہ براہ راست امین مدرسہ کے پاس یا صاحب ایڈیٹر الحکم کے پاس آنا چاہیئے۔ لیکن اگر کوئی صاحب اپنے چندہ اخبار بدر کے ساتھ بھیجنا چاہین۔ تو وہ بھیج سکتے ہین۔ امانت مدرسہ مین باقاعدہ جمع کرا دیا جائے گا۔ اور رسید اخبار بدر مین دی جاویگی

اس جگہ مجھے اس امر پر گفتگو کرنے کی ضرورت نہین کہ کالج کا ہونا قادیان مین کس قدر ضروری ہے۔ کیونکہ اس پر پہلے بہت کچھ لکھا جا چکا ہے اور ظاہر ہے۔ کہ جس عمر مین عموماً طلبا مدرسہ سے پاس ہو کر نکلتے ہین وہ عین ابتدائے جوانی کا وقت ہوتا ہے۔ جس کا صحبت صالحہ مین اور نیک اثر کے نیچے گزارنا آیندہ زندگی کی صلاحیت کے واسطے اکسیر ہوتا ہے۔ یورپ کا لٹریچر سچی معرفت اور عظمت الٰہی کی باتون سے خود کوسوں دور پڑا ہوا ہے۔ اس پر یونیورسٹی کے کورسوں کا انتخاب بالخصوص عیسائی پروفیسروں کی زیر نگرانی اور پھر خود مشنریوں کے کالج نوجوانوں کی روحانیت کے واسطے ایک زہر قاتل کا اثر رکھتے ہین۔ خدا مسلمانوں کے بچوں کو اس شر سے محفوظ رکھے (آمین) اس فتنہ سے بچنے کے واسطے اس سے بہتر کوئی ذریعہ نہین ہو سکتا کہ خود خدا نے مخلوق کو اس شر سے بچانے کے واسطے جو سلسلہ قایم کیا ہے اس کے زیر نگرانی اور خدا کے مسیح کے زیر حمایت ایک کالج قایم کیا جائے جس مین اسلامی نوجوان تعلیم و تربیت حاصل کر کے دنیا کے واسطے صلاح و تقوےٰ کا نمونہ بنین۔ اور دوسرے شہروں مین سے بھی اس بد اثر کے دور کرنے کا موجب ہوں۔ التجا ہے۔ کہ ناظرین بدر اس درخواست کو بغور پڑھ کر اور اس پر عملی توجہ کر کے ہم کو اپنی کارروائی سے مطلع فرماوین۔ تاکہ دوسرے بھائیوں کی ترغیب و تحریص کے واسطے اس کو اخبار مین درج کیا جائے۔ والسلام

وی پی آتے ہین

۱۹۰۵ء نصف سے زیادہ گذر چکا ہے۔ اس واسطے جن اصحاب کی قیمت سنہ رواں اب تک وصول نہین ہوئی۔ ان کی خدمت مین اخبار بذریعہ وی پی ارسال کیا جاوے گا تاکہ قیمت وصول ہو جائے۔ وی پی اخبار دس دن تک ڈاک خانہ مین رہ سکتا ہے۔ اور آدمی سہولت کے ساتھ روپیہ دے کر وصول کر سکتا ہے لیکن اب بھی جو صاحبان قیمت نہیں دے سکتے اور اس کو کسی آیندہ ماہ تک ملتوی رکھنا چاہتے ہین ان کی خدمت مین گذارش ہے۔ کہ وہ فوراً ہم کو مطلع کرین تا کہ ایسا نہ ہو کہ کارخانہ کو اٹھانا اور نقصان اٹھانا پڑے بسبب تھوڑی خریداری کے کارخانہ اس وقت بہت نقصان مین ہے۔ خرچ آمد سے دگنا ہو رہا ہے اور پروپرائٹر زر کثیر اس راہ مین خرچ رہا ہے۔ اس قدر خرچ کی برداشت ایک فرد واحد کے واسطے ایک مشکل کا سامنا ہے۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ اس کی امداد کے لئے اٹھین۔ خریداروں کا پیدا کرنا۔ قیمت کا پیشگی ادا کرنا۔ امدادی چندوں کا عطا کرنا جس طرح سے ہو سکے اس کام کو چلتا کرنے کی سعی کرنی چاہیئے۔

اجرت اشتہارات

یکبار	یک ماہ	تین ماہ	چھ ماہ	سال	تقسیم صفحہ
ۓ	دیسہ	دیہ	صف	لعمہ	پورا صفحہ
صہ	ۓ	مہسہ	دیہ	حسہ	نصف صفحہ
ۓ	نہ	عہ	عسہ	یعہ	پورا کالم
عا	لعہ	عہ	عسو	عسہ	نصف کالم
عہ	ۓ	صہ	ۓ	صعہ	ربع کالم

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲ر۔ لیکن عہ روپیہ سے کم اجرت کا اشتہار نہیں لیا جاوے گا۔ ضمیمہ بحساب عہ فی سینکڑہ اخبار کے ساتھ تقسیم کیا جاوے گا۔ ضمیمہ بھجوانے کے لئے نمونہ ارسال کر کے بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کرلین ایڈیٹر کو اختیار ہے۔ کہ کسی اشتہار کے لینے سے انکار کر دے اجرت اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہیئے۔ مستقل اشتہار دینے والوں کو اخبار مفت بھیجا جاوے گا۔ بشرطیکہ ان کے اشتہار کی اجرت سالانہ صعہ روپیہ سے کم نہ ہو۔ جن کے اشتہار کی اجرت عسہ روپیہ سالانہ ہوگی۔ ان کو اخبار مفت لیکن محصولڈاک انہین دینا پڑے گا۔

خط و کتابت

ہر ایک خریدار کو جب اخبار روانہ کیا جاتا ہے۔ تو اس کے پتہ کی چٹ پر نام سے پہلے نمبر خریداری بھی دیا جاتا ہے سب خریداران کی خدمت مین التماس ہے۔ کہ خط و کتابت کے وقت خط کے اندر اپنے نام کے ساتھ نمبر خریداری ضرور دیا کریں۔ اور اپنا نام اور پتہ صاف اور خوش خط لکھا کرین بعض لوگوں کی عادت ہے۔ کہ خط کا مضمون بہت خوش خط لکھتے ہین مگر اپنا نام اور پتہ ایسا شکستہ خط مین جلدی سے لکھ ڈالتے ہین۔ کہ یہاں کسی سے نہیں پڑھا جاتا۔ اور اس واسطے ایسے خط بغیر جواب لکھنے کے افسوس کے ساتھ فائل کر دئے جاتے ہین۔

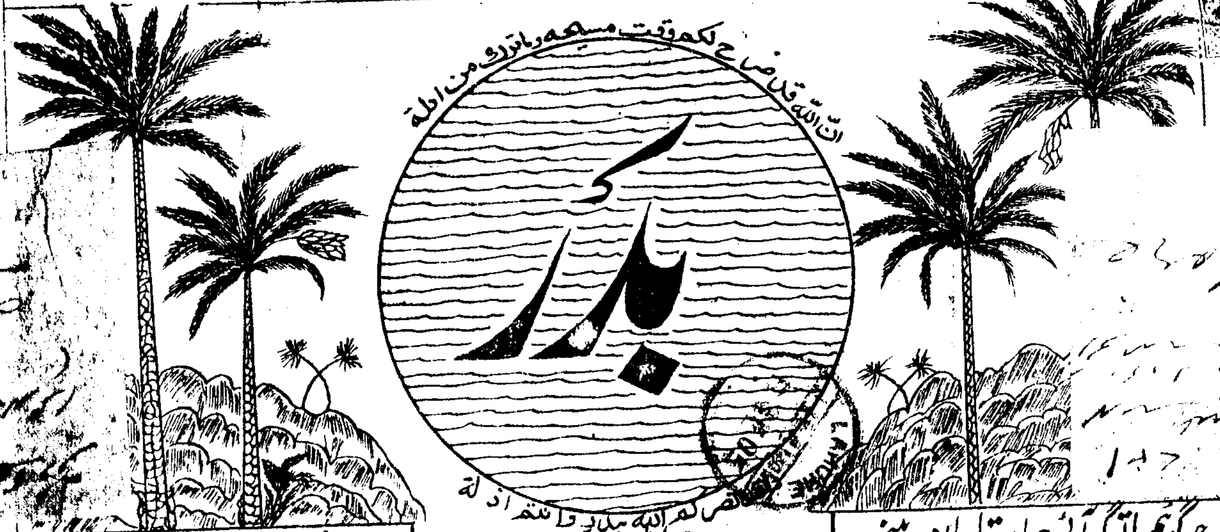
براہین احمدیہ

براہین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سب سے پہلی تصنیف اور اس سلسلہ کی صداقت کی سب سے پہلی گواہ ہے اس مین مندرجہ پیشگوئیان آج تک پوری ہو رہی ہین اور قیامت تک ہوتی رہینگی یہ کتاب سرچہار جلد نہایت عمدہ کاغذ پر خوشخط چھپ رہی ہے قیمت صرف پونے تین روپیہ عا۲ر۔ درخواستین بنام میان معراج الدین عمر۔ پروپرائٹر [illegible]

بدر پریس قادیان مین میان معراج الدین عمر۔ پروپرائیٹر کے لئے چھاپا گیا
(تاریخ اشاعت ۱۰ اگست ۱۹۰۵ء)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

دنیا مین ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملون سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا



چہ گویم باتو گر آئی چہا در قادیان بینی | بدر رجسٹرڈ ایل ۲۸۸ | دوا بینی۔ شفا بینی۔ غرض دار الامان بینی

سلسلۃ الجدید جلد ۱ نمبر ۲۲ | ۲۸ جمادی الثانی سنہ ۱۳۲۳ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام جمعرات ۳۱ اگست سنہ ۱۹۰۵ء | سلسلۃ القدیم جلد ۴ نمبر

ای جہان منتظر خوش باش کامد ؔلستان | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

قیمت سالانہ

والیان ریاست سے ۵۰
معاونین سے ۲۵
بہ ضلعے ۱۰
خود ۵
عام قیمت ۲ ع
اس سے زائد امداد کے طور پر جو کچھ احباب عطا فرماویں وہ بخوشی قبول کیا جاویگا
سردست خریداری بہت کم ہے اور خرچ آمد سے دوگنا ہے اس واسطے امداد کی بہت ضرورت ہے
ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر بدر قادیان اور خط و کتابت بنام مینیجر بدر ہونی چاہیئے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم — ہم برین از دنیا دار بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست — ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد — ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست — منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
یکسرے دوری ازان عالیجناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اسوقت تک کہ قبر مین داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بد نظری اور فسق و فجور ظلم خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت انکا مغلوب نہ ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اسکی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یُسر۔ اور نعمت و بلا مین اللہ تعالےٰ کیساتھ وفاداری کریگا۔ اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لیے اسکی راہ مین طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خدا داد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوۃ میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

خدا کی تازہ وحی

۱۰۔ اگست ۱۹۰۵ء ۔ مولوی عبدالکریم صاحب کی گردن کے نیچے پشت پر ایک پھوڑا ہے۔ جس کو چیرا دیا گیا ہے۔ فرمایا۔ میں نے ان کے واسطے رات دعا کی تھی۔ رویا میں دیکھا۔ کہ

"مولوی نورالدین صاحب ایک کپڑا اوڑھے بیٹھے ہیں۔ اور رو رہے ہیں"

فرمایا ہمارا تجربہ ہے۔ کہ خواب کے اندر رونا اچھا ہوتا ہے۔ اور میری رائے میں طبیب کا رونا مولوی صاحب کی صحت کی بشارت ہے

۳۰۔ اگست ۱۹۰۵ء (۱) رویا دیکھا کہ میرے ہاتھ میں چھاپہ ... میں ایک صندوق کھولنے کا ارادہ ہے۔ فرمایا اس میں اشارہ حل مشکلات کی طرف ہے

۳۱۔ اگست ۱۹۰۵ء۔ نماز پڑھ رہے تھے اور فاتحہ کے بعد سورہ والعصر پڑھنا تھا۔ اتنے میں غنودگی ہو کر سورۃ والعصر کی جگہ بڑی زور سے زبان پر یہ سورۃ بطور الہام جاری ہوئی

اذا جاء نصر اللہ والفتح

نصف رات سے فجر تک مولوی عبدالکریم کے لئے دعا کی گئی۔ صبح کے بعد جب سویا۔ تو یہ خواب آئی۔ ۳۱۔ اگست کی رات کو دیکھا۔ میں نے دیکھا کہ عبداللہ سنوری میرے پاس آیا ہے۔ وہ ایک کاغذ پیش کر کے کہتا ہے کہ اس کاغذ پر حاکم سے دستخط کرانا ہے اور جلدی جانا ہے۔ میری عورت سخت بیمار ہے۔ اور کوئی مجھے پوچھتا نہیں دستخط نہیں ہوتے اسوقت میں نے عبداللہ کے چہرہ کی طرف دیکھا تو زرد رنگ اور سخت گھبراہٹ اسکے چہرہ پر ٹپک رہی ہے۔ میں نے اس کو کہا کہ یہ لوگ روکھے ہوتے ہیں نہ کسیکی سپارش مانیں اور نہ کسیکی شفاعت میں تیرا کاغذ لیجاتا ہوں آگے جب کاغذ لیکر گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص مٹھن لال نام جو کسی زمانہ میں بٹالہ میں اکسٹرا اسسٹنٹ تھا کرسی پر بیٹھا ہوا کچھ کام کر رہا ہے اور گرد اسکے عملہ کے لوگ ہیں میں نے جا کر کاغذ اسکو دیا اور کہا کہ یہ ایک میرا دوست ہے اور پرانا دوست ہے اور واقف ہے اس پر دستخط کر دو۔ اس نے بلا تامل اسیوقت لیکر دستخط کر دیئے پھر میں نے واپس آ کر وہ کاغذ ایک شخص کو دیا اور کہا خبردار ہوش سے پکڑو۔ ابھی دستخط کیے ہیں اور پوچھا کہ عبداللہ کہاں ہے، انہوں نے کہا کہ کہیں باہر گیا ہے۔ بعد اس کے آنکھ کھل گئی اور ساتھ پھر غنودگی کیحالت ہو گئی۔ تب میں نے دیکھا کہ اس وقت میں کہتا ہوں۔ مقبول کو بلاؤ اس کے کاغذ پر دستخط ہو گئے ہیں۔ یہ جو مٹھن لال دیکھا گیا ہے ٭ عالم مثال میں ملائک طرح طرح کے تمثلات اختیار کر

زائد ۲

سب سے بڑی بات تو دین ہے جس کو حاصل کر کے انسان حقیقی خوشحالی اور راحت کو حاصل کرتا ہے۔ دنیا کی زندگی تو بہر حال گذر ہی جاتی ہے

شب سمور گذشت و شب تنور گذشت

یعنی راحت اور رنج دونوں گذر جاتے ہیں لیکن دین ایک ایسی چیز ہے۔ کہ اس پر چل کر انسان خدا تعالےٰ کو راضی کر لیتا ہے۔ یقیناً جانو۔ کہ اللہ تعالےٰ اس وقت تک راضی نہیں ہوتا ... کوئی شخص اس تک پہنچ سکتا ہے۔ جب تک ... صراط مستقیم پر نہ چلے وہ اسی وقت ہو سکتا ہے۔ جب اللہ تعالےٰ کی ذات صفات کو شناخت کرے۔ اور ان راہوں اور ہدایتوں پر عملدرآمد کرے۔ جو اس کی مرضی اور منشا کے موافق ہیں۔ جب یہ ضروری بات ہے۔ تو انسان کو چاہیئے کہ دین کو دنیا پر مقدم کرے اور یہ بہت مشکل امر ہے ... اپنے نفسانی ... کی جو دنیا کی ... ہے اپنا سر کٹا لیتا ہے۔ پھر جب اللہ تعالےٰ کو راضی کرنے کا خیال ہوا اور اسے راضی کرنا چاہے تو کیا مشکل ہے

انسان حقیقی دین سے کیوں محروم رہ جاتا ہے اس کا بڑا باعث قوم ہے۔ خویش و اقارب دوست اور قوم کے تعلقات کو ایسا مضبوط کر لیتا ہے کہ وہ ان کو چھوڑنا نہیں چاہتا۔ ایسی صورت میں ناممکن ہے کہ یہ نجات کا دروازہ اس پر کھل سکے۔ یہ ایک قسم کی نامردی اور کمزوری ہے۔ لیکن یہ شیر دل اور مردوں کا کام ہے۔ کہ ان تعلقات کی ذرا بھی پرواہ نہ کرے اور خدا تعالیٰ کی طرف قدم اٹھائے

بعض کمزور فطرت لوگوں کا خیال ہوتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی عبادت ہی کرنی ہے۔ خواہ کسی مذہب میں ہوں۔ مگر وہ نہیں جانتے۔ کہ آج جس قدر مذاہب موجود ہیں۔ ان میں کوئی بھی مذہب بجز اسلام کے ایسا نہیں۔ جو اعتقادی اور عملی غلطیوں سے مبرا ہو۔ وہ سچا اور زندہ خدا جس کی طرف رجوع کر کے انسان کو حقیقی راحت اور روشنی ملتی ہے۔ جس کے ساتھ تعلق پیدا کر کے انسان اپنی گناہ آلودہ زندگی سے نجات پاتا ہے۔ وہ اسلام کے سوا نہیں مل سکتا۔ یہی ہدایت زینہ ہر قسم کی روحانی ترقیوں کا ہے اگر اس کی توفیق مل جاوے۔ تو پھر خدا اس کا اور وہ خدا کا ہو جاتا ہے

یہ سچ ہے۔ کہ جب ایک شخص محض اللہ تعالےٰ کی رضا کے لئے کسی قسم کے نفسانی اغراض کے بغیر ایک قوم سے قطع تعلق کرتا ہے اور خدا ہی کو راضی کرنے کے لئے دوسری قوم میں داخل ہوتا ہے۔ تو ان تعلقات قومی کے توڑنے میں سخت تکلیف اور دکھ ہوتا ہے۔ مگر یہ بات خدا تعالےٰ کے نزدیک بڑی قابل قدر ہے۔ اور یہ ایک شہادت ہے

• جس کا بہت بڑا اجر خدا تعالےٰ کے حضور ملتا ہے کیونکہ اللہ تعالےٰ تو فرماتا ہے۔ من یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ۔ یعنی جو شخص ایک ذرہ برابر بھی نیکی کرتا ہے۔ اسے بھی ضائع نہیں کرتا۔ بلکہ اجر دیتا ہے۔ تو پھر جو شخص اتنی بڑی نیکی کرتا ہے۔ اور خدا کی رضا کے لئے ایک موت اپنے لئے روا رکھتا ہے۔ اسے اجر کیوں نہ ملے؟ جو شخص خدا تعالےٰ کے لئے اپنے تعلقات کو توڑتا ہے۔ وہ فی الحقیقت ایک موت اختیار کرتا ہے۔ کیونکہ اصل موت بھی ایک قسم کا قطع تعلق ہی ہے یعنی روح کا جسم سے قطع تعلق ہوتا ہے۔ خدا تعالی کے لئے ان تعلقات کو توڑنا جو اپنی قوم اور خویش و اقارب سے ہوتے ہیں۔ خدا کے نزدیک بہت بڑی بات ہے۔ بسا اوقات یہ روک بڑی زبردست روک انسان کو خدا کی طرف آنے کے لئے ہو جاتی ہے۔ وہ دیکھتا ہے۔ کہ دوستوں کا ایک گروہ ہے ماں باپ۔ بہن۔ بھائی اور دوسرے رشتہ دار ہیں۔ ان کی محبت اور تعلقات نے اس کے رگ و ریشہ میں ایسی سرایت کی ہوئی ہے۔ کہ وہ اسلام کی صداقت اور سچائی کو تسلیم کرتا ہے۔ اور سمجھتا ہے۔ کہ بجز اس کے نجات نہیں۔ لیکن ان تعلقات کی بنا پر اقرار کرتا ہے کہ یہ راہ جس پر میں چلتا ہوں۔ خطرناک اور گندی راہ ہے مگر کیا کریں۔ جہنم میں پڑنا منظور ان تعلقات قومی کو کیونکر چھوڑ دیں۔ ایسے لوگ نہیں جانتے۔ کہ یہ صرف زبان سے کہنا تو آسان ہے کہ جہنم میں پڑنا منظور اگر انہیں اس دکھ درد کی کیفیت معلوم ہو۔ تو نہ کہنے لگے۔ ایک آنکھ میں ذرا درد ہو۔ تو معلوم ہو جاتا ہے کہ کس قدر تکلیف ہے۔ پھر جہنم تو وہ جہنم ہے جس کی بابت قرآن شریف میں آیا ہے۔ لا یموت فیھا ولا یحیی ایسے لوگ سخت غلطی پر ہیں۔ اس کا تو فیصلہ آسان ہے۔ دنیا میں دیکھ لے۔ کہ کیا وہ دنیا کی بلاؤں پر صبر کر سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔ تو پھر یہ کیونکر سمجھ لیا کہ عذاب جہنم کو برداشت کر لیں گے۔ بعض لوگ تو دوسروں کو دھوکہ دیتے ہیں۔ مگر یہ لوگ اپنے آپ کو دھوکہ دیتے ہیں۔ یقیناً سمجھو کہ جہنم کا عذاب بہت ہی خطرناک ہے، اور یہ بھی یاد رکھو۔ کہ اللہ تعالےٰ نے صاف طور فرما دیا ہے

ومن یبتغ غیر الاسلام دینا الآیۃ

یعنی جو شخص اسلام کے سوا کسی اور دین کا خواستگار ہو

٭ عالم مثال میں ملائک ... ظاہر کیا کرتے ہیں۔ مٹھن لال سے مراد ایک فرشتہ تھا۔ سنوری سے مراد ہے۔ سنور عربی میں بلی کو کہتے ہیں اور تفسیر کی رو سے بلی ایک بیماری کا نمونہ ہو۔ عبداللہ سنوری سے مراد ہوئی وہ عبداللہ جو ...

[illegible]

وہ آخر کار ٹوٹے مین رہیگا۔

جس طرح ہر انسان کا ایک حلیہ ہوتا ہے۔ اور وہ اسی سے شناخت کیا جاتا ہے۔ اسی طرح پر اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کے **صفات بھی ایک طرح** پر واقع ہوئے ہین۔ یہ بھی نہین ہوسکتا۔ کہ مختلف مذاہب مختلف خدا تعالیٰ کی جو شکل اور صفات [illegible] سب کی سب درست ہون عیسائی [illegible] جدا جدا صفات [illegible] کہ ہر ایک اپنے اپنے بیان [illegible]

[illegible] کے انوار اور برکات [illegible] وہ انشانات اور [illegible] خدا کو [illegible] مین۔ اور کس [illegible] ایک نسخہ کو [illegible] اس نسخہ مین کوئی خوبی اور اثر [illegible] ظاہر ہے۔ کہ چند روز کے استعمال [illegible] مفید تاثیرین معلوم ہونے لگین گی [illegible] کوئی خوبی اور تاثیر نہین ہے تو خواہ ساری عمر اسے استعمال کرتے جاؤ۔ کچھ فائدہ نہین ہوگا [illegible] معیار اسلام اور دوسرے مذاہب کی سچائی اور حقیقت کا بہت جلد پتہ لگ جاتا ہے

مین سچ کہتا ہون۔ کہ اسلام ایک ایسا مذہب ہے۔ جو اپنی تاثیرات اور انوار و برکات کے لئے کسی گذشتہ قصہ کا حوالہ نہین دیتا۔ اور نہ صرف **آیندہ** کے وعدہ پر ہی پرکھتا ہے۔ بلکہ اس کے پھل اور آثار ہر وقت اور ہر زمانے مین پائے جاتے ہین۔ اور اسی دنیا مین ایک سچا مسلمان ان **ثمرات** کو کھا لیتا ہے

بتلاؤ ایسے مذاہب انسان کو کیا امید دلا سکتے ہین۔ جن مین توبہ تک منظور نہین۔ ایک گناہ کرکے جب تک کروڑ دن جونین نصیب نہ ہو لین۔ خدا سے صلح ہی نہین ہو سکتی۔ وہان انسان کیا پائے گا اس کی روح کو راحت اور تسلی کیونکر مل سکے گی۔ مذہب کی سچائی کی بڑی علامت یہ ہے کہ **اس راہ سے دور افتادہ خدا کے نزدیک آجاتا ہے**

جیسے جیسے وہ نیک عمل کرتا جاوے۔ اسی اسی قدر تاریکی دور ہو کر معرفت اور روشنی آتی جاوے۔ اور انسان خود محسوس کرے۔ کہ وہ نجات کی ایک یقینی راہ پر جا رہا ہے۔ اس کی ہدایتین ایسی صاف اور واضح ہون کہ انسان ان کے ماننے اور اس پر عمل کرنے مین لگے نہین۔

بھلا یہ بھی کوئی تعلیم اور اصول ہے۔ کہ ذرہ ذرہ کو خدا قرار دیدیا جاوے جیسے خدا ازلی ابدی ہے اسی طرح پر ذرات عالم اور ارواح کو بھی ازلی ابدی تسلیم کیا جاوے۔ اگر ایسا کوئی خدا ہے کہ جس نے ایک ذرہ بھی کسی قسم کا پیدا نہین کیا۔ تو اس پر بھروسہ کیا اور اس کا ہم پر حق کیا ہے۔ جو عبادت کرین۔ کیونکہ عبادت کے لئے حق بھی تو ہونا چاہئیے۔ جب کوئی حق ہی نہ ہو۔ تو ایک ذرہ ذرہ اسے کہہ سکتا ہے کہ تیرا ہم پر کیا حق ہے؟ اس عقیدہ کو رکھ کر انسان کس طرح پر خدا پرست ہو سکتا ہے۔ بلکہ میرے نزدیک خدا کی ہستی پر دلیل ہی قایم نہین ہو سکتی۔ اگر آریون سے کوئی دہریہ پوچھے۔ کہ پرمیشر کی ہستی کا کیا ثبوت ہے۔ تو اس کا جواب وہ کیا دے سکتے ہین؟ کیونکہ صانع کو مصنوعات سے شناخت کرتے ہین جب کہ مصنوعات کا ہی وجود نہین۔ تو صانع کا وجود کہاں سے آیا۔ جیو اور پرکرتی کو جو خود بخود تسلیم کرتے ہین۔ تو پھر ان کے جوڑنے جاڑنے کے لئے کیا حاجت ہو سکتی ہے؟ اس طرح پر کوئی دلیل اللہ تعالےٰ کی ہستی پر ان کے ہاتھ مین نہین ہے۔ اور جب تک اس کی ہستی پر کوئی دلیل نہ ہو۔ کس طرح کوئی مان لے۔ کہ وہ ہے۔ ماسوا اس کے ان لوگون کا یہ بھی اصول نہین۔ کہ خدا رحم کرنے والا ہے۔ ہر شخص کی اس ہستی پر توجہ ہوتی ہے۔ جب رحیم۔ کریم اور فیاض تسلیم کرے۔ لیکن انھون نے یہ مانا ہے۔ کہ بغیر کرمون کے پھل کے اور کچھ عطا ہی نہین کر سکتا۔ اگر کرمون پر ہی سارا مدار ہے۔ تو اس خدا پر کیا بھروسہ اور کیا امید۔ جس کا ذرہ بھر بھی احسان نہین ہے۔ یہ تمام امور مین جب انسان ان کو بنظر غور دیکھتا ہے تو اسے معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ سوائے اسلام کے دوسرون مین سچی ہدایتین نہین ملتی ہین

ماسوا اس کے ایک اور بڑی بات قابل غور ہے۔ کہ اسلام مین بہت بڑی خاصیت یہ ہے کہ انسان جس مطلب کے لئے بنایا گیا ہے۔ وہ اسلام کے سوا حاصل نہین ہو سکتا۔ وہ کیا ہے؟ یہ کہ خدا کی محبت بڑھے۔ اور اس کی معرفت ترقی کرے جس سے وہ ایک کامل شوق ذوق کے ساتھ اس کی عبادت کرے۔ لیکن یہ مطلب کبھی پورا نہین ہو سکتا۔ جب تک تعلیم اور ہدایت کامل نہ ہو اور پھر اس تعلیم اور ہدایت پر عمل کرنے کے جو نتایج اور ثمرات ہین۔ ان کا نمونہ موجود نہ ہو۔ جس کو دیکھ کر معلوم ہو کہ **خدا قادر خدا ہے**

یہ ساری باتین اس وقت سمجھ مین آتی ہین۔ جب انسان بہ غور مطالعہ کرتا ہے۔ عقلمند اور سعید کے دل مین تو اللہ تعالےٰ خود ہی ایک واعظ پیدا کر دیتا ہے۔ اور وہ اسلام اور دوسرے مذاہب مین اسی طرح امتیاز کر لیتا ہے۔ جس طرح پر تاریکی اور نور مین کر لیتا ہے۔ لیکن بعض شخص ایسے ہوتے ہین۔ کہ ان کے دل پر ایک مہر ہوتی ہے وہ حقیقت تک پہونچنے کی سعی نہین کرتے۔ بلکہ بیہودہ اعتراض کرتے ہین۔ سعادت خدا تعالےٰ کی عطا اور بخشش ہے۔ کوئی شخص جب تک **روح حق اور راستی** سے مناسبت نہین رکھتا۔ اس طرف آ نہین سکتا۔ اور یہ خدا کے فضل پر موقوف ہے،

اگر کوئی کہے۔ کہ اعمال سے شناخت ہو سکتا ہے کہ کونسا مذہب سچا ہے۔ تو وہ لوگ جو رہزنی اور قزاقی کرتے ہین۔ ان سے پوچھا جاوے۔ تو وہ اسے مکروہ خیال نہین کرتے۔ بلکہ ایک شکار سمجھتے ہین۔ اسی طرح اور لوگ جو فسق اور فجور مین مبتلا ہین۔ وہ برا نہین سمجھتے۔ یہ کوئی بات نہین ہے۔ اصل یہی ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کے فضل اور فیض کے برکات اور انوار ساتھ ہون

غرض اول یہ ضروری ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کے متعلق غور کرے اور سمجھے۔ سب سے اول اسی کا **فرض** ہے۔ اور یہ سمجھ ملنا اس کے فضل پر موقوف ہے۔ پھر دعا کرے اور نیک صحبت مین رہے۔ اور یہ بھی خیال کرے کہ عمر کا کوئی اعتبار نہین۔ بعض لوگ اس انتظار مین رہتے ہین۔ کہ فلان وقت نیکی کو کر لین گے۔ مگر وہ اس انتظار ہی مین رہتے ہین۔ اور موت آجاتی ہے۔ اس لئے نیکی کے اختیار کرنے مین دیر نہین چاہئیے

توسیع اشاعت اخبار

جب سے نیا انتظام اپریل ۱۹۰۵ء سے شروع ہوا ہے اب تک ایک سو سے کچھ زیادہ نئے خریدار اخبار بدر کے واسطے پیدا ہوئے ہین۔ لیکن ہنوز خریداری اس قدر نہین ہوئی۔ کہ آمد خرچ کے برابر ہو۔ بلکہ تا حال خرچ آمد سے ڈیوڑھا دگنا ہے۔ حضرت مسیح موعود کا منشاء ہے۔ کہ یہ اخبار بہر حال چلے۔ اور بند نہ ہو احباب سے درخواست ہے کہ ہر طرح سے اعانت مالی مین امداد فرما دین۔ اور نئے خریدار پیدا کرنے کے واسطے حتی الوسع سعی فرما دین۔ والسلام

مینیجر

چین اور جاپان مین اسلام

ملک جاپان کے مشہور ماہواری رسالہ بنام جوشید کیما مین اسلام کے متعلق ایک مضمون نکلا ہے۔ جس کو ہم فی زمانہ اسلامی ترقی کے نمونہ کے طور پر اس جگہ درج کرتے ہین۔

چین کی آبادی ایک حصہ مسلمانون سے آباد ہے جو اصول اسلام کے پیرو ہین۔ یہ وہی مذہب اسلام ہے جس کی عظمت حقیقت۔ صداقت اور علو پر جاپان کی مذہبی مجلس مین بحث ہوتی رہی ہے۔ مگر یہ مجلس بہ سبب جنگ کے اب منعقد نہین ہوا کرتی جو مسلمان ہمارے مدارس علوم و فنون مین تعلیم پایا کرتے تھے۔ وہ بھی بہ سبب جنگ اپنے وطن کو واپس چلے گئے ہین۔

حال مین ہماری فصیح اور خوبصورت جاپانی زبان مین ایک کتاب شائع ہوئی ہے۔ اس کتاب کا نام ہے کادویاما یعنی توحید الٰہی کی تعلیم دینے والا ایک ہی مذہب۔ یہ کتاب حسن تہوشان کی تصنیف ہے جو چین کا ایک عالم شریف ہے۔ اس کتاب کے ابتدا مین خدا تعالےٰ کی غیر محدود طاقت کا بیان ہے جو خود مصنوعات عالم سے ظاہر ہے۔ بعد ازان مقدس نبی حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق بعض عجائب امور کا تذکرہ ہے۔ جو خلقت کی اصلاح کے واسطے اور حق اور نیکی کی تعلیم کے واسطے مبعوث ہوئے تھے۔ یہ مقدس رسول شہر مدینہ مین دفن ہوئے تھے۔ ہر سال ایک خاص مہینہ مین ملین (دس لاکھ) سے زیادہ آدمی نماز پڑھنے کے لئے اور دنیوی امور مین مباحثہ کرنے کے واسطے وہان جمع ہوتے ہین۔

حسن تہوشن نے اپنے تجربہ کا بھی ذکر کیا ہے۔ وہ لکھتا ہے۔ کہ تمام غیر مسلمون مین سے صرف جاپانیون نے اسلام سے بہت ہی فائدہ اٹھایا ہے اور اسلامی طریق اور تعلیم کو اختیار کیا ہے۔ جاپانیون مین اب صرف اتنی بات باقی ہے۔ کہ کلمہ پڑھ کر تیلے رنگ مین مسلمان ہو جائین۔

مصنف نے اسلامی مسائل کو تین حصون پر تقسیم کیا ہے۔ عبادت۔ دنیوی امور۔ قانونی سزائین اور قربانیان وغیرہ۔ پھر ہر ایک حصہ پر مختصر تحریر کی ہے عبادت کے متعلق لکھا ہے۔ کہ بڑی عبادتین تین ہین۔ روزہ۔ نماز۔ حج۔ دنیوی معاملات مین لکھا ہے کہ اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ ایک دوسرے کے ساتھ نیک سلوک کرین۔ سزاؤن کا قانون ایسا عمدہ اور کامل ہے کہ کوئی انسان ایسا بنا نہین سکتا۔ کوئی انسان اسلامی قانون سے بہتر قانون بنا نہین سکتا۔

جو کچھ اس مصنف نے بیان کیا ہے۔ اس مین ہمین (جاپانی اخبار) ذرا بھی شک نہین۔ کیونکہ ہم چینی مسلمانون کو مدت سے بخوبی دیکھ رہے ہین۔ یقیناً مسلمان صفائی بہادری ذہانت اور چستی کی صفات نہائت اعلےٰ درجہ کی رکھتے ہین اس قسم کی لیاقتین دوسرے چینیون مین جو بت پرست ہین نہین پائی جاتین۔ مسلمان ان بت پرستون پر بہت اعلےٰ فضیلت رکھتے ہین۔ جاپان کی انجمن تحقیقات مذاہب سے ہماری درخواست ہے۔ کہ وہ اسلامی صداقتون کی تحقیقات کرے۔ اسلام پر بحث کرے اور اسلام کے فلسفہ اور منطق کو معلوم کرے ایسا ہی صیغہ تعلیم کے سکرٹری سے ہماری درخواست ہے کہ وہ خاص طور پر چینی مسلمانون کو اس ہمارے ملک مین تعلیم حاصل کرنے کی سہولتین عطا کرے تاکہ وہ لوگ کثرت سے اس ملک مین آسکین۔ اس سے ہم کو دنیا کے سب سے عمدہ مذہب کے دریافت کرنے مین مدد ملے گی۔ اور چونکہ اب تک یہ امر قریباً ثابت شدہ ہو گیا ہے۔ کہ اسلام دنیا کے تمام مذاہب مین سے اعلیٰ مذہب ہے۔ اس واسطے مسلمانون کی یہان آنے مین حوصلہ افزائی کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ ہمین اپنے اس ضروری اصول کی پیروی کرنی چاہیئے۔ کہ جہان کہین ہم کو نیکی ملے۔ ہم اس کے لینے مین کوتاہی نہ کرین ہمین چاہیئے۔ کہ ہر ایک نئی اور عمدہ بات جہان سے ملے۔ لے لین۔ فقط

اس مضمون کے پڑھنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ کی نصرت اسلام کی ترقی کے واسطے ہر طرف لوگون کے دلوں کو پاک دین کی طرف کشان کشان لا رہی ہے۔ کاش کہ موجودہ مسلمان اپنی حالت کی اصلاح کرین۔ اور انبیا کی تعلیم کے وارث بنین۔ ورنہ خدا کا قایم کردہ دین تو کبھی زوال نہین پا سکتا۔ اگر یہ لوگ اپنی حالت درست نہ کرین گے تو اسلام ان کو چھوڑ کر کسی اور قوم کے دل مین جا جگہ کرے گا۔ اور یہ ویسے کے ویسے ہی رہ جائین گے۔

جاپان کے لیے مسلمانون کو کیا کرنا چاہیئے۔

اب قدرتاً یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ جب چین اور جاپان اسلام کی طرف اس قدر توجہ کرتا ہے۔ تو اس توجہ کو ٹھکانے لگانے کے واسطے اور جاپانیون کو پوری طرح اسلام مین داخل کرنے کے واسطے موجودہ مسلمانون کو کیا کرنا چاہیئے۔ اس کا جواب آسان ہے۔ اور ہر ایک شخص کہہ سکتا ہے۔ کہ اسلامی کتب کو جاپانی زبان مین یا کم از کم انگریزی زبان مین ترجمہ کرکے اور اسلام کی خوبیون پر اعلےٰ درجہ کے مضامین جاپانی اور انگریزی زبانون مین تحریر کرکے اس ملک مین بھیجے جائین اور چند ایسے آدمی جو اسلام کی خوبیون پر عمدگی سے تقریر کر سکین اور خود بھی عالم باعمل ہون۔ اس ملک کو اشاعت اسلام کے واسطے روانہ کئے جاوین۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے واسطے تین چیزون کی ضرورت ہے۔ اول فنڈ جو ان اخراجات کو پورا کر سکے۔ دوم۔ ایسے آدمی جو اعلیٰ درجہ کے برکت اور تاثیر سے بھرے ہوئے مضمون لکھ سکین۔ سوم ایسے باہمت باعمل عالم صاحبان تقریر جو ان مضامین کو لے کر ادھر جائین۔ ان ہر سہ امور مین سے پہلی بات تو آسان ہے۔ لیکن پچھلی دو باتین بہت ہی مشکل ہین۔ کیونکہ عام طور پر آج کل مسلمانون کے عقائد مین اس قدر فساد پڑ گیا ہوا ہے۔ اور منہاج نبوت سے لوگ ایسے بے خبر ہو گئے ہین۔ کہ اسلامی علما و فقہا اور صوفیا کے ہاتھون مین صرف چھلکا ہے جس کے اندر مغز نہین۔ اور صرف جسم ہے۔ جس کے اندر روح نہین۔ اور صرف رسم ہے۔ جس کے اندر حقیقت نہین۔ موٹی بات یہ ہے۔ کہ سب سے بڑی برکت اسلامی جو اسلام کو دوسرے مذاہب پر فوقیت دیتی ہے۔ بلکہ زندہ اسلام کے مقابلہ مین تمام دیگر مذاہب کو مردہ کی شکل مین دکھاتی ہے۔ یعنی انسان کو قرآن شریف کی ہدایات پر عمل کرکے اس رتبہ تک پہنچنا کہ اس کو مکالمات الٰہیہ حاصل ہون اس کا ہمارے علما نے خود سے ہی انکار کر دیا ہے اور ان کے اس انکار نے اسلام کو دوسرے مذاہب کی مانند مثل ایک مردہ مذہب کے دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ ایسا ہی مسیح عیسیٰ جیسے انسان کے متعلق مردون کے زندہ کرنے اور جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر جا بیٹھنے اور جانورون کے پیدا کرنے وغیرہ

کے عقائد اور یہ عقیدہ کہ عنقریب ایک مہدی خونی آئے گا۔ اور ہر ایک کو بجبر مسلمان کرے گا ایسی بیہودہ باتیں ایک دانا کو بجائے اسلام کی طرف لانے کے الٹا اسلام سے نفرت دلانے والی ہو جاتی ہیں۔

پس جب مسلمانوں کی یہ حالت ہے۔ تو پھر کیا کیا جاوے۔ اور جاپان کے واسطے مضمون لکھے۔ تو کون لکھے۔ اور جاپان جائے۔ تو کون جائے۔ بظاہر یہ ایک مشکل مسئلہ ہے۔ لیکن میرے نزدیک اس کا حل دو عظیم الشان گذشتہ واقعات نے کر دیا ہوا ہے۔ ان میں سے پہلا واقعہ جلسہ مہوتسو یعنی مذاہب عالم کا تھا۔ جس میں تمام ہندو۔ عیسائی۔ سکھ۔ بھی پکار اٹھے تھے۔ کہ آج اسلام کی فتح **مرزا صاحب** کے مضمون کے ذریعے سے ہوئی ہے۔ اور دوسرا واقعہ لارڈ بشپ لیفرائی کی تقریر کا ہے۔ جس موقعہ پر لارڈ بشپ نے زندہ رسول کا مضمون پڑھنے کے وقت تمام مسلمانوں کو چیلنج کیا تھا۔ تو لاہور۔ امرتسر وغیرہ مقامات کے مولویوں اور انجمن کے سکرٹریوں نے جمع ہو کر یہ فیصلہ کیا تھا۔ کہ آج اگر بشپ کے مقابلہ میں کوئی بول سکتا ہے۔ تو مرزا صاحب کا کوئی مرید بول سکتا ہے۔ چنانچہ ایک زبردست تقریر کے ذریعہ سے جو حضرت مرزا صاحب نے لکھی تھی اور ان کے ایک غلام نے پڑھی تھی بشپ کو ایسا لاجواب کیا گیا تھا۔ کہ آج تک پھر کبھی بشپ صاحب کو جرأت نہیں ہوئی۔ کہ اسلامیوں کو کسی مباحثہ کے واسطے طلب کریں

ہندوستان کا ایک نوجوان مسلمان جو آج کل جاپان گیا ہوا ہے۔ وہ بھی بڑے زور سے اس بات کی تاکید کرتا ہے۔ کہ جاپان میں کثرت کے ساتھ ریویو آف ریلیجنس بھیجا جاوے۔

پس یہ ایک فیصلہ شدہ امر ہے۔ کہ اگر مسلمان اسلام کے خیر خواہ ہیں۔ تو ان کو چاہیئے۔ کہ اس معاملہ میں خدا کے فرستادہ کی امداد کے لئے اٹھیں اور دوسرے کسی مولوی۔ ملّانے یا انگریزی خوان کو اس کام کے واسطے مقرر کر کے خواہ مخواہ اسلام کو بدنام نہ کر دیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارادہ فرمایا ہے کہ اسلام کی خوبیاں جاپان کو دکھلانے کے واسطے ایک کتاب لکھی جاوے جو کہ انگریزی میں ترجمہ کر کے اس ملک میں بھیجی جاوے۔ اور سردست رسالہ ریویو آف ریلیجنز کی متعدد کاپیاں مختلف احباب خرید کر کے اپنے خرچ سے بھجوا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انکو جزائے خیر دیوے

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

جاپان۔ جاپان کے پروفیسر اوموری صاحب جب زلزلہ کی تحقیق کے واسطے ہندوستان آئے۔ تو جون ۱۹۰۵ء میں میں نے پروفیسر مذکور کو ایک خط لکھا تھا جس کا خلاصہ مطلب یہ تھا کہ چونکہ آپ زلزلہ کے متعلق تحقیقات کے واسطے ہندوستان تشریف لائے ہیں اس واسطے میں بھی چاہتا ہوں کہ زلزلہ کے متعلق چند ایک باتیں آپ کے گوش گذار کر دوں۔ جو کہ آپ کے واسطے اور آپ کے اہل وطن کے واسطے فائدہ سے اور دلچسپی سے خالی نہیں ہیں۔ اس کے بعد تمام امور کے ظاہری اور باطنی اسباب پر مختصر بحث کر کے میں نے پروفیسر صاحب کو یہ جتلایا کہ اس زلزلہ کے اندرونی اور باطنی اسباب کیا تھے۔ پھر ان تمام پیشگوئیوں کی فہرست دی جو اس زلزلہ کے متعلق کی جا چکی تھیں اور آئندہ زلزلے کی پیشگوئی کا ذکر کر کے اپنی چٹھی کو ختم کیا۔ ساتھ ہی ریویو آف ریلیجنس کے چند پرچے اور حضرت کی ایک تصویر بھیجی۔ ان سب کے جواب میں پروفیسر صاحب نے شملہ سے شکریہ کا ایک خط لکھا تھا۔ اور یہ سننے پر کہ انھوں نے بیان کیا ہے۔ کہ آئندہ دو سو سال تک کسی زلزلہ کا خوف نہیں۔ پروفیسر صاحب کو دوسرا خط جاپان لکھا گیا ہے۔

ڈوئی۔ کا نیا اخبار آیا۔ وہ اپنے ایک لکچر میں کہتا ہے۔ یسوع پر سب سے زیادہ ہنسی ٹھٹھا کرنے والے اس کے اپنے ہی بھائی اور اپنی ہی بہنیں تھیں۔ جو سب کے سب صدیقہ مریم کے پیٹ سے یوسف نجار کی اولاد تھے۔ یسوع کے بھائی چار تھے اور بہنیں تین تھیں۔ بھائیوں کے نام یہ تھے یعقوب۔ یوسف۔ شمعون۔ یہوداہ۔ یہ سب اس کے مخالف تھے۔ اور کمینہ باتیں اس کے برخلاف بولا کرتے تھے۔ یسوع کی ساری عمر میں ان بھائی بہنوں نے کبھی کوئی ہمدردی کا فقرہ اس کے حق میں نہیں بولا تھا۔ یسوع کی زندگی اس وجہ سے نہایت ہی تلخ تھی کہ جو لوگ سب سے زیادہ واقف تھے۔ وہی اس کے سب سے زیادہ دشمن تھے۔ ...... آج کل تجارت اور پھر امریکہ کی تجارت بہت ہی ناپاکی سے چلائی جا رہی ہے اور یہاں کے بڑے بڑے تاجروں نے ٹھگ اور حاتل لوگ تجارتی معاملہ کو پورا کرنے کے واسطے نوکر رکھے ہوئے ہیں۔ یسوع کے بھائی جب زنبیوں کو ملتے اور زنبیی ان کو کہتے۔ کہ ہم تمہارے بھائی کو نہیں مانتے۔ تو وہ جواب دیتے۔ ہم خود کب اس پر ایمان لاتے ہیں یسوع میں تمام انسانی کمزوریاں تھیں۔ وہ تھک جاتا۔ تھک کر بیٹھ رہتا۔ رویا کرتا۔ **وہ صرف کامل انسان تھا۔ وہ کامل خدا نہ تھا اس کو کئی باتوں کا علم نہ تھا۔ وہ تمام باتوں میں محدود تھا۔** بعض کاموں کا کرنا اسکی طاقت سے بالا تر تھا فقط

پاری کے بشپ ساساریاری صاحب کو اپنا رکشتون نے قتل کر دیا اور پادری ٹولی صاحب کو ایک اور پادری صاحب نے گولی سے مار ڈالا۔

پادری کارنک صاحب چوری کے جرم میں گرفتار ہوئے۔ سات ہزار کی ضمانت ہوئی۔ مقدمہ چل رہا ہے

پادری ڈیل دو صاحب ایک گاڑی کے نیچے آ گئے ٹانگ ٹوٹ گئی۔ ڈاکٹروں نے رائے دی کہ ٹانگ کاٹ دی جاوے تو جان بچنے کی امید ہو سکتی۔ مگر چونکہ ٹانگ کٹا گرجہ کے قواعد کے مطابق پادری نہیں رہ سکتا۔ اس واسطے پادری صاحب نے ٹانگ نہ کٹوائی اور اسی میں مر گئے۔

پادری ایلز ورتھ صاحب جو کہ پیرس کے گرجہ کے امام تھے گرجہ میں بدفعلی کا مرتکب ہونے کے سبب مستعفی ہونے پر مجبور کئے گئے

ولایت کے اخبار میں لکھا ہے۔ کہ لفظ مسیح یہودیوں میں ہر ایک بادشاہ پر بولا جاتا تھا۔ کیونکہ مسیح کے معنے ان کے درمیان تھے۔ مسح کیا گیا۔ جس میں نئے بادشاہ کے سر پر بادشاہ بننے کے وقت تیل ملنے کی رسم کی طرف اشارہ تھا۔ داؤد بھی مسیح تھا۔ ساؤل بھی مسیح تھا اور ایسا ہی تمام یہودی بادشاہ ہوا کرتے تھے۔ ایسا ہی یسوع کو بھی یہ غلطی لگی تھی۔ کہ وہ مسیح یعنی یہودیوں کا بادشاہ ہو گا۔ اور اسی واسطے اس نے اپنے پیروں کو حکم دیا تھا کہ کپڑے فروخت کر کے بھی تلواریں خریدیں مگر جلد اسکو معلوم ہو گیا تھا۔ کہ یہ اسکی ایک اجتہادی غلطی تھی۔ چنانچہ یسوع نے جلدی اپنی اس غلطی سے رجوع کیا۔ اور یہ اشتہار دیا کہ میری سلطنت آسمانی ہے مگر افسوس ہے کہ اس کے واسطے بھی وہ کوئی ثبوت بہم نہ پہنچا سکا

فرانس میں قانون پاس ہوا کہ جو کوئی کسی کو جبراً گرجہ میں لے جاویگا۔ اس پر ایک سو روپیہ جرمانہ کیا جاوے گا شکر ہے کہ عیسویت کا دجل اب پگلتا جاتا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم ✻ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

حضرت مولوی نورالدین صاحب کے

درس قرآن

سے نوٹس

(سورۃ لقمان رکوع دوم پارہ ۲۱)
گذشتہ اشاعت سے آگے

حَمَلَتْهُ أُمُّهُ - پہلے مان باپ ہر دو کی طرف توجہ دلا کر پھر ساتھ ہی مان کا خصوصیت کے ساتھ ذکر شروع کر دیا ہے۔ کیونکہ عموماً لوگ باپ کی عزت تو کرتے ہین۔ مگر مان کی خدمت کا حق ادا نہین کرتے

اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ - اللہ تعالےٰ ادنےٰ و اعلےٰ سب باتون سے باخبر ہے۔ علم الٰہی پر ایمان لانے سے نیکی پیدا ہوتی ہے۔ جب انسان کو یہ یقین ہو کہ ہر ایک شخص نیچے دیکھ رہا ہے۔ تو پھر وہ بدی کرنے سے رکتا ہے۔ پھر اپنے بزرگون افسرون حاکمون کے سامنے بدی کرنے سے اور بھی رکتا ہے۔ ایسا ہی جس کو یہ ایمان ہو۔ کہ اللہ تعالےٰ ہمارے تمام افعال حرکات سکنات کو دیکھتا ہے اور ہمارے دل کے خیالات اور ارادات سے بھی باخبر ہے۔ وہ شخص کبھی بدی کے نزدیک نہین جا سکتا

وَاصْبِرْ عَلٰى مَا اَصَابَكَ - جو مصائب تجھ پر آئین۔ ان مین صبر کر۔ حضرت لقمان نے جب اپنے بیٹے کو نصیحت کی کہ لوگون کو نیکی کا حکم کر اور بدی سے منع کر۔ تو چونکہ اس حکم کی تعمیل کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ نیک نصیحت کرنے والون اور بدی سے منع کرنے والون کے لوگ مخالف ہو جایا کرتے ہین۔ اور ان کو دکھ دیا کرتے ہین۔ اس واسطے ساتھ ہی ایسے مصائب پر صبر کرنے کی وصیت کی۔ آج کل کے صوفیون مین ایک ملامتی فرقہ کہلاتا ہے۔ جو جان بوجھ کر ایسے کام کرتے ہین۔ جن سے وہ مخلوق کے درمیان قابل ملامت ہو جائین۔ مثلاً رمضان شریف مین بغیر عذر لوگون کے سامنے روزہ توڑ دیا۔ اور کچھ کھانے پینے لگ گئے۔ اور بعد مین خفیہ طور پر اس کا کفارہ ساٹھ روزہ رکھ لیا۔ یہ اس واسطے کرتے ہین۔ کہ خلقت کے درمیان قابل تعریف نہ نہین۔ بلکہ ملامت کے جائین۔ لیکن یہ ملامتی بننے کا طریق انبیاء و رسل کے خلاف ہے۔ جو لوگ احکام الٰہی پر عمل کر کے خلقت کے درمیان آمر بالمعروف و ناہی عن المنکر بنتے ہین۔ وہ تو خود بخود ملامتی ہو جاتے ہین

وَاقْصِدْ فِيْ مَشْيِكَ - اپنے ہر ایک معاملہ مین میانہ روی اختیار کر

سَخَّرَ لَكُمْ - مفت مین تمہارے کام مین لگا دیا ہے۔ سورج روشنی دیتا ہے۔ پھل پکاتا ہے۔ بادل پانی لاتا ہے۔ زمین کھانے کی چیزین اگاتی ہے۔ یہ سب چیزین انسان کے فائدہ کے کامون مین مصروف ہین

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ - اس آیت مین اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ کہ بحث کرنے کے واسطے تین چیزون کا ہونا ضروری ہے۔ تب بحث صرف وہ شخص کر سکتا ہے۔ جس کو تین باتین حاصل ہون۔ علم ہدایت۔ اور روشن کتاب۔ ہر ایک شخص کا کام نہین۔ کہ بحث کے کام مین مصروف ہو جاوے

وَمَنْ يُّسْلِمْ وَجْهَهٗٓ اِلَى اللّٰهِ - جس نے اپنی ساری توجہ اللہ تعالےٰ کی طرف پھیر دی

اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ - اللہ تعالےٰ دعاؤن کا سننے والا اور تمہارے حالات کو دیکھنے والا ہے

اَلَمْ تَرَ اَنَّ الْفُلْكَ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِنِعْمَتِ اللّٰهِ لِيُرِيَكُمْ مِّنْ اٰيٰتِهٖ - کیا تو نے نہین دیکھا۔ کہ کشتی سمندر مین چلتی ہے۔ یہ اللہ کی نعمت ہے۔ تاکہ تم کو اس کے نشانات دکھائے۔ اس مین پیشگوئی ہے کہ مسلمانون کے فتوحات وہان تک پہنچین گے کہ تم کشتیون اور جہازون پر سوار ہو کر دوسرے ممالک اور جزائر مین جاؤ گے۔ اور ان کو فتح کرو گے چنانچہ حضرت عثمان کے زمانے مین جزائر قبرس و روڈس فتح ہوئے۔ اور مسلمان جہازون پر چڑھ کر ان جزائر کو گئے۔ جن مین ایک بیوی ام ایمن نام بھی شامل تھین۔ جن کے گھر مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سوئے ہوئے ہنسکر جاگے۔ تو اس بی بی نے سبب اس خوشی کا دریافت کیا۔ تو اس پر فرمایا مین نے دیکھا ہے۔ کہ مسلمان جہازون پر اس طرح سوار ہین۔ جس طرح بادشاہ تختون پر۔ تب اس نے عرض کیا کہ دعا کرو۔ مین ان لوگون مین ہو جاؤن۔ فرمایا۔ تو ان مین سے ہے۔ پھر آپ سو رہے اور ہنس کر اٹھے۔ تو اس بی بی کے سبب دریافت کرنے پر وہی بات فرمائی۔ اور اس عورت نے وہی پہلی دعا چاہی۔ تو آپ نے فرمایا کہ تو پہلے لوگون سے ہے آنحضرت نے اسی وقت فرمایا تھا۔ کہ تو ان مین سے ہوگی۔ جو پہلے جہاز پر سوار ہو کر جائین گے

خَتَّارٍ كَفُوْرٍ - بد عہد۔ منکر

اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ - اس گھڑی کا علم اللہ ہی کو ہے۔ اور وہی بادل اتارتا ہے۔ آج کل کے علم آب و ہوا والے اس کے متعلق تو کچھ نہ کچھ خبرین اڑا ہی دیتے ہین (گو وہ بھی اکثر بے اعتبار ثابت ہوتی ہین)۔ کہ مینہ کب برسے گا۔ مگر کون دعوےٰ کر سکتا ہے۔ کہ یہ بارش مفید ہوگی یا الٹی ضرر رسان۔ جیسا کہ آج کل اکثر مقامات پر ہو رہا ہے اور بابرکت ہوگی۔ یا خائب و خاسر کریگی

وَيَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ - وہی جانتا ہے۔ کہ رحمون مین کیا ہے۔ ممکن ہے۔ کہ کوئی دعوےٰ کرے۔ کہ بعض علامات سے رحم کے اندر لڑکا یا لڑکی کی شناخت ہو سکتی ہے۔ لیکن یہ دعوےٰ کون کر سکتا ہے۔ کہ وہ بچہ نیک ہوگا۔ یا بد ہوگا۔ زندہ رہے گا۔ یا مر جائیگا

وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا - اور کیا جانتا ہے کوئی شخص کہ کل کیا کمائے گا۔ انسان کے دل کی مخفی حالت کو اور اس کے گذشتہ گناہون یا نیکیون کی طیاری کو خود انسان بھی نہین جانتا کہ وہ آئندہ اس کے واسطے کیا نتائج پیدا کرنے والے ہین

وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌۢ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ - اور کیا جانتا ہے۔ کوئی شخص کہ کس زمین مین مریگا۔ اس مین ایک پیشگوئی ہے کہ عرب کے مسلمان دور دور کے ملکون کے فاتح ہو کر وہان حکومت کرین گے اور آخر انہین ممالک مین فوت ہو کر دفن ہون گے چنانچہ حضرت عباس کا ایک بیٹا تاتار مین دفن ہوا ایک یورپ مین ایک افریقہ مین۔ اور ایک عرب مین

ضروری اطلاع

ناصران دین عیسوی کی ندرت کا ایک نیا نمونہ

[illegible] بوسہ بازی کی

[illegible] القرآن [illegible] جو قرآن شریف [illegible] گا کہ بھلائی اور پرہیز گاری کی باتون مین ایک دوسرے کی اعانت کرو۔ مگر گناہ مین مدد نہ دو۔ اور خدا سے ڈرتے رہو۔ خدا سخت عذاب کرنے والا ہے۔ یہ مسئلہ مسلم ہے اور بے داغ مسئلہ ہے۔ لیکن عیسائی ہمیشہ اس کے خلاف کرتے ہین۔ ان کا قول ہے۔ کہ مذہبی کامون مین مدد دینا خواہ کیسی ہی تہذیب کے خلاف کیون نہ ہو۔ گناہ مین داخل نہین ہے۔ عیسائیون مین مرد تو مرد اب عورتین بھی یہی کرنے لگین۔ اللوانے امریکن اخبار [illegible] سے نقل کیا ہے۔ کہ امریکہ مین مسیحی عورتون کی ایک سوسائٹی ہے۔ ان سب نے منشیع [illegible] مین ایک انجمن بنام "انجمن بوسہ بازی" قایم کیا ہے۔ اس کی ممبرین خوبصورت لیڈیان اور [illegible] ہون گی اور اس سے جو روپیہ جمع ہوگا۔ وہ [illegible] پراٹسٹنٹ مذہب کے ایک گرجے مین صرف کیا جائے گا۔ انجمن نے بصدارت میڈم [illegible] "[illegible]" صاحبہ اجلاس کرکے بوسون کی قیمتین حسب ذیل قرار دین۔

اولاً ۱۲ ۱۰ر قیمت ایک معمولی بوسہ کی جو پندرہ سال کی حسین دوشیزہ لڑکیون کے رخسارہ کا آہستگی کے ساتھ لیا جائے

دوم عہ قیمت ان باکرہ مسون کے بوسہ کی۔ جو ۲۵ سے ۳۵ برس تک کی ہون

سوم ساڑھے ۳ قیمت بیاہی ہوئی لیڈیون کے بوسہ کی

چہارم ۱ار قیمت ان دوشیزہ عورتون کے بوسہ کی۔ جو سن مین زیادہ ہون۔ ان فاجرہ عورتون کو وہ دن یاد کرنا چاہیئے۔ جب خدا حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پوچھے گا۔ کہ کیا تم نے انھین یہ حکم دیا تھا۔ تو حضرت عیسےٰ کہین گے۔ سبحان اللہ۔ مجھے یہ حق کہان کہ ایسی بات کہون۔ اور مین کہے ہوتا تو تو جانتا بھی۔ تو میرے دل کا حال جانتا ہے۔ اور مین تیرے جی کا حال نہین جانتا۔ کیونکہ غیب دان فقط تو ہے۔ مین نے تو ان سے وہی بات کہی۔ جو تو نے مجھے حکم دیا تھا۔ کہ میرے اور اپنے پروردگار خدا کی عبادت کرو جب تک آئین [illegible] ہم رفقا [illegible]

[illegible] انجیل [illegible] اتفاق سے [illegible] ابھی کوئی [illegible] حقیقت مین امریکہ والیون [illegible] اور [illegible] غرض کے [illegible]

مخدومت شریف ایڈیٹر صاحب اخبار بدر۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کے اخبار کے ذریعے میگزین کی بیرونی ممالک مین اشاعت کے لئے ایک تجویز کی گئی تھی جس پر بعض مقامات کی جماعتون نے تو عمل کیا ہے۔ اور بعض خاموش مین۔ لہذا یہ چند سطرین بطور یاد دہانی شکریہ کے درج اخبار فرما دین۔ یہ تجویز لاہور سے کی گئی تھی۔ اور لاہور نے ہی سب سے اول اس پر عمل بھی کر دکھایا۔ حکیم محمد حسین صاحب قریشی [illegible] کے تجویز تھے۔ اور انہون نے جماعت لاہور کی طرف سے سالانہ دس رسالون کا باہر بھیجنا تجویز کیا تھا مگر میرے لکھنے پر کہ لاہور کی طرف سے کم از کم چالیس رسالے باہر جانے چاہیئے۔ جماعت نے بڑی خوشی سے اس بات کو قبول کیا ہے۔ اور چالیس رسالون کا اپنے خرچ پر باہر بھیجنا منظور کیا ہے۔ اور چندے کا ایک حصہ بھیج بھی دیا ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزا سیالکوٹ کی جماعت نے بھی خود تجویز پچیس یا تیس رسالون کی قیمت دینے کا وعدہ کیا ہے مگر مین امید کرتا ہون۔ کہ وہ میری درخواست کے مطابق چالیس کی تعداد کو ہی پورا کر دین گے علاوہ ازین جماعت کپورتھلہ نے دس۔ جماعت ڈیرہ غازیخان نے دس۔ جماعت میرٹھ نے دس رسالون کا اپنے اپنے خرچ پر باہر مفت بھیجنا منظور کیا ہے مگر باقی سب کی طرف سے ابھی تک خاموشی ہے مگر مین امید کرتا ہون۔ کہ اپنی اپنی جگہ پر سب تجویزین کر رہے ہون گے۔ اور جلدی اپنے اپنے ارادے سے مطلع فرما دین گے۔

میگزین کے پچھلے پرچے انگریزی میگزین کے مفصلہ ذیل نمبرون کی دفتر مین ضرورت ہے اگر کسی صاحب کے پاس موجود ہون تو وہ بھیج دین۔ ہم ان کو قیمت بھیج دین گے

سنہ ۱۹۰۲ء۔ نمبر ۱۔ ۸۔ ۹۔ ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲

سنہ ۱۹۰۳ء۔ نمبر ۱۱۔ ۱۲۔ بابت دسمبر۔ مینجر میگزین

[illegible]

[illegible] عجیب [illegible] خوراک [illegible] جاپان [illegible] آشنا ان گولیون [illegible] تمام عوارض جاتے رہتے ہین۔ [illegible] کی مقوی معدہ اور بھوک بڑھانے والی [illegible] چالیس گولیان [illegible]

المشتہر حکیم [illegible] محلہ چاہ شور آگرہ

اخبار قادیان حضرت اقدس بخیر و عافیت ہین حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی پشت پر ایک پھوڑا ہے جس کے سبب [illegible] مگر بفضل الٰہی پہلے سے آرام ہے۔ اللہ تعالیٰ شفا کلی عنایت فرمائے

اس ہفتہ شاہ جہانپور میان امام بخش صاحب بمعہ ہمشیر زادون کے حکیم محمود علی خان صاحب جو آگرہ سے خارج ڈاکٹر رشید الدین صاحب کے ساتھ تشریف لائے تھے اور مسیح موعود کی بیعت مین شامل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ان کو دین مین استقامت عطا فرماوے۔ حکیم صاحب کو دینی خدمات کے ادا کرنے کا بڑا جوش ہے۔ اللہ تعالیٰ توفیق دیوے۔ دیگر احباب گجرات۔ جموں۔ شاہ پور۔ پشاور۔ ہزارہ۔ لاہور وغیرہ مختلف مقامات سے تشریف لائے ہین۔

سیر دنیا جاپان نے جنگ کا خاتمہ ہوا۔ جاپان نے تمام وہ شرائط جن کو روس نامنظور کرتا تھا۔ چھوڑ دین۔ صلح کی مفصل شرائط پر گفتگو ہونے اور فروعات کے طے ہونے مین ہنوز کچھ عرصہ گذرے گا۔ مگر اب جنگ بند ہو جائے گا۔ یورپین اخبار جاپان کی بڑی تعریف کرتے ہین۔ کہ جاپان نے فیاضی کے ساتھ صلح کے کام کو بہت آسان کر دیا۔ روسی اخبارون کی رائے ہے۔ کہ جاپان صلح سے بہت فائدے مین رہا۔ کیونکہ اب روسی فوج زیادہ طاقتور ہو چلی تھی۔

مراکش مین سلطان نے فرانس کا کہنا نہین مانا۔ وہ ناراض ہو کر واپس فرانس چلے جائین گے

لارڈ کرزن کو نوابون۔ راجاؤن۔ کمیٹیون وغیرہ کی طرف سے ہمدردی کی تارین آرہی ہین

درخواست دعا قاضی غلام محمد صاحب پھلور کا اپنے بیمار بھائی کے واسطے اور اپنے چند مطالب کے واسطے دعا کی درخواست کرتے ہین۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم * نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

تعلیم الاسلام کالج

مخدومی شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم نے تحریک کی ہے۔ کہ قادیان احمدیہ کالج کا قایم کرنا ایک نہایت ہی آسان طریقہ سے ہو سکتا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ ہر ایک احمدی متنفس ایک ایک آنہ چندہ کالج کے واسطے دے شیخ صاحب نے حساب لگا کر دکھایا ہے۔ کہ یہ تھوڑی سی رقم یعنی چار پیسہ فی کس اگر ہر ایک شخص اپنے اور اپنے گھر کے تمام آدمیوں سے جمع کرکے بھیج دے۔ تو کالج کے قایم کرنے کے واسطے کافی سرمایہ جمع ہو سکتا ہے۔ یہ رقم نہایت ہی قلیل ہے اور کسی کے واسطے بھی اس کا ادا کرنا مشکل نہیں ہے لیکن مشکل جو ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ ایسے آدمی بہت ہی کم ہیں جو اپنے شہر اور اپنے قریب کے دیہات میں ہر ایک احمدی کے کان تک یہ تجویز پہنچا کر چندہ وصول کریں اور پھر وہ قادیان بھیجدیں۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ اب تک امید سے بہت ہی کم رقم اس سلسلہ میں یہاں پہنچی ہے۔ پس ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ سب دوست جو اس اخبار کو پڑھتے ہیں وہ دوسروں کو اس بات کی خبر پہنچائیں۔ اور ہر ایک شہر میں ایک شخص اس کام پر متعین کیا جائے۔ کہ وہ ہر ایک احمدی بھائی سے اس کے گھر کے آدمیوں کے شمار کے مطابق فی کس ایک آنہ اس کار خیر کے واسطے وصول کرے اور ہر ایک ضلع میں شہروں اور قصبوں کے دوستوں کے واسطے ضروری ہے۔ کہ اپنے علاقہ کے تمام گاؤں میں جہاں کوئی احمدی ہے۔ آدمی بھیج کر یا بذریعہ خط کے اس چندہ کی وصولی کے واسطے انتظام کریں۔ کیونکہ اخبار ہر جگہ نہیں پہنچتا۔ یہ چندہ براہ راست امین مدرسہ کے پاس یا صاحب ایڈیٹر الحکم کے پاس آنا چاہیئے۔ لیکن اگر کوئی صاحب اپنے چندہ اخبار بدر کے ساتھ بھیجنا چاہیں۔ تو وہ بھیج سکتے ہیں۔ امانت مدرسہ میں باقاعدہ جمع کرا دیا جائے گا۔ اور رسید اخبار بدر میں دی جاویگی

اس جگہ مجھے اس امر پر گفتگو کرنے کی ضرورت نہیں کہ کالج کا ہونا قادیان میں کس قدر ضروری ہے۔ کیونکہ اس پر پہلے بہت کچھ کہا جا چکا ہے اور ظاہر ہے۔ کہ جس عمر میں عموماً طلبا مدرسہ سے پاس ہو کر نکلتے ہیں وہ عین ابتدائے جوانی کا وقت ہوتا ہے جس کا صحبت صالحہ میں اور نیک اثر کے نیچے گزارنا آیندہ زندگی کی صلاحیت کے واسطے اکسیر ہوتا ہے۔ یورپ کا لٹریچر سچی معرفت اور عظمت الٰہی کی باتوں سے خود کوسوں دور پڑا ہوا ہے۔ اس پر یونیورسٹی کے کورسوں کا انتخاب بالخصوص عیسائی پروفیسروں کی زیر نگرانی اور پھر خود مشنریوں کے کالج نوجوانوں کی روحانیت کے واسطے ایک زہر قاتل کا اثر رکھتے ہیں۔ خدا مسلمانوں کے بچوں کو اس شر سے محفوظ رکھے (آمین) اس فتنہ سے بچنے کے واسطے اس سے بہتر کوئی ذریعہ نہیں ہو سکتا کہ خود خدا نے مخلوق کو اس شر سے بچانے کے واسطے جو سلسلہ قایم کیا ہے اس کے زیر نگرانی اور خدا کے مسیح کے زیر حمایت ایک کالج قایم کیا جائے۔ جس میں اسلامی نوجوان تعلیم و تربیت حاصل کرکے دنیا کے واسطے صلاح و تقوے کا نمونہ بنیں۔ اور دوسرے شہروں میں سے بھی اس بد اثر کے دور کرنے کا موجب ہوں۔ التجا ہے۔ کہ ناظرین بدر اس درخواست کو بغور پڑھ کر اور اس پر عملی توجہ کرکے ہم کو اپنی کارروائی سے مطلع فرماویں۔ تاکہ دوسرے بھائیوں کی ترغیب و تحریص کے واسطے اس کو اخبار میں درج کیا جائے۔ والسلام

وی پی آتے ہیں

۱۹۰۵ء نصف سے زیادہ گذر چکا ہے۔ اس واسطے جن اصحاب کی قیمت سنہ رواں اب تک وصول نہیں ہوئی۔ ان کی خدمت میں اخبار بذریعہ وی پی ارسال کیا جاوے گا۔ تاکہ قیمت وصول ہو جائے۔ وی پی اخبار دس دن تک ڈاک خانہ میں رہ سکتا ہے۔ اور آدمی سہولت کے ساتھ روپیہ دے کر وصول کر سکتا ہے لیکن اب بھی جو صاحبان قیمت نہیں دے سکتے اور اس کو کسی آیندہ ماہ تک ملتوی رکھنا چاہتے ہیں ان کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ وہ فوراً ہم کو مطلع کریں تا کہ ایسا نہ ہو کہ کارخانہ کو اٹھانا اور نقصان اٹھانا پڑے بسبب تھوڑی خریداری کے کارخانہ اس وقت بہت نقصان میں ہے۔ خرچ آمد سے دگنا ہو رہا ہے اور پروپرائیٹر زر کثیر اس راہ میں خرچ رہا ہے۔ اس قدر خرچ کی برداشت ایک فرد واحد کے واسطے ایک مشکل کا سامنا ہے۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ اس کی امداد کے لئے اٹھیں۔ خریداروں کا پیدا کرنا۔ قیمت کا پیشگی ادا کرنا۔ امدادی چندوں کا عطا کرنا جس طرح سے ہو سکے اس کام کو چلتا کرنے کی سعی کرنی چاہیئے۔

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ربع کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم [illegible]۔ لیکن [illegible] روپیہ سے کم اجرت کا اشتہار نہیں لیا جاوے گا۔ ضمیمہ بحساب [illegible] فی سینکڑہ اخبار کے ساتھ تقسیم کیا جاوے گا۔ ضمیمہ بھجوانے کے لئے نمونہ ارسال کرکے بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کریں ایڈیٹر کو اختیار ہے۔ کہ کسی اشتہار کے لینے سے انکار کردے اجرت اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہیئے۔ مستقل اشتہار دینے والوں کو اخبار مفت بھیجا جاوے گا۔ بشرطیکہ ان کے اشتہار کی اجرت سالانہ [illegible] روپیہ سے کم نہ ہو۔ جن کے اشتہار کی اجرت [illegible] روپیہ سالانہ ہوگی۔ ان کو اخبار مفت لیکن محصولڈاک انہیں دینا پڑے گا۔

خط و کتابت

ہر ایک خریدار کو جب اخبار روانہ کیا جاتا ہے۔ تو اس کے پتہ کے چٹ پر نام سے پہلے نمبر خریداری بھی دیا جاتا ہے سب خریداران کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ خط و کتابت کے وقت خط کے اندر اپنے نام کے ساتھ نمبر خریداری ضرور دیا کریں۔ اور اپنا نام اور پتہ صاف اور خوش خط لکھا کریں بعض لوگوں کی عادت ہے۔ کہ خط کا مضمون بہت خوش خط لکھتے ہیں مگر اپنا نام اور پتہ ایسا شکستہ خط میں جلدی سے لکھ ڈالتے ہیں۔ کہ یہاں کسی سے نہیں پڑھا جاتا۔ اور اس واسطے ایسے خط بغیر جواب لکھنے کے افسوس کے ساتھ فائل کر دئے جاتے ہیں۔

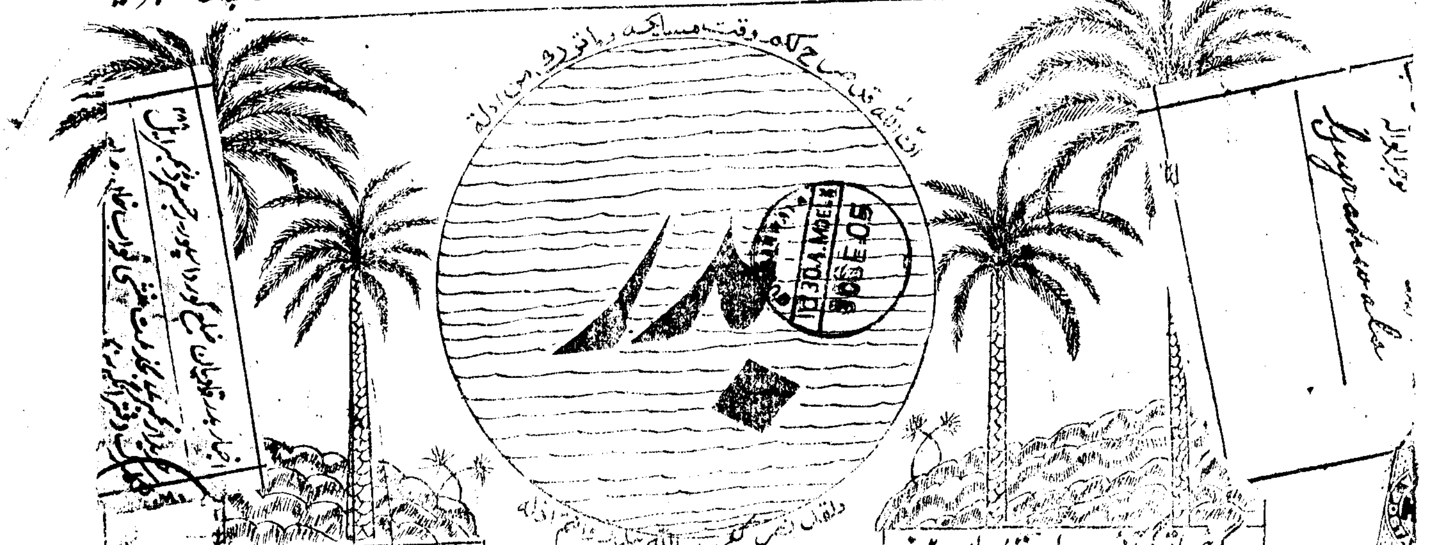
براہین احمدیہ

براہین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی سب سے پہلی تصنیف اور اس سلسلہ کی صداقت کی سب سے پہلی گواہ ہے اس میں مندرجہ پیشگوئیاں آج تک پوری ہو رہی ہیں اور قیامت تک ہوتی رہینگی یہ کتاب ہر چہار جلد نہایت عمدہ کاغذ پر خوشخط چھپی ہے قیمت صرف پچھلے تین روپیہ [illegible]۔ درخواستیں بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر [illegible]

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر کے لئے چھپا گیا
(تاریخ اشاعت ۲۰ ستمبر ۱۹۰۵ء)

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

دنیا مین ایک نذیر آیا ۔ پر دنیا نے اس کو قبول نکیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملون سے اسکی سچائی ظاہر کردیگا



دوا بینی	شفا بینی غرض دار الامان بادیان	بدر جیهر نمبر اول ۲۸۸	چه گویم یا تو گرانی چه از قادیان مینی
سلسلۃ القدیم جلد نمبر ۲	شہر شوال شرع	رجب ۱۳۲۳ھ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام	سلسلۃ الجدید جلد نمبر
آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان		ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ	ای جہان منتظر خوش باش کہ آمد سلطان

قیمت سالانہ

والیان ریاست سے

معاونین } عـہ

برضائے } ے

خود } ے

عام قیمت ۲ مگر

اس سے زیادہ امداد کے طور پر جو کچھ احباب عطا فرماوین وہ بخوشی لیا جاویگا

سو دست خریداری بہت کم ہے اور خرچ آمد سے دوگنا ہے اس واسطے امداد کی بہت ضرورت ہے

ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر ۔ پروپرائیٹر بدر قادیان اور خط و کتابت بنام ایڈیٹر بدر ہونی چاہیئے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
اندرین دین آمده از مادریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام او ست
آن رسولے کش محمد ہست نام
مہر او با شیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
ما از و یابیم ہر نور و کمال
اقتدائے قول او در جان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد
آن ہمہ از حضرت احدیت است
معجزات او ہمہ حق اندر است
معجزات انبیاء سابقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
یکدمے دوری ازان عالیجناب

مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
ہم برین از دار دنیا بگذریم
بادۂ عرفان ما از جام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہر نبوت را برو شد اختتام
آن ز خود ما سیراب شد کہ ہست
آن نہ از خود از ہمان جائے بود
وصل دلدار ازل بے او محال
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد
منکر آن مستحق لعنت است
منکر آن مورد لعن خدا است
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
نزد ما کفر است خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا ۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقون سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشون کے وقت انکا مغلوب نہوگا ۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہونکی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانون کو یاد کرکے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا ۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہین دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر و یسر اور نعمت و بلا مین اللہ تعالیٰ کیساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنیکے لئے اس کی راہ مین طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا ۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا ۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہان تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا ۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس [illegible]

بدر

۲۹ - رجب ۱۳۲۳ھ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۹ ستمبر ۱۹۰۵ء

جمعۃ المبارک

خدا کی تازہ وحی

۲۴ ستمبر ۱۹۰۵ء - طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا مِنْ ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ

ڈائری

اَلْقَوْلُ الطَّيِّبُ

۲۶ ستمبر ۱۹۰۵ء - **فرمایا** - آج کل لوگ کہا کرتے ہیں کہ اگر ہم نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوتے تو ہم اسطرح خدمت کرتے اور اسطرح اخلاص دکھلاتے اور یہ کرتے اور وہ کرتے - لیکن سچ یہ ہے کہ یہ لوگ اگر اُسوقت ہوتے تو آنحضرت کے ساتھ ایسا ہی سلوک کرتے جیسا کہ آج کل ہمارے ساتھ کر رہے ہیں - زمانہ کی معاصرت میں لوگوں کے دل تنگ ہو جاتے ہیں - یہ بھی ایک رنگ کا ابتلا ہے - کہتے ہیں کوئی شخص ذو النون مصری کی بہت تعریف سنکر باہر سے اُسکو دیکھنے کے واسطے آیا جب شہر کے بازار میں پہونچا تو لوگوں سے دریافت کیا کہ ذو النون کہاں ہے اتفاق سے اُسوقت ذو النون بازار میں معمولی طور پر سادگی سے کچھ سودا خرید رہا تھا لوگوں نے بتلایا کہ وہ ذو النون ہے - اُس نے دیکھا کہ ایک سیاہ رنگ پست قامت آدمی ہے معمولی سا لباس ہے - چہرہ پر کچھ وجاہت نہیں - معمولی آدمیوں کی طرح بازار میں کھڑا ہے - اس سے اُس کا سارا اعتقاد جاتا رہا اور کہا کہ یہ تو ہماری طرح ایک معمولی سا آدمی ہے - ذو النون نے اُسکے مافی الضمیر کو دیکھ کر کہا کہ تیری نظر ظاہری صورت پر ہے اسواسطے تجھے کچھ دکھائی نہیں دیتا - ایمان تب سلامت رہ سکتا ہے کہ باطن پر نظر رکھی جاوے -

اختراعی ذہنی تصویر کا ابتلا لکھا ہے کہ خدا کے بندوں کے پاس ارادت کے ساتھ جانا آسان ہے مگر ارادت کے ساتھ واپس آنا مشکل ہے - بہت سے لوگ جب کسی ولی کے پاس جاتے ہیں - تو پہلے اپنے دل میں اُسکی تصویر بنا لیتے ہیں - آگے جب اُسکو ایک بشر کی طرح کھانا پینا اور بازار سودا خریدتا اور بعض دیگر بشری کمزوریوں مثلاً بھوک پیاس وغیرہ میں مبتلا دیکھتے ہیں تو پھر اُن کے اخلاص میں فرق آتا ہے - حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر بھی یہ اعتراض ہوا تھا وَ قَالُوْا مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ يَاْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِيْ فِي الْاَسْوَاقِ کہتے ہیں اس رسول کو کیا ہوگیا یہ کیسا رسول ہے کہ روٹی کھاتا ہے اور بازاروں میں بھی چلتا پھرتا ہے - اُنکو جواب دیا گیا ہے کہ یہ بشر ہے سب بشر رسول ایسے ہی ہوا کرتے ہیں - یہ بات اُن لوگوں نے بنظر استخفاف کہی تھی - کیونکہ اُن کے دلوں میں ایک رسول کا جو تصور اور نقشہ تھا وہ اس کے بالکل برخلاف تھا - اصل خوبیاں اور باطنی پاکیزگیاں آنحضرت کی اُن لوگوں کی نظروں سے مخفی تھیں اور جو کچھ اُن کے سامنے تھا وہ فقط ایک بشریت تھی - جس میں کھانا پینا - رونا - سونا - دردناک ہونا تمام لوازم بشریت موجود تھے اسواسطے اُن لوگوں نے رد کر دیا

حج میں ٹھوکر ایسا ہی بعض لوگ بڑے اخلاص کے ساتھ حج کو جاتے ہیں اُس مکان اور مقام کی اپنے دلمیں پہلے سے ایک تصویر بنا لیتے ہیں کہ کعبہ سے ایک بڑا نور نکلتا ہوگا اور مکہ کے لوگ مثل فرشتوں کے ہوں گے - لیکن جس جوش اور پاک اور محبت کے ساتھ جاتے ہیں - واپس آتے ہوئے وہ محبت ساتھ نہیں لاتے وجہ یہ کہ اُن کی نظر ظاہر پر ہوتی ہے - کعبہ کو دیکھتے ہیں کہ وہ ایک معمولی کوٹھا ہے اور وہاں کے لوگوں میں سے کسیکو بدخلق اور چور پاتے ہیں تو اُسی پر سبکو قیاس کر کے یقین کر لیتے ہیں کہ بس سارے عرب ایسے ہی ہوتے ہیں اسطرح اُن کے دل میں کئی قسم کے شبہات پیدا ہونے لگتے ہیں - کیونکہ نہ اُنکو وہاں تجلیات کی دکھائی دیتی ہے اور نہ انوار و برکات نظر آتے ہیں - اصل بات یہ ہے کہ وہ خود خام لوگ ہوتے ہیں اسواسطے ٹھوکر کھا جاتے ہیں اور متردد ہو جاتے ہیں مگر یہ اُن کی غلطی ہے - یہ ضرور نہیں کہ خانہ کعبہ میں سب اولیاء اور قطب ہی ہوں خانہ کعبہ نے اُسوقت بھی گذارہ کر ہی لیا تھا - جب اُسکو چاروں طرف بُت پرست رہتے تھے - اگر غور سے دیکھا جاوے تو اکثر لوگ وہاں نمازی اور نیکوکار ہیں دوسری جگہوں کے ساتھ مقابلہ کر کے حکم کثرت پر لگانا چاہیے - پہلی کتابوں میں جو خانہ کعبہ کی بزرگی کا ذکر ہے وہ دوسری آنکھوں سے نظر آسکتی ہے شیخ سعدی نے فرمایا ہے ؎

چو بیت المقدس درون پر ز تاب | رہا کردہ دیوار بیرون خراب

ایسا ہی اولیاء اللہ کی حالت باہر سے ایک تکلفانہ زندگی کی ہوتی ہے مگر اُن کا اندر خدا کے نور سے منور ہوتا ہے بعض لوگ تکلف سے ایک خاموشی اختیار کرتے ہیں اور نرالی وضع بناتے ہیں - اپنی نشست برخاست میں ایک خاص طرز اختیار کرتے ہیں تاکہ لوگوں میں فقیر اور اہل معرفت سمجھے جاویں وہ سب جھوٹے ہیں -

۲۰ ستمبر ۱۹۰۵ء صبح - فرمایا - بعض امور کے مخفی امور میں - اللہ تعالے کے پاس جو یقین ہوتا ہے - وہ کھلا پیش گوئیوں کا معاملہ مخفی رکھا جاتا ہے - تاکہ تکالیف کا ثواب انسان حاصل کرے - درمیانی دکھ ہیں اور انجام بخیر ہے -

عاجز راقم نے اپنی رویا بیان کی - کہ "میں رات مولوی عبد الکریم صاحب کے واسطے بہت دعا کرتا تھا - تو تھوڑی غنودگی میں ایسا معلوم ہوا - کہ میں کہتا ہوں - یا کوئی کہتا ہے

بلاؤں میں چند رسے مارے گئے -

فرمایا - مبشر ہے -

ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب نے اپنا ایک خواب عرض کیا - کہ کوئی کہتا ہے - مولوی صاحب کو خیر ہے - استغفار اور لاحول پڑھنا چاہیے - اور پھر میں نے ایک آواز سنی - سلامٌ علیکم -

فرمایا - لاحول سے یہ مراد ہے - کہ بغیر فضل الٰہی کے کوئی حیلہ باقی نہیں رہا - اور سلامٌ علیکم سے مراد سلامتی ہے -

فرمایا - سب اللہ تعالیٰ کے لشکر ہیں - جہان حکم ہوتا ہے وہاں چڑھائی کرتے ہیں -

مولوی عبد الکریم صاحب کی بیماری کا اور ان کے متعلق دعا کا ذکر کرتے ہوئے شیخ رحمت اللہ صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا - آپ کے واسطے بھی پانچ وقت نماز میں دعا کی جاتی ہے - مگر اللہ تعالے کا ارادہ ہوتا ہے - کہ تکالیف سے اپنے بندوں کو ثواب دے - یہ عبادات جو قصور رہ جاتے ہیں - ان کا ازالہ قضاء و قدر کے مصائب سے ہو جاتا ہے - کیونکہ عبادت کی تکلیف میں تو انسان اپنا رگ پٹھا آپ بچا لیتا ہے سردی ہو تو وضو کے لئے پانی گرم کر لیتا ہے - کھڑا نہ ہو سکے - تو بیٹھ کر پڑھ لیتا ہے - لیکن قضاء و قدر سے جو امتحان آ پڑتی ہے - وہ رگ پٹھا نہیں دیکھتی دنیا ہمیشہ رہنے کی جگہ نہیں ہے - حدیث میں آیا ہے کہ دنیا میں ہمیشہ کی خوشی صرف کافر کو حاصل ہو سکتی ہے کیونکہ اس کے لئے عذاب کا گھر آگے ہے - لیکن مومن کے لئے ایسی زندگی ہوتی ہے کہ کبھی آرام اور کبھی تکلیف - ہاں جان بخیر چاہیے - یہ مصائب گناہ کا کفارہ ہوتے ہیں - کرب اور گھبراہٹ کی کوئی بات نہیں -

خدا داری ۔ چہ غم داری ۔ خدا پر پورا ایمان اور بھروسہ ہو ۔ تو پھر انسان کو خواہ تنور مین ڈالدیا جاوے ۔ اُسے کوئی غم نہین ہوتا ۔ تکالیف کا بھی ایک وقت ہوتا ہے اس کے بعد پھر راحت ہے ۔ جیسا بچہ پیدا ہونے کے وقت عورت کو تکلیف ہے ۔ بلکہ ساتھ والے بھی روتے ہین ۔ لیکن جب بچہ پیدا ہو گیا ۔ تو پھر سب کو خوشی ہے ۔ ایسا ہی مومن پر خدا کی طرف سے ایک تکلیف اور دکھ کا وقت آتا ہے ۔ تاکہ وہ آزمایا جاوے ۔ اور صبر اور استقامت کا اجر پاوے ۔ اصل مین تکالیف کے دن ہی مبارک دن ہوتے ہین ۔ انبیاء تکالیف کے ساتھ موافقت کرتے ہین ۔ ہر ایک شخص پر نوبت بہ نوبت یہ دن آتے ہین ۔ تاکہ معلوم ہو جاوے ۔ کہ اس کا تعلق خدا کے ساتھ اصلی ہے ۔ یا نہین ۔ مولوی رومی نے خوب فرمایا ہے

ہر بلا کین قوم را حق دادہ است
زیر آن گنج کرم بنہادہ است

حدیث مین آیا ہے ۔ کہ جب خدا کسی سے پیار کرتا ہے تو اُسے کچھ دکھ دیتا ہے ۔ انبیاء کے معجزات انہین مصائب کے زمانہ کی دعاؤن کا نتیجہ ہوتے ہین ۔ یہ خدا کا اپریشن ہے ۔ جو ہر صادق کے واسطے ضروری ہے ۔

۔۔۔ ستمبر ۱۹۰۵ء ۔ فرمایا ۔ آگے پھر طاعون کے دن آ رہے ہین ۔ نہیں معلوم کون بچے گا ۔ اور کون مریگا آج کل توبہ کرنی چاہیئے ۔ اور راتوں کو اٹھ کر دعائیں کرنی چاہئین ۔ تاکہ خدا تعالےٰ اس وقت کے عذاب سے بچا لے ۔

قادیان کے قریب دو گاؤن طاعون سے ملوث ہین

فرمایا ۔ اللہ تعالےٰ مخفی ہے ۔ مگر وہ اپنی قدرتوں سے پہچانا جاتا ہے ۔ دعا کے ذریعہ سے اس کی ہستی کا پتہ لگتا ہے ۔ کوئی بادشاہ یا شہنشاہ کہلائے ۔ ہر شخص پر ضرور ایسے مشکلات پڑتے ہین ۔ جن مین انسان بالکل عاجز رہ جاتا ہے ۔ اور نہین جانتا ۔ کہ اب کیا کرنا چاہیئے ۔ اس وقت دعا کے ذریعہ سے مشکلات حل ہو سکتے ہین ۔

جموں والے چراغ الدین کا ذکر تھا ۔ کہ عیسائیون کے ساتھ بہت تعلق محبت رکھتا ہے ۔ فرمایا ۔ بدقسمت اور بدبخت آدمی ہے ۔ اسلام ایسے گندون کو باہر پھینکتا جاتا ہے ۔

یورپ کی شراب نوشی کا ذکر تھا ۔ فرمایا ۔ حقیقی تہذیب شراب خور کو حاصل نہین ہو سکتی ۔ انجیل کی کسی آیت نے سور کو برخلاف توریت کے حلال نہین کیا مگر یہ لوگ کثرت سے سور بھی کھاتے ہین ۔ اور شراب بھی پیتے ہین ۔

عیسائیون پر ایک سوال

جب شریعت توریت قابل عمل نہین اور باوجود بہت سی اشیاء کی حرمت کے جن کا حکم توریت مین موجود ہے ۔ عیسائیون کے واسطے ضروری نہین ۔ کہ ان احکام پر عمل کرین ۔ تو پھر رشتہ ناطہ کے معاملہ مین اس قدیم شریعت پر عمل کرنے کی کیا حاجت ہے اور بہن یا سالی وغیرہ سے شادی کرنا انجیل کے کس حکم کے برخلاف ہے ؟

بعض لوگون کے بدیون اور شرارتون مین حد سے بڑھ جانے کا ذکر تھا ۔ فرمایا ۔ اللہ تعالےٰ بڑا حلیم اور کریم ہے اور اس کے کام نہائت آہستگی کے ساتھ ہوتے ہین ۔ معصیت مین پڑے ہوئے لوگون کو وہ مہلت دیتا ہے ۔ اور لوگ اس پر حیران ہوتے اور گھبراتے ہین ۔ لیکن گذشتہ واقعات زمانہ ظاہر کرتے ہین ۔ کہ ایسے لوگون پر جب عذاب آتا ہے ۔ نہائت سخت آتا ہے ۔ زمانہ مین راحت کے دن بہت ہین ۔ مگر آخر کار گرفتار کا بھی ایک دن آہی جاتا ہے ۔ اور اس وقت ایسا پکڑا جاتا ہے کہ اس کے دکھ و دیکھ کر سخت سے سخت دل آدمی بھی دردناک ہو جاتا ہے ۔

ہان مشو مغرور از حلم خدا
دیر گیرد سخت گیرد مر ترا ۔

قبل نماز ظہر ۔ جیسا اثر دعا مین ہے ۔ ویسا اور کسی شے مین نہین ہے ۔ دعا کے واسطے پورا جوش معمولی باتون مین پیدا نہیں ہوتا ۔ بلکہ معمولی باتون مین تو بعض دفعہ دعا کرنا گستاخی معلوم ہوتی ہے ۔ اور طبیعت صبر کی طرف راغب رہتی ہے ۔ ہان مشکلات کے وقت دعا کے واسطے پورا جوش دل مین پیدا ہوتا ہے ۔ تب کوئی خارق عادت ظاہر ہوتا ہے

کہتے ہین ۔ دہلی مین ایک بزرگ تھا ۔ بادشاہ وقت اس پر سخت ناراض ہو گیا ۔ اس وقت بادشاہ کہین باہر جاتا تھا ۔ حکم دیا ۔ کہ واپس آکر مین تم کو ضرور پھانسی دونگا ۔ اور اپنے اس عزم پر قسم کھائی ۔ جب اس کی واپسی کا وقت قریب آیا ۔ تو اس بزرگ کے دوستون اور مریدون نے غمگین ہو کر عرض کی ۔ کہ بادشاہ کی واپسی کا وقت اب قریب آگیا ہے ۔ اس نے جواب دیا ۔ **ہنوز دلی دور است** ۔ جب بادشاہ ایک دو منزل پر آگیا ۔ تو انھون نے پھر عرض کی ۔ مگر اس نے ہمیشہ یہی جواب دیا ۔ کہ ہنوز دھلی دور است ۔ یہان تک کہ بادشاہ عین شہر کے پاس آگیا ۔ اور شہر کے اندر داخل ہونے لگا ۔ تب لوگون نے اس بزرگ کی خدمت مین عرض کی ۔ کہ اب تو بادشاہ شہر مین داخل ہونے لگا ہے ۔ یا داخل ہو گیا ہے ۔ مگر پھر بھی اس بزرگ نے یہی جواب دیا ۔ کہ ہنوز دلی دور است ۔ اسی اثناء مین خبر آئی ۔ کہ جب بادشاہ دروازہ شہر کے پہنچا ۔ تو اُوپر سے دروازہ گرا اور بادشاہ ہلاک ہو گیا ۔ معلوم ہے کہ اس بزرگ کو پہلے منجانب اللہ معلوم ہو چکا تھا ۔

ایسا ہی شیخ نظام الدین کا ذکر ہے ۔ کہ ایک دفعہ بادشاہ کا سخت عتاب ان پر ہوا ۔ اور حکم ہوا ۔ کہ ایک ہفتہ تک تم کو سخت سزا دی جائے گی ۔ جب وہ دن آیا ۔ تو وہ ایک مرید کی ران پر سر رکھ کر سوئے ہوئے تھے ۔ اس مرید کو جب بادشاہ کے حکم کا خیال آیا تو وہ رو پڑا اور اس کے آنسو شیخ پر گرے جس سے شیخ بیدار ہوا ۔ اور پوچھا ۔ کہ تو کیون روتا ہے ۔ اس نے اپنا خیال عرض کیا ۔ اور کہا ۔ کہ آج سزا کا دن ہے شیخ نے کہا ۔ کہ تم غم مت کھاؤ ۔ ہم کو کوئی سزا نہ ہوگی ۔ مین نے ابھی خواب مین دیکھا ہے ۔ کہ ایک مارکھنڈ گائے مجھے مارنے کے واسطے آئی ہے ۔ مین نے اس کے دونو سینگ پکڑ اس کو نیچے گرا دیا ہے ۔ چنانچہ اسی دن بادشاہ سخت بیمار ہوا ۔ اور ۔۔۔ سخت بیمار ہوا ۔ اور اسی بیماری مین مر گیا ۔ یہ تصرفات الٰہی ہین ۔ جو انسان کی سمجھ مین پہلے نہین آ سکتے ۔ جب وقت آجاتا ہے ۔ تو کوئی نہ کوئی تقریب پیدا ہو جاتی ہے ۔ سب دل خدا کے ہاتھ مین ہین ۔ وہ جس طرح چاہتا ہے ۔ تصرف کرتا ہے ۔ خدا کی رحمت سے ناامید نہین ہونا چاہیئے ۔ اس کے اذن کے بغیر تو کوئی جان بھی نہین نکل سکتی ۔ خواہ کیسے ہی شدید عوارض ہون ۔ ناامید ہونے والا بت پرست سے بھی زیادہ کافر ہے ۔

آئندہ طاعون سے بچنے کا علاج

عاجز راقم نے اپنا آج خواب عرض کیا ہے ۔ کہ طاعون بہت پھیلا ہوا دکھائی دیا اور کوئی کہتا ہے ۔ یا مین کہتا ہون ۔ کہ جو آج کل رات کو اٹھ کر دعا کریگا وہ اس سے آئندہ طاعون کے وقت بچایا جائیگا ۔

فرمایا ۔ یہ بالکل سچ ہے ۔ راتون کو اٹھ کر بہت دعائیں کرنی چاہئین ۔ کہ اللہ تعالےٰ آنے والے عذاب سے اپنے فضل و کرم سے محفوظ رکھے

فرمایا ۔ ایک نجاست خور گائے ہوتی ہے ۔ جس کو جلالہ کہتے ہین ۔ اس کا گوشت حرام لکھا ہے ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے ۔ کہ کھانے کے جانور مثل بھیڑ ۔ مرغی پرورش مین حفاظت کرنی چاہیئے ۔ اور ان کو نجاست خوری سے بچانا چاہیئے ۔

احباب توسیع اشاعت کے لئے سعی فرمادین

بنک کا سود

ایک دوست نے عرض کی۔ کہ میرے ایک رشتہ دار کا بہت سا روپیہ بنک میں کئی سالوں سے جمع تھا جہاں سے ماہواری سود ملتا ہے۔ اس کے مرنے کے بعد اب اس کے وارث لیتے ہیں۔ ایسے سود کے متعلق کیا حکم ہے۔ بنک والے وہ رقم ضرور دیتے ہیں اور بعض لوگ یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ اگر روپیہ جمع کرنے والا سود سے فائدہ نہ اٹھائے۔ تو بنک والوں سے ایسا روپیہ مشنری عیسائی اشاعت دین عیسوی کیواسطے لے لیتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلواۃ والسلام نے فرمایا۔ ہمارا مذہب یہ ہے۔ کہ سود کا روپیہ بالکل حرام ہے۔ کہ کوئی شخص اسے اپنے نفس پر خرچ کرے۔ اور کسی قسم کے بھی ذاتی مصارف میں خرچ کرے۔ یا اپنے بال بچے کو دے۔ یا کسی فقیر مسکین کو دے۔ کسی ہمسایہ کو دے۔ یا مسافر کو دے۔ سب حرام ہے۔ سود کے روپے کا لینا اور خرچ کرنا گناہ ہے۔ لیکن ایک بات جس پر خدا تعالے نے ہمارے دل کو قائم کر دیا ہے۔ اور وہ صحیح ہے۔ یہ ہے۔ کہ یہ ایام اسلام کے واسطے بڑے مالی مشکلات کے ہیں۔ اول تو مسلمان اکثر غریب ہیں۔ پھر جو امیر ہیں وہ اپنے ذاتی مصارف میں اور مال و عیال کے فکر میں حد سے بڑھ گئے ہیں۔ سود کا روپیہ لے لیتے ہیں اور زکوۃ نہیں دیتے۔ دونوں طرف سے گناہ گاری میں پڑے ہوئے ہیں۔ اور سچ تو یہ ہے کہ غریب ہو یا امیر ہو کسی کو بھی دین کا اور اسلام کی اشاعت کا فکر نہیں۔ جو زکوۃ دیتے ہیں۔ وہ بھی رسمی طور پر دنیوی عزت کے موقعہ پر اپنا روپیہ خرچ کر ڈالتے ہیں۔ اپنا جو حق نہ تھا۔ وہ لیتے ہیں۔ اور خدا کا جو حق تھا۔ وہ بھی نہیں دیتے۔ اور اس طرح اپنے اندر دو گناہ ایک ہی وقت میں جمع کرتے ہیں۔ غرض اس قدر اسلامی مصیبت کے وقت میں اگر اس قسم کا روپیہ اشاعت اسلام کے واسطے تالیف کتب میں صرف کیا جائے۔ تو یہ جائز ہے سود کا روپیہ تصرف ذاتی کے واسطے ناجائز ہے۔ لیکن خدا کے واسطے کوئی شے حرام نہیں۔ خدا کے کام میں جو مال خرچ کیا جائے۔ وہ حرام نہیں ہے۔ اس کی مثال اس طرح سے ہے۔ کہ گولی بارود کا چلانا ایسا ہی ناجائز اور گناہ ہو۔ لیکن جو شخص اسے ایک جانی دشمن پر مقابلہ کے واسطے نہیں چلاتا وہ قریب ہے کہ خود ہلاک ہو جائے کیا خدا نے نہیں فرمایا۔ کہ تین دن کے بھوکے کے واسطے سؤر بھی حرام نہیں بلکہ حلال ہے۔ پس سود کا مال اگر ہم خدا کے لئے لگائیں۔ تو پھر کیوں کر گناہ ہو سکتا ہے اس میں مخلوق کا حصہ نہیں۔ لیکن اعلائے کلمہ اسلام میں اور اسلام کی جان بچانے کے لئے اس کا خرچ کرنا ہم اطمینان اور ثلج قلب سے دیکھتے ہیں۔ کہ یہ بھی فلا اثم علیہ میں داخل ہے۔ یہ ایک استثنا ہے۔ اشاعت اسلام کے واسطے ہزاروں حاجتیں ایسی پڑتی ہیں۔ جن میں مال کی ضرورت ہے۔ مثلاً آج کل یہ معلوم ہوا ہے۔ کہ جاپانی لوگ اسلام کی طرف توجہ رکھتے ہیں۔ اس واسطے بہت ضروری ہے۔ کہ اسلامی خوبیوں کی ایک جامع کتاب تالیف کی جائے۔ جس میں سر سے لے کر پاؤں تک اسلام کا پورا نقشہ کھینچا جاوے۔ کہ اسلام کیا ہے۔ صرف بعض مضامین مثلاً تعدد ازدواج وغیرہ پر چھوٹے چھوٹے مضامین لکھنا ایسا ہے۔ جیسا کہ کسی کو سارا بدن نہ دکھایا جائے۔ اور صرف ایک انگلی دکھا دی جائے۔ یہ مفید نہیں ہو سکتا۔ پوری طرح دکھانا چاہیئے۔ کہ اسلام میں کیا کیا خوبیاں ہیں۔ اور پھر ساتھ ہی دیگر مذاہب کے حالات بھی لکھ دینا چاہیئے۔ وہ لوگ بالکل بے خبر ہیں۔ کہ اسلام کیا شے ہے۔ تمام اصول فروع اور اخلاقی حالات کا ذکر کرنا چاہیئے۔ اس کے واسطے ایک مستقل کتاب لکھنی چاہیئے۔ جس کو پڑھ کر لوگ دوسری کتاب کے محتاج نہ رہیں۔ آج کل اس کام میں روپیہ صرف کرنے کی اس قدر ضرورت ہے۔ ہمارے نزدیک جو آدمی حج کے واسطے روپیہ جمع کرتا ہے۔ اس کو بھی چاہیئے۔ کہ اپنا روپیہ اسی کام میں صرف کرے۔ کیونکہ یہ جہاد کا موقعہ ہے اب تلوار کا جہاد باقی نہیں رہا۔ لیکن قلم کا جہاد باقی ہے اللہ تعالے نے فرمایا ہے۔ کہ جس طرح کی تیاری کفار تمہارے مقابلہ میں کرتے ہیں۔ اس طرح کی تیاری تم بھی ان کے مقابلہ میں کرو۔ اب قوموں کے درمیان تلوار کا مذہبی جنگ باقی نہیں رہا۔ لیکن قلم کا جنگ ہے۔ اور یہ لوگ طرح طرح کے مکر و فریب کے ساتھ اسلام کے برخلاف کتابیں شائع کرتے ہیں۔ اور غلط باتیں افترا پردازی سے لکھتے ہیں۔ جب تک ان خبیث باتوں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک ہونا ثابت نہ کیا جائے۔ اسلام کی اشاعت کس طرح ہو سکتی ہے۔ پس ہم اس بات سے شرم نہیں کرتے۔ کوئی قبول کرے یا نہ کرے۔ میرا مذہب جس پر خدا نے مجھے قائم کیا ہے۔ اور جو قرآن شریف کا مفہوم ہے۔ وہ یہ ہے کہ اپنے نفس عیال اطفال دوست عزیز کے واسطے اس سود کو مباح نہیں کر سکتے۔ بلکہ یہ پلید ہے۔ اور اس کا گناہ حرام ہے۔ لیکن اس ضعف اسلام کے زمانہ میں جب کہ دین مالی امداد کا سخت محتاج ہے اسلام کی مدد ضرور کرنی چاہیئے۔ جیسا کہ ہم نے مثال کے طور پر بیان کیا ہے۔ کہ جاپانیوں کے واسطے ایک کتاب لکھی جاوے۔ اور کسی فصیح بلیغ جاپانی کو ایک ہزار روپیہ دے کر ترجمہ کرایا جائے۔ اور پھر اس کا دس ہزار نسخہ چھاپ کر جاپان میں شائع کر دیا جاوے۔ ایسے موقع پر سود کا روپیہ لگانا جائز ہے۔ کیونکہ ہر ایک مال خدا کا ہے۔ اور اس طرح پر وہ خدا کے ہاتھ میں جائے گا۔ مگر با این ہمہ اضطرار کی حالت میں ایسا ہو گا۔ اور بغیر اضطرار یہ بھی جائز نہیں۔

ایک دوست نے عرض کی۔ کہ اگر اس طرح سے ایک خاص امر کے واسطے سود کے روپے کمانے کی اجازت دی گئی ہو۔ تو لوگوں میں اس کا رواج وسیع ہو کر عام قباحتیں پیدا ہو جائیں گی۔

فرمایا۔ کہ بے جا عذر تراشنے کے واسطے تو بڑے حیلے ہیں۔ بعض شریر لاتقربوا الصلوۃ کے یہ معنے کر دیتے ہیں۔ کہ نماز نہ پڑھو۔ ہمارا منشاء صرف یہ ہے۔ کہ اضطراری حالت میں جب خنزیر کھانے کی اجازت نفسانی ضرورتوں کے واسطے جائز ہے۔ تو اسلام کی ہمدردی کے واسطے اگر انسان دین کو ہلاکت سے بچانے کے واسطے سود کے روپے کو خرچ کرے۔ تو کیا قباحت ہے۔ یہ اجازت مختص المقام اور مختص الزمان ہے۔ یہ نہیں۔ کہ ہمیشہ کے واسطے اس پر عمل کیا جائے۔ جب اسلام کی نازک حالت نہ رہے۔ تو پھر اس ضرورت کے واسطے بھی سود لینا ویسا ہی حرام ہے۔ کیونکہ دراصل سود کا عام حکم تو حرمت ہی ہے۔

پیراگوئے کی عورتیں۔ پیراگوئے میں بہ مقابلہ مردوں کے عورتیں بہت زیادہ ہیں۔ وہاں سات عورتوں کے پیچھے ایک مرد ہے۔ اس لئے مذکر جنس کی یہاں بڑی قدر و عزت ہے۔ اور ہر قسم کی محنت و مشقت اور تکلیف وہ کام عورتیں انجام دیتی ہیں۔ مثلاً سڑکوں کا صاف کرنا۔ جہازوں پر اسباب چڑھانا اور بیلوں کو ہانکنا وغیرہ کہ اس قسم کی محنت طلب کام عورتیں کرتی ہیں۔ حتی کہ حفاظت ملک کی لڑائیوں میں بھی مردوں کی بجائے یہی عورتیں حصہ لیتی ہیں۔

ضرور ہے کہ اس ملک کے باشندوں کو تعدد ازدواج ضروری مسئلہ کی طرف توجہ دلائی جاوے۔ تاکہ اس کثرت نساں کے جو بد نتائج طبعاً ہوں۔ ان سے وہ آپ بچ سکے۔ غالباً وہاں کے باشندے عیسائی ہی ہوں گے۔ لیکن عیسائیوں کے درمیان بھی ایک ایسا فرقہ ہے۔ جو تعدد ازدواج کو نہ صرف مسلمانوں کی طرح جائز رکھتے۔ بلکہ ہر فرد عیسائی کے واسطے ایک ضروری حکم بتاتے ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
حضرت مولوی نورالدین صاحب کے

درس قرآن
سے نوٹس

بقیہ رکوع دوم
سورۃ احزاب

جنود۔ لشکر کفار۔ دس ہزار آدمی باہر سے حملہ آور ہوئے اور اندر سے یہود دشمن ہو گئے۔
من فوقکم۔ باہر سے آئے۔
من اسفل منکم۔ مدینہ کے دشمن۔ یہود۔ جو برخلاف معاہدہ بیرونی دشمنوں کے ساتھ مل گئے تھے۔
بلغت القلوب الحناجر۔ دل دھڑکتے ہوئے حنجرے پر معلوم ہوئے۔
ھنالک ابتلی المؤمنون۔ اس جگہ مومنون کی بہادری کا اظہار ہوا۔
زلزلوا زلزالا شدیدا۔ اس کلمہ سے معلوم ہوا کہ اس قوم کی ایک سخت مصیبت کو بھی زلزلہ کہا جاتا ہے
غرورا۔ دھوکہ۔
اشحۃ علیکم۔ تم پر جان قربان کرنے میں بخیل ہیں
اشحۃ علی الخیر۔ مال دینے میں بخیل ہیں۔
من قضی نحبہ۔ اپنی بات کو پورا کر چکے ہیں۔ خدا کے راہ میں اپنی جانیں بھی دے چکے
من ینتظر۔ جو اس انتظار میں ہیں۔ کہ اگر ضرورت ہو تو وہ بھی اپنی جانیں قربان کریں
صیاصیھم۔ ان کے قلعے
ارضا لم تطؤھا۔ جس زمین پر تم نہیں چلے۔ ارض شام اس میں پیشگوئی ہے۔ کہ شام کا ملک بھی تم فتح کرو گے
یا یھا النبی قل لازواجک۔ اوپر جنگ اوران میں فتوحات کا ذکر ہے۔ اس کے ساتھ ہی دفعتہً یہ ذکر بھی شروع ہو گیا کہ اے نبی اپنی بیویوں کو کہہ دے۔ کہ اگر تم دنیوی زیب و زینت اور مال اسباب کی خواہشمند ہو۔ تو آؤ میں تمہیں رخصت کر دوں۔ ان دونو آیات کا باہم ربط یہ ہے۔ کہ جب فتوحات کے متعلق پیشگوئیوں کی آیات نازل ہوئیں۔ تو طبعاً آنحضرت کے اہل بیت کے دل میں یہ خیال آسکتا تھا۔ کہ جب اس قدر فتوحات ہونگے اور بے شمار مال غنیمت آئے گا۔ اور قیصر کسریٰ کے خزانے یہاں مدینہ میں آجاوینگے۔ تو ہم کو بڑا مال و دولت ہاتھ آئے گا۔ اور بڑے عیش و آرام سے زندگی بسر ہوگی

برخلاف اس کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کبھی اپنے واسطے کچھ جمع کرنا اور مال و دولت سے دل لگانا گناہ سمجھتے تھے۔ اس واسطے ازواج کا دل بھی پہلے سے ہی اس قسم کے خیالات سے پاک کر دیا گیا۔ اور صرف اللہ اور اس کے رسول کی خاطر وہاں رہنا انہوں نے منظور کیا
فاحشہ۔ ناشائستہ حرکت
لا تخضعن۔ دبی زبان سے مت کہو
لا تبرجن تبرج الجاھلیہ۔ جاہلوں کی طرح اکھاڑوں میں نہ نکلو۔
اٰتین الزکوۃ۔ عورتوں کو لازم ہے۔ کہ اپنے مال میں سے علیحدہ خود زکوٰۃ دیں
ان المسلمین والمسلمات۔ ایک دفعہ ایک نواب نے مجھے (حضرت مولوی نورالدین صاحب کو) اپنے مکان پر وعظ کے واسطے کہا جب وعظ کے واسطے میں وہاں گیا۔ تو اس نے بتلایا کہ ایک طرف بیگمات پردہ کر کے بیٹھی ہیں۔ اور ایک طرف مرد بیٹھے تھے۔ اس وقت میں نے یہ آیت پڑھی جس میں متواتر ایک لفظ مردوں کے سطے اور ایک لفظ عورتوں کے واسطے آیا۔ سب لوگ حیران ہوئے۔ کہ قرآن شریف کیسی جامع کتاب ہے۔ گویا خاص اس وقت اور موقع کے لئے ایک خاص آیت پہلے سے قرآن شریف لکھ دی ہوئی تھی۔
خیرت۔ اختیار۔

سوامی درشنانند او تماج

سوامی درشنانند (شائد سابق پٹ کرپارام جگراتوی) آریہ سماج کے مشہور سرگرم اپدیشک و مصنف تھے اب ایک عرصہ سے سوبجات متھ میں کئی جگہ گورو کل قائم کرنے کے متعلق کوشش کیا کرتے تھے۔ اب بقول سناتن دھرم گزٹ مطبوعہ ۲۰ اگست ان کا مندرجہ ذیل اعلان اخبار تحفہ ہند بجنور نمبر ۲۔ جلد ۱۸ میں شائع ہوا ہے۔
آج کل آریہ سماج رشی دیانند کے سدھانتوں سے بالکل گر گیا۔ اور کوئی آدمی بھی سچائی اور شانتی سے سماج میں نہیں کر سکتا۔ اس واسطے کوئی آریہ سماج مجھے شاستر ارتھ یا سالانہ جلسہ کے موقعہ پر نہ بلائے۔ میں آریہ سماج کے پلیٹ فارم پر لکچر دینا پاپ سمجھتا ہوں موجودہ آریہ سماج میں۔ لڑائی۔ جھگڑا۔ پالیسی

اور وشنو اس گھاٹ بہت زیادہ بڑھ گیا ہے۔
(جیون تت۔ لاہور)

دو بُت خانون
زلزلون کی مار

جیساکہ مشرق کی تمام بُت پرستی کی جڑ اور ابتدا ہندوستان میں ہے۔ ایسا ہی مغرب کی تمام بت پرستی کی ابتدا اور بنا اٹلی کے ملک میں ہے۔ چینی اور جاپانی اور اہل تبت اگر بُدھ پرست ہیں۔ تو بدھ کا جنم بھی ہندوستان ہی ہے اور امریکہ میں اگر مریم اور اس کے بیٹے کے بتوں کے آگے سر جھکانے والے ہیں۔ تو وہ پوپ ہی کو اپنا مورث اعلےٰ مانتے ہیں اور سچ پوچھو۔ تو اصل بت پرست اس وقت تمام دنیا میں دو ہی ہیں۔ عیسائی اور ہندو۔ اور ان کے مرکز ہیں۔ اٹلی اور ہند۔ یہی وجہ معلوم ہوتی ہے۔ کہ اس وقت الٰہی جلال نے اپنے وعدہ کے مطابق کفر کو سرنگوں کرنے کے واسطے اپنی قدرت کا جو کرشمہ دکھایا۔ اس کے ظہور کا میدان انہیں دو ملکوں میں قائم کیا گیا ہے۔ ہند میں جو کچھ ہوا اس سے تو لوگ بخوبی واقف ہیں۔ اور اٹلی میں جو کچھ ہوا۔ اور ہو رہا ہے۔ وہ شاہ اٹلی کے ان الفاظ کے پڑھنے سے ظاہر ہے۔ جو ہم نے گذشتہ اخبار میں نقل کئے تھے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار

مفت اخبار

مولوی سرور شاہ صاحب کسی ایسی جگہ اخبار بھیجنے کے لئے قیمت دینا چاہتے ہیں۔ جہاں پہلے نہ جاتی ہو احمدی غربا یا غیر احمدی کو مفید ہو۔ درخواست بنام میرے آنی چاہیئے۔

انصار بدر

کیا آپ ... کے واسطے خریدار بہم پہنچا کر اور اس کے فنڈ میں ... کر اس کے انصار میں سے بننے کی سعی نہیں فرمائیں گے ... احباب نے اس ... اس وقت جسقدر امداد جاتی ہے۔ کہ اخبار کی سہٹ۔ اس سے امید کی ... پر کھڑا ہونے کے لائق بفضل تعالےٰ اپنے پاؤں بہت کمی ہے۔ اور یہ سردست فنڈ میں ... ب بارہ ان رکھا گیا ہے۔

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

عیسائیوں میں مسیح کی آمد کا انتظار

یہ زمانہ ایسا ہے۔ کہ تمام گذشتہ اقوام اور مذاہب کی نظر مدت سے اس پر جم رہی تھی۔ مسلمانوں کے نزدیک مہدی اور مسیح کے آنے کا یہی زمانہ ہے۔ ہندوؤں کے نزدیک ایک زبردست کلکی اوتار کے ظاہر ہونے کا یہی سمان ہے۔ اور عیسائیوں کے نزدیک مسیح کی آمد ثانی کا یہی وقت ہے۔ سب اپنی اپنی جگہ اس امید میں لگے ہوئے ہیں۔ کہ مسیح آج آیا یا کل۔ بس اس سے آگے بڑھنا مشکل ہے۔ اس زمانہ میں مذاہب کی جو گت بن رہی ہے اور جس قدر بد عملی اور دہریہ پن پھیل رہا ہے۔ وہ بھی یہی ظاہر کرتا ہے۔ کہ اگر کسی مصلح نے پیدا ہونا ہے۔ تو ضرور ہے۔ کہ اب پیدا ہو۔ ورنہ تا تریاق از عراق آوردہ شود۔ مار گزیدہ مردہ شود۔ والا معاملہ دنیا کی روحانی حالت کے ساتھ ہو جائیگا

عیسائیوں کی قوم کتابوں کے لکھنے چھاپنے اور شائع کرنے میں بڑی ہوشیار ہے۔ جہاں کوئی خیال سوجھا جھٹ قلمبند کر کے شائع کر دیا۔ اس واسطے یورپ کے ملک میں بہت سی اس قسم کی کتابیں چھپ چکی ہیں جنمیں مسیح کی آمد ثانی کا ذکر بڑی تفصیل کے ساتھ درج کیا گیا ہے۔ کچھ عرصہ ہوا۔ ایک ضخیم انگریزی کتاب مجھے ملی۔ جس میں نہایت تفصیل کے ساتھ بائبل کی پیشگوئیوں کی بنا پر مسیح کی آمد کا وقت بقید تاریخ درج کیا گیا تھا۔ اور مصنف کو اپنے اس حساب پر ایسا فخر تھا۔ کہ اس نے جوش میں آکر یہ الفاظ لکھے۔ کہ اگر مسیح ۱۸۹۸ء میں نہ آگیا۔ تو بائبل جھوٹی ہے اگر بائبل کے کذب و صدق کا یہی معیار ہو۔ اور پیشگوئیوں کے پورا ہونے کا وہی طریق ہو۔ جو عیسائیوں نے سمجھا ہے تب تو بائبل آج بھی اور کل بھی جھوٹی۔ بلکہ قیامت تک جھوٹی ثابت ہوتی رہے گی۔ لیکن اصل بات یہ ہے کہ اس معاملہ میں بائبل نہیں جھوٹی بلکہ مسیح کی آمد کا جو نقشہ ان لوگوں نے اپنے دل میں بنا کر رکھا ہوا ہے۔ وہ جھوٹا ہے۔ میں نے اس کتاب کے مصنف کو ایک خط لکھا تھا۔ اور اس کے ساتھ ہمدردی ظاہر کی تھی کہ عیسائی دنیا نے تم پر بہت لعنت ملامت کی ہوگی کیونکہ تمہاری تحریر کے مطابق مسیح ۱۸۹۸ء میں نہ آیا۔ لیکن سچ یہ ہے۔ کہ تمہاری تحریر درست تھی۔ اور مسیح آگیا ہے۔ صرف آپ لوگوں نے اس کی آمد کے طریق میں ایسا ہی دھوکا کھایا ہے۔ جیسا کہ الیاس کے متعلق یہودیوں نے مسیح ناصری کے وقت دھوکا کھایا تھا۔ اس خط کا جواب صاحب موصوف نے نہیں دیا۔ اور بیچارہ دیتا بھی تو کیا دیتا

حال میں اسی قسم کی ایک اور کتاب بنجر یک میاں نبی بخش صاحب برادرم بابو برکت علی صاحب نے شملہ سے دیکھنے کے واسطے مجھے بھیجی ہے۔ یہ کتاب پادری بیکسٹر صاحب کی تصنیف ہے۔ جو اخبار کرسچن ہیرالڈ کا ایڈیٹر ہے۔ سب سے پہلے یہ کتاب ۱۸۶۶ء میں چھپی تھی۔ اور عیسائیوں کے درمیان ایسی مقبول ہوئی۔ کہ ۱۸۹۴ء تک یہ آٹھ دفعہ چھپ چکی تھی۔ اور ممکن ہے۔ کہ اس کے بعد بھی چھپی ہو۔ لیکن جو کتاب مجھے ہاتھ لگی ہے وہ ۱۸۹۴ء میں چھپی ہوئی ہے۔ اس کتاب کا نام چہل عجائبات نبوت۔ اس کتاب کا خلاصہ مضمون یہ ہے

۱۸۹۶ یا ۱۸۹۷ء میں یورپ میں ایک بڑا جنگ ہوگا فرانس جرمنی کے ملک پر غالب آئے گا۔ جرمنی کے حصے کئے جائیں گے۔ کچھ فرانس کے قبضہ میں آئے گا۔ کچھ آسٹریا سے مل جائے گا۔ سلطنت روم کو عیسائی لوگ فتح کر لیں گے۔ یورپ میں دس بڑی بڑی سلطنتیں طاقت ور ہوں گی۔ ہسپانیہ سے ہند اور آئرلینڈ سے صرف قانونی رنگ میں علیحدہ ہو جائیں گے۔ یہودیوں کو یروشلم میں ہیکل اور مذبح بنانے کی اجازت ہو جائیگی۔ دس سلطنتوں کے بیچ میں سے ایک اور گیارھویں سلطنت پیدا ہوگی۔ ۱۲۔ مارچ ۱۹۰۳ء بروز جمعرات تمام مقدس عیسائی اوپر آسمان کی طرف اڑیں گے۔ آسمان کے اندر مسیح کے ساتھ ملاقات کریں گے

اکتوبر ۱۹۰۲ء میں سخت زلزلہ آئے گا۔ مارچ ۱۹۰۴ء میں شیطان اور میکائیل فرشتے کی لڑائی ہوگی۔ اپریل ۱۹۰۴ء میں زمین کے باشندوں کے درمیان ایک بڑا جنگ ہوگا۔ فروری ۱۹۰۶ء میں سخت قحط ہوگا۔ بالآخر ۲۳۔ اپریل ۱۹۰۸ء کو جمعرات کے دن شام کے ٹھیک تین بجے مسیح کوہ زیتون پر نازل ہوگا۔

یہ پیشگوئیوں کا سلسلہ ۱۸۹۶ء سے شروع ہو کر ۱۹۰۸ء تک بارہ سال میں ختم ہوتا ہے جس میں سے ۹ سال گذر چکے ہیں۔ اور تین سال باقی ہیں گذشتہ نو سال کے عرصہ میں جہاں تک یہ پیشگوئیاں پوری ہوئی ہیں۔ اس سے اندازہ ہو سکتا ہے۔ کہ آئندہ تین سال کی باتیں کہاں تک سچی نکلیں گی

اس میں شک نہیں۔ کہ اصل مقصد ان کتب کا یعنی مسیح کی آمد اس زمانہ میں ایک صحیح اور واقعی امر ہے۔ اگر گذشتہ انبیاء جن کے متعلق پہلے سے نبوت کی گئی تھی اور نشانات بتلائے گئے تھے۔ اگر ان کے واقعات پیش آمدہ کو بغور مطالعہ کیا جائے۔ تو اس مسیح کے ماننے میں مشکلات نہیں رہتے۔ ہر بار پیشگوئیوں کے پورا ہونے کے معاملہ میں ایک ہی قسم کی ٹھوکر ہمیشہ مخالفین سلسلہ حقہ کھاتے چلے آتے ہیں۔ اور ایسے وقت میں صرف وہی لوگ فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔ جو گذشتہ واقعات کو پیش نظر رکھتے ہیں۔ (باقی آئندہ۔ انشاء اللہ تعالےٰ)

رسید زر

۲۴۔ اگست ۱۹۰۵ء	سید عبد الرحیم صاحب حیدر آباد دکن	عا/
۲۴ " "	منشی محمد حسن صاحب۔ موگہ	عا/
۲۴ " "	چودہری ثناء اللہ صاحب ظفروال	عا/
۲۶ " "	حافظ محمد صاحب۔ سری نگر	سے
۲۶ " "	محمد امام الدین صاحب سیالکوٹ	عا/
۲۸ " "	عمر الدین صاحب ٹھیکیدار ریاست نابھہ	عا/
۲۸ " "	نامعلوم الاسلام	عہ/
۳۰ " "	محمد اسمٰعیل صاحب تھانوں	عا/
۳۰ " "	محمد عبد الرحمان صاحب بمبئی	عا/
۳۰ " "	عبد العزیز خان صاحب نائب تحصیلدار بالم پور	عا/
۳۰ " "	نواب محمد علی خان صاحب قادیان	عہ/
۳۱ " "	صوفی عبد اللطیف صاحب	عا/
یکم ستمبر ۱۹۰۵ء	غلام احمد خان صاحب بھوپال	۱۲/
" "	نصیر الدین صاحب۔ چکر دتہ	۸/
" "	نامعلوم الاسلام	عا
" "	فضل محمد صاحب۔ ہرسیان	عہ/
۴ " "	قاضی نظیر حسین صاحب بہاگ	سے
" "	عبد القادر صاحب مدرس لاہور	عا
" "	مستری شہاب الدین صاحب جموں	عا/
۶ " "	مولوی جان محمد صاحب ڈسکہ	۱۴/
" "	مستری قطب الدین صاحب قادیان	۲/
" "	قاضی خواجہ علی صاحب لدہیانہ	عا
" "	سید محمد رضوی صاحب حیدر آباد دکن	سے
" "	علی بخش صاحب گوجرانوالہ	عا
" "	مولوی فتح الدین صاحب بہرام پور	عہ

عام اخبار

قسطنطنیہ مین سلطان المعظم پروار کرنے کی سازش کے الزام مین ایک ارمنی گرفتار تھا۔ یہ ایک شخص کا خانگی خدمتگار نکلا جو انگریزی رعایا ہے اُسکے مکان کی تلاشی لی گئی یہان پچاس گولے بمب کے خالی پائے اور ۱۵۰ ربوتل آتشگیر سال اده کی جسے بھک سے اُڑتے ہین

اٹلی کا زلزلہ۔ اٹلی کے علاقہ کلبیریا مین زلزلے کی تباہیان بے طرح جاری ہین۔ ایک طرف زلزلون کا خوف برابر بنی ہے اب تک اسکے صدمے محسوس ہوتے ہین۔ اسپر موسم بارانی اور اِس قدر طوفانی ہے۔ کہ خیمہ جات اور جھونپڑے مثل پرکاہ کے اڑجاتے ہین اور جاڑون سے سخت مصیبت اور پڑھکی ہے۔ جو لوگ زلزلے کی تباہی کا شکار ہین ان کی حالت نہایت دردناک ہے ہرچند کہ رفع تکالیف مین کچھ کسر نہین رکھی گئی۔ لیکن آسمانی آفتون کا کیا علاج ہے۔ بارشین دھڑادھڑ ہورہی ہین۔ اور ہوا کا زور بہی سراسر طوفانی ہے اِس سے جانون کی تباہی۔ سراسر ناگفتہ بہ حالت بھگت رہے ہین :

طاعون کا اثر۔ برما کے ضلع میانگ میا کے سول سرجن ڈاکٹر بریڈلے صاحب کو طاعون ہوگیا تھا۔ آرام آیا۔ لیکن اسکے ساتھ ہی دیکھا گیا ہے۔ کہ ان کے کانون کی طاقت زایل ہوگئی ہے۔ وہ کچھ نہین سن سکتے ہین۔ وہ ایسے بہرے ہوگئے ہین۔ کہ ریٹایر ہونے پر مجبور ہین اور قبل پنشن کے دو سال کی رخصت فرلو حاصل کی ہے : تشخیص کیا کرسکتے ہین۔

بھوپال کی بیگم صاحبہ نے اپنی ریاست کی مستورات کے لیے ایک صنعتی مدرسہ قائم کیا ہے تاکہ وہ مستورات جو مدد کی محتاج ہوں کسی ہنر کی تعلیم حاصل کرکے اپنا گذارہ آپ چلاسکیں وظیفے وغیرہ بھی قائم کیے گئے ہیں۔

کوہ قاف کی لڑائی۔ یہ بلوہ دنوں دن بڑھتا جاتا ہے طفلس کے سرغنوں نے عام اعلان دیا ہے کہ سب لوگوں کو روس سے باغی ہوجانا چاہیے۔ باکو کی تیل کی تجارت قریباً بند ہوچکی ہے۔ شاہزادہ لوی نیپولین و مالیہ زار کی طرف سے گورنر جنرل مقرر ہوکر آیا ہے اور امن قائم کرنے کی کوشش کررہا ہے۔ باکو میں حکام کا کچھ نہیں چلتا اور تیل کے کارخانے والوں نے باغیوں کو بڑی بڑی رقمیں دیکر اپنی حفاظت کی تجویز سوچی ہے۔

یمن کی بغاوت کا خاتمہ۔ عربوں نے ترکی حکومت کے جوئے کو کندھے سے اُتارنے میں کمی کچھ نہیں کی تھی اور یورپی اخبارات نے عربوں کے حق میں فیصلہ دینے میں کوئی کمی نہیں کی اور یہی مشہور کرتے رہے کہ ترک شکست کھا رہے ہیں ترکوں کے پاس جہاز نہیں کہ فوج یمن میں آسکے یمن کے افسر فوج کے اخبارات محدود ہیں وہ بیچارہ کچھ نہیں کرسکتا غرض اِس قسم کی بے سروپا خبریں اُڑتی رہیں جنکا نتیجہ یہ ہوا کہ عرب پارہ پارہ کردیے گئے ان کی فوجیں پریشان ہوگئیں تمام یمن پر اس سرے سے اُس سرے تک ترکوں کا نہایت استواری سے قبضہ ہوگیا زیدیوں کے سیکڑوں دیہات جلادیے گئے اور انہیں ایسا سبق پڑھا دیا گیا غالباً وہ پچاس ساٹھ برس تک تو کان نہیں ہلانے کے عربوں کا بے جگری سے لڑنا ایک معمولی بات ہے مگر ترکوں کی قواعد دان فوج اور مشین کی توپوں نے انکا بھرکس نکال دیا ان کی بے ہنگام شجاعت کچھ کام نہ آئی اور وہ چنوں کی طرح بھون دیے گئے ترکی فوجیں ایک بھی ترک نہیں ہے ساری پلٹن البانی رنگروٹوں کی تھی اور یہ وہی البانی ہیں جنھوں نے ایک ہفتہ میں یونانیوں کی کرتوڑ دی تھی غرض اب بغاوت بالکل نیست ونابود ہوگئی۔

برن کمپنی کے کلرک

کلکتہ کی مشہور برن کمپنی کے تین سو دیسی کلرکوں نے اسوجہ سے نوکری پر جانا موقوف کردیا ہے کہ ان کے ساتھ قلیوں کا برتاؤ کیا جاتا ہے اِن کی ہمت اور غیرت پر آفریں ہے۔ اِس کے ساتھ کلکتہ کے دیسی دوکان داروں نے برن کمپنی سے حساب کتاب بند کرنا شروع کردیا ہے۔ اور ان تمام دیسی دوکانداروں نے اتفاق کرکے ایک میموریل برن کمپنی کو بھیجا ہے جس میں لکھا گیا ہے کہ اگر مالکان کمپنی کلرکوں کو دوبارہ نوکر نہ رکھیں گے اور ان کے ساتھ شریفانہ برتاؤ نہ کرینگے تو ہم خرید و فروخت قطعی بند کردینگے۔ برن کمپنی کے مالکوں نے اسکا ابھی کوئی جواب نہیں دیا ہے جسکا نہ صرف اہل بنگال بلکہ دیگر صوبجات کے باشندوں کو بھی بڑی بے صبری سے انتظار ہے۔

نیو یارک میں ایک ریل پٹڑی سے اُتر گئی ۱۰ مسافر ہلاک ۲ زخمی ہوئے۔

۷ ماہ حال کو منصوری میں ۴ بجے صبح کے وقت زلزلہ آیا مگر کچھ نقصان نہیں ہوا۔

ہفتہ قادیان

حضرت اقدس بخیروعافیت ہین اور کتاب براہین احمدیہ حصہ پنجم کا ضمیمہ لکھا جارہا ہے حضرت مولوی عبدالکریم صاحب ہنوز علیل ہین۔ اور تکالیف مین ہین۔ احباب ان کی صحت وعافیت کے واسطے دعا کرین۔ کہ اللہ تعالےٰ انہین شفا دے

اِس ہفتہ مین خلیفہ نورالدین صاحب جمون سے محمد ذوالفقار علی خانصاحب۔ اور مولوی عبدالرحیم صاحب میرٹھ سے شیخ خدا بخش صاحب ۔ میان محمد یوسف صاحب میکرٹری اپیل نویس مردان سے اور دیگر احباب مختلف مقامات سے حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے

شیخ عبدالرحمن صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ قادیان ہنوز علیل ہیں احباب اُن کے واسطے بھی دعاے صحت کریں۔

مدرسہ تعلیم الاسلام میں سید طفیل حسین صاحب سابق طالب علم تعلیم الاسلام کالج اور میاں محمد شریف صاحب بی۔ اے عارضی طور پر آنریری کام کرتے ہیں اللہ تعالےٰ اُن کو جزاے خیر دے۔

آج کل حضرت اقدس عموماً صبح کے ۸ اور ۱۲ بجے کے درمیان دو ایک گھنٹہ مسجد مبارک میں اجلاس فرماتے ہیں اور خادمان کو اپنے پُراثر وعظ سے مستفیض فرماتے ہیں۔ باہر سے آنے والوں کے لیے کیا خود یہاں کے رہنے والوں کے واسطے یہ موقعہ نہایت غنیمت ہے اللہ تعالےٰ عمل کی توفیق عطا فرماوے آمین

آمد و روانگی

جدید وئیسراے ہند لارڈ منٹو نے ریوٹر ایجنسی کو اطلاع دی ہے کہ وہ کونٹس منٹو اور لڑکیوں کے ساتھ ۲۰ اکتوبر کو مارسیلز سے جہاز مقدونیہ پر روانہ ہند ہوں گے لارڈ موصوف کے سٹاف میں حسب ذیل اصحاب ہوں گے ۔

میجر اُدم ۔ میجر فیلڈنگ ۔ لارڈ میس سکاٹ اور سرجن کرنل کروک لاس

درخواست دعا

حسن محمد ساکن کنجاہ بیمار ہیں۔ بابو غلام محمد خان صاحب مخالفین کی دُکھ دہی سے تنگ ہیں ہردو صاحبان احباب کی خدمت میں دعا کے واسطے ملتجی ہیں۔ ہر ایک صاحب اپنی اپنی جگہ ان دونوں صاحبوں کے لیے جناب باریتعالےٰ عزشانہ میں دعا کریں۔

ضروری اطلاع

رسالہ نور الدین جس میں فاضل مصنف نے بعد نظر ثانی کسی قدر اضافہ کیا ہے ۔خوش خط ۔عمدہ کاغذ پر چھپ کر تیار ہے ۔قیمت علاوہ محصولڈاک ۱۲ ہے ۔درخواستیں اس پتہ پر ہوں
سیٹھ عبد الواحد ہدایت مرچنٹ وکمیشن ایجنٹ
کٹڑہ جیمل سنگھ ۔امرتسر

مدرسہ تعلیم الاسلام

گذشتہ تین اخباروں میں متواتر ہم نے کالج کی تجویز کے واسطے چندہ بہم پہنچانے کے واسطے احباب کی خدمت میں تحریک کی ہے ۔ اور ہمیں امید ہے ۔کہ احباب نے اس کی طرف توجہ کی ہوگی ۔لیکن اس وقت میں چاہتا ہوں کہ دوستوں کو یہ بات بڑے زور سے یاد دلاؤں ۔کہ خود ہائی اسکول کی حالت بھی تاحال ویسی قابل تشفی نہیں جیسے کہ ہمارا جی چاہتا ہے ۔کہ ہو جاوے ۔مثلاً کتب خانہ ہال سائنس روم ۔وغیرہ بعض عمارتیں سائنس ماسٹر اور سائنس کا سامان اور دیگر بعض اس قسم کی ضرورتیں جن کا پورا کرنا ہائی اسکول کو کامل کرنے کے واسطے نہایت ہی ضروری ہے ۔اگر پوری سرگرمی سے مدرسہ کا چندہ حسب الحکم حضرت اقدس آتا رہے ۔تو یہ سب کام باسانی ہو سکتے ہیں ۔لیکن افسوس ہے ۔کہ بعض جگہ دوست اس کام میں غفلت کرتے ہیں اور چندہ کی روانگی میں دیر کرتے ہیں ۔سر دست دو نئے کمرے مدرسہ کی عمارت میں زیادہ کئے گئے ۔اور تین چار کمروں کی جگہ پر بہت سی بھرتی مٹی کی ڈالوائی گئی ہے جس پر بہت سا روپیہ خرچ ہوا ہے ۔تنخواہوں کے واسطے بھی جیسا کہ میں پہلے کئی دفعہ لکھ چکا ہوں ۔ایک ہزار روپیہ مستقل طور پر مدرسہ کے فنڈ میں ہر وقت علیحدہ جمع رہنا چاہیئے ۔جس کو بحروف انگریزی ریزرو فنڈ کہنا چاہیئے ۔ والسلام

ایک ثواب کا کام

آپ بدر کے واسطے نئے خریدار پیدا کریں ۔اپنا خرچ سے انجمنوں کتب خانوں اور غریب لوگوں کو اخبار خرید کر دیں ۔اس طرح سلسلہ کی تبلیغ دور دور تک پہنچ سکتی ہے

خریداران توجہ کریں

۱۹۰۵ء ۔نصف سے زیادہ گذر چکا ہے ۔اس واسطے جن اصحاب کی قیمت سنہ رواں اب تک وصول نہیں ہوئی ۔ان کی خدمت میں اخبار بذریعہ وی پی ارسال کیا جاوے گا ۔تاکہ قیمت وصول ہو جاوے ۔وی پی اخبار دس دن تک ڈاکخانہ میں رہ سکتا ہے ۔اور آدمی سہولت کے ساتھ روپیہ دے کر وصول کر سکتا ہے ۔لیکن اب بھی جو صاحبان قیمت نہیں دے سکتے ۔اور اس کو کسی آیندہ ماہ تک ملتوی رکھنا چاہتے ہیں ۔ان کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ فوراً ہم کو مطلع کریں ۔تاکہ ایسا نہ ہو کہ کارخانہ کو الٹا اور نقصان اٹھانا پڑے ۔بہ سبب تھوڑی خریداری کے کارخانہ اس وقت بہت نقصان میں ہے ۔خرچ آمد سے دگنا ہو رہا ہے ۔اور پروپرائیٹر زر کثیر اس راہ میں خرچ رہا ہے ۔اس قدر خرچ کی برداشت ایک فرد واحد کے واسطے ایک مشکل کا سامنا ہے ۔احباب کو چاہیئے ۔کہ اس کی امداد کے لئے اٹھیں ۔خریداروں کا پیدا کرنا ۔قیمت کا پیشگی ادا کرنا ۔امدادی چندوں کا عطا کرنا ۔جس طرح سے ہو سکے ۔اس کام کو چلانے کی سعی کرنی چاہیئے ۔

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ربع کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲ ۔لیکن عہ روپیہ سے کم اجرت کا اشتہار نہیں لیا جاویگا ۔ضمیمہ بحساب ۸ فی سینکڑہ اخبار کے ساتھ تقسیم کیا جاویگا ۔ضمیمہ بھجوانے کیلئے نمونہ ارسال کر کے بذریعہ خط دکتابت فیصلہ کر لیں ۔ایڈیٹر کو اختیار ہے کہ کسی اشتہار کے لینے سے انکار کر دے ۔اجرت اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہیئے ۔مستقل اشتہار دینے والوں کو اخبار مفت بھیجا جاویگا ۔بشرطیکہ انکے اشتہار کی اجرت سالانہ بیس روپیہ سے کم نہو جنکے اشتہار کی اجرت ۱۵ روپیہ سالانہ ہوگی انکو اخبار مفت لیکن محصولڈاک انہیں دینا پڑیگا ۔

براہین احمدیہ

براہین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی سب سے پہلی تصنیف اور اس سلسلہ کی صداقت کی سب سے پہلی گواہ ہے ۔اس میں مندرجہ پیشگوئیاں آج تک پوری ہو رہی ہیں اور قیامت تک ہوتی رہینگی یہ کتاب ہر چہار جلد نہایت عمدہ ۔خوش خط چھپ رہی ہے ۔قیمت صرف پونے تین روپے ۔عہ ۔درخواستیں بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر بدر ۔قادیان ۔ضلع گورداسپور آنی چاہئیں ۔

خط و کتابت

ہر ایک خریدار کو جب اخبار روانہ کیا جاتا ہے ۔تو اس کے پتہ کے چٹ پر نام سے پہلے نمبر خریداری بھی دیا جاتا ہے سب خریداران کی خدمت میں التماس ہے کہ خط وکتابت کے وقت خط کے اندر اپنے نام کے ساتھ نمبر خریداری ضرور دیا کریں اور اپنا نام اور پتہ صاف اور خوش خط لکھا کریں ۔بعض لوگوں کی عادت ہے ۔کہ خط کا مضمون بہت خوش خط لکھتے ہیں ۔مگر اپنا نام اور پتہ ایسا شکستہ خط میں جلدی سے لکھ ڈالتے ہیں کہ یہاں کسی سے نہیں پڑھا جاتا ۔اور اس واسطے ایسے خط بغیر جواب لکھنے کے افسوس کے ساتھ فائل کر دئے جاتے ہیں

فگ پلز

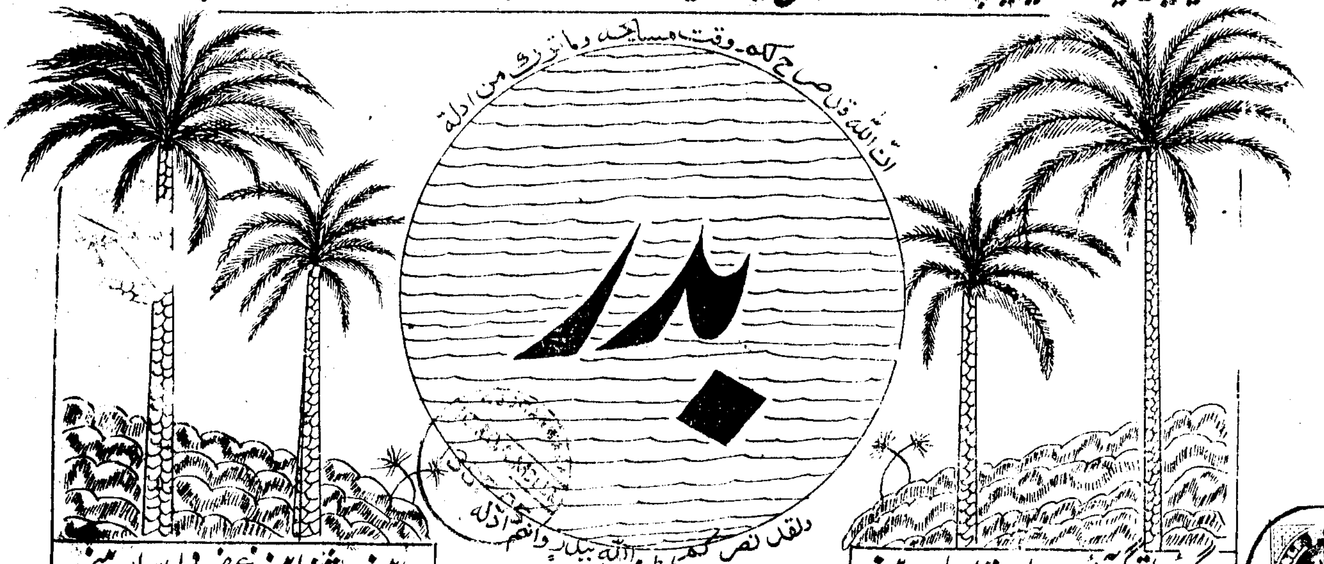
یہ نادر گولیاں بارہا تجربہ کے بعد معدہ کے جملہ امراض دفع کرنے میں عجیب باثر ثابت ہوئی ہیں ۔دائمی قبض ان گولیوں کی چند خوراک کے استعمال کرنے سے عمر بھر کیواسطے بالکل جاتا رہتا ہے ۔بدہضمی ۔نفخ ۔قولنج ۔درد شکم ۔گرانی شکم جلے اور کھٹے ڈکار دلکا آنا ان گولیوں کے استعمال سے بہت جلد تمام عوارض جاتے رہتے ہیں ۔گولیاں اعلیٰ درجہ کی مقوی معدہ اور بھوک بڑھانیوالی ہیں ۔قیمت فی بکس جسمیں چالیس گولیاں ہوتی ہیں ۔صرف ایک روپیہ (عہ) علاوہ محصولڈاک

المشتہر حکیم محمود علی خان محلہ چاہ شور ۔آگرہ

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر کیلئے چھاپا گیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

دنیا میں ایک نذیر آیا ۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا ۔ لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا



چہ گویم با تو گر آئی ۔ بجائے قادیان بینی	بدر رجسٹرڈ نمبر ال ۴۰۹	دوا بینی ۔ شفا بینی غرض دار الامان بینی
سلسلۃ الجدید جلد ۱ نمبر ۲۳	۷ ۔ رجب ۱۳۲۳ھ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ ۷ ۔ ستمبر ۱۹۰۵ء	سلسلۃ القدیم جلد ۴ نمبر ۳۰
ای جہان منتظر خوش باش کامد دلستان	ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ	آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

قیمت سالانہ

والیان ریاست سہ
معاونین عہ
بر ضلع صہ
خود ہے
عام قیمت عہ

اس سے زائد امداد کے طور پر جو کچھ احباب عطا فرماوین وہ بخوشی لیا جاویگا

سر دست خریداری کی تعداد کم ہے اور خرچ آمد سے ہو گیا ہے اس لئے ایسی امداد کی بہت ضرورت ہے

تمام ترسیل زر بنام منیجر ... بدر قادیان اور خط و کتابت بنام ایڈیٹر بدر ہونی چاہیئے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا ۔ مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمده از مادریم ۔ هم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق که قرآن نام اوست ۔ بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام ۔ دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن ۔ جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام ۔ ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست ۔ زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود ۔ آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال ۔ وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست ۔ ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد ۔ ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
آنچہ ہمہ از حضرت احدیت است ۔ منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اندر است ۔ منکر آن کور و لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین ۔ آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست ۔ ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
[illegible] بعدی از آن عالیجناب ۔ نزد ما کافر است خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہیں ہوگا ۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا ۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا ۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا ۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

خدا کی تازہ وحی

۲ ستمبر ۱۹۰۵ء۔ سینتالیس سال کی عمر۔ اِنّا للّٰہ و انّا الیہ راجعون (اس سے دوسرے دن ۳۔ ستمبر ۱۹۰۵ء کو ایک شخص کا خط آیا جس نے اپنی بدکاریوں اور غفلتوں پر نہایت افسوس کی تحریر کر کے لکھا۔ اب میری عمر سینتالیس سال کی ہے۔ اِنّا للّٰہ انّا الیہ راجعون۔ فرمایا۔ کئی دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ جو خط باہر سے آنیوالا ہوتا ہے۔ اس کے مضمون سے پہلے ہی سے اطلاع دی جاتی ہے)

۴ ستمبر ۱۹۰۵ء۔ ما کان لنفسٍ ان تموت الا باذن اللہ

۱۔ ۶ ستمبر ۱۹۰۵ء ایک کاغذ دکھایا گیا۔ جیسا کہ منی آرڈر کا فارم ہوتا ہے۔ اور سامنے اس کے پاس حلقہ پندرہ رکھے ہوئے ہیں (اس کشف کے تھوڑی دیر بعد پندرہ کا ایک منی آرڈر آیا)

۲۔ ایک کاغذ دکھائی دیا۔ اس پر لکھا ہوا تھا۔

آتش فشان

۳۔ پھر ایک کاغذ دکھائی دیا۔ اس پر لکھا تھا

مصالح العرب۔ میسر العرب

۴۔ پھر ایک کاغذ دکھائی دیا۔ اس پر لکھا تھا

بامراد

۵۔ پھر ایک کاغذ دکھائی دیا۔ اس پر لکھا تھا

رد بلا

۷ ستمبر ۱۹۰۵ء۔ قبل ظہر۔ واما بنعمت ربک فحدث

۸ ستمبر ۱۹۰۵ء۔ اذا جاء افواج و سمع من السماء۔

کفن میں لپیٹا گیا

فرمایا۔ معلوم نہیں یہ الہامات کس کے متعلق ہیں۔

القول الطیب

۷ ستمبر ۱۹۰۵ء۔ مذکورہ بالا الہامات سنا کر فرمایا کہ بعض دفعہ وحی اس طرح بھی نازل ہوتی ہے۔ کہ کوئی کاغذ یا پتھر وغیرہ دکھایا جاتا ہے۔ جس پر کچھ لکھا ہوا ہوتا ہے

فرمایا۔ اللہ تعالےٰ کے نشان اس طرح کے ہوتے ہیں۔ کہ ان میں قدرت اور غیب ملا ہوا ہوتا ہے اور انسان کی طاقت نہیں ہوتی۔ کہ ان کو ظاہر کر سکے

فرمایا۔ مولوی صاحب کی زیادہ علالت کیوقت میں بہت دعا کرتا تھا۔ اور بعض نقشے میرے آگے ایسے آئے جن سے ناامیدی ظاہر ہوتی تھی۔ اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا موت کا وقت ہے۔ اور ظاہر طب کی رو سے بھی معاملہ خوفناک تھا کیونکہ ذیابیطس والے کو سرطان ہو جائے۔ تو پھر بچنا مشکل ہوتا ہے۔ اس دعا میں میں نے بہت تکلیف اٹھائی۔ یہاں تک کہ اللہ تعالےٰ نے بشارت نازل کی۔ اور عبداللہ سنوری والا خواب میں نے دیکھا جس سے نہایت درجہ غمناک دل کو تشفی ہوئی۔ جو گذشتہ اخبار میں چھپ چکا ہے

اُمّت بمنزلہ عورت اس دعا میں میں نے ایک شفاعت کی تھی۔ جیسا کہ خواب کے الفاظ سے بھی ظاہر ہے۔ کہ یہ شخص میرا دوست ہے۔ خدا کی قدرت اور اس کا عالم الغیب ہونا ظاہر ہوتا تھا۔ کہ مولوی صاحب بچ گئے۔ خدا کی کتب میں نبی کے ماتحت اُمّت کو عورت کہا جاتا ہے جیسا کہ قرآن شریف میں ایک جگہ نیک بندوں کی تشبیہ فرعون کی عورت سے دی گئی ہے۔ اور دوسری جگہ عمران کی بیوی سے مشابہت دی گئی ہے۔ انجیل میں بھی مسیح کو دولھا اور اُمّت کو دلھن قرار دیا ہے اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ اُمّت کے واسطے نبی کی ایسی ہی اطاعت لازم ہے۔ جیسی کہ عورت کو مرد کی اطاعت کا حکم ہے۔ اسی واسطے ہماری رؤیا میں

تعبیر رؤیا عبداللہ نے کہا۔ کہ میری بیوی بیمار ہے عبداللہ نبی کا نام ہے۔ قرآن شریف میں بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نام عبداللہ آیا ہے۔ مٹھن سے مراد وہ لذت اور راحت صحت کی ہے۔ جو بیماری کی تلخی کے بعد نصیب ہوتی ہے۔ مقبول سے مراد ہے۔ کہ دعا قبول ہو گئی یہ سب گہرے استعارات ہیں اور تمثلات ہیں جب تک آسمان پر نہ ہو۔ زمین پر کچھ ہو نہیں سکتا۔ مولوی صاحب کا اس بیماری سے صحت پانا ایک بڑا معجزہ ہے۔

مطالعہ کتب سب دوستوں کے واسطے ضروری ہے کہ ہماری کتب کم از کم ایک دفعہ ضرور پڑھ لیا کریں۔ کیونکہ علم ایک طاقت ہے اور طاقت سے شجاعت پیدا ہوتی ہے۔ جس کو علم نہیں ہوتا۔ مخالف کے سوال کے آگے حیران ہو جاتا ہے

مولوی محمد حسین بٹالوی کا ذکر تھا۔ ایک دوست نے عرض کی کہ کہیں مرنے کے وقت توبہ کریگا۔ فرمایا۔ اللہ تعالےٰ ہر شے پر غالب ہے۔ ایک وہ زمانہ تھا۔ کہ ہماری جوتیاں جھاڑ کر آگے رکھتا تھا۔ ہم کو وضو کرانا ایک بڑا ثواب جانتا تھا۔ براہین کا ریویو اس نے خود بخود لکھا۔ ہماری درخواست نہ تھی۔ تعجب نہیں کہ وہ کسی وقت پہلی حالت پر پھر لوٹ آئے۔ جیسا کہ ہم رؤیا میں دیکھ چکے ہیں۔ بعض خوابیں مُدّت کے بعد پوری ہوتی ہیں۔ یہ رؤیا چھپ چکا ہے۔ جس میں میں نے دیکھا تھا۔ کہ وہ ایک چھوٹا لڑکا ہے ننگا رنگ سیاہ اور بدشکل ہے۔ میں نے اس کو اشارہ سے بلایا۔ تب وہ آیا اور میرے گلے لگا۔ اور پورے قد کا ہو گیا اور اس پر لباس بھی ہے اور رنگ سفید ہے۔ تب میں نے کہا کہ آپ کا ہمارا اس قدر مقابلہ رہا۔ ممکن ہے۔ کہ قلم سے یا زبان سے کوئی سخت لفظ نکل گیا ہو۔ تم بخش دو۔ اس نے کہا۔ اچھا میں نے بخشا۔ تب میں نے کہا کہ تم نے جو ایذا ہم کو دی تھی۔ وہ بھی ہم نے بخشدی۔ تب ہم نے اس کی دعوت کی۔ جس کو اس نے کچھ تردد کے بعد قبول کیا اور ایک شخص جان لندن میں ہے۔ تب میں نے کہا کہ یہ مقدر تھا کہ جس دن یہ شخص مرے۔ اس دن تم توبہ کرو

ہجرت آج کے الہام میسر العرب کا ذکر تھا تو فرمایا۔ اس کے یہ معنے بھی ہو سکتے ہیں کہ عرب میں چلنا۔ شاید مقدر ہو کہ ہم عرب میں جائیں۔ مُدّت ہوئی۔ کہ کوئی پچیس ۲۵ چھبیس ۲۶ سال کا عرصہ گذرا ہو گا ایک دفعہ میں نے خواب میں دیکھا تھا۔ کہ ایک شخص میرا نام لکھ رہا ہے۔ تو آدھا نام اس نے عربی میں لکھا ہے اور آدھا انگریزی میں لکھا ہے۔ انبیاء کے ساتھ ہجرت بھی ہے۔ لیکن بعض رؤیا نبی کے اپنے زمانہ میں پورے ہوتے ہیں۔ اور بعض اولاد یا کسی متبع کے ذریعے سے پورے ہوتے ہیں۔ مثلاً آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو قیصر و کسریٰ کی کنجیاں ملی تھیں۔ تو وہ ممالک حضرت عمر کے زمانہ میں فتح ہوئے۔

ہفتہ دارالامان

حضرت اقدس بخیر و عافیت ہیں۔ خواجہ کمال الدین صاحب و ڈاکٹر انور محمد صاحب لاہور اور شیخ نور احمد صاحب پلیڈر ایبٹ آباد سے اس ہفتہ میں تشریف لائے ہیں اور حضرت مسیح کی صحبت سے مستفیض ہو رہے ہیں۔ دیگر احباب مختلف مقامات سے تشریف فرما ہوئے۔ مولوی عبدالکریم صاحب کی طبیعت بحمد اللہ نسبتاً اچھی ہے۔ حضرت کے مکانات کے مغربی جانب ایک وسیع مکان لنگر خانہ اور مہمان خانہ کیواسطے بن رہا ہے جس کی چھت کے واسطے شیخ نیاز احمد صاحب وزیرآبادی نے اپنے خرچ سے چار لوہے کے گرڈر بھیجے ہیں۔ اللہ تعالیٰ شیخ صاحب کو جزائے خیر دے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

حضرت مولوی نورالدین صاحب کے

درس قرآن

سے نوٹس

سورۃ السجدۃ

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن نماز فجر کی پہلی رکعت میں یہ سورۃ شریف ہمیشہ نہیں تو اکثر ضرور پڑھا کرتے تھے۔ اس سورہ شریف میں اللہ تعالےٰ کی عظمت۔ نبوت۔ کی صداقت اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاک عادات اور دنیا کے تغیرات کا بیان ہے

الم۔ انا اللہ اعلم۔ میں اللہ جاننے والا ہوں جن سورتوں کے شروع میں یہ الفاظ آئے ہیں۔ وہاں ساتھ ہی اللہ تعالےٰ نے کتاب کا خصوصیت کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ مثلاً۔ الم۔ ذٰلک الکتٰب لاریب فیہ۔ الم۔ تلک اٰیٰت الکتٰب الحکیم۔ الم تنزیل الکتٰب لاریب فیہ

حروف مقطعات

قرآن شریف میں کئی سورتوں کے شروع میں اس قسم کے حروف ہیں۔ جیسے کہ اس سورہ کے ابتدا میں حروف الم ہیں۔ ان کو حروف مقطعات کہتے ہیں۔ بعض لوگوں کا خیال ہے۔ کہ حروف مقطعات کے معانی تلاش کرنا گناہ ہے۔ اور یہ کسی کو معلوم نہیں۔ مگر ایسا کہنا قرآن شریف کی بے ادبی کرنا ہے۔ قرآن شریف میں تدبر کرنا فرض ہے صحابہ کرام میں سے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان حروف کو اجزاء اسمائے الٰہی مانا ہے۔ میں نے بہت محنت کے ساتھ ایسی کتابوں کا مطالعہ کیا ہے۔ جس میں ان کا ذکر ہو اور صحابہ کرام کے مقدس گروہ کا اجماع مجھے اسی پر دکھائی دیا ہے۔ کہ حروف اجزائے اسماء الٰہی ہیں اور اسی واسطے سورتوں کے نام ہیں

آج کل کے جنٹلمین تو اس طریق پر اعتراض کر ہی نہیں سکتے کیونکہ ان میں عموماً قابل عزت وہی ہے جس کے نام کے ساتھ کوئی بی۔ اے یا ایم۔ اے یا ایم بی۔ یا ایل ایل بی غرض دو یا تین حروف لگے ہوئے ہیں۔ اور بعض بڑے معززین کے ناموں کے ساتھ اس قدر حروف ہوتے ہیں کہ ساری حروف تہجی وہاں ختم ہوتی نظر آتی ہے۔

وید دانتہ میں بھی سب سے پہلے اوم ہی آتا ہے۔ مگر افسوس ہے۔ کہ باوجود اس کو حروف مقطعات ماننے کے وہ لوگ اس کے معنے کے واسطے کوئی سند نہیں رکھتے۔

ما اتٰھم من نذیر۔ نہیں آیا ان کے پاس کوئی ڈرانے والا۔ عرب کے لوگ ماموریں اللہ اور مکالمہ الٰہی سے بالکل ناواقف تھے۔ جیسا کہ ہمارے زمانہ کے لوگ ناواقف ہیں۔ جو قوم اس وقت عرب میں موجود تھی۔ ان میں یا ان سے پہلے قریب دنوں میں ان کے درمیان کوئی ایسا نبی نہ گذرا تھا۔ جس سے ان کو معلوم ہوتا۔ کہ نذیر کس طرح ہوا کرتے ہیں۔ یہ پہلا موقعہ تھا کہ ان کو ایک نذیر نظر آیا

چھ دن میں زمین و آسمان

فی ستۃ ایام۔ چھ وقتوں میں۔ یوم ایک وقت اور ایک دور کو کہتے ہیں۔ یوم کا لفظ ایک دن پر ایک برس پر ایک ہزار برس پر پچاس ہزار برس پر یا کسی کام کے پورا ہونے کی ایک منزل کی میعاد کو کہتے ہیں۔ آج کل کے جیالوجسٹ یعنی علم الارض کے ماہروں نے یہ ثابت کیا ہے۔ کہ زمین کو اس موجودہ صورت تک پہنچنے تک چھ خاص حالتوں میں سے گذرنا پڑا ہے۔ جن پر چھ زمانے گذرے تھے۔ آج کل لاہور کے عیسائی پادریوں کے مشہور ماہواری رسالہ میں بھی جس کا نام ترقی ہے۔ ایک لمبا مضمون اس تفصیل میں نکلا ہے کہ زمین نے کس طرح چھ حالتیں بدلیں۔ اور بالآخر وہ اس موجودہ شکل میں پوری ہوئی

انسان کا بچہ جب ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے تو اس پر بھی چھ ایام آتے ہیں۔ سلالۃ من طین نطفہ۔ علقہ۔ مضغہ۔ عظام۔ کسونا العظام لحماً

اس کے بعد پھر انسانی بچہ پر چھ ایام آتے ہیں۔ جنین۔ رضیع۔ غلام۔ شاب۔ کہل۔ شیخ

ایسا ہی زمیندار ہل چلاکر۔ ڈھیلے توڑتا۔ پانی دیتا بیج ڈالتا۔ لو نکلتی۔ فصل پکتا

ایسا ہی آج کل تعلیم چھ درجوں پر کامل ہوتی ہے پرائمری۔ مڈل۔ انٹرنس۔ ایف اے۔ بی اے ایم۔ اے

ایک دفعہ ایک شخص نے اعتراض کیا۔ کہ کیا خدا تعالےٰ زمین و آسمان کو ایک دن میں نہیں بنا سکتا تھا۔ چھ یوم کیوں لگا۔ میں نے ایک بچہ سامنے تھا۔ میں نے اس کی طرف اشارہ کرکے پوچھا کہ یہ کتنے عرصہ میں پکے گا۔ وہ شرمندہ ہو گیا

اللہ تعالےٰ کی صفات کا مقتضا ہے۔ کہ ہر ایک شیء بتدریج نشوونما اور ترقی پاتے

ثم استوٰی علی العرش۔ اللہ تعالےٰ اپنے تخت پر ٹھیک ٹھاک حکمران ہے

یدبر الامر من السماء۔ کل احکام اوپر سے آتے ہیں۔ ہم آنکھیں رکھتے ہیں۔ مگر آسمانی روشنی کے سوائے کچھ دیکھ نہیں سکتے۔ اگر اوپر سے بارش نہ آئے۔ تو کنوئیں بھی خشک ہو جاتے ہیں

روح

روح۔ قرآن شریف میں روح کا لفظ جان کے واسطے کہیں استعمال نہیں ہوا۔ بلکہ روح کے معنے کلام الٰہی میں ہر جگہ وحی الٰہی لئے گئے ہیں۔ مثال وکذٰلک اوحینا الیک روحًا من امرنا

مدینہ میں آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا پہلا خطبہ

آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب ہجرت کرکے مدینہ طیبہ تشریف لے گئے۔ تو آپ نے اول مرتبہ اہل مدینہ کو مخاطب کرکے جو خطبہ پڑھا اس کا ترجمہ یہ ہے۔ اے لوگو۔ قبل اس کے کہ تم اس جہان کو چھوڑو اپنے لئے اعمال نیک کا ذخیرہ آگے بھیجو۔ یقین جانو تم کو ضرور خدا کی کہ بالضرور تم میں سے ہر ایک شخص ہولناک بلا میں پڑنے والا اور بیشک وہ اپنے گلہ کو اس طرح چھوڑ نیوالا ہو جیسے کوئی اپنی بکریوں کو محافظ کے بغیر چھوڑ دے اور بیشک خدا ہر ایک سے ایسے طور پر کہ نہ اس کے لئے کوئی ترجمان ہوگا اور نہ روک ٹوک کرنیوالا دربان یقینی گویا منہ در منہ پوچھیگا۔ کہ کیا ہمارا کوئی پیغمبر تیرے پاس نہیں آیا تھا؟ اور ہمارے احکام تجھ کو نہیں پہنچانے تھے۔ اور کیا تجھ کو ہم نے بہت سا مال نہیں بخشا تھا؟ (تاکہ ہماری راہ میں دیوے) اور اپنا فضل و احسان تجھ پر نہیں کیا تھا؟ (تاکہ اپنی بنی نوع کیساتھ مہربانی اور نیکوئی کرے) پس بتا کہ تو نے کیا چیز اپنے لئے آگے بھیجی تھی۔ پس البتہ تب (یعنی تب انسان دائیں بائیں دیکھیگا) اور کوئی چیز دکھائی نہ دیگی بعد ازاں سامنے کی طرف نظر کریگا۔ اور وہاں بجز دوزخ کے سوا کچھ نظر نہ آئیگا پس جس سے ہو سکے اپنے تئیں اس آگ سے بچاوے خواہ کھجور کے دانے کا ایک ٹکڑہ ہی خدا کی راہ میں دیکر ہی نہ بچائے اور جس کو اتنا بھی میسر نہ ہو تو کسی سے حسن خلق سے کلمہ خیر ہی کہے۔ کیونکہ بیشک آخرت میں ایک نیکی کا بدلہ دس گنا بلکہ سات سو گنے تک دیا جائیگا۔ تم پر اللہ کی سلامتی اور رحمت اور برکت تم پر ہو

وصیت نور دین

هٰذَا اشْهَادَتِي اَمَانَة عِنْدَ كُلِّ مَنْ
یہ میری شہادت ہے ہر ایک جو اسکو سنے یا دیکھے
سمع او نظر ففهم بعد ان اشهدت
اور سمجھے اُسکے پاس یہ میری امانت ہے۔ سب سے پہلے میں اللہ
الله تعالیٰ وملئكته عليمًا۔ وانا الفقير
تعالیٰ کو جو علیم ہے اور اُسکے فرشتوں کو بھی اس وصیت پر گواہ کرتا ہوں
الى رب العلمين۔ نور الدين۔ اللهم
میں رب العالمین کا ایک فقیر ہوں اور میرا نام نور الدین ہے اے اللہ
اجعله كاسمه۔ امين۔
تو اس نام والیکو اسم بامسمیٰ فرما۔ آمین۔
ان الله تعالےٰ ربي رب العلمين۔ الرحمٰن
میرا رب اللہ تعالیٰ ہے جو تمام عالموں کا رب ہے جسکی بخششیں
الرحيم مالك يوم الدين۔ وان
بغیر ہماری کسی محنت کے ہمیں عطا ہوئیں اور جو ہماری محنتوں کو
الله الاحد الصمد لم يلد ولم يولد
بار آور کرتا ہے۔ جزا و سزا کے وقت کا وہ مالک ہے وہ اللہ ایک
ولم يكن له كفوًا احد۔ وحده
بے احتیاج ہے۔ نہ اسکو کسی نے جنا تھا اور نہ آگے اُسنے کسیکو جنا
لا شريك له له الملك وله الحمد
اور نہ اُسکی کوئی برابری کرنے والا ہے۔ وہ ایک ہے۔ اسکا کوئی
الحي القيوم۔ وانه بكل شئ عليم
شریک نہیں سب بادشاہی اُسکی ہے سب حمد اُسکے لیے ہے
يدبر الامر من السماء الى الارض
وہ زندہ ہے دوسروں کو قائم رکھنے والا ہے اور وہ سب کچھ جانتا ہے
القادر۔ الفعال۔ لما يريد
آسمان سے زمین تک کے تمام امور کی تدابیر کرتا ہے وہ قدرت والا ہے
السميع البصير۔ كلم الله موسىٰ
جو ارادہ کرتا ہے وہی کر لیتا ہے۔ سنتا ہے دیکھتا ہے
تكليمًا وله الاسماء الحسنىٰ
اسی نے موسیٰ سے کلام کیا اور اُسکے خوبصورت نام ہیں
وهو الغني من العلمين۔ استوىٰ
اور وہ سب سے بے پرواہ ہے۔ وہ اپنے عرش پر
على عرشه وليس كمثله شئ
ٹھیک ٹھاک قرار ہے اور کوئی اُس کی مانند نہیں
احاط بكل شئ علمًا وخلقًا
اُسکے علم اور خلق کا احاطہ سب پر ہے۔

ووسع كل شئ علمًا واحصى كل شئ
اور اس کا علم سب پر وسیع ہے اور ہر ایک شئ کو اُس نے
عددًا يعلم السر واخفىٰ الا يعلم من
گن رکھا ہے وہ چھپے رازوں کو جانتا ہے اور مخفی باتوں سے آگاہ
خلق وهو اللطيف الخبير۔
ہے کیا جس نے پیدا کیا وہ نہیں جانتا وہ باریک سے باریک باتوں سے با خبر
عالم الغيب والشهادة فتعالےٰ عما
وہ غیب کو جانتا ہے ظاہر سے آگاہ ہے اُسکی ذات برتر ہے اس سے
يشركون۔ هو الاول ليس قبله شئ
جو وہ شریک کرتے ہیں۔ وہ اول ہے اُس کے قبل کوئی نہیں
هو الاخر ليس بعده شئ هو الظاهر
وہ آخر ہے اُسکے بعد کوئی نہیں وہ ظاہر ہے
ليس فوقه شئ هو الباطن ليس دونه
اُسکے اوپر کوئی نہیں وہ باطن ہے اُسکے سوا کوئی نہیں
شئ لا راد لقضائه ولا معقب لحكمه
اُسکی قضا کو کوئی رد نہیں کر سکتا اور اُسکے حکم کو کوئی موڑ نہیں سکتا
بيده الخير وهو على كل شئ قدير۔
اسی کے ہاتھ میں خیر ہے اور وہ سب چیزوں پر قادر ہے
وتمت كلمة ربك صدقًا وعدلًا۔ لا
اور تیرے رب کی باتیں صدق و عدل سے پوری ہوئیں۔ اُسکی
مبدل لكلماته وليس بظلام للعبيد
کلمات کو کوئی بدل نہیں سکتا اور وہ اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا
ولا يظلم ربك احدًا ولله الحجة البالغة
اور تیرا رب کسی پر ظلم نہیں کرتا اور اللہ کی حجت سب پر غالب ہے
ولو شاء لهدى الناس جميعًا يغضب
اگر وہ چاہتا سب لوگوں کو ہدایت دیدیتا۔ وہ غضبناک ہوتا ہے
ويرضىٰ ويفرح بتوبة العبد۔ ولا
اور راضی بھی ہوتا ہے اور بندہ کی توبہ پر خوش ہوتا ہے۔
تدركه الابصار وهو يدرك الابصار
اور آنکھیں اُسکا احاطہ نہیں کر سکتیں اور وہ سب ابصار کو پر احاطہ کرتا ہے
وهو اللطيف الخبير ومع هذا وجوه
وہ باریک باتوں سے خبردار ہے اور یہ بھی سچ ہے کہ کئی مونہہ
يومئذٍ ناضرة الى ربها ناظرة۔
اُس دن خوش ہوں گے اور اپنے رب کیطرف نظر کرنا اُنکو نصیب ہوگا
والقرأن كلام الله نزل به
اور قرآن اللہ تعالےٰ کا کلام ہے روح الامین نے یہ
به الروح الامين على مولانا و
کلام ہمارے مولیٰ خاتم النبیین اور سردار بنی آدم
سيد ولد ادم رحمة للعلمين
رحمۃ للعالمین پر نازل فرمایا۔

ارسل الى الناس نعم الى الناس كافه
یہ رسول لوگوں کی طرف ہاں تمام جہان کے لوگوں کی طرف بھیجا گیا
قال تعالىٰ قل يا ايها الناس انى رسول الله
اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہدے اے لوگو خدا کیطرف سے تم سب
اليكم جميعًا۔ ونزل احسن الحديث و
کی طرف بھیجا گیا ہوں۔ خدا نے جو سب باتوں سے عمدہ بات نازل فرمائی
وعد انه حافظه كما قال تعالےٰ انا
وہ قرآن ہے اور خود اسکی حفاظت کا وعدہ فرمایا جیسا کہ قرآن شریف
نحن نزلنا الذكر وانا له لحافظون۔
میں آیا ہے ہمنے ہی یہ نصیحت نامہ نازل کیا ہے اور ہم ہی اسکی حفاظت کرنیوالے ہیں۔
وهو هدى ورحمة وشفاء وروح
یہ کلام ہدایت ہے۔ رحمت ہے۔ شفا ہے۔ روح ہے۔
وفضل۔ وكفاية وقد كفىٰ۔
اور فضل ہے اور کفایت کرنیوالی ہے اور بیشک اُس نے کفایت کی
والملئكة حق والرسل حق وكتب الله
اور فرشتے حق ہیں اور رسول حق ہیں اور اللہ کی کتابیں
وما انزل من قبل حق ولم يزل الله
اور جو کچھ اس سے پہلے نازل ہوا وہ سب حق ہے اور ہمیشہ سے اللہ رب
ربًا رحيمًا متكلمًا ولا يزال۔ وخلق
رحیم کلام کرتا ہے اور ہمیشہ کرتا رہے گا۔ ہر شئے کو اُس نے
كل شئ فقدره تقديرًا والقبر
پیدا کیا اور ہر شئے کا ایک اندازہ مقرر کیا اور قبر میں
والسوال فيه والنشر والحشر حشر
سوال اور مردوں کا جی اُٹھنا اور جسموں کا پھیر نکلنا
الاجساد والحساب وفريق في الجنة
اور حساب کا ہونا اور ایک گروہ کا بہشت کو جانا
وفريق في السعير والصراط والشفاعة
اور ایک گروہ کا دوزخ میں جانا اور پل صراط سے گذرنا اور بڑوں کی شفاعت
لاهل الكبائر فضلًا عن الصغائر و
چھوٹوں کے حق میں اور درجات کی بلندی یہ سب باتیں
لرفع الدرجات حق نعماء الجنة حق
حق ہیں اور ضرور ہونیوالی ہیں۔ جنت کی نعمتیں حق ہیں
فهي عطاء غير مجذوذ والام النار
اور وہ ایک نعمت ہے جو کبھی منقطع نہ ہوگی اور آگ کا عذاب
وان عليها تسعة عشر حق وان ربك
اور اُس پر انیس داروغوں کا ہونا یہ سب حق ہے اور تیرا رب
فعال لما يريد وقد سبقت رحمته غضبه
جو چاہے سو کر لیتا ہے۔ ہاں اُسکی رحمت اُس کے غضب سے بڑھ گئی ہے
وانه ارحم الراحمين واحكم الحاكمين
اور وہ سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنیوالا ہے
اور سب حاکموں کا حاکم ہے۔

واکرم الاکرمین۔
اور سب کرم کرنے والوں سے بڑھ کر کرم کرنیوالا ہے
ثم الاسلام بنی علی خمس شہادۃ
اسلام کی پانچ بنا ہیں۔ اول گواہی دینا کہ اللہ کے
ان لا الٰہ الا اللہ و ان محمدا رسول اللہ
سوائے کوئی معبود نہیں اور محمد اس کا رسول ہے
والصلوٰۃ والزکوٰۃ والصوم
دوم نماز سوم زکوٰۃ چہارم روزہ
والحج۔ وان الصلوٰۃ و سواھا کما
پنجم حج اور نماز و غیرہ اسطرح ہیں جسطرح
ثبت فی التعامل والسنۃ وکما بینت
تعامل اور سنت سے ثابت ہے اور جسطرح انکی تشریح
منہا فی المؤطا والبخاری ورأینا ھا
مؤطا اور بخاری میں آچکی ہے اور ہم نے مومنوں کو
فی المؤمنین وایقنا انہا سبیل
کرتے ہوئے دیکھا ہے اور یقین کیا ہے کہ یہی مومنوں کی
المؤمنین وقال تعالیٰ ومن یتبع غیر
راہ ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو شخص مومنوں کی راہ کے سوا
سبیل المؤمنین نولہ ما تولی ونصلہ
کسی اور راہ کی تلاش کرے ہم اسے ادھر ہی پھیر دینگے
جہنم وساءت مصیرا۔ وان اللہ
جدھر وہ پھرا اور اسکو جہنم تک پہنچا دینگے جو بہت بری جگہ ہے
سبحانہ تعالیٰ کما امرنا باتباع ما
اور اللہ تعالیٰ نے جیساکہ ہمیں حکم فرمایا ہو کہ نازل کردہ کتاب پر
انزل الینا امرنا باتباع محمد رسولہ
ایمان لائیں ایسا ہی یہ بھی حکم فرمایا ہے کہ محمد اسکے رسول کی
کما قال ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی
اتباع کریں جیساکہ قرآن شریف میں فرمایا ہے اے رسول انکو کہدے
یحببکم اللہ وکما امر باطاعتہ
کہ اگر تم خدا سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو خدا تم سے پیار
امرنا طاعۃ رسولہ واطاعۃ اولی
کریگا۔ اور جیساکہ خدا تعالیٰ نے اپنی اطاعۃ کا حکم فرمایا ہے ایسا ہی
الامر۔ فقال واطیعوا اللہ واطیعوا
اپنے رسول کی اور حاکم وقت کی اطاعۃ کا بھی حکم فرمایا ہے چنانچہ
الرسول واولی الامر منکم۔
قرآن مجید میں آیا ہے اطاعۃ کرو اللہ کی اور اطاعۃ کرو اسکے رسول کی اور جو
بل وقال فی اطاعۃ الوالدین و
تمپر حاکم ہو اسکی بھی اطاعۃ کرو بلکہ والدین کی اطاعۃ کا بھی حکم فرمایا اور
ان جاھداك علی ان تشرك بی ما لیس
اور فرمایا ہے کہ اگر تیرے والدین یہ کوشش کریں کہ تو میرے
ساتھ شرک کرے حالانکہ تجھے اسکے متعلق کوئی

لك بہ علم فلا تطعھما وصاحبھما
علم نہیں دیا گیا تو اسمعاملہ میں اُن کا کہنا نہ ماننا باقی دنیا
فی الدنیا معروفا۔
میں اُن کا اچھی طرح سے ساتھ دو۔
ولا بد ان نقدم اطاعۃ اللہ و
ضروری ہے کہ اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت کو خلقت
اطاعۃ کتابہ علی اطاعۃ الخلق
کی اطاعت پر مقدم کیا جاوے اور اُس کے رسول
واطاعۃ رسولہ اطاعۃ تعالیٰ عز
کی اطاعۃ خود اُس کی اطاعت ہے جو سب پر غالب
سلطانہ کما قال من یطع الرسول
ہے جیساکہ فرمایا ہے اور جس نے رسول کی اطاعۃ کی
فقد اطاع اللہ واحب اتباع السابقین
اُس نے خدا کی اطاعت کی۔ میں اسبات سے محبت رکھتا
الاولین من المھاجرین والانصار
ہوں کہ مہاجرین میں سے سابقین اولین کا اتباع کروں
کما قال تعالیٰ السابقون الاولون
کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے سبقت لیجانیوالے پہلے مہاجر
من المھاجرین والانصار والذین
اور انصار اور جن لوگوں نے اخلاص سے
اتبعوھم باحسان رضی اللہ عنھم
ان کی پیروی کی اللہ اُن سے راضی ہوا
ورضوا عنہ۔ فانھم اول من تزکی
اور وہ اللہ سے راضی ہوئے یہ وہ لوگ ہیں جو آنحضرتؐ
بتزکیۃ حبیبنا وسیدنا محمد رسول
صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سب سے پہلے پاک کیے گئے تھے
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ والخلفاء
اور اُن میں سے خلفا جو راہ راست پر چلنے والے
الراشدون منھم ابوبکر وعمر
ابوبکر اور عمر اور عثمان ان میں
وعثمان ما کانوا ولا واحد منھم
سے کوئی بھی منافق نہیں ہوا
منافقا ابدا فان اللہ تعالیٰ وصف
اللہ تعالیٰ نے منافقین کی صفت میں یہ بیان فرمایا
المنافقین بانھم ھموا بما لم ینالوا
کہ وہ جس امر کا قصد کرتے ہیں اسکو حاصل نہیں کرسکتے
وھؤلاء نالوا ما ھموا۔ وھم
لیکن ان بزرگوں نے جس امر کا قصد کیا اسمیں کامیاب ہوئے
مصداق وعد اللہ الذین امنوا
اور وہ اسکے مصداق ٹھہرے کہ جو تم میں سے ایمان لائے گا

منکم وعملوا الصلحت لیستخلفنھم
اور عمل صالح کرے گا ہم اُن کو زمین میں خلیفہ
فی الارض۔ وھم الغالبون کما
بنادیں گے اور وہی غالب رہیں گے جیساکہ سورۂ مائدہ
ذکر فی المائدۃ وعلی منھم صھر
میں ذکر ہوا ہے اور اُنہی میں سے حضرت علی تھے جو رسول
رسول اللہ وختنہ وزوج بنت الرسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد تھے اور آنحضرتؐ کی بیٹی
فاطمۃ البتول وحبہ ایمان وبغضہ
فاطمہ بتول اُن کے گھر میں تھی اُن کے ساتھ محبت رکھنا
نفاق وھو اخ رسولنا محمد رسول اللہ
ایمان ہے اور ان کے ساتھ بغض رکھنا نفاق ہے وہ تو
صلی اللہ علیہ وسلم وھو بمنزلۃ ھارون من موسیٰ
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بھائی تھے اور اُن کا مرتبہ ایسا تھا
ومنھم سید وھو حسن المجتبیٰ اللھم
اور انہیں میں سے سید حسن المجتبیٰ تھے اے اللہ تو میرے
تری فی قلبی حبہ رضی اللہ عنہ۔ فانہ
دل میں ان کی محبت دیکھتا ہے خدا اس سے راضی ہو۔ وہ اس امر کے
مصداق یصلح اللہ بہ بین الفئتین من
مصداق ہوئے کہ اسکے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ دو مسلمان گروہوں
المسلمین۔ واحب اخاہ الحسین سید
درمیان صلح کرائیگا۔ اور میں اسکے بھائی حسین سے بھی محبت رکھتا ہوں
شباب اھل الجنۃ قتل عزا مظلوما شھیدا
جو اہل جنت کے نوجوانوں کا سردار تھا جو مظلوم شہید ہو کر مارا گیا
والبغض فی مقابلتہ العدیل ذا الخیبۃ
اور اسکے مقابلہ کے دشمن نامراد کے ساتھ بغض رکھتا ہوں
فانہ ما اثنی علیہ احدا خیرا بل اثنوا
کسی نے اسکی نیک تعریف نہ کی میں بھی اسکو برا جانتا
علیہ شرا۔
ہوں۔
واحب العشرۃ المبشرۃ واصحاب البدر
اور میں ان دس سے بھی محبت رکھتا ہوں جنکو بہشت کی بشارت دیگئی تھی
وبیعۃ الرضوان ومن قتل فی
اور اُن سے بھی جو جنگ بدر میں شامل تھے اور ان سے جو بیعۃ الرضوان میں
احد وجمیع من بشرہ سیدنا و ذکرنا
شامل تھے اور اُن سے جو جنگ اُحد میں قتل کیے گئے تھے اور ہر ایک سے
فی الصحاح بل ومن اسلم
جنکو آنحضرتؐ نے بشارۃ دی اور انکا ذکر ہمنے صحاح ستہ میں پایا ہے بلکہ ہر ایک سے
علی یدہ الکریمۃ ومات علی الاسلام
میں محبت رکھتا ہوں جو اسکے دست مبارک پر اسلام لایا اور
اسلام پر فوت ہوا۔

كمعاوية ومغيرة ابن شعبة - ما
جیساکہ معاویہ اور مغیرہ ابن شعبہ - ان میں [illegible]
كذب منهم احد فی امر الدين على النبي
رسول اکرم سے دین کے معاملہ میں کبھی جھوٹ نہیں بولا [illegible]
الاكرم وماكان احد منهم اهل الشر
نہ ان میں سے کوئی بہرہ کتا -
وتركت من بدو الشعور - الروافض
جب سے میں نے ہوش سنبھالا ہے ان مذاہب کو ترک کردیا
والشيعة والخوارج والمعتزلة والمقلدة
روافض اور شیعہ کو خوارج اور معتزلہ کو اور [illegible]
الجاملاة التاركين لنصوص القرآن
کو جو کسی ایک کے قول کے لحاظ قرآن و سنت اور
والسنة والاحاديث الصحيحة الثابتة
احادیث صحیحہ کے نصوص کو چھوڑ دیتے ہیں
لقول احد والحمد لله رب العلمين
والحمد لله رب العالمین

ومع هذا احب اباحنيفة ومالكا
اور باوجود اسکے میں ابو حنیفہ اور مالک اور شافعی
والشافعی واحمد ومحمد بن اسمعيل
اور احمد سے محبت رکھتا ہوں اور محمد اسماعیل بخاری
البخاری واصحاب السنن والفقهاء
اور اصحاب السنن اور فقہا اور محدثین سے
والمحدثين رحمهم الله واعظمهم وما
محبت رکھتا ہوں اللہ تعالے ان پر رحم کرے میں انکی [illegible]
هم عليه واحب اتباعهم فانهم هم
اور ان کے متبعین سے محبت رکھتا ہوں وہ
القدوة واثنى عليهم خيرا. واحتاج
مقتدا لوگ ہیں ان کی اچھی تعریف کرتا ہوں اور ان کی
الى تحقيقاتهم ومعهذا اقدم من
تحقیقات کا محتاج ہوں اور باوجود اسکے اسکو مقدم
قدمه الله ورسوله.
سمجھتا ہوں جسکو اللہ اور اس کے رسول نے مقدم کیا -
واعتقد ان عيسى عليه السلام توفاه
اور میں اعتقاد رکھتا ہوں کہ عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ
الله فنهل رفعه اليه كما وعد الله
نے پہلے وفات دی پھر اپنی طرف انکا رفع کیا جیساکہ اللہ
تعالے فی انی متوفيك ورافعك الیّ.
تعالیٰ نے اس آیت میں وعدہ دیا تھا کہ میں تجھ کو مارنیوالا ہوں اور پھر
وماقتل وماصلب وثبت رفعه لقوله
اپنی طرف اٹھانے والا ہوں - اور نہ قتل کیا گیا اور نہ صلیب
دیا گیا اور اللہ تعالے کے کلام سے اس کا رفع

تعالے بل رفعه الله اليه - وقدم
ثابت ہے کہ [illegible] اپنی طرف رفع کیا اور اللہ تعالیٰ
سبحانه فی الوعد توفيه وما تاخره
نے اپنے کلام میں موت کا ذکر پہلے فرمایا ہے جس [illegible]
الله قدمنا وما اخره اخرنا فما لله
خدا نے پہلے کیا [illegible] ہم بھی پہلے رکھتے ہیں اور جسکو
جعل الارض كفاتا احياء وامواتا.
[illegible]
وقال تعالى وما محمد الا رسول
[illegible] فرمایا ہے کہ محمد ایک رسول ہے
قد خلت من قبله الرسل - فخلى
اور اس سے پہلے رسول گذر چکے پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
عليه السلام كما خلت الرسل
بھی اسیطرح گذر گئے جسطرح پہلے رسول گذر گئے تھے
عليه الصلوة والسلام - وان عيسى
ان پر صلوٰۃ و سلام — اور عیسیٰ
ابن مريم الذی نازل نزل صلوات
ابن مریم جو نازل ہونے والا تھا وہ نازل ہوگیا اللہ
الله وسلامه عليه فان الله سبحانه
کی صلوٰت اور سلام اس پر ہو - اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف
وعدنا فی القرآن فی النور بان
میں وعدہ فرمایا تھا کہ خلیفہ جو ہوگا تم میں سے ہوگا
الله يستخلف من يستخلف منا -

وصرح رسولنا سيد الاولين والاخرين
اور رسول کریم سید الاولین والآخرین سید ولد آدم
سيد ولد آدم صلى الله عليه وسلم
صلے اللہ علیہ وسلم نے تصریح فرمائی تھی کہ نازل
بان النازل امامكم منكم.
ہونے والا تم میں سے ہی ایک امام ہوگا -
وشهد الله وملئكته واولوالعلم
اور اللہ نے اور اسکے فرشتوں نے اور صاحبان علم نے
بانه هو وشهد الشمس والقمر
گواہی دی ہے کہ یہی وہ ہے جو آنیوالا تھا اور سورج اور چاند نے
بانه المهدى والطاعون والجدب
شہادۃ دی ہے کہ یہی مہدی ہے اور طاعون نے اور قحط نے اور
والقتال بانه المرسل كما قال ولقد
جنگوں نے ثابت کردیا کہ یہی مرسل ہے جیساکہ قرآن میں آیا ہے اور
ارسلنا الى امم من قبلك فاخذنا
بتحقیق پہلی امتوں کی طرف ہم نے رسول بھیجے پھر ہم نے ان کے

اهلها بالباساء والضراء وفوزه
باشندوں کو قحط اور بیماری میں مبتلا کیا اور خدا نے
وفلاحه مع مخالفيه الاديان
اسکو بامراد کیا ہے باوجود یکہ آریہ اور برہمو اور عیسائی
والبراهمة والنصارى والسكه
اور سکھ اور علماء اور صوفی اور بعض
والعلماء والمتصوفين والحكام
حکام اور چچا زاد بھائی اور اقارب اور سب
واقاربه بنی عمه بكرة ابيهم
نے سارا زور لگاکر اسکی مخالفت کی باوجود اسکے
بانه هو المطاع - وتحديه و
اس کی کامیابی ثابت کرتی ہے کہ وہ امام ہے اور اس کا
ونصرته بانه هو على الحق.
تحدی کرنا اور پھر خدا سے نصرت پانا ظاہر کرتا ہے کہ وہ حق پر ہے۔

بسم الله الكافی بسم الله الشافی بسم الله الغفور الرحيم بسم الله البر الكريم

یا حفیظ یا عزیز یا رفیق یا ولی

اشفعی

مولوی عبد الکریم

بدر کی گذشتہ اشاعت میں ناظرین نے حضرت مولوی عبد الکریم صاحب کی علالت طبع کا حال پڑھا ہوگا۔ اس کے بعد چند روز آپ کو بہت تکلیف رہی پھوڑا دو دفعہ چیرا گیا تھا۔ مگر ہر دو بار کافی چیرا نہ ہونے کے سبب درد اور آماس بڑھتا گیا۔ اس کی وجہ یہ ہوئی کہ ابتدا میں اس کو ایک معمولی پھوڑا سمجھا گیا تھا ۲۲ ستمبر اور اس کے بعد کی رات آپ کو تکلیف رہی۔ اور حضرت مولوی نور الدین صاحب اور ڈاکٹر صاحبان کی یہ رائے قرار پائی کہ مولوی صاحب موصوف کو کلورافارم دے کر گہرا چیرا دیا جائے۔ چنانچہ ۲۴ ستمبر کی صبح کو ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب اور ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب نے عمل جراحی کیا جس پر قریباً ایک گھنٹہ لگا۔ اور زخم کو اچھی طرح سے صاف کیا گیا۔

اب (۲۶ ستمبر ۱۹۰۵ء) کسی قدر بخار ہو جاتا ہے اور ضعف بہت ہے۔ لیکن حالت بہت رو بصحت ہے۔ زخم اچھا ہوتا چلا جاتا ہے۔ فالحمد للہ

ان ایام میں حضرت اقدس مسیح موعود کا اپنے ایک مخلص کے واسطے راتوں جاگنا اور خدا کے آگے الحاح سے دعائیں مانگنا اور بار بار ان کے حالات کا استفسار کرنا ماموریں کی سچی خیر خواہی اور ماں باپ سے بڑھ کر محبت کا ایک اور نقشہ دیکھنے والوں کو دکھاتا ہے۔

ریویو

رسالہ فدک۔ مرزا محمد نذر علی صاحب نے فدک کے متعلق جو ایک پُر دلائل لطیف پیرائیہ مین رسالہ لکھا تھا۔ اس کو عرب صاحب عبد الحی نے دوبارہ چھپوایا ہے۔ یہ رسالہ اہل تشیع کے اعتراض متعلق باغ فدک کو بہت عمدگی سے رد کرتا ہے۔ یہ رسالہ خرید کر کے اپنے شیعہ آشناؤن کو تحفۃً بھیجنا چاہیئے قیمت ۲ر ہے۔ دفتر بدر سے ملسکتا ہے

کرانی۔ پادری وگرم صاحب خفا ہین۔ کہ لوگ ہم کو کرانی یا عیسائی کیوں کہتے ہین۔ ہم نہ کرانی ہین اور نہ عیسائی ہین۔ کیونکہ عیسے بھی ایک خاص شخص کا نام تھا۔ بلکہ ہم مسیحی ہین۔ پادری صاحب کو سمجھنا چاہیئے کہ لفظ کرانی انگریزی کرسچین ہے۔ اور اس واسطے کرانی کے معنے بھی مسیحی ہی کے ہین۔ باقی رہا لفظ عیسے۔ سو اگر یہ ایک شخصی نام ہے۔ تو مسیح کا لفظ بھی کوئی خدا کا نام نہین۔ بلکہ داؤد سلیمان ساؤل سب مسیح کہلاتے تھے۔ ہمارے نزدیک سب سے بہتر تو یہ ہے۔ کہ آپ یسوعی کہلائین۔ کیونکہ آپ کے مسیح کا اصل نام یسوع ہی تھا۔ ورنہ کرانی کا لفظ گو بسبب اس کے کہ ہمارے ملک کے اکثر عیسائی چوہڑے چمار ہوتے ہین۔ اور اُن پر یہ لفظ بولا جاتا ہے۔ اس واسطے آپ کو بُرا لگتا ہے۔ ورنہ دراصل اس لفظ کے وہی معنے ہین۔ جو آپ چاہتے ہین

کالجوں کی منظوری کی شرائط

کالجون کا ملاحظہ کر کے ان کی منظوری کے متعلق رپورٹ کرنے کے واسطے ایک کمیٹی بنائی گئی ہے وہ کمیٹی ہر ایک کالج کو دیکھ کر مفصلہ ذیل امور پر غور کرے گی۔ کس نواح مین ہے کتنے طلباء حاضر مین۔ جماعت بندی کس طرح ہے۔ انتظام کن کے ہاتھ ہے۔ ٹیچنگ سٹاف کس پایہ کا ہے۔ اور کتنا ہے۔ کالج کی عمارت کہان تک مکتفی و موزون ہے اور بورڈنگ ہوس کیسا ہے۔ سامان کیسا ہے۔ وہ پڑھائی کے لئے کافی ہے۔ یا نہین ہے۔ طلبہ کی طاقت کتنی ہے۔ اور چلن کی نگرانی کس درجہ کیجاتی ہے مالی حالت کیسی ہے۔ اور کہان تک بڑھ سکتی ہے لائبریری کیسی ہے۔ رجسٹر کتنے ہین۔ اور کن مطالب کے لئے ہین۔ اور متفرقات مین یہ دیکھین گے کہ طلباء کی دماغی کے ساتھ جسمانی تربیت کا کہانتک لحاظ رکھا جاتا ہے۔ ورزش۔ کھیل۔ کود کا کیسا انتظام ہے۔ اور کتنا ہے۔ کالج کے طلبہ کی ترقی لیاقت کے لئے کیسی سوسائیٹی یا کلب ہین۔ اور وہان کی نگرانی کیسے کی جاتی ہے۔ مینجرون اور منتظمون کو تمام باتین ساتھ رہ کر بتلانی ہونگی۔ اور کمیٹی کالج کی پڑھائی بھی دیکھین گے۔ اور اس کے بعد جیسے مناسب سمجھین گے۔ رپورٹ کرین گے۔

غیر معمولی حوادث زمانہ

امریکہ سے برابر طوفان کی خبرین آرہی ہین۔ مقام گوانجری پر بڑا سخت طوفان آیا۔ ہزارون مکان تہ آب ہو کر پانی کی طرح بہ گئے۔ تقریباً دو ہزار آدمیون کی جانین ضائع ہوئی ہین۔ اس مقام پر نوے ہزار لوگ بستے تھے۔ جہان چڑیا کا دیکھنا محال ہو گیا ہے۔ ہزارون آدمیون کو پتہ نہین لگتا۔ کہ انہیں زمین کھا گئی یا آسمان۔ امریکہ مین یہ طوفان قیامت خیز ہے ۳۔ جولائی گذشتہ کو پیرس مین بڑے زور سے طوفان آیا۔ پہلے موسلا دھار بارش ہوئی۔ بعد مین اولے برسے۔ ہزارون آدمی زخمی ہو گئے سینکڑون درخت صفحۂ ہستی سے نابود ہو گئے۔ بڑے بڑے کارخانون کے دروازون کے شیشے چکنا چور ہو گئے۔ راستون مین سوائے پانی اور اولون کے کچھ باقی نہ رہا تھا۔ طوفان آنے سے گھنٹہ بھر پیشتر نہایت شدت سے گرمی پڑی تھی۔ لوگ تڑپ تڑپ کر بدحواس ہو جاتے تھے۔ پل مین کچھ اور پل مین کچھ۔ خدا کے کرشمے نرالے ہین۔ پیرس کا یہ تاریخ دنیا پر اسطرح نقش رہے گا جس طرح پنجاب مین ۴ اپریل گذشتہ کا زلزلہ

بقیہ صفحہ ۶

بقیہ صفحہ ۶ پر دیکھو

جس دن سے حضرت مولوی صاحب پر پہلا عمل جراحی کیا گیا ہے۔ حضرت مسیح و مہدی پر رات کا سونا قریباً حرام ہو گیا۔ فرمایا۔ مین نہین جانتا۔ کہ میری نیند کدہر گئی۔ رات بھر مولوی صاحب کے واسطے دعا کرتا رہا اور بعض مبشرات نازل ہوئے جن سے امید ہے۔ کہ اللہ تعالی اپنا فضل کرے گا۔ فرمایا مین نے اسقدر دعا کی ہے کہ اگر تقدیر مبرم نہین۔ تو انشاء اللہ تعالے بہت مفید ہو گی۔ پھر فرمایا۔ مین اللہ تعالے کی قسم کھا کر کہتا ہون کہ کبھی اس قسم کا اضطراب اور فکر مین نے اپنی اولاد کے لئے بھی نہین کیا۔ اس کرب اور قلق کو جو مولوی صاحب کو ہوا۔ مین دیکھ بھی نہین سکتا

۴ ستمبر ۱۹۰۵ء کی پہلی رات کو مولوی صاحب کو بہت تکلیف تھی۔ اور صبح کو عمل جراحی ہونا تھا۔ اس رات کو حضرت کو الہام ہوا

ماکان لنفس ان تموت الا باذن اللہ

کوئی نفس اذن الٰہی کے سوائے نہین مرسکتا یعنی سب کا مرنا جینا اللہ کے اختیار ہے جو اپنے بندون کی دعاؤن کو سنتا اور جن کے بچنے کی کوئی امید نہین رہتی ان کو بھی زندگی عطا کرتا ہے یہی **احیای موتی** ہے جو پہلے انبیاء کے ہاتھ پر ہوئی اور اب اسکا نمونہ خدا کا نبی ہم کو دکھا رہا ہے۔ ۳۔ ۴ کی رات اور دن قادیان میں مسیح اور انکے ساتھیون کیواسطے اسقدر دلی تکلیف اور گھبراہٹ کا تھا۔ اور سب اسطرح دعا مین مصروف تھے کہ مین خیال کرتا ہون کہ ۲۰۔ اگست ۱۹۰۵ء کا الہام **فزع عیسے ومن معہ** یعنی عیسیٰ اور اسکے ساتھی گھبرا گئے۔ اسی وقت کے متعلق ایک پیشگوئی تھی اسی رات عاجز راقم نے خواب مین دیکھا۔ کہ ایسا معلوم ہوا کہ حضرت مولوی عبد الکریم صاحب مسجد کی چھت پر کھڑے ہین۔ اور ایک لڑکی جسکا **عائشہ** ہے آپکے ہاتھ پر ایک دوائی رکھی حضرت مسیح نے اسکی تعبیر مین فرمایا کہ عائشہ لفظ کے معنے مین زندگی کا اشارہ ہے اور خواب مین جب کوئی کسی کو دوائی دے تو اسکی تعبیر شفا ہے حضرت مولوی صاحب کا یہ حال ہے کہ باوجود اس قدر تکلیف کی فرماتے تھے۔ خدا تعالی بہتر جانتا ہے کہ مجھے موت کا ذرا بھی خوف نہین۔ وہ تو ایک پل ہے جس پر سے سب نے گذرنا ہے اور ہمارے لئے تو ملاقات یار کا ذریعہ ہے مگر میرے دل مین یہ کرب ہے کہ خدمت دین کے لئے ایک مضمون شروع کیا تھا وہ ابھی ناتمام ہے۔ خدا کرے وہ پورا ہو جاوے۔ مین نے اپنے دل مین اس تکلیف اور گھبراہٹ کیوقت بھی نظر کی۔ الحمد للہ مین یقین رکھتا ہون کہ خدا کا مسیح بالکل سچا اور راستباز ہے اور یہ سلسلہ سچا سلسلہ ہے ہمنے اسکو قبول کرنے مین ذرا بھی اپنے نفس کو دھوکا نہین دیا اللہ اللہ خدا کے بندے ہر حالت مین تقوی اور ایمان باللہ کا سبق دوسرون کو دیتے ہین۔ ان کا مسیح اور انکی صحابہ صراحت سب دوسرون کیواسطے ازدیاد ایمان کو موجب ہوتی ہے۔ خدا تعالی کی کیا عجیب حکمت ہے کہ جب مولوی صاحب کے واسطے یہ تکلیف مقدر تھی تو اس نے دو ڈاکٹر بھی ان کے لئے موجود کر دئے یعنی اخویم مرزا یعقوب بیگ صاحب اور مخدومی ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب جو ہر دو صاحبان تین تین ماہ کی رخصت لیکر یہاں تشریف لائے ہوئے ہین اور ہر وقت بڑی ہمدردی کیساتھ مولوی صاحب کی خبر گیری مین مصروف رہتے ہین اللہ تعالے انکو دین و دنیا مین جزائے خیر دیوے اور نیز ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب بھی اس دن خاص مولوی صاحب کی خاطر تشریف لائے اللہ تعالی مولوی صاحب موصوف کو اپنے فضل و کرم سے پوری صحت و شفا عطا فرمائے ہو الغفور الرحیم

ضروری اطلاع

رسالہ نور الدین جس مین فاضل مصنف نے بعد نظر ثانی کسی قدر اضافہ کیا ہے۔ خوش خط۔ عمدہ کاغذ پر چھپ کر تیار ہے۔ قیمت علاوہ محصولڈاک ۱۲ر ہے۔ درخواستین اس پتہ پر ہون

سیٹھ عبد الواحد بدایت اللہ مرچنٹ و کمیشن ایجنٹ کٹڑہ جیمل سنگھ۔ امرتسر

مدرسہ تعلیم الاسلام

گذشتہ تین اخبارون مین متواتر ہم نے کالج کی تجویز کے واسطے چندہ بہم پہنچانے کے واسطے احباب کی خدمت مین تحریک کی ہے۔ اور ہمین اُمید ہے۔ کہ احباب نے اس کی طرف توجہ کی ہوگی۔ لیکن اس وقت مین چاہتا ہون کہ دوستون کو یہ بات بڑے زور سے یاد دلاؤن۔ کہ خود ہائی اسکول کی حالت بھی تاحال ویسی قابل تشفی نہین جیسے کہ ہمارا جی چاہتا ہے۔ کہ ہو جاوے۔ مثلاً کتب خانہ ہال۔ سائنس روم۔ وغیرہ بعض عمارتین سائنس ماسٹر اور سائنس کا سامان اور دیگر بعض اس قسم کی ضرورتین جن کا پورا کرنا ہائی اسکول کو کامل کرنے کے واسطے نہایت ہی ضروری ہے۔ اگر پوری سرگرمی سے مدرسہ کا چندہ حسب الحکم حضرت اقدس آتا رہے۔ تو یہ سب کام بآسانی ہو سکتے ہین۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ بعض جگہ دوست اس کام مین غفلت کرتے ہین اور چندہ کی روانگی مین دیر کرتے ہین۔ سردست دو نئے کمرے مدرسہ کی عمارت مین زیادہ کئے گئے۔ اور تین چار کمرون کی جگہ پر بہت سی بھرتی مٹی کی ڈلوائی گئی ہے جس پر بہت سا روپیہ خرچ ہوا ہے۔ تنخواہون کے واسطے بھی جیسا کہ مین پہلے کئی دفعہ لکھ چکا ہون۔ ایک ہزار روپیہ مستقل طور پر مدرسہ کے فنڈ مین ہر وقت علیحدہ جمع رہنا چاہیئے جس کو بحروف انگریزی ریزرو فنڈ کہنا چاہیئے۔ والسلام

ایک ثواب کا کام

آپ بدر کے واسطے نئے خریدار پیدا کرین۔ اپنے خرچ سے انجمنون کتب خانون اور غریب لوگون کو اخبار خرید کر دین۔ اس طرح سلسلہ کی تبلیغ دور دور تک پہنچ سکتی ہے

خریداران توجہ کرین

سنہ ۱۹۰۵ء نصف سے زیادہ گذر چکا ہے۔ اس واسطے جن اصحاب کی قیمت سنہ رواں اب تک وصول نہین ہوئی۔ ان کی خدمت مین اخبار بذریعہ وی پی ارسال کیا جاوے گا۔ تاکہ قیمت وصول ہو جاوے۔ وی پی اخبار دس دن تک ڈاک خانہ مین رہ سکتا ہے۔ اور آدمی سہولت کے ساتھ روپیہ دے کر وصول کر سکتا ہے۔ لیکن اب بھی جو صاحبان قیمت نہین دے سکتے۔ اور اس کو کسی آئندہ ماہ تک ملتوی رکھنا چاہتے ہین۔ ان کی خدمت مین گذارش ہے کہ وہ فوراً ہم کو مطلع کرین۔ تاکہ ایسا نہ ہو کہ کارخانہ کو الٹا اور نقصان اٹھانا پڑے۔ بہ سبب تھوڑی خریداری کے کارخانہ اس وقت بہت نقصان مین ہے۔ خرچ آمد سے دگنا ہو رہا ہے۔ اور پروپرائیٹر زرکثیر اس راہ مین خرچ رہا ہے۔ اس قدر خرچ کی برداشت ایک فرد واحد کے واسطے ایک مشکل کا سامنا ہے۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ اس کی امداد کے لئے اٹھین۔ خریدارون کا پیدا کرنا۔ قیمت کا پیشگی ادا کرنا۔ امدادی چندون کا عطا کرنا۔ جس طرح سے ہو سکے۔ اس کام کو چلتا کرنے کی سعی کرنی چاہیئے۔

اُجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ربع کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲ر۔ لیکن ۱ر روپیہ سے کم اجرت کا اشتہار نہین لیا جاویگا۔ ضمیمہ بحساب ۸ر فی سینکڑہ اخبار کیساتھ تقسیم کیا جاویگا۔ ضمیمہ بھجوانے کیلئے نمونہ ارسال کر کے بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کر لین۔ ایڈیٹر کو اختیار ہے کہ کسی اشتہار کے لینے سے انکار کر دے اجرت اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہیئے۔ مستقل اشتہار دینے والونکو اخبار مفت بھیجا جاویگا۔ بشرطیکہ انکے اشتہار کی اجرت سالانہ ۲۰ روپیہ سے کم نہو جنکے اشتہار کی اجرت ۲۰ روپیہ سالانہ ہوگی انکو اخبار مفت لیکن محصولڈاک انہین دینا پڑیگا۔

براہین احمدیہ

براہین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی سب سے پہلی تصنیف اور اس سلسلہ کی صداقت کی سب سے پہلی گواہ ہے۔ اس مین مندرجہ پیشگوئیان آج تک پوری ہو رہی ہین اور قیامت تک ہوتی رہینگی یہ کتاب ہر چہار جلد نہایت عمدہ۔ خوش خط چھپ رہی ہے۔ قیمت صرف پونے تین روپے۔ ۱۲؍۲ر۔ درخواستین بنام میان معراج الدین عمر پروپرائیٹر بدر۔ قادیان۔ ضلع گورداسپور آنی چاہیئن۔

خط و کتابت

ہر ایک خریدار کو جب اخبار روانہ کیا جاتا ہے۔ تو اس کے پتہ کے چٹ پر نام سے پہلے نمبر خریداری بھی دیا جاتا ہے سب خریداران کی خدمت مین التماس ہے کہ خط و کتابت کے وقت خط کے اندر اپنے نام کے ساتھ نمبر خریداری ضرور دیا کرین اور اپنا نام اور پتہ صاف اور خوش خط لکھا کرین۔ بعض لوگون کی عادت ہے۔ کہ خط کا مضمون بہت خوش خط لکھتے ہین۔ مگر اپنا نام اور پتہ ایسا شکستہ خط مین جلدی سے لکھ ڈالتے ہین کہ یہان کسی سے نہین پڑھا جاتا۔ اور اس واسطے ایسے خط بغیر جواب لکھنے کے افسوس کے ساتھ فائل کر دئے جاتے ہین

فک پلز

یہ نادر گولیان بارہا تجربہ کے بعد معدہ کے جملہ امراض دفع کرنے مین عجیب باثر ثابت ہوئی ہین۔ دائمی قبض ان گولیونکی چند خوراک کے استعمال کرنے سے عمر بھر کیواسطے بالکل جاتا رہتا ہے۔ بدہضمی۔ نفخ۔ قولنج۔ درد شکم۔ گرانی شکم جلن اور کھٹے ڈکار دلکا آنا ان گولیونکے استعمال سے بہت جلد تمام عوارض جاتے رہتے ہین یہ گولیان اعلیٰ درجہ کی مقوی معدہ اور بھوک بڑھانیوالی ہین۔ قیمت فی بکس جسمین چالیس گولیان ہوتی ہین۔ صرف ایک روپیہ (۱ر) علاوہ محصولڈاک

المشتہر حکیم محمد علی خان محلہ چاہ شور آگرہ

بدر پریس قادیان مین میان معراج الدین عمر پروپرائیٹر کیلئے چھاپا گیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

دنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا



دوا بینی ۔ شفا بینی غرض دار الامان بینی	بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸	چہ گویم با تو گر آئی ۔ چہا در قادیان بینی
سلسلۃ القدیم جلد ۴ نمبر ۳۱	۱۴ ۔ رجب ۱۳۲۳ھ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ ۱۴ ۔ ستمبر ۱۹۰۵ء	سلسلۃ الجدید جلد ۱ نمبر ۲۴
آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان	ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ	ای جہان منتظر خوش باش کامد دلستان

قیمت سالانہ

والیان ریاست سے
معاونین عہ
برضامندی صہ
خود ہے
عام قیمت عار

اس سے زائد امداد کے طور پر جو کچھ احباب عطا فرماویں وہ بخوشی لیا جاویگا ۔ سردست خریداری بہت کم ہے اور خرچ آمد سے دوگنا ہے اس واسطے امداد کی بہت ضرورت ہے ۔ ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر مینیجر بدر قادیان اور خط و کتابت بنام ایڈیٹر بدر ہونی چاہیئے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم — ہم برین از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادہ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست — ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک وز خبر ہائے معاد — ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست — منکر آن مورد لعن خداست
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یکدمے دوری ازآں عالیجناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا ۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہوگا ۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا ۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر و یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا ۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا ۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا ۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کی تازہ وحی

۱۰ ستمبر ۱۹۰۵ء۔ نماز صبح کے وقت

ایک جگہ ہے بڑی حویلی ہے۔ اس کے آگے ایک بڑا چبوترہ ہے جس کی بڑی کرسی ہے۔ اس پر مولوی عبدالکریم صاحب سفید کپڑے پہنے ہوئے دروازہ پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ اسی جگہ میں ہوں۔ اور پانچ اور دوست ہیں جو ہر وقت اسی فکر میں رہتے ہیں۔ میں نے کہا۔ مولوی صاحب میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں۔ اور پھر میں رو پڑا۔ اور میرے ساتھ کے دوست بھی رو پڑے۔ اور مولوی صاحب بھی رو پڑے۔ کسی نے کہا۔ دعا کر لو۔ اور دعا میں تین دفعہ سورۂ فاتحہ پڑھی۔

۱۰ ستمبر ۱۹۰۵ء۔ دورۂ پیشاب کی بڑی تکلیف تھی۔ دعا کی گئی۔ الہام ہوا

"السلام علیکم"

۱۲ ستمبر ۱۹۰۵ء۔ دو شہتیر ٹوٹ گئے

انی مھینٌ من اراد اھانتک

۱۳ ستمبر ۱۹۰۵ء۔ عفت الدیار کذکری

ڈائری

القول الطیب

۱۳ ستمبر ۱۹۰۵ء۔ فرمایا۔ اگر بعض لوگ خوش ہوتے ہیں۔ کہ ہم نے دعا کی تھی۔ تو بارش ہو گئی۔ مگر ان کی یہ دعائیں قابل قدر نہیں ہیں۔ کیونکہ یہ صرف مصیبت کے وقت کا رونا ہے۔ اور مصیبت کے ذرا ہٹنے کے بعد پھر وہی سخت دلی ان میں پائی جاتی ہے۔ اس بارش پر بھی خوش نہیں ہونا چاہیئے۔ جو بات الہام الٰہی سے ہم کو معلوم ہوئی ہے۔ وہی ہے۔ کہ اس زمانہ کے لئے دن خیر کے نہیں ہیں۔ اور یہ سچ ہے۔ کہ اگر خدا ان بلاؤں کو نازل نہ کرے۔ تو پھر دین کی خیر نہیں۔ تین قسم کے لوگ ہیں۔ خواص۔ اوسط درجہ کے لوگ اور عوام۔ خواص تو دہریہ مذہب بن رہے ہیں انکو دین کی کچھ پرواہ نہیں بلکہ دین پر ہنسی ٹھٹھہ کرتے ہیں۔ اوسط درجے کے لوگ خواص کے تابع ہیں۔ عوام مثل وحشیوں کے ہیں تمام دنیا کی اسوقت بگڑی ہوئی ہے۔ مقدمات میں تو جھوٹے گواہوں کے بنانے میں مصروف ہیں زمیندار ہے تو شریعت کو چھوڑ بیٹھا ہے ملازم ہے تو اپنی ملازمت کے حقوق ادا نہیں کرتا۔ تاجر ہے تو اپنی تجارت میں قسما قسم کے دھوکھوں میں مصروف ہے جب تک لوگ تقویٰ اختیار نہیں کرینگے خدا ہرگز ان پر راضی نہ ہوگا اور یہ بلائیں ان کے سر سے ٹلیں گی۔

۱۲ ستمبر ۱۹۰۵ء۔ آج کے الہام۔ انی مھینٌ من اراد اھانتک کا ذکر تھا

فرمایا۔ بڑے بڑے مکفرین اور ایذا دہندہ جو ہیں۔ ان کو خدا تعالیٰ نے ہمارے سامنے ہی اس زمین سے ناکام اٹھا رہا ہے۔ اور ان کی مرادوں کے برخلاف دن بدن اس سلسلہ کو ترقی دے رہا ہے۔ ابتداء میں جن لوگوں نے بہت زور شور سے مخالفت کا بیڑا اٹھایا تھا۔ ان میں سے کوئی چودہ پندرہ ایسے یاد ہیں۔ جو ہماری مخالفت کے معاملہ میں ناکام مر چکے ہیں۔ ان میں سے مولوی غلام دستگیر قصوری تھا جو مکہ سے کفر کا فتویٰ لایا تھا۔ نواب صدیق حسن خاں لکھو کے کا مولوی محمد اور عبدالحی۔ رشید احمد گنگوہی لدھیانہ کے تین مولوی۔ سید احمد خان۔ جو کہتا تھا کہ ہماری تحریریں بے فائدہ ہیں۔ محمد عمر۔ مولوی شاہدین لدھیانوی۔ نذیر حسین دہلوی۔ محمد حسین بھینی۔ مولوی محمد اسماعیل علیگڈہی۔ رسل بابا امرتسری۔

جس نے جلدی معجزہ دیکھنا ہو۔ اسے چاہیئے۔ کہ دو صورتوں میں سے ایک صورت اختیار کرے یا تو سخت مخالف بنے یا محبت کا کمال تعلق پیدا کرے۔ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ کہ جو تیری اہانت کرے گا۔ اس کی میں اہانت کروں گا۔ اور جو تیری اعانت کرے گا۔ اس کی میں اعانت کروں گا۔ معمولی طور مخالفت کرنے والا اور اپنے کاروبار میں چلنے پھرنے والا ماخوذ نہیں ہوتا۔ کیونکہ خدا حلیم اور کریم ہے۔ وہ اس طرح نہیں پکڑتا۔

بعض لوگوں کا اعتقاد ہے۔ کہ چونکہ خدا تعالیٰ علیٰ کل شیٍٔ قدیر ہے۔ اس واسطے وہ اس بات پر بھی قادر ہے کہ جھوٹ بولے۔ ایسا اعتقاد بے ادبی میں داخل ہے۔ ہر ایک امر جو خدا تعالیٰ کے وعدہ اس کی ذات جلال اور صفات کے برخلاف ہے وہ اس کی طرف منسوب کرنا بڑا گناہ ہے۔ جو امر اس کے صفات کے برخلاف ہے۔ اس کی طرف اس کی توجہ ہی نہیں

صدیق حسن خان نے ادریس کے آسمان پر جانے کی تکذیب کی ہے اور لکھا ہے کہ اگر وہ آسمان پر گیا۔ تو اس کی موت کس طرح سے ہوگی کیونکہ سب کا مرنا زمین پر ضروری ہے۔ تعجب ہے کہ مسیح کے معاملہ میں یہ بات اس کو سمجھ نہیں آئی۔

اگر خدا تعالیٰ نے حضرت عیسے کو موت نہیں دی اور ویسے ہی آسمان پر اٹھالیا ہے۔ تو لفظ رفع کا قرآن شریف میں کافی تھا۔ رفع سے پہلے توفیٰ کے لفظ لانے کی پھر کوئی ضرورت نہ تھی۔ آسمان پر جانے کا مفہوم تو لفظ رفع سے ہی پوری طرح نکل سکتا تھا۔

بعض اہل تشیع کا عقیدہ ہے۔ کہ امام حسین آنحضرت سے افضل ہیں۔ اور اس پر دلیل یہ بیان کی جاتی ہے کہ امام حسین کو شہادت کا درجہ ملا۔ جو آنحضرت کو نہ ملا تھا یہ ایک غلط خیال ہے کیونکہ شہادت صرف امام حسین کو نصیب نہیں ہوئی۔ بلکہ ہزارہا اصحاب کو ہوئی۔ اسمیں سب برابر ہیں اور آنحضرت کا کسی کے ہاتھ سے قتل نہ کیا جانا ایک بڑا بھاری معجزہ ہے اور قرآن شریف کی صداقت کا ثبوت ہے کیونکہ قرآن شریف کی یہ پیشگوئی ہے۔ کہ واللہ یعصمک من الناس۔ اور پہلی کتابوں میں یہ پیشگوئی درج تھی کہ نبی آخر زمان کسی کے ہاتھ سے قتل نہ ہوگا۔ علاوہ ازیں فضیلت کا معاملہ اللہ تعالیٰ کی کتاب سے ثابت ہوتا ہے خدا کی پاک کتاب نے آنحضرت کو سب سے افضل قرار دیا امام حسین نے کہیں یہ دعویٰ نہیں کیا کہ میں سب سے افضل ہوں نہ ان کی کسی تحریر سے اور نہ کسی تقریر سے ایسی بات ظاہر ہوتی ہے کہ وہ تمام امت سے افضل ہیں۔ اور اگر ان کا کوئی ایسا دعویٰ ہوتا تب بھی ماننے کے قابل نہ تھا۔ کیونکہ قرآن شریف کے برخلاف تھا۔ امام حسین کی شہادت سے بڑھ کر حضرت مولوی عبداللطیف صاحب کی شہادت ہے۔ جنہوں نے صدق اور وفا کا نہایت اعلیٰ نمونہ دکھایا اور جنکا تعلق شدید بوجہ استقامت سبقت لے گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔ کہ لوگوں کے مراتب اور درجات کیا ہیں۔ اسی نے مجھے الہام کیا ہے۔ کہ انی فضلتک علی العالمین۔ اگر سارا زمانہ ایک طرف ہو جاوے اور میں اکیلا ایک طرف رہ جاؤں تب بھی خدا کے الہام کے بالمقابل کسی کا کہنا میں مان سکتا۔ اگر امام حسین کو یہ وحی ہوئی تھی کہ وہ قیامت تک سب سے افضل ہیں۔ تو دوسری وحی اسی خدا نے اس کے برخلاف مجھے کس طرح سے کر دی اگر یہ وحی شیطانی ہے تو دن رات خدا تعالیٰ کی تائید اور نصرت اس کے ساتھ کیوں ہے۔ عجب خدا ہے جو ایسے [illegible] مفتری کو مہلت دیتا ہے بلکہ دن بدن اس کے سلسلہ کو ترقی [illegible] مخالفوں کو ہلاک کرتا ہے۔ اس طرح سارے انبیاء کی [illegible] افترا اور تکذیب تو ایک [illegible] امر [illegible] اختیار کر سکتا ہے۔ ہمارے دشمن تو ہمیشہ منتظر رہتے ہیں [illegible] ہلاک ہوئے۔ مگر ہر دفعہ انکو ندامت اٹھانی پڑی [illegible] ہم کو قتل کی دھمکیاں دیتے ہیں [illegible] [illegible] بتاتے ہیں مگر [illegible] [illegible] ہماری دشمنی کے سبب انکی شریعت بھی [illegible] معاون ہوا کرتا تھا۔ [illegible] کے نزدیک کا ذب کا [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

حضرت مولوی نورالدین صاحب کے

درس قرآن

سے نوٹس

(مکتوبہ حافظ محمد اسحٰق صاحب)

اور الرلو دیہے ۔ وہ لوگ جنھون نے قطع تعلق کیا ہے جناب الٰہی سے ۔ اس وقت وہ سر جھکائے ہوئے ہون گے ۔ عذاب الٰہی سے ڈر کے مارے اور کہین گے ۔ اے رب ہمارے ۔ اب تو ہمنے دیکھ لیا ۔ اور خوب سمجھ لیا ۔ ہمین دنیا مین لوٹا دے اب ہم دنیا مین جا کے اچھے عمل کرین گے ۔ یہ ان کا جھوٹا عذر ہوگا ۔ یاد رکھنا چاہیئے ۔ کہ اللہ تعالےٰ نے ہر ایک چیز کے بالمقابل ایک دوسری چیز بنائی ہے ۔ اگر انسان مین بدی کرنے کی طاقت ہے ۔ تو اس کے بالمقابل اس بدی کے روکنے کی طاقت بھی موجود ہے ۔ اس واسطے بدی کرنے پر الی کسی طاقت کا جو کسی انسان مین ہو عذر کرنا قابل قبول نہین ۔ کیونکہ اس کے بالمقابل فطرتاً دوسری طاقت اس بدی کے روکنے والی بھی تو انسان مین موجود ہے ۔ ایک دفعہ کسی افسر نے ایک اپنے ملازم کو گالی دی ۔ اس نے بھی جوش مین آکر اپنے افسر کو گالی دیدی ۔ تب اس افسر نے اپنے افسر بالا کو رپورٹ کر دی ۔ اس نے اس ملازم کو بلوا بھیجا ۔ سامنے آتے ہی اس نے ایک سخت گالی دیکر اس سے پوچھا ۔ کہ تو نے کیون اپنے افسر کو گالی دی ۔ اس نے عرض کی ۔ کہ جب مجھے میرے افسر نے گالی دی ۔ تو مین بے ہوش سا ہو گیا ۔ بالا افسر نے کہا کہ تو جھوٹ بولتا ہے ۔ اسی لئے تو مین نے تجھے پہلے گالی دی ۔ اب غصہ اور جوش اور بے ہوشی کیون نہین آئی ۔

لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ

اس آیت پر احمق لوگون نے اعتراض کیا ہے کہ جب خدا نے خود ہی آدمیون اور جنون سے دوزخ بھرنا ہے تو کسی کا کیا قصور ۔ قرآن کریم نے اس آیت کا حل ایک دوسری آیت سے کر دیا ہے

سیپارہ ۹ ۔ رکوع ۱۲

وَلَقَدْ ذَرَأْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا وَلَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا ۔ وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا ۔ اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ ۔ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغَافِلُوْنَ ۔

اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ ۔ وہ انسان انسان نہ رہے ۔ بلکہ حیوان بن گئے ۔ اس سے ثابت ہوتا ہے ۔ کہ بدکرداریون کا نتیجہ جہنم ہے لوگون کی شرارت کے سبب فرد جرم لگنے کے

اِنَّا نَسِيْنٰكُمْ ۔ اے ترک کیا ہم

اِنَّمَا يُؤْمِنُ ۔ ایمان لاتے ہین ۔ وہ لوگ جو ہماری آیتین سنتے ہین ۔ اور فرمان بردار بن جاتے ہین ۔ اور سبحان اللہ بحمدہ کہہ اٹھتے ہین

تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ ۔ الگ ہو جاتی ہین ۔ انکی پسلیان اپنے بستر سے رب رب کہتے ہین ۔ خوف بھی لگا ہوا ہے ۔ اور امیدوار بھی رہتے ہین اور ہمارے دئے ہوئے سے خرچ کرتے ہین

نکتہ ۔ کنجوس ۔ متکبر ۔ بد عہد ۔ خاکسار تنہائی مین خدا سے نہ مانگنے والے کبھی ہدایت نہین پاتے

مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ ۔ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۔ انسان کو کیا معلوم ہے ۔ کہ ظاہری تکالیف مین اس کے واسطے کیا کچھ آرام و راحت مقدر ہے ۔ خدا تعالےٰ کے علم پر قیاس نہین چل سکتا ۔ اللہ تعالےٰ کے کسی فعل پر ناراض ہونے کے کیا معنے ؟ ایک ڈاکٹر کے چیر کاٹ پر کوئی ناراض نہین ہوتا ۔ تو اللہ تعالےٰ جو علیم و حکیم ہے اس کے فعل پر ناراضگی کیون ؟ ممکن ہے کہ اس کے بدلہ مین اس کے لئے بھلائی ہو ۔ ان الصفا والمروۃ ... الخ حضرت ہاجرہ ایک شاہزادی تھی ۔ شاہانہ طور پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو مال بھی دیا تھا ۔ اللہ تعالےٰ نے ان کو ایک بچہ بھی دیا ۔ وہ وادِ غیر ذی زرع مین رکھی گئی ۔ اس جگہ اس نے کہا کہ کیا تو مجھے اللہ تعالےٰ کے حکم سے یہان چھوڑتا ہے ؟ حضرت ابراہیم علیہ السلام جواب دیا ۔ ہان ۔ تب ہاجرہ رض نے کہا ۔ کہ جا ۔ اب ہم ضائع نہین کئے جاوین گے ۔ اب جا کر صفا مروہ کا نظارہ دیکھو ۔ ریت کے دانون کی مانند ان کی اولاد بھی گنی نہین جا سکتی ۔ ہاجرہ کو کیا خبر تھی ۔ کہ ایسا ہوگا ۔

جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۔ یہ جنت الماویٰ تو انکے واسطے مہمانی ہے ۔ ورنہ انعامات تو اس کے علاوہ ہونگے جیسے رضوان اللہ تعالےٰ

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ ۔ توریت کے دیکھنے قرآن کریم کے پڑھنے اور خدا تعالےٰ کے بار بار احسانات کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے ۔ کہ انبیا علیہم السلام کی تعلیم کیا پاک تعلیم تھی ۔ یرمیاہ نبی اپنی قوم کو ملامت کرتی ۔ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے کس طرح سچے خدا کو مانا آپ کی ختم نبوت کی صداقت پر دلیل ہے ۔ آپ کی کیا پاک زبان تھی ۔ عرب فتح کیا ۔ ایران بھی فتح کیا ۔ عرب بھی ایسا جو کبھی نہ فاتح نہ مفتوح تھا ۔

مِّنْ لِّقَآئِهٖ ۔ اس کتاب کلام مجید کے ملنے سے شک مین نہ ہو

امام کس طرح بن سکتا ہو ۔ وجعلنا منھم ائمۃ یھدون بامرنا الخ ۔ امام ۔ بادشاہ کو ۔ ہادی کو ۔ قوم کے بڑے آدمی کو ۔ مسجد کے ملانون کو بھی امام کہتے ہین ۔ امام بننے کے لئے تین طریق فرمائے ۔

(اول) یھدون بامرنا ۔ ہمارے حکم سناتے ہین

(دوم) لما صبروا ۔ لوگون کے ایذا پر صبر کرتے ہین

(سوم) بآیٰتنا یوقنون ۔ یعنی اپنی کامیابی پر اور مخالف کے ہلاکت پر کامل یقین رکھتے ہین ۔

دنیا کے لوگ تین اقسام ہین ۔ بڑے عظیم الشان لوگ جنکو تبلیغ کرنا ہر ایک کا کام نہین ۔

ادنےٰ درجہ کے لوگ ۔ انکو وعظ کی ضرورت نہین ۔ وہ تو تابع حکم ملان ہوتے ہین

اوسط درجہ کے لوگ جنکو گاہے گاہے وعظ سننے کا موقعہ ملتا ہے اللہ تعالےٰ نے ہر ایک آدمی کے اندر اور اسکے ساتھ ایک واعظ رکھا ہوا ہے عظیم الشان لوگون کیواسطے اللہ تعالےٰ نے خاص قسم کا واعظ رکھا ہے ۔ جو خطرناک واعظ ہوتا ہے کیونکہ انکے واسطے ہمسایہ کی تباہی کا نظارہ عبرتناک واعظ ہے سہ

مجلس وعظ رفتنت ہوس است
مرگ ہمسایہ واعظ تو بس است

وَنَسُوْقُ الْمَآءَ اِلَى الْاَرْضِ الْجُرُزِ ۔ جیسل میدان جسمین بوٹے اُگنے نہ پاتے ہین ویران میدان

صداقت قرآن کا ایک نشان

فرعون کا بدن قاہرہ کے عجائب گھر میں

حضرت موسیٰ کے مقابلہ میں مصر کا بادشاہ فرعون تھا۔ جو اللہ کے رسول کی ایذا دہی کے پیچھے پڑا اور خود معہ اپنے لشکر کے سمندر میں ڈوب کر ہلاک ہوا۔ لیکن اسرائیل کی قوم صدیوں سے اس کے باپ دادوں کے ملک میں رہتی تھی۔ اور وہ ان کے حالات اور ان کے بزرگ انبیاء کے قصوں سے ناواقف نہ تھا پھر موسیٰ نے خود اس کے گھر میں پرورش پائی تھی۔ اور اس لحاظ سے حضرت موسیٰ اس کے واسطے کوئی بیگانہ آدمی نہ تھا۔ جس کے حال احوال سے وہ واقف نہ ہو۔ بعد بعثت کے بھی حضرت موسیٰ نے ایک نہیں بلکہ کئی ایک نشانات دکھائے۔ اور ان سب معجزات اور خوارق کا خود مشاہدہ کرنے والا اور گواہ تھا۔ بلکہ توریت سے تو یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ اس نے بارہا ان نشانات کی صداقت کا اقرار کر کے حضرت موسیٰ سے التجا کی کہ وہ خدا سے دعا کرے کہ اس کے ملک میں سے طاعون اور مصائب کو دور کرین۔ یہ سب واقعات جو اس کی زندگی پر گذرے۔ انھیں کا نتیجہ یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ آخر مرتے وقت اس کے مونہہ سے ایمان کے اقرار کا کلمہ نکلا اور اس نے کہا۔ امنت انہ لا الہ الا الذی امنت بہ بنوا اسرائیل وانا من المسلمین۔

میں ایمان لایا۔ کہ اس خدا کے سوائے اور کوئی خدا نہیں جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے۔ اور میں بھی مسلمانوں میں سے ہوں۔ اس پر بعض مفسروں نے لکھا ہے کہ اس کا خاتمہ بالخیر ہوا۔ کیونکہ وہ ایمان کے ساتھ مرا اگرچہ اس کو اس وقت کا اقرار اس وارد شدہ عذاب سے جو نازل ہو چکا تھا۔ بچا نہ سکا۔ تاہم اس میں شک نہیں۔ کہ اس کے بدن کی نجات خاص طور سے ارادہ الٰہی کے ساتھ کی گئی۔ اور اس نجات بدن کو آیندہ زمانے کے واسطے ایک نشان مقرر کیا گیا۔ یہ نشان قرآن شریف کی پیشگوئی کی صداقت اور اس کے خدا کا سچا کلام ہونے کے ثبوت میں آج فرعون کے مرنے کے قریب ۳۲۰۰ سال بعد اور قرآن شریف کے نازل ہونے کے ۱۳۰۰ سال بعد دنیا پر ظاہر ہوا ہے۔ اور اس کی تفصیل یوں ہے۔ کہ ملک مصر میں بڑے بڑے قدیم بند مقبروں کو انگریزوں کی ایک بڑی کمپنی نے جو اسی کام پر مقرر ہے۔ کھود کر بہت سی لاشیں قدیم مصری بادشاہوں کی نکالی ہیں۔ اور ان میں ایک لاش ایسی نکلی ہے جس کے ساتھ کے کتبہ سے یہ معلوم ہوا ہے۔ کہ یہ اس فرعون کا بدن ہے۔ جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں تھا۔

قدیم مصری بادشاہوں کی لاشوں کو بعض مصالحے لگا کر نہایت حفاظت سے رکھا جاتا تھا۔ اور انکی قبریں جو مثل ایک بڑے لمبے چوڑے اور اونچے کمرہ کے ہوا کرتی تھی۔ ایک پتھر کے تختہ پر ان کے تمام حالات کندہ کر کے رکھے جاتے تھے۔ اور ایسی عبارت کو جو بہت موٹی اور خط طغریٰ کی شکل کی ہوتی تھی۔ چاروں طرف سے بالکل بند کر دیا جاتا تھا ایسی لاشوں کو ممیز کہتے تھے۔ اور ہندوستان کے بعض عجائب گھروں میں بھی اس قسم کی ممیز موجود ہیں لیکن فرعون کا بدن عجائب قاہرہ کے عجائب گاہ میں رکھا گیا ہے۔ ایک بڑا شاندار نشان ہے جو غور کرنے والوں کے واسطے صداقت قرآنی کے ماننے کے لئے بجائے خود کافی شہادت ہے۔ میرا اس خیال میں ... کہ اس کا فوٹو منگوا یا جاوے اور اگر وہ مل گیا۔ تو اخبار میں درج کیا جاویگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

کابل میں سکھ اور برہمن

شہر کابل میں ایک برہمن گروہ راے کے گوردوارہ ... مقرر تھا۔ جس سے تنقیح طور سے گوردوارہ مذکور میں مورتیاں بھی رکھ دی تھیں۔ سکھوں کو جب معلوم ہوا۔ تو انھوں نے بتوں کو گوردوارہ سے علیحدہ کر دیا۔ اس پر برہمنوں نے دعویٰ دائر کیا۔ امیر مرحوم نے خود تحقیقات کی۔ اور موقعہ کا ملاحظہ کر کے حسب ذیل فیصلہ صادر فرمایا۔ منکہ امیر عبد الرحمان خان حال بادشاہ سلطنت افغانستان می باشم۔ در عہد ما یک مقدمہ مابین خدا پرستان و بت پرستان پیش آمد۔ یک دہرم سالہ موسومہ دہرم سال گرو دھر راے در آبادی شہر کابل ست بت پرستان دعوے مے کنند۔ کہ یک مکان در دہرم سالہ بقبضہ ما مردمان مے باشد۔ کہ او جائے ما مردمان بت پرستی مے کنند۔ خدا پرستان مے گویند۔ کہ بیک طائفہ خدمتگار دہرم سال کہ قومش برہمن بود بتان را پوشیدہ نگاہ کردہ میبود۔ پس از مردن او برہمن ما سکھان بتان را بحوالہ ملک برہمن کردیم۔

قول خدا پرستان وزن دارد و تصدیق شد۔ بخیال ما ہر جائے کہ نامش دہرم سال باشد بہ او جائے بت پرستان ہیچ غرض ندارند۔ این دہرم سال بنام گرو دھر رائے قائم شدہ۔ گرو دھر رائے ہفتم سجادہ نشین بابا نانک صاحب بود کہ او موحد تر از موحدین بود۔ و مخالف بت پرستی بود۔ ہر جائیکہ نامش شان گردوارہ باشد و دوارہ باشد باو جائے بت پرستان تعلق دارند۔ سکھان را ہیچ غرض نیست۔ چونکہ این جائے دہرم سال است ہمہ تعلق بخدا پرستان دارد۔ ما بہ حیثیت بادشاہ حکم مے دہیم۔ کہ دعویٰ بت پرستان خارج شد۔ (پیسہ اخبار)

ضرورت مصلح پر شہادت زمانہ

۱۳ مولوی بانی فساد۔ بریلی کا اخبار یونین گزٹ درد بھرے دل سے فریاد کرتا ہے۔ کہ کھٹ ملاؤں نے فرقہ علماء کو بدنام کر دیا۔ اور اپنی کج فہمیوں اور ہٹ دھرمیوں سے بریلی میں ایک طوفان بے تمیزی برپا کر رکھا ہے۔ اس بیہودگی کا اثر تمام اضلاع روہیل کھنڈ میں پھیل گیا ہے۔ اور اس کا تمام مسلمانوں سے محبت دیکھی جاتی رہی ہے

مذہبی بحث مباحثہ سے یہ اخبار الگ ہے۔ مگر علماء کی شکایت دیکھ کر افسوس آتا ہے۔ کہ مولوی صاحبان نے اپنی کرتوتوں بے اعتدالیوں اور فضول کارروائیوں سے اپنی عزت میں نقص پیدا کر دیا ہے۔ وہ مرگ عالم مرگ عالم " عام مقولہ تھا۔ کہ ایک عالم کی موت گویا تمام جہان کو نقصان پہونچاتی ہے۔ یا اب مولویوں کا نام لیتے ہی ہر بشر خنک پڑتا ہے۔ اور واجبی عزت عوام کے دلوں سے اٹھ گئی۔ خدا کرے۔ کہ یہ واجب التعظیم جماعت خود ہی اپنے اعمال کو چھوڑیں۔ اور اپنی مفوضہ خدمات کی ادائیگی سے خدا اور اس کی خلقت کو خوش کرنے کیطرف راغب ہوں۔ (پیسہ اخبار)

ریاست بیکس کی حد پر ایک گاؤں میں خون کی بارش ہوئی نالاگڈہ کے پرگنہ دہرم پور کے ایک گاؤں میں ۱۵ ماہ حال کو دودھ کی بارش ہوئی۔ ایشور جانے کیا ہونیوالا ہے سردی ہوئی تو وہ ہوئی جسکا حد حساب نہیں زلزلہ ایسا کہ قہر خدا۔ برسات نہیں ہوئی گرمی پیچھا نہیں چھوڑتی (اقتباس نامہ نگار اخبار عام)

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولائت

ہمارے احباب معزز امریکن دوست ڈاکٹر حسن اینڈرسن کے نام سے بخوبی واقف ہیں۔ جو کچھ عرصہ سے اس جماعت میں اپنی ایک تحریری درخواست کے ذریعہ سے شامل ہو چکے ہیں۔ ان کا سلسلہ احمدیہ کے ممبروں کے درمیان اپنا نام درج کرانا کسی سرسری [illegible] کے بعد یا فوری جوش کا نتیجہ نہیں ہے۔ بلکہ عرصہ دو سال [illegible] ڈاکٹر صاحب موصوف اس سلسلہ کے متعلق میر [illegible] خط و کتابت کر رہے ہیں۔ اور [illegible] ریویو آف ریلیجنز کو برابر پڑھتے رہے اور آخر بہت [illegible] کے بعد صاحب موصوف اس نتیجہ پر پہنچے [illegible] اگر کوئی [illegible] تو [illegible] اسلام [illegible] اور مسلمانوں [illegible] شدہ [illegible] قبول میں [illegible] اگر کوئی نبی کریم [illegible] صلعم کے [illegible] کر [illegible] اسلام کا [illegible] قسمت [illegible] میں [illegible] سلسلہ احمدیہ [illegible] ڈاکٹر صاحب [illegible] انگریزی [illegible] فرانسیسی۔ جرمنی۔ اسپینش وغیرہ زبانوں [illegible] ہیں۔ اور اسلام میں داخل ہونے [illegible] میں نے ان کو [illegible] کہ اسلام اور قرآن شریف کی خوبصورتیوں سے پوری طرح آگاہی حاصل کرنے کے واسطے عربی زبان کا سیکھنا بہت ضروری ہے۔ تب سے صاحب موصوف نے عربی زبان کا سیکھنا بھی شروع کر دیا ہے۔ اور اس میں خوب ترقی کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ [illegible] کو اسلامی نیکیوں میں استقامت عطا فرماوے اور اپنے دین کے خادموں میں سے بنائے۔ گذشتہ [illegible] میں اس معزز دوست کا ایک خط ہمارے پاس آیا ہے جس کا ترجمہ ہم لفظ بہ لفظ اس جگہ درج کر دیتے ہیں۔ صاحب موصوف نے اس خط میں تمام جماعت احمدیہ کو السلام علیکم انکی طرف سے پہنچانے کے واسطے مجھے تحریر فرمایا ہے۔ اور ان کے اس حکم کی تعمیل میں اس اخبار کے ذریعہ سے کرتا ہوں۔

شہر نیویارک مورخہ ۲۹ جولائی ۱۹۰۵ء

پیارے جناب برادرم

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ آپ کا عنایت نامہ مورخہ ۲۸ جون مجھے ملا جسکی وجہ سے میں آپ کا بہت ہی مشکور ہوں۔ اور امید کرتا ہوں کہ اب آپ بالکل تندرست ہو گئے ہیں۔

ہمنے زلزلہ کے حالات کو یہاں کے اخباروں میں پڑھا اور سنا ہے۔ اور سرکاری مکانات اور فوجی بارکوں کی تباہی کی تصاویر دیکھی ہیں۔

مولوی محمد علی صاحب نے کثرت ازدواج اور پردہ پر جو مضامین رسالہ ریویو آف ریلیجنز کے گذشتہ نمبر میں لکھے ہیں۔ وہ بہت ہی عمدہ ہیں۔ میں خوب جانتا ہوں۔ کہ یہاں کے انگریز غیر مذاہب کے حالات لکھنے میں بہت مبالغہ کرتے ہیں۔ اور جھوٹ بولتے ہیں۔ ان کا یہ خیال ہے کہ ایسا کرنے سے وہ اپنی کمزوریوں کو چھپا سکینگے۔ یہ [illegible] مجنون عیسائی اپنے چہرے کی سیاہی چھپانے کے واسطے دوسروں پر کیچڑ پھینکتے ہیں۔

مجھے یہ بات سن کر نہایت خوشی ہوئی ہے کہ گذشتہ زلزلہ میں ہمارے [illegible] بھائیوں کو کوئی صدمہ نہیں پہنچا۔ اور سب بچ گئے۔ اور میرا [illegible] ایمان تھا۔ کہ خدائے قادر اس جماعت کے آدمیوں کی خصوصیت سے حفاظت کریگا۔

گذشتہ جنوری میں مجھے اس امر کی آپ نے اطلاع دی تھی۔ کہ میرا نام فہرست مبائعین میں لکھا گیا [illegible] لیکن مجھے اب تک کوئی باقاعدہ سند اس [illegible] کے متعلق آپ کی طرف سے حاصل نہیں ہوئی چونکہ میں اس جماعت کے تمام عقاید پر اور اس کے مقاصد کی خوبیوں پر پورا ایمان رکھتا ہوں۔ اس واسطے میں نہایت ہی فکرمند ہوں۔ کہ مذکورہ بالا سند مجھے بہت جلد بھیجا دے۔

یہاں گذشتہ دو ہفتہ سے سخت گرمی پڑتی ہے بلکہ بعض لوگ گرمی سے مر گئے ہیں۔ اس ملک میں موسم گرما بہت سخت ہوتا ہے

مشرق کے لوگ [illegible] روس اور جاپان کے درمیان صلح کی خبر سننے کے مشتاق ہونگے جس کی تجویزیں آجکل یہاں ہو رہی ہیں۔ اور امید ہے کہ اگست کے آخیر تک اس کا فیصلہ ہو جاویگا۔ اہل امریکہ جاپانیوں کے ساتھ بہت دوستی کا اظہار کر رہے ہیں۔ لیکن میں خیال کرتا ہوں۔ کہ آج سے ایک دو سال کے بعد جزیرہ فلپائن پر جھگڑا پیدا ہوگا۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ آپ احمدی برادران کی خدمت میں میری طرف سے دعا اور سلام پہنچا دیوینگے

آپکا مخلص دوست

حسن اینڈرسن

ڈوئی۔ مقدس اسلام کے متعلق دھوکا دینے والی اور جھوٹی تحریروں کا شایع کرنا یورپ امریکہ کے مصنفین کا عام طریقہ اور پادریوں کا خاص شیوہ ہے انھیں لوگوں میں سے ایک پادری ڈوئی بھی ہے جو مسیح کا رسول اور نبی کا مدعی ہوکر ایسی دلیرانہ دروغگوئی پر کمربستہ ہے۔ کہ ہزارہا آدمیوں کے درمیان کھڑا ہو کر لیکچر دیا کرتا ہے۔ کہ مذہب اسلام میں اگلے جہان میں عورتوں کے واسطے کوئی حصہ نہیں ہے۔ بلکہ اسلام کا یہ اصول ہے۔ کہ عورتیں تو بعد موت نیست و نابود ہو جائینگی۔ اور ان کے واسطے کوئی حشر نشر نہیں اس ڈاک میں جو ڈوئی کا اخبار آیا ہے۔ اس میں وہ لکھتا ہے کہ روس میں مذہب عیسوی تلوار کے ساتھ پھیلایا گیا اور اسلام کا مذہب بھی دنیا میں تلوار سے پھیلایا گیا تھا روس کا تلوار کے ذریعہ سے عیسائی کیا جانا تو ایک تاریخی واقعہ ہے [illegible] کی تاریخ اس امر کی گواہ ہے۔ کہ [illegible] عیسوی ملک روس میں وہاں کے بت پرست بادشاہ [illegible] بت پرستی کے عوض ایک نئی بت پرستی [illegible] میں جبراً جاری کر دیا تھا۔ لیکن کوئی [illegible] کے پیغمبر سے یہ تو پوچھے کہ اسلام کے تلوار سے پھیلانے کے واسطے تمہارے پاس کونسا تاریخی ثبوت ہے؟

اس اخبار میں پادری ڈوئی صاحب نے اپنا ایک عجیب قصہ یہ بھی لکھا ہے۔ کہ ایک دفعہ ملک آسٹریلیا میں وہ ایک [illegible] گرفتار ہوا تھا پر جرمانہ کی سزا ہوئی۔ مگر جرمانہ [illegible] انکار کی وجہ سے تین دن کی قید ہوئی جس پر تین دن جیل خانہ میں رہ کر چھوٹ گیا۔ لکھا ہے کہ ساری عمر میں مجھے ایک ہی دفعہ فرشتہ نظر آیا۔ وہ جیل خانہ میں واقع ہوا۔ اور اسی فرشتہ نے مجھے خبر دی تھی۔ کہ تو ایلیاس ہے۔ مگر کبھی پھر مجھے ایسا اتفاق نہیں ہوا۔ جس میں کوئی فرشتہ وغیرہ نظر پڑا ہو۔

لیڈیسٹی کے پادری ویئر صاحب شراب کے نشہ میں تلوار کا جگ اٹھائے ہوئے سڑک پر نکل آئے اور پکار پکار کر لوگوں کو ڈرانے لگے۔

یسوع کے شرابی معجزات کا یہ نتیجہ ہے کہ پادری صاحبان بھی متوالے پھرتے ہیں۔

امریکہ کا ایک اخبار لکھتا ہے۔ کہ غیر ممالک کے لوگ جب یہاں آتے ہیں۔ تو ہماری حالت اخلاقی کو بہت ہی برا پاتے ہیں

جج لیڈ صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ کہ یسوع مسیح کی تاریخ پیدائش کے متعلق مختلف اور متضاد ایک سو تیس

قول مین - چھٹی صدی مین ایک پادری نے لکھین - قوم کے بت پرستون کو خوش کرنے کے واسطے اور کسی بہانہ سے ان کو عیسائیون مین شامل کرنے کے واسطے یسوع کی تاریخ پیدائش وہی مقرر کر دی جو اس قوم کے قدیم بت کی تاریخ پیدائش کی عید کا دن تھا - جس زمانہ کا یسوع مسیح کو بیان کیا جاتا ہے - اس زمانہ مین بہت سے عالم صاحبان تصنیف ہوئے ہین - انہون نے اس زمانہ مین بیس۲۰ ایسے آدمیون کا تذکرہ کیا ہے - جنہون نے مسیح ہونے کا دعویٰ کیا تھا جس سے معلوم ہوتا ہے - کہ اس زمانہ مین چونکہ یہود کو مسیح کے آنے کا انتظار تھا - اس واسطے بہت سے لوگ مدعی مسیحیت کے نکل کھڑے ہوئے - مگر تعجب ہے - کہ ان مین سے کسی نے یسوع کے مسیح ہونے کا ذکر نہین کیا - ان بیس۲۰ مین سے بعض پھانسی دے گئے بعض قتل کئے گئے - بعض ویسے ہی بچ گئے - اور معلوم ہوتا ہے - کہ ان سب کے قصے باہم مل جل کر ان موجودہ انجیل نویسون نے گڑبڑ سی ڈالدی ہے

جنوبی افریقہ سے لوئیس صاحب جو ایک فوج کے کپتان ہین - تحریر فرماتے ہین - کہ اس ملک مین مشنریون نے اصل افریقہ کے باشندون کے اخلاق بہت بگاڑ دئے ہین - ان کو شراب - تمباکو وغیرہ کی بدعادتین ڈال دی ہین - اپنے قدیم مذاہب مین رہ کر وہ بری عادتون سے اپنے ملک کے آداب کے مطابق بچے رہتے ہین - لیکن جب عیسائی ہو کر وہ سفید رنگ بزرگون مین شامل ہوجاتے ہین تب وہ ہر بات مین سفید رنگ والون کی نقل کرنے کے واسطے شراب حقہ جھوٹھ بولنا - چوری کرنا - یہ سب بد عادات اختیار کرتے ہین - کیونکہ وہ سفید رنگ والون کی پیروی مین ان امور کو فیشن سمجھتے ہین - ممکن ہے کہ کوئی شخص یہ کہے کہ ایسے الفاظ لکھ کر مین ثابت کر رہا ہون - کہ یسوع مسیح کا مذہب قومون کو تباہ کرنے والا ہے - مگر مین کیا کرون - کہ صحیح بات یہی ہے اور یہ واقعات ہین

مسٹر پگٹ - بہت مدت کے بعد مسٹر پگٹ پھر ظاہر ہوا - یہ وہی صاحب ہین - جنہون نے خدا اور مسیح ہونے کا دعویٰ کیا تھا - حضرت نے اس کو ایک اشتہار بھیجا تھا - جس مین اس کے متعلق ایک پیشگوئی کی تھی مگر اب تک وہ بالکل گوشۂ خاموشی مین پڑا رہا - اور کسی ایسی جگہ خفیہ رہا - کہ اخبارون کو بھی اس کے حالات کچھ آگاہی حاصل نہین ہوتی تھی - بارے آپ کا نام پھر اخبارون مین دیکھا گیا ہے - اور ایک نہایت ہی عجیب پیرایہ مین - عیسائیون کے اس فرضی خداوند مسیح پگٹ نے ایک دارالمحبت تیار رکھا ہوا ہے - جس مین وہ مع اپنے چند مریدون اور مریدنیون کے رہتا ہے - کل تعداد مریدون کی سردست دو سو ہے - اور کہا جاتا ہے - کہ مزے سے زندگی گزارتا ہے اس کی زندگی کا تازہ نتیجہ جیسا کہ امید تھی یہ ہوا ہے کہ ان عیسائیون کے خدا کے گھر مین ایک بیٹا پیدا ہوا ہے - اس سے کوئی یہ نہ سمجھے - کہ اس خداوند مسیح نے برخلاف اپنے پہلے طرز زندگی کے جو ملک شام مین گذری تھی - کوئی بیوی نکاح کی ہے اور اس سے یہ فرزند نمودار ہوا ہے -

مُردون کا زندہ ہونا

شمس العلماء مولوی ذکاء اللہ صاحب نے اخبار نئی روشنی مین ایک مضمون چھپوایا ہے - جس مین یہ ثابت کیا گیا ہے - کہ بعض آدمی بظاہر بالکل مرجاتے ہین - یعنی نبض بند ہوجاتی ہے - بدن ٹھنڈا پڑ جاتا ہے - آنکھین پھرا جاتی ہین - کان کی لو مڑ جاتی ہے - ناک کا بانسا پھر جاتا ہے - اور موت کے تمام نشانات نمودار ہوجاتے ہین لیکن دراصل وہ ایک قسم کی غشی ہوجاتی ہے اور دراصل اس مین جان باقی ہوتی ہے - چنانچہ بہت سی نظیرین ایسی موجود ہین - کہ میت جب قبرستان لے چلے یا مرگھٹ پر رکھا - تو راستہ مین یا مقام مدفن پر اس نے حرکت کی - اور اس مین جان معلوم ہوئی - اور بعد مین وہ چنگا بھلا ہوگیا - کسی بیماری کے سبب ایسی غشی یا بے ہوشی کے طاری ہونے کے علاوہ اس مضمون مین ریاضت کے ساتھ اپنے پر ایسی غشی لانے کا بھی ذکر لکھا ہے - جو پرانے ہندی یوگیون مین پایا جاتا ہے - اور اس کی کئی ایک نظیرین بشہادت ڈاکٹر ہیم چندر سین اور ولیم ٹیپ اور دربار رنجیت سنگھ وغیرہ بیان کی گئی ہین یہ ایک دلچسپ مضمون ہے - اور خلاصہ اس کا یہ ہے کہ مرنے کی جو علامتین متعارف ہین - وہ سب آدمی کی روح معطل ہونے کے باعث بھی ظاہر ہوتی ہین اور نقلی موت مین بھی نمودار ہوسکتی ہین - کچھ ضرور نہین کہ وہ اصلی موت ہی کی نشانیان سمجھی جائین اس مین شک نہین - کہ بہت سے مختلف واقعات نے جن کی خبرین مختلف شہرون اور ملکون سے آتی ہین - اس امر کو پایۂ ثبوت پہنچا دیا ہے کہ اصلی [illegible] موت کے علاوہ بعض وقت وہ اپنی خوش قسمتی کے سبب گویا پھر زندہ ہوکر مخلوق کے واسطے ایک اعجوبہ کا موجب ہوتے ہین -

اس قسم کی موت کا نام خواہ کاذب رکھا جائے خواہ نقلی موت [illegible] خواہ اس کو سکتہ اور بے ہوشی کے نام سے تعبیر کیا جاوے - اس مین شک نہین کہ وہ دراصل ایک موت کی صورت ہوتی ہے اور میت کے لواحقین پر وہ تمام حالات وارد ہوجاتے ہین - جو کہ ایک فوت شدہ کے لواحقین پر ہونے چاہئین - اور چونکہ اصلی اور نقلی موت مین بظاہر کوئی تمیز نہین ہوتی - اس واسطے خود اس شخص کے واسطے بھی اکثر یہ حالت اصلی موت نہین - تو اصلی موت کے لانے کا موجب ضرور ہوجایا کرتی ہے

اسی خوف کے سبب حال مین انگلینڈ مین ایک انجمن قائم ہوئی ہے جس کی غرض یہ ہے - کہ مردون کو دفن سے پہلے پوری تحقیقات کے ساتھ ڈاکٹرون اور اس فن کے ماہرون کو دکھانا چاہئیے -

کتب سماوی اور معجزات وخوارق انبیاء علیہم السلام کے تذکرون مین بظاہر دو متضاد امور یعنی مردون کا اس دنیا مین واپس نہ آنا اور احیائے موتی یعنی مردون کا اسی دنیا مین زندہ ہوجانا - ان ہر دو کا [illegible] مذکورہ بالا مضمون پر غور کرنے سے بخوبی سمجھ آسکتا [illegible]

شریعت حقہ سے یہ بات ثابت شدہ ہے کہ جو شخص درحقیقت مرجاتا ہے - اور [illegible] یعنی سوال وجواب فرشتگان اور جنت یا دوزخ مین داخل ہونا یہ سب کارروائی اس کے متعلق شروع ہوجاتی ہے - تو پھر اس سارے کام [illegible] کرکے وہ واپس اس دنیا مین نہین آسکتا - ہان دو طور [illegible] مردون کا زندہ ہونا احوال انبیاء سے ثابت ہے

اول - ناپاکی اور گناہ اور غفلت مین پڑکر جو شخص مردہ ہوجاتا ہے - ایسے آدمی کو روحانی مردہ کہنا چاہئیے - وہ توبہ کرکے پاک ہوکے اور کسی مطہر مزکی نفس کی صحبت سے فیض یاب ہوکر پھر روحانی زندگی حاصل کرتا ہے - اور اس کی پچھلی زندگی ایک نئی زندگی کہلاتی ہے - اس کی مثالین تمام الہامی کتب مین بکثرت موجود ہین -

دوم - یہ کہ کوئی شخص کسی سخت مرض مین مبتلا ہوجاوے - جس کو ڈاکٹر اور طبیب جواب دے بیٹھین - یا اس کی حالت بسبب سکتہ اور بیہوشی کے ایسی ہوجاوے - کہ سب اس کو مردہ جانین تب کوئی مقبول الٰہی خدا کا برگزیدہ اس کے واسطے توجہ

دعا کرے۔ اور اللہ تعالے کو منظور ہو۔ کہ اپنے اس بندے کی خاطر ایک نشان دکھائے۔ تو وہ موت اس پر سے ٹل جائے۔ اور اس کو دوبارہ زندگی عطا کیجا سکے۔ اس کی مثالیں مسلمانوں میں تو ہمیشہ اور ہر زمانہ میں دیکھی گئی ہیں۔ اور دیگر مذاہب مثلاً عیسائی اور یہود کے درمیان اگرچہ اب کوئی ایسا مقدس شخص نہیں رہا۔ جس کی دعا اس حد تک قبول ہو سکے۔ تاہم ان کی قدیم کتب میں اس قسم کے قصے پائے جاتے ہیں۔ چنانچہ لکھا ہے۔ کہ ایک لڑکی جس کو سب نے سمجھا کہ مر چکی ہے۔ جب یسوع نے اسے دیکھا تو کہا کہ مری نہیں بلکہ سوتی ہے سوتا یا بے ہوشی کی حالت میں ہونا یہ ایک ہی محاورہ ہے۔ اور چونکہ اصل عبرانی اناجیل عیسائیوں کی بدقسمتی کے سبب دنیا سے مفقود ہیں۔ اس واسطے معلوم نہیں۔ کہ اصل لفظ جو مسیح کے منہ سے نکلا تھا۔ وہ کیا تھا۔ اور اس کا ترجمہ کس طرح سے کیا گیا۔ مسلمانوں میں اس قسم کی احیائے موتی کی مثالیں بہت موجود ہیں۔ چنانچہ خود اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ہاتھوں پر اس قسم کے کئی مردے زندہ ہو چکے ہیں جس امر کے گواہ سینکڑوں موجود ہیں۔ جن میں سے ایک ہونے کا اس عاجز راقم کو بھی فخر حاصل ہے۔ چنانچہ صاحبزادہ مبارک احمد کا یہ حال ہو گیا تھا۔ کہ رنگ سفید ہو گیا اور نبض ٹھیر گئی۔ اور مر گیا کا لفظ مونہوں پر جاری ہو گیا۔ لیکن خدا کا مسیح جو دعا پر ایک پر زور ایمان رکھتا ہے۔ اپنی دعا میں مصروف رہا۔ تب خدا نے مبارک کو دوبارہ زندگی عطا کی۔ ایسا ہی حضرت مولوی نورالدین صاحب۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب۔ حضرت مولوی محمد علی صاحب۔ میاں محمد اسحاق وغیرہ پر ایسی ایسی بیماریاں اور حالتیں وارد ہوئیں۔ کوئی طبیب یا ڈاکٹری یہ امید نہ رکھتی تھی۔ کہ یہ بچ جائیں گے۔ مگر چونکہ خدا کو منظور تھا۔ کہ اس کی ہستی پر پھر تازہ ایمان دنیا میں قائم کیا جائے۔ اس واسطے ان صاحبان کو دوبارہ زندگی عطا کی گئی۔

خود عاجز راقم مدت تک ایک ایسے بخار میں مبتلا رہا۔ کہ کوئی دوائی فائدہ نہ کرتی تھی۔ آخر حضرت مسیح موعود کی دعاؤں نے اعجازی رنگ دکھایا۔ اور خدا کے فضل نے شفا دی۔ فالحمد للہ۔

غیر معمولی حوادث۔ ۸ ستمبر ۱۹۰۵ء کو ملک اٹلی میں سخت زلزلہ آیا۔ شہر پزو اور مانٹی لیون اور شہر مارٹی رینو بالکل تباہ ہو گئے۔ کھنڈر پڑے ہیں۔ تین سو سینتالیس آدمی مر گئے۔ اور درجن ایک شہر اور گاؤں تباہ ہو گئے۔ بعد کی تار سے معلوم ہوا کئی ہزار آدمی مر گئے۔

اے روئے زمین کے باشندو! یہ تختہ زمین جس پر تم نڈر ہو کر امن کے ساتھ سو رہے ہو۔ یہ کیوں بار بار ہلتا ہے۔ اور تمہاری میٹھی نیند میں خلل ڈالتا ہے تھوڑی دیر کے واسطے اپنی غفلت کو چھوڑ کر ذرا اٹھو اور غور و فکر سے کام لو۔ اور اس کی آواز کو سنو۔ کہ یہ کیوں تمہیں بار بار جھنجلاتا اور بے آرام کرتا ہے۔ گذشتہ انبیاء اور کتب سماوی کے سائفر کوڈ کی امداد سے ذرا اس ٹیڑھی تحریر کو پڑھنے کی سعی تو کرو۔ شاید کہ تمہارے کام کی کوئی بات نکلے۔ اور تمہارے ہی فایدے کا کوئی راز اس میں مخفی ہو۔ کہتے ہیں۔ جہاز کے افسروں کے آرام کرنے اور سونے کا پلنگ ایسا ایجاد کیا گیا ہے کہ وہ ڈیوٹی کے وقت کے چند منٹ پہلے گھنٹی بجاتا ہے۔ اور اگر سونے والا پھر بھی نہ اٹھے۔ تو چند منٹ کے بعد ہلتا ہے۔ اور اگر وہ پھر بھی غفلت کرے تو الٹ کر اس اپنے فرائض سے غفلت کرنے والے کو نیچے فرش پر پھینک دیتا ہے۔ ذرا سوچو تو سہی کہیں صانع حقیقی نے بھی اس زمین کے نیچے کوئی ایسی چابی تو نہیں لگا دی۔ جو تم کو اپنے فرائض کی طرف توجہ دلانے کے واسطے بار بار تمہیں ہلاتی ہے اور ٹپک ٹپک کر مارتی ہے

۹ ستمبر ۱۹۰۵ء کو بمبئی میں تیل کی بھری چند کشتیوں پر آگ لگی۔ کئی ہزار روپیہ جل گئے۔ کمپنی کو سخت نقصان ہوا۔

علم متعلق اسباب و علاج طاعون۔ اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ کا ایڈیٹر لکھتا ہے۔ کہ جس قدر طاعون کے متعلق علم اور تجربہ حاصل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے اسی قدر یہ ثابت ہوتا چلا جاتا ہے کہ یہ سب علوم ناپائیدار اور بے سود ہیں۔ آج سے دس سال پہلے جو کچھ ہمکو طاعون کے متعلق خبر تھی اور یقین تھا کہ اس کے اسباب کیا ہو سکتے ہیں۔ اور کس طرح اس کو روکا جا سکتا ہے۔ اب دس سال کے بعد اتنا بھی یقینی علم نہیں رہا۔ پہلے سمجھتے تھے کہ یہ بیماری ایک خاص موسم میں ہوتی ہے۔ اور موسم سرما میں حد تک پہنچتی ہے۔ اور سخت گرمی کا زور ہو۔ تو اس کے کیڑے مر جاتے ہیں۔ لیکن اب تو دن بدن ایسے واقعات ہو رہے ہیں۔ کہ ان قواعد میں سے کوئی بھی صحیح رہتا نظر نہیں آتا۔ فقط۔

یہ قواعد تو ہمیشہ ہی ٹوٹتے رہیں گے۔ کیونکہ انکی بنا مادی اسباب پر ہے اور طاعون اللہ تعالے کی ناراضگی کا نتیجہ ہے

عام اخبار

راولپنڈی میں ایک بنگالی بابو خزانہ سرکاری سے بذریعہ جعلی چیک کے ایک ہزار روپیہ لے اُٹھے

موضع اینڈری ضلع گوڑگانواں میں پندرہ سولہ بدمعاش پولیس کا بھیس بدل کر ایک متمول بوہرہ کے مکان پر آئے۔ کہ سرکار سے تمہارے مکان کی تلاشی کا حکم ہوا ہے۔ باضابطہ تلاشی لے کر اور بیش قیمت زیور کی باقاعدہ فہرست وغیرہ بنا کر چلتے ہوئے

تازہ ترین ممالک غیر۔ امریکہ میں ایک صاحب نے ایک مشین ایجاد کی ہے۔ جس کے آگے اخبار اور رسالے رکھ دئے جائیں۔ تو خود بخود تہ ہو کر اور چٹیں لگ کر مختلف اطراف کو جانے والے پیکٹ مختلف خانوں میں رکھ دئے جاتے ہیں

جنگ روس و جاپان کا خاتمہ ہوا۔ جاپانی قوم نے بہت ناراضگی ظاہر کی۔ بغاوت اور بلوہ تک نوبت پہنچی تھی۔ لیکن وہاں کے مدبران سلطنت نے جنگ قائم رکھنے کے اخراجات اور کشت و خون وغیرہ دقتوں کا تذکرہ کر کے صلح کو بہت مفید ظاہر کیا ہے۔ اور اس طرح ان کا جوش ٹھنڈا ہو چلا ہے

ھفتہ قادیان

حضرت اقدس بخیر و عافیت ہیں + حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی طبیعت اب اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بہت اچھی ہے۔ زخم دن بدن بھرتا چلا جاتا ہے اور گھبراہٹ اور تکلیف بھی کم ہے۔ آپکی شفاء ایک معجزہ ہے۔ ذیابیطس کی بیماری میں کوئی زخم بھی اچھا ہونا دشوار ہے۔ چہ جائیکہ سرطان۔ یہ محض حضرت مسیح علیہ السلام کی دردمندانہ اور پر یقین دعاؤں کا نتیجہ تھا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے احیائے موتی کا ایک اور نمونہ ہم لوگوں کو دکھایا۔ فالحمد للہ

ماسٹر عبدالرحمان صاحب بیمار ہیں۔ بخار آتا ہے احباب ان کے واسطے دعا کریں

اس ہفتہ میں چودھری نصراللہ خانصاحب وکیل اور چودھری محمد امین صاحب وکیل حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

خواجہ کمال الدین صاحب چند روز کیواسطے لاہور گئے ہیں مگر ۲۰ ستمبر تک پھر انشاء اللہ یہاں آ جائیں گے۔

مدرسہ تعلیم الاسلام انشاء اللہ ۲۰ ستمبر کو کھلیگا۔

ضروری اطلاع

رسالہ نور الدین جس میں فاضل مصنف نے بعد نظر ثانی کسی قدر اضافہ کیا ہے ۔ خوش خط ۔ عمدہ کاغذ پر چھپ کر تیار ہے ۔ قیمت علاوہ محصولڈاک ہے ۔ درخواستیں اس پتہ پر ہوں

سیٹھ عبدالواحد ہدایت مرچنٹ وکمیشن ایجنٹ کٹڑہ جیل سنگھ ۔ امرتسر

مدرسہ تعلیم الاسلام

گذشتہ تین اخباروں میں متواتر ہم نے کالج کی تجویز کے واسطے چندہ بہم پہنچانے کے واسطے احباب کی خدمت میں تحریک کی ہے ۔ اور ہمیں امید ہے ۔ کہ احباب نے اس کی طرف توجہ کی ہوگی ۔ لیکن اس وقت میں چاہتا ہوں کہ دوستوں کو یہ بات بڑے زور سے یاد دلاؤں ۔ کہ خود ہائی اسکول کی حالت بھی تاحال ویسی قابل تشفی نہیں جیسے کہ ہمارا جی چاہتا ہے ۔ کہ ہو جاوے ۔ مثلاً کتب خانہ ہال ۔ سائنس روم ۔ وغیرہ بعض عمارتیں سائنس ماسٹر اور سائنس کا سامان اور دیگر بعض اس قسم کی ضرورتیں جن کا پورا کرنا ہائی اسکول کو کامل کرنے کے واسطے نہایت ہی ضروری ہے ۔ اگر پوری سرگرمی سے مدرسہ کا چندہ حسب الحکم حضرت اقدس آتا رہے ۔ تو یہ سب کام بآسانی ہو سکتے ہیں ۔ لیکن افسوس ہے ۔ کہ بعض جگہ دوست اس کام میں غفلت کرتے ہیں اور چندہ کی روانگی میں دیر کرتے ہیں ۔ سردست دو نئے کمرے مدرسہ کی عمارت میں زیادہ کئے گئے ۔ اور تین چار کمروں کی جگہ پر بہت سی بھرتی مٹی کی ڈلوائی گئی ہے جس پر بہت سا روپیہ خرچ ہوا ہے ۔ تنخواہوں کے واسطے بھی جیسا کہ میں پہلے کئی دفعہ لکھ چکا ہوں ۔ ایک ہزار روپیہ مستقل طور پر مدرسہ کے فنڈ میں ہر وقت علیحدہ جمع رہنا چاہیئے ۔ جس کو بحروف انگریزی ریزرو فنڈ کہنا چاہیئے ۔ والسلام

ایک ثواب کا کام

آپ بدر کے واسطے نئے خریدار پیدا کریں ۔ اپنا خرچ سے انجمنوں کتب خانوں اور غریب لوگوں کو اخبار خرید کر دیں ۔ اس طرح سلسلہ کی تبلیغ دور دور تک پہنچ سکتی ہے

خریداران توجہ کریں

۱۹۰۵ء ۔ نصف سے زیادہ گذر چکا ہے ۔ اس واسطے جن اصحاب کی قیمت سنہ رواں اب تک وصول نہیں ہوئی ۔ ان کی خدمت میں اخبار بذریعہ وی پی ارسال کیا جاوے گا ۔ تاکہ قیمت وصول ہو جاوے ۔ وی پی اخبار دس دن تک ڈاک خانہ میں رہ سکتا ہے ۔ اور آدمی سہولت کے ساتھ روپیہ دے کر وصول کر سکتا ہے ۔ لیکن اب بھی جو صاحبان قیمت نہیں دے سکتے ۔ اور اس کو کسی آیندہ ماہ تک ملتوی رکھنا چاہتے ہیں ۔ ان کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ فوراً ہم کو مطلع کریں ۔ تاکہ ایسا نہ ہو کہ کارخانہ کو الٹا اور نقصان اٹھانا پڑے ۔ بہ سبب تھوڑی خریداری کے کارخانہ اس وقت بہت نقصان میں ہے ۔ خرچ آمد سے دگنا ہو رہا ہے ۔ اور پروپرائٹر زر کثیر اس راہ میں خرچ رہا ہے ۔ اس قدر خرچ کی برداشت ایک فرد واحد کے واسطے ایک مشکل کا سامنا ہے ۔ احباب کو چاہیئے ۔ کہ اس کی امداد کے لئے اٹھیں ۔ خریداروں کا پیدا کرنا ۔ قیمت کا پیشگی ادا کرنا ۔ امدادی چندوں کا عطا کرنا ۔ جس طرح سے ہو سکے ۔ اس کام کو چلتا کرنے کی سعی کرنی چاہیئے ۔

اُجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	للعہ	[illegible]
ربع کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲ ۔ لیکن عہ روپیہ سے کم اجرت کا اشتہار نہیں لیا جاویگا ۔ ضمیمہ بحساب ۸ فی سینکڑہ اخبار کیساتھ تقسیم کیا جاویگا ۔ ضمیمہ بھجوانے کیلئے نمونہ ارسال کر کے بذریعہ خط وکتابت فیصلہ کر لیں ۔ ایڈیٹر کو اختیار ہے کہ کسی اشتہار کے لینے سے انکار کر دے اجرت اشتہار ہمیشہ پیشگی ادا ہونی چاہیئے ۔ مستقل اشتہار دینے والوں کو اخبار مفت بھیجا جاویگا ۔ بشرطیکہ انکے اشتہار کی اجرت سالانہ پچیس روپیہ سے کم نہ ہو جنکے اشتہار کی اجرت عہ روپیہ سالانہ ہوگی انکو اخبار مفت لیکن محصولڈاک انہیں دینا پڑیگا ۔

براہین احمدیہ

براہین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی سب سے پہلی تصنیف اور اس سلسلہ کی صداقت کی سب سے پہلی گواہ ہے ۔ اس میں مندرجہ پیشگوئیاں آج تک پوری ہو رہی ہیں اور قیامت تک ہوتی رہینگی یہ کتاب ہر چہار جلد نہایت عمدہ ۔ خوش خط چھپ رہی ہے ۔ قیمت صرف پونے تین روپے ۔ ؎۳ ۔ درخواستیں بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر بدر ۔ قادیان ۔ ضلع گورداسپور آنی چاہئیں ۔

خط وکتابت

ہر ایک خریدار کو جب اخبار روانہ کیا جاتا ہے ۔ تو اس کے پتہ کے چٹ پر نام سے پہلے نمبر خریداری بھی دیا جاتا ہے سب خریداران کی خدمت میں التماس ہے کہ خط وکتابت کے وقت خط کے اندر اپنے نام کے ساتھ نمبر خریداری ضرور دیا کریں اور اپنا نام اور پتہ صاف اور خوش خط لکھا کریں ۔ بعض لوگوں کی عادت ہے ۔ کہ خط کا مضمون بہت خوش خط لکھتے ہیں ۔ مگر اپنا نام اور پتہ ایسا شکستہ خط میں جلدی سے لکھ ڈالتے ہیں کہ یہاں کسی سے نہیں پڑھا جاتا ۔ اور اس واسطے ایسے خط بغیر جواب لکھنے کے افسوس کے ساتھ فائل کر دئے جاتے ہیں

فک پلز

یہ نادر گولیاں بارہا تجربہ کے بعد معدہ کے جملہ امراض دفع کرنے میں عجیب باثر ثابت ہوئی ہیں ۔ دائمی قبض ان گولیوں کی چند خوراک کے استعمال کرنے سے عمر بھر کے واسطے بالکل جاتا رہتا ہے ۔ بدہضمی ۔ نفخ ۔ قولنج ۔ درد شکم ۔ کھٹی ڈکاریں ۔ جلن اور کھٹے ڈکاروں کا آنا ان گولیوں کے استعمال سے بہت جلد تمام عوارض جاتے رہتے ہیں یہ گولیاں اعلیٰ درجہ کی مقوی معدہ اور بھوک بڑھانیوالی ہیں ۔ قیمت فی بکس جسمیں چالیس گولیاں ہوتی ہیں ۔ صرف ایک روپیہ (عہ) علاوہ محصولڈاک

المشتہر حکیم محمد علی خان محلہ چاہ شور آگرہ

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر کیلئے چھاپا گیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

دنیا مین ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نکیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملون سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا

ان اللّٰہ قل صاح کلہ وقت مسایحہ وانزرہٗ من اذلۃ

بدر

ولقد نصرکم اللّٰہ ببدر وانتم اذلۃ

دو دلیمی ۔ شفا بینی غرض فارالامان بینی	بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸	چہ گویم با تو گر آئی ۔ چہا ور قادیان بینی
سلسلۃ القدیم جلد ۴ نمبر	۲۱ ستمبر ۱۹۰۵ع ۔ ۲۲ رجب ۱۳۲۳ ھ ہجری علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ ۲۲۰	سلسلۃ الجدید جلد ۱ نمبر ۲۸
آن مسیح دور آخر مھدی آخر زمان	ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ	ای جہان منتظر خوش باش کامد ملستان

قیمت سالانہ

والیان ریاست سہ

معاونین عہ
برضائے
خود صہ

عام قیمت ہے

اس سے زائد امداد کے طور پر جو کچھ احباب عطا فرماوین وہ بخوشی لیا جاویگا

سردست خریداری بہت کم ہے اور خرچ آمد سے دوگنا ہے اس واسطے امداد کی بہت ضرورت ہے

ترسیل زر بنام میان معراج الدین عمر ۔ پروپرائیٹر بدر قادیان اور خط و کتابت بنام منیجر بدر ہونی چاہیئے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

مامسلمانیم از فضل خدا — مصطفےٰ مارا امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم — ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ مارا وحی و ایمائے بود — آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست — ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و ز خبرہائے معاد — ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست — منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یکدمے دوری از آن عالیجناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقون سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشون کے وقت انکا مغلوب نہیں ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانون کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا ۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر و یسر اور نعمت اور بلا مین اللہ تعالیٰ کیساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اس کی راہ مین طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا ۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا ۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہان تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا ۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کی تازہ وحی

۱۶ ستمبر ۱۹۰۵ء۔ رؤیا۔ دیکھا۔ کہ ایک شخص مسمی شرم پت ساتھ ہے۔ ایک گہرے پانی مین جو جھیل کی طرح ہے۔ ہم ہر دو کنارہ کی طرف تیرتے جاتے مین کنارہ بہت دور ہے۔ اور مین پانی پر لیٹا ہوا جا رہا ہون۔ اور تیرتا چلا جاتا ہون۔ اسی طرح تیرتے ہوئے جب مین قریب لنصف کے پونچا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ قریباً زانو تک پانی ہے۔ پھر کنارہ پر پہنچ گئے۔ اور خیال آیا۔ کہ میرا لڑکا مبارک اسی کنارہ پر رہا ہے۔ پھر ہم اس کو لینے کے واسطے آئے۔ تب دیکھا۔ کہ پانی ایک طرف سے بالکل خشک ہے، ایک طرف باقی ہے۔ اور لوگ خشکی پر چلتے مین۔ ہم بھی خشکی کے راہ پر چلنے لگے۔

فرمایا۔ لبظاہر تو آج کل مولوی عبدالکریم صاحب کے واسطے دعا کی جاتی ہے۔ اور غالباً ان کے متعلق یہ رؤیا ہے۔ شائد یہ تعبیر ہو۔ کہ ایک حصہ زخم کا خشک ہوگیا ہے۔ اور دوسرا حصہ ابھی باقی ہے۔ اور شرم پت کے لفظ سے انجام بخیر معلوم ہوتا ہے۔ واللہ اعلم

۱۹ ستمبر ۱۹۰۵ء۔ رؤیا۔ دیکھا۔ کہ مرزا غلام قادر صاحب میرے بڑے بھائی نہائت سفید لباس پہنے ہوئے میرے ساتھ جا رہے مین۔ اور کچھ باتین کرتے مین۔ ایک شخص ان کی باتین سن کر کہتا ہے کہ یہ کیسی فصیح بلیغ گفتگو کرتے مین۔ گویا پہلے سے حفظ کر کے آئے مین۔ فقط

فرمایا۔ ہمارا تجربہ ہے۔ کہ جب کبھی ہم اپنے بھائی صاحب کو خواب مین دیکھتے ہین۔ اس سے مراد کسی مشکل کام کا حل ہونا ہوتا ہے۔ آج کل چونکہ مولوی عبدالکریم صاحب کے واسطے بہت دعا کی جاتی ہے اس واسطے امید ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ ان کو شفا دیگا۔ غلام قادر سے خدائے قادر کی قدرت کی طرف اشارہ ہے

۲ ستمبر ۱۹۰۵ء کا ایک الہام غلط لکھا گیا اصل الفاظ اس طرح مین۔ مَسّیرُ العرب

۱۷ ستمبر ۱۹۰۵ء کا خواب بھی کچھ غلط چھپا ہے۔ اس واسطے دوبارہ صحیح کر کے لکھا جاتا ہے۔ ایک جگہ ایک بڑی حویلی ہے۔ اس کے آگے ایک بڑا چبوترہ ہے جسکی کرسی بہت بلند ہے اس پر مولوی عبدالکریم صاحب سفید کپڑے پہنے ہوئے دروازہ پر بیٹھے مین۔ اس جگہ مین ہون اور پانچ چار اور دوست مین۔ جو ہر وقت اسی مکان مین رہتے ہیں مین نے کہا۔ مولوی صاحب مین آپ کو آپ کی صحت کی مبارکباد دیتا ہون۔ اور پھر مین رو پڑا۔ اور میرے ساتھ کے دوست بھی رو پڑے اور مولوی صاحب بھی رو پڑے پھر میں نے کہا دعا کرو اور میں نے تین دفعہ سورۃ فاتحہ پڑھی۔

ڈائری

مولوی عبدالکریم صاحب

۱۶ ستمبر ۱۹۰۵ء

شیخ نور احمد صاحب جالندہر سے اور منشی نبی بخش صاحب کوٹھے سے حضرت اقدسؑ کی خدمت مین حاضر ہوئے۔ شیخ نور احمد صاحب نے اپنا ایک خواب عرض کیا۔ کہ مین نے دیکھا۔ کہ مولوی عبدالکریم صاحب مسجد مین کھڑے ہین اور وعظ کرتے ہین۔ اور یہ آیت پڑھتے ہین

اُولٰٓئِکَ عَلٰی ھُدًی مِّنْ رَّبِّھِمْ وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔

فرمایا۔ اس سے بظاہر مولوی صاحب کی صحت کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے۔ واللہ اعلم۔ فرمایا یہ مرض مہلک ہے، اور آثار مرض بھی خطرناک ہین۔ لیکن دعا بہت کی گئی ہے۔ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ مین ہے۔ جب وہ چاہتا ہے۔ ایک تنکے سے شفا ہوجاتی ہے۔ اور جب وہ نہین چاہتا لاکھ دوائی بے سود ہے۔

میان نبی بخش صاحب نے عرض کی ہے۔ کہ ایک ہندو نے مجھے تاکید کی تھی۔ کہ میرے واسطے حضرت سے دعا کرائین۔ فرمایا۔ ہندو یا کسی اور مذہب کا آدمی جو دعا کے واسطے درخواست کرے۔ ہم سب کے واسطے دعا کرتے ہین۔

ذکر آیا۔ ایک شخص نے اپنے بیٹے کا نام استغفر اللہ رکھا ہے۔ فرمایا۔ اچھا ہے جتنی دفعہ اس کو بلائیگا خدا تعالےٰ سے استغفار کرتا رہیگا۔

مولوی نورالدین صاحب کے صاحبزادہ عبدالحی کا ذکر تھا۔ کہ اس کے متعلق پہلے سے خبر دی تھی۔ فرمایا۔ اجنبی دشمن اور دور رہنے والا کیا حاصل کرسکتا ہے۔ جو لوگ قریب رہتے ہین۔ وہ ہمیشہ نشانات دیکھتے رہتے ہین۔ پاس رہنے والے تو آپ بیتی کے نشان بھی دیکھ لیتے ہین

۱۶ ستمبر ۱۹۰۵ء صبح۔ ایک دوست نے عرض کی میرے گھر سے خبر آئی ہے۔ کہ تمہارا لڑکا سخت بیمار ہے جلد آؤ۔ مگر بیماری کی تفصیل نہین۔ حضور دعا فرماوین فرمایا۔ مین دعا کرونگا۔ لیکن بعض دفعہ عورتین صرف بلانے کے واسطے بھی ایسا لکھ دیا کرتی ہین۔ چنانچہ ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ کہ ہم اس جگہ قادیان مین تھے۔ کہ میر ناصر نواب صاحب کے گھر سے خط آیا۔ کہ والدہ اسحاق فوت ہوگئی ہین۔ اور اسحٰق بھی قریب المرگ ہے (خداوند تعالےٰ ہر دو کو باصحت و عافیت لمبی عمر عطا فرماوے) یہ خط اسحاق کے بھائی کا لکھا ہوا تھا۔ جو اس وقت بہت چھوٹی عمر کا تھا۔ مین اس خط کو پڑھ کر بہت پریشان ہوا۔ کیونکہ اس وقت ہمارے گھر مین بیمار تھے۔ بخار چڑھا ہوا تھا۔ ایسی حالت مین ان کو والدہ کی وفات کی خبر سنانا ہرگز مناسب نہ تھا۔ مین اسی فکر مین تھا۔ کہ الہام ہوا۔ اِنَّ کَیْدَکُنَّ عَظِیْمٌ۔ جس سے مین نے سمجھ لیا۔ کہ یہ صرف بلانے کا بہانہ ہے۔ ورنہ دراصل خیر ہے۔ اس وقت مولوی عبدالکریم صاحب (خدا ان کو صحت دے) اس جگہ تھے۔ ان کو سنایا گیا۔ اور حافظ حامد علی کو بھی سنایا گیا۔ اور اسی کو وہان بھیجا گیا۔ تو بات وہی نکلی۔ جو خدا نے بذریعہ الہام ہم کو بتلائی تھی۔

شیخ نور احمد صاحب نے عرض کی۔ کہ اس دن مین بھی اسی جگہ تھا۔ اور اس واقع کا گواہ ہون

۱۷ ستمبر ۱۹۰۵ء۔ فرمایا۔ خدا کی طلب مین جو شخص پوری کوشش نہین کرتا۔ وہ بھی کافر ہے۔ ہر ایک چیز کو جب اس کی حد مقررہ تک پہنچایا جاتا ہے۔ تب اس سے فائدہ حاصل ہوسکتا ہے۔ جیسے اس زمین مین چالیس یا پچاس ہاتھ کھودنے سے کنوان طیار ہوسکتا ہے۔ اگر کوئی شخص صرف چار پانچ ہاتھ کھود کر چھوڑ دے۔ اور کہدے۔ کہ یہان پانی نہین ہے۔ تو یہ اس کی غلطی ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ اس شخص نے حق محنت کا ادا نہین کیا۔

۱۷ ستمبر ۱۹۰۵ء۔ قبل از ظہر۔ فرمایا۔ یہ جو قرآن شریف مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ فَبِھُدٰىھُمُ اقْتَدِہْ۔ پس ان کی یعنی گذشتہ نبیون کی جن کا اوپر ذکر آیا ہے اقتدا کر۔ اس آیت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی فضیلت ظاہر ہوتی ہے۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ جس قدر گذشتہ انبیاء ہوئے۔ اور انھون نے مخلوق کی ہدایت مختلف پہلوؤن سے کی۔ اور مختلف قسم کی ان مین خوبیان تھین کسی مین کوئی خوبی اور کمال تھا۔ اور کسی مین کوئی۔ اور ان تمام نبیون کی اقتدا کرنا یہ معنے رکھتا ہے۔ کہ ان تمام متفرق خوبیون کو اپنے اندر جمع کر لینا چاہیئے۔ اور اس مین کچھ شک نہین۔ کہ جو شخص جامع ان تمام خوبیون کا ہے جو متفرق طور پر تمام انبیاء مین پائی جاتی ہین۔ وہ تمام متفرق کمالات اپنے اندر جمع رکھتا ہے۔ اس لئے وہ تمام انبیاء سے افضل ہین۔ کیونکہ ہر ایک کی خوبی اس مین موجود ہے۔ اور وہ تمام متفرق خوبیون کا جامع ہے۔ مگر پہلے اس سے کوئی نبی ان تمام خوبیون کا جامع نہ تھا۔

حضرت مولوی نور الدین صاحب کے

درس قرآن

سے نوٹس

سورہ الاحزاب

سوسیپارہ ۲۱ رکوع اوّل ہو۔

یَاَیُّھَا النَّبِیُّ۔ اے نبی۔ اس مین مخاطب نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اس خطاب کے ذریعہ سے تمام جہان کو آگاہی دی گئی ہے

اتَّقِ اللّٰہَ۔ دم علی التقوی۔ تقوی پر ہمیشہ قائم رہو

لَا تُطِعِ الْکٰفِرِیْنَ وَالْمُنٰفِقِیْنَ۔ کافرون اور منافقون کی فرمانبرداری مت کرنا۔ کافر وہ ہے۔ جو حق بات پر کچھ غور نہ کرے۔ اور اس کا انکار کردے اور پھر ایسا بن جاوے۔ کہ اس کے واسطے انذار اور عدم انذار برابر ہو۔ منافق۔ کے جو علامات نبی کریم نے بیان فرمائے ہین۔ وہ یہ ہین (۱) جب بات کرے جھوٹھ بولے (۲) وعدہ کرے۔ تو اس کے برخلاف کرے (۳) امانت مین خیانت کرے (۴) جھگڑنے مین گالیان دے (۵) خود بخل کرتا ہے (۶) دوسرے صدقہ دینے والے کو بخل کی ترغیب دیتا ہے (۷) صبح اور شام کی نماز مین سست ہوتا ہے (۸) اس مین قوت فیصلہ نہین ہوتی اور تاب مقابلہ

مَا یُوْحٰٓی اِلَیْکَ۔ جو خدا کی طرف سے تجھ پر وحی کیا گیا ہو اس مین اوّل قرآن شریف ہے اور پھر حدیث صحیح

مَا جَعَلَ اللّٰہُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَیْنِ فِیْ جَوْفِہٖ وَمَا جَعَلَ اَزْوَاجَکُمُ الّٰٓئِیْ تُظٰھِرُوْنَ مِنْھُنَّ اُمَّھٰتِکُمْ وَمَا جَعَلَ اَدْعِیَآءَکُمْ اَبْنَآءَکُمْ ذٰلِکُمْ قَوْلُکُمْ بِاَفْوَاھِکُمْ۔ وَاللّٰہُ یَقُوْلُ الْحَقَّ وَھُوَ یَھْدِی السَّبِیْلَ۔

نہین بنائے اللہ نے دو دل کسی شخص کے اندر اور نہ بنایا ہے تمہاری ان بیویون کو جن کو تم نے مائین کہا۔ تمہاری مائین۔ اور نہ بنایا ہے تمہارے منہ بولے بیٹون کو تمہارے بیٹے۔ یہ سب تمہارے مونہہ کی باتین ہین۔ اور اللہ تعالیٰ حق فرماتا ہے۔ اور وہی راہ دکھاتا ہے۔

یہ ایک مثال ہے۔ کہ جیسا یہ ناممکن ہے کہ کسی کے اندر دو دل ہون۔ ایسا ہی یہ بھی ناممکن ہے کہ اس مان کے سوائے جس کے پیٹ سے آدمی نکلتا ہے کوئی اور عورت اس کی حقیقی مان بن جاوے اور ایسا ہی یہ بھی ناممکن ہے۔ کہ اس باپ کے سوائے جس کا نطفہ انسان ہو۔ کوئی دوسرا اس کا باپ بن جاوے۔ یہ سب منہ کے کہنے کی بات ہے۔ کہ کوئی کسی عورت کو مان کہہ دے۔ یا کسی مرد کو اپنا باپ کہہ دے۔ ورنہ حقیقت مین مان صرف وہی ہے۔ جو ایک مان ہے اور باپ صرف وہی ہے۔ جو ایک باپ ہے۔ نہ کسی کے اندر دو دل ہو سکتے ہین۔ اور نہ ایک بچہ دو پیٹون سے نکلتا ہے۔ اور نہ ایک بیٹا دو مختلف مردون کے نطفون کا نتیجہ ہو سکتا ہے۔ کسی شاعر نے اس مثال کو شعر مین خوب بیان کیا ہے ؎

ہم معتقد دعوی باطل نہین ہوتے
سینہ مین کسی شخص کے دو دل نہین ہوتے

موالیکم۔ تمہارے آزاد کردہ غلام

اولی۔ اقرب

لِیَسْئَلَ۔ تاکہ اظہار لئے جائین

رکوع دوم۔ نعمت اللہ۔ جنگ احزاب مین فتح۔

قصہ جنگ احزاب

مدینہ مین جو یہود رہتے تھے۔ اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ امن کا اور بیرونی مخالف کا مقابلہ کرنے کا وعدہ کر چکے ہوئے تھے۔ ان کی خفیہ سازش کے ساتھ دس ہزار عرب مسلمانون کے برخلاف لڑائی کرنے کے واسطے مدینہ منورہ پر چڑھ آئے۔ اندر سے یہود دشمن ہو گئے۔ باہر سے اس قدر لشکر آیا حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تھوڑے سے مسلمانون کے ساتھ جن کی تعداد اس وقت چھ سو تھی اس لشکر کے مقابلہ کے واسطے نکلے۔ ایک پہاڑی کے پہلو مین رات گزارنے کے واسطے ڈیرہ لگایا۔ ایک طرف پہاڑ تھا۔ اور ایک طرف بہ نظر اسباب ظاہری ایک خندق کھودی گئی۔ اتنے بڑے لشکر کے مقابلہ مین مسلمانون کی کیا تعداد تھی۔ آپ دعاؤن مین لگے رہے۔ ایک رات کو آدھی رات کے قریب آپنے آواز دی کہ کوئی ہے جو جا کر دیکھے۔ کہ کافرون کا لشکر کہان ہے۔ تیز ہوا سردی اور دشمنون کا ڈر جس نے آپ کا آواز سنا۔ وہ بھی مارے خوف کے خاموش ہو رہا۔ لیکن ایک صحابی اٹھا۔ اور باہر گیا۔ اور واپس آکر خبر دی۔ کہ کفار کا نام و نشان نہین معلوم نہین۔ دس کا دس ہزار کہان چلا گیا۔ بعد مین معلوم ہوا۔ کہ وہ سب کے سب وہان سے اس طرح بھاگ گئے تھے۔ جس طرح ایک چھوٹا سا لشکر کسی بڑے عظیم الشان لشکر کے ڈر سے ہراسان و ترسان بھاگ جاتا ہے۔ اور اس کی وجہ اس طرح سے خداوند تعالےٰ نے قائم کی۔ کہ رات کو جب تیز ہوا چلنی شروع ہوئی۔ تو ایک کافر سردار کے ڈیرے کی آگ بجھ گئی۔ آگ سے وہ لوگ جنگ کی تعبیر لیا کرتے تھے۔ اور میدان جنگ مین آگ کا بجھنا ایک بڑی بدشگونی سمجھی جاتی تھی۔ کافر نے سوچا کہ یہان خیر نہین۔ آگ بجھ گئی ہے۔ انجام برا معلوم ہوتا ہے۔ بہتر ہے۔ کہ چپکے چپکے نکل جاؤن۔ چنانچہ اس نے اپنا خیمہ ڈنڈا اکھیڑا۔ اور وہان سے چل کھڑا ہوا۔ پاس والون نے جو دیکھا۔ کہ وہ اس طرح سے نکل گیا ہے۔ تو انھون نے سمجھا۔ کوئی بہت ہی خرابی کی بات واقع ہوئی ہے۔ جو وہ راتون رات بھاگا ہے۔ انھون نے بھی اپنا بستر بوریا لپیٹا۔ اور بھاگ نکلے۔ ان کو دیکھ کر اور بھاگے غرض اس طرح خدا کے فرشتون نے ان سب کو سراسیمہ اور ہراسان کر کے بھگا دیا۔ یہان تک کہ کفار کے لشکر کا کمانڈر اپنے اونٹ کی پچھاڑی کاٹنا بھی بھول گیا اور جلدی سے اونٹ پر سوار ہو کر اس کو ایڑی لگائی کہ چل پر وہ چلے کہان۔ اس وقت جو نعمت الٰہی مسلمانون پر ہوئی۔ اس کا ذکر اس جگہ ان آیات مین ہے۔

النظر یہ ایک فارسی رسالہ ہے۔ جو مرزا نند علی صاحب۔ احمدی سابق شیعہ نے حال مین چھپوا کر شائع کیا ہے۔ یہ رسالہ فارسی زبان مین لکھا ہے۔ اور سید علی حائری مشہور لاہوری شیعہ عالم کی کتاب غایت المقصود حصہ دوم پر لطیف ریویو کیا ہے۔ اس رسالہ کی قیمت ۱۰؍ علاوہ محصولڈاک ہے۔ مصنف نے رسالہ اپنے خرچ سے چھپوا کر سید عبدالحی صاحب عرب کو دے دیا ہے احباب کو چاہیئے۔ کہ عرب صاحب موصوف سے طلب کرین۔

تبدیلی تاریخ

تاریخ اشاعت آیندہ بجائے جمعرات کے جمعہ مقرر کی گئی ہے۔ کیونکہ اس سے روانگی اخبار مین کسی قدر سہولت ہو جاتی ہے۔ لہذا آیندہ اخبار بروز جمعۃ المبارک یہان سے روانہ ہوا کریگا۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

معذرت

چونکہ پریس مین کے بیمار ہو جانے کے سبب اخبار کے چھپنے مین دیر ہو گئی تھی۔ اس واسطے ہر دو پرچے اکٹھے ارسال کئے جاتے ہین۔

"معیار صداقت"

انسان مدنی الطبع پیدا ہوا ہے۔ اور موجودہ قوانین وسوسائیٹیان اسی خاصۂ انسانی کا ظہور ہین۔ باقی حیوانات مین یہ خصلت اس شد و مد سے نہین پائی جاتی۔ اسی وجہ سے ان مین پریشانی کا جلوہ ہے۔ الاماشاء اللہ سب سے زیادہ انسانی سوسائیٹی کو مجتمع کرنے والی طاقت جو آب تک دنیا مین ثابت ہوئی ہے۔ مذہب ہے۔ خواہ وہ کسی رنگ اور کسی طرز عمل پر مبنی ہو۔ جو نبی آدم پر مذہب کا دباؤ ہے۔ وہ اور کسی اور چیز مین پایا نہین جاتا۔ قوانین تعزیری کا خوف۔ واحکام سزا۔ جرائم کی انسداد مین تھوڑا سا مفید ہو سکتی ہین۔ لیکن جس قدر مذہب افراد سوسائیٹی پر اور ان کے خیالات پر اثر ڈالتا ہے۔ وہ ملکی قوانین سے بدرجہا بڑھا ہوا ہے۔ خدائے واحد کا یقین اور منتقم حقیقی کے انتقام کا خیال۔ سزا و جزا بعد الموت کا دھیان ایک گنہگار سے گنہگار کے دل کو بھی ارتکاب گناہ کو ایسے وقت مین جبکہ اس کو کوئی دیکھتا نہ ہو۔ یا دیکھ نہ سکتا ہو۔ دھکڑ پھکڑ لگا دیتا ہے۔ اور تزلزل مین ڈال دیتا ہے انسان کے اندر ایک فطرت پاکیزہ ہے۔ جس کو نفس لوامہ سے تعبیر کر سکتے ہین۔ وہی ارتکاب گناہ کے وقت یا بعد از ارتکاب ملامت کرنا شروع کر دیتا ہے اور اسی کو "ضمیر" اور اسی کو "کانشنس" پکارا جاتا ہے ہر نیکی پر خوشی اور ہر بدی پر رنج ابتداءً لاحق حال ہو جاتا ہے اور جون جون نیکی یا بدی مین ترقی ہوتی جائے۔ نفس لوامہ بڑھتا یا گھٹتا جاوے گا۔ اور ویسے ہی زیادہ زور یا کمزور طور پر اس کے حملون سے احساس ہوتا ہے گا۔ درحقیقت یہی کانشنس خدا واحد کی موجودگی پر ایک زبردست دلیل ہے۔ وَاِذْ اَخَذَ رَبُّکَ مِنْ بَنِیْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُھُوْرِھِمْ ذُرِّیَّتَھُمْ وَاَشْھَدَھُمْ عَلٰٓی اَنْفُسِھِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ قَالُوْا بَلٰی شَھِدْنَا مین اسی پاک طلعت کا ذکر ہے۔ اور اسی کانشنس کی شہادت علی نفس کا بیان ہے۔ اور اسی کو خدا ہر وقت سوال کرتا ہے اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ۔ اور یہی باواز بلند پکارتا ہے "بلیٰ"

خداوند تعالیٰ نے اپنی کتاب مجید مین آیت بالا مین نہایت فصیح و بلیغ عبارت مین نہایت اعلیٰ طرز مین نہایت عمدہ پیرایہ مین۔ بطور واقعہ محسوسہ مشہودہ کی ایک نہایت مسلمہ و مقبولہ اصول کو عالمانہ و فلسفیانہ رنگ مین بیان فرمایا ہے۔ جس سے جاہل و عالم یکسان لطف و حظ حاصل کر سکتا ہے۔ قصہ مختصر تاریخ دنیا سے یہ امر ثابت شدہ ہے۔ کہ مذہب ایک بڑی طاقت ہے۔ جو تمام دنیا پر حکمران رہا ہے۔ اور آیندہ کے لئے ہمارے پاس کوئی وجہ نہین ہے۔ کہ کیون حکمران نہین رہے گا۔ بلکہ برعکس اس کے۔ واقعات گذشتہ اگر آیندہ پر کچھ روشنی ڈال سکتی ہین۔ اور اگر واقعات گذشتہ سے واقعات آیندہ کا کچھ استنباط ہو سکتا ہے تو بڑے وثوق سے یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ آیندہ بھی مذہب دنیا پر حکمرانی کرے گا۔ یورپ۔ امریکہ باوجود مادی ترقیات کے مذہب کی ظاہری بوسیدہ پوشاک کو اتار کر نہین پھینک سکا۔ اگر کچھ کش مکش کی ہے تو صرف مذہب موجودہ سے بے اطمینانی ظاہر کر رہا ہے۔ اور موجودہ مذہب عیسویت سے کسی اعلےٰ و برتر مذہب کی استقبال کے لئے تیار ہو رہا ہے عقل انسانی ایک خاص حد تک جا سکتی ہے۔

سائنس ایک حد تک جا کر اپنی معلومات کو چھوڑ دیتا ہے۔ آگے پھر وہی تاریکی ہے۔ مثال کے طور پر تسلیم کر لیا جاوے۔ کہ پانی مین آکسیجن و ہیڈروجن گیسین ایک خاص ترکیب سے ملی ہین۔ اب یہ دو گیسیں کیا ہین۔ اور کہان سے آئی ہین۔ اور کیون تناسب موجودہ سے ان کی آمیزش ہوئی ہے۔ ان کی کیفیت کیا ہے۔ یہ ہین سوالات۔ جن کے جوابات مین سائنس دم بخود ہے۔ مذہب کے دائرہ مین سائنس کا دائرہ محدود ہے۔ مذہب کی چند باتین سائنس کی مدد سے صاف طور پر منکشف ہو جاتی ہین۔ لیکن ہر ایک کی حدود مختلف ہین۔ اور ایک دوسرے کے ممد و معاون۔ وہ مذہب کامیاب نہین ہو سکتا۔ جو عقل اور سائنس۔ تجربہ اور مشاہدہ کا مخالف ہو۔ اور وہ سائنس دل کو اطمینان قلب نہین دے سکتا۔ جو مذہب کی پرواہ نہ کرتا ہو۔ سائنس کی حکومت چند کسان مین محدود ہے۔ مذہب کی حکومت عام ہے۔ تفہیم مذہب کے لئے سائنس کا علم ضروری ہے لیکن سائنس کے جاننے کے لئے مذہب کی ضرورت نہین ہے۔ بہت سے مسائل لاینحل و عقدہ ہائے گرہ در گرہ جن کی بابت ہمارے ہان مفسران نے "واللہ اعلم" کہہ کر ان کے معانی کو بحوالہ خدا کیا ہے۔ سائنس کی مدد سے نہایت اعلےٰ درجہ پر اور احسن طور سے منکشف ہو گئے۔ علم کی روشنی آج کل ایسی عام ہو رہی ہے۔ کہ ایک بچہ دبستان افلاطون و سقراط کے مسائل پر نکتہ چینی کر رہا ہے پہلے جو خیالات بغیر چون و چرا کے تسلیم کئے جاتے تھے۔ اب انکی ہنسی اڑ رہی ہے۔ تنقید نے اس طرح مذاہب کے راستہ کو صاف کر دیا ہے۔ ہر ایک کو مذاہب مین سے پرکھنے اور جانچنے کا موقع میسر ہے۔ اور وہ وعدہ کہ جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا۔ پورا ہو رہا ہے۔ قومین ایک کھلے دنگل مین بالمقابل پڑی ہین۔ اور اب "الحق" کی فتح ہوئی چاہتی ہے۔ طبیعتین مذہب کے جھوٹے افسانون اور پراگندہ روایتون سے متنفر ہو رہی ہین۔ اور ایک جوش دریافت حق و تلاش حق کا پیدا ہو رہا ہے۔ کیا کوئی فرد بشر ایسا ہے۔ جو ایسی حالت مین یہ کہے۔ کہ نہین اب بھی "الحق" کی فتح نہین ہوگی۔ نہین ہوگی اور ضرور ہو کر رہے گی۔ اگرچہ ہماری زندگیان جو چند روزہ ہین۔ اس فتح عظیم کی عینی مشاہدہ تک دراز نہ ہون۔ پس یہ دن ہین۔ کہ "مذہب حق" کی تلاش مین انسان سرگردانی کرتا ہوا منزل مقصود کی ٹوہ لگا کر اس چشمۂ حیوانی تک پونچائے۔ جس کا آب زلال پیکر حیات جاودانی حاصل کرے۔ مین نے کہا تھا کہ انسان مدنی الطبع ہے۔ اس واسطے اس کا فرض ہے۔ کہ اپنی روحانی ترقی کے لئے جس قدر زیادہ جد و جہد کرے۔ اسی قدر زیادہ مستحق تحسین و صلہ ہوگا۔ پس جو ابن آدم سب سے زیادہ کوشان ہوگا۔ وہی سب سے زیادہ مخدوم کہلائیگا۔ اور وہ عزت کی اس کرسی پر بیٹھایا جاویگا۔ کہ جس پر کوئی نہ بیٹھا ہو۔ یہی وجہ ہے۔ کہ انبیاء کرام کی عزت کیجاتی ہے۔ اور دنیا ان کی تعلیمون اور کارنامون کو پڑھ کر سبق اور عبرت حاصل کرتی ہے۔ اور جس نبی کریم کی تعلیم نہایت اعلا و پاکیزہ ہوگی۔ اور جس کے کارنامہ ہائے زندگی نہایت اعلیٰ درجہ کے سبق انگیز ہون گے۔ وہی سب سے زیادہ مستحق عزت و نام ہوگا۔ یہی حال دنیاوی مصلحان کا ہے ملک اور قوم کسی سچے مصلح کو بغیر عزت دئے نہین چھوڑتی۔ ممکن ہے کہ ابتدا مین اس مصلح پر جس کو قوم کی جہالت اور تعصبات کا مقابلہ کرنا ہے۔ قوم کی نادانی کے باعث ابتلاء پر ابتلاء آوین۔ اور تکلیف پر تکلیف پہنچے۔ لیکن جب آفتاب چڑھتا ہے۔ دنیا کو منور کر دیتا ہے۔ اور جب آفتاب نصف النہار پر پہنچ جاتا ہے۔ تو اندھون کو بھی اس کی تمازت کا اثر پونچتا ہے سچے مصلح کی زندگی مین ایک وقت آتا ہے۔ جب اس کے ساتھ ایک معتدبہ جماعت اور بنی نوع انسان کے چیدہ افراد شامل ہوتے ہین۔ اور آخر کار وہ مصلح فائز المرام ہوتا۔ اور اپنی مقاصد کے حصول مین نہایت اعلےٰ درجہ کی کامیابی حاصل کرتا ہے۔ جس کو دنیا کے کیڑے مکوڑے جاہل نادان دیکھ کر بھی حیران و ششدر رہ جاتے ہین۔ آخر دست قضا اپنا کام کرتا ہے۔ اور اس مصلح کی روشنی آفتاب نصف النہار کی طرح دنیا کو منور کرتی۔ دلون کو اطمینان بخشتی۔ اور

متقیون کو اعلیٰ مراتب روحانی پر پہونچاتی ہے۔ اور دشمنوں کو خائب وخاسر کرتی ہے۔ اور جب اس کی مخالفت کی جاتی ہے۔ اور امر بالمعروف کی ہنسی اڑائی جاتی ہے۔ اور خود مصلح یا ماسور من اللہ سے تمسخر اور مخول کیا جاتا ہے۔ تو اس کے دشمنان ناکامیاب اور نامراد رہجاتے ہیں۔ اور ان کے چہرے روحانی طور پر مسخ ہوکر اور سیرت انسانی سے سیرت حیوانی اختیار کرکے نہایت ذلیل ترین حیوانوں کی طرح عادات اختیار کر لیتے ہین۔ اس واسطے ارشاد ہوتا ہے۔

فَلَمَّا عَتَوْا عَنْ مَا نُهُوا عَنْهُ قُلْنَا لَهُمْ كُونُوا قِرَدَةً خَاسِئِينَ۔ یہی مامورین من اللہ کی نسبت خدا کا حکم اور قانون اور سنت اللہ جاری ہے۔ کہ ان کو نصرت اور فتح ملتی ہے۔ كَتَبَ اللّٰهُ لَأَغْلِبَنَّ أَنَا وَرُسُلِي۔ خدا اور خدا کے رسل پہ کون غلبہ پاسکتا ہے۔ کوئی ہو جو دعوے کرے۔ یہی سنت مستمرہ ہے۔ اور اسی سے خدا کی ہستی کا ثبوت ملتا ہے۔ تمام انبیاء سابقین کی سیر کو دیکھ جاؤ۔ تم کو معلوم ہو جاوے گا۔ کہ وہ ہمیشہ اپنے اپنے وقتون مین مخالفین پر کامیاب ہوئے۔ اس طرح سے ان کا وجود آئینہ خدانما بن جاتا ہے۔ اور ان کے متبعین مین وہ سپرٹ (روح) پیدا ہو جاتی ہے۔ جس سے دوسرے لوگ محروم رہتے ہین۔ پس جس قوم مین اس قسم کا سپرٹ پیدا ہو جاوے۔ تو سمجھو کہ ان مین کوئی آسمانی فرشتہ کام کر رہا ہے۔ یہی مامور من اللہ کی شناخت کا معیار اور گر ہے۔ اور کسی مامور من اللہ کے دعوے کو اس خدائی ترازو پر پرکھنے سے اصلیت اور حقیقت حال معلوم ہو سکتی ہے۔

جو روحانی شگفتگی اور ترو تازگی ہمارے رسول اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے قوم عرب مین پیدا کر دی۔ وہ اپنی آپ نظیر ہے۔ اور جو جوش اور خشیۃ اللہ اور تقویٰ عرب جیسے لوگون مین پیدا ہو گیا۔ وہ وجود باجود کی انفاس طیبہ کی برکت سے تھا۔ اس کی نظیر کسی قوم یا ملک وملت مین ڈھونڈنا امر محال ہے۔ جو کامیابی اور نصرت حضور اکرم کو ہوئی۔ اس سے بڑھ کر کامیابی زندگی مین ناممکن الحصول۔ آپ کے شاگردان کو وہ وہ درجات اسی دنیا مین نصیب ہوئے۔ جن کی آرزو کرنا ہر ایک مومن کا فرض۔ لیکن حصول موہوم۔ خداوند تعالےٰ نے خود انبیاء کی صداقت کا ایک اعلےٰ درجہ کا معیار پیش کیا۔ اور اس معیار کو اپنے معصوم نبی پر پورا اتارا۔ اللّٰھم صل علیٰ سیدنا ومولٰنا محمد۔ صلے اللہ علیہ وسلم آئندہ کے لئے بھی جب کوئی مامور دعوے کرے تو یہی معیار اس کے تولنے اور پرکھنے کا ہے۔ اور اس کو منہاج نبوت کہتے ہین۔ حاصل کلام یہ کہ مذہب نے کیون اس قدر عام خلائق کے دلون مین گہرا اثر کیا۔ یہ سوال ہے کہ جس کا جواب نہایت ضروری اور مقدم ہے۔ قبل ازین کہ اس کا جواب دیا جاوے پہلے یہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ ہر مذہب کا بانی ایک انسان کامل اپنے اپنے وقت مین گذرا اور کوئی مذہب دنیا مین ایسا نہین ہے۔ جس کی کثرت سے اشاعت ہوئی ہو۔ اور اس کی بنیاد صرف ریت کے ذرون پر ہو۔ ریت کے ذرات سے دیوار بنائی ہوئی اتنی عرصہ تک کہڑی نہین رہ سکتی ایک جھوٹے مذہب کی چار دیواری مین مخلوق خدا ایک زمانہ دراز تک پناہ گزین نہین ہو سکتی۔ کیا جھوٹ کے پاؤن ہین؟ کیا دنیا مین جھوٹا اور فریبی کامیاب ہو سکتا ہے؟ کیا دنیا کسی ایسے شخص کی نظیر پیش کر سکتی ہے۔ کہ جس نے اپنے فریب اور مکر کا جال پھیلا کر کامیابی کا سہرا سر پر باندھا ہو۔ تاریخ دنیا کی ورق گردانی سالہا سال تک کرو۔ لیکن ایک بھی نظیر پیش نہین ہو سکے گی۔ اس سے لازمی طور پر نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ مذاہب موجودہ کی بنیاد ابتداً راستی اور صدق پر تھی۔ اور اختلافات اصلی سرچشمہ اور اصلی بانی مذہب کی تعلیم سے امتداد زمانہ کی وجہ سے پیدا ہو گئی۔ لیکن درحقیقت کوئی مذہب ایسا نہین ہے۔ جو اصل مین جھوٹا ہو۔ جس کی صداقتین انسانی فطرت کے خلاف ہون۔ یا جس کے مسائل کو انسانی فطرت قبول کرنے سے ابا کرتی ہو۔ اور اگر بنظر غور دیکھا جاوے۔ تو بانیان مذہب کی اصلی تعلیم کے مقصد صرف دو ہی ہین۔ یعنے توحید کی تعلیم۔ اور انسانی سوسائیٹی کا اعلیٰ طور سے انتظام یا بالفاظ دیگر حقوق اللہ وحقوق العباد۔ حقوق اللہ مین صرف توحید کی تعلیم مقصود بالذات ہے اور حقوق العباد مین جو موسوی شریعت مین احکام ہین۔ وہی انجیلی شریعت۔ وہی فرقانی شریعت۔ وہی ہندون کے ویدون کی تعلیم۔ وہی بدھ مذہب گوتم کی تعلیم۔ اگر کوئی جزوی اختلاف ہے۔ تو وہ بالکل ایسا خفیف ہے۔ کہ نظر انداز کر دینے کے قابل پس اسی سے نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ درحقیقت خداوند تعالےٰ کی رحمت عامہ نے کوئی ملک ایسا نہین چھوڑا ہے۔ جہان اپنے رسول تبلیغ احکام کے لئے مبعوث نہ فرمائے ہون۔ اور اسی واسطے اسلامی مسئلہ نہایت اعلےٰ درجہ کی صداقت پر مبنی ہے لِكُلِّ أُمَّةٍ هَادٍ۔ وَإِنْ مِنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ۔ اس تمام تقریر کے بعد اب خیال مین آسکتا ہے۔ کہ دنیا کے تمام مذاہب کی راستی وصداقت پر بنیاد ہے اور بانیان مذہب نے اعلیٰ درجہ کی صداقت کو لوگون کے دلون مین جاگزین کرنے کی کوشش کی اور بہت کچھ کامیابی ہوئی۔ اور وہی صداقت ہے جو لوگون کو مذہب کیطرف کشش کر رہی ہے۔ جس قدر زور سے صداقت کسی مذہب مین تعلیم کی گئی ہے اور جس مذہب کے اصول سیدھے سادے اور قابل فہم ہین وہی مذہب لوگون کے دلون کو اپنی طرف کھینچ لیگا اور وہ وقت دور نہین ہے۔ جب ایک صداقت جو تمام مذاہب مین مشترکہ پائی جاتی ہے۔ تمام قومون کا اس پر اتفاق ہو کر ایک ہی طریقہ تمام دنیا کا عام طور پر مقرر ہو جاوے۔ بنی آدم اپنی تعلیم مین اور اپنے میل جول مین پہلی دنیا سے بہت آگے نکل گیا ہے۔ اور دنیا کی تمام قومین بڑی سرعت سے ایک دوسرے سے ملاقات کر سکتی ہین اور تبادلۂ خیالات جسقدر آج کل آسان ہو رہا ہے۔ پہلے اُمتون کے گمان ووہم مین بھی نہ تھا۔ اور بیشک یہی وہ زمانہ ہے "اذا النفوس زوجت"۔ جس کی بابت پہلے کہا گیا تھا۔ ایسی حالت مین اور ایسے زمانہ مین یہ اور بھی آسان ہو گیا ہے کہ صداقت غالب آئے۔ حق چمکے۔ اور راستی کا بول بالا ہو۔ موجودہ زمانہ کی تفرقت بین المذاہب جلدی گذرنیوالی ہے۔ وہ نسلین جلدی جگہ لین گی۔ جو ہمارے خیالات پراگندہ اور تفرقہ انداز کو دیکھ دیکھ کر ہنسین گی۔ اور ہم کو اس طرح سے بیوقوف کہین گے۔ جس طرح آج کل مادی دنیا کے ترقی کرنے والے۔ ہم جیسے نیم مہذبون کو یا پچھلے زمانہ کی گذرے ہوؤن کو سمجھتے ہین۔ موجودہ جنگ بین المذاہب۔ صلح وآشتی سے مبدل ہونے والا ہے۔ انسان جنگ عرصہ دراز تک جاری نہین رکھ سکتا۔ اور آرام کا فطرتاً متقاضی ہوتا ہے۔ صداقت اپنا اثر کئے بغیر نہین رہ سکتی۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ ایسے وقت مین اسلام کس صداقت پر ناز کر سکتا ہے۔ اور اخیری جنگ مین اسلام کون سا حصہ لیگا۔ اور آیا آئندہ اسلام کے لئے فتح ہے یا شکست یہ سوال ہے جس پر موجودہ نسل کو توجہ کرنی ضروری ہے۔ (باقی آئندہ)

نور احمد۔ وکیل ایبٹ آباد از قادیان

ضرورت مصلح پر شہادت زمانہ

(نمبر ۵)

بزرگون کا قول ہے۔ کہ قوم کا دل صوفیا ہین اور دماغ علماء۔ اسلام مین ان ہر دو کا حال اس وقت ناگفتہ بہ ہے۔ اور ان کی خرابی قدرتاً ایک **مجدد** کی ضرورت کو ظاہر کرتی ہے۔ حال مین اودھ کے ایک شاعر نے لکھنؤ کے ایک اخبار مین صوفیا اور علماء اسلام اور سائر امراء اسلام کا نقشہ اشعار مین کھینچا ہے۔ جن مین سے چند ابیات ہم اس شہادت مین درج کرتے ہین کہ تمام دور پر دنیا مین یہ ہوا چل گئی ہے۔ کہ مسلمان صوفیا و علماء اور امراء ہر سہ کی حالت قابل اصلاح ہو گئی ہے

صوفیا

ہے سروکار عیش و عشرت سے انہین | خانقہ شاہی ہے اک دولت سرا
گنتے ہین تسبیح پر تعداد زر | ہے دکھانے کو یہ کنٹھا چل رہا
لوگ سمجھین آپ پڑھتے ہین درود | اور ہی کچھ ہے مگر وان مدعا
شاہ جی کی ہے معافی مین نماز | حج کا فقرہ ہے نہ چھیڑو تذکرا
ہر سخن مین ہے صدائے حق بلند | دھوکا یون دیتے ہین لوگون کو کھلا
لگئے میراثی سے بزم راگ مین | شاہ صاحب رقص کرتے ہین سدا
اب ہے ہو حق کی صدائین ہین بلند | پانون بھی ہے تال و سم پر پڑ رہا
چار پیسون کیلئے یا ہو ہے یہ | ورنہ کیسا وجد دیتا تھا کبھا
یہ تصوف اور یہ شیخی ہے جناب | رنگ یہ ہے آجکل کے فقر کا

مولوی صاحبان

اب ہے اہل شریعت مولوی | لو سناتا ہون مین ان کی بھی کتھا
جبہ و دستار اور یہ ریش و فش | ٹٹی ہے دھوکے کی پروا مکر کا
حلت و حرمت کے گھڑ کر مسئلے | دین کو دنیا مین چوپٹ کر دیا
پاس ان کے جائے سائل گر کوئی | اور کرے کچھ اپنا عرض مدعا
اس لئے دین اس پہ فتوے کفر کا | ہے سوال اندر شرع کے ناروا
خود جو سائل ہون تو دیتے مستحب | سب انہین جائز ہے اچھا اور برا
کوئی رکھے گر امانت ان کے پاس | تو خیانت انکو اسمین ہے روا
ہضم ہو جاتا ہے ان کو سارا مال | سمجھے ہین کوئی کریگا میرا کیا
وعظ ممبر پہ ہے شرع پاک کا | اور حجرے مین ہے فعل ناروا
حلت و حرمت ہے انکے ہاتھ مین | روپیہ دیکر جو چاہو لو لکھا

امراء

اب رہے دنیا کے کتے اہل زر | قوم کہتی ہے جنہین بوم طلا
اندھی آنکھونکی لقب ہے جنکو | کچھ نہین جز عیش جنکو سوجھتا
کام مین خیرات کے جنجھی نہ دین | اور رنڈی کیلئے گھر دین لٹا
جتنے مقدور انکے ہین سب ہین فضول | کام جو انکے ہین سب ہین ناروا
مثل دیوانہ ہین بے خود بے خبر | رنگ عالم کی خبر انکو ہے کیا

لغات القرآن

عرب صاحب عبد الحی کچھ دنون سے نہایت محنت اور جانفشانی کے ساتھ ایک نئی کتاب بنام **لغات القرآن** کے لکھنے مین مصروف ہین۔ یہ کتاب عربی اور اردو ہر دو زبانون مین ہوگی۔ ہر صفحہ پر ایک کالم مین عربی اور ایک کالم مین اردو۔ قرآن شریف کے لغات کا ترجمہ تشریح بمعہ امثال بہت عمدگی کے ساتھ جمع کئے جا رہے ہین۔ قرآن شریف کی یہ ایک بڑی خدمت ہے۔ اور تفہیم کلام الٰہی مین ایک بڑی امداد ہے۔ مین ہر روز اس محنت شاقہ کو دیکھتا ہون۔ جو عرب صاحب اس کتاب کی تالیف مین مختلف کتب کے مطالعہ اور معانی اور امثال کے جمع کرنے ترتیب دینے وغیرہ مین اٹھا رہے ہین۔ خدا ان کی محنت مین برکت دے جو لوگ علم زبان عربی سیکھنا چاہتے ہین۔ ان کے واسطے بھی یہ کتاب بہت مفید ہوگی۔ عرب صاحب کا اندازہ ہے۔ کہ کتاب تین سو صفحہ تک پہنچ جائیگی اور قیمت عہ۔ علاوہ محصولڈاک رکھی جائے گی۔ لیکن جو صاحب قیمت پیشگی ارسال فرمادین ان کو محصول معاف ہوگا۔ چونکہ عرب صاحب کا اس کتاب کے لکھوانے چھپوانے وغیرہ مین بہت خرچ ہے۔ اس واسطے خریداران کو چاہئے۔ کہ پیشگی قیمت کے ساتھ ان کی امداد کرین۔ اور خود بھی رعایت سے فائدہ حاصل کرین۔ کتاب کا چھپنا شروع ہو گیا ہے۔ آٹھ صفحے چھپے ہوئے مینے بھی دیکھے ہین۔ یہ قرآن شریف کی ایسی خدمت ہے جس سے دل خوش ہوتا ہے۔

تعبیر الرؤیا

خواب معہ تعبیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اخی مکرمی معظمی جناب برادرم مفتی محمد صادق صاحب دام برکاتہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اگلی رات کو خاکسار کو ایک بہت بڑی لمبی خواب آئی تھی جس کا ایک حصہ یہ تھا۔ کہ مین اندھیری رات مین ایک ضرورت کے لئے باہر چھلانگین مارتا چلا جا رہا ہون۔ اس دوڑنے کی حالت مین عاجز نے ایک چھلانگ مارنے پر دیکھا ہے کہ اس کے نیچے ایک بڑا موٹا اور بہت ہی لمبا طاقتور سانپ ہے۔ جس کے اوپر سے مین چھلانگ مار کر آگے نکل گیا ہون۔ جب پھر کر اس کی طرف دیکھنے لگا ہون تو وہ سانپ مجھ سے ڈر کر دوڑ بھاگا ہے۔ اور ایک خاربندی مین چلا گیا ہے۔ اور وہان بھی خاربندی کے اندر اندر زور سے بھاگا جاتا ہے۔ مین نے پیچھے سے دوڑ کر اس کو گردن سے پکڑ کر باڑ سے باہر نکال لیا ہے۔ اور اس خیال سے کہ وہ بہت ہی موٹا و لمبا اور طاقتور سانپ ہے۔ اس کی طاقت کو کم کرنے کے واسطے مین نے اس کو زور سے زمین پر پھینک مارا ہے۔ اس مارنے کی حالت مین میرا ہاتھ اس کی گردن سے ذرا نیچے ہو گیا ہے جس سے اس کی گردن کسی قدر خلاص ہو گئی ہے گردن کے کسی قدر چھوٹ جانے پر اس نے میرے بائین ہاتھ پر ڈسا ہے۔ اس کے ڈسنے پر اول مجھے غصہ آیا ہے دوم یہ خیال گذرا ہے۔ کہ جو زہریلی چیز ڈسے۔ اگر اس کو جان سے مار دیا جاوے۔ تو اس کی زہر کا اثر کم ہو جاتا ہے مین نے اس کو خوب زور سے زمین پر مار مار کر جان سے مار ڈالا ہے۔ اور پھر اس کو ریزہ ریزہ کر کے وہین پھینک دیا ہے۔ اس کے بعد دوڑ کر گھر گیا ہون۔ تا کہ اس کا علاج کرون۔ ایک عورت نے اس کو جہان سانپ نے ڈسا تھا آگ سے جلایا ہے۔ اور کہا کہ بس اس کا یہی علاج تھا۔ اب زہر کا اثر نہ ہوگا۔ لیکن مین نے صرف اسی علاج پر اکتفا نہین کیا بلکہ علاج کے واسطے باہر چلا گیا ہون۔ باہر ایک جگہ میدان پر مجھے اپنا چھوٹا بھائی چودھری راجہ خان حال داروغہ ضلع شاہ پور ملگیا ہے اس نے مجھے چارپائی دی ہے۔ مین اس چارپائی پر عصر کی نماز پڑھنے لگا ہون کہ اوپر سے یہ خبر سنکر خان بہادر ملک محمد خان صاحب ٹوانہ رئیس اعظم و آنریری مجسٹریٹ درجہ اول ضلع شاہ پور جس کا مین عرصہ تک نمک خوار رہا تھا۔ اور جن کی میرے ساتھ بڑی دلی محبت تھی۔ دوڑ کر آگیا ہے۔ اور میرے پاؤن کی طرف میری چارپائی پر آکر بیٹھ گیا ہے۔ اور کہتا ہے۔ کہ برادر ملک مظفر خان ٹوانہ (رئیس ضلع شاہ پور) وہ سامنے ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب اسسٹنٹ سرجن (سابق اسسٹنٹ سرجن بھیرہ حال اسسٹنٹ سرجن میو ہسپتال لاہور) کو مع دوائی لے کر آ رہا ہے۔ گھبرا دین

نہیں۔ آپ کی جان کے ساتھ ہماری جان ہے۔ لتنے میں ڈاکٹر صاحب موصوف نے پہنچ کر اول مجھے گلے لگایا ہے۔ اور پھر فرمایا۔ کہ زہر کا اثر تو پہلے سے کچھ نہیں رہا۔ مگر دل کی گھبراہٹ کے واسطے یہ دوائی بڑی مفید ہے یہ پی لو۔ میں نے وہ دوائی پی لی ہے۔ جس سے میں بالکل تندرست ہو گیا ہوں۔ ملک مظفر خان بھی جو بچپن کا میرا کلاس فیلو یعنی ہم جماعت رہا تھا۔ اور ایام طفولیت سے تعلق دوستانہ تھا۔ مجھے خوب گلے لگا کر ملا ہے۔ اور بڑا خوش ہوا ہے۔ اس کے بعد چند اعلےٰ افسران یورپین بھی آ گئے ہیں۔ اور یہ دیکھ کر کہ ملک صاحبان میرے ساتھ ادب و مرافقت کا سلوک کر رہے ہیں۔ وہ بھی ادب کے ساتھ میری مزاج پرسی کرتے ہیں۔ اور مجھے گلے لگا کر دوستانہ طور پر سیر کے لئے باہر لے گئے ہیں جس قدر عرصہ سیر کی ہے۔ وہ تمام ملک صاحبان و انگریز دوران سیر میں بھی میرا بڑا ادب کرتے رہے ہیں۔ اس کے کچھ عرصہ بعد مجھے بیداری ہو گئی مستدعی خدمت ہوں۔ کہ اول اس کی تعبیر فرمائی جاوے۔ اور تعبیر سے اطلاع بخشیں۔ دوم چونکہ اس کا ابتدائی حصہ بظاہر منذر نظر آتا ہے۔ اس واسطے دعا بھی فرما دیں۔ اللہ تعالےٰ محض اپنے فضل و کرم سے مامون و محفوظ رکھے۔ آمین ثم آمین

۷۔ فروری ۱۹۰۵ء۔ احقر العباد خاکسار عاجز اللہ داد عفی اللہ عنہ۔ ہیڈ کلرک دفتر میگزین قادیان

تعبیر

مکرمی مخدومی چودہری صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مار صحرائے دشمن بیگانہ ہے یا بیماری وہ تو بھاگا ہی تھا پر فقط اس کے بھاگ جانے پر آپ کو صبر کہاں۔ آپ نے اس کو ہلاک ہی کرنا چاہا۔ تاکہ ہمیشہ کے واسطے اس سے پیچھا چھوٹے۔ اور آپ کامیاب ہوئے۔ ہلاک تو وہ ہو گیا۔ لیکن ایسے مشکل کام میں کہ اس کی جان پر بن آئی۔ اس نے آپ کو تکلیف دینی چاہی۔ مگر اس کا اثر آپ پر کیونکر ہو سکتا تھا۔ جب کہ راجہ خان (ہلاک الملک) آپ کے ساتھ ہے۔ اور خان بہادر (مسیح سے بڑھ کر اس وقت بہادر کون) ملک (فرشتہ سیرت) محمد خان (جانشین محمد صلی اللہ علیہ وسلم) رئیس اعظم و آنریری (یعنی بے تنخواہ۔ ما اسئلکم علیہ اجرا۔) مجسٹریٹ (حکماً عدلاً) درجہ اول (انا اول المسلمین) ضلع شاہ پور (اس کا علاقہ بادشاہوں سے بھرا ہوا ہے بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے) اتنے بڑے آدمی کی جان کے ساتھ آپ کی جان ہے پھر تو مظفر خان (فتح و ظفر) آپ کی شامل حال ہے۔

اور انگریز (حکومت) بھی آپ کی تابعدار ہے الغرض آپ کا خواب نہایت مبارک ہے۔ اور ممکن ہے۔ کہ اس سے مراد علالت طبع ہو۔ جو ہرگز آپ کو تکلیف نہ دیگی۔ بلکہ ببرکت دعا مسیح دور ہو جائے گی۔ اور ڈاکٹر محمد حسین خان کے ہاتھ سے دوا خود شفا ہے۔ چھلانگیں مار کر چلنا جلد جلد روحانی ترقی ہے۔ میں انشاء اللہ دعا کرونگا۔ والسلام آپ کا خادم عاجز محمد صادق عفی اللہ عنہ۔ ہیڈ ماسٹر ہائی سکول۔ قادیان

خدا کی تازہ وحی

۲۰ ستمبر ۱۹۰۵ء رؤیا۔ دیکھا۔ کہ میں بٹالہ کو جاتا ہوں خیال آیا۔ کہ نماز کا وقت تنگ ہے۔ اس واسطے ایک مسجد میں گیا۔ جو کہ چھوٹی سی مسجد ہے۔ مسجد کے زینوں پر سے چڑھتے ہوئے مرزا خدابخش کی آواز آئی۔ وہ تو کہیں کو چلے گئے۔ پھر جب میں مسجد میں داخل ہوا۔ تو دیکھا۔ کہ بڑے مرزا صاحب یعنی والد صاحبؒ ایک پرانا نوکر مرزا رحمت اللہ نام جو قریباً پچاس سال تک والد صاحب کی خدمت میں رہا تھا۔ اور جس کو فوت ہوئے بھی قریباً چالیس سال ہوئے ہیں۔ وہاں موجود ہے۔ اور غمگین سا ہے۔ اور مسجد کے کنوئیں کی منڈیر پر محمد اسحاق (ولد میر ناصر نواب صاحب) بیٹھا ہے۔ اور میں منظور محمد بھی اس جگہ ہے۔ اسحٰق نے مرزا رحمت اللہ کی طرف اشارہ کر کے کہا۔ کہ بڑے مرزا صاحب نے اس کی روٹی بند کر دی ہے۔ اور یہ ارادہ کرتا تھا۔ کہ چلا جائے۔ اور خدا جانے۔ کہاں جاتا تھا۔ مگر منظور محمدؐ نے اس کو رکھ لیا ہے۔ کہ تجارت کر کے گذارہ کر لیں۔ ہمارے دل میں خیال آیا کہ معلوم نہیں۔ مرزا صاحب نے کیوں روٹی بند کر دی ہو بزرگوں کے کام پر اعتراض نہیں ہو سکتا۔ فقط

پھر الہام ہوا۔ اِنّی انا الرحمٰن لا یخاف لدیّ المرسلون قل اللّٰہ ثم ذرھم فی خوضھم یلعبون

ترجمہ۔ تحقیق میں رحمان خدا ہوں۔ مرسل میرے پاس نہیں ڈرا کرتے۔

کہ یہ خدا کے کام ہیں۔ پھر ان کو چھوڑ دے۔ جن کاموں میں لگے ہوئے ہیں۔ اُن میں لہو لعب کریں

مندرجہ بالا رؤیا کے متعلق فرمایا۔ کہ یہ ایک پرمعنی خواب ہے۔ اور مولوی عبدالکریم صاحب کے متعلق معلوم ہوتی ہے۔ روٹی مدار حیات ہے کیونکہ خوراک کے ساتھ زندگی کا بقا ہے۔ روٹی کا بند ہونا۔ اس دنیا سے فوت ہو جانا ہوتا ہے۔ سو بنظر اسباب ظاہری یہ سخت بیماری ایک موت کا پیغام ہے۔ لیکن روٹی چھپ لگ گئی ہے۔ کیونکہ منظور محمد نے رحمت اللہ کو رکھ لیا ہے۔ رحمت اللہ سے مراد خدا کی رحمت ہے۔ اور منظور محمد سے مراد وہ امر ہے جو محمد کو منظور ہے۔ وحی الٰہی نے میرا نام محمد بھی رکھا ہے۔ پس اس سے مراد مولوی صاحب کی صحت اور تندرستی ہے۔ جس کے واسطے ہم دعائیں کرتے ہیں۔ تجارت سے مراد دعا کرنا۔ خدا پر ایمان رکھنا۔ اس پر بھروسہ کرنا۔ اور اعمال صالحہ کا بجا لانا ہے۔ جیسا کہ قرآن شریف میں آیا ہے۔ یاایھا الذین اٰمنوا ھل ادلکم علیٰ تجارۃ تنجیکم من عذاب الیم۔ تومنون باللہ ورسولہ وتجاھدون فی سبیلہ باموالکم وانفسکم۔ اے مومنو میں تمہیں ایک تجارت کی خبر دیتا ہوں۔ جو تمہیں دردناک عذاب سے بچائے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ۔ اور اپنے مال اور جان سے اللہ کے راہ میں کوشش کرو۔ غرض معمولی زندگی جو بغیر کسی عوض کے تھی۔ وہ تو بند ہو چکی ہے لیکن اب تجارتی زندگی باقی ہے۔ یعنی وہ زندگی جو دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ اسی نے رحمت اللہ کو جاتے جاتے روک لیا۔

ہفتہ قادیان

حضرت اقدس بخیر و عافیت ہیں۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کا زخم اب پہلے سے اچھا ہے۔ اللہ تعالےٰ آنمخدوم کو جلد شفا دیوے۔

شیخ رحمت اللہ صاحب لاہور اور شیخ مولا بخش صاحب مستری نظام الدین صاحب۔ مولوی فیض دین صاحب منشی امام دین صاحب اور دیگر احباب سیالکوٹ سے مولوی صاحب موصوف کی عیادت کیواسطے تشریف لائے۔

مدرسہ تعلیم الاسلام۔ ۲۰ ستمبر ۱۹۰۵ء کو کھل گیا اور تعلیم حسب دستور جاری ہے۔ مدرسہ کے حساب کتاب کا آگزیمینر منشی اللہ داد خانصاحب کو بنایا گیا۔

اخبار عام۔ لاہور میں کولی صاحب ڈپٹی اکونٹنٹ جنرل رات کو بخار میں مبتلا ہو کر صبح و بجے مر گئے۔ شاید کوئی شدید قسم طاعون ہو۔

جنوبی افریقہ میں طوفان کے ساتھ سخت نقصان ہوا۔ ہزاروں میل مزروعہ زمین تباہ ہو گئی۔

کشمیر میں سخت طوفان آیا بستمبر ۱۹۰۳ء کے طوفان سے کم نہ تھا۔

ضروری اطلاع

رسالہ نورالدین جس مین فاضل مصنف نے بعد نظر ثانی کسی قدر اضافہ کیا ہے۔ خوش خط ۔ عمدہ کاغذ پر چھپ کر تیار ہے۔ قیمت علاوہ محصولڈاک ۸ر ہے۔ درخواستین اس پتہ پر ہون
سیٹھ عبدالواحد ہدایت اللہ مرچنٹ وکمیشن ایجنٹ
کٹڑہ جیمل سنگھ ۔ امرتسر

مدرسہ تعلیم الاسلام

گذشتہ تین اخبارون مین متواتر ہم نے کالج کی تجویز کے واسطے چندہ بہم پہنچانے کے واسطے احباب کی خدمت مین تحریک کی ہے۔ اور ہمین اُمید ہے۔ کہ احباب نے اس کی طرف توجہ کی ہوگی۔ لیکن اس وقت مین چاہتا ہوں کہ دوستون کو یہ بات بڑے زور سے یاد دلاؤن۔ کہ خود ہائی اسکول کی حالت بھی تاحال ویسی قابل تشفی نہین جیسے کہ ہمارا جی چاہتا ہے۔ کہ ہو جاوے۔ مثلاً کتب خانہ ہال ۔ سائنس روم ۔ وغیرہ بعض عمارتین سائنس ماسٹر اور سائنس کا سامان اور دیگر بعض اس قسم کی ضرورتین جن کا پورا کرنا ہائی اسکول کو کامل کرنے کے واسطے نہایت ہی ضروری ہے۔ اگر پوری سرگرمی سے مدرسہ کا چندہ حسب الحکم حضرت اقدس آتا رہے۔ تو یہ سب کام بآسانی ہو سکتے ہین۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ بعض جگہ دوست اس کام مین غفلت کرتے ہین اور چندہ کی روانگی مین دیر کرتے ہین۔ سو روپے دو نئے کمرے مدرسہ کی عمارت مین زیادہ کئے گئے۔ اور تین چار کمرون کی جگہ پر بہت سی بھرتی مٹی کی ڈلوائی گئی ہے جس پر بہت سا روپیہ خرچ ہوا ہے۔ تنخواہون کے واسطے بھی جیسا کہ مین پہلے کئی دفعہ لکھ چکا ہون۔ ایک ہزار روپیہ مستقل طور پر مدرسہ کے فنڈ مین ہر وقت علیحدہ رہنا چاہیئے۔ جس کو بحروف انگریزی ریزرو فنڈ کہتے ہیئے۔ والسلام

[illegible]

خریداران توجہ کرین

سنہ ۱۹۰۵ء ۔ نصف سے زیادہ گذر چکا ہے۔ اس واسطے جن اصحاب کی قیمت سنہ روان اب تک وصول نہین ہوئی۔ ان کی خدمت مین اخبار بذریعہ وی پی ارسال کیا جاوے گا۔ تاکہ قیمت وصول ہو جاوے۔ وی پی اخبار دس دن تک ڈاک خانہ مین رہ سکتا ہے۔ اور آدمی سہولت کے ساتھ روپیہ دے کر وصول کر سکتا ہے۔ لیکن اب بھی جو صاحبان قیمت نہین دے سکتے۔ اور اس کو کسی آئندہ ماہ تک ملتوی رکھنا چاہتے ہین۔ ان کی خدمت مین گذارش ہے کہ وہ فوراً ہم کو مطلع کرین۔ تاکہ ایسا نہ ہو کہ کارخانہ کو الٹا اور نقصان اٹھانا پڑے۔ بہ سبب تھوڑی خریداری کے کارخانہ اس وقت بہت نقصان مین ہے۔ خرچ آمد سے دگنا ہو رہا ہے۔ اور پروپرائیٹر زرکثیر اس راہ مین خرچ رہا ہے۔ اس قدر خرچ کی برداشت ایک فرد واحد کے واسطے ایک مشکل کا سامنا ہے۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ اس کی امداد کے لئے اٹھین۔ خریدارون کا پیدا کرنا۔ قیمت کا پیشگی ادا کرنا۔ امدادی چندون کا عطا کرنا۔ جس طرح سے ہو سکے۔ اس کام کو چلتا کرنے کی سعی کرنی چاہیئے۔

اُجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	ماعہ	صہ	لسہ	للعہ	ہے
نصف صفحہ	لسہ	لعہ	معہ	ہے	صہ
پورا کالم	عہ	لسہ	سہ	صہ	ہے
نصف کالم	عہ	ععہ	عہ	للعہ	عا
ربع کالم	ععہ		لیے	صہ	ہے عہر

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲ر ۔ لیکن عہ روپیہ سے کم اجرت کا اشتہار نہین لیا جاویگا۔ ضمیمہ بحساب ۸ر فی سینکڑہ اخبار کیساتھ تقسیم کیا جاویگا۔ ضمیمہ بھجوانے کیلئے نمونہ ارسال کر کے بذریعہ خط وکتابت فیصلہ کر لین۔ ایڈیٹر کو اختیار ہے کہ کسی اشتہار کے لینے سے انکار کرے۔ اجرت اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہیئے۔ مستقل اشتہار دینے والونکو اخبار مفت بھیجا جاویگا۔ بشرطیکہ انکے اشتہار کی اجرت سالانہ عہ روپیہ سے کم نہ ہو۔ جنکے اشتہار کی اجرت ۱۰ روپیہ سالانہ ہوگی انکو اخبار [illegible] محصولڈاک نہین دینا پڑیگا۔

براہین احمدیہ

براہین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سب سے پہلی تصنیف اور اس سلسلہ کی صداقت کی سب سے پہلی گواہ ہے۔ اس مین مندرجہ پیشگوئیان آج تک پوری ہو رہی ہین اور قیامت تک ہوتی رہینگی یہ کتاب ہر چہار جلد نہایت عمدہ ۔ خوش خط چھپ رہی ہے۔ قیمت صرف پونے تین روپے ۔ ۲؎ ۔ درخواستین بنام میان معراج الدین عمر ۔ پروپرائیٹر بدر ۔ قادیان ۔ ضلع گورداسپور آنی چاہئین۔

خط وکتابت

ہر ایک خریدار کو جب اخبار روانہ کیا جاتا ہے۔ تو اس کے پتہ کے چٹ پر نام سے پہلے نمبر خریداری بھی دیا جاتا ہے سب خریداران کی خدمت مین التماس ہے کہ خط وکتابت کے وقت خط کے اندر اپنے نام کے ساتھ نمبر خریداری ضرور دیا کرین اور اپنا نام اور پتہ صاف اور خوش خط لکھا کرین۔ بعض لوگون کی عادت ہے۔ کہ خط کا مضمون بہت خوش خط لکھتے ہین۔ مگر اپنا نام اور پتہ ایسا شکستہ خط مین جلدی سے لکھ ڈالتے ہین کہ یہان کسی سے نہین پڑھا جاتا۔ اور اس واسطے ایسے خط بغیر جواب لکھنے کے افسوس کے ساتھ فائل کر دئے جاتے ہین

فگ پلز

یہ نادر گولیان بارہا تجربہ کے بعد معدہ کے جملہ امراض دفع کرنے مین عجیب باثر ثابت ہوئی ہین۔ دائمی قبض ان گولیونکی چند خوراک کے استعمال کرنے سے عمر بھر کیواسطے بالکل جاتا رہتا ہے۔ بدہضمی ۔ نفخ ۔ قولنج ۔ درد شکم ۔ گرانی شکم ۔ جلے اور کھٹے ڈکار کا آنا ان گولیونکے استعمال سے بہت جلد تمام عوارض جاتے رہتے ہین یہ گولیان اعلیٰ درجہ کی مقوی معدہ اور بھوک بڑھانیوالی ہین۔ قیمت فی بکس جسمین چالیس گولیان ہوتی ہین۔ صرف ایک روپیہ (عہ) علاوہ محصولڈاک

المشتہر حکیم محمود علی خان محلہ چاہ شور آگرہ

[illegible] میان معراج الدین عمر پروپرائیٹر کیلئے چھاپا گیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

دنیا مین ایک نذیر آیا ۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا ۔ اور بڑے زور آور حملون سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا



چپسیم باتو گرائی چھاو قادیان مین | بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۵ | دوا مین شفا مین بغرض دار الامان مین

سلسلة الجدید جلد ۱ | ۶ شعبان جمعة المبارک مطابق ۶ ۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء | سلسلة القدیم جلد ۱

ای جہان منتظر خوش باش کا مد لستان | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

خدا کی تازہ وحی

۲۹ ستمبر ۱۹۰۵ء ۔ ۱ ۔ لا تخف انی لا یخاف لدی المرسلون

۲ ۔ وقالوا من ذا الذی یشفع عندہ ھیھات ھیھات لما توعدون

۳ ۔ قل ان اللہ عزیز ذو انتقام الا فلا تومنون

۴ ۔ قل عندی شہادة من اللہ فھل انتم تومنون

۵ ۔ قل ما ازید لکم من امری ۔ والحمد للہ رب العالمین

۶ ۔ انا انزلناہ فی لیلة القدر ۔ انا کنا منزلین

ترجمہ ۔ ۱ ۔ مت خوف کر ۔ مجھ سے رسول میری درگاہ خوف نہین کیا کرتے ۔

۲ ۔ اور کہتے ہین کون ہے ۔ جو اس کے پاس شفاعت کرے دور ہے ۔ دور ہے ۔ یہ بات جس کا تم کو وعدہ دیا جاتا ہے

۳ ۔ کہہ ۔ اللہ تعالیٰ غالب ہے ۔ قدرت والا ۔ کیا تم ایمان نہین لائے ۔

۴ ۔ کہہ ۔ میرے پاس اللہ کی طرف سے ایک گواہی ہے پس کیا تم ایمان نہین لاتے

۵ ۔ کہہ مین اپنی طرف سے کچھ نہین کہتا ۔ اور سب تعریف واسطے اللہ کے ہے ۔ پروردگار جہانون کا

۶ ۔ اس کو ہم نے لیلة القدر مین اتارا ۔ تحقیق تھے ہم اتارنے والے ۔

یکم اکتوبر ۱۹۰۵ء ۔ کسی شخص نے ہمارے ہاتھ پر سونف رکھ دی ہے

۲ ۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء ۔ دیکھا ۔ کہ ایک مکان ہے ۔ اس پر چڑھنے کے لئے ایک زینہ لگا ہوا ہے ۔ جو لوہے کا ہے اور تختے پاؤن رکھنے کے بھی ہین ۔ اوپر ایک دروازہ ہے ۔ مین اس زینہ پر چڑھتا ہون ۔ مگر چڑھ نہین سکتا اتنے مین اوپر سے کسی نے دروازہ بند کر دیا ۔ اور کہا کہ دوسرے راستے سے آؤ ۔ ایسا معلوم ہوتا ہے ۔ کہ یہ راستہ تو نزدیک ہے ۔ اور فوراً پہنچ سکتے ہین ۔ مگر دوسرا راستہ دور ہے کوئی دو تین سو گز کا فاصلہ ہے ۔ پس ہم اس دوسرے راستے سے جانے لگے ۔ تو دیکھا ۔ کہ مین ایک مضبوط گھوڑے پر سوار ہون ۔ اور آگے آگے ایک خدمتگار ہے جس کا نام غفار ہے ۔ اور ایک اور سوار بھی ساتھ ہے ۔ جو آگے آگے چلتا ہے مین غفار کو کہتا ہون کہ آگے مت نکل ۔ ہمارے ساتھ ساتھ چل تھوڑا راستہ طے کیا تھا ۔ کہ آنکھ کھل گئی ۔

قیمت اخبار

والیان ریاست [illegible]

معاونین [illegible]

برضائے خود [illegible]

عام قیمت [illegible]

اس سے زائد امداد کے طور پر جو کچھ عنایت فرماوین ۔ وہ بخوشی قبول کیا جائیگا ۔ سردست خریداری بہت کم ہے اور خرچ آمد سے دگنا ہے ۔ اس واسطے امداد کی بہت ضرورت ہے ۔

تار خبر از امریکہ ۔ ڈوئی مدعی نبوت جس کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دو دفع مقابلہ پر بلایا تھا اور لکھا تھا کہ اگر تو مقابلہ پر نہ آیا تب بھی خدا تجھے ذلیل کریگا ۔ مرض فالج مین گرفتار ہوا ۔ اسکا عقیدہ ہے کہ جو بیمار ہوتا ہے وہ شیطان کے قابو مین آنے کے سبب بیمار ہو جاتا ہے اور

عصر جدید اور سلسلہ عالیہ احمدیہ

۱۴ اگست ۱۹۰۵ء کا عصر جدید رسالہ میرے پاس بھیجا گیا جس کے نسبت یہ ہیں کہ مضامین مندرجہ رسالہ میں خصوصاً پڑھوں۔ اور قابل ایڈیٹر خواجہ غلام الثقلین کی دماغ سوزی کی داد دوں۔ میں اپنے دوست کو محروم نہیں رکھنا چاہتا تھا۔ لہذا میں نے مضمون مندرجہ کو بغور پڑھا۔ اور اب اپنی رائے پیش کرتا ہوں امید ہے۔ ہمارے لائق ایڈیٹر عصر جدید اس خاکسار کو بھی ناکام نہ رہنے دیں گے۔ لائق ایڈیٹر نے جیسا ظاہر کیا ہے کہ اس جدید مذہبی تحریک کو سال بھر سے کسی مخصوص موقعہ کے لئے چھوڑ دیا تھا۔ یہ قطعی خلاف واقعہ ہے افسوس ہے کہ ایسا قابل ایڈیٹر تعلیم یافتہ ہو کر یا اس درجہ پریشان دماغ ہو کہ حافظہ ہی نہ رہے۔ یا خلاف واقعہ امور پر قلم اٹھانے کی جرأت کرے۔ اس تحریک جدید پر تو وہ ۱۹۰۱ء سے طبع آزمائی کر رہا ہے۔ اُسے یاد ہونا چاہیئے کہ البشیر کے کالم جب ہمدردی کے عنوان سے سیاہ کئے جا رہے تھے۔ تب بھی اس طبعاً نکتہ چین کا قلم نہیں رکا تھا۔ میرٹھ کے قیام یعنی ۱۹۰۲ء میں بھی وہ چٹکیاں لیتا رہا۔ ۱۹۰۴ء میں بھی ہمیں اس طبعاً نکتہ چین کی خدمتگذاری بھلی معلوم ہوئی تھی۔ اور آج بھی ہم یاد ہیں اس کی حق خدمتگذاری سے سبکدوش ہونا چاہتے ہیں۔ ۱۹۰۵ء میں اس سلسلہ عالیہ کے خلاف قلم اٹھانے اور طبعاً نیش زنی کرنے کی تحریک اصل میں اس کو اس لئے ہوئی۔ کہ فاضل سیالکوٹی مخدوم الملت مولوی عبدالکریم صاحب نے ایک ذاکر ہرزہ سرا بدلگام کی تحریر ناشائستہ اور سخت گندی فحش کذب بیانی پر قلم اٹھایا۔ اور ذاکر اور اس کے ابنائے جنس پر بجلیاں گرائیں۔ ہم کو تو پہلے ہی سے یقین تھا۔ کہ عصر جدید کا ایڈیٹر ان نیزوں سے بلبلایا ہوا ہے۔ بے چیخے چلائے بیچارہ کیسے رہ جائے گا۔ لہذا اس تحریک کو اگرچہ اس نے عمداً چھپایا ہے۔ مگر واقعات حقیقی کو چھپانا اور غلط بیانی سے کام نکالنا کوئی ایسا امر نہیں ہے۔ جسے اس نے کبھی برا سمجھا ہو یہ صفت عالی تو ورثہ میں پائی ہے پھر کیوں ضرورتاً اس سے فائدہ نہ اٹھایا جائے۔ ہم ذاکر اور عصر جدید کے ایڈیٹر کو ایک ہی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ وہ تھان کا ٹکڑا تھا۔ اس لئے سخت ایٹر کی ضرورت ہوئی۔ ایٹر کھا کر چپ ہو گیا مگر ایڈیٹر عصر جدید نئی روشنی کا آدمی ہے۔ اس کے لئے اس کے موافق علاج کی ضرورت ہے۔ تا فاسد مواد اس موقعہ پر کبھی پھر عود نہ کرے۔ طرز تحریر پہلے کا ناشائستہ تھا۔ اس لئے فاضل سیالکوٹی کو تلخ نسخہ دینا پڑا۔ عصر جدید کی طرز تحریر زمانہ تہذیب کی ہے۔ اس کے لئے عمدہ کونین مگر شہد کے غلاف میں درکار ہے۔ تا آہستگی سے گلے سے اتر جائے۔ لہذا ہم انشاء اللہ تعالیٰ اس کی مرضی کے موافق خدمت کریں گے۔ مرزا صاحب ہی پر کچھ منحصر نہیں ہے۔ ہم کو تو آج ہندوستان میں ایک بھی ایسا نظر نہیں آتا۔ جس کے مذہب نے ایڈیٹر عصر جدید کی آگ کو نہ بھڑکایا ہو۔ اور وہ محسود اس کے قلم سے بچا ہو۔ یا تو حقیقتاً یہ آگ ہی اس میں موجود ہے۔ جو اسے بعض ایسے موقعوں پر پریشان کرتی ہے۔ یا وہ کمزور طبع ضعیف الدماغ اپنے دماغی قویٰ کو کار عالم کے قابل نہیں پاتا۔ اور پریشان ہو کر مجنونانہ بڑ ہانکنے لگتا ہے۔ بہرحال ہم دیکھتے ہیں کہ آپ کیا فرماتے ہیں

عصر جدید کی بے تعصبی

یہ طبعاً نکتہ چین قبل اس کے کہ مضمون شروع کرے کوشش کرتا ہے۔ کہ پبلک کو اپنے بے تعصبی اور بے لاگ تحریر کا یقین دلائے۔ اور اس غرض کے لئے وہ قرآن شریف کی آیۃ کریمہ"

فبشر عباد الذین یستمعون القول فیتبعون احسنہ کا مصداق اپنے آپ کو قرار دیتا ہے۔ مگر کیا اس کی تحریر یعنی نفس مضمون۔ اس کی تائید کرتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ متعصب گروہ یا شخص ہمیشہ پہلے اپنی بے تعصبی کا اظہار کیا کرتے ہیں۔ اور اسے بطور مقدمہ بیان کے پیش کرتے ہیں۔ تا لوگوں یا اپنے دل کو تسلی دیں یہ وہم کا ہوا کرتا ہے۔ مجرم ہی ہمیشہ صفائی کی طرف سب سے پہلے بھاگتا ہے۔ اگر حقیقتاً وہ بے تعصب ہوتا تو پبلک خود سمجھ لیتی۔ اسے اس مزید یقین کی ضرورت کیوں ہوئی۔ کیا پبلک پر بے اعتباری تھی۔ یا اپنے دل پر۔ وہ لکھتا ہے۔ کہ اس آیۃ کریمہ کے بموجب ہمیشہ ہم کو صحیح اور سچ بات بے تکلف ہر جگہ اور ہر شخص سے لینا چاہیئے۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ وہ ایسا کرتا بھی ہے۔ چاہیئے تو ایک فرض ہے اور لینا ایک عمل ہے۔ وہ ثابت تو کرے۔ اس کا منشا علم فرضی سے ہے۔ یا واقعی عملاً وہ ایسا کرتا ہے افسوس کہ ایسا عمل بے عیب نہیں ہے۔ جیسا اس طبعاً نکتہ چین کا دعویٰ بے عیب ہے۔ کیونکہ مرزا صاحب مدظلہ کے عیوب کے ساتھ اگر وہ ان کے محاسن اور ان کے گروہ کی کچھ خوبیاں بھی لکھ دیتا۔ تو یہ قیاس ہو سکتا تھا کہ نظر عمیق ڈالی گئی ہے۔ اور بے تعصبی اور نیک نیتی سے کام لیا گیا ہے۔ مگر کیا کوئی ذی عقل اسے باور کر سکتا ہے۔ کہ جب کہ ایڈیٹر عصر جدید تک میں بعض اوصاف حمیدہ بھی ہیں۔ تو مرزا صاحب مدظلہ میں نہ ہوں گے۔ جو ... باعتبار اپنے حسن اخلاق کے دوست دشمن سب کی نظر میں خلیق منکسر درگذر کرنے والے راست باز ہیں۔ یا اگر فرض کر لو۔ اس طبعاً نکتہ چین کی رائے میں وہ ان اوصاف سے نہ سہی کسی اور صفت حسنہ سے متصف ہیں۔ تو کیا اس کا اظہار اس کے لئے باعث شرم تھا۔ کیا یہی تحقیقات شما و تونا میں سے صرف برائیاں چن لینے کو کہتے ہیں۔ آفرین اسے بے تعصب مالیر کوٹلہ کے جج۔ صد آفرین جج

نئے انبیاء سے بغض

اس عنوان کے تحت میں یہ طبعاً نکتہ چین لکھتا ہے۔ کہ مرزا صاحب کے اخبار نویس حواری وغیرہ اس بات کو دوہراتے نہیں تھکتے۔ کہ مسلمانوں کی حالت نہایت سقیم ہے۔ اس لئے ایک جدید رسول اور مجدد اور ہادی کی ضرورت ہے۔ اس دعوے کے پہلے حصہ سے ہم کو اتفاق ہے۔ پھر لکھتا ہے۔ اور اگر صاف صاف دلائل اور مفید اور برحق تعلیم ہم کو ملے۔ تو ہم بے تامل ایک ہادی اور ایک رسول کو لینے کے لئے آمادہ ہیں۔ یہ خاکسار پبلک سے فیصلہ چاہتا ہے۔ کہ اس اوپر کی تحریر میں پہلا حصہ کونسا ہے۔ جس سے اُسے اتفاق ہے۔ اور وہ دوسرا حصہ کون سا ہے۔ جس سے نا اتفاقی ہے۔ میری عقل رہبری نہیں کرتی۔ کہ ایک جملہ میں جو یہ کہتا ہے۔ کہ چونکہ مسلمانوں کی حالت سقیم ہے۔ اس لئے ہادی رسول کی ضرورت ہے۔ اول حصہ کون سا ہے اور دوسرا کون سا ہے۔ اور جبکہ وہ رسول کو لینے کے لئے بشرط تعلیم برحق آمادہ ہے۔ تو اسکا کس حصہ سے ... ہے۔ افسوس عجمی کی کرسی پر بیٹھ کر ایک اردو کے فقرہ پر بھی قدرت فہم نہ ہونا کس درجہ ذلت و خواری ہے حضرت مرزا صاحب کے اخبار نویس و حواری اپنے دلائل کو اور اظہار حق کو دوہراتے کیوں تھکیں گے۔ جبکہ عصر جدید اپنے منطق اصلاح تمدن کو جس کی اعلیٰ تعلیم قرآن شریف میں ہی موجود ہے۔ بار بار دوہراتے نہیں تھکتا اور محض فضول قوم کا روپیہ صرف کرتا ہے۔ اور اپنے منہ کے لئے یا پیٹ پالنے کے لئے اس قدر سرگرم ہے۔ کہ ہر ماہ ایک پرچہ ... سے بھرا ہوا نکال رہا ہے۔ اور پھر نہیں تھکتا۔ اے طبعاً نکتہ چین اپنے گریبان میں منہ ڈال کر ہی قلم ہاتھ میں لیا ہوتا۔ بس رسول پاک کی تعلیم کو سارے عالم نے مانا ہے۔ جب اسی کی تعلیم فاضل ایڈیٹر کو راہ راست پر نہ لا سکی۔ تو اب وہ اگر جدید

رسول کو اس عزت قبول سے محروم ہی رکھے - تو احق ہے کیونکہ قبول کرنا معلوم جب تک نکتہ چینی باقی ہے - اور طبیعت بدل نہین سکتی - پھر سعادت قبول حق نصیب کیونکر ہو سکتی ہے - وما تاتیھم من آیة من ایات ربھم الا کانوا عنھا معرضین - یحسرة علی العباد ما یاتیھم من رسول الا کانوا به یستھزءون - جو گروہ ان اوپر کی آیات کریمہ مین شامل ہے - یعنی رسولون سے اور الٰہی نشانات سے اعراض کرنے والے اور استہزا کرنے والے خدا کے رسولون کے ہمیشہ ہدایت سے بے نصیب رہتے ہین - شروع اور ابتدائے اسلام ہی مین جب مرسلین خدا کا استہزا اس شدت سے کیا گیا - کہ آج تک کبھی عصر جدید کا ایڈیٹر اور اس کے ابنائے جنس اس لعنت کو دہراتے نہین تھکتے - جو خدا کے صدیق گروہ پر کی جا رہی ہے - تو اب کیونکر امید ہو کہ وہ کسی رسول جدید کے قبول کرنے پر واقعی آمادہ ہے جس نے ان اگلون کو قبول نہین کیا جن کو ایک حیثیت مذہبی سے کروڑون قبول کئے ہوئے ہین - اور دوسرے حاکمانہ حیثیت سے ہر قوم کے مورخ باستثنائے ایڈیٹر عصر جدید دا خوانہ مانتے چلے آتے ہین - جن کی صداقت کے ثبوت و نشان آج تک موجود ہین - تو پھر کیا توقع کیجائے کہ یہ جان باز اپنے ابنائے جنس سے بڑھا چڑھا ہیرو پیدا ہوا ہے جس کے لئے کوئی قومی روک مذہبی خندق حارج نہین ہو سکیگا - بہر حال اگر وہ قبول کرنے پر آمادہ ہے - تو دلائل کا ایک دفتر موجود ہے - وہ اپنے حقیقی اعتراضات جو حضرت مرزا صاحب کی براہین قاطعہ پر اس کو ہین - پیش کرے - اور پبلک پر احسان کر کے موقعہ دے - کہ وہ اس کی اس جرأت کا نمونہ بھی آنکھون سے دیکھ لین - ہم حاضر ہین - اس کے اعتراضات سننے اور بقدر ہمت و توفیق جواب دینے کے لئے - ان دل بدل دینا اور دل کی کھڑکیان کھولنا تو صرف خدا کے ہاتھ مین ہے - اس کے لئے ہر دلیل کافی بھی ہے - ناکافی بھی - ابوجہل نے کبھی وہ باتین نہین مانین - جن کو صدیق رضی اللہ تعالےٰ نے فوراً قبول کر لیا تھا - اس لئے ہم یہ وعدہ نہین کر سکتے - کہ منوا کے چھوڑین گے -

حضرت مرزا صاحب کی تحریرات کو بابیون کا انتخاب کہنا مرزا صاحب مدظلہ کے دعوے کو مضبوط کرتا ہے - کیونکہ یہ شہادتین منہاج نبوت کے اعتبار سے دعوے کی صداقت کے لئے ہین - اس نکتہ چین جیسے لوگ جناب محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ حضرت رسول خدا صلعم کے حق قرآن کو بھی اساطیر الاولین اور توریت کا انتخاب کہا کرتے تھے - یہ تو کوئی تحقیقات کا طریقہ نہین ہے

اگر مرزا صاحب سلمہ ربہ کی تحریر کسی نادان کو ایسی معلوم ہوتی ہے - تو چاہیئے تھا - کہ باب کے گروہ یا خود باب کی تصانیف کا حوالہ معہ سند کے پیش کرتا اور پبلک پر فیصلہ چھوڑتا - محض اٹکل کے تیر چلانا اور دل لگی کے لئے چند فقرات چلتے ہوئے لکھ جانا کیا بے تعصبی اور بے لاگ ہونے کی دلیل ہے - کسی مقدمہ کا دوسرے مقدمہ سے ہم نوع ہونا تو انتخاب اول کی دلیل نہین ہے - توریت مین زنا کے خلاف تعلیم ہے - اور قرآن شریف مین اس سے بہت عرصہ کے بعد زنا کی ممانعت دیکھنے مین آئی - تو کیا قرآن شریف توریت کا انتخاب ہے - ممکن ہے - کہ بابیون کی کتب مین کچھ ایسی باتین ہون - جو مرزا صاحب سلمہ ربہ کی تصانیف مین ہون - اکثر اخلاقی امور مشترکہ کتب مین ہوتے ہین - مگر وہ کتاب کہان ہے پیش کیجائے تو راست بازی ہے - ورنہ افترا -

پھر آگے چل کر ہمارا دوست لکھتا ہے - کہ اگر خدائے تعالیٰ کی طرف سے کوئی حقیقی رسول ملجائے تو ہم اپنی پرانی احادیث اور روایات کو بھول جانے پر آمادہ ہین - یا علی انت منی بمنزلة ھارون من موسیٰ الا انه لا نبی بعدی - اس متواتر اور صحیح اور متفق علیہ حدیث سے انکار کرنے یا اس کی تاویل پر آمادہ ہو جائین گے -

قابل ایڈیٹر کو چاہیئے تھا - کہ اس حدیث کا ذکر کرتے ہوئے پوری حدیث لکھ کر اپنی وجوہ پیش کرتا تا پبلک کو اس کی بے تعصب تحقیقات سے معلوم ہوتا - کہ مرزا صاحب سلمہ ربہ کے مسیح ماننے مین یہ حدیث نبوی اس طرح پر بطور روک کے واقع ہوئی ہے - اگر اس دانشمند حدیث خوان کو تاریخ اور حدیث پر عبور ہوتا - تو یہی حدیث اثبات دعوی مرزا صاحب مدظلہ کے لئے ایک شاہد صادق نظر آتا - ہم اس کو اطمینان دلاتے ہین - کہ یہ حدیث نبوی ہر چند کہ اصطلاح محدثین مین متفق علیہ حدیث نہین ہے - کیونکہ بخاری و مسلم مین اس کا ذکر نہین ہے - تاہم یہ عاجز اسے صحیح باور کرتا ہے - اس کا منشا صرف اسی قدر ہے - کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو عالیجاہ پیغمبر اسلام علیہ الصلوٰة والسلام غزوہ مین ساتھ نہین لیجانا چاہتے تھے - اس لئے مثل موسیٰ کے آپ نے اپنے بھائی علی مثیل ہارون کو پیچھے چھوڑ دیا - اس حدیث سے صاف معلوم ہوتا ہے - کہ سلسلہ عالیہ محمدیہ قائم مقام سلسلہ موسویہ کے تھا جیسا قرآن شریف مین بھی فرمایا گیا ہے - انا ارسلنا الیکم رسولا شاھدا علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولا - وعد اللہ الذین امنوا منکم وعملوا الصلحت لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم - ان آیات بینات اور اس حدیث نبوی سے صاف ظاہر ہے - کہ سلسلہ محمدیہ مثیل سلسلہ موسوی ہے - اور یہ دونو پاک بزرگ نبی ایک دوسرے کے مثیل ہین - پس باعتبار مماثلت خلفائے موسوی کے ہوتے ہوئے خلفائے محمدی سے کیون انکار ہوا - پہلے بزرگ و پاک خلیفہ صدیق اکبر کے انکار کے بعد ہمارا زبردست ہیرو آخری خلیفہ کے لئے اظہار فیاضی سے کام لیتا ہے واقعی دلیرانہ ہمت ہے - اگر یہ ہمت قصور نہ کرے - تو وہ ضرور وعدہ الٰہی سے مستفید بھی ہو لیگا - اب رہی یہ بات کہ لا نبی بعدی - اصول مذکورہ بالا کو ملحوظ رکھ کر اور مماثلت کا خیال کر کے حدیث پاک کے یہی معنے ہو سکتے ہین - کہ خلفا کا سلسلہ قائم رہے گا - یہان تک کہ اپنے موقعہ پر مثیل مسیح خلیفہ ہو کر آئیگا - البتہ نبی تشریعی جو قرآن شریف مین رد و بدل کرے یا گھٹائے یا بڑھائے - جیسے ہمارے ایڈیٹر عصر جدید کے گروہ کے علماء نے دس پارون کا اضافہ مانا ہے اور پھر ان کا ضائع ہونا ثابت کرنے کی کمزور کوشش کر کے علو ہمتی اور معرفت الٰہی کا ثبوت دیا ہے - ہان ایسا نبی نہین آئے گا - کیونکہ اس سلسلہ موسوی مین کوئی ایسا نہین آیا - جس کا ذکر حدیث پاک مین ہے پس - اے قابل جج یہ موٹی سی بات جناب کے تنگ دماغ مین کس لئے جگہ نہ پا سکی - ہائی کورٹ کی نظرین تو نظیر ہین - اور بغیر ان کے ایک قدم ججون کے اجلاس مین نہین اٹھایا جا سکتا یہ نظائر قانون الٰہی سے جناب کو کیون اس قدر اعراض ہے افسوس - باوجود بے تعصبی اور بے لاگ تحقیقات کے تو جناب کا دماغ اس قدر عالی ظرفی دکھا رہا ہے - خدا جانے اس وقت کیا حال ہوگا - اگر آپ کو تھوڑا سا الاؤنس تعصب کا دیدیا جائے -

خاتم النبین کے معنے اگر مہر نبوت کے نہین تو اور کیا ہین - آپ ان معنون کو بطور فرض کیون قبول فرماتے ہین - اور سلسلہ عالیہ احمدیہ پر کیون بطور احسان کے آپ تسلیم کرتے ہین - اس عزت احسان کو اگر آپ مرزا صاحب کے لئے تجویز نہ فرمائین - تو کچھ حرج نہین ہے - کیونکہ اس معصوم رسول و خلیفہ محمد علیہ السلام والصلوٰة کی عزت تو ان ہاتھون مین ہے جن ہاتھون مین حضرت ابوبکر و عمر علیہم الصلوٰة والسلام کی عزت تھی - وہ نہ آپ کے اگلون سے چھنی نہ یہ آپ کے پچھلون سے چھنیگی - اگر نفی قسم یہ آیت کریمہ کچھ اور مفہوم رکھتی ہے - تو وہ پیش کرکے مرزا صاحب سلمہ ربہ کے منشاء کا بطلان کیا ہوتا تا پبلک اور عصر جدید دیکھنے والے فیصلہ کا موقعہ پاتے

بہرحال ان کمزوریوں پر بھی اور اس منکرانہ متکبرانہ تصدیق پر بھی اگر آپ واقعی متلاشی حق ہیں۔ بشرطیکہ دین و دنیا کی کوئی ایسی چیز آپ کو ملے جس پر آپ اپنا عزیز مگر تقویم پارینہ ایمان قربان کر دیں۔ تو ہم صلائے عام یاران نکتہ دان کے لئے آپ سے عرض کرتے ہیں۔ کہ قرآن شریف پر عمل خالص کرو۔ اور اللہ تعالےٰ اور اللہ تعالےٰ کے اولیا کے ساتھ اخلاص و محبت صدق و صفا دکھلا دیں جیسے باعظمت وراثت اللہ وہ دنیا جو متاع قلیل ہے۔ اور جس پر آپ شہد کی مکھی کی طرح مفتون ہیں مل ہی جائیگی۔ مرزا صاحب مدظلہ العالےٰ کی یہی تعلیم ہے اور بس۔ پھر خانہ بدوشی اور جو لاہے کی نلی کی طرح مسافرت کی ضرورت نہ رہیگی ورنہ اگر اس تحریر لایعنی سے صرف پیسہ اخبار کی تقلید منظور ہے۔ تو پڑھے اور صبر کیجئے۔ میرٹھ سے جیسا پیش خیمہ اٹھے۔ ایسا ہی سبق کوئی اور بھی ملجائیگا۔ تا پیسہ والے کی طرح آپ بھی اپنی ہستی عالی سے ایک شہادت قانون الٰہی کی چھوڑ جاویں۔

ہر جگہ سے ہدایت یہ سلسلہ عالیہ احمدیہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس کی عالی شان زبردست مرضی سے قایم ہوا ہے۔ اور وہی ثبوت بہم پہنچا رہا ہے۔ اگر جناب میں شمہ بھر بھی جوہر صداقت ہے تو ضرور آپ کے امراض نفسانی اور ضعف جسمانی و روحانی کا علاج ہو جائے گا۔ ورنہ یہ طب یورپی و یونانی۔ یہ پولیٹکل اکانمی اور یہ کارلائل کی روح اور میکالے کی تقلید کچھ کام نہ آئے گی۔ کانگرہ دہلی کا سبق راہ کھول گیا ہے۔ اور اس لئے اگر یہاں ہماری جیتے نہ بولی۔ اور مستحقین لعنت پر لعنت نہ کی۔ تو آگے چل کر خدا ہے۔ جس کی لعنت صفحہ ہستی سے منکروں کو مٹا رہی ہے۔ لعنت آنست کہ از سوئے خدا میبارد۔ لعنت بدگران است یکے ہرزہ نفیر جس سنت اللہ پر چلنے والی قوم کو ۱۳۰۰ برس کی لعنت نہ مٹا سکی۔ اوسے اب کسی فرد واحد کی لعنت کیا گزند پہنچائیگی۔

دلائل نبوت اس عنوان کے تحت میں ہمارا دلیر اڈیٹر نہایت جرأت سے وفات مسیح اور حضرت اقدس مرزا صاحب کا امکانی مسیح ہونا تسلیم کرتا ہے۔ غریب بیکس کو معلوم ہے کہ حیات مسیح کا مسئلہ نہایت ہی بیکس و ضعیف مسئلہ ہے۔ لہذا چلتے چالنے چٹ پٹ تسلیم کر کے دلیری کا ثبوت دیدیں۔ تا ضیق نفس پیدا نہ ہو۔ اچھا یون بھی سہی۔ ہم آگے قدم بڑھانے والے کو بیدل نہیں کرنا چاہتے۔ آؤ بھگت کے لئے موجود ہیں۔ یہ طبعاً نکتہ چین عصر جدید کا ہیرو کوئی نشان یا خصوصیت دیکھنا چاہتا ہے۔ تا حلقہ مسیحی مرزا صاحب علیہ السلام پر ناگوار نہ گذرے اور وہ خوشی سے اسے دیکھ کر آنکھیں ٹھنڈی کرے۔ قبل اس کے کہ وہ ہم سے طالب خصوصیت ہو۔ اسے یہ بتانا چاہیئے تھا کہ آیا حضرت اقدس مرزا صاحب نے جو براہین و دلایل اپنے مسیح موعود ہونے کے پیش کی ہیں۔ وہ کبھی اس کی نکتہ چین نگاہ سے گذری ہیں یا نہیں۔ اگر گذری ہیں تو یہ حق سے چشم پوشی اور تجاہل عارفانہ کیوں۔ کیا وجہ کہ باوجود دعویٰ بے تعصبی ان دلایل پر جرح نہیں کی اور اپنے استدلال سے ان بینات کو نہیں توڑا۔ کیا انصاف اس کا مقتضی نہ تھا۔ کہ پہلے اپنا مفروضہ معیار شناخت مسیح موعود کے لئے پیش کرتا اور پھر مدعی جدید کو اس پر آزما کر دیکھ لیتا۔ آخر اوسے بھی تو مسیح موعود کی آمد کا انتظار ہے۔ اس سچے آنے والے کی پہچان جو اس کے (اڈیٹر) پاس ہو۔ وہ پیش کرے۔ اور پھر مرزا صاحب سلمہ ربہ کے دعویٰ کی تصدیق و تکذیب کی اصلیت کھل جائے گی۔

اس صاف طریق امتحان سے پہلو تہی کرنا یا عمداً ہے جو دلیل تعصب اور عناد ہے اور یا ناقابلیت دماغ ہے جو جی کی کرسی پر بیٹھ کر کسی تحقیقات کے لئے ایک وضع بھی قائم نہ کر سکنا شامت اعمال نہیں تو اور کیا ہے۔ بروز کارلائل و میکالے بنکر یاوہ گوئی کرنا عجیب تر ہے۔ یا تو ہمارا جدید ہیرو اپنا معیار شناخت پیش کرے۔ یا لاعلمی ظاہر کرے۔ یا پھر صاف صاف کہدے۔ کہ اسے کسی مسیح کی آمد اور کسی مہدی خونی یا مفرور روپوش کی آمد کا انتظار ہی نہیں ہے۔ تو پھر معاملہ ہم سلجھا دینگے انشاء اللہ تعالیٰ۔

معجزات ناچیز اڈیٹر عصر جدید (القبول خود ہم تو اسے کوئی چیز سمجھتے ہیں) دکھلائے کہ کہاں حضرت مرزا صاحب مدظلہ نے تحریر فرمایا ہے۔ کہ ہر معجزہ یا خرق عادت محال ہوتا ہے۔ سید صاحب اگر معجزات کی تاویل کرتے تھے۔ اس لئے قابل تسلیم نہ تھے۔ اور مرزا صاحب سلمہ ربہ بقول اس کے شعبدہ بتاتے ہیں۔ تو کیا یہاں اس قدر گنجائش نہ تھی۔ کہ یہ طبعاً نکتہ چین اپنی روئے انھیں مضامین کے بارہ میں لکھ کر موقعہ جانچ کا دیتا۔ بے تعصبی کی تحقیقات قوم و ملک کو مشکور کرتی۔ انصافانہ تحقیقات تو یہ ہونا چاہیئے تھی۔ کہ حضرت مرزا صاحب کے عقیدہ احیاء موتیٰ مسیح علیہ السلام کے پیش کرتے وقت آپ اپنا عقیدہ بھی پیش کرتے اور اپنی تاویل بھی کھول کر سامنے لاتے۔ خیر اگر ہم چٹکیاں نہ لیتے۔ تو ذرا کہیں کہیں گدگدا کر دیکھ لیتے۔ کہ کہاں تفہیم ہے کہاں نہیں۔ کہاں نشیب ہے کہاں فراز۔ حضرت مرزا صاحب تو اپنے معجزات کے ساتھ ہی معجزات انبیائے سابقین کی تصدیق فرماتے ہیں۔ جیساکہ ان کے اشعار آبدار سے واضح ہے۔

معجزات انبیاء سابقین ☆ آنچہ در قرآن بیابی بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ما ☆ ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

ہاں آدمی کو بندر۔ مٹی کی مورتوں کو کوا۔ کٹے ہوئے گوشت کا پھر پرندہ بن کر اڑنا۔ سڑی ہوئی ہڈیوں کا مسیح کے ذریعہ سے زندہ ہونا۔ آسمان پر انسان کا اڑجانا۔ اور پھر وہاں سے دمشق کے منارہ پر فرشتوں کے کندھے پر ہاتھ رکھے ہوئے اترنا اور سیڑھی مانگنا۔ گویا اندر سبھا کی پریوں کے برابر بھی قوت نہیں ہے۔ کہ وہ تو کھٹ سے ایک تار پر اتر آتی ہیں۔ اور یہ غریب باوجود حمائیت فرشتگان کے ادھ بیچ اٹک رہے۔ انسانوں کا دو ہزار سال تک بغیر تغیر و تبدیل آسمان پر بے آب و دانہ رہنا اور پھر زمین پر آنا ایک چند برس کے معصوم بچہ کو فرشتوں کا بہکالیجانا اور سرداب سر من راے میں رکھنا۔ صدیوں بعد اس بہنور کے پلے ہوئے کا نکلنا اور ہدایت کرنا۔ زائرین کا سرداب سر من رائے میں جانا اور معصوم مہدی سے ملاقات کرنا۔ خطوط ڈالنا۔ قوم کی قوم کا گمراہ ہو جانا۔ اور اس ہادی کا جزیرہ میں تہ خانہ کے اندر بیٹھے ہوئے ٹک ٹک دیدم دم نہ کشیدم کا مصداق بنا۔ ایک قوی ہیکل کانے کا برق دم گدھے پر سوار ہو کر مسیح و مہدی کے مقابلہ پر آنا۔ پھر گدھا بھی مالیر کوٹلہ کا سا نہیں بلکہ ایسا تیز دم کہ دلدل بھی جس کی جواب نہ نکلے۔ دن بھر میں بعد المشرقین طے کرے اور اس کانے کی حکومت کا مشرق سے مغرب تک پھیلنا اور بجلی آگ پانی جنگل پہاڑ سب پر حکومت کرنا۔ دو ہزار سالہ مصلوب الحواس اور صدیوں کے روپوش کا مل کر کانے پر غلبہ پانا اور پھر اس کے بعد کا منظر جس کی نظیر لکھنؤ کے چانڈو خانوں کے گپ بازوں میں بھی نہ ملتی ہوگی۔ یعنی سوروں کا ذبح کرنے کے وقت۔ قبلہ آپ پڑھائیے نہیں قبلہ آپ ہی پڑھائیے کہنا پھر آسمان سے اترنے کا مردود ہونا اور بھنور کے پلے ہوئے اندھیری کے فرزند کا مقبول ہو کر امام بننا۔ اس مزہ دار چٹ پٹی داستان کو البتہ مرزا صاحب مدظلہ اور ان کا صداقت پسند گروہ قبول نہ کرتا تو ایک بات ہے۔ اسلام پاک کے ذکر کے ساتھ سن بھی نہیں سکتے۔ یہ مذہب تو ان کا ہو سکتا ہے جو ہنومان کی دم کو ہزاروں گز کی مشعل بنا کر لنکا میں آگ لگاتے ہیں۔ مصری۔ اسفنکس۔ یونانی دیوتاؤں اور دیویوں کی لڑائی۔ حد سکندری۔ قہقہہ دیوار۔ امیر حمزہ کے کارنامے طلسم ہوش ربا۔ میر تقی خیال کی بوستان سب کے ساتھ ساتھ یہ مذہب عمر عیار کی زنبیل میں رہ سکتا ہے۔ ہمارے ہوں میں جن کو خدائے قدوس نے اپنی پاک وحی

محمدی کے ذریعہ سے تخم ایمان کے لئے کشت زار بنایا ہے۔ ایسے جھاڑ جھنکاڑ کی جگہ نہین ہے۔ اب ہمارا ہیرو بتلائے کہ اگر ہم نے یہ ردی افسانے نہین قبول کئے۔ تو کیا جرم کیا۔ مرزا صاحب کے اخبار اور مردہ بیٹے کے زندہ کرنے کی پوری حقیقت یا اس کی نقل ہی کیون نہ پیش کی۔ تا بے تعصبی اور بے لاگ تحقیقات کا نقشہ کھنچ جاتا۔ واقعات حقہ کی چھپانے کی عادت موروثی اس جرأت جدیدہ کے ساتھ عجب بات ہے۔ بھلا اس مین تقیہ کی ضرورت ہی کیا تھی۔ مرزا صاحب کا ایک لڑکا شدید علیل ہو گیا تھا۔ متواتر صرع کے دورون سے ضعف و نقاہت بیہوشی تک پہنچ گئی تھی۔ بظاہر طبیب مایوس زندگی تھے۔ حضرت مرزا صاحب کی دعاؤن سے اللہ تعالےٰ نے باوجود نا امیدی کے اس معصوم بچہ کو صحت عطا فرمائی۔ ایک احمدی اخبار نے لو مردہ زندہ ہو گیا کے عنوان مین یہ لکھا تھا۔ کہ اسی طرح اگلے نبیون کی دعاؤن سے بھی اللہ تعالےٰ صحت بخشتا رہا ہے۔ اسی کو بظاہر مردہ کا زندہ ہونا بنا لیا گیا ہے سلسلہ ظاہری کی نا امیدی اور پھر حیات کا عود کر آنا یہی زندگی ہے۔ جو معجزہ ہے۔ ورنہ حقیقی موتی جن کا سانس بند ہو چکا اور روح جسم سے پرواز کر چکی ہو۔ نہ زندہ ہوئے ہین۔ نہ بجز حشر اجساد کے موقعے کبھی زندہ ہون گے۔ یہ واقعہ اس مردہ قوم کے لئے مثل نصیحت کے تھا۔ جو آج تک مردون کے زندہ ہو جانے کی قائل ہے۔ اور باوجود کارلائل ہونے کے ایسے افسانہ پرستی کے خلل سے محفوظ نہین ہے۔

پیشین گوئیان

اس سے بڑھ کر اس طبعا نکتہ چین کی بے تعصب تحقیقاۃ کا ثبوت اور کیا ہوگا۔ کہ بغیر لکھے ہونے کسی ایک پیشین گوئی کے لکھتا ہے۔ کہ سب سوائے ایک مشتبہ کے صریح غلط نکلین۔ بے تعصب تحقیقات تو ایسی ہوتی ہے۔ کہ سب نہیں آدھی نہین دہی دو چار بڑی بڑی تحدی والی پیشین گوئیان لکھ کر ان کے متعلق واقعاتی شہادت پیش کرتا اور دکھاتا۔ کہ اس طرح پر غلط نکلین۔ اپنے واقعات مرزا صاحب کے واقعات تحریر کردہ دونون پبلک کے سامنے پیش کر کے پھر ثابت ہو جانے پر حق رکھتا تھا۔ جو چاہتا لکھتا۔ دعویٰ بے دلیل رائے بغیر نفس مقدمہ دینا اور پھر داد کی امید رکھنا۔ سبحان اللہ۔ مرزا صاحب کو تو تاویل کا جامہ پہناتے پہناتے شرم کی ضرورت کبھی نہ پڑی۔ مگر ان غیرت دار جج کے لئے ضرور ڈوب مرنے کی بات ہے۔ کہ جج بنے اور بغیر مقدمہ پیش کئے بغیر شہادت فریقین لئے۔ فیصلہ لکھ دے۔ اور پھر شرماتا در کنار داد چاہے

مرزا صاحب منظلہ کو تو اپنی پیشین گوئیون کے لئے تاویل بے جا کی ضرورت کبھی نہین پڑی۔ مگر غریب ہیرو کو مصیبت کا سامنا ہوگا۔ اور ساری سنگر مشین کمپنی کو مدعو کرنا پڑے گا۔ تا جابجا نئے تاویل تیار کئے جائین۔ اور اس وقت دشواری و برہنگی نہ مار ڈالے جبکہ صدیون سے بسنورے مین پلنے والا تاریکی کا فرزند (چھ برس کی جان) کالے بر قدم گدھے کے سوار کے مقابلہ مین میدان مین لایا جائے گا۔ دشمن تیغ کا نا ہی ہوگا۔ مگر اس بچہ کی تاریک پسند نگاہ مین آفتاب عالمتاب سے کیسے ہونگی۔ وہ کیون کر آفتاب صداقت کی روشنی مین ٹھہر سکیگا۔ بھلا جس بیکس کے پاس اس قدر قوۃ نہ ہو۔ کہ باہر نکلے۔ اور بگڑی قوم کو بنائے۔ تہ خانون مین ہی بیٹھ کر رتعہ بازیان کرے۔ وہ ایسے دیو کے مقابلہ مین کیا کرے گا۔ جس کی تابع بجلی ہوا۔ جنگل۔ پہاڑ پانی۔ آگ دنیا کے سلطنت مشرق سے مغرب تک مردے جلانے کی قدرت ہو۔ خدائی اور نبوت کے دعوے کرتا ہو۔ اور لوگ اس سے خوش ہون۔ ہان یہ نازک وقت معرکہ کربلا سے زیادہ سخت ہوگا۔ اس وقت ضرورت ہوگی۔ کہ تاویل معنے پہنائے اور جھوٹی بیچے ہون۔ ہم کو ابھی کیا ضرورت ہے۔ اور کیون شرم آئے۔ کسی پیشگوئی کو لیجئے اور دیکھ لیجئے۔ اعتراض کے لئے تو کلام الٰہی مین بھی تراش خراش کے بغیر آپ کے ابنائے جنس نہین رہتے*۔ یہ تو صرف ایک امام وقت کی پیشین گوئیون کا ہی ذکر ہے۔ ہمدردی تو اس قابل ایڈیٹر کو محض ذاکر کے ساتھ ہے جس کی بدزبانی اور فحش بیانی تو اسے نہ شرما سکی۔ ہان اس کا دندان شکن جواب جب نکلا۔ تو دل پر بجلیان گر پڑین اور فضول رسالہ کا کاغذ سیاہ کر کے نامہ اعمال کے لئے سیاہی تیار کر لی۔ مرزا صاحب کے یہان تنخواہ یاب گروہ سے کیون اس قدر عناد ہے۔ جبکہ خود وہ ذات نکتہ چین حق نمک ہی کی وجہ سے اس قدر جامہ سے باہر ہو گیا ہے۔ اجرت پر ستانے والون کی فہرست کیا نگاہ سے نہین گذری۔

منہاج نبوت

اس عنوان کے تحت مین اس نکتہ چین کو غضب ناک جوش نے آ دبایا۔ مجبوراً اُسے دانت دکھا تا ہوئے وہ لکھتا ہے۔ مرزا صاحب نے جب دیکھا۔ کہ وہ اپنی صداقت اور معجزات اور پیش گوئیون کی صحت کی وجہ سے نبوت کے معارج تک نہین چڑھ سکتے۔ تو انھون نے انبیاء علیہم السلام کو اپنے درجہ پر نیچے گھسیٹنے مین کوئی دقیقہ باقی نہین چھوڑا۔ ۔ ۔ وغیرہ وغیرہ

غرضکہ اس کو مرزا صاحب پر یہ الزامات سوجھے کہ انھون نے اور ان کے ایک منہ پھٹ حواری نے شاہد و تبتل ابن ابی طالب اور حسین ابن علی اور سرور انبیاء محمد المصطفےٰ اور حضرت عیسےٰ اور قرآن شریف کی ہتک کی ہے وغیرہ یہ نہایت دلچسپ عنوان ہے۔ اور اس مین ہمہ دان نکتہ چین نے عجیب نقش باطل کھینچا ہے۔ دوسرے لفظون مین یہی مضمون یون لکھنا راستبازی کا ثبوت تھا۔ کہ چونکہ مرزا صاحب سلسلہ کے صادق اور مسیح مستقل دعوون پر قوم کے نادان نافہمون کو اعتراض ہوئے۔ وہ اعتراض اگر تسلیم کئے جاوین اور وہ عیوب جن کو عناد و بغض کی آگ سے مجبور ہو کر بد اندیش مرزا صاحب پر تھوپتے ہین صحیح تصور کئے جاوین۔ تو مجبوراً ان کو ان سب پیشوایان ملت اور قرآن شریف پر بھی اپنے مفروضہ عقائد باطلہ کی وجہ سے وہ اعتراض تسلیم کرنا پڑین گے۔ مرزا صاحب نے ان کے اعتراضات کی بنا پر الزامی جوابات بھی دئے مین غریب ناچار جب اعتراض نہ اٹھا سکے۔ تو قوم کو بھڑکانا شروع کیا۔ پہلے بھی ابوجہل اور ابولہب کا گروہ تمیوع عرب کو یہ کہکر بہکایا کرتا تھا۔ اور مشتعل کیا کرتا تھا۔ کہ لات و منات اور خداوندگان ابو طالب و عبدالمطلب کو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) برا کہتا ہے۔ اور جہنمی بتاتا ہے۔ وہ گروہ بھی جہلا کی ایک فوج جمع کرنے پر کامیاب ہوا اور یہ گروہ بھی کامیاب ہوا ہے لیکن انجام ابوجہل اور فتح مبین کا نظارہ آنکھون کے سامنے نہین ہے ورنہ یہ عبرتناک حالت نہ بنائی گئی ہوتی۔ بے تعصب تحقیقاۃ تو یہ تھی۔ کہ کتابون سے حوالے لکھ کر پیش کرتے یا حوالے ہی کتابون کے دیدیتے۔ اور قوم سے داد چاہتے۔ جس شان کے مسیح اور جس شان کے علی و حسین اور جس طرز کا پیغمبر اور جس وضع کا قرآن ہمارا ہیرو لئے بیٹھا ہے۔ ہم اس کے نہ پابند نہ وہ گروہ ہمارا معبود و مسجود۔ نہ ہم اس کی ناکام موتون پر رونے والے نہ غمگین۔ ہم اپنے مسیح اپنے علی اپنے حسین اپنے محمد صلوات اللہ علیہم اجمعین اور اپنے قرآن پاک کی جس قدر عزت کرتے ہین۔ وہ ہمارے رب پرورش ہے۔ جس کے ہاتھ مین فتح مبین کا چہرہ دکھا رہا ہے۔ منہاج نبوت نے تو حقیقتاً اس گروہ کو بے بس کر دیا ہے۔ جن واقعات کا اشارہ کر کے اسکے معترض کیے ہین۔ وہ واقعات صریح دہوکا دینے والے مین معلوم کیا جہ ہے۔ کہ اصل معاملات کو صاف صاف نہین لکھا بلکہ ان کتابون مع صفحات کا حوالہ دیا ہوتا۔ تب ایڈیٹر نکتہ چین کی قابلیت و بے تعصبی کھلتی

ایک بڑا مذہبی خطرہ

جس ملحد گروہ کی مرزا صاحب جزاہ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

* دیکھو اصلاح بابتہ ذی الحجہ ۱۳۲۲ھ "تنقید بخاری"

عالم آشکار پیچ کشی کی ہے۔ اگر وہ لاکھوں لعنتیں بھی مرزا صاحب پر بھیجے۔ تو کیا عجب ہے۔ مرزا صاحب سلمہ ربہ کا کوئی فعل خلاف عدل خلاف اجتماع قومی خلاف کفایت شعاری خلاف سعی و محنت نہیں ہے۔ البتہ جس ملحد ناپاک گو وہ کو انبیائے سابقین کی عزت و حرمت حقیقی طور پر نہیں ہے۔ صرف اس کی آڑ میں ذاکر منکر روٹیاں توڑنا آتا ہے وہ مرزا صاحب کے عروج کو اپنا دشمن رزق جان کر دل کے پھپھولے توڑتا ہے۔ اُسے بھلا مرزا صاحب کی سعی جمیلہ اور تعلیم پاک کی کیا قدر ہوگی۔ ہماری رائے میں تو یہ نکتہ چین عشرہ محرم میں برابر پانی پی پی کر مرزا صاحب کو کوسا کرے۔ اور سینہ زنی کر کے دل کی جلن مٹا لیا کرے۔ تو اچھا ہے۔ تضیع اوقات پبلک سے کیا حاصل۔ مرزا صاحب کے اقوال و اعمال سے دیکھ کر تو انسان صفات عالیہ سیکھ سکتا ہے۔ بندگان دین پھبتی کہاں۔ کرایہ کے حدیث خوانوں اور روٹیوں پر نوحہ گری کرنے والوں اور رومال منہ پر رکھ کر گلا پھاڑنے والوں آنکھوں کو آنسوؤں سے نا آشنا کرنے والوں اور مٹھائی پونڈی کے ٹھیکروں پر سینہ کوبی کرنے والوں کی مثالیں ضرور ایک لستی گروہ اعلیٰ درجہ کا بدظن نکتہ چین گروہ بنا رہا ہے۔ پناہ بستی۔ ہم ان دونوں شیوؤں کو قوم کے آگے پیش کرتے ہیں۔ اور فیصلہ خدا کے سپرد۔ جو شخص سچے مرسلوں کا سایہ ہی نہیں جانتا۔ وہ اپنے ابنائے جنس کی مصنوعی عبادت دیکھ کر دوسرے راستباز علما پر ہنستے۔ اور جھوٹا جانے تو کچھ شکوہ نہیں ہے ؎

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ -

اصل یہ ہے۔ کہ ان آنکھوں میں جنہوں نے معصوم نبی کو سولی پر چڑھایا۔ اور ان بچھلوں میں جو ایک معصوم کی ترقی جاہ اور نورانیت کو دیکھ نہیں سکتے۔ امور متشابہ فیہ بہت میں فرق یہ ہے۔ کہ وہ سولی چڑھانے پر کامیاب ہوگئے اور یہ عدالتوں سے ناکام نامراد پھرتے ہیں وہ خدا کی لعنت کے مورد بنے چکے اور چکھ رہے ہیں۔ یہ امیدوار ابتدائے سبقوں سے عبرت پذیر نہیں ہوئے۔ بڑے سبق کے متوقع ہیں۔ مگر واللہ متم نورہ ولو کرہ الکفرون -

صیغہ اصلاح کی نظر

اس ظاہری اصلاح باطنی فساد کی نظر بھی عجیب چیز ہے۔ عجیب اس لئے کہ ہنر بچشم عداوت بزرگتر عیب است۔ ہر عمدہ خلق ہر سنت نبوی اس کے لئے عیب اور عدل سے خلاف ہے۔ ابوبکر و عثمان و عمر کی خلافت غصب و ظلم۔ مرزا صاحب کا کسی سے نکاح کرنا عتاب سے بدتر۔ یہ قابل ایڈیٹر کیا ان بیچ والوں میں شامل تھا۔ جو نکاح کا پیام سلام لیجایا کرتے تھے۔ اگر وہ اس دلالی میں نہ تھا تو اسے کیا علم ہے کہ نکاح کے لئے بغیر مرضی کچھ ہو رہا ہے۔ بے تعصبی کی تحقیقات یہ تھی۔ کہ واقعات اور پیش گوئی نکاح کی پیش کر کے واقعاتی شہادت سے اپنے دعوے کو ثابت کیا جاتا۔ نکاح بغیر ایجاب و قبول تو کبھی نہیں پڑتے کیونکہ اس قدر گھبراہٹ ہوئی غالباً اس لئے نکاح ہوتے نہیں دیکھے بھگا لیجانے کے واقعات اس کے سر میں اس قدر جاگزین ہیں کہ نکاح کی فلاسفی بھی غت ربود ہوگئی افسوس۔ نکاح میں ناکامیابی تو جب کہنا روا ہے جب فریقین میں سے کوئی مر جائے ابھی تو الفصلہ دونوں موجود ہیں خدا کی وحی پہنچانے میں مامور کبھی دیر نہیں کرتے۔ چاہے کوئی ذرا بگڑ جائے حضرت مرزا صاحب کی پیشگوئی نکاح میں کوئی مقررہ معیاد نہیں تھی۔ اسکو ایڈیٹر محقق بے تعصب لاگ (بیباک) ثابت کر ورنہ اس بیہودگی سے کیا حاصل۔ جن واقعات کو بیٹے اور بیٹی کی بی بی اور مرزا صاحب کی بی بی کے متعلق لکھا ہے انکو ثابت کرنا چاہیے تھا۔ بغیر ثبوت ہم کیونکر کہدیں کہ یہ جج کی بے تعصبانہ تحقیقات ہے۔ اگر شہادت چھاپ چکا ہے تو اسکو بالتردید کیوں کہا جاتا ہے۔ ہزار دفعہ بار تردید ہو چکی ہے وہ خدائے غیور کی ایک وحی تھی جس کے بطلان کی کوشش بیٹا بیٹے کی زوجہ اور خود بیٹے کی ماں محض رنج کی وجہ سے کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کی وحی کی تکذیب و تخریب کرنے والے ہمیشہ چھوڑ دیتے جاتے ہیں۔ یہی سنت انبیا ہے۔ حضرت نوح کا بیٹا حضرت لوط کی بی بی اسی قسم کے نظائر ہیں۔ اس کو خلاف عدل کہنا کیسے نادان کا کام ہے اور پھر وہ بھی بغیر کسی شہادت کے بغیر انکشاف اصلیت کے۔ اور پھر اور کو کسا داد خلاف عدل آپکے اشتہار بے تمیزی میں ہے اسکے بھی پیش کیجیے

قومی اتفاق

مرزا صاحب نے قوم کی بدخواہی میں کوئی کمی نہیں کی۔ اول تو انھوں نے مروجہ جہاد تیغ سے انکار کیا۔ یہ دلچسپ فقرہ کسی ملکی نمک حرام کی قلم سے نکلتا تو اچھا تھا۔ یا کسی اسلام کے مرتد کی تحریر میں ہوتا۔ تو تعجب صدمہ نہ ہوتا۔ افسوس ایسے تعلیم یافتہ کی حالت اس درجہ رکیک و ردی ہوگئی ہے۔ کہ اسے عناد ذاتی کی وجہ سے کچھ امتیاز حق و باطل نہیں رہا۔ جہاد کا دوست سیف کا شیدائی۔ ہنوز اس غلامی پر اس زمانہ جرأت پر جہاد کا خواہشمند ہے۔ بفرض محال اگر آپکے دست حنائی میں اگر سیف دیدیجائے۔ تو آپ کیا کر دکھائیں گے۔ کتنے پاپڑ توڑیں گے کوئی جرأت کی مثال پیش کیجیے ہم کوشش کریں گے۔ کہ گورنمنٹ میں آپکی جرأت کے متعلق میموریل بھیجیں اور آپ کسی ہیجڑوں کی فوج کے سپہ سالار بنائے جائیں۔ یہ مسلمانوں کے لیڈر اور مصلح ہیں۔ اللہ کی شان مسلمانوں میں سے جہاد کے بیہودہ خلاف شرع محمدی خیال کو مٹتا دیکھکر مٹانے والے کو قومی بدخواہ فرماتے ہیں۔ کیا برا کیا۔ کہ اسلام کا دامن تمہارے خون آلود پنجوں سے چھڑا کر کروڑوں کے لئے سایۂ امن بنا دیا۔ جو ایسی خونریزی کو خلاف قانون الٰہی سمجھتے ہیں۔ اگر اسلام پر خاک ڈالنے والے مولوی تباہ ہو جائیں اور وہ کسب کی سب غرض ہو جائے۔ جو تعلیم و سعادت قرآنی کی مشکل ہے۔ باوجود نبوی اتباع کے تو اور کیا چاہیے چشم ما روشن دل ماشاد۔ ہم کو اللہ تعالیٰ سے دین کے مقابلہ میں وہ قوم کب عزیز ہے۔ جو اس درجہ بے تمیز ہے۔ اس سے زیادہ نیک نیتی کیا ہوگی۔ کہ مرزا صاحب سلمہ ربہ نے ساری قوم کی پروا دین اللہ کے مقابلہ میں نہیں کی۔ ذاتی غرض ملی منفعت کا خیال ہوتا تو وہ بھی تمہاری طرح پیسہ کا اصول پیش نظر رکھتے قوم سے نہ لگاڑتے اور تمہاری طرح قوم کا خون چوستے امام مہدی کو خونی وہ قرار دیتے ہیں جو جہاد کے پر فساد عقیدہ کو دل میں پلے ہوئے نکبت و فلاکت قومی میں دل کو اس کی آمد کے سہارے تسکین دے لیتے ہیں۔ کہ وہ گئی ہوئی سلطنت بخشیگا۔ جہاد نبوی کی تذلیل کسیطرح نہیں ہو سکتی چاہیے آئندہ جہاد ہو یا نہ ہو۔ جہاد نبوی حفاظت خود اختیاری کے لئے تھا۔ نہ طمع سلطنت کے لئے۔ جس کی تم آس لگائے بیٹھے ہو۔ یہودی بھی اصل مسیح سے سلطنت کے متمنی تھے۔ مگر آسمانی بادشاہت کا نام سنتے ہی آگ بگولہ ہوگئے۔ سلطنت جہانبانی اصولوں کی پیروی سے ملتی ہے۔ سعی و محنت سے ملتی ہے یا کسی تاریکی کے فرزند کی بدولت ملیگی تم سے اپنے بل جب کچھ نہیں ہو سکتا۔ تو پھر دوسرے کے سہارے عورتوں کیطرح آس لگائے بیٹھنے سے کیا ملیگا۔ انگریزوں جرمن روسیوں جاپانیوں کی طرح اخلاق سلطنت پیدا کرو محنت و سعی کرو عدل و انصاف کو روزانہ زندگی میں برتو۔ سلطنت بھی مل جائے گی۔ کیا محض مہدی روپوش سرداب سے نکلکر تم کو اس روزمرہ غلامی سے چھڑا سکتا ہے۔ ہرگز نہیں سے آو اگر نہیں مانتے چار پانچ سال کھیلا یلٹن کی قلعی کھولدیں گے۔ وہ مہدی امام ہمام علیہ السلام جس کا سر دار انبیاء نے وعدہ فرمایا تھا آگیا۔ اور آسمانی بادشاہت کا وارث ہے۔ وہ اسلام کے چہرہ کو زمانہ کے سامنے لا رہا ہے۔ اور ہر کہ و مہ فیض یاب ہوتا ہے چاہو تم مانو۔ چاہو نہ مانو۔ جیو رہیں کر چور کو جیل خانہ سے چھڑا لینا عدل ہے۔ ماشاء اللہ۔ سر سید اگر وہابی نہ تھے اور وہابی دھوکا دینے کے لئے بن گئے اور تقیہ آپ کی طرح گوارا کیا۔ تو نہایت برا نمونہ اخلاق کا دکھایا۔ سر سید نہ وہابی تھے اور نہ انھوں نے کبھی دھوکہ دیا۔ عیب ہر جگہ اور ہر وقت عیب ہی رہے ہونے سید کو کیوں اپنے ساتھ ذلیل کرتے ہو خدا سے ڈرو سچ کہا ہے۔ نادان دوست سے دانا دشمن بھلا۔ دوسرا امر مرزا صاحب کے خلاف یہ ہے۔ کہ ایڈیٹر نا عاقبت اندیش کے نزدیک مرزا صاحب کا مسلمانوں کی موت کی پیشگوئیاں کرنا اور کسی کی قلبی تکلیف کی پرواہ نہ کرنا سخت اخلاقی جرم اور قومی اتفاق کے خلاف ہے۔ یہ وہی بات ہے۔ کہ جس کا جواب الزامی دیا جائیگا۔ تو ایڈیٹر کو مالیخولیا کا اندیشہ ہے۔ کیا آنحضرت کا اپنی قوم کے لوگوں کو قتل کرنا اور سید مسیح عزیزوں سے

عزیزون کو کٹوانا تو روا تھا یہ ناروا ہے۔ کیا جنگ جمل اور حضرۃ علی کے وقت کی لڑائیان اور حضرت امام حسین کا کوفہ جا کر بیعت لینا اجماع … کے اصول سے قابل نکتہ چینی نہیں ہے۔ علیگڈھ کالج کی جدید تحریکات مذہبی کی بابت افسوس اجماعی اصول پر کوئی نکتہ چینی نہیں ہوئی۔ اے نادان ناسمجھ امورمن اللہ اور مرسل کبھی مداہنہ نہیں کرتے وہ اظہار حق میں کسی سے نہیں ڈرتے جناب سید الانبیاء رسول اللہ علیہ السلام کا فعل عین صواب اور ٹھیک مرضی الٰہی کے ماتحت تھا اور عمل وہی تھا۔ کیونکہ جو اطلت خود اختیاری اسی مین تھی۔ اسی طرح مسیح موعود علیہ السلام امر الٰہی مین کسی سے نہیں ڈر سکتا۔ مجسٹریٹ کے سامنے جس امر کا اقرار کیا تھا وہ ایک خاص شخص کیساتھ معاہدہ تھا۔ جیسا معاہدہ حضرت سرور عالم نے بھی صلحہ حدیبیہ کیا تھا۔ یہانتک کہ لفظ رسول اللہ اپنے نام کے آگے سے کاٹ دیا تھا۔ اور … مکہ سے بے حج مراجعت کی تھی۔ کیونکہ الٰہی مصلحت اُسی مین تھی۔ جس معاہدہ کا یہ ذکر ہے یعنی یہ کہ کسی کی موت کی پیشگوئی کرنا اور اس کا اعلان کرنا مجسٹریٹ کے ذریعے قبول کر لیا۔ اس کی اصلیت صرف اس قدر ہے کہ اللہ تعالیٰ کی حکمت بالغہ حجت ختم کرنا چاہتی تھی۔ چنانچہ اس واقعہ سے قبل ہی ایک عیسائی ایک آریہ ہندو ایک مسلمان کی موت یہ تین معین بطور حجت کے ہو چکی تھین۔ آیندہ نہ اس کی ضرورت تھی اور نہ کوئی پیشگوئی کرانی تھی پھر معاہدہ کرنے سے کیا حرج ہوا۔ اور اگر یہ خیال ہو کہ کوئی پیشگوئی ہی شائع نہ ہوگی۔ تو یہ بیہودہ خیال ہوگا۔ کیونکہ سینکڑون انذاری پیشگوئیان جب سے آجتک شائع ہو چکی ہین۔ پھر یہ معاہدہ کسی طرح اخلاق کا ضعف نہیں ظاہر کر سکتا۔ نہ کلمہ حق چھوڑنا اس کو کوئی کہہ سکتا ہے۔ ہر وہ شے جو تمہارے چھوٹے سے دماغ مین نہ آسکے۔ تو وہ کیون لغو خلاف اصلیت ہے؟ تم کو یہ عقدہ ابتک نہیں کھلا۔ کہ کس طرح تم اختلاط والدین سے اس عالم مین تشریف لائے۔ تو پھر نہ سمجھنے پر تم کو کبھی اپنی پیدائش پر لغویت اور خلاف اصل ہونے کا شبہ ہوا؟ کبھی نہین۔ اسی طرح ہر معاملہ کو غور سے سمجھو۔ سمجھنے پر جو لغو معلوم ہو اُسے لغو سمجھو۔ مسیح نے تن تنہا مصلوب ہونا حسین نے تین دن کی بھوک پیاس مین ہزارون زخمون سے شہید ہونا قبول کیا۔ اور کلمہ حق کو نہ چھوڑا۔ بے شک کوئی دوسرا امام و نبی بھی ایسا نہین کریگا۔ کلمہ حق کو چھوڑنا اور بات ہے۔ اس کی یہی مثالین درست ہین۔ مگر معاہدہ شخصی کسی مدت تک کسی تحریر کی روش کے متعلق وہ امر ہے۔ جس کی مثال ہمنے بتائی۔ مگر اے خوش دماغ مسئلہ تقیہ کی بابت جناب شاہ ولائت علی ابن ابی طالب اور امام حسین شہید کی بابت کیا خیال ہے۔ وہ کلمہ حق کا چھپانا ادنیٰ ادنیٰ انسان کے مقابلہ پر کس طرح آپ کی طبع آزادی پسند حق جو گوارا کرتی ہے؟

مانع ہے۔ اگر آپ جیسے خوش دماغ جج ہون۔ اور قوم کے مصلح ہون۔ تو ہدایت گونگی اور اندھی ہی ہے۔ مگر تو کار زمین را نکو ساختی کہ با آسمان نیز پرداختی۔ نبی کی اسی لئے ضرورت ہے۔ کہ اکثر لوگ کم عقل مکارون اور دجالون کے فتنون مین پھنسے ہوئے ہین

مرزا صاحب کے اسراف کی حقیقت تو جب کھلتی جب تم واقعات کو ایمانداری سے لکھتے۔ اور اس عرضی کو تحقیقات کی حد تک ایسا کہ صحیح ثابت کر دیتے۔ چلتے ہوئے فقرے ہر شخص جانتا ہے۔

لنگر کا چندہ محض نذرانہ حضرت مرزا صاحب کا ہے اونھین اختیار ہے۔ جس مد مین چاہین صرف کرین۔ تم کو کیا حق حاصل ہے۔ کہ تم خوردہ گیری کرو۔ تم کو ثابت کرنا چاہئیے کہ یہ رقوم بطور امانت مرزا صاحب کے پاس بھیجی جاتی ہین یا ادا ان مین خیانت ہوتی ہے۔ ورنہ منجملہ اور خرافات کے ایک یہ بھی ہے۔ اپنے اوقاف اور مصارف امام باڑہ جات پر نظر ڈالکر اور مجتہدون کی پاک کمائیون اور پاک مصارف پر نگاہ کر کے کچھ کہا جائے۔ تو خیر بہتر ہوگا

طعنہ بر خوبان بدین روئے سیاہ

مرزا صاحب کے متعلق یہ کہنا کہ بڑی جائداد خریدی کی ہے۔ اور اپنی حالت درست کرنے کی کوشش سب پیرون فقیرون۔ مولویون اور امام باڑون اور تعزیون کی چراغی پر خوش پوشی کرنے والون سے زیادہ کی ہے محض افترا پر افترا ہے۔ ہم کیا کہین بجز اس کے کہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ مرزا صاحب سلمہ ربہ کی جائداد اللہ تعالیٰ خود بڑھا رہا ہے۔ قادیان کا مالک مرزا صاحب کا خاندان ہے۔ شرط واجب العرض یہی ہے کہ جو شخص قصبہ مین لا وارث فوت ہو جائے۔ تو اس کی اراضی کے مالک مرزا صاحب ہین۔ اس طرح اللہ تعالیٰ روز بروز توسیع ملکیت کر رہا ہے۔ اس بارہ مین انسان کی امداد کی حاجت ہی نہین ہے۔ رہی مکانات کی توسیع جس پر عصر جدید نے اپنے بوسیدہ منطق ختم کر کے بہت فخر کیا ہے۔ اس کی حالت یہ ہے۔ کہ جس کے گھر پر بہت سے مہمان آئینگے وہ شریف میزبان ضرور ان کی خاطر داری کرے گا۔ چونکہ حضرت اقدس مرزا صاحب مدظلہ کے حضور مین صدہا مہمان آتے ہین۔ اس لئے آپنے مکانات کی توسیع کو بہت ضروری سمجھا۔ ہان وہ بخیل میزبان کیون اس کی قدر کریگا۔ اور کیون اُسے ضرورت ہوگی۔ جس کے پاس کوئی آتا ہی نہ ہو۔ جس قوم کے اخلاق مین اس قدر وسعت نہ ہو۔ کہ بارہ امامون سے زیادہ کی ضرورت حقہ کو محسوس کر سکے۔ چاہے دنیا کی عمر ہزارون سال ہی کی۔ بعد جناب رسول اللہ کیون نہ ہو۔ تو اس کے دل مین مہمانون کے لئے کہان جگہ۔ یہ منطق تو ہر مجتہد مالدار شیعہ پر صادق آسکتی ہے۔ کیونکہ بکثرت امام باڑہ جات مسکونہ مکانات کے ساتھ تھی ہین۔ اور مکانات کی توسیع کے موجب بنے ہین۔ اسی مشاہدہ نے بدظنی سکھائی ہے بمقتضائے تجربہ یہی تھا۔ اس لئے ہم بیچارہ کو زیادہ خفیف کرنا نہیں چاہتے

عاقلان را اشارہ کافی۔

مرزا صاحب کا خدا اگر کفیل نہ ہوتا۔ اور اگر وہ قوم کے دلون مین کشش مقناطیسی کا اثر نہ پیدا کرتا۔ تو دنیا کے فرزند مقدمہ بازیون ہی مین فیصلہ کر دیتے۔ آپنے اس مامور من اللہ پر کون سی مصیبت توڑنے کی کوشش نہین کی۔ اور کس وقت چین سے بیٹھنے دیا۔ تجارت اور مفت کے روپیے عیش تو البتہ مولوی کر رہے ہین۔ جن سے جناب کو سابقہ پڑتا ہے۔ اور چونکہ مشاہدہ نے ڈھکو سلے باز شعبدہ باز ہمیشہ دکھلائے ہین۔ اس لئے آپ کو کیون کر اس افترا پردازی نہ آئین کسی پاستبازی کی قدر ہو سکتی ہے۔ زائرین کربلا کے دل سے کوئی پوچھے کہ کس طرح جیب تمنا و جیب جامہ خالی لے کر لوٹتے ہین خدا اُس لوٹ سے جو لوٹ ہو۔ مالی و اخلاقی۔ مالی لوٹ کا یہ حال ہے۔ کہ کاغذ اور کھچیون کے سنگھانے کی بدولت قوم کے لاکھون کروڑون روپے نکلے جاتے ہین۔ اخلاقی لوٹ کا یہ حال ہے۔ کہ ہر شخص کے دل رکھنے کے لئے جھوٹ بولا وہ مخالفون کو زبان ہاتھ پاؤن غرض ہر طرح سے نقصان پہنچا دو۔ چاہے آبرو ہی کیون نہ جائے۔ مگر موقعہ پاکر گنہگار بنا دو۔ فاسق بنا دو۔ زانی بنا دو۔ ع

ہر عیب بگنہ بسکہ طاعت باشد … مذہب معلوم و اہل مذہب معلوم

مرزا صاحب کا گھر اگر ہزار یا دو ہزار روپیہ مین کسیقدر وسیع ہو جائے۔ تو ناگوار۔ لیکن مشہد مقدس مین چار چار انگل زمین لاکھون روپیہ کھا جائے۔ تو پسند۔ زندہ انسان بندگان خدا امن و عافیت پائین۔ تو ناروا۔ ہڈیون کے قافلے کے قافلے زمین مین گڑتے چلے جائین۔ اور لاکھون کے خرچ مین تو عزیز خاطر۔ چاہے مہینہ بھر کے بعد نکالکر پھینک دیئے جائین افسوس آپنے اپنی اس قدر علتین … دکھا کر ناحق اپنے آپ کو ہرچہ گیرد علتی علت شود کا مصداق بنالیا۔ علت غائی آپ کی اور اس تحریک کی زمانہ پر روشن ہو گئی جو معیار جناب کا ہے۔ اس پر تو سوائے بلا یزید کے فرزند کے اور کوئی پورا نہ اتریگا۔ سنا ہے تمہارا مناسب تر یہ ہے۔ کہ سرداب سر مین رہنے جائیے۔ اور امام اصل مہدی کو لاکر ہم سب کی قلعی کھولدیجئے۔ اس تحقیق مین سے کیا حاصل۔ بھنور ے کا پلا دیکھ کر ہم خود فیصلہ کر لینگے اصل قرآن شریف بھی مل جائے گا۔ بہتر تو یہی ہے کہ آپ رخصت لے کر سرداب جایئے اور وہان مہدی موعود کو لے آئیے۔ کیا زندہ کو زندہ مین لانا مشکل ہے جبکہ مردہ مسیح کو زندہ کرنا آسمان سے لانا آسان ہے۔

الغرض اس تمام تحریر سے یہ نتیجہ نکلا۔ کہ آپ سے اگر ممکن ہو۔ تو کبھی اللہ تعالےٰ کے چہرہ کو دنیا میں چمکنے نہ دیں کیونکہ نور حق سے تو کروڑوں کی حیلہ سازیاں اور افترا پردازیاں کھل رہی ہیں۔ اللہ تعالےٰ اپنے بندوں پر رحم فرماتا ہے اور ہادی بھیجتا ہے۔ اور وہ چاہتا ہے۔ کہ دنیا راہ راست پر آئے۔ لیکن مدعی کیوں اپنی کرنی سے باز آتے ہیں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھیں گے۔ جب تک قدرت ہے۔ مگر اے نادانو! "اللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون"

کم سے کم اس بحثابحثی میں یہ بات تو کھل گئی۔ کہ مامور من اللہ اور مرسل من اللہ کے ساتھ اس طرح دنیا عناد رکھتی ہے۔ اگلوں پر ہنستے ہیں۔ کہ کیسے نادان تھے۔ کہ راستی سے منہ موڑا۔ کیا عقل نہ تھی۔ لیکن ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔ کہ مفسد ہمیشہ مصلح بن کر قوم کو راستبازوں کی طرف جانے سے روکتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کے ہزاروں ہزار دن شکر۔ کہ اس نے امام معصوم کی صداقت اپنے لاکھوں نشانات آسمانی سے قائم کر دی۔ اور ثابت کر دیا کہ تاریکی کے فرزند اور ان کے چیلے چانٹے نجات سے بے نصیب اور اس راہ پاک سے کوسوں دور پڑے ہوئے ہیں۔ زمانہ سنت اللہ پر چل رہا ہے۔ اور سنت اللہ ہی ایک غیر قابل تغیر قانون ہے۔ سنت اللہ توڑنے والوں پر زمانہ تیار کھڑا رہتا ہے۔ یہی خدا کی لاٹھی ہے۔ پیسہ اخبار کی لگ چکی۔ عصر جدید بھی راہ طے کر رہا ہے۔ عنقریب اس منزل پر پہنچیگا۔ جہاں اس کے بھائی پیشوائی کریں گے

آخر میں یہ عاجز اس اظہار کے بغیر نہیں رہ سکتا کہ ؎

گر خدا خواہد کہ پردہ کس درد ٭ میلش اندر طعنہ پاکان کند

غلام مسیح موعود ذوالفقار علی خان۔ ۳۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء

براہین احمدیہ

براہین احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سب سے پہلی تصنیف اور اس سلسلہ کی صداقت کی سب سے پہلی گواہ ہے۔ اس میں مندرجہ پیشگوئیاں آج تک پوری ہو رہی ہیں۔ اور قیامت تک ہوتی رہیں گی۔ یہ کتاب ہر چہار جلد نہایت عمدہ خوشخط چھپ رہی ہے قیمت صرف اپنے تین روپے۔ عہ۔ درخواستیں بنام معراج الدین عمر پروپرائیٹر بدر۔ قادیان۔ ضلع گورداسپور آنی چاہئیں

درخواست دعا۔ میاں احمد الدین صاحب زرگر پنڈی چری ضلع ملتان واسطے کسی مہم درخواست کرتے ہیں احباب ان کے لئے دعا فرماویں

حرمت تصویر بازی

ذکر آیا۔ کہ ایک شخص نے حضور کی تصویر ڈاک کے کارڈ پر چھپوائی ہے۔ تاکہ لوگ ان کارڈوں کو خرید کر خطوط میں استعمال کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا۔ میرے نزدیک یہ درست نہیں بدعات پھیلانے کا یہ پہلا قدم ہے۔ ہم نے جو تصویر فوٹو لینے کی اجازت دی تھی۔ وہ اس واسطے تھی۔ کہ یورپ امریکہ کے لوگ جو ہم سے بہت دور ہیں۔ اور فوٹو سے قیافہ شناسی کا علم رکھتے ہیں۔ اور اس سے فائدہ حاصل کرتے ہیں۔ ان کے لئے ایک روحانی فائدہ کا موجب ہو کیونکہ جیسا تصویر کی حرمت ہے۔ اس قسم کی حرمت عموم نہیں رکھتی۔ بلکہ بعض اوقات مجتہد اگر دیکھے کہ کوئی فائدہ ہے۔ اور نقصان نہیں۔ تو وہ حسب ضرورۃ اس کو استعمال کر سکتا ہے۔ خاص اس یورپ کی ضرورۃ کے واسطے فوٹو کی اجازت دی گئی چنانچہ بعض خطوط یورپ امریکہ سے آئے۔ جن میں لکھا تھا۔ کہ تصویر کے دیکھنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ بالکل وہی مسیح ہے۔ ایسا ہی امراض کی تشخیص کے واسطے بعض وقت تصویر سے بہت مدد مل سکتی ہے۔ شریعت میں ہر ایک امر جو ما ینفع الناس کے نیچے آئے۔ اس کو دیسا پار رکھا جاتا ہے۔ لیکن یہ جو کارڈوں پر تصویریں بنتی ہیں۔ ان کو خریدنا نہیں چاہیے۔ بت پرستی کی جڑ تصویر ہے۔ جب انسان کسی کا معتقد ہوتا ہے۔ تو کچھ نہ کچھ تعظیم تصویر کی بھی کرتا ہے۔ ایسی باتوں سے بچنا چاہیئے اور ان سے دور رہنا چاہیئے۔ ایسا نہ ہو۔ کہ ہماری جماعۃ پر سر نکالتے ہی آفت پڑ جائے۔ میں نے اس ممانعت کو کتاب میں درج کر دیا ہے۔ جو زیر طبع ہے۔ جو لوگ جماعت کے اندر ایسا کام کرتے ہیں۔ ان پر ہم سخت ناراض ہیں۔ ان پر خدا ناراض ہے۔ ہاں اگر کسی طریق سے کسی انسان کے روح کو فائدہ ہو۔ تو وہ طریق مستثنیٰ ہے

(ایک کارڈ تصویر والا دکھایا گیا) دیکھ کر فرمایا۔ یہ بالکل ناجائز ہے۔ ایک شخص نے اس قسم کے کارڈوں کا ایک بنڈل لاکر دکھایا۔ کہ میں نے یہ تاجرانہ طور پر فروخت کے واسطے خریدے تھے۔ اب کیا کروں فرمایا ان کو جلا دو اور تلف کر دو اس میں اہانت دین اور اہانت شرع ہے نہ ان کو گھر میں رکھو۔ اس سے کچھ فائدہ نہیں بلکہ اس سے اخیر میں بت پرستی پیدا ہوتی ہے ایسی تصویر کی جگہ پر اگر تبلیغ کا کوئی فقرہ ہوتا تو خوب ہوتا۔ حکم ۱۷ اکتوبر ۱۹۰۵ء

ضروری اطلاع

رسالہ نور الدین جس میں فاضل مصنف نے بعد نظر ثانی کسی قدر اضافہ کیا ہے۔ خوش خط۔ عمدہ کاغذ پر چھپ کر تیار ہے۔ قیمت علاوہ محصولڈاک ۸ؔ ہے

درخواستیں اس پتہ پر ہوں

سیٹھ عبد الواحد ہدایت اللہ مرچنٹ و کمیشن ایجنٹ کٹڑہ جیمل سنگھ۔ امرتسر

خط و کتابت

ہر ایک خریدار کو جب اخبار روانہ کیا جاتا ہے تو اس کے پتہ کے چٹ پر نام سے پہلے نمبر خریداری بھی دیا جاتا ہے۔ سب خریداران کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ خط و کتابت کے وقت خط کے اندر اپنے نام کیساتھ نمبر خریداری ضرور دیا کریں اور اپنا نام اور پتہ صاف اور خوشخط لکھا کریں بعض لوگوں کی عادت ہے۔ کہ خط کا مضمون بہت خوشخط لکھتے ہیں مگر اپنا نام اور پتہ ایسا شکستہ خط میں جلدی سے لکھ ڈالتے ہیں کہ یہاں کسی سے نہیں پڑھا جاتا اور اس واسطے ایسے خط بغیر جواب لکھنے کے افسوس کیساتھ فائل کر دئے جاتے ہیں۔

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	ماعہ	صہ	صصہ	صمہ	ہے
نصف صفحہ	صہ	صہ	ہعہ	ملے	صہ
پورا کالم	سہ	عسہ	مہ	صہ	ہے
نصف کالم	عسہ	عسہ	معہ	للعہ	۶
ربع کالم	ہعہ	مے	صہ	ہے	[illegible]

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲ لیکن عہ روپیہ سے کم اجرت کا اشتہار نہیں لیا جائیگا ضمیمہ بحساب فی سینکڑہ اخبار کیساتھ تقسیم کیا جائیگا ضمیمہ بھجوانے کیلئے نمونہ ارسال کر کے بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کر لیں ایڈیٹر کو اختیار ہے کہ کسی اشتہار کے لینے سے انکار کر دے اجرت اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہیئے مستقل اشتہار دینے والوں کو اخبار مفت بھیجا جائیگا بشرطیکہ انکے اشتہار کی اجرت سالانہ صہ روپیہ سے کم نہ ہو جن کے اشتہار کی اجرت عہ روپیہ سالانہ ہوگی انکو اخبار مفت لیکن محصولڈاک انہیں دینا پڑیگا۔

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر بدر کے لیے چھاپا گیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

دنیا مین ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نکیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا



چہ گویم با تو گر آئی۔ چہا در قادیان بینی	بذر رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۹۸	دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی
سلسلۃ الجدید جلد ۱	جمعۃ المبارک	سلسلۃ القدیم جلد ۷
ای جہان منتظر خوش باش کامد دلستان	اڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ	آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

قیمت سالانہ پیشگی

والیان ریاست	للعہ
معاونین (بر ضائے خود)	عسہ
	صہ
	سے
عام قیمت	عہ

اس سے زائد امداد کے طور پر جو کچھ احباب عطا فرماوین وہ بخوشی قبول کیا جاویگا۔ سردست خریداری بہت کم ہے اور خرچ آمد سے دگنا ہے اس واسطے امداد کی بہت ضرورت ہے

ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پر وپرائٹر بدر قادیان اور خط و کتابت بنام منیجر بدر ہونی چاہیئے

ہمارا دین

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہمنے
کوئی مذہب نہین ایسا کہ نشان دکھلائے
ہمنے اسلام کو خود تجربہ کرکے دیکھا
اور دینوں کو جو دیکھا تو کہین نور نہ تھا
تھک گئے ہم تو انھین باتون کو کہتے کہتے
آؤ۔ لوگو کہ یہین نور خدا پاؤ گے
مصطفےٰ پر ترا بیحد ہو سلام اور رحمت
ربط ہے جان محمدؐ سے مری جان کو مدام
اُس سے بہتر نظر آیا نہ کوئی عالم مین
سو ردو فرمیٹے انکھ مین اغیار کے ہم
گالیاں سن کے دعا دیتا ہون ان لوگون کو
تیرے منہ ہی کی قسم میرے پیارے احمدؐ
تیری الفت سے ہے معمور مرا ہر ذرہ
نقش ہستی تری الفت سے مٹایا ہمنے
تیرا میخانہ جو اک مرجع عالم دیکھا
شان حق تیرے شمائل مین نظر آتی ہے
ہمنے تیرے دامن سے ہی اے نور خدا ملتی ہے نجات

کوئی دین دین محمدؐ سا نہ پایا ہم نے
یہ ثمر باغ محمدؐ سے ہی کھایا ہم نے
نور ہی نور اٹھو دیکھو سنایا ہم نے
کوئی دکھلائے اگر حق کو چھپایا ہم نے
ہر طرف حجتون کا تیر چلایا ہم نے
لو تمہین طور تسلی کا بتایا ہم نے
اُس سے یہ نور لیا بار خدایا ہم نے
دل کو وہ جام لبالب ہے پلایا ہم نے
لاجرم غیرون سے دل اپنا چھڑایا ہمنے
جب سے عشق اس کا تہ دل مین بٹھایا ہمنے
زخم سے جوش نہین اور عبث گھبرایا ہمنے
تیری خاطر سے یہ سب بار اٹھایا ہمنے
اپنے سینہ مین یہ اک شہر بسایا ہمنے
اپنا ہر ذرہ تری رہ مین اڑایا ہمنے
خم کا خم منہ سے بصد حرص لگایا ہم نے
تیرے پانے سے ہی اس ذات کو پایا ہمنے
لاجرم در پہ تیرے سر کو جھکایا ہم نے

آدمی زاد تو کیا چیز فرشتے بھی تمام
مدح مین تیری وہ گاتے ہین جو گایا ہم نے
قوم کے ظلم سے تنگ آکے مرے پیارے آج
شور محشر ترے کوچہ مین مچایا ہم نے

ہم ہوئے خیر امم تجھ سے ہی اے خیر رسلؐ
تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے

وہ الفاظ جنمین حضرت اقدس بیعت کرتے ہین

ہاتھ مین ہاتھ دے کر آپ فرماتے جاتے ہین اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ۔ ۲۔ اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ۔ ۳۔ اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ

آج مین احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہون جنمین مین گرفتار تھا اور مین سچے دل سے اقرار کرتا ہون کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ۔ ۲۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ۔ ۳۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہون۔ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہین۔ آمین

پھر اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اسکے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کی تازہ وحی

۲۷- ستمبر ۱۹۰۵ء - ۱- تأتیک نصرتی۔
ترجمہ - میری مدد تیرے پاس آئے گی۔
۲- یأتیک من کل فج عمیق
ترجمہ - ہر ایک دور کے راہ سے تیرے پاس لائیں گے۔
۲۸- ستمبر ۱۹۰۵ء - حسنت مستقراً ومقاماً
ترجمہ - خوب ہوا از روئے جگہ قرار پکڑنے کے اور از روئے جگہ ٹھہرنے کے۔

۵- اکتوبر ۱۹۰۵ء - ربا گو سفندان عالی جناب۔
۷- اکتوبر ۱۹۰۵ء - بوقت صبح پیش از نماز فجر - رؤیا دیکھا کہ میں گورداسپور سے آیا ہوں۔ اور ایک مضبوط گوشت گھوڑے پر سوار ہوں جو گلے رنگ کا ہے۔ گھوڑے پر ہی نماز پڑھی ہے۔ اور سجدہ بھی کیا ہے۔ مجھے خیال آیا کہ ... گورداسپور گیا تھا تو میرا ... بھائی بیمار تھا۔ اور ان کے بچنے کی امید نہ تھی۔ معلوم نہیں۔ اس کا اب کیا حال ہے۔ گھر کے پاس کوچہ میں پیران بخش حجام تھا۔ وہ بڑی خوش خوش باتیں کرتا ہے۔ جس سے میں نے سمجھا کہ اب بھائی صاحب تندرست ہوں گے؟

۷- اکتوبر ۱۹۰۵ء - قبل از نماز فجر - رؤیا - دیکھا کہ ایک عورت قریباً تیس سال عمر فوت ہو گئی۔ (اسی روز ایک خادمہ تابی نام کی پوتی عمر تیس سال میں فوت ہوئی۔ بچہ جننے کے بعد بیمار تھی)۔

۱۰- اکتوبر ۱۹۰۵ء - رؤیا - دیکھا کہ میں کسی جگہ ہوں اور استنجا کے واسطے ایک جگہ سے ڈھیلا لیا ہے۔ تو دیکھا کہ وہاں بہت سے آدمی جیسے مزدور لنگوٹی پوش ہوتے ہیں بیٹھے ہیں۔ جن سے کراہیت ہوئی۔ پھر میں نے شادیخان کو بلانا چاہا۔ اور خیال آیا کہ اتنے آدمیوں میں سے اُسے کس طرح شناخت کروں۔ مگر میں نے آواز دی۔ تو شادیخان فوراً کھڑا ہو گیا۔ اس کے ساتھ الہام ہوا۔
اذ کففت عن بنی اسرائیل
ترجمہ - جب میں نے بنی اسرائیل کو دشمنوں کے شر سے بچا لیا۔

۴- ستمبر ۱۹۰۵ء یا اس کے قریب کا الہام۔ تؤثرون الحیوۃ الدنیا۔ ترجمہ - دنیا کی زندگی کو تم اختیار کرتے ہو
۱۱- اکتوبر ۱۹۰۵ء - رؤیا - دیکھا کہ قدرت اللہ کی بیوی رسولوں کی ایک ڈھیری میرے پیش کرتی ہے اس میں ایک لکڑی بھی ہے
الہام - ارید الخیر
ترجمہ - میں خیر کا ارادہ کرتا ہوں

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم

انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہم اجرنا فی مصیبتنا۔ اللہم لا تفتنا بعدہ واخلف لنا خیراً منہ واغفر لنا ولہ۔

حضرت مولوی صاحب کا سرطان (کاربنکل) ... کے عوارض سے بکلی شفا پا کر پھر ذات الجنب کی بیماری سے آج ۱۱ اکتوبر ۱۹۰۵ء بروز بدھ ... قریب ۳ بجے اس جہان فانی سے رخصت ہوئے اور ابتدا بیماری سے ۱۵ دن تک زندہ رہے۔ اللہم اغفر لہ وارحمہ وعافہ واعف عنہ واکرم منزلہ ووسع مدخلہ۔ آن مخدوم کے ایام علالت میں بلکہ اس سے بھی چند روز پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات جو وقتاً فوقتاً اخبار میں شائع ہوتے رہے اس دن کی پہلے سے خبر دیتے تھے جیسا کہ الہام قرنع علیہ ومن عیسیٰ اور اس کے ساتھی قرنع میں پڑ گئے (بدر مورخہ ۱۷ اگست ۱۹۰۵ء) اور الہام سینتالیس سال کی عمر۔ انا للہ وانا الیہ راجعون (بدر مورخہ ستمبر ۱۹۰۵ء) اور الہام کفن میں لپیٹا گیا (بدر مورخہ ستمبر ۱۹۰۵ء) اور الہام۔ ان المنایا لا تطیش سہامہا۔ تحقیق موتوں کے تیر نہیں ٹالے جا سکتے (بدر مورخہ ستمبر ۱۹۰۵ء) الہام۔ اذا جاء نا نواہج وسہم من السماء۔ جب آسمان سے ... زہر آئی (بدر مورخہ ستمبر ۱۹۰۵ء) اور الہام۔ تؤثرون الحیوۃ الدنیا۔ یہ تمام الہامات صریح طور پر موت کی خبر دیتے تھے اور دعا کا بیان شد ... کہ پھر بھی خدا نے دکھا دیا کہ کاربنکل سے بالکل شفا ہو گئی اور تمام زخم اچھے ہو گئے مگر چونکہ الہامات مذکورہ بالا کے رو سے تقدیر مبرم موت تھی اس لئے ایک اور بیماری لاحق ہو گئی۔ یعنی ذات الجنب اور اس نے تیسرے ۱۰۲ درجہ کا بخار ایک رات اور قریباً ایک دن رہ کر ظہر و عصر کے درمیان قریباً اڑھائی بجے اس جہان فانی سے رحلت فرما گئے۔ یہ عجیب قدرت حق ہے کہ ایک طرف خدا تعالیٰ نے ... نشان دعا کے کاربنکل کو اچھا کر دیا دوسری طرف جیسا کہ الہامات میں فرمایا تھا موت بھی آ گئی۔ اور چونکہ انسان دوستوں کی زندگی اور ان کے واسطے خیر کا حریص ہوتا ہے۔ اس عاجز اور بعض دوستوں نے ایڈیٹر الحکم نے بعض رؤیا اور الہامات کو اپنے اجتہاد سے مبشر سمجھ کر اور موت کے الہامات کو نظر انداز کر کے اور درمیان میں کئی روز مولوی صاحب کی طبیعت کو اچھا پا کر اور اصل کاربنکل کو شفا پاتے دیکھ کر یہی سمجھا بلکہ لکھا کہ اب مولوی صاحب خطرہ سے نکل گئے۔ مگر خدا کو یہی منظور تھا کہ یہ معزز دوست ہم سے جدا ہوا اور اس کی جدائی سے ہم غمناک ہیں۔ ... ہم صبر کرتے ہیں اور جیسا کہ آنحضرت صلعم کے زمانہ میں بعض معزز صحابہ کی وفات اور شہادت کا صدمہ ہوتا تھا ایسا صدمہ ہم نے بھی دیکھا اور مولوی صاحب ممدوح کا بڑی استقامت اور رضا بالقضاء سے خاتمہ ہوا آخیر وقت تک خدا تعالیٰ کو درد ناک دل سے کیسا اچھا یاد کرتے رہے اور مرحوم کا جنازہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے معہ جماعت جن کی تعداد قریباً دو سو ہو گی۔ میدان میں پڑھایا اور تمام جماعت آپ کے غم میں چشم پُرآب تھی۔ اور عین جنازہ پڑھنے کے وقت ایک طرف جماعت کے لوگ چشم پُرآب تھے اور دوسری طرف آسمان سے مینہ کے قطرات اس طرح گرتے تھے جیسا کہ رونا ہے۔ اور جنازہ پڑھنے کے بعد وہ فوراً بند ہو گئے۔ ان قطروں کا گرنا مینہ (رونے) کی شکل پر تھا جس سے ثابت ہوا کہ آسمان بھی انکی موت پر رویا۔

حضرت مکرم مولوی نورالدین صاحب نے مرحوم کی پیشانی پر بوسہ دیا اور چشم پُرآب ہوئے اور جیسا کہ آنحضرت نبی کریم نے اپنے بیٹے ابراہیم کی وفات پر فرمایا تھا ہم بھی کہتے ہیں۔ ان العین تدمع والقلب یحزن۔ ولا نقول الا ما یرضی ربنا وانا بفراقک یا عبدالکریم لمحزونون۔ قضائے آسمانی تو مبرم تھی جیسا کہ خدا تعالیٰ نے پہلے سے ظاہر کر دیا تھا۔ واقع ہو گئی مگر مرحوم کی ایام علالت میں جو ہمدردی غمگساری اور خدمت حضرت مسیح نے اپنے ایک خادم کیواسطے دکھائی وہ قیامت تک اسوہ حسنہ کی ایک مثال قائم رہیگی۔

تازہ وحی

۱۱- اکتوبر ۱۹۰۵ء - قبل وفات مولوی صاحب - یایھا الناس اعبدوا ربکم الذی خلقکم - ۱۲- اکتوبر ۱۹۰۵ء - انی معک ... من اللہ ما ھانک۔
فرمایا پہلے الہام کے یہ معنے معلوم ہوتے ہیں کہ مولوی عبدالکریم صاحب کی موت پر حد سے زیادہ غم کرنا ایک قسم کی مخلوق کی عبادت ہے کیونکہ جس سے حد سے زیادہ محبت کیجاتی ہے یا حد سے زیادہ اسکی جدائی کا غم کیا جاتا ہے وہ معبود کے حکم میں ہو جاتا ہے۔ خدا ایک کو بلا لیتا ہے دوسرا اسکا قائم مقام کر دیتا ہے۔ وہ قادر اور بے نیاز ہے۔ پہلے اس سے ایک یہ بھی الہام ہوا تھا ...

ڈائری — صدیق

فرمایا مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ محض اللہ تعالیٰ کی رضا کو مقدم کر لیں۔ اگر اسے خوش کریں تو سب کچھ ملسکتا ہے۔ مگر ان کی یہی تو بد قسمتی ہے کہ وہ اس کو ناراض کر رہے ہیں۔ مجھے بہت ہی افسوس ہوتا ہے جب میں دیکھتا ہوں۔ کہ مسلمانوں کو خدا نے ایک سچا دین اسلام عطا کیا تھا۔ مگر انہوں نے اس کی قدر نہیں کی۔ خدا جانے یہ بے پروائی کیا نتیجہ پیدا کرے۔ دین کی کچھ بھی پروا اور غیرت نہیں باہم اگر جنگ و جدل ہے۔ تو اس میں بھی ریا یا عجب مقصود ہے۔ نہ کہ اللہ تعالیٰ کا جلال اور عظمت لیکن جو شخص ہر امر میں اللہ تعالیٰ کو مقدم کرے۔ اور اس کے دین کی حمیت اور غیرت میں ایسا محو ہو کہ ہر کام میں اللہ تعالیٰ کی عظمت اور جلال کا ظاہر کرنا اس کا مقصود خاطر ہو۔ ایسا شخص اللہ تعالیٰ کے دفتر میں صدیق کہلاتا ہے۔

غریب جماعت

ہم جس طریق پر اسلام کو پیش کر سکتے ہیں دوسرا نہیں کر سکتا۔ ہم نے یہ دیکھا ہے یہ ہیں کہ ہماری جماعت کا بہت بڑا حصہ غربا کا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ باوجودیکہ یہ غربا کی جماعت ہے۔ تاہم میں دیکھتا ہوں کہ ان میں صدق ہے اور ہمدردی ہے اور وہ اسلام کی ضروریات سمجھکر حتی المقدور اس کے لئے خرچ کرنے سے فرق نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ ہی کا فضل ساتھ ہو تو کام بنتا ہے اور ہم

اس کے فضل کے امیدوار ہیں

طوفان

جس طرح پر ایک طوفان قریب آتا ہو۔ تو انسان کو فکر ہوتا ہے۔ کہ یہ طوفان تباہ کر دیگا۔ اسی طرح پر اسلام پر طوفان آرہے ہیں مخالف ہر وقت ان کوششوں میں لگے ہوئے ہیں۔ کہ اسلام تباہ ہو جاوے لیکن میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ اسلام کو ان تمام حملوں سے بچائے گا۔ اور وہ اس طوفان میں بھی اس کا بیڑا سلامتی سے کنارہ پر پہنچا دیگا۔ انبیاء علیہم السلام کے حالات پر نظر کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جب ان کو مشکلات نظر آتی ہیں۔ تو بجز اس کے اور کوئی صورت نہ ہوتی تھی۔ کہ وہ راتوں کو اٹھ اٹھ کر دعائیں کرتے تھے۔ قوم تو صم بکم ہوتی ہے وہ ان کی باتیں سنتی نہیں۔ بلکہ تنگ کرتی اور دکھ دیتی ہے اس وقت راتوں کی دعائیں ہی کام کیا کرتی تھیں۔ اب بھی یہی صورت ہے۔ باوجودیکہ اسلام ضعف کی حالت میں ہے۔ اور ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ اس کی بحالی کے لئے پوری کوشش کی جاوے۔ لیکن میں دیکھتا ہوں کہ ہم سے جب اس کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ ہر طرح سے ہماری مخالفت کے لئے سعی کی جاتی ہے۔ یہ میری مخالفت نہیں خدا تعالیٰ سے جنگ ہے۔ میں تو یہاں تک یقین رکھتا ہوں۔ کہ اگر میری طرف سے کوئی کتاب اسلام پر جاپان میں شائع ہو۔ تو یہ لوگ میری مخالفت کے لئے جاپان بھی جا پہنچیں۔ لیکن ہوتا وہی ہے۔ جو خدا چاہتا ہے

پاک نفس

وہ شخص بڑا ہی مبارک اور خوش قسمت ہے، جس کا دل پاک ہو۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کی عظمت اور جلال کے اظہار کا خواہاں ہو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کو دوسروں پر مقدم کر لیتا ہے۔ جو لوگ میری مخالفت کرتے ہیں۔ ان کا اور ہمارا فیصلہ اللہ تعالیٰ ہی کے سامنے ہے وہ ہمارے اور ان کے دلوں کو خوب جانتا ہے۔ اور دیکھتا ہے کہ کس کا دل دنیا کے نمود اور نمائش کے لئے ہے۔ اور کون ہے جو خدا تعالیٰ ہی کے لئے اپنے دل میں سوز و گداز رکھتا ہے۔ یہ خوب یاد رکھو۔ کہ کبھی روحانیت صعود نہیں کرتی جب تک دل پاک نہ ہو۔ جب دل میں پاکیزگی اور طہارت پیدا ہوتی ہے۔ تو اس میں ترقی کے لئے ایک خاص طاقت اور قوۃ پیدا ہو جاتی ہے۔ پھر اس کے لئے ہر قسم کے سامان مہیا ہو جاتے ہیں۔ اور وہ ترقی کرتا ہے۔ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھو۔ کہ بالکل اکیلے تھے۔ اور اس بیکسی کی حالت میں دعوے کرتے ہیں۔ یا ایہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا۔ کون اس وقت خیال کر سکتا تھا۔ کہ یہ دعویٰ ایسے بے یار و مددگار شخص کا بار آور ہوگا۔ پھر ساتھ ہی اس قدر مشکلات آپ کو پیش آئے۔ کہ ہمیں تو ان کا ہزارواں حصہ بھی نہیں آئے۔

مصائب

وہ زمانہ تو ایسا زمانہ تھا۔ کہ سکھا شاہی سے بھی بدتر تھا۔ اب تو گورنمنٹ کی طرف سے پورا امن اور آزادی ہے۔ اس وقت ایک چالاک آدمی ہر قسم کی منصوبہ بازی سے جو کچھ بھی چاہتا۔ دکھ پہنچاتا۔ مگر مکہ جیسی جگہ میں اور عربوں جیسی وحشیانہ زندگی رکھنے والی قوم میں آپؐ نے وہ ترقی کی جس کی نظیر دنیا کی تاریخ پیش نہیں کر سکتی

اس سے بڑھ کر کیا ہو سکتا ہے۔ کہ خود ان کی مذہبی تعلیم اور عقاید کے خلاف انھیں سنایا۔ کہ یہ لات اور عزیٰ جن کو تم اپنا معبود قرار دیتے ہو۔ یہ سب پلید اور حطب جہنم ہیں۔ اس سے بڑھ کر اور کون سی بات عربوں کی ضدی قوم کو جوش دلانے والی ہو سکتی ہے۔ لیکن انہیں عربوں میں ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نشوونما پایا۔ اور ترقی کی۔ انھیں میں سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جیسے بھی نکل آئے۔ اس سے ہمیں امید ہوتی ہے۔ کہ انھیں مخالفوں سے وہ لوگ بھی نکلیں گے جو خدا تعالیٰ کی مرضی کو پورا کرنے والے اور پاک دل ہوں گے۔ اور یہ جماعت جو اس وقت تک طیار ہو رہی ہے۔ آخر انھیں میں سے آئی ہے۔

دلّی پر امید

کئی دفعہ میر صاحب (میر ناصر نواب صاحب مراد ہیں۔ ایڈیٹر) نے ذکر کیا کہ دلّی سے کوئی امید نہیں رکھنی چاہیئے۔ مگر میرے دل میں یہی آتا ہے۔ کہ یہ بات درست نہیں۔ دلّی میں بھی بعض پاک دل ضرور چھپے ہوئے ہوں گے۔ جو آخر اس طرف آئیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے جو ہمارا تعلق دلّی سے کیا ہے۔ یہ بھی خالی از حکمت نہیں۔ اللہ تعالیٰ سے ہم کبھی ناامید نہیں ہو سکتے۔ آخر خود میر صاحب بھی دلّی ہی کے ہیں غرض یہ کوئی ناامید کرنے والی بات نہیں ہے۔ آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک اور کامل نمونہ ہمارے سامنے ہے۔ کہ مکہ والوں نے کیسی مخالفت کی۔ اور پھر اسی مکہ میں سے وہ لوگ نکلے۔ جو دنیا کی اصلاح کرنے والے ٹھیرے۔ کیا یہ سچ نہیں ہے۔ کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ انہی میں سے تھے۔ وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ جن کی بابت آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ ابوبکر کی قدر و منزلت اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس بات سے ہے جو اس کے دل میں ہے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ انہی مکہ والوں میں سے تھے۔ حضرت عمرؓ بڑے بھاری مخالف تھے۔ یہاں تک کہ ایک مرتبہ مشورہ قتل میں بھی شریک اور قتل کے لئے مقرر ہوئے۔ لیکن آخر خدا تعالیٰ نے ان کو وہ جوش اظہار اسلام کا دیا کہ غیر قومیں بھی ان کی تعریف کرتی ہیں۔ اور ان کا نام عزت سے لیتے ہیں

ہم کو وہ مشکلات پیش نہیں آئے۔ جو آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش آئے۔ باوجود اس کے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فوت نہ ہوئے جب تک پورے کامیاب نہیں ہو گئے اور آپ نے اذا جاء نصر اللہ والفتح ورایت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا کا نظارہ دیکھ نہیں لیا۔

ہماری کامیابی

آج ہمارے مخالف بھی ہر طرح کی کوشش ہمارے نابود کرنے کی کرتے ہیں۔ مگر خدا کا شکر ہے کہ وہ اس میں کامیاب نہیں ہو سکے اور انھوں نے دیکھ لیا ہے۔ کہ جسقدر مخالفت اس سلسلہ کی انہوں نے کی ہے۔ اسی قدر ناکامی اور نامرادی ان کے شامل حال رہی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ کو بڑھایا ہے۔ یہ تو خیال کرتے اور رائے لگاتے ہیں۔ کہ یہ شخص مر جاویگا۔ اور جماعت متفرق ہو جاویگی۔ یہ فرقہ بھی دوسرے فرقہ برہمو وغیرہ کی طرح ہے۔ کہ جن میں کوئی کشش نہیں ہے۔ اس لئے اس کے ساتھ اس کا خاتمہ ہو جاویگا۔ مگر وہ نہیں جانتے۔ کہ خدا تعالیٰ نے خود ارادہ فرمایا ہے۔ کہ اس سلسلہ کو قائم کرے اور اسے ترقی دے کیا آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے فرقے نہ تھے۔ اس وقت ان کے مخالف بھی یہی سمجھتے ہوں گے کہ بس اب ان کا خاتمہ ہے۔ لیکن خدا نے ان کو کیسا نشوونما دیا اور پھیلایا ان کو سوچنا چاہیئے۔ کہ اگر کوئی فرقہ تھوڑی سی ترقی کر کے رک جاتا ہے۔ تو ایسے فرقوں کی نظیر موجود نہیں۔ جو عالم پر محیط ہو جاتے ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کے ارادوں پر نظر کر کے حکم کرنا چاہیئے۔ جو لوگ رہ گئے۔ اور ان کی ترقی رک گئی۔ ان کی نسبت ہم یہی کہیں گے۔ کہ وہ اس کی نظر میں مقبول نہ تھے۔ وہ اس کی نہیں۔ بلکہ وہ اپنی پرستش چاہتے تھے۔ مگر میں ایسے لوگوں کو نظیر میں پیش کرتا ہوں۔ جو اپنے وجود سے جل جاویں۔ اور اللہ تعالیٰ ہی کی عظمت اور جلال کے خواہش مند ہوں۔ اس کی راہ میں ہر دکھ اور موت کے اختیار کرنے کو آمادہ ہوں۔ پھر کیا کوئی کہہ سکتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ انھیں تباہ کر دے؟ کون ہے۔ جو اپنے گھر کو خود تباہ کر دے؟ ان کا سلسلہ خدا کا سلسلہ ہوتا ہے اس لئے وہ خود اسے ترقی دیتا ہے۔ اور اس کے نشوونما کا باعث ٹھیرتا ہے

ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر دنیا میں ہو گئے ہیں کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ ان میں سے کون تباہ ہوا ایک بھی نہیں اور پھر آنحضرۃ صلعم کو مجموعی طور پر دیکھ لو کیونکہ آپ جامع کمالات تھے ساری قوم آپ کی دشمن ہو گئی اور اس نے قتل کے منصوبے کئے مگر آپ کی اللہ تعالیٰ نے وہ تائید کی جس کی نظیر دنیا میں نہیں ملتی۔

قصیدۂ عربی بے نقط

مصنفہ مولوی غلام رسول صاحب ساکن راجیکے +

مولوی غلام رسول صاحب موصوف کے سامنے کسی شخص نے فیضی کھیبی کا ایک قصیدہ پیش کیا تھا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مخالفت میں لکھا گیا تھا۔ مولوی صاحب موصوف نے فرمایا کہ ایسے قصیدے تو یہ عاجز حضرت مسیح کا ادنیٰ خادم اور غلام بھی لکھ سکتا ہے چنانچہ اسیوقت اُس قصیدہ سے دُگنا قصیدہ یعنی استی شعر کا لکھدیا جو ذیل میں درج کیا جاتا ہے

لك اللهم حمد كل حمد
اے اللہ تمام حمد تیرے لیے ہی ہے

وعدّ الحمد كالأمر المحال
اور شمار کرنا حمد کا امر محال کیطرح ہے

وَاللّٰهم صلّ على محمد
اے اللہ صلوٰۃ بھیج حضرت محمدؐ پر

وآل محمد أهل الكمال
اور آپ کی آل پر جو کامل اور مکمل ہے

وسلّم دائما ما دام دهر
اور سلام بھیج ان پر جبتک کہ زمانہ ہے

مع الرسل الكرام وكل هال
مع تمام رسولوں کے جو بزرگ ہیں

وارأم مسلك الصلحاء هودا
میں ایسے صالحین کے طریق کو اپنی ہدایت کے لیے

ولمد الهدى محوى المعال
توبہ اور خشوع سے محبت کے ساتھ اختیار کرتا ہوں

والإسلام صراط الله أصلا
اور وہ طریق اسلام ہے جو دراصل الٰہی طریق ہے

ومسلك أهله أهل الرحال
اور وہی طریق اہل اللہ کا ہے

سوى الإسلام أطوار المهالك
اسلام کے سوا اور سب طریقے ہلاکت کی ہیں

مسالك دهكل وكسر ملال
جنپر چلنے سے ہر طرح کے نقصان اور خسارے اٹھانے پڑتے ہیں

أمدّ الله إسلاما مدا ما
اسلام وہ پیارا طریق ہے جسکی ہمیشہ اللہ نے مدد کی

وأرسل كل دور للحوال
اور ضرورت کیوقت جسکی تائید کیلیے رسولوں کو بھیجتا رہا

ورسل الله كالدرر اللوامع
اسکے سارے رسول چمکنے والے موتی ہیں

وأحمد لؤلؤ صدر العوال
اور احمد ان سب سے بڑے موتی کی طرح ہیں

له المملوك كالرسل الكرام
آپ کے غلام بھی رسولوں کی طرح ہیں

ومولى أحمد المملوك عال
اور حضرت غلام احمد آپکے تمام غلاموں میں سے بڑھکر غلام ہیں

هو الموعود حل الدهر عهدا
یہی موعود ہے جو عہدہ کے موافق اس زمانہ میں

إمام كامل هاد الصدال
امام کامل اور لوگوں کے ہادی ہوکر آئے ہیں

ودص مصلحا للطم كلا
موعود بڑی بلندی سے لوگوں کی اصلاح کیلیے اُترا

على عهد الدكال والألالى
یہ اسوقت آیا جب طغیان اور باطل پرستی کا زمانہ تھا

ولما حل ساح الدهر حلسا
اس زمانہ کی فضا میں جب وہ اندھیروں کے لیے

كلمع الطوس للدلس المحال
چاند کیطرح بڑی خیر و برکت کے ساتھ اُترا

إلى إكرامه مال الكرام
تو کریم النفس لوگ اسکے اکرام کی طرف جھکے

وعمد الصوص كالألط العصال
اور وہ آدمی جو کجی اور خبث رکھنے والے کیطرح لئیم ہو

واوى العمد حما كل هد
ہر ایک کریم النفس کے لیے اسنے اسے ماوی بنایا

وحر المسمعد وكل صال
اور غصہ سے کھڑکنے والے کو اسنے رد کیا

واداه الله هادس الصوارم
اور ویسا ہی اس عقدہ کو نیو الیکو طرح طرح کی مصائب ہلاک کیا

واصماه الطوطل مصال
اور مست نے دفعۃً حملے اسے شکار کیا

ألا أهل الرسول محل رسل
اے منکر آگاہ ہو کہ یہ رسول کے آنیکا وقت ہے

وموسم وطئهم أهل العدال
اور اسوقت جبکہ آنے کی حاجت ہوتی ہے

دعاه الدهر لما كل دلس
اس رسول کو ہر ظلمت زمانہ نے طلب کیا ہے

وإرهاص لموسم كل دال
جو آنیوالے بشارت کے لیے بطور ارہاص کے تھا

وما دعواه ولعا ممكا د ه
اس کا دعویٰ جھوٹا نہیں جو منگھڑت ہو

وما هو والعا أهل الكهال
اور نہ یہ مدعی جھوٹا ہی ہے۔

هو المحمود مسعود امطاعا
یہ محمود مسعود اور مطاع ہے

رسول الله كالرسل العوال
اللہ کا رسول ہے بڑے رسولوں کی طرح ہے

على دعواه صود كل علم
ہر انسان اور ہر عالم نے اسکے دعویٰ پر صاد کیا ہے

وكلمه كل عاص كالدمال
اور ایک سرکش اور نافرمان نے کلام کیا جیسے سرگین پر پڑتی ہے

أراهم الله العلائم كلها ما
ان لوگوں کو خدا نے تمام علامتیں دکھائیں

رأوها موعدا كالطلال
جنکا کھوٹ وقت موعود پر بارش کی طرح برستے دیکھا

وصاروا كلهم أعداء هاد
تسلیم کرنیکے بجائے سب دشمن ہو گئے

وحسدوه المراهص والمعال
اور اس ہادی کا اسکے مراتب کے لیے حسد کیا

وعدوا مسلما لا طامل طا
ایک مسلمان کو انھوں نے خبیث آدمی سمجھا

ومردودا ومعدوم الكمال
اور مردود جانا اور کہا کہ یہ معدوم الکمال ہے

ولما صرّح الأسرار عادوا
اور جب اسنے باریک اسرار ظاہر کیے تو انھوں نے عداوت کی

وصالوا للعلاص مع العصال
اور کچھ لوگوں سمیت اسکے لڑائی کیلیے اٹھے اور اس پر حملے کیے

وكم هاد لهم مرا هداهم
ایسے کئی اور بھی ہادی ہیں جنکی ہدایت انکو تلخ لگی

وعودوا الكلمو كلم الملال
اور اسکی طرح انسے بھی عداوت کی گئی اور پر ان باتوں سے زخمی

وكل مكرم محسود دهر
اور یہ دستور ہے کہ ہر ایک مکرم شخص زمانہ کا محسود ہوتا ہے

وأهل الدهر حساد لعال
اور اہل زمانہ عالی مرتبہ انسان کے حاسد ہوا کرتے ہیں

وأحمد أحمد المولى لأحمد
برخلاف اسکے میں اس مکرم کی جو احمد ہے اور احمد عربی کا غلام ہے

امام الدهر والدهر الطوال
حمد کرتا ہوں اور یہی اس زمانہ کا اور آخری زمانہ تک کا امام ہے

ألا هو أهل إلهام وعلم
آگاہ ہو کہ یہ ملہم ہے اور اہل علم اور ادراک ہے

وإدراك وحلال السؤال
اور لا حل سوالوں کو حل کرنے والا ہے

هداه الله مسلك أهل سلم
اللہ نے اسے اہل اسلام کی طریق کیطرف رہنمائی کی

صراط الهلس اصرح كل دال
اس راہ کی طرف جو خیر کثیر کی راہ ہو اور ہر ایک راہ دکھلانے والی ہی سے بڑھ کر

وعلمه علوما كالسرائر
خدا نے اسے دقیق علوم سکھائے ہیں

وكلمه كلاما كاللآل
اور اس سے چمکتے ہوئے موتیوں کی طرح کلام کیا

وألهمه سداد الملل كلا
اور تمام مذاہب کی سچائی سے الہاماً اسے مطلع کیا

وأعلمه الدلائل كالعوال
اور بڑے دلائل سے آگاہ کیا جو بڑے نیزوں کیطرح باطل کو

وأعطاه الكؤوس كؤوس ود
اور اسے محبت کے پیالے پلائے

وأرواه الوداد مع الوصال
اور محبت اور وصال کے شربت سے اسے سیراب کر دیا

وأرسل مصلحا للدور حكما
اور اس زمانہ کی اصلاح کیلیے اور لوگوں کے اختلافات کے لیے

وعدلا للورى حول المآل
حکم اور عدل کرکے بھیجا

أما اطلعوا على الأسرار أصلا
کیا لوگ ان اسرار پر جو اس زمانہ پر ظاہر ہوکر اور جنکی اس امام نے کئی بار تصریح بھی کردی ابھی تک مطلع نہیں ہوئے

وصرحها أمرا للهدال

أعموا أم رأوا لمع السواطع
کیا اندھے ہوگئے جس سے انکو اسکے دعوے

سواطع أمره دعوى الكمال
کمال کے چمکارے اور درخشانیاں نظر نہیں آتی ہیں

کتبہ سراج الحق نعمانی

عزیز الرحمٰن

الا هو مسطع مملح کلم
آگاہ ہو کہ وہ فصیح و بلیغ ہے اور رنگینی کلام اور
لطاط العلم مصعد کمالا
کمالیت سے علمی پہاڑ کے اونچے کنارہ کی بلندی تک پہنچا
ولا عدل له لله هر اصلا
زمانہ میں کوئی بھی اس کی نظیر نہیں
دهصه الله اکراما لطمله
خدا نے اسکے وجود کو مہربانی سے اپنی خلق کیلیے معدن
و داساء المهلاهل مراحم
اور ایسا ہی اپنی رحمتوں کے مصفا پانی کا دریا بنایا
اکرمن ممد اللملاحم
اور لڑائیوں کے مقابلہ پہ بڑی بڑی جنگوں میں اسکی مدد کر کے اسی کو مکرم و معظم بنایا۔
ضیاء اد وا دلماطا وما دا
یہ اور روشن آیا ہے اور محبت اور غمخواری خلق سے
بھیجتا اور چلاتا ہوا آیا ہے۔
ومہصهم وطهرهم مطاعا
جنہوں نے اسکی اطاعت کی انکو اسنے مطاع بنکر پاک کردیا
اری للسلم والاسلام سمحا
سینہ صلح اور اسلام کے لیے جو انمردی دکھائی
وصار السلم كالمعراض حوراً
اور اسلام تنزل کیوجہ سے ہلال کیطرح ہوگیا تھا
اطاعواه الکرام وکل حر
ہر ایک اصیل آدمی اور کریم النفس لوگ نے تو اسکی اطاعت کی
ومدحه الاوداء الکرام
محبت والے لوگ جو کریم الوجود ہیں وہ اسکے حسن و جمال
ونشرها المحاسن كلمع سل
اور اسکے چہرے والا چہرہ چمکتا ہوا آفتاب کی طرح ہے
وکل معطر ممسك ودده
اور ہر ایک جو اسکی محبت کسی مشک سے معطر ہوا
سكرا لوده كالمسكا رے
وہ محبت کی مستی میں مستانہ وار جھومتا پھرتا ہے
لواد کلاح موسم عهد وصل
مبارک ہو کہ یہ زمانہ محب کیلیے محبوب کے وصل کا موسم ظاہر ہوا
وحول دور دلس و الدحامس
ظلمت اور تیرہ راتوں کا زمانہ تبدیل کیا گیا
احلت للعدا ما سلموها
کیا دشمنوں کو شک ہے جو ان باتوں کا تسلیم نہیں کرتے
ولسعوا كالدر ومس كل حر
انھوں نے سانپ کیطرح ہر ایک اصیل کو ڈسا
وعدوا ماص اسلام عووصا
اور حماقت سے اسلام کی سفید اونٹنیوں کو ایسی بکری خیال کیا جو ہرگز دودھ نہیں دیتی اگرچہ کتنی ہی کوشش کی جائے

ومصدر كلمه عوصاء حالا
اور اس کا کلام قالی نہیں بلکہ حالی ہے جو کلمات فصیحہ حالیہ
ومعطوط له ساط لصال
ہر ایک جو اچھلکر اسپر حملہ کرتا ہے الا ہے وہ قولاً فعلاً اسکو اگر
وهل ممدعي اهل الدلال
کیا کسی کو ناز ہے جو اسکی ہمسری کا دم بھرے
وعد رالحم مكرام الاهال
اور رحمت کا منبع اور اپنے اہل کے لیے کرم فرما
ومدمد هلس للمثال
اور ایسا ہی اسلامی باغوں کیلیے ایسی نہر بنایا جو خیر کثیر بانی
وسلطه على رهط الاول
اور باطل کے گروہ پر سے اسے مسلط فرمایا
الی الله الوری حل المحال
اور خلق کو خالق کیطرف کھینچنے والا ہو کر اور
حل المشکلات ہو کر آیا ہے۔
ومحصهم وسدد للاسال
اور انہیں خالص کیا اور اپنی مشابہت کیلیے موافق بنایا
واصلح کل ملحوس الملال
اور ہر ایک بگڑے ہو کر بیمار کی اصلاح کی
وعاد الكور ممهد الهلال
اب اس کی برکت سے ہلالی حد سے ترقی کی طرف عود کر رہا
وكره العكل ممور المهال
اور لئیم الطبع انسان کے اسکی طرف میلان کرنے کی کراہت کی
على دل الملامح كالمسال
اور خط و خال کی مدح سرائی کرتے ہیں
واملح کل طوس والسلال
اور ملاحت میں آفتاب اور مہتاب سے زیادہ
وبما کل عهده واد الوصال
اور اسکے وصال کا عاشق ہو کر اسکے عہد کا مستانہ بنا
واهدى صحو و سكر حال
اور ہوشیار کی محبت کو مستانہ حالت کا ہدیہ بناتا ہے
وسرے للاولاء الاهال
دوستوں کیلیے جو اس بشارت کے اہل ہیں بشارت ہو
ومن مدکل وطواط الاول
اور روشنی کی وجہ سے باطل کی ہر ایک چمگادڑ بھاگ گئی
وعادوا الامام هادوا لمال
اور امام الوقت سے عداوت کرتے ہیں کیا یہ مال کی وجہ سے
ووسعوا کل مکر للمحال
اور تکلیف دہی کیلیے ہر طرح کا مکر پھیلایا
ودرا لامعا لمع الرمال
اور چمکیلے موتیوں کو ریتوں کا ذرہ سمجھا

وردسوا مصلی اللعمس عددا
افسوس کہ انھوں نے مامور من اللہ سے لڑائی کرنیکی جرأت کی
اور مصلح کو رجم (سنگسار) کرنا چاہا
وصالوا للمداس كعوس واد
اور اسکے کچلنے کے لیے جنگل کے بھیڑیے کیطرح حملے کیے
وهموا للرجم وسطو لطاطا
اور قصد کیا کہ یہ ہلاک کیا جاوے اور حقیقتہ کی طرح اچھلے
وصار حلاحل عکصا وصوصل
شریف النسب آدمی بھی اسکی بدخواہ اور لئیم الطبع سا ہوگیا
وودس کل درعوس هموستا
ہر ایک نیک خلق پوشیدہ ہو گیا
ودمس الدلس حکلکا لدحامس
ظلم کیوجہ سے اندھیرا ایسا سخت ہو گیا جیسے کالی راتیں
وحل السهم سهم الهاد حلا
اسکے بعد ہادی آیا اور اسکا تیر نشانہ پر لگا
ومر وکلما مروا عدوا
جب گذرتے ہیں عداوت کرتے ہوئے گذرتے ہیں
ودلموا الدلس كالوطواط عمرا
عمر بھر چمگادڑ کی طرح اندھیرے کی دلدلی میں ہی رہے
ومس الهدى ممور سلم
اسلامی راہ سے جسنے اس زمانہ میں ہدایت پائی
وهصهصه اللئام وکل حر
لئیم الطبع لوگ اس سے سختی ۔۔۔ اور عزیز کرنے لگے
الا وهص الاله عداء احمد
آگاہ ہو کہ اللہ نے احمد کے دشمنوں پر سخت تیروں کی زد کی
وکم مارد عاداه حدلا
اور کئی سرکش ہیں جنھوں نے اسکے ساتھ عداوت کی
واهلکه الاله لسوء مکره
اور اللہ نے اس سرکش کو اسکے بری مکر کی سزا میں ہلاک کیا
وعصم الله احمد مکائد
اور خدا نے احمد کو تمام مکروں سے بچا لیا
الا اعداء هاد کل هدل
اے اس ہادی سے عداوت کرنے والو
والا ادعوا الاله وکل داع
والا خدا سے دعا کرو کہ ہر ایک دعا کرنیوالا
وممد المداد لسوء مکره
امداد وہ آدمی جسنے اپنی بری تدبیر سے کچھ لکھا
ارالكرها ورالعوصاء ولمها
منہ دیکھا اور ہمارے ان کلمات فصیحہ کو دیکھو
وما دمست مرعس اهل علم
خدا بتاوے تو سہی کہ آپکو اپنی جلدی سے خاک میں

وحدوا اللهطا حد الالال
اور اسکے جنگ کے لیے ہتھیاروں کو
دھاروں کو تیز کرنا چاہا۔
على هادلهم کل المصال
اور ایسے حملے کیے جن سے زیادہ متصور نہیں ہو سکتا
وودو اسدح مصلح کل وبال
اور ایک شفیق مصلح کو ذبح کرنا چاہا
وکل مصلل لاحوس حال
اور ہر ایک اصیل اور شریف شامت زدہ سا ہو گیا
لرهس الطرهساء مع الاهال
صرف ظلمت اور اہل ظلمت کی ملامت سے بیزار ہو کر
وصار الرحلف سوءا للكلال
اور عمل صالح بھی ہلاکت کی وجہ سے برائی کی شکل میں ہو گیا
وحول للئام نحل حال
اور اس کے نزول اسکے اترنے سے لئیموں کو بڑا تعجب ہوا
وداصوا همرام للمال
اور مال کے مقاصد سے رکتے ہیں
وما طلعوا الى سوح الهشال
اور ایک دم بھر ستاروں کی فضا کی طرف نہیں جاتے
له هاد کاحمد للمحال
اسکے لیے احمد ہی ہادی اور پیشوا ہوگا جو ہر گز ۔۔۔
وهد ممطرن دمع الملال
اور ہر ایک اصیل و شریف آدمی انکی حالت پر افسوس کے آنسو بہاتا
واصما مسعد المنوال
اور اپنے پیاروں کے لیے غصہ سے بھرنے والوں کو تباہ کر دیا
وکاد له المکائد لله حال
اور اسکی روک کیلیے کئی طرح کے مکر کیے
واودعه الى سوء المحال
اور اسے برے عذاب کیطرف سونپا
امد الله احمد کل حال
اور اسکے ہر موقعہ پہ امداد فرمائی
هلموا للسلام وسلم وال
اس محبت کرنیوالی صلح اور اپنی سلامتی کے لیے او
لمدرك سرامرکا لمحال
ایک مشکل راز کے امر کو بھی پالیتا ہے
ملا مکلما اهل الکمال
اور اسے لکھا کہ تا خدا کے کامل بندوں کو اپنی شرارت
ورمسك مرمسا سوء الدلال
اور جلدی کی قبر میں داخل ہو کر چھپ جاتا یہ بڑا راز ہے
الم اعمطك لوما للمعال
کیا میں آپ کے اس بیجا حمد کے لیے [illegible] آپکو

الوص هالوا صاحبوا املك
دیکھیں ہم صفا اور سفید شہد کو کہا اپنے پنیر جیسے لیکر لو ہی کہا
الف اکلها امر المحال
اگرچہ ایسے شہد کا کھانا اسوقت آپکو امر محال کیطرح ہے
الا المسیح دوح الله احمد
خبردار مسیح موعود کہ جسکا اللہ نے احمد رسول نام رکھا
وموعود المواعد [illegible] وال
وہ احمد ہے جو [illegible]

ریویو

دکن کے دو شریف زادے۔ ایک اخلاقی اور نتیجہ خیز ناول۔ مصنفہ جناب ابو البرکات سید نور المنیب اللہ صاحب جاگیردار حیدرآباد دکن۔ ۲۴۵ صفحہ عمدہ کاغذ پر خوشخط چھپا ہے۔ مطبع اختر دکن حیدرآباد میں ۱ر کی قیمت پر ملسکتا ہے۔ اس قصہ کا خلاصہ کلام حضرت علی رضی کے اس شعر میں ہے۔

ان الفتی من یقول ھا انا ذا
لیس الفتی من یقول کان ابی

نوجوان شریف زادوں کو چاہیے کہ اس قصہ کو پڑھیں اور نیک سبق حاصل کریں

آریوں کو نیک صلاح۔ اخبار آریہ پتر کا کے پڑھنے سے معلوم ہوا کہ دیانند کی کتاب ستیارتھ پرکاش کا ترجمہ انگریزی زبان میں امریکہ اور جاپان [illegible] رہا ہے۔ آریوں [illegible] لیکن اتنی صلاح ہم اور دیتے ہیں کہ دیانند کی کتاب میں سے نیوگ والے باب کو علیحدہ رسالہ کی صورت میں چھاپ کر ان ممالک میں نہایت [illegible] شائع کرنا چاہئے۔ تا کہ بعد میں کسی کو گلہ شکایت کا موقعہ نہ رہے کہ آریوں [illegible] کا نچوڑ اتنی مدت ہماری نظروں سے [illegible] رکھا گیا۔

ڈائری

کوہ صفا پر تبلیغ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام قوم عرب کو کوہ صفا پر اکٹھے ہو کر بلایا۔ اور ہر ایک قوم کا نام لے لے کر پکارا اور فرمایا کہ اگر میں تمہیں کہوں کہ ایک لشکر تم پر چڑھائی کرنے کیواسطے آتا ہے۔ تو کیا تم مانو گے۔ انھوں نے جواب دیا۔ کیوں نہیں مانیں گے۔ آپ ہمیشہ سے صادق اور امین ہیں۔ تب آپ نے فرمایا میں تم کو خدا کے عذاب سے ڈراتا ہوں۔ جو اس بت پرستی کے سبب تم پر آنے والا ہے۔ اور میں اللہ کا رسول ہوں [illegible] نے سمجھا تھا کہ یہ مجمع بھی کسی دنیوی مشورہ کے لئے ہوگا۔ لیکن جب ان کو اللہ تعالےٰ کے آنے والے عذاب سے ڈرایا گیا۔ تو ابوجہل بول اٹھا۔

تبت لک سایر الیوم الھذا جمعتنا۔

تو ہلاک ہو گیا سارا دن۔ اسی واسطے تو نے ہمکو جمع کیا ہے

غرض باوجود اس کے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ صادق اور امین سمجھتے تھے۔ مگر اس موقعہ پر انہوں نے خطرناک مخالفت کی اور ایک آگ مخالفت کی بھڑک اٹھی۔ لیکن آخر آپ کامیاب ہو گئے۔ اور آپ کے مخالف سب نیست و نابود ہو گئے۔

اسباب ترقی اسلام فرمایا۔ لوگ چاہتے ہیں کہ ترقی ہو مگر وہ نہیں جانتے کہ ترقی کس طرح ہوا کرتی ہے۔ دنیا داران سے تو یہی سمجھ لیتے ہیں کہ یورپ کی تقلید سے ترقی ہوگی۔ [illegible] کہ ترقی [illegible] اللہ تعالےٰ [illegible] اور آپ [illegible] صحابہ کا نمونہ دیکھو۔ ترقی اسی طرح ہوگی جیسے پہلے ہوئی تھی۔ [illegible] کہ پہلے جو ترقی ہوئی۔ وہ صلاح اور تقویٰ اور استقامت [illegible] وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے جویاں ہوئے۔ اور [illegible] کے تابع ہوئے۔ اب بھی جب ترقی ہوگی [illegible] قرآن شریف پر عمل ہی ترقی [illegible] اللہ تعالیٰ نے تجارت زراعت اور [illegible] معاش جو حلال ہوں منع نہیں کیا۔ مگر ہاں اس کو مقصود بالذات [illegible] بلکہ اس کو بطور خادم دین رکھنا چاہئے [illegible] منشا ہے کہ وہ مال خادم دین ہو [illegible] یاد رکھو کہ اصل طریق ترقی کا یہی ہے [illegible] اللہ تعالیٰ کے لئے قدم نہیں اٹھاتی۔ اور اپنے [illegible] نہیں کرتی۔ کبھی ممکن نہیں کہ قوم [illegible] کر سکے۔ یہ خیال محض غلط ہے کہ صرف انگریزی پڑھنے اور انگریزی لباس پہننے اور شراب پینے اور [illegible] سے ترقی ہو سکتی ہے یہ تو ہلاکت [illegible] ہے۔ نوح علیہ السلام کے زمانہ میں جو قوم رہتی تھی کیا وہ معاش اور آسائش کے سامان نہ رکھتے تھے؟ کیا وہ انگریزی ہی پڑھے ہوئے تھے؟ اسی طرح لوط علیہ السلام کے زمانہ میں بھی معاش کے ذریعے تھے اسی طرح اس زمانہ میں بھی معاش کے بعض ذریعے ہیں جن میں ایک یہ زبان بھی ہے۔ جو معاش کا ذریعہ سمجھی گئی ہے۔ لیکن وہ زبان جو خدا کی زبان ہے۔ جسے اللہ تعالےٰ نے علم و معرفت کی کنجی بنایا ہے۔ جب انسان تعصب سے پاک ہو کر تدبر سے قرآن شریف کو دیکھے گا اور اعراض صوری اور معنوی سے باز رہیگا۔ بلکہ دعاؤں میں لگا رہیگا۔ تب ترقی ہوگی۔ یہ لوگ جو قومی ترقی قومی ترقی کا شور مچا رہے ہیں۔ میں ان کی آوازوں کو سن کر حیران ہوا کرتا ہوں۔ کہ شاید ان کو مرنا ہی بھول گیا ہے۔ اور ناپائیدار زندگی کو انہوں نے مقدم کر لیا ہے۔ یہ چاہتے ہیں۔ کہ یورپ جیسے امیر کبیر بن جاویں۔ ہم منع نہیں کرتے۔ کہ حد مناسب تک کوئی کوشش نہ کرے۔ مگر افراط تو مذموم امر ہے۔ افسوس ان ترقی چاہنے والوں کے نزدیک عملی طور پر ہر ایک بدی حلال ہے۔ یہاں تک زنا بھی۔ جیسا کہ یورپ کا عملی طرز بتا رہا ہے۔ اگر یہی ترقی ہے۔ تو پھر ہلاکت کیا ہوگی؟ پس تم اپنی نیتوں کو صاف کرو۔ اللہ تعالےٰ کو رضامند کرو دعاؤں میں لگے رہو۔ اور دین کی اشاعت کے لئے دعا کرو [illegible] نہیں ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے ہر ایک قسم کی استعداد اور [illegible] معاش [illegible] زراعت [illegible] یا ملازمت یا تجارت [illegible] اس کو مقصود بالذات سمجھ کر [illegible] اس سے ہمیشہ اداس رکھو۔ اور [illegible] اور دعا کرتے رہو۔ کہ خدا تعالےٰ وہ زمانہ لاوے۔ کہ فراغت کا زمانہ [illegible] میسر آوے۔ میری غرض اور تعلیم تو یہ ہے۔ جو اس کی مخالفت کرے۔ اس کا اختیار ہے [illegible] اختیار ہے۔ مگر [illegible]

[illegible] آزاد مشرب [illegible] ایسی باتوں پر سخت ہنسی کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ لوگ اطفال کے درجہ پر ہیں اور [illegible] پیچھے جاتے ہیں۔ مگر جو [illegible] کو یاد رکھتے ہیں۔ وہ فیصلہ کر سکتے ہیں کہ ان دونوں [illegible] حق پر کون ہے؟

[illegible] دیکھتا ہوں کہ جب تک صحت [illegible] اس وقت تک یہ لوگ ایسی باتیں کرتے ہیں۔ لیکن جب ذرا مبتلا ہوتے ہیں [illegible] ہوش میں آجاتے ہیں۔ نیچری مذہب کے لئے [illegible] جس قدر دنیوی آسائش و آرام میسر ہوگا اسی قدر [illegible] ہوں گے۔ ڈھیلا ہوتا جائیگا۔ جو شخص دنیوی وجاہت اور [illegible] پاتا ہے۔ اور قوم میں ایک عزت رکھتا ہے وہ کیا سمجھ سکتا ہے۔ کہ دین کیا چیز ہے؟

صحیح پتہ

کتاب استجابۃ الفکر جس کا ریویو اخبار ہذا نمبر ۲۱ مورخہ ۲۴ اگست ۱۹۰۵ء میں کیا گیا تھا۔ اس کے ملنے کا صحیح پتہ یہ ہے

محمد علی صاحب۔ ٹیلر ماسٹر۔ اکسفورڈ رجمنٹ
دلکشا۔ لکھنؤ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

تبلیغ الحق

واضح ہو کہ کسی شخص کے ایک کارڈ کے ذریعہ سے مجھے اطلاع ملی ہے کہ بعض نادان آدمی جو اپنے تئیں میری جماعت کی طرف منسوب کرتے ہیں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی نسبت یہ کلمات منہ پر لاتے ہیں کہ نعوذ باللہ حسین بوجہ اس کے کہ اس نے خلیفہ وقت یعنی یزید سے بیعت نہیں کی باغی تھا اور یزید حق پر تھا لعنت اللہ علی الکاذبین۔ مجھے امید نہیں کہ میری جماعت کے کسی راستباز کے منہ سے ایسے خبیث الفاظ نکلے ہوں مگر ساتھ اس کے مجھے یہ بھی دل میں خیال گذرتا ہے کہ چونکہ اکثر شیعوں نے اپنے ورد تبرا اور لعن و طعن میں مجھے بھی شریک کر لیا ہے اس لئے کچھ تعجب نہیں کہ کسی نادان بے تمیز نے سفیہانہ بات کے جواب میں سفیہانہ بات کہہ دی ہو جیسا کہ بعض جاہل مسلمان کسی عیسائی کی بدزبانی کے مقابل پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں کچھ سخت الفاظ کہہ دیتے ہیں۔ بہرحال میں اس اشتہار کے ذریعہ سے اپنی جماعت کو اطلاع دیتا ہوں کہ ہم اعتقاد رکھتے ہیں کہ یزید ایک ناپاک طبع دنیا کا کیڑا اور ظالم تھا اور جن معنوں کی رو سے کسی کو مومن کہا جاتا ہے وہ معنے اس میں موجود نہ تھے۔ مومن بننا کوئی امر سہل نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے شخصوں کی نسبت فرماتا ہے قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰکِنْ قُوْلُوْا اَسْلَمْنَا۔ مومن وہ لوگ ہوتے ہیں جن کے اعمال ان کے ایمان پر گواہی دیتے ہیں۔ جن کے دل پر ایمان لکھا جاتا ہے اور جو اپنے خدا اور اس کی رضا کو ہر ایک چیز پر مقدم کر لیتے ہیں اور تقویٰ کی باریک اور تنگ راہوں کو خدا کے لئے اختیار کرتے اور اس کی محبت میں محو ہو جاتے ہیں اور ہر ایک چیز جو بت کی طرح خدا سے روکتی ہے خواہ وہ اخلاقی حالت ہو یا اعمال فاسقانہ ہوں یا غفلت اور کسل ہو سب سے اپنے تئیں دور تر لے جاتے ہیں۔ لیکن بدنصیب یزید کو یہ باتیں کہاں حاصل تھیں۔ دنیا کی محبت نے اس کو اندھا کر دیا تھا۔ مگر حسین رضی اللہ عنہ طاہر مطہر تھا اور بلاشبہ وہ ان برگزیدوں میں سے ہے جن کو خدا تعالیٰ اپنے ہاتھ سے صاف کرتا اور اپنی محبت سے معمور کر دیتا ہے اور بلاشبہ وہ سرداران بہشت میں سے ہے اور ایک ذرہ کینہ رکھنا اس سے موجب سلب ایمان ہے۔ اور اس امام کی تقویٰ اور محبت الٰہی اور صبر اور استقامت اور زہد اور عبادت ہمارے لئے اسوۂ حسنہ ہے اور ہم اس معصوم کی ہدایت کے اقتدا کرنے والے ہیں جو اس کو ملی تھی۔ تباہ ہو گیا وہ دل جو اس کا دشمن ہے اور کامیاب ہو گیا وہ دل جو عملی رنگ میں اس کی محبت ظاہر کرتا ہے اور اس کے ایمان اور اخلاق اور شجاعت اور تقویٰ اور استقامت اور محبت الٰہی کے تمام نقوش انعکاسی طور پر کامل پیروی کے ساتھ اپنے اندر لیتا ہے جیسا کہ ایک صاف آئینہ ایک خوبصورت انسان کا نقش۔ یہ لوگ دنیا کی آنکھوں سے پوشیدہ ہیں۔ کون جانتا ہے ان کا قدر مگر وہی جو انہیں میں سے ہیں۔ دنیا کی آنکھ ان کو شناخت نہیں کر سکتی کیونکہ وہ دنیا سے بہت دور ہیں۔ یہی وجہ حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کی تھی کیونکہ وہ شناخت نہیں کیا گیا۔ دنیا نے کس پاک اور برگزیدہ سے اس کے زمانہ میں محبت کی تا حسین رضی اللہ عنہ سے بھی محبت کی جاتی۔ غرض یہ امر نہایت درجہ کی شقاوت اور بے ایمانی میں داخل ہے کہ حسین رضی اللہ عنہ کی تحقیر کی جائے۔ اور جو شخص حسین رضی اللہ عنہ یا کسی بزرگ کی جو ائمہ مطہرین میں سے ہے تحقیر کرتا ہے یا کوئی کلمہ استخفاف کا اس کی نسبت اپنی زبان پر لاتا ہے وہ اپنے ایمان کو ضائع کرتا ہے کیونکہ اللہ جلشانہ اس شخص کا دشمن ہو جاتا ہے جو اس کے برگزیدوں اور پیاروں کا دشمن ہے۔ جو شخص مجھے برا کہتا ہے یا لعن طعن کرتا ہے اس کے عوض میں کسی برگزیدہ اور محبوب الٰہی کی نسبت شوخی کا لفظ زبان پر لانا سخت معصیت ہے [illegible] اور نادان دشمن کے حق میں [illegible] اگر وہ [illegible] مجھے [illegible] کسی کی طرف سے ہو [illegible] وہ مجھے ایک [illegible] اور [illegible] میں نے جو کچھ اپنی نسبت دعویٰ کیا اور جو [illegible] کی نسبت کہا وہ میں نے نہیں کہا بلکہ خدا نے کہا ہے پس مجھے [illegible] کہ ان [illegible] کو طول دوں اگر میں درحقیقت مفتری [illegible] ہوں اور اگر [illegible] اپنے ان مراتب کے بیان کرنے میں [illegible] کی طرف انکو منسوب کرتا ہوں [illegible] تو خدا اس دنیا اور آخرت میں [illegible] ہوگا جو کاذبوں اور مفتریوں سے ہوا کرتا ہے [illegible] سو اے عزیزو صبر کرو کہ [illegible] عنقریب [illegible] کھل جائیگا۔ خدا جانتا ہے کہ میں اسکی طرف سے ہوں اور وقت پر آیا ہوں مگر وہ دل جو سخت ہو گئے اور وہ آنکھیں جو بند ہو گئیں میں انکا کیا علاج کر سکتا ہوں۔ خدا میری نسبت اشارہ کر کے فرماتا ہے کہ "دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا"

پس جبکہ خدا نے اپنے ذمہ لیا ہے کہ وہ زور آور حملوں سے ظاہر کریگا تو اس صورت میں کیا ضرورت ہے کہ کوئی شخص میری [illegible] میں خدا کا کام اپنے گلے ڈالے اگر میرے مخالفوں پر نازل ہونا چاہئے کرو۔ نرمی کرو اور دعائیں لگے رہو اور سچی توبہ کو اپنا شفیع ٹھہراؤ زمین پر آہستگی سے چلو۔ خدا کسی قوم کا رشتہ دار نہیں ہے۔ اگر میری اسکی جماعت کہلا کر تقویٰ اور طہارت کو اختیار نہ کیا اور تمہارے دلوں میں خوف اور خشیت پیدا نہ ہوا تو یقیناً سمجھو کہ خدا تمہیں مخالفوں سے پہلے ہلاک کریگا کیونکہ تمہاری آنکھ کھولی گئی اور پھر بھی تم سو گئے اور یہ مت خیال کرو کہ خدا کو تمہاری کچھ حاجت ہے اگر تم اس کے حکموں پر نہیں چلو گے اگر تم اس کے حدود کی عزت نہیں کرو گے تو وہ تمہیں ہلاک کریگا اور ایک اور قوم تمہارے عوض پیدا کریگا جو اس کے حکموں پر چلیگی اور میرے آنے کی غرض [illegible] میں ظاہر کرتا ہوں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے [illegible] مسلمانوں کے دلوں پر ایک بڑے گناہ کا اٹھانا اور سچا واقعہ ان پر ظاہر کرنا ہے بلکہ میرے آنے کی اصل غرض یہ ہے کہ تا مسلمان خالص توحید پر قائم ہو جائیں اور انکو خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا ہو جائے اور انکی نمازیں اور عبادتیں ذوق اور احسان سے ظاہر ہوں اور ان کے اندر سے ہر ایک قسم کا گند نکل جائے اور اگر مخالف سمجھتے تو عقاید کے بارہ میں مجھ میں اور ان میں کچھ بڑا اختلاف نہ تھا مثلاً وہ کہتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام مع جسم آسمان پر اٹھائے گئے سو میں بھی قائل ہوں کہ جیسا کہ آیت اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ کا منشاء ہے بیشک حضرت عیسیٰ بعد وفات مع جسم آسمان پر اٹھائے گئے صرف فرق یہ ہے کہ وہ جسم عنصری [illegible] بلکہ ایک نورانی جسم تھا جو ان کو اسی طرح خدا کی طرف سے ملا جیسا کہ آدم اور ابراہیم اور موسیٰ اور داؤد اور یحییٰ اور [illegible] نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے انبیاء کو ملا تھا ایسا ہی ہم عقیدہ رکھتے ہیں کہ وہ ضرور دنیا میں دوبارہ آنے والے تھے جیسا کہ آ گئے صرف فرق یہ ہے کہ جیسا کہ قدیم سے سنت اللہ ہے ان کا آنا صرف بروزی طور پر ہوا جیسا کہ الیاس نبی دوبارہ دنیا میں بروزی طور پر آیا تھا۔ پس سوچنا چاہئے کہ اس قلیل اختلاف کی وجہ سے جو ضرور ہونا چاہئے تھا اس قدر شور مچانا کس قدر تقویٰ سے دور ہے۔ آخر جو شخص خدا تعالیٰ کی طرف سے حَکَم ہو کر آیا ضرور تھا کہ جیسا کہ اس کے [illegible] کا مفہوم ہے کچھ غلطیاں اس قوم کی ظاہر کرتا ورنہ اس کا حَکَم کہلانا باطل ہوگا۔ اب زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں میں اپنے مخالفوں کو صرف یہ کہکر کہ اِعْمَلُوْا عَلٰی مَکَانَتِکُمْ اِنِّیْ عَامِلٌ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ اس اعلان کو ختم کرتا ہوں۔ والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ

المعلن خاکسار مرزا غلام احمد قادیانی ۸ اکتوبر ۱۹۰۵ء

براہین احمدیہ

براہین احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سب سے پہلی تصنیف اور اس سلسلہ کی صداقت کی سب سے پہلی گواہ [illegible] اس میں مندرجہ پیشگوئیاں آج تک پوری ہو رہی ہیں اور قیامت تک ہوتی رہینگی۔ یہ کتاب ہر [illegible] خوش خط چھپ رہی ہے۔ قیمت [illegible] تین روپے ۱۲/ [illegible]۔ درخواستیں بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر بدر قادیان ضلع گورداسپور آنی چاہئیں۔

دفتر بدر سے خط و کتابت

[illegible] خریدار کو جب اخبار روانہ کیا جاتا ہے تو اس کے پتہ [illegible] پہلے نمبر خریداری بھی دیا جاتا ہے [illegible] کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ خط و کتابت [illegible] خط کے اندر اپنے نام کے ساتھ نمبر خریداری ضرور [illegible] اور اپنا نام اور پتہ صاف اور خوش خط لکھا کریں۔ بعض لوگوں کی عادت ہے کہ خط کا مضمون [illegible] خوشخط لکھتے ہیں۔ مگر اپنا نام اور پتہ ایسا شکستہ [illegible] جلدی سے لکھ ڈالتے ہیں۔ کہ یہاں کسی سے نہیں پڑھا جاتا۔ اور اسی واسطے ایسے خط بغیر جواب لکھنے کے [illegible] ساتھ داخل کر دئے جاتے ہیں

اجرت اشتہارات

یکبار	یکماہ	تین ماہ	[illegible]	سالانہ	تقسیم صفحہ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	پورا صفحہ
۲	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	نصف صفحہ
۵	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ایک [illegible] سطر کالم [illegible] روپیہ [illegible] اجرت اشتہار [illegible] پیشگی [illegible] ارسال کرکے بذریعہ خط و کتابت [illegible] کسی اشتہار کے [illegible] اجرت اشتہار [illegible] مستقل اشتہار [illegible] اشتہار کی اجرت سالانہ [illegible] اشتہار کی اجرت [illegible] روپیہ سالانہ ہوگی [illegible] اشتہار [illegible] محصول ڈاک [illegible]

قیمت اخبار

۱۹۰۵ء۔ نصف سے زیادہ گذر چکا ہے۔ [illegible] جن اصحاب کی قیمت سن رواں اب تک وصول نہیں ہوئی۔ ان کی خدمت میں اخبار بذریعہ وی پی ارسال کیا جاوے گا۔ تاکہ قیمت وصول ہو جاوے۔ وی پی اخبار دس روز تک ڈاکخانہ میں رہ سکتا ہے۔ اور آدمی سہولت کے ساتھ روپیہ دے کر وصول کر سکتا ہے۔ لیکن اب بھی جو صاحبان قیمت نہیں دے سکتے۔ اور اس کو کسی آئندہ ماہ تک ملتوی رکھنا چاہتے ہیں۔ ان کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ فوراً ہم کو مطلع کریں۔ تاکہ [illegible] کارخانہ کو ان اور نقصان اٹھانا [illegible] تھوڑی خریداری کے کارخانہ اس وقت بہت [illegible] میں ہے۔ خرچ آمدنی سے دگنا ہو رہا ہے۔ اور [illegible] زر کثیر اس راہ میں خرچ کر رہا ہے۔ اس قدر خرچ کی برداشت ایک فرد واحد کے واسطے ایک مشکل کا سامنا ہے۔ احباب کو چاہئیے کہ ان کی امداد کے لئے اٹھیں۔ خریداروں کا بڑھانا قیمت کا پیشگی ادا کرنا۔ ادائی [illegible] جس قدر ہو سکے۔ اس کام کو چلانا [illegible] کرنی چاہئیے

[illegible]

[illegible]

غریب کی کون سنتا ہے

جماعت کے بعض غریب [illegible] خریداری اخبار کی توفیق نہیں رکھتے۔ مگر [illegible] کے خواہشمند ہیں درخواست کرتے ہیں کہ کوئی [illegible] صاحب [illegible] انکی مدد کریں ایسا ہی [illegible] یا انجمن [illegible] لیتے ہیں کہ اگر وہاں بدر بھیجا جاوے تو امید ہے کہ بہت فائدہ حاصل ہو گا کیا ناظرین اس کار خیر میں حصہ لینے کی سعی کر سکتے ہیں؟

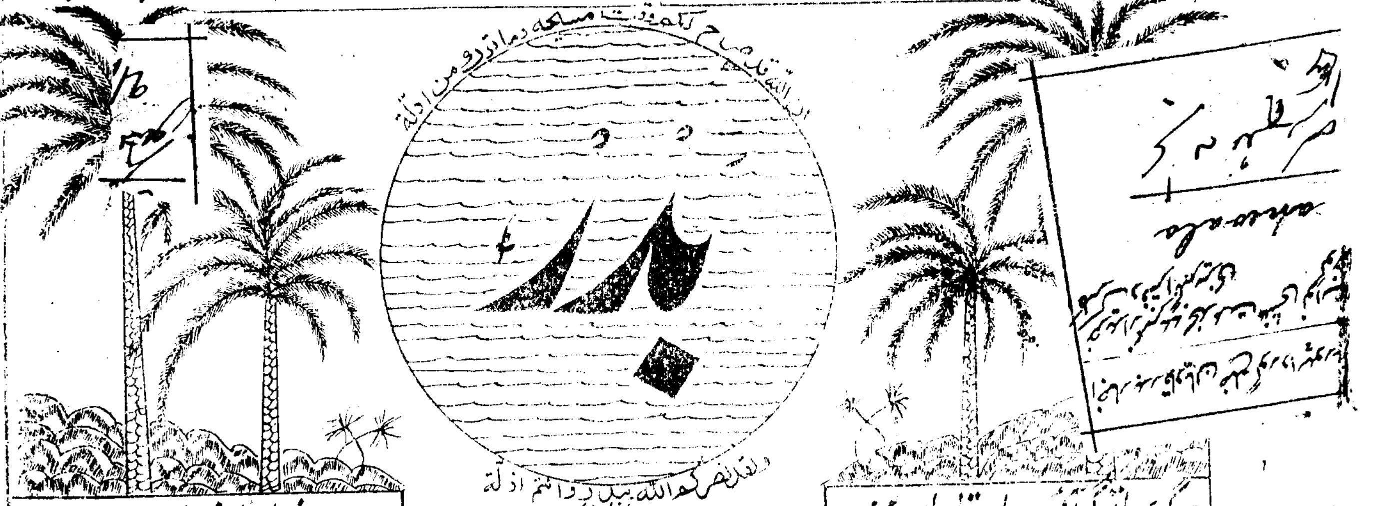
مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر سے طلب کریں

تفسیر القرآن۔ مصنفہ ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب [illegible]
تفسیر سورۃ [illegible] جمعہ۔ مصنفہ حضرت مولانا نورالدین صاحب ۴/
[illegible] احمدی۔ مصنفہ محمد اسماعیل صاحب دہلوی ۱/
تحفۃ [illegible]۔ مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب ۴/
اعلام الناس [illegible] ۳/
[illegible] ۱/
[illegible] ۱/
[illegible] ۱/
[illegible] ۱/
[illegible] ۱/
[illegible] ۱/
[illegible] ۱/
قول الصحیح۔ [illegible] مصنفہ [illegible] صاحب شاعر ۱/
عاقبۃ المکذبین۔ مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب ۱/
شہادت آسمانی [illegible] مصنفہ محمد اسماعیل صاحب دہلوی [illegible]
[illegible] مصنفہ محمد اسماعیل صاحب دہلوی ۵/
[illegible]
[illegible] مصنفہ مولوی محمد علی صاحب سیالکوٹی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
تعلیم القرآن [illegible]
[illegible]
الہامات حضرت اقدس [illegible]
کرشن اوتار [illegible] نظم [illegible]
[illegible] احمدی [illegible]
علامات المقربین یا [illegible] اس مبارک نام میں تمام خطبہ الہامیہ اور تریاق القلوب کا فارسی قصیدہ اور فتویٰ ممانعت جہاد کے کچھ شعر لکھے گئے ہیں۔ [illegible]

مطبوعہ بدر [illegible] میاں معراج الدین صاحب عمر پروپرائیٹر کے لئے چھاپا گیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

دنیا مین ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نکیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا



چہ گویم بادو گرانی چہا در قادیان بینی	بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۹۸	دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی
سلسلۂ الجدید جلد ۱	جمعتہ المبارک	سلسلۂ القدیم جلد ۴
ای جہان منتظر خوش باش کا مد ڈ لستان	ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ	آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

قیمت سالانہ پیشگی

والیان ریاست	۵۰
معاونین	۱۰
برضائے	۶
خود	۳
عام قیمت	۳

اس سے زائد امداد کے طور پر جو کچھ احباب عطا فرماوین وہ بخوشی قبول کیا جاویگا۔ سردست خریداری بہت کم ہے اور خرچ آمد سے دگنا ہے اس واسطے امداد کی بہت ضرورت ہے

ترسیل زر بنام میان معراج الدین عمر پروپرائٹر بدر قادیان اور خط و کتابت بنام منیجر بدر ہونی چاہیئے

ہمارا دین

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہمنے
کوئی مذہب نہین ایسا کہ نشان دکھلاے
ہمنے اسلام کو خود تجربہ کر کے دیکھا
اور دینوں کو جو دیکھا تو کہین نور نہ تھا
تھک گئے ہم تو انھین باتون کو کہتے کہتے
آؤ۔ لوگو کہ یہین نور خدا پاؤ گے
مصطفیٰ پر ترا بیحد ہو سلام اور رحمت
ربط ہے جان محمدؐ سے مری جان کو مدام
اُس سے بہتر نظر آیا نہ کوئی عالم مین
مور دقہر ہوئے آنکھ مین اغیار کے ہم
گالیاں سن کے دعا دیتا ہون ان لوگون کو
تیرے منہ ہی کی قسم میرے پیارے احمدؐ
تیری الفت سے ہے معمور میرا ہر ذرہ
نقش ہستی تری الفت سے مٹایا ہم نے
تیرا میخانہ جو اک مرجع عالم دیکھا
شان حق تیرے شمائل مین نظر آتی ہے
چھوکے دامن ترا ہر دام سے ملتی ہے نجات

کوئی دین دین محمدؐ سا نہ پایا ہم نے
یہ ثمر باغ محمدؐ سے ہی کھایا ہم نے
نور ہی نور اُٹھو دیکھو سنایا ہم نے
کوئی دکھلائے اگر حق کو چھپایا ہم نے
ہر طرف دعوؤن کا تیر چلایا ہم نے
تو نہین طور تسلی کا بتایا ہم نے
اُس سے یہ نور لیا بار خدایا ہم نے
دل کو وہ جام لبالب ہے پلایا ہم نے
لاجرم غیرون سے دل اپنا چھڑایا ہم نے
جب سے عشق اس کا تہ دل مین بٹھایا ہم نے
رحم ہے جوش مین اور غیظ گھٹایا ہم نے
تیری خاطر سے یہ سب بار اٹھایا ہم نے
اپنے سینہ مین یہ اک شہر بسایا ہم نے
اپنا ہر ذرہ تری رہ مین اڑایا ہم نے
خم کا خم منہ سے بصد حرص لگایا ہم نے
تیرے پانے سے ہی اس ذات کو پایا ہم نے
لاجرم در پہ تیرے سر کو جھکایا ہم نے

ہم نے تیرا محمد تجھے ہی اے خیر رسل
آدمی زاد تو کیا چیز فرشتے بھی تمام
قوم کے ظلم سے تنگ آکے مرے پیارے آج

تیرے منہ سے قدم آگے بڑھایا ہم نے
مدح مین تیری وہ گاتی مین جو گایا ہم نے
شور محشر ترے کوچہ مین مچایا ہم نے

وہ الفاظ جنمین حضرت اقدس بیعت کرتے ہین۔

ہاتھ مین ہاتھ دے کر آپ فرماتے جاتے ہین اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ۔ ۲۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ۔ ۳۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ

آج مین احمد کے ہاتھ پران تمام گناہون سے توبہ کرتا ہون جنمین مین گرفتار تھا اور مین سچے دل سے اقرار کرتا ہون کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہون سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ۔ ۲۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ۔ ۳۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ۔

رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہون کا اقرار کرتا ہون۔ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہین۔ آمین

پھر اس کے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اسکے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہین۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ڈائری

القول الطیب

بے اعتبار زندگی — ۱۴ اکتوبر [illegible] لوگوں پر مجھے تعجب آتا ہے جو زندگی پر اعتبار کرتے ہیں۔ بعض دفعہ انسان پر آنی موت [illegible] ہوتی ہے۔ ایک شخص بڑے مرزا صاحب کے پاس آیا۔ انہوں نے اس کی نبض دیکھ کر کہا کہ فوراً گھر چلے جاؤ۔ پاس والوں کو [illegible] اگر کسی سے مرنا ہوتا دیکھنا ہو تو اس کو دیکھ لے۔ وہ گھر پہنچ کر فوراً مر گیا۔ ایسا ہی خلیفہ محمد حسین پٹیالہ والے پھریں سے گھر جا کر ایک زینہ پر گئے [illegible] اور جان نکل گئی۔

دائمی صدقہ — ایک مختصر [illegible] فرمایا۔ [illegible] منہ سے نکلا [illegible] اور پھر اس پر قائم نہیں [illegible] وہ ہے جو اگرچہ قلیل ہو [illegible] دائم ہو۔

ایک مخلص — مولوی [illegible] ایام میں بعض کی خدمت گذاری کے ذکر میں مولوی صاحب دہلی کی خدمت گذاری کا ذکر آیا۔ فرمایا۔ بہت ہی مخلص ایک رنگ [illegible] سفر برداشت کیا۔ بدنی خدمت [illegible] کوس روز پیدل چلنا پڑے تو [illegible] ہو۔ [illegible] دور گر گورداسپور اور قادیان آتا [illegible] خدمات [illegible]

سچے مذہب کی شناخت — [illegible] صاحب حضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر [illegible] پیش کئے جن کے جوابات [illegible] مذاہب کا تذکرہ تھا۔ حضرت [illegible] علیہ السلام نے فرمایا۔ آج کل مذاہب کی عجیب حالت [illegible] ہے۔ اور [illegible] ہو رہا ہے۔ اور اس وقت طبعاً یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ درحقیقت انسان کو نجات دینے والا سچا مذہب کونسا ہے۔ اس کا جواب ہر ایک شخص اپنے اپنے رنگ میں دیگا۔ لیکن اس کا صحیح جواب یہی ہے کہ ہر ایک مذہب میں یہ دیکھنا چاہیئے کہ خدا کے ساتھ اس کے معاملات کیسے ہیں۔ اس کی عظمت جبروت اور خوف کس قدر دل پر غالب ہے۔ انسان شر سے طبعاً نفرت کرتا ہے۔ اور جس چیز کے فوائد اور منافع مرکوز خاطر ہو جائیں۔ اس سے طبعاً محبت کرتا ہے۔ مثلاً ایک جگہ انسان کو رات رہنا ہو۔ اور اس جگہ سانپ ہو۔ تو گوارا نہ کریگا کہ وہاں رہے۔ یا کسی گاؤں میں طاعون ہو۔ تو طبعاً اس بات سے نفرت کریگا کہ اس [illegible] داخل ہو۔ [illegible] چیز کی طرف رغبت [illegible] سے نفرت رکھتا ہے۔ پس جس شخص کے دل میں خدا کی واقعی عظمت ہو جاتی ہے۔ اور اس کو منافع [illegible] والا یقین کرلے اور اس کے کلام کی خلاف ورزی میں اپنی ہلاکت پر پورا ایمان قائم کرلے۔ تو پھر باوجود اس [illegible] وہ کس طرح خدا کی خلاف مرضی کر سکیگا۔

انسان کو چلتے چلتے سونے کا ٹکڑا نظر آجائے۔ تو ضرور اس کو لینے کی سعی کرتا ہے۔ پس اصل بات یقین اور ایمان ہے جس کے ذریعہ سے تمام بدیوں سے [illegible] نیکی کی طرف انسان آسکتا۔ اب وہ یقین اور ایمان کس [illegible] سے حاصل ہو سکتا ہے

مذہب وہ ہے۔ جو اس یقین کے واسطے [illegible] قصے اور کہانیوں پر مدار نہ رکھے۔ کیونکہ یہ کہانیاں تو سب میں پائی جاتی ہیں کیا وجہ ہے کہ ہم مسیح کے معجزات [illegible] مان لیں اور ایک ہندو کے دیوتاؤں کے معجزات جو اس کی پرانی کتابوں میں درج ہیں نہ مانیں۔ تاریخی امور میں سب قومیں تواتر پیش کرتی ہیں۔ یہ ایک تحکم ہے کہ ایک کی بات مانی جائے۔ اور دوسرے کا انکار کیا جائے۔ یہ نامناسب ہے۔ کہ انسان اپنے مذہب [illegible] درست جانے اور باقی سب کو [illegible] [illegible] ذریعہ سے حق کے تلاش کرنے کا سفر بہت دور دراز کا ہے جو طے نہیں ہو سکتا۔ اس کے سوا ایک آسان راہ یہ ہے کہ خدا [illegible] قادر تھا۔ اب بھی قادر ہے جیسا پہلے معجزات ظاہر [illegible] اب بھی ظاہر کرسکتا ہے جیسا پہلے سنتا تھا [illegible] اور جیسا پہلے بولتا تھا ایسا ہی بولتا ہے

[illegible] دونوں صفتیں اس میں [illegible] مگر اب سننے کی صفت تو ہے۔ لیکن بولنے کی نہیں پس سچا طالب وہ ہے جو سب باتوں کو چھوڑ کر اس امر پر [illegible] ازلی خدا ہمیشہ کی قدرتوں والے خدا کی [illegible] اس خدا کی طرف توجہ کرے۔ جو اب بھی [illegible] اطمینان رکھتا ہے۔ جو موسیٰ کے وقت [illegible] علیہ السلام کے وقت رکھتا تھا۔ وہ اب بھی چاہتا ہے کہ [illegible] گذشتہ اس کے پاس آئے وہ اب بھی محبت کرتا ہے۔ کہ کوئی اس کے حضور میں آئے سچا وہی ہے۔ جو ایسے خدا کو ڈھونڈتا ہے جس مذہب کا مدار صرف قصوں پر ہے۔ وہ مردہ مذہب ہے سچا مذہب وہ ہے۔ جس میں وہ خدا اب بھی بولتا ہے۔ جو تعصب نہیں رکھتا ہے۔ وہ محض خدا ہی قیوم کا طالب ہو کر اس کو پاتا ہے۔ خدا اس دل کو دوست رکھتا ہے۔ جو اس کو ڈھونڈنے والا ہو۔

[illegible]

[illegible] حضرت [illegible] بعض [illegible] بدل [illegible] نہیں میری طبیعت اس [illegible] اصل طریق دعا ہی ہے اس سے بہتر اور کوئی راہ نہیں ہے۔ [illegible] اس کے سوا دوسرے طریقوں کو [illegible] جیسے [illegible] کے ساتھ کسی بیماری کا علاج کیا جاوے۔ [illegible] ساتھ علاج ہو۔ سچا اور خدا شناسی کا جو طریق ہے جسے انبیاء علیہم السلام نے استعمال کیا۔ وہ یہی دعا ہے۔

یادرفتگان نمبر ۲

اپنے دینی بھائیوں اور دوستوں کی خدمت [illegible]

آپ میں سے اکثر صاحبان کو یاد ہوگا کہ [illegible] سال کا عرصہ ہوا ہے کہ میں نے اپنے عزیز بھائی مرزا ایوب بیگ مرحوم کی سوانح شائع کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ مگر کچھ اپنی سستی کی وجہ سے اور کچھ قلت فرصت سے میں اس کا [illegible] آج کل [illegible] ماہ کی رخصت [illegible] میرا ارادہ ہے کہ اس مبارک بھائی کی سیرت کو اس رخصت کے ایام میں تکمیل تک پہنچاؤں۔ اب قریب [illegible] صفحہ کے کتاب چھپ چکی ہے اس لئے میں سب صاحبان کی خدمت میں اطلاع دیتا ہوں جو ایوب بیگ مرحوم [illegible] یادگار میں حصہ لینا چاہیں۔ تو ان [illegible] پندرہ بیس روز تک مجھے [illegible] ان کا علم اس مرحوم کی نسبت ہو اطلاع دیں [illegible] سوانح میں قابل درج علمی یا دینی اور اخلاقی [illegible] کسی [illegible] بھائی کے نام ہوں [illegible] تعلق [illegible] کسی کو یاد ہو [illegible] دینی محبت کے متعلق [illegible] انشاء اللہ درج کیجائیگی۔ [illegible] مرحوم کی [illegible] تعزیت اور ان کے دیگر حالات کے متعلق خطوط بھیجے تھے وہ خطوط میں موقع پر درج کئے جائیں گے نیز دعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس کام کے بخیر اتمام کی توفیق دے۔ آمین

خاکسار مرزا یعقوب بیگ اسسٹنٹ سرجن۔ قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کی تازہ وحی

١٧ ۔ اکتوبر ١٩٠٦ء ۔ رسید مژدہ کزاں یار دل پسند آمد
رسید مژدہ کہ دیوار از میاں برخاست

١٨ ۔ اکتوبر ١٩٠٦ء ۔ انی مع الرسول اقوم والوم من یلوم واعطیک ما یدوم

رؤیا ۔ ایک شخص نے مجھے کوٹین کی ایک کسی ٹنڈ مین ٹھنڈا پانی دیا ۔ پھر الہام ہوا ۔ آب زندگی ۔ اس کے بعد الہام ہوا ۔ قل میعاد ربک ۔ پھر الہام ہوا ۔ خدا کی طرف سے سب پر اُداسی چھا گئی ۔

رؤیا ۔ خواب مین دیکھا ۔ کہ ایک جبہ ہے وہ الشاہ گر اس پر زربفت کا کام کیا ہوا ہے ۔ وہ کا گانظر نہین آتا ۔ ١٩ ۔ اکتوبر ۔ لا تقوموا ولا تقعدوا الا معہ ۔ لا تقودوا موداً الا معی ۔ انی معک ومع اہلک (فقط)

[اخبار قادیان]

سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب بعد مدت چھ سال بہت ابتلاؤن مین سے گذر کر حضرت کی زیارت کے واسطے قادیان پہنچ گئے ہین اور حضرت مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی بھی داخل دار الامان ہو گئے ہین

حکیم فضل الدین صاحب جن پرائیویٹ کامون کیواسطے بھیرہ گئے تھے ۔ ان کو ایام رخصت حاصل کردہ مین پورا نہ کر سکے ۔ مگر چونکہ حضرت نے ان کی درخواست زیادہ رخصت کی منظور نہ فرمائی ۔ اس واسطے وہ تاکیدی حکم پا کر اپنی دو بیویون کے ساتھ واپس قادیان پہنچ گئے ۔ ان کی خط وکتابت حسب معمول قادیان آنی چاہیئے ۔

اس ہفتہ مین خواجہ کمال الدین صاحب ۔ بی ۔ اے ۔ شیخ رحمت اللہ صاحب ۔ حکیم ڈاکٹر نور محمد صاحب ۔ بابو غلام محمد صاحب ۔ حکیم محمد حسین صاحب قریشی ۔ حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسےٰ ۔ میاں معراج الدین صاحب پروپرائیٹر بدر ۔ نواب چراغ الدین صاحب ۔ میان سراج الدین صاحب ۔ میان عبدالعزیز صاحب ۔ یہ سب دوست لاہور سے ۔ اور دیگر احباب مختلف مقامات سے حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے ۔

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کی ہر دو بیویون کے واسطے مناسب ماہوار چندہ چند احباب نے مل کر دیا ہے ۔ اس چندہ کو زیادہ توسیع دینے کی ضرورت نہین سمجھی گئی

یادگار ۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب کی تحریک سے تجویز ہوئی ہے ۔ کہ مولوی صاحب مرحوم کی روح کو ثواب پہنچانے کی نیت سے ایک مدرسۃ القرآن قائم کیا جاوے ۔ جس کے واسطے ایک لائق قاری منگوایا جائے مرحوم کو قرآن شریف کے ساتھ خاص محبت تھی ۔

اطلاع ۔ چندہ لنگر کے تمام منی آرڈر براہ راست حضرت کے نام آنے چاہئین ۔

ترک ویدیزم

آریہ مت کے ایک واعظ بابو جگمبا پرشاد صاحب ورما آریہ اوپدیشک آریون کے اصلی حالات سے متنفر ہو کر مشرف باسلام ہوئے ہین ۔ اور ان کا نام شیخ عبدالعزیز صاحب رکھا گیا ہے ۔ شیخ صاحب موصوف نے اپنے حالات کے متعلق اور آریون پر چند سوالات درج کر کے ایک رسالہ مختصر شائع کیا ہے جسکی قیمت ۱ ہے ۔ اور ایک بڑی کتاب آریون کے متعلق لکھ رہے ہین ۔ چونکہ آریہ اخبارون کی عادت ہے ۔ کہ ایسے شخص کو بدنام کرنے کی کوشش کرتے ہین ۔ اس واسطے مین مناسب جانتا ہون ۔ کہ شیخ صاحب موصوف کے چند کلمات ان کے سوانح کے متعلق ذیل مین درج کر دون ۔

" مین اپنے سولھوین سال مین آریہ سماج مین داخل ہوا تھا ۔ اور اب بتیسوین سال مین مین نے اسے ترک کر دیا ہے ۔ اور اسلام مذہب کو قبول کر لیا ہے ۔ ۔ ۔ آریہ سماج مین داخل ہونے کی تو وجہ یہ تھی ۔ کہ ہندون کے پرانون بھاگوت شیو پران وغیرہ مین بہت سی باتین ایک دوسرے کے خلاف اور بیسر و پا بھری پڑی ہین ۔ ۔ ۔ مین نے ان دنون ستیارتھ پرکاش کو صرف سرسری نظر سے دیکھا ۔ ۔ ۔

لیکن جب بہت عرصہ کے بعد مجھے یہ معلوم ہوا کہ آریہ سماج کے ممبران کتاب ستیارتھ پرکاش کی بہت ہی زیادہ قدر کرتے ہین ۔ اور تمام اصولون کے ذمہ وار اُسی کتاب کو قرار دیتے ہین ۔ تو مین نے اسے بغور پڑھنا شروع کیا اور پھر بھی مجھے کئی طرح کی شنکائین پیدا ہونے لگین ۔ مگر اس کی کچھ پروا نہ کی ۔ گذشتہ سال مین اس کتاب کا امتحان کا ہونا قرار پایا تھا اور مین بھی اس مین شریک ہوا تھا پس جب مین اس امتحان کی طیاری کر رہا تھا تو مجھے یہ یقینا معلوم ہو گیا کہ شری سوامی جی دیانند سرستی مہاراج نے کہین پرکسی کا بھاشیہ ایسا پیش کیا ہے ۔ جو لفظی معنی سے خلاف ہے ۔ کہین ایسے پرمان منوسمرتی کے پیش کئے مین جو اپنی اصلی جگہ پر کچھ اور ہی مطلب رکھتے ہین اور سوامی جی نے کچھ اور ہی مطلب نکال کر کہا ہے کہین اپنی ذاتی رائے کو ایسے الفاظ مین پیش کر رہے ہین ۔ کہ پڑھنے والون کو یہ خیال ہو جاتا ہے ۔ کہ یہ ویدون سے ہی نقل کیا جا رہا ہے وغیرہ وغیرہ باتین معلوم کرنے پر مین نے اس امتحان کے او[ر]... سب متشاتامی کو ایک خط ارسال کیا جس مین اسی قسم کی ایک شنکا تحریر کر کے درخواست کی ۔ کہ ایسی ایسی بکثرت شنکائین مین کر کے سمادہان چاہتا ہون ۔ مگر آج تک اس خط کا جواب مجھے نہ ملا اس کے علاوہ کئی معزز سنسکرت دان پنڈتون کو بھی خطوط ارسال کئے جنمین سے کسی کا جواب نہ آیا ۔ سوا پنڈت تلسی رام سوامی صاحب میرٹھ کے (جس کا ریویو کیا جائیگا) اور آریہ سماجی اخبارات سے جو کچھ لکھا پڑھی ہوئی وہ بھی پبلک پر ظاہر کی جاویگی ۔ ۔ ۔ مین نے کئی بڑے مشہور و معروف معزز آریہ صاحبان سے یہ سوال کیا ۔ کہ جب کہ آپ کے دس نیمون مین سے ایک نیم یہ ہے ۔ کہ ستیا کا گرہن کرنا اور استہ کا تیاگ کرنا ہمارا مکھیہ نیم ہے ۔ تو مین دریافت کرون کہ سچے دل سے بتلائے ۔ کہ اب تک یہ ایک بھی ایسی بات آریہ سماج کے موجودہ اصولون مین یا ستیارتھ پرکاش کی تحریرات مین نہین ملی جسکا تیاگ کرنا ہمین اس نیم کو مد نظر رکھکر ضروری ہوا ہو ۔ ہم دعویٰ تو عوام مین یہ پیش کرتے ہین کہ تمام سنسار کے مذہبون کو دعوت دیجاتی ہے کہ وہ جس اصول پر چاہین بحث کر لیوین ۔ لیکن مین دیکھتا ہون کہ کچھ ایسی ہی باتین موجود ہین ۔ جن کے باعث ہم کو ضرور نیچا دیکھنا پڑیگا اور اس فضیحت سے ہم اسی وقت تک بچے ہوئے ہین ۔ کہ جب تک ہمارے مخالفین علم سنسکرت کو نہین جانتے ۔ یا جبتک وہ ہماری کتابونکو بغور پڑھنے کی کوشش نہین کرتے پس کیا ہمکو نہ چاہیئے کہ ان تمام خرابیون کو جو ابھی تخم بیج کی شکل مین ہین اور آئندہ بہت موٹے جڑدار درخت بن جائینگے بالکل نیست نابود کر دیوین اس پر مجھے بالکل کورا جواب ملا کہ ایسا کرے کون ؟ پھر اگر کوئی ایسا سمجھاریگا سوامی جی ہی کی ماننا جاو ۔ تو البتہ موجودہ خرابیان رفع ہو سکتی ہین ورنہ مرض لا علاج ہے ۔ ۔ ۔ ناظرین میرا ذاتی تجربہ ہے ۔ کہ آریہ سماج کے ممبران کی یہ عام عادت ہوتی ہے کہ جب کوئی شخص انکے سماج کو بوجہ تبدیل خیالات ترک کر دیتا ہے تو اس کی بابت یہ مشہور کرنے لگتے ہین کہ اس نے ضرور کسی لالچ سے ایسا ہی یا اور کوئی ایسی بات ہے ۔ ۔ ۔ پس میرا خیال ہے کہ شاید مجکو بھی کچھ نہ کچھ انعام آریہ سماجی بھائیونکی طرف سے ضرور ملیگا جس کے لئے مین پہلے سے ہی انکا مشکور ہوا اپنے انصاف پسند آریون و دیگر صاحبان کی واقفیت کے لئے اسقدر کہنا ضروری سمجھتا ہون ۔ ۔ ۔ صاحبان ! آپ کو معلوم ہو کہ جو موروثی جائداد اسوقت میرے خاندان مین موجود ہے اور جسکا وارث میرے سوا اور کوئی نہیں رہ گیا ہے اس پر ہندو قانون کے مطابق بوجہ تبدیل مذہب کے اب میرا کوئی حق نہ رہجاویگا حسب ذیل باتونکی جو صاحب چاہین تحقیقات کر سکتے ہین میرا مکان شہر الہ آباد محلہ اترسویا مین ہے اور میرا والد منشی سوجھ پرشاد صاحب سابق داروغہ جیل خانہ متھرا ۔ ٢٢ ۔ دسمبر ١٩٠٤ء کو اس جہان فانی سے کوچ کر گئے ہین اور میرے بھائی صاحب بابو درگا شنکر صاحب اوڈر افسمین محکمہ ہائیکورٹ الہ آباد ۔ ٧ ۔ مارچ ١٩٠٥ء کو بعارضہ طاعون فوت ہو گئے ہین اس وجہ سے دادا پردادا کے وقت کا موروثی مکان وچند حصہ جات زمینداری موضع بمہور دسلو کھرا وغیرہ جو غالباً پانچہزار روپیہ کی ملکیت ہوگی میری ذاتی جائداد موجود ہے اور میرے بھائی زاد بھائی لالہ کیلاش شنکر صاحب زمیندار ... موضع پنچور پرگنہ چائل ضلع الہ آباد بھی بعارضہ طاعون ... ١٩٠٦ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

۱۴ اکتوبر سنہ ۱۹۰۵ء روز جمعہ از مقام سیالکوٹ

انا للہ وانا الیہ راجعون

قدسیت مآب مسیحنا و مہدینا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کل چار بجے شام کچہری سے واپس آتے پر منشی محمد اسماعیل صاحب کے کارڈ نے وہ خبر مجھ تک پہنچائی جس کے سننے کو دل نہیں چاہتا تھا۔ حضور کے عاشق جانثار اور سلسلہ احمدیہ کے سچے خدمتگذار دوستوں کے پیارے غمگسار۔ فخر قوم مولوی عبدالکریم صاحب اپنی بیش قیمت اور قابل قدر زندگی کو ختم کر کے جوار رحمت الٰہی میں داخل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے حضور کی دعاؤں کو ان کی دوسری زندگی کے لئے ذخیرہ بنایا۔ میرے ساتھ مولوی عبدالکریم کی بے اندازہ محبت اور الفت دیرینہ کے تعلقات باور نہیں کراتے کہ میں ان کے فوت ہو جانے کی خبر کو دل میں جگہ دوں اور یہ سمجھوں کہ وہ عزیز اور مکرم وجود ہمیشہ کے لئے جدا ہو گیا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی بے نیازی اور صفت غفاری کا تقاضا ہے۔ کہ ہمارا دینی دوست دنیا میں خیرخواہ وجود ہماری آنکھوں سے نہاں ہوا۔ خدا کے کام تو ہم بھی دیکھتے ہیں اور دیکھیں گے۔ مگر مولوی عبدالکریم صاحب کی ملاقات کے واسطے اب ہم کو اس عالم کا انتظار ہے۔ اس عالم میں تو وہ ہم سے جدا ہو گئے ہیں۔ کل نماز عشاء کے بعد قریباً دو سو احباب کے ساتھ نماز جنازہ ادا کی ہے۔

عجیب خوش نصیب انسان تھا۔ کہ خدا کے قائم کردہ سلسلہ کی خدمتگذاری میں جان دی۔ اور حضور کی پاک دعاؤں کا ذخیرہ ہمراہ لے کر چلا مسافر باساز و سامان دنیا سے رخصت ہوا لوگ کہتے ہیں کہ دنیا سے کوئی کچھ نہیں لے جاتا۔ وہ دیکھیں۔ کہ ہمارا مولوی عبدالکریم ہمارے پاک مسیح کی سچی اور صدق و اخلاص کے خدمات کی کس قدر سرٹیفکیٹ ہمراہ لے گیا۔ وہ دین احمد کا غمخوار اور قرآن کریم کا عاشق زمانہ کے مسیح کا جانثار خدمتگذار قوم کے دردمند دلوں کی دعائیں ہمراہ اپنے ساتھ لے گیا باطل کا سر کچلنے کے لئے وہ ہر وقت تیار رہتا تھا اور اسی دھن میں لگا رہتا تھا۔ کہ باطل کو شکست ہو اور حق کی فتح کا نقارہ بجائے اسی دھن میں اس نے جان دی اور آخری دم تک اس کی زبان سے اسی شوق کا اظہار ہوتا رہا۔ وہ اپنے پیارے اور خدا کے مرسل مسیح موعود کے مشن کے لئے ڈنکے کی چوٹ سے منادی کرنے والا ٹھہرا۔ اس کی قلم و زبان کی طاقت کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ظاہر کیا۔ اور اس نے خدا کے اس فضل سے پورا حصہ لیا۔ وہ اپنی پاک تحریرات کی روحانی امداد کو قوم کا لیڈر کہلا کر آئندہ نسلوں کی رہبری کے واسطے باقی چھوڑ گیا اللہ تعالیٰ نے اس کی پاک روح پر بہت فضل کیا اور اس کی مطہر روح کی خوشبو میں دور دور تک پھیلیں۔ اے ہمارے پیارے مسیح وہ تیری کامل خدمت گذاری کا ہم میں ایک نمونہ تھا۔ اے خدا کے مرسل تو دعا کر کہ مولوی عبدالکریم کے نقش قدم پر چلنے والی بہت سی روحیں تیرے خادموں میں پیدا ہوں۔ اے خدا ہم اپنے بھائی کے حق میں تجھ سے دعا مغفرت کرتے ہیں۔ وہ ہم سے جدا ہو گیا۔ اور تیرے حضور میں بلایا گیا ہم نے اس کی جدائی میں آنسو بہائے اور ہم اس کے غم میں روئے۔ وہ بہت سے امور خیر اپنے پیچھے چھوڑ گیا۔ اور ہم سوائے نیکی کے اس سے کچھ یاد نہیں رکھتے۔ ہمارے مولا کریم ہماری جانوں پر رحم کر۔ اور ہم کو اسی طرح آخیر دم تک اپنے مرسل مسیح موعود کی خدمت کی توفیق عطا فرما۔ جیسا کہ ہمارے مرحوم بھائی عبدالکریم کو تو نے عطا فرمائی۔ ہماری زندگی اب تیرے پیارے مسیح کی خوشنودی کے سہارے ہے۔ تو اس کی دعاؤں کو دنیا و آخرت میں ہمارے لئے قبول فرما۔ اور ہمارے لئے بھی تو ایسا ہی خدا ہو۔ جیسا کہ اپنے مسیح کے لئے ہے

للہ ما اخذ وللہ ما اعطی وکل شیء عندہ بمقدار

حضور کا عاجز خادم میر حامد شاہ۔ از سیالکوٹ

ریویو

عدم نجات مذہب پولوسی۔ اس نام کا ایک مختصر رسالہ آٹھ صفحہ کا شیخ اللہ دین صاحب واعظ انجمن حمایت اسلام حال وارد دہلی نے تصنیف کر کے شائع کیا ہے۔ قیمت ۔ ہے اور قاسمی پریس دہلی سے مل سکتا ہے۔ یسوع کی پھانسی پر نجات کے سارے کے بیہودہ خیال کی تردید خود اناجیل سے کی ہے دراصل یہ مذہب پولوس نے گھڑا تھا۔ ورنہ حضرت عیسےٰ کا یہ مذہب نہ تھا۔

کرشن اوتار۔ اس کتاب کا ریویو پہلے اخبار میں ہو چکا ہے اب عرب صاحب نے اسی کو دوبارہ چھپوایا ہے۔ قیمت ۔ دفتر بدر سے طلب کرو۔

لمعان الحق۔ مصنفہ شیخ عبدالحق صاحب بی۔ اے مسیح کی آمد ثانی کے بارے میں مسلمانوں اور مسیحیوں کے خیالات کو نہایت عمدگی سے دکھلایا ہے۔ اپنے دلائل کو بائبل کے حوالجات سے خوب ثابت کیا ہے۔ مسلمانوں کو چاہیئے۔ کہ اس کتاب کو خود بھی پڑھیں اور اپنے شہر کے عیسائی صاحبان کو بھی دکھائیں۔ کتاب کی قیمت صرف ۔ ہے۔ دفتر بدر سے طلب کریں۔

صراط مستقیم تحفہ مالیرکوٹلہ۔ مصنفہ جناب صوفی صاحب عبدالرحمٰن حنفی المذاہب قادری ساکن حال مالیرکوٹلہ۔ اس رسالہ میں صوفی صاحب نے اپنے اور ایک مولوی کے درمیان مذہبی گفتگو کو عمدہ پیرایہ میں بیان کیا ہے۔ وفات مسیح ناصری کے اچھے دلائل پیش کئے ہیں۔ کتاب عمدہ کاغذ پر ۱۶ صفحہ میں چھپی ہے قیمت نہیں لکھی۔

خالق باری۔ ایسٹ اینڈ ویسٹ مصنفہ مولوی احمد الدین خان صاحب مرحوم۔ ترجمان دفتر صاحب کمانڈر انچیف جس کو بعد تصحیح و ترمیم محمد فضل حسین صاحب بسمل مرادآبادی نے اپنے مطبع افضل المطابع پریس مرادآباد میں چھپوا کر شائع کیا ہے اس کتاب میں انگریزی۔ اردو۔ ہندی۔ فارسی۔ عربی الفاظ کو خالق باری کے طرز پر اشعار میں عمدگی کے ساتھ درج کیا ہے۔ ہر انگریزی لفظ کے نیچے انگریزی حروف میں بھی اس لفظ کو لکھا ہے اور دیگر زبانوں کے الفاظ کے نیچے بھی بتلایا ہے۔ کہ یہ کس زبان کا لفظ ہے یہ کتاب ۴۰ صفحہ پر نہایت خوشخط عمدہ کاغذ پر چھپی ہے اور قیمت صرف ۔ رکھی گئی ہے۔ بچوں کو پڑھانے کے واسطے عمدہ ہے بلکہ بڑے بھی پڑھیں۔ تو فائدہ سے خالی نہ رہیں گے۔ مثال کے طور پر ایک شعر ہم اس جگہ نقل کرتے ہیں

ولیف زوجہ دختت ڈاٹر یا مسٹر
mother daughter wife
ہے بہن ہمشیر سسٹر اب [illegible]
sister

بزم احباب

برادر احمد الدین صاحب ساکن چک اسکندر نے ایک کتاب کے طلب کرنے کے واسطے ۲ ٹکٹ ارسال کئے تھے بیرنگ ہو کے نکلے۔ آپ کو اطلاع دی گئی۔ اس پر آپ نے زائد ٹکٹ بھیج ایک لمبے خط کے ارسال فرمائے جس میں سے ایک دو سطر نقل کرتا ہوں جو دلچسپی سے خالی نہ ہوں گی۔ ندامت بے نہایت حاصل ہوئی اور ایک قسم کی مصیبت پیش جس پر انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھنا نامناسب نہیں۔ [illegible] سفقتہ خاسرہ ہوا۔ رباعی

پس بگو کم چون کسے نامہ کشادہ بگیان ایک ٹکٹ در جلسے قیمت
نام پاک تو محمد صادق است یا بندہ اندر گفتن این ہم صادق یا

حیدرآباد دکن سے برادر [illegible] صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ میں اپنے وطن میں ہوں۔ یہاں مخالفین کثرت سے شور کر رہے ہیں۔ بڑے مباحثے ہوتے ہیں۔ تین صاحب تصدیق فرما ہیں۔ (۱) محمد عبدالعزیز صاحب مولوی (۲) محمد حسین صاحب بندہ و (۳) محمد علی صاحب۔ سب لوگ ان کو مجبور اور تنگ کرتے ہیں۔ تاہم یہ لوگ حضرت اقدس پر کامل تصدیق فرما کر ثابت قدم ہیں۔

قصیدہ فارسی

مصنفہ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بحمد اللہ پس از عسرت بہ یسرت بار مے آید
بہارِ گل پس از ہر موسم پر خار مے آید
بہ بنیاد این چنین افتاد قانون خدا ز اول
کہ بعد از ظلمت شب نور پر انوار مے آید
ہمین سنت پئے اسلام در عالم پدید آمد
کہ ہر دورش پئے نصرت کس از انصار مے آید
درین دور مبارک ہم پئے تائید و تجدیدش
یکے ناصر مسیحا با الوف آثار مے آید
مسیح وقت و مہدی ہم مجدد بر سر این صد
ہمین است آنکہ ذکرش پاک در اخبار مے آید
ہمین است آن بروز سید عالم محمد نام
ہمین مہدی لقب احمد مسیحا وار مے آید
چہ پنداری کہ این خوش مقدمش ایجان نہ بر وقت است
عفاک اللہ چنین فہمت بچہ پندار مے آید
بیا بنگر در احوال زمانہ غور کن بارے
بدل کاین مصلح عالم بچہ اطوار مے آید
زمانہ خواستش از بہر اصلاح فساد خود
مگر واقف نہ کاین جان ز بہر کار مے آید
بدانک اللہ مگو کافر کہ این سالار قوم آید
طبیب آسا شفیق عالم بیمار مے آید
مرنج اے بدگمان از پند این مامور یزدانی
کہ این ناصح چہ لے راعجب غمخوار مے آید
دلش بریان زصد آتش پئے ایمان تو لیکن
عجب حالست اے نادان ز تو انکار مے آید
شہادت داد بر صدقش زمین و آسمان روشن
مہ و مہر منور ہم بصد اقرار مے آید
بترس اے ابلہ از انکار کن تدبیر بد گوئی
کہ طاعون از پئے تخویف ہم انذار مے آید
بیا از بہر تائید است دین ہمت کن اے غافل
کہ از خدمات دین صد طالع بیدار مے آید
زمین و آسمان از بہر تائیدش کمر بستہ
مہ و مہر منور ہم بصد ایثار مے آید
ہزاران مژدہ و شادی ز بہر طالبان حق
کہ ماموری پئے تائید از دادار مے آید
چہ گویم وصف پاکش کز بیانم شان او عالیست
عجب دُر یتیم آن گوہر شہوار مے آید
ندانم کو چہ او صد شمیم آن گل رعنا
کہ بہر دیدن عارف عنادل وار مے آید
تنفر مے کند ہر بوم فطرت از جمالش پاک
ولیکن عاشق بیدل بچشم زار مے آید
نوید اے بلبل عالم کہ بیک یار مے آید
نسیم مژدہ گل از سوئے گلزار مے آید
بیا یکدم عندلیبی ہمدمان سے باش کز رحمت
پئے ایصال مہجوران صدائے یار مے آید
خوشا دور وصال یار و ایام چنین عشرت
چہ او مطلعائے خوش منظر پئے انظار مے آید
کجا شد آن دل مجروح و خستہ جان ز مہجوری
کہ بہر زخم آن خوش مرہم دیدار مے آید
مبارک صد مبارک باد طیران محبت را
کہ این اقبال و فیروزی بس از ادبار مے آید
بحمد اللہ دین سالک گر شد روح قدسی را
چنان تائید کند روح القدس این کار مے آید
بغور دل نظر کن اندرین اے یار فرزانہ
کہ بادے نظم من چون سلک گوہربار مے آید
برم این تحفہ تا در بر ارباب معنے کاین
عجب گل در نگاہ بد بشکل خار مے آید
بفضل اللہ کشود این غنچہ امید اے طالب
مگر گوئی چہ خوشبوئی ازین اشعار مے آید

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ✦ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

رمضان المبارک

چونکہ ماہ صیام کا مبارک مہینہ بہت قریب آگیا ہے اس واسطے رمضان کے متعلق چند باتوں کا لکھنا فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔ خواندہ احباب کو چاہیئے۔ کہ دیگر ناخواندہ دوستوں کو بھی یہ باتیں سنادیں

حکم واضح ہو۔ کہ ماہ رمضان میں روزے رکھنے کا حکم خود قرآن شریف میں درج ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ یاایھا الذین امنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون۔ اے مومنو۔ رمضان کے روزے تم پر فرض ہیں اسلئے تم سے پہلوں پر بھی فرض تھے اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تم متقی بن جاؤ گے۔ اور دوسری جگہ فرمایا شھر رمضان الذی انزل فیہ القران ھدی للناس وبینت من الھدی والفرقان فمن شھد منکم الشھر فلیصمہ۔ رمضان کا مہینہ جس کے حق میں قرآن شریف میں حکم نازل ہوا ہے۔ وہ قرآن جو لوگوں کے لئے موجب ہدایت ہے اور جس میں ہدایت کی کھلی دلیلیں اور فیصلہ کن باتیں درج ہیں۔ تم میں سے جو کوئی یہ مہینہ پائے۔ چاہیئے کہ وہ روزے رکھے حدیث شریف میں بھی اس کے واسطے تاکید آئی ہے۔ لکھا ہے کہ خدائے عزوجل نے فرمایا۔ کہ ابن آدم کا ہر ایک عمل اس کے اپنے واسطے ہے۔ مگر روزہ خاص میرے واسطے ہے۔ میں ہی اس کا بدلہ دونگا

روحانی ضرورت روحانی ترقی میں روزے کا عمل ایک خاص اور بڑا ذریعہ ہے۔ ہر ایک مذہب میں روزہ پایا جاتا ہے۔ ہندو بھی برت رکھتے ہیں۔ یہودی بھی روزہ رکھتے ہیں۔ عیسائی کئی صدیوں تک روزے کے پابند رہے۔ اور اب بھی عیسائیوں کا سب سے بڑا فرقہ یعنی رومن کیتھلک ہر سال چالیس دن کے روزے کا پابند ہے۔ ہندوؤں میں بھی روزہ تھا۔ یہ ایک عاشقانہ عبادت ہے کہ انسان اپنے رب کی محبت میں کھانا پینا اور جماع کرنا سب ترک کرتا ہے اور اس سے بدیوں کے چھوڑنے کی ایک عادت پڑجاتی ہے۔ کیونکہ عمدہ لذیذ کھانوں کے موجود ہوتے جبکہ انسان خدا کی خاطر اس کو نہیں کھاتا اور میٹھے ٹھنڈے شربت کے پاس ہوتے ہوئے انسان اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے واسطے پیاس کی برداشت کرتا ہے۔ اور گھر میں خوبصورت پیاری بیوی کے موجود ہوتے خدا کے ڈر سے پرہیز رکھتا ہے۔ تو اس میں بدیوں سے بچنے اور نیکیوں کے اختیار کرنے کی ایک اعلیٰ قوت پیدا ہوجاتی ہے اور خدا تعالیٰ ایسے بندے پر راضی ہوکر اس کو نیکیوں کی توفیق دیتا ہے۔

مسیح موعود کے روزے تمام انبیاء اپنی خاص عبادتوں کے وقت میں روزے رکھتے رہے ہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنے روزوں کا ذکر اپنی سوانح میں کیا ہے۔ اس عبارت کو اصل الفاظ میں درج کیا جاتا ہے۔

"حضرت والد صاحب کے زمانہ میں ہی جبکہ ان کا زمانہ وفات بہت نزدیک تھا۔ ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا۔ کہ ایک بزرگ معمر پاک صورت مجھکو خواب میں دکھائی دیا اور اس نے یہ ذکر کرکے کہ کسیقدر روزے انوار سماوی کی پیشوائی کے لئے رکھنا سنت خاندان نبوت ہے۔ اس بات کی طرف اشارہ کیا۔ کہ میں اس سنت اہل بیت رسالت کو بجالاؤں۔ سو میں نے کچھ مدت تک التزام صوم کو مناسب سمجھا۔ مگر ساتھ ہی یہ خیال آیا۔ کہ اس امر کو مخفی طور پر بجا لانا بہتر ہے۔ پس میں نے یہ طریق اختیار کیا کہ گھر سے مردانہ نشست گاہ میں اپنا کھانا منگواتا اور پھر وہ کھانا پوشیدہ طور پر بعض یتیم بچوں کو جن کو میں نے پہلے سے تجویز کرکے وقت پر حاضری کے لئے تاکید کردی تھی دیدیتا اور اس طرح تمام دن روزہ میں گذارتا اور بجز خدا تعالیٰ کے ان روزوں کی کسی کو خبر نہ تھی۔ پھر دو تین ہفتہ کے بعد مجھے معلوم ہوا کہ ایسے روزوں سے جو ایک وقت میں پیٹ بھر کر روٹی کھا لیتا ہوں مجھے کچھ بھی تکلیف نہیں۔ بہتر ہے۔ کہ کسی قدر [illegible]

بالکم کردن۔ سو میں اس زور سے کھانے کو کم کرتا گیا۔ یہاں تک کہ میں تمام رات دن میں صرف ایک روٹی پر کفایت کرتا تھا۔ اور اسی طرح میں کھانے کو کم کرتا گیا۔ یہاں تک کہ شاید صرف چند تولہ روٹی میں سے آٹھ پہر کے بعد میری غذا تھی۔ غالباً آٹھ یا نو ماہ تک میں نے ایسا ہی کیا۔ اور باوجود اس قدر قلت غذا کے کہ دو تین ماہ کا بچہ بھی اس پر صبر نہیں کرسکتا۔ خدا تعالیٰ نے مجھے ہر ایک بلا اور آفت سے محفوظ رکھا۔ اور اس قسم کے روزے کے عجائبات میں سے جو میرے تجربہ میں آئے۔ وہ لطیف مکاشفات ہیں جو اس زمانہ میں میرے پر کھلے۔ چنانچہ بعض گذشتہ نبیوں کی ملاقاتیں ہوئیں اور جو اعلیٰ طبقہ کے اولیاء اس امت میں گذر چکے ہیں۔ ان سے ملاقات ہوئی۔ اور ایک دفعہ عین بیداری کی حالت میں جناب رسول اللہ علیہ سلم کو معہ حسنین و علی رضی اللہ عنہ و فاطمہ رضی اللہ عنہا کے دیکھا اور یہ خواب نہ تھی۔ بلکہ ایک بیداری کی قسم تھی غرض اسی طرح پر کئی مقدس لوگوں کی ملاقاتیں ہوئیں جن کا ذکر کرنا موجب تطویل ہے۔ اور علاوہ اس کے انوار روحانی تمثیلی طور پر برنگ ستون سبز و سرخ ایسے دلکش و دلستان طور پر نظر آتے تھے جن کا بیان کرنا بالکل طاقت تحریر سے باہر ہے۔ وہ نورانی ستون جو سیدھے آسمان کی طرف گئے ہوئے تھے۔ جن میں سے بعض چمکدار سفید اور بعض سبز اور بعض سرخ تھے۔ ان کو دل سے ایسا تعلق تھا۔ کہ ان کو دیکھ کر دل کو نہایت سرور پہنچتا تھا اور دنیا میں کوئی بھی ایسی لذت نہیں ہوگی جیسا کہ ان کو دیکھ کر دل اور روح کو لذت آتی تھی۔ میرے خیال میں ہے کہ ستون خدا اور بندہ کی محبت کی ترکیب سے ایک تمثیلی صورت میں ظاہر کئے گئے تھے۔ یعنی وہ ایک نور تھا جو دل سے نکلا۔ اور دوسرا نور وہ تھا۔ جو اوپر سے نازل ہوا۔ اور دونوں کے ملنے سے ایک ستون کی صورت پیدا ہوگئی۔ یہ روحانی امور ہیں۔ کہ دنیا ان کو نہیں پہچان سکتی۔ کیونکہ وہ دنیا کی آنکھوں سے بہت دور ہیں۔ لیکن دنیا میں ایسے بھی ہیں۔ جن کو ان امور سے خبر ملتی ہے۔

غرض اس مدت تک روزہ رکھنے سے جو میرے پر عجائبات ظاہر ہوئے۔ وہ انواع و اقسام کے مکاشفات تھے۔ ایک اور فائدہ مجھے یہ حاصل ہوا۔ کہ میں نے ان مجاہدات کے بعد اپنے نفس کو ایسا پایا۔ کہ میں وقت ضرورت فاقہ کشی پر زیادہ سے زیادہ صبر کرسکتا ہوں۔ میں نے کئی دفعہ خیال کیا۔ کہ اگر ایک موٹا آدمی جو علاوہ فربہی کے پہلوان بھی ہو۔ میرے ساتھ فاقہ کشی کے لئے مجبور کیا جائے۔ تو قبل اس کے کہ مجھے کھانے پینے کے لئے کچھ اضطرار ہو۔ وہ فوت ہو جائے۔ اس سے مجھے یہ بھی ثبوت ملا کہ انسان کسی حد تک فاقہ کشی میں ترقی کرسکتا ہے۔ اور جب تک کسی کا جسم ایسا سختی کش نہ ہو جائے۔ میرا یقین ہے۔ کہ ایسا تنعم پسند روحانی منازل کے لائق نہیں ہو سکتا۔ لیکن میں ہر ایک کو یہ صلاح نہیں دیتا۔ کہ ایسا کرے اور نہ میں نے اپنی مرضی سے ایسا کیا۔ میں نے کئی جاہل درویش ایسے بھی دیکھے ہیں جنہوں نے شدید ریاضتیں اختیار کیں۔ اور آخر یبوست دماغ سے وہ مجنون ہوگئے اور بقیہ عمر ان کی دیوانہ پن میں گذری۔ یا دوسرے امراض سل اور دق وغیرہ میں مبتلا ہوگئے۔ انسانوں کے دماغی قویٰ ایک طرز کے نہیں ہیں۔ پس ایسے اشخاص جن کے فطرتاً قویٰ ضعیف ہیں۔ ان کو کسی قسم کا جسمانی مجاہدہ موافق نہیں پڑسکتا۔ اور جلد تر کسی خطرناک بیماری میں پڑ جاتے ہیں۔ سو بہتر ہے۔ کہ انسان اپنے نفس کی تجویز سے اپنے تئیں مجاہدہ شدیدہ میں نہ ڈالے۔ اور دین العجائز اختیار رکھے۔ ہاں اگر خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی الہام ہو۔ اور شریعت غراء اسلام سے منافی نہ ہو۔ تو اس کو بجا لانا ضروری ہے۔ لیکن آج کل کے اکثر نادان فقیر جو مجاہدات سکھلاتے ہیں ان کا انجام اچھا نہیں ہوتا۔ پس ان سے پرہیز کرنا چاہیئے۔

دعا

اب میں رمضان شریف کے متعلق چند ضروری دعاؤں کو درج کرتا ہوں۔ پہلی رات کا چاند دیکھنے کے وقت یہ دعا رسول کریم صلے اللہ علیہ سلم پڑھا کرتے تھے

اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَۃِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّیْ وَرَبُّکَ اللّٰہُ۔ ھِلَالُ رُشْدٍ وَخَیْرٍ

ترجمہ۔ یا اللہ اس چاند کا نکلنا ہمارے لئے امن اور ایمان اور سلامتی اور اسلام کے ساتھ کر۔ اے چاند میرا رب بھی اللہ ہے۔ اور تیرا رب بھی اللہ ہے۔

روزہ کھولنے کے وقت کی دعا

اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْنَا وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْنَا فَتَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔

ترجمہ۔ یا اللہ تیرے ہی واسطے ہم نے روزہ رکھا اور تیرے دئیے ہوئے رزق پر کھولا ہے۔ تو ہمارا روزہ قبول فرما۔ تحقیق تو سنتا ہے اور جانتا ہے۔ (باقی آئندہ)

گر ہمیں مکتب است و ایں ملا
کار طفلاں تباہ خواہد شد

یوں تو ہر عقیدہ والا اپنے کو سچا اور اپنے مخالف کو جھوٹا بتاتا ہے۔ لیکن دراصل جو سچا ہوتا ہے۔ وہ راستبازوں اور حق پرستوں کی صفات و عادات کی روشنی اپنے ساتھ رکھتا ہے۔ اور جو جھوٹا ہوتا ہے۔ وہ اپنے اقوال و افعال میں کاذبوں اور باطل پرستوں کا نمونہ دکھاتا ہے۔

جہاں تک ہم کو رفع جسم عنصری ماننے والے ملانوں سے سابقہ پڑا۔ ہم نے کسی کو بھی صدق و راستی کے طریقہ پر نہیں پایا اور نہ تعصب و ہٹ دھرمی کی نجاست سے کسی کو پاک صاف دیکھا

بالفعل مسلمین میں جو صاحب اپنی انتہائی قوت کے ساتھ ہماری مخالفت پر کمربستہ ہیں۔ وہ مولوی علی رضا صاحب رام پوری ہیں۔ جو مدرسہ اسلامیہ مولمین کے اعلیٰ مدرس اور یہاں کے ملانوں کے سرگروہ ہیں

ملاجی موصوف اس عقیدہ رفع جسم عنصری کے صرف طرفدار ہی نہیں ہیں بلکہ اس منحوس عقیدہ کو اسلام کا رکن اعظم بلکہ بجمیع الوجوہ عین ایمان و اسلام سمجھتے ہیں۔ اسی وجہ سے جو شخص اگرچہ تمام ایمانی عقائد پر کامل یقین رکھتا ہوا اسلام کے تمام احکام کا اپنی طاقت بھر پورا پابند ہو۔ لیکن اگر حضرت عیسیٰ کو زندہ مع الجسم پرستے آسمان پر بیٹھا ہوا نہ مانے۔ تو اسکو ہمارے ملاجی کافر بلکہ اکفر بنا دیتے ہیں

ملاجی نے سب سے پہلے ایک لوگر افتوی کفر تیار کیا جس کا اثر صرف چند دیہاتی بنگالیوں تک محدود رہا۔ پھر ایک اور فتوی کفر دیوبند کے بعض علماء کی طرف سے شائع کیا جسکو اہل بصیرت نے ایسی ذلت کی نظر سے دیکھا ہے۔ کہ ملاجی کا دل ہی خوب جانتا ہوگا۔

ملاجی نے زیادہ تر اپنا زہر ایک غریب مسلمان مسمی زینت علی پر اوگلا۔ جو نہایت ہی سیدھا سادھا سچا مسلمان پنجگانہ نماز کا پابند اور تہجد گذار ہے۔ اور جسقدر ضروری باتیں ایک راستباز مومن میں چاہئیں۔ وہ سب اس میں موجود ہیں۔ لیکن ملاجی نے اس غریب مسلمان پر صرف اس وجہ سے کہ وہ وفات مسیح کا اعتقاد رکھتا ہے۔ کفر کا فتویٰ لگا کر اسکے تمام اہل برادری اور خویش و اقرباء حتی کہ اسکے بیٹے تک اسکا دشمن بنا دیا ہے اور اس بیچارہ کو سخت مصیبت میں پھنسا رکھا ہے۔

بہرحال ملاجی حجرہ کے اندر بیٹھے بیٹھے کفر تقسیم کرتے رہتے ہیں۔ لیکن باوجود پر زور تحریکوں کے بھی جلسہ عام میں بالمقابل فیصلہ کرنے کے لئے کسی طرح نہیں آتے اور باطل پرستوں کا طریقہ جو اہل حق کو دکھ پہنچانے کا ہمیشہ سے چلا آرہا ہے۔ اسی پر ہمارے ملاجی بھی قدم زن ہیں اور ایذا رسانی اور تکلیف دہی کو اپنی فتحیابی سمجھتے ہیں۔

ملاجی سے ہم بار بار درخواست کرتے ہیں۔ کہ ایک جلسہ میں قرآن مجید یا حدیث نبوی سے حضرت عیسیٰؑ کا جسم عنصری کے ساتھ چڑھتے آسمان پر جانا ثابت کر دیجئے ہم بلاتامل قبول کرلیں گے ورنہ ہم قرآن مجید یا حدیث نبوی سے حضرت عیسیٰؑ کی وفات ثابت کر دیں آپ تسلیم کرلیجئے۔ لیکن افسوس کہ ہمارے ملاجی قرآن و حدیث کے مطابق فیصلہ کرنے سے گریز ہی نہیں کرتے بلکہ کتاب اللہ اور کلام رسول سے فیصلہ کرنے کو گمراہی و ضلالت بتلاتے ہیں۔ اب دانشمند لوگ خود خیال کرسکتے ہیں کہ قرآن و حدیث سے کون منہ پھیرتا ہے اور سیدھے کون قدم پر کون چل رہا ہے۔ محمد تقی علی ردولوی مقیم حال مولمین دیگون بازار

سود کا بد نتیجہ ۔ جاپان پر اس قدر قرضہ ہے۔ کہ ڈیڑھ کروڑ اشرفی اسپر سود دینا پڑتا ہے۔ اس قرضہ کو اتارنے کے واسطے بالکم انکم سود ادا کرنے کے واسطے بعض ٹیکس تین گنے بڑھائے گئے ہیں۔ جنگ جاپان کو بہت مہنگا پڑا ۔ ہزاروں نوجوان مرگئے اور کروڑ ہا روپیہ خرچ ہوا

دق کا علاج ۔ پیرس کے ڈاکٹر بیرنگ صاحب نے مرض دق کا نیا علاج نکالا ہے۔ ڈاکٹر ہوٹسن کا قول ہے۔ کہ خود لنڈن میں سالانہ [illegible] آدمی سالیانہ مرض دق سے مرتا ہے

[illegible] بادشاہ ایڈورڈ کو ہسپانیہ کی [illegible] [illegible] عزت [illegible]

[illegible] کے واسطے [illegible] [illegible] کا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] جاپان [illegible] [illegible]

[illegible] جاپان [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] جلسے ۔

بڑا جہاز ۔ جاپان نے [illegible] ایک بڑا جہاز بنوایا ہے جس کا نام (Dreadnought) [illegible] کے پاس [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] خدا کو منظور تھا کہ اسلامی لوگ اس قدر دنیا میں منہمک ہو جائیں [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] قرآن [illegible] کی طرح اس خرابی کے رفع کرنے کے واسطے کوئی ایسا حکم نہیں ہے جیسا کہ قرآن شریف میں وارد ہوا ہے ۔

لارڈ منٹو ۔ ۱۷ ۔ نومبر کو ہندوستان میں پہنچیں گے ۔

درخواست دعا

برادرم عبدالمجید صاحب احمدی [illegible] اپنی بیمار اہلیہ کے لئے اور میاں غلام نبی صاحب پریم کوٹ زوجہ حاجی احمد جیو نومسلم کے لئے احمدی برادران کی خدمت میں درخواست دعا کرتے ہیں ۔ احباب دعا فرماویں

میاں محمد حسین صاحب سابق چنیوٹی حال مدراس اپنی والدہ کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں ۔ احمدی احباب ان کی مریضہ والدہ کے لئے دعا فرماویں ۔

اطلاع

قاضی محمد [illegible] الدین صاحب اکمل گولیکی ضلع گوجرات اپنے بھائی کی شادی کی یادگار میں چھ ماہ کے لئے کسی ایسے [illegible] [illegible] اخبار بدر جاری کرنا چاہتے ہیں [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] اور جہاں اوروں کے پاس اخبار بدر جاتا ہو ۔ والسلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم
مکرمی اخویم مفتی محمد صادق صاحب ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

اعلان

رسالہ طاعون [illegible] [illegible] اخبار بدر نمبر [illegible] [illegible] اگست ۱۹۰۸ء میں چھپا تھا۔ اگر کوئی صاحب اس کے منگوانے کی درخواست کریں۔ تو ان کا پتہ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ۔ ہزاری لال ہیڈ ماسٹر [illegible]

[illegible] حق ۔ چونکہ اکثر لوگ بیجا اعتراض کیا کرتے ہیں کہ حضرت [illegible] [illegible] کے حق میں سخت کلامی کی ہے اس واسطے اس [illegible] [illegible] کو محسوس کر کے بدر پریس میں دوبارہ چھاپا گیا ہے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ایک صفحہ [illegible] قیمت [illegible]

نہایت ہی مفید اور ضروری کتابیں
مولفہ ڈاکٹر محمد عبدالحکیم خان صاحب ایم ۔ بی

(۱) **تفسیر القرآن بالقرآن** ۔ جس میں تمام اخلاقی اور روحانی مسائل کی تفسیر قرآن مجید سے ۔ قصص کی تشریح احادیث صحیحہ اور توریت و انجیل مروجہ پیشگوئیوں کا اثبات واقعات و تواریخ معتبرہ سے ۔ نکات کا بیان علوم جدیدہ محققہ سے لیا گیا ہے ۔ تمام باطل قصوں کو چھوڑ دیا گیا اور تمام اعتراضوں کا رد محققانہ طور پر کیا گیا ہے ۔ حضرت مسیح الزمان علیہ السلام کے الفاظ اس تفسیر کی نسبت یہ ہیں نہایت عمدہ ہے ۔ شیریں بیان ہے ۔ نکات قرآنی خوب بیان کئے ہیں ۔ دل سے نکلی اور دلوں پر اثر کرنے والی ہے ۔ قیمت بلا جلد [illegible] مجلد [illegible]

(۲) **حمایل التفسیر** یعنی تفسیر القرآن بالقرآن حمایل کی صورت میں ۔ تمام ترجمہ اور مضامین وہی ہیں طبع ثانی کی وجہ سے بہت سے نوٹ اور نکات زیادہ کئے گئے ہیں ۔ قیمت بلا جلد [illegible] مجلد [illegible]

(۳) **تفسیر القرآن بالقرآن انگریزی** ۔ طبع ثالث کی وجہ سے اصل تفسیر القرآن بالقرآن کی نسبت بعض نوٹ اور نکات زیادہ ہیں ۔ قیمت مجلد [illegible]

(۴) **تذکرۃ القرآن** بابت ۱۹۰۸ء دستنبو قرآنی مضامین پر مبسوط بحث قیمت فی سال مجلد [illegible]

(۵) **تفسیر سورۃ فاتحہ و پارہ الم** ۔ قیمت ۶ ر

(۶) **تفسیر پارہ عم** ۔ قیمت ۴ ر

(۷) **مفتاح القرآن** ۔ صرف و نحو کا عجیب و غریب رسالہ ہے ۔ جسکو معمولی اردو خواں ایک مہینہ میں یاد کر کے قرآن مجید بامعنی پڑھ سکتا ہے ۔ چھوٹے بچے چار پانچ مہینہ میں یاد کر کے قرآن مجید بامعنی پڑھ سکتے ہیں قیمت ۴ ر

(۸) **مفتاح العرب** ۔ اس کے ذریعہ سے معمولی اردو خواں عربی صرف و نحو پر دو مہینہ میں حاوی اور مشاق ہو سکتا ہے ۔ قیمت ۸ ر

(۹) **جامع العلوم طبی** ۔ یعنی میڈیکل سائیکلوپیڈیا اردو ۔ یہ حقیقت میں علم ڈاکٹری و طب کا پورا کتب خانہ ہے جس میں (۱) علم الادویہ ۔ (۲) اقسام الاعضاء و نظامہائے جسمانی (۳) علم دوا سازی (۴) علم تشریح الامراض ۔ (۵) علم طب (۶) علم امراض النسواں (۷) علم امراض الصبیان (۸) جنرل سرجری یعنی جراحی عامہ (۹) آئی سرجری یعنی جراحی چشم (۱۰) مائنر سرجری یعنی جراحی خفیفہ (۱۱) علم قابلہ (۱۲) علم تشریح (۱۳) علم اسرار الاعضاء (۱۴) علم حفظ صحت (۱۵) پریکٹیکل کیمسٹری (۱۶) طب متعلقہ عدالت (۱۷) علم سمیات ۔ [illegible] ۔ کل قیمت [illegible] مجلد [illegible] محصول ڈاک علاوہ

(۱۰) **میڈیکل سائیکلوپیڈیا انگریزی** زیر طبع ہے قیمت [illegible] مجلد [illegible]

(۱۱) **مفید عام** ۔ علم طب اور ڈاکٹری کی کامل لغت ہے طبع ثانی میں ہر مرض [illegible] اس کی علامات تشخیص ۔ اسباب تشریح اور ماہیت کامل طور پر درج کر دی گئی ہے ۔ پہلے کی نسبت مضمون قریباً دو چند ہو گیا ہے ۔ قیمت [illegible]

(۱۲) **تشخیص الامراض** ۔ اس میں تمام امراض طبی و جراحی کی تشخیص و تشریح بہ ترتیب لغت مفصل درج ہے ۔ قیمت [illegible]

(۱۳) **رسالہ اعضاء** [illegible] ۔ اس میں اعضائے مخصوصہ کے متعلق تمام بیماریوں اور کمزوریوں کا علاج اور تمام ادویہ کا ذکر کامل طور پر درج ہے قیمت [illegible]

(۱۴) **مفید النساء و الصبیان** ۔ اس میں تمام دکھوں کا علاج ہے جو زچہ اور بچہ کو پیش آجاتے یا نادان دائیوں کے ہاتھ سے اٹھانے پڑتے ہیں قیمت ۔ (۱۵) **الذکر الحکیم نمبر ۱** اسمیں خوابوں کی سچی فلاسفی اور امام الوقت کا ذکر ہے قیمت ۔ (۱۶) **الذکر الحکیم نمبر ۲** یہ سورۃ فاتحہ کی مبسوط تفسیر ہے قیمت ۳ ر

یہ کتب پتہ ذیل پر مل سکتی ہیں

فتح محمد خان مینیجر مطبع عزیزی مقام تراوڑی ضلع کرنال

براہین احمدیہ

براہین احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سب سے پہلی تصنیف اور اس سلسلہ کی صداقت کی سب سے پہلی گواہ ہے۔ اس میں مندرجہ پیشگوئیاں آج تک پوری ہو رہی ہیں۔ اور قیامت تک ہوتی رہینگی۔ یہ کتاب ہر چہار جلد نہایت عمدہ۔ خوش خط چھپی ہوئی ہے۔ قیمت صرف پونے تین روپیے ۲۱۲۔ درخواستیں بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر بدر قادیان ضلع گورداسپور آنی چاہئیں۔

دفتر بدر سے خط و کتابت

ہر ایک خریدار کو جب اخبار روانہ کیا جاتا ہے تو اس کے پتہ کے چٹ پر نام سے پہلے نمبر خریداری بھی دیا جاتا ہے۔ سب خریداران کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ خط وکتابت کے وقت خط کے اندر اپنے نام کے ساتھ نمبر خریداری ضرور دیا کریں اور اپنا نام اور پتہ صاف اور خوش خط لکھا کریں۔ بعض لوگوں کی عادت ہے کہ خط کا مضمون بہت خوش خط لکھتے ہیں۔ مگر اپنا نام اور پتہ ایسا شکستہ خط میں جلدی سے لکھ ڈالتے ہیں۔ کہ یہاں کسی سے نہیں پڑھا جاتا۔ اور اس واسطے ایسے خط بغیر جواب لکھنے کے افسوس کے ساتھ فائل کر دئے جاتے ہیں

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یکماہ	یکبار
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ربع کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲ لیکن ۴ روپیہ سے کم اجرت کا اشتہار نہیں لیا جاویگا۔ ضمیمہ بحساب ۳ فی سینکڑہ اخبار کیساتھ تقسیم کیا جاویگا۔ ضمیمہ بھجوانے کے لئے نمونہ ارسال کر کے بذریعہ خط وکتابت فیصلہ کرلیں۔ ایڈیٹر کو اختیار ہے کہ کسی اشتہار کے لینے سے انکار کردے اجرت اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہئے مستقل اشتہار دینے والوں کو اخبار مفت بھیجا جاویگا بشرطیکہ انکے اشتہار کی اجرت سالانہ ۲۵ روپیہ سے کم نہ ہو جن کے اشتہار کی اجرت ۱۲ روپیہ سالانہ ہوگی انکو اخبار مفت لیکن محصولڈاک انھیں دینا پڑے گا۔

قیمت اخبار

۱۹۰۵ء۔ نصف سے زیادہ گذر چکا ہے۔ اس لئے جن اصحاب کی قیمت سن رواں اب تک وصول نہیں ہوئی۔ ان کی خدمت میں اخبار بذریعہ وی پی ارسال کیا جاوے گا۔ تاکہ قیمت وصول ہو جاوے۔ وی پی اخبار دس دن تک ڈاکخانہ میں رہ سکتا ہے۔ اور آدمی سہولت کے ساتھ روپیہ دے کر وصول کر سکتا ہے۔ لیکن اب بھی جو صاحبان قیمت نہیں دے سکتے۔ اور اس کو کسی آئندہ ماہ تک ملتوی رکھنا چاہتے ہیں۔ ان کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ فوراً ہم کو مطلع کریں۔ تاکہ ایسا نہ ہو کہ کارخانہ کو ناحق نقصان اٹھانا پڑے۔ بسبب تھوڑی خریداری کے کارخانہ اس وقت بہت نقصان میں ہے۔ خرچ آمد سے دگنا ہو رہا ہے۔ اور پروپرائیٹر زرکثیر اس راہ میں خرچ کر رہا ہے۔ اس قدر خرچ کی برداشت ایک فرد واحد کے واسطے ایک مشکل کا سامنا ہے۔ احباب کو چاہئے۔ کہ اس کی امداد کے لئے اٹھیں۔ خریداروں کا پیدا کرنا۔ قیمت کا پیشگی ادا کرنا۔ امدادی چندوں کا عطا کرنا۔ جس طرح سے ہو سکے۔ اس کام کو چلتا کرنے کی سعی کرنی چاہئے۔

ضروری اطلاع

رسالہ نورالدین جس میں فاضل مصنف نے بعد نظر ثانی کسی قدر اضافہ کیا ہے۔ خوش خط۔ عمدہ کاغذ پر چھپ کر تیار ہے۔ قیمت علاوہ محصولڈاک ۸ر ہے۔ درخواستیں اس پتہ پر ہوں

سیٹھ عبدالواحد ہدایت اللہ مرچنٹ وکمیشن ایجنٹ کٹڑہ جیمل سنگھ۔ امرتسر

غریب کی کون سنتا ہے

جماعت کے بعض غریب دوست جو خریداری اخبار کی توفیق نہیں رکھتے۔ مگر اس کے پڑھنے کے خواہشمند ہیں درخواست رکھتے ہیں کہ کوئی ذی استطاعت صاحب اس معاملہ میں انکی مدد کریں ایسا ہی بعض لوگ یا انجمنیں یا کتب خانے میر علم میں ایسے ہیں کہ اگر وہاں بدر بھیجا جاوے تو امید ہے کہ دینی فائدہ حاصل ہوگا۔ ناظرین اس کار خیر میں حصہ لینے کی سعی کر سکتے ہیں؟

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر سے طلب کریں

تفسیر القرآن۔ مصنفہ ڈاکٹر عبدالحکیم خانصاحب ۸ر
تفسیر سورۂ جمعہ۔ مصنفہ حضرت مولانا نورالدین صاحب ۴ر
اعجاز احمدی۔ مصنفہ محمد اسماعیل صاحب دہلوی ۱ر
تحذیر المؤمنین۔ مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب ۴ر
اعلام الناس۔ 〃 〃 〃 ۳ر
سواء السبیل۔ 〃 〃 〃 ۱ر
کشف الالتباس۔ 〃 〃 〃 ۱ر
ایقاظ الناسئین۔ 〃 〃 〃 ۶ر
موعظۂ حسنہ۔ 〃 〃 〃 ۵ر
سیاستہ الناس۔ 〃 〃 〃 ۱ر
سم الشیاطین۔ 〃 〃 〃 ۱ر
الفوالبا۔ 〃 〃 〃 ۲ر
قول الصحیح۔ پنجابی نظم۔ مصنفہ ہدایت اللہ صاحب شاعر ۱ر
عاقبۃ المکذبین۔ مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب ۱ر
شہادت آسمانی حصہ اول و دوم۔ مصنفہ محمد اسماعیل صاحب دہلوی ۴ر
السر المکتوم۔ مصنفہ محمد اسماعیل صاحب دہلوی ۵ر
ربانئے صالحہ۔ ۲ر
وفات مسیح پنجابی نظم۔ مصنفہ مولوی محمد علی صاحب سیالکوٹی ۲ر
الہامی دعا۔ رب کل شئی خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی ر
پنجابی کامن مستورات کے لئے ر
نظم برائے مستورات ر
سلاسل الفضائل۔ یہ رسالہ عربی میں ہی اور اردو میں ترجمہ کیا ہے ۲ر
سلاسل الفضائل۔ یہ رسالہ عربی زبان سیکھنے کے لئے ۲ر
سیرۃ النبی۔ عربی مترجم اردو۔
تحفۃ المشتاقین۔ پانچ رسالے منظوم بزبان پنجابی حضرت اقدس کی بدحوں ر
کلمۃ الفصل۔ عربی معہ قصیدہ عربی مترجم حضرۃ اقدس کی بعثت کے بیان میں ۱ر
رسالہ فدک۔ شیعوں کے رد میں ۲ر
انباء الغیب۔ مولانا عبداللطیف شہید اکبر کی نسبت ایک پیشگوئی حضرت اقدس شاتان تذبحان کی شرح ر
مجموعہ دعا۔ ۶ر
تعلیم القرآن ۱ر
اسم اعظم ر
لکچر سیالکوٹ حضرت اقدس ۲ر
کرشن اوتارا ہندی نظم ر
مسیح کی آمد ثانی۔ ۶ر۔ کامن احمدی ر
غلام احمد قادیانی ۱۳۰۰ھ۔ اس مبارک نام میں تمام خطبہ الہامیہ اور تریاق القلوب کا فارسی قصیدہ اور تنوی ممانعت جہاد کے کچھ شعر لکھے گئے ہیں۔ ر

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

دنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا



چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی	بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸	دوا بینی شفا بینی بغرض دار الامان بینی
سلسلۃ الجدید جلد ۱	جمعۃ المبارک	سلسلۃ القدیم جلد ۶
ای جہان منتظر خوش باش کامد گلستان	ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ	آمد مسیح دور آخر مہدی [illegible]

قیمت سالانہ پیشگی

والیان ریاست سمہ
معاونین عہ
بر ضائے صہ
خود سے
عام قیمت عہ/

اس سے زائد امداد کے طور پر جو کچھ احباب عطا فرماویں وہ بخوشی قبول کیا جاویگا۔ فہرست خریداری بہت کم ہے بلحاظ خرچ آمد سے دگنا ہے اس لئے امداد کی بہت ضرورت ہے

ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر بدر قادیان اور خط و کتابت بنام مینیجر بدر ہونی چاہیئے

ہمارا دین

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے ۔ کوئی دین دین محمد سا نہ پایا ہم نے
کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشان دکھلائے ۔ یہ ثمر باغ محمدؐ سے ہی کھایا ہم نے
ہم نے اسلام کو خود تجربہ کر کے دیکھا ۔ نور ہے نور اٹھو دیکھو سنایا ہم نے
اور دینوں کو جو دیکھا تو کہیں نور نہ تھا ۔ کوئی دکھلائے اگر حق کو چھپایا ہم نے
تھک گئے ہم تو انھیں باتوں کو کہتے کہتے ۔ ہر طرف دعوتوں کا تیر چلایا ہم نے
آؤ لوگو کہ یہیں نور خدا پاؤ گے ۔ لو تمہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے
مصطفےٰ پر ترا بیحد ہو سلام اور رحمت ۔ اس سے یہ نور لیا بار خدایا ہم نے
ربط ہے جان محمدؐ سے مری جاں کو مدام ۔ دل کو وہ جام لبالب ہے پلایا ہم نے
اس سے بہتر نظر آیا نہ کوئی عالم میں ۔ لاجرم غیروں سے دل اپنا چھڑایا ہم نے
مورد قہر ہوئے آنکھ میں اغیار کے ہم ۔ جب سے عشق اس کا تہ دل میں بٹھایا ہم نے
گالیاں سن کے دعا دیتا ہوں ان لوگوں کو ۔ رحم ہے جوش میں اور غیظ گھٹایا ہم نے
تیرے منہ ہی کی قسم میرے پیارے احمدؐ ۔ تیری خاطر سے یہ سب بار اٹھایا ہم نے
تیری الفت سے ہے معمور مرا ہر ذرہ ۔ اپنے سینہ میں یہ اک شہر بسایا ہم نے
نقش ہستی تری الفت سے مٹایا ہم نے ۔ اپنا ہر ذرہ تری رہ میں اڑایا ہم نے
تیرا میخانہ جو اک مرجع عالم دیکھا ۔ خم کا خم منہ سے بصد حرص لگایا ہم نے
شان حق تیرے شمائل میں نظر آتی ہے ۔ تیرے پانے سے ہی اس ذات کو پایا ہم نے
چھو کے دامن ترا ہر دام سے ملتی ہے نجات ۔ لاجرم در پہ ترے سر کو جھکایا ہم نے

ہم ہوئے خیر امم تجھ سے ہی اے خیر رسل ۔ تیرے [illegible] یا ہم نے
آدمی زاد تو کیا چیز فرشتے بھی تمام ۔ مدح میں تیری وہ گاتے ہیں جو گایا ہم نے
قوم کے ظلم سے تنگ آکے مرے پیارے آج ۔ شور محشر ترے کوچہ میں مچایا ہم نے

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت کرتے ہیں۔

ہاتھ میں ہاتھ لے کر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ۔ ۲۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ۔ ۳۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ

آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ۔ ۲۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ۔ ۳۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ۔

رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں۔ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ پھر اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ و اسکے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کی تازہ وحی

۲۰۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء۔ یہ خدا کا کام ہے۔ اللہ اکبر

۲۱۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء۔ اِنّی الوم من یلوم و اُعطیک مایدوم

اِنّی مع الرسول اقوم و ادوم مایدوم

۲۲۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء۔ رویا۔ دیکھا کہ دہلی گئے ہیں۔ تو تمام دروازے بند ہیں۔ پھر دیکھا کہ اُن پر قفل لگے ہوئے ہیں

پھر دیکھا کہ کوئی شخص کچھ تکلیف دینے والی شے میرے کان میں ڈالتا ہے۔ میں نے کہا تم مجھے کیا دکھ دیتے ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے زیادہ دکھ دیا گیا تھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

سفر دہلی

۱۔ روانگی۔ ۲۲ اکتوبر ۱۹۰۵ء

[illegible] مشہور ہے "حب وطن از ملک سلیمان خوشتر" [illegible] سے حضرت ام المومنین کا ارادہ تھا۔ کہ اپنے وطن [illegible] دہلی کو جائیں۔ مگر کچھ ایسے ہی اسباب بنتے رہے۔ کہ یہ ارادہ پورا نہ ہو سکا۔ خدا کی مشیت میں یہ مقدر تھا۔ کہ ان ایام میں یہ ارادہ پورا ہو۔ اور اس کے واسطے ایک عمدہ تقریب یہ بھی پیدا ہو گئی۔ کہ ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب اسسٹنٹ سرجن دہلی کے ڈفرن ہسپتال میں ڈیوٹی پر لگائے گئے تھے پہلے تو یہ خیال تھا۔ کہ حضرت ام المومنین اپنے والد بزرگوار یعنی میر ناصر نواب صاحب کے ساتھ دہلی چلے جائیں گے۔ مگر جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کی روانگی کے متعلق اللہ تعالیٰ سے حضور مسنون طریقہ پر استخارہ کیا۔ تو الہام ہوا۔ لاتقوموا تک التقعل و الا معہ۔ لاتردو عمود [illegible] الا معی۔ انی معک و مع اھلک (یہ الہامات گذشتہ اخبار بدر میں چھپ چکے ہیں۔) ان الہامات کی وجہ سے ضروری ہوا۔ کہ حضرۃ صاحب بھی اپنے اہل و عیال کے ساتھ دہلی جائیں۔ اور جب حضرت نے تشریف لے جانے کا ارادہ ظاہر فرمایا۔ تو آپ کے حکم اور اجازت سے چند خدام بھی ساتھ ہوئے۔ عاجز راقم کی طبیعت بیمار تھی۔ چند روز بخار آتا رہا ہے۔ مگر حضور نے فرمایا کہ چلے چلو۔ تبدیل آب و ہوا سے بھی فائدہ ہوتا ہے۔ چنانچہ شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم کو ۲۱ اکتوبر کی صبح کو گاڑی ریزرو کرانے اور دیگر انتظام کے واسطے بٹالہ بھیجا گیا اور حضور اقدس بمعہ اہل بیت و خدام ۲۲۔ اکتوبر بروز یکشنبہ کی صبح کو قادیان سے روانہ ہوئے۔ روانگی سے پیشتر آپ نے فرمایا۔ کہ آج رات ایک رویا اور ایک الہام ہوا (جو اسی اخبار میں اوپر درج ہو چکے ہیں) جن سے معلوم ہوتا ہے کہ دہلی والوں کے دلوں پر ایسے قفل لگے ہوئے ہیں کہ ان پر کوئی نیک اثر نہیں ہوتا۔ اور ہر طرح کی بدزبانی ہم ان لوگوں سے وہاں سنیں گے۔ غرض دہلی نے جو سلوک خدا کے مسیح کے ساتھ کرنا ہے۔ اس کی خبر ہم پہلے سے ہی لیکر یہاں سے روانہ ہوتے ہیں (یہ مضمون میں سٹیشن بٹالہ پر لکھ کر مطبع میں بھیجتا ہوں۔)

روانگی ۲۲۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء کی صبح کو حضرت قادیان سے روانہ ہوئے۔ آپ کے ساتھ ایک رتھ اور سات یکے تھے۔ علاوہ آپ کے اہل بیت اور خادمہ عورتوں کے مفصلہ ذیل خدام ساتھ ہوئے۔ ۱۔ حضرۃ مولوی محمد احسن صاحب۔ ۲۔ سیٹھ عبدالرحمان صاحب ۳۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب۔ ۴۔ عاجز راقم۔ ۵ مولوی عبدالرحیم صاحب میرٹھی۔ ۶۔ خلیفہ رجب الدین صاحب لاہوری۔ ۷۔ شیخ غلام احمد صاحب نومسلم۔ ۸۔ شیخ حامد علی صاحب۔ ۹۔ بابو نور الدین صاحب۔ ۱۰۔ شیخ یعقوب علی صاحب بٹالہ [illegible] مل گئے۔ یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ علاوہ [illegible] کے جو کون [illegible] د حمد [illegible] ۔۔۔ پر [illegible] حضرت کی سواری کے ساتھ پیدل دوڑتے ہوئے قادیان سے بٹالہ تک آئے۔ اور مسیح کے ہمرکاب ان کا دوڑنا عشق اور محبت کا ایک سچا نمونہ دیکھنے والوں کو دکھاتا تھا۔ ان میں یہ صاحب تھے۔ مولوی احمد نور صاحب افغان۔ شیخ عبدالرحیم صاحب اتالیق صاحبزادگان نواب صاحب۔ میاں شادی خان صاحب۔ اور ان کے ساتھ ہی یہ لڑکے بھی تھے۔ عبدالرحمان۔ صوفی عبداللہ عبداللہ درزی۔ میاں مظہر حق (اللہ تعالیٰ ان کی عمر اور نیکی میں برکت دے)

منشی عبدالعزیز صاحب پٹواری سیکھواں اور میاں جمال الدین صاحب سیکھواں سے بغرض زیارت حضرت اقدس علیہ السلام پہلے سے سٹیشن بٹالہ پر پہنچ گئے ہوئے تھے اور چوہدری فضل محمد صاحب بگہ وال بھی موجود تھے۔

سٹیشن بٹالہ چوہدری اللہ داد خان صاحب ہیڈ کلرک دفتر نہر قادیان جو ایک کام کے لئے لاہور گئے ہوئے تھے۔ بٹالہ سٹیشن سے حضرت اقدس کی تشریف آوری کی خبر پاکر بطور استقبال حضرت اقدس کو رستہ میں آکر ملے۔ اور سٹیشن بٹالہ سے روانہ ہونے تک حضرت اقدس کے ساتھ رہنے کا شرف حاصل کیا

سٹیشن بٹالہ پر بہر دو نمازیں جمع کر کے [illegible] جگہ اس امر کا بیان کرنا فائدہ سے خالی نہ ہوگا [illegible] سٹیشن بٹالہ کا انتظام بہت عمدہ دکھائی دیا۔ خصوصاً بابو [illegible] کے نام سے میں واقف نہیں ہوں۔ اور وہاں کے اسسٹنٹ صاحب ایک نیک اور خلیق آدمی ہیں مسافروں کے ساتھ نہایت عمدہ برتاؤ کرتے ہیں۔ [illegible] کو خوش سلیقگی اور عمدگی سے [illegible] دکھائی سٹیشن پر حضرت کے لئے سیکنڈ کلاس گاڑی [illegible] تھی۔ قافلہ کے اسباب کا انتظام اخویم شیخ یعقوب علی صاحب کے سپرد ہوا۔ اور ٹکٹ وغیرہ خرید کر معمولی وقت [illegible] ایک بجے ۵ منٹ پر گاڑی بٹالہ سے روانہ ہوئی سٹیشن بٹالہ پر اہلیہ میاں امام بخش صاحب [illegible] نے حضرت کی بیعت کی۔

سٹیشن امرتسر سٹیشن امرتسر پر [illegible] پانچ گھنٹہ کے تھی۔ شہر میں احباب کو خبر ہو گئی۔ حضرت اور خدام کی ملاقات کے واسطے دوڑے آئے۔ ساتھ ہی رات کا کھانا بھی پر تکلف تیار کر کے لائے اور گاڑی کی روانگی تک حضرت کی خدمت میں حاضر رہے اور قافلہ کو گاڑی بدلنے میں بہت مدد دی۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔ امرتسر کے سٹیشن پر کپورتھلہ سے برادر منشی ظفر احمد صاحب منشی محمد اروڑا صاحب اور ڈاکٹر فیض قادر صاحب پہنچ گئے۔ اور لاہور سے بابو غلام محمد صاحب اور حکیم محمد حسین صاحب قریشی بمعہ اپنے فرزند ارجمند محمد یوسف کے حضور کی خدمت میں امرتسر کے پلیٹ فارم پر بر وقت پہنچ گئے قریباً ۹ بجے گاڑی امرتسر سے روانہ ہوئی۔

راستہ راستہ میں کرتار پور کے سٹیشن پر [illegible] افغان۔ منشی صاحب۔ و دیگر احباب کپورتھلہ۔ پھگواڑہ پر حبیب الرحمان اور احباب لدھیانہ۔ لدھیانہ میں حضرت کی زیارت کے لئے رات کے وقت مختلف اسٹیشنوں پر حاضر تھے

دہلی قریب ساڑھے تین بجے دہلی پہنچے اور محلہ چتلی قبر میں الف خان کے مکان [illegible] میں اترے۔ بعد کے حالات [illegible] ناظرین ہوں گے۔ (۲۳ اکتوبر کو دہلی میں لکھا گیا)

اطلاع۔ تازہ خبر آمدہ دہلی سے معلوم ہوا ہے۔ کہ غالباً ۵ نومبر تک حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دہلی میں [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اشعار از نتائج افکار احد از اخیار متوسط دیار

زیبا ہمہ حمد مر خدا را
رحمان و رحیم و مالک الیوم
ایاں ہمہ مر ترا پہ سستیم
مارا رہ مستقیم ۔ ۔ بنما
بنمارہ شان بران نعمت
یعنی رہ آن یہود کا یشان
بہتان کنند بر مسیحم
گفتند عدو ئے مہدی دین
کیا لیست ز تبدیان ظلمت
دجال زمان نقیب بدا دند
آن مہدی ما کہ بہر صدقش
شمس و قمر اند نیز شاہد
طاعون ہم از برائے صدقش
نامش بجہان غلام احمد
در وے بدلش بہ راستی است
زیبا است عمامۂ فضیلت
موزوں بہ برش چہ حلۂ نور
بودہ شہ بہ ران خلافت آدم
علی شہ بہ شیث ہم عطا شد
بہ نکلت خاص شد عنایت
ہم تبدل ذبیح آمد
در صبر و رضا بشکل ایوب
یعقوب شد کرد آن تضرع
بہتر نشد آن جمال یوسف
نور سکہ بہ طور جلوہ گر شد
ثانی بجہ از ش کلام حق
دیوان ز مانۂ سلیمان
با مردم اگر چہ ہم نشیند
تر بیر لند مسلے بہ سیف حجت
تاثیر دعا بسان مہدی
این ایرش بطا بہ زہد و تقوی
اللہ بین نفس حیات بخشید
آن عیسیٰ ہم کرد و بہر دجال
یعنی ز دم دعا و حجت
ایسے خیر امم شتاب بر خیز
مہدی کہ بشنا بذکر خیرش

رتبہ دو جہان دہا دوارا
آن یوم کہ وعدہ شد جزا را
جویان ز تو یا د ر ی و یا را
آن رہ کہ نمائی اتقیا را
نے راہ یہود و نے نصارا
رنجیدہ مسیح مقتدا را
تکفیر کنند آن ہدے را
نا کردہ ا ما متش گوارا
کان تندو و قادیان سرا را
آوردہ بجان جوز بلا را
لرزان شدہ بحر و برو خلا را
برصدق مسیح یا مدارا
در قوم زبون شد آشکارا
کامش بزبان ہدے خدا را
است بزبان او صد
ہم تاج کمال آن فتی را
آن نور کہ بود مصطفی را
کالشت مسیح باصفا را
کان دادہ مسیح یا خدا را
آن صدق نا خلیل سارا
این آمد ذبیح نفس مارا
کہ دعا با ہم بارضا را
کان کرد مسیح عشق مارا
زین عشق مسیح باطن آرد
در قلب ویست جلوہ آرا
دادہ بنی خوشنودا را
پوشیدہ لباس اتقا را
مصداق حدیث مصطفی را
آن ثانی یا دے سبا را
حاصل نشد ابن برخیا را
مثل است نبی نینوا را
پس مردہ روح بیضیا را
ثابت شدہ مر مسیح ما را
بشکست صلیب فتنہ زا را
تسلیم امام دو سرا را
بردید بہ آسمان صدا را

عیسیٰ کسی انتظار دیدش
افلاک وزمین واین فضا را
اکسیر ہدایت و سعادت
نشناختہ قدر کیمیا را
بکنید حذر از آن کہ برحست
ہرما ہرستی ہوائی را
این است و عاکد ہد محشر
بنواختہ جسد بے نوا را

بیلے نہ بخواب چشم وا را
یا حضرت حق بارسالت
آورد وبزد درست ما را
بدست سے غرور گشتید
قد خاب من افتری شما را
بہ خیز شتاب و متبع شو
کن بندل سلام کرد گار را

پر نور کا در چون وجود ش
چون کرد بلند ہم ندا را
ر وتافتہ از جناب پاکش
دلیل لکند ایہا الشکر
این غرہ وافترا نبیند
مہدی مسیح مینند ا را
ور ظل لوائے عبدا لحمد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔ جناب مفتی صاحب ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ چند سطرین ہمبارہ وفات جناب مولانا مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کی بابت روانہ کرتا ہوں ۔ اس کو کسی گوشہ اخبار میں درج فرماوین ۔ قطعہ ۔ دنیائے دنی کو جو کہ فانی سمجھے ۔ اور قصہ عمر کو کہانی سمجھے ۔ وہ یلئے حقیقت کو وہی جانے پیرو جو مثل حباب زندگانی سمجھے ۔ حمد بے شمار اس مفتی قضا کو لائق ہے کہ جس کے دست قبضہ قدرت میں حیات وممات خلائق ہے ۔ یہ بات سب پر ہویدا ہے جو چیز پیدا ہے وہ ناپید اہے کیسان نہ ہو ۔ دیوان قضا اسی کا نام ہے کہ جس کا کل من علیہا فان کلام ہے ۔ افسوس صد افسوس کہ انبیا عظام و اولیا کرام صمصام موت نے اس دار فنا کو چھوڑا یا ۔ اور ملک بقا کی سمت منہ پھیرا یا ۔ سچا یہ قول کسی کا ہے ۔ بتر لیئے والا ہر ایک کے جی کا ہے ۔ مطلع ۔ لائی حیات آئے قضا لیچلی چلے ۔ اپنی خوشی نہ آئے نہ اپنی خوشی چلے ۔ اور یہ مطلع ثانی حیات جاودانی کی کیا حسرت دلا رہا ہے ۔ اور موت کو یاد کرا رہا ہے ۔ شعر ۔ رخصت اے اہل وطن مضطر ہوا جاتے ہیں ہم ۔ ۔ ۔ ہے غربت کے پانے کے لئے ۔ اور خوش کلامی مولانا الحی خوب ہے ۔ بیان ہو نہیں سکے ۔ پیش ۔ ۔ ۔ جوان چینے نیست ۔ طرفہ ماجرا تو یہ ہے ۔ بوڑھے تو ہی سکے مرنے کا اسقدر الم نہیں ہوتا ہے جیسے جوان کی حضار کا غم ہوتا ہے ۔ اس مضمون عجب سانحہ ہوا ہے کہ جس کے بیان کرنے سے زبان تھرتھرا تی ہے ۔ شدید تر قلم بکام تحریر صفحہ قرطاس پتھر کھرا آتا ہے ۔ سچ کہا ہے کسی نے ۔ شعر ۔ اگر پیر نود سالہ بمیرد عجبے نیست ۔ این جوان ہاتم شعلہ فلک کر گویند جوان مرد ۔ اس قصہ جانگاہ کو سنکر دل جماعت احمدیہ ہا ئیت بیتاب ہے ۔ ہر ایک شخص مضطر و سرا سیمہ شکل ماہی بے آب ہے ۔ وجہ یہ کہ ایک شخص ماہر علوم یکتائے روزگار اس فلذ جہے ثبات سے بحکم خالق المکانات مستطاب معلی القاب عالم کلام قدیم وحافظ احادیث رسول کریم مولانا ابو الفضل مولانا مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی جو بڑے اصحاب جناب مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تھے اور اس جماعت احمدیہ کے مددگار و معاون تھے ۔ بہ مرض ذات الجنب کہ جس پر دعا دوا کا کچھ اثر نہ ہو سکا ملک عدم کو سدھارے ۔ بجز انا للہ اور کیا کہا جاوے کیونکہ یہ دن سب کو پیش آنا ہے ۔ مولوی صاحب مرحوم کی عمر ابھی شباب کے مضمون کی تشریح تھا کہ یہ شخص نوجوان ابھی مرنے کے قابل نہیں ہے مگر قضا وہ چیز ہے کہ برنا و کیا پیر کیا صغیر و کبیر کسیکو بھی چھوڑنے والی نہیں بلکہ سو برس کے بڈھے بیٹھے رہتے ہیں اس کے آگے جوان اٹھ کر چل بستے ہیں کسی کو کیا معلوم تھا کہ یہ ہونہار درخت قضا کے تبر سے ایسی جلدی کٹ جاویگا کہ جس کے فراق میں مانند زبان قلم سننے والوں کا کلیجہ تھم سے پھٹ جاویگا آپ تو چل بسے اور اپنی ملت والوں کو اپنی دائمی جدائی میں رونے کے لئے چھوڑا ۔ مولوی صاحب مرحوم کوئی معمولی انسانوں میں سے نہ تھے آپکی حیات ستون کی نے موجب برکت ملت باعث مصیبت ثابت ہوگی ۔ زمانہ ہر چند انقلاب دیکھنے کے بعد کبھی جلد کے ایسا دوسرا بہم پہنچا سکیگا ۔ ا درگیتی ۔ ۔ ۔ سپوت پر نثار باد آدم کے ہزاروں نا خلف ایسے خلف صالح پر صدقہ آفتاب زمین کے گرد پھرے یارزمین آفتاب کے صدقہ ہوا ایسے با وصف کہیں ملتے ہیں ۔ ۔ ۔ نور ہے ہو گشت لگا تا پھرے گر ایسوں کا پتہ کہاں ملتا ہے انسان اپنی موجودہ شکل و ہیئت پر اشرف المخلوقات کہلا نیکا ہر گز مستحق نہیں ہو سکتا ہے جس طرح حیوان کا انسان ہونا محال ہے اسیطرح ایسے آدمی کا ہونا بھی محال ہے ۔ مولوی صاحب واقعی اس دماغ کے آدمی تھے کہ دیکھنے سننے مولوی صاحب موصوف کی تالیفات وتصنیفات ۔ ۔ ۔ خصوصاً اسد افضل کا ناطقہ بند کر دیا ۔ بقول شخصے ۔ خوار ج کا دم آگیا تاک مین ۔ ۔ ۔ اسد افضل ہو جیسے ہی خاک مین ۔ مولوی صاحب مرحوم خلافت راشدہ کا حصہ دوم بھی تحریر کرنیوالے تھے مگر مرضی خدا میں کسیکا کیا چارہ ہے ۔ قضا نے مولوی صاحب کو نہ چھوڑا مجھے امید تھی کہ حصہ دوم بھی کتاب مسطورہ کا اول سے بھی افضل ہوتا افسوس ہے کہ اہل علوم ملک عدم میں چل بسے ۔ اب تفریب سے در گذر کر کے تاریخ رحلت مولوی صاحب موصوف کیطرف رجوع ہوتا ہوں ۔ قطعہ تاریخ وفات ۔ گیارہ شعبان بہار شنبہ کو تو قادیان ۔ ۔ ۔

ہو چلے گو بانے سوئے ملک عدم ۔ حیف ہے جو عبد الکریم اہل شعور ۔ آریوں کا تھا ان سے ناک مین دم ۔ بعد چو ادبھی ان کے تھے مقہور ۔ اور خوارج بھی ان سے ترسان تھے ۔ اور لرزان ۔ ۔ ۔

۲۴ ستمبر ۱۹۰۸ء۔ فرمایا۔ صوفیوں کی جو کتابیں ہیں۔ ان کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ انہیں موت کا خیال دامنگیر رہا ہے۔ لیکن مولویوں کے نام سے جو لوگ گذرے ہیں وہ عموماً محجوب رہے ہیں۔ بہت ہی کم جو دراصل وہ بھی فقیر تھے۔ وہ تو اس حجاب سے بچے ہیں۔ ورنہ اہل تصوف سے عموماً الگ رہے ہیں۔ اور ایسے پاک باز لوگوں پر کفر ہی کے فتوے دیتے رہے۔ جو دنیا سے انقطاع کرنے والے تھے۔ صوفی تو ایسے ہیں جیسے ہر وقت کوئی مرنے کو طیار رہتا ہے۔ ان کی کتابوں کو پڑھ کر طبیعت خوش ہو جاتی ہے۔ اور ان سے خوشبو آتی ہے۔ کہ وہ صاحب حال ہیں صاحب قال نہیں۔ اگر فراست صحیحہ ہو تو انسان ان باتوں کو سمجھ لیتا ہے۔ سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب فتوح الغیب بڑی ہی عمدہ کتاب ہے۔ میں نے اس کو کئی مرتبہ پڑھا ہے۔ بدعات سے پاک ہے۔ بعض کتابیں صوفیوں کی اس قسم کی بھی ہیں۔ کہ ان میں بدعات بھی داخل ہوگئی ہیں۔ لیکن یہ کتاب بہت ہی عمدہ ہے فقیروں میں بھی ایک آفت پڑی ہے۔ یعنے بعض فقیر تو ہوئے۔ مگر وحدت وجودی ہو گئے۔ اور خود ہی خدا بن بیٹھے۔

[illegible] لک میں دوابہ (بست جالندھر) میں اکثر [illegible] رجو وجودی کہلاتے ہیں۔ ان کا مذہب عموماً اباحتی دیکھا گیا ہے اور حقیقت میں اس مذہب کا خاصہ اور اثر ہونا بھی یہی چاہیئے۔ کیونکہ جو شخص اللہ تعالے کو ان صفات سے متصف نہیں مانتا۔ جو قرآن شریف میں بیان ہوئی ہیں۔ اور اپنے اور خدا تعالے میں کوئی فرق نہیں کرتا بلکہ خود ہی خدا بنتا ہے۔ وہ اگر اباحتی نہ ہو تو اور کیا ہو زیادہ تعجب کی بات یہ ہے کہ یہ لوگ دوزخ اور بہشت پر ایمان بھی لاتے ہیں۔ اور ایمان لا کر بھی سمجھتے ہیں۔ کہ ہم ہی خدا ہیں ہو ایک اور بڑی غلطی ہے۔ جس میں یہ لوگ مبتلا ہیں اور وہ یہ ہے۔ کہ اپنے مذہب کو اکابر سے منسوب کرتے ہیں اصل یہ ہے کہ مذہب دو ہیں۔ وجودی اور شہودی۔ وجودیوں نے فلسفیوں کی طرح یہ سمجھ لیا ہے۔ کہ انسان کے سوا خدا کچھ نہیں ہے۔ یا خدا کے سوا اور کچھ نہیں مگر شہودی ان کے سوا ہیں اور وہ ٹھیک ہیں جنھوں نے استیلاء محبت اور تجلیات صفات الٰہی سے ایسا معلوم کیا کہ خدا ہے۔ اونھوں نے اس کی ہستی اور وجود کے سامنے اپنی ہستی اور وجود کی نفی کرلی اور من تو شدم تو من شدی کے مصداق ہوئے حقیقت میں محبت کے ثمرات میں سے نفی وجود ضروری ہے اس پر اعتراض نہیں ہو سکتا۔ بلکہ قرآن شریف سے یہ صحیح معلوم ہوتا ہے۔

یہی وہ مقام ہے۔ جو فنا فی اللہ کہلاتا ہے۔ لیکن وجودیوں کا یہ حال نہیں۔ ان کا تو یہ حال ہے۔ کہ گویا انھوں نے ڈاکٹروں کی طرح تشریح کرکے خدا تعالے کو دیکھ لیا ہے۔ تب ہی تو یہ خود بھی خدا بنتے ہیں۔ حالانکہ یہ صریح غلط اور بیہودہ امر ہے۔ اللہ تعالیٰ تو صاف فرماتا ہے۔ لا تدرکہ الابصار۔ وجودیوں کا یہ مذہب ہے۔ کہ ہم ہی لا الہ الا اللہ پڑھتے ہیں اور ہم ہی سچے موحد ہیں۔ باقی سب مشرک ہیں۔ اس کا نتیجہ عوام میں یہ ہوا۔ کہ اباحت پھیل گئی اور فسق و فجور میں ترقی ہو گئی۔ کیونکہ وہ کسی سے حرام نہیں سمجھتے اور نماز اور روزہ اور دوسرے اوامر کو ضروری نہیں سمجھتے۔ اس سے اسلام پر بہت بڑی آفت آئی ہے۔ میرے نزدیک وجودیوں اور دہریوں میں ۱۹ اور ۲۰ کا فرق ہے۔

یہ وجودی سخت قابل نفرت اور قابل کراہت ہیں۔ افسوس کا مقام ہے۔ کہ جس قدر گدیاں ہیں۔ ان میں سے شاید ایک بھی ایسی نہیں ہوگی۔ جو یہ مذہب نہ رکھتی ہو۔ سب سے زیادہ افسوس یہ ہے۔ کہ سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا فرقہ جو قادری کہلاتا ہے وہ بھی وجودی ہوگئے ہیں۔ حالانکہ سید عبد القادر وجودی نہ تھے۔ ان کا طرز عمل اور ان کی تصنیفات اھدنا الصراط المستقیم کی عملی تصد[illegible] ہیں علماء صرف یہ سمجھتے ہیں۔ کہ اہدنا الصراط المستقیم صرف پڑھنے کے لئے ہے۔ لیکن اس کے اثرات اور نتائج کچھ نہیں۔ مگر وہ عملی طور پر دکھاتے ہیں۔ کہ ان منعم علیہ لوگوں کے نمونے اس امت میں ہوتے ہیں۔

غرض

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ کہ گو ایسے لوگ تھوڑے ہوتے ہیں۔ لیکن ہیں ضرور جو خدا تعالے سے کامل محبت کرتے ہیں۔ اور اسی دنیا میں رہ کر انقطاع اور سفر آخرت کی طیاری کرتے ہیں۔ یہ امور ایسے ہی لوگوں کے حصے میں آتے ہیں جیسے سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ۔ مگر اب برخلاف ان کے وجودیوں کی کثرت ہے اور اسی وجہ سے فسق اور فجور میں ترقی ہے۔ قرآن شریف کی تعلیم کا خلاصہ مغز کے طور پر یہی بتایا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی محبت اس قدر استیلا کرے۔ کہ ما سوی اللہ جل جاوے۔ یہی وہ عمل ہے جس سے گناہ جلتے ہیں اور یہی وہ نسخہ ہے۔ جو اسی عالم میں انسان کو وہ حواس اور بصیرت عطا کرتا ہے جس سے وہ اس عالم کی برکات اور فیوض کو اس عالم میں پاتا ہے اور معرفت اور بصیرت کے ساتھ یہاں سے رخصت ہوتا ہے۔ ایسے ہی لوگ ہیں۔ جو اس زمرہ سے الگ ہیں۔ من کان فی ھذہ اعمیٰ فھو فی الاخرۃ اعمیٰ۔ اور ایسے ہی لوگوں کے لئے فرمایا ہے ولمن خاف مقام ربہ جنتان۔ یعنے جو لوگ اللہ تعالےٰ کے حضور میں کھڑے ہونے سے ڈرتے ہیں۔ ان کو دو جنت ملتے ہیں۔ ہمارے نزدیک اس کی حقیقت یہ ہے۔ کہ ایک جنت تو وہ ہے۔ جو مرنے کے بعد ملتی ہے۔ دوسری جنت اسی دنیا میں عطا ہوتی ہے اور یہی جنت اس دوسری جنت کے ملنے اور عطا ہونے پر بطور گواہ واقعہ ٹھہر جاتی ہے ایسا مومن دنیا میں بہت سے دوزخوں سے رہائی پاتا ہے مختلف قسم کی بداخلاقیاں یہ بھی دوزخ ہی ہیں۔ جن چیزوں سے شدید تعلق ہو جاتا ہے وہ بھی ایک قسم کا دوزخ ہی ہے کیونکہ پھر ان کو چھوڑنے سے تکلیف ہوتی ہے۔ مثلاً مال سے محبت ہو۔ اور اسے چور لے جائیں۔ تو اسے سخت تکلیف ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ بعض اوقات ایسے لوگ مر ہی جاتے ہیں۔ یا ان کی زبان بند ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پر اور جن فانی اشیاء سے محبت ہے وہ اگر تلف ہو جائیں یا مر جاویں۔ تو اس کو سخت رنج اور صدمہ ہوتا ہے۔ مثنوی میں ایک حکایت لکھی ہے۔ کہ ایک شخص کا ایک دوست مر گیا جس کے غم میں وہ رو رہا تھا۔ اس سے پوچھا گیا کہ تو کیوں روتا ہے۔ تو اس نے کہا۔ کہ میرا ایک نہایت ہی عزیز دوست مر گیا۔ اس نے کہا کہ تو نے مرنے والے سے دوستی ہی کیوں کی۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ مفارقت تو ضروری ہے اور جدائی ضروری ہوگی یا یہ خود جائیگا۔ یا وہ جس سے دوستی اور محبت کی ہے۔ پس وہ مفارقت عذاب کا موجب ہو جائے گی۔ لیکن جو لوگ اللہ تعالےٰ کے حضور کھڑا ہونے سے ڈرتے ہیں اور ان فانی اشیاء کے دلدادہ اور گرویدہ نہیں ہوتے۔ وہ اس عذاب سے بچائے جاتے ہیں۔ کسی نے کیا اچھا کہا ہے۔ ؎

وحشت و تنہا نزد و دو جز آرام نیست
جز بخلوت گاہ حق آرام نیست

اللہ تعالے بہتر جانتا ہے۔ کہ ہمارا اصل منشا اور مقصد کی غرض یہ نہیں۔ کہ عیسےٰ فوت ہو گیا۔ یہ تو ایک سچائی تھی جو ہم نے پیش کی۔ اللہ تعالےٰ نے ہم پر یہی ظاہر کیا ہم نے اسی طرح اس کو دنیا کے سامنے پیش کر دیا۔ ہمیں حضرت عیسیٰؑ کے ساتھ کوئی دشمنی نہیں۔ وہ بھی اللہ تعالےٰ کے ایک رسول اور پیغمبر ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ وہ جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر نہیں گئے۔ ہم کو ان کی تذلیل منظور نہیں مگر ہم کیا کریں۔ اصل بات ہی یہ ہے جو امر ہم کسی نبی اور رسول کے لئے نہیں مانتے ہم کیوں کر ان کے ساتھ اسے مختص کریں۔ ہاں ہم کو بخل نہیں ہم تسلیم کرتے ہیں کہ جب جسم کے ساتھ دوسرے پیغمبر آسمان پر گئے ہیں حضرت عیسےٰؑ بھی اسی جسم کے ساتھ گئے ہیں مگر ان لوگوں کی غلطیوں اور

اور خود تراشیدہ خیالات کو کیسے مان لیں

یہ خوب یاد رہے۔ کہ ہم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر روح بلا جسم ہرگز نہیں مانتے۔ ہم مانتے ہیں۔ کہ وہ وہاں جسم ہی کے ساتھ ہیں۔ ہاں فرق اتنا ہے کہ یہ لوگ جسم عنصری کہتے ہیں اور میں کہتا ہوں کہ وہ جسم وہی جسم ہے جو دوسرے رسولوں کو دیا گیا ہے۔

دوزخیوں کے متعلق اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ لا تفتح لھم ابواب السماء۔ یعنی کافروں کے لئے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جاویں گے۔ اور مومنوں کے لئے فرماتا ہے۔ مفتحۃ لھم الابواب۔ اب ان آیات میں لھم کا لفظ اجسام کو چاہتا ہے۔ تو کیا یہ سب کے سب پھر اسی جسم عنصری کے ساتھ جاتے ہیں؟ نہیں ایسا نہیں جسم تو ہوتے ہیں۔ مگر وہ وہ جسم ہیں۔ جو مرنے کے بعد دئے جاتے ہیں۔ ایسا ہی فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی بھی اجسام کو چاہتا ہے۔ پھر تیسری شہادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رویت ہے۔ معراج میں آپ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو حضرت یحییٰ کے ساتھ دیکھا وہاں آپ نے روحیں تو نہ دیکھی تھیں۔ یعنے جسم صرف حضرت عیسیٰ کا ہو اور باقی نبیوں کی روحیں تھیں اور مسیح ہی کا جسم تھا۔

سچی اور بالکل سچی اور صاف بات یہی ہے کہ اجسام ضرور ملتے ہیں۔ لیکن یہ عنصری اجسام یہاں ہی رہ جاتے ہیں یہ اوپر نہیں جا سکتے۔ جیساکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار کے جواب میں فرمایا۔

قل سبحان ربی ھل کنت الا بشرا رسولا۔ یعنی ان کو کہدے۔ میرا رب اس سے پاک ہے۔ جو اپنے وعدوں کے خلاف کرے جو وہ پہلے کر چکا ہے۔ میں تو صرف ایک بشر رسول ہوں سبحان کا لفظ اس لئے استعمال کیا کہ سابق جو وعدے ہو چکے ہیں انکی خلاف ورزی وہ نہیں کرتا۔ وہ وعدہ کیا ہے؟ ولکم فی الارض مستقر و متاع الی حین اور ایسا ہی فرمایا۔ الم نجعل الارض کفاتا۔ اور پھر فیھا تحیون و فیھا تموتون۔ ان سب پر اگر یکجائی نظر کیجاوے تو صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ جسم جو کھانے پینے کا محتاج ہے۔ آسمان پر نہیں جاتا۔ پھر ہم دوسرے نبیوں سے بڑھ کر مسیح میں یہ خصوصیت کیونکر تسلیم کریں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کفار نے شرارت سے یہی سوال کیا تھا۔ کہ آپ آسمان پر چڑھ جائیں اس کی وجہ یہ تھی۔ کہ وہ پہلے وہ آیات سن چکے تھے جن میں اس امر کی نفی کی گئی تھی۔ انہوں نے سوچا۔ کہ اب اگر اقرار کریں۔ تو اعتراض کا موقع ملے۔ لیکن وہ تو اللہ کا کلام تھا اس میں اختلاف نہیں ہو سکتا تھا۔ اس لئے ان کو یہی جواب ملا قل سبحان ربی ھل کنت الا بشرا رسولا۔ یعنی ان کو کہدو۔ کہ ایسا معجزہ اللہ تعالےٰ کے قول کے خلاف ہے اور وہ اس سے پاک ہے کہ اپنے پہلے قول کے خلاف کرے

غرض

یہ کس قدر موٹی باتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے بار بار پیش کی ہیں مگر تعجب اور افسوس کا مقام ہے کہ یہ ان کو سمجھتے نہیں اور خواہ مخواہ حضرت مسیح میں کچھ ایسی خصوصیت پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ جو دوسروں میں نہیں ہے۔ قرآن شریف کی یہ تعلیم اور بخاری اور مسلم کو دیکھو۔ اور صحاح کو پڑھو۔ وہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رویت موجود ہے آپ نے حضرت مسیح کو یحییٰ کے ساتھ دیکھا۔ ویسے ہی حضرت مسیح کو اس وقت ان میں کوئی خاص بات نہ تھی۔ جو بطور جسم کے الگ ہو۔ یعنی ان کا تو جسم ہو اور حضرت یحییٰ کی مجرد روح ہو۔ جب قرآن اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صریح شہادۃ موجود ہے۔ پھر یہ نرالا جسم کیسا؟ اگر نرالا نہیں تو بسم اللہ ہم ایمان لاتے ہیں کہ وہ جسم جو مرنے کے بعد دیا جاتا ہے۔ وہ مسیح کو بھی دیا گیا۔ پھر نزاع لفظی نکلی۔ یہ ہم کبھی تسلیم نہیں کر سکتے۔ کہ مسیح کو کوئی الگ جسم دیا جاوے کیونکہ یہ شرک ہے۔ ہم جسم کے قائل ہیں۔ لیکن اس جسم عنصری کے قائل نہیں۔ انجیل سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ جلالی جسم تھا اور ایسا جسم مرنے کے بعد ملتا ہے۔ ہمارا مذہب یہی ہے۔ کہ بہشت میں بھی جسم ہوں گے۔ لیکن یہ یاد رکھنا [illegible] کہ یہ جو لکھا ہے کہ بہشت میں دودھ اور شہد کی نہریں ہوں گی تو اس سے یہ نہ سمجھنا چاہیئے۔ کہ وہاں گائیوں کا ایک گلہ ہوگا اور بہت سارے گوالے ہوں گے جو دودھ دوہ دوہ کر ایک نہر میں ڈالتے رہیں گے۔ یا بہت سے چھتے شہد کی مکھیوں کے ہوں گے۔ اور پھر ان کا شہد جمع کر کے نہروں میں گرایا جاوے گا۔ یہ مطلب نہیں؟ اللہ تعالیٰ نے جو مجھ پر ظاہر کیا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ یہ بات نہ ہوگی اگر یہی خربوزہ اور تربوزہ یا انار ہوں گے تو پھر بات ہی کیا ہوئی۔ کافر بھی کہہ سکتے ہیں۔ کہ ہم نے یہاں اس دنیا میں کھا لئے تم نے آگے جا کر کھالئے۔ اس کی حقیقت جو اللہ تعالےٰ نے مجھ پر کھولی ہے وہ یہ ہے کہ قرآن شریف میں فرمایا ہے۔ وبشر الذین امنوا وعملوا الصلحت ان لھم جنت تجری من تحتھا الانھار یعنے جو لوگ ایمان لاتے اور اچھے عمل بجالاتے ہیں۔ وہ ان باغوں کے وارث ہیں۔ جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔ اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے ایمان کو باغ کے ساتھ مشابہت دی جس کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ اس آیت میں بہشت کی حقیقت اللہ تعالےٰ نے بتائی ہے۔ کہ جو رشتہ نہروں کو باغ کے ساتھ ہوتا ہے۔ وہی تعلق اور رشتہ اعمال کا ایمان کے ساتھ ہوتا ہے اور جس طرح کوئی باغ یا درخت بغیر پانی کے سرسبز نہیں رہ سکتا۔ ایسے ہی

ہر کوئی ایمان بغیر اعمال صالحہ کے زندہ اور قائم نہیں رہ سکتا۔ مگر ایمان ہو اور اعمال صالحہ نہ ہوں۔ تو ایمان ہیچ ہے۔ اور اگر اعمال ہوں۔ اور ایمان نہ ہو تو وہ اعمال ریاکاری ہیں۔ پس قرآن شریف نے جو بہشت پیش کیا ہے اس کی حقیقت اور فلسفی یہی ہے کہ وہ اس دنیا کے ایمان اور اعمال کا ایک ظل ہے اور ہر شخص کی بہشت اس کے اپنے اعمال اور ایمان سے شروع ہوتی ہے اور اس دنیا میں ہی اس کی لذت محسوس ہونے لگتی ہے اور پوشیدہ طور پر ایمان اور اعمال کے باغ اور نہریں نظر آتی ہیں۔ لیکن عالم آخرت میں یہی باغ کھلے طور پر محسوس ہوں گے۔ ان کا ایک خارجی وجود نظر آجائے گا۔ قرآن شریف سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ ایمان کی آبپاشی اعمال صالحہ سے ہوتی ہے۔ بغیر اس کے وہ خشک ہو جاتا ہے۔ پس یہاں دو باتیں بیان کی ہیں ایک یہ کہ وہ بہشت باغ ہے۔ دوسرا ان درختوں کی نہروں سے آبپاشی ہوتی ہے۔ قرآن شریف کو شروع سے اول سے آخر تک اس پر غور کرو۔ تب اس کا معلوم ہوگا۔ کہ حقیقت کیا ہے؟ ہم مجاز اور استعارہ ہرگز پیش نہیں کرتے۔ کہ حقیقت الامر یہ ہے وہ خدا تعالےٰ جس نے عدم سے انسان کو پیدا کیا ہے؟ ہم مجاز اور استعارہ ہرگز پیش نہیں کرتے کہ حقیقت الامر یہ ہے وہ خدا تعالےٰ جس نے عدم [illegible] اور جو خلق جدید پر قادر ہے وہ یقینا [illegible] ایمان کو اشجار سے متمثل کر دے گا اور اعمال کو انہار سے متمثل کرے گا اور واقعی طور پر دکھلا دے گا۔ یعنی ان کا وجود فی الخارج بھی نظر آئے گا۔ اس کی مختصر سی مثال یوں سمجھ میں آسکتی ہے۔ کہ جیسے انسان خواب میں عمدہ عمدہ چیزیں دیکھتا ہے اور ٹھنڈے اور خوشگوار پانی پیتا ہے اور فی الواقع وہ سیراب ہوتا ہے۔ اس وقت اس کے نزدیک کوئی دوسرا امر نہیں ہوتا۔ پھلوں کو کھا کر سیری ہوتی اور پانی پی کر تو اس کی پیاس دور ہوتی ہے۔ لیکن جب آنکھ کھلتی ہے تو پھلوں کا کوئی وجود ہوتا ہے۔ اور نہ اس پانی کا ہی۔ مگر بایں ہمہ ایسی حالت میں اللہ تعالےٰ ان اشیاء کا ایک وجود پیدا کر دیتا ہے۔ عالم آخرت میں بھی ایمان اور اعمال صالحہ کو اس صورت میں متمثل کر دیا جائے گا۔ اسی لئے فرمایا ہے ھذا الذی رزقنا من قبل واتوا بہ متشابھا۔ ان کے اگر یہ معنے کریں۔ کہ وہ جنتی جب پھلوں اور میووں کو کھائیں گے۔ تو یہ کہیں گے کہ یہ وہی دنیا والے خربوزہ یا تربوزہ یا انار ہیں۔ جو ہم نے دنیا میں کھائے تھے۔ تو بیشک نہیں کیونکہ اس طرح تو وہ لذت بخش چیزیں نہیں ہو سکتے اور نعماء جنت کی حقارت ہے۔ اگر کوئی شخص مثلاً کشمیر میں جاوے اور وہاں کی ناشپاتیاں کھا کر کہے کہ یہ تو وہی ناشپاتیاں ہیں جو پنجاب میں کھائی تھیں۔ تو یہ صریح ان ناشپاتیوں کی حقارت ہی

پس اگر بہشت کی نہروں کی بھی یہی مثال ہے تو یہ خوشی نہیں بلکہ ان سے بیزاری ہے۔ اس لئے اس کا یہ مفہوم اور مطلب نہیں ہے بلکہ اس سے یہ مراد ہے۔ کہ وہ بہشتی لوگ جو اس دنیا میں بڑے عابد اور زاہد تھے جب وہ اپنے ایمان اور اعمال صالحہ کے متمثلات سے لطف اٹھائیں گے۔ تو ان کو وہ ایمانی لذت آجائے گی۔ اور ان مجاہدات اور اعمال صالحہ کا مزا آجائے گا۔ جو اس عالم میں انہوں نے کئے تھے اسی لئے وہ کہیں گے۔ ھذا الذی رزقنا من قبل

عرض

جس قدر قرآن شریف کو کوئی شخص تدبر اور غور سے پڑھیگا اسی قدر وہ اس حقیقت کو سمجھ لیگا۔ کہ ان لذات کا تمثیلی رنگ میں فائدہ اٹھائیگا محبت الٰہی کے لذات ہیں۔ لذت کا لفظ جو مفہوم اپنے اندر رکھتا ہے۔ وہ جسمانی لذت کے مفہوم سے ہزاروں درجہ زیادہ مفہوم روحانی لذت میں رکھتا ہے۔ اگر اس محبت کی لذت میں غیر معمولی سیری اور سیرابی نہ ہو۔ تو اللہ تعالےٰ کے محب جسمانی لذات کو ترک کیوں کریں۔ یہاں تک کہ بعض اس قسم کے بھی ہو گذرے ہیں جنہوں نے سلطنت تک کو چھوڑ دیا۔ چنانچہ ابراہیم ادہم نے سلطنت چھوڑ دی۔ اور انبیاء علیہم السلام نے ہزاروں لاکھوں مصائب کو برداشت کیا اگر وہ لذت اور ذوق اس محبت الٰہی کی تہ میں نہ تھا۔ جو انہیں کشاں کشاں لئے [illegible] بات تھی۔ کہ اس قدر مصائب کو انہوں نے خوشی کے ساتھ اٹھا لیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ اس درجہ میں سب سے بڑھ کر ہوتے ہیں۔ اس لئے آپ کی زندگی کا نمونہ بھی سب سے افضل و اعلیٰ ہے۔ کفار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دنیا کی ساری نعمتیں اور عزتیں پیش کیں مال و دولت۔ سلطنت۔ عورتیں اور کہا کہ آپ ہمارے بتوں کی مذمت نہ کریں اور یہ توحید کا مذہب پیش نہ کریں اس خیال کر چلتے ہیں وہ دنیا دار تھے۔ ان کی نظر دنیا کی فانی اور بے حقیقت لذتوں سے پرے نہ جا سکتی تھی۔ انہوں نے سمجھا کہ یہ تبلیغ انہیں اغراض کے لئے ہوگی۔ مگر آپ نے ان کی ان ساری پیش کردہ باتوں کو رد کر دیا اور کہا کہ اگر میرے دائیں بائیں آفتاب اور ماہتاب بھی لاکر رکھدو۔ تب بھی میں اس کو نہیں چھوڑ سکتا۔ پھر اس کے بالمقابل انہوں نے آپ کو وہ تکالیف پہونچائیں جن کا نمونہ کسی دوسرے شخص کی تکالیف میں نظر نہیں آتا۔ لیکن آپ نے ان تکالیف کو بڑی لذت اور سرور سے منظور کیا۔ مگر اس راہ کو نہ چھوڑا اب اگر کوئی لذت اور ذوق نہ تھا۔ تو پھر کیا وجہ تھی۔ جو ان مصائب اور مشکلات کو برداشت کیا۔ وہ وہی لذت تھی۔ جو اللہ تعالےٰ کی محبت میں ملتی ہے۔ اور جس کی مثال اور نمونہ کوئی پیش نہیں کیا جا سکتا خدا تعالےٰ نے اس وقت ایک صادق کو بھیجکر چاہا ہے۔ کہ ایسی جماعت طیار کرے۔ جو اللہ تعالےٰ سے محبت کرے

میں دیکھتا ہوں۔ کہ بعض کچے لوگ داخل ہو جاتے ہیں اور پھر ذرا سی دھمکی ملتی ہے اور لوگ ڈراتے ہیں تو پھر خط لکھتے ہیں۔ کہ کچھ تقیہ کر لیا ہے؟ بتاؤ انبیاء علیہم السلام اس قسم کے تقیہ کیا کرتے ہیں؟ کبھی نہیں وہ دلیر ہوتے ہیں اور انہیں کسی مصیبت اور دکھ کی پرواہ نہیں ہوتی وہ جو کچھ کرتے ہیں۔ اسے چھپا نہیں سکتے خواہ ایک شخص بھی دنیا میں ان کا ساتھی نہ ہو وہ دنیا سے پیار نہیں کرتے ان کا محبوب ایک ہی خدا ہوتا ہے۔ وہ اس راہ میں ایک مرتبہ نہیں خواہ ہزار مرتبہ قتل ہوں اس کو پسند کرتے ہیں اس سے سمجھ لو کہ اگر اللہ تعالےٰ کے ساتھ سچے تعلق کا مزا اور لطف نہیں تو پھر یہ گروہ کیوں مصائب اٹھاتے ہیں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات کو پڑھو۔ کہ کفار نے کس قدر دکھ آپ کو دئے آپ کے قتل کا منصوبہ کیا گیا۔ طائف میں گئے تو وہاں سے خون آلودہ ہو کر پھرے آخر مکہ سے نکلنا پڑا۔ مگر وہ بات جو دل میں تھی۔ اور جس کیلئے آپ مبعوث ہوئے تھے اسے ایک آن کے لئے بھی نہ چھوڑا۔ یہ مصائب اور تکالیف کبھی برداشت نہیں ہو سکتیں جب تک سچی کشش نہ ہو۔ ایک غریب انسان کے لئے جب دشمن بھی ہوں وہ تنگ آجاتا ہے اور آخر صلح کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے مگر وہ جس کا سارا جہان دشمن ہو وہ کیونکر اس بوجھ کو برداشت کریگا اگر قوی تعلق نہ ہو۔ عقل اس کو قبول نہیں کرتی۔ مختصر یہ کہ خدا تعالےٰ کی محبت کی لذت سا[illegible] سے بڑھکر ترانہ میں ثابت ہوتی ہے پس وہ لذات جو بہشت میں ملیں گی۔ یہ وہی لذتیں ہیں جو پہلے اٹھا چکے ہیں اور وہی ان کو سمجھتے ہیں جو پہلے اٹھا چکے ہیں۔

اگر کہو کہ وہ نعمتیں کیونکر ہوں گی؟ تو اس کا جواب صاف ہے اللہ تعالےٰ خلق جدید پر قادر ہے۔ خود انسان کا اپنا وجود بھی خیالی ہے جس قطرہ سے پیدا ہوتا ہے۔ وہ کیا چیز ہے؟ پھر خیال کرو۔ کہ اس سے کیسا اچھا انسان بنتا ہے۔ کیسے عقلمند خوبصورت۔ بہادر۔ پھر وہی خدا ہے۔ جو دوسرے عالم میں خلق جدید کرے گا کیسے میں وہ حلاوت اور میوہ جات ہر رنگ ہوں گے۔ لیکن کھانے میں ایسے لذیذ ہوں گے کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی انسان کے دل کو سوجھا اور نہ وہ کسی خیال میں گذرے۔

بہشت کی لذت میں ایک اور بھی خوبی ہے دنیا کی لذتیں صرف جسمانی لذتوں میں نہیں ہے۔ مثلاً انسان روٹی کھاتا ہے تو دوسری لذتیں اسے یاد نہیں رہتیں مگر بہشت کی لذات نہ صرف جسم ہی کے لئے ہوں گی بلکہ روح کے لئے بھی قوت بخش ہوں گی۔ دونوں لذتیں اس میں اکٹھی ہونگی اور پھر اس میں کوئی کثافت نہ ہوگی اور سب سے بڑھ کر جو لذت ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کا دیدار ہوگا۔ مگر دیدار الٰہی

کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ یہاں ہی سے طیاری ہو اور اس کے دیکھنے کے لئے یہاں ہی سے انسان آنکھیں لے جاوے جو شخص یہاں طیاری نہ کرے نہ جاویگا۔ وہ وہاں محروم رہیگا چنانچہ فرمایا۔ من کان فی ھذہ اعمی فھو فی الاخرۃ اعمی۔ اس کے یہ معنے نہیں کہ جو لوگ یہاں نابینا اور اندھے ہیں وہ وہاں بھی اندھے ہوں گے نہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ دیدار الٰہی کے لئے یہاں سے حواس اور آنکھیں لے جانے اور انہیں کے لئے ضرورت ہے تبتل کی۔ تزکیہ نفس کی اور یہ کہ خدا تعالےٰ کو سب پر مقدم کرو۔ اور خدا تعالےٰ کے ماسوا کو ... اور یہ بولو اسی کا نام فنا فی اللہ ہے اور جب تک یہ مقام اور درجہ حاصل نہیں ہوتا۔ نجات نہیں۔ ہاں یہ اعتراض ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کے ساتھ ایسا تعلق قوی اور محبت صافی تب ہو سکتی ہے جب اس کی ہستی کا پتہ لگے؟ دنیا اس قسم کے شبہات کے ساتھ خراب ہوئی ہے۔ بہت سے تو کھلے طور پر دہریہ ہو گئے ہیں اور بعض ایسے ہیں۔ جو دہریہ تو نہیں ہوئے مگر ان کے رنگ میں رنگین ہیں اور اسی وجہ سے دین میں سست ہو رہے ہیں جس کا علاج یہی ہے کہ وہ اللہ تعالےٰ سے دعا کرتے رہیں۔ تا ان کی معرفت زیادہ ہو اور صادقوں کی صحبت میں رہیں۔ جس سے وہ اللہ تعالےٰ کی قدرت اور تصرف کے تازہ بتازہ نشان دیکھتے رہیں پھر وہ جس طرح پر چاہیگا۔ اور جس راہ سے چاہیگا۔ معرفت بڑھا دیگا اور بصیرت عطا کرے گا اور شرح قلب ہو جائیگا۔

یہ بالکل سچ ہے۔ کہ جسقدر اللہ تعالےٰ کی ہستی اور اس کی عظمت پر ایمان ہوگا۔ اسی قدر اللہ تعالےٰ سے محبت اور خوف ہوگا ورنہ غفلت کے ایام میں جرائم پر دلیر ہو جائیگا۔ اللہ تعالےٰ سے محبت اور اس کی عظمت اور جبروت کا رعب اور خوف ہی وہ ایسی چیزیں ہیں۔ جن سے گناہ جل جاتے ہیں اور قاعدہ کی بات ہے کہ جن اشیاء سے ڈرتا ہے۔ پرہیز کرتا ہے۔ مثلاً جانتا ہے کہ آگ جلا دیتی ہے۔ اس لئے آگ میں ہاتھ نہیں ڈالتا یا مثلاً اگر یہ علم ہو کہ فلاں جگہ سانپ ہے۔ تو اس راستے سے نہیں گذریگا اسی طرح اگر اس کو یہ یقین ہو جائے۔ کہ گناہ کا زہر اس کو ہلاک کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی عظمت سے ڈرے اور اس کو یقین ہو کہ وہ گناہ کو ناپسند کرتا ہے اور گناہ پر سخت سزا دیتا ہے تو اسکو گناہ پر دلیری اور جرأت نہ ہو۔ وہ پھر اس طرح سے چلتا ہے جیسے مردہ چلتا ہے۔ اس کی روح ہر وقت خدا کے پاس ہوتی ہے یہ امور ہیں۔ جو ہم اپنی جماعت میں پیدا کرنا چاہتے ہیں اور ان کی ہی اشاعت ہمارا مقصود ہے۔ میں یقیناً جانتا ہوں اور کامل کرکے کہتا ہوں کہ انہیں امور کی پابندی سے مسلمان مسلمان ہوں گے۔ اور ہم دوسرے ادیان پر غالب آئیں گے اور اگر اللہ تعالےٰ مسیح کی موت یا مسیح موعود ہونے کے امور کو ہماری راہ میں نہ ڈال دیتا۔ تو ہمیں کچھ بھی ضرورت نہ تھی۔ کہ پہلے ... مگر میں کیا کر سکتا ہوں جبکہ خود اس نے مجھے اس کام سے پہلا

اور اس کی اشاعت اور اعلان پر مجھے حکم دیا ہے۔ میں خوب جانتا ہوں کہ خدا تعالےٰ کے ساتھ تعلقات بڑھانے کے لئے مجھے عیسےٰ کہلانے کی کچھ بھی حاجت نہ تھی اور نہ اصل مقصود پر پہنچنے کے لئے اس کی کچھ بھی حاجت نہیں ہے اور نہ قرآن شریف نے لکھا ہے۔ مگر اللہ تعالےٰ نے ایسا ہی چاہا ہے اور اس لئے چاہا گیا تا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت اور عظمت کا اظہار ہو اور ایک عاجز انسان جس کو غلطی سے خدا بنا لیا گیا ہے۔ اس کی حقیقت دنیا پر کھل جاوے۔ میں یہ بھی ظاہر کرتا ہوں کہ ہم نبی کے ثمرات کو محدود نہیں کرتے۔ اور نہ خدا تعالےٰ کے فضل و فیوض کی حد بندی کرتے ہیں۔ میں کہ وہ اب ختم ہو گئے ہیں۔ اور کسی دوسرے کو نہیں مل سکتے یہ بالکل غلط بات ہے۔ اللہ تعالےٰ کے ہاں کسی بات کی کمی نہیں ہے۔ اور کوئی شخص [illegible] جو مجاہدہ کرے۔ اللہ اس پر جو اس نے بتائی ہے۔ چلے محروم نہیں رہ سکتا۔ البتہ یہ بالکل سچ ہے۔ کہ جو کچھ ملیگا۔ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سچی اور کامل اطاعت اور اتباع پر ملیگا۔ اگر یہ مان لیا جاوے کہ بس اب خدا کے برکات کا سلسلہ بند ہے۔ تو اللہ تعالےٰ کو یا تو بخیل ماننا پڑیگا اور یہ کہنا پڑیگا کہ خاتمہ ہو گیا۔ مگر سبحان اللہ وہ اس قسم کے نقصوں سے پاک ہے۔ جو شخص سچے دل سے اللہ تعالےٰ کے حضور آتا ہے۔ وہ خالی نہیں جاتا۔ پاکیزہ قلب ہونے کی ضرورت ہے ورنہ اھدنا الصراط المستقیم۔ صراط الذین انعمت علیھم کی تعلیم اور تاکید بے فائدہ ہو جاتی ہے۔ اگر وہ انعام اور اکرام اب کسی کو ملنے ہی نہیں ہیں۔ تو پھر پانچ وقت اس دعا کے مانگنے کی کیا حاجت ہے؟ یہ بڑی غلطی ہے۔ جو مسلمانوں میں پھیل گئی ہے۔ حالانکہ یہی تو اسلام کا حسن اور خوبی تھی۔ کہ اس کے برکات اور فیوض اور اس کی پاک تعلیم کے ثمرات تازہ بتازہ ہمیشہ مل سکتے ہیں۔ تمام صوفیوں اور اکابر امت کا یہی مذہب ہے بلکہ وہ تو کہتے ہیں۔ کہ کامل متبع ہوتا ہی نہیں جب تک بروزی رنگ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کمالات کو اپنے اندر نہ رکھتا ہو۔ اور حقیقت میں یہ بات صحیح بھی ہے۔ کیونکہ کامل اتباع آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے لازم ہے۔ کہ اس کے ثمرات اپنے اندر پیدا کرے جب ایک شخص کامل اطاعت کرتا ہے۔ اور گویا اطاعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں محو اور فنا ہو کر گم ہو جاتا ہے اس وقت اس کی حالت ایسی ہوتی ہے جیسے ایک شیشہ سامنے رکھا ہوا ہو۔ اور تمام و کمال عکس اس پر پڑے۔ میں کبھی اللہ تعالےٰ کے فضل اور برکات اور ان تاثیرات کو جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کامل اتباع سے ملتی ہیں۔ محدود نہیں کر سکتا۔ بلکہ ایسا خیال کرنا کفر [illegible]

سمجھتا ہوں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ فرمایا کہ بہشت میں ایک مقام ہے۔ جو مجھے ہی ملیگا۔ ایک صحابی یہ سنکر رو پڑا۔ آپ نے جب پوچھا کہ تو کیوں رو پڑا۔ تو اس نے کہا کہ یا رسول اللہ مجھے آپ کے ساتھ محبت ہے۔ جب آپ اس مقام میں ہونگے۔ تو میں کہاں ہونگا۔ آپ نے فرمایا کہ تو میرے ساتھ ہوگا۔ اس سے معلوم ہوا کہ آپ نے اس کے وجود کو اپنے اندر لے لیا غرض یقیناً یاد رکھو کہ کامل اتباع کے ثمرات ضائع نہیں ہو سکتے یہ تصوف کا مسئلہ ہے۔ اگر ظلی مرتبہ نہ ہوتا تو اولیاء امت تو مر جاتے۔ یہی کامل اتباع اور بروزی اور ظلی مرتبہ ہی تو تھا جس سے بایزید نے محمد کہلایا اور اس کہنے پر ستر مرتبہ کفر کا فتوےٰ انکے خلاف دیا گیا۔ اور انہیں شہر بدر کیا گیا مختصر یہ کہ لوگ جو ہماری مخالفت کرتے ہیں۔ انہیں اس بات کا علم نہیں اور وہ اس حقیقت سے بے خبر ہیں۔ کاش! وہ ان عالی کیفیات سے واقف ہوتے۔ تو انہیں معلوم ہوتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قدر اور حقیقت ان لوگوں نے سمجھی ہی نہیں۔ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع کی تاثیرات اور ثمرات بھی باقی نہیں ہیں۔ تو پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا ثبوت ہی کیا ہے؟ اور اسلام کی فضیلت ہی کیا۔ اور اس شریعت کے اتباع کی حاجت [illegible] کہ اس کے نتائج اور برکات ہم کو مل نہیں سکتے [illegible] میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ یہ ایک بیہودہ اور کفریہ خیال ہے۔ اسلام کے اتباع کے ثمرات اب بھی اور ہمیشہ مل سکتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کی ذات میں بخل نہیں اور نہ اس کے ہاں کسی بات کی کمی۔

بعض آدمی اپنی بے وقوفی اور شتاب کاری سے یہ بھی کہدیتے ہیں کہ کیا ہمنے ولی بننا ہے؟ میرے نزدیک ایسے لوگ کفر کے مقام پر ہیں۔ اللہ تعالےٰ تو سب کو ولی کرنا ہے اور سب کو ولی بنانا چاہتا ہے۔ اسی لئے وہ اھدنا الصراط المستقیم کی ہدایت کرتا ہے۔ وہ چاہتا ہے۔ کہ تم منعم علیہ گروہ کی مانند ہو جاؤ۔ جو کہتا ہے کہ میں ایسا نہیں ہو سکتا وہ اللہ تعالیٰ پر بخل کی تہمت لگاتا ہے اور اس لئے یہ کلمہ کفر ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے بڑا مقام تو یہ تھا کہ آپ محبوب الٰہی تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے دوسرے لوگوں کو بھی اس مقام پر پہنچنے کی راہ بتائی جیسا کہ فرمایا۔ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ یعنے ان کو کہدو کہ اگر تم چاہتے ہو کہ محبوب الٰہی بن جاؤ۔ تو میری اتباع کرو۔ اللہ تعالےٰ تم کو اپنا محبوب بنا لیگا۔ اب غور کرو۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع محبوب الٰہی تو بنا دیتی ہے۔ پھر یہ [illegible] اصل یہ ہے کہ ان لوگوں نے اللہ تعالےٰ کی ہی کو شناخت نہیں کیا۔ وما قدروا اللہ حق قدرہ۔ (منقول الحکم)

نہایت ... [illegible] ... ضروری کتابیں

ڈاکٹر محمد عبد الحکیم خان صاحب [illegible]

(۱) تفسیر القرآن بالقرآن جس میں تمام اخلاقی اور [illegible] تفسیر قرآن مجید سے قصص کی تشریح احادیث صحیحہ [illegible] مروجہ سے پیشگوئیوں کا اثبات تحقیقات و تواریخ معتبرہ سے بیان علوم جدیدہ محققہ سے کیا گیا ہے۔ تمام باطل فرقوں کے اعتراضوں کا رد محققانہ طور پر کیا گیا ہے حضرت مسیح الزمان علیہ السلام کی تفسیر کی نسبت بیان نہایت عمدہ ہے شیریں بیان ہے۔ نکات قرآنی [illegible] گئے ہیں دل سے نکلی اور دلوں پر اثر کرنے والی ہے قیمت بلا جلد [illegible]

(۲) حمایل التفسیر یعنی تفسیر القرآن بالقرآن حمایل کی صورت میں [illegible] مضامین وہی ہیں طبع ثانی کی وجہ سے بہت سے نوٹ اور نکات [illegible] گئے ہیں قیمت بلا جلد عـ۸ر مجلد [illegible]

(۳) تفسیر القرآن بالقرآن انگریزی طبع ثالث کی وجہ سے اصل تفسیر بالقرآن کی نسبت بعض نوٹ اور نکات زیادہ ہیں قیمت مجلد [illegible]

(۴) تذکرۃ القرآن بیانات ۱۸۹۹ء و ۱۹۰۰ء قرآنی معارف [illegible] قیمت فی سال مجلد [illegible] (۵) تفسیر سورۃ فاتحہ [illegible]

(۶) تفسیر پارہ عم قیمت [illegible] (۷) مفتاح القرآن [illegible] غریب رسالہ ہے جس کو معمولی اردو خوان ایک [illegible] با معنی پڑھ سکتا ہے چھوٹے بچے چار پانچ مہینہ میں [illegible] پڑھ سکتے ہیں قیمت [illegible] (۸) مفتاح العرب [illegible] اردو خوان عربی صرف و نحو پر دو مہینہ میں جلدی اور [illegible]

(۹) جامع العلوم طبی [illegible] یعنی [illegible] کلوپیڈیا [illegible] ڈاکٹری و طب کا پورا کتب خانہ ہے جس میں (۱) علم الادویہ (۲) [illegible] نظام جسمانی (۳) علم [illegible] (۴) علم تشریح [illegible] علم امراض النسوان (۷) علم امراض الصبیان (۸) [illegible] (۹) [illegible] (۱۰) [illegible] (۱۱) علم تشریح (۱۲) علم [illegible] (۱۳) علم حفظ صحت [illegible] (۱۶) طب متعلقہ عدالت (۱۷) علم سمیات [illegible] کل قیمت [illegible] مجلد [illegible] محصول ڈاک علاوہ [illegible]

[illegible]

[illegible] مقام [illegible]

براہین احمدیہ

براہین احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی سب سے پہلی تصنیف اور اس سلسلہ کی صداقت کی سب سے پہلی گواہ ہے۔ اس میں مندرجہ پیشگوئیاں آج تک پوری ہو رہی ہیں۔ اور قیامت تک ہوتی رہینگی۔ یہ کتاب ہر چہار جلد نہایت عمدہ۔ خوش خط چھپ رہی ہے۔ قیمت صرف پونے تین روپے ۲/۱۲۔ درخواستیں بنام میاں معراج الدین عمر۔ پروپرائٹر بدر قادیان ضلع گورداسپور آنی چاہئیں۔

دفتر بدر سے خط و کتابت

ہر ایک خریدار کو جب اخبار روانہ کیا جاتا ہے تو اس کے پتہ کے چٹ پر نام سے پہلے نمبر خریداری بھی دیا جاتا ہے۔ سب خریداران کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ خط و کتابت کے وقت خط کے اندر اپنے نام کے ساتھ نمبر خریداری ضرور دیا کریں اور اپنا نام اور پتہ صاف اور خوش خط لکھا کریں۔ بعض لوگوں کی عادت ہے کہ خط کا مضمون بہت خوش خط لکھتے ہیں۔ مگر اپنا نام اور پتہ ایسا شکستہ خط میں جلدی سے لکھ ڈالتے ہیں۔ کہ بیان کسی سے نہیں پڑھا جاتا۔ اور اس واسطے ایسے خط بغیر جواب لکھنے کے افسوس کے ساتھ داخل کر دئے جاتے ہیں

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ربع کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ہر لیکن عہ روپیہ سے کم اجرت کا اشتہار نہیں لیا جاویگا۔ ضمیمہ بحساب فی سینکڑہ اخبار کیساتھ تقسیم کیا جاویگا۔ ضمیمہ بھجوانے کے لئے نمونہ ارسال کر کے بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کر لیں۔ ایڈیٹر کو اختیار ہے کہ کسی اشتہار کے چھپنے سے انکار کر دے۔ اجرت اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہئیے۔ مستقل اشتہار دینے والوں کو اخبار مفت بھیجا جاویگا بشرطیکہ انکے اشتہار کی اجرت سالانہ ... روپیہ سے کم نہ ہو جن کے اشتہار کی اجرت ... روپیہ سالانہ ہوگی انکو اخبار مفت لیکن محصولڈاک انھیں دینا پڑے گا۔

قیمت اخبار

۱۹۰۵ء نصف سے زیادہ گذر چکا ہے۔ اس واسطے جن احباب کی قیمت سن رواں اب تک وصول نہیں ہوئی۔ ان کی خدمت میں اخبار بذریعہ وی پی ارسال کیا جاوے گا۔ تاکہ قیمت وصول ہو جاوے۔ وی پی اخبار دس دن تک ڈاک خانہ میں رہ سکتا ہے۔ اور آدمی سہولت کے ساتھ روپیہ دے کر وصول کر سکتا ہے۔ لیکن اب بھی جو صاحبان قیمت نہیں دے سکتے۔ اور اس کو کسی آئندہ ماہ تک ملتوی رکھنا چاہتے ہیں۔ ان کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ وہ فوراً ہم کو مطلع کریں۔ تاکہ ایسا نہ ہو۔ کہ کارخانہ کو ڈاک اور نقصان اٹھانا پڑے۔ بہ سبب تھوڑی خریداری کے کارخانہ اس وقت بہت نقصان میں ہے۔ خرچ آمد سے دگنا ہو رہا ہے۔ اور پروپرائٹر مذکور اس راہ میں خرچ کر رہا ہے۔ اس قدر خرچ کی برداشت ایک فرد واحد کے واسطے ایک مشکل کام سا ہے۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ اس کی امداد کے لئے انھیں خریداروں کا پیدا کرنا۔ قیمت کا پیشگی ادا کرنا۔ امدادی چندوں کا عطا کرنا۔ جس طرح سے ہو سکے۔ اس کام کو چلتا کرنے کی سعی کرنی چاہیئے۔

ضروری اطلاع

رسالہ نور الدین جس میں فاضل مصنف نے بعد نظر ثانی کسی قدر اضافہ کیا ہے۔ خوش خط۔ عمدہ کاغذ پر چھپ کر تیار ہے۔ قیمت علاوہ محصولڈاک ہر ہے۔ درخواستیں اس پتہ پر ہوں

سیٹھ عبد الواحد ہدایت اللہ مرچنٹ و کمیشن ایجنٹ کٹڑہ جیمل سنگھ۔ امرتسر

غریب کی کون سنتا ہے

جماعت کے بعض غریب دوست جو خریداری اخبار کی توفیق نہیں رکھتے۔ مگر اس کے پڑھنے کے خواہشمند ہیں۔ درخواست رکھتے ہیں کہ کوئی ذی استطاعت صاحب اس معاملہ میں انکی مدد کریں ایسا ہی بعض لوگ یا انجمنیں یا کتب خانے سیر علم میں ایسے ہیں کہ اگر وہاں بدر بھیجا جاوے تو امید ہے۔ کہ دینی فائدہ حاصل ہو۔ کیا ناظرین اس کار خیر میں حصہ لینے کی سعی کر سکتے ہیں؟

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر سے طلب کریں

تفسیر القرآن۔ مصنفہ ڈاکٹر عبد الحکیم خانصاحب
تفسیر سورۃ جمعہ۔ مصنفہ حضرت مولانا نور الدین صاحب ۴ر
اعجاز احمدی۔ مصنفہ محمد اسماعیل صاحب دہلوی ۱ر
تحذیر المؤمنین۔ مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب ۴ر
اعلام الناس۔ " " ۳ر
سواء السبیل۔ " " ۱ر
کشف الالتباس۔ " " ر
ایقاظ النائمین۔ " " ر
موعظہ حسنہ۔ " " ر
صیانۃ الناس۔ " " ۱ر
سر الشہادتین۔ " " ۱ر
الفرقان۔ " "
قول الصحیح۔ پنجابی نظم۔ مصنفہ ہدایت اللہ صاحب شاعر ۱ر
عاقبۃ المکذبین۔ مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب ۱ر
شہادت آسمانی حصہ اول و دوم۔ مصنفہ محمد اسماعیل صاحب دہلوی
السر المکتوم۔ مصنفہ محمد اسماعیل صاحب دہلوی
رویائے صالحہ۔
وفات مسیح پنجابی نظم۔ مصنفہ مولوی محمد علی صاحب سیالکوٹی ۲ر
الہامی دعا۔ رب کل شیء خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی
پنجابی کلام مستورات کے لئے
نظم برائے مستورات
سلاسل الفضائل۔ یہ رسالہ عربی میں ہے اور اردو میں ترجمہ کیا گیا ہے ۱ر
سلاسل الفضائل۔ یہ رسالہ عربی زبان سیکھنے کے لئے ہے ۱ر
سیرۃ النبی۔ عربی مترجم اردو۔
تحفۃ المشتاقین۔ پانچ رسالے منظوم بزبان پنجابی حضرت اقدس کی مدح میں
کلمۃ الفصل۔ عربی معہ قصیدہ عربی مترجم حضرت اقدس کی بعثت کے بیان میں ۱ر
رسالہ فدک۔ شیعوں کے رد میں
انباء الغیب۔ مولانا عبد اللطیف شہید کی نسبت ایک پیشگوئی حضرت اقدس شاتان تذبحان کی شرح ۱ر
مجموعہ دعا۔
تعلیم القرآن
اسم اعظم
ملکہ وکٹوریہ کو حضرت اقدس
کرشن اوتار ہندی نظم
مسیح کی آمد ثانی — کامن احمدی
غلام احمد قادیانی سنہ ... اس میں تمام خطبہ الہامیہ اور تریاق القلوب کا فارسی قصیدہ اور فتوی ممانعت جہاد کے کچھ شعر لکھے گئے ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

دنیا مین ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملون سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا



چہ گویم باتو گرائی ٔ جہا در قادیان بینی	رجسٹرڈ ایل ۲۸۸	دوا بینی ۔ شفا بینی ۔ غرض دار الامان بینی
سلسلۃ الجدید جلد ۱	جمعۃ المبارک	سلسلۃ القدیم جلد ۴
ای جہان منتظر خوش باش کامد گلستان	ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ	آن مسیح و ور آخر مھدی آخرزمان

دہلی منظفر نگر سے عبد الخالق صاحب اور ایک اور دوست اور شاہ آباد سے خان صاحب انوار حسین خان حضرۃ کی زیارت کے واسطے آنے ہوئے تھے۔ رات کو میر ناصر نواب صاحب میر محمد اسماعیل صاحب ڈاکٹر اور صاحبزادہ میان محمود احمد بھی پہنچ گئے۔ چونکہ حضرت کے یہان آنے کے متعلق کچھ شک تھا نہ تھا۔ اس واسطے میر صاحب واپس قادیان جاتے تھے۔ مگر راستہ سے خبر پاکر لوٹ آئے۔

تازہ رویا ۲۴۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء صبح حضرت نے فرمایا کہ آج رات مین نے خواب مین دیکھا ہے۔ کہ تھوڑے چنے بھونے ہوئے سفید ہین۔ اور ان کے ساتھ ہی منقہ بھی ہے۔ فرمایا۔ ہمارا تجربہ ہے۔ کہ چنے۔ مُولی۔ بینگن یا پیاز خواب مین دیکھین تو کوئی امر مکروہ پیش آتا ہے۔ لیکن منقہ دل کو قوت دینے والی شے ہے اور اس کا دیکھنا اچھا ہے اس خواب سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کوئی امر مکروہ چھوٹا یا بڑا درپیش ہے۔ جو منقہ کی آمیزش سے وہ کراہت جاتی رہیگی۔ فرمایا انسان کی زندگی کے ساتھ مکروہات کا سلسلہ ہی لگا ہوا ہے۔ اگر انسان چاہے۔ کہ میری ساری عمر خوشی مین گذرے۔ تو یہ ہو نہین سکتا۔ ان مع العسر یسرا و ان مع العسر یسرا ۔ یہ زندگی کا چکر ہے جب تنگی آوے۔ تو سمجھنا چاہیئے۔ کہ اس کے بعد فراخی بھی ضرور آنے گی۔

زیارت قبور صبح حضرت مسیح موعود مردانہ مکان مین تشریف لائے۔ دہلی کے سیر کا ذکر درمیان مین آیا۔ فرمایا۔ لہو ولعب کے طور پر پھرنا تو درست نہین البتہ یہان بعض بزرگ اولیاء اللہ کی قبرین ہین۔ ان پر ہم ہی جاوینگے۔ عاجز کو فرمایا۔ کہ ایسے بزرگون کی فہرست بناؤ تاکہ جانے کے متعلق انتظام کیا جائے۔ حاضرین نے یہ نام لکھائے۔ ۱۔ شاہ ولی اللہ صاحب ۔ ۲۔ خواجہ نظام الدین صاحب ۔ ۳۔ جناب قطب الدین صاحب۔ ۴۔ خواجہ باقی باللہ صاحب ۔ ۵۔ خواجہ میر درد صاحب۔ ۶۔ جناب نصیر الدین صاحب چراغ دہلی ۔ چنانچہ گاڑیون کا انتظام کیا گیا۔ اور حضرت بمعہ خدام گاڑیون مین سوار ہوکر سب سے اول حضرت خواجہ باقی باللہ کے مزار پر پہنچے راستہ مین حضرت نے زیارت قبور کے متعلق فرمایا۔ قبرستان مین ایک روحانیت ہوتی ہے اور صبح کا وقت زیارت قبور کے لئے ایک سنت ہے۔ یہ ثواب کا کام ہے۔ اور اس سے انسان کو اپنا مقام یاد آجاتا ہے۔ انسان اس دنیا مین مسافر ہے۔ آج زمین پر ہے تو کل زمین کے نیچے ہے۔ حدیث شریف مین آیا ہے۔ کہ جب انسان قبر پر جاوے۔ تو کہے۔ السلام علیکم یا اھل القبور من المومنین والمسلمین۔ وانا انشاء اللہ بکم للاحقون

حضرت باقی باللہ خواجہ باقی باللہ کی مزار پر جب ہم پہنچے تو وہان بہت سی قبرین ایک دوسرے کے قریب قریب اور اکثر زمین کے ساتھ ملی ہوئی تھین۔ مین نے غور سے دیکھا۔ کہ حضرت اقدس نہایت احتیاط سے ان قبرون کے درمیان سے چلتے تھے۔ تاکہ کسی کے اوپر پاؤن نہ پڑے قبر خواجہ صاحب پر پہنچکر آپنے دونون ہاتھ اٹھاکر دعا کی اور دعا کو لمبا کیا۔ بعد دُعا مین نے عرض کی کہ قبر پر کیا دُعا کرنی چاہیئے تو فرمایا کہ صاحب قبر کے واسطے دُعائے مغفرت کرنی چاہیئے اور اپنے واسطے بھی خدا سے دُعا مانگنی چاہیئے۔ انسان ہر وقت خدا کے حضور دعا کرنے کا محتاج ہے۔ قبر کے سرہانے کیطرف ایک نظم خواجہ صاحب مرحوم کے متعلق لکھی ہے۔ بعد دعا آپنے وہ نظم پڑہی۔ اور عاجز راقم کو حکمدیا۔ کہ اس کو نقل کر لو۔ چنانچہ وہ نظم ذیل مین درج کیجاتی ہے۔

قبلہ ارباب معنی کعبۂ اصحاب دین
منظر فیض الہی صاحب علم الیقین
حامی دین نبی اکمل امام المتقین
سرور فضل گرامی آل ختم المرسلین

کاشف اسرار مطلق ائمۂ عین الیقین
محو ذات اقدس ع وبا قدر باقی بالیقین
شد بشت اعظم عروۃ الوثقیٰ از رب العالمین
قطب ارشاد جہان ہم معنیٔ حق الیقین
کامل عالی طریقہ مہدی راہ متین
بحر عرفان الٰہی مقتدائے العارفین
کے توانم گفت مدح آن خلاصہ واصلین
ہست ذات خواجہ باقی رحمت للعالمین
نعمت اللہ باقی بود باقی شد یقین
مرجع انس و ملک از فضل رب العالمین
نور بیچون بر جبینش تافت از حق الیقین
شد زمین ہمتش روشن قلوب المومنین
خواجگی اکنہ شد مرشد آن شاہ دین
لیک بد مشرب اویسی ہم بہا اسرار دین
چون کمالش وصل دائم بود معنی دل نشین
شد وصال غیب او آخر بعمر اربعین
وان ز ہجرت بعد الف اثنا عشر بود سنین
از وفات قطب دوران تکیہ گاہ مسلمین
باد نازل رحمت رضوان رب العالمین
بر محمد خواجہ باقی ز اولیاء مقبلین

فرمایا۔ خواجہ باقی باللہ بڑے مشائخ میں سے تھے شیخ احمد سرہندی کے پیر تھے۔ مجھے خیال آتا ہے۔ کہ ان بزرگوں کی ایک کرامت تو ہم نے بھی دیکھ لی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ دہلی جیسے شہر کو انہوں نے قائل کیا۔ اور یہ وہ شہر ہے۔ جو ہم کو مردود اور مخذول اور کافر کہتا ہے۔

شناخت فقرائے صادق یہ تو حضرت مسیح موعودؑ نے خواجہ باقی باللہ صاحب و دیگر بزرگان کے متعلق فرمایا اور سچ فرمایا۔ پر میری طبیعت اس وقت ایک اور طرف چلی گئی ہے۔ یعنی خدا تعالےٰ کے اس احسان کی طرف جو اس رحمان پروردگار نے اپنا ایک نبی اور رسول ہمارے درمیان بھیج کر ہم پر کیا۔ اور ہماری پشت کو بھاری بوجھوں کے نیچے دب کر مرنے سے بچایا۔ دنیا میں لاکھوں کتابیں ہر مذہب میں موجود ہیں۔ کس کس کو کوئی پڑھے اور کس طرح ان کے درمیان فیصلہ کرے۔ ہزاروں شخص ولی اور فقیر مشہور ہیں۔ کہاں تک کوئی تحقیقات کرے۔ اور کس حیلہ سے اس بھول بھلیاں کے پیچیدہ راہ سے اپنے آپ کو نکالے۔ یہ وقتیں ہر زمانہ میں ہوتی رہی ہیں۔ لیکن یہ وقت تو ایسا ہے۔ کہ گویا گھر گھر ایک نیا مذہب دکھائی دیتا ہے۔ اور اگر ایسے وقت میں کسی شخص کی گردن پر یہ بار ڈالا جائے۔ کہ وہ دنیا کے مذاہب اور طریقوں میں سے اپنے لئے آپ تحقیقات کرکے اور سب کے حالات سے مفصل اطلاع پاکر ایک سچی راہ تلاش کرلے۔ تو میرے خیال میں ایسا شخص اس سے بڑھکر اور کچھ نہیں کرسکتا۔ کہ اپنے آگے ایک ناپیداکنار لق و دق جنگل پاکر ایک بھاری صدمہ دل پر محسوس کرے۔ اور ایک آہ کھینچ کر جان دیدے۔ اے خدائے کریم و رحیم تیرا فضل ہم عاجز اور ناکارہ بندوں پر بے انتہا ہوا۔ کہ تونے ہمارے درمیان اپنا ایک برگزیدہ بندہ ارسال فرمایا۔ اور اپنے کلام پاک کے ساتھ اس کی راہ نمائی کی۔ وہ تجھ سے ہدایت یافتہ ہوا اور ہمارا ہادی بنا۔ تونے اس کے ذریعہ سے ہر ایک تاریکی میں ہمارے لئے ایک نور پیدا کیا۔ اور ہر ایک کٹھن اور مشکل سفر کو آسان کردیا۔ دنیا کے واسطے کیسے مشکلات ہیں۔ کہ وہ اچھی کتاب۔ نیک آدمی۔ پاک خیال۔ مقدس راہ کو تلاش نہیں کرسکتے۔ پر ہمارے درمیان تونے آپ ایک اسوۂ حسنہ رکھدیا۔ بے شک تو ایک اللہ ہے۔ اور تو ہی اللہ ہے سب حمد و ثنا تیرے لئے ہے۔ سب حمد اقتون اور تقدس کا سرچشمہ تو ہی ہے۔ تو ایک قادر خدا ہے۔ تیرے وعدے سب سچے ہیں۔ ہے۔ تو سچے وعدوں والا سنکر کہاں کدھر ہیں

مرزا غلام احمد (ایدہ اللہ) بیشک تیرا فرستادہ مسیح و مہدی ہے۔ اور تمام مختلف ادیان کے درمیان حکم ہے۔ اور فیصلہ کرکے افراط تفریط کے درمیان سچی راہ بتلانے والا ہے۔ اس نے مقلدوں کو بے جا محبت سے ہٹایا۔ اور غیر مقلدوں کو خشکی اور بے باکی میں پڑنے سے بچایا عیسائیوں کو وفات مسیح کی خبر دی۔ سکھوں کو مقدس چولے کی طرف توجہ دلائی۔ آریوں کو نیوگ گند سے نکلنے کے واسطے جگایا۔ سناتنیوں کو کرشن کی پاک تعلیم اور دوبارہ اوتار بننے کی حقیقت سے آگاہ کیا۔ وجودیوں کو وحدت شہودی کے عاشقانہ راہ پر لگایا غرض سب کی غلطیاں نکالیں اور وصال الٰہی کے واسطے شاہ راہ بتادی۔ تو اس کی نصرت کر اور اس کے دشمنوں کو ذلیل کر تاکہ تیرے نام کا جلال ظاہر ہو۔ اور ہمیں بھی اپنے صادق کی معیت میں صادق بنادے۔ آمین

دہلی کی زمین سیٹھ صاحب کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ یہ سرزمین بمبئی سے زیادہ سخت ہے۔ اور اس کے لئے آسمانی سرزنش کا حصہ ہمیشہ رہا ہے۔ صرف انگریزوں کے ساتھ ہی بغاوت نہیں کی۔ بلکہ سلاطین اسلامیہ کے ساتھ بھی شورہ پشتی کرتے رہے ہیں۔ اس جگہ کے اکابر اور مشائخ کے اخلاق کا بھی اس سے پتہ لگ جاتا ہے۔ کہ انہوں نے ایسے شہر میں کس طرح بسر کی۔ یہ بزرگ بہت ہی مسلوب الغضب تھے۔ انہوں نے اپنے آپ کو مٹی کی طرح کردیا تھا۔ مرزا جان جاناں کو ان لوگوں نے قتل کردیا۔ اور بڑے دھوکے سے کیا۔ یعنی ایک آدمی نذر لے کر آیا۔ اور دھوکہ سے طپنچہ مار دیا۔ شاہ ولی اللہ کے لئے بھی دہلی والوں نے ایسے ہی قتل کے ارادے کئے تھے۔ مگر ان کو خدا نے بچا لیا۔ میرے ساتھ جب مباحثہ ہوا تھا۔ تو آٹھ نو ہزار آدمی کا مجمع تھا۔ اور میں نے سنا ہے۔ کہ بعض کے ہاتھ میں چاقو۔ اور بعض کے ہاتھ میں پتھر بھی تھے۔ یہاں تک کہ سپرنٹنڈنٹ پولیس کو اندیشہ ہوا۔ کہ کہیں غدر نہ ہوجاوے۔ اس واسطے اس نے مجھے اپنی گاڑی میں بٹھا کر مجمع سے باہر کیا۔ اور گھر پہنچایا۔ ایسے وقت میں یہ لوگ کوتاہ اندیش۔ پست خیال اور سفلہ ہونا ظاہر کرتے ہیں۔ اس کے بالمقابل پنجاب میں بڑی سعادت ہے ہزارہا لوگ سلسلہ حقہ میں شامل ہوتے چلے جاتے ہیں۔ پنجاب کی زمین بہت نرم ہے۔ اور اس میں خدا پرستی ہے۔ طعن و تشنیع کو برداشت کرتے ہیں۔ مگر یہ لوگ بہت سخت ہیں۔ جس سے اندیشہ ایسے عذاب الٰہی کا ہے۔ جو پہلے ہوتا رہا ہے۔ کیونکہ جب کوئی مامور من اللہ اور ولی اللہ آتا ہے۔ اور لوگ اس کے درپے ایذا اور توہین ہوتے ہیں۔ تو عادت اللہ اسی طرح واقع ہے۔ کہ بعد اس کے ایسے شہر اور ملک پر جو سرکش اور بے ادب ہوتا ہے ضرور تباہی آتی ہے۔ پنجاب میں اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہے وہ لوگ خدا کا خوف رکھتے ہیں۔ اور خدا کی طرف توجہ کرتے ہیں۔ اور اس کثرت سے پنجابیوں کا ہماری طرف رجوع ہورہا ہے۔ کہ بعض اوقات ان کو ہماری مجالس میں کھڑا ہونے کی جگہ نہیں ملتی۔

فرمایا۔ خواجہ باقی باللہ صاحب کی عمر بہت تھوڑی تھی۔ مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم سے بھی کم عمر پائی تھی۔ مولوی صاحب موصوف کی عمر سینتالیس سال کی تھی

خواجہ باقی باللہ کی قبر پر کھڑے ہوکر بعد دعا کے فرمایا۔ کہ ان تمام بزرگوں کی جو دہلی میں مدفون ہیں کرامت ظاہر ہے۔ کہ ایسی سخت سرزمین نے ان کو قبول کیا۔ یہ کرامت اب تک ہم سے ظہور میں نہیں آئی۔

ذلت کا رزق قبر پر بہت سے سائل جمع تھے۔ فرمایا۔ یہ سائلین بہت پیچھے پڑتے ہیں۔ پہلے معلوم نہ تھا۔ ورنہ ان کے واسطے کچھ پیسے ساتھ لے آتے۔ شیخ نظام الدین کی قبر پر سائل اس کثرت سے ہوتے ہیں۔ کہ آپس میں لڑنے لگ جاتے ہیں۔ یہی ان کا رزق ہوگیا ہے۔ جو ذلت کا رزق ہے۔ رزق کی تنگی بعض لوگوں سے بہت برے کام کراتی ہے۔ ایک سائل لودیانہ

ہیں میرے پاس آیا۔ اور ظاہر کیا کہ ایک آدمی مر گیا ہے اس کے کفن کے واسطے سامان کرتا ہوں۔ تھوڑی کسر باقی ہے۔ ایک آدمی نے کہا۔ کہ پہلے دیکھنا چاہیے کہ وہ میت کہاں ہے۔ پھر اس کی پوری مدد کرنی چاہیے چنانچہ وہ آدمی ساتھ گیا۔ تو تھوڑی دور جا کر سائل بھاگ گیا۔ کیونکہ وہ سب جھوٹا قصہ بنایا ہوا تھا۔ تنگی رزق یہ بیمار کر دیتی ہے۔

مساجد | دہلی کی جامع مسجد کو دیکھ کر فرمایا۔ کہ مسجدوں کی اصل زینت عمارت کے ساتھ نہیں ہے بلکہ ان نمازیوں کے ساتھ ہے۔ جو اخلاص کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں۔ ورنہ یہ سب مساجد ویران پڑی ہوئی ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد چھوٹی سی تھی کھجور کی چھڑیوں سے اس کی چھت بنائی گئی تھی۔ اور بارش کے وقت چھت میں سے پانی ٹپکتا تھا۔ مسجد کی رونق نمازیوں کے ساتھ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں دنیاداروں نے ایک مسجد بنوائی تھی وہ خدا کے حکم سے گرا دی گئی۔ اس مسجد کا نام مسجد ضرار تھا یعنی ضرر رساں۔ اس مسجد کی زمین خاک کے ساتھ ملا دی گئی تھی۔ مسجدوں کے واسطے حکم ہے۔ کہ تقوے کے واسطے بنائی جائیں۔

ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا کہ اگر آپ نے قلعہ نہیں دیکھا۔ تو دیکھ لیں۔ ع

آثار پدیداست صنادید عجم را

اجل میں تاخیر نہیں | حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کا ذکر تھا۔ فرمایا۔ خدا نے دعا کو قبول کر کے سرطان سے شفا دیدی۔ مگر جب کسی کی اجل آجاتی ہے۔ تو پھر رک نہیں سکتی۔ اور یہ جو حدیث میں آیا ہے۔ کہ دعا سے عمر بڑھ جاتی ہے۔ اس کے یہ معنے ہیں۔ کہ اجل کے آجانے سے پیشتر قبل از وقت جو دعا کی جاوے وہ کام آتی ہے۔ ورنہ جان کندن کے وقت کون دعا کر سکتا ہے۔ ایسی سخت بیماری میں مولوی صاحب مرحوم کا اکیاسی دن تک زندہ رہنا بھی استجابت دعا کا ہی نتیجہ تھا۔ یہ تاخیر بھی تعجب انگیز ہے۔ ہم بہت دعا کرتے تھے۔ کہ آدمی اچھا ہے۔ زندہ ہی رہے۔ تب خدا کی طرف سے یہ الہام تؤثرون الحیوۃ الدنیا۔ یعنی کیا اگلے عالم کے تم قائل نہیں ہو۔ جو اس دنیا کی زندگی کے واسطے اتنا زور دیتے ہو۔

ایک صوفی | ۲۴۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء۔ بعد ظہر ایک شخص عبدالحق نام جو اپنے آپ کو صوفی ابوالخیر صاحب کے مرید بتلاتے تھے۔ چند طالب علموں کے ساتھ آئے۔ اور بھی دہلی والے آموجود ہوئے۔ حضرت مسیح نے پوچھا کہ کیا تم سب دہلی کے ہو۔ انہوں نے کہا۔ ہاں۔ پھر میاں عبدالحق صاحب نے سوال کیا۔ کہ میں تشفی کے واسطے ایک بات پوچھتا ہوں۔ حضرت نے اجازت دی۔

عبدالحق۔ کیا آپ اس مسیح اور مہدی کو یاد دلانے والے ہیں۔ جو کہ آنے والا ہے۔ یا کہ آپ خود مسیح اور مہدی ہیں

حضرت۔ میں اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتا۔ بلکہ قرآن اور حدیث کے مطابق اور اس الہام کے مطابق کہتا ہوں جو خدا نے مجھے کہا۔ جو آنے والا تھا۔ وہ میں ہی ہوں جس کے کان ہوں۔ وہ سنے۔ اور جس کی آنکھ ہو۔ وہ دیکھے قرآن شریف میں اللہ تعالے نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ فوت ہو گئے اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی رویت کی گواہی دی۔ دونو باتیں ہوتی ہیں۔ قول اور فعل۔ یہاں اللہ تعالے کا قول اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل موجود ہے۔ شب معراج میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عیسےٰ کو دیگر گذشتہ انبیاء کے درمیان دیکھا۔ ان دو شہادتوں کے بعد تم اور کیا چاہتے ہو۔ اس کے بعد خدا تعالے نے صدہا نشانات سے تائید کی۔ جو طالب حق ہو اور خوف خدا رکھتا ہو۔ اس کے سمجھنے کے واسطے کافی سامان جمع ہو گیا ہے۔ ایک شخص پہلی پیشگوئی کے مطابق قال اللہ اور قال الرسول کے مطابق۔ عین ضرورت کے وقت دعوے کرتا ہے یہ وہ وقت ہے کہ عیسائیت اسلام کو کھا رہی ہے خدا تعالے نے اسلام کی حمایت کے واسطے جو بات پیش کی ہے اس سے بڑھ کر کوئی اور بات نہیں ہو سکتی۔ انیس سو سال سے عیسائیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ عیسے خدا ہے اور معبود ہے۔ اور چالیس کروڑ عیسائی اس وقت موجود ہے۔ اس پر پھر مسلمانوں کی طرف سے ان کی تائید کی جاتی ہے کہ بے شک عیسے اب تک زندہ ہے۔ نہ کھانے کا محتاج۔ نہ پینے کا محتاج۔ سب نبی مر گئے پر وہ زندہ آسمان پر بیٹھا ہے۔ اب آپ ہی بتلائیں کہ اس سے عیسائیوں پر کیا اثر ہوگا

عبدالحق۔ عیسائیوں پر تو کوئی اثر ہو نہیں سکتا۔ جب تک کہ شمشیر نہ ہو

حضرت۔ یہ بات غلط ہے۔ تلوار کی اب ضرورت نہیں ہے۔ اور نہ تلوار کا اب زمانہ ہے۔ ابتدا میں بھی تلوار ظالموں کے حملہ کے روکنے کے واسطے اٹھائی گئی تھی۔ ورنہ اسلام کے مذہب میں جبر نہیں۔ تلوار کا زخم تو مل جاتا ہے۔ پر محبت کا زخم نہیں ملتا۔ دلائل اور براہین کے ساتھ اس وقت مخالفین کو قائل کرنا چاہیے۔ میں آپ لوگوں کی خیرخواہی کی ایک بات کہتا ہوں۔ ذرا غور سے سنو۔ ہر دو پہلوؤں پر توجہ کرو۔ اگر عیسائیوں کے سامنے اقرار کیا جائے۔ کہ وہ شخص جس کو تم خدا اور معبود مانتے ہو بے شک وہ اب تک آسمان پر موجود ہے۔ ہمارے نبی تو فوت ہو گئے۔ پر وہ اب تک زندہ ہے۔ اور قیامت تک رہے گا۔ نہ کھانے کا محتاج۔ نہ پینے کا محتاج۔ اگر ہم ایسا کہیں تو اس کا کیا نتیجہ ہوگا۔ اور اگر ہم عیسائیوں کے سامنے یہ ثابت کریں کہ جس شخص کو تم اپنا معبود اور خدا مانتے ہو۔ وہ مر گیا مثل دوسرے انبیاء کے فوت ہو کر زمین میں دفن ہے۔ اور اس کی قبر موجود ہے۔ اس کا کیا نتیجہ ہوگا۔ بحثوں کو جانے دو۔ اور میری مخالفت کے خیال کو چھوڑ دو۔ میں پرواہ نہیں کرتا۔ کہ مجھے کوئی کافر کہے۔ دجال کہے۔ یا کچھ اور کہے۔ تم یہ کہو۔ کہ ان ہر دو باتوں میں سے کون سی بات ہے جس سے عیسوی مذہب بیخ و بنیاد سے اکھڑ جاتا ہے۔ اس تقریر کا میاں عبدالحق صاحب پر بہت اثر ہوا۔ چنانچہ فوراً کھڑا ہو کر حضرت اقدس کے ہاتھ چومے۔ اور کہا۔ میں سمجھ گیا۔ آپ اپنا کام کرتے جائیں۔ میں دعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ترقی دے۔ انشاء اللہ تعالے ضرور آپ کی ترقی ہوگی۔ یہ بات صحیح ہے۔ (باقی آئندہ انشاء اللہ تعالےٰ)

انصار بدر

توجہ فرماویں۔ آپ صاحبان کی بہت امداد کی ضرورت ہے اگر ہر ایک خریدار زیادہ نہیں۔ سردست ایک ایک خریدار اور پیدا کرے۔ تو اخبار کی تعداد چودہ سو تک پہنچ سکتی ہے۔ سردست خرچ بہت زیادہ اور آمد بہت کم۔ صاحب پروپرائیٹر کے سر پر بہت بوجھ ہے اور اس بوجھ کے علاوہ اور بوجھ بھی ان پر ہیں۔ وقت ضرورت فنڈ نہ ہونے سے جو تکلیف منیجر کو ہو سکتی ہے اس کا قیاس آپ صاحبان کر سکتے ہیں۔ اگر اس وقت فنڈ کافی ہوتا۔ اور پورا سامان مہیا ہو سکتا۔ تو سفر دہلی کے متعلق روزانہ اخبار نکل سکتا تھا۔ مگر کیا کیا جائے۔ بہرحال اللہ تعالے کے فضل پر بڑی بڑی امیدیں ہیں۔ آپ صاحبان خریدار پیدا کرنے میں اعانت فرماویں۔ اور اگر خریدار پیشگی قیمت عطا فرماویں۔ تو اس سے کارخانے کو بہت امداد مل سکتی ہے۔

محمد صادق

ایڈیٹر بدر۔ منیجر۔ اسد دہلی

... اکتوبر ۱۹۰۵ء ۔ رؤیا ۔ دیکھا کہ بڑا سخت زلزلہ ... ہے ۔ فرمایا ۔ اگلے دن جو خواب مین چیزے دیکھے تھے ۔ معلوم ہوتا ہے کہ میر ناصر نواب صاحب کی بیماری کی طرف اشارہ تھا ۔

(میر صاحب دو روز سے درد شکم سے بہت تکلیف مین ہین ۔ اب بہ نسبت سابق آرام ہے ۔ خدا تعالےٰ شفا دے)

... اکتوبر ۱۹۰۵ء کی صبح کو مولوی ... صاحب جماعت لدھیانہ کی طرف سے حضرت کی خدمت مین ایک عریضہ لے کر آئے ... واپسی پر ایک دو دن کے واسطے لدھیانہ ٹھہرین ... حضور نے ... یہ درخواست قبول فرمائی ۔ دہلی مین غالباً ایک ہفتہ اور قیام رہے گا ۔ انشاء اللہ تعالےٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مسئلہ (حامداً و مصلیاً) فدک

اما بعد چونکہ سائل نے رسالہ موسومہ اصلاح ۱۲ صفحہ ۵ مین ایک مقدمہ فیصل شدہ فدک کو جو بعہد خلافت راشدہ بخوبی فیصل ہو چکا ہے ۔ بعد مدت تخمیناً ۱۳۰۰ سال کے بعد خلافت خاتم الخلفا مہدی معہود و مسیح موعود از سر نو چھیڑا ہے ۔ اور پھر قرآن مجید سے طالب جواب ہو کر فیصلہ چاہا ہے ۔ لہٰذا حسب درخواست سائل کے ہم اس وقت احادیث کی تحقیق و تنقیح کی طرف متوجہ نہین ہوتے ۔ صرف قرآن مجید کی چند آیات بحکم والخیر کلمہ فی القرآن چند سطور ذیل مین پیش کرتے ہین ۔ سائل پر واجب ہے ۔ کہ اگر ہمارے جواب کا نقض ظاہر کرنا چاہے تو نصوص قرآنی سے ہی کرے ۔ لاکن مگر سائل پر واجب ہے ۔ کہ شقوق ذیل مین سے فدک کی نسبت کوئی شق متعین کرلے ۔ اگر وہ شق ہمارے مسلمہ ہے ۔ تو فبہا ورنہ ثبوت کامل اور صحیح اپنی شق مسلمہ کا پیش کرے ۔ اور وہ شقوق یہ ہین ۔ فدک خواہ کوئی باغ ہو یا گاؤن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ملکیت مین کس طریق سے آیا تھا ۔ آیا زر خرید تھا ۔ یا کسی نے آپ کو ہبہ کیا تھا ۔ یا بذریعہ وراثت آپ کا مملوکہ ہو گیا تھا ۔ یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنی حیات مین اپنی ملکیت مقرر فرما لیا تھا ۔ یہ سب شقوق ہمارے نزدیک باطل ہین ۔ اگر سائل کے نزدیک انمین سے کوئی شق صحیح ہو تو اثبات اس کا سائل پر واجب اور ضروری ہے ۔ بعد اس کے مطالب جواب ہو سکتا ہے ۔ ثبت العرش ثم النقش ۔ اور اگر یہ فدک اموال غنیمت مین سے تھا جو فریقین صحیح اور ثابت ہے ۔ تو وہ خزانہ شاہی داخل ہوا ۔ جس کو باصطلاح شرع بیت المال کہتے ہین پھر وہ مال متروکہ مملوکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کب ہوا ۔ اور آیات یوصیکم اللہ فی اولادکم ۔۔ الایات کے تحت مین کب داخل ہوا ۔ اموال غنیمت کے واسطے نص قرآنی موجود ہے ۔ واعلموا انما غنمتم من شیء فان للہ خمسہ وللرسول ولذی القربیٰ والیتامیٰ والمساکین وابن السبیل ان کنتم اٰمنتم باللہ الیٰ قولہ واللہ علیٰ کل شیء قدیر ۔ پارہ دس رکوع پہلا اور اگر یہ فدک مال فی مین سے تھا ۔ تو اس کی نسبت نص قرآنی بھی موجود ہے ۔ وما افاء اللہ علیٰ رسولہ من اہل القریٰ فللہ وللرسول ولذی القربیٰ والیتامیٰ والمساکین وابن السبیل کیلا یکون دولۃ بین الاغنیاء منکم ۔ ان آیات کے آخیر مین مال فی کا مال متروکہ مملوکہ نہ ہونا کس قدر تاکید سے ارشاد فرمایا گیا ہے ۔

اور خزانہ شاہی یعنی بیت المال مین داخل ہونا اللہ تعالےٰ نے مقرر فرما کر اس کے مصارف کو خود بیان فرما دیا ۔ اور جواب حضرت صدیق اکبر کی جانب سے اگر دعویٰ وراثت حضرت فاطمہ علیہا السلام کی طرف سے واقع ہوا ہو ۔ اللہ تعالےٰ نے خود قرآن مجید مین داخل فرما دیا ۔ تاکہ قیامت تک یہ جواب قرآن مجید مین قائم رہے ۔ اور اسی لئے روایات مین حضرت فاطمہ علیہا السلام کی نسبت وارد ہے ۔ فوجدت فاطمۃ ولم تتکلم حتیٰ ماتت ۔ یعنی حضرت فاطمہ علیہا السلام اس اپنی درخواست سے جو خطائے اجتہادی کی وجہ سے واقع ہوئی ۔ تنگدل ہوئین ۔ اور تا وقت وفات اپنی کے اس بارہ مین کلام نہین کیا ۔ اور کیونکر پھر اس بارہ مین کلام کرتین ۔ حالانکہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ۔ فلا وربک لا یومنون حتیٰ یحکموک فیما شجر بینہم ثم لا یجدوا فی انفسہم حرجا مما قضیت ویسلموا تسلیما ۔ باقی الفاظ سائل کے جو خلاف تہذیب یعنی فدک کا فرق کرنا یا مجادلہ وغیرہ ہین ۔ وہی الفاظ حضرت باب علم لدینہ کی طرف منسوب ہو سکتے ہین ۔ کیونکہ انہون نے بھی کسی طرح کی تبدیل و تغیر اپنی عہد خلافت مین نہین فرمایا ۔ فما ھو جوابکم فھو جوابنا ۔ اور اگر من بعد اس خلافت نبوت کے کسی نے اس شاہی خزانے یا بیت المال مین تبدیل یا تغیر کی ہو تو وہ ہم پر حجت شرعی نہین ہے ۔

سوال دوم کا جواب اسی قدر کافی ہے ۔ کہ اگر تسلیم کیا جاوے ۔ کہ جملہ اہجر استفہموہ کے قائل حضرت عمر ہی ہین ۔ اور دیگر اہل بیت مثل حضرت علی رضی اللہ عنہ وغیرہ کے نہین ہین ۔ جیسا کہ بعض روایات صحیح بخاری وغیرہ مین موجود ہے ۔ تو جب دیگر صحابہ اور حضرت عمر چلے گئے ۔ تو پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ابن عباس علیہما السلام وغیرہ نے دوات قلم مطلوبہ کیون نہین حاضر کر دیا ۔ پس جو سوالات سائل نے حضرت عمر پر کئے ہین حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ابن عباس اور دیگر اہل بیت پر بھی وارد ہوتے ہین ۔ فما ھو جوابکم فھو جوابنا ۔ اور جملہ اہجر استفہموہ سے مراد یہ ہے ۔ کہ یہ کلام حضرت اقدس کا غلبہ مرض کے سبب سے صادر ہوا ہے ۔ اچھی طرح سے دریافت کر لو ۔ کیونکہ حضرت اقدس کی عادت لکھنے کی نہین تھی ۔ کما قال اللہ تعالیٰ ... اور ہجر کے معنی قاموس وغیرہ مین غلبہ مرض سے خلط کلام اور کوئی کلام خلاف کہنے کے ہین اور یہ شان نبوت کے خلاف نہین ہے ۔ کیونکہ بسبب غلبہ مرض کے اضطراری ہے ۔ نہ اختیاری ۔ اور بعد اس کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو وصیتین فرمائین ۔ اخرجوا المشرکین من جزیرۃ العرب واجیزوا الوفد ۔ تو ان وصیتون کے وقت اگر آپ لکھ سکتے تھے ۔ تو دوات قلم طلب کیون نہین فرمایا ۔ ان واقعات سے معلوم ہوتا ہے ۔ کہ خود حضرت ہی کو صحابہ کرام سے حسبنا کتاب اللہ کا اقرار لینا منظور تھا ۔ جب یہ اقرار آپ نے اصحابہ کرام سے سن لیا ۔ تو پھر آپ نے دوات قلم طلب نہ فرمایا ۔ کیا اللہ تعالےٰ اس بات پر قادر نہین تھا ۔ کہ آنحضرت صلعم کو کامل افاقہ دیکر اس مسئلہ ضروریہ کی نوشت خواند کرا لیتا اور خود اللہ تعالےٰ قرآن مجید مین بھی اسی اقرار کے لینے کی تاکید بایں الفاظ ارشاد فرماتا ہے ۔ قال اللہ تعالےٰ اولم یکفہم انا انزلنا علیک الکتاب یتلیٰ علیہم ان فی ذالک لرحمۃ وذکریٰ لقوم یؤمنون ۔ افسوس ہے ۔ سائل پر کہ حضرت عمر کے مطعون قرار دینے کے لئے اہل بیت حضرت کو بھی مطعون قرار دیتا ہے ۔ اور اللہ تعالےٰ پر بھی حرف گیری کرتا ہے ۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر عدم تعمیل حکم الٰہی کا اعتراض وارد کر کے معذول عن الرسالۃ کرنا چاہتا ہے ۔ کما قال اللہ تعالےٰ ۔ بلغ ما انزل الیک من ربک وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ واللہ یعصمک من الناس ۔ والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ

اطلاع ۔ آج مورخہ ۲۸ ۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء کو حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حکم آنے پر جناب الحاج الحکیم حضرت مولوی نور الدین صاحب دہلی تشریف لے گئے ہین ۔ کیونکہ جناب میر ناصر نواب صاحب کی طبیعت علیل تھی ۔

احباب میر صاحب موصوف کی صحت کے لئے دعا فرماوین اور خداوند کریم حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مع تمام خدام کے خیریت سے دار الامان و الایمان مین جلد واپس لائے آمین ۔ محمد ایڈیٹر

اطلاع ۔ تازہ خط آمدہ از دہلی سے پتہ لگا ہے کہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کسی شخص نے بذریعہ تار دریافت کیا کہ آپ کب واپس تشریف لیجاوین گے آپ نے جواب دیا کہ ایک ہفتہ اور یہان ٹھہرین گے ۔

بدر پریس قادیان مین میان معراج الدین عمر پروپرائیٹر کے لئے چھاپا گیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

دنیا مین ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملون سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا



چمکو یم با تو گرائی چہ اور قادیان مینی	بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۹	دوا مینی شفا مینی غرض دارالامان مینی
سلسلۃ الجدید جلد ۱	۱۲ شعبان جمعۃ المبارک مطابق ۱۲ اکتوبر ۱۹۰۵	سلسلۃ القدیم جلد ۴
ای جہان منتظر خوش باش کامد گلستان	ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ	آن مسیح موعود آخر مہدی آخر زمان

خدا کی تازہ وحی

۲۹ ستمبر ۱۹۰۵ء ۔ ۱ ۔ لا تخف انی لا یخاف لدی المرسلون

۲ ۔ وقالوا من ذا الذی یشفع عندہ ھیھات ھیھات لما توعدون

۳ ۔ قل ان اللہ عزیز ذو انتقام افلا تومنون

۴ ۔ قل عندی شہادۃ من اللہ فھل انتم تومنون

۵ ۔ قل ما اذری ما یفعل بی ولا بکم ۔ والحمد للہ رب العالمین

۶ ۔ انا انزلناہ فی لیلۃ القدر ۔ انا کنا منزلین

ترجمہ ۔ ۱ ۔ مت خوف کر ۔ مجھ سے رسول میری درگاہ خوف نہین کیا کرتے ۔

۲ ۔ اور کہتے ہین کون ہے جو اس کے پاس شفاعت کرے دور ہے ۔ دور ہے ۔ یہ بات جس کا تم کو وعدہ دیا جاتا ہے

۳ ۔ کہہ ۔ اللہ تعالیٰ غالب ہے ۔ قدرت والا ۔ کیا تم ایمان نہین لاتے ۔

۴ ۔ کہہ ۔ میرے پاس اللہ کی طرف سے ایک گواہی ہے پس کیا تم ایمان نہین لاتے

۵ ۔ کہ مین اپنی طرف سے کچھ نہین کہتا ۔ اور سب تعریف واسطے اللہ کے ہے ۔ پروردگار جہانون کا

۶ ۔ اس کو ہم نے لیلۃ القدر مین اتارا ۔ تحقیق تھے ہم اتارنے والے ۔

یکم اکتوبر ۱۹۰۵ء ۔ کسی شخص نے ہمارے ہاتھ پر سونف رکھ دی ہے

۲ ۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء ۔ دیکھا کہ ایک مکان ہے ۔ اس پر چڑھنے کے لئے ایک زینہ لگا ہوا ہے ۔ جو لوہے کا ہے اور تختے پاؤن رکھنے کے بھی ہین ۔ اوپر ایک دروازہ ہے ۔ مین اس زینہ پر چڑھتا ہون ۔ مگر چڑھ نہین سکتا اتنے مین اوپر سے کسی نے دروازہ بند کر دیا ۔ اور کہا کہ دوسرے راستہ سے آؤ ۔ ایسا معلوم ہوتا ہے ۔ کہ یہ راستہ تو نزدیک ہے ۔ اور فوراً پہنچ سکتے ہین ۔ مگر دوسرا راستہ دور ہے کوئی دو تین سو گز کا فاصلہ ہے ۔ پس ہم اس دوسرے راستے سے جانے لگے ۔ تو دیکھا کہ مین ایک مضبوط گھوڑے پر سوار ہون ۔ اور آگے آگے ایک خدمتگار ہے جس کا نام غفار ہے ۔ اور ایک اور سوار بھی ساتھ ہے ۔ جو آگے آگے چلتا ہے مین غفار کو کہتا ہون کہ آگے مت نکل ۔ ہمارے ساتھ ساتھ چل تھوڑا راستہ طے کیا تھا ۔ کہ آنکھ کھل گئی ۔

قیمت اخبار

والیان ریاست	۳۰
معاونین	عنہ
برضائے خود	صہ
	سے
عام قیمت	عاہ

اس سے زائد امداد کے طور پر جو کچھ عنایت فرماوین ۔ وہ بخوشی قبول کیا جائیگا سردست خریداری بہت کم ہے اور خرچ آمد سے دگنا ہے ۔ اس واسطے امداد کی بہت ضرورت ہے ۔

تار خبر از امریکہ ۔ ڈوئی مدعی نبوت جس کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دو دفعہ مقابلہ پر بلایا تھا اور لکھا تھا کہ اگر تو مقابلہ پر نہ آیا تب بھی خدا تجھے ذلیل کریگا مرض فالج مین گرفتار ہے اسکا عقیدہ ہے کہ جو بیمار ہوتا ہے وہ شیطان کے قابو مین آنیکے سبب بیمار ہو جاتا ہے اور

عصر جدید اور سلسلہ عالیہ احمدیہ

۱۲ اگست ۱۹۰۵ء کا عصر جدید سیالکوٹ میرے پاس بھیجا گیا جس کے معنے یہ ہیں۔ کہ مضامین مندرجہ رسالہ میں خصوصاً پڑھوں۔ اور قابل ایڈیٹر خواجہ غلام الثقلین کی دماغ سوزی کی داد دوں۔ میں اپنے دوست کو محروم نہیں رکھنا چاہتا تھا۔ لہذا میں نے مضمون مندرجہ کو بغور پڑھا۔ اور اب اپنی رائے پیش کرتا ہوں امید ہے۔ ہمارے لائق ایڈیٹر عصر جدید اس خاکسار کو بھی ناکام نہ رہنے دیں گے۔ لائق ایڈیٹر نے جیسا ظاہر کیا ہے۔ کہ اس جدید مذہبی تحریک کو سال بھر سے کسی اور موقعہ کے لئے چھوڑ دیا تھا۔ یہ قطعی خلاف واقعہ ہے افسوس ہے۔ کہ ایسا قابل ایڈیٹر تعلیم یافتہ ہو کر بایں درجہ پریشان دماغ ہو۔ کہ حافظہ ہی نہ رہے۔ یا خوف واقعہ امور پر قلم اٹھانے کی جرأت کرے۔ اس تحریک جدید پر تو وہ ۱۹۰۱ء سے طبع آزمائی کر رہا ہے۔ ایسے یاد ہونا چاہیئے۔ کہ ایڈیٹر کے کالم جب ہمدردی کے عنوان سے سیاہ کئے جا رہے تھے۔ تب بھی اس طبعاً نکتہ چین کا قلم نہیں رکا تھا۔ میرٹھ کے قیام یعنی ۱۹۰۴ء میں کوہ چٹکیاں لیتا رہا ۱۹۰۱ء میں بھی ہمیں اس طبعاً نکتہ چین کی خدمتگذاری بیلی معلوم ہوئی تھی۔ اور آج بھی ہم بادب اس کی حق خدمتگذاری سے سبکدوش ہونا چاہتے ہیں۔ ۱۹۰۵ء میں اس سلسلہ عالیہ کے خلاف قلم اٹھانے اور طبعاً نیش زنی کرنے کی تحریک اصل میں اس کو اس لئے ہوئی۔ کہ فاضل سیالکوٹی مخدوم الملت مولوی عبد الکریم صاحب نے ایک ذاکر ہرزہ سرا بدلگام کی تحریر ناشائستہ اور سخت گندی فحش کذب بیانی پر قلم اٹھایا۔ اور ذاکر اور اس کے ابنائے جنس پر بجلیاں گرائیں۔ ہم کو تو پہلے ہی سے یقین تھا۔ کہ عصر جدید کا ایڈیٹر ان نیزوں سے بلبلایا ہوا ہے۔ بے چیخے چلائے بیچارہ کیسے رہ جائے گا۔ لہذا اس تحریک کو اگرچہ اس نے عمداً چھپایا ہے۔ مگر واقعات حقیقی کو چھپانا اور غلط بیانی سے کام نکالنا کوئی ایسا امر نہیں ہے۔ جسے اس نے کبھی برا سمجھا ہو یہ صفت عالی مرتبہ ورثہ میں پائی ہے پھر کیوں ضرورتاً اس سے فائدہ نہ اٹھایا جائے۔ ہم ذاکر اور عصر جدید کے ایڈیٹر کو ایک ہی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ وہ نقصان کا ٹرا تھا۔ اس لئے سخت ایڈیٹر کی ضرورت ہوئی۔ ایڈیٹر کمال کر چپ ہو گیا مگر ایڈیٹر عصر جدید نئی روشنی کا آدمی ہے۔ اس کے لئے اس کے مواقف علاج کی ضرورت ہے۔ تا فاسد مواد اس موقعہ پر بھی پھر خود نہ کرے۔ طرز تحریر پہلے کا ناشائستہ تھا۔ اس لئے فاضل سیالکوٹی کو تلخ نسخہ دینا پڑا۔ عصر جدید کی طرز تحریر زمانہ تہذیب کی ہے۔ اس کے لئے عمدہ کونین مگر شہد کے غلاف میں درکار ہے۔ تا آہستگی سے گلے سے اتر جاوے۔ لہذا ہم انشاء اللہ تعالیٰ اس کی مرضی کے موافق خدمت کریں گے۔ مرزا صاحب ہی پر کچھ منحصر نہیں ہے۔ ہم کو تو آج ہندوستان میں ایک بھی ایسا نظر نہیں آتا۔ جس کے عروج نے ایڈیٹر عصر جدید کی آگ کو نہ بھڑکایا ہو۔ اور وہ محسود اس کے قلم سے بچا ہو۔ یا تو حقیقتاً یہ آگ ہی اس میں موجود ہے۔ جو اسے بعض ایسے موقعوں پر پریشان کر دیتی ہے۔ یا وہ کمزور طبع ضعیف الدماغ اپنے دماغی قوی کو کار عالم کے قابل نہیں پاتا۔ اور پریشان ہو کر مجنونانہ بڑ ہانکنے لگتا ہے۔ بہرحال ہم دیکھتے ہیں۔ کہ آپ کیا فرماتے ہیں

عصر جدید کی بے تعصبی

یہ طبعاً نکتہ چین اپنا اس کے کہ مضمون شروع کرے کوشش کرتا ہے۔ کہ پبلک کو اپنے بے تعصبی اور بے لاگ تحریر کا یقین دلائے۔ اور اس غرض سے لئے وہ قرآن شریف کی آیۃ کریمہ "فبشر عباد الذین یستمعون القول فیتبعون احسنہ" کا مصداق اپنے آپ کو قرار دیتا ہے۔ مگر کیا اس کی تحریر بعض نفس مضمون اس کی تائید کرتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ متعصب گروہ یا شخص ہمیشہ پہلے اپنے بے تعصبی کا اظہار کیا کرتے ہیں۔ اور اسے بطور مقدمہ بیان کے پیش کرتے ہیں۔ تا لوگوں یا اپنے دل کو تسلی دیں یہ دھوکا ہوا کرتا ہے۔ مجرم ہی ہمیشہ صفائی کی طرف سب سے پہلے بھاگتا ہے۔ اگر حقیقتاً وہ بے تعصب ہوتا تو پبلک خود سمجھ لیتی۔ اسے اس مزید یقین کی ضرورت کیوں ہوئی۔ کیا پبلک پر بے اعتباری تھی۔ یا اپنے دل پر۔ وہ لکھتا ہے۔ کہ اس آیۃ کریمہ کے بموجب ہمیشہ ہم کو صحیح اور سچ بات بے تکلف ہر جگہ اور ہر شخص سے لینا چاہیئے۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ وہ ایسا کرتا بھی ہے۔ چاہیئے تو ایک فرض ہے اور لینا ایک عمل ہے۔ وہ ثابت تو کرے۔ اس کا منشا علم فرضی سے ہے۔ یا واقعی عملاً وہ ایسا کرتا ہے افسوس کہ ایسا عمل بے عیب نہیں ہے۔ جیسا اس طبعاً نکتہ چین کا دعوی بے عیب ہے۔ کیونکہ مرزا صاحب مدظلہ کے عیوب کے ساتھ اگر وہ انکے محاسن اور ان کے گروہ کی کچھ خوبیاں بھی لکھ دیتا۔ تو یہ قیاس ہو سکتا تھا۔ کہ نظر عمیق ڈالی گئی ہے۔ اور بے تعصبی اور نیک نیتی سے کام لیا گیا ہے۔ مگر کیا کوئی ذی عقل اسے باور کر سکتا ہے۔ کہ جب کہ ایڈیٹر عصر جدید تک میں بعض اوصاف حمیدہ بھی ہیں۔ تو مرزا صاحب مدظلہ میں نہ ہوں گے۔ جو ... باعتبار اپنے حسن اخلاق کے دوست دشمن سب کی نظر میں خلیق منکسر درگذر کرنے والے راست باز ہیں۔ یا اگر فرض کر لو۔ اس طبعاً نکتہ چین کی رائے میں وہ ان اوصاف سے نہ بھی کسی اور صفت حسنہ سے متصف ہیں۔ تو کیا اس کا اظہار اس کے لئے باعث شرم تھا۔ کیا یہی تحقیقات شہادتوں میں سے صرف برائیاں چن لینے کو کہتے ہیں۔ آفرین اس بے تعصب ایڈیٹر ... آفرین

نئے انبیاء سے بغض

اس کے قول کے تحت میں یہ طبعاً نکتہ چین لکھتا ہے۔ کہ مرزا صاحب کے اخبار نویس حواری وغیرہ اس بات کو دوہراتے نہیں تھکتے۔ کہ مسلمانوں کی حالت نہایت سقیم ہے۔ اس لئے ایک جدید رسول اور مجدد اور ہادی کی ضرورت ہے۔ اس دعوے کے پہلے حصہ سے ہم کو اتفاق ہے۔ پھر لکھتا ہے۔ اور اگر صاف صاف دلائل اور مفید اور برحق تعلیم ہم کو ملے۔ تو ہم بے تامل ایک ہادی اور ایک رسول کو لینے کے لئے آمادہ ہیں۔ یہ خاکسار پبلک سے فیصلہ چاہتا ہے۔ کہ اس اوپر کی تحریر میں پہلا حصہ کونسا ہے۔ جس سے اسے اتفاق ہے۔ اور وہ دوسرا حصہ کون سا ہے۔ جس سے نااتفاقی ہے۔ میری عقل رہبری نہیں کرتی۔ کہ ایک جملہ میں جو یہ کہتا ہے۔ کہ چونکہ مسلمانوں کی حالت سقیم ہے۔ اس لئے ہادی رسول کی ضرورت ہے۔ اول حصہ کون سا ہے اور دوسرا کون سا ہے۔ اور جبکہ وہ رسول کو لینے کے لئے بشرط تعلیم برحق آمادہ ہے۔ تو انکار کس حد سے ہے۔ افسوس بابجی کی کرسی پر بیٹھ کر ایک اردو کے فقرہ پر بھی قدرت فہم نہ ہو تا کس درجہ ذلت و خواری ہے حضرت مرزا صاحب کے اخبار نویس و حواری اپنے دلائل کو اور اظہار حق کو دوہرانے کیوں تھکیں گے۔ جبکہ عصر جدید اپنے منطق اصلاح تمدن کو جس کی اعلیٰ تعلیم قرآن شریف میں ہی موجود ہے۔ بار بار دوہراتے نہیں تھکتا اور محض فضول قوم کا روپیہ صرف کرا رہا ہے۔ اور اپنے نمود کے لئے یا پیٹ پالنے کے لئے اس قدر سرگرم ہے۔ کہ ہر ماہ ایک پرچہ اسے رٹ سے بھرا ہوا نکال رہا ہے۔ اور پھر نہیں تھکتا۔ اے طبعاً نکتہ چین اپنے گریبان میں منہ ڈال کر ہی قلم ہاتھ میں لیا ہوتا۔ جس رسول پاک کی تعلیم کو سارے عالم نے مانا ہے۔ جب اسی کی تعلیم فاضل ایڈیٹر کو راہ راست پر نہ لا سکی۔ تو اب وہ اگر جدید

عزیزوں کو کٹوانا تو روا تھا یہ ناروا ہے۔ کیا حرب جمل اور حضرۃ علی کیوقت کی لڑائیاں اور حضرت امام حسین کا کوفہ جا کر بیعت لینا اجماع قومی کے اصول سے قابل نکتہ چینی نہیں ہے۔ علیگڈہ کالج کی جدید تحریکات مذہبی کی بابت افسوس اجماعی اصول پر کوئی نکتہ چینی نہیں ہوئی۔ اے نادان ناسمجھ! مامورمن اللہ اور مرسل کبھی مداہنہ نہیں کرتے وہ اظہار حق میں کسی سے نہیں ڈرتے جناب سید انبیاء رسول اللہ علیہ السلام کا فعل عین صواب اور ٹھیک مرضی الٰہی کے ماتحت تھا اور عدل وہی تھا۔ کیونکہ حفاظت خود اختیاری اسی میں تھی۔ اسی طرح مسیح موعود علیہ السلام امر الٰہی میں کسی سے نہیں ڈر سکتا۔ مجسٹریٹ کے سامنے جس امر کا اقرار کیا تھا وہ ایک خاص شخص کیساتھ معاہدہ تھا جیسا معاہدہ حضرت سرور عالم نے بھی صلح حدیبیہ کیا تھا یہانتک کہ لفظ رسول اللہ اپنے نام کے آگے سے کاٹ دیا تھا۔ اور مکہ سے بیحج مراجعت کی تھی۔ کیونکہ الٰہی مصلحت اسی میں تھی جس معاہدہ کا یہ ذکر ہے یعنی یہ کہ کسی کی موت کی پیشگوئی کرنا اور اس کا اعلان کرنا مجسٹریٹ کے ذریعے قبول کر لیا۔ اس کی اصلیت صرف اس قدر ہے کہ اللہ تعالیٰ کی حکمت بالغہ حجت ختم کرنا چاہتی تھی چنانچہ اس واقعہ سے قبل ہی ایک عیسائی ایک آریہ ہندو ایک مسلمان کی موت یہ تین معیّن بطور حجت کے ہو چکی تھیں۔ آئندہ نہ اس کی ضرورت تھی اور نہ کوئی پیشگوئی کرنی تھی پھر معاہدہ کرنے سے کیا حرج ہوا۔ اور اگر یہ خیال ہو۔ کہ کوئی پیشگوئی ہی شائع نہ ہوگی۔ تو یہ بیہودہ خیال ہوگا۔ کیونکہ سینکڑوں پیشگوئیاں جب سے آجتک شائع ہو چکی ہیں۔ پھر یہ معاہدہ کسی طرح اخلاق کا ضعف نہیں ظاہر کر سکتا۔ نہ کلمہ حق چھوڑنا اس کو کوئی کہہ سکتا ہے۔ ہر وہ شے جو تمہارے چھوٹے سے دماغ میں نہ آسکے۔ تو وہ کیوں لغو خلاف اصلیت ہے؟ تم کو یہ عقدہ آجتک نہیں کھلا۔ کہ کس طرح تم اختلاط والدین سے اس عالم میں تشریف لائے۔ تو پھر نہ سمجھنے پر تم کو کبھی اپنی پیدائش پر لغویت اور خلاف اصل ہونے کا شبہ ہوا؟ کبھی نہیں۔ اسی طرح ہر معاملہ کو غور سے سمجھو۔ سمجھنے پر جو لغو معلوم ہو اسے لغو سمجھو۔ مسیح نے تن تنہا مصلوب ہونا حسین نے تین دن کی بھوک پیاس میں ہزاروں زخموں سے شہید ہونا قبول کیا۔ اور کلمہ حق کو نہ چھوڑا۔ بے شک کوئی دوسرا امام و نبی بھی ایسا نہیں کریگا۔ کلمہ حق کو نہ چھوڑنا اور بات ہے۔ اس کی یہی مثالیں درست ہیں۔ مگر معاہدہ شخصی کسی مدت تک کسی تحریر کی روش کے متعلق وہ امر ہے جس کی مثال ہمنے بتائی۔ مگر اے خوش دماغ مسئلہ تقیہ کی بابت جناب شاہ ولایت علی ابن ابی طالب اور امام حسین شہید کی بابت کیا خیال ہے۔ وہ کلمہ حق کا چھپانا ادنیٰ ادنیٰ انسان کے مقابلہ پر کس طرح آپ کی طبع آزادی پسند حق جو گوارا کرتی ہے؟ مگر آپ جیسے خوش دماغ جج ہوں ساری قوم [illegible] ہے۔

کے مصلح ہوں۔ تو مدائیت گونگی اور اندھی ہی ہے۔ مگر تو کار زمین را نکو ساختی کہ با آسمان نیز پرداختی۔ نبی کی اسی لئے ضرورت ہے کہ اکثر لوگ کم عقل مکاروں اور دجالوں کے فتنوں میں پھنسے ہوئے ہیں

مرزا صاحب کے اسراف کی حقیقت تو جب کھلتی جب تم واقعات کو ایمانداری سے لکھتے۔ اور اس عرضی کو تحقیقات کی حد تک لیجا کر صحیح ثابت کر دیتے۔ چلتے ہوئے فقرے ہر شخص جانتا ہے۔

لنگر کا چندہ محض نذرانہ حضرت مرزا صاحب کا ہے او نھیں اختیار ہے جس مد میں چاہیں صرف کریں۔ تم کو کیا حق حاصل ہے۔ کہ تم خوردہ گیری کرو۔ تم کو ثابت کرنا چاہیئے کہ یہ رقوم بطور امانت مرزا صاحب کے پاس بھیجی جاتی ہیں۔ اور ان میں خیانت ہوتی ہے۔ ورنہ منجملہ اور خرافات کے ایک یہ بھی ہے۔ اپنے اوقات اور مصارف امام باڑہ جات پر نظر ڈالکر اور مجتہدوں کی پاک کمائیوں اور پبلک مصارف پر نگاہ کر کے کچھ کہا جائے۔ تو خیر صبر ہوگا

طعنہ بر خوبان مزن روئے سیاہ

مرزا صاحب کے متعلق یہ کہنا کہ بڑی جائداد خرید کی ہے۔ اور اپنی حالت درست کرنے کی کوشش سب پیروں فقیروں۔ مولویوں اور امام باڑوں اور تعزیوں کی چراغی پر حرف پوشی کرنے والوں سے زیادہ کی ہے محض افترا پر افترا ہے۔ ہم کیا کہیں بجز اس کے کہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ مرزا صاحب سلمہ ربہ کی جائداد اللہ تعالٰے خود بڑھا رہا ہے۔ قادیان کا مالک مرزا صاحب کا خاندان ہے۔ شرط واجب العرض یہی ہے کہ جو شخص قصبہ میں لاوارث فوت ہو جائے۔ تو اس کی اراضی کے مالک مرزا صاحب ہیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ روز بروز توسیع ملکیت کر رہا ہے۔ اس بارہ میں انسان کی امداد کی حاجت ہی نہیں ہے۔ رہی مکانات کی توسیع جس پر عصر جدید نے اپنے بوسیدہ منطق ختم کر کے بہت فخر کیا ہے۔ اس کی حالت یہ ہے۔ کہ جس کے گھر بہت سے مہمان آئیں گے وہ شریف میزبان ضرور ان کی خاطر داری کرے گا۔ چونکہ حضرت اقدس مرزا صاحب مدظلہ کے حضور میں صدہا مہمان آتے ہیں۔ اس لئے آپنے مکانات کی توسیع کو بہت ضروری سمجھا۔ ہاں وہ بخیل میزبان کیوں اس کی قدر کریگا۔ اور کیوں اسے ضرورت ہوگی۔ جس کے پاس کوئی آتا ہی نہ ہو جس قوم کے اخلاق میں اس قدر وسعت نہ ہو۔ کہ بارہ اماموں سے زیادہ کی ضرورت حقہ کو محسوس کر سکے۔ چاہے دنیا کی عمر ہزاروں سال ہی کی۔ بعد جناب رسول اللہ کیوں نہ ہو۔ تو اس کے دل میں مامورں کے لئے کہاں جگہ۔ یہ منطق تو ہر مجتہد الیا [illegible]

شیعہ پر صادق آسکتی ہے۔ کیونکہ بکثرت امام باڑہ جات مسکونہ مکانات کے ساتھ تھی ہیں۔ اور مکانات کی توسیع کے موجب ہے ہیں۔ اسی مشاہدہ نے بدگمانی سکہائی ہے بمقتضائے تجربہ یہی تھا۔ اس لئے ہم بیچارہ کو زیادہ خفیف کرنا نہیں چاہتے عاقلاں را اشارہ کافی۔

مرزا صاحب کا خدا اگر کفیل نہ ہوتا۔ اور اگر وہ قوم کے دلوں میں کشش مقناطیسی کا اثر نہ پیدا کرتا۔ تو دنیا کے فرزند مقدمہ بازیوں ہی میں فیصلہ کر دیتے۔ آپنے اس مامور من اللہ پر کون سی مصیبت توڑنے کی کوشش نہیں کی۔ اور کس وقت چین سے بیٹھنے دیا۔ تجارت اور مفت کے روپیہ عیش تو البتہ وہ مولوی کر رہے ہیں جن سے جناب کو سابقہ پڑتا ہے [illegible] چونکہ مشاہدہ نے ڈھکوسلے بازی شعبدہ بازی ہمیشہ دکھلائے ہیں۔ اس لئے آپ کو کیوں کر اس افترا پردازی نا [illegible] کی قدر ہو سکتی ہے۔ زائرین کربلا کے دل سے کبھی [illegible] کہ کس طرح جیب تمنا و جیب جامہ خالی لے کر [illegible] غدر اس لوٹ سے جو لوٹ ہو مالی و اخلاقی۔ مالی [illegible] کا یہ حال ہے۔ کہ کا غذ اور کھچیوں کے سنگہاسن [illegible] قوم کے لاکھوں کروڑوں روپے لگے جاتے ہیں۔ اخلاقی [illegible] کا یہ حال ہے۔ کہ ہر شخص کے ملنے کے لئے جب [illegible] مخالفوں کو زبان ہاتھ پاؤں غرض ہر طرح سے نقصان پہنچاؤ۔ چاہے آبرو ہی کیوں نہ جائے۔ مگر موقعہ پا کر [illegible] دو۔ فاسق بنا دو۔ زانی بنا دو۔

ہر عیب کہ سلطاں بپسندد ہنر است [illegible]

مرزا صاحب کا گھر اگر ہزار یا دہ ہزار روپیہ میں [illegible] ہو جائے۔ تو ناگوار۔ لیکن مشہد مقدس میں چار چاند [illegible] لاکھوں روپیہ کھا جائے۔ تو لپسند۔ زندہ انسان بندگان خدا امن و عافیت پائیں۔ تو نا پسند۔ ہڈیوں کے قافلے کے قافلے زمین میں گڑتے چلے جائیں۔ اور ہزاروں لاکھوں کے خرچ میں [illegible] خاطر۔ چاہے مہینہ بھر کے بعد نکالکر پھینک دئیے [illegible] افسوس آپنے اپنی اس قدر غلطیں [illegible] دکھا کر ناحق آپ کو ہر چہ گیرد علتی علت شود کا مصداق بنا لیا۔ [illegible] آپ کی تو اس تحریک زمانہ پر روشن ہو گئی جو معیار جناب کا ہے۔ اس پر تو ہونے تاریکی فرزندگے اقتدار کی پورا نہ اترا ہے۔ نہ اتریگا۔ نشانہ یہ ہے کہ پہ ولیہ شہر میں رائے جاویں۔ اور اصل مسئلہ کو لا کر ہم سب کی قلعی کھول دیتے۔ اس تو تو میں میں سے کیا حاصل ہو گا۔ منہ کے پلاؤ دیکھ کر ہم خود فیصلہ کر لیں گے اصل قرآن شریف بھی مل جائے گا۔ بہتر تو یہی ہے کہ آپ رخصت لے کر سرداب چلے جائیں! ورنہ اس معصوم [illegible] کو لے آئیے۔ کیا زندہ کو زمین میں لانا مشکل ہے جبکہ مسیح کو مردہ کر کے آسمان سے لانا آسان ہے۔

حرمت تصویربازی

ذکر آیا کہ ایک شخص نے حضور کی تصویر ڈاک کے کارڈ پر چھپوائی ہے۔ تاکہ لوگ ان کارڈون کو خرید کر خطوط مین استعمال کرین۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ میرے نزدیک یہ درست نہین بدعات پھیلانے کا یہ پہلا قدم ہے۔ ہم نے جو تصویر فوٹو لینے کی اجازت دی تھی۔ وہ اس واسطے تھی۔ کہ یورپ امریکہ کے لوگ جو ہم سے بہت دور ہین۔ اور فوٹو سے قیافہ شناسی کا علم رکھتے ہین۔ اور اس سے فائدہ حاصل کرتے ہین۔ ان کے لئے ایک روحانی فائدہ کا موجب ہو کیونکہ جیسا تصویر کی حرمت ہے۔ اس قسم کی حرمت عموم نہین رکھتی۔ بلکہ بعض اوقات مجتہد اگر دیکھے کہ کوئی فائدہ ہے۔ اور نقصان نہین۔ تو وہ حسب ضرورۃ اس کو استعمال کرسکتا ہے خاص اس یورپ کی ضرورۃ کے واسطے فوٹو کی اجازت دی گئی چنانچہ بعض خطوط یورپ امریکہ سے آئے۔ جن مین لکھا تھا۔ کہ تصویر کے دیکھنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ بالکل وہی مسیح ہے۔ ایسا ہی امراض کی تشخیص کے واسطے بعض وقت تصویر سے بہت مدد مل سکتی ہے۔ شریعت مین ہر ایک امر جو ینفع الناس کے نیچے آئے۔ اس کو دیر پا رکھا جاتا ہے۔ لیکن یہ جو کارڈون پر تصویرین بنتی ہین۔ ان کو خریدنا نہین چاہیے۔ بت پرستی کی جڑ تصویر ہے۔ جب انسان کسی کا معتقد ہوتا ہے۔ تو کچھ نہ کچھ تعظیم تصویر کی بھی کرتا ہے۔ ایسی باتون سے بچنا چاہیے اور ان سے دور رہنا چاہیئے۔ ایسا نہ ہو۔ کہ ہماری جماعت پر سر لگاتے ہی آفت پڑ جائے۔ مین نے اس ممانعت کو کتاب مین درج کردیا ہے۔ جو زیر طبع ہے۔ جو لوگ جماعت کے اندر ایسا کام کرتے ہین۔ ان پر ہم سخت ناراض ہین۔ ان پر خدا ناراض ہے۔ ہان اگر کسی طریق سے کسی انسان کے روح کو فائدہ ہو۔ تو وہ طریق مستثنےٰ ہے

(ایک کارڈ تصویر والا دکھایا گیا) دیکھ کر فرمایا۔ یہ بالکل ناجائز ہے۔ ایک شخص نے اس قسم کے کارڈون کا ایک بنڈل لاکر دکھایا کہ مین نے یہ اجرا تصویر سے فروخت کے واسطے خریدے تھے۔ اب کیا کرون فرمایا ان کو جلادو ایسا تلف کرو ایسی مین امانت دینا تیرا امانت شرعی ہے نہ ان کو گھر مین رکھو ایسی سے کچھ فائدہ نہین بلکہ اس سے آخر بت پرستی پیدا ہوتی ہے [illegible]

ضروری اطلاع

رسالہ نورالدین جس مین فاضل مصنف نے بعد نظر ثانی کسی قدر اضافہ کیا ہے۔ خوش خط۔ عمدہ کاغذ پر چھپ کر تیار ہے۔ قیمت علاوہ محصول ڈاک ۸ ۔ روپے درخواستین اس پتہ پر ہون

سیٹھ عبدالواحد ہدایت اللہ مرچنٹ و کمیشن ایجنٹ کٹڑہ جیمل سنگھ۔ امرتسر

خط و کتابت

ہر ایک خریدار کو جب اخبار روانہ کیا جاتا ہے تو اس کے چٹ کے چٹ پر نام سے پہلے نمبر خریداری بھی دیا جاتا ہے۔ سب خریداران گنجینہ منتمین التماس ہے کہ خط و کتابت کے وقت خط کے اندر اپنے نام کیساتھ نمبر خریداری ضرور دیا کرین اور اپنا نام اور پتہ صاف اور خوش خط لکھا کرین بعض لوگون کی عادت ہے۔ کہ خط کا مضمون بہت خوشخط لکھتے ہین مگر اپنا نام اور پتہ ایسا شکستہ خط مین جلدی سے لکھ جاتے ہین کہ یہان کسی سے نہین پڑھا جاتا اور اس واسطے ایسے خط بغیر جواب لکھنے کے افسوس کیساتھ فائل کردئے جاتے ہین۔

اجرت اشتہارات

یکبار	یک ماہ	تین ماہ	چھ ماہ	سال	تقسیم صفحہ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	پورا صفحہ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	نصف صفحہ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	پورا کالم
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	نصف کالم
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	ربع کالم

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲ لیکن عہ روپیہ سے کم اجرت کا اشتہار نہین لیا جائیگا ضمیمہ بحساب فی سینکڑہ اخبار کیساتھ تقسیم کیا جائیگا ضمیمہ بھجوانے کیلئے نمونہ ارسال کرکے بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کرلین ایڈیٹر کو اختیار ہے کہ کسی اشتہار کے لینے سے انکار کردے اجرت اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہیے مستقل اشتہار دینے والوں کو اخبار مفت بھیجا جائیگا [illegible] اشتہار کی اجرت [illegible] محصولڈاک نہین دینا پڑیگا

عمدہ [illegible] ہیلنی ہتی مستریان مولا [illegible]

[illegible] کا [illegible] خواہش [illegible] ضلع [illegible] سے طلب کرین

الغرض اس تمام تحریر سے یہ نتیجہ نکلا۔ کہ آپ سے اگر ممکن ہو۔ تو کبھی اللہ تعالےٰ کے چہرہ کو دنیا مین چمکنے نہ دین کیونکہ نور حق سے تو کروڑون کی حیلسازیان اور افتراپردازیان کھل رہی ہین۔ اللہ تعالےٰ اپنے بندون پر رحم فرماتا ہے اور ہادی بھیجتا ہے۔ اور وہ چاہتا ہے۔ کہ دنیا راہ راست پر آئے۔ لیکن مدعی کیون اپنی کرنی سے باز آتے مین کوئی دقیقہ اٹھا نہین رکھین گے۔ جب تک قدرت ہے۔ مگر اے نادانو! "اللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون"

کم سے کم اس بحث کی مین یہ بات تو کھل گئی کہ مامور من اللہ اور مرسل من اللہ کے ساتھ اس طرح دنیا عناد رکھتی ہے۔ اگلون پر ہنستے ہین۔ کہ کیسے نادان تھے۔ کہ راستی سے منہ موڑا۔ کیا عقل نہ تھی۔ لیکن ہم نے اپنی آنکھون سے دیکھ لیا۔ کہ مفسد ہمیشہ مصلح بن کر قوم کو راستبازون کی طرف جانے سے روکتے ہین۔ اللہ تعالےٰ کے ہزارون ہزارون شکر۔ کہ اس نے امام معصوم کی صداقت اپنے لاکھون نشانات آسمانی سے قائم کردی۔ اور ثابت کردیا کہ تاریکی کے فرزند اور ان کے چیلے چانٹے نجات سے بے نصیب اور اس راہ پاک سے کوسون دور پڑے ہوئے ہین۔ زمانہ سنت اللہ پر چل رہا ہے۔ اور سنت اللہ ہی ایک غیر قابل تغیر قانون ہے۔ سنت اللہ توڑنے والون پر زمانہ تیار کھڑا رہتا ہے۔ یہی خدا کی لاٹھی ہے پیسہ اخبار کی لگ چکی۔ عصر جدید بھی راہ طے کررہا ہے۔ عنقریب اس منزل پر پہنچیگا۔ جہان اس کے بھائی پیشوائی کرین گے

آخر مین یہ عاجز اس اظہار کے بغیر نہین رہ سکتا کہ

گر خدا خواہد کہ پردہ کس درد۔ میلش اندر طعنہ پاکان کند

غلام مسیح موعود ذوالفقار علی خان ۲۰۔ اکتوبر ۱۹۰۸ء

براہین احمدیہ

براہین احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سب سے پہلی تصنیف اور اس سلسلہ کی صداقت کی سب سے پہلی گواہ ہے۔ اس مین مندرجہ پیشگوئیان آج تک پوری ہو رہی ہین۔ اور قیامت تک ہوتی رہین گی۔ یہ کتاب ہر چہار جلد نہایت عمدہ خوش خط چھپ رہی ہے قیمت صرف پیشگی تین روپے۔ عہ۔ درخواستین بنام معراج الدین عمر۔ پروپرائیٹر مدد۔ قادیان۔ ضلع گورداسپور آنی چاہئین

درخواست دعا۔ میان احمدالدین صاحب [illegible] ضلع ملتان دعا کے لئے درخواست کرتے ہین احباب ان کے لئے دعا فرماوین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

دنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا



چھپ کر مطبع بالتو گرالی چھپا در قادیان میں	رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸۸	دوامینی شفاخانہ بغرض دارالامان میں
سلسلۃ الجدید نمبر ۳۲ جلد ۱	جمعتہ المبارک	سلسلۃ القدیم نمبر ۳۹ جلد ۵
ای جہان منتظر خوش باش کا مد لستان	ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ	آں مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سفر دہلی

نمبر ۳

واعظ دہلی ۲۵۔ اکتوبر ۱۹۰۶ء۔ گذشتہ دو پرچوں میں سفر دہلی کے حالات ہدیہ ناظرین کئے جا چکے ہیں۔ حضرت مولوی نور الدین صاحب فرمایا کرتے ہیں کہ ہر شہر کے پاس وہاں کے باشندوں کا واعظ کسی پرانے شہر کا کھنڈر موجود ہوتا ہے۔ یہ بات اہل دہلی پر خوب صادق آتی ہے اور ان کا واعظ نہایت ہی زبردست ہے۔ کل ہم چند احباب نے پرانے قلعہ اور مقامات فیروز شاہ کے عبرتناک نظارہ کو دیکھا۔ جو یہ سبق دیتا تھا کہ سب سلطنتیں اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں ہیں اور حقیقی بادشاہ وہی ہے۔ جس کو چاہتا ہے ملک دیتا ہے۔ اور جس سے چاہتا ہے۔ لے لیتا ہے۔ اگر اس کی معیت اور مشیت نہ ہو۔ تو کوئی طاقت طاقت نہیں اور کوئی قوت قوت نہیں۔ دہلی کے ان نظاروں کا کچھ حال مختصر طور پر کسی آئندہ اشاعت میں کیا جاوے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس وقت میں یہ دکھانا چاہتا ہوں۔ کہ اہل دہلی حضرت امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ کیا سلوک کر رہے ہیں

مولوی محمد بشیر سب سے پہلے میں حضرت مولانا المکرم مولوی سید محمد احسن صاحب کے خط کی نقل کرتا ہوں۔ جو کہ مولوی صاحب موصوف نے اپنے پرانے دوست مولوی محمد بشیر کے نام لکھا اور ساتھ ہی اس کا جواب بھی نقل کرتا ہوں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

محب قدیم و حب کریم حضرت مولانا محمد بشیر صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ الحمد للہ کہ پیشین گوئی اسلامیہ مندرجہ قرآن مجید۔ واذا النفوس زوجت کا نظارہ اس زمانہ آخرین طرح طرح سے نظر آرہا ہے۔ کہیں جگہ بلکہ ہر ایک مقام میں تو بذریعہ ریلوے اور کہیں پر بذریعہ تار کے اور کسی جگہ بواسطہ مراسلت صحت کے اس مقدمہ قیامت کا جلوہ من جملہ دیگر مقدمات قیامت کے مشاہدہ کیا جاتا ہے جس سے عبرتاً قیامت یاد آجاتی ہے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔ اما بعد۔ یہ کہ ایک حسن اتفاق ہے کہ خاکسار مسافرانہ جناب والا کے دارالاقامت دہلی میں حاضر ہو گیا ہے۔ چونکہ مسافر کو کوئی ہدیہ میزبان کریم کی خدمت میں پیش کرنا بالضرور مسنون ہے۔ لہٰذا مواہب الرحمٰن ایک جلد و الفرقان دو جلد و تبلیغ حق چار عدد پیش کر کر امیدوار قبول فرمانے کا ہوں۔ قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربیٰ ومن یقترف حسنۃ نزد لہ فیہا حسنا۔ ان اللہ غفور شکور۔

ثانیاً میزبان پر ادائے درجہ یا مرلازم ہے۔ کہ اپنی نیابت مشرف فرماوے۔ جس کی دو صورتیں ہیں۔ یا جناب والا قدم رنجہ فرماویں۔ کہ القادم یزار۔ یا خاکسار جناب والا کے عتبہ عالیہ اور دہلیز پر حاضر ہو کر شرف ملازمت کا حاصل کرے امید کہ بحکم واما السائل فلا تنہر۔ کے وقت فرصت سے مطلع فرمایا جائے۔ اور سوائے معیت ایک دو احباب کے نہ اس طرف کوئی ضرورت ہے۔ اور اغلبکہ جناب کی طرف سے بھی کوئی ضرورت اس کی واقع نہ ہوگی۔ خاکسار محمد احسن نزیل بازار چتلی قبر مکان الف خان روشنائی ساز محررہ ۲۴ اکتوبر ۱۹۰۶ء مطابق ۴ شعبان ۱۳۲۴ھ۔ یوم سہ شنبہ

جواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ حامداً ومصلیاً ومسلماً

مکرم بندہ جناب مولوی محمد احسن صاحب دام مجدکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عنایت نامہ معہ مجلدات مرسلہ وصول ہوا۔ ممنون فرمایا۔ مجکو آپ کی ملاقات کا

تازہ الہام۔ یکم نومبر ۱۹۰۶ء۔ دست تو دعائے تو ترحم ز خدا۔ (بذریعہ تار اس الہام کی خبر آئی)

شوق زیادہ از حد ہے۔ اور ارادہ مصمم ملاقات کا تھا۔ مگر چند موانع و مصالح کی وجہ سے قاصر رہا۔ معاف فرماویں۔ ان بعض مصالح کا حال حامل پرچہ ہذا کی زبانی واضح ہوگا۔ والسلام خیر الختام۔ خاکسار محمد بشیر عفی عنہ۔ از کوچہ [illegible]

۲۵۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء۔ یوم چہارشنبہ۔ چند مولوی اور طلباء آئے۔ حضرت کی خدمت میں عرض کیا۔ کہ ہم نمازیں پڑھتے ہیں۔ روزے رکھتے ہیں۔ قرآن اور رسول کو مانتے ہیں۔ آپ کو ماننے کی کیا ضرورت ہے۔ اس پر حضرت اقدس نے فرمایا۔ انسان جو کچھ اللہ تعالےٰ کے حکم کی مخالفت کرتا ہے۔ وہ سب موجب معصیت ہو جاتا ہے۔ ایک ادنیٰ سپاہی سرکار کی طرف سے کوئی پروانہ لے کر آتا ہے۔ تو اس کی بات نہ ماننے والا مجرم قرار دیا جاتا ہے۔ اور سزا پاتا ہے۔ مجازی حکام کا یہ حال ہے تو احکم الحاکمین کی طرف سے آنیوالے کی بے عزتی اور بے قدری کرنا کسقدر عدول حکمی اللہ تعالیٰ کی ہے۔ خدا تعالیٰ غیور ہے۔ اس نے مصلحت کے مطابق عین ضرورت کیوقت بگڑی ہوئی صدی کے سر پر ایک آدمی بھیجا۔ تاکہ وہ لوگوں کو ہدایت کی طرف بلائے۔ اس کے تمام مصالح کو پاؤں کے نیچے کچلنا ایک بڑا گناہ ہے۔ کیا یہودی لوگ نمازیں نہیں پڑھا کرتے تھے۔ بلکہ ابھی ایک یہودی نے ہم کو لکھا کہ ہمارا خدا وہی ہے۔ جو مسلمانوں کا خدا ہے۔ اور قرآن شریف میں جو صفات بیان ہیں۔ وہی صفات ہم بھی مانتے ہیں۔ تیرہ سو برس سے اب تک ان یہودیوں کا یہی عقیدہ چلا آتا ہے۔ مگر باوجود اس عقیدہ کے ان کو سور اور بندر کہا گیا۔ صرف اس واسطے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ مانا۔ انسان کی عقل خدا کی مصلحت سے نہیں ملسکتی۔ آدمی کیا چیز ہے۔ جو مصلحت الٰہی سے بڑھ کر سمجھ سکنے کا دعویٰ کرے۔ خدا کی مصلحت اور [illegible] بدیہی اور اجلیٰ ہے اسلام میں سے پہلے ایک شخص کبھی مرتد ہو جاتا تھا۔ تو ایک شور برپا ہو جاتا تھا۔ اب اسلام کو ایسا پاؤں تلے کچلا گیا ہے کہ ایک لاکھ مرتد موجود ہے۔ [illegible] پر اس قدر حملے کئے گئے ہیں۔ کہ ہزار [illegible] آنحضرت کو گالیاں سے بھری ہوئی شائع کی جاتی ہیں۔ بعض رسالے کئی کروڑ تک چھپتے ہیں۔ اسلام کے برخلاف جو کچھ شائع ہوتا ہے۔ اگر سب کو ایک جگہ جمع کیا جائے۔ تو ایک بڑا پہاڑ بنتا ہے۔ مسلمانوں کا یہ حال ہے۔ کہ گویا ان میں جان ہی نہیں اور سب کے سب مر گئے [illegible] اگر خدا بھی خاموش رہے۔ تو پھر کیا حال ہوگا۔ خدا کا ایک حملہ انسان کے ہزار حملہ سے بڑھ کر ہے۔ اور وہ ایسا ہے۔ کہ اس سے دین کا بول بالا ہو جائے گا۔ عیسائیوں نے ۱۹۰۰ سال سے شور مچا رکھا ہے۔ کہ عیسے خدا ہے۔ اور ان کا دین اب تک بڑھتا چلا گیا۔ اور مسلمان ان کو اور بھی مدد دے رہے ہیں عیسائیوں کے ہاتھ میں بڑا حربہ یہی ہے۔ کہ مسیح زندہ ہے۔ اور تمہارے نبی (صلے اللہ علیہ وسلم) فوت ہو گئے۔ لاہور میں لارڈ بشپ نے ایک بھاری مجمع میں یہی بات پیش کی۔ کوئی مسلمان اس کا جواب نہ دے سکا مگر ہماری جماعت میں سے مفتی محمد صادق صاحب جو یہ موجود ہیں۔ اُٹھے۔ اور انہوں نے قرآن شریف حدیث تاریخ۔ انجیل وغیرہ سے ثابت کیا۔ کہ حضرت عیسے فوت ہو چکے۔ اور ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں۔ کیونکہ آپ سے فیض حاصل کر کے کرامت اور خوارق دکھانے والے ہمیشہ موجود رہے۔ تب اس کا جواب وہ کچھ نہ دے سکا۔ اب خیال کرو۔ کہ عیسے کو زندہ ماننے کا کیا نتیجہ ہے۔ اور دوسرے انبیاء کی مانند وفات یافتہ ماننے کا کیا نتیجہ ہے۔ ذرا چار دن فوت شدہ مان کر اس کا نتیجہ بھی تو دیکھ لیں۔ میں نے ایک دفعہ لودیانہ میں عیسائیوں کو اشتہار دیا تھا۔ کہ تمہارا ہمارا بہت اختلاف نہیں۔ تھوڑی سی بات ہے یہ کہ تم مان لو۔ کہ عیسے فوت ہو گئے۔ اور آسمان پر نہیں گئے۔ تمہارا اس میں کیا حرج ہے۔ اس پر وہ بہت جھنجھلائے۔ اور کہنے لگے۔ کہ اگر ہم یہ مان لیں۔ کہ عیسیٰ مر گیا۔ اور آسمان پر نہیں گیا تو آج دنیا میں ایک بھی عیسائی نہیں رہتا۔ دیکھو خدا علیم و حکیم ہے۔ اس نے ایسا پہلو اختیار کیا ہے۔ جس سے دشمن تباہ ہو جائے۔ مسلمان اس معاملہ میں کیوں اڑتے ہیں۔ کیا عیسے آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) سے افضل تھا۔ اگر میرے ساتھ خصومت ہے۔ تو اس میں حد سے نہ بڑھو اور وہ کام نہ کرو جو دین اسلام کو نقصان پہنچائے۔ خدا ناقص پہلو اختیار نہیں کرتا اور بجز اس پہلو کے تم کبھی غلبہ نہیں کر سکتے۔

جنگی امام

اگر تم سے جنگوں سے فتح پائی ہوتی۔ اور تمہارے لئے لڑائیاں کرنا مقدر ہوتا۔ تو خدا تم کو سکھا دیتا۔ تو پ [illegible] ڈھنگ کے کام میں تم کو سب سے بڑھ کر چالاکی اور ہوشیاری دی جاتی۔ مگر خدا کا فعل ظاہر کر رہا ہے۔ کہ تم کو یہ طاقتیں نہیں دی گئیں۔ بلکہ سلطان روم کو بھی ہتھیاروں کی ضرورت ہوتی ہے۔ تو وہ جرمن یا انگلستان وغیرہ ممالک سے [illegible] حرب عیسائیوں سے خرید کرتا ہے۔ [illegible] واسطے یہ مقدر نہ تھا۔ کہ مسلمان جنگ کریں۔ اس واسطے خدا نے ایک اور راہ اختیار کی۔ ہاں صلاح الدین وغیرہ بادشاہوں کے وقت ان باتوں کی ضرورت تھی۔ تب خدا نے مسلمانوں کی مدد کی۔ اور کفار پر ان کو فتح دی۔ مگر اب تو مذہب کے واسطے کوئی شخص جنگ نہیں کرتا۔ اب تو لاکھ لاکھ پرچہ اسلام کے برخلاف نکلتا ہے۔ جیسا ہتھیار مخالف کا ہے۔ ویسا ہی ہتھیار ہم کو بھی طیار کرنا چاہیئے۔ یہی حکم خداوندی ہے۔ اب اگر کوئی خونی مہدی آجائے۔ اور لوگوں کے سر کاٹنے لگے۔ تو یہ بے فائدہ ہوگا۔ مارنے سے کسی کی تشفی نہیں ہو سکتی۔ سر کاٹنے سے دلوں کے شبہات دور نہیں ہو سکتے۔ خدا کا مذہب جبر کا مذہب نہیں ہے۔ اسلام نے پہلے بھی کبھی پیش دستی نہیں کی جب بہت ظلم صحابہ پر ہوا۔ تو دشمنوں کو دفع کرنے کیواسطے جہاد کیا گیا تھا۔ خدا کی حکمت کے مطابق کسی کی دانائی نہیں۔ ہر ایک شخص کو چاہیئے۔ کہ اس معاملہ میں دعا کرے۔ اور دیکھے کہ اس وقت اسلام کی تائید کی ضرورت ہے یا نہیں۔ جسم پر غالب آنا کوئی شے نہیں۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ دل کو فتح کیا جائے۔ میں نے کوئی بات قال اللہ اور قال الرسول کے برخلاف نہیں کی۔ اگر قرآن اور حدیث میں جسم عنصری کا لفظ آیا ہوتا تو اس کا منکر کافر اور ملعون ہوتا۔ مگر اصل حقیقت خدا نے بذریعہ الہام کے مجھ پر ظاہر کر دی۔ اور قرآن اور حدیث اور اجماع صحابہ اس کی تائید میں ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات صحابہ کے واسطے ایک بڑا صدمہ تھا۔ ۶۲ یا ۶۳ سال کوئی بڑی عمر نہیں۔ صحابہ کو اگر یہ کہا جاتا۔ کہ عیسیٰ تو زندہ ہے۔ مگر ہمارے نبی کریم فوت ہو گئے۔ تو ان کے واسطے ایک پشت شکن صدمہ ہوتا۔ اسی واسطے حضرت ابوبکر نے سب کو اکٹھا کر کے وعظ کیا۔ اور ان کو سمجھایا۔ کہ سب نبی مر گئے۔ کوئی بھی زندہ نہیں۔ اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی فوت ہو گئے۔ صحابہ ایک عشق اور محبت کی حالت رکھتے تھے۔ وفات مسیح کے بغیر دوسرا پہلو وہ ہرگز مان نہ سکتے تھے۔ اسلام کبھی ایسا عقیدہ پیش نہیں کر سکتا۔ جو آنحضرت افضل الرسل کی ہتک کرنے والا ہو۔ کوئی ہمیں [illegible]۔ ہم تو اپنا کام کرتے چلے جائیں گے۔ کیونکہ ہم سمجھتے ہیں۔ کہ اسلام کی فتح اسی میں ہے۔ اگر ہم عیسائیوں کی ہاں میں ہاں ملا دیں۔ تو ہم ان [illegible] کر سکتے ہیں۔ ہمارے مخالف [illegible] سمجھ لیں گے۔ کہ وہ اسلام کے دوست نہیں۔ بلکہ دشمن ہیں۔ عادت بھی ایک بت ہوتا ہے۔ اور یہ لوگ اس بت کی پرستش کر رہے ہیں۔

یہاں پر ایک مولوی صاحب۔ مخالفین کی جماعت میں سے بول اٹھے۔ اور چونکہ انہوں نے حضرت کو سلسلہ تقریر کرنے نہیں دی۔ بلکہ جلدی جلدی سوال پر سوال کرتے گئے۔ اور کسی سوال کے متعلق حضرت کا جواب پورا نہ سنا۔ اس واسطے تقریر مذکورہ بالا تو ختم ہو گئی۔ مولوی صاحب سے سوال جواب میں درج کرتا ہوں تاکہ دہلی کے مولویوں کا نمونہ ناظرین کو نظر آجائے

مولوی صاحب۔ تو جن روایات سے حضرت عیسے ام

کی زندگی ثابت ہے۔ ان کو کیا کریں

حضرت۔ جو روائیت قرآن اور حدیث صحیح کے مخالف ہو۔ وہ ردی ہے۔ قابل اعتبار نہیں۔ قول خدا کے برخلاف کوئی بات نہیں ماننی چاہیئے۔

مولوی صاحب۔ اور جو وہ روائیت بھی صحیح ہو۔

حضرت۔ جب قول خدا قول رسول کے برخلاف ہو گی تو پھر صحیح کس طرح۔ خود بخاری میں متوفیک کے معنے ممیتک کے لکھے ہیں۔

مولوی صاحب۔ ہم بخاری کو نہیں مانتے۔ اور رسالوں میں مسیح کی زندگی لکھی ہے۔ قرآن کی تفسیروں میں لکھا ہے کہ مسیح زندہ ہے۔

حضرت۔ تمہارا اختیار جو چاہو مانو یا نہ مانو۔ اور قرآن شریف خود اپنی تفسیر آپ کرتا ہے خدا نے مجھے اطلاع دی کہ حضرت عیسیٰ فوت ہو گئے۔ اور کتاب اللہ اور احادیث صحیحہ کے مطابق یہ بات ہے۔ جس کے کان سننے کے ہوں سنے۔ قرآن و حدیث کے مخالف ہم کوئی روائیت نہیں مان سکتے۔

مولوی صاحب۔ اور جو وہ بھی صحیح ہو تو۔

حضرت۔ وہ صحیح ہو ہی نہیں سکتی۔

مولوی صاحب۔ اگرچہ صحیح ہو۔

حضرت۔ میں کئی دفعہ سمجھا چکا ہوں۔ اب بار بار کیا کہوں کتاب اللہ کے برخلاف جو روائیت ہو۔ وہ کس طرح صحیح ہو سکتی ہے۔

مولوی صاحب۔ یہ کس نے لکھا ہے۔ کس کتاب میں درج ہے کہ برخلاف روائیت ہو تو نہ مانو۔ امام بخاری نے بھی غلطی کھائی۔ جو متوفیک کے معنے ممیتک کر دئے

حضرت۔ اگر بخاری نے غلطی کھائی۔ تو تم اور کوئی حدیث یا لغت پیش کرو۔ جہاں وفات کے معنے سوائے موت کے کچھ اور کئے گئے ہوں۔

مولوی صاحب۔ اچھا حضرت عیسیٰ اپنے تو فرشتوں کے ساتھ نازل ہونگے [illegible] فرشتے کہاں ہیں

حضرت۔ [illegible] جو دو فرشتے ہیں وہ تم کو نظر [illegible] ہیں۔ جو یہ فرشتے تم کو نظر آجائینگے۔

مولوی صاحب۔ تو زینہ کہاں ہے۔ جس کا ذکر آیا کہ اس [illegible] اتریگا۔

حضرت۔ نزول کے یہ معنے نہیں۔ جو تم سمجھتے ہو۔ [illegible] محاورہ ہے۔ جیسا ہم مسافر سے پوچھتے ہیں۔ کہ تم کہاں اترے اس کے بعد وہ لوگ اٹھ کر چلے گئے۔

شکریہ ۲۵ ؍ اکتوبر ۱۹۰۵ء۔ آج شام کو یہ عاجز کسی کام پر باہر گیا ہوا تھا۔ حضرت مغرب کے وقت نشستگاہ میں تشریف لائے۔ اور ایک تقریر فرمائی جس کو مخدومی اخویم ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب نے قلمبند فرمایا۔ ایسا ہی باہر گاڑیوں میں سیر کے وقت جب ڈاکٹر صاحب موصوف حضرت کے ساتھ بیٹھتے اور میں دوسری گاڑی میں ہوتا۔ تو آپ میرے واسطے حضرت کی تقریر محفوظ رکھتے۔ چنانچہ ذیل کی تقریر بھی ڈاکٹر صاحب ممدوح کی رقم زدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اس عزیز بھائی پر جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عشق و محبت میں اپنا آپ نمونہ ہے۔ اپنی رحمت اور برکت فرمادے اور اس سے بھی بڑھ کر نیکیوں کی توفیق عطا فرماوے۔ آمین ثم آمین

ڈاکٹر صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا۔ آج کہاں کہاں کی سیر کی۔ انہوں نے عرض کی۔ کہ فیروز شاہ کی لاٹ پرانا کوٹ۔ ماہابت خاں کی مسجد۔ لال قلعہ وغیرہ مقامات دیکھے۔ فرمایا۔ ہم تو حضرت بختیار کاکی۔ نظام الدین صاحب اولیاء۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب وغیرہ اصحاب کی قبروں پر جانا چاہتے ہیں۔ دہلی کے یہ لوگ جو سطح زمین کے اوپر ہیں۔ نہ ملاقات کرتے ہیں۔ اور نہ ملاقات کے قابل ہیں۔ اس لئے جو اہل دل لوگ ان میں سے گذر چکے ہیں اور زمین کے اندر مدفون ہیں۔ ان سے ہی ہم ملاقات کرلیں۔ تاکہ بدون ملاقات تو واپس نہ جائیں۔ میں ان بزرگوں کی یہ کرامت سمجھتا ہوں۔ کہ انہوں نے قسی القلب لوگوں کے درمیان بسر کی۔ اس شہر میں ہمارے حصہ میں ابھی وہ قبولیت نہیں آئی۔ جو ان لوگوں کو نصیب ہوئی

؎ چشم باز و گوش باز و این ذکا
خیرہ ام از چشم بندی خدا

اسلام پر یہ کیسی مصیبت کا زمانہ ہے۔ اندرونی مصائب بھی بے انتہا ہیں۔ اور بیرونی بھی بے حد ہیں پھر یہ لوگ خیال کرتے ہیں۔ کہ اس وقت کسی مصلح کی ضرورت نہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ ہم نماز پڑھتے ہیں اور روزے رکھتے ہیں۔ پھر ہم کو کسی مصلح کی کیا ضرورت ہے مگر نہیں سمجھتے کہ جب تک خدا کی رحمت نہ ہو۔ وہ رقت اور درد پیدا نہیں ہو سکتا۔ جو انسان کے دل کو صاف کرتا ہے۔ چاہیئے۔ کہ بہت دعائیں کریں۔ صرف بحث کرنے والا فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ وہ نہیں دیکھتے کہ اسلام پر کس طرح کے مصائب نازل ہیں۔ وہ خیال کرتے ہیں۔ کہ اسلام کو گویا خدا نے فراموش کر دیا ہے۔ دہلی کے لوگ ایسے معلوم ہوتے ہیں۔ کہ لڑنے کو آئے ہیں حق طلبی کا انہیں خیال نہیں۔ حلق کے نیچے بات تب اترتی ہے۔ جب حلق صاف ہو۔ دوائی کا بھی یہی حال ہے۔ کہ جب تک حلق صاف نہ ہو۔ اور معدہ بھی صاف نہ ہو دوائی کا اثر نہیں ہو سکتا۔ دوائی قے ہو جاتی ہے۔ یا ہضم نہیں ہوتی۔

احمدی نام کیوں رکھا گیا ایک مولوی صاحب آئے اور انہوں نے سوال کیا کہ خدا نے ہمارا نام مسلمان رکھا ہے۔ آپ نے اپنے فرقہ کا نام احمدی کیوں رکھا ہے۔ یہ بات ھو سمٰکم المسلمین کے خلاف ہے۔

اس کے جواب میں حضرت نے فرمایا۔ اسلام بہت پاک نام ہے۔ اور قرآن شریف میں یہی نام آیا ہے۔ لیکن جیسا کہ حدیث شریف میں آچکا ہے۔ اسلام کے ۷۳ فرقے ہو گئے ہیں۔ اور ہر ایک فرقہ اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے۔ انہی میں ایک رافضیوں کا ایسا فرقہ ہے۔ جو سوائے دو تین آدمیوں کے تمام صحابہ کو سب و شتم کرتے ہیں۔ نبی کریم کے ازواج مطہرات کو گالیاں دیتے ہیں۔ اولیاء اللہ کو برا کہتے ہیں۔ پھر بھی مسلمان کہلاتے ہیں۔ خارجی حضرت علی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما کو برا کہتے ہیں۔ اور پھر بھی مسلمان نام رکھلاتے ہیں۔ بلاد شام میں ایک فرقہ یزیدیہ ہے جو امام حسینؓ پر تبرہ بازی کرتے ہیں اور مسلمان بنے پھرتے ہیں۔ اسی مصیبت کو دیکھ کر سلف صالحین نے اپنے آپ کو ایسے لوگوں سے تمیز کرنے کے واسطے اپنے نام شافعی حنبلی وغیرہ تجویز کئے۔ آج کل نیچریوں کا ایک ایسا فرقہ نکلا ہے۔ جو جنت دوزخ۔ ملائکہ وحی سب باتوں کا منکر ہے۔ یہاں تک کہ سید احمد خان کا خیال تھا۔ کہ قرآن مجید بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خیالات کا نتیجہ ہے۔ اور عیسائیوں سے سن کر یہ قصے لکھ لئے ہیں۔ غرض ان تمام فرقوں سے اپنے آپ کو تمیز کرنے کے واسطے اس فرقہ کا نام احمدیہ رکھا گیا۔

حضرت یہ تقریر کر رہے تھے۔ کہ اس مولوی نے پھر سوال کیا۔ کہ قرآن شریف میں تو حکم ہے۔ کہ لا تفرقوا۔ اور آپ نے تو تفرقہ ڈال دیا۔

حضرت نے فرمایا۔ ہم تو تفرقہ نہیں ڈالتے۔ بلکہ ہم تفرقہ دور کرنے کے واسطے آئے ہیں۔ اگر احمدی نام رکھنے میں ہتک ہے۔ تو پھر شافعی حنبلی کہلانے میں بھی ہتک ہے۔ مگر یہ نام ان اکابر کے رکھے ہوئے ہیں جن کو آپ بھی صلحاء مانتے ہیں وہ شخص بدبخت ہوگا۔ جو ایسے لوگوں پر اعتراض کرے اور ان کو برا کہے۔ صرف امتیاز کے لئے ان لوگوں نے اپنے یہ نام رکھے تھے۔ ہمارا کاروبار خدا کی طرف سے ہے۔ اور ہم پر اعتراض کرنے والا خدا پر اعتراض کرتا ہے۔ ہم مسلمان ہیں۔ اور احمدی ایک امتیازی نام ہے

اگر صرف مسلمان نام ہو تو شناخت کا تمغہ کیونکر ظاہر ہو۔ خدا تعالیٰ ایک جماعت بنانا چاہتا ہے۔ اور اس کا دوسروں سے امتیاز ہونا ضروری ہے۔ بغیر امتیاز کے اس کے فوائد مترتب نہیں ہوتے اور صرف مسلمان

کہلانے سے تمیز نہیں ہو سکتی۔ امام شافعی اور حنبل وغیرہ کا زمانہ بھی ایسا تھا۔ کہ اس وقت بدعات شروع ہو گئی تھیں۔ اگر اس وقت یہ نام نہ ہوتے۔ تو اہل حق اور ناحق میں تمیز نہ ہو سکتی۔ ہزارہا گندے آدمی ملے جلے رہتے۔ یہ چار نام اسلام کے واسطے مثل چار دیواری کے تھے۔ اگر یہ لوگ پیدا نہ ہوتے۔ تو اسلام ایسا مشتبہ مذہب ہو جاتا کہ بدعتی اور غیر بدعتی میں تمیز نہ ہو سکتی۔ اب بھی ایسا زمانہ آگیا ہے۔ کہ گھر گھر ایک مذہب ہے۔ ہم کو مسلمان ہونے سے انکار نہیں۔ مگر تفرقہ دور کرنے کے واسطے یہ نام رکھا گیا ہے۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے توریت والوں سے اختلاف کیا۔ اور عام نظروں میں ایک تفرقہ ڈالنے والے بنے لیکن اصل بات یہ ہے۔ کہ یہ تفرقہ خود خدا ڈالتا ہے جب کھوٹ اور ملاوٹ زیادہ ہو جاتا ہے۔ تو خدا خود چاہتا ہے۔ کہ ایک تمیز ہو جائے۔

مولوی صاحب نے پھر وہی سوال کیا۔ کہ خدا نے تو کہا ہے۔ کہ ھو سمّٰکم المسلمین۔

فرمایا۔ کیا اس میں رافضی اور بدعتی اور آج کل کے مسلمان شامل ہیں۔ کیا اس میں آج کل کے وہ لوگ شامل ہیں جو اباحتی ہو رہے ہیں۔ اور شراب اور زنا کو بھی اسلام میں جائز جانتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ اس کے مخاطب تو صحابہ ہیں۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ قرون ثلاثہ کے بعد فیج اعوج کا زمانہ ہوگا۔ جس میں جھوٹ اور کذب کا افشاء ہوگا۔ آنحضرت نے اس زمانہ کے لوگوں کے متعلق فرمایا ہے۔ لیسوا منی ولست منھم۔ نہ ان کا مجھ سے کوئی تعلق ہے۔ نہ میرا ان سے کوئی تعلق ہے۔ وہ لوگ مسلمان کہلائیں گے۔ مگر میرے ساتھ ان کا کوئی تعلق نہ ہوگا۔

جو لوگ اسلام کے نام سے انکار کریں۔ یا اس نام کو عار سمجھیں۔ ان کو تو میں لعنتی کہتا ہوں۔ میں کوئی بدعت نہیں لایا۔ جیسا کہ حنبلی شافعی وغیرہ نام تھے۔ ایسا ہی احمدی بھی نام ہے۔ بلکہ احمد کے نام میں اسلام اور اسلام کے بانی احمد صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اتصال ہے۔ اور یہ اتصال دوسرے ناموں میں نہیں۔ احمد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام ہے۔ اسلام احمدی ہے اور احمدی اسلام ہے۔ حدیث شریف میں محمدی رکھا گیا ہے۔ بعض اوقات الفاظ بہت ہوتے ہیں مگر مطلب ایک ہی ہوتا ہے۔

احمدی نام ایک امتیازی نشان ہے۔ آج کل اس قدر طوفان زمانہ میں ہے۔ کہ اول آخر کبھی نہیں ہوا۔ اس واسطے کوئی نام ضروری تھا۔ خدا کے نزدیک جو مسلمان ہیں وہ احمدی ہیں۔

تازہ اخبار دہلی۔ ۲۶۔ اکتوبر کی صبح کو حضرت مسیح

شاہ ولی اللہ صاحب اور خواجہ میر درد صاحب کی قبروں پر تشریف لے گئے۔ ہر دو مقامات کے کتبے عاجز نے نقل کر لئے تھے۔ اپنے موقعہ پر درج اخبار ہوں گے۔ دہلی کے لوگ زیادہ تر مسجدوں کے طالب علم اور مولوی آتے ہیں۔ اور عجیب قسم کے بیہودہ سوال کرتے ہیں بعض تمسخر کے سوائے بات نہیں کرتے۔ حضرت سب کے ساتھ اخلاق کریمانہ سے پیش آتے ہیں۔ میرٹھ سے میاں عبدالرشید صاحب تاجر اور چند دوست امروہہ سے تشریف لائے۔

۲۷۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء۔ آج لاہور سے خواجہ کمال الدین صاحب حکیم محمد حسین صاحب قریشی۔ بابو غلام محمد صاحب اور قادیان سے بابو شاہدین صاحب۔ اور ڈاکٹر عبدالستار صاحب۔ اور اٹاوہ سے میر صادق حسین صاحب اور ایسا ہی دیگر مقامات سے بہت سے دوست آئے۔ آج حضرت نے دو دفعہ ایک صبح اور ایک ظہر لمبی تقریریں کیں۔ جو انشاء اللہ درج اخبار ہوں گی۔

حضرت مولوی نور الدین صاحب کو بھی حضرت نے دہلی آنے کے واسطے فرمایا ہے۔

جماعت پٹیالہ نے درخواست کی ہے۔ حضور جاتے ہوئے وہاں ٹھہریں۔ ہنوز کچھ حکم نہیں فرمایا۔

آج مولوی محمد احسن صاحب نے جمعہ کا خطبہ پڑھا۔ جو دلوں پر بہت نیک اثر کرنے والا تھا۔ مناسب موقعہ پر کچھ اقتباس اس میں سے درج کیا جاوے گا۔

۲۸۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء۔ صبح اور پھر بعد ظہر عصر تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تقریریں کیں قریب دس کے نئے آدمی بیعت میں شامل ہوئے جن میں سے بعض کے نام مفصلہ ذیل ہیں۔ میر رستم علی صاحب ٹھیکیدار رام پور سکنہ شاہجہان پور۔ حامد حسین خان صاحب منصرم۔ میرٹھ۔ عبدالرحمان صاحب اسسٹنٹ ویٹرنری سرجن۔

آج لاہور سے میاں معراج الدین صاحب عمر پروپرائٹر اخبار ہذا۔ مظفر نگر سے منشی ماجد علی صاحب منشی احمد حسن صاحب۔ میرٹھ سے محمد ذوالفقار علی خان صاحب منشی عباد اللہ صاحب وغیرہ اٹاوہ سے۔ منشی عبدالمجید صاحب۔ میاں کریم بخش صاحب سید ابن حسن خان صاحب۔ شیخ پیر محمد صاحب امروہہ سے میاں عبدالصمد صاحب۔ میاں عبدالغفور صاحب میاں عبدالسلام صاحب۔ چندوسی سے مولوی طفیل احمد صاحب۔ علیگڑھ سے حکیم محمد حسین صاحب۔ شیخ عبداللہ صاحب وغیرہ۔ اور دیگر بہت سے احباب مختلف مقامات سے تشریف لائے۔

اور احباب کا ایک بڑا مجمع اس جگہ ہو گیا ہے۔

۲۹۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء۔ صبح کے وقت حضور معہ خدام شاہ نظام الدین صاحب اولیاء کے مزار پر تشریف لے گئے۔ وہاں کے سجادہ نشینان۔ میاں حسن نظامی صاحب اور صاحبزادہ سید غلام معین الدین نظامی و دیگر صاحبان نے ساتھ ہو کر تمام مقامات اور قبریں دکھائیں۔ حضرت نے شاہ صاحب اور امیر خسرو صاحب کے مزار پر فاتحہ پڑھا۔ وہاں کے مزید حالات اس تاریخ کی ڈائری میں درج ہوں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

بعد ظہر میرٹھ کے چند دوستوں اور علیگڑھ کے چند دوستوں نے بیعت کی۔

حضرت نے ایک لمبی تقریر کی۔ اور چند مولویوں نے بعد تقریر حضرت سے ایک تحریر لکھا لی۔ کہ آپ کیوں مسیح کی وفات کے قائل ہیں۔ وہ تحریر آئندہ درج اخبار ہو گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

حضرت مولوی نور الدین آج یہاں پہنچ گئے ہیں۔

۲۶۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء۔ صبح کے وقت حضور نے گاڑیاں منگوائیں اور خواجہ میر درد صاحب اور شاہ ولی اللہ صاحب کے مزار مبارک پر تشریف لے گئے۔ راستہ میں قبرستان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا۔ یہ انسان کی دائمی سکونت ہے۔ جہاں ہر قسم کے امراض سے نجات پا کر انسان آرام کرتا ہے

خواجہ میر درد صاحب کی قبر پر آپ نے فاتحہ پڑھا اور کتبہ کی طرف دیکھ کر فرمایا۔ کہ کتبہ لکھنا شریعت میں منع نہیں ہے۔ اس میں بہت سے فوائد ہیں

خواجہ میر درد صاحب کی قبر کے سرہانے کی طرف یہ عبارت لکھی ہے۔

هو الناصر

نور البصر اول المحمدیین خواجہ میر محمدی التخلص بدرد تحیات اللہ علیہ وعلی والدیہ وعلی من توسل الیہ۔ ولادت نوز ذیقعد ۱۱۳۳ھ روز شنبہ عمر شریف ۶۶ سال رحلت ۲۴۔ صفر یوم جمعہ قبل صبح صادق ۱۱۹۹ھ

ہم میر فقیر خواجہ میر درد است
ہم مرشد و پیر خواجہ میر درد است

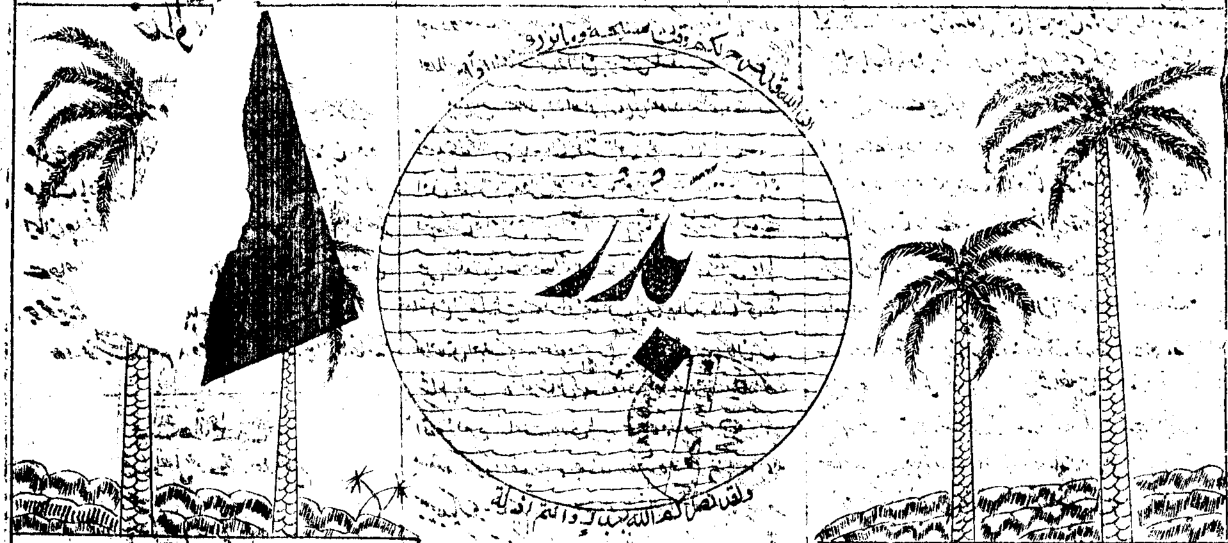
از بسکہ غلام خواجہ میریم اثر
زیر اقدام خواجہ میریم اثر
از رحمت حق زندہ جاوید شدیم
ہر گاہ بنام خواجہ میریم اثر

(باقی آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر کے لئے چھاپا گیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔



چہ گویم ہا تو گر آئی بیا در قادیان بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۵ | دوا بینی شفا بینی عرض دارالامان بینی

سلسلۂ جدید جلد | جمعۃ المبارک | سلسلۂ قدیم جلد

ای جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

قیمت سالانہ

والیان ریاست		ما
معاونین		عہ
برضائے		صہ
خود		ے

عام قیمت

قیمت پیشگی مابعد

	پیشگی	مابعد
سالانہ	چار	ے
شش ماہی	۲ عہ	عہ
سہ ماہی	۱۲	۱۴
یک ماہ	۵	۶
فی پرچہ	۱	۲

نمونہ کا پرچہ ایک آنہ کا ٹکٹ آنے پر بھیجا جائیگا۔ پیشگی قیمت نہ خواست کیساتھ بذریعہ منی آرڈر یا پہلا پرچہ بذریعہ وی پی وصول ہونی چاہیے۔

باقی صورتوں میں قیمت مابعد کے حساب سے محسوب ہوگی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا ۔ مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم ۔ ہم برین از دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست ۔ بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام ۔ دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن ۔ جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام ۔ ہر نبوت را بروشد اختتام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست ۔ زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود ۔ آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال ۔ وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست ۔ ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک وز خبر ہائے معاد ۔ ہرچہ گفتہ آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرۃ احدیت است ۔ منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اندو راست ۔ منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین ۔ آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست ۔ ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
تکیہ بر دوری از آن عالیجناب ۔ نزد ما کفر است خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا۔ اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر و یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہواوہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تاوقت مرگ قائم رہیگا۔ اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

خدا کی باتیں

۱۴ نومبر ۱۹۰۵ء ... مذ دکھایا گیا جس پر ... عربی عبارت میں ... لکھے ہوئے ہیں۔ وہ عبارت یاد نہیں ... مطلب غالباً یہ تھا کہ ایمان چار قسم ... بیان۔ دوسرا وہ جو بصیرت سے حاصل ... کا ایمان۔ چوتھا۔ استغراقی جو محبت ... ماہے۔

۱۵ نومبر ۱۹۰۵ء - وحی ہوئی "زندگیوں کا خاتمہ"

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

لنگر خانہ کی آمد

یہ چند سطریں میں آپ کی خدمت میں حضرت امام علیہ السلام کے ارشاد کے مطابق لکھتا ہوں۔ لنگر خانہ کی آمد کی کمی کی بسا اوقات باعث تشویش ہوتی ہے۔ اس سے جو تین سال پہلے جب حضرت اقدس نے خود ایک اشتہار بعنوان لنگر خانہ کے انتظام کے لئے شائع فرمایا تھا۔ تو اس وقت بھی یہی تکلیف پیش آئی تھی۔ اب خرچ تو اس وقت سے ڈیوڑھا ہو گیا ہے یعنی اس وقت آٹھ سو روپیہ ماہوار تھا تو اس وقت بارہ سو روپیہ ماہوار ہو گیا ہے۔ اور آمد کی یہ حالت ہے۔ کہ دن بدن کم ہوتے ہیں ان دنوں میں خصوصاً بہت ہی تنزل کی حالت میں ہے۔ اور حضور کی اوقات گرامی جو ایسی تشویشوں سے خالی ہونی چاہئیے۔ ان میں یہ باتیں مخل ہو جاتی ہیں۔ میں امید نہیں کرتا کہ کوئی اس سلسلہ کا مخلص اس بات کو گوارا کر سکیگا۔ کہ حضور کو یہ تکلیف تشویش میں ڈالنے والی ہو اگرچہ سارا انتظام تو کلاً علی اللہ ہی ہو رہا ہے۔ مگر تاہم یہ ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ کوئی ایسا انتظام کیا جائے جیسا حضور نے پہلے بھی ایک دفعہ اشتہار دیا تھا۔ اس اشتہار میں حضرت اقدس نے یہ تحریر فرمایا تھا کہ میں ان لوگوں کے ساتھ جو مرید کہلاتے ہیں۔ میں آخری فیصلہ کرتا ہوں۔ مجھے خدا نے بتلایا ہے۔ کہ میرا انہیں سے پیوند ہے۔ یعنی وہی خدا کے دفتر میں مرید ہیں۔ جو اعانت اور نصرت میں مشغول ہیں۔ ... سو ہر ایک شخص کو چاہئیے۔ کہ اس نئے انتظام کے بعد نئے سرے عہد کر کے اپنی خاص تحریر سے اطلاع دے۔ کہ وہ ایک فرض حتمی کے طور پر اس قدر چندہ ماہواری بھیج سکتا ہے۔ ... گو ایک پیسہ ماہواری ہو اور جو شخص کچھ بھی مقرر نہیں کرتا۔ اور نہ جسمانی طور پر اس سلسلہ کے لئے کچھ بھی مدد دے سکتا ہے وہ منافق ہے اب بعد اس کے سلسلہ میں نہیں رہیگا ..... اور اس کے بعد کوئی معذور اور لاپرواہ انصار میں داخل نہیں اس سلسلہ میں ہرگز نہیں رہیگا"

تین طرح سے موجودہ آمد میں ترقی کی صورت ہو سکتی ہے اور امید ہے کہ مخلص احباب ان تینوں طریق پر پوری سعی فرمائیں گے اول۔ فہرست چندہ میں جو اس وقت موجود ہے۔ صرف دو ہزار چندہ دہندگان کا نام موجود ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کثرت احباب ایسے ہیں جنکو ابھی تک حضرت اقدس کے ارشاد کا پورا علم نہیں ہوا یا انہوں نے ٹھیک طرح سے اسکو سمجھا نہیں پس جہاں جہاں کسی دوست کو احمدی احباب کا پتہ معلوم ہو۔ جو ابھی تک چندہ دہندگان میں شامل نہیں۔ وہ انکو شامل کرنے کی کوشش کریں اور انکو حضرت اقدس کے اس منشا سے پوری طرح سے آگاہ کریں اور انہیں ایک مستعد آدمی کو مقرر کریں۔ جو باقاعدہ چندہ وصول کر کے ماہوار بھیجا کرے۔ دوئم اس فہرست میں اکثر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گھر میں سے ایک آدمی کو چندہ دینے والا مقرر کر لیا گیا ہے اور باقی افراد عورتیں ہوں یا لڑکے لڑکیاں وہ اس فرض سے سبکدوش سمجھے گئے ہیں۔ حالانکہ یہ فرض کفایہ نہیں۔ بلکہ حضرت اقدس کے یہ لفظ ہیں کہ ہر ایک شخص کو جو اپنے آپ کو اس سلسلہ میں سمجھتا ہے خواہ وہ مرد ہو یا عورت بالغ ہو یا نابالغ الگ الگ چندہ دینا چاہئیے اور کوئی اس حکم سے مستثنیٰ نہیں۔ کیا یہ تعجب کی بات نہیں کہ دو لاکھ سے بھی زیادہ مریدوں میں سے جو سلسلہ بیعت میں داخل ہو چکے ہوں صرف دو ہزار چندہ دینے والے ہوں گویا سو احباب اوسطاً سو سے بھی زیادہ بیعت کرنیوالوں میں سے صرف ایک چندہ دیتا ہو۔ اور پھر جیسا کہ مرد کو اس اعانت میں حصہ لینا چاہئیے عورتیں کیوں الگ رہیں اور ایسے ہی گھر کے دوسرے افراد سب شامل ہونے چاہئیں صرف احاطہ بمبئی میں ۱۹۰۱ء کی مردم شماری میں سرکاری رپورٹ سے ظاہر ہے کہ (۱۱۰۸) احمدی تھے اگر یہ کل احمدی فی کس ایک پیسہ ماہوار کے حساب سے بھی چندہ دیں تو پورے دو سو روپیہ ماہوار چندہ اس حساب سے آنا چاہئیے حالانکہ یہ تعداد اب بہت بڑھی ہوئی ہے۔ اسی طرح پر ہر جگہ اگر ہر شخص جو احمدی کہلاتا ہے چندہ اپنے اوپر فرض کرے خواہ مرد ہو یا عورت تو ایک ایک پیسہ ہی وہیں تو لنگر خانہ کا انتظام با آسانی چل سکتا ہے پس سب سے زیادہ غور کرنے کے قابل یہی دو باتیں ہیں۔ کہ اول تو جہاں حضرت اقدس کے ارشاد کی پوری طرح خبر نہیں وہاں تو خبر پہنچا کر ان لوگوں کو ماہوار مستقل اعانت پر آمادہ کیا جائے۔ اور دوسرے اپنے گھروں کی عورتوں اور بچوں کو بھی اسمیں شریک کیا جائے۔ اور فہرست چندہ میں جو کچھ ان کا چندہ ہو خواہ وہ ایک پیسہ ہو یا دھیلا الگ دکھایا جاوے بلکہ چھوٹے چھوٹے بچوں کو بھی بہ نیت حصول ثواب اسمیں شامل کر لیا جاوے۔ سوئم۔ تیسری تجویز یہ ہے کہ جو صاحب آمدنی کا ذریعہ رکھتے ہیں وہ اپنا چندہ کو بڑھاویں۔ ان کے تھوڑا تھوڑا بڑھانے سے مجموعی آمد میں بہت بڑی ترقی ہو سکتی ہے مجھے کئی دفعہ خیال آیا ہے کہ احباب اگر اپنی آمد کا دسواں حصہ خالص سلسلہ کی ضروریات کیلئے الگ کر دیا کریں تو یہ کوئی بڑی بات نہیں۔ کیونکہ ایسا ہو سکتا ہے کہ جن احباب کی آمدنی مثلاً دس روپیہ ماہوار ہی کم ہے وہ حسب استطاعت دسویں حصہ سے بھی کم دیدیا کریں۔ اور جن کی آمدنی سو روپیہ ماہوار سے زیادہ ہے۔ وہ حسب استطاعت زیادہ دیدیا کریں آخر جو وعدے بیعت کے وقت کیا جاتا ہے اس کو بھی تو کسی قدر پیش نظر رکھنا چاہئیے۔ دین کو دنیا پر مقدم کرنا اصل امر نہیں مگر جہاں تک ہو سکے۔ دین کے لئے دن بدن قدم آگے ہی ہونا رکھنا چاہئیے۔ میری غرض یہ ہے۔ کہ دسواں حصہ صرف ضروریات سلسلہ کے لئے دیا جاوے جسمیں لنگر خانہ اور مدرسہ اور اشاعت کا کام شامل ہیں۔ یہی سلسلہ کی اصل اور بڑی شاخیں اور مقدم ضرور تیں ہیں۔ اخبار اور کتابوں کی قیمت ایک الگ چیز ہے۔ کیونکہ وہ معاوضہ میں دیجاتی ہے اور ان ضروریات میں بھی لنگر خانہ سب مقدم ہے۔ کیونکہ اس کے اخراجات بہ نسبت دوسری شاخوں کے بہت زیادہ ہیں۔

زکوٰۃ۔ ان باتوں کے علاوہ ایک ضروری عرض ہے اور وہ یہی ہیں بایماء حضرت امام علیہ السلام ہی لکھتا ہوں۔ اور وہ یہ زکوٰۃ کے متعلق۔ اسی اشتہار متعلق لنگر خانہ میں جس کا میں اوپر ذکر کیا ہے حضرت اقدس نے اخیر پر یہ تحریر فرمایا تھا کہ یہ بھی واضح ہے کہ صدقات اور زکوٰۃ اور اس طرح کی ہر ایک روپیہ بھی یہاں آنا چاہئیے مگر اس کی طرف بہت ہی کم ... سکتا ہوں نشانوں اور ... اطلاعات ... توجہ کی ہے جسمیں حضور علیہ السلام نے لنگر خانہ کے متعلق تحریک کے لئے حکم دیا۔ اسی میں انہیں ہی عرض کیا تھا اور بعض احباب سیالکوٹ والاہور کی تحریک تھا کہ زکوٰۃ کا روپیہ اکثر لوگ یا تو شاید الگ کر کے نکالتے ہی نہیں اور یا نکالتے ہیں تو اپنی اپنی جگہ پر مناسب موقعہ پر خرچ کر لیتے ہیں جس پر حضور نے فرمایا۔ کہ زکوٰۃ کا روپیہ بھی سب یہاں آنا چاہئیے پھر یہاں حسب ضرورت خرچ ہونا چاہئیے۔ اول تو زکوٰۃ دی بہت کم جاتی ہے حالانکہ بہت گھر ایسے ہوتے ہیں جہاں اگر نقد مال جمع نہ ہو تو کم از کم زیور ضرور اس قدر مالیت کا ہوتا ہے جس پر زکوٰۃ ضروری ہے۔ اور اس طرف توجہ اس لئے نہیں ہوتی کہ زکوٰۃ کا فنڈ الگ جمع نہیں ہوتا اور متفرق ہی روپیہ بہ بیچا جمع کیا جاتا ہے تو خود بخود ایک باعث ... ہو۔ دوم زکوٰۃ آنحضرت صلعم کے زمانہ میں ہمیشہ ایک جگہ جمع ہوتی تھی اور کبھی اجازت نہ تھی کہ ہر شخص جہاں چاہے اپنی خرچ کر لے۔ لیکن یہی اسکی مصرف ہونی چاہئیے یہی حضرت مولوی نور الدین صاحب نے بھی ایک استفسار ... فرمایا تھا پس نہایت ضروری ہے کہ آئندہ سے زکوٰۃ کا کل روپیہ ایک جگہ قادیان میں جمع ہوا کرے اور یہ روپیہ حضرت مولوی نور الدین صاحب کے پاس جمع ہو گا بھیجنے والے صرف اس قدر لکھیں بنام حکیم نور الدین صاحب فنڈ زکوٰۃ قادیان تاکہ یہ روپیہ الگ الگ جمع ہوتا رہے اور اس کا سالانہ حساب کتاب الگ ہوگا اور یاد رہے کہ زکوٰۃ کا روپیہ مخصوص ہو کر الگ فنڈ زکوٰۃ میں آنا چاہئیے۔ اور اس کا تعلق کسی دوسرے چندہ یا نذر سے کچھ نہیں۔ پھر بموجب ارشاد حضرت اقدس اس کو مناسب موقعہ پر خرچ کیا جاوے گا۔ خاکسار محمد علی ایم اے

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سفر ملفوظات

(ایڈیٹر)

استقامت ۲۷ اکتوبر ۱۹۰۵ء - ایک شخص نے بیعت کی - فرمایا - خدا تعالیٰ ثابت قدم رکھے - ثابت قدمی خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے عمل ہو سکتی ہے - جب تک استقامت نہ ہو بیعت بھی ناتمام ہے - انسان جب خدا کی طرف قدم اٹھاتا ہے تو راستہ میں بہت سی بلاؤں اور طوفانوں کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے - جب تک ان میں سے انسان گذر نہ لے - منزل مقصود کو پہنچ نہیں سکتا - امن کی حالت میں استقامت کا پتہ نہیں لگ سکتا - کیونکہ امن اور آرام کے وقت تو ہر ایک شخص خوش رہتا ہے - اور دوست بننے کو طیار ہے - مستقیم وہ ہے - کہ سب بلاؤں کو برداشت کرے

طول امل مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم کی موت کو دیکھو - اور اس پر غور کرو - کہ بڑے عبرت کی جگہ ہے - کس طرح ناگہانی موت ان پر وارد ہوئی - ہر ایک شخص کو سمجھنا چاہیئے - کہ یہ دن کسی وقت آنیوالا ہے سب کو اس کے واسطے طیار رہنا چاہیئے - ان باتوں کا تصور اور مطالعہ انسان کو سچا مومن بنا دیتا ہے - جب انسان دنیا کی طرف جھکتا ہے - اور بہت امور کو اپنے گلے ڈال لیتا ہے - تو ایک طول امل پیدا ہو جاتا ہے - طول امل سے ہی سب خرابیاں پیدا ہوتی ہیں - جو شخص عمر کو لمبا سمجھتا ہے - اور بڑی بڑی امیدیں کرتا ہے - اور کہتا ہے کہ یہ کرونگا - وہ کرونگا - اس کے واسطے دل کی پاکیزگی کا حصول مشکل ہے - مومن کو چاہیئے - کہ رات کو سوئے اور صبح اٹھنے کی امید نہ کرے - اور صبح اٹھے - تو رات تک زندگی کی امید نہ رکھے - سب سے اعلیٰ اور آخری بات یہ ہے - کہ دل کی پاکیزگی حاصل ہو - جب خدا کسی پر فضل کرتا ہے - تو دل کی پاکیزگی اس کو عطا کرتا ہے - بغیر فضل الٰہی کے دل کی پاکیزگی حاصل نہیں ہو سکتی - اول بات یہ ہے - کہ طول امل جاتا رہے - تب انسان تسلی پکڑتا ہے - جب انسان دن بھر نا جائز وسائل اختیار کرتا ہے اور دنیا کمانے کے پیچھے پڑا رہتا ہے - تو دل ناپاک ہو جاتا ہے - مگر موت سے زیادہ اور کوئی واعظ نہیں - یہی بڑا واعظ ہے -

جذب اٹاوہ کے دوست سید صادق حسین صاحب اور دیگر دوست اس جگہ کے مخاطب تھے - فرمایا - اگر ایک آدمی بھی متقی اور صالح کسی مقام پر ہو جو اشاعت حق کے لئے پورا جوش رکھتا ہو - تو خدا تعالیٰ اس میں قوت جاذبہ پیدا کر دیتا ہے - اور وہ ایک جماعت بنا ہی لیتا ہے - کیونکہ مومن کبھی اکیلا نہیں رہ سکتا - یہ نہیں کہ صرف معجزات کے ذریعہ سے ہی لوگوں پر حجت پوری کی جاتی ہے - بلکہ مومن میں اللہ تعالیٰ نے ایک قوت جذب رکھی ہے - سعید لوگ اس کی طرف کھینچے جاتے ہیں اور غیر سعید لوگ بھی سلسلہ حقہ کی خدمت میں لگائے جاتے ہیں - ان کے سپرد یہ خدمت کی جاتی ہے - کہ سلسلہ حقہ کی مخالفت میں شور و غوغا مچا کر اس کی تشہیر کریں اور اس کی تبلیغ کو دور تک پہنچاویں - مومن میں قوت جاذبہ ضرور رہتی ہے - جب میں براہین لکھتا تھا - تو یہ الہام ہوا تھا - کہ ہر ایک دور کی راہ لوگ تیرے پاس آئیں گے - اس وقت ایک آدمی بھی میرے ساتھ نہ تھا - اور یہ کتاب وہ ہے جو ہر ایک فرقہ عیسائی - ہندو - برہمو - آریہ اور سب مخالفین کے پاس ہے - مولوی محمد حسین نے اس پر بڑا ریویو لکھا تھا - کوئی نہیں کہہ سکتا کہ یہ پیشگوئیاں پیچھے بنائی ہیں - یا ایسے زمانہ میں لکھی گئی تھی - کہ لوگ آیا جایا کرتے تھے - ویسے وقت میں یہ الہامات شائع ہوئے اور کئی ایک زبانوں میں عربی - فارسی - اردو - انگریزی عبرانی - سب زبانوں میں الہامات ہوئے - یہ اس لئے ہوا - کہ ہر ایک زبان گواہ رہے - اور اس کتاب کی عظمت ہو - اور اس میں یہ بھی ایک راز معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک زبان کے لوگ گواہ ہوں گے - اور اس جماعت میں داخل ہوں گے -

اگر دنیا میں یہ باتیں انسان اپنی طاقت سے بنا سکتا تو اس کی نظیر کہاں ہے - اگر یہ ہو سکتا اور انسان کر سکتا - تو تمام انبیاء کی پیشگوئیاں اور خوارق ایک شبہ میں پڑ جاتیں - مگر بات یہ ہے - کہ ابتلاؤں کا آنا ضروری ہے - ہر نبی کے وقت ابتلا آئے - اور اب بھی وہی سنت اللہ جاری ہے - مجدد صاحب نے بھی ایک مکتوب میں لکھا ہے - کہ جب مسیح آئیگا - تو علماء اس کا مقابلہ کریں گے اور اس کی تکذیب کریں گے -

صبر اور غصہ فرمایا - صبر بڑا جوہر ہے - جو شخص صبر کرنے والا ہوتا ہے - وہ ہرگز نہیں بولتا - اس کی تقریر اپنی نہیں ہوتی - بلکہ خدا اس سے تقریر کراتا ہے - جماعت کو چاہیئے - کہ صبر سے کام لے اور مخالفین کی سختی پر سختی نہ کرے - اور گالیوں کے عوض میں گالی نہ دے - جو شخص ہمارا مکذب ہے - اس پر لازم نہیں کہ وہ ادب سے ساتھ بولے

اس کے نمونے آنحضرت کی زندگی میں بھی بہت پائے جاتے ہیں - سب جیسی کھوٹ نہیں - مگر صبر کرنا بڑا مشکل ہے - اللہ تعالیٰ اس کی تائید کرتا ہے - جو صبر سے کام لے - دہلی کی سرزمین سخت ہے - تاہم سب یکساں نہیں - کئی آدمی مخفی ہوں گے جب وقت آئے گا - تو وہ خود سمجھ لیں گے - عرب بہت سخت ملک تھا - وہ بھی سیدھا ہو گیا - دہلی والے بھی سخت نہیں ہیں - اس کو پسند نہیں کرتا - کہ ہماری جماعت کے لوگ کسی پر حملہ کریں - یا اخلاق کے برخلاف کوئی کام کریں - خدا تعالیٰ بردباری کا حکم دیتا ہے - اور اسی کے مطابق کرنا چاہیئے خدا تعالیٰ کے الہامات کی تفہیم بھی یہی ہے - کہ بردباری کریں ہمارے پاس کوئی ایسا شربت نہیں - کہ فوراً کسی کے ہاتھ پر ڈال دیں - ابھی تو بعض ملنے والے بھی ایسے ہیں کہ وہ اپنا یقین نہیں کرتے - بلکہ وساوس کی تہ کرتے ہیں تاہم کمزوروں پر رحم کرنا چاہیئے - اور ہر ایک کو یہ خیال کرنا چاہیئے کہ میں جب نیا تھا - تو میرا حال بھی ایسا ہی کمزوری کا تھا - شیطان ہر ایک کے ساتھ لگا ہوا ہے - رفتہ رفتہ سکینت کی نعمت حاصل ہوتی ہے - کیونکہ گذشتہ معاصی کا زہر نیش زنی کرتا رہتا ہے - کوئی سہل امر نہیں کہ یک دفعہ یہ سارا زہر نکل جائے - رفتہ رفتہ خدا کی رحمت دستگیر ہوتی ہے - بیمار تندرست ہوتا ہے - تو نقاہت باقی رہتی ہے - اور نقاہت کے لوازم میں سے یہ ہے کہ انسان کسی مدت گزر جائے - بلکہ بعض دفعہ مرض عود کر آتی ہے مومن ولی ہوتا ہے - مگر اس نعمت کا حاصل ہونا مشکل ہے اسی واسطے کہا گیا ہے - کہ آستانہ کو نہ چھوڑو بلکہ ہلاتے رہو

مسیح موعود کو ملنے کی ضرورت ۲۲ اکتوبر ۱۹۰۵ء - روز جمعہ حضرت کی خدمت میں آج پھر ایک سوال پیش ہوا - کہ جب ہم لوگ نماز پڑھتے ہیں روزہ رکھتے ہیں اور شریعت کے دیگر امور کی پیروی کرتے ہیں تو صرف آپ کو نہ ماننے کے سبب کیا حرج ہو سکتا ہے - حضرت نے فرمایا میں نے اس بات کا جواب کئی دفعہ دیا ہے - ہم قال اللہ اور قال الرسول کو مانتے ہیں - پھر خدا کی وحی کو مانتے ہیں - میرا آنا اللہ اور رسول کے وعدہ کے مطابق ہے - جو شخص خدا اور رسول کی ایک بات مانتا ہے - اور دوسری نہیں مانتا وہ کس طرح کہہ سکتا ہے - کہ میں خدا پر ایمان لاتا ہوں - یہ تو وہ بات ہے - جو قرآن شریف میں تذکرہ ہے - کہ وہ لوگ بعض پر ایمان لاتے ہیں اور بعض پر ایمان نہیں لاتے - ورنہ وہ اصل ایمان نہیں - ایک خدا اور اس کے رسول کا موعود اپنے وقت پر آیا صدی کے سر پر آیا - نشانات لایا - عین ضرورت کے وقت آیا اور اپنے دعویٰ کے دلائل صحیح اور قوی رکھتا ہے - ایسے شخص کا انکار کرنا ایک مومن کا کام ہے - یہود بھی موحد کہلاتے تھے - اب تک ان کا دعویٰ ہے کہ ہم توحید پر قائم ہیں نماز پڑھتے ہیں روزہ رکھتے ہیں مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ ماننے کے سبب کافر ہو گئے

گئے۔ اللہ تعالےٰ کے ایک حکم فرمودہ رسول کی ایک بات کا بھی جو شخص انکار کرتا ہے۔ اور اس کے مخالف ضد کرتا ہے۔ وہ کافر ہوتا ہے۔ اور یہ بھی ان لوگون کی غلطی ہے۔ جو کہتے ہین۔ کہ ہم نماز روزہ ادا کرتے ہین۔ اور تمام اعمال حسنہ بجالاتے ہین۔ ہمین کیا ضرورت ہے۔ یہ نہین جانتے۔ کہ اعمال حسنہ کی توفیق بھی اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہی ملتی ہے۔ ہر قسم کے شرک انفسی آفاقی کا نکالنا۔ خلوص لذت اور احسان کے ساتھ عبادت کا بجالانا۔ یہ کوئی اختیاری بات نہین ہے۔ اس کے واسطے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی نہایت ہی ضروری ہے۔ قرآن شریف مین لکھا ہے۔ کہ اگر تم چاہتے ہو۔ کہ خدا کے محبوب بن جائین۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرو۔ ان لوگون کو معلوم نہین۔ کہ نیک اعمال کی توفیق فضل آلٰہی پر موقوف ہے۔ جب تک اللہ تعالیٰ کا خاص فضل نہ ہو۔ اندر کی آلودگیان دور نہین ہوسکتین جب کوئی شخص نہایت درجہ کے صدق اور اخلاص کو اختیار کرتا ہے۔ تو ایک طاقت آسمانی ان کے واسطے نازل ہوتی ہے۔ اگر انسان سب کچھ خود کر سکتا تو دعاؤن کی ضرورت نہ ہوتی۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ مین اس شخص کو راہ دکھاؤن گا۔ جو میرے راہ مین مجاہدہ کرے۔ یہ ایک باریک رمز ہے۔ حدیث مین آیا ہے۔ کہ تم سب اندھے ہو۔ مگر وہ جس کو خدا آنکھین دے۔ اور تم سب مُردے ہو۔ مگر وہ جس کو خدا زندگی دے۔ دیکھو یہودیون کے متعلق خدا تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ کہ وہ مثل گدھون کے ہین۔ جن پر کتابین لدی ہوئی ہون۔ ایسا علم انسان کو کیا فائدہ دے سکتا ہے۔ جب تک دل آراستہ نہ ہو۔ ہدایت اور سکینت نازل نہین ہوتی۔ شیطان سے مناسبت آسان ہے۔ مگر ملائک سے مناسبت مشکل ہے۔ کیونکہ اس مین اوپر کو چڑھنا ہے۔ اور اس مین نیچے گرنا ہے۔ نیچے گرنا آسان ہے۔ مگر اوپر چڑھنا بہت مشکل ہے۔ یہ مقام تب حاصل ہو سکتا ہے۔ کہ انسان درحقیقت پاک ہو کر محبت آلٰہی کو اپنے اندر داخل کر لیتا ہے۔ لیکن اگر یہ امر آسان ہوتا۔ تو اولیاء۔ ابدال۔ غوث اور اقطاب ایسے کمیاب کیون ہوتے۔ بظاہر تو وہ سب عام لوگون کی مانند نمازین پڑھتے اور روزے رکھتے ہین۔ مگر فرق صرف توفیق کا ہے۔ ان لوگون نے کسی قسم کی شوخی اور کج روی نہ کی۔ بلکہ خاکساری کا راہ اختیار کیا۔ اور مجاہدات مین لگ گئے۔ جو شخص دنیوی حکام کے بالمقابل شوخی کرتا ہے۔ وہ بھی ذلیل کیا جاتا ہے۔ پھر اس کا کیا حال ہوگا جو خدا تعالیٰ کے فرستادہ حکم کے ساتھ شوخی اور گستاخی سے پیش آتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دعا کیا

کرتے تھے۔ اللّٰھُمَّ لَا تَکِلْنِی اِلٰی نَفْسِی طَرْفَةَ عَیْنٍ۔ یا اللہ مجھے ایک آنکھ جھپکنے تک بھی میرے نفس کے سپرد نہ کر۔ اب ان لوگون کے تقوےٰ کے حال کو دیکھنا چاہیئے۔ مین ان کے سامنے آیا۔ میرا دعویٰ مسیح موعود ہونے کا ہے۔ کیا انہون نے میرے معاملہ مین تدبر کیا؟ کیا انہون نے میری کتب کا مطالعہ کیا؟ کیا یہ میرے پاس آئے؟ کہ مجھ سے سمجھ لین۔ صرف لوگون کے کہنے کہلانے سے بے ایمان۔ دجال اور کافر مجھے کہنا شروع کیا۔ اور کہا کہ یہ واجب القتل ہے۔ بغیر تحقیقات کے انہون نے یہ سب کارروائی کی۔ اور دلیری کے ساتھ اپنا مونھ کھولا۔ مناسب تھا۔ کہ میرے مقابلہ مین یہ لوگ کوئی حدیث پیش کرتے۔ میرا مذہب ہے۔ کہ نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ذرا ادھر اُدھر جانا بے ایمانی مین پڑنا ہے۔ لیکن کیا اس کی پہلے کوئی نظیر دنیا مین موجود ہے؟ کہ ایک شخص ۲۵ سال سے خدا پر افترا کرتا ہے اور خدا تعالیٰ ہر روز اس کی تائید اور نصرت کرتا ہے وہ اکیلا تھا۔ اور خدا نے تین لاکھ آدمی اس کے ساتھ شامل کر دیا۔ کیا تقوےٰ کا حق ہے؟ کہ اس کے مخالف بے ہودہ شور مچایا جاوے۔ اور اس کے معاملہ مین کوئی تحقیقات نہ کی جاوے۔ وفات مسیح پر قرآن ہمارے ساتھ ہے۔ معراج والی حدیث ہمارے ساتھ ہے۔ صحابہ کا اجماع ہمارے ساتھ ہے۔ کیا وجہ ہے۔ کہ تم حضرت عیسیٰؑ کو وہ خصوصیت دیتے ہو۔ جو دوسرے کے لئے نہین۔ مجھے ایک بزرگ کی بات بہت ہی پیاری لگتی ہے۔ اس نے لکھا ہے۔ کہ اگر دنیا مین کسی کی زندگی کا مین قائل ہوتا۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا قائل ہوتا۔ دوسرے کی زندگی سے ہم کو کیا فائدہ۔ تقویٰ سے کام لو۔ ضد اچھی نہین۔ دیکھو پادری لوگ گلی اور کوچون اور بازارون مین یہی کہتے پھرتے ہین۔ کہ ہمارا یسوع زندہ ہے۔ اور تمہارا رسول مر چکا ہے۔ اس کا جواب تم ان کو کیا دے سکتے ہین۔ یہ زمانہ تو اسلام کی ترقی کا زمانہ ہے۔ کسوف خسوف بھی پیش گوئی کے مطابق ہو چکا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اسلام کی ترقی کے واسطے وہ پہلو اختیار کیا ہے۔ جس کے سامنے کوئی بول نہین سکتا۔ سوچو۔ ۱۹ سال تک مسیح کو زندہ ماننے کا کیا نتیجہ ہوا۔ یہی کہ چالیس کروڑ عیسائی ہو گئے۔ اب دوسرے پہلو کو بھی چند سال کے واسطے آزماؤ۔ اور دیکھو کہ اس کا کیا نتیجہ ہوتا ہے۔ کسی عیسائی سے پوچھو۔ کہ اگر یسوع مسیح کی وفات کو تسلیم کر لیا جائے۔ تو کیا پھر بھی کوئی عیسائی دنیا مین رہ سکتا ہے۔ تمہارا یہ طیش اور یہ غضب مجھ پر کیون ہے؟ کیا اسی واسطے کہ مین

اسلام کی فتح چاہتا ہون۔ یاد رکھو۔ کہ تمہاری مخالفت میرا کچھ بھی بگاڑ نہین سکتی۔ مین اکیلا تھا۔ خدا کے وعدے کے موافق کئی لاکھ آدمی میرے ساتھ ہو گئے۔ اور دن بدن ترقی ہو رہی ہے۔ لاہور مین بشپ صاحب نے یہی سوال مسلمانون کے سامنے پیش کیا تھا۔ ہزارون آدمی جمع تھے۔ اور بڑا بھاری جلسہ تھا۔ یسوع کی فضلیت اس نے اس طرح بیان کی۔ کہ وہ زندہ ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو چکے ہین۔ تب کوئی مسلمان اس کا جواب نہ دے سکا۔ لیکن ہماری جماعت مین سے مفتی محمد صادق صاحب اٹھے۔ جو اس جگہ اس وقت موجود ہین۔ انہون نے کہا۔ کہ مین ثابت کرتا ہون کہ قرآن۔ حدیث۔ انجیل سب کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہین۔ چنانچہ انہون نے ثابت کر دیا۔ تب بشپ کوئی جواب نہ دے سکا۔ اور ہماری جماعت کے ساتھ مخاطب ہونے سے اعراض کیا۔ ان مولویون پر افسوس ہے۔ کہ میری تذلیل کی خاطر یہ لوگ اسلام پر حملہ کرتے ہین۔ اور اسلام کی بے عزتی کرتے ہین۔

تلوار اور کہتے ہین۔ کہ مہدی آئے گا۔ تو وہ تلوار کے ساتھ دین پھیلائے گا۔ اے نادانو! کیا تم عیسائیون کے اعتراض کی مدد کرتے ہو۔ کہ دین اسلام تلوار کے ساتھ پھیلا ہے۔ یاد رکھو۔ کہ اسلام کبھی تلوار کے ساتھ نہین پھیلایا گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی دین جبراً پھیلانے کے واسطے تلوار نہین اٹھائی بلکہ دشمنون کے حملون کو روکنے کے واسطے اور وہ بھی بہت برداشت اور صبر کے بعد غریب مسلمانون کو ظالم کفار کے ہاتھ سے بچانے کے واسطے جنگ کی گئی تھی۔ اور اس مین کوئی پیش قدمی مسلمانون کی طرف سے نہین ہوئی تھی۔ یہی جہاد کا سر ہے۔ آج کل عیسائیون کے حملے تلوار کے ساتھ نہین ہین۔ بلکہ قلم کے ساتھ ہین۔ پس قلم کے ساتھ ان کا جواب ہونا چاہیئے۔ تلوار کے ساتھ سچا عقیدہ نہین پھیل سکتا۔ بعض بے وقوف جنگلی لوگ ہندوون کو پکڑ کر ان سے جبراً کلمہ پڑھواتے ہین۔ مگر وہ گھر جاکر پھر ہندو ہی ہندو ہوتے ہین۔ اسلام ہرگز تلوار کے ساتھ نہین پھیلا بلکہ پاک تعلیم کے ساتھ پھیلا ہے۔ صرف تلوار اٹھانے والون کو تلوار کا مزہ چکھایا تھا۔ اب قلم کے ساتھ۔ دلائل اور براہین کے ساتھ۔ اور نشانون کے ساتھ مخالفون کو جواب دیا جا رہا ہے۔ اگر خدا کو یہی منظور ہوتا۔ کہ مسلمان جہاد کرین۔ تو سب سے بڑھ کر مسلمانون کو جنگی طاقت دی جاتی اور آلات حرب کی ساخت اور استعمال مین انکو بہت دسترس عطا کی جاتی ہے۔ مگر یہان تو یہ حال ہے

کہ مسلمان بادشاہ اپنے ہتھیار یورپ کے لوگون سے خرید کر لیتے ہین۔ تم مین تلوار نہین۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا منشاء ہی نہین۔ کہ تم تلوار کا استعمال کرو۔ سچی تعلیم اور معجزات کے ساتھ اب اسلام کا غلبہ ہوگا۔ مین اب بھی نشان دکھانے کو طیار ہون۔ کوئی پادری آئے۔ اور چالیس روز تک میرے پاس رہے۔ تلوارون کو تو زنگ بھی لگ جاتا ہے۔ پر ان نشانات کو جو تازہ ہین۔ کون زنگ لگا سکتا ہے۔

اسلام کے واسطے ایک انحطاط کا وقت ہے۔ اگر ہمارا طریق ان لوگون کو پسند نہین۔ تو فتح اسلام کے واسطے کوئی پہلو یہ لوگ ہم کو بتلاوین۔ ہم قبول کرینگے۔ اب تو ہر ایک عقل مند نے شہادت دیدی ہے۔ کہ اگر اسلام کی فتح کسی بات سے ہوسکتی ہے۔ تو وہ یہی بات ہے۔ یہان تک کہ خود عیسائی قایل ہین۔ کہ وفات مسیح کا یہی ایک پہلو ہے۔ جس سے وہ مذہب بیخ و بُن سے اکھڑ جاتا ہے اگر یہ لوگ عیسائیت کو چھوڑ دینگے۔ تو پھر ان کے واسطے بجز اس کے اور کوئی دروازہ نہین۔ کہ اسلام کو قبول کرین۔ اور اس مین داخل ہوجائین۔ یہی ایک راہ ہے اگر کوئی دوسری راہ کسی کو معلوم ہے۔ تو اس پر فرض ہے۔ کہ اس کو پیش کرے۔ بلکہ اس پر کھانا پینا حرام ہے۔ جب تک اس پہلو کو پیش نہ کرلے۔ اے مسلمانو! سوچو اس مین تمہارا کیا حرج ہے۔ کہ عیسیٰ فوت ہوگیا۔ کیا تمہارا پیارا نبی فوت نہین ہوگیا؟۔ آنحضرت صلعم کی وفات کے نام پر تمہین غصہ نہین آتا۔ عیسیٰ کی وفات کا نام سن کر تمہین کیون غصہ آجاتا ہے۔

میرا مطلب نفسانیت کا نہین۔ مین کوئی شہرۃ نہین چاہتا۔ مین تو صرف اسلام کی ترقی چاہتا ہون اللہ تعالےٰ میرے دل کو خوب جانتا ہے۔ اسی نے میرے دل مین یہ جوش ڈالدیا۔ مین اپنی طرف سے بات نہین کہتا۔ پچیس برس سے خدا کا الہام مجھ سے یہ بات کہلا رہا ہے۔ اسی زمانہ کا یہ الہام ہے۔ الرحمٰن علم القرآن۔ خدا چاہتا ہے۔ کہ مجرم علیحدہ ہوجائین اور راستباز علیحدہ ہوجائین۔ میرے پر حملہ کرنے کا کچھ فائدہ نہین۔ بصیرت والا اپنی بصیرت کو نہین چھوڑ سکتا۔ مین وعدہ کرتا ہون۔ کہ اگر کوئی صادق طالب حق ہو تو میرے پاس آوے۔ مین تازہ تر نشان دکھاؤنگا کیا مین اس قدر یقین کو ترک کرکے تمہاری ظنی باتون کے پیچھے پڑجاؤن۔ جس شخص کو خدا نے بصیرت دی نشانون کے ساتھ۔ اپنے مخاطبات اور مکالمات کے ساتھ اس کی صداقت پر مہر لگادی۔ وہ تمہاری خیالی باتون کو کیا کرے اگر تم اس قدر باتون کو دیکھ کر بھی ایمان نہین لاسکتے تو

اعملوا علےٰ مکانتکم انی عامل فسوف تعلمون

تم اپنی جگہ اپنا کام کرو۔ مین اپنا کام کرتا ہون۔ عنقریب تمہین معلوم ہوجائیگا۔ کہ سچا کون ہے۔

آخری فیصلہ

تازہ اخبار از لودیانہ - ۵- نومبر ۱۹۰۵ء آج ۵ - نومبر بیت وار کے دن صبح دس بجے کے بعد حضرت اقدس بمعہ خدام لودیانہ بخیر و عافیت پہنچ گئے۔ کل ۴- نومبر کو چونکہ دہلی سے روانگی کی طیاری تھی اور دن بھر اسی کام مین گذرا۔ اس واسطے کل مین اخبار کیواسطے کوئی ڈائری ارسال نہ کرسکا۔ اس واسطے ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ آج کے لدہیانہ مین پہنچنے کے اخبار کی تحریر سے پہلے مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ کل کی دہلی کی کیفیت مختصراً بیان کرون۔ کل کی باتون مین سے زیادہ تر قابل ذکر بات یہ ہے کہ ایک نوجوان معلوم نہین۔ طالب علم تھا۔ یا مولوی صاحبان مین شامل تھا۔ چند اور مسجد کے طلباء اور مولوی لوگون کے ہمراہ حضرت کے پاس آیا۔ اور نہایت گستاخی کے ساتھ بہت ہی کج بحثی کی گفتگو شروع کی۔ مسئلہ متعلق موعود مسیح اور الیاس کے موعود ہونے کی بابت تھا حضرت نے بار بار نہایت نرمی سے اس کو سمجھایا۔ کہ جس کے آنے کے متعلق خدا نے وعدہ کیا۔ کہ وہ آئیگا۔ وہ موعود ہے۔ مگر وہ بار بار یہی کہتا رہا۔ کہ موعود کا لفظ دکھاؤ اور توریت مین الیاس کے متعلق موعود کا لفظ دکھاؤ بہت ہی سمجھایا گیا۔ مگر وہ بار بار تکذیب کرتا گیا۔ اور نہایت شوخی کے ساتھ انکار کرتا گیا۔ اس کی زبان نہایت تیز چلتی تھی۔ اور کوئی تقویٰ کی خوشبو اس مین نہ تھی۔ آخر حضرت نے فرمایا۔ کہ مین نے بہت سمجھایا ہے قرآن اور حدیث کو پیش کیا ہے۔ گذشتہ انبیاء کے حالات کو پیش کیا ہے۔ منہاج نبوت کو تمہارے سامنے رکھا ہے۔ خدا تعالیٰ کے نشانات دکھلائے مین۔ اللہ تعالےٰ کی تائید اور نصرت کی دلیل پیش کی ہے۔ پھر اگر تم نہین مانتے اور ضد سے باز نہین آتے۔ تو عنقریب خدا تعالیٰ تم سے حساب لیگا۔ صرف مرنے کے بعد نہین۔ بلکہ اسی دنیا مین تم کو معلوم ہوجائیگا۔ کہ مین صادق ہون یا کاذب ہون۔ خدا نے مجھے اور نشانون کا بھی وعدہ دیا ہے۔ جنمین سے ایک طاعون ہے اور ایک زلزلہ ہے۔ تھوڑا اور صبر کرو۔ چند سالون مین تم دیکھ لوگے۔ کہ کیا ہوتا ہے۔ اگر یہ عذاب تم پر نازل ہوئے۔ تو خود ثابت ہوجائیگا۔ ورنہ یہ ظاہر ہوگا۔ کہ مین باطل پر ہون۔ انسان امن اور راحت کی حالت مین باتین بناتا ہے۔ مین نے اچھی طرح دیکھ لیا ہے۔ کہ یہ وہ وقت نہین۔ کہ لوگ مانین۔ لیکن وقت عنقریب آنیوالا ہے۔ جب کہ خدا کے وعدے پورے ہونگے۔ اور لوگون پر ظاہر ہوجائیگا۔ کہ صادق کون ہے اور کاذب کون ہے۔ اگر مین خدا کی طرف سے نہین تو مین خود بخود تباہ ہوجاؤنگا۔ اور تم آسودگی سے زندگی بسر کروگے۔ مین خدا کا نشان پیش کرتا ہون ذرا دانتون مین زبان لو۔ کہ خدا کا عذاب آنیوالا ہے مجازی گورنمنٹ کے ساتھ جو آدمی زیادہ قیل و قال کرتا ہے۔ وہ بھی پکڑا جاتا ہے۔ مین نے جو کچھ پیش کرنا تھا۔ وہ پیش کردیا۔ تواتر پیش کردیا۔ خدا اور رسو ل کا کلام پیش کیا۔ نشانات تائید و نصرت پیش کئے اب خدا کا وعدہ ہے۔ کہ تکذیب کرنے والون پر مین عذاب کی مار مارونگا۔ تھوڑے دن صبر کرو اگر خدا سچا ہے۔ اور مین اس کی طرف سے ہون تو عنقریب تم لوگون کو معلوم ہوجائیگا۔

دہلی سے روانگی

شام کے ۸½ بجے حضرت بمعہ خدام دہلی سے روانہ ہوئے۔ ایک پوری سکنڈ کلاس گاڑی ریزرو کرائی گئی۔ اور باقی ٹکٹ ڈیوڑھ درجہ اور درجہ سوم کے خرید کئے گئے۔ راستہ مین سرہند کے اسٹیشن پر چند دوست شامل ہوئے۔ صبح کے ۸½ بجے کے قریب گاڑی لودہیانہ کے اسٹیشن پر پہنچی۔ جہان قریب ایک ہزار کے آدمی حضرت کے استقبال اور زیارت کے لئے ۔۔۔ موجود تھا۔

شکریہ دہلی

پیشتر اس کے کہ دہلی سے روانگی کے مضمون کو مین ختم کرون۔ یہ ضرور ہوگا۔ کہ دہلی کا شکریہ ادا کیا جائے۔ عوام کا بھی اور خواص کا بھی اور سب سے بڑھکر احباب کا۔ عوام کا۔ اس واسطے کہ سوائے معدودے چند آدمیون کے عموماً سب لوگ سلوک اور مروت کے ساتھ پیش آئے۔ اور حضرت کی باتون کو توجہ سے سنتے رہے۔ گو کسی نے خاص دہلی کے رہنے والون مین سے بیعت نہین کی۔ مگر دہلی وہ دہلی نہین رہی۔ جو آج سے چودہ سال پہلے تھی۔ بلکہ دل بہت نرم ہوگئے ہین۔ اور لوگ توجہ کے ساتھ حضرت کی باتین سنتے رہے۔ اکثر نے اقرار کیا ہے۔ کہ آپ سچے ہین۔ اور مسیح مرگیا ہے۔ بعض نے اپنی پہلی گستاخیون کی معافی چاہی۔ پھر خواص نے کوئی مخالفت نہین کی۔ بلکہ جس کسی کو ملنے کا اتفاق ہوا۔ محبت اور سلوک سے ملا۔ بعض نے حضرت کو السلام علیکم کہلا بھیجا۔ باقی رہے احباب جن کی تعداد شہر دہلی مین بہت ہی تھوڑی ہے۔ اور انگلیون پر گنے جاسکتے ہین۔ خدا ان مین برکت عطا کرے۔ ان کے نام نامی یہ ہین۔ میر قاسم علی صاحب سابق سپرنٹنڈنٹ یتیم خانہ اسلامیہ جن کو مسلمانون نے اس کام سے صرف اسی واسطے موقوف کردیا۔ کہ وہ احمدی ہین۔ ہم سافران دہلی میر صاحب موصوف

کے نہایت ہی مشکور ہیں۔ انھوں نے ایام رہائش دہلی میں اپنے آپ کو حضرت اقدس اور آپ کے خدام کی خدمت کے واسطے بالکل وقف کر دیا تھا۔ ہر وقت ڈیرہ مسیح پر ہر قسم کی خدمت کے واسطے طیار موجود نظر آتے تھے۔ علاوہ اپنی خدمات کے اپنے ملازموں کو بھی اسی کام پر لگا دیا۔ اور وہ بھی رات دن ہماری خدمت میں مصروف رہے۔ یہ صاحب جماعت احمدیہ دہلی کے سکرٹری بھی ہیں اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص میں برکت دے۔ اور ان کو جزائے خیر عطا فرماوے۔ آمین

۲۔ ہمارے عزیز دوست **بابو محمد اسماعیل صاحب** ٹھیکہ دار و ایڈیٹر رسالہ المنصور۔ یہ دوست باوجود اپنی ضروری مصروفیتوں جوان کو اپنے کاروبار ٹھیکہ داری اور پریس کے متعلق تھیں۔ اکثر مکان حضرت پر اپنے دور کے مکان سے تشریف لا کر خدمت میں مصروف رہتے رہے۔ اس عزیز بھائی کو سلسلہ حقہ کی اشاعت کے واسطے بڑا جوش ہے کئی ایک کتابیں اس کے متعلق لکھ ڈالیں۔ ۳۔ مخدومی ڈاکٹر محمد اسماعیل خان صاحب جو اپنی قابل تقلید چستی اور ہوشیاری کے ساتھ اپنے فرائض منصبی کے ہاتوں سے وقت چھین چھین کر حضرت کی خدمت کے واسطے حاضر ہوتے رہے۔ اکثر رات کو بہت دیر کے بعد گھر واپس جاتے اور ہر طرح کی خدمت دلی محبت سے کرنا اپنا فخر جانتے تھے ۴۔ میرے پیارے بھائی میاں عبد العزیز صاحب جنھوں نے حیرت کی حیرانی کی دو جلدیں لکھکر ایک مخالف سلسلہ حقہ کی ایسی خبر لی ہے۔ کہ غیر مذاہب کے لوگوں نے بھی اس کی بڑی تعریف کی ہے۔ ۵۔ میاں عطاء اللہ خان صاحب جو دفتر سرکاری میں چپڑاسی ہیں۔ ایک غریب محبت سے بھرے ہوئے آدمی ہیں۔ انہوں نے حضرت کی خدمت کے واسطے اپنے دفتر سے کئی دن کی رخصت حاصل کی۔ اور رات دن خدمت میں مصروف رہتے رہے۔ مجھے ان کے لئے ایک خاص شکریہ کا موقع بھی ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ مجھے اخبار بدر کے واسطے ڈایری کی ڈاک آخری وقت میں روانہ کرنے کے واسطے بعض دفعہ یہ صاحب رات کے دس بجے میری چٹھیاں ریل پر لے جایا کرتے۔ خدا تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے شروع میں تین وقت دہلی کے احباب نے تمام قافلہ کی دعوت کی۔ اور بابو محمد اسمٰعیل صاحب نے اس کے بعد بھی دو دفعہ دعوت دی۔ ان کے علاوہ دو تین اور بیرونی دوست بھی دہلی میں بہت آئے ہیں۔

کتاب سفر دہلی دہلی کی تقریریں اور دیگر حالات ہنوز سلسلہ وار شائع ہوتے رہیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اور اگر خدا تعالیٰ کو منظور ہوا اور اس نے توفیق دی۔ تو سفر دہلی پر ایک مستقل کتاب لکھ کر انشاء اللہ تعالیٰ میں شائع کروں گا۔ وما توفیقی الا باللہ۔

دہلی کو وعدہ دہلی میں قبولیت کی کسی قدر طیاری دیکھ کر اور وہاں کے لوگوں کو مہذب پاکر حضرت نے ارادہ ظاہر فرمایا ہے۔ کہ کسی مناسب موقعہ پر پھر دہلی تشریف لے جائیں۔ اور دو ماہ تک وہاں قیام رکھیں۔

لدھیانہ جیسا کہ اوپر بیان کر چکا ہوں۔ لدھیانہ کے اسٹیشن پر بہت کثرت سے آدمی جمع تھے۔ علاوہ شہر کے لوگوں کے لدھیانہ کے دیگر دیہات کے گاؤں۔ اور پٹیالہ۔ ماہوں سرہند۔ مغوث گڈہ۔ اچھی وارہ۔ کپورتھلہ۔ بنگہ۔ حاجی پور بسی۔ مالیر کوٹلہ وغیرہ وغیرہ مقامات سے احباب اور دیگر نمائیں جمع ہیں۔ احباب لدھیانہ گاڑیاں لے کر اسٹیشن پر پہنچ گئے تھے۔ اور ایک بہت وسیع مکان مردانہ اور زنانہ پہلے سے ہر طرح آراستہ طیار تھا۔ اور ہر طرح کا انتظام کھانے وغیرہ کا بہت عمدہ تھا۔ آج شام کو حضرت مولوی نورالدین صاحب کا وعظ ہوا۔ کل صبح آٹھ بجے حضرت امام کا وعظ ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ لدھیانہ کے دو مخالف مولویوں نے جن میں سے ایک کا نام سعد اللہ ہے گندے اشتہارات مخالفت میں دئیے۔ اخویم شیخ یعقوب علی صاحب نے ہر دو کا جواب لکھا ہے۔ جو کل تک انشاء اللہ شائع ہو جائے گا۔ آج شام کو میں صاحب ایڈیٹر نور افشاں سے ملاقات کو گیا۔ جو کہ ایک انگریز ہیں۔ مختلف مسائل پر گفتگو ہوئی۔ صاحب بہادر ایک خلیق آدمی ہیں ہماری باتوں کو نہایت غور سے سنا۔ مفصل گفتگو پھر کسی موقعہ پر درج ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

رشید میرٹھ دہلی سے پنجاب کو آتے ہوئے میرٹھ راستہ میں پڑتا ہے۔ اور وہاں کے بعض احباب دہلی میں پہنچ گئے تھے۔ جن میں سے ایک مخدومی اخویم شیخ عبد الرشید صاحب ہیں۔ جنہوں نے کتاب ضرورت الامام چھپوا کر پانچ سو جلد مفت تقسیم کی۔ ان کے الفاظ کتاب پر یہ ہیں۔ یہ رسالہ نافع راہنمائی اسلام جو آفتاب صداقت امام الوقت کی شناخت کا ہر ذی ہوش منصف مزاج کے واسطے کافی ذریعہ ہے۔ شکریہ تشریف آوری جناب حجت اللہ فی الارض مسیح موعود علیہ السلام بمقام دہلی مطبع احمدی صدر بازار کیمپ میرٹھ کی طرف سے پانسو جلد بلا قیمت ناظرین منصفین کے ملاحظہ کے واسطے تقسیم کی گئیں۔ خدا قبول کرے۔ آمین کل جلد ایک ہزار چھاپی گئی ہے۔ پانچ سو قیمتاً دیجائیگی۔ قیمت فی رسالہ ۱؍ ہے۔

بقیہ ڈائری دہلی ۲۸۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء۔ روز شنبہ دہلی کے ارد گرد بہت سی ویران مساجد کا تذکرہ تھا۔ حضرت نے فرمایا۔ ان کا مرمت کرانا کچھ مشکل امر نہ تھا۔ اگر لوگ چاہتے۔ تو کر لیتے۔ مگر جب خدا تعالیٰ کسی امر سے توجہ کو ہٹا دیتا ہے۔ تو پھر کوئی کر ہی کیا سکتا ہے۔ علاوہ ازیں بعض مساجد کسی صحیح نیت سے نہیں بنوائی جاتیں۔ بلکہ صرف اس واسطے بنائی جاتی ہیں کہ ہماری مسجد ہو۔ اور کہلائے۔ فرمایا کل امور نیت صحیح اور دل کے تقوے پر موقوف ہیں۔ ایک بزرگ کے پاس بہت دولت تھی۔ کسی نے اعتراض کیا۔ اس نے جواب دیا۔ ع کہ اندا ختم در دل۔ مگر انداختم در گل۔ غرض خدا کے ساتھ دل لگا کر جب انسان دنیوی کاروبار کرتا ہے۔ تو کوئی شے اسے منع سے مانع نہیں ہو سکتی۔ خواہ کتنے ہی بڑے مشاغل کیوں نہ ہوں۔

ہند میں اسلام فرمایا۔ کہ یہ بالکل غلط ہے۔ کہ ہند میں اسلام تلوار کے ذریعہ سے پھیلا۔ ہرگز نہیں۔ ہند میں اسلام بادشاہوں نے ہرگز نہیں پھیلایا۔ بلکہ ان کو تو دین کی طرف بہت ہی کم توجہ تھی۔ اسلام ہند میں ان مشائخ اور بزرگان دین کی توجہ دعا اور تصرفات کا نتیجہ ہے۔ جو اس ملک میں گذرے تھے۔ بادشاہوں کو یہ توفیق کہاں ہوتی ہے۔ کہ دلوں میں اسلام کی محبت ڈالدیں۔ جب تک کوئی آدمی اسلام کا نمونہ خود اپنے وجود سے نہ ظاہر کرے۔ تب تک دوسرے پر اس کا کوئی اثر نہیں ہو سکتا۔ یہ بزرگ اللہ تعالےٰ کے حضور میں فنا ہو کر خود مجسم قرآن اور مجسم اسلام اور مظہر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بن جاتے ہیں۔ تب اللہ تعالےٰ کی طرف سے ان کو ایک جذب عطا کیا جاتا ہے۔ اور سعید فطرتوں میں ان کا اثر ہوتا چلا جاتا ہے۔ نوتے کروڑ مسلمان ایسے لوگوں کی توجہ اور جذب سے بن گیا۔ تھوڑے سے عرصہ میں کوئی دین اس کثرت کے ساتھ کبھی نہیں پھیلا۔ یہی لوگ تھے۔ جنھوں نے صلاح و تقویٰ کا نمونہ دکھلایا اور ان کی برکات قوی نے جوش مارا اور لوگوں کو کھینچا۔ مگر یہ بزرگ بھی عوام کی طعن و تشنیع سے خالی نہ تھے۔ گو ہم زیادہ تر ان لوگوں کے آگے گالیوں کے لئے تختہ مشق ہو رہے ہیں تاہم ان سب نے دکھ اٹھایا۔ یہ ہمارے علماء ہمیشہ کچھ نہ کچھ کرتے ہی رہے ہیں۔

سماع ذکر آیا۔ کہ بعض بزرگ راگ سنتے ہیں۔ کیا یہ جائز ہے فرمایا۔ اس طرح بزرگان دین پر بدظنی کرنا اچھا نہیں حسن ظن سے کام لینا چاہیئے۔ حدیث سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اشعار سنے تھے۔ لکھا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ایک صحابی مسجد کے اندر شعر پڑھتا تھا۔ حضرت عمر اس کو منع کیا۔ اس نے جواب دیا۔ میں نبی کریم کے سامنے مسجد میں شعر پڑھا کرتا تھا۔ تو کون ہے۔ جو مجھے روک سکے۔ یہ سنکر حضرت امیر المومنین بالکل خاموش ہو گئے۔ قرآن شریف کو بھی خوش الحانی سے پڑھنا چاہیئے۔ بلکہ اس قدر تاکید ہے۔ کہ جو شخص قرآن شریف کو خوش الحانی سے نہیں پڑھتا۔ وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

اور خود اس مین ایک اثر ہے۔ عمدہ تقریر خوش الحانی سے کی جائے تو اس کا بھی اثر ہوتا ہے۔ وہی تقریر ژولیدہ زبانی سے کی جائے تو اس مین کوئی اثر نہین ہوتا جس شے مین خدا نے تاثیر رکھی ہے اس کو اسلام کی طرف کھینچنے کا آلہ بنایا جائے۔ تو اس مین کیا حرج ہے حضرت داؤد کی زبور گیتون مین تھی جس کے متعلق کہا گیا ہے کہ جب حضرت داؤد خدا کی مناجات کرتے تھے۔ تو پہاڑ بھی ان کے ساتھ روتے تھے اور پرندے بھی تسبیح کرتے تھے۔

مزامیر میان ایک شخص درمیان مین بول پڑا۔ کہ مزامیر کے متعلق آپ کا حکم کیا ہے؟

فرمایا بعض نے قرآن شریف کے لفظ لہو الحدیث کو مزامیر سے تعبیر کیا ہے۔ مگر میرا مذہب یہ ہے کہ ہر ایک شخص کو مقام اور محل دیکھنا چاہیئے۔ ایک شخص کو جو اپنے اندر بہت سے علوم رکھتا ہے اور تقوے کے علامات اس مین پائے جاتے ہین۔ اور متقی یا خدا ہونے کی ہزار دلیل اس مین موجود ہے۔ صرف ایک بات جو تمہین سمجھ مین نہین آتی۔ اس کی وجہ سے اُسے برا نہ کہو۔ اس طرح انسان محروم رہ جاتا ہے۔ بایزید بسطامی کا ذکر ہے۔ کہ ایک دفعہ لوگ بہت ان کے گرد ہوئے۔ اور ان کے وقت کو پراگندہ کرتے تھے۔ رمضان کا مہینہ تھا۔ انہون نے سب کے سامنے روٹی کھانی شروع کر دی۔ تب سب لوگ کافر کہہ کر بھاگ گئے۔ عوام واقف نہ تھے۔ کہ یہ مسافر ہے۔ اور اس کے واسطے روزہ ضروری نہین لوگ نفرت کر کے بھاگ گئے۔ ان کے واسطے عبادت کے لئے مقام خلوت حاصل ہو گیا۔

اسرار یہ اسرار ہین۔ اور ان کے واسطے ایک عمدہ مثال خود قرآن شریف مین موجود ہے۔ جہان حضرت خضر نے ایک کشتی توڑ ڈالی۔ اور ایک لڑکے کو قتل کر دیا۔ کوئی ظاہر شریعت ان کو ایسے کام کی اجازت نہ دے سکتی تھی اس قصہ سے فائدہ حاصل کرنا چاہیئے۔ خضری اسرار اس اُمت مین ہمیشہ پائے جاتے رہے ہین۔ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمام کمالات متفرقہ کے جامع تھے۔ اور ظلی طور پر وہ کمالات آنحضرت کی اُمت مین بھی موجود ہین۔ جو خضر نے کیا آئندہ صاحبان کمالات بھی حسب ضرورت کرتے ہین جہان حضرت خضر نے ایک نفس زکیہ کو قتل کر دیا۔ اس کے بالمقابل مزامیر کیا شے ہین۔ لہذا جلد بازی نہین کرنی چاہیئے جلد بازی انسان کو ہلاک کر دیتی ہے۔ دوسرے علامات کو دیکھنا چاہیئے جو اولیاء الرحمان مین پائی جاتی ہین۔ ان لوگون کا معاملہ بہت نازک ہوتا ہے۔ اس مین بڑی احتیاط لازم ہے۔ جو اعتراض کرے گا۔ وہ مارا جائے گا۔ تعجب ہے۔ کہ زبان کھولنے والے خود گندے لوگ ہوتے ہین۔ اور ان کے دل ناپاک ہوتے ہین۔ اور پھر بزرگون پر اعتراض کرتے ہین۔

نظر بد یہ بھی مین دیکھتا ہون۔ کہ اولیاء اللہ مین کسی ایسی بات کا ہونا بھی سُنت اللہ مین چلا آتا ہے۔ جیسا کہ خوبصورت بچے کو جب مان عمدہ لباس پہنا کر باہر نکالتی ہے تو اس کے چہرے پر ایک سیاہی کا داغ بھی لگا دیتی ہے تا کہ وہ نظر بد سے بچا رہے۔ ایسا ہی خدا بھی اپنے پاکیزہ بندون کے ظاہری حالات مین ایک ایسی بات رکھ دیتا ہے۔ جس سے بد لوگ اُس سے دُور رہین۔ اور صرف نیک لوگ اس کے گرد جمع رہین۔ سعید آدمی چہرے کی اصلی خوبصورتی کو دیکھتا ہے۔ اور شقی کا دھیان اس داغ کی طرف رہتا ہے۔ امرت سر کا واقعہ ہے۔ ایک دعوت مین چند مولوی شریک تھے۔ اور صاحب مکان نے مجھے بھی بلایا ہوا تھا۔ چائے لائی گئی۔ مین نے پیالی بائین ہاتھ سے پکڑی تب سب نے اعتراض کیا۔ کہ یہ سُنت کے برخلاف کام کرتا ہے۔ مین نے کہا۔ یہ سُنت ہے۔ کہ پیالی دائین ہاتھ سے پکڑی جائے۔ مگر کیا یہ سنت نہین۔ کہ لا تقف ما لیس لک بہ علم۔ جس بات کا تجھے علم نہین۔ اس کے متعلق اپنی زبان نہ کھول۔ کیا آپ لوگون کو مناسب نہ تھا کہ مجھ پر حسن ظن کرتے اور خاموش رہتے۔ یا یہ نہین ہو سکتا تھا تو اعتراض کرنے سے پہلے مجھ سے پوچھ ہی لیتے۔ کہ تم نے ایسا کیون کیا ہے۔ پھر مین نے بتلایا۔ کہ اصل بات یہ ہے کہ میرے دائین بازو کی ہڈی بچپن سے ٹوٹی ہوئی ہے اور پیالی پکڑ کر مین ہاتھ کو اوپر نہین اٹھا سکتا۔ جب یہ بات انہین بتلائی گئی۔ تب وہ سُن کر شرمندہ ہو گئے۔

ہفتہ وار بیان

۱۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بمعہ اہل بیت بخیر و عافیت ہین

۲۔ حضرت مولوی نور الدین صاحب کا درس قرآن شریف ہر روز حسب معمول مسجد جامع مین بعد عصر ہوا کرتا ہے۔

۳۔ بابو جمال الدین صاحب گوجرانوالہ سے اور دیگر بعض دوست کشمیر۔ پشاور۔ پنجہ۔ وغیرہ مقامات سے حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے۔

۴۔ فنڈ کے مشکلات کے سبب دفتر بدر مین ٹکٹ نہ رہے اس واسطے اخبار بعض احباب کو دیر سے روانہ ہو سکا۔

عید فنڈ

عید کا مبارک دن قریب آتا جاتا ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی مدرسہ تعلیم الاسلام کا عید فنڈ آپ کو ایک شاندار ثواب مین حصہ دینے کے واسطے منتظر بیٹھا ہے۔ امید ہے۔ کہ آپ حسب معمول اپنا اور اپنے شہر اور گرد و نواح کے گاؤن کا چندہ عید فنڈ مبلغ ایک روپیہ فی کس اور صدقہ فطر یتامی اور مساکین طلبائے مدرسہ کے واسطے جمع کر کے بہت جلد ارسال فرماوین گے۔ مدرسہ مین ایک معقول رقم چندہ کی ہر وقت جمع رہنی چاہیئے۔ کیونکہ مدارس کی منظوری کے قواعد دن بدن ایک بڑے فنڈ کو چاہتے ہین۔ مدرسہ ایک اہم دینی خدمت کو پورا کر رہا ہے۔ اور آئندہ نسلون کے واسطے ایک قابل نمونہ جماعت طیار کر رہا ہے۔ والسلام

مکرمی جناب مفتی صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ موسم سرما آگیا ہے۔ ہمارے مدرسہ مین ایک بڑی تعداد غریب طلباء کی ہے۔ ان کو کمیٹی کی طرف سے کچھ وظیفہ تو ملتا ہے۔ مگر اس مین اس قدر گنجائش نہین۔ کہ طلباء گرم کپڑے یا لحاف وغیرہ بنا سکین۔ اس لئے آپ کے اخبار کے ذریعہ احمدی جماعت کے احباب کی خدمت مین التماس ہے کہ مدرسہ تعلیم الاسلام کے مساکین اور یتامیٰ کے لئے کپڑے بھیج کر ان کی امداد فرماوین۔

نیز جو لڑکے بورڈنگ مین رہتے ہین۔ ان کے سرپرستون کی خدمت مین گذارش ہے۔ کہ براہ مہربانی ان کے ماہواری خرچ سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ہوس کے نام ارسال کرین۔ والسلام

شیر علی عفی اللہ عنہ۔ ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان

۱۷۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء

صاحب وسعت احباب توجہ کرین۔

میان احمد نور صاحب مہاجر کے مکان کے لئے کئی دفعہ پہلے بھی تحریک ہو چکی ہے۔ کچھ روپیہ جو جمع ہوا تھا۔ وہ خرچ ہو چکا ہے چونکہ زمین جو مکان کے لئے تجویز ہوئی تھی۔ وہ نشیب مین ہے۔ قریباً ایک سو روپیہ تو اسی کے برابر کرنے مین خرچ ہو گیا۔ اب مکان کی تعمیر شروع ہو گئی ہے۔ مگر گذارہ کے موافق مکان تیار ہونے کے لئے دو سو روپے کی اور ضرورت ہے۔ اگرچہ مین جانتا ہون کہ قوم پر طرح طرح کے چندون کا بوجھ پڑا ہوا ہے۔ اور خصوصاً لنگر خانہ کی حالت ان دنون مین بہت ہی قابل توجہ ہے جس کے لئے حضرت اقدس نے پھر تحریک کا ارشاد فرمایا ہے۔ مگر اس قوم کے لئے جو اس وقت ہزارہا روپے مجموعی طاقت سے نیکی کے کامون مین خرچ کر رہی ہے۔ دو سو روپیہ کی رقم کچھ بھی چیز نہین بلکہ یہ ایک ایسی خفیف رقم ہے کہ دو چار صاحب وسعت احباب ہی توجہ فرما کر اسے پورا کر سکتے ہین۔ زکوٰۃ کی مد مین آخر سینکڑون نہین ہزارون روپے اس جماعت کے نکلتے ہین۔ پس اسی مین سے ادنیٰ توجہ سے یہ رقم پوری ہو سکتی ہے۔ کل قوم کے سامنے اس لئے تحریک کی گئی ہے کہ تھوڑی تھوڑی مددون سے ہی مدعا حاصل ہو جائے۔ مگر یہ کام بہت

[illegible] کتب [illegible] طلب [illegible] دین

تفسیر القرآن مصنفہ [illegible] خان [illegible]
تفسیر [illegible] مولانا [illegible] اردو [illegible]
[illegible] صاحب [illegible]
تحفۃ [illegible] مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب
اعلام الناس -
[illegible] -
کشف الالتباس -
[illegible] -
موعظہ حسنہ -
[illegible] الناس -
سر الشہادتین -
الفرقان -
قول الصحیح - پنجابی نظم مصنفہ ہدایت اللہ صاحب شاعر
[illegible] المکذبین مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب
[illegible] حصہ اول و دوم [illegible]
[illegible] حضرت مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل [illegible]
[illegible] مصنفہ محمد [illegible] صاحب [illegible]
[illegible]
[illegible] حصہ اول و دوم
[illegible] پنجابی نظم مصنفہ مولوی محمد علی صاحب [illegible]
[illegible] فاحفظنی والنصرنی وارحمنی
[illegible] مستورات کے لیے
[illegible] مستورات [illegible]
[illegible]
[illegible] پنجابی [illegible]
[illegible]
[illegible] مترجم حضرۃ اقدس [illegible]
[illegible]
[illegible] پیشگوئی
[illegible] شاقات [illegible]
[illegible]

مسیح کی آمد ثانی

کامل احمدی

غلام احمد - قادیانی ۱۳۰۰ھ - اس مبارک نام میں تمام خوش [illegible] اور شرائط القلوب کا قانون قصیدہ [illegible] کے مخالف [illegible] شعر لکھے گئے ہیں۔ [illegible] مصنفہ شیخ الاسلام [illegible] انجمن حمایت اسلام [illegible] شیخ الدین صاحب [illegible] انجمن مذکور [illegible] صاحب [illegible] قیمت [illegible] لکچر لاہور - حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام -

---

اجرت اشتہارات

تقسیم جگہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	ایک بار
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ربع کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ایک [illegible] کالم [illegible] کم اجرت کا اشتہار نہیں لیا جاوے گا۔ ضمیمہ [illegible] فی سینکڑہ اخبار کے ساتھ تقسیم کیا جاوے گا۔ ضمیمہ بھیجنے والے کے لیے نمونہ ارسال کرکے بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کر لیں۔ [illegible] اشتہار [illegible] انکار کر دے [illegible] ہونی چاہیے۔ مستقل اشتہار [illegible] اخبار مفت بھیجا جائے گا بشرطیکہ ان کے اشتہار کی اجرت سالانہ [illegible] روپیہ سے کم نہ ہو۔ جن کے اشتہار کی اجرت [illegible] روپیہ سالانہ ہوگی۔ انکو اخبار مفت۔ لیکن محصولڈاک انہیں دینا پڑیگا

غریب کی کون سنتا ہے

بہت سے بعض غریب دوست جو خریداری اخبار کی توفیق نہیں رکھتے مگر اس کے پڑھنے کے خواہشمند ہیں۔ درخواست کرتے ہیں کہ کوئی ذی استطاعت صاحب اس معاملہ میں انکی مدد کرے ایسا ہی بعض لوگ یا انجمنیں یا کتب خانے [illegible] ایسے ہیں کہ اگر وہاں پرچہ بھیجا جاوے۔ تو امید ہے کہ دینی فائدہ حاصل ہو۔ کیا ناظرین اس کار خیر میں حصہ لینے کی سعی کر سکتے ہیں؟

عمدہ مضبوط [illegible] اس دیسی آہنی [illegible]
مولا بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ [illegible]
بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب سے طلب کریں۔

نہایت ہی مفید اور ضروری کتابیں مؤلفہ ڈاکٹر
محمد عبد الحکیم خان صاحب ایم - بی

(۱) **تفسیر القرآن بالقرآن** جس میں تمام اخلاقی اور روحانی مسائل کی تفسیر قرآن مجید سے قصص کی تشریح [illegible] اور توریت انجیل [illegible] پیشگوئیوں کا اثبات واقعات [illegible] سے **علمی نکات** کا بیان علوم جدیدہ تحقیقات کیا گیا ہے۔ تمام باطل قصوں کو چھوڑ دیا گیا اور تمام اعتراضوں کا رد محققانہ طور پر کیا گیا ہے۔ حضرت مسیح الزمان علیہ السلام کے الفاظ اس تفسیر کی نسبت یہ ہیں۔ [illegible] شیریں بیان ہے۔ نکات قرآنی خوب بیان کئے ہیں دل سے نکلی اور دلوں پر اثر کرنیوالی ہے قیمت بلا جلد [illegible] (۲) **حمائل التفسیر** یعنی تفسیر القرآن بالقرآن حمائل کی صورت میں تمام ترجمہ و مضامین وہی ہیں۔ طبع ثانی کی وجہ سے بہت سے نوٹ اور نکات زیادہ کئے گئے ہیں قیمت بلا جلد [illegible] (۳) **تفسیر القرآن بالقرآن انگریزی** طبع ثالث کی وجہ سے اصل تفسیر القرآن بالقرآن کی نسبت بعض نوٹ اور نکات زیادہ ہیں۔ قیمت مجلد [illegible] (۴) **تذکرۃ القرآن** - ابتدا ۱۸۹۹ء و ۱۹۰۰ء۔ قرآنی مضامین پر مبسوط بحث قیمت فی سال مجلد [illegible] (۵) **تفسیر** سورۃ **فاتحہ و پارہ الم** قیمت [illegible] (۶) **تفسیر پارہ عم** قیمت [illegible] (۷) **مفتاح القرآن** صرف و نحو کا عجیب و غریب رسالہ ہے جس کو معمولی اردو دان ایک مہینہ میں یاد کرکے قرآن مجید بامعنی پڑھ سکتا ہے چھوٹے بچے چار پانچ مہینہ میں یاد کرکے قرآن مجید بامعنی پڑھ سکتے ہیں قیمت [illegible] (۸) **مفتاح العربیہ** اس کے ذریعہ سے معمولی اردو خوان عربی صرف و نحو پر دو مہینہ میں حاوی اور مشاق ہو سکتا ہے۔ قیمت [illegible] (۹) **جامع العلوم** یعنی میڈیکل سائی کلوپیڈیا اردو۔ یہ [illegible] علم ڈاکٹری و طب کا پورا کتب خانہ ہے جس میں (۱) علم الادویہ (۲) اقسام الادویہ [illegible] (۳) علم دوا سازی (۴) علم تشریح الامراض (۵) علم طب (۶) علم امراض النسوان (۷) علم امراض الصبیان (۸) جنرل سرجری یعنی جراحی عامہ (۹) آنکھ سرجری یعنی جراحی چشم (۱۰) مائنر سرجری یعنی جراحی خفیفہ (۱۱) علم قابلہ (۱۲) علم تشریح (۱۳) علم اسرار الاعضاء (۱۴) علم حفظ صحت (۱۵) پریکٹیکل کیمسٹری (۱۶) طب متعلقہ عدالت (۱۷) علم [illegible] کل قیمت [illegible] مجلد [illegible] محصولڈاک [illegible] (۱۰) **میڈیکل سائی کلوپیڈیا انگریزی** [illegible] قیمت [illegible] مجلد (۱۱) **مفید عالم** - علم طب [illegible] طبع ثانی میں مرض کی شناخت اس کی علامات تشخیص اسباب تشریح اور علاج [illegible] کر دیگئی ہے پہلی کی نسبت مضمون قریباً دو چند ہو گیا ہے قیمت [illegible] (۱۲) **تشخیص الامراض** اس میں تمام امراض طبی و جراحی کی تشخیص و تشریح بہ ترتیب [illegible] مفصل درج ہے قیمت [illegible] (۱۳) **الاعضاء مخصوصہ** اس میں اعضاء مخصوصہ کے متعلق تمام بیماریوں اور کمزوریوں کا علاج اور تمام ادویہ کا ذکر کامل طور پر درج ہے قیمت [illegible] (۱۴) **مفید النساء والصبیان** اسمیں ان تمام دکھوں کا علاج ہے جو زچہ اور بچہ کو پیش آتے ہیں یا دائی اور نادان ماؤں کے ہاتھ سے اٹھانے پڑتے ہیں قیمت [illegible] (۱۵) **الذکر الحکیم نمبر ۱** اس میں خوابوں کی سچی فلاسفی اور امام الوقت کا ذکر ہے قیمت [illegible] (۱۶) **الذکر الحکیم نمبر ۲** - یہ سورۃ فاتحہ کی مبسوط تفسیر ہے قیمت [illegible]

یہ کتب پتہ ذیل پر مل سکتی ہیں

فتح محمد خان مہتمم مطبع عزیزی مقام تراوڑی ضلع کرنال

[illegible] پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پرنٹر کے لئے چھاپا گیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

دنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا



چشمہ ہم بانو گرامی چہاور قادیان ہینی | رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸۸ | دوا ہینی شفا ہینی غرض دارالامان ہینی

سلسلۃ الجدیدہ جلد ۱ نمبر ۳۳ | ۶۔ نومبر ۱۹۰۵ء بروز پیر۔ مطابق ۸ رمضان المبارک ۱۳۲۳ھ ہجری | سلسلۃ القدیم جلد ۴ نمبر ۴۴

ای جہان منتظر خوش باش کامد آستان | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سفر دہلی

علیہ السلام

گذشتہ اشاعت سے آگے

خواجہ میر درد صاحب کی مرقد کے پاس ہی ان کے بہائی اور والد صاحب کی قبر بھی ہے۔ اور کسی بزرگ کو اس جگہ کے قریب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی تھی۔ اس زیارت کے متعلق بھی ایک کتبہ کندہ کر کے لگایا ہے۔ اس پر لکھا ہے۔

این ارض مقدس سعادت پاک بود
رشک عرش و نجوم و افلاک بود
از بس کرم داشتہ تشریف شریف
نقش قدم صاحب لولاک بود
رفع القدر بکماله۔
شرف البصر بجماله۔
حسن البشر بخصاله۔
صلوا علیه و اله۔

خواجہ صاحب مرحوم کے والد مرحوم کی قبر پر لکھا ہے۔ ناصر الملک والدین امیر المحمدین الخالفین محمدی المتخلص بعندلیب علیہ تحیات وارث علم امامین وعلی۔ ولادت شعبان ۱۱۰۵ھ رحلت یوم شنبہ بعد العصر قریب شام دوم ماہ شعبان ۱۱۷۲ھ۔ عمر شریف ۶۶ سال

یہاں سے ہو کر حضرت مسیح موعود حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کی قبر پر گئے اور فاتحہ پڑھا۔ شاہ ولی اللہ صاحب کی قبر پر لکھا ہے۔

هو الولی۔

حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ۱۱۷۶ھ بعمر ۶۲ سال رحلت فرمود۔

اس کے قریب ہی شاہ عبدالرحیم صاحب اور دیگر بزرگوں کے مزار ہیں۔ شاہ عبدالرحیم صاحب کی تاریخ وفات ۱۱۳۱ھ اور عمر ۷۷ سال لکھی ہے اور شاہ عبدالعزیز صاحب کی تاریخ وفات ۱۲۳۹ھ اور عمر ۸۰ سال لکھی ہے۔

حضرت مسیح موعود نے فرمایا۔ کہ شاہ ولی اللہ صاحب ایک بزرگ اہل کشف اور کرامت تھے یہ سب مشائخ زیر زمین ہیں۔ اور جو لوگ زمین کے اوپر ہیں۔ وہ ایسے بدعات میں مشغول ہیں۔ کہ حق کو باطل بنا رہے ہیں۔ اور باطل کو حق بنا رہے ہیں

راستہ میں اہل لودیانہ کی درخواست کا ذکر آیا کہ حضور جاتے ہوئے راستہ میں لودیانہ ٹھہریں۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب نے عرض کی۔ کہ لدہیانہ کی جماعت اسٹیشن لدہیانہ پر ملاقات کے واسطے آئی تھی۔ لیکن حضور سوئے ہوئے تھے۔ میں نے جگانے نہ دیا۔ فرمایا۔ آپ نے اچھا کیا اس کے عوض اب ہم لودیانہ میں اتر کر اہل لدہیانہ سے ملاقات کریں گے۔

راستہ میں مذبح کے پاس سے گذرے۔ کثیر التعداد بہیڑیں اور بکریاں ذبح ہو رہی تھیں۔ اور سینکڑوں کا باہر ریوڑ کھڑا تہا۔ ان کو دیکھ کر فرمایا۔ کہ کہانے کی حلال اشیاء کا کس قدر ذخیرہ اللہ تعالے نے جمع کر دیا ہے۔ برخلاف اس کے حرام چیزیں مثلاً کتے وغیرہ بہت ہی کم پائے جاتے ہیں

مذبح میں سینکڑوں بھیڑوں کو نالی کے اوپر لیٹے ہوئے اور ذبح ہوتے ہوئے اور لٹکتے ہوئے اور ذبح کے لئے طیار دیکھ کر میری آنکھوں کے آگے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے اس رؤیا کا نقشہ آگیا

جس میں آپ نے دیکھا تھا۔ کہ ایک لمبی نالی کے کنارے پر کثرت سے بھیڑیں لٹائی ہوئی ہیں۔ اور ہر ایک بھیڑ کو ایک شخص نے پکڑا ہوا ہے۔ اور اس کے ہاتھ میں چھری اور آسمان کی طرف لگا ہے ہے گویا اس امر کا منتظر ہے۔ کہ ان کو ذبح کرے تب میرے مونہ سے یہ الفاظ نکلے۔ مایعبؤا بکم ربی لولا دعاؤکم اگر تم دعا نہ مانگو تو میرے رب کو تمھاری کیا پرواہ ہے۔ اس کلمہ کو سنتے ہی انھوں نے یکدفعہ سب کے گلے پر چھری پھیر دی۔ اور جب وہ پھڑکنے لگیں۔ تو انہوں نے کہا۔ تم کیا ہو گوہ کھانے والی بھیڑیں ہی۔ غرض مومن کی زندگی قابل قدر ہوتی ہے۔ اور خدا اس کی حفاظت کرتا ہے۔ ورنہ سینکڑوں لاکھوں اور ہزاروں مرجائیں۔ تو بھی خدا کو کسی کی پرواہ نہیں۔

فرمایا۔ اس شہر میں اس قدر انقلاب آئے ہیں۔ کہ شاید کسی دوسرے شہر پر یہ حالات وارد ہوئے ہوں۔ کئی دفعہ یہ شہر آباد ہوا۔ اور کئی دفعہ خاک میں مل گیا۔

ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب مخاطب تھے۔ اور ان کی رخصت کے قریب الاختتام ہونے کا ذکر تھا۔ فرمایا۔ دوڑا دوڑی ہیں۔ یہ موقعہ غنیمت سمجھنا چاہیئے۔ خدا کے فضل سے ایسا موقع ہاتھ آسکتا ہے۔ یہ نہ سمجھو۔ کہ رخصت لینے سے ایسا موقعہ مل جاتا ہے۔ کئی آدمی ایسے بھی ہیں۔ جو نوکر نہیں ہیں۔ مگر ان کو ہمارے پاس رہنے کا موقعہ نہیں ملتا۔ فارغ البالی ہوتی ہے۔ پر صحبت نصیب نہیں ہوتی۔

طب

۲۷۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء۔ بعد نماز جمعہ۔ چند مولوی احمد مدرسہ طبیہ کے چند طالب علم اور طبیب آئے۔ طب کا ذکر درمیان میں آیا۔ حضرت نے فرمایا کہ مسلمانوں کو انگریزی طب سے نفرت نہیں چاہیئے۔ الحکمۃ ضالۃ المؤمن۔ حکمت کی بات تو مومن کی اپنی ہے۔ گم ہو کر کسی اور کے پاس چلی گئی تھی۔ پھر جہاں سے ملے۔ جھٹ قبضہ کرے۔ اس میں ہمارا یہ منشاء نہیں کہ ہم ڈاکٹری کی تائید کرتے ہیں۔ بلکہ ہمارا مطلب صرف یہ ہے۔ کہ بموجب حدیث کے انسان کو چاہیئے۔ کہ مفید بات جہاں سے ملے۔ وہیں سے لے لے۔ ہندی۔ جاپانی۔ یونانی انگریزی ہر طب سے فائدہ حاصل کرنا چاہیئے۔ اور اس شعر کا مصداق اپنے آپ کو بنانا چاہیئے۔ کہ

تمتع زہر گوشہ یافتم * زہر خرمنے خوشہ یافتم

تب ہی انسان کامل طبیب بنتا ہے۔ طبیبوں نے تو عورتوں سے بھی نسخے حاصل کئے ہیں۔ لیس الحکیم الا ذو تجربۃ۔ لیس الحلیم الا ذو عثرۃ۔ حکیم تجربہ سے بنتا ہے۔ اور حلیم تکالیف اٹھا کر حلم دکھلانے سے بنتا ہے اور یوں تو تجربوں کے بعد انسان رہ جاتا ہے۔ کیونکہ قضاء و قدر سب کے ساتھ لگی ہوئی ہے۔

جامع کمالات

اللہ تعالٰے نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو فرمایا ہے۔ کہ فبھدٰھم اقتدہ۔ انکی ہدایت کی پیروی کر۔ یعنی تمام گزشتہ انبیاء کے کمالات متفرقہ کو اپنے اندر جمع کرلے۔ یہ آیت حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بڑی فضیلت کا اظہار کرتی ہے۔ کہ تمام گزشتہ نبیوں اور ولیوں میں جسقدر خوبیاں اور صفات اور کمال تھے۔ وہ سب کے سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دئے گئے تھے۔ سب کی ہدایتوں کا اقتدا کرکے آپ جامع تمام کمالات کے ہو گئے۔ مگر جامع بننے کے لئے ضروری ہے۔ کہ انسان متکبر نہ ہو۔ جو سمجھتا ہے۔ کہ میں نے سب کچھ سمجھ لیا ہے۔ وہ ٹھوکر کھاتا ہے۔ خاکساری سے زندگی بسر کرنی چاہیئے۔ جہاں انسان کوئی فائدہ کی بات دیکھے۔ چاہیئے۔ کہ اسی جگہ سے فائدہ حاصل کرلے ڈاکٹروں کو بھی مناسب نہیں کہ پرانی طب کو حقارت سے دیکھیں۔ بعض باتیں ان میں بہت مفید ہیں۔ میں نے بعض کتب طب کے بیس بیس جزو کے حفظ کئے تھے۔ ہزار سے زیادہ کتاب طب کی ہمارے کتب خانہ میں موجود تھی جنمیں سے بعض کتابیں بڑی بڑی قیمتیں دے کر خرید کی گئی تھیں۔ مگر یہ علم ظنی ہوتا ہے۔ لاف مارنے اور دعوے کرنے کا کسی کو حق حاصل نہیں۔

تقوٰی

فرمایا۔ افسوس ہے۔ کہ لوگ اپنے کاروبار میں اس قدر مصروف ہیں۔ کہ دوسرے پہلو کی طرف ان کو بالکل کوئی توجہ نہیں۔ ہر ایک شخص ایک پہلو پر حد سے زیادہ جھک جاتا ہے۔ اللہ تعالٰے نے قرآن شریف میں جسقدر بار بار تقوٰی کا ذکر کیا ہے۔ اتنا ذکر اور کسی امر کا نہیں کیا۔ تقوٰی کے ذریعہ سے انسان تمام مہلکات سے بچتا ہے۔ یہودیوں نے حضرت عیسٰے کے معاملہ میں تقوٰی سے کام نہ لیا۔ اور کہا جب تک الیاس آسمان سے نہ آلے ہم تم کو نہیں مان سکتے۔ انھیں چاہیئے تھا۔ کہ حضرت عیسٰے علیہ السلام کے معجزات اور خوارق کا مطالعہ کرتے اور بہت سی باتوں کے مقابلہ میں صرف ایک بات پر نہ اڑتے۔ ایسا ہی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں یہودیوں نے کہا۔ کہ آخری زمانہ کا نبی تو اسرائیلیوں میں سے آنا چاہیئے تھا۔ ہم تم کو نہیں مان سکتے۔ تائیدات الٰہی نصرت حق اور معجزات کی انہوں نے کچھ پرواہ نہ کی اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہر ایک نبی کے وقت ابتلاؤں کا ہونا ضروری ہے۔ اگر خدا چاہتا۔ تو توریت میں ایسے لفظ صاف لکھدیتا۔ کہ آخری زمانہ کے نبی کے باپ کا نام عبداللہ اور ماں کا نام آمنہ اور مسکن مکہ ہوگا۔ مگر خدا نے ایسا نہیں کیا۔ ایسا ہی اس وقت کے مسیح کے زمانہ میں بھی ہوا۔ اگر لوگ نبی کریم کے ساتھ فرشتوں کو نازل ہوتے دیکھ لیتے۔ تو کوئی بھی انکار نہ کرتا۔ مگر خدا تعالٰی کی سنت یہی ہے۔ کہ ابتلاء آتیں اور متقی لوگ اس ابتلاء کے وقت بچ رہتے ہیں۔

نزول از آسمان

آسمان سے نازل ہونے کی سنت پہلے کبھی قائم نہیں ہوئی۔ آدم سے لے کر آج تک کوئی نظیر پیش کرو۔ کہ کوئی نبی آسمان پر گیا ہو۔ یا آسمان سے نازل ہوا ہو۔ خدا کی عادت نہیں۔ کہ کسی ایک شخص کے واسطے کوئی امر مخصوص کر دے۔ ایسا امر مخصوص کے ساتھ تو کوئی نبی بھی نہیں آیا۔ اس طرح سے تو وہ شخص معبود بن جاتا ہے۔ اور یسوع کو خصوصیت دینا تو خود نصاریٰ کو مدد دینا ہے۔ اللہ تعالٰی نے صاف طور پر وفات ظاہر کردی ہے۔ معراج کی حدیث کو پڑھو۔ جو لوگ معراج کے منکر ہیں۔ وہ تو اسلام کے منکر ہیں۔ لاکھ احادیث کے برابر ایک حدیث معراج کی ہے۔ شب معراج میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عیسٰے کو مردوں میں دیکھا۔ اگر قبض روح نہیں ہوا۔ اور زندہ مع الجسم آسمان پر گئے۔ تو دوسرے عالم میں کس طرح پہنچ گئے۔ متقی کے واسطے تو ایک ہی بات کافی ہوتی ہے۔ خیالی اور ظنی باتوں کے پیچھے پڑ کر اصلی اور صحیح بات کو چھوڑ دینا تقوٰی کے برخلاف ہے۔ مجھے خدا کی طرف سے بار بار تفہیم ہوئی ہے۔ اس کے ساتھ نشانات۔ تائید۔ نصرت الٰہی منصوص قرآن و حدیث ہیں۔ میں جو کچھ کہتا ہوں۔ علٰے وجہ البصیرت کہتا ہوں۔ خیال کرو۔ کہ لاحق بالا میں کون سی بات ہے۔ میں تو ایسا آیا ہوں۔ جیسا کہ الیاس آیا۔ یہود سے پوچھو۔ کہ وہ مسیح کے ملنے سے کیوں محروم رہے۔ ان کا عذر بھی یہی تھا۔ کہ جیسا توریت میں لکھا ہے۔ الیاس آسمان سے نہیں آیا۔ مگر ہمارے مسلمان تو یہ عذر بھی نہیں کرسکتے۔ کیونکہ یہ بہت واقعات پہلے کے اپنے آگے رکھتے ہیں۔ کہ نزول کس طرح سے ہوا کرتا ہے۔ یہ لوگ جتنا چاہیں۔ مجھ سے جھگڑا کرلیں۔ مرنے کے بعد انکو معلوم ہوجائے گا۔ کہ حق کس طرف ہے۔ یہ لوگ عیسائیوں کی اس قدر مدد کرتے ہیں۔ کہ بہت سے لوگوں کو خود ان مولویوں نے ہی عیسائی بنا دیا ہے۔ جو پہلو خدا نے پکڑا ہے۔ وہی سب سے افضل ہے۔ اور اسلام کی فتح اسی کے ذریعہ سے ہوگی۔ نزول اور نزیل کا لفظ مہمان کے واسطے بطور اعزاز و اکرام کے استعمال کیا جاتا ہے۔ ہر زبان میں یہ محاورہ ہے۔ چنانچہ اردو میں بھی کہتے ہیں۔ کہ آپ کہاں اترے ہیں۔

اتنے میں ایک مولوی صاحب درمیان میں بول پڑے اور کہنے لگے۔ کہ مسیح تو دمشق میں نازل ہوگا۔ آپ کہاں نازل ہوئے۔

حضرت۔ حدیث سے یہ ثابت ہے۔ کہ وہ دمشق

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

دنیا مین ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملون سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا



چشم کو بیم با تو گرانی چہادر قادیان بینی	رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸۸	دو امینی شامینی عرض دار الامان بینی
سلسلۃ الجدید جلد ۱ نمبر ۳۲	۶ نومبر ۱۹۰۵ء بروز پیر مطابق ۸ رمضان المبارک ۱۳۲۳ ہجری	سلسلۃ القدیم جلد ۴ نمبر ۴۴
ای جہان منتظر خوش باش کا آمد گلستان	ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ	آن مسیح و رآخر مہدی آخر زمان

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سفر دہلی

گذشتہ اشاعت سے آگے

خواجہ میر درد صاحب کی مرقد کے پاس ہی ان کے بھائی اور والد صاحب کی قبر بھی ہے۔ اور کسی بزرگ کو اس جگہ کے قریب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی تھی۔ اس زیارت کے متعلق بھی ایک کتبہ کندہ کرکے لگایا ہے۔ اس پر لکھا ہے۔

این ارض مقدس ست بس پاک بود
رشک عرش و نجوم و افلاک بود
ازبس کرم داشت تشریف شریف
نقش قدم صاحب لولاک بود
رفع العلٰی بکمالہ۔
شرف البصر بجمالہ۔
حسن البشر بخصالہ۔
صلوا علیہ و آلہ۔

خواجہ صاحب مرحوم کے والد مرحوم کی قبر پر لکھا ہے۔ ناصر الملک والدین امیر المجددین الخالفین محمدی المتخلص بعندلیب علیہ تحیات وارث علم امامین و علی۔ ولادت شعبان ۱۱۰۵ھ رحلت یوم شنبہ بعد العصر قریب شام دوم ماہ شعبان ۱۱۷۲ھ۔ عمر شریف ۶۶ سال

یہاں سے ہو کر حضرت مسیح موعود حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کی قبر پر گئے اور فاتحہ پڑھا۔ شاہ ولی اللہ صاحب کی قبر پر لکھا ہے۔

هو الولی۔

حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ۱۱۷۶ھ بعمر ۶۲ سال رحلت فرمود۔

اس کے قریب ہی شاہ عبد الرحیم صاحب اور دیگر بزرگوں کے مزار ہیں۔ شاہ عبد الرحیم صاحب کی تاریخ وفات ۱۱۳۱ھ اور عمر ۷۷ سال لکھی ہے اور شاہ عبد العزیز صاحب کی تاریخ وفات ۱۲۳۹ھ اور عمر ۸۰ سال لکھی ہے۔

حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ شاہ ولی اللہ صاحب ایک بزرگ اہل کشف اور کرامت تھے یہ سب مشائخ زیر زمین ہیں۔ اور جو لوگ ... کے اوپر ہیں۔ وہ ایسے بدعات میں مبتلا ہیں کہ حق کو باطل کر رہے ہیں۔ اور باطل کو حق بنا رہے ہیں

راستہ اہل لودیانہ کی درخواست پر ... آیا۔ حضور جاتے ہوئے راستہ میں لودیانہ ... مرزا یعقوب بیگ صاحب نے عرض کی کہ لدھیانہ ... لدھیانہ کی جماعت کے واسطے ... حضور ... ہوئے۔ میں نے ... آپ ... اس کے ... اب ہم لودیانہ میں ... ملاقات ... گے۔

[illegible] ... کے پاس ... بسیرا میں ... [illegible] ... کو دیکھ کر فرمایا ... کا کس ... اللہ تعالیٰ نے ... اس ... جاتے ...

[illegible]

موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ... [illegible] ... گیا

جس میں آپ نے دیکھا تھا۔ کہ ایک ملبے کے کنارے پر انتعداد بھیڑیں لٹائی ہوئی ہیں۔ اور ہر ایک بھیڑ کو ایک شخص پڑا ہوا ہے۔ اور اس کے ہاتھ میں چھُری آسمان کیطرف ہے۔ گویا اس امر کا منتظر ہے۔ کہ ذبح کرے۔ تب میرے مونہہ سے یہ الفاظ نکلے۔ مایعبؤبکم ربی لولا دعاؤکم دعا نہ مانگو تو میرے رب کو تمھاری کیا پرواہ ہے۔ اس کو سنتے ہی انھوں نے یکدفعہ سب پر چھُری پھیر دی۔ اور جب وہ پھڑکنے لگیں۔ تو انہوں کہا۔ تم کیا ہو گوہ کھانے والی بھیڑیں ہی ہو۔ غرض مومن کی قابل قدر ہوتی ہے۔ اور خدا اس کی حفاظت کرتا ہے۔ ورنہ سینکڑوں اور ہزاروں مرجاتے ہیں۔ تو بھی خدا کو کسی کی پرواہ نہیں۔

فرمایا۔ اس شہر میں اس قدر انقلاب ہوئے ہیں۔ کہ شاید کسی دوسرے شہر پر یہ حالات وارد ہوئے ہوں۔ کئی دفعہ یہ شہر آباد ہوا۔ اور کئی دفعہ خاک میں مل گیا۔

ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب ملے تھے۔ اور ان کی رخصت کے قریب الاختتام ہونے کا ذکر تھا۔ فرمایا۔ دو دن اور ہیں۔ یہ موقعہ غنیمت سمجھنا چاہیئے۔ خدا کے فضل سے ایسا موقعہ ہاتھ آسکتا ہے۔ یہ نہ سمجھو۔ رخصت لینے سے ایسا موقعہ مل جاتا ہے۔ کئی آدمی ایسے بھی ہیں۔ جو نوکر نہیں۔ مگر ان کو ہمارے پاس رہنے کا موقعہ نہیں ملتا۔ فارغ البالی ہوتی ہے۔ پر صحبت نصیب نہیں ہوتی۔

طب

۲۷۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء۔ بعد نماز عصر۔ چند مولوی صاحبان مدرسہ طبیہ کے چند طالب علم اور طبیب آئے۔ طب کا ذکر درمیان میں آیا۔ حضرت نے فرمایا کہ مسلمانوں کو انگریزی طب سے نفرت نہیں چاہیئے۔ الحکمة ضالة المومن۔ حکمت بات تو مومن کی اپنی ہے۔ گم ہو کر کسی اور کے پاس چلی گئی۔ پھر جہاں سے ملے۔ جھٹ قبضہ کرے۔ اس میں یہ منشاء نہیں کہ ہم ڈاکٹری کی تائید کرتے ہیں۔ بلکہ ہمارا مطلب صرف یہ ہے۔ کہ بموجب حدیث کے انسان کو چاہیئے۔ کہ مفیدبات جہاں سے ملے۔ وہیں سے لے لے۔ ہند۔ جاپانی۔ یونانی انگریزی ہر طب سے فائدہ حاصل کرنا چاہیئے۔ اور اس شعر کا مصداق اپنے آپ کو بنانا چاہیئے ؎

تمتع زہر گوشۂ یافتم ٭ زہر خرمنے خوشۂ یافتم

تب ہی انسان کامل طبیب بنتا ہے جن نے تو عورتوں سے بھی نسخے حاصل کئے ہیں۔ لیس الحکیم الا ذو تجربة۔ لیس الحلیم الا ذو عثرة حکیم تجربہ سے بنتا ہے۔ اور حلیم تکالیف اٹھا کر حلم دکھے سے بنتا ہے اور یوں تو تجربوں کے لیے انسان رہے۔ کیونکہ قضاء وقدر سب کے ساتھ لگی ہوئی ہے۔

جامع کمالات

اللہ تعالٰے نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو فرمایا ہے۔ کہ فبھدٰھم اقتدہ۔ ان کی ہدایت کی پیروی کر۔ یعنی تمام گذشتہ انبیاء کے کمالات متفرقہ کو اپنے اندر جمع کرلے۔ یہ آیت حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بڑی فضیلت کا اظہار کرتی ہے۔ تمام گذشتہ نبیوں اور ولیوں میں جسقدر خوبیاں اور صفات اور کمال تھے۔ وہ سب کے سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دئے گئے تھے۔ سب کی ہدایتوں کا اقتدا کر کے آپ جامع تمام کمالات کے ہو گئے۔ مگر جامع بننے کے لئے ضروری ہے۔ کہ انسان متکبر نہ ہو۔ جو سمجھتا ہے۔ کہ میں نے سب کچھ سمجھ لیا ہے۔ وہ ٹھوکر کھاتا ہے۔ خاکساری سے زندگی بسر کرنی چاہیئے۔ جہاں انسان کوئی فائدہ کی بات دیکھے۔ چاہیئے۔ کہ اسی جگہ سے فائدہ حاصل کرلے ڈاکٹروں کو بھی مناسب نہیں کہ پرانی طب کو حقارت سے دیکھیں۔ بعض باتیں ان میں بہت مفید ہیں۔ میں نے بعض کتب متن طب کے بیس بیس جزو کے حفظ کئے تھے۔ ہزار سے زیادہ کتاب طب کی ہمارے کتب خانہ میں موجود تھی جنمیں سے بعض کتابیں بڑی بڑی قیمتیں دے کر خرید کی گئی تھیں۔ مگر یہ علم ظنی ہوتا ہے۔ لاف مارنے اور دعوے کرنے کا کسی کو حق حاصل نہیں۔

تقوی

فرمایا۔ افسوس ہے۔ کہ لوگ اپنے کاروبار میں اس قدر مصروف ہیں۔ کہ دوسرے پہلو کی طرف ان کو بالکل کوئی توجہ نہیں۔ ہر ایک شخص ایک پہلو پر حد سے زیادہ جھک جاتا ہے۔ اللہ تعالٰے نے قرآن شریف میں جسقدر بار بار تقوی کا ذکر کیا ہے۔ اتنا ذکر اور کسی امر کا نہیں کیا۔ تقوی کے ذریعہ سے انسان تمام مہلکات سے بچتا ہے۔ یہودیوں نے حضرت عیسلے کے معاملہ میں تقوی سے کام نہ لیا۔ اور کہا جب تک الیاس آسمان سے نہ آلے ہم تم کو نہیں مان سکتے۔ انہیں چاہیئے تھا۔ کہ حضرت عیسلے علیہ السلام کے معجزات اور خوارق کا مطالعہ کرتے اور بہت سی باتوں کے مقابلہ میں صرف ایک بات پر نہ اڑتے۔ ایسا ہی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں یہودیوں نے کہا۔ کہ آخری زمانہ کا نبی تو اسرائیلیوں میں سے آنا چاہیئے تھا۔ ہم تم کو نہیں مان سکتے۔ تائیدات الہٰی نصرت حق اور معجزات کی انہوں نے کچھ پرواہ نہ کی اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہر ایک نبی کے وقت ابتلاؤں کا ہونا ضروری ہے۔ اگر خدا چاہتا۔ تو توریت میں ایسے لفظ صاف لکھدیتا۔ کہ آخری زمانہ کے نبی کے باپ کا نام عبداللہ اور ماں کا نام آمنہ اور مسکن مکہ ہوگا۔ مگر خدا نے ایسا نہیں کیا۔ ایسا ہی اس وقت کے مسیح کے زمانہ میں بھی ہوا۔ اگر لوگ نبی کریم کے ساتھ فرشتوں کو نازل ہوتے دیکھ لیتے۔ تو کوئی بھی انکار نہ کرتا۔ مگر خدا تعالٰی کی سنت یہی ہے۔ کہ ابتلاء آتے ہیں اور متقی لوگ اس ابتلاء کے وقت بچ رہتے ہیں۔

نزول از آسمان

آسمان سے نازل ہونے کی سنت پہلے کبھی قائم نہیں ہوئی۔ آدم سے لے کر آج تک کوئی نظیر پیش کرو۔ کہ کوئی نبی آسمان پر گیا ہو۔ یا آسمان سے نازل ہوا ہو۔ خدا کی عادت نہیں۔ کہ کسی ایک شخص کے واسطے کوئی امر مخصوص کر دے۔ ایک امر مخصوص کے ساتھ تو کوئی نبی بھی نہیں آیا۔ اس طرح سے تو وہ شخص معبود بن جاتا ہے۔ اور یسوع کو خصوصیت دینا تو خود نصارے کو مدد دینا ہے۔ اللہ تعالٰی نے صاف طور پر وفات ظاہر کردی ہے۔ معراج کی حدیث کو پڑھو۔ جو لوگ معراج کے منکر ہیں۔ وہ تو اسلام کے منکر ہیں۔ لاکھ احادیث کے برابر ایک حدیث معراج کی ہے۔ شب معراج میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عیسے کو مردوں میں دیکھا۔ اگر قبض روح نہیں ہوا۔ اور نہ بدمع الجسم آسمان پر گئے۔ تو دوسرے عالم میں کس طرح پہنچ گئے۔ متقی کے واسطے تو ایک ہی بات کافی ہوتی ہے۔ خیالی اور ظنی باتوں کے پیچھے پڑکر اصلی اور صحیح بات کو چھوڑ دینا تقوی کے برخلاف ہے۔ مجھے خدا کی طرف سے بار بار تفہیم ہوئی ہے۔ اس کے ساتھ نشانات۔ تائید۔ نصرت الٰہی۔ نصوص قرآن و حدیث ہیں۔ میں جو کچھ کہتا ہوں۔ علے وجہ البصیرت کہتا ہوں۔ خیال کرو۔ کہ حق بالا میں کون سی بات ہے۔ میں تو ایسا آیا ہوں۔ جیسا کہ الیاس آیا۔ یہود سے پوچھو۔ کہ وہ مسیح کے ماننے سے کیوں محروم رہے۔ ان کا عذر بھی یہی تھا۔ کہ جیسا توریت میں لکھا ہے۔ الیاس آسمان سے نہیں آیا۔ مگر ہمارے مسلمان تو یہ عذر بھی نہیں کر سکتے۔ کیونکہ یہ بہت واقعات پہلے کے اپنے آگے رکھتے ہیں۔ کہ نزول کس طرح سے ہوا کرتا ہے۔ یہ لوگ جتنا چاہیں۔ مجھ سے جھگڑا کرلیں۔ مرنے کے بعد انکو معلوم ہو جائے گا۔ کہ حق کس طرف ہے۔ یہ لوگ عیسائیوں کی اس قدر مدد کرتے ہیں۔ کہ بہت سے لوگوں کو خود ان مولویوں نے ہی عیسائی بنا دیا ہے۔ جو پہلو خدا نے پکڑا ہے۔ وہی سب سے افضل ہے۔ اور اسلام کی فتح اسی کے ذریعہ سے ہوگی۔ نزول اور نزیل کا لفظ مہمان کے واسطے بطور اعزاز و اکرام کے استعمال کیا جاتا ہے۔ ہر زبان میں یہ محاورہ ہے۔ چنانچہ اردو میں بھی کہتے ہیں۔ کہ آپ کہاں اترے ہیں۔

اتنے میں ایک مولوی صاحب درمیان میں بول پڑے اور کہنے لگے۔ کہ مسیح تو دمشق میں نازل ہوگا۔ آپ کہاں نازل ہوئے۔

حضرت۔ حدیث سے یہ ثابت ہے۔ کہ وہ دمشق

کے مشرق کی طرف نازل ہوگا۔ قادیان دمشق سے عین مشرق میں ہے۔ توفّی کے معنے کے متعلق شہر بغداد میں ایک [illegible] مباحثہ ہوا تھا۔ کہ اس لفظ کے کیا معنے ہیں۔ اس مباحثہ میں بالآخر یہی فیصلہ ہوا۔ کہ جہاں اللہ تعالےٰ فاعل ہو۔ اور مفعول بہٖ علم ہو۔ وہاں سوائے مارنے کے اور کوئی معنے نہیں آتے۔ اگر آج تم قرآن حدیث۔ یا لغت سے کوئی اور معنے دکھا دو۔ تو میں آج بھی مان لینے کے واسطے طیار ہوں۔ لغت بھی زبان عربی کی کلید ہے کوئی مثال لغت سے ہی دکھا دو۔ تب بھی میں مان لوں گا۔ تعجب ہے۔ کہ دوسروں کی روایت کا تم اعتبار کرتے ہو مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی روایت پر تم کو کوئی اعتبار نہیں۔ یہ جسم عنصری کا لفظ تم نے کہاں سے نکال لیا۔ اگر کہیں یہ لفظ دکھا سکتے ہو۔ تو لے آؤ۔ میں تو اس وقت بھی قبول کرنے کے واسطے طیار ہوں۔ قرآن شریف میں۔ حدیث میں۔ لغت عرب۔ کہیں کسی نبی صحابی وغیرہ کے متعلق لفظ توفّی کا معنے آسمان پر جسم عنصری کے ساتھ جانے کے دکھا دو تو میں فوراً مان لوں گا۔ لیکن تم حضرت عیسےٰ کے متعلق ایک لفظ کے وہ معنے کیوں کرتے ہو۔ جو کسی نبی کسی ولی۔ کسی صحابی کسی انسان کے متعلق نہیں کرتے۔ ۲۵ سال سے خدا تعالےٰ یہ مجھے ہی بتلا رہا ہے۔ پھر تائیدات سماوی اور نشانات میرے ساتھ ہیں۔ میں خدا کی باتوں پر اب بھی ویسا ہی ایمان رکھتا ہوں جیسا کہ پہلی کتابوں پر رکھتا ہوں

اس جگہ بیچ میں پھر وہی مولوی صاحب بول پڑے کہ میں توفّی کے معنے آسمان پر جانے کے دکھا سکتا ہوں فوراً ایک قرآن شریف مولوی صاحب کے ہاتھ میں دیا گیا لگے ورق گردانی کرنے۔ اور اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھنے کبھی اس کو کہتے ہیں۔ کیوں میاں تم نکالو۔ اور کبھی اس کو اشارہ کرتے ہیں۔ کیوں بھائی کچھ بتاؤ نہ۔ بہت سے تھے۔ کبھی اس نے اس کے ہاتھ سے قرآن چھینا کبھی اس نے اس کے ہاتھ سے قرآن چھینا نکلنا تو کیا تھا۔ گھبرا کر بولے۔ اچھا۔ رافعک جو لکھا ہے۔

حضرت نے فرمایا۔ کہ رافعک کے معنے اس جگہ وہی ہیں جو۔ دفعناہ .. مکاناً علیاً کے معنے ہیں۔ مسلمان ہر روز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق بھی یہی دعا مانگتے ہیں کہ ان کا رفع ہو۔ تو کیا اس کے یہ معنے ہیں۔ کہ وہ جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر چلے جائیں۔ بات وہی صحیح ہے۔ جو خدا نے بتلا دی۔ اور الہامات سے اس کی تائید کی۔

مولوی۔ الہام کیا ہے۔ الہام تو مجھے بھی ہوتا ہے (بعد میں معلوم ہوا۔ کہ اس مولوی کا نام نظام الدین ہے۔ اور کسی مسجد میں لڑکے پڑھاتا ہے)۔

حضرت۔ میں ایسے الہام نہیں مان سکتا جس کے ساتھ تائیدات سماوی کا نشان نہ ہو۔ ایسے الہام کے مدعی تو ہر ایک کے زمانہ میں گذرے ہیں۔ اگر آپ کے پاس کوئی نشان ہے۔ تو دکھاؤ۔

اتنے میں حضرت مولوی محمد احسن صاحب نے لغت کی ایک کتاب مختار الصحاح نکالی۔ اور اس مولوی کو دکھلایا۔ کہ توفّی کے معنے مارنے کے لکھے ہیں۔

مولوی صاحب۔ میں لغت نہیں مانتا۔ اچھا مان لیا اگر عیسیٰ مر گیا ہے۔ تو اس کی لاش دکھلاؤ۔

حضرت۔ جب مرنا ثابت ہے۔ تو کافی ہے۔ لاشیں حضرت ابراہیم اور موسےٰ کی کہاں ہیں۔

مولوی۔ دجّال کانا کہاں ہے۔

حضرت۔ اگر اس طرح تم لفظی معنے کرو گے۔ تو بہت مشکل پڑے گی۔ قرآن شریف میں لکھا ہے۔ کہ جو اس دنیا میں اندھا ہے۔ وہ اس جہان میں بھی اندھا ہوگا۔ تو اس کے یہ معنے ہیں کہ جتنے نابینے ہیں۔ بہرحال سب کے سب جہنم میں جائینگے اگرچہ حافظ قرآن اور مسلمان ہی ہوں۔

فرمایا۔ آنے والے کے متعلق تو یہ لکھا ہے۔ کہ وہ امتی ہوگا۔ امتی تو وہ ہے۔ جو صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سچی پیروی کے ذریعہ سے نور حاصل کرتا ہے۔ لیکن وہ جو پہلے ہی نور اور بصیرت پا کر نبوت کے درجہ تک پہنچ چکا ہے۔ وہ اب امتی کس طرح سے بنے گا۔ کیا پہلے تمام کمالات حاصل کردہ سے وہ بے نصیب کر دیا جاوے گا۔ ہاں ہم امتی ہیں۔ جن کو سب کچھ آنحضرت صلعم کے ذریعہ سے ملا ہے۔ اور تمام معرفت وہیں سے حاصل ہوئی ہے۔

اتنے میں وہ مولوی صاحب تو گھبرا کر اُٹھ گئے۔ اور ان کے ساتھی گالیاں دیتے گئے۔ اور ایک اور طالب علم آگے بڑھا۔

طالب۔ آپ کا مرتبہ کیا ہے۔ اس کی تعبیر نبوت سے ہوگی۔ یا کسی اور لفظ سے۔

حضرت۔ جس کے ساتھ خدا تعالیٰ مکالمہ اور مخاطبہ کرتا ہے۔ وہ نبی ہے۔ نبی کے معنے ہیں۔ خدا سے خبر پا کر بتلانے والا۔ ہاں نبوت شریعت ختم ہو چکی ہے۔ سچی معرفت بغیر مخاطبات الٰہیہ کے حاصل نہیں ہو سکتی اگر یہ بات اس امت کو حاصل نہیں تو خیر امۃ کس طرح سے بن گئی۔ اللہ تعالےٰ نے مخاطبات کا دروازہ بند نہیں کیا۔ ورنہ نجات کا کوئی ذریعہ باقی نہ رہتا

طالب۔ تو آپ کو وحی ہوتی ہے؟ وحی تو صرف انبیاء کو ہوتی ہے۔

حضرت۔ [illegible] قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ موسیٰ کی ماں کو بھی وحی ہوئی۔ کیا پیغمبر [illegible] عورتوں سے بھی بدتر ہو گئی [illegible] ہوتی ہے کیا ہمارے [illegible] دنیا داروں کو آگے قدم رکھنے کی ضرورت نہیں۔ اس [illegible] دھورا رکھنا نہیں چاہتا میں نہیں [illegible] کر سکتا کہ پہلی امتوں نے اس قدر برکات حاصل کیں۔ اور یہ امت بالکل محروم رکھی گئی۔

طالب۔ پھر یہ مرتبہ تو ولی کا ہوا۔

ولائیت

حضرت۔ ہم کب کہتے ہیں۔ کہ ہمارا مرتبہ وہ ہے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا تھا۔ مگر تم نہیں جانتے۔ ولی کا مرتبہ کم نہیں۔ بلکہ بعض کے نزدیک تو ولایت بڑھ کر ہے۔ کیونکہ ولائیت محبت قرب اور معرفت کا ذریعہ ہے۔ اور نبوت ایک عہدہ ہے۔ یہود کا تو یہ مذہب ہے۔ کہ حضرت ابراہیم ولی تھے۔ اور تمام انبیاء سے بڑھ کر تھے۔ ہم تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے باہر ایک قدم بھی رکھنا کفر سمجھتے ہیں۔ ہم کو الہام ہوا ہے کل برکۃ من محمد۔ ہم اس دائرہ سے باہر نہیں جاتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے باہر جانا تو کفر ہے۔ لوگ محجوب ہونے کے سبب وحی کے لفظ سے گھبراتے ہیں ورنہ وہاں تو لکھا ہے۔ کہ مکھی کو بھی وحی ہوئی۔ بلکہ شیخ عبدالقادر نے لکھا ہے۔ کہ جسکو کبھی وحی نہیں ہوتی خوف ہے۔ کہ اس کا خاتمہ برا ہو۔ معرفت تامہ بجز مکالمہ مخاطبہ کے حاصل نہیں ہو سکتی۔

طالب۔ وحی کس طرح سے ہوتی ہے۔

حضرت۔ کئی طریق ہیں۔ بعض دفعہ دل میں ایک گونج پیدا ہوتی ہے۔ کوئی آواز نہیں ہوتی۔ پھر اس کے ساتھ ایک شگفتگی پیدا ہوتی ہے۔ اور بعض دفعہ تیزی اور شوکت کے ساتھ ایک لذیذ کلام زبان پر جاری ہوتا جو کسی فکر تدبر اور وہم وخیال کا نتیجہ نہیں ہوتا۔ اس کے ساتھ خدا تعالےٰ کے نشانات ہزاروں ہیں۔ اگر کوئی چاہے تو اب بھی کم از کم چالیس روز ہمارے پاس رہے۔ اور نشان دیکھ لے۔ صادق اور کاذب میں خدا فرق کر دیتا ہے۔

آج سے پچیس ۲۵ سال پہلے خداوند تعالےٰ نے مجھے [illegible] دیا تھا۔ کہ تیرے پاس ہر جگہ سے لوگ آئیں گے [illegible] تحائف بھی لائیں گے۔ یہ ایسے وقت کا [illegible] ایک آدمی بھی میرے ساتھ نہ تھا [illegible] کرو کہ کیا کوئی آدمی اتنا لمبا [illegible] حاصل کر سکتا ہے۔ [illegible] آئیں۔ اور کچھ [illegible] مدت قیام رکھیں۔ تو آپ کو معلوم ہو

اصل میں تمام مشکلات عدم معرفت کے باعث ہوتے ہیں۔ ورنہ حضرت ابوبکرؓ نے کونسا معجزہ مانگا تھا۔

طالب علم۔ اُمت کے علماء بھی انبیاء کی مانند ہیں۔ جو آپ کی مخالفت کرتے ہیں۔

حضرت۔ میں ان لوگوں کو علماء میں شامل نہیں سمجھتا جن کی زبان پر کچھ اور ہے۔ اور اعمال کچھ اور ہی ہیں۔ مجھ پر منبر پر چڑھ کر کچھ کہتے ہیں۔ اور گھر میں جاکر کچھ اور بیان کرتے ہیں۔ علمائے اُمت وہ ہیں۔ جو مذہب کی تائید کرتے ہیں۔

طالب علم۔ کیا آپ مستقل نبی ہیں؟

حضرت۔ میرے متعلق ایسا کہنا ایک تہمت ہوگی۔ میں اس کو کفر سمجھتا ہوں۔ کہ کوئی مستقل نبی ہونے کا دعویٰ کرے۔

طالب علم۔ معجزہ تو نبی کا ہوتا ہے۔ آپ کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ میں معجزہ دکھاتا ہوں:

حضرت۔ ہمارے معجزات سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات ہیں۔ ہمارا اپنا کچھ نہیں۔ سب کاروبار آنحضرت کا ہی چلاآتا ہے۔ دین انحطاط پر تھا۔ ہم نے سعی کی۔ اگر ہم خدا کی طرف سے ہیں۔ تو خدا ہماری مدد کرے گا۔ ورنہ یہ سلسلہ خود بخود ہی تباہ ہوجائے گا۔ ہمارے دو کام ہیں۔ اوّل۔ یہ کہ اعتقاد میں نصوص کے برخلاف جو غلطیاں پڑ گئی ہیں وہ نکالی جاویں۔ دوّم۔ یہ کہ لوگوں کی عملی حالتیں درست کی جائیں۔ اور صحابہ کے مطابق ان کو تقویٰ اور طہارت حاصل ہوجائے۔

طالب علم۔ کیا پہلے بھی کسی نے دعویٰ کیا تھا۔ کہ میں اسلام میں نبی ہوں؟

حضرت۔ پہلے کس طرح کوئی دعویٰ کرسکتا۔ وہ لوگ مامور نہ تھے۔ کہ ایسا دعویٰ کریں اور میں مامور ہوں۔

طالب علم۔ آپ کے مخالف کو کافر کیوں کہا جائیگا؟

حضرت۔ کفر کے معنے ہیں۔ انکار کرنا۔ جب یہ لوگ مامور من اللہ کو نہیں مانتے۔ اور گالیاں دیتے ہیں۔ اور انکار کرتے ہیں۔ تو بات یہاں تک نہیں رہتی۔ بلکہ ایک فتح الباب ہوتا ہے اور زبان کھل جاتی ہے۔ اور رفتہ رفتہ توفیق اعمال کی جاتی رہتی ہے۔

۲۹۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء کو جو تحریر حضرتؑ نے مولوی صاحبان کو لکھکر دی تھی۔ اس کی نقل ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

وجوہ مفصلہ ذیل ہیں جن کے رُو سے میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو فوت شدہ قرار دیتا ہوں

(۱) قرآن شریف میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت یہ آیات ہیں۔ یا عیسیٰ انی متوفیک ورافعک الی فلما توفیتنی۔ ان آیات کے معنے صحیح بخاری۔ کتاب التفسیر میں موت لکھے ہیں۔ جیسا کہ اس میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے لکھا ہے۔ متوفیک ممیتک۔ اور پھر ثابت ہر دو آیات کے لئے آیت فلما توفیتنی کا اس جگہ ذکر کیا ہے اور نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قول بھی ذکر کیا ہے کہ میں قیامت کے دن یہی عذر کروں گا۔ کہ یہ لوگ میری وفات کے بعد بگڑے ہیں۔ جیسا کہ لکھا ہے۔ کما قال العبد الصالح الخ

(۲) دوسری دلیل لغت کے ان معنوں پر جو اوپر ذکر کئے گئے لغت عرب کی کتابیں ہیں۔ میں نے جہاں تک ممکن تھا قریباً تمام شائع شدہ کتابیں لغت کی دیکھی ہیں۔ جیسے قاموس۔ تاج العروس۔ صراح۔ صحاح جوہری۔ لسان العرب اور وہ کتابیں جو حال میں بیروت میں تالیف کرکے عیسائیوں نے شائع کی ہیں۔ ان تمام کتابوں سے مجھے معلوم ہوا ہے کہ محاورہ عرب اسی طرح پر ہے کہ جب کسی جملہ میں خدا تعالیٰ فاعل ہو۔ اور کوئی علم انسان مفعول بہ ہو۔ جیسا کہ توفی اللہ زیداً۔ تو ایسی صورت میں بجز اماتت اور قبض روح اور کوئی معنے نہیں ہوتے۔ اور جو شخص اس سے انکار کرے اس پر لازم ہے۔ کہ اس کے برخلاف لغت کی کتابوں سے کوئی نظیر مخالف پیش کرے۔

(۳) میں نے بہت محنت اور کوشش سے جہاں تک میرے لئے ممکن تھا صحاح ستہ وغیرہ حدیث کی کتابیں غور سے دیکھی ہیں۔ اور میں نے کسی ایک جگہ پر بھی توفی کے معنے بجز وفات دینے کے حدیث میں نہیں پائے۔ بلکہ تین سو کے قریب ایسی جگہ پائی ہیں۔ جہاں ہر جگہ موت دینے کے ہی معنے ہیں۔

(۴) میں نے جہاں تک میرے لئے ممکن تھا۔ عرب کے مختلف دیوان بھی دیکھے ہیں۔ مگر نہ میں نے جاہلیت کے زمانہ کے شعراء اور نہ اسلام کے زمانے کے مستند شعراء کے کلام میں کوئی ایسا فقرہ پایا ہے۔ کہ ایسی صورت میں جو اوپر بیان کی گئی ہے بجز وفات دینے کے کوئی اور معنے ہوں۔

(۵) شاہ ولی اللہ صاحب کے فوز الکبیر میں بھی یہی لکھا ہے کہ متوفیک ممیتک اور میں جانتا ہوں۔ کہ شاہ ولی اللہ صاحب بڑے پایہ کے محدث اور فقیہ اور عالم فاضل تھے۔

(۶) حدیث معراج جو صحیح بخاری میں موجود ہے۔ اس سے پایا جاتا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کی رات میں ۔ ۔ ۔ ۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو فوت شدہ انبیاء میں دیکھا تھا۔ پس اس جگہ دو شہادتیں ہیں۔ ایک خدا تعالیٰ کی شہادت قرآن شریف میں دوسری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت لیلۃ المعراج میں۔

(۷) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جیسا کہ کنز العمال و طبرانی۔ اور کتاب ماثبت بالسنۃ میں شیخ عبد الحق وغیرہ نے لکھا ہے کہ حضرت عیسےٰ کی عمر ایک سو پچیس برس کی تھی اور ایک روایت میں ایک سو بیس برس بیان کی ہے۔ اور ہزار ہا برس کی عمر کسی جگہ نہیں لکھی۔

(۸) جو صحابہ رضی اللہ عنہم کا اجماع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ہوا۔ وہ بھی حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی وفات پر دلیل قاطع ہے۔ جو اس آیت کے رُو سے اجماع تھا۔ ما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل

(۹) ماسوائے اس کے خدا تعالیٰ نے اپنی وحی قطعی صحیح سے بار بار مجھ پر ظاہر کر دیا ہے۔ کہ حضرت عیسےٰ وفات پاگئے۔ اور اپنے کھلے کھلے نشانوں سے میری سچائی ظاہر فرمائی ہے۔ ابھی اور بہت سے دلائل ہیں۔ مگر اسیقدر کافی ہے۔ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی موت قرآن شریف اور حدیث اور اجماع صحابہ سے ثابت ہے اور سورۃ نور سے ثابت ہے کہ اس اُمت کے کل خلفاء اسی اُمت میں سے آئینگے اور صحیح بخاری سے ثابت ہے۔ کہ آنیوالا عیسےٰ اسی اُمت میں سے ہوگا۔ جیسا کہ لکھا ہے کہ اما مکم منکم بلکہ صحیح بخاری میں پہلے مسیح کا اور حلیہ لکھا ہے اور آنیوالے عیسےٰ کا اور حلیہ لکھا ہے۔ ماسوائے اس کے میرا آنا بے وقت نہیں۔ صدی کے سر پر آنا تھا بیس برس اسی میں گذر گئے کسوف خسوف بھی رمضان میں ہوگیا۔ طاعون بھی پیدا ہوگئی۔ ۔ ۔ ۔ ایک نئی سواری یعنی ریل بھی پیدا ہوگئی اور خدا تعالیٰ نے دس ہزار سے زیادہ نشان میرے ہاتھ پر ظاہر فرمائے ہیں اور ہر ایک عقلمند سمجھ سکتا ہے۔ کہ اسلام کی زندگی حضرت عیسےٰ کی موت میں ہے۔ اگر آج یہ امر عیسائیوں پر ثابت ہو کہ حضرت عیسیٰ فوت ہوگئے۔ تو وہ سب کے سب عیسائی مذہب کو ترک کر دیں۔ والسلام علی من اتبع الہدیٰ

مرزا غلام احمد عفی اللہ عنہ۔ ۲۹۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء

نقل رکھی گئی

(محمد صادق عفی اللہ عنہ۔ ایڈیٹر بدر)

غیر معمولی پرچے۔ جسدن سے حضرت دہلی کو روانہ ہوئے ہوا اس دن سے مجھے یہ خیال آرہا ہے کہ ایسے موقعہ پر احباب کو واقعات سفر اور حضرت کی تقریریں اگر روزانہ نہیں تو تیسرے چوتھے ضرور ملجانی چاہئیں چنانچہ اسی وقت میں نے یہ تجویز کردی کہ سفر کے حالات جیسے جیسے دہلی سے لکھکر روانہ کرتا جاؤں۔ ساتھ ساتھ چھپ کر فوراً احباب کی خدمت میں بھیجے جاویں اگر آمد بدر کی حالت اس امر کی اجازت دیتی یا پروپرائیٹر اس بوجھ کو اٹھا سکتا۔ تو ایسے وقت کے واسطے چھاپنے کی کلیں اور پتھر اور ملازم زائد رکھکر روزانہ یا دوسرے دن احباب کی خدمت میں اخبار پہنچایا جاتا۔ لیکن افسوس ہے کہ تا حال اخبار بدر کی حالت ایسی نہیں۔ کہ یہ خواہش پوری ہوسکے۔ بلکہ فنڈ کے موجود نہ ہونے کے سبب جسقدر مجھے انتظام میں مشکل پڑتی ہے اسکو میں ہی جانتا ہوں یا وہ لوگ جو اس امر کی تفصیل سے واقف ہیں۔ اگر دوست کوشش کریں اور خریدار کثرت کے ساتھ پیدا کریں تو ایسی تھوڑی قیمت کے اخبار کی تعداد

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

دنیا مین ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملون سے اُس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔

ان اللہ قد صحٰ حٰ لکم وقت مسیحہ وما ترک من ادلۃ

بدر

غیر معمولی پرچہ

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ وانتم اذلۃ

چو دیم با تو گرآئی بچادر قادیان بینی

دوا بینی۔ شفا بینی بغرض دار الامان بینی

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸۸

سلسلۃ الجدید جلد نمبر ۲۵ | مورخہ ۱۳۔ نومبر ۱۹۰۵ء ۶۔ یوم دوشنبہ۔ ۱۵۔ رمضان المبارک ۱۳۲۳ھ | سلسلۃ القدیم جلد نمبر ۴۲

ای جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | آن مسیحِ دور آخر مہدیِ آخر زمان

مکرمی ومخدومی جناب خان صاحب ذوالفقار علی خان صاحب نے ایک نظم حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کی وفات پر ملال پر بطور مرثیہ ارسال فرمائی ہے۔ چونکہ یہ نظم ہر شخص کے پڑھنے کے قابل ہے۔ اور اس سے یہ سبق ملتا ہے۔ کہ ہر فرد بشر کو ایک نہ ایک دن موت کا ذائقہ چکھنا ہے۔ اس واسطے اس نظم کو درج اخبار کیا جاتا ہے۔ محرر بدر۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علےٰ رسولہ الکریم

مرثیہ وفات حضرت مخدوم الملت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی مرحوم مغفور

✻

اے کریمِ خوش مقال۔ اے صافیِ روشن خیال
تیری فرقت نے کیا ہم کو بہت آشفتہ حال
تیری تقریرین معانی خیز و دلکش دل پسند
وہ تری معجز بیانی بے نظیر و بے مثال
تیرے اخلاقِ کریمانہ مین تھا صدق وصفا
تیری طرزِ زندگی تھی راستبازون کی مثال
تیری خلوت اور جلوت مین تھا اخلاص ووفا
معرفت کے رنگ مین رنگین تیرا حال وقال
اے گلِ خندانِ باغِ معرفت تو ہے کہان
اب تجھے لائین کہان سے ڈھونڈ کر اے خوش خصال
تری خوش الحانیان کانون مین پھرتی ہین مگر
تیرا چہرہ اب نظر آتا نہین اے خوش جمال
تیرے چھٹنے سے ہین صدمہ پر لیکن اے اخی
عالمِ فانی سے کرنا ہے سبھی کو انتقال
موت اپنے وقت پر لازم ہے ہر شے کے لئے
ٹل نہین سکتا کبھی حکم خدائے ذوالجلال
ضعف انسانی سے ہمکو ہے یہ سارا رنج وغم
ورنہ مومن کے لئے یہ وقت ہے وقتِ وصال
خوش نصیبون کو ملا کرتی ہے ایسی زندگی
یہ حیاتِ طیبہ ہے اس کا کیا رنج وملال
خوش نصیب اسکے جسے ہو جلد یہ فرقت نصیب
وہ مبارک جس کے حق مین نکلے ایسی نیک فال
یہ حیاتِ دنیوی مومن کو ہے اک ابتلاء
یہ ہے وہ دار المحن رنج والم جس کا مآل
اے خدا اے مرجع خورد وبزرگ وجزو وکل
تو ہمین بھی ان مصائب ان بلاؤن سے نکال
اے خدا ہم کو بھی ہو یہ نعمت قربت عطاء
تا نہ ہو تیری بھری محفل مین شرم وانفعال
خوش نصیبون مین کسی سے کم نہ تھا عبدالکریم
اس کی مرگ وزندگی دونون بجائے خود مثال
یہ رہا جب تک جہان پر دل مین اس کا گھر رہا
کس خوشی سے اس نے کاٹے اپنے سینتالیس سال
جب زمانہ مین ہوا دورِ بہارِ دلکشا
مہدیِ آخر زمان کا جب نظر آیا جمال
لگ گئی اک آگ سی ہر سمت ہندوستان مین
دشمنِ حق ہو گئے اکثر شیوخ باکمال
عالمون کی فوج برسانے لگی تیر وتفنگ
کوئی کافر مفتری کہتا کوئی دجال ضال
تھا بظاہر بیکس وبے یار مامورِ خدا
نصرتِ حق کے لئے تھا ہند مین قحط الرجال
یون تو کہنے کے لئے لاکھون مسلمان تھے یہان
شیفتۂ اسلام کے ان مین تھے لیکن خال خال
چھا گئی تھی مطلعِ اسلام پر کالی گھٹا
چھپ گیا تھا آفتابِ صدق کا حسن وجمال

یہ کریم النفس رکھتا تھا۔ مگر قلب سلیم
سر مین نخوت تھی نہ دل مین اس کے حب جاہ و مال
دل مین پہلے ہی سے تھی عشق الٰہی کی چسک
مل گیا نسخہ مسیح وقت سے جب حسب حال
بڑھ گیا جوش محبت صدق و اخلاص و وفا
بھر گیا رگ رگ مین اس کی بادۂ ذوق وصال
ابتدا ہی سے محبت تھی کلام اللہ کی
ہوگیا اس سوز پنہان مین یکایک اشتعال
تشنہ روحی کھینچ لائی سوئے بحر معرفت
پہلوئے احمدؑ مین آبیٹھا یہ مرد خوش خصال
سخت مشکل کام ہے اپنے وطن کو چھوڑنا
فرقت خویش و اقارب فرقت اہل و عیال
سخت تر اس سے بھی ہے نبیون کی صحبت مین قیام
یہ رفاقت چاہتی ہے استقامت کا کمال
اے ہمایون بخت انسان اے اخی عبدالکریم
یہ اقامت قوم کے حق مین تھی اک عمدہ مثال
شدت امراض مین بھی تو رہا ثابت قدم
تو نے آخر تک نہ چھوڑی باوفا لوگون کی چال
تربت تو عنبرین بادا اے انیس و جان نثار
بر تو بر اہل و عیالت باد فضل کردگار

بند دوم

اے دل غمناک بس اے دیدۂ خون بار تھم
نامناسب ہے یہ ماتم نامناسب ہے یہ غم
ہے دعائے مغفرت اس درد فرقت کا علاج
دیدۂ خون بار شوق وصل خالق مین ہو نم
رنج دل مین ہو تو ہو اس اپنے رہ جانے کا رنج
کچھ الم ہو بھی تو ہو اس قید ہستی کا الم
دل دکھاتی ہے ہمیشہ فطرتاً مرگ اخی
صابر و شاکر قضا پر اس زمانہ مین ہین کم
لیکن اے بیتاب دل اچھا نہین یہ اضطراب
واجب التعمیل ہے تیرے لئے حکم حَکَم
جانے والی چیز کا دنیا مین غم کرنا فضول
جو گیا اس کو نہین پھر لوٹ کر لینا جنم
جیسے اگلے چل بسے ہم کو بھی چلنا ہے ضرور
رہنے والی ہے ہمیشہ ذات رب ذوالکرم
مرنے والے پر خدا کی رحمتین ہون تا ابد
رہنے والون کو مناسب ہے بنین نقش قدم
نقش برآب اس حیات چند روزہ کا ہے نام
اس مین سستی زہر ہے اسمین تغافل ہے ستم
چاہیئے کچھ نا در راہ آخرت اے ہوشمند
اس سفر مین کام آئین گے نہ دینار و درم
مرنے والے کی طرح ہان چاہیئے حسن عمل
تا رہے ہم پر ہمیشہ سایۂ فضل و کرم
تا ہماری مشکلین آسان ہون منزل سہل ہو
تا نہ سد راہ ہون دنیا کے یہ ناز و نعم
کچھ بہت دوری نہین ہان فضل مولیٰ چاہیئے
عنقریب اے صافی مرحوم ملجائین گے ہم
غم غلط کرنے کو یارب نے کوئی نعم البدل
تا بچھڑنے والے کی فرقت کا کچھ صدمہ ہو کم
ہم کو تقویٰ ہم کو نور معرفت درکار ہے
ہم نہین ہین تجھ سے یارب طالب جاہ و حشم
اتباع سنت احمدؑ کی تو توفیق بخش
اپنی راہ راست پر تو ہم کو رکھ ثابت قدم
دوستو تیار رہنا لگ رہا ہے چل چلاؤ
کوئی آگے کوئی پیچھے جا رہا ہے دمبدم
ساتھ جائین گی نہ خویش و اقربا کی بلسین
جیتے دم تک کے ہین یہ فرزند و زن یہ خیل و حشم
ہست گوہر باغ دنیارا بہار چند روز
دل مدہ ہرگز بہ عیاریکہ یارہ چند روز

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

سفر دہلی

۶

تازہ اخبار از لدھیانہ مورخہ ۶ نومبر ۱۹۰۵ء۔ آج صبح بموجب اشتہار کے جو پہلے شایع ہو چکا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وعظ ایک شہ جلسہ مین ہوا۔ ۱/۲ ۹ بجے سے لے کر ۱/۲ ۱۱ بجے تک قریب ۳ گھنٹہ تک اسلام کی خوبیون اور سلسلہ حقہ کی صداقت پر ایک مفصل تقریر کی ہے۔ کئی ہزار آدمی جمع تھا۔ بعد تقریر کے مصری شاہ صاحب نے اپنا ایک مکاشفہ حلفاً نہایت جوش کے ساتھ بیان کیا۔ جو بعد مین درج کیا جائے گا۔ ذیل مین تقریر کا اشتہار اور ہر دو اشتہار جو شیخ یعقوب علی صاحب کی طرف سے مخالفین کے رد مین شایع کئے گئے تھے۔ درج کئے جاتے ہین۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۰ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

آؤ لوگو کہ یہین نور خدا پاؤ گے
لو تمہین طور تسلی کا بتایا ہم نے

عالیجناب مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعودؑ کی تقریر

آج صبح ۶ نومبر ۱۹۰۵ء کو آٹھ بجے کے قریب متصل مکان آریہ سکول محاذ کمیٹی باغ عالی جناب حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعودؑ جو اتفاق حسنہ سے دو دن کے لئے لودیانہ آئے ہین۔ ایک تقریر کرین گے۔ جس مین اسلام کی سچائی اور اس کی موجودہ حالت اور اصلاح کے وسائل کا ذکر ہوگا۔ اور اس مین ظاہر کرین گے۔ کہ حقیقی نجات کس طرح حاصل ہو سکتی ہے۔ نیز اُن غلطیون کو دُور کرین گے۔ جو مسلمانون مین اسلامی توحید کے متعلق پھیل گئی ہین۔ یہ تقریر محض بطور تبلیغ ہوگی۔ جو ہماری درخواست پر آپ نے کرنی منظور فرمائی ہے اس مجمع مین کسی شخص کو بولنے اور کچھ کہنے کی ہرگز اجازہ نہین ہے۔ بلکہ ایسے شخص کو اس مجمع مین آنا قطعاً حرام ہے ہان اگر کوئی شخص محض نیک نیتی سے سُننے کے لئے آنا چاہے۔ اُسے اجازت ہے۔ یہ یاد رہے۔ کہ اس تقریر مین حضرت اقدس کے تمام دعاوی کے دلائل خوب کھول کر بیان کئے جائین گے۔

المشتہر

جماعت احمدیہ لودیانہ

ضروری نوٹ۔ کسی شخص کو کسی قسم کے مباحثہ کی اجازت نہین ہے۔ اور دوران تقریر یا بعد مین بولنے کا کوئی حق نہین ہوگا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۰ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

سعد اللہ نومسلم کی مہمانی اور ماموزمن اللہ کے آنا کانی

کسی شخص سعد اللہ نامی نے ۶۔ رمضان المبارک کا چھپا ہوا ایک معرقہ اعلیٰ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وارد لودیانہ پر بطور مہمانی شائع کیا ہے۔ اس اشتہار کو پڑھ کر دانش مند اور متین پبلک بخوبی سمجھ لے گی۔ کہ جس نے اپنے آبائی مذہب کو اخلاق فاضلہ اور روحانیت کے اصول کے لحاظ خیرباد کہا تھا۔ وہ ان امور کے کس درجہ تک پہنچا ہے اور اس پیرانہ سالی مین بھی اس کے مُونہہ سے وہ باتین نکل رہی ہین۔ جو اسلام کے خطرناک دشمن کے مُونہہ سے بھی نہین نکل سکین۔

سعد اللہ صاحب نے جو کچھ بطور مہمانی پیش کیا ہے۔ وہ تو عطائے تو بلقائے تو شکرگزاری سے انہین واپس کرتے ہین ہان اپنی طرف سے اس پر کچھ مستزاد کر دیتے ہین۔ اور گالیون اور بیہودہ گوئی کو چھوڑ کر تہذیب اور متانت کے ساتھ ان کے اس اشتہار پر نظر کرتے ہین۔

اولاً۔ میان سعد اللہ صاحب نے بقول مثل مشہورہ پرائے بوتے پر شکرہ پالنا۔ میان ثناء اللہ صاحب امرتسری کے الہامات مرزا کو پیش کیا ہے۔ کاش سعد اللہ صاحب کو معلوم ہوتا کہ خود مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری جب قادیان گئے

آریون کا مہمان ہوا تھا۔ تو اُسے علیٰ منہاج نبوت پیشگوئیوں کے پرکھنے کی دعوۃ کی گئی۔ مگر وہ اس طرف نہیں آیا۔ اگر مولوی ثناء اللہ صاحب کی بجائے سعد اللہ صاحب کو یہ حوصلہ ہے۔ تو بہتر ہے۔ وہی اس معیار پر اپنے اعتراضوں کو پرکھوا لیں ثانیاً۔ میاں سعد اللہ صاحب نے لکھا ہے۔ کہ مرزا صاحب نے انبیاء علیہم السلام کی نسبت مریدوں کو پڑھا دیا ہے۔ کہ وہ بھی ایسی غلط پیشگوئیاں کیا کرتے تھے۔ یہ ایک خطرناک اتہام ہے جو حضرت حجۃ اللہ اور آپ کی جماعت کی نسبت لگایا گیا ہے اس کے جواب میں اول تو ہم لعنت اللہ علی الکاذبین کہتے ہیں۔ اور ازاں بعد نومسلم صاحب کو دعوت دیتے ہیں۔ کہ اگر وہ یہ فقرہ حضرت حجۃ اللہ کی تعلیم میں بہ این الفاظ دکھا دیں تو کم از کم سمجھا جائے گا۔ کہ انہوں نے جھوٹ کی نجاست پر دانہ نہیں مارا۔ اور اگر وہ نہ دکھا سکیں۔ اور ہرگز نہیں دکھا سکیں گے تو پھر اس سے بڑھ کر اور شرمناک اخلاقی حالت ایک شخص کی کیا ہو سکتی ہے۔ کہ وہ چھاپ کر اس شخص کی نسبت جو تین لاکھ کی معزز جماعت کا پیشوا ہے۔ ایک افترا کرتا ہے ثالثاً بشیر۔ آتھم۔ محمد سلطان۔ لیکھرام۔ و تہم کسی پیشگوئی پر علیٰ منہاج نبوت سعد اللہ میرے ساتھ تحریری مناظرہ کرے۔ جو اسی مجلس میں بیٹھ کر لکھا جاویگا۔ پھر اس کو معلوم ہو جاویگا۔ کہ اس نے کہاں تک راستی سے گریز کیا ہے اسی اشتہار میں میاں سعد اللہ نومسلم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور جملہ اکابر صحابہ پر ایک خطرناک حملہ کیا ہے۔ جس سے یہ پایا جاتا ہے۔ کہ آپکے دل میں مشن کی تازہ روٹیوں نے خاص اثر پیدا کیا ہے۔ چنانچہ مسیح ابن مریم کی وفات کے متعلق آپ لکھتے ہیں کہ آپ کے چیلے چاٹے علم سے بالکل بے بہرہ جو نہ سمجھ سکیں۔ نہ دیکھ سکیں۔ آپ نے اُن کو ایک سبق زبانی پڑھا دیا ہے۔ جن کا اصل استاد علی گڑھی پیر نیچری ہے۔ آپ نے بھی یہ سبق اسی بڈھے کی تفسیر سے پڑھا ہے۔ کہ حضرت عیسےٰ مر گئے۔ سعد اللہ ایمان سے بتا کیا یہ سبق علی گڑھی نے دیا ہے یا قرآن شریف اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی سبق پڑھایا تھا۔ کیا اگر حضرت عیسےٰ کی وفات کا مسئلہ سر سید نے ہی لکھا تھا۔ تو کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی سر سید سے سیکھا تھا جنھوں نے لیلۃ المعراج میں حضرت مسیح کو مُردوں میں دیکھا۔ کیا خدا تعالیٰ نے بھی سر سید سے ہی سیکھا تھا۔ جبکہ انی متوفیک اور فلما توفیتنی کہا۔ کیا صحابہ کا اجماع جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر ما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل۔ پڑھ کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ذریعہ ہُوا۔ وہ بھی سید کے شاگرد تھے۔ اے شوخ اور ناسمجھ انسان تیرے اس حملہ کا اثر کس پر ہوتا ہے شیم! شیم!! شیم!!! بہرحال خلاصۃً اگر آپ اس مسئلہ کو سر سید ہی کا اختراعی مسئلہ کہتے ہیں اور سمجھتے ہیں۔ تو پھر تجھ پر اس وقت تک کھانا پینا حرام ہے۔ جب تک تو یہ ثابت نہ کرے آ میدان میں نکل۔ اور سب سے پہلے اسی مسئلہ میں گفتگو کر لے۔ تاکہ پبلک پر تیری قابلیت اور علم دانی کا راز کھل جاوے۔ تو مرزا صاحب کے مریدوں کو بے بہرہ اور اندھا کہتا ہے۔ حالانکہ حضرت حجۃ اللہ کے خدام میں ایسے علامۂ دہر موجود ہیں۔ جن کا نظیر آج مادر گیتی پیدا نہیں کر سکتی۔ پھر تیرے لئے مشکل ہی کیا ہے؟ میں بھی ایک ادنیٰ خادم ہوں۔ میں بفضلہ تعالیٰ تیرے ان دعاوی کی حقیقت کھولنے کو آمادہ ہوں۔ سب سے پہلے اسی مسئلہ وفات مسیح پر گفتگو کر تا حق کھل جائے۔ پھر سلسلہ بسلسلہ طبعی طور پر تمام مسائل میں گفتگو ہو سکتی ہے۔ میں چونکہ مہمان ہوں۔ اور تو نے ہی مہمانی پیش کی ہے۔ اس لئے تیرا فرض ہوگا۔ کہ ہر قسم کے انتظام کا تو ہی ذمہ وار ہے گفتگو تحریری ہوگی۔ جو اسی مجلس میں لکھنی ہوگی۔

میں اس سے زیادہ اور کچھ نہیں کہنا چاہتا۔ تیری گالیوں اور دوسرے امور کو حوالہ بخدا کرتا ہوں۔ اور یقین کرتا ہوں۔ کہ وہ خدا جس کے مامور کی تو نے اس قدر ہتک اور توہین کی ہے۔ خود اس کا محاسبہ کریگا۔ وما علینا الا البلاغ

سعادت مند ہو کر بھی اگر کچھ نقد پایا ہے
خدا سے ڈر کے رہ آخر اسی کے پاس جانا ہے
ذرا آنکھوں سے غفلت کا اُٹھا پردہ تو اے سعدی
ضرورت کو سمجھ اور دیکھ یہ کیسا زمانہ ہے
زمانہ کے مفاسد دیکھ کر رونا نہیں آتا؟
تیرا مطلب امام وقت کے دل کو دُکھانا ہے
تیری یہ خود روی برعکس منہاج نبوت ہے
سراسر حمق اور یہ تری حرکت ابلہانہ ہے
شرافت بدلگامی سے نہیں ہے اسپ تازی کو
چلے سیدھا نہ اوگس ہے نہ اس کو تازیانہ ہے
امام وقت کے حق میں یزیدیت ہے بدگوئی
حقیقت میں حسین ابن علی کا خون بہانا ہے
یہ کیا شور و فغاں ہے جیتا پھرتا ہے کیوں اُلو
مبارک ہے وہ گھر جس میں ہما کا آشیانہ ہے
اگر مہمان نوازی کی نہ تھی مقدور کچھ تجھ میں
شریعت میں کہاں جائز مسافر کو ستانا ہے
تجھے سنت طریقہ سے ضرورت تھی
مسافر بے وطن ہم میں ترا گھر لو دہانہ ہے
لگا کر گالیاں لائے ہماری میزبانی میں
یہ گھر ہے گالیوں کا یا ترا مہمان خانہ ہے
رسول اللہ نے کی مہمانی ایک یہودی کی
جو دیکھا صبح آ کر بورئے پہ پاخانہ ہے
ذرا تیور نہ بدلے اور نہ میل آئی طبیعت میں
یہ سمجھے خدمت مہمان کا خاصہ بہانہ ہے
مسلمانوں کا دعویٰ اور عقیدہ آپ کا کیا ہے
محمد کو دبانا اور مسیحا کو جھلانا ہے
حیا کی آنکھ اندھی ہو گئی دیکھو مسلمانو
یہ کیوں ان شوخ چشموں کا شعار آنکھیں لڑانا ہے
نکل آؤ میدان میں اگر کچھ زور بازو ہے
سنبھل کر دیکھنا آخر کو تم نے ہار جانا ہے
تو قائل کر و تحقیق مردے کو کرو زندہ
نہیں تو مفت میں بیہودہ سر کھپانا ہے
مسیحا پر دل و جان اپنا قربان کیوں نہ ثاقب
یہ ان کا سلسلہ سچا آلٰہی کارخانہ ہے

نوٹ۔ جواب آج شام تک چھپا ہُوا دو۔

الراقم۔ شیخ یعقوب علی تراب احمدی ایڈیٹر الحکم قادیان نزیل لودیانہ
۲ نومبر ۱۹۰۵ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

پدر نتواند پسر تمام کند

مولوی عبد اللہ لودیانوی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اول الکافرین تھے۔ اور اسی کفر مسیح موعود میں انھوں نے سہارنپور کے راستہ میں وفات پائی۔ اور اسی طرح پر ان کے دوسرے عم مکرم بھی اس سلسلہ کی اشد مخالفت کے باوجود اس کی ترقی کو نہ روک سکے۔ ان کے مرنے کے بعد آپ کے خلف الرشید نے سعدی کے مندرجہ عنوان ارشاد پر خوب عمل کیا ہے۔ اور پھر حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تکفیر سے مکہ اور مدینہ کی سیر کرنی چاہی ہے۔ تعجب ہے۔ کہ باوجودیکہ مولوی عبد اللہ اینڈ برادرس کے متعلق گورنمنٹ کی طرف سے جس جس قسم کے سرٹیفکیٹ ملے ہوئے تھے۔ وہ ان کے خلف الرشید کو یاد ہوں گے۔ مگر پھر بھی وہ مسیح موعود کے کفر کے لئے مکہ اور مدینہ اور سلطان المعظم سے ورے ٹھہرنا نہیں چاہتا علماء سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے ضروری نہیں۔ کہ ایسے اشتہاروں پر توجہ کریں۔ کیونکہ جبکہ ان میں سے مثلاً فاضل امروہی کی ہی بیسیوں کتابیں اور رسالہ اب تک لاجواب پڑے ہوئے ہیں۔ اور جب تک یہ لوگ ان کا جواب نہ دے لیں۔ جو قیامت تک نہ ہو سکے گا۔ کچھ ضروری نہیں۔ وہ ایسے لوگوں کو خطاب کریں۔ ان کے لئے تو ہم اور ہمارے چاکران سلسلہ بفضلہ کافی ہیں اس لئے اگر مولوی ابو محمود محمد رمضان صاحب ان کو اپنے خالا کی برکت

کی سنت پوری کرنے کے لئے حوصلہ باقی ہے۔ تو بطور تحقیق حق نہ تحریک مذہبی قمار بازی اس معاملہ میں میرے سے گفتگو کرے۔ لیکن انتظام اور اجازت سرکار کے متعلق مولوی صاحب کا یہ فقرہ دیکھ کر مجھے حیرت ہوئی۔ کہ وہ حضرت حجۃ اللہ کو مکان اور اجازت سرکار سے لینے کا ذمہ دار ٹھہراتے ہیں۔ حالانکہ یہ کام تو انہیں بہ حیثیت رئیس شہر ہونے کے خود کرنا چاہئیے تھا۔ اور اس لئے بھی کہ خود ہی مباحثہ کی استدعا کرتے ہیں۔ میں اس سر کے سمجھنے سے قاصر ہوں۔ کیا وہ سرکار سے بدظن ہیں۔ یا سرکار ان سے بدظن ہے

مولوی صاحب آپ کے والد صاحب اور چچا صاحبان تو حضرت حجۃ اللہ کی تکفیر کر کے ہی اس سلسلہ کی ترقی کو روکنے میں ناکام اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔ اب آپ کیا کر لیں گے۔ تاہم اگر حوصلہ ہے۔ تو سرکار سے اجازت لے کر اور انتظام کر کے مطبوعہ اطلاع دو۔ اور پھر سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعلق جس مسئلہ میں آپ چاہیں۔ گفتگو تحریری کر لیں۔ لیکن سلسلہ طبعی کو مقدم رکھا جاوے گا۔ اور سب سے پہلے مسئلہ وفات مسیح پیش ہوگا۔ والسلام علی من اتبع الہدیٰ ما اسکبری وما ابی

نوٹ۔ خوب یاد رکھئے۔ کہ حضرت حجۃ اللہ چونکہ انجام آتھم میں مباحثات بند کر چکے ہیں۔ اور علاوہ بریں آپ کی ساٹھ سے زیادہ کتابیں لاجواب پڑی ہوئی ہیں۔ اور وہ ہر طرح سے اتمام حجت کر چکے ہیں۔ اس لئے یہ محض خام خیالی ہے۔ جو حضرت حجۃ اللہ کو مباحثہ کے لئے خطاب کیا جاوے۔ کیونکہ وہ ہر طرح سے اپنی سچائی کو روز روشن کی طرح ثابت کر کے آخری خدائی حجت پوری کر چکے ہیں۔

نوٹ۔ جواب مطبوعہ آج شام تک ملنا چاہئیے۔ کیونکہ کل صبح میں یہاں سے جانا چاہتا ہوں۔ اگر مندرجہ بالا طریق پر خود گفتگو منظور کرو۔ تو میں ٹھہر جاؤں گا۔ اور شرائط طے ہو جائیں گے۔

لدھیانہ کے مسلمان اور انصاف پسند پبلک کو معلوم رہے۔ کہ جماعت احمدیہ لدھیانہ نے ۲۹۔ مارچ ۱۸۹۷ء کو ایک اشتہار مولوی محمد رمضان کے عم مکرم مولوی عبدالعزیز کو مخاطب کر کے دیا تھا۔ کہ وہ حیات مسیح میں ایک عربی رسالہ لکھیں۔ جس کو انجمن احمدیہ اپنے خرچ سے چھپوا دیگی مگر مولوی عبدالعزیز مر گئے۔ اور یہ حسرت ساتھ لے گئے آپ کی سعادت اور غیرت کا تقاضا یہ ہونا چاہئیے۔ کہ مولوی عبدالعزیز کی روح کو اس قرضہ سے سبکدوش کریں۔

المشتہر

خاکسار شیخ یعقوب علی تراب احمدی ایڈیٹر الحکم قادیان نزیل لودہیانہ

۶۔ نومبر ۱۹۰۵ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

خدا کی تازہ وحی

۹۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء۔ صبح۔ رؤیا۔ خواب میں گتا دکھائی دیا۔ فرمایا۔ اس سے مراد کوئی مفسدہ ہنگامہ ہوتا ہے الہام۔ جو اس کے ساتھ ہوا۔ یہ ہے۔ اِنّی مع الرسول اقوم

اس کے بعد ۹ بجے امرت سر کے مخالف مولوی وغیرہ لوگوں نے وہ ہنگامہ کیا۔ جس کا ذکر نیچے اسی اخبار میں درج کیا جاتا ہے۔

تازہ اخبار

۱۰۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء۔ حضرت اقدس بمعہ اہل بیت و خدام بخیر و عافیت آج جمعہ کے دن قریب بارہ بجے دن کے داخل قادیان ہوئے۔ اور نماز جمعہ با جماعت ادا کی۔ حضرت اقدس ۸۔ نومبر ۱۹۰۵ء کی صبح لودہیانہ سے روانہ ہوئے تھے اور قریباً ڈیڑھ دن امرت سر میں قیام فرمایا۔ لودہیانہ میں ۷۔ نومبر ۱۹۰۵ء کی صبح کو تقریر ہوئی تھی۔ جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ ۹۔ تاریخ کی صبح کو امرتسر میں ایک تقریر کیواسطے تجویز ہوئی تھی۔ جس کے لئے رائے کنھیا لال صاحب وکیل کا لکچر ہال لیا گیا تھا۔ لکچر ہال سب آدمیوں سے بھر گیا تھا۔ ۸ بجے کے بعد حضرت نے تقریر شروع کی پہلے یہ بیان فرمایا کہ قریباً چودہ سال پہلے جب کہ میں یہاں آیا تھا۔ تو اس وقت چند آدمی میرے ساتھ تھے۔ مولوی لوگوں نے مجھے کفر کا فتویٰ دیا۔ اور عبدالحق غزنوی نے میرے ساتھ مباہلہ کیا یعنی میرے نے اور اس نے قسم کھائی۔ جس میں میں نے کہا کہ اگر میں اپنے دعویٰ میں جھوٹا اور مفتری ہوں۔ تو خدا مجھے ذلیل اور ہلاک کرے۔ اس مباہلہ کے بعد خدا تعالےٰ نے میری بڑی نصرت کی۔ تین لاکھ سے زیادہ آج میرے مرید ہیں۔ اور کثرت سے مخلصین میرے گرد ہیں۔ اور باوجود مخالفین کی سخت کوششوں اور منصوبوں کے خدا تعالیٰ نے مجھے مقدمات سے بچایا۔ اور بہت سا مال مجھے بھیجا۔ غرض قریب پونے گھنٹہ کے حضرت نے تقریر کی۔ جو اخبار میں چھاپی جائیگی۔ اور اس کے بعد آپ نے اسلام کی خوبیوں کا ذکر شروع کرنا چاہا۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ مخالفین نے جو پہلے سے منصوبہ کر کے آئے تھے۔ کہ درمیان میں شور ڈالیں تاکہ کوئی سننے نہ پائے۔ اور جس میں غزنوی گروہ اور مولوی ثناء اللہ کی پارٹی کے آدمی شامل تھے۔ ایک بڑا ہنگامہ اور شور مچایا اور بعض نے تالیاں بجائیں اور سیٹیاں ماریں اور بعض نے گالیاں فحش دینی شروع کر دیں۔ امرتسر کے رؤسا نے کھڑے ہو کر بار بار انکو سمجھایا اور پولیس نے بہت بٹھانا اور خاموش کرانا چاہا۔ مگر کسی نے ایک نہ مانی۔ اور اسقدر شور برپا کیا کہ لیکچر کو بند کرنا پڑا۔ اور لوگوں کو منتشر کرنا چاہا۔ مگر نہ ہوئے۔ اور جب حضرت گاڑی پر سوار ہو گئے۔ تو پتھر اور اینٹیں بارش کی مانند برسانی شروع کیں یہ خدا کی حفاظت تھی کہ ہم سب بچ گئے ورنہ ہم پر پتھر اس طرح پڑ رہے تھے۔ جس طرح طائف والوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پتھر پھینکے تھے۔ زیادہ مفصل حالات اگلے اخبار میں درج کئے جائیں گے۔ حضرت نے اسی جگہ فرمایا۔ ضرور تھا۔ کہ یہ سنت بھی پوری ہوتی۔ کیونکہ تمام نبیوں کے ساتھ یہ حالت ہوتی رہی ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وعظ کے وقت بھی یہ منصوبہ بازی کی گئی تھی۔ کہ جب قرآن شریف پڑھا جاوے۔ تو درمیان میں شور ڈال دو۔ تاکہ کوئی شخص قرآن شریف نہ سن سکے

احباب امرت سر نے باوجود ایک غریب جماعت ہونے کے ایک بڑا بوجھ مجمع کثیر کی مہمان نوازی کا اپنی گردن پر اٹھایا۔ حضرت کے لیکچر کی خبر سن کر اطراف سے بہت دوست امرت سر آ کر جمع ہو گئے تھے۔ امرت سر کے احمدیوں نے نہایت ہمت حوصلہ اور فراخ دلی کے ساتھ سب کی خدمت کی۔ اور ہر طرح سے سب کو آرام پہنچایا۔ ہر دو وقت کھانے پینے کا انتظام۔ صبح شام چائے کا انتظام۔ مکان کا انتظام سب خاطر خواہ تھے ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ ان کو جزائے خیر دے اور ان کے اموال اور تعداد میں برکت دے۔ اس کے متعلق کچھ اور زیادہ حالات میں پھر بھی لکھوں گا۔ انشاء اللہ تعالےٰ اس وقت میں نے مناسب سمجھا ہے۔ کہ چھپتے ہوئے اخبار میں چند باتیں مختصر طور پر درج کر دوں۔ کیونکہ آج ہی قادیان میں پہنچا ہوا ہے۔

ناظرین بدر کی خدمت میں با دب التماس ہے۔ کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایام سفر دہلی میں جہانتک مجھ سے ہو سکا ہے میں نے آپ صاحبان کو تازہ اخبار کے پہنچانے اور ایسے وقت میں جبکہ ہر شخص حضرت کے سفر کے حالات سے جلد جلد آگاہی حاصل کرنے کا خواہشمند رہتا ہے ہر طرح سے آپ کی خدمتیں بجا لانے میں کوشش کی ہے بجائی ہفتہ وار اخبار کے ہفتہ میں دو دو دفعہ اور تین دفعہ اخبار نکالتا رہا ہے اور اگرچہ کافی فنڈ موجود نہ ہونے کے باعث لکھوں کی خریداری میں کچھ دقت ہوتی رہی ہے تاہم اکثر احباب نے شکریہ کیساتھ مجھے اطلاع دی ہے کہ اس موقع پر اخبار بدر نے ان کو بہت مدد دی۔ اگرچہ ابھی تعداد کافی ہو ورنہ وہ موجود ہے۔ تو یہ سب دقتیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے رفع ہو سکتی ہیں اس واسطے آپ صاحبان کی خدمت میں التماس ہے کہ اس اخبار کیواسطے خریدار پیدا کرنے کا وقت ہے۔

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر کے لئے چھاپا گیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

[illegible]

استقامت ۲۷ اکتوبر ۱۹۰۵ء۔ ایک شخص نے بیعت کی۔ فرمایا۔ خدا تعالیٰ ثابت قدم رکھے۔ ثابت قدمی خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے حاصل ہو سکتی ہے۔ جب تک استقامت نہ ہو بیعت بھی ناتمام ہے۔ انسان جب خدا کی طرف قدم اٹھاتا ہے تو رستہ میں بہت سی بلاؤں اور طوفانوں کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ جب تک ان میں سے انسان گذر نہ لے۔ منزل مقصود کو پہنچ نہیں سکتا۔ امن کی حالت میں استقامت کا پتہ نہیں لگ سکتا۔ کیونکہ امن اور آرام کے وقت تو ہر ایک شخص خوش رہتا ہے۔ اور دوست بننے کو طیار ہے۔ مستقیم وہ ہے۔ کہ سب بلاؤں کو برداشت کرے۔

طول امل مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم کی موت کو دیکھو۔ اور اس پر غور کرو۔ کہ بڑے عبرت کی جگہ ہے۔ کس طرح ناگہانی موت ان پر وارد ہوئی۔ ہر ایک شخص کو سمجھنا چاہیئے۔ کہ یہ دن کسی وقت آنیوالا ہے سب کو اس کے واسطے طیار رہنا چاہیئے۔ ان باتوں کا تصور اور مطالعہ انسان کو سچا مومن بنا دیتا ہے۔ جب انسان دنیا کی طرف جھکتا ہے۔ اور بہت امور کو اپنے گلے ڈال لیتا ہے۔ تو ایک طول امل پیدا ہو جاتا ہے۔ طول امل سے ہی سب خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔ جو شخص عمر کو لمبا سمجھتا ہے۔ اور بڑی بڑی امیدیں کرتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ یہ کرونگا۔ وہ کرونگا۔ اس کے واسطے دل کی پاکیزگی کا حصول مشکل ہے۔ مومن کو چاہیئے کہ رات کو سوئے اور صبح اٹھنے کی امید نہ کرے۔ اور صبح اٹھے۔ تو رات تک زندگی کی امید نہ رکھے۔ سب سے اعلیٰ اور آخری بات یہ ہے۔ کہ دل کی پاکیزگی حاصل ہو۔ جب خدا کسی پر فضل کرتا ہے۔ تو دل کی پاکیزگی اس کو عطا کرتا ہے۔ بغیر فضل الٰہی کے دل کی پاکیزگی حاصل نہیں ہو سکتی۔ اول بات یہ ہے۔ کہ طول امل جاتا رہے۔ تب انسان تسلی پکڑتا ہے۔ جب انسان دن بھر ناجائز وسائل اختیار کرتا ہے اور دنیا کمانے کے پیچھے پڑا رہتا ہے۔ تو دل ناپاک ہو جاتا ہے۔ مگر موت سے زیادہ اور کوئی واعظ نہیں۔ یہی بڑا واعظ ہے۔

جذب [illegible] دوست [illegible] حسین صاحب اور دیگر دوستوں [illegible] مخاطب ہو کے فرمایا۔ اگر ایک آدمی بھی متقی اور صالح کسی جگہ پیدا ہو جو اشاعت حق کے لئے پورا جوش رکھتا ہو۔ تو خدا تعالیٰ اس میں قوت جاذبہ پیدا کر دیتا ہے۔ اور وہ ایک جماعت بنا ہی لیتا ہے۔ کیونکہ مومن کبھی اکیلا نہیں رہ سکتا۔ یہ نہیں کہ صرف معجزات کے ذریعہ سے ہی لوگوں پر حجت پوری کی جاتی ہے۔ بلکہ مومن میں اللہ تعالیٰ نے ایک قوت جذب رکھی ہے۔ سعید لوگ اس کی طرف کھینچے جاتے ہیں اور غیر سعید لوگ بھی سلسلہ حقہ کی خدمت میں لگائے جاتے ہیں۔ ان کے سپرد یہ خدمت کی جاتی ہے۔ کہ سلسلہ حقہ کی مخالفت میں شور و غوغا مچا کر اس کی تشہیر کریں اور اس کی تبلیغ کو دور تک پہنچا دیں۔ مومن میں قوت جاذبہ ضرور ہوتی ہے۔ جب میں براہین لکھتا تھا۔ تو یہ الہام ہوا تھا۔ کہ ہر ایک دور کے راہ لوگ تیرے پاس آئیں گے۔ اس وقت ایک آدمی بھی میرے ساتھ نہ تھا۔ اور یہ کتاب وہ ہے جو ہر ایک فرقہ عیسائی۔ ہندو۔ برہمو۔ آریہ اور سب مخالفین کے پاس ہے۔ مولوی محمد حسین نے اس پر بڑا ریویو لکھا تھا۔ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ یہ پیشگوئیاں پیچھے بنائی ہیں۔ یا ایسے زمانے میں لکھی گئی تھی۔ کہ لوگ آیا جایا کرتے تھے۔ ایسے وقت میں یہ الہامات شائع ہوئے اور کئی ایک زبانوں میں عربی۔ فارسی۔ اردو۔ انگریزی عبرانی۔ سب زبانوں میں الہامات ہوئے۔ یہ اس لئے ہوا کہ ہر ایک زبان گواہ رہے۔ اور اس کتاب کی عظمت ہو۔ اور اس میں یہ بھی ایک راز معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک زبان کے لوگ گواہ ہوں گے۔ اور اس جماعت میں داخل ہوں گے۔

اگر دنیا میں یہ باتیں انسان اپنی طاقت سے بنا سکتا تو اس کی نظیر کہاں ہے۔ اگر یہ ہو سکتا اور انسان کر سکتا تو تمام انبیاء کی پیشگوئیاں اور خوارق ایک شبہ میں پڑ جاتیں۔ مگر بات یہ ہے۔ کہ ابتلاؤں کا [illegible] ضروری ہے [illegible] میں [illegible] کے وقت ابتلا آئے تھے اور اب بھی وہی سنت اللہ جاری ہے۔ مجدد صاحب [illegible] نے ایک مکتوب میں لکھا ہے کہ جب مسیح آئیگا۔ تو علماء [illegible] مقابلہ کریں گے اور اس کی تکذیب کریں گے

صبر فرمایا۔ بڑا جوہر ہے۔ جو شخص صبر کرنے والا ہوتا ہے اور غصہ سے بھر کر نہیں بولتا۔ اس کی تقریر اپنی نہیں ہوتی۔ بلکہ خدا اس سے تقریر کراتا ہے۔ جماعت کو چاہیئے کہ صبر سے کام لے اور مخالفین کی سختی پر سختی نہ کرے۔ اور گالیوں کے عوض میں گالی نہ دے۔ جو شخص [illegible] گندہ بکتا ہے۔ اس پر لازم نہیں کہ وہ ادب شائستگی [illegible] اس کے [illegible] آنحضرت کی [illegible] میں [illegible] جاتے ہیں۔ صبر جیسی کوئی شے نہیں۔ مگر صبر کرنا مشکل ہے [illegible] اللہ تعالیٰ اس کی تائید کرتا ہے۔ جو صبر سے کام لے۔ دوسروں کی [illegible] سخت ہے تاہم سب یکساں نہیں۔ کئی آدمی [illegible] ہوں گے جب وقت آئے گا۔ تو وہ خود سمجھ لیں گے [illegible] سخت ملک تھا۔ وہ بھی سیدھا ہو گیا [illegible] نہیں ہیں۔ [illegible] اس کو پسند نہیں کرتا کہ ہماری جماعت کے لوگ کسی پر حملہ کریں۔ یا اخلاق کے برخلاف کوئی کام کریں۔ خدا تعالیٰ بردباری کا حکم دیتا ہے [illegible] کرنا چاہیئے خدا تعالیٰ کے الہامات کی تفہیم بھی یہی ہے [illegible] بردباری کریں ہمارے پاس کوئی ایسا شربت نہیں [illegible] ال دین [illegible] تو بعض ملنے والے بھی ایسے ہیں [illegible] پورا یقین نہیں کرتے۔ بلکہ وہم اور [illegible] کرتے ہیں تاہم کمزوروں پر رحم کرنا چاہیئے۔ اور ہر ایک کو یہ خیال کرنا چاہیئے کہ میں جب نیا تھا۔ تو میرا حال بھی ایسا ہی کمزوری کا تھا۔ شیطان انسان کے ساتھ لگا ہوا ہے۔ رفتہ رفتہ سکینت کی نعمت حاصل ہوتی ہے کیونکہ گذشتہ معاصی کا زہر [illegible] امید نہیں کہ یک دفعہ یہ سارا زہر نکل جائے [illegible] خدا کی رحمت دستگیر ہوتی ہے [illegible] باقی رہتی ہے [illegible] کوئی وقت گذر جائے [illegible] مومن ولی ہوتا ہے۔ مگر اس نعمت کا حاصل ہونا مشکل ہے اسی واسطے کہا گیا ہے۔ کہ [illegible]

مسیح موعود کو ماننے کی ضرورت ۲۷ اکتوبر ۱۹۰۵ء [illegible] حضرت کی خدمت میں [illegible] آج پھر ایک سوال پیش ہوا۔ کہ جب ہم لوگ نماز پڑھتے ہیں روزہ رکھتے ہیں اور شریعت کے دیگر امور کی پیروی کرتے ہیں۔ تو پھر آپ کو نہ ماننے کے سبب کیا حرج ہو سکتا ہے۔ حضرت نے فرمایا میں نے اس بات کا جواب کئی دفعہ دیا ہے [illegible] الرسول کو مانتے ہیں [illegible] خدا کی وحی کو ماننا [illegible] الرسول کے [illegible] کے مطابق ہے [illegible] کی ایک بات مانتا ہے [illegible] کس طرح کہہ سکتا ہے کہ میں [illegible] ایمان لاتا ہوں [illegible] قرآن شریف میں [illegible] بعض پر ایمان نہیں لاتے [illegible] ایک خدا [illegible] نشانات لایا [illegible] ایسا مومن کا کام [illegible] کا دعویٰ ہے کہ ہم [illegible] مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

گئے۔ اللہ تعالےٰ کے ایک حکم فرمودہ رسول کی ایک بات کا بھی جو شخص انکار کرتا ہے۔ اور اس کے مخالف ضد کرتا ہے۔ وہ کافر ہوتا ہے۔ اور یہ بھی ان لوگوں کی غلطی ہے۔ جو کہتے ہیں۔ کہ ہم نماز روزہ ادا کرتے ہیں۔ اور تمام اعمال حسنہ بجالاتے ہیں۔ ہمیں کیا ضرورت ہے۔ یہ نہیں جانتے۔ کہ اعمال حسنہ کی توفیق بھی اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہی ملتی ہے۔ ہر قسم کے شرک انفسی آفاقی کا نکالنا۔ خلوص لذت اور احسان کے ساتھ عبادت کا بجالانا۔ یہ کوئی اختیاری بات نہیں ہے۔ اس کے واسطے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی نہایت ہی ضروری ہے۔ قرآن شریف میں لکھا ہے۔ کہ اگر تم چاہتے ہو۔ کہ خدا کے محبوب بن جائیں۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرو۔ ان لوگوں کو معلوم نہیں۔ کہ نیک اعمال کی توفیق فضل الٰہی پر موقوف ہے۔ جب تک اللہ تعالیٰ کا خاص فضل نہ ہو۔ اندر کی آلودگیاں دور نہیں ہو سکتیں جب کوئی شخص نہایت درجہ کے صدق اور اخلاص کو اختیار کرتا ہے۔ تو ایک طاقت آسمانی ان کے واسطے نازل ہوتی ہے۔ اگر انسان سب کچھ خود کر سکتا تو دعاؤں کی ضرورت نہ ہوتی۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ میں اس شخص کو راہ دکھاؤں گا۔ جو میرے راہ میں مجاہدہ کرے۔ یہ ایک باریک رمز ہے۔ حدیث میں آیا ہے۔ کہ تم سب اندھے ہو۔ مگر وہ جس کو خدا آنکھیں دے۔ اور تم سب مردے ہو۔ مگر وہ جس کو خدا زندگی دے۔ دیکھو یہودیوں کے متعلق خدا تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ کہ وہ مثل گدھوں کے ہیں۔ جن پر کتابیں لدی ہوئی ہوں۔ ایسا علم انسان کو کیا فائدہ دے سکتا ہے۔ جب تک دل آراستہ نہ ہو۔ ہدائیت اور سکینت نازل نہیں ہوتی۔ شیطان سے مناسبت آسان ہے۔ مگر ملائک سے مناسبت مشکل ہے۔ کیونکہ اس میں اوپر کو چڑھنا ہے۔ اور اس میں نیچے گرنا ہے۔ نیچے گرنا آسان ہے۔ مگر اوپر چڑھنا بہت مشکل ہے۔ یہ مقام تب حاصل ہو سکتا ہے۔ کہ انسان درحقیقت پاک ہو کر محبت الٰہی کو اپنے اندر داخل کر لیتا ہے۔ لیکن اگر یہ امر آسان ہوتا۔ تو اولیاء۔ ابدال۔ غوث اور اقطاب ایسے کمیاب کیوں ہوتے۔ بظاہر تو وہ سب عام لوگوں کی مانند نمازیں پڑھتے اور روزے رکھتے ہیں۔ مگر فرق صرف توفیق کا ہے۔ ان لوگوں نے کسی قسم کی شوخی اور کج روی نہ کی۔ بلکہ خاکساری کا راہ اختیار کیا۔ اور مجاہدات میں لگ گئے۔ جو شخص دنیوی حکام کے بالمقابل شوخی کرتا ہے۔ وہ بھی ذلیل کیا جاتا ہے۔ پھر اس کا کیا حال ہوگا جو خدا تعالیٰ کے فرستادہ حکم کے ساتھ شوخی اور گستاخی سے پیش آتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دعا کیا

کرتے تھے۔ اللھم لا تکلنی الی نفسی طرفۃ عین۔ یا اللہ مجھے ایک آنکھ جھپکنے تک بھی میرے نفس کے سپرد نہ کر۔ اب ان لوگوں کے تقوے کے حال کو دیکھنا چاہیئے۔ میں ان کے سامنے آیا۔ میرا دعویٰ مسیح موعود ہونے کا ہے۔ کیا انہوں نے میرے معاملہ میں تدبر کیا؟ کیا انہوں نے میری کتب کا مطالعہ کیا؟ کیا یہ میرے پاس آئے؟ کہ مجھ سے سمجھ لیں۔ صرف لوگوں کے کہنے کہلانے سے بے ایمان۔ دجال اور کافر مجھے کہنا شروع کیا۔ اور کہا کہ یہ واجب القتل ہے۔ بغیر تحقیقات کے انہوں نے یہ سب کارروائی کی۔ اور دلیری کے ساتھ اپنا منہ کھولا۔ مناسب تھا۔ کہ میرے مقابلہ میں یہ لوگ کوئی حدیث پیش کرتے۔ میرا مذہب ہے۔ کہ نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ذرا ادھر ادھر جانا الحاد میں پڑنا ہے۔ لیکن کیا اس کی پہلے کوئی نظیر دنیا میں موجود ہے۔ کہ ایک شخص ۲۵ سال سے خدا پر افترا کرتا ہے اور خدا تعالیٰ ہر روز اس کی تائید اور نصرت کرتا ہے وہ اکیلا تھا۔ اور خدا نے تین لاکھ آدمی اس کے ساتھ شامل کر دیا۔ کیا تقوے کا حق ہے؟ کہ اس کے مخالف بیہودہ شور مچایا جاوے۔ اور اس کے معاملہ میں کوئی تحقیقات نہ کی جاوے۔ وفات مسیح پر قرآن ہمارے ساتھ ہے۔ معراج والی حدیث ہمارے ساتھ ہے۔ صحابہ کا اجماع ہمارے ساتھ ہے۔ کیا وجہ ہے۔ کہ تم حضرت عیسیٰؑ کو وہ خصوصیت دیتے ہو۔ جو دوسرے کے لئے نہیں۔ مجھے ایک بزرگ کی بات بہت ہی پیاری لگتی ہے۔ اس نے لکھا ہے۔ کہ اگر دنیا میں کسی کی زندگی کا میں قائل ہوتا۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا قائل ہوتا۔ دوسرے کی زندگی سے ہم کو کیا فائدہ۔ تقویٰ سے کام لو۔ ضد اچھی نہیں۔ دیکھو پادری لوگ گلی اور کوچوں اور بازاروں میں یہی کہتے پھرتے ہیں۔ کہ ہمارا یسوع زندہ ہے۔ اور تمہارا رسول مر چکا ہے۔ اس کا جواب تم ان کو کیا دے سکتے ہیں۔ یہ زمانہ تو اسلام کی ترقی کا زمانہ ہے۔ کسوف خسوف بھی پیشگوئی کے مطابق ہو چکا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اسلام کی ترقی کے واسطے وہ پہلو اختیار کیا ہے۔ جس کے سامنے کوئی بول نہیں سکتا۔ سوچو۔۔ ۱۹ سال تک مسیح کو زندہ ماننے کا کیا نتیجہ ہوا۔ یہی کہ چالیس کروڑ عیسائی ہو گئے۔ اب دوسرے پہلو کو بھی چند سال کے واسطے آزماؤ۔ اور دیکھو کہ اس کا کیا نتیجہ ہوتا ہے۔ کسی عیسائی سے پوچھو۔ کہ اگر یسوع مسیح کی وفات کو تسلیم کر لیا جائے۔ تو کیا پھر بھی کوئی عیسائی دنیا میں رہ سکتا ہے۔ تمہارا یہ طیش اور یہ غضب مجھ پر کیوں ہے؟ کیا اسی واسطے کہ میں

اسلام کی فتح چاہتا ہوں۔ یاد رکھو۔ کہ تمہاری مخالفت میرا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتی۔ میں اکیلا تھا۔ خدا کے وعدہ کے موافق کئی لاکھ آدمی میرے ساتھ ہو گئے۔ اور دن بدن ترقی ہو رہی ہے۔ لاہور میں بشپ صاحب نے یہی سوال مسلمانوں کے سامنے پیش کیا تھا۔ ہزاروں آدمی جمع تھے۔ اور بڑا بھاری جلسہ تھا۔ یسوع کی فضیلت اس نے اس طرح بیان کی۔ کہ وہ زندہ ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو چکے ہیں۔ تب کوئی مسلمان اس کا جواب نہ دے سکا۔ لیکن ہماری جماعت میں سے مفتی محمد صادق صاحب اٹھے۔ جو اس جگہ اس وقت موجود ہیں۔ انہوں نے کہا۔ کہ میں ثابت کرتا ہوں کہ قرآن۔ حدیث۔ انجیل سب کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے ثابت کر دیا۔ تب بشپ کوئی جواب نہ دے سکا۔ اور ہماری جماعت کے ساتھ مخاطب ہونے سے اعراض کیا۔ ان مولویوں پر افسوس ہے۔ کہ میری تذلیل کی خاطر یہ لوگ اسلام پر حملہ کرتے ہیں۔ اور اسلام کی بے عزتی کرتے ہیں۔

تلوار اور کہتے ہیں۔ کہ مہدی آئے گا۔ تو وہ تلوار کے ساتھ دین پھیلائے گا۔ اے نادانو! کیا تم عیسائیوں کے اعتراض کی مدد کرتے ہو۔ کہ دین اسلام تلوار کے ساتھ پھیلا ہے۔ یاد رکھو۔ کہ اسلام کبھی تلوار کے ساتھ نہیں پھیلایا گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی دین جبراً پھیلانے کے واسطے تلوار نہیں اٹھائی۔ بلکہ دشمنوں کے حملوں کو روکنے کے واسطے اور وہ بھی بہت برداشت اور صبر کے بعد غریب مسلمانوں کو ظالم کفار کے ہاتھ سے بچانے کے واسطے جنگ کی گئی تھی۔ اور اس میں کوئی پیش قدمی مسلمانوں کی طرف سے نہیں ہوئی تھی۔ یہی جہاد کا سر ہے۔ آج کل عیسائیوں کے حملے تلوار کے ساتھ نہیں ہیں۔ بلکہ قلم کے ساتھ ہیں۔ پس قلم کے ساتھ ان کا جواب ہونا چاہیئے۔ تلوار کے ساتھ سچا عقیدہ نہیں پھیل سکتا۔ بعض بے وقوف جنگلی لوگ ہندوؤں کو پکڑ کر ان سے جبراً کلمہ پڑھواتے ہیں۔ مگر وہ گھر جا کر پھر ہندو کے ہندو ہی ہوتے ہیں۔ اسلام ہرگز تلوار کے ساتھ نہیں پھیلا بلکہ پاک تعلیم کے ساتھ پھیلا ہے۔ صرف تلوار اٹھانے والوں کو تلوار کا مزہ چکھایا تھا۔ اب قلم کے ساتھ، دلائل اور براہین کے ساتھ۔ اور نشانوں کے ساتھ مخالفوں کو جواب دیا جاتا ہے۔ اگر خدا کو یہی منظور ہوتا۔ کہ مسلمان جہاد کریں۔ تو سب سے بڑھ کر مسلمانوں کو جنگی طاقت دی جاتی اور آلات حرب کی ساخت اور استعمال میں ان کو بہت دسترس عطا کی جاتی۔ مگر یہاں تو یہ حال ہے

کہ مسلمان بادشاہ اپنے ہتھیار یورپ کے ہاتھوں سے خرید کر لیتے ہیں۔ تم میں تلوار نہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا منشا ہی نہیں۔ کہ تم تلوار کا استعمال کرو۔ سچی تعلیم اور معجزات کے ساتھ اب اسلام کا غلبہ ہوگا۔ میں اب بھی نشان دکھلانے کو طیار ہوا ہوں۔ کوئی پادری آئے۔ اور چالیس روز تک میرے پاس رہے۔ تلواروں کو تو زنگ بھی لگ جاتا ہے ان نشانات کو جو تازہ ہیں۔ کون زنگ لگا سکتا ہے۔

اسلام کے واسطے ایک انحطاط کا وقت ہے۔ اگر ہمارا طریق ان لوگوں کو پسند نہیں۔ تو فتح اسلام کے واسطے کوئی پہلو یہ لوگ ہم کو بتلائیں۔ ہم قبول کر لیں گے۔ تو پھر ایک عقل مند نے شہادت دیدی ہے۔ کہ اگر اسلام کی فتح کسی بات سے ہو سکتی ہے۔ تو وہ یہی بات ہے۔ یہاں تک کہ خود عیسائی قائل ہیں۔ کہ وفات مسیح کا یہی ایک پہلو ہے۔ جس سے دینی مذہب بیخ و بن سے اکھڑ جاتا ہے اگر یہ لوگ عیسائیت کو چھوڑ دیں گے۔ تو پھر ان کے واسطے بجز اس کے اور کوئی دروازہ نہیں۔ کہ اسلام کو قبول کریں۔ اور اس میں داخل ہو جائیں۔ یہی ایک راہ ہے اگر کوئی دوسری راہ کسی کو معلوم ہے۔ تو اس پر فرض ہے۔ کہ اس کو پیش کرے۔ بلکہ اس پر کھانا پینا حرام ہے۔ جب تک اس پہلو کو پیش نہ کرے۔ اے مسلمانو! سوچو اس میں تمہارا کیا حرج ہے۔ کہ عیسیٰ فوت ہو گیا۔ کیا تمہارا پیارا نبی فوت نہیں ہو گیا؟ آنحضرت صلعم کی وفات کے نام پر تمہیں غصہ نہیں آتا۔ عیسیٰ کی وفات کا نام سن کر تمہیں کیوں غصہ آجاتا ہے۔

میرا مطلب نفسانیت کا نہیں۔ میں کوئی شہرۃ نہیں چاہتا۔ میں تو صرف اسلام کی ترقی چاہتا ہوں اللہ تعالےٰ میرے دل کو خوب جانتا ہے۔ اسی نے میرے دل میں یہ جوش ڈالدیا۔ میں اپنی طرف سے بات نہیں کہتا۔ پچیس برس سے خدا کا الہام مجھ سے یہ بات کہلا رہا ہے۔ اسی زمانہ کا یہ الہام ہے۔ الرحمن علم القرآن۔ خدا چاہتا ہے۔ کہ مجرم علیحدہ ہو جائیں اور راستباز علیحدہ ہو جائیں میرے پر حملہ کرنے کا کچھ فائدہ نہیں۔ بصیرت والا اپنی بصیرت کو نہیں چھوڑ سکتا۔ میں وعدہ کرتا ہوں۔ کہ اگر کوئی صادق طالب حق ہو کر میرے پاس آوے۔ میں تازہ تر نشان دکھاؤں گا کیا میں اس قدر یقین کو ترک کر کے تمہاری ظنی باتوں کے پیچھے پڑ جاؤں۔ جس شخص کو خدا نے بصیرت دی نشانوں کے ساتھ۔ اپنے مخاطبات اور مکالمات کے ساتھ اس کی صداقت پر مہر لگادی۔ وہ تمہاری خیالی باتوں کو کیا کرے اگر تم اس قدر باتوں کو دیکھ کر بھی ایمان نہیں لا سکتے تو

اعملوا علےٰ مکانتکم انی عامل فسوف تعلمون

تم اپنی جگہ اپنا کام کرو۔ میں اپنا کام کرتا ہوں۔ عنقریب تمہیں معلوم ہو جائے گا۔ کہ سچا کون ہے۔

آخری فیصلہ

تازہ اخبار از لودیانہ - ۵ - نومبر ۱۹۰۵ء

آج ۵ - نومبر اتوار کے دن صبح دس بجے کے بعد حضرت اقدس بمعہ خدام لودیانہ بخیر و عافیت پہنچ گئے۔ کل ۴ - نومبر کو چونکہ دہلی سے روانگی کی طیاری تھی اور دن بھر اسی کام میں گذرا۔ اس واسطے کل میں اخبار کیواسطے کوئی ڈائری ارسال نہ کرسکا۔ اس واسطے ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ آج کے لدہیانہ میں پہنچنے کے اخبار کی تحریر سے پہلے مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ کل کی دہلی کی کیفیت مختصراً بیان کروں۔ کل کی باتوں میں سے زیادہ تر قابل ذکر بات یہ ہے کہ ایک نوجوان معلوم نہیں۔ طالب علم تھا۔ یا مولوی صاحبان میں شامل تھا۔ چند اور مسجد کے طلباء اور مولوی لوگوں کے ہمراہ حضرتؑ کے پاس آیا۔ اور نہایت گستاخی کے ساتھ بہت ہی کج بحثی کی گفتگو شروع کی۔ مسئلہ متعلق موعود مسیح اور الیاس کے موعود ہونے کی بابت تھا حضرت نے بار بار نہایت نرمی سے اس کو سمجھایا۔ کہ جس کے آنے کے متعلق خدا نے وعدہ کیا۔ کہ وہ آئے گا۔ وہ موعود ہے۔ مگر وہ بار بار یہی کہتا رہا۔ کہ موعود کا لفظ دکھاؤ اور توریت میں الیاس کے متعلق موعود کا لفظ دکھاؤ بہت ہی سمجھایا گیا۔ مگر وہ بار بار تکذیب کرتا گیا۔ اور نہایت شوخی کے ساتھ انکار کرتا گیا۔ اس کی زبان نہایت تیز چلتی تھی۔ اور کوئی تقویٰ کی خوشبو اس میں نہ تھی۔

آخر حضرت نے فرمایا۔ کہ میں نے بہت سمجھایا ہے قرآن اور حدیث کو پیش کیا ہے۔ گذشتہ انبیاء کے حالات کو پیش کیا ہے۔ منہاج نبوت کو تمہارے سامنے رکھا ہے۔ خدا تعالیٰ کے نشانات دکھلائے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کی تائید اور نصرت کی دلیل پیش کی ہے۔ پھر اگر تم نہیں مانتے اور ضد سے باز نہیں آتے۔ تو عنقریب خدا تعالیٰ تم سے حساب لیگا۔ صرف مرنے کے بعد نہیں۔ بلکہ اسی دنیا میں تم کو معلوم ہو جائے گا۔ کہ میں صادق ہوں یا کاذب ہوں۔ خدا نے مجھے اور نشانوں کا بھی وعدہ دیا ہے۔ جنمیں سے ایک طاعون ہے اور ایک زلزلہ ہے۔ تھوڑا اور صبر کرو۔ چند سالوں میں تم دیکھ لوگے۔ کہ کیا ہوتا ہے۔ اگر یہ عذاب تم پر نازل ہوئے۔ تو خود ثابت ہو جائے گا۔ ورنہ یہ ظاہر ہوگا۔ کہ میں باطل پر ہوں۔ انسان امن اور راحت کی حالت میں باتیں بناتا ہے۔ میں نے اچھی طرح دیکھ لیا ہے۔ کہ یہ وہ وقت نہیں۔ کہ لوگ مانیں۔ لیکن وقت عنقریب آنیوالا ہے۔ جب کہ خدا کے وعدے پورے ہوں گے۔ اور لوگوں پر ظاہر ہو جائے گا۔ کہ صادق کون ہے اور کاذب کون ہے۔ اگر میں خدا کی طرف سے نہیں تو میں خود بخود تباہ ہو جاؤں گا۔ اور تم آسودگی سے زندگی بسر کروگے۔ میں خدا کا نشان پیش کرتا ہوں ذرا دانتوں میں زبان لو۔ کہ خدا کا عذاب آنیوالا ہے مجازی گورنمنٹ کے ساتھ جو آدمی زیادہ قیل و قال کرتا ہے۔ وہ بھی پکڑا جاتا ہے۔ میں نے جو کچھ پیش کرنا تھا۔ وہ پیش کردیا۔ تواتر پیش کردیا۔ خدا اور رسول کا کلام پیش کیا۔ نشانات تائید و نصرت پیش کئے اب خدا کا وعدہ ہے۔ کہ تکذیب کرنے والوں پر میں عذاب کی مار ماروں گا۔ تھوڑے دن صبر کرو اگر خدا سچا ہے۔ اور میں اس کی طرف سے ہوں تو عنقریب تم لوگوں کو معلوم ہو جائے گا۔

دہلی سے روانگی

شام کے ۷ ۸ بجے حضرت بمعہ خدام دہلی سے روانہ ہوئے۔ ایک پوری سکینڈ کلاس گاڑی ریزرو کرائی گئی۔ اور باقی ٹکٹ ۹ درجہ انٹر اور درجہ سوم کے خریدے گئے۔ راستہ میں سرہند کے اسٹیشن پر چند دوست شامل ہوئے۔ صبح کے ۷ ۸ بجے کے قریب گاڑی لودہیانہ کے اسٹیشن پر پہنچی۔ جہاں قریب ایک ہزار کے آدمی حضرت کے استقبال اور زیارت کے لئے موجود تھا۔

شکریہ دہلی

پیشتر اس کے کہ دہلی سے روانگی کے مضمون کو میں ختم کروں۔ یہ ضروری ہوگا۔ کہ دہلی کا شکریہ ادا کیا جائے۔ عوام کا بھی اور خواص کا بھی اور سب سے بڑھکر احباب کا۔ عوام کا اس واسطے کہ سوائے معدودے چند آدمیوں کے عموماً سب لوگ سلوک اور مروت کے ساتھ پیش آئے۔ اور حضرت کی باتوں کو توجہ سے سنتے رہے۔ گو کسی نے خاص دہلی کے رہنے والوں میں سے بیعت نہیں کی۔ مگر دہلی وہ دہلی نہیں رہی جو آج سے چودہ سال پہلے تھی۔ بلکہ دل بہت نرم ہو گئے ہیں۔ اور لوگ توجہ کے ساتھ حضرت کی باتیں سنتے رہے۔ اکثر نے اقرار کیا ہے کہ آپ سچے ہیں۔ اور مسیح مر گیا ہے۔ بعض نے اپنی پچھلی گستاخیوں کی معافی چاہی۔ پھر خواص نے کوئی مخالفت نہیں کی۔ بلکہ جس کسی کو ملنے کا اتفاق ہوا۔ محبت اور سلوک سے ملا۔ بعض نے حضرت کو السلام علیکم کہلا بھیجا۔ باقی رہے احباب جن کی تعداد شہر دہلی میں بہت ہی تھوڑی ہے۔ اور انگلیوں پر گنے جا سکتے ہیں۔ خدا ان میں برکت عطا کرے۔ ان کے نام نامی یہ ہیں۔ میر قاسم علی صاحب سابق سپرنٹنڈنٹ یتیم خانہ اسلامیہ جن کو مسلمانوں نے اس کام سے صرف احمدی ہونے کے سبب موقوف کر دیا۔ گو وہ احمدی ہیں۔ ہم سایہ زادہ دہلی میر صاحب موصوف

کے نہایت ہی مشکور ہیں۔ اُنھوں نے ایام رہائش دہلی میں اپنے آپ کو حضرت اقدس اور آپ کے خدام کی خدمت کے واسطے بالکل وقف کر دیا تھا۔ ہر وقت ڈیرہ مسیح پر ہر قسم کی خدمت کے واسطے طیار موجود نظر آتے تھے۔ علاوہ اپنی خدمات کے اپنے ملازموں کو بھی اسی کام پر لگا دیا۔ اور وہ بھی رات دن ہماری خدمت میں مصروف رہے۔ یہ صاحب جماعت احمدیہ دہلی کے سکرٹری بھی ہیں اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص میں برکت دے۔ اور ان کو جزائے خیر عطا فرماوے۔ آمین

۲۔ ہمارے عزیز دوست بابو محمد اسماعیل صاحب ٹھیکہ دار و ایڈیٹر رسالہ المنصور۔ یہ دوست باوجود اپنی ضروری مصروفیتوں کے جو ان کو اپنے کاروبار ٹھیکہ داری اور پریس کے متعلق تھیں۔ اکثر مکان حضرت پر اپنے گھر کے مکان سے تشریف لا کر خدمت میں مصروف رہتے رہے۔ اس عزیز بھائی کو سلسلہ حقہ کی اشاعت کے واسطے بڑا جوش ہے کئی ایک کتابیں اس کے متعلق لکھ ڈالیں۔ ۳۔ مخدومی ڈاکٹر محمد اسماعیل خان صاحب جو اپنی قابل تقلید چستی اور ہوشیاری کے ساتھ اپنے فرائض منصبی کے ہاتھوں سے وقت چھین چھین کر حضرت کی خدمت کے واسطے حاضر ہوتے رہے۔ اکثر رات کو بہت دیر کے بعد گھر واپس جاتے تھے اور ہر طرح کی خدمت دلی محبت سے کرنا اپنا فخر جانتے تھے ۴۔ میرے پیارے بھائی جوان عبدالعزیز صاحب جنھوں نے حیرت کی حیرانی کی دو جلدیں لکھکر ایک مخالف سلسلہ حقہ کی ایسی خبر لی ہے۔ کہ غیر مذاہب کے لوگوں نے بھی اس کی بڑی تعریف کی ہے۔ ۵۔ میاں عطاء اللہ خان صاحب جو دفتر سرکاری میں چپراسی ہیں۔ ایک غریب محبت سے بھرے ہوئے آدمی ہیں۔ انہوں نے حضرت کی خدمت کے واسطے اپنے دفتر سے کئی دن کی رخصت حاصل کی۔ اور رات دن خدمت میں مصروف رہتے رہے۔ مجھے ان کے لئے ایک خاص شکریہ کا موقع بھی ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ مجھے اخبار بدر کے واسطے ڈائری کی ڈاک آخری وقت میں روانہ کرنے واسطے بعض دفعہ یہ صاحب رات کے دس بجے میری چٹھیاں ریل پر لے جایا کرتے۔ خدا تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے شروع میں تین وقت دہلی کے احباب نے تمام قافلہ کی دعوت کی۔ اور بابو محمد اسمٰعیل صاحب نے اس کے بعد بھی دو دفعہ دعوت دی۔ ان کے علاوہ دو تین اور بیرونی دوست بھی دہلی میں رہتے ہیں۔

کتاب سفر دہلی دہلی کی تقریریں اور دیگر حالات ہنوز سلسلہ وار شائع ہوتے رہینگے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اور اگر خدا تعالیٰ کو منظور ہوا اور اس نے توفیق دی۔ تو سفر دہلی پر ایک مستقل کتاب لکھ کر انشاء اللہ تعالیٰ میں شائع کروں گا۔ وما توفیقی الا باللہ۔

دہلی کو وعدہ دہلی میں قبولیت کی کسی قدر طیاری دیکھکر اور وہاں کے لوگوں کو مہذب پاکر حضرت نے ارادہ ظاہر فرمایا ہے۔ کہ کسی مناسب موقعہ پر پھر دہلی تشریف لے جائیں۔ اور دو ماہ تک وہاں قیام رکھیں۔

لدھیانہ جیسا کہ اوپر بیان کر چکا ہوں۔ لدھیانہ کے اسٹیشن پر بہت کثرت سے آدمی جمع تھے۔ علاوہ شہر کے لوگوں کے لدھیانہ کے ارد گرد کے گاؤں۔ اور پٹیالہ۔ ماہوں سرہند۔ غوث گڈہ۔ ماچی واڑہ۔ کپورتھلہ۔ بنگہ۔ حاجی پور بسی۔ مالیر کوٹلہ وغیرہ وغیرہ مقامات سے احباب اور دیگر زائرین جمع ہیں۔ احباب لدھیانہ گاڑیاں لے کر اسٹیشن پہ پہنچ گئے تھے۔ اور ایک بہت وسیع مکان مردانہ اور زنانہ پہلے سے ہر طرح آراستہ طیار تھا۔ اور ہر طرح کا انتظام کھانے وغیرہ کا بہت عمدہ تھا۔ آج شام کو حضرت مولوی نورالدین صاحب کا وعظ ہوا۔ کل صبح آٹھ بجے حضرت امام کا وعظ ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ لدھیانہ کے دو مخالف مولویوں نے جن میں سے ایک کا نام سعد اللہ ہے گندے اشتہارات مخالفت میں دئے۔ اخویم شیخ یعقوب علی صاحب نے ہر دو کا جواب لکھا ہے۔ جو کل تک انشاء اللہ شائع ہو جائے گا۔ آج شام کو میں صاحب ایڈیٹر نور افشاں سے ملاقات کو گیا۔ جو کہ ایک انگریز ہیں۔ مختلف مسائل پر گفتگو ہوئی۔ صاحب بہادر ایک خلیق آدمی ہیں ہماری باتوں کو نہایت غور سے سُنا۔ مفصل گفتگو پھر کسی موقعہ پر درج ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

رشید میرٹھ دہلی سے پنجاب کو آتے ہوئے میرٹھ راستہ میں پڑتا ہے۔ اور وہاں کے بعض احباب دہلی میں پہنچ گئے تھے۔ جن میں سے ایک مخدومی مکرمی شیخ عبدالرشید صاحب ہیں۔ جنہوں نے کتاب ضرورت الامام چھپوا کر پانچ سو جلد مفت تقسیم کی۔ ان کے الفاظ کتاب پر یہ ہیں۔ یہ رسالہ نافع راہنمائی اسلام جو آفتاب صداقت امام الوقت کی شناخت کا ہر ذی ہوش منصف مزاج کے واسطے کافی ذریعہ ہے۔ شکریہ تشریف آوری جناب حجت اللہ فی الارض مسیح موعود علیہ السلام بمقام دہلی مطبع احمدی صدر بازار کمپ میرٹھ کی طرف سے پانسو جلد بلا قیمت ناظرین منصفین کے ملاحظہ کے واسطے تقسیم کی گئیں۔ خدا قبول کرے۔ آمین کل جلد ایک ہزار چھاپی گئی ہے۔ پانچ سو قیمتاً دیجائیگی۔ قیمت فی رسالہ ۲/

بقیہ ڈائری دہلی ۲۹۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء بروز شنبہ دہلی کے ارد گرد بہت سی ویران مساجد کا تذکرہ تھا۔ حضرت نے فرمایا۔ ان کا درست کرنا کچھ مشکل امر نہ تھا۔ اگر [illegible] چاہتے۔ تو کر لیتے۔ مگر جب خدا تعالیٰ کسی امر سے توجہ کو [illegible] دیتا ہے۔ تو پھر کوئی کر ہی کیا سکتا ہے۔ علاوہ ازیں بعض مساجد [illegible] بھی صحیح نیت سے نہیں بنوائی جاتیں۔ بلکہ صرف اس واسطے [illegible] بنائی جاتی ہیں کہ ہماری مسجد ہو۔ اور کہلائے۔ فرمایا کل امور [illegible] صحیح اور دل کے تقوے پر موقوف ہیں۔ ایک بزرگ [illegible] پاس بہت دولت تھی۔ کسی نے اعتراض کیا۔ اس نے جواب [illegible] ع کہ اندا ختم دیدل۔ مگر اندا ختم در گل یعترض خدا کے [illegible] دل لگا کر جب انسان دنیوی کاروبار کرتا ہے۔ تو کوئی شے [illegible] خدا سے مانع نہیں ہو سکتی۔ خواہ کتنے ہی بڑے مشاغل کیوں [illegible] ہوں۔

ہندوستان میں اسلام فرمایا کہ یہ بالکل غلط ہے۔ کہ ہند میں اسلام تلوار کے ذریعہ سے پھیلا۔ ہرگز نہیں۔ ہند میں اسلام بادشاہوں نے ہرگز نہیں پھیلایا۔ بلکہ ان کو تو دین کی طرف بہت ہی کم توجہ تھی۔ اسلام ہند میں ان مشائخ اور بزرگان دین کی توجہ دعا اور تصرفات کا نتیجہ ہے۔ جو اس ملک میں گذرے تھے۔ بادشاہوں کو یہ توفیق کہاں ہوتی ہے۔ کہ دلوں میں اسلام کی محبت ڈالدیں۔ جب تک کوئی آدمی اسلام کا نمونہ خود اپنے وجود سے ظاہر کرے۔ تب تک دوسرے پر اس کا کوئی اثر نہیں ہو سکتا۔ یہ بزرگ اللہ تعالیٰ کے حضور میں فنا ہو کر خود مجسم قرآن اور مجسم اسلام اور مظہر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بن جاتے ہیں۔ تب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کو ایک جذب عطا کیا جاتا ہے۔ اور سعید فطرتوں میں ان کا اثر ہوتا چلا جاتا ہے۔ نوتے کروڑ مسلمان ایسے لوگوں کی توجہ اور جذب سے بن گیا۔ تھوڑے سے عرصہ میں کوئی دین اس کثرت کے ساتھ کبھی نہیں پھیلا۔ یہی لوگ تھے۔ جنھوں نے صلاح و تقویٰ کا نمونہ دکھلایا اور ان کی ہر ایک قوی نے جوش مارا اور لوگوں کو کھینچا۔ مگر یہ بزرگ بھی عوام کی طعن و تشنیع سے خالی نہ تھے۔ گو ہم زیادہ تر ان لوگوں کے آگے گالیوں کے لئے تختہ مشق ہو رہے ہیں تاہم ان سب نے دکھ اٹھایا۔ یہ ہمارے علماء ہمیشہ کچھ نہ کچھ کرتے ہی رہے ہیں۔

سماع ذکر آیا۔ کہ بعض بزرگ راگ سنتے ہیں۔ آیا یہ جائز ہے فرمایا۔ اس طرح بندگان دین پر بدظنی کرنا اچھا نہیں حسن ظن سے کام لینا چاہئے۔ حدیث سے ثابت ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اشعار سنے تھے۔ لکھا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ایک صحابی مسجد کے اندر شعر پڑھتا تھا۔ حضرت عمر نے اس کو منع کیا۔ اس نے جواب دیا۔ میں نبی کریم کے سامنے مسجد میں شعر پڑھا کرتا تھا۔ تو کون ہے۔ جو مجھے روک سکے۔ یہ سنکر حضرت امیر المؤمنین بالکل خاموش ہو گئے۔ قرآن شریف کو بھی خوش الحانی سے پڑھنا چاہئے۔ بلکہ اس قدر تاکید ہے۔ کہ جو شخص قرآن شریف کو خوش الحانی سے نہیں پڑھتا۔ وہ ہم میں سے نہیں ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

دنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا۔



چہ گم بم باتو گر آئی چہار در قادیان بینی	رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۸۵	دوا بینی۔ شفا بینی غرض دار الامان بینی
سلسلة الجدید جلد	جمعة المبارک	سلسلة القدیم جلد
ای جہان منتظر خوش باش کامد دلستان	ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ	آن مسیح دور آخر مہدئ آخر زمان

قیمت سالانہ

والیان ریاست	سے
معاونین برضائے خود	عسہ
	صہ
	ے

عام قیمت۔

	قیمت پیشگی	مابعد
سالانہ	چار	ے ر
شش ماہی	عہر	عبر
سہ ماہی	۱۲ر	۱۳ر
یک ماہ	۵ر	۶ر
فی پرچہ	۱ر	۲ر

نمونہ کا پرچہ ایک آنہ کا ٹکٹ آنے پر بھیجا جائے گا۔ پیشگی قیمت وہ صورت کہلاتی ہے جبکہ بذریعہ منی آرڈر یا پہلا پرچہ بذریعہ وی پی وصول ہونی چاہیئے۔

باقی صورتوں میں قیمت مابعد کے حساب سے محسوب ہوگی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
اندرین دین آمدہ از مادریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام
مہر او باشیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
ما از و یابیم ہر نور و کمال
اقتدائے قول او در جان ما
از ملایک و از خبر ہائے معاد
آن ہمہ از حضرۃ احدیت است
معجزات او ہمہ حق اندر است
معجزات انبیاء سابقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
تکیہ و ورودی از آن عالیجناب

مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
ہم برین از دنیا بگذریم
بادہ عرفان ما از جام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہر نبوت را برو شد اختتام
زو شدہ سیراب سیرے کہ ہست
آن نہ از خود از ہمان جائے بود
وصل دلدار ازل بے او محال
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
منکر آن مستحق لعنت است
منکر آن مورد لعن خدا است
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
نزد ما کفر است خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا۔ اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہیں ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہیگا۔ اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا۔ اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

خدا کی تازہ وحی

۲۰ نومبر ۱۹۰۵ء - اِنّی معک یا ابن رسول اللہ

ترجمہ - مین تیرے ساتھ ہون - اے رسول اللہ کے بیٹے

۔ سب مسلمانون کو جو روئے زمین پر ہین جمع کرو - علی دین واحد

چندروز ہوئے - مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم کو رویاء مین دیکھا - پہلے کچھ باتین ہوئین - پہر خیال آیا - کہ یہ تو فوت شدہ ہین - آؤ ان سے دعا کرائین - تب مین نے ان کو کہا کہ آپ میرے واسطے دعا کرین - کہ میری اتنی عمر ہو کہ سلسلہ کی تکمیل کے واسطے کافی وقت مل جائے - اس کے جواب مین انہون نے کہا - تحصیلدار - مین نے کہا - یہ آپ غیر متعلق بات کرتے ہین - جس امر کے واسطے مین نے آپ کو دعا کے واسطے کہا ہے - آپ وہ دعا کرین - تب انہون نے دعا کے واسطے سینے تک ہاتھ اٹھائے - مگر اونچے نہ کئے - اور کہا اکیس - مین نے کہا - کھول کر بیان کرو - مگر انہون نے کچھ کھول کر نہ بیان کیا اور بار بار اکیس اکیس کہتے رہے - اور پھر چلے گئے -

فرمایا تحصیلدار کے لفظ سے یہ مراد معلوم ہوتی ہے کہ تحصیلدار کے دو کام ہوتے ہین - ایک رعایا سے سرکاری لگان وصول کرنا - دوسرے رعایا کے باہمی حقوق کا تصفیہ کرنا اور ان مین باہم عدل قائم کرنا - اسی طرح مسیح موعود کا یہ کام ہے - کہ خدا کے حق کا مطالبہ کرے - اور توحید کو زمین پر پھیلاوے - دوسرے یہ کہ حکم عدل ہو کر امت محمدیہ کو باہمی عدل قائم کرے -

اخبار قادیان

حضرت اقدس معہ اہل بیت بخیر و عافیت ہین - درس قرآن حسب معمول ہر روز ہے - سیٹھ عبد الرحمان صاحب حال اسی جگہ ہین اور امید ہے کہ انشاء اللہ دسمبر کے آخیر تک یا نئے سال کو شروع تک یہان حضرت کی خدمت مین قیام پذیر رہین گے - نیا مکان مہمان خانہ اور لنگر خانہ کے واسطے زیر تعمیر ہے - چندہ لنگر کی طرف احباب کو بہت توجہ کرنی چاہیئے - نیز واسطے عید فنڈ کی فراہمی کیواسطے ہر شہر اور قریہ کی جماعتون کو طیار[ی] کیواسطے گذشتہ اخبار مین بہی لکھا گیا ہے بڑی تاکید کیجاتی ہے کہ مدرسہ تعلیم الاسلام ہائی سکول جاری ہے - دوستونکو چاہیئے کہ اپنے بچونکو تعلیم کیواسطے یہان بہیج کر کہ علاوہ تعلیم دنیوی کے کسقدر روحانی فوائد

سفر دہلی

اس زمانہ کے مولویون کا نمونہ

سفر دہلی کے حالات بہت تفصیل چاہتے ہین - اور ان مین سے بعض مضامین کیواسطے اخبار مین گنجائش بہی نہین ہے - لیکن تاہم میرا ارادہ ہے - کہ مختصر طور پر کچھ کچھ حالات اخبار مین درج ہوتے رہین - باقی مفصل حالات کتاب کی صورت مین شائع ہو جائین گے - انشاء اللہ تعالیٰ -

مولوی عبد المجید صاحب دہلی مین کوئی مولوی عبد المجید بہی ہین جن کو دیکہنے کا مجہے موقع نہین ملا - مگر اسی شہر مین دو تین جگہ ان کا ذکر خیر سننے مین آیا - جس سے معلوم ہوتا ہے - کہ وہ دہلی کے مشہور آدمی اور قابل ذکر ہین - سب سے اول تو مرزا حیرت صاحب ایڈیٹر کرزن گزٹ کے ہان ہم بیٹھے ہوئے تھے - ایک دوست نے مرزا صاحب سے سوال کیا - کہ دہلی مین مولوی عبد المجید اور ایک عیسائی احمد مسیح کے درمیان وفات مسیح کے متعلق جو مباحثہ ہوا تہا - اس کا ذکر آپنے اخبار مین نہین کیا - حالانکہ وہ آپ کے شہر کا ایک مشہور واقعہ تھا - تو مرزا صاحب نے فرمایا کہ اس مباحثہ مین مولوی عبد المجید کو شکست ہوئی تہی - مین نے پسند نہ کیا کہ جس معاملہ مین اسلام کی ذلت ہوئی - اور ایک عیسائی کو غلبہ ہوا - اس کا ذکر اپنے اخبار مین کرتا - مرزا صاحب کو اس نیک نیتی اور اسلامی ہمدردی کی خدا جزائے خیر دے لیکن اصل بات یہ ہے کہ جب ایک مسلمان ایک کافر کا عقیدہ لے کر میدان مین کہڑا ہوگا - اور کافر مسلمان کا عقیدہ لے کر میدان مین کہڑا ہوگا - تو لامحالہ مسلمان کو شکست اور کافر کو فتح ہوگی - حق مثل ایک چراغ کے ہے - جس کے ہاتھ مین ہوگا - وہ اس سے نور حاصل کرے گا - اور جس نے حق کو چہوڑ دیا - وہ کبہی کامیاب ہو ہی نہین سکتا - خواہ مسلمان کہلائے - خواہ مومن بنا پہرے - جب قرآن - حدیث سے حضرت عیسیٰؑ کی وفات صاف ثابت ہے - تو ایک مُلّا نہ اس کی مخالفت کر کے سوائے ندامت اور بے عزتی کے کیا حاصل کر سکتا ہے - اور اس کے بالمقابل قرآن اور حدیث کی بات کو سچا ثابت کرنے والا کوئی ہی کیون نہ ہو وہ بہرحال فتح پائے گا - دوسری بات جو اسی مباحثہ کے متعلق دہلی کے معتبر لوگون سے ہم نے سنی - وہ یہ تہی - کہ اس مباحثہ کی ابتداء خود مولوی عبد المجید کی تحریک سے تہی - اور مخالف نے بہی قرآن اور حدیث سے ثبوت دینا شروع کیا تہا - افسوس ہے - ایسے مولویون پر جو اپنی نالائقی اور کم فہمی کے سبب اسلام کی ذلت کراتے پہرتے ہین - اور خود ہی اس مین پیش قدمی کرتے ہین - تیسری بات - جو ان سب سے عجیب ہے - وہ یہ ہے کہ جس دن ہم نے دہلی سے روانہ ہونا تہا - اسی دن ایک اشتہار نکلا - جس کا مشتہر کوئی گمنام شخص عبد الرحمن نومسلم تہا اور اس اشتہار مین حضرت امام علیہ السلام کو چیلنج کیا ہوا تہا - کہ فلان فلان مولوی صاحبان ایک جگہ جمع ہون گے - آپ کے ساتھ مباحثہ کرنے کے واسطے وہ طیار ہوئے ہین - آپ آئین اور یہ ہوگا اور وہ ہوگا - اس مشتہر شخص کو مین نے گمنام اسواسطے کہا ہے - کہ اسی دن مین نے ایک کارڈ اس شخص کے نام لکہا اور اس کارڈ پر ٹہیک وہی الفاظ پتے والے لکہے - جو اس اشتہار کے نیچے تہے - مگر ڈاکخانہ سے نکل کر وہ کارڈ پہر پہرا کر معرفت ڈاک آخر میرے پاس آگیا - کیونکہ مکتوب الیہ کا پتہ کہین نہین ملتا تہا - حالانکہ اسی دن اس کا دیا ہوا اشتہار سارے شہر دہلی مین تقسیم ہوتا پہرتا تہا - پہلے تو ہمین تعجب ہوا - کہ یہ کیا بات ہے چیلنج تو ایک ایسے عظیم الشان شخص کو دیا گیا ہے - جو مین لاکہہ سے زائد انسانون کا امام ہے - اور پہر مقابلہ کے واسطے دہلی کے بڑے بڑے مولوی لوگون کو مشتہر نے طیار کہا ہے - لیکن ایسا گمنام شخص ہے - کہ ڈاکخانہ تک اس کو خط نہین پہنچا سکتا - لیکن جب ہم اتفاقاً مولوی محمد بشیر صاحب کو ملے - جو آج کل مولوی نذیر حسین صاحب کے گدی نشین ہین - تو اس اشتہار کی اصل حقیقت ہم پر کہل گئی - چونکہ اس اشتہار مین مولوی محمد بشیر صاحب کا نام نامی بہی درج تہا - اس واسطے جب ہم مولوی صاحب سے ملے - جو نہایت خاکساری اور خلق کے ساتھ ہمارے ساتھ پیش آئے - تو ہم نے یہ اشتہار دکہایا - اور دریافت کیا - کہ کیا آپنے حضرت مرزا صاحب کو مباحثہ کے واسطے طلب کیا ہے - تو انہون نے بالکل انکار کیا - اور صاف کہا کہ یہ مولوی عبد المجید کی کارروائی ہے - انہون نے یہ اشتہار لکہا ہے - اور اپنے ہان کے ایک نومسلم کا نام نیچے لکہدیا ہے - اور ہمین چھپنے کے بعد دکہایا ہے - یہ بات سن کر ہم نہایت حیران ہوئے - اور ایک مولوی کی ایسی جہوٹی کرتوت کو دیکہہ کر افسوس ہوا - کہ آج کل علماء اسلام کا کیا حال ہو رہا ہے - بدنام کنندہ اسلام بن رہے ہین - خدا ان سے بچائے آمین

کاپی کی سیاہی احباب صاحبزادہ منظور محمد صاحب کے نام سے واقف ہین جو مدت تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا تب ہی ہین اور کچھ عرصہ سے بسبب علالت طبع اس کام کو نہین کر سکتے صاحبزادہ صاحب نہایت ذہین آدمی ہین عمدہ عمدہ اشیاء کے ایجاد کیواسطے خاص ملکہ انکو خدا تعالیٰ نے عطا کیا ہے قاعدہ یسرنا القرآن انہین کی تصنیف بلکہ ایجاد ہے انہون نے اپنے زمانہ کتابت مین کاپی کی سیاہی خود بنانے کی ترکیب حاصل کی اور اب بہی بناتے ہین جس کا نمونہ انہون نے دفتر بدر مین بہی ارسال فرمایا ہے - سیاہی بہت عمدہ قابل تعریف ہے اسمین چمک بہت ہی عمدہ ہے - جو صاحب چاہین سیاہی موصوف سے منگالین - سیاہی [illegible] صاحب موصوف قادیان مین حضرت اقدس کے مکان مین گوشہ گزین ہین

سفر دہلی

جب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دہلی مین خواجہ شیخ نظام الدین صاحب علیہ الرحمۃ کے مزار مبارک پر تشریف لے گئے۔ تو وہان کے سجادہ نشینون مین سے میان حسن نظامی صاحب نے نہایت محبت سے ساتھ ہو کر تمام مقامات دکھلائے۔ اور ہر مقام کے تاریخی حالات عرض کئے اور بالآخر اپنے خاص حجرے مین بھی حضرت اور خدام کو لے گئے اور ایک کتاب بنام شواہد نظامی پیشکش کی۔ اور حضرت کے وہان جانے سے پیشتر مکان پر آکر یہ بھی عرض کی تھی کہ آپ جب وہان آئین۔ تو معہ اصحاب میری دعوت قبول فرمائین۔ میان حسن نظامی صاحب حضرت کی روانگی کے وقت اسٹیشن پر بھی موجود تھے۔ اور ان کے زبانی اصرار اور تحریری درخواست کے جواب مین جو بیان بذریعہ ڈاک قادیان پہنچا ہے۔ حضرت نے پہنچ وہان جانے کے متعلق ایک تحریر ان کو بھیجی ہے۔ جو ذیل مین درج کی جاتی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علےٰ رسولہ خاتم النبیین و الہٖ وصحبہٖ وجمیع عباد اللہ الصالحین۔ اما بعد شعبان المبارک ۱۳۲۳ھ مین مجھے جب دہلی جانے کا اتفاق ہوا۔ تو مجھے اُن صلحاء اور اولیاء الرحمان کے مزارون کی زیارت کا شوق پیدا ہوا۔ جو خاک مین سوئے ہوئے ہین۔ کیونکہ جب مجھے دہلی والون سے محبت اور انس محسوس نہ ہوئی۔ تو میرے دل نے اس بات کے لئے جوش مارا کہ وہ ارباب صدق وصفا اور عاشقان حضرت مولیٰ جو میری طرح اس زمین کے باشندون سے بہت سا جور وجفا دیکھ کر اپنے محبوب حقیقی کو جا ملے۔ ان کی متبرک مزارون کی زیارت سے اپنے دل کو خوش کرون پس مین اسی نیت سے حضرت خواجہ شیخ نظام الدین ولی اللہ رضی اللہ عنہ کے مزار متبرک پر گیا۔ اور ایسا ہی دوسرے چند مشائخ کی متبرک مزارون پر بھی۔ خدا ہم سب کو اپنی رحمت سے معمور کرے۔ آمین ثم آمین

الراقم۔ عبد اللہ الصمد غلام احمد المسیح الموعود من اللہ الاحد القادیانی ۔ ۱۲۔ نومبر ۱۹۰۵ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

نظم

تاریخ وفات حضرت مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم

رحم کن یارب بحالِ مولوی عبد الکریم
شد ئے تو شد انتقالِ مولوی عبد الکریم
دل بسوزد چشم باردتن ہمے غلطد بخاک
چون بیاد آید وصالِ مولوی عبد الکریم
آفتاب عمرِ او نرسیدہ تا نصف النہار
اے دریغ آمد زوالِ مولوی عبد الکریم
اِنّا للہ گویم و اِنّا الیہ راجعون
سخت تر آمد فصالِ مولوی عبد الکریم
اندرین غم از کجا و از کہ یارب بشنوم
شیرین از شکر مقالِ مولوی عبد الکریم
از مسیح و مہدی موعود شان او بپرس
کس چہ داند از کمالِ مولوی عبد الکریم
نور دینِ احمدِ ختم رسولان تا فتہ
از جبین وحال وقالِ مولوی عبد الکریم
بود مثل بچہ با مادرے۔ با ذات حق
آن خشوع و ابتہالِ مولوی عبد الکریم
زیر احکام خداوند جہان بُد سر بسر
آن جلال و آن جمالِ مولوی عبد الکریم
از وطن برخاستہ بر عتبہ مہدی نشست
بر در او شد وصالِ مولوی عبد الکریم
خدمت دین را مقدم داشت بر دنیا و دین
صرف شد زور بالِ مولوی عبد الکریم
عشق قرآن در سرش بود در آن سر جان بباد
وہ چہ نیکو شد مآلِ مولوی عبد الکریم
حسب الہام مسیح اللہ عمرے وفا
ہست ہفت و چہل سالِ مولوی عبد الکریم
بر ہر مہدی رسید نور دین را بود نخلق[1]
نور بر نور اشتمالِ مولوی عبد الکریم
از پئے اعلائے دین حق کہ جوششِ داد حق
کم کسے باشد مثالِ مولوی عبد الکریم
بہر تبلیغ کلام اللہ با قلام و زبان
چون عمر کردہ خصالِ مولوی عبد الکریم
شد فنا در مہدی موعود زین واجب بماست
اتباع و امتثالِ مولوی عبد الکریم
فکر پاکش بود در قرآن فہمی بس بلند
کے رسد کس با خیالِ مولوی عبد الکریم
از پئے دنیا نہ شد غمگین گہے جانش بُدے
بہر ضعف دین ملالِ مولوی عبد الکریم
عاشق قرآن و احمد خادم حضرت مسیح
زینچہ بہ باشد کمالِ مولوی عبد الکریم
درمیان برزخ و قبر و بروز حشر و نشر
عشق قرآن صفت والِ مولوی عبد الکریم
کلمۃ الحق بشنوند تا دوستان حاضرین
بود سے از مہدی سوالِ مولوی عبد الکریم[2]
بے سر حیہ آمدہ مغفور اندر خاطرم
از پئے سالِ وصالِ مولوی عبد الکریم

[1] رائمہ کا۔ یعنی مولوی نورالدین صاحب کا حضرت اقدس کے حضور ابتداء مین حاضر ہونا اور مولوی عبد الکریم صاحب کا آپ کے ہمراہ آنا لوگون کے واسطے نور علیٰ نور تھا

[2] یعنی مولوی عبد الکریم صاحب اس غرض سے مجلس مہدی موعود مین سوال حضرت سے کیا کرتے۔ تا حاضرین احباب کلمۃ الحق سنین۔

رستم علی انبالہ۔ ۸۔ نومبر ۱۹۰۵ء

آیات حسرت الآیات تاریخ وفات حضرت مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم

در مصائب ہاء دنیا بیوفا — پیشو د انسان دائم مبتلا
در تغیر و در تبدل مے زید — ہست این قانون قدرت دائما
آن یکے کتم عدم سر بر زند — دیگر از بام حیات افتد ز پا
لقمہائے تلخ و شرب ناگوار — شد نصیب ابن آدم این غذا
پس برین سنت قدیر ایزدی — لقمہ یک تلخ خورد ستیم ما
ہل اللیالی حبالی در گوش من — کس رساند سعائے غمگین صبا
اندرین ایام نافرجام زود — مردی عارف عاشق و محی خدا
آن کریم ملت عبد الکریم — کرد رحلت از جہان بے بقا
گشت تنگ از حجرہ خاکی وجود — طائر روحش پریدہ بر سما
آہ گزیدہ از جماعت احمدی — شد شتابان سوئے فردوس علا
این شتابی کرد او از بہر این — بود او مشتاق دیدار را
مقتدیش تلکیا از انتظار — از دل پر شوق گویا مرحبا
دل احباب در فراقش سوگوار — جان محزونان بگیرد بیکا
از وفات مولوی عبد الکریم — گنبد گردون نماید صفیا
چون بگرید آسمان بے شعور — دوستان گر یہ اثر شد سزا
آن رفیق و مخلص مہدی دین — مرد میدان بود اندر وغا
چون رضائے خویش دادہ بالقضا — خورد در پہلوئی خود نشفا
از دل پر درد من آید برون — ناگہان بانگ واحسرتا
آن سعادتمند مردے پاکباز — خادم اسلام مصطفےٰ
چون عمر بود است غیرتمند دین — با شجاعت اہل ہوا
آن ندیم حضرت مہدی مسیح — گشت پنہان زین بے بہا
من گمان دارم کہ روح پاک او — دادا ند مہدی این ندا
من نخواہم بعد زین بس زیستن — این چنین بود ستم رہا
اے خداوند بفضل رحم خویش — کن بہ مہدی رہنما

حافظ احمد الدین ۔ مورخہ دان

ضرورت مصلح پر شہادت نظم

۶

مظفر نگر مین مسلمانون کے ایک بڑے جلسہ مین جو ماہ اکتوبر ۱۹۰۵ء مین ہوا۔ اسلام کی موجودہ حالت پر ایک صاحب نے ایک نظم پڑہی۔ جو ضرورت امام پر شاہد ہے۔ وہ نظم ہم اس جگہ نقل کر کے اور مناسب نوٹ دے کر علماء کو اور عوام کو توجہ دلاتے ہین کہ ایسے فساد کے زمانہ مین اگر خدا کی طرف سے کوئی مہدی تمہارے لئے پیدا نہ ہوا تو پھر کب ہوگا

شجرہ اسلام عربی

شجر اسلام وہ جس کو محمدؐ نے لگایا تھا
شجر اسلام وہ جس کا تمام عالم پہ سایا تھا
شجر اسلام وہ جس کو صحابہ نے بڑہایا تھا
رہا باقی نہ جس کے فیض سے اپنا پرایا تھا
فقط ہین ڈالیان باقی نہین ہے نام کو پتا
اگر وہمت نہ سوکھے یہ جو یہ سوکھا غضب ہوگا

نہین یہ وہ شجر جس نے کہ پانی سے غذا پائی
ہم تمنے کری خدمت جو تھی اس پہ بہار آئی
صحابہ نے پلایا خون اس نے پرورش پائی
ہوئے ہم ناخلف ایسے کہ اس کی شکل مرجہائی
فقط ہین ڈالیان باقی نہین ہے نام کو پتا
اگر وہمت نہ سوکھے یہ جو یہ سوکھا غضب ہوگا

ہے اس شجر مقدس کو نکموں سے پڑا پالا
کرو ہمت کہ ہو سرسبز ہر ہوا پہول پہل پیدا
اور ان کی غفلتون مین ہی خزان نے ناس کر ڈالا
تمہاری متفق کوشش سے ہو پھر بھی گل لالہ
فقط ہین ڈالیان باقی نہین ہے نام کو پتا
اگر وہمت نہ سوکھے یہ جو یہ سوکھا غضب ہوگا

لگا و باغ باغیچہ خبر اس کی نہین کچھ بھی
ہون لاکھ اسلام پر حملے خبر اس کی نہین کچھ بھی
اڑا دو خوب گل چھرے خبر اس کی نہین کچھ بھی
کہان تک یہ شتر غمزے خبر اس کی نہین کچھ بھی
فقط ہین ڈالیان باقی نہین ہے نام کو پتا
اگر وہمت نہ سوکھے یہ جو یہ سوکھا غضب ہوگا

کبھی قسمت بھلا بھی کسی صورت سے پلٹی ہین
بھلا ان گو نگموں سے بھی کہین کچھ کام چلتے ہین
نہ جب تک قوم خود بدلے نہین وہ بھی بدلتے ہین
نہین چھوٹا بڑا کہنے مین اپنی راہ چلتے ہین
فقط ہین ڈالیان باقی نہین ہے نام کو پتا
اگر وہمت نہ سوکھے یہ جو یہ سوکھا غضب ہوگا

نہ اخلاق محمدؐ ہم مین شرم و حیا باقی
بتائین کیا کہ ہم مین اور کیا رہا باقی
نہ آداب شریعت ہے نہ زہد و اتقا باقی
چھنین سب نعمتین ایک ایک جھگڑا رہ گیا باقی
فقط ہین ڈالیان باقی نہین ہے نام کو پتا
اگر وہمت نہ سوکھے یہ جو یہ سوکھا غضب ہوگا

ہے اپنون سے عداوت غیرون سے محبت ہے
جو اپنا بات ہی کہدی تو قیامت ہے
جو صدمہ غیر پہنچاوین گلہ ہے نہ شکایت ہے
بھلا وہ قوم کیا سنبھلے کہ جسکی ایسی حالت ہے
فقط ہین ڈالیان باقی نہین ہے نام کو پتا
اگر وہمت نہ سوکھے یہ جو یہ سوکھا غضب ہوگا

کیا محسوس کچھ تم نے کہ کیا یہ حالت ہے
مین کہتا ہون کہ یہ سب کچھ نا بدولت ہے
خصوصاً بھائی کو بھائی سے اپنی یون عداوت ہے
یقین جانو مخبو! علم اک بھرپور دولت ہے
فقط ہین ڈالیان باقی نہین ہے نام کو پتا
اگر وہمت نہ سوکھے یہ جو یہ سوکھا غضب ہوگا

حمیت کی جگہ تم مین اگر ہے خودسری باقی
کھڑا ہے اس سہارے پر بڑی نہین ہے تری باقی
تو بس یہ جان لو ہمت ہی کچھ اسمین نہین باقی
مسلمانو! اگر تم مین حمیت ہے ذری باقی
فقط ہین ڈالیان باقی نہین ہے نام کو پتا
اگر وہمت نہ سوکھے یہ جو یہ سوکھا غضب ہوگا۔

نوٹ۔ بے شک بزرگ تو ہمیشہ کہتے آئے تھے۔ کہ مسیح چودہوین صدی مین آئے گا۔ اب انکار کرنے والے ضرور ناخلف ہین۔ آپنے سچ کہا۔ ایڈیٹر نوٹ۔ جس نے ان حملون کی خبر لی وہی نبوت کا وارث ہے نوٹ۔ سچ ہے۔ خدا کی یہی وحی اس زمانہ مین تازہ طور سے مسیح پر نازل ہوئی ہے نوٹ صدقت۔ یہی حال تمہارے مخاطبین کا ہے۔ ایڈیٹر

نوٹ۔ عیسائیون اور آریون سے دوستانہ ملاقات کرتے ہین۔ اور عامل بالقرآن والحدیث جماعت کو اسلام کی خوبیان بیان کرنے کے قصور مین پتھر مارتے ہین۔ نوٹ۔ من مات ولم یعرف امام زمانہ فقد مات میتۃ الجاہلیہ۔ جو شخص اپنے امام کو پہچانے بغیر مرگیا۔ وہ جاہلیت کی موت مرگیا۔

اخبار تیغ اسلام مین ویاننددی احکام پر ایک نظم شائع ہوئی ہے۔ جس مین سے چند بند ناظرین کی دلچسپی کے واسطے ہم اس جگہ درج کرتے ہین۔

نظم
ویانندی احکام

پیار بزن عمر کے حق کو سمجھو
عمل اس نصیحت پر جو جو کریگا
کریگی نیوگ اور سے وہ بیچاری
تجارۃ کو نکلو تو تین سال پیچھے
عمل اس نصیحت پہ جو جو کریگا

نہ اولاد ہو تو کسی پاس بھیجو
وہ چیلا سوامی کا پکا بنیگا
تمہین دیگی اولاد ایک پیاری پیاری
جو لوٹو تو پیارہ ہونگے تمہارے
وہ چیلا سوامی کا پکا بنیگا

کسی اور سے بیٹا پیدا کراؤ
جو پردیس جاؤ تو عورت تمہاری
عمل اس نصیحت پہ جو جو کریگا
کرے سودتم اصل پاؤگے تکے
سنو نیوگ نامہ بہت خوب ہے

نہ کچھ تم ڈرو اور نہ کچھ ہچکچاؤ
مصیبت اٹھاؤ وہ کیون دکھیاری
وہ چیلا سوامی کا پکا بنیگا
ملے بیوی اور بالشفقت کی لڑکو
ویانندی کو یہ مرغوب ہے

بشیر احمد

قبول اسلام۔ موضع کنوجہ تحصیل غازی آباد مین ۲ نوجوان برہمن زادون نے بصدق دل اسلام قبول کیا

شہر فیض آباد مسجد سرائے کے حافظ خدا بخش کے ہاتھ پر مسمی نانک چند آریہ ۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء بعد مغرب مشرف باسلام ہوا۔ اسلامی نام عبدالعزیز رکھا گیا۔ اس وقت سے وقت عشاء تک نانک چند المعروف عبدالعزیز نے لکچر خوب ویٹرلے سے مسجد سرائے مین دیا۔ شہر فیض آباد کے کئی آریہ و ہندو وغیرہ شریک جلسہ تھے۔ نومسلم عبدالعزیز نے آریہ و ہندو کو چیلنج دیا کہ آؤ مجھ سے جس طرح چاہو بحث کرو۔ نانک آریہ لاہور کا رہنے والا ہے۔ عمر ۲۵ سال

انبالہ شہر مین ایک سکھ مسمی ہر سنگھ معہ اپنی بیوی کے حافظ محمد عبدالرحمان خان صاحب کے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوئے چونکہ انپر خدا کی رحمت نازل ہوئی۔ اس لئے حافظ صاحب موصوف نے انکا اسلامی نام رحمت اللہ قرار دیا۔ اور ان کی بیوی کا کنیز فاطمہ دیگر قدیم مسجد حضرت توکل شاہ صاحب مین ایک شخص مسمی چوہڑ رام مستری نے دین اسلام قبول کیا اور انکا اسلامی نام رحمت اللہ رکھا گیا کھنڈوہ۔ بعد نماز جمعہ جامع مسجد کھنڈوہ مین مسماۃ رکھی قوم ہندو سنار منہ پر آنچل ڈالے ہوئے آئی۔ اور خواہش آنچل کی اوٹ سے ظاہر کی۔ کہ مین ایمان لائی ہون مجھے مسلمان کیجئے۔ حسب خواہش مولوی احمد اللہ صاحب نے کلمہ پڑہایا۔ اور قاضی امیر علی صاحب نے اس کو مشرف باسلام کیا۔ نام زینب رکھا گیا۔

روزہ (معین الدین - مدرس) روزہ مسلمانوں سے پہلے پارسی ہندو - مصری - اسوری - یونانی - رومی - یہودی - عیسائی غرض تمام بڑے بڑے مذاہب و اقوام میں مروج تہا - یہودیوں اور عیسائیوں میں اس کا رواج بہت تہا مسلمانوں کی طرح رومن کیتھالک عیسائیوں لنٹ کے بہت سے روزے رکھے جاتے ہیں - طبی نظر سے روزہ رکھنے میں جسم کے فاسد مادے تلف ہو جاتے ہیں - یورپ و امریکہ میں لوگوں نے بغرض تجربہ دس دس بیس بیس دن کے روزے رکھے ہیں -

ریویو

پارہ عم مترجم - قرآن شریف کا آخری سیپارہ جو اکثر بچوں کو پڑھانے کے واسطے اس طرح چھاپا جاتا ہے - کہ چھوٹی سورتیں پہلے لکھی جاتی ہیں اور لمبی سورتیں ترتیب وار آخر میں آتی ہیں اسی تجویز کے مطابق یہ پارہ ہمارے احمدی دوست جناب محمد عبد الرشید صاحب زمیندار نے اپنے مطبع احمدی واقعہ محلہ رنگ سازان صدر بازار کیپ میرٹھ میں چھپوایا ہے - کاغذ کی تقطیع کلاں ہے - حنائی - زرد - ملٹ - سفید عمدہ - جیسا کوئی پسند کرے - منگوا سکتا ہے - بین السطور اُردو ترجمہ بھی دیا گیا ہے - اور تیس صفحہ پر یہ پارہ ختم ہوا - باوجود ان سب خوبیوں کے قیمت صرف ۳/ رکھی گئی ہے - جن صاحبان کو ضرورت ہو - وہ مذکورہ بالا پتہ پر خط لکھکر طلب کر سکتے ہیں اور قادیان میں سید عبد الحی صاحب عرب سے مل سکتے ہیں -

خطبات و مکتوبات محمدیہ - اس کتاب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبات اور مکتوبات اصل عربی بمعہ ترجمہ اُردو ایک جگہ جمع کر کے چھاپے گئے ہیں - ترجمہ مولوی محمد افضل صاحب جینگوی نے کیا ہے - اور کتاب مذکورہ بالا پتہ پر مطبع احمدی واقعہ میرٹھ میں چھپ کر شایع ہوئی ہے - اور قادیان میں عرب صاحب موصوف سے بھی مل سکتی ہے - قیمت ۸/ یہ کتاب کسی زیادہ ریویو کو نہیں چاہتی - حضرت نبی کریم فخر بنی آدم سرور انبیاء - خاتم الرسل کے خطوط اور وعظ ہیں - ہر مسلمان کے واسطے ان کا پڑھنا اور عمل کرنا موجب ہدایت ہے - اس جگہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلا خطبہ جو آپ نے مکہ معظمہ میں پڑھا - اصل عربی بمعہ ترجمہ نقل کرتے ہیں -

الخطبۃ الاولیٰ لمحمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمکۃ المعظمۃ

(۱)

عن ابن عباس قال لما نزلت ھذہ الاٰیۃ وانذر عشیرتک الاقربین خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی صعد علی الصفاء فھتف یا صباحاہ فقالوا من ھذا الذی یھتف قالوا محمد فقال یا بنی عبد المطلب یا بنی عبد مناف یا بنی قصی فاجتمعوا الیہ فقال ارأیتکم لو اخبرتکم ان خیلا تخرج بسفح ھذا الجبل اکنتم مصدقی قالوا ما جربنا علیک کذبا قال فانی نذیر لکم بین یدی عذاب شدید فقال ابولھب تبا لک ما جمعتنا الا لھذا ثم قام فنزلت ھذہ السورۃ تبت یدا ابی لھب الی اخر السورۃ

یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلا خطبہ ہے - جو آپ نے حکم خداوندی کی اطاعت میں تمام قوم کو اکٹھا کر کے ایک اونچے پہاڑ پر پڑھا - اور ساری قوم کو عذاب الٰہی کا خوف دلایا - اس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے - کہ قوم کو آپ پر کس قدر اعتبار تھا - کہ صرف آپ کے بلانے پر سب جمع ہو گئے -

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مکہ معظمہ میں پہلا خطبہ

ابتدائی بعثت میں . . . آنحضرت آزادی کے ساتھ وعظ نہیں کرتے تھے - ابن عباس سے روایت ہے - کہ جب آیہ فاصدع بما تؤمر اور وانذر عشیرتک الاقربین نازل ہوئی - تو آپ کھلے طور پر آواز بلند بے خوف و خطر وعظ کرنے لگے - اور اپنے رشتہ داروں کو بھی غضب الٰہی سے ڈرانے اور ایمان پر رغبت دلانے لگے - یہاں تک کہ ایک دن آپ نے کوہ صفا پر چڑھ کر تمام رؤسائے قریش کو نام بنام پکار کر بلایا - کسی نے کہا - یہ کون پکارتا ہے - لوگوں نے کہا کہ محمد ہے -

جب سب حاضر ہو گئے - تو آپ نے یوں وعظ کیا - کہ اگر میں خبر دوں - کہ اس پہاڑ کے نیچے سے کچھ لوگ اس ارادہ سے آئے ہیں - کہ تم پر چھاپہ ماریں - اور تم کو لوٹیں - تم مجھے سچا جانو گے - یا جھوٹا - چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابتدائے عمر سے صادق اور امین مشہور و مرجع خاص و عام تھے) اس لئے بالاتفاق بولے - کہ کیوں نہیں ہم نے تیری آج تک کوئی بات جھوٹی نہیں دیکھی - نہ کسی نے تم پر آج تک کبھی جھوٹ کی تہمت لگائی ہے - تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - کہ اچھا تو میں تم کو اس عذاب شدید اور غضب الٰہی سے جو آگے آنے والا ہے - ڈراتا ہوں - اس وقت ابولہب کو بڑا اشتعال آیا - اور آنحضرت کو بُرا بھلا کہنے لگا - اور کہا کیا تو نے ہم کو اسی لئے جمع کیا ہے ؟ پھر ابولہب اٹھ کر چلا گیا - اور سورہ تبت یدا ابی لہب نازل ہوئی -

صداقت کا جھنڈا

اس کارخانہ نے اول ہی اول ہندوستان میں اپنے شائقین کے اطمینان کی غرض سے یہ عجیب ڈھنگ نکالا ہوا ہے - کہ ہر دوا کا نمونہ صرف ایک کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے - بعد پسند جس کا مال چاہے - قیمتاً طلب کرے

سرمہ سلیمانی - یہ وہ سرمہ ہے - جو استعمال کے اول ہی روز سے اپنا جادو نما اثر دکھلانا شروع کر دیتا ہے - اور جملہ امراض چشم مثل آنکھوں سے پانی بہنا - کمزوری بصارت - دھند - جالا - پھولا - شبکوری وغیرہ کو اس طرح رفع کرتا ہے - جیسے آفتاب تاریکی کو - اور قیمت صرف فی تولہ ۸/

سنون دندان - کوئی سے امراض ڈاڑھ و دانت تکلیف نہیں دے سکتا کیونکہ اس سنون کے استعمال سے خواہ ڈاڑھ پھولی ہو یا مسوڑھوں میں درد ہو یا خون آتا ہو - دانت ہلتے ہوں - منہ میں بدبو آوے - دانت میں کیڑا لگا ہو ایک دفعہ لگا دیں مریض بہلا چنگا ہو جاتا ہے چند یوم کے استعمال سے پھر مرض نہیں ہوتا اور دانت مثل موتی چمکنے لگتے ہیں - قیمت فی بکس جو عرصہ تک کافی ہے ۴/

سونے چاندی کی گولیاں - یہ دوا اسم بامسمیٰ ہے جو صاحبان اپنی قوت کو فاتحہ دے چکے ہیں - یا عمر کی ضعیفی نے قویٰ کو کمزور کر دیا ہے - یا کثرت نے اعضاء ڈھیلا بنا دیا ہے - یا بچپن کی بے اعتدالیوں نے بیکار بنا دیا ہے ذرا ہماری ان حبوب کا استعمال فرمائیے - پھر دیکھتے ہیں - کہ آپ کیوں کر اپنی کمزوری کے شاکی ہو سکتے ہیں - یہ حبوب حلق سے اترتے ہی اپنا اثر تمام بدن پر کر دیتی ہیں - پس کمزور کو آب حیات ہیں - قیمت سا ٹھ عدد صرف ...

المشتہر - حکیم سرفراز حسین و حکیم محمد حسین مالکان کارخانہ احمدیہ مقام ... ضلع ...

دفتر بدر سے خط و کتابت

ہر ایک خریدار کو جب اخبار روانہ کیا جاتا ہے تو اس کے پتہ کے چٹ پر نام سے پہلے نمبر خریداری بھی دیا جاتا ہے - سب خریداران کی خدمت میں التماس ہے - کہ خط و کتابت کے وقت خط کے اندر اپنے نام کے ساتھ نمبر خریداری ضرور دیا کریں - اور اپنا نام اور پتہ صاف اور خوشخط لکھا کریں - بعض لوگوں کی عادت ہے - کہ خط کا مضمون بہت خوش خط لکھتے ہیں - مگر اپنا نام اور پتہ ایسا شکستہ خط میں جلدی سے لکھ دیتے ہیں - کہ یہاں کسی سے پڑھا نہیں جاتا - اور اس واسطے ایسے خط بغیر جواب لکھنے کے افسوس کے ساتھ فائل کر دئے جاتے ہیں -

درخواست دعا - ماسٹر عبد الحق صاحب احمدی سابق ملازم ڈاکخانہ پسرور حال مدرس مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان تحریر فرماتے ہیں کہ ڈاکخانہ کی طرف سے مجھ پر ایک مقدمہ دائر ہے جس میں بالکل بری ہوں ... لیکن تاہم احباب احمدی میرے لئے دعا فرماویں کہ خدا کریم مجھے ابتلاء سے بچا ...

"دارالمحن"

اس دُنیا کو دارالمحن کہا جاتا ہے۔ اس لئے کہ کوئی فرد بشر مصیبتوں سے محفوظ نہیں۔ مومن پر بھی مصیبتیں آتی ہیں۔ اور کافروں پر بھی۔ مابہ الامتیاز دو باتیں ہیں۔ غیر متقی۔ فاسق۔ کافر اس مصیبت سے برباد ہو جاتا ہے۔ مگر متقی۔ نیکوکار۔ مومن۔ ایسی مصیبت سے تباہ ہونے کی بجائے ترقی پاتا ہے۔ اس کے لئے مصیبتیں وہ کام دیتی ہیں۔ جو مشک خالص و صندل کے لئے گھسنا۔ مثال کے طور پر حضرت یوسف علیہ السلام کے حالات یاد کرو۔ وہی قید اور سجن ان کے لئے بادشاہی کا موجب ہو گئی اور آپ نے وہ اعزاز پایا۔ کہ تمام مصر کے مالی افسر بنے۔ اور پھر وہی بھائی جو اپنی طرف سے انھیں معدوم کر چکے تھے خرّوا لہ سجدا۔ اب دیکھئے۔ صدہا مجرم ہمارے سامنے جیل خانوں میں جاتے ہیں۔ مگر ان کی قید ان کے لئے خیر و برکات کا باعث ہونے کی بجائے تباہی کا سبب ہوتی ہے۔

۲۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی مکہ سے نکالے گئے مگر کیا نکالنے کا انجام وہی ہوا۔ جو اور معمولی لوگوں کو نکالنے کا ہوتا ہے۔ ہرگز نہیں بلکہ لرادک الی معاد کی پیشگوئی کے مطابق دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ آپ شاہنشاہ بن کر اسی سرزمین میں داخل ہوئے۔

۳۔ حضرت ایوب کو بہت سی تکلیفیں پہنچیں۔ بیمار بھی ہوئے اہل و عیال جدا ہو گئے۔ مگر انجام دیکھو۔ "وھبنا لہ اھلہ ومثلھم معھم رحمۃ منا"۔ نہ صرف وہی بلکہ ان جیسے اور بھی خداوند کریم نے عطا کئے۔

۴۔ کئی مجرم پھانسی دئے جاتے ہیں۔ جو آخر کار ہلاک ہوتے ہیں اور اپنے جرم کے لحاظ سے مطعون خلائق ہو کر ملعون کہلاتے ہیں مگر حضرت عیسےٰ علیہ السلام پر بھی ایسی ہی مصیبت پیش آئی۔ اور وہ ہلاک نہیں ہوئے۔ بلکہ وہی صلیب ان کے لئے شاہزادہ نبی کہلانے اور جیتے جی مع حواریوں کے جنت (کشمیر) میں پہنچانے کا موجب ہوئی۔

۵۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی دریا میں داخل ہوئے۔ اور فرعون بھی۔ اب دیکھئے۔ ایک ہی رنگ کی مصیبت خدا کے برگزیدہ کے لئے نجات اور مغضوب کے واسطے غرق کا سبب بن گئی۔ ۶۔ کئی گڈریئے بکریاں چراتے ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے بھی بکریاں چرائیں۔ حتیٰ کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی۔ مگر خدا نے ان برگزیدوں کو حیوانوں سے آدمیوں کا چرواہا بنا دیا

پس مذکورہ بالا مثالوں کو پیش نظر رکھ کر اے میرے عزیزو جب کسی گروہ پر کوئی مصیبت ہے۔ تو جلدی نہیں کرنی چاہیئے اور انجام کی طرف نظر رکھنی چاہیئے۔ کہ والعاقبۃ للمتقین (انجام اچھا پرہیزگاروں کا ہے) وارد و نازل ہو چکی ہے۔ ایسے موقعوں پر جلدبازی سے سلب ایمان ہو جانے کا اندیشہ ہے۔

دیکھو سیدنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مکے سے نکلنے پر جلدبازی سے تالی بجانے والے آخر شرمندہ ہوئے۔ جبکہ انہوں نے تھوڑے عرصہ کے بعد اپنا بادشاہ دیکھا۔ ۲۔ یوسف علیہ السلام کو کنوئیں میں پڑا ہوا۔ غلام اور قیدی دیکھ کر جو خوش ہوئے تھے۔ وہ آخر کار نادم ہوئے۔ ۳۔ خدا تعالےٰ نے موسےٰ علیہ السلام و خضر علیہ السلام کے قصے میں اس مسئلہ کو خوب سمجھایا ہے۔ دیکھو وہی کشتی کا پھاڑنا۔ دیوار بلا مزدوری بنا دینا۔ لڑکے کو ذبح کر دینا۔ آخر میں بہت سے اسرار و مصالح و حکم کا جامع نکل آیا۔ بظاہر تو ایک امر مکروہ معلوم ہوتا تھا۔ الغرض جلدی نہیں کرنی چاہیئے۔ کہ خدا تعالیٰ کے کام حکمتوں سے خالی نہیں ہوتے جب بابو محمد افضل مرحوم ایڈیٹر اخبار "بدر" میرے عزیز و محبوب بھائی فوت ہوئے ہیں۔ تو کئی نادانوں نے استہزاء و تمسخر سے کام لیا۔ اور بعض ضعیف الاعتقاد پریشان ہوئے مگر جب مفتی محمد صادق صاحب میرے مکرم دوست ان کے قائمقام ہوئے۔ تو اس حکمت الٰہی پر اوروں کا پتہ نہیں مگر میں نے تو سجدہ شکر کیا تھا۔ ایسا ہی اب ہزبر میدان فصاحت مولانا عبدالکریم مخدوم الملت (غفر اللہ لہٗ) کی وفات پر نادان کہتے ہیں۔ وہ رونق شن قادیانی تھے۔ نفس ناطقہ تھے۔ اب ان کے جانے سے یہ کارخانہ سب اکھڑ جائے گا۔ مگر شاید انہیں معلوم نہیں۔ کہ یہ سلسلہ اس خدا کا سلسلہ ہے۔ جو حیّ و قیوم ہے۔ عجب نہیں۔ کہ اس قادر مطلق نے یہ بتانے کے لئے ایسا کیا ہو۔ کہ دیکھو ہم اس سلسلہ کو ان کے بغیر بھی دن دگنی رات چوگنی ترقی دے سکتے ہیں۔ ایسی ایسی مصیبتوں سے مومنین کی آزمائش مقصود ہوتی ہے۔ دیکھو جب جنگ احد میں شکست ہوئی۔ تو خدا تعالیٰ نے اس کی کئی حکمتیں فرمائیں۔ (۱) منافقین نکل جائیں۔ تاکہ یہ سلسلہ پاک سلسلہ رہے (۲) ان مومنوں کے ایمانوں کا امتحان ہو جائے (۳) لوگوں پر ظاہر ہو جائے کہ یہ مومنین ایسے راسخ العقیدہ ہیں۔ کہ باوجود ایسی مصیبتوں اور ناکامیوں کے پھر بھی میدان نہیں چھوڑتے۔ پس مومن کا کام تو یہی ہے۔ کہ جب اس پر کوئی مصیبت نازل ہو۔ تو سمجھے کہ خدا تعالیٰ کا کوئی خاص نشان ظاہر ہونے لگا ہے۔ جیسے زرگر سونے کو کچھ بنانے کے لئے (تاکہ کسی محبوب کے زیب گلو ہو) آگ میں ڈالتا ہے۔ ایسے ہی جب مومن مصیبت میں پڑے تو سمجھے۔ خدا مجھے کچھ بنانے لگا ہے۔ اور اس سے بے عزتی اپنی تصور نہ کرے۔ کیا؟ (۱) یوسف علیہ السلام کے قید میں رہنے سے ان کی عزت میں فرق آگیا (۲) امام حسین علیہ السلام میدان کربلا میں بے خانماں شہید ہوئے۔ تو انکی وجاہت میں فرق آیا۔ (۳) امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ قید کئے گئے تو اب انہیں کوئی نہیں مانتا؟ (۴) ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے طائف والوں نے کیا سلوک کیا۔ مگر بایں ہمہ اب سرور کائنات کس معزز لقب سے یاد کئے جاتے ہیں۔ اللّٰھم صل وسلم علی محمد وعلی آل محمد۔ یہ آزمائشیں تو مومنین پر ضرور آتی ہیں۔ اور انہی سے مراتب بلند ہوتے ہیں۔ حضرت موسیٰ کو خدا تعالیٰ فرماتا ہے وفتنٰک فتونا (ہم نے تجھے خوب ٹھوک بجا کر آزما لیا) ایسے ابراہیم علیہ السلام کی نسبت۔ اذ ابتلےٰ ابراھیم ربہ بکلمات فاتمھن۔ (۳) عام مومنوں کی نسبت فرمایا۔ احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا اٰمنا وھم لا یفتنون۔ پھر بطور پیش گوئی فرمایا۔ ولنبلونکم بشیٔ من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات (ضرور ابتلا میں ڈالیں گے ان پانچ چیزوں سے۔ خوف (جنگ وغیرہ) بھوک۔ مالوں کا نقصان۔ جانوں کا نقصان۔ پیداوار کا نقصان) پس اے حضرات! ہم ان باتوں سے نہیں گھبراتے۔ بلکہ ان ابتلاؤں کو خاص رحمت کی پیش خیمہ خیال کرتے ہیں والسلام

خاکسار احمدی گجراتی از گولیکے ضلع گجرات

وہ قسمیہ اشتہار جو امرتسر میں دیا گیا تھا اور جسکی قسم کی پرواہ کسی مسلمان نے نہ کی

بسم اللہ الرحمن الرحیم — **اعلان** — نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

دیکھو! ہم ہر ایک مسلمان اور دوسرے مذاہب کے پیروؤں کو اللہ تعالیٰ کی قسم دیتے ہیں (جسکی قسم سے تجاوز کرنا سخت گناہ ہے) کہ کوئی صاحب ہماری تقریر کے پہلے یا درمیان میں یا بعد میں ہمارے مقابل مخالفانہ اعتراض یا سوال نہ کریں

عالی جناب حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود رئیس قادیان حسن اتفاق سے سفر دہلی سے واپسی پر ہم لوگوں کی درخواست پر جو جماعت احمدیہ ہے۔ امرتسر قیام پذیر ہوئے ہیں اور آپ نے ہماری درخواست پر ایک پبلک وعظ کرنا منظور فرمایا ہے۔ چنانچہ آپ ۹۔ نومبر ۱۹۰۵ء یوم جمعرات بوقت ۸ بجے صبح بمقام منڈوہ بابو گھنیا لال صاحب وکیل ایک عام لیکچر دیں گے اس لیکچر میں آپ اسلام کی خوبیوں اور اسکی سچائی پر زبردست عملی دلائل پیش کریں گے جو معقولی رنگ کے علاوہ اسلام زندہ ثمرات اور انوار و برکات پر مشتمل ہوں گے۔ اور مسلمانوں کی حقیقی ترقی اور اسلام کی حقیقی ترقی کے وسائل کی مسلمانوں کو نصیحت کریں گے۔ اپنے دعاوی پر بھی دلائل دیں گے۔ اسلام اور آنحضرت صلعم اور قرآن کریم کے کمالات کا بیان فرمائیں گے۔ پس جو ہمارے بھائی جماعت احمدیہ میں آپکی تشریف آوری اور اس لیکچر دینے سے بے خبر ہوں اور ایسا ہی دیگر صاحبان جو حضرت اقدس مرزا صاحب کے دعاوی کے متعلق دلچسپی رکھنے والے ہیں وہ وقت مقررہ پر تشریف لا کر فائدہ اٹھائیں اس امر کو بخوبی یاد رکھیں کہ چونکہ یہ جلسہ محض تبلیغ حق کے خاطر ہو گا اس سے کوئی غرض مباحثہ یا مناظرہ کا جلسہ منعقد کرنا نہیں ہے اس لئے کسی صاحب کو جلسہ کے اول یا درمیان یا آخر میں قطعاً بولنے کی اجازت نہیں ہے جو صاحب اس غرض اور مقصد کو مد نظر نہ رکھ سکیں [illegible]

ولقد نصرکم اللّٰہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر نصرت کا محتاج ہے

آج کل بڑے بڑے شہروں میں جہاں ہر طرح کے سامان چھپائی لکھائی اور فروخت کے باسانی میسر آجاتے ہیں۔ ان میں اخباروں کی جو حالت ہے وہ ظاہر ہے۔ شاید ہی کوئی اردو کا ایسا اخبار ہو جو صرف اخبار کی خریداری پر قائم ہو۔ ورنہ ہر ایک اخبار والا علاوہ اخبار نویسی کے اشتہارات۔ کتب فروشی۔ دوائی فروشی وغیرہ وغیرہ کاموں کے ذریعہ سے اپنا گذارہ چلا رہا ہے۔ پھر جب بڑے شہروں میں دنیا داری کی اخبار کا یہ حال ہے۔ حالانکہ دنیا کے خریدار بہت زیادہ ہیں۔ تو ایک گاؤں میں ایک دینی اخبار کا کیا حال ہو سکتا ہے۔ جو صرف دین کے لئے ہے جس کے طالب بہت ہی تھوڑے ہیں یہی سبب ہے۔ کہ جب سے اخبار بدر قائم ہوا ہے اس کی حالت ہمیشہ کمزور اور نازک رہی ہے۔ کوئی دو چار دن اچھے گذر گئے۔ تو پھر بیس چالیس دن تنگی اور تکلیف کے۔ بعض لوگ خیال کرتے ہیں اور کہتے ہیں۔ کہ اخبار الحکم بھی قادیان سے ہی نکلتا ہے۔ اور خوب چلتا ہے۔ یہ صحیح ہے۔ کہ الحکم خوب چلتا ہے۔ ایسا کہ اب روزانہ ہونے کو ہے۔ خدا اسے قائم رکھے۔ اور اس میں اور بھی ترقی دے۔ وہ روزانہ سے بھی بڑھ کر دن میں صبح و شام دو دو دفعہ نکلنا شروع ہو۔ لیکن یاد رہے۔ الحکم کی ترقی کے متعلق چار باتوں کو مد نظر رکھنا چاہیئے اول۔ وہ کتنے سالوں سے ہے۔ اپنی ابتدائی حالت میں بعض دفعہ اگر کسی مہینہ میں صرف ایک دفعہ ہی نکلتا تھا۔ تو بھی بیرونی احباب اس کو اپنی غنیمت جانتے تھے۔ چونکہ صرف ایک ہی اخبار تھا۔ اس کی کوئی بے قاعدگی دل کو بری نہ لگتی تھی۔ دوم۔ اس وقت ایک ہی اخبار ہونے کے سبب قوم نے اس کی اسقدر عزت کی کہ بعض نے سو سو روپیہ تک کی یکشت بالسالیانہ امداد کی۔ اس کا چندہ بعض احباب نے دس دس بیس بیس روپیہ دیا۔ الغرض ایک کثیر رقم کے ساتھ الحکم کی امداد کی۔ اور ضرور تھا کہ کیجاتی۔ سوم۔ بعض بزرگان دین نے اپنی بیش قیمت تصانیف کارخانہ الحکم کو بلا اجرت عطا کیں۔ جس سے کارخانہ کو بڑی مدد ملی۔ چہارم۔ باوجود ان امدادوں کے میں جانتا ہوں۔ کہ ابتدائی سالوں میں صاحب اخبار الحکم اخبار نویسی کے بعض دیگر کاروبار کر کے بڑی مشکل سے اپنا گذارا کرتے تھے۔ اور جس طرح بھی ہو سکتا تھا۔ اخبار کو چلاتے تھے۔ ان ہر چہار باتوں میں سے اخبار بدر کیواسطے کوئی بات بھی اس وقت تک میسر نہیں آئی۔ نہ اس کے واسطے یہ وہ زمانہ ہے کہ یہ ایک ہی قومی اخبار ہو۔ پر اسلا جیسا کہ قوم سر آنکھوں رکھتی چلی جائے۔ یہ قسمت سبقت کی تو الحکم لے گیا۔ اور نہ اس کا مالک اپنے دنیوی کاروبار سے ایسا فارغ اپنے آپ کو کر سکتا ہے۔ کہ اگر قادیان میں بیٹھ رہے اور جس طرح ہو سکے۔ اخبار چلائے۔ بلکہ اس کو ایڈیٹری اور مینجری کے واسطے ایک پچاس روپے ماہوار کا ملازم رکھنا پڑا۔ حالانکہ بعض مہینوں میں اخبار کی کل آمد پچاس سے کچھ ہی زیادہ ہوتی ہے۔ نہ اس کے واسطے احباب کی طرف سے کوئی بڑے ڈونیشن اور یکمشت یا سالیانہ امداد حاصل ہوتی ہے۔ نہ اس کی قیمت اتنی بڑی ہے۔ کہ یہی تھوڑے خریداروں میں کافی ہو سکے۔ نہ اس کے کارخانہ کو کسی بیش قیمت تصانیف کے ساتھ امداد دی گئی ہے۔ الغرض ان تمام فوائد میں سے جو اخبار الحکم کے واسطے حاصل تھے۔ بدر کیواسطے کوئی بھی نہیں۔ اور بعض اب ہو بھی نہیں سکتے۔

باوجود اس کے میں اپنے تجربہ کے ساتھ یہ کہنے کو طیار ہوں۔ کہ اگر خریداروں کی تعداد ۱۲۰۰ تک پہنچ جائے اور بعض ذی مقدرت دوست کچھ قدرے یکمشت یا سالیانہ امداد دیں۔ اور پروپرائٹر صاحب تجارتی اصول پر کچھ رقم یکمشت جمع کرا دیں۔ تو اخبار اپنی موجودہ رفتار میں انشاء اللہ تعالیٰ ایک سال تک اپنا خرچ نکال سکتا ہے۔ اس وقت خریداری کی تعداد ۷۰۰ سے کچھ زائد ہے۔ اور اگر تمام خریدار اپنی اپنی جگہ تھوڑی تھوڑی کوشش کر کے ایک ایک دو دو خریدار بھی پیدا کر دیں۔ تو اخبار کے چل نکلنے میں کوئی بڑی دقت نہ ہوگی۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام چاہتے ہیں۔ کہ یہ اخبار بند نہ ہو۔ تاکہ سلسلہ کے نشانات کے دو گواہ قائم رہیں۔ اس واسطے میں اس تحریر کے ذریعہ سے جماعت احمدیہ کی خدمت میں دو باتیں عرض کرتا ہوں۔

۱۔ ذی مقدرت احباب اخبار بدر کے قیام کیواسطے اس وقت کچھ امدادی چندہ عطا فرماویں۔

۲۔ نئے خریدار پیدا کئے جائیں۔

اور تیسری بات میں صاحب پروپرائٹر کی خدمت میں عرض کرتا ہوں۔ کہ جب انھوں نے یہ قومی کام اپنے سر پر اٹھایا ہے۔ تو اس سے بے پرواہی نہ کریں۔ بلکہ جس طرح ہو سکے۔ ایک دفعہ اس کے واسطے ایک سال کا سرمایہ جمع کرا دیں۔

اس وقت ایسی مشکل ہے۔ کہ ملازموں کو تین ماہ سے تنخواہ نہیں ملی۔ اخبار کی روانگی کے واسطے بعض دفعہ ٹکٹ نہیں ملتے۔ اب زیادہ کیا کہوں۔ اگر صاحب پروپرائٹر نے اور دیگر احباب نے بروقت مدد کی۔ تو پرچہ جاری رہے گا ورنہ مشکلات کا سامنا ہے

بالآخر میں خدا سے دعا کرتا ہوں۔ کہ جس طرح بدر کے میدان میں باوجود اذلہ ہونے کے خدا کی نصرت مسلمانوں پر نازل ہوئی تھی۔ اسی طرح اس بدر پر ایسی تنگی کے وقت خدا کی نصرت نازل ہو۔ آمین ثم آمین

محمد صادق۔ عفی اللہ عنہ۔ مینجر

سوادیشی تحریک پر

حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوۃ والسلام کی رائے

آجکل بنگالیوں کو بالخصوص اور ان کے دیکھا دیکھی ہندوستان کے دیگر علاقہ کے آریوں اور ہندوؤں کو بالعموم یہ جوش پیدا ہو رہا ہے۔ کہ یورپ کی اشیاء کو قطعاً حرام کر کے صرف ہندوستانی ساخت کی اشیاء کا استعمال کریں۔ لدھیانہ میں ایک ہندو صاحب حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور انھوں نے بھی ذکر چھیڑا۔ کہ ہمارا ملک بہت غریب ہو گیا ہے۔ ان کے افلاس کو دور کرنے کی کوشش آپ کریں اور سوادیشی کے متعلق آپ تائید اور تحریک کریں۔ اس کے جواب میں حضرت اقدس ؑ نے فرمایا۔ غربت اور افلاس اس ملک کے ساتھ خاص نہیں۔ ہر جگہ غریب لوگ بھی ہوتے ہیں ہم سنتے ہیں کہ ولایت کے بعض شہروں میں جو بڑے امیر شہر کہے جاتے ہیں کئی لوگ فاقہ کشی سے مر جاتے ہیں لیکن ہمارے ملک میں کبھی ایسا سننے میں نہیں آیا۔ کہ کوئی شخص بھوک سے فوت ہو گیا ہو۔ اور سوادیشی کے متعلق یہ ہے کہ اپنے وطن کی چیز کا استعمال بے شک عمدہ بات ہے۔ خود گورنمنٹ بھی اس کو پسند کرتی ہے کہ تمام ضروری اشیاء کی ساخت کا ہنر ہندوستانی سیکھیں۔ اور حرفت اور تجارت میں ترقی کریں۔ لیکن موجود تحریک سوادیشی اپنے اندر ایک بغاوت کی خفیہ ملونی رکھتی ہے۔ اور در اصل اس تحریک کی ابتداء ملکی اشیاء کی ہمدردی سے نہیں ہے۔ بلکہ تقسیم بنگالہ پر بنگالیوں کی ناراضگی اس کی جڑ ہے۔ اس واسطے یہ امر منحوس معلوم ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں ملک کے تمام حرفے مدت سے موقوف ہو چکے ہیں۔ ان کو پھر جب تک بحال نہ کیا جائے۔ تب تک ایسی تحریکیں بجائے فائدہ کے نقصان کا موجب ہوں گی۔ غرض موجودہ تحریک سوادیشی کسی نیک نیتی پر مبنی نہ ہونے کے سبب قابل ہمدردی اور شمولیت نہیں ہے۔ قادیان کے بعض آریہ بھی حضرت کی خدمت میں اس غرض سے آئے تھے کہ آپ بھی اگر قادیان میں ایک جلسہ سوادیشی کریں گے تو آپ کی جماعت اس میں شامل ہو۔ حضرت نے جماعت مذکورہ بالا اس امر کو پسند نہیں فرمایا۔ کہ اپنی جماعت کا کوئی آدمی ان میں شامل ہو

مندرجہ ذیل کتب دفتر بدر سے طلب کریں

تفسیر القرآن مصنفہ ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب - ے
تفسیر سورۃ جمعہ مصنفہ حضرۃ مولانا مولوی نورالدین صاحب - ۴ر
اعجاز احمدی مصنفہ محمد اسماعیل صاحب دہلوی - ۱ر
تحذیر المومنین مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب - ۳ر
اعلام الناس - " " " " ۲ر
سواء السبیل - " " " " ۱۰ر
کشف الالتباس - " " " " ر
ایقاظ النائمین - " " " " ۲ر
موعظہ حسنہ - " " " " ر
صیانتہ الناس - " " " " ۱۰ر
مہر الشہادتین - " " " " ۱ر
الفرقان - " " " " ۲ر
قول الصیح - پنجابی نظم مصنفہ ہدایت اللہ صاحب شاعر ۱ر
عاقبتہ المکذبین مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب ۱ر
مجموعہ ازالتہ الوسواس حصہ اول و دوم - سواء السبیل حصہ اول مصنفہ حضرت مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی ۴ر
السر المکتوم - مصنفہ محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی ۵ر
رویائے صالحہ - " " " ۳ر
شہادت آسمانی حصہ اول و دوم - " " ۲ر
وفات مسیح پنجابی نظم مصنفہ مولوی محمد علی صاحب سیالکوٹی ۲ر
الہامی دعا - رب کل شئی خادمک - رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی ر
پنجابی کامن - مستورات کے لہجہ پر ر
نظم - برائے مستورات ر
سلاسل الفضائل - یہ رسالہ عربی میں ہے اور اردو میں ترجمہ کیا گیا ہے ۲ر
سیرۃ النبی - عربی مترجم اردو ر
تحفتہ المشاقین - پانچ رسالے منظوم بزبان پنجابی حضرۃ اقدس کی مدح میں ۲ر
سلاسل الفضائل - یہ رسالہ عربی زبان سیکھنے کے ہے ر
کلمتہ الفصل - عربی مع قصیدہ عربی مترجم حضرۃ اقدس کی بعثت کے بیان میں ۱ر
رسالہ فدک - شیعوں کے رد میں ۲ر
ابناء الغیب - مولانا عبداللطیف شہید اکبر کی نسبت ایک پیشگوئی
حضرت اقدس شاتان تذبحان کی شرح ر
مجموعہ دعا ۲ر
تعلیم القرآن ۱ر
اسم اعظم ر
لکچر سیالکوٹ حضرت اقدس ر
کرشن اوتار - ہندی نظم ر

مسیح کی آمد ثانی ۲ر
کامن احمدی ر
غلام احمد - قادیانی ۱۳۰۰ھ - اس مبارک نام میں تمام خطبہ الہامیہ اور تریاق القلوب کا فارسی قصیدہ اور فتوے ممانعت جہاد کے کچھ شعر لکھے گئے ہیں۔ ر
عدم نجات مذہب پولوسی مصنفہ شیخ الٰہ دین واعظ انجمن حمایت اسلام ر
مباحثہ مابین شیخ الٰہ دین صاحب واعظ انجمن مذکور اور پادری احمد مسیح صاحب واعظ پی مشن کیمبرج دہلی قیمت ۲ر
لکچر لاہور - حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام - ۲ر

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ربع کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲ر - لیکن عہ روپیہ سے کم اجرت کا اشتہار نہیں لیا جاوے گا۔ ضمیمہ بحساب ۸ر فی سینکڑہ اخبار کے ساتھ تقسیم کیا جاوے گا۔ ضمیمہ والے کے لئے نمونہ ارسال کر کے بذریعہ خط وکتابت فیصلہ کر لیں۔ ایڈیٹر کو اختیار ہے کہ کسی اشتہار کے لینے سے انکار کر دے۔ اجرت اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہیئے مستقل اشتہار دینے والوں کو اخبار مفت بھیجا جائے گا بشرطیکہ ان کے اشتہار کی اجرت سالانہ عہ روپیہ سے کم نہ ہو۔ جن کے اشتہار کی اجرت عہ روپیہ سالانہ ہوگی۔ انکو اخبار مفت - لیکن محصول ڈاک انہیں دینا پڑیگا

غریب کی کون سنتا ہے

جماعت کے بعض غریب دوست جو خریداری اخبار کی توفیق نہیں رکھتے مگر اس کے پڑھنے کے خواہشمند ہیں۔ درخواست رکھتے ہیں کہ کوئی ذی استطاعت صاحب اس معاملہ میں انکی مدد کرے ایسا ہی بعض لوگ یا انجمنیں یا کتب خانے میرے علم میں ایسے ہیں کہ اگر وہاں بدر بھیجا جاوے۔ تو امید ہے کہ دینی فائدہ حاصل ہو۔ کیا ناظرین اس کار خیر میں حصہ لینے کی سعی کر سکتے ہیں؟

نہایت ہی مفید اور ضروری کتابیں مؤلفہ ڈاکٹر محمد عبدالحکیم خان صاحب ایم - بی

(۱) **تفسیر القرآن بالقرآن** جسمیں تمام اخلاقی اور روحانی مسائل کی تفسیر قرآن مجید سے قصص کی تشریح احادیث صحیحہ اور توریت و انجیل مروجہ سے پیشگوئیوں کا اثبات واقعات و تواریخ معتبرہ سے علمی نکات کا بیان علوم جدیدہ محققہ سے کیا گیا ہے۔ تمام باطل قصوں کو چھوڑ دیا گیا اور تمام اعتراضوں کا رد محققانہ طور پر کیا گیا ہے۔ حضرت مسیح الزمان علیہ السلام کے الفاظ اس تفسیر کی نسبت یہ ہیں۔ نہایت عمدہ ہے۔ شیریں بیان ہے۔ نکات قرآنی خوب بیان کئے ہیں دل سے نکلی اور دلوں پر اثر کرنیوالی ہے قیمت بلاجلد ے مجلد ۸ر (۲) **حمائل التفسیر** یعنی تفسیر القرآن بالقرآن حمائل کی صورت میں تمام ترجمہ اور مضامین وہی ہیں۔ طبع ثانی کی وجہ سے بہت سے نوٹ اور نکات زیادہ کئے گئے ہیں قیمت بلاجلد ے مجلد ے (۳) **تفسیر القرآن بالقرآن انگریزی** - طبع ثالث کی وجہ سے اصل تفسیر القرآن بالقرآن کی نسبت بعض نوٹ اور نکات زیادہ ہیں۔ قیمت مجلد عہ (۴) **تذکرۃ القرآن** بابت ۱۸۹۹ء و ۱۹۰۰ء۔ قرآنی مضامین پر مبسوط بحث قیمت فی سال مجلد ۸ر۔ (۵) **تفسیر سورۃ فاتحہ و پارہ الم** قیمت ۲ر (۶) **تفسیر پارہ عم** قیمت ۴ر (۷) **مفتاح القرآن** - صرف و نحو کا عجیب و غریب رسالہ ہے جس کو معمولی اردو والا ایک مہینہ میں یاد کر کے قرآن مجید بامعنی پڑھ سکتا ہے چھوٹے بچے چار پانچ مہینہ میں یاد کر کے قرآن مجید بامعنی پڑھ سکتے ہیں قیمت ۴ر (۸) **مفتاح العربیہ** اس کے ذریعہ سے معمولی اردو خوان عربی صرف و نحو پر دو مہینہ میں حاوی اور مشاق ہو سکتا ہے۔ قیمت ۸ر (۹) **جامع العلوم** یعنی میڈیکل سائیکلوپیڈیا اردو۔ یہ حقیقت میں علم ڈاکٹری و طب کا پورا کتب خانہ ہے جس میں (۱) علم الادویہ (۲) اقسام الادویہ نظام اعضائے جسمانی (۳) علم دوا سازی (۴) علم تشریح الامراض (۵) علم طب (۶) علم امراض النسوان (۷) علم امراض الصبیان (۸) جنرل سرجری یعنی جراحی عامہ (۹) آئی سرجری یعنی جراحی چشم (۱۰) مائنر سرجری یعنی جراحی خفیفہ (۱۱) علم قابلہ (۱۲) علم تشریح (۱۳) علم اسرار الاعضاء (۱۴) علم حفظ صحت (۱۵) پریکٹیکل کیمسٹری (۱۶) طب متعلقہ عدالت (۱۷) علم سمیات پر کامل بحث ہے کل قیمت للعہ مجلد للعہ محصول ڈاک علاوہ (۱۰) **میڈیکل سائیکلوپیڈیا انگریزی** تیسرا طبع ہے قیمت للعہ مجلد (۱۱) **مفید عالم** - علم طب اور ڈاکٹری کی کامل لغت ہے طبع ثانی میں ہر مرض میں اس کی علامات تشخیص اسباب تشریح اور ہدایت کامل طور پر درج کر دیگئی ہے پہلی کی نسبت مضمون قریباً دو چند ہو گیا ہے قیمت عـہ (۱۲) **تشخیص الامراض** اس میں تمام امراض طبی و جراحی کی تشخیص و تشریح بہ ترتیب لغت مفصل درج ہے قیمت ۸ر (۱۳) **رسالہ اعضائے مخصوصہ** اس میں اعضائے مخصوصہ کے متعلق تمام بیماریوں اور کمزوریوں کا علاج اور تمام ادویہ کا ذکر کامل طور پر درج ہے قیمت ۸ر (۱۴) **مفید النساء والصبیان** اسمیں ان تمام دکھوں کا علاج ہے جو زچہ اور بچہ کو پیش آتی ہیں یا اون کے ہاتھ سے اٹھانے پڑتے ہیں قیمت ۲ر (۱۵) **الذکر الحکیم** اس میں خواب کی سچی فلاسفی اور امام الوقت کا ذکر ہے قیمت ۲ر (۱۶) **الذکر الحکیم نمبر ۲** - یہ سورۃ فاتحہ کی مبسوط تفسیر ہے۔ قیمت ۲ر

یہ کتب پتہ ذیل پر مل سکتی ہیں
فتح محمد خان منیجر مطبع عزیزی مقام تراوڑی ضلع کرنال

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پرنٹر کے لئے چھاپا گیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

دنیا مین ایک نذیر آیا ـ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کردیگا



چشمِ باتو گر آئی چہ او رقادیان بینی	رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸۶	دوا مینی شفا بینی عرض دارالامان بینی

سلسلۃ الجدید جلد ا نمبر ۳۳ | ۶۔ نومبر ۱۹۰۵ء بروز پیر مطابق ۶ رمضان المبارک ۱۳۲۳ھ ہجری | سلسلۃ القدیم جلد ۴ نمبر ۴۰

اے جہان منتظر خوش باش کامد لستان | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | آن مسیح و دورِ آخر مہدیٔ آخر زمان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سفر دہلی

گذشتہ اشاعت سے آگے

خواجہ میر درد صاحب کی مرقد کے پاس ہی ان کے بہائی اور والد صاحب کی قبر بھی ہے ـ اور کسی بزرگ کو اس جگہ کے قریب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی تھی ـ اس زیارت کے متعلق بھی ایک کتبہ کندہ کرکے لگایا ہے ـ اس پر لکہا ہے ـ

این ارضِ مقدس سعدیس پاک بود
رشک عرش و نجوم و افلاک بود
ازبس کرم داشتہ تشریف شریف
نقشِ قدمِ صاحب لولاک بود
بلغ العلیٰ بکمالہ ـ
کشف الدجیٰ بجمالہ ـ
حسنت جمیع خصالہ ـ
صلوا علیہ و آلہ ـ

خواجہ صاحب مرحوم کے والد مرحوم کی قبر پر لکہا ہے ـ ناصر الملک والدین امیر المجاہدین الخالفین محمدی التخلص بعندلیب علیہ تحیات وارث علم امامین وعلی ـ ولادت شعبان ۱۱۰۵ھ رحلت یوم شنبہ بعد العصر قریب بشام دوم ماہ شعبان ۱۱۷۲ھ ـ عمر شریف ۶۶ سال

یہان سے ہوکر حضرت مسیح موعود حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کی قبر پر گئے اور فاتحہ پڑہا ـ شاہ ولی اللہ صاحب کی قبر پر لکہا ہے ـ

هو الولی ـ

حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ۱۱۷۶ھ بعمر ۶۳ سال رحلت فرمود ـ

اس کے قریب ہی شاہ عبد الرحیم صاحب اور دیگر بزرگون کے مزار ہین ـ شاہ عبد الرحیم صاحب کی تاریخ وفات ۱۱۳۱ھ اور عمر ۷۶ سال لکہی ہے اور شاہ عبد العزیز صاحب کی تاریخ وفات ۱۲۳۹ھ اور عمر ۸۰ سال لکہی ہے ـ

حضرت مسیح موعود نے فرمایا ـ کہ شاہ ولی اللہ صاحب ایک بزرگ اہل کشف اور کرامت تھے یہ سب مشائخ زیر زمین ہین ـ اور جو لوگ زمین کے اوپر ہین ـ وہ ایسے بدعات مین مشغول ہین ـ کہ حق کو باطل بنا رہے ہین ـ اور باطل کو حق بنا رہے ہین

راستہ مین اہل لودیانہ کی درخواست کا ذکر آیا ـ کہ حضور جاتے ہوئے راستہ مین لودیانہ ٹھہرین ـ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب نے عرض کی ـ کہ لدہیانہ کی جماعت اسٹیشن لدہیانہ پر ملاقات کے واسطے آئی تہی ـ لیکن حضور سوئے ہوئے تھے ـ مین نے جگانے نہ دیا ـ فرمایا ـ آپنے اچہا کیا اس کے عوض اب ہم لودیانہ مین اتر کر اہل لدہیانہ سے ملاقات کرین گے ـ

راستہ مین مذبح کے پاس سے گذرے ـ کثیر التعداد بہیڑین اور بکریان ذبح ہو رہی تہین ـ اور سینکڑون کا باہر ریوڑ کھڑا تہا ـ ان کو دیکہ کر فرمایا ـ کہ کہانے کی حلال اشیاء کا کس قدر ذخیرہ اللہ تعالےٰ نے جمع کر دیا ہے ـ برخلاف اس کے حرام چیزین مثلاً کتے وغیرہ بہت ہی کم پائے جاتے ہین

مذبح مین سینکڑون بہیڑون کو نالی کے اوپر لیٹے ہوئے اور ذبح ہوتے ہوئے اور لٹکتے ہوئے اور ذبح کے لئے طیار دیکہہ کر میری آنکھون کے آگے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس رویا کا نقشہ آگیا

جس مین آپ نے دیکھا تھا۔ کہ ایک لمبی نالی کے کنارے پر کثیر التعداد بھیڑین لٹائی ہوئی ہین۔ اور ہر ایک بھیڑ کو ایک شخص نے پکڑا ہوا ہے۔ اور اس کے ہاتھ مین چھری اور آسمان کیطرف نگاہ ہے گویا اس امر کا منتظر ہے۔ کہ ان کو ذبح کرے۔ تب میرے مونہ سے یہ الفاظ نکلے۔ مایعبؤا بکم ربی لولا دعاءکم اگر تم دعا نہ مانگو تو میرے رب کو تمھاری کیا پرواہ ہے۔ اس کلمہ کو سنتے ہی انھون نے یکدفعہ سب کے گلے پر چھری پھیر دی۔ اور جب وہ پھڑکنے لگین۔ تو انہون نے کہا۔ تم کیا ہو گوہ کھانے والی بھیڑین ہی ہو۔ غرض مومن کی زندگی قابل قدر ہوتی ہے۔ اور خدا اس کی حفاظت کرتا ہے۔ ورنہ سینکڑون اور ہزارون مرجائین۔ تو بھی خدا کو کسی کی پروا نہین۔

فرمایا۔ اس شہر مین اس قدر انقلاب آئے ہین۔ کہ شاید کسی دوسرے شہر پر یہ حالات وارد ہوئے ہون۔ کئی دفعہ یہ شہر آباد ہوا۔ اور کئی دفعہ خاک مین مل گیا۔

ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب مخاطب تھے۔ اور ان کی رخصت کے قریب الاختتام ہونے کا ذکر تھا۔ فرمایا۔ دو دن اور ہین۔ یہ موقعہ غنیمت سمجھنا چاہیئے۔ خدا کے فضل سے ایسا موقع ہاتھ آسکتا ہے۔ یہ نہ سمجھو۔ کہ رخصت لینے سے ایسا موقعہ مل جاتا ہے۔ کئی آدمی ایسے بھی ہین۔ جو نوکر نہین۔ مگر ان کو ہمارے پاس رہنے کا موقعہ نہین ملتا۔ فارغ البالی ہوتی ہے۔ پر صحبت نصیب نہین ہوتی۔

طب ۲۷۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء۔ بعد نماز جمعہ۔ چند مولوی اور مدرسہ طبیہ کے چند طالب علم اور طبیب آئے۔ طب کا ذکر درمیان مین آیا۔ حضرت نے فرمایا۔ کہ مسلمانون کو انگریزی طب سے نفرت نہین چاہیئے۔ الحکمۃ ضالۃ المومن۔ حکمت کی بات تو مومن کی اپنی ہے۔ گم ہو کر کسی اور کے پاس چلی گئی تھی۔ پھر جہان سے ملے جھٹ قبضہ کرے۔ اس مین ہمارا یہ منشاء نہین کہ ہم ڈاکٹری کی تائید کرتے ہین۔ بلکہ ہمارا مطلب صرف یہ ہے۔ کہ بموجب حدیث کے انسان کو چاہیئے۔ کہ مفیدبات جہان سے ملے۔ وہین سے لے لے۔ ہندی۔ جاپانی۔ یونانی انگریزی کی ہر طب سے فائدہ حاصل کرنا چاہیئے۔ اور اس شعر کا مصداق اپنے آپ کو بنانا چاہیئے۔ کہ ؎

تمتع ز ہر گوشۂ یافتم ٭ ز ہر خرمنے خوشۂ یافتم

تب ہی انسان کامل طبیب بنتا ہے۔ طبیبون نے تو عورتون سے بھی نسخے حاصل کئے ہین۔ لیس الحکیم الا ذوتجاربۃ۔ لیس الحلیم الا ذو عثرۃ۔ حکیم تجربہ سے بنتا ہے۔ اور حلیم تکالیف اٹھا کر حلم دکھلانے سے بنتا ہے اور دین تو تجربون کے بعد انسان رہ جاتا ہے۔ کیونکہ قضاء و قدر سب کے ساتھ لگی ہوئی ہے۔

جامع کمالات اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو فرمایا ہے۔ کہ فبھدٰھم اقتدہ۔ ان کی ہدایت کی پیروی کر۔ یعنی تمام گذشتہ انبیاء کے کمالات متفرقہ کو اپنے اندر جمع کر لے۔ یہ آیت حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بڑی فضیلت کا اظہار کرتی ہے۔ تمام گذشتہ نبیون اور ولیون مین جسقدر خوبیان اور صفات اور کمال تھے۔ وہ سب کے سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دئے گئے تھے۔ سب کی ہدایتون کا اقتدا کر کے آپ جامع تمام کمالات کے ہو گئے۔ مگر جامع بننے کے لئے ضروری ہے۔ کہ انسان متکبر نہ ہو۔ جو سمجھتا ہے۔ کہ مین نے سب کچھ سمجھ لیا ہے۔ وہ ٹھوکر کھاتا ہے۔ خاکساری سے زندگی بسر کرنی چاہیئے۔ جہان انسان کوئی فائدہ کی بات دیکھے۔ چاہیئے۔ کہ اسی جگہ سے فائدہ حاصل کر لے ڈاکٹرون کو بھی مناسب نہین کہ پرانی طب کو حقارت سے دیکھین۔ بعض باتین ان مین بہت مفید ہین۔ مین نے بعض کتب طب کے بیس بیس جزو کے حفظ کئے تھے۔ ہزار سے زیادہ کتاب طب کی ہمارے کتب خانہ مین موجود تھی جنمین سے بعض کتابین بڑی بڑی قیمتین دے کر خریدی گئی تھین۔ مگر یہ علم ظنی ہوتا ہے۔ لاف مارنے اور دعوے کرنے کا کسی کو حق حاصل نہین۔

تقویٰ فرمایا۔ افسوس ہے۔ کہ لوگ اپنے کاروبار مین اس قدر مصروف ہین۔ کہ دوسرے پہلو کی طرف ان کو بالکل کوئی توجہ نہین۔ ہر ایک شخص ایک پہلو پر حد سے زیادہ جھک جاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے قرآن شریف مین جسقدر بار بار تقویٰ کا ذکر کیا ہے۔ اتنا ذکر اور کسی امر کا نہین کیا۔ تقویٰ کے ذریعہ سے انسان تمام مہلکات سے بچتا ہے۔ یہودیون نے حضرت عیسےٰ کے معاملہ مین تقویٰ سے کام نہ لیا۔ اور کہا جب تک الیاس آسمان سے نہ آلے ہم تم کو نہین مان سکتے۔ انھین چاہیئے تھا۔ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے معجزات اور خوارق کا مطالعہ کرتے اور بہت سی باتون کے مقابلہ مین صرف ایک بات پر نہ اڑتے۔ ایسا ہی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین یہودیون نے کہا۔ کہ آخری زمانہ کا نبی تو اسرائیلیون مین سے آنا چاہیئے تھا۔ ہم تم کو نہین مان سکتے۔ تائیدات الٰہی نصرت حق اور معجزات کی انہون نے کچھ پروا نہ کی اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہر ایک نبی کے وقت ابتلاؤن کا ہونا ضروری ہے۔ اگر خدا چاہتا۔ تو توریت مین ایسے لفظ صاف لکھدیتا۔ کہ آخری زمانہ کے نبی کے باپ کا نام عبداللہ اور ماں کا نام آمنہ اور مسکن مکہ ہوگا۔ مگر خدا نے ایسا نہین کیا۔ ایسا ہی اس وقت مسیح کے زمانہ مین بھی ہوا۔ اگر لوگ نبی کریم کے ساتھ فرشتون کو نازل ہوتے دیکھ لیتے۔ تو کوئی بھی انکار نہ کرتا۔ مگر خدا تعالیٰ کی سنت یہی ہے۔ کہ ابتلاء آئین اور متقی لوگ اس ابتلاء کے وقت بچ رہتے ہین۔

نزول از آسمان آسمان سے نازل ہونے کی سنت پہلے کبھی قایم نہین ہوئی۔ آدم سے لے کر آج تک کوئی نظیر پیش کرو۔ کہ کوئی نبی آسمان پر گیا ہو۔ یا آسمان سے نازل ہوا ہو۔ خدا کی عادت نہین۔ کہ کسی ایک شخص کے واسطے کوئی امر مخصوص کر دے۔ ایک امر مخصوص کے ساتھ تو کوئی نبی بھی نہین آیا۔ اس طرح سے تو وہ شخص معبود بن جاتا ہے۔ اور یسوع کو خصوصیت دینا تو خود نصاریٰ کو مدد دینا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے صاف طور پر وفات ظاہر کر دی ہے۔ معراج کی حدیث کو پڑھو۔ جو لوگ معراج کے منکر ہین۔ وہ تو اسلام کے منکر ہین۔ لاکھ احادیث کے برابر ایک حدیث معراج کی ہے۔ شب معراج مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عیسےٰ کو مردون مین دیکھا۔ اگر قبض روح نہین ہوا۔ اور زندہ مع الجسم آسمان پر گئے۔ تو دوسرے عالم مین کس طرح پہنچ گئے۔ متقی کے واسطے تو ایک ہی بات کافی ہوتی ہے۔ خیالی اور ظنی باتون کے پیچھے پڑ کر اصلی اور صحیح بات کو چھوڑ دینا تقویٰ کے برخلاف ہے۔ مجھے خدا کی طرف سے بار بار تفہیم ہوئی ہے۔ اس کے ساتھ نشانات۔ تائید۔ نصرت الٰہی۔ نصوص قرآن و حدیث ہین۔ مین جو کچھ کہتا ہون۔ علیٰ وجہ البصیرت کہتا ہون۔ خیال کرو۔ کہ حق بالا مین کون سی بات ہے۔ مین تو ایسا آیا ہون۔ جیسا کہ الیاس آیا۔ یہود سے پوچھو۔ کہ وہ مسیح کے ماننے سے کیون محروم رہے۔ ان کا عذر بھی یہی تھا۔ کہ جیسا توریت مین لکھا ہے۔ الیاس آسمان سے نہین آیا۔ مگر ہمارے مسلمان تو یہ عذر بھی نہین کر سکتے۔ کیونکہ یہ بہت واقعات پہلے کے اپنے آگے رکھتے ہین۔ کہ نزول کس طرح سے ہوا کرتا ہے۔ یہ لوگ جتنا چاہین۔ مجھ سے جھگڑا کر لین۔ مرنے کے بعد انکو معلوم ہو جائیگا۔ کہ حق کس طرف ہے۔ یہ لوگ عیسائیون کی اس قدر مدد کرتے ہین۔ کہ بہت سے لوگون کو خود ان مولویون نے ہی عیسائی بنا دیا ہے۔ جو پہلو خدا نے پکڑا ہے۔ وہی سب سے افضل ہے۔ اور اسلام کی فتح اسی کے ذریعہ سے ہوگی۔ نزول اور نزیل کا لفظ مہمان کے واسطے بطور اعزاز و اکرام کے استعمال کیا جاتا ہے۔ ہر زبان مین یہ محاورہ ہے۔ چنانچہ اردو مین بھی کہتے ہین۔ کہ آپ کہان اترے ہین۔

اتنے مین ایک مولوی صاحب درمیان مین اچھل پڑے اور کہنے لگے۔ کہ مسیح تو دمشق مین نازل ہوگا۔ آپ کہان نازل ہوئے۔

حضرت۔ حدیث سے یہ ثابت ہے۔ کہ وہ دمشق

کے مشرق کی طرف نازل ہوگا۔ قادیان دمشق سے عین مشرق میں ہے۔ توفی کے معنے کے متعلق شہر بغداد میں ایک بڑا مباحثہ ہوا تھا۔ کہ اس لفظ کے کیا معنے ہیں۔ اس مباحثہ میں بالآخر یہی فیصلہ ہوا۔ کہ جہاں اللہ تعالیٰ فاعل ہو۔ اور مفعول بہ علم ہو۔ وہاں سوائے مارنے کے اور کوئی معنے نہیں آتے۔ اگر آج تم قرآن۔ حدیث۔ یا لغت سے کوئی اور معنے دکھا دو۔ تو میں آج بھی ہار ماننے کے واسطے طیار ہوں۔ لغت بھی زبان عربی کی کھلی ہے کوئی مثال لغت سے ہی دکھا دو۔ تب بھی میں مان لوں گا۔ تعجب ہے کہ [illegible] کا تم اعتبار کرتے ہوگے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رویت پر تم کو کوئی اعتبار نہیں۔ یہ جسم عنصری کا لفظ تم نے کہاں سے نکال لیا۔ اگر یہی لفظ دکھا سکتے ہو۔ تو لے آؤ۔ میں تو اس وقت بھی قبول کرنے کے واسطے طیار ہوں۔ قرآن شریف میں۔ حدیث میں۔ لغت عرب کہیں کسی نبی یا صحابی وغیرہ کے متعلق لفظ توفی کا معنے آسمان پر جسم عنصری کے ساتھ جانے کے دکھا دو تو میں فوراً مان لوں گا۔ لیکن تم حضرت عیسےٰ کے متعلق ایک لفظ کے وہ معنے کیوں کرتے ہو جو کسی نبی یا کسی ولی کسی صحابی کسی انسان کے متعلق نہیں کئے گئے۔ ۲۵ سال سے خدا تعالیٰ مجھے یہی بتلا رہا ہے۔ پھر تائیدات سماوی اور نشانات میرے ساتھ ہیں۔ میں خدا کی باتوں پر اب بھی ویسا ہی ایمان رکھتا ہوں جیسا کہ پہلی کتابوں پر رکھتا ہوں

اسی جھگڑے میں پھر وہی مولوی صاحب بول پڑے کہ میں توفی کے معنے آسمان پر جانے کے دکھا سکتا ہوں فوراً ایک قرآن شریف مولوی صاحب کے ہاتھ میں دیا گیا۔ [illegible] ورق گردانی کرنے۔ اور اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھنے۔ کبھی اس کو کہتے ہیں۔ کیوں میاں تم نکالو۔ اور کبھی اس کو اشارہ کرتے ہیں۔ کیوں بھائی کچھ تم تائید نہ کرتے [illegible] کبھی اس نے اس کے ہاتھ سے قرآن چھین لیا کبھی اس نے اس کے ہاتھ سے قرآن چھین کر نکالنا چاہا۔ آخر کار بولے۔ اچھا۔ رافعک جو لکھا ہے۔

حضرت نے فرمایا۔ کہ رافعک کے معنے اس جگہ وہی ہیں جو رفعناہ مکانًا علیًّا کے معنے ہیں۔ مسلمان ہر روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بھی یہی دعا مانگتے ہیں کہ ان کا رفع ہو۔ تو کیا اس کے یہ معنے ہیں۔ کہ وہ جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر چلے جائیں۔ بات وہی صحیح ہے۔ جو خدا نے بتلا دی۔ اور الہامات سے اس کی تائید کی۔

مولوی۔ الہام کیا ہے۔ الہام تو مجھے بھی ہوتا ہے (بعد میں معلوم ہوا کہ اس مولوی کا نام نظام الدین ہے۔ اور کسی مسجد میں لڑکے پڑھاتا ہے)۔

حضرت۔ میں ایسے الہام نہیں مان سکتا جس کے ساتھ تائیدات سماوی کا نشان نہ ہو۔ ایسے الہام کے مدعی تو بہت سے زمانہ میں گذرے ہیں۔ اگر آپ کے پاس کوئی نشان ہے۔ تو دکھلاؤ۔

اتنے میں حضرت مولوی محمد احسن صاحب نے لغت کی ایک کتاب مختار الصحاح نکالی۔ اور اس مولوی کو دکھلایا کہ توفی کے معنے مار دینے کے لکھے ہیں۔

مولوی صاحب۔ میں لغت نہیں مانتا۔ اچھا مان لیا اگر عیسیٰ مر گیا ہے۔ تو اس کی لاش دکھلاؤ۔

حضرت۔ جب مر جانا ثابت ہے۔ تو کافی ہے۔ لاشیں حضرت ابراہیم اور موسےٰ کی کہاں ہیں۔

مولوی۔ دجال کانا کہاں ہے۔

حضرت۔ اگر اس طرح تم [illegible] ہو گے۔ تو بہت مشکل پڑے گی۔ قرآن شریف میں لکھا ہے۔ کہ جو اس دنیا میں اندھا ہے۔ وہ اس جہان میں بھی اندھا ہوگا۔ تو اس کے یہ معنے ہیں کہ جتنے نابینے ہیں وہ بہرحال سب کے سب جہنم میں جائینگے اگرچہ حافظ قرآن اور مسلمان ہی ہوں۔

فرمایا۔ آنے والے کے متعلق تو یہ لکھا ہے۔ کہ وہ امتی ہوگا۔ امتی اور وہ ہے جو [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی پیروی کے ذریعہ سے نور حاصل کرتا ہے۔ لیکن وہ جو پہلے ہی نور اور بصیرت پاکر نبوت کے درجہ تک پہنچ چکا ہے۔ وہ اب امتی کس طرح سے بنے گا۔ کیا پہلے تمام کمالات حاصل کردہ سے وہ بے نصیب کر دیا جاوے گا۔ ہاں ہم امتی ہیں۔ جن کو سب کچھ آنحضرت صلعم کے ذریعہ سے ملا ہے۔ اور تمام معرفت دین سے حاصل ہوئی ہے۔

اتنے میں وہ مولوی صاحب گھبرا کر اٹھ گئے۔ اور ان کے ساتھی گالیاں دیتے گئے۔ اور ایک اور طالب علم آگے بڑھا۔

طالب۔ آپ کا مرتبہ کیا ہے۔ اس کی تعریف نبی سے ہوگی۔ یا کسی اور لفظ سے۔

حضرت۔ جس کے ساتھ خدا تعالیٰ مکالمہ اور مخاطبہ کرتا ہے۔ وہ نبی ہے۔ نبی کے معنے ہیں۔ خدا سے خبر پا کر بتلانے والا۔ ہاں نبوت شریعت ختم ہو چکی ہے۔ سچی معرفت بغیر مخاطبات الٰہیہ کے حاصل نہیں ہو سکتی۔ اگر یہ بات اس امت کو حاصل نہیں تو خیر امت کس طرح سے بن گئی۔ اللہ تعالیٰ نے مخاطبات کا دروازہ بند نہیں کیا۔ ورنہ نجات کا کوئی ذریعہ باقی نہ رہتا

طالب۔ تو آپ کو وحی ہوتی ہے؟ وحی تو صرف انبیاء کو ہوتی ہے۔

حضرت۔ خدا تعالیٰ نے تو قرآن شریف میں فرمایا ہے۔ موسیٰ کی ماں کو بھی وحی ہوئی۔ کیا یہ امت عورتوں سے بھی بدتر ہو گئی۔ اس سے تو امت کی کمر ٹوٹ جاتی ہے۔ کیا ہمارے واسطے تمام دروازے بند ہو گئے۔ دنیا وار کو آگے قدم رکھنے کی ضرورت نہیں۔ اس امت کو خدا ادھورا رکھنا نہیں چاہتا میں نہیں قبول کر سکتا۔ کہ پہلی امتوں نے اس قدر برکات حاصل کیں۔ اور یہ امت بالکل محروم رکھی گئی۔

طالب۔ پھر یہ مرتبہ تو ولی کا ہوا۔

ولائیت

حضرت۔ ہم سب کہتے ہیں۔ کہ ہمارا مرتبہ وہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا۔ مگر ہم نہیں جانتے۔ ولی کا مرتبہ کم نہیں۔ بلکہ بعض کے نزدیک تو ولائیت نبوت سے بڑھ کر ہے۔ کیونکہ ولائیت حضرت قرب اور معرفت کا ذریعہ ہے۔ اور نبوت ایک عہدہ ہے۔ یہود کا تو یہ مذہب ہے۔ کہ حضرت ابراہیم ولی تھے۔ اور تمام انبیاء سے بڑھ کر تھے۔ ہم تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے باہر ایک قدم بھی رکھنا کفر سمجھتے ہیں۔ ہم کو الہام ہوا ہے کل برکۃٍ من محمد۔ ہم اس دائرہ سے باہر نہیں جاتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے باہر جانا تو کفر ہے۔ لوگ محجوب ہونے کے سبب وحی کے لفظ سے گھبراتے ہیں ورنہ وہاں تو لکھا ہے۔ کہ مکھی کو بھی وحی ہوئی۔ بلکہ شیخ عبدالقادر نے لکھا ہے۔ کہ جسکو کبھی بھی وحی نہیں ہوتی خوف ہے۔ کہ اس کا خاتمہ برا ہو۔ معرفت تامہ بجز مکالمہ مخاطبہ کے حاصل نہیں ہو سکتی۔

طالب۔ وحی کس طرح سے ہوتی ہے۔

حضرت۔ کئی طریق ہیں۔ بعض دفعہ دل میں ایک [illegible] پیدا ہوتی ہے۔ کوئی آواز نہیں ہوتی۔ پھر اس کے ساتھ ایک شگفتگی پیدا ہوتی ہے۔ اور بعض دفعہ تیزی اور شوکت کے ساتھ ایک لذیذ کلام زبان پر جاری ہوتا جو کسی فکر تدبر اور وہم وخیال کا نتیجہ نہیں ہوتا۔ اس کے ساتھ خدا تعالیٰ کے نشانات ہزاروں ہیں۔ اگر کوئی چاہے تو اب بھی کم از کم چالیس روز ہمارے پاس رہے۔ اور نشان دیکھ لے۔ صادق اور کاذب میں خدا فرق کر دیتا ہے۔

آج سے پچیس ۲۵ سال پہلے خداوند تعالیٰ نے مجھے وعدہ دیا تھا۔ کہ تیرے پاس ہر جگہ سے لوگ آئیں گے۔ اور تحفہ تحائف بھی لائیں گے۔ یہ ایسے وقت کا الہام ہے۔ کہ ایک آدمی بھی میرے ساتھ نہ تھا۔ اب تم اس کی تفتیش کرو کہ کیا کوئی آدمی اتنا لمبا افترا کر کے ایسی بڑی کامیابی حاصل کر سکتا ہے۔ اور ایک بات نہیں۔ اگر ہمارے پاس آئیں۔ اور کچھ مدت قیام کریں۔ تو آپ کو معلوم ہو

اصل میں تمام مشکلات عدم معرفت کے باعث ہوتی ہیں۔ ورنہ حضرت ابوبکر نے کونسا [illegible] دکھایا تھا۔

طالب علم۔ امت کے علما بھی انبیاء کی مانند ہیں۔ جو آپ کی مخالفت کرتے ہیں۔

حضرت۔ میں ان لوگوں کو علما میں شامل نہیں سمجھتا جن کی زبان پر کچھ اور ہے۔ اور اعمال کچھ اور ہی ہیں۔ منبر پر چڑھ کر کچھ کہتے ہیں۔ اور گھر میں جا کر کچھ اور بیان کرتے ہیں۔ علما [illegible] وہ ہیں۔ جو مذہب کی تاکید کرتے ہیں۔

طالب علم۔ کیا آپ مستقل نبی ہیں؟

حضرت۔ میرے متعلق ایسا کہنا ایک تہمت ہوگی۔ میں اس کو کفر سمجھتا ہوں۔ کہ کوئی مستقل نبی ہونے کا دعویٰ کرے۔

طالب علم۔ معجزہ تو نبی کا ہوتا ہے۔ آپ کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ میں معجزہ دکھاتا ہوں؟

حضرت۔ ہمارے معجزات سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات ہیں۔ ہمارا اپنا کچھ نہیں۔ سب کاروبار آنحضرت کا ہی چلا آتا ہے۔ دین پر خطرناک وقت تھا۔ ہم نے سعی کی۔ اگر ہم خدا کی طرف سے ہیں۔ تو خدا ہماری مدد کرے گا۔ ورنہ یہ سلسلہ خود بخود ہی تباہ ہو جائے گا۔ ہمارے دو کام ہیں۔ اول یہ کہ اعتقاد میں اصول کے برخلاف جو غلطیاں پڑ گئی ہیں۔ وہ نکالی جاویں۔ دوئم یہ کہ لوگوں کی عملی حالتیں درست کی جاویں۔ اور صحابہ کے مطابق ان کو تقویٰ اور طہارت حاصل ہو جائے۔

طالب علم۔ کیا پہلے بھی کسی نے دعویٰ کیا تھا۔ کہ میں اسلام میں نبی ہوں؟

حضرت۔ پہلے کس طرح کوئی دعویٰ کر سکتا۔ وہ لوگ مامور نہ تھے۔ کہ ایسا دعویٰ کریں۔ اور میں مامور ہوں۔

طالب علم۔ آپ کے مخالف کو کافر کیوں کہا جائیگا

حضرت۔ کفر کے معنے ہیں۔ انکار کرنا۔ جب یہ لوگ مامور من اللہ کو نہیں مانتے۔ اور گالیاں دیتے ہیں۔ اور انکار کرتے ہیں۔ تو بات بیان تک نہیں رہتی۔ بلکہ ایک فتح الباب ہوتا ہے اور زبان کھل جاتی ہے۔ اور رفتہ رفتہ توفیق اعمال کی جاتی رہتی ہے۔

۲۹۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء کو جو تحریر حضرت نے مولوی صاحبان کو لکھکر دی تھی۔ اس کی نقل ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

وجوہ مفصلہ ذیل ہیں۔ جن کے رو سے میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو فوت شدہ قرار دیتا ہوں

(۱) قرآن شریف میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت یہ آیات ہیں۔ یا عیسیٰ انی متوفیک ورافعک الی۔ فلما توفیتنی۔ ان آیات کے معنے صحیح بخاری۔ کتاب التفسیر میں موت کئے ہیں۔ جیسا کہ اس میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے لکھا ہے۔ متوفیک ممیتک۔ اور بخاری میں آیت کے لئے آنحضرت [illegible] فلما توفیتنی کا اس جگہ ذکر پایا ہے اور نیز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا قول بھی ذکر کیا ہے۔ کہ میں قیامت کے دن یہی عرض کروں گا۔ کہ یہ لوگ میری وفات کے بعد بگڑے ہیں۔ جیسا کہ لکھا ہے۔ کما قال العبد الصالح الخ

(۲) دوسری دلیل توفی کے ان معنوں پر جو اوپر ذکر کئے گئے لغت عرب کی کتابیں [illegible] جہاں تک ممکن تھا قریباً تمام شائع شدہ کتابیں لغت کی دیکھی ہیں۔ جیسے قاموس۔ تاج العروس۔ صراح۔ صحاح جوہری۔ لسان العرب اور وہ کتابیں جو حال میں بیروت میں تالیف کر کے عیسائیوں نے شائع کی ہیں۔ ان تمام کتابوں سے مجھے معلوم ہوا ہے کہ محاورہ عرب اسی طرح پر ہے۔ کہ جب کسی جملہ میں خدا تعالیٰ فاعل ہو۔ اور کوئی علم انسان مفعول بہ ہو۔ جیسا کہ توفی اللہ زیداً۔ تو ایسی صورت میں بجز اماتت اور قبض روح اور کوئی معنے نہیں ہوتے۔ اور جو شخص اس کا انکار کرے۔ اس پر لازم ہے۔ کہ اس کے برخلاف لغت کی کتابوں سے کوئی نظیر مخالف پیش کرے۔

(۳) میں نے بہت محنت اور کوشش سے جہاں تک میرے لئے ممکن تھا صحاح ستہ وغیرہ حدیث کی کتابیں غور سے دیکھی ہیں۔ اور میں نے کسی ایک جگہ پر بھی توفی کے معنے بجز وفات دینے کے حدیث میں نہیں پائے۔ بلکہ تین سو کے قریب ایسی جگہ پائی ہیں۔ جہاں ہر جگہ موت دینے کے ہی معنے ہیں۔

(۴) میں نے جہاں تک میرے لئے ممکن تھا۔ عرب کے مختلف دیوان بھی دیکھے ہیں۔ مگر نہ میں نے جاہلیت کے زمانہ کے شعراء اور نہ اسلام کے زمانے کے مستند شعراء کے کلام میں کوئی ایسا فقرہ پایا ہے۔ کہ ایسی صورت میں جو اوپر بیان کی گئی ہے بجز وفات دینے کے کوئی اور معنے ہوں۔

(۵) شاہ ولی اللہ صاحب کے فوز الکبیر میں بھی یہی لکھا ہے کہ متوفیک ممیتک اور میں جانتا ہوں۔ کہ شاہ ولی اللہ صاحب بڑے پایہ کے محدث اور فقیہ اور عالم فاضل تھے۔

(۶) حدیث معراج جو صحیح بخاری میں موجود ہے۔ اس سے پایا جاتا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کی رات میں . . . . حضرۃ عیسے علیہ السلام کو فوت شدہ انبیاء میں دیکھا تھا۔ پس اس جگہ دو شہادتیں ہیں۔ ایک خدا تعالیٰ کی شہادت قرآن شریف میں دوسری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادۃ لیلۃ المعراج میں۔

(۷) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جیسا کہ کنز العمال وغیرہ [illegible] سے ثابت ہے [illegible] شیخ عبد الحق وغیرہ نے لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ کی عمر ایک سو بیس برس کی تھی اور ایک روایت میں ایک سو پچیس برس بھی ہے۔ اور ہزار دو ہزار برس کی عمر کسی جگہ نہیں لکھی۔

(۸) جو صحابہ رضی اللہ عنہم کا اجماع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ہوا۔ وہ بھی حضرت عیسے علیہ السلام کی وفات پر دلیل قاطع ہے۔ جو اس آیت کے رو سے اجماع تھا۔ ما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل

(۹) ماسوائے اس کے خدا تعالیٰ نے اپنی وحی قطعی صحیح سے بار بار مجھ پر ظاہر کر دیا ہے۔ کہ حضرت عیسے وفات پا گئے۔ اور اپنے کھلے کھلے نشانوں سے میری سچائی ظاہر فرمائی ہے۔ اسی طرح اور بہت سے دلائل ہیں۔ مگر اسی قدر کافی ہے۔ کہ حضرت عیسے علیہ السلام کی موت قرآن شریف اور حدیث اور اجماع صحابہ سے ثابت ہے اور یہ دو امور سے ثابت ہے کہ اس امت کے کل خلفاء اسی امت میں سے آئیں گے۔ اور صحیح بخاری سے ثابت ہے کہ آنیوالا عیسے اسی امت میں سے ہوگا۔ جیسا کہ لکھا ہے کہ اماکم منکم بلکہ صحیح بخاری میں پہلے مسیح کا اور حلیہ لکھا ہے اور آنیوالے عیسے کا اور حلیہ لکھا ہے۔ ماسوائے اس کے میرا آنا بے وقت نہیں۔ صدی کے سر پر آیا ہوں تئیس برس اس میں سے گذر گئے کسوف خسوف بھی رمضان میں ہو گیا۔ طاعون بھی پیدا ہو گئی۔ . . . . . ایک نئی سواری یعنی ریل بھی پیدا ہو گئی اور خدا تعالیٰ نے دس ہزار سے زیادہ نشان میرے ہاتھ پر ظاہر فرمائے ہیں اور ہر ایک عقلمند سمجھ سکتا ہے۔ کہ اسلام کی زندگی حضرۃ عیسے کی موت میں ہے۔ اگر آج یہ امر عیسائیوں پر ثابت ہو۔ کہ حضرۃ عیسیٰ فوت ہو گئے۔ تو وہ سب کے سب عیسائی مذہب کو ترک کر دیں۔ والسلام علے من اتبع الہدیٰ

مرزا غلام احمد عفی اللہ عنہ۔ ۲۹۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء

نقل لکھی گئی

(محمد صادق عفی اللہ عنہ ایڈیٹر بدر)

غیر معمولی پرچے۔ جس دن حضرت دہلی کو روانہ ہوئے ہیں اس دن سے مجھے یہ خیال آرہا ہے کہ ایسے موقعہ پر احباب کو واقعات سفر اور حضرت کی تقریریں اگر روزانہ نہیں تو تیسرے چوتھے دن ضرور ملجانی چاہئیں چنانچہ اسٹیشن پر میں نے یہ تجویز کر دی کہ سفر کے حالات جیسے جیسے میں دہلی سے لکھکر روانہ کرتا جاؤں۔ ساتھ ساتھ چھپ کر فوراً احباب کی خدمت میں بھیجے جاویں اگر آمد بدر کی حالت اس امر کی اجازت دیتی یا پروپرائیٹر اس بوجھ کو اٹھا سکتا۔ تو ایسے وقت کے واسطے چاہئے کی کلیں اور پتھر اور ملازم زائد رکھکر روزانہ یا دوسرے دن احباب کی خدمت میں اخبار پہنچایا جاتا۔ لیکن افسوس ہے کہ تا حال اخبار بدر کی حالت ایسی نہیں۔ کہ یہ خواہش پوری ہو سکے۔ بلکہ فنڈ کے موجود نہ ہونے کے سبب جسقدر مجھے انتظام میں مشکل پڑتی ہے اسکو میں ہی جانتا ہوں یا وہ لوگ جو اس امر کی تفصیل سے واقف ہیں۔ اگر دوست کوشش کریں اور خریدار کثرت کے ساتھ پیدا کریں تو ایسی تھوڑی قیمت کے اخبار کی تعداد کا دو تین ہزار تک پہنچ جانا کوئی بڑی بات نہیں۔ میں خیال کرتا ہوں کہ اگر احباب پوری سعی کریں تو ابھی بہت سے ایسے دوست ہیں جو اس اخبار کو خرید سکتے ہیں اور اسطرح یہ مشکلات رفع ہو سکتی ہیں۔ خیر۔ اس وقت اس مضمون کے لکھنے کا یہ منشا ہے کہ آئندہ کے لئے ایسی ضرورتوں کے واسطے اخبار کے ہفتہ وار پرچہ کے علاوہ خاص پرچوں کے نکالنے کا علیحدہ انتظام کرنا چاہیئے۔ اس کیواسطے جو تجاویز میں نے سوچی ہیں وہ میں بعد میں لکھونگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ فی الحال میں دوستوں سے سننا چاہتا ہوں کہ ان کے نزدیک کون سی ایسی تجاویز ہیں جن کے ذریعہ [illegible] طرح

بدر پریس قادیان میں میان معراج الدین عمر پروپرائٹر کے لئے چھاپا گیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

دنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا



دوا مینی۔ شفا مینی غرض دار الامان مینی	رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۹۹	چہ گویم با تو گر آئی بہ دار قادیان مینی

سلسلۃ القدیم جلد ۴ نمبر ۴۱	مورخہ ۸۔ نومبر ۱۹۰۶ء مطابق بدھ ۲۰ رمضان المبارک ۱۳۲۴ھ ہجری	سلسلۃ الجدید جلد ۲ نمبر ۴۳

آں مسیح دور آخر مہدی آخر زمان	ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ	ای جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

سفر دہلی

۵

گذشتہ اشاعت سے آگے

اب ہم حضرت شیخ نظام الدین ولی اللہ کے مزار اور ان کے قریب بعض دیگر مزاروں کے کتبوں کو نقل کرتے ہیں۔ حضرت شیخ نظام الدین صاحب نے ۷۲۵ھ میں وفات پائی۔ آپ کے مزار کے پاس جو مسجد ہے۔ اس کی ایک دیوار پر آپ کی تاریخ وفات حسب ذیل کندہ ہے۔

نظام دو گیتی شہ ماء و طین | سراج دو عالم شدہ بالیقین
چو تاریخ فوتش بجستم زغیب | ندا داد ہاتف شہنشاہ دین ۷۲۵

امیر خسرو کے مزار پر نور الدین جہانگیر کے عہد سلطنت میں طاہر محمد عماد الدین نے مفصلہ ذیل اشعار کندہ کرائے

اے خسرو بے نظیر عالم | با روضہ تو مرا نیاز است
تعمیر نمود طاہر آن را | فیض ازلی ہمیشہ باز است
تاریخ بنائش عقل گفتا | با روضہ گہ رہنمائی راز است

اسی چار دیواری کے اندر جہان آرا بیگم کا مزار ہے۔ جس پر یہ شعر لکھا ہے۔ جو خود بیگم کی تصنیف تھا۔

ھو الحی القیوم

بغیر سبزہ نپوشد کسے مزار مرا
کہ قبر پوش غریبان ہمین گیاہ بس است

حضرت شیخ نظام الدین صاحب کی قبر کے سرہانے ایک قلمی قرآن شریف پڑا ہے۔ جو اورنگ زیب بادشاہ کے ہاتھ کا لکھا ہوا بتلایا جاتا ہے۔ نیز اس روضہ کی دیوار پر عزیز الدین شاہ عالمگیر ثانی کے تصنیف کردہ اشعار ذیل میں درج ہیں۔

جو ہوئے خادم نظام الدین کا دل سے اے غریب
اس کے تئین ہوتا ہے تاج خسروی جگ میں نصیب
خادمی کی تھی عزیز الدین نے باصدق و یقین
تاج شاہی ہند کا مجکو دیا ہے عنقریب
مرض دل اذگار میرے کا وہ صحت بخش ہے
بے غذا و بے دعا و بے دوا و بے طبیب

بس پریشان حال ہے اب خلق پر محبوب حق
فضل کر تقصیر یاروں پر ہو تم حق کے حبیب

تازہ اخبار دہلی

مرسلہ ایڈیٹر۔ مورخہ ۶۔ نومبر ۱۹۰۶ء۔ مرزا حیرت ایڈیٹر کرزن گزٹ نے اپنے اشتہار میں حضرت مرزا صاحب کو چیلنج کیا ہے۔ کہ آپ میرے ساتھ مباحثہ کریں۔ اس کے جواب میں دو اشتہار شایع کئے گئے ہیں۔ ایک شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم کی طرف سے اور دوسرا جماعت احمدیہ دہلی کی طرف سے۔ ہر دو اشتہارات ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ جمعہ کی شام کو حضرت مولوی نورالدین صاحب کا وعظ اپنے ہی مکان پر ہوگا۔ لیکن اس کے واسطے کوئی اشتہار سر دست نہیں دیا گیا۔ لوگ خود ہی آکر سن لیں گے۔ آج عاجز راقم یہاں کے روزانہ اخبار کے ایڈیٹر اور پروپرائیٹر سے ملاقات کرنے گیا۔ راستہ میں مشن کالج کے پرنسپل پادری صاحب سے بھی ملاقات ہوئی کیفیت پھر درج اخبار ہوگی۔ تاریخ روانگی ہفتہ قرار پائی ہے۔ مگر روانگی کا وہی حال ہے۔ جو قادیان سے روانگی کا تھا وہ ہنوز کوئی پختہ امر فیصلہ نہیں پا سکا۔

ناظرین اخبار بدر کے ملاحظہ کے لئے ہر دو اشتہارات مذکورہ اگلے صفحے پر درج کئے جاتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علےٰ رسولہ الکریم

مرزا حیرت صاحب کے چیلنج کا جواب

کرزن گزٹ کے ایڈیٹر حیرت صاحب نے حضرت مسیح موعود و مہدی معہود کو اپنے مقابلہ میں مباحثہ کے واسطے چیلنج کیا ہے حیرت صاحب کو اگر حق طلبی کی خواہش اور اپنی حیرانی سے نجاۃ پانے کی آمادگی ہوتی۔ تو انکے واسطے برادر علیم العزیز کی کتاب کا پڑھنا اور ایک ہزار روپیہ کا انعامی چیلنج قبول کرنا ان کے معاملہ میں فیصلہ کر دیتا۔ مگر افسوس ہے۔ کہ آپ کو بجز حصول شہرت کچھ مطلوب نہیں۔ اور یہ حیرت دہ دالیس تک آپ کے شامل حال رہتی ہوئی نظر آتی ہے۔ ان کو سمجھانے کیواسطے تو ہم خادمان مسیح موعود ہمیشہ یہاں موجود ہی ہیں۔ لیکن اگر جناب حضرت مسیح اور آپ کے خدام کی تفضیر آوری سے کوئی نتیجہ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تو آپ کے ہم عصر اور ہم پیشہ شیخ یعقوب علی صاحب تراب ایڈیٹر الحکم نے آپ کو چیلنج دیا ہے۔ وہ منظور کر لیجئے۔ اور دوسرے صاحب ایڈیٹر اخبار بدر مفتی محمد صادق جو علاوہ عربی کے عبرانی زبان کے بھی فاضل ہیں اور زبان انگریزی کے بھی ماہر ہیں آپ کے ساتھ ایک عام جلسہ میں جسکا انتظام آپ کے سپرد ہوگا۔ تحریری مباحثہ کے واسطے تیار ہیں۔ لیکن ایک ضروری شرط یہ بھی ہے۔ کہ دہلی کے مشہور مولوی صاحبان یعنے مولوی محمد بشیر صاحب مولوی عبد الحق صاحب مولوی ابوالخیر صاحب مولوی تلطف حسین صاحب قاضی محمد یعقوب صاحب آپ کے ساختہ پرداختہ کو بذریعہ ایک چھپے ہوئے اشتہار کے منظور فرما دیں۔ کیونکہ ہم تو پبلک کو فائدہ پہنچانا چاہتے ہیں۔ آپ کی ذات سے تو چنداں امید نہیں۔ شاید کوئی اور ہی سمجھ جائے۔ اور ہم ڈرتے ہیں۔ کہ وہ بات آپ کے حق میں نہ ہو۔ جو آپ نے اگلے دن چند معزز اصحاب کی حاضری میں فرمایا تھا۔ کہ میں نے حال کے مباحثہ مابین مولوی عبد المجید صاحب اور اندرے عیسائی کا ذکر اخبار میں اس واسطے نہیں کیا کہ اس میں مولوی کو شکست ہوئی۔ اور اسلام کو ذلت ہوئی۔ یہی وجہ ہے۔ کہ مولوی عبد المجید کا نام ہم نے اوپر کے مولویوں میں نہیں لکھا۔ اور اگرچہ آپ نے بقول آپ کے سوائے دو تین کتابوں کے حضرت مسیح موعود کی پچاس ساٹھ کتابوں میں سے کوئی نہیں دیکھی۔ اور آپ کے حق میں وہی آیت صادق آتی ہے۔ جو کتاب حیرت کی حیرانی کے سر پر لکھی گئی ہے۔ یعنے بَلْ كَذَّبُوا بِمَا لَمْ يُحِيطُوا بِعِلْمِهِ وَلَمَّا يَأْتِهِمْ تَأْوِيلُهُ۔ تاہم امید ہو سکتی ہے۔ کہ دوسرے سننے والے اس جلسے سے فائدہ اٹھائیں۔

اس کا جواب کل شام تک مرحمت ہونا چاہیے ورنہ آپ کی طرف سے سکوت سمجھا جائیگا۔

المشتہران

بابو محمد اسمٰعیل عاجز قاسم علی و دیگر احمدی جماعت شہر دہلی - ۷ - نومبر ۱۹۰۵ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علےٰ رسولہ الکریم

مرزا حیرت کو چیلنج

مرزا حیرت (جو اپنی شہرت اور نمود کے بڑے دلدادہ اور شیدا معلوم ہوتے ہیں) نے یکم نومبر ۱۹۰۵ء کے کرزن گزٹ میں اعلیٰ حضرت جناب حجۃ اللہ علی الارض مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مناظرہ کی دعوۃ کی ہے دہلی والوں کو غالباً معلوم نہ ہوگا۔ کہ یہ دعوت مرزا حیرت نے اس علم کے بعد کی ہے۔ جو اب سے حضرت حجۃ اللہ کی روانگی کا خاکسار شہر کی زبانی ہو چکا تھا۔ کہ آپ بہت جلد دہلی سے روانہ ہونگے۔ اور یہ بھی ان پر ظاہر ہو چکا تھا۔ کہ مناظرات کا سلسلہ عرصہ سے آپ بند کر چکے ہیں ایسی صورت اور حالت میں مرزا حیرت ایسے نام ور انسان کے لئے ناممکن تھا کہ وہ اپنی شہرت کے عمدہ موقع کو ہاتھ سے جانے دیتے۔ تاہم میں نہیں چاہتا۔ کہ ان کا حوصلہ ان کے دل میں رہ جاوے۔ مرزا حیرت کو اگر تحقیق حق اور اعلائے حق ہی منظور ہے۔ تو امید کی جاتی ہے۔ کہ وہ اس مختصر سی درخواست کو منظور کر لینگے۔ لیکن اگر انہوں نے اعتراض کیا اور حیل سے ٹلانا چاہا۔ تو دہلی کی پبلک پر جو پہلے سے آپ کے کمالات سے پوری باخبر ہے۔ بخوبی کھل جائیگا۔ کہ آپ کی غرض کیا تھی۔

مرزا حیرت صاحب سے میں مناظرہ کرنے کو بحمد للہ تیار ہوں۔ اور اخبار نویس ہونے کی حیثیت سے مجھے حق ہے کہ ان کی درخواست کا میں ہی جواب دوں۔ لیکن مناظرہ کے لئے مندرجہ ذیل شرائط ہونگے۔

اوّل - ہر قسم کے انتظام کا خود انہوں نے ذمہ اٹھایا ہے اس لئے امن عامہ کا انتظام خود مرزا حیرت کو کرنا ہوگا اور باضابطہ سرکار سے اجازت بھی حاصل کرنی چاہیئے

دوّم - مناظرہ حیات اور وفات مسیح علیہ السلام میں ہوگا۔ بعدہٗ مرزا صاحب کی دعویٰ مسیحیت پر گفتگو ہوگی۔

سوّم - مناظرہ شروع ہونے سے پہلے مرزا حیرت کے سابقہ اعتراضات مندرجہ کرزن گزٹ کو پڑھ کر حیرت کی حیرانی جو اس کا جواب ہے۔ پیش کیا جاوے گا۔ اور پبلک سے فیصلہ لیا جاوے گا۔ کہ آیا حیرت صاحب کے سابقہ اعتراضات کا جواب ہو چکا ہے۔ یا نہیں۔

چہارم - جس کو چاہیں۔ بہ شمولیت مولوی عبد الحق صاحب مصنف تفسیر حقانی اور مولوی محمد بشیر صاحب سہسوانی حکم کر لیں۔

پنجم - اگر منصفوں میں اختلاف ہو۔ تو اس صورت میں مولوی محمد بشیر صاحب اور دوسرے منصف ان الفاظ میں قسم کھا کر فیصلہ دیں۔ ہم خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بیان کرتے ہیں۔ کہ قرآن مجید سے مسیح علیہ السلام کا زندہ بجسم عنصری آسمان پر جانا ثابت ہوتا ہے۔ اور یہی عقیدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اکابر صحابہ کا تھا۔ وفات مسیح کے دلائل اور اثبات مسیحیت کے براہین سنکر بھی ہم یہی کہتے ہیں۔ کہ یہی سچ ہے۔ کہ مسیح جسم عنصری سے زندہ آسمان پر گیا ہے۔ اور اگر ہم اس میں جھوٹ بولتے ہیں۔ تو خدا تعالیٰ کی ہم پر لعنت ہو۔

پس اس قسم کے بعد جو اسی جلسہ میں ان کو کھانی ہوگی۔ آسمانی فیصلہ کا انتظار کیا جاوے گا۔ اور آیندہ اس وقت تک اس کے متعلق کوئی تحریری بحث نہ ہوگی۔

ششم - حضرت حجۃ اللہ کے صدق اور کذب پر کسی لمبی بحث کی حاجت نہ ہوگی۔ میں مختصر طور آپ کی سچائی کے دلائل منہاج نبوت پر بیان کرونگا۔ ان دلائل کو سن کر مرزا حیرت صرف کھڑے ہو کر اسی قدر بیان کر دیں۔ کہ میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بیان کرتا ہوں۔ کہ ان دلائل اور وجوہ کو سن لینے کے بعد بھی میں یقین کرتا ہوں۔ کہ مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود اور مہدی مسعود کے دعوے میں سچے نہیں۔ اور وہ مفتری علی اللہ ہیں۔ اور اگر میں اے خدا تیری قسم کھا کر بھی یہ جھوٹ کہتا ہوں تو پھر مرزا غلام احمد اور مجھ مرزا حیرت میں سے جو تیری نظر میں صادق ہے۔ اس کو عزت دے۔ اور اس کی زندگی میں کاذب کو اس جہان سے اٹھا لے۔ اس پر مجمع آمین کہے گا۔ اور فیصلہ آسمانی کا انتظار کیا جاوے گا۔ اس قسم میں مرزا حیرت مولوی محمد بشیر صاحب اور مولوی عبد الحق صاحب مصنف تفسیر حقانی کو بھی اپنے ساتھ ملا لیں۔

اب اس سے زیادہ وہ کیا چاہتے ہیں۔ فیصلہ آسان ہے اور خدائی فیصلہ ہے۔ اگر مرزا حیرت صاحب کو حق طلبی مدنظر ہے۔ تو بلا چون و چرا اسے تسلیم کر لینگے۔ اور بذریعہ اپنی تحریر خاص مجھے اطلاع دیں۔ اور اسے چھاپ کر شائع کر دیں۔ میں حضرت مرزا صاحب کی روانگی کے بعد یہاں ٹھہر جاؤنگا۔ اور ان سے فیصلہ کر لونگا۔ لیکن اگر مرزا حیرت نے میری اس دعوت کو منظور نہ کیا۔ تو اے آسمان گواہ رہ اور اے زمین سن رکھ۔ کہ اس شہر دہلی میں حجت پوری کر دی گئی۔ والسلام علی من اتبع الہدیٰ۔ (ماستکبری ومابی)

خاکسار یعقوب علی تراب احمدی ایڈیٹر الحکم قادیان نزیل دہلی ۲ - نومبر ۱۹۰۵ء

نوٹ - مرزا حیرت کی دانشمندی اور حق پژوہی کی پبلک کو ضرور داد دینی چاہیئے - کہ کرزن گزٹ میں دعوۃ مناظرہ کو چھاپ دی - لیکن وہ پرچہ ابتک حضرت اقدس یا آپ کے کسی خادم کے پاس بھی نہیں بھیجا * نوٹ * جمعہ کی شام ہے

تازہ اخبار از دہلی

یکم نومبر ۱۹۰۵ء - جو مولوی صاحبان حضرت سے دلائل وفات مسیح پر کاغذ لے گئے تھے - وہ پھر واپس نہیں آئے - اور آتے تو کیا - حضرت عیسےٰ علیہ السلام تو فوت ہو چکے اور ان کی وفات ہر طرح سے ثابت ہو چکی ہے - دانا لوگ سمجھ گئے ہیں - کہ اب مرے مردوں کو اکھیڑنا اچھا نہیں - اور سچ یہی ہے - کہ حضرت عیسیٰ فوت ہو گئے - اور مذہب عیسوی غلط ہے اور جھوٹھ ہے اور اب وقت ہے کہ اسلام کا غلبہ ہو -

کل ہم قطب مینار پر چڑہے - اور حضرت قطب بختیار کاکی صاحب کے مزار پر فاتحہ پڑہی - قطب مینار دنیا میں سب سے اونچا مینار بیان کیا جاتا ہے - اس کے اوپر بیٹھ کر میں نے دعا کی - احباب کے لئے حاضر اور غائب کے لئے - نعرۃ وہاں کے لئے - کیونکہ میں نے سوچا - کہ خدا تعالیٰ کے حضور میں بھی قبولیت کے اوقات اور لہریں ہوتی ہیں ممکن ہے - کسی فضل کی لہریں لپیٹے جائیں - واللہ ہو السمیع العلیم - قطب کے مزار پر لوگ - جو مجاور کہلاتے ہیں - وہ نہایت ہی رذیلانہ طور پر زائرین کے گرد ہو کر سوال کرتے ہیں - اور آپس میں بہت بے طرح جھگڑتے ہیں - میں نے ان کو نصیحت کی اور کہا - کہ جو طریق تم نے اختیار کر رکھا ہے - خیال کرو - کہ اگر یہی طریق اس شیخ کا ہوتا جس کی قبر پر تم بیٹھے ہو - اور جس کے طفیل تم کو روٹی ملتی ہے اگر ایسا ہی وہ ہوتا - تو آج ایک شخص بھی یہاں نہ دیکھا جاتا مگر ان لوگوں کو ایسے نصائح کیا کام دے سکتے ہیں - ان کی حالت نہایت ہی ایک عبرت کا نمونہ ہے - انسان کو نیکی ہی کام آ سکتی ہے -

کل حضرت صاحب کی طبیعت کچھ علیل تھی - اس واسطے کل آپ قطب کے مزار پر نہ جا سکے - اور آج تشریف لے گئے - حضرۃ بختیار کاکی کے مزار مبارک پر آپ نے دعا کی اور دعا کو لمبا کیا واپس آتے ہوئے حضرت نے راستہ میں فرمایا - کہ بعض مقامات نزول برکات کے ہوتے ہیں - اور یہ بزرگ چونکہ اولیاء اللہ تھے - اس واسطے ان کے مزار پر ہم گئے - ان کے واسطے بھی ہم نے اللہ سے دعا کی - اور اپنے واسطے بھی اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی - اور دیگر بہت دعائیں کیں - لیکن یہ دو چار بزرگوں کے مقامات تھے - جو جلد ختم ہو گئے - اور دہلی کے لوگ تو سخت دل ہیں - یہی خیال تھا - کہ واپس آتے ہوئے گاڑی میں بیٹھے ہوئے الہام ہوا -

دست تو دعائے تو ترحم ز خدا

یہ الہام آج یکم نومبر ۱۹۰۵ء کو سہ پہر کے وقت قطب صاحب سے واپس آتے ہوئے راستہ میں ہوا - اور میں نے آج ہی بذریعہ تار قادیان بھیج دیا ہے - تاکہ جلد اخبار بدر میں چھپ کر شائع ہو جاوے - اس الہام کے بذریعہ تار قادیان بھیجنے میں ایک یہ نیت بھی ہے - کہ جہاں یہ تاریں دنیاداروں کے کاروبار میں صرف ہوتی ہیں - وہاں خدا تعالیٰ کی وحی کے واسطے بھی اس سے کام لیا جاوے تا ڈاک اور چھاپہ خانہ کی طرح تار بھی اس سلسلہ حقہ کے تائیدی نشانات کے گواہوں میں سے ہو -

یہاں سے روانگی کی تاریخ پہلے جمعہ کی شام مقرر ہوئی تھی - مگر چونکہ تجویز ہوئی ہے - کہ حضرت مولوی نورالدین صاحب کا ایک وعظ بھی ہو جائے - اس واسطے قرار پایا ہے - کہ ہفتہ کی شام کو یہاں سے روانگی ہو - مگر ہنوز کوئی بات پختہ نہیں ہے -

۳ - نومبر ۱۹۰۵ء - بروز جمعہ - آج حضرت مولوی نورالدین صاحب کا وعظ بعد از نماز جمعہ ہوا - حضرت مولوی صاحب نے یہ ثابت کیا کہ کس طرح باوجود اختلافات کے جو دنیا میں پائے جاتے ہیں - وحدت بھی پائی جاتی ہے - اور قرآن شریف اور احادیث سے ثابت کیا تھا - کہ انسان کے راہ حق سے محروم رہنے کے کیا کیا اسباب ہیں - اور وفات مسیح کے کیا کیا دلائل ہیں - افسوس ہے کہ وعظ ختم نہ ہونے پایا تھا کہ مولوی لوگوں نے شور مچایا - اور اہل دہلی نے ایک نعرہ غوغے کا اٹھایا کہ چلو چلو - اور بہت بدتہذیبی کے ساتھ ایک دوسرے کو دھکے دینے شروع کئے - حضرۃ اٹھے - اور نہایت نرمی سے سب کو سمجھایا کہ تم ہماری بات سنو - پر اکثر ٹھہر گئے اور بیٹھے اپنے سوالات کرتے رہے اور حضرت جواب دیتے رہے - آج وہ مولوی بھی آیا - جو حضرت کے سوالات اور دلائل متعلق وفاۃ مسیح لکھا کر لے گیا تھا - بہت سی کتابیں اور چند اور مولوی ساتھ لایا - لیکن جب کہا گیا - کہ جس طرح تم ہم سے تحریر لے گئے تھے - اسی طرح تحریر دو - اس بات سے بہت گھبرایا اور کہا کہ میں لکھکر نہیں دیتا - صرف زبانی سنا دوں گا اس طرف سے تحریر کے واسطے کہا گیا - مگر نہ مانا - اور آخر کتابیں اٹھا کر چلے گئے - لیکن ایک بات قابل بیان ان کے متعلق یہ ہے - کہ حضرت نے متوفیک کے معنے بخاری شریف سے ممیتک کے ثابت کئے تھے - وہ اور کتابیں لغت اور تفسیر کی تو لائے - مگر بخاری ہرگز ساتھ نہ لائے اور کہا کہ بخاری ہمارے پاس نہیں ہے

دہلی میں ایک مشہور انگریزی اخبار روزانہ نکلتا ہے - جس کا نام مارننگ پوسٹ (morning post) ہے - اس اخبار کے پروپرائٹر - منیجر - ایڈیٹر سب انگریز ہیں اور اکیس سال سے یہ اخبار دہلی میں جاری ہے - کل ایڈیٹر اور پروپرائٹر کے ساتھ میری ملاقات ہوئی تھی - آج پروپرائٹر صاحب حضرت کی ملاقات کے واسطے ہمارے مکان پر تشریف لائے اور قریب ایک گھنٹہ تک چند امور کے متعلق گفتگو ہوئی - یہ گفتگو پھر چھاپی جائے گی - انشاء اللہ تعالےٰ چونکہ صاحب بہادر اردو نہیں جانتے - اس واسطے عاجز راقم درمیان ترجمہ کر کے حضرت کا ارشاد صاحب بہادر کو سنا دیتا تھا - اور صاحب بہادر کا سوال حضرت کی خدمت میں عرض کر دیتا تھا - آج شام کو فیصلہ ہوا - کہ کل شام کو یعنی ہفتہ کے دن ساڑھے آٹھ بجے شام کے یہاں سے روانگی ہو - ایتوار اور شاید پیر کا دن لودیانہ میں قیام ہوگا - غالباً پٹیالہ نہیں جائیں گے - اور لودیانہ سے سیدھے قادیان تشریف لے جائیں گے -

مقصد امام

۲۶ - اکتوبر ۱۹۰۵ء - فرمایا - اللہ تعالےٰ کا یہ منشاء نہیں - کہ مسیح کی وفات کو ثابت کرنے والی ایک جماعت پیدا ہو جائے - یہ بات تو ان مولویوں کی مخالفت کی وجہ سے درمیان آ گئی ہے - ورنہ اس کی تو کوئی ضرورت ہی نہ تھی - اصل مقصد اللہ تعالےٰ کا تو یہ ہے - کہ ایک پاک دل جماعت مثل صحابہ کے بن جاوے - وفات مسیح کا معاملہ تو جملہ معترضہ کی مانند درمیان آ گیا ہے - مولوی لوگوں نے خواہ مخواہ اپنی ٹانگ درمیان میں اڑا لی - ان لوگوں کو مناسب نہ تھا - کہ اس معاملہ میں دلیری کرتے - قول خدا - رویت نبی - اور اجماع صحابہ یہ تین باتیں ان کے واسطے کافی تھیں - ہمیں تو افسوس آتا ہے - کہ اس کا ذکر ہمیں خواہ مخواہ کرنا پڑتا ہے - لیکن ہمارا اصلی امر ابھی دیگر ہے - یہ تو صرف خس و خاشاک کو درمیان میں سے اٹھایا گیا ہے - سوچو کہ جو شخص دنیا داری میں غرق ہے - اور دین کی پروا نہیں رکھتا - اگر تم لوگ بیعت کرنے کے بعد ویسے ہی رہو - تو پھر تو تم میں اور اس میں کیا فرق ہے - بعض لوگ ایسے کچے اور کمزور ہوتے ہیں - کہ ان کی بیعت کی غرض بھی دنیا ہی ہوتی ہے - اگر بیعت کے بعد ان کی دنیا داری کے معاملات میں ذرا سا فرق آ جاوے - تو پھر پیچھے قدم رکھتے ہیں - یاد رکھو کہ یہ جماعت اس بات کے واسطے نہیں - کہ دولت اور دنیا داری ترقی کرے - اور زندگی آرام سے گذرے - ایسے شخص سے تو خدا بیزار ہے - چاہیئے کہ صحابہ کی زندگی کو دیکھو وہ زندگی سے پیار نہ کرتے تھے - ہر وقت مرنے کے لئے تیار تھے - بیعت کے معنے ہیں - اپنی جان کو بیچ دینا - جب انسان زندگی کو وقف کر چکا - تو پھر دنیا کے ذکر کو درمیان میں کیوں لاتا ہے *

ایسا آدمی تو صرف رسمی بیعت کرتا ہے۔ وہ توکل بھی گیا۔ اور نرج ہی گیا۔ یہاں تو صرف ایسا شخص رہ سکتا ہے۔ جو ایمان کو درست کرنا چاہے۔ انسان کو چاہیئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کی زندگی کا ہر روز مطالعہ کرتا رہے۔ وہ تو ایسے تھے کہ بعض مر چکے تھے۔ اور بعض مرنے کے لئے طیار بیٹھے تھے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ اس کے سوائے بات نہیں بن سکتی۔ اللہ تعالے فرماتا ہے۔ کہ جو لوگ کنارہ پر کھڑے ہو کر عبادت کرتے ہیں۔ تاکہ ابتلاء دیکھ کر بھاگ جائیں وہ فائدہ نہیں حاصل کر سکتے۔ دنیا کے لوگوں کی عادت ہے کہ کوئی ذرا سی تکلیف ہو۔ تو لمبی چوڑی دعائیں مانگنے لگتے ہیں۔ اور آرام کے وقت خدا کو بھول جاتے ہیں۔ کیا لوگ یہ چاہتے ہیں۔ کہ امتحان میں سے گذرنے کے بغیر ہی خوش ہو جائے۔ خدا رحیم و کریم ہے۔ مگر سچا مومن وہ ہے۔ جو دنیا کو اپنے ہاتھ سے ذبح کر دے۔ خدا ایسے لوگوں کو ضائع نہیں کرتا۔ ابتداء میں مومن کے واسطے دنیا جہنم کا نمونہ ہو جاتا ہے۔ طرح طرح کے مصائب پیش آتے ہیں اور ڈراؤنی صورتیں ظاہر ہوتی ہیں۔ تب وہ صبر کرتے ہیں اور خدا ان کی حفاظت کرتا ہے۔ لیکن ؎

عشق اول سرکش و خونی بود
تا گریزد ہر کہ بیرونی بود

جو خدا سے ڈرتا ہے۔ اس کے لئے دو جنت ہوتے ہیں۔ خدا کی رضاء کے ساتھ جو متفق ہو جاتا ہے۔ خدا اس کو محفوظ رکھتا ہے۔ اور اس کو حیات طیبہ حاصل ہوتی ہے۔ اس کی سب مرادیں پوری کی جاتی ہیں۔ مگر یہ بات ایمان کے بعد حاصل ہوتی ہے۔ ایک شخص کہ اپنے دل میں ہزار گناہ ہوتا ہے۔ پھر خدا پر شک لاتا ہے۔ اور چاہتا ہے کہ مومنوں کا حصہ مجھے بھی ملے جب تک انسان پہلی زندگی کو ذبح نہ کر دے۔ اور محسوس نہ کرے۔ کہ نفس امارہ کی خواہش مر گئی ہے۔ اور خدا کی عظمت دل میں بیٹھ نہ جائے تب تک مومن نہیں ہوتا۔ اگر مومن کو خاص امتیاز نہ بخشا جائے۔ تو مومنوں کے واسطے جو وعدے ہیں۔ وہ کیوں کر پورے ہوں گے۔ لیکن جب تک دورنگی اور منافقت ہو۔ تب تک انسان کوئی فائدہ حاصل نہیں کر سکتا۔ ان المنٰفقین فی الدرک الاسفل۔ اللہ تعالی کا وعدہ ہے۔ کہ ایک ایسی جماعت بنائے گا۔ جو ہر ایک پر فوقیت رکھے گی۔ اللہ تعالی ہر طرح کا فضل کرے گا مگر ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ ہر شخص اپنے نفس کا تزکیہ کرے۔ ہاں کمزوری میں اللہ تعالی معاف کرتا ہے۔ جو شخص کمزور ہے۔ اور ہاتھ اٹھاتا ہے۔ کہ کوئی اس کو پکڑے۔ اور اٹھائے۔ اس کو اٹھایا جائے گا۔ مگر مومن کو چاہیئے۔ کہ اپنی حالت پر فارغ نہ بیٹھے۔ اس سے خدا راضی نہیں ہے۔ ہر طرح سے کوشش کرنی چاہیئے کہ خدا تعالے کے راضی کرنے کے جو سامان ہیں۔ وہ سب مہیا کئے جائیں۔

ریاکاری ریاکار انسان بے فائدہ کام کرتا ہے۔ مومن کو تو خداوند تعالے خود بخود شہرۃ دیتا ہے۔ ایک شخص کا ذکر ہے۔ کہ وہ مسجدوں میں لمبی نمازیں پڑھا کرتا تھا۔ تاکہ لوگ اسے نیک کہیں۔ لیکن جب وہ بازار سے گذرتا۔ تو لڑکے بھی اس کی طرف اشارہ کرتے اور کہتے کہ یہ ایک ریاکار آدمی ہے۔ جو دکھلاوے کی نمازیں پڑھتا ہے۔ ایک دن اس شخص کو خیال ہوا۔ کہ میں لوگوں کا کیوں خیال رکھتا ہوں۔ اور بے فائدہ محنت اٹھاتا ہوں۔ مجھے چاہیئے کہ اپنے خدا کی طرف متوجہ ہو جاؤں۔ اور خالص خدا کی خاطر عبادت کروں۔ یہ بات سوچ کر اس نے سچی توبہ کی۔ اور اپنے اعمال کو خدا کے واسطے خالص کر دیا۔ اور دنیوی رنگ کی نمازیں چھوڑ دیں۔ اور علیحدگی میں بیٹھ کر دعائیں کرنے لگا۔ اور اپنی عبادت کو پوشیدہ رکھنا چاہا۔ تب وہ جس کوچہ سے گذرتا۔ لوگ اس کی طرف اشارہ کرتے۔ کہ یہ ایک نیک بخت آدمی ہے۔

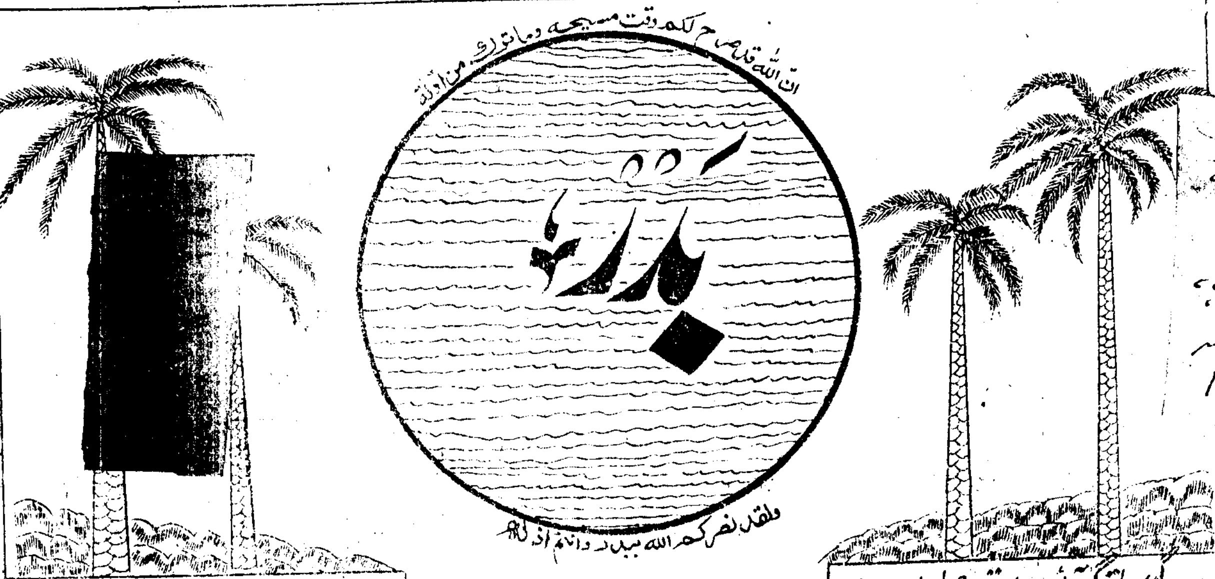
خدا کی دوستی سچا مومن وہ ہے۔ جو کسی کی پرواہ نہ کرے۔ خدا تعالی خود ہی سارے بندوبست کر دیگا۔ لوگوں کی تکلیف دہی کی پرواہ نہیں رکھنی چاہیئے دنیا میں کوئی کسی کے ساتھ دوستی کرتا ہے۔ تو دنیا کے لوگ اپنی دوستی کا حق ادا کرتے ہیں۔ وہ کون دوست ہے۔ جس کے ساتھ سلوک کیا جاوے۔ تو وہ بے تعلقی ظاہر کرے۔ ایک چور کے ساتھ ہمارا سچا تعلق ہو۔ تو وہ ہمارے گھر میں نقب زنی نہیں کرتا۔ تو کیا خدا کی دوستی دنیا کے برابر بھی نہیں۔ خدا کی دوستی تو وہ ہے کہ دنیا داروں میں اس کی کوئی نظیر ہی نہیں۔ دنیا داروں کی دوستی میں تو غدر بھی ہے۔ تھوڑی سی رنجش کے ساتھ دنیا دار دوستی توڑنے کو طیار ہو جاتا ہے۔ مگر خدا کے تعلقات پکے ہیں۔ جو شخص خدا کے ساتھ دوستی کرتا ہے۔ خدا اس پر برکات نازل کرتا ہے۔ اس کے گھر میں برکت دیتا ہے اس کے کپڑوں میں برکت دیتا ہے۔ اس کے پس خوردہ میں برکت دیتا ہے۔ بخاری میں ہے۔ کہ نوافل کے ذریعہ انسان خدا سے تعلق پیدا کرتا ہے۔ نوافل ہر شے میں ہوتے ہیں۔ فرض سے بڑھ کر جو کچھ کیا جائے۔ وہ سب نوافل میں داخل ہے جب انسان نوافل میں ترقی کرتا ہے۔ تو خدا تعالی فرماتا ہے۔ کہ میں اس کی آنکھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے۔ اور اس کی زبان ہو جاتا ہوں۔ جس سے وہ بولتا ہے۔ خدا تعالی فرماتا ہے۔ کہ جو شخص میرے ولی سے مقابلہ کرتا ہے۔ وہ میرے ساتھ لڑائی کے لئے طیار ہو جائے۔ خدا کے ساتھ سچی محبت کرنے والے بھی عجیب بے نیاز ہو جاتے ہیں۔ لوگوں کی تکذیب کی کچھ پرواہ نہیں رکھتے۔ جو لوگ خلقت کی پرواہ کرتے ہیں۔ وہ مخلوق کو معبود بناتے ہیں۔ خدا کے بندوں میں ہمدردی بہت ہوتی ہے مگر ساتھ ہی ایک بے نیازی کی صفت بھی لگی ہوئی ہے۔ وہ دنیا کی پرواہ نہیں کرتے۔ آگے خدا کا فضل ہوتا ہے۔ کہ دنیا بھی ان کی طرف چلی آتی ہے۔

جماعت کو نصیحت ہماری جماعت کو ایسا ہونا چاہیئے کہ نری لفاظی پر نہ رہے۔ بلکہ بیعت کے سچے منشاء کو پورا کرنے والی ہو۔ اندرونی تبدیلی کرنی چاہیئے۔ صرف مسائل سے تم خدا کو خوش نہیں کر سکتے اگر اندرونی تبدیلی نہیں۔ تو تم میں اور تمہارے غیر میں کچھ فرق نہیں۔ اگر تم میں مکر فریب۔ کسل اور سستی پائی جائے۔ تو تم دوسروں سے پہلے ہلاک کئے جاؤ گے۔ ہر ایک کو چاہیئے کہ اپنے بوجھ کو اٹھائے۔ اور اپنے وعدے کو پورا کرے۔ عمر کا اعتبار نہیں۔ دیکھو۔ مولوی عبد الکریم صاحب فوت ہو گئے۔ ہر جمعہ میں ہم کوئی نہ کوئی جنازہ پڑھتے ہیں۔ جو کچھ کرنا ہے۔ اب کر لو۔ جب موت کا وقت آتا ہے۔ تو پھر تاخیر نہیں ہوتی۔ جو شخص قبل از وقت نیکی کرتا ہے۔ امید ہے کہ وہ پاک ہو جائے۔ اپنے نفس کی تبدیلی کے واسطے سعی کرو نمازوں میں دعائیں مانگو۔ صدقہ خیرات سے۔ اور دوسرے ہر طرح کے حیلے سے۔ والذین جاھدوا فینا میں شامل ہو جاؤ۔ جس طرح بیمار طبیب کے پاس جاتا۔ دوائی کھاتا۔ مسہل لیتا۔ خون نکلواتا۔ ٹکور کرواتا۔ اور شفاء حاصل کرنے کے واسطے ہر طرح کی تدبیر کرتا ہے۔ اسی طرح اپنی روحانی بیماریوں کو دور کرنے کے واسطے ہر طرح کی کوشش کرو۔ صرف زبان سے نہیں۔ بلکہ مجاہدہ کے جس قدر طریق خدا تعالی نے فرمائے ہیں۔ وہ سب بجا لاؤ۔ صدقہ خیرات کرو۔ جنگلوں میں جا کر دعائیں کرو۔ سفر کی ضرورت ہو۔ تو وہ بھی کرو۔ بعض آدمی پیسے لے کر بچوں کو دیتے پھرتے تھے۔ کہ شاید اسی طرح کشوف باطن ہو جائے۔ جب باطن پر قفل ہو جائے تو پھر کوئی نتیجہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالے حیلے کرنے والے کو پسند کرتا ہے۔ جب انسان تمام حیلوں کو بجا لاتا ہے۔ تو کوئی نہ کوئی نشانہ بھی لگ جاتا ہے۔

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر کے لئے چھاپا گیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

دنیا مین ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملون سے اسکی سچائی ظاہر کردے گا



چسم کریم باتوگرائی چہاد رقادیان بہنی	بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۹۵	دوا بہنی شفابہنی عمر عرض دار الامان بہنی
سلسلۃ الجدید جلد ا نمبر ۳۸	۱۱ شوال ۱۳۲۳ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۸ دسمبر ۱۹۰۵ عیسوی	سلسلۃ القدیم جلد ۴ نمبر ۴۵
ای جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان	ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ	آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

قیمت سالانہ

والیان ریاست		[illegible]
معاونین		[illegible]
برضائے خود		[illegible]

عام قیمت

	قیمت پیشگی	مابعد
سالانہ	[illegible]	[illegible]
ششماہی	[illegible]	[illegible]
سہ ماہی	[illegible]	[illegible]
یک ماہ		[illegible]
فی پرچہ	[illegible]	[illegible]

نمونہ کا پرچہ ایک آنہ کا ٹکٹ آنے پر بھیجا جائیگا پیشگی قیمت درخواست کنندگان بذریعہ منی آرڈر یا پہلا پرچہ بذریعہ وی پی وصول ہونا چاہیئے باقی صورتون مین قیمت مابعد کے حساب سے محسوب ہوگی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا ۔ مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم ۔ ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست ۔ بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام ۔ دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن ۔ جان شد و باجان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام ۔ ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست ۔ زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود ۔ آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال ۔ وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست ۔ ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبر ہائے معاد ۔ ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است ۔ منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست ۔ منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین ۔ آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست ۔ ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یکقدمے دوری ازان عالیجناب ۔ نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقون سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشون کے وقت انکا مغلوب نہین ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانون کو یاد کرکے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہین دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر اور نعمت و بلا مین اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہرحالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اسکی راہ مین تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہین پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتون اور تعلقون اور تمام خادمانہ حالتون مین پائی نہ جاتی ہو۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علےٰ رسولہ الکریم

خدا کی تازہ وحی

۲۹- نومبر ۱۹۰۵ء - ۱- قل میعاد ربک

ترجمہ - تیرے رب کی میعاد تھوڑی رہگئی ہے۔

۲- بہت دن تھوڑے رہ گئے ہیں۔

۳- اس دن سب پر اداسی چھا جائے گی۔

۴- قرب اجلک المقدر - ولا نبقی لک من المخزیات ذکرا

ترجمہ - قریب ہے تیری اجل مقدر اور تیرے ذلیل کرنے والے امور میں سے کسی کا ذکر ہم باقی نہ رکھیں گے۔

چند روز کا رویا ہے - کہ ایک کوری ٹنڈ میں کچھ پانی مجھے دیا گیا ہے - پانی صرف دو تین گھونٹ باقی اس میں رہگیا ہے - لیکن بہت مصفی اور مقطر پانی ہے - اس کے ساتھ الہام تھا "آب زندگانی" - یہ خواب بدر میں پہلے شائع ہو چکا ہے -

۲- دسمبر ۱۹۰۵ء - رؤیا دیکھا - کہ ایک دیوار پر ایک مرغی ہے - وہ کچھ بولتی ہے - سب فقرات یاد نہیں رہے - مگر آخری فقرہ جو یاد رہا - یہ تھا -

ان کنتم مسلمین

ترجمہ - اگر تم مسلمان ہو - اس کے بعد بیداری ہوئی یہ خیال تھا کہ مرغی نے یہ کیا الفاظ بولے ہیں - پھر الہام ہوا -

انفقوا فی سبیل اللہ ان کنتم مسلمین

ترجمہ - اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو - اگر تم مسلمان ہو - فرمایا کہ مرغی کا خطاب اور الہام کا خطاب ہر دو جماعت کی طرف ہے دونو فقروں میں ہماری جماعت مخاطب ہے - چونکہ آج کل روپیہ کی ضرورت ہے - لنگر میں بھی خرچ بہت ہے اور عمارت پر بھی بہت خرچ ہو رہا ہے - اس واسطے جماعت کو چاہیئے کہ اس حکم پر توجہ کریں فرمایا مرغی اپنے عمل سے دکھاتی ہے - کہ کس طرح انفاق فی سبیل اللہ کرنا چاہیئے - کیونکہ وہ انسان کی خاطر اپنی ساری جان قربان کرتی ہے - اور انسان کے واسطے ذبح کی جاتی ہے - اسی طرح مرغی نہایت محنت اور مشقت کے ساتھ ہر روز انسان کے کھانے کے واسطے انڈا دیتی ہے

ایسا ہی ایک پرند کی مہمان نوازی پر ایک حکایت ہے کہ ایک درخت کے نیچے ایک مسافر کو رات آگئی جنگل کا ویرانہ اور سردی کا موسم درخت کے اوپر ایک پرند کا آشیانہ تھا - نر اور مادہ آپس میں گفتگو کرنے لگے - کہ یہ غریب الوطن آج ہمارا مہمان ہے - اور سردی زدہ ہے اس کے واسطے ہم کیا کریں سوچ کر انہیں یہ صلاح قرار پائی - کہ ہم اپنا آشیانہ توڑ کر نیچے پھینک دیں اور وہ اسکو جلا کر آگ تاپے - چنانچہ انہوں نے ایسا کیا - پھر انہوں نے کہا کہ یہ بھوکا ہے - اس کے واسطے کیا دعوت طیار کی جائے - اور تو کوئی چیز موجود نہ تھی ان دونوں نے اپنے آپ کو نیچے اس آگ میں گرا دیا - تاکہ ان کے گوشت کا کباب ان کے مہمان کے واسطے رات کا کھانا ہو جائے - اس طرح انہوں نے مہمان نوازی کی ایک نظیر قائم کی - سو ہماری جماعت کے مومنین اگر ہماری آواز کو نہیں سنتے - تو اس مرغی کے آواز کو سنیں مگر سب برابر نہیں - کتنے مخلص ایسے ہیں کہ اپنی طاقت سے زیادہ خدمت میں لگے ہوئے ہیں - خدا ان کو جزائے خیر دے -

۴- دسمبر ۱۹۰۵ء - قرب اجلک المقدر ولا نبقی لک من المخزیات ذکرا

قل میعاد ربک ولا نبقی لک من المخزیات شیئا

۷- دسمبر ۱۹۰۵ء - یہی الہامات پھر ہوئے اور ساتھ یہ الفاظ زائد تھے -

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین -

حضرت مخدوم الملۃ مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کی ایک نظم

لامع ہوا ہے مہر درخشان احمدی
ملتی ہے مفت نعمت الوان احمدی
ہندوستان کا بخت سیاہ کیوں نہ ہو سفید
ساطع ہوا ہے مہر درخشان احمدی
ہاں قوت روح وقلب کی ہے جسکو آرزو
اک دم ہو میہمان سر خوان احمدی
اے دوستو بہت ہوا باطل سن چکے
میری سنو کہ پڑھتا ہوں قرآن احمدی
تثلیث کیا ہے مکڑی کی جالی ہے سست تر
توحید مستقیم ہے ایمان احمدی
اے خار زار دہر کے پژمردہ خاطرو
دوڑو کہ وا ہے باب گلستان احمدی
اے جاہلان معرفت علم حق ادہر
آؤ کہ اب کھلا ہے دبستان احمدی
ابلاغ حکم خالق والاک کے واسطے
آیا ہے کمترین غلامان احمدی
مشہور لطف حضرت سبحان ہیں نہ میں
پھرتے ہیں سب جہان میں رسولان احمدی
موسیٰ مسیح یسعیا بھی اور یرمیا
سارے نبی ہیں مژدہ رسانان احمدی
مدت ہوئی ہو سوئے ہوئے تم کو اب سنو
شیرین اذان مرغ سحر خوان احمدی
پورا ہوا کلام یسعیا کا دیکھ لو
ٹیلوں پہ ہے خروش بلالان احمدی
روح کا لباس بیش بہا ہر قماش کا
بکتا ہے آؤ سستی ہے دکان احمدی
پاسنگ مگر اس میں نہیں دیکھو غور سے
کیا مستقیم عدل ہے میزان احمدی
خواہش ہے ان کی جوتیاں سیدھی کریں امیر
کیا ہی بڑی ہے شان فقیران احمدی
مردود سب جہان ہیں ذلیلان مصطفےٰ
مقبول ہیں جہان میں عزیزان احمدی
اے خادمان مشن مبارک ہو بس تمہیں
یہ رتبہ - کہ ہم ہیں گدایان احمدی
کیا پوچھتے ہو میرے حسب کو نسب کو تم
صافی ہوں اور ہوں میں ثنا خوان احمدی

اخبار قادیان

۱- حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام بمعہ اہل بیت بخیر وعافیت ہیں - آج کل آپ کی توجہ جماعت کے تزکیہ اور تطہیر کی طرف بہت ہے - بسا اوقات فرماتے ہیں - کہ زندگی کا اعتبار نہیں اور ہنوز ایسے کم آدمی نظر آتے ہیں جو دنیوی کدورتوں سے قطع تعلق کر کے اپنی زندگی صرف دین کے لئے وقف کریں مدرسہ کی طرف بھی آپ کی آج کل بہت توجہ ہے - کہ مدرسہ کو ایسے ڈھنگ پر لانا چاہیئے - جس سے دنیا دار دوسروں کی طرح دنیا کے خواہاں نہ بنیں - بلکہ دینی علوم کو سمجھنے والے متقی اور صالح لوگ پیدا ہوں - جو دوسروں کے واسطے ہدایت کا موجب بن جائیں -

مکان لنگر خانہ و مہمان خانہ ہنوز زیر تعمیر ہے -

۲- حضرت مولوی نورالدین صاحب بخیر وعافیت ہیں اور آپ کا درس قرآن شریف روزانہ حسب معمول بڑی مسجد میں ہوتا ہے -

گذشتہ ایام میں خواجہ کمال الدین صاحب پلیڈر لاہور - سید امیر علی شاہ صاحب سیالکوٹی اور دیگر بعض احباب مختلف مقامات سے تشریف لائے - سید صاحب موصوف حسب معمول اپنی روزانہ ڈائری مشتمل بر زیارت حضرت رسول کریم و اصحابہ کبار و دیگر بزرگان دین حضرت کی خدمت میں روزانہ لکھکر بھیجا کرتے ہیں -

روزانہ الحکم

اخبار الحکم روزانہ کا نمونہ کا پرچہ چھپ کر شائع ہوگیا ہے اور تقسیم ہوگیا ہے۔ اخبار چھوٹی تقطیع پر ۴ صفحہ کا ہے۔ تفسیر القرآن تازہ الہامات۔ ڈائری۔ حضرت حکیم الامت کے ارشادات مولوی صاحب مرحوم کے ملفوظات وغیرہ ولی چسپ اور مفید باتوں سے اخبار کے کالموں کو سجایا گیا ہے۔ اتنی بڑی جماعت میں ایک روزانہ اخبار کا ہونا کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ بلکہ یہ اخبار فی الواقعہ ایک ضرورت کو پورا کرتا ہے۔ اگرچہ بلحاظ ہر نظر اس کی قیمت بہت رکھی گئی ہے۔ لیکن اصل بات یہ ہے۔ کہ جس چیز کی خریداری کم ہو۔ اس کے اخراجات کا نکالنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اگر خریدار کثرت سے پیدا ہو جائیں۔ تو صاحب اخبار وعدہ کرتے ہیں کہ قیمت کم کر دیں گے۔ اور جو نقول موتی روزانہ احباب کو اس کے ذریعہ سے ملیں گے۔ انکی قدر اگر بذریعہ عمل کیجائے گی۔ تو وہ کسی قیمت پر بھی مہنگے نہیں ہیں۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ اس کی خریداری کی طرف پوری توجہ کر کے اس کو چلتا بنانے کی سعی کریں

بدر کا صفحہ اول

بدر کے صفحہ اول پر جو نظم اور شرائط بیعت ہوتے ہیں ان کو ۔۔۔ مفید ثابت ہونے پر بہت خطوط ہمارے پاس آیا کرتے ہیں گذشتہ دنوں میں بسبب کمی گنجائش کے بعض اخباروں میں وہ نظم نہ تھی۔ اس پر ایک خریدار کا خط آیا جو ہم ذیل میں درج کرتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

جناب فرمائے مومنان اڈیٹر صاحب اخبار بدر زاد عنایتہ السلام علیکم و علی من لدیکم۔ اس قصبہ قائم گنج میں کوئی شخص احمدی نہیں ہے میں اخبار بدر اور الحکم و میگزین منگاتا ہوں۔ اور لوگ بھی دیکھتے ہیں۔ اس لئے اس عزنام احمدی سے میں موسوم کیا جاتا ہوں۔ بعض حاسد جا بجا جھگڑا کرتے ہیں۔ ابھی ایک مجمع میں جو عوام کو علماء نے اغوا کر رکھا تھا۔ اور حضرت کے اسم مبارک سے لوگوں کی طبیعت میں ایک نفرت نقش کالحجر کر دی ہے اس مجمع میں سے کہ خواندہ اور ناخواندہ جمع ہو گئے تب میں نے سب کو مخاطب کر کے اخبار بدر کی وہ عبارت سنائی (ما مسلمانیم از فضل خدا) کہتے ہی مجلس کا رنگ بدل گیا میں نے کہا کہ تم کو شیطان بصورت انسان آکر اغوا کرتے ہیں۔ تمام حاضرین میرے مددگار بن گئے۔ تب میں نے وہ شرائط سنائے سب نے پسند کیا۔ اور بہت لوگوں پر سختی سے متوجہ ہوئے اب کئی آدمی منجملہ انکے میرے پاس اخبار سننے کو آتے ہیں اور چند اشخاص خواندہ مجھ سے پڑھنے کو منگواتے ہیں۔ اب افسوس ہے۔ کہ وہ شمشیر بران جناب نے داخل اخبار نہ فرما کر ندارد مشتاقوں کو مطمئن فرما دیا۔ گو دلائل دیگر تحریرات میں بہت ہیں۔ الّا وہ فوراً کارآمد دستی اسلحہ نہیں ہیں۔ اب کتابیں سننا عوام الناس کو غیر ممکن ہے نہ اس قدر ان لوگوں کو فرصت ہوتی ہے۔ نہ فہمید ان میں نفع و ضرر ہم دور افتادہ بے یار و مددگار کو ہے۔ اب بقول حافظ صاحب رحمہ

کجا دانند حال ما سبکساران ساحلہا

کا مصداق ہیں اور مطبع کو اس عبارت کے لکھنے سے کچھ نقصان نہیں ہے۔ نہ اس کے چھوڑنے سے کوئی نفع ہے لیکن ہم لوگوں کو اس عبارت بیعت اور اظہار مذہب بذریعہ ان ابیات کے اس درجہ مدد دیتا ہے۔ جو بیان کرنا اون سے قدرے درست غیر ممکن ہے اور عوام کے دلوں کو تسخیر کرنے کے واسطے ایک جادو ہے۔ براہ امداد طریق احمدیہ اور مجھ سے مجبوران پر رحم فرما کر وہی عبارت اور شرائط بیعت اور وہی نظم ما مسلمانیم از فضل خدا صفحہ اول پر درج فرما کر مشکور خیر خواہ طریق احمدیہ کو فرما دیں۔ امید از عنایت مزید نہ ہوگا

خاکسار نیاز شیر خان از مقام منوہنا قائم گنج ضلع فرخ آباد

براہین احمدیہ

اکثر احباب کے خطوط براہین احمدیہ کے متعلق آرہے ہیں انکو اطلاع دیجاتی ہے کہ جو براہین احمدیہ خاکسار نے چھپوائی ہے اسمیں منجملہ اور فضائل کے یہ بات ضروری قرار پائی تھی۔ کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے مختصر حالات بھی درج کئے جاویں اور اس کام کا بیڑا حضرت مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم نے اپنے سر پر اٹھایا ہوا تھا۔ لیکن چونکہ قضائے الہی نے انہیں اس کام کے پورا کرنے کی مہلت نہ دی اور جو کچھ انہوں نے لکھا تھا وہ بھی ہاتھ نہ آسکا۔ اس لئے براہین احمدیہ کے شائع ہونے میں غیر معمولی توقف و دفعہ ہوگیا۔ اب حضرت اقدس کے سیالکوٹی حالات کا حصہ میر حامد شاہ صاحب نے لکھنے کا وعدہ کیا ہے اور باقی خاکسار مرتب کر رہا ہے۔ ان کے مکمل ہو جانے پر انشاء اللہ تعالیٰ کتاب شائقین کی خدمت میں شائع ہو کر پہنچ جاوے گی۔ والسلام

خاکسار معراج الدین عمر نولکھا معراج منزل لاہور

دارالامان میں عید الفطر

(۱) ۴ و ۳ نومبر ۱۹۱۰ء کو دارالامان میں عید ہوئی۔ کپورتھلہ۔ لودھی ضلع سیالکوٹ۔ ضلع ہوشیارپور۔ ضلع جالندھر۔ ضلع ملتان سے بعض احباب نماز عید میں شریک ہونے کے لئے حاضر ہوئے

(۲) حسب المعمول سابق حضرت حکیم الامت نے نماز عید پڑھائی اور نماز کے بعد ایک لطیف پر مضمون اور ضروریات وقت کے حسب حال خطبہ پڑھا۔ جو کسی دوسرے وقت الحکم میں انشاء اللہ شائع ہو سکے گا۔

اس خطبہ میں اوّل آپ نے خطیب یا لیکچرار کے اقسام بیان کئے پھر اسی ضمن میں ان کے مقاصد اور اغراض کی تقسیم کی۔ ازاں بعد یہ ظاہر کیا۔ کہ الحمد شریف قرآن شریف کا متن ہے اور سارا قرآن اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ۲۳ سالہ زندگی اور صحابہ کرام کے مساعی جمیلہ اس کی تفسیر

اس دعویٰ کو آپ نے نہایت قابلیت اور لطافت کے ساتھ قرآن شریف کے پہلے چار رکوعوں میں دکھایا۔ یعنی سورۃ فاتحہ کو بطریق مختلف دکھایا۔ کہ کس طرح ان رکوعات میں اس کی تفسیر موجود ہے پھر پانچویں رکوع پر پہنچ اس نے پہلے نسبہ کے طور پر ظاہر کیا۔ کہ انسان کس طرح بعض اوقات منعم علیہ ہو کر مغضوب ہو جاتا ہے یہودی قوم کو تمثیلاً پیش کیا۔ پھر نصاریٰ کے حالات ظاہر کئے بالآخر مسلمانوں کو بتایا۔ کہ تم خیر الامم کہلائے۔ سب سے بڑھ کر تم پر انعام ہوئے۔ لیکن یاد رکھو تمہیں غیر المغضوب کی دعا سکھائی گئی تھی۔ مگر تم نے اس کی پرواہ نہ کی۔ مسلمانوں کی حالت موجودہ عملاً علماء۔ امراء کے نشانہ سے دکھائی۔ اور بتایا۔ کہ علماء قوم کا دماغ۔ صلحاء قوم کا دل اور امراء اعضا تھے۔ مگر اب سب میں فساد ہے۔ اس فساد سے ضرورۃ امام پر بحث کی۔ اور پھر امام کے خواص اور صفات کا ذکر کیا۔ اس کی صحبت اور عقد ہمت سے بہرہ مند ہونے کی ہدایت فرمائی۔ قوم کو وحدت کی طرف متوجہ کیا۔ بالآخر قومی ضرورتوں سے آگاہ کیا۔ یہ نہایت مختصر خلاصہ میرے اپنے الفاظ میں اس کا ہے۔ جو حضرت حکیم الامۃ نے پڑھا۔ اس خطبہ کے ضمن میں آپ نے قوم کو قوم بنانے کے اصولوں کی ہی تعلیم کی۔ اور حضرت حجۃ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقاصد اور اغراض کی طرف پورے زور کے ساتھ متوجہ کیا۔

جزاہ اللہ احسن الجزاء

۱۰ بجکر ۵ منٹ تک

خطبہ پڑھا

(از الحکم)

عصر جدید کا پرانا کینہ

کیا کہون تجکو جو بیدرد و ستمگر نہ کہون
جس کو دنیا کہے اس بات کو کیونکر نہ کہون
سنگدل کہنے سے تو آپ برا مان گئے
یہ جو کچھ سینہ پہ ہے اسکو بھی پتھر نہ کہون

آج اکتوبر ۱۹۱۰ء کا عصر جدید میرے سامنے ہے جسمین نئے مسیحیون کا طیش عنوان قائم کرکے ہمارے دوست خواجہ غلام الثقلین صاحب بی۔ اے ایل ایل بی نے پھر کچھ گہرباری کی ہے۔ یہ تو خواجہ صاحب کے کسی دربار ی بہاٹ نے کان مین پہونچایا ہوگا۔ کہ ضعیف مرزائیون نے آپ کے پچہلے مضمون پر کچھ تحقیقات کرنا شروع کی ہوگی۔ ورنہ حقیقتًا اگر ایسا ہوتا۔ تو خواجہ صاحب تو گہی کے چراغ جلاتے کیونکہ جب غلط الزامات مین آپ کا قلم نہین رکتا تو اصلی واقعات مین کیا خوف دامنگیر تھا۔ ضرور کوئی نہ کوئی تو نمونہ پبلک کے سامنے اس صادق القولی اور راستبازی کا پیش کرتے۔ مضبوط طبیعتون پر رعب اس قدر غالب ہے کہ وہ ہمیشہ سے خلاف واقعات تحریر کرنے پر جرات نہین کرتے اور بغیر تحقیقات قلم اٹھانا گناہ سمجھتے ہین۔ رہا اول فول بکنا۔ اور دیوانہ وار ایک لکڑی اس کا نام ہو کہ انسان بے سوچے سمجھے چارون طرف ہاتھ پاؤن مارے اور ہر ایک سے لڑائی لڑے جیسا نظارہ آپ کا قلم عصر جدید مین دکھا رہا ہے۔ اور جسکا اعتراف آپ اس طرح فخریہ کرتے ہین۔

اس سے پہلے مدرستہ العلوم۔ انجمن حمایت الاسلام۔ علمائے شیعہ سنی۔ ندوۃ العلماء۔ اور صوفیا پر ہاتھ اور نکتہ چینی اٹھ چکی ہے۔ سب نے اچھی نصیحتون کو سنا اور خلاف طبع باتون پر صبر کیا اب جناب ہی کو بحکم قرار دیکر یہ عاجز پوچھتا ہے۔ کہ اس وسیع ہندوستان مین کون ہے جس پر آپ حملہ نہین آئے اور کون ہے جس سے خلاف طبع امور آپکے زبان قلم سے نہین سنے۔ کیا یہ سب کے سب بد اندیش اور عقل سے خالی ہین اور کیا آپ کی رائے کو طبعًا نکتہ زن کہنا عیب ہے کیونکہ جو کسی لڑائی نہین ہے۔ اگر اسے ”دیوانہ وار اول فول“ سے تعبیر کیا جاوے۔ تو جناب کی پالیسی کی صحیح تصویر ہوگی؟ مین اس آئینہ کے ذریعہ سے اصلی واقعات اور آپ کو پبلک کے سامنے پیش کرتا ہون۔ لہذا ان بیہودہ فقرون کے جو بابت مسیحیون کے درست کش ہوتا ہون۔ جو آپ کے تہذیب اور قابلیت کی تعلیم کا بہترین نمونہ آپ کی تعلیم علی گڈہ کا خون ناحق اور آپ کی پیشہ وکالت کی عزت افزائی کا دلیل ہے۔ آپنے مجھ پر یہ الزام لگائے ہین۔ کہ مین نے اپنے عریضہ مین بدلا آپ کو بجڑا۔ کمزور دماغ ہون۔ والی گورنمنٹ کا باغی لکھا ہے۔ مین صفائی پیش کرنے سے پیشتر یہ عرض کرتا ہون کہ آپ کی کاریستانی اور تہذیب کو دکھلاؤن جس کے مقابلہ مین حقیقتًا آپ ان سے بھی زیادہ سخت الفاظ کا ...

(۱) سب سے پہلے آپنے خواجہ کمال الدین صاحب کو بغیر ملاقات اور کافی تعارف کے ایک خط کے ذریعہ سے مرزا صاحب کی بابتہ یہ خوشخبری سنائی کہ مین نے دو بار بالیرکوٹلہ مین بسبیل تذکرہ یہ کہا کہ مرزا جیسا ابو اللہ اور ابن اللہ اور بروز محمد مین تو بر حسنین و علی (علیہم الصلوۃ والسلام) پر ترجیح کا شکوہ عبث ہے۔ مرزا صاحب زندہ عیسیٰ مر گئے حسب مثل انگریزی زندہ چمار مردہ شیر سے بہتر ہے۔ آپ کی رائے مین مین نے درست کہا؟

(۲) پھر اس خط کو آپنے اہل حدیث رسالہ مین شائع کرایا

(۳) آپنے میری اہلیہ کے انتقال پر ایک کارڈ کے ذریعہ سے ہمدردی کے چند لفظ لکھکر مجھے سوال کیا کہ فاضل سیالکوٹی کا گندہ مضمون آپنے دیکھا؟

(۴) آپنے اپنے مضمون لاجواب مین جس کا سرشکن جواب یہ عاجز دیکھ چکا ہے حضرت اقدس جناب مرزا صاحب مدظلہ پر ذیل کے خطابات کی بوچھاڑ کی ہے۔

ابن اللہ۔ ابو اللہ۔ بابیون کی کتب کا سارق۔ جال مین پھانسنے والا۔ دنیاداری کا کارخانہ پھیلا کر دہوکا دینے والا۔ انبیاء کی توہین کرنے والا۔ حضرت عیسےٰؑ کی شان مین گستاخ سید انبیاء کو خاطی۔ غلط فہم۔ کج فہم کہنے والا۔ خدا کی مخالفت کرنے والا۔ قرآن کو انسانی من گھڑت بتانے والا عظمت انبیاء اور دین مین سرنگ لگانے والا۔ انبیاء اور اولیاء کی شان مین بدزبان۔ اعمال ناشائستہ کرنے والا۔ ضعیف الاعتقادون کو دہوکا دینے والا۔ لامذہب اور ملحد گروہون کا سرپرست۔ ظالم۔ قوم مین تفرقہ انداز مسرف۔ غلط نمونہ نبی کا۔ ذاتی تعلی اور جلب منفعت کا جال پھیلانیوالا۔ اشتہاری نبی ایمان و زر کو لوٹنے والا۔ بدنیت بدخواہ قوم۔ سب سے بڑا دشمن اسلام۔ دوسرون کی محنت پر سب سے زیادہ گذر کرنے والا۔ دہوکہ دہی سے جائداد بڑہانے والا۔ نبوت کے دہوکے سے مکان و جائداد کی توسیع کرنے والا۔ مسیحیت کی آڑ مین تحصیل زر کرنے والا۔ گداگر۔ مفتری۔ کاذب۔ جہوٹہا زندہ چمار

(۵) مرزا صاحب کے عاجز گروہ کو حضور نے ان مبارک نامون سے یاد فرمایا ہے۔

تنخواہ یاب تصیدہ خوانون کا گروہ۔ مشاہرہ یاب حواری تنخواہ یاب لٹیرے۔ منہ پھٹ بے تمیز حواری۔ بے ادب شاگرد۔ لامذہب ملحد۔ ابلہ ضعیف الاعتقاد۔ انبیاء کی ہتک کے موجب۔ دین کے نام سے اچھی اچھی تنخواہین وصول کرنیوالے ایک شخص کی تعریف مین خدا اور رسول کو گرد کرنے والے۔ بدنما تاویلات کرنے والے۔ بدنام کن۔ مقدمہ باز۔ مشغلہ ناموری ڈہونڈنے والے (مذہب کی آڑ مین) حیلہ رزق کے متلاشی زرکش۔ مذہب کی ہنسی اڑانے والے۔ جال پھیلانے والے خوف خدا تعین قیامت سے معرا۔

(۶) جناب نے ہمارے معتقدات مذہبی کی بابت کس قدر پیارے الفاظ استعمال فرمائے ہین۔ وہ بھی سن لیجئے۔ احیاء موتیٰ مسیح کو شعبدہ بنانا۔ قرآن کے خلاف ابراہیم والے پرندون کا زندہ ہونا نہ سمجھنا۔ انبیائے سابقین کے معجزون سے انکار۔ شرمناک تاویلات کرنا۔ خطرناک وتیرہ۔ مسلمانون کو جال مین پھانسنا۔ ابلہ فریبی۔ مذہب کی آڑ مین لوٹنا۔ نبیون کی تذلیل اور ہتک کرنا قرآن شریف کی مخالفت۔ سردار انبیاء کو خاطی کج فہم غلط فہم کہنا اپنی تاویلون سے تصدیق الٰہی کو غلط قرار دینا۔ قرآن کو انسانی گھڑت سمجھنا۔ دین اور عقل کے خلاف چلنا۔ مکارون کا جال تحصیل زر۔ ذاتی اور شخصی تحریک۔ زرکشی۔ ذاتی تعلی جلب منفعت زخم الاتش سے بھرا ہوا۔ جھوٹون کی پیروی۔

خواجہ صاحب کیا حضور کی علم لغت مین اس سے زیادہ مہذب الفاظ ابھی باقی ہین۔ اگر ایسا ہو تو انکو بھی پیش کر دیجئے تا ہم کو معلوم ہو جائے۔ کہ آپ کے اندر۔ کون کون سا زہر ہنوز مخفی ہے مین سچ کہتا ہون۔ اور ہر انصاف پسند آپکے اس نمونہ تہذیب کو دیکھکر یہی کہے گا۔ کہ آپ کی تحریر اس وجہ گندی تھی۔ کہ کسی طرح کسی انسان کے التفات کے قابل نہ تھی۔ لیکن چونکہ آپکے نام کے ساتھ ابھی ان پر فساد مواد کا مجمع خیال مین بھی نہ تھا۔ اور بہت سے دہوکہ کہا جاتے۔ اس لئے اس عاجز کو حضور کے چہرہ منور پر سے تہذیب کی نقاب اٹھانی پڑی تا آپ کے مادہ زاد خط و خال دنیا کو نظر آجائین۔ مین نے تو آپ پر احسان کیا کہ یہین تک پردہ اٹھایا۔ ورنہ آپکے حملہ نے مجھے حق دیدیا تہا۔ کہ مین پوری حفاظت خود اختیاری کرتا۔ اے مہذب خواجہ صاحب۔ اے نابلون کے صحیح جانشین بننے والے کس طرف ہے۔ وہ آپ کا سینہ پر کینہ مین بھی دیکھون کہ کوئی رمق بھی ایمان کی باقی ہے تا انصاف کی توقع کی جائے۔ افسوس آپ خواہ مخواہ چار لاکھ انسانون کی دل آزاری پر عرصہ سے کمربستہ ہین۔ اور تلوار چلا رہے ہین۔ پھر اگر جواب دیا جاتا ہے۔ تو آپ کو ہمارے تہذیب کا شکوہ اپنی ” کی اظہار نہین معلوم ہوتا۔ سے

ہرکہ با فولاد بازو پنجہ کرد ٭ ساعد سیمین خود را رنجہ کرد

کس قدر انصاف بھری جناب کی سنت ہے کہ آپ ہماری شکایت پر تسلیم فرما رہے ہین اور شیطان و طاغوت کے خطابات عطا ہو رہے ہین۔ مضامین کی طوالت سے آپ کو ضرور صدمہ ہونا چاہیئے تہا۔ کیونکہ جس قدر آپ کی مہربانی زیادہ ہوگی۔ آپ کی روح مین وجدانی کیفیت پیدا ہوگی۔ ابھی تو آپنے کچھ دیکھا ہی نہیں ہم سے الجھکر تو اور زیادہ ضرور دیکھنا بدنصیب ہوگا۔ قرآن شریف مین جس قدر آیات ہین اور جو نیکون کے لئے مخصوص ہین وہ سب آپ ہی کے لئے تو ہین۔ کیونکہ آپ سے بہتر کون ان کا عامل اور صحیح مصداق ہو سکتا ہے۔ ”حزب اللہ اور ہم الغالبون“ بھی تو آپ ہی کی شان مین فرمایا ہے۔ اس عزت سے کیون جی چہنایا جاتا ہے۔ یہ ردا ہے۔ مردانہ بھی اوڈھ لیجئے۔ پھر اگر کوئی

ہجر لکھے تو ہمارا ذمہ۔ آسمانی نشانات جن کا مضمون مندرجہ بدر میں ذکر ہتا دو تو آپ بخوبی دیکھ چکے کیونکہ جس روز سے آپنے دل میں حضرت اقدس مرزا صاحب مدظلہٗ کے خلاف قلم مبین کو ہاتھ میں لینے کا ارادہ کیا تھا۔ آسمان نے آپ کی ذلت کا فتویٰ خود ہی آپ کے ہی طرز تحریر سے اور نمونہ تہذیب سے پبلک کے سامنے پیش کیا۔ اور مالیرکوٹلہ کی ججی سے ۵ ستمبر کو علیحدگی نصیب ہوئی۔ میرا مضمون اگست کا لکھا ہوا تھا۔ مگر چونکہ مجھے قادیان ہی جانا تھا اور اس قدر تاخیر کا گمان ہی نہ تھا جس قدر مجھے کرنا پڑے۔ اس لئے اکتوبر میں جناب کو یہ تحفہ پہنچا۔ سید عبد اللہ شاہ صاحب بیرسٹر اور ولید او جان صاحب پلیڈر اور نیز چند اور گواہ ہیں کہ میں اگست ہی میں یہ مضمون ختم کر چکا تھا جس کے بعد برخاستگی عمل میں آئی۔ اس نشان کو اگر آپ تسلیم نہیں کرتے۔ جانے دیجئے۔ آگے کی خبر سنیئے۔ ابھی تو طوق مصیبت آپکے گلے ہی میں ہے۔ خدا اس سے ہی نجات بخشے۔ خدا تعالےٰ آپ کو صراط مستقیم کی ہدایت فرمائے اور تازہ داغوں سے بچائے۔ آمین ثم آمین۔ توبہ کا تو در کیا نہیں بند

خواجہ صاحب کے ایک دوست حاشیہ نشین سید محمد تقی مالیرکوٹلوی نے ہم کو اس مضمون مندرجہ بدر کے بعد ایک خط لکھا تھا جس میں سید صاحب کو نامناسب جوش سے کسیقدر دبایا تھا۔ ایسے خط میں خواجہ صاحب نے بھی ہم کو جج کے طور پر مخاطب بنایا تھا۔ ان دو نو گرامی نامجات کے جواب میں نے ۱۱ اکتوبر کو تحریر کردیئے تھے۔ کیونکہ ۱۰ اکتوبر کو رخصت سے یہ عاجز واپس ہوا تھا۔ میں ان جوابات کو بھی شائع کرتا ہوں۔ تا پبلک دیکھ لے۔ کہ میں کس خیال کا پابند ہوں۔ اور مجھے کس ضرورت اور مجبوری نے خواجہ صاحب کے خلاف قلم اٹھانے پر مجبور کیا۔ میں سمجھتا ہوں۔ اس سے زیادہ مجھے شیعہ دوستوں کی خدمت میں معذرت کی ضرورت نہیں ہے۔ وہو ہذا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

کرمفرمائے بندہ سید محمد تقی صاحب۔ آپکا عنایت نامہ مجھے آج ملا۔ میں نہ مناظر ہوں۔ نہ مباحث۔ نہ میرا طریقہ ہے کہ ... کے ذریعہ سے مذہبی چھیڑ چھاڑ کروں۔ نہ میں جج کے خطوط میں نہ گفتگو میں ایسے معاملات پیدا ہونے دیتا ہوں۔ اس لئے جو کچھ آپنے بہ نظر تحقیق تحریر فرمایا ہے ... نظر انداز کرتا ہوں۔ میری بابت جس حسن ظن سے کام لیا ہے ... مستحق میں بدرجہ اولے آپ کو پاتا ہوں۔ یہ امر آپنے کیوں نظر انداز کیا کہ میرا مضمون مندرجہ بدر خواجہ صاحب ... کے جواب میں تھا کیا درحقیقت آپ ... بھی نگاہ سے نہیں دیکھیں گے کہ جب کسی شخص کے بزرگوں کو بے تمیزی کیجاوے۔ اور اس کی توجہ خاص کے لئے خصوصیت سے اخبار یا رسالہ اس کے پاس بلاطلب بھیجا جائے تو بجز دل شکنی کے اور کیا ہے؟ میرے مضمون سے اگر حقیقتاً کسی کا دل دکھا ہے تو اس کے ذمہ دار خواجہ صاحب ہیں نہ میں۔ میں نے کوئی مضمون خلاف واقعہ نہیں لکھا ہے۔ اور نہ میرا روئے سخن کسی اور کی طرف تھا بجز آپ نے حملہ آور کے۔

مجھے تعجب ہے کہ آپ لوگ دوسروں کو کیوں ملزم بناتے ہیں جبکہ خود آپکے ارباب قلم پیشدستی کرتے ہیں۔ خواجہ صاحب جج کے مضمون کو پڑھکر ذرا انصاف کی نظر سے دیکھئے کہ کس درجہ کذب اور بہتان اور دل آزار الفاظ سے کام لیا ہے۔ اگر دوسروں پر حملہ کرنا روا ہے تو جواب کا تحمل اور بھی زیادہ روا ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ آپ کو کوئی حق نہ تھا کہ مجھے کسی جج کی تحریر میں بغیر کسی سابق تعارف کے اس طرح مخاطب فرماتے۔ گنبدکی صدا کا شکوہ کرنا نادانی ہے اگر میں ہی ایسا ہی کرتا تو مجھے حق تھا لیکن مناسب یہی تھا کہ آپ کو بھی مثل خواجہ صاحب کے پہلے آپکے بے جا اشتعال کی طرف تحمل و صبر سے توجہ دلاؤں۔ ہر قوم کو چاہیئے کہ اپنے افراد کو ایسے امور میں قلم اٹھانے سے روکے۔ جو جواب میں قوم کے لئے دلشکن امور جمع کریں۔ جو کچھ آپ جواباً لکھیں گے۔ دوسروں کو یہ حق دیگا کہ وہ بھی لکھیں۔ اس کی کیا وجہ معقول آپکے پاس ہے کہ آپ دوسروں کا دل دکھائیں اور وہ نہ دکھائیں۔ ــہ

آنچہ بر خود نہ پسندی بر دیگران ہم مپسند

نوٹ :۔ خواجہ صاحب ۱۱ اکتوبر حق الامر کہتے ہیں کہ گھبرا کر خود آپنے اور آپکی قوم نے جج کے خطوط بھیجے۔ خواجہ کمال الدین صاحب کو جو خط بھیجا ہے۔ آپنے وہ شائع ہو۔ تو قلعی ڈھب حق کی کھل جائے (خواجہ صاحب کے خط کا جواب) کسی احمدی نے بھی گھبرا کر جناب کو کوئی خط لکھا۔ اب گھبراہٹ اور اضطراب کس گوشہ میں ہے؟ فاعتبروا۔ خاکسار ذوالفقار علیخان

ڈیر خواجہ صاحب۔ تسلیم۔ آپ کی اور آپکے دوست کی تحریر کا جواب بھیجتا ہوں۔ مجھے خوشی ہوئی کہ آپ پر مضمون کا وہی اثر پڑا جو میں چاہتا تھا۔ اب غالباً آپ کو دل آزاری کسی کی گوارا نہ ہوگی۔ آپ کو اب کوئی حق انصافانہ باقی نہیں رہا ہے کہ آپ میری تہذیب کے متعلق کچھ رائے زنی فرمائیں میں نے تین بار اس سے قبل آپ کی دل شکن تحریریں دیکھیں اور صبر سے کام لیا۔ اشارۃً میرٹھ میں میں نے آپ سے عرض کیا تھا کہ یہ شیوہ آپ نہ اختیار کریں۔ آپ کے صیغہ کے لئے موزون نہیں ہے لیکن افسوس ہے کہ نہ صرف میری جماعت۔ بلکہ خود شیعہ جماعت آپکے الفاظ اور آپ کی تحریر کی شاکی ہے اور آپنے پروا۔ ــہ

یہاں جگر پر چل گئیں چھریاں کسی بیتاب کے
وہاں خبر بھی نہیں ناز و ادا سے کیا کیا۔

کیا آپنے تہذیب کا نمونہ دکھایا ہے؟ اگر آپکے کانشنس میں کچھ بھی جان باقی رہی ہے۔ تو آپ کو شرمانا چاہیئے کہ آپ نے ایسے لئے بلکہ جملہ اقوام مسلمانان کے لئے موجب شر بن رہے ہیں آپ دبی ہوئی چنگاریاں ابھارنا چاہتے ہیں۔ اور پھر فتنے جگا رہے ہیں۔ اگر آپ مجھے عصر جدید نہ بھیجتے تو کیا آپ کا دل ٹھنڈا نہ ہوتا۔ آپ نے کس بدسلوکی کے صلہ میں میرے لئے یہ سزا تجویز فرمائی تھی کہ میرے آقائے ولی نعمت کو میرے ہادی و شیخ کو گالیاں دیکر مجھے اور میرے بھائیوں کو گالیاں دیکر مجھ سے داد لیجئے سوچو جان برادر۔ خوب سوچو اور انجام پر نظر کرو۔ مرزا صاحب مدظلہ کا الہام ہے۔

اِنّی مُھینٌ من اراد اہانتک و اِنّی معینٌ من اراد اعانتک

اس شوخ کلامی سے تم اور تمہارے ہم مذہب بجز نقصان کے کچھ فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ ناحق قوم میں آتش فساد مشتعل کرنا ہے جیسے آپ ستائیں گے۔ وہ ضرور جواب دیگا۔ اور دندان شکن دیگا آئندہ آپ جرأت کریں گے تو اور بھی تیار ہیں۔ آپ کی ذات خاص کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ کیونکہ دوسروں کی ذات پر حملہ کرنا یہی معنے رکھتا ہے۔ کہ اپنے آپ کو ہدف تیر ملامت بنایا جائے۔ وما علینا الا البلاغ المبین۔

آپ کا نیازمند خیرخواہ ذوالفقار

میں نے دونوں مذکورہ بالا خطوط لکھکر رکھ لئے اور یہی مناسب سمجھا کہ جج کی کتابت اب فضول ہے جبکہ نوبت پبلک اشاعت کی آچکی۔ لیکن اب بھی چونکہ خواجہ صاحب کو یہی دعویٰ ہے۔ کہ ان کا لیکچر ریویو نہایت مہذب و دانشمندانہ نکتہ چینی تھی۔ اور اس کا جواب ہی نہیں ملا۔ بلکہ گالیوں کا طومار جواباً پیش ہوا ہے۔ لہذا اس عاجز نے یہی مناسب سمجھا۔ کہ اس بار خواجہ صاحب ہی کے مضمون کا خلاصہ۔ نمونہ۔ تہذیب۔ دربار مالیرکوٹلہ کی سرپرستی کا پہلا اثر حکیمانہ نکتہ چینی اپنے منہ میاں مٹھو میاں مٹھو کی رٹ پھر پبلک کے روبرو پیش کروں۔ اب خواجہ صاحب بتائیں۔ کہ میں نے دو چار چند الفاظ جن کا اظہار آپنے کیا ہے۔ جواباً لکھے تھے۔ وہ زیادہ سخت ہیں۔ یا حضور کا نمونہ تہذیب اعلےٰ درجہ کا ہے۔ مدینہ تہذیب کا بعض۔ یہ پرانا کینہ قبلہ و کعبہ کی تعلیم کا دفینہ اب موجود ہے۔ اگست کا پرچہ کھول لیجئے۔ مقابلہ کر کے دیکھ لیجئے۔ آپ ہی کی تحریر ہے۔ یا یہ بھی تحریف ہے۔ امید ہے کہ خواجہ صاحب شرمائیں گے۔ اور اب اس نمونہ بے تمیزی کو پیش نہ فرمائیں گے۔ ــہ

کہنے سے ہمیں کام سنو یا نہ سنو تم
سمجھانے سے مطلب ہے کوئی مانے نہ مانے

خاکسار

ذوالفقار علی خان احمدی غلام مہدی معہود

۱۷- نومبر ۱۹۰۵ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اخویم مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر اخبار بدر - السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ - براہ مہربانی اگر آپ مناسب خیال فرمائیں تو یہ میرا عریضہ جسمیں میری علیحدگی از ملازمت یتیم خانہ دہلی کا حال درج ہے - اخبار بدر کے کسی گوشہ میں جگہ دیں - کیوں؟ اس لئے کہ تا خاص و عام پر منکشف ہو جائے - کہ خادمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ساتھ کس قسم کے شرعی سلوک مخالفین سلسلہ کرتے رہتے ہیں - اور اپنی رگ انتقام کا کن پہلوؤں سے جوش نکالتی ہیں - اور کیا نتائج اطاعت خدا اور رسول کی اس سلسلہ کے مقابلہ میں کرتے ہیں اور ان کا عدا انتقام کیا ہے -

راقم ستمبر ۱۹۰۲ء سے انجمن مؤید الاسلام دہلی کے یتیم خانہ کا سپرنٹنڈنٹ مقرر ہوا تھا - اور ۶ - اگست ۱۹۰۵ء کو بوجہ بیعت امام الزمان حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوۃ والسلام جبراً بلا قصور علیحدہ کیا گیا - قریباً تین سال کے ملازمت میں جس طرح میں نے اپنے فرائض کو ادا کیا ہے اس کے ثبوت میں رپورٹ مطبوعہ انجمن مؤید الاسلام دہلی بابت ۱۳۲۲ھ موجود ہے - اور آخری سارٹیفکیٹ جو ظہری استعفا راقم مولوی عبد الاحد صاحب مہتمم یتیم خانہ نے تحریر فرمایا ہے - جسکا خلاصہ حسب ذیل ہے - شاہد ناطق مجکو ۲۰ جون ۱۹۰۵ء میں مولوی عبد الاحد صاحب مالک مطبع مجتبائی دہلی و مہتمم یتیم خانہ نے ذیل کا رقعہ تحریر فرما کر بھیجا -

مہربان من منشی قاسم علی صاحب - السلام علیکم اتفاق اس امر پر ہو گیا - کہ انتظام یتیم خانہ کا ایسے شخص کے ہاتھ میں نہ دینا چاہیئے - جو قادیانی ہو - اس لئے اس بارہ میں بحث بالکل فضول ہے - طول دینے میں بدمزگی پھیلے گی ...... آپ اگر مناسب سمجھیں تو اپنا استعفا لکھکر بھیجدیں

عبد الاحد عفی اللہ عنہ

اس تحریر کے آنے پر واقعہ ۱۱ - جولائی ۱۹۰۵ء کو میں نے اپنا استعفا لکھکر پیش کر دیا - وہ یہ ہے -

---

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وعسیٰ ان تکرھوا شیأ وھو خیر لکم و عسیٰ ان تحبوا شیأ وھو شر لکم واللہ یعلم و انتم لا تعلمون (الجزو الثانی رکوع)

ای خدا اے طالبان را رہنما ☆ ای کہ مہر تو حیات روح ما
بر رضائے خویش کن انجام ما ☆ تا برآید در دو عالم کام ما

بخدمت جناب مہتمم صاحبان یتیم خانہ انجمن مؤید الاسلام دہلی

چونکہ میری برخلاف چند عوام و خواص اہل اسلام دہلی کی جانب سے ارکین انجمن مؤید الاسلام کے پاس یہ شکایت ہوئی ہے - کہ "منتظم یتیم خانہ عالیجناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی سے تعلق بیعت رکھتا ہے - اس لئے یتیم خانہ میں رکھنے کے قابل نہیں ہے" - یہ بالکل درست ہے کہ میں حضرت اقدس جناب مرزا صاحب ممدوح کا نہایت ہی ادنیٰ خادم ہوں - جو فی نفسہ کوئی جرم نہیں مگر اس کی بنا پر مجکو حکم دیا گیا ہے - کہ میں خود اپنا استعفا داخل کر دوں - لہذا باکراہ تعمیل حکم کے لئے استعفا پیش کرتا ہوں

وافوض امری الی اللہ - ان اللہ بصیر بالعباد

راقم قاسم علی سپرنٹنڈنٹ یتیم خانہ دہلی بقلم خود"

واقعہ ۱۳ - جولائی ۱۹۰۵ء کو اس استعفا کی منظوری ہو کر ذیل کا حکم میرے پاس پہنچا -

مشفقی منشی قاسم علی صاحب - السلام علیکم - استعفا آپکا سکرٹری انجمن مؤید الاسلام نے منظور کر لیا ہے اور مولوی غلام سبطین کا تقرر امتحانی و عارضی سردست ہو گیا ہے - عبد الاحد عفی اللہ عنہ

الحمد للہ کہ اس غلام مسیح الزمان نے راضی بقضا الٰہی ہو کر ملازمت کو خیر باد کہکر محض خدا کے واسطے یہ قربانی گذار دی خدا تعالیٰ رحیم و کریم اپنے فضل عمیم سے اس قربانی کو قبول فرما دے - آمین ثم آمین

نیازمند خادم مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام قاسم علی احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ دہلی واقعہ ۹ ۱ رمضان المبارک ۱۳۲۳ھ

نوٹ - منشی قاسم علی منتظم یتیم خانہ نے دو سال دس ماہ یتیم خانہ کے عہدہ منتظمی کا کام میرے ماتحت کیا - منشی صاحب ایک ہوشیار [illegible] شعار مستعد کارکن آدمی ثابت ہوئے اور جہانتک میرا علم ہے - میں یقیناً کہتا ہوں کہ انہوں نے اپنے فرائض نہایت دیانت داری کو [illegible] ادا کرتے رہے - انکی تھوڑی سی توجہ سے یتیم خانہ ایسی اچھی حالت پر آگیا - جیسا کہ ہونے چاہیئے تھا - اگر پوری توجہ اپنی صرف کرتے تو یقین ہے کہ انجمن کے بہت کاموں کو فائدہ پہنچاتے مجھے انکی ناگزیر علیحدگی کا افسوس ہے -

عبد الاحد عفی اللہ عنہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی مخدومی جناب مفتی صاحب - السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ - چونکہ یہاں لاہور میں اکثر احمدی طلبا مختلف کالجوں میں پڑھتے ہیں اور بوجہ چندہ وجوہ شام کے ہفتہ وار جلسہ میں شامل نہیں ہو سکتے تھے - اس واسطے ہمنے ایک کلب قائم کیا ہے - جس کا نام حسب الحکم حضرت حکیم الامۃ صاحب الاخوان کلب رکھا ہے - چونکہ اس کے اجلاس باقاعدہ ہفتہ وار ہوتے ہیں - اس لئے آپ کی اطلاع کے لئے مندرجہ ذیل چند سطور تحریر کرکے امید کرتا ہوں کہ ان کو آپ براہ نوازش اپنے اخبار گہربار میں جگہ دیں گے لاہور کے مختلف کالجوں میں اکثر احباب جو پڑھتے تھے - انکی ایک دوسرے سے اخلاص اور محبت تو کجا - بسا اوقات تعارف بھی نہیں ہوتا تھا - بلکہ ایک ہی کالج میں پڑھتے ہوئے ایک دوسرے کے احمدی ہونے سے بھی بے خبر تھے - اس لئے ضروری معلوم ہوا - کہ اس اجنبیت کے پردہ کو اٹھا کر یگانگت اور اخوت کی روح پیدا کیجائے - اور ہفتہ بھر میں تساہل اور غفلت جو طبیعت میں واقع ہو گئی ہو - اس کو ایک دن جمع ہو کر رفع کریں - اور اس اصلی مقصد یعنی تقویٰ اور طہارت کے حصول کے لئے کوشش کریں اور نیز اپنے دلائل اور خیالات کو ایک بھری مجلس میں سادہ مگر موثر اور بامعنی الفاظ میں ادا کرنا سیکھیں

غرض ان چند مقاصد اور اغراض کو مدنظر رکھکر ہمنے یہ کلب جاری کیا ہے اور صرف ایک آنہ فی ممبر چندہ رکھا ہے - جلسہ ہفتہ وار بروز اتوار ٹھیک ۴ بجے شام مسجد گمٹی میں ہوتا ہے - سب سے پہلے افتتاح جلسہ قرآن کریم سے کیا جاتا ہے - اور اس کے بعد دو لیکچر ہوتے ہیں - . . . . . . ہر ایک لیکچر کے اختتام پر ممبروں میں سے جو چاہے - ۵ منٹ تک اسی مضمون پر بول سکتا ہے - اور آخیر میں جلسہ دعا کے بعد برخاست ہو جاتا ہے - بعض بعض احباب کے مضمون چونکہ نہایت قابل تعریف ہوتے ہیں - اس لئے اگر آپ اجازت دیں اور اپنی اخبار میں درج فرما دیا کریں - تو میں انشاء اللہ العزیز چیدہ چیدہ مضمون بھیجتا ہوں گا امید ہے - کہ آپ ہمارے کلب کے قیام کے لئے اور حصول مدعا کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں گے - آخیر میں ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنھوں نے براہ کرم ہماری کلب کا Patron یعنی مربی ہونا منظور کرکے ممبر ہوا اور چندہ بھی دینا منظور فرمایا ہے - امید ہے کہ دیگر احمدی برادران لاہور بھی ہماری مدد فرما کر مستحق ثواب ہوں گے - فقط - والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ -

خاکسار غلام دستگیر احمدی جنرل سکرٹری الاخوان کلب اشرف منزل موچی دروازہ لاہور

مخبر شدہ قادیان از قدوست

جناب ایڈیٹر صاحب اخبار بدر قادیان شریف! ام ظلکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ - بگرامی خدمت این گذارش عاجزانہ کہ رؤیائے ذیل آپکے اخبار گہربار کے کسی گوشہ میں درج فرما کر ممنون فرمائیں گے

اے منکر تجلی بنگر ز قادیانی - رؤیاء

تاریخ ۱۱ - رمضان المبارک بعد تہجد ادا کرنے کے راقم نے یہ رؤیا دیکھا ہے ایک بڑی خوبصورت عالیشان عمارت ایک خوبصورت باغیچہ میں واقع ہے اور لوگوں کی آمد و رفت بکثرت جاری ہے - میں نے لوگوں سے دریافت کیا کہ اس عمارت میں کیا ہو رہا ہے لوگوں نے کہا آج یہاں رسول خدا محمد مصطفیٰ جمالی رنگ میں نازل ہوئے ہیں اور ہم لوگ انکی بیعت سے مشرف ہونے کے لئے جا رہے ہیں - میں بھی اس محل میں داخل ہوا - تو کیا دیکھتا ہوں ایک عظیم الشان ممبر پر حضور مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام مرزا غلام احمد صاحب دست مبارک میں قرآن شریف لئے ہوئے تشریف فرما ہیں اور سیدھی طرف حضرت مولانا

بدر جاری ہے اور انشاء اللہ جاری رہیگا۔

ہمارے گذشتہ اعلان سے جسمین موجودہ مالی تنگی کا ذکر کیا گیا تھا بعض احباب نے یہ سمجھ لیا ہے۔ کہ اخبار بند ہو گیا ہے۔ یہ بات صحیح نہین۔ اخبار بند نہین ہُوا اور نہ اس کے بند کرنیکا ارادہ ہے البتہ اس وقت مالی مشکلات کا بہت سامنا ہے جس سے اُمید واثق ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ مخرج کی راہ پیدا کر دیگا۔ کیونکہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہش ہے کہ دونون اخبار جاری رہین اور ان مین سے کوئی بھی بند نہ ہو۔ بلکہ یہ بھی فرمایا کہ اتنی بڑی جماعت مین ایک دو اور اخبار ہون۔ تو اُن کا چلنا بھی کوئی بڑی بات نہین۔ اور فرمایا۔ کہ یہ ہر دو اخبار الحکم و بدر مثل دو بازوؤن کے ہین۔ ان کے ذریعہ سے وحی الٰہی اور پیشگوئیون کی اشاعت بروقت ہو جاتی ہے۔ ان باتون کو سن کر صاحب پروپرائٹر نے مجھے لکھا ہے۔ کہ وہ اخبار کو بہر حال مرتے دم تک جاری رکھین گے۔ اور اس کو بند نہ کرین گے۔ اور وہ رات دن اسی فکر مین سرگردان ہین۔ کہ اس کے واسطے کافی سرمایہ جمع کر کے بھیجین۔ اُمید ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے سلسلہ اخبار جاری رہے گا۔ اور بند نہ ہوگا۔ وما توفیقنا الا باللہ العلی العظیم

سال کا آخر ہو گیا
بقایا دار توجہ کرین

۱۹۰۵ء کا آخر ہو گیا ہے۔ اور بہت سے دوست ایسے ہین جن کی طرف سے تاحال قیمت اخبار نہین پہنچی۔ حالانکہ بعض احباب کو بذریعہ خطوط کے یاددہانی بھی کرائی گئی ہے۔ ایسی تھوڑی قیمت والے اخبار مین بار بار یاددہانی کا خرچ ڈاک اور محنت دفتر کی بھی گنجائش نہین ہوتی۔ جن صاحبان کی طرف اخبار ۱۹۰۵ء اور اس سے قبل کی قیمت اب تک باقی ہے۔ ان کی خدمت مین ۲۹۔ دسمبر ۱۹۰۵ء کا پرچہ بذریعہ وی پی ارسال کیا جائے گا۔ آج ۸۔ دسمبر ہے۔ اور ۲۱ دن پہلے اطلاع کی جاتی ہے جو صاحب وی پی واپس کرین گے۔ ان کا پرچہ آئندہ بند کر دیا جائے گا۔ کیونکہ اب اس سے زیادہ قیمت کا انتظار کرنا اور اخبار روانہ کرتے رہنا خواہ مخواہ کارخانہ کو ایک حرج دینا ہے۔

بدر کے دو پرچے مطلوب ہین

اخبار بدر کے پرچے نمبر ۳۱ اکتیس و ۳۶ چھتیس دفتری کی غلطی سے بعض خریدارون کو دوبارہ چلے گئے ہین اور بعض کو بالکل نہین گئے جن صاحبان کو نہین گئے۔ ان کی طرف سے مطالبہ ہو رہا ہے اور یہان پرچہ ایک بھی نہین۔ دوبارہ چھپوائے جائین تو بہت خرچ اور حرج ہے۔ اس واسطے التماس ہے۔ کہ جن صاحبان کے پاس یہ پرچے دوبارہ چلے گئے ہین۔ وہ براہ عنایت واپس دفتر کو ارسال کر دین۔ تاکہ سب دوستون کے فائل تکمیل ہو جائین۔ منیجر

مولوی برہان الدین صاحب مرحوم

حضرت مولوی برہان الدین صاحب ساکن جہلم جو حضرت کے پُرانے خادم ایک عالم باعمل اور متقی شخص تھے اور جماعت جہلم کے امام تھے۔ اس جہان فانی کو چھوڑ کر عالم بقا کو چلے گئے۔ مولوی صاحب موصوف سچے اخلاص اور محبت سے بھرے ہوئے تھے۔ علم مناظرہ اور مباحثہ مین خدا تعالیٰ نے ان کو خاص پر اثر طرز عطا فرمایا تھا۔ زمانہ تصنیف براہین احمدیہ سے وہ حضرت کی خدمت مین حاضر ہوا کرتے تھے۔

مولوی صاحب مرحوم نے ۳۔ دسمبر ۱۹۰۵ء کو بروز اتوار صبح کے وقت وفات پائی اور شام کو چار بجے کے قریب جہلم مین مدفون ہوئے۔ ان آخری ایام مین آپ قرآن شریف بہت پڑھا کرتے تھے۔ رمضان شریف مین نمازون مین اس قدر قرآن شریف پڑھتے تھے کہ مقتدی تھک جاتے تھے۔ اور دن کو اور رات کو علیحدگی مین قرآن شریف پڑھتے رہتے تھے۔ آخری دنون مین دو تین دفعہ بخار ہُوا۔ جمعہ اور عید کی نمازون مین شامل تھے۔ اس رمضان شریف مین اعتکاف بھی بیٹھے تھے۔ اور ایام اعتکاف مین اپنے دو الہام سنائے تھے۔ ایک یہ کہ انا کفیناک المستھزئین۔ اور دوسرا ایک الہام تھا جس کا مطلب یہ تھا کہ امام الوقت کے مریدون کو بھی الہام ہونے لگے ہین۔ آخر تک قرآن شریف پڑھتے رہے۔ ان کے جنازے مین قریب تین سو آدمی جمع تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کو مغفرت عطا کرے اور جنت مین بلند مقام عطا فرماوے۔ آمین ثم آمین۔

قبل وفات فرمایا کرتے تھے۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ کا جو الہام ہے۔ کہ دو شہتیر ٹوٹ گئے۔ سو ایک شہتیر تو مولوی عبدالکریم صاحب تھے۔ اور دوسرا مین ہون۔

حضرت کی خدمت مین جب مولوی صاحب کا ذکر آیا تو فرمایا۔ کہ مولوی صاحب ایک صوفی مشرب آدمی تھے۔ اکثر فقرا اور بزرگون کی خدمت مین جایا کرتے تھے مولوی عبداللہ صاحب کے اُستاد کے پاس بھی ایک مدت تک رہے تھے۔ ان کو ایک فقر کی چاشنی تھی۔ قریباً بائیس برس سے میرے پاس آیا کرتے تھے۔ پہلی دفعہ جب آئے تو مین ہوشیارپور مین تھا۔ اسی جگہ میرے پاس پہنچے۔ ایک سوزش اور جذب ان کے اندر تھا۔ اور ہمارے ساتھ ایک مناسبت رکھتے تھے۔ انہون نے مجھ سے ایک دفعہ قرآن شریف پڑھنا شروع کیا تھا۔ مگر صرف چند سطرین پڑھی تھین۔ ایک صوفیانہ مذاق رکھتے تھے۔ ان کے بیٹے کو چاہیئے کہ تکمیل و تحصیل علوم دینی کی کرے اور اپنے باپ کی طرح خادم دین بنے اور بہتر ہے۔ کہ اس جگہ آجائے۔ اور علوم دینی حاصل کرے۔

رسید زر

۸۔ ستمبر ۱۹۰۵ء	حافظ احمد الدین صاحب چک اسکندر	عہ
۱۱۔ ″ ″	قدرت اللہ صاحب۔ لاہور	۱۲ار
۱۱۔ ″ ″	انوار حسین خان صاحب۔ شاہ آباد	عہ ۱۲ر
″ ″ ″	ڈاکٹر محمد اسماعیل خان صاحب دہلی	سے ر
″ ″ ″	سید لعل شاہ صاحب برق پشاور	عا ر
″ ″ ″	نجم الدین صاحب کرھل	للعہ ر
″ ″ ″	مولا بخش صاحب فرید کوٹ	عا ر
۱۳۔ ″ ″	مستری محمد دین صاحب سیالکوٹ	سے ر
۱۳۔ ″ ″	اللہ دتا صاحب نمبردار چک ۳۱	عا ر
۱۳۔ ″ ″	سید جلال الدین صاحب افریقہ	للعہ ر
۱۴۔ ″ ″	نادر خان صاحب چک نمبر ۳۵	عا ر
۱۶۔ ″ ″	حکیم فضل الدین صاحب بھیرہ	عا ر
۱۶۔ ″ ″	مسٹر اقبال حسین صاحب کھانپور	سے ر
۱۷۔ ″ ″	سید فضل شاہ صاحب لاہور	عا ر
۱۷۔ ″ ″	حمزہ اللہ خان صاحب مردان	عا ر
۱۸۔ ″ ″	سید محمد عبد الواحد صاحب برہمن بڑیہ بنگال	عا ر
۱۹۔ ″ ″	سید مظہر علی صاحب سب رجسٹرار	سے ر
۱۹۔ ″ ″	سید صادق شاہ صاحب ہند واڑہ	عا ر
۲۰۔ ″ ″	حافظ غلام رسول صاحب سوداگر وزیر آباد	عہ ر
۲۰۔ ″ ″	عزیز الرحمان صاحب منصوری	عا ر
۲۱۔ ″ ″	اکبر علی صاحب دانہ زیدکا	عہ ر
۲۲۔ ″ ″	غلام علی صاحب مدرس۔ گوجرانوالہ	ر
۲۲۔ ″ ″	ماسٹر شیر محمد صاحب ریل لاہور	عا ر
۲۳۔ ″ ″	عبد العزیز خان صاحب معرفت تحصیل ۹۵ کوہاٹ	عا ر
۲۴۔ ″ ″	مرزا ظہور علی بیگ صاحب شاہجہان پور	عہ ر
۲۵۔ ″ ″	مولوی فضل الدین صاحب خوشاب	عہ ر
۲۶۔ ″ ″	عبد الرزاق بن احمد خان۔ کراچی	عا ر
۲۶۔ ″ ″	سید حیات علی صاحب۔ داتہ	صہ ر
۲۷۔ ″ ″	بشیر احمد صاحب تحصیلدار دلپایہ	سے ر
۲۸۔ ″ ″	باغ الدین صاحب نمبردار کھتوہ والی	عا ر
۲۸۔ ″ ″	ماسٹر ولی محمد صاحب غوط گڈھ	عہ ر
۳۰۔ ″ ″	عبد الرحمٰن صاحب احمدی سانڈہ کلان ضلع	للعہ ر
۳۰۔ ″ ″	منشی عطاء اللہ صاحب غوث گڈھ پٹیالہ	عا ر
۳۰۔ ″ ″	محمد بخش صاحب ٹھیکیدار لائل پور	عا ر

کشتہ جات واعمال شگفت ونشست

دلکلیس وعقد وقائم وحملان واکسیر اجساد واجسام وغیرہ وغیرہ کے متعلق ایک قلمی ہندی کتاب کہ جو ناقدر دانون کے ہاتہون سالہا سال کی بے احتیاطیون کی وجہ سے بوسیدہ ہوگئی حسن اتفاق سے مشہور عالم جناب عمدۃ الحکماء حکیم منشی محمد عبد العزیز صاحب کامل لاہوری کو دستیاب ہوئی چونکہ حکیم صاحب موصوف کو اس فن سے پوری دلچسپی ہے اور وہ اس کے اصطلاحات اچھی طرح سمجھتے ہین اس لئے دو ایک نسخے اپنے تجربہ مین لائے جنکو درست اور اس کتاب کو ایسی ردی حالت مین دیکھکر سخت افسوس کیا۔ اس کتاب کے مصنف نامی گرامی ومشہور سنیاسی اور مسلمہ کیمیاگر باواشام گیر صاحب ہین کہ جنہون نے اپنی تمام عمر سیاحی اور پہاڑون کی مجاوری اور اکسیری بوٹیون کی تلاش مین صرف کی ہے اور جن کا نام بچہ بچہ جانتا ہے اور جو کیمیاگری کے لئے ضرب المثل ہین حکیم صاحب ممدوح نے صرف اس خیال سے کہ ایسے مشہور آدمی کی ایک صدی بھر کی سر توڑ محنت یون ضائع ہو اور کوئی اس سے منفعت حاصل نہ کرسکے۔ اس کتاب کا سخت محنت اور اجرت زر کثیر دیکر ترجمہ طبع کرایا ہے۔ اس کتاب مین اعمال شمسی وقمری وحملان وغیرہ وغیرہ کے وہ وہ نسخہ جات درج ہین کہ جو عمر کا بہت بڑا حصہ اور لاکھون روپیہ صرف کرنے پر بھی حاصل ہونی ناممکن ہین۔ آخیر مین حکیم صاحب ممدوح نے کمال دریا دلی کے ساتھ چند ایک اپنے تجربہ ومعمولہ نسخے بھی درج فرمادئے ہین۔ ان سب خوبیون پر قیمت علاوہ محصول صرف عہ رہے اور منیجر کارخانہ مخزن الصحت کامل الحکمت مسجد طلائی لاہور سے ملسکتی ہے

رسالہ کشتہ جات

جس مین ہر ایک دہات اور اوپدہات وغیرہ وغیرہ کو بسہان کرنے اور کشتہ کرنیکی نہایت آسان اور مجرب متعدد تراکیب درج ہونے کے علاوہ اس کے استعمال کے متعلق شرائط اور ہر ایک کشتے کو زندہ کرنے اور پہچاننے کے طریقے بھی شامل ہین۔ اور ان کے کامل وناقص ہونیکی شناخت پر بھی مفصل بحث ہے۔ اخیر مین چند مفید ادویات کے مدبر کرنے اور ان کے استعمال کی تراکیب بھی شامل ہین۔ حجم ۶۷ صفحہ کی کتاب اور قیمت صرف ۸ر معہ محصولڈاک۔

خواص قرآنی المسمے بہ فضائل فرقانی۔ اس کتاب مین قرآن شریف کی تمام سورتون کے خواص ومنافع وفضائل واعداد وحروف وآیات وجائے نزول وغیرہ وغیرہ نہایت وضاحت کے ساتھ درج ہین اس سے پیشتر کوئی کتاب اس شرح کی آج تک طبع نہین ہوئی ہر کلمہ گو کا فرض ہے کہ اسے حرز جان بناوے کوئی مسلمان گھر اس سے خالی نہ رہنا چاہئے۔ قیمت علاوہ محصولڈاک ۸ر تینون کتابون کے خریدار کو محصولڈاک خرچ وی پی وغیرہ معاف

المشتہر

منیجر کارخانہ مخزن الصحت کامل الحکمت مسجد طلائی لاہور

صداقت کا جھنڈا

اس کارخانے اول ہی اول ہندوستان مین اپنے شائقین کے اطمینان کی غرض سے یہ عجیب ڈہنگ نکالا ہوا ہے کہ ہر دوا کا نمونہ صرف ایک کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے۔ بعد پسند جس کا دل چاہے قیمتاً طلب کرے

سرمہ سلیمانی۔ یہ وہ سرمہ ہے جو استعمال کے اول ہی روز سے اپنا جادو نما اثر دکہلانا شروع کردیتا ہے اور جملہ امراض چشم مثل آنکہون سے پانی بہنا۔ کمزوری بصارت۔ دہندہ جالا۔ پہولا۔ شبکوری وغیرہ کو اس طرح رفع کرتا ہے جیسے آفتاب تاریکی کو اور قیمت صرف ۸ر ہے

سنون دندان۔ لواب کسی کو امراض ڈارہہ ودانت تکلیف نہیں دیسکتے کیونکہ اس سنون کے استعمال سے خواہ ڈارہہ پہولی ہو یا مسوڑ مین درد ہو یا خون آتا ہو دانت چلتے ہون۔ منہ مین سے بدبو آوے دانت مین کیڑا لگا ہو۔ یکدفعہ لگائی سے مریض بہلا چنگا ہوجاتا ہے چند یوم کے استعمال سے پہر مرض نہین ہوتا اور دانت مثل موتی چمکنے لگتے ہین قیمت فی ڈبیہ جو عرصہ کو کافی ہے ۴ر

سونے چاندی کی گولیان۔ یہ دوا اسم بامسمے ہے۔ جو صاحبان اپنی قوۃ کو فاتحہ دیچکے ہین یا عمر کی ضعیفی نے قوی کو کمزور کردیا ہے یا کثرت نے اعضا ڈہیلا بنادیا ہے یا بچپن کی بے اعتدالیون نے بیکار بنا دیا ہے وہ ہمارے ان جوہر کا استعمال فرمائیے۔ پہر دیکہیے ہین کہ آپ کیونکر اپنی کمزوری سے شاکی ہوسکتے ہین یہ حب ہاتہ سے آتے ہی اپنا اثر تمام جسم پر کردیتی ہین پس کمزور کو آب حیات ہین قیمت ساٹھ عدد حبوب عما

المشتہر حکیم سرفراز حسین ومحمد حسین مالکان کارخانہ احمدیہ مقام بلب گڈہ ۔ ضلع دہلی

دفتر بدر سے خط وکتابت

ہر ایک خریدار کو جب اخبار روانہ کیا جاتا ہے۔ تو اس کے پتہ کے چٹ پر نام سے پہلے نمبر خریداری بھی دیا جاتا ہے سب خریداران کی خدمت مین التماس ہے کہ خط وکتابت کے وقت خط کے اندر اپنے نام کے ساتھ نمبر خریداری ضرور دیا کرین اور اپنا نام اور پتہ صاف اور خوش خط لکہا کرین بعض لوگون کی عادت ہے کہ خط کا مضمون بہت خوش خط لکہتے ہین مگر اپنا نام اور پتہ ایسا شکستہ خط مین جلدی سے لکہ دیتے ہین کہ پڑہا کسی سے نہین پڑہا جاتا اور اس واسطے ایسے خط بغیر جواب لکہنے کے افسوس کے ساتھ داخل کردئے جاتے ہین۔ منیجر

عمدہ۔ مضبوط خراس وبیلنہ آہنی منتریان

مولا بخش وغلام حسین مالکان کارخانہ خراس وبیلنہ بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب سے طلب کرین

نہایت ہی مفید اور ضروری کتابین مؤلفہ ڈاکٹر محمد عبد الحکیم خان صاحب ایم۔ بی

(۱) **تفسیر القرآن بالقرآن** جسمین تمام اخلاقی اور روحانی مسائل کیا تفسیر قصص مجیدیہ قصص کی تشریح احادیث صحیحہ اور تورات وانجیل مروجہ سے پیشگوئیون کا اثبات واقعات وتواریخ معتبرہ سے علمی نکات کا بیان علوم جدید محققہ سے کیا گیا ہے تمام باطل قصون کو چہوڑ دیا گیا اور تمام غلط افسون کا رد محققانہ طور پر کیا گیا ہے حضرۃ مسیح الزمان علیہ السلام کے الفاظ اس تفسیر کی نسبت یہ ہین نہایت عمدہ ہے شیرین بیان ہے۔ نکات قرآنی خوب بیان کئے ہین دل سے نکلی اور دلون پر اثر کرنیوالی ہے۔ قیمت بلاجلد ۵ے مجلد ۶ے

(۲) **حمائل التفسیر** یعنی تفسیر القرآن بالقرآن حمائل کی صورۃ مین تمام ترجمہ اور مضامین ہین طبع ثانی کی وجہ سے بہت سے نوٹ اور نکات زیادہ کئے گئے ہین قیمت بلاجلد عہ مجلد ۳ے

(۳) **تفسیر القرآن بالقرآن انگریزی** طبع ثالث کی وجہ سے اصل تفسیر القرآن بالقرآن کی نسبت بعض نوٹ اور نکات زیادہ ہین قیمت مجلد عہ

(۴) **تذکرۃ القرآن**۔ بابت ۱۸۹۹ء و ۱۹۰۰ء۔ قرآنی مضامین پر مبسوط بحث قیمت فیسال مجلد عہ

(۵) **تفسیر سورہ فاتحہ وپارہ الم**۔ قیمت ۸ر (۶) **تفسیر پارہ عم** قیمت ۲ر

(۷) **مفتاح القرآن** صرف ونحو کا عجیب غریب رسالہ ہے جسکو معمولی اردو خوان ایک ہفتہ مین یاد کرکے قرآن مجید بامعنی پڑہ سکتے ہین قیمت ۴ر (۸) **مفتاح العرب** اس کے ذریعہ سے معمولی اردو خوان عربی صرف ونحو پر دو مہینہ مین حاوی اور مشتاق ہوسکتا ہے قیمت ۸ر

(۹) **جامع العلوم** یعنی مڈیکل سائکلوپیڈیا اردو۔ یہ ایک مین علم ڈاکٹری وطب کا پورا کتب خانہ ہے جسمین (۱) علم الادویہ (۲) اقسام الادویہ نظام جسمانی (۳) علم دواسازی (۴) علم تشریح الامراض (۵) علم طب (۶) علم امراض النسوان (۷) علم امراض الصبیان (۸) جنرل سرجری یعنی جراحی عامہ (۹) آئی سرجری یعنی جراحی چشم (۱۰) مائی نر سرجری یعنی جراحی خفیفہ (۱۱) علم قابلہ (۱۲) علم التشریح (۱۳) علم اسرار الاعضاء (۱۴) علم حفظ صحت (۱۵) پریکٹیکل کیمسٹری (۱۶) طب متعلقہ عدالت (۱۷) علم سمیات پر کامل بحث ہے کل قیمت عے مجلد لعہ علاوہ محصولڈاک (۱۰) **مڈیکل سائکلوپیڈیا انگریزی** زیر طبع ہے قیمت لعہ مجلد للعہ (۱۱) **مفید عام**۔ علم طب اور ڈاکٹری کی کامل لغت ہے طبع ثانی مین مرض کے ساتھ اس کی علامات تشخیص اسباب تشریح اور ہیئت کامل طور پر درج کردیگئی ہے۔ پہلے کی نسبت مضمون قریباً دو چند ہوگیا ہے قیمت عہ

(۱۲) **تشخیص الامراض**۔ اسمین تمام امراض طبی وجراحی کی تشخیص وتشریح بہ ترتیب لغت درج ہے قیمت عہ۔ (۱۳) **رسالہ اعضائے مخصوصہ** اسمین اعضائے مخصوصہ کے متعلق تمام بیماریون اور کمزوریون کا علاج اور تمام ادویہ کا ذکر کامل طور پر درج ہے قیمت ۸ر (۱۴) **مفید النساء والصبیان** اسمین ان تمام دکہون کا علاج ہے جو زچہ اور بچہ کو پیش آجاتی یا نادان دائیون کے ہاتہ سے اٹھانے پڑتے ہین قیمت ۸ر (۱۵) **الذکر الحکیم نمبر ۱** اس مین خوابون کی سچی فلاسفی اور امام الوقت کا ذکر ہے قیمت ۲ر (۱۶) **الذکر الحکیم نمبر ۲**۔ یہ سورۃ فاتحہ کی مبسوط تفسیر ہے

یہ کتب پتہ ذیل پر ملسکتی ہین

فتح محمد خان منیجر مطبع عزیزی مقام تاوڑی ضلع کرنال

بدر پریس قادیان مین میان معراج الدین عمر پروپرائٹر کے لئے چہاپا گیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

دنیا میں ایک نذیر آیا ۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا ۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا ۔



چیف گیم با توگرآئی چیادر قادیان بینی	رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۰	دوا بینی ۔ شفا بینی غرض دارالامان بینی
سلسلۃ الجدید جلد	جمعۃ المبارک ــــــــ	سلسلۃ القدیم جلد
ای جہان منتظر خوش باش کامد دستان	ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ	آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

قیمت سالانہ

والیان ریاست	ـــہ
معاونین	عـــہ
بہ رضائے	ـــہ
خود	ـــہ

عام قیمت ۔

	پیشگی	مابعد
سالانہ	۳	۴
ششماہی	۲	۲۔۸
سہ ماہی	۱۲	۱۴
یک ماہ	۵	۶
فی پرچہ	۱	۲

نمونہ کا پرچہ ایک آنہ کا ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے۔ کتا مشلی قیمت درخواست کیسا تھ بذریعہ منی آرڈر یا پہلا پرچہ بذریعہ وی پی وصول ہونی چاہیے۔

باقی صورتوں میں قیمت مابعد کے حساب سے محسوب ہوگی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم — ہم برین از دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما از و یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست — ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد — ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست — منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
یک قدمے دوری از آن عالیجناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا ۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا ۔ اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا ۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا ۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا ۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت

راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا ۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کی تازہ وحی

۲۰۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء۔ اِنّی مَعَکَ یا ابنَ رسول اللہ

ترجمہ۔ میں تیرے ساتھ ہوں۔ اے رسول اللہ کے بیٹے

۲۔ سب مسلمانوں کو جو روئے زمین پر ہیں جمع کرو علیٰ دینٍ واحدٍ

چند روز ہوئے۔ مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم کو رؤیا میں دیکھا۔ پہلے کچھ باتیں ہوئیں۔ پھر خیال آیا۔ کہ یہ تو فوت شدہ ہیں۔ آؤ ان سے دعا کرائیں۔ تب میں نے ان کو کہا کہ آپ میرے واسطے دعا کریں۔ کہ میری اتنی عمر ہو کہ سلسلہ کی تکمیل کے واسطے کافی وقت مل جائے۔ اس کے جواب میں انہوں نے کہا۔ تحصیلدار۔ میں نے کہا۔ یہ آپ غیر متعلق بات کرتے ہیں۔ جس امر کے واسطے میں نے آپ کو دعا کے واسطے کہا ہے۔ آپ وہ دعا کریں۔ تب انہوں نے دعا کے واسطے سینے تک ہاتھ اٹھائے۔ مگر وہ نیچے نہ گئے۔ اور کہا۔ اکیس۔ میں نے کہا۔ کھول کر بیان کرو۔ مگر انہوں نے کچھ کھول کر نہ بیان کیا اور بار بار اکیس اکیس کہتے رہے۔ اور پھر چلے گئے۔

فرمایا تحصیلدار کے لفظ سے یہ مراد معلوم ہوتی ہے کہ تحصیلدار کے دو کام ہوتے ہیں۔ ایک رعایا سے سرکاری لگان وصول کرنا۔ دوسرے رعایا کے باہمی حقوق کا تصفیہ کرنا اور ان میں باہم عدل قائم کرنا۔ اسی طرح مسیح موعود کا یہ کام ہے۔ کہ خدا کے حق کا مطالبہ کرے۔ اور توحید کو زمین پر پھیلا وے۔ دوسرے یہ کہ حَکَم عادل ہو کر امت محمدیہ کو باہمی عدل پر قائم کرے۔

اخبار قادیان حضرت اقدس مع اہل بیت بخیر و عافیت ہیں۔ درس قرآن حسب معمول ہر روز ہوتا ہے۔ شیخ عبد الرحمٰن صاحب تا حال اسی جگہ ہیں اور امید ہے۔ کہ انشاء اللہ تعالیٰ دسمبر کے آخیر یا نئے سال کے شروع تک یہاں حضرت کی خدمت میں قیام پذیر رہیں گے۔ نیا مکان مہمان خانہ اور لنگر خانہ کے واسطے منظور [illegible] ہے۔ چندہ لنگر کی طرف احباب کو بہت توجہ کرنی چاہئے [illegible] سر شہر اور قبر کی [illegible] وطیرہ [illegible] گذشتہ اخبار میں بھی لکھا گیا ہے [illegible] کہ ایک کچا [illegible] تعلیم الاسلام کی پڑتال ہو رہی ہے۔ دوستوں کو چاہئے کہ [illegible] کو تیار کریں [illegible] کہ علاوہ تعلیم و [illegible] کے قدر [illegible]

سفر دہلی

۸

اس زمانہ کے مولویوں کا نمونہ

سفر دہلی کے حالات بہت تفصیل چاہتے ہیں۔ اور ان میں سے بعض مضامین کے واسطے اخبار میں گنجائش ہی نہیں ہے۔ لیکن تاہم میرا ارادہ ہے۔ کہ مختصر طور پر کچھ کچھ حالات اخبار میں درج ہوتے رہیں۔ باقی مفصل حالات کتاب کی صورت میں شائع ہو جائیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

مولوی عبد المجید صاحب دہلی میں کوئی مولوی عبد المجید صاحب ہیں جن کو دیکھنے کا مجھے موقع نہیں ملا۔ مگر اسی شہر میں دو تین جگہ ان کا ذکر خیر سننے میں آیا جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ دہلی کے مشہور آدمی اور قابل ذکر ہیں۔ سب سے اول تو مرزا حیرت صاحب ایڈیٹر کرزن گزٹ کے ہاں ہم بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک دوست نے مرزا صاحب سے سوال کیا۔ کہ دہلی میں مولوی عبد المجید اور ایک عیسائی احمد مسیح کے درمیان وفات مسیح کے متعلق جو مباحثہ ہوا تھا۔ اس کا ذکر آپ نے اخبار میں نہیں کیا۔ حالانکہ وہ آپ کے شہر کا ایک مشہور واقعہ تھا۔ تو مرزا صاحب نے فرمایا کہ اس مباحثہ میں مولوی عبد المجید کو شکست ہوئی تھی۔ میں نے پسند نہ کیا کہ جس معاملہ میں اسلام کی ذلت ہوئی اور ایک عیسائی کو غلبہ ہوا۔ اس کا ذکر اپنے اخبار میں کروں۔ مرزا صاحب کو اس نیک نیتی اور اسلامی ہمدردی کی خدا جزائے خیر دے لیکن اصل بات یہ ہے کہ جب ایک مسلمان ایک کافر کا عقیدہ لے کر میدان میں کھڑا ہوگا۔ اور کافر مسلمانوں کا عقیدہ لے کر میدان میں کھڑا ہوگا۔ تو لامحالہ مسلمان کو شکست اور کافر کو فتح ہوگی۔ حق مثل ایک چراغ کے ہے جس کے ہاتھ میں ہوگا۔ وہ اس سے نور حاصل کرے گا۔ اور جس نے حق کو چھوڑ دیا۔ وہ کبھی کامیاب ہو ہی نہیں سکتا۔ خواہ مسلمان کہلائے۔ خواہ مومن [illegible] قرآن۔ حدیث سے حضرت عیسیٰ کی وفات ثابت ہے۔ [illegible] دانستہ اس کی مخالفت کرے [illegible] ندامت [illegible] کے کیا حاصل کر سکتا ہے۔ اور اس کے بالمقابل قرآن اور حدیث کی بات کو سچا ثابت کرنے والا کوئی ہی کیوں نہ ہو وہ ہر حال فتح پائے گا۔ دوسری بات جو اسی مباحثہ کے متعلق دہلی کے معتبر لوگوں سے ہم نے سنی۔ وہ یہ تھی کہ اس مباحثہ کی ابتداء خود مولوی عبد المجید کی تحریکات سے تھی۔ اور مخالف [illegible] بھی قرآن اور حدیث سے ثبوت دینا شروع کیا تھا افسوس ہے ایسے مولویوں پر جو اپنی نالائقی اور کم فہمی کے سبب اسلام کی ذلت کراتے پھرتے ہیں۔ اور خود ہی اس میں پیش قدمی کرتے ہیں۔ تیسری بات۔ جو ان سب سے عجیب ہے۔ وہ یہ ہے کہ جس دن ہم نے دہلی سے روانہ ہونا تھا۔ اسی دن ایک اشتہار نکلا جس کا مشتہر کوئی گمنام شخص عبد الرحمٰن نو مسلم تھا اور اس اشتہار میں حضرت امام علیہ السلام کو چیلنج دیا ہوا تھا۔ کہ فلاں فلاں مولوی صاحبان ایک جگہ جمع ہوں گے۔ آپ کے ساتھ مباحثہ کرنے کے واسطے وہ طیار ہوئے ہیں۔ آپ بھی آئیں اور یہ ہوگا اور وہ ہوگا۔ اس مشتہر شخص کو میں نے گمنام اس واسطے کہا ہے۔ کہ اسی دن میں نے ایک کارڈ اس شخص کے نام لکھا اور اس کارڈ پر ٹھیک وہی الفاظ پتے والے طرف لکھے۔ جو اس اشتہار کے نیچے تھے۔ مگر ڈاکخانہ سے نکل کر وہ کارڈ پھر پھرا کر معرفت ڈاک آخر میرے پاس آگیا۔ کیونکہ مکتوب الیہ کا پتہ کہیں نہیں ملتا تھا۔ حالانکہ اسی دن اس کا دیا ہوا اشتہار سارے شہر دہلی میں تقسیم ہوتا پھرتا تھا۔ پہلے تو ہمیں تعجب ہوا۔ کہ یہ کیا بات ہے چیلنج تو ایک ایسے عظیم الشان شخص کو دیا گیا ہے۔ جو کہ لاکھوں انسانوں کا امام ہے۔ اور پھر مقابلہ کے واسطے دہلی کے بڑے بڑے مولوی لوگوں کو مشتہر ظاہر کیا ہے۔ لیکن ایسا گمنام شخص ہو کہ ڈاکخانہ تک اس کو خط نہیں پہنچا سکتا۔ لیکن جب ہم اتفاقاً مولوی محمد بشیر صاحب کو ملے۔ جو آج کل مولوی نذیر حسین صاحب کے گدی نشین ہیں۔ تو اس اشتہار کی اصل حقیقت ہم پر کھل گئی۔ چونکہ اس اشتہار میں مولوی محمد بشیر صاحب کا نام نامی بھی درج تھا۔ اس واسطے جب ہم مولوی صاحب کے ملنے گئے جو نہایت خاکساری اور خلق کے ساتھ ہمارے ساتھ پیش آئے۔ تو ہم نے یہ اشتہار دکھایا۔ اور دریافت کیا۔ کہ کیا آپ نے حضرت مرزا صاحب کو مباحثہ کے واسطے طلب کیا ہے۔ تو انہوں نے بالکل انکار کیا اور صاف کہا کہ یہ مولوی عبد المجید کی کارروائی ہے۔ انہوں نے یہ اشتہار لکھا ہے۔ اور اپنے ان کے ایک نو مسلم کا نام نیچے لکھ دیا ہے۔ اور مجھے چھپنے کے بعد دکھایا ہے۔ یہ بات سن کر ہم نہایت حیران ہوئے۔ اور ایک مولوی کی ایسی بزدلانہ کرتوت کو دیکھ کر افسوس ہوا۔ کہ آج کل علماء اسلام کا کیا حال ہو رہا ہے۔ بدنام کنندہ اسلام بن رہے ہیں۔ خدا ان سے بچائے۔ آمین

کاپی کی سیاہی احباب صاحبزادہ منظور محمد صاحب کے نام سے واقف ہوں گے جو مدت تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کاتب رہے ہیں اور کچھ عرصہ سے بسبب علالت طبع اس کام کو نہیں کر سکتے۔ صاحبزادہ صاحب ایک ذہین آدمی ہیں نئی عمدہ اشیاء کی ایجاد کے واسطے خاص ملکہ انکو خدا تعالیٰ نے عطا کیا ہے قاعدہ یسرنا القرآن انہیں کی تصنیف بلکہ ایجاد ہے انہوں نے اپنے زمانہ کتابت میں کاپی کی سیاہی خود بنانے کی ترکیب حاصل کی اور اب بھی بناتے ہیں جس کا نمونہ انہوں نے دفتر بدر میں بھی ارسال فرمایا ہے۔ یہ سیاہی بہت عمدہ قابل تعریف ہے اور روانگی بہت ہی عمدہ ہے جو صاحب چاہیں صاحب موصوف سے براہ راست طلب کریں جناب صاحب موصوف قادیان میں حضرۃ اقدس کے مکان میں گوشہ گزین ہیں۔

سفر دہلی

جب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دہلی میں خواجہ شیخ نظام الدین صاحب علیہ الرحمۃ کے مزار مبارک پر تشریف لے گئے۔ تو وہاں کے سجادہ نشینوں میں سے میاں حسن نظامی صاحب نے نہایت محبت سے ساتھ ہوکر تمام مقامات دکھلائے۔ اور ہر مقام کے تاریخی حالات عرض کئے اور بالآخر اپنے خاص حجرے میں بھی حضرت اور خدام کو لے گئے اور ایک کتاب بنام شواہد نظامی پیشکش کی۔ اور حضرت کے وہاں جانے سے پیشتر مکان پر آکر یہ بھی عرض کی تھی کہ آپ جب وہاں آئیں۔ تو مع اصحاب میری دعوت قبول فرمائیں۔ میاں حسن نظامی صاحب حضرت کی روانگی کے وقت اسٹیشن پر بھی موجود تھے۔ اور ان کے زبانی اصرار اور تحریری درخواست کے جواب میں جو یہاں بذریعہ ڈاک قادیان پہنچی تھی۔ حضرت نے اپنے وہاں جانے کے متعلق ایک تحریر ان کو بھیجی ہے۔ جو ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

الحمد للّٰہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ خاتم النبیین و آلہ وصحبہ وجمیع عباد اللّٰہ الصالحین۔ اما بعد شعبان المبارک ۱۳۲۳ھ میں مجھے جب دہلی جانے کا اتفاق ہوا۔ تو مجھے اُن صلحاء اور اولیاء الرحمان کے مزاروں کی زیارت کا شوق پیدا ہوا۔ جو خاک میں سوئے ہوئے ہیں۔ کیونکہ جب مجھے دہلی والوں سے محبت اور اُنس محسوس نہ ہوئی۔ تو میرے دل نے اس بات کے لئے جوش مارا کہ وہ ارباب صدق و صفا اور عاشقان حضرت مولیٰ جو میری طرح اس زمین کے باشندوں سے بہت سا جور و جفا دیکھ کر اپنے محبوب حقیقی کو جاملے۔ ان کی متبرک مزاروں کی زیارت سے اپنے دل کو خوش کروں پس میں اسی نیت سے حضرت خواجہ شیخ نظام الدین ولی اللہ رضی اللہ عنہ کے مزار متبرک پر گیا۔ اور ایسا ہی دوسرے چند مشائخ کی متبرک مزاروں پر بھی۔ خدا ہم سب کو اپنی رحمت سے معمور کرے۔ آمین ثم آمین

الراقم۔ عبداللہ الصمد غلام احمد المسیح الموعود من اللہ الاحد القادیانی۔ ۱۲۔ نومبر ۱۹۰۵ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

نظم

تاریخ وفات حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم

رحم کن یارب بحال مولوی عبدالکریم
سوئے تو شد انتقال مولوی عبدالکریم

دل بسوزد چشم بارد تن ہمے غلطد بخاک
چون بیاد آید وصال مولوی عبدالکریم

آفتاب عمر او نرسیده تا نصف النہار
اے دریغ آمد زوال مولوی عبدالکریم

اِنّا لِلّٰہ گویم و اِنّا اِلیہ راجعون
سخت تر آمد فصال مولوی عبدالکریم

اندرین غم از کجا او ازکہ یارب بشنوم
شیرین از شکر مقال مولوی عبدالکریم

از مسیح و مہدی موعود شان او بہین
کس چہ داند از کمال مولوی عبدالکریم

نور دین احمد ختم رسولان تافتی
از جبین و حال و قال مولوی عبدالکریم

بود مثل بچہ با مادرے با ذات حق
آن شروع و ابتہال مولوی عبدالکریم

زیر احکام خداوند جہان بُد سر بسر
آن جلال و آن جمال مولوی عبدالکریم

از وطن برخاستہ بر عتبہ مہدی نشست
بر در او شد وصال مولوی عبدالکریم

خدمت دین را مقدم داشت بر دنیا و دین
صرف شد زور بال مولوی عبدالکریم

عشق قرآن در سرش بود و دران سر جان بداد
وہ چہ نیکو شد مآل مولوی عبدالکریم

حسب الہام مسیح اللہ عمر بے وفا
ہست ہفت و چہل سال مولوی عبدالکریم

[۱] برد ور مہدی رسیدن نور دین را بخلق
نور بر نور اشتمال مولوی عبدالکریم

از پئے اعلائے دین حق کہ کوشش داد حق
کم کسے باشد مثال مولوی عبدالکریم

بہر تبلیغ کلام اللہ با قلام و زبان
چون شمر کرده خصال مولوی عبدالکریم

شد فنا در مہدی موعود زین واجب بجاست
اتباع و امتثال مولوی عبدالکریم

فکر پاکش بود در قرآن فہمی بس بلند
کے رسد کس با خیال مولوی عبدالکریم

از پئے دنیا نہ شد غمگین گہے جانش بُدی
بہر ضعف دین ملال مولوی عبدالکریم

عاشق قرآن و احمد خادم حضرت مسیح
زیں چہ باشد کمال مولوی عبدالکریم

در میان برزخ و قبر و بروز حشر و نشر
عشق قرآن ہست دال مولوی عبدالکریم

[۲] کلمۃ الحق بشنوند تا دوستان حاضرین
بود از مہدی سوال مولوی عبدالکریم

بے سر حبہ آمده مغفور اندر خاطرم
از پئے سال وصال مولوی عبدالکریم

[۱] "رسیدن" کا۔ یعنی مولوی نورالدین صاحب کا حضرت اقدس کے حضور ابتداء میں حاضر ہونا اور مولوی عبدالکریم صاحب کا آپ کے ہمراہ آنا لوگوں کے واسطے نور علی نور تھا

[۲] یعنی مولوی عبدالکریم صاحب اس غرض سے مجلس مہدی موعود میں سوال حضرت سے کیا کرتے۔ تا حاضرین احباب کلمۃ الحق سنیں۔ - رستم علی انبالہ۔ ۸۔ نومبر ۱۹۰۵ء

آیات حسرت آیات تاریخ وفات حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم

در مصائب دنیا بیوفا — میشود انسان دائم مبتلی
در تغیر و در تبدل سے زید — ہست این قانون قدرت دائما
یک ازین کتم عدم سر بر زند — دیگر از بام حیات افتد ز پار
لقمہائے تلخ و شرب ناگوار — شد نصیب ابن آدم این غذا
پس برین سنت قدیر ایزدی — لقمۂ یک تلخ خورد یتیم ما
بعد اللتیا والتی در گوش ما — کس رسانید ست این غمگین صدا
اندرین ایام نا فرجام زود — مرد عارف عاشق و حی خدا
آن کریم ملت عبدالکریم — کرد رحلت از جہان بی بقا
گشت تنگ از حجرہ خاکی وجود — طائر روحش پریده بر سما
آه گزیده از جماعت احمدی — شد شتابان سوئے فردوس علا
این شتابی کرد او از بہرِ ان — بود او مشتاق دیدار خدا
در قدومش فلکیان را انتظار — از دل پُر شوق گویان مرحبا
دل احبا در فراقش سوگوار — جان با حزن ونان بگریہ و بکا
از وفات مولوی عبدالکریم — گنبد گردون نماید گر بیا
چون بگریہ آسمان بے شعور — دوستان را گریہ اش باشد سزا
آن رفیق و مخلص مہدی دین — مرد میدان بود اندر ہر وغا
چون رضائے خویش داده با قضاء — خورد در پہلوی خود تیر قضاء
از دل پر درد من آید برون — ناگہان بانگ دریغا حسرتا
آن سعادتمند مرد پاکباز — خادم اسلام دین مصطفےٰ
چون عمر بود است عزت مسند دین — با شجاعت قاتل اہل ہوا
آن ندیم حضرت مہدی مسیح — گشت پنہان گوہر بس بے بہا
من گمان دارم کہ روح پاک او — داد اندر گوش مہدی این ندا
من نخواہم بعد زین بس زیستن — این جہان را من نمودستم رہا
ای خداوند بفضل رحم خویش — کن برین مہجور مہدی رحمہا

حافظ احمد الدین۔ مورخہ ۲۲ شعبان

ضرورتِ مصلح پر شہادتِ زمانہ

مظفر نگر میں مسلمانوں کے ایک بڑے جلسہ میں جو ماہ اکتوبر ۱۹۰۸ء میں ہوا۔ اسلام کی موجودہ حالت پر ایک صاحب نے ایک نظم پڑھی۔ جو ضرورتِ امام پر شاہد ہے۔ وہ نظم ہم اس جگہ نقل کرکے ناظرین کو توجہ دلاتے ہیں کہ علماء کو اور عوام کو توجہ دلاتے ہیں کہ ایسے فساد کے زمانہ میں اگر خدا کی طرف سے کوئی مہدی تمہارے لئے پیدا نہ ہوا تو پھر کب ہوگا

شجرۂ اسلام عربی

شجرِ اسلام وہ جس کو محمدؐ نے لگایا تھا — شجرِ اسلام وہ جس کو صحابہ نے بڑھایا تھا
شجرِ اسلام وہ جس کا تمام عالم پہ سایا تھا — رہا باقی نہ جس کے فیض سے اپنا پرایا تھا

فقط ہیں ڈالیاں باقی نہیں ہے نام کو پتا
کرو ہمت نہ سوکھے یہ جو یہ سوکھا غضب ہوگا

نہیں یہ وہ شجر جس نے کہ پانی سے غذا پائی — صحابہ نے پلایا خون اس نے پرورش پائی
[illegible] — ہوئے ہم ناخلف ایسے کہ اس کی شکل مرجھائی

فقط ہیں ڈالیاں باقی نہیں ہے نام کو پتا
کرو ہمت نہ سوکھے یہ جو یہ سوکھا غضب ہوگا

[illegible] — اور ان کی غفلتوں میں ہی خزاں نے ناس کر ڈالا
[illegible] — تمہاری متفق کوشش سے ہو پھر بھی گل و لالہ

فقط ہیں ڈالیاں باقی نہیں ہے نام کو پتا
کرو ہمت نہ سوکھے یہ جو یہ سوکھا غضب ہوگا

[illegible] — اور اب خوب گل چھڑے خبر کسی کی نہیں کچھ بھی
[illegible] — الٰہی تک یہ نہ اک غیر کی نہیں کچھ بھی

فقط ہیں ڈالیاں باقی نہیں ہے نام کو پتا
کرو ہمت نہ سوکھے یہ جو یہ سوکھا غضب ہوگا

کبھی [illegible] — نہ جب تک قوم خود [illegible]
[illegible] — نہیں چھوٹا بڑا کوئی جو اپنی راہ چلتے ہیں

فقط ہیں ڈالیاں باقی نہیں ہے نام کو پتا
کرو ہمت نہ سوکھے یہ جو یہ سوکھا غضب ہوگا

نہ اخلاق [illegible] باقی — نہ آداب شریعت نہ زہد و اتقا باقی
[illegible] باقی — چھنیں سب نعمتیں ایک ایک بیگانہ ہوگیا باقی

فقط ہیں ڈالیاں باقی نہیں ہے نام کو پتا
کرو ہمت نہ سوکھے یہ جو یہ سوکھا غضب ہوگا

[illegible] — جو عہد سعید پہنچا ورنہ گلہ بیہودہ شکایت ہے
جو اپنا بات [illegible] — [illegible] قوم کیا سنبھلے [illegible] حالت ہے

فقط ہیں ڈالیاں باقی نہیں ہے نام کو پتا
کرو ہمت نہ سوکھے یہ جو یہ سوکھا غضب ہوگا

کیا محسوس [illegible] یہ حالت ہے — خصوصاً بانی کو یہ بانی کی ایذا عداوت ہے
[illegible] کہ یہ سب کچھ جہالت کی بدولت ہے — یقین جانو مجیبو! علم اک بھرپور دولت ہے

فقط ہیں ڈالیاں باقی نہیں ہے نام کو پتا
کرو ہمت نہ سوکھے یہ جو یہ سوکھا غضب ہوگا

حمیت کی جگہ تم میں اگر ہے خود سری باقی — تو بس یہ جان لو تم میں ہے کچھ اس میں ذرا سی باقی
کھڑا ہے اس سہارے پر جو یہ ہے تری باقی — مسلمانو! اگر تم میں حمیت ہے ذری باقی

فقط ہیں ڈالیاں باقی نہیں ہے نام کو پتا
کرو ہمت نہ سوکھے یہ جو یہ سوکھا غضب ہوگا

لہ بے شک بزرگ تو ہمیشہ کہتے آئے تھے۔ کہ مسیح چودھویں صدی میں آئے گا۔ اب انکار کرنے والے مغرور ناخلف ہیں۔ آپ نے سچ کہا۔ ایڈیٹر ؎ جس نے ان حملوں کی خبر لی وہی نبوت کا وارث ہے ؎ سچ ہے۔ خدا کی یہی وحی اس زمانہ میں تازہ طور سے مسیح پر نازل ہوئی ہے ؎ صدقت۔ یہی حال تمہارے مخاطبین کا ہے۔ ایڈیٹر

؎ عیسائیوں اور آریوں سے دوستانہ ملاقات کرتے ہیں۔ اور عامل بالقرآن والحدیث جماعت کو اسلام کی خوبیاں بیان کرنے کے قصور میں حقیر جانتے ہیں۔ ؎ من مات ولم یعرف امام زمانہ فقد مات میتۃ الجاہلیۃ۔ جو شخص اپنے امام کو پہچانے بغیر مرگیا۔ وہ جاہلیت کی موت مرگیا۔

اخبار تیغ اسلام میں دیانندی احکام پر ایک نظم شائع ہوئی ہے۔ جس میں سے چند بند ناظرین کی دلچسپی کے واسطے ہم اس جگہ درج کرتے ہیں۔

نظم
دیانندی احکام

سیانے بن کے مرد حق کو سمجھو — نہ اولاد ہو تو کسی پاس بھیجو
عمل اس نصیحت پر جو کوئی کریگا — وہ چیلا سوامی کا اچھا بنیگا
کرےگی نیوگ اب سے وہ بیچاری — تمہیں دیگی اولاد ایک پیاری
تجارت کو نکلو اگر سال بھر تم — جو لوٹو تو پیارہ ہو تو تمہارا
عمل اس نصیحت پہ جو کر لیگا — وہ چیلا سوامی کا اچھا بنیگا

کسی اور سے بیٹا پیدا کراؤ — نہ کچھ تم ڈرو اور نہ کچھ بھی گھبراؤ
جو پردیس جاؤ تو عورت تمہاری — مصیبت اٹھاؤ وہ کیوں کنواری
عمل اس نصیحت پہ جو کوئی کریگا — وہ چیلا سوامی کا اچھا بنیگا
کہ یہ سود تم اصل پا کے رہے — کہ بیوی اور بے مشقت کو لڑکے
سپوتوں کا یہ بہت ڈھب ہے — دیانندی کو یہ مذہب ہے

بشیر احمد

قبول اسلام ۔ موضع کنوجیہ تحصیل نماندی آباد میں ۲ نوجوان [illegible] نے بصدق دل اسلام قبول کیا

شہر فیض آباد مسجد سرا کے حافظ خدا بخش کے ہاتھ پر مسمی نانک چند آریہ ۱۰۔ اکتوبر ۱۹۰۸ء بعد مغرب مشرف باسلام ہوا۔ اسلامی نام عبد العزیز رکھا گیا۔ اس وقت سے وقت عشاء تک نانک چند المعروف عبد العزیز نے لکچر خوب وشرح سے مسجد سرائے میں دیا۔ شہر فیض آباد کے کئی آریہ و ہنود وغیرہ شریک جلسہ تھے۔ نو مسلم عبد العزیز نے آریہ و ہنود کو چیلنج دیا کہ آؤ مجھ سے جس طرح چاہو بحث کرلو۔ نانک آریہ لاہور کا رہنے والا ہے۔ عمر ۲۵ سال

انبالہ شہر میں ایک کھتری مسمی ہیر سنگھ معہ اپنی بیوی کے حافظ محمد عبد الرحمان خان صاحب کے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوئے چونکہ ان پر خدا کی رحمت نازل ہوئی۔ اس لئے حافظ صاحب موصوف نے انکا اسلامی نام رحمت اللہ قرار دیا اور ان کی بیوی کا کنیز فاطمہ و دیگر قدیم مسجد حضرت توکل شاہ صاحب میں ایک شخص مسمی جو ہر رام مستری نے دین اسلام قبول کیا اور انکا اسلامی نام رحمت اللہ رکھا گیا

کھنڈوہ۔ بعد نماز جمعہ جامع مسجد کھنڈوہ میں مسماۃ رکھی قوم ہندو سنار [illegible] آنچل ڈالے ہوئے آئی اور خواہش آنچل کی اوٹ سے ظاہر کی۔ کہ میں ایمان لائی ہوں مجھے مسلمان کیجئے۔ حسب خواہش مولوی احمد اللہ صاحب نے کلمہ پڑھایا۔ اور قاضی امیر علی صاحب نے اس کو مشرف باسلام کیا۔ نام زینب رکھا گیا۔

روزہ (معین الدین ـ مدرس) روزہ مسلمانوں سے پہلے پارسی ہندو ـ مصری ـ اسوری ـ یونانی ـ رومی ـ یہودی عیسائی غرض تمام بڑے بڑے مذاہب واقوام میں مروج تھا ـ یہودیوں اور عیسائیوں میں اس کا رواج بہت تھا ـ مسلمانوں کی طرح رومن کیتھالک عیسائیوں لنٹ کے بہت سے روزے رکھے جاتے ہیں ـ طبی نظر سے روزہ رکھنے میں جسم کے فاسد مادے تحلیل ہو جاتے ہیں ـ یورپ امریکہ میں لوگوں نے بغرض تجربہ دس دس بیس بیس دن کے روزے رکھے ہیں ـ

ریویو

پارہ عم مترجم ـ قرآن شریف کا آخری سیپارہ جو اکثر بچوں کو پڑھانے کے واسطے اس طرح چھاپا جاتا ہے ـ کہ چھوٹی سورتیں پہلے لکھی جاتی ہیں اور لمبی سورتیں ترتیب وار آخر میں آتی ہیں اسی تجویز کے مطابق یہ پارہ ہمارے احمدی دوست جناب محمد عبد الرشید صاحب زمیندار نے اپنے مطبع احمدی واقعہ محلہ زرگر ساز ان صدر بازار کیپ میرٹھ میں چھپوایا ہے ـ کاغذ کی تقطیع کلاں ہے ـ حنائی ـ زرد ـ مٹ ـ سفید عمدہ ـ جیسا کوئی پسند کرے ـ منگوا سکتا ہے ـ بین السطور اردو ترجمہ بھی دیا گیا ہے ـ اور تیس صفحہ پر یہ پارہ ختم ہوا ـ باوجود ان سب خوبیوں کے قیمت صرف ۸ مقرر رکھی گئی ہے ـ جن صاحبان کو ضرورت ہو ـ وہ مذکورہ بالا پتہ پر خط لکھ کر طلب کر سکتے ہیں اور قادیان میں سید عبد الحی صاحب عرب سے مل سکتے ہیں ـ

خطبات و مکتوبات محمدیہ ـ اس کتاب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبات اور مکتوبات اصل عربی بمعہ ترجمہ اردو ایک جگہ جمع کر کے چھاپ گئے ہیں ـ ترجمہ مولوی محمد افضل صاحب چنگوی نے کیا ہے ـ اور کتاب مذکورہ بالا پتہ پر مطبع احمدی واقعہ میرٹھ میں چھپ کر شایع ہوئی ہے ـ اور قادیان میں عرب صاحب موصوف سے بھی مل سکتی ہے ـ قیمت ۸ یہ کتاب بہت ہی زیادہ اس لایق ہے کہ چھاپی جائے حضرت نبی کریم فخر بنی آدم سرور انبیاء خاتم الرسل کے خطوط اور وعظ ہیں ـ ہر مسلمان کے واسطے ان کا پڑھنا اور عمل کرنا موجب ہدایت ہے ـ اس جگہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلا خطبہ جو آپ نے مکہ معظمہ میں پڑھا اس عربی بمعہ ترجمہ نقل کرتے ہیں ـ

الخطبة الاولى للنبى رسول الله صلى الله عليه وسلم

بمكة المعظمة

(۱)

عن ابن عباس قال لما نزلت هذه الاٰية وَانذر عشيرتك الاقربين خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى صعد على الصفا فهتف يا صباحاه فقالوا من هذا الذى يهتف قالوا محمد فقال يا بنى عبد المطلب يا بنى عبد مناف يا بنى قصى فاجتمعوا اليه فقال ارأيتكم لو اخبرتكم ان خيلا تخرج بسفح هذا الجبل اكنتم مصدقى قالوا ما جربنا عليك كذبا قال فانى نذير لكم بين يدى عذاب شديد فقال ابو لهب تبا لك ما جمعتنا الا لهذا ثم قام فنزلت هذه السورة تبت يدا ابى لهب الى اٰخر السورة

یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلا خطبہ ہے ـ جو آپ نے حکم خداوندی کی اطاعت میں تمام قوم کو اکٹھا کر کے ایک اونچے پہاڑ پر پڑھا ـ اور ساری قوم کو عذاب الٰہی کا خوف دلایا ـ اس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے ـ کہ قوم کو آپ پر کس قدر اعتبار تھا کہ صرف آپ کے بلانے پر سب جمع ہو گئے ـ

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مکہ معظمہ میں پہلا خطبہ

ابتدائی بعثت میں ـ ـ ـ آنحضرت آزادی کے ساتھ وعظ نہیں کرتے تھے ـ ابن عباس سے روایت ہے کہ جب آیت فاصدع بما تؤمر اور وانذر عشیرتک الاقربین نازل ہوئی ـ تو آپ کھلے طور پر آواز بلند سے خوف و خطر وعظ کرنے لگے ـ اور اپنے رشتہ داروں کو بھی غضب الٰہی سے ڈرانے اور ایمان پر رغبت دلانے لگے ـ یہاں تک ایک دن آپ کوہ صفا پر چڑھ کر تمام روسائے قریش کو نام بنام پکار کر بلایا ـ کسی نے کہا ـ یہ کون پکارتا ہے ـ لوگوں نے کہا کہ محمد ہے ـ

جب سب حاضر ہو گئے ـ تو آپ نے یوں وعظ کیا ـ کہ اگر میں خبر دوں ـ کہ اس پہاڑ کے نیچے سے کچھ لوگ اس ارادہ سے آئے ہیں کہ تم پر چھاپہ ماریں ـ اور تم کو لوٹیں ـ تم مجھے سچا جانو گے ـ یا جھوٹا ـ چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابتدائے عمر سے صادق اور امین مشہور و مرجع خاص و عام تھے) اس لئے بالاتفاق بولے ـ کہ کیوں نہیں ہم نے تیری آج تک کوئی بات جھوٹی نہیں دیکھی ـ نہ کسی نے تم پر آج تک کبھی جھوٹ کی تہمت لگائی ہے ـ تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اچھا تو میں تم کو اس عذاب شدید اور غضب الٰہی سے جو آگے آنے والا ہے ـ ڈراتا ہوں ـ اس وقت ابولہب کو بڑا اشتعال آیا ـ اور آنحضرت کو برا بھلا کہنے لگا ـ اور کہا کیا تو نے ہم کو اسی لئے جمع کیا ہے ؟ پھر ابولہب اٹھ کر چلا گیا ـ اور سورہ تبت یدا ابی لہب نازل ہوئی ـ

صداقت کا جھنڈا

اس کارخانہ نے اول ہی اول ہندوستان میں اپنے شائقین کے اطمینان کی غرض سے یہ عجیب ڈھنگ نکالا ہوا ہے ـ کہ ہر دوا کا نمونہ صرف ایک کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے ـ بعد پسند جس کا دل چاہے قیمتاً طلب کرے

سرمہ سلیمانی ـ یہ وہ سرمہ ہے ـ جو استعمال کے اول ہی روز سے اپنا جادو نما اثر دکھلانا شروع کر دیتا ہے ـ اور جملہ امراض چشم مثل آنکھوں سے پانی بہنا ـ کمزوری بصارت ـ دھند ـ جالا ـ پھولا ـ شبکوری وغیرہ کو اس طرح رفع کرتا ہے ـ جیسے آفتاب تاریکی کو اور قیمت صرف فی تولہ ۸

سنون دندان ـ نواب بھی کوئی امراض داڑھ و دانت تکلیف نہیں دے سکتا کیونکہ اس منجن کے استعمال سے خواہ داڑھ پھولی ہو یا مسوڑھوں میں درد ہو یا خون آتا ہو ـ دانت ہلتے ہوں ـ منہ میں بدبو آوے ـ دانت میں کیڑا لگا ہو مریض بہلا چنگا ہو جاتا ہے چند یوم کے استعمال سے پھر مرض نہیں ہوتا اور دانت مثل موتی چمکنے لگتے ہیں قیمت فی بکس جو عرصہ کو کافی ہے ۸

سونے چاندی کی گولیاں ـ یہ دوا اسم بامسمی ہے ـ جو صاحبان اپنی قوت کو ناکارہ دیکھتے ہیں ـ یا عمر کی ضعیفی نے قویٰ کو کمزور کر دیا ہے ـ یا کثرت نے اعضا ڈھیلا بنا دیا ہو ـ یا بچپن کی بے اعتدالیوں نے بیکار بنا دیا ہو ذرا ہمارے ان حبوب کا استعمال فرمائیے ـ پھر دیکھتے ہیں ـ کہ آپ کیوں کر اپنی کمزوری کے شاکی ہو سکتے ہیں ـ یہ حبوب حلق سے اترتے ہی اپنا اثر تمام پٹھوں پر کر دیتی ہیں پس کمزور کو آب حیات ہیں ـ قیمت سات عدد حبوب ۸

المشتہر ـ حکیم سرفراز حسین و حکیم محمد حسین مالکان کارخانہ احمدیہ مقام بلب گڈھ ضلع دہلی

دفتر بدر سے خط و کتابت

ہر ایک خریدار کو جب اخبار روانہ کیا جاتا ہے ـ تو اس کے پتہ کے چٹ پر نام سے پہلے نمبر خریداری بھی دیا جاتا ہے ـ سب خریداران کی خدمت میں التماس ہے ـ کہ خط و کتابت کے وقت خط کے اندر اپنے نام کے ساتھ نمبر خریداری ضرور دیا کریں ـ اور اپنا نام اور پتہ صاف اور خوش خط لکھا کریں ـ بعض لوگوں کی عادت ہے ـ کہ خط کا مضمون بہت خوش خط لکھتے ہیں ـ مگر اپنا نام اور پتہ ایسا شکستہ خط میں جلدی سے لکھ ڈالتے ہیں ـ کہ یہاں کسی سے پڑھا نہیں جاتا ـ اور اس واسطے ایسے خط بغیر جواب لکھنے کے افسوس کے ساتھ فائل کر دئے جاتے ہیں ـ

درخواست دعا ـ ماسٹر عبد الحق صاحب احمدی سابق ملازم ڈاکخانہ پسرور حال مدرس مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان تحریر فرماتے ہیں کہ ڈاکخانہ کی طرف سے مجھ پر ایک مقدمہ دائر ہے جس میں بالکل بری ہوں لیکن تاہم احباب احمدی میرے لئے دعا فرماویں کہ خداوند کریم مجھے ابتلاء سے بچائے [illegible] والسلام

"دار المحن"

اس دنیا کو دار المحن کہا جاتا ہے۔ اس لئے کہ کوئی فرد بشر مصیبتوں سے محفوظ نہیں۔ مومن پر بھی مصیبتیں آتی ہیں۔ اور کافروں پر بھی۔ مابہ الامتیاز دو باتیں ہیں۔ غیر متقی۔ فاسق۔ کافر اس مصیبت سے برباد ہو جاتا ہے۔ مگر متقی۔ نیکوکار۔ مومن۔ ایسی مصیبت سے تباہ ہونے کی بجائے ترقی پاتا ہے۔ اس کے لئے مصیبتیں وہ کام دیتی ہیں۔ جو مشک خالص و صندل کے لئے گھسنا۔ مثال کے طور پر حضرت یوسف علیہ السلام کے حالات یاد کرو۔ وہی قید اور سجن ان کے لئے بادشاہی کا موجب ہو گئی اور آپ نے وہ اعزاز پایا۔ کہ تمام مصر کے مالی افسر بنے۔ اور پھر وہی بھائی جو اپنی طرف سے انہیں معدوم کر چکے تھے خَرُّوا لَهُ سُجَّدًا۔ اب دیکھئے۔ صدہا مجرم ہمارے سامنے جیل خانوں میں جاتے ہیں۔ مگر ان کی قید ان کے لئے خیر و برکات کا باعث ہونے کی بجائے تباہی کا سبب ہوتی ہے۔

۲۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی مکہ سے نکالے گئے مگر کیا نکالنے کا انجام وہی ہوا۔ جو اور معمولی لوگوں کو نکالنے کا ہوتا ہے۔ ہرگز نہیں بلکہ لرادک الی معاد کی پیشگوئی کے مطابق دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ آپ شاہنشاہ بن کر اسی سرزمین میں داخل ہوئے۔

۳۔ حضرت ایوب کو بہت سی تکلیفیں پہنچیں۔ بیمار بھی ہوئے اہل و عیال جدا ہو گئے۔ مگر انجام دیکھو۔ "وھبنا له اهله ومثلهم معهم رحمة منا"۔ نہ صرف وہی بلکہ ان جیسے اور بھی خداوند کریم نے عطا کئے۔

۴۔ کئی مجرم پھانسی دئے جاتے ہیں۔ جو آخر کار ہلاک ہوتے ہیں اور اپنے جرم کے لحاظ سے مطعون خلائق ہو کر ملعون کہلاتے ہیں مگر حضرت عیسٰے علیہ السلام پر بھی ایسی ہی مصیبت پیش آئی۔ اور وہ ہلاک نہیں ہوئے۔ بلکہ وہی صلیب ان کے لئے شاہزادہ نبی کہلانے اور جیتے جی مع حواریوں کے جنت (کشمیر) میں پہنچانے کا موجب ہوئی۔

۵۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی دریا میں داخل ہوئے۔ اور فرعون بھی۔ اب دیکھئے۔ ایک ہی رنگ کی مصیبت خدا کے برگزیدہ کے لئے نجات اور مغضوب کے واسطے غرق کا سبب بن گئی۔

۶۔ کئی گڈریئے بکریاں چراتے ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے بھی بکریاں چرائیں۔ حتٰے کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی۔ مگر خدا نے ان برگزیدوں کو حیوانوں سے آدمیوں کا چرواہا بنا دیا

پس مذکورہ بالا مثالوں کو پیش نظر رکھ کر اے میرے عزیزو! جب کسی گروہ پر کوئی مصیبت پڑے۔ تو جلدی نہیں کرنی چاہیئے اور انجام کی طرف نظر رکھنی چاہیئے۔ کہ والعاقبة للمتقین (انجام اچھا پرہیزگاروں کا ہے) وارد و تنزیل ہو چکی ہے۔ ایسے موقعوں پر جلد بازی سے سلب ایمان ہو جانے کا اندیشہ ہے۔

دیکھو سیدنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مکے سے نکلنے پر جلد بازی سے تالی بجانے والے آخر شرمندہ ہوئے۔ جبکہ انہوں نے تھوڑے ہی عرصہ کے بعد اپنا بادشاہ دیکھا۔ ۲۔ یوسف علیہ السلام کو کنوئیں میں پڑا ہوا۔ غلام اور قیدی دیکھ کر جو خوش ہوئے تھے۔ وہ آخر کار نادم ہوئے۔ ۳۔ خدا تعالٰے نے موسےٰ علیہ السلام و خضر علیہ السلام کے قصے میں اس مسئلہ کو خوب سمجھایا ہے۔ دیکھو وہی کشتی کا پھاڑنا۔ دیوار بلا مزدوری بنا دینا۔ لڑکے کو قتل کر دینا۔ آخر میں بہت سے اسرار و مصالح و حکم کا جامع نکل آیا۔ بظاہر تو ایک امر مکروہ معلوم ہوتا تھا۔ الغرض جلدی نہیں کرنی چاہیئے۔ کہ خدا تعالیٰ کے کام حکمتوں سے خالی نہیں ہوتے جب بابو محمد افضل مرحوم ایڈیٹر اخبار "بدر" میرے عزیز و محبوب بھائی فوت ہوئے ہیں۔ تو کئی نادانوں نے استہزاء و تمسخر سے کام لیا اور بعض ضعیف الاعتقاد پریشان ہوئے مگر جب مفتی محمد صادق صاحب میرے مکرم دوست ان کے قائمقام ہوئے۔ تو اس حکمت الٰہی پر اور دل کا پتہ نہیں مگر میں نے تو سجدہ شکر کیا تھا۔ ایسا ہی اب ہنر بر میدان فصاحت مولانا عبد الکریم مخدوم الملت (غفر اللہ لہٗ) کی وفات پر وہ ان کہتے ہیں۔ وہ رونق مشن قادیانی تھے نفس ناطقہ تھے۔ اب ان کے جانے سے یہ کارخانہ سب اکھڑ جائے گا۔ مگر شاید انہیں معلوم نہیں۔ کہ یہ سلسلہ اس خدا کا سلسلہ ہے۔ جو حی و قیوم ہے۔ عجب نہیں۔ کہ اس قادر مطلق نے ۔۔۔ بنانے کے لئے ایسا کیا ہو۔ کہ دیکھو ہم اس سلسلہ کو ان کے بعد بھی دن دوگنی رات چوگنی ترقی دے سکتے ہیں۔ ایسی ایسی مصیبتوں سے مومنین کی آزمائش مقصود ہوتی ہے۔ دیکھو جب جنگ احد میں شکست ہوئی۔ تو خدا تعالیٰ نے اس کی کئی حکمتیں فرمائیں۔ (۱) منافقین نکل جائیں۔ تاکہ یہ سلسلہ پاک سلسلہ رہے۔ (۲) ان مومنوں کے ایمانوں کا امتحان ہو جائے (۳) لوگوں پر ظاہر ہو جائے کہ یہ مومنین ایسے راسخ العقیدہ ہیں۔ کہ باوجود ایسی مصیبتوں اور ناکامیوں کے پھر بھی میدان نہیں چھوڑتے۔ پس مومن کا کام تو یہ ہے۔ کہ جب اس پر کوئی مصیبت نازل ہو۔ تو سمجھے کہ خدا تعالیٰ کا کوئی خاص نشان ظاہر ہونے لگا ہے۔ جیسے زرگر سونے کو کچھ بنانے کے لئے (تاکسی محبوب کے زیب گلو ہو) آگ میں ڈالتا ہے۔ ایسے ہی جب مومن مصیبت میں پڑے تو سمجھے۔ خدا مجھے کچھ بنانے لگا ہے۔ اور اس سے بےعزتی اپنی تصور نہ کرے۔ کیا؟ (۱) یوسف علیہ السلام کے قید میں رہنے سے ان کی عزت میں فرق آ گیا (۲) امام حسین علیہ السلام میدان کربلا میں بے خانماں شہید ہوئے۔ تو انکی وجاہت میں فرق آیا۔ (۳) امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ قید کئے گئے تو اب انہیں کوئی نہیں مانتا؟ (۴) ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے طائف والوں نے کیا سلوک کیا۔ مگر باایں ہمہ اب سورکائنات کس معزز لقب سے یاد کئے جاتے ہیں۔ اللھم صل وسلم علی محمد و علی ال محمد۔ یہ آزمائشیں تو مومنین پر ضرور آتی ہیں۔ ابتلا الٰہی سے مراتب بلند ہوتے ہیں۔ حضرت موسیٰ کو خدا تعالیٰ فرماتا ہے وفتنٰك فتونا (ہم نے تجھے تو سب طرح بچا کر آزما لیا) ایسی ابراھیم علیہ السلام کی نسبت۔ اذا بتلٰی ابراھیم ربه بکلمات فاتمھن۔ (۲) تمام مومنوں کی نسبت فرمایا۔ احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا آمنا وھم لا یفتنون۔ پھر بطور پیش گوئی فرمایا۔ ولنبلونکم بشیئ من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات (ضرور ابتلا میں ڈالیں گے ان پانچ چیزوں سے۔ خوف (جنگ وغیرہ) بھوک۔ مالوں کا نقصان۔ جانوں کا نقصان۔ پیداوار کا نقصان) پس اے حضرات! ان باتوں سے نہیں گھبراتے۔ بلکہ ان ابتلاؤں کو خاص رحمت کی لپیٹ کا خیال کرتے ہیں۔ والسلام

خاکسار احمدی گجراتی از گولیکی ضلع گجرات

وہ قسمیہ اشتہار جو امرتسر میں دیا گیا تھا اور جس کی قسم کی پرواہ کسی مسلمان نے نہ کی

بسم اللہ الرحمن الرحیم **اعلان** نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

دیکھو! ہم ہر ایک مسلمان اور دوسرے مذاہب کے پیرو ؤں کو اللہ تعالیٰ کی قسم دیتے ہیں (جس کی قسم سے تجاوز کرنا سخت گناہ ہے) کہ کوئی صاحب ہماری تقریر کے پہلے یا درمیان میں یا بعد میں ہمارے مقابل مخالفانہ اعتراض یا سوال نہ کریں

عالی جناب حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود رئیس قادیان حسن اتفاق سے سفر دہلی سے واپس تشریف لاتے ہوئے لوگوں کی درخواست پر جو جماعت احمدیہ ہے۔ امرتسر قیام پذیر ہوئے ہیں اور آپ نے ہماری درخواست پر ایک پبلک وعظ کرنا منظور فرمایا ہے۔ چنانچہ آپ ۹ - نومبر ۱۹۰۵ء یوم جمعرات بوقت ۲ بجے صبح بمقام منڈوہ بابو گھنیا لال صاحب وکیل ایک عام لیکچر دیں گے اس لیکچر میں آپ اسلام کی خوبیوں اور اسکی سچائی پر زبردست عملی دلائل پیش کریں گے جو معمولی رنگ کے علاوہ اسلام زندہ مذہب اور انوار و برکات پر مشتمل ہوں گے۔ اور مسلمانوں کی حقیقی ترقی اور اسلام کی حقیقی ترقی کے وسائل کی مسلمانوں کو نصیحت کریں گے۔ نیز دعاوی پر بھی دلائل دیں گے۔ اسلام اور آنحضرت صلعم کے قرآن کریم کے کمالات کا بیان فرمائیں گے۔ پس جو ہمارے بھائی جماعت احمدیہ سے آپکی تشریف آوری اور اس لیکچر دینے سے بے خبر ہوں اور ایسا ہی دیگر صاحبان جو حضرت اقدس مرزا صاحب کے دعاوی کے متعلق دلچسپی رکھنے والے ہیں وہ وقت مقررہ پر تشریف لا کر فائدہ اٹھائیں اس امر کو بخوبی یاد رکھیں کہ چونکہ یہ جلسہ محض تبلیغ حق کی خاطر ہوگا اس سے کوئی غرض مباحثہ یا مناظرہ کی جلسہ منعقد کرنا نہیں ہے اس لئے کسی صاحب کو جلسہ کے اول یا درمیان یا آخر میں قطعاً بولنے کی اجازت نہیں ہے جو حسب اس غرض اور مقصد کو مد نظر نہ رکھ سکیں

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بدر نصرت کا محتاج ہے

آجکل بڑے بڑے شہروں میں جہاں ہر طرح کے سامان چھپائی لکھائی اور فروخت کے باسانی میسر آجاتے ہیں۔ ان میں اخبارات کی جو حالت ہے وہ ظاہر ہے شاید ہی کوئی اردو کا ایسا اخبار ہو جو صرف اخبار کی خریداری پر قائم ہو۔ ورنہ ہر ایک اخبار والا اپنا اخبار نویسی کے ساتھ اشتہارات۔ کتب فروشی۔ دوائی فروشی وغیرہ وغیرہ کاموں کے ذریعہ سے اپنا گذارہ چلا رہا ہے۔ پھر جب کہ شہروں میں دنیاداری کے [illegible] چلتے ہیں؟ حالانکہ دنیا کے خریدار سب دنیادار ہیں۔ تو ایک گاؤں میں ایک دینی اخبار کا کیا حال ہو سکتا ہے جو صرف دین کے لئے ہے جس کے طالب بہت ہی تھوڑے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جب سے اخبار بدر قائم ہوا ہے اس کی حالت ہمیشہ کمزور و نازک رہی ہے۔ کوئی دو چار دن [illegible] تو پھر بیس چالیس دن تنگی اور تکلیف کے۔ بعض لوگ خیال کرتے ہیں اور کہتے ہیں۔ کہ اخبار الحکم بھی تو قادیان سے ہی نکلتا ہے۔ اور خوب چلتا ہے۔ یہ سچ ہے کہ الحکم خوب چلتا ہے۔ ایسا کہ اب روزانہ ہونے کو ہے۔ خدا اسے قائم رکھے اور اس میں اور بھی ترقی دے۔ وہ روزانہ سے بھی بڑھ کر دن میں صبح و شام دو دفعہ نکلنا شروع ہو۔ لیکن ہمارے الحکم کی ترقی کے متعلق چار باتوں کو مدنظر رکھنا چاہئے

اول وہ کتنے سالوں سے جاری ہے۔ اپنی ابتدائی حالت میں بعض دفعہ اگر کسی مہینہ میں صرف ایک دفعہ ہی نکلتا تھا۔ تو بھی بیرونی احباب اس کو اس کی غنیمت جانتے تھے۔ چونکہ صرف ایک ہی اخبار تھا۔ اس کی کوئی بے قاعدگی دل کو بری نہ لگتی تھی۔ دوم۔ اس وقت ایک ہی اخبار ہونے کے سبب قوم نے اس کی اس قدر عزت کی کہ بعض نے سو سو روپیہ تک کی یکمشت یا سالیانہ امداد دی۔ اس کا چندہ بعض احباب نے دس دس روپیہ [illegible] دیا۔ الغرض ایک کثیر رقم کے ساتھ الحکم کی امداد کی گئی۔ اور [illegible] کی گئی۔ سوم۔ بعض بزرگان دین نے اپنی بیش قیمت تصنیفات اور زمانہ الحکم کو بلا اجرت [illegible] سے کارخانہ کو بڑی مدد ملی۔ چہارم۔ اور جیسا ان امداد [illegible] ابتدائی سالوں میں صاحب اخبار الحکم اخبار نویسی کے بعض دیگر کاروبار کرتے [illegible] اور جس طرح بھی ہو سکتا تھا۔ اخبار کو چلاتے تھے [illegible] الحکم [illegible] اخبار [illegible] قومی اخبار [illegible] قوم [illegible] یہ قسمت سبقت کی تو الحکم رہ گیا۔ اور نہ اس کا مالک اپنے دنیوی کاروبار سے ایسا فارغ اپنے آپ کو کر سکتا ہے۔ کہ اگر قادیان میں بیٹھ رہے اور جس طرح ہو سکے۔ اخبار چلائے۔ بلکہ اس کو ایڈیٹری اور مینیجری کے واسطے ایک پچاس روپے ماہوار کا ملازم رکھنا پڑا۔ حالانکہ بعض مہینوں میں اخبار کی کل آمد پچاس سے کچھ ہی زیادہ ہوتی ہے۔ نہ اس کے واسطے احباب کی طرف سے کوئی بڑے ڈونیشن اور یکمشت یا سالیانہ امداد حاصل ہوتی ہے۔ نہ اس کی قیمت اتنی بڑی ہے۔ کہ یہی تھوڑے خریداروں میں کافی ہو سکے۔ نہ اس کے کارخانہ کو کسی بیش قیمت تصانیف کے ساتھ امداد دی گئی ہے۔ الغرض ان تمام فوائد میں سے جو اخبار الحکم کے واسطے حاصل تھے۔ بدر کے واسطے کوئی بھی نہیں۔ اور بعض اب ہو ہی نہیں سکتے۔

باوجود اس کے میں اپنے تجربہ کے ساتھ عرض کرتا ہوں۔ کہ اگر خریداروں کی تعداد ۱۲۰۰ تک پہنچ جائے اور بعض ذی مقدرت دوست کچھ قدرے یکمشت یا سالیانہ امداد دیں۔ اور پروپرائٹر صاحب تجارتی اصول پر کچھ رقم یکمشت جمع کرا دیں۔ تو اخبار بدر موجودہ رفتار میں انشاء اللہ تعالیٰ ایک سال تک اپنا خرچ نکال سکتا ہے۔ اس وقت خریداری کی تعداد ۸۰۰ سے کچھ زیادہ ہے۔ اور اگر تمام خریدار اپنی اپنی جگہ تھوڑی تھوڑی کوشش کر کے ایک ایک دو دو خریدار بھی پیدا کر دیں۔ تو اخبار کے چل نکلنے میں کوئی بڑی دقت نہ ہوگی۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام چاہتے ہیں۔ کہ یہ اخبار بند نہ ہو۔ تا کہ سلسلہ کے اشاعت کے دو ذریعے قائم رہیں۔ اس واسطے میں اس تحریک کے ذریعہ سے جماعت احمدیہ کی خدمت میں دو باتیں عرض کرتا ہوں۔

۱۔ ذی مقدرت احباب اخبار بدر کے قیام کے واسطے اس وقت کچھ امداد یا چندہ عطا فرماویں۔

۲۔ نئے خریدار پیدا کئے جاویں۔

اور تیسری بات میں صاحب پروپرائیٹر کی خدمت میں عرض کرتا ہوں۔ کہ جب انہوں نے یہ قومی کام اپنے سر پر اٹھایا ہے۔ تو اس سے بے پرواہی نہ کریں۔ [illegible] طرح ہو سکے۔ ایک دفعہ اس کے واسطے ایک سال کا سرمایہ جمع کرا دیں۔

اس وقت ایسی مشکل ہے کہ ملازموں کو تین ماہ سے تنخواہ نہیں ملی۔ اخبار کی روانگی کے واسطے بعض دفعہ ٹکٹ نہیں ملتے۔ بس زیادہ کیا کہوں۔ اگر صاحب پروپرائٹر نے اور دیگر احباب نے [illegible] تو پرچہ جاری رہے گا۔ ورنہ مشکلات کا سامنا ہے۔

بالآخر میں خدا سے دعا کرتا ہوں۔ کہ جس طرح بدر کے میدان میں باوجود اذلہ ہونے کے۔ خدا کی نصرت مسلمانوں پر نازل ہوئی تھی۔ اسی طرح اس بدر پر ایسی تنگی کے وقت خدا کی نصرت نازل ہو۔ آمین ثم آمین۔

محمد صادق عفی اللہ عنہ۔ مینیجر۔

سواد یشی تحریک پر

حضرت مسیح موعود مہدی معہود علیہ الصلوۃ والسلام کی رائے

آجکل بنگالیوں کو بالخصوص اور ان کے دیکھا دیکھی ہندوستان کے دیگر علاقہ کے آریوں اور ہندوؤں کو بالعموم یہ جوش پیدا ہو رہا ہے۔ کہ یورپ کی اشیاء کو قطعاً حرام کر کے صرف ہندوستانی ساخت کی اشیاء کا استعمال کریں۔ لدھیانہ میں ایک ہندو صاحب حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور انہوں نے بھی ذکر چھیڑا۔ کہ ہمارا ملک بہت غریب ہو گیا ہے۔ ان کے افلاس کو دور کرنے کی کوشش آپ کریں اور سواد یشی کے متعلق آپ تائید اور تحریک کریں۔ اس کے جواب میں حضرت اقدس نے فرمایا۔ غربت اور افلاس اس ملک کے ساتھ خاص نہیں۔ ہر جگہ غریب لوگ ہی ہوتے ہیں۔ ہم سنتے ہیں۔ کہ ولایت کے بعض شہروں میں جو بڑے امیر شہر سمجھے جاتے ہیں۔ کئی لوگ فاقہ کشی سے مر جاتے ہیں۔ لیکن ہمارے ملک میں کبھی ایسا سننے میں نہیں آیا کہ کوئی شخص بھوک سے فوت ہو گیا ہو۔ اور سواد یشی کے متعلق یہ ہے کہ اپنے وطن کی چیز کا استعمال بے شک عمدہ بات ہے۔ خود گورنمنٹ بھی اس کو پسند کرتی ہے۔ کہ تمام ضروری اشیاء کی ساخت کا ہنر ہندوستانی سیکھیں۔ اور حرفت اور تجارت میں ترقی کریں۔ لیکن موجودہ تحریک سواد یشی اپنے اندر ایک بغاوت کی خفیہ ملونی رکھتی ہے۔ اور دراصل اس تحریک کی ابتداء ملکی اشیاء کی ہمدردی سے نہیں ہے۔ بلکہ تقسیم بنگالہ پر بنگالیوں کی ناراضگی اس کی جڑ ہے۔ اس واسطے یہ امر منحوس معلوم ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں ملک کے تمام حرفے مدت سے موقوف ہو چکے ہیں۔ ان کو پھر جب تک بحال نہ کیا جائے۔ تب تک ایسی تحریکیں بجائے فائدہ کے نقصان کا موجب ہوں گی۔ غرض موجودہ تحریک سواد یشی کسی نیک نیتی پر مبنی نہ ہونے کے سبب قابل ہمدردی اور شمولیت نہیں ہے۔ قادیان کے بعض آریہ بھی حضرت کی خدمت میں اس غرض سے آئے تھے کہ آریہ لوگ قادیان میں ایک جلسہ سواد یشی کریں گے۔ آپ کی جماعت اس میں شامل ہو۔ حضرت نے بوجوہات مذکورہ بالا اس امر کو پسند نہیں فرمایا۔ کہ اپنی جماعت کا کوئی آدمی ان میں شامل ہو

مندرجہ ذیل کتب دفتر بدر سے طلب فرمائیں

تفسیر القرآن۔ مصنفہ ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب۔
تفسیر سورۃ جمعہ۔ مصنفہ حضرۃ مولانا مولوی نورالدین صاحب۔ ۴ر
اعجاز احمدی۔ مصنفہ محمد اسماعیل صاحب دہلوی۔ ۱ر
تحذیر المومنین۔ مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب۔ ۲ر
انفاع الناس۔ " " " " ۳ر
سواء السبیل۔ " " " " ۱ر
کشف الالتباس۔ " " " " ۱ر
ایقاظ النائمین۔ " " " " ۲ر
موعظہ حسنہ۔ " " " " ۳ر
صیانۃ الناس۔ " " " " ۱ر
سراج الصادقین۔ " " " " ۱ر
الفرقان۔ " " " " ۲ر
قول الصحیح۔ پنجابی نظم۔ مصنفہ ہدایت اللہ صاحب شاعر ۱ر
عاقبۃ المکذبین۔ مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب ۱ر
مجموعہ ازالۃ الوسواس حصہ اول و دوم۔ سواء السبیل حصہ اول
مصنفہ حضرت مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی ۳ر
المکتوم۔ مصنفہ محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی ۵ر
رویائے صالحہ۔ " " " " ۳ر
شہادت آسمانی حصہ اول و دوم۔ " " ۱ر
وفات مسیح پنجابی نظم۔ مصنفہ مولوی محمد علی صاحب سیالکوٹی ۲ر
السامی دعا۔ رب کل شئ خادمک۔ رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی۔ ۱ر
پنجابی کاسن۔ مستورات کے لہجہ پر
نظم۔ برائے مستورات ۱ر
سلاسل الفضائل۔ یہ رسالہ عربی میں ہے اور اردو میں ترجمہ کیا گیا ہے ۲ر
سیرۃ النبی۔ عربی مترجم اردو ۱ر
تحفۃ الشائقین۔ پانچ رسالے منظوم بزبان پنجابی حضرۃ اقدس کی مدح میں ۱ر
سلاسل الفضائل۔ یہ رسالہ عربی زبان سیکھنے کے لیے ۱ر
کلمۃ الفصل۔ عربی معہ قصیدہ عربی مترجم حضرۃ اقدس کی بعثت کے بیان میں ۱ر
رسالہ فدک۔ شیعوں کے رد میں ۱ر
ابناء الغیب۔ مولانا عبداللطیف شہید اکبر کی نسبت ایک پیشگوئی
حضرت اقدس شاتان تذبحان کی شرح ۳ر
مجموعہ دعا ۲ر
تعلیم القرآن ۱ر
اسم اعظم ۱ر
لیکچر سیالکوٹ حضرت اقدس ۱ر
کرشن اوتار۔ ہندی نظم ۱ر

مسیح کی آمد ثانی ۲ر
کاسر احمدی ۱ر
غلام احمد۔ قادیانی ۱۸۹۱ء سے ۱۹۰۵ء تک مبارک ایام میں تمام
خطبہ الہامیہ و تریاق القلوب کا فارسی قصیدہ اور
فتویٰ مخالفت جو ایک کتابچہ شعر لکھے گئے ہیں۔ ۲ر
عدم نجات مذہب پولوس۔ مصنفہ شیخ الٰہ دین سیکرٹری انجمن حمایت اسلام ۱ر
مباحثہ مابین شیخ الٰہ دین صاحب سیکرٹری انجمن مذکور اور پادری
احمد مسیح صاحب واعظ پی سی مشن کیمبرج وہلی۔ قیمت ۴ر
لیکچر لاہور۔ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام ۲ر

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ربع کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲ر لیکن ۱ روپیہ سے کم اجرت کا اشتہار نہیں لیا جاوے گا۔ ضمیمہ بحساب ۵ر فی سینکڑہ اخبار کے ساتھ تقسیم کیا جاوے گا۔ ضمیمہ بھیجنے کے لئے نمونہ ارسال کرکے بذریعہ خط وکتابت فیصلہ کرلیں۔ ایڈیٹر کو اختیار ہے کہ کسی اشتہار کے لینے سے انکار کردے۔ اجرت اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہیئے مستقل اشتہار دینے والوں کو اخبار مفت بھیجا جائے گا بشرطیکہ ان کے اشتہار کی اجرت سالانہ [illegible] روپیہ سے کم نہ ہو۔ جن کے اشتہار کی اجرت [illegible] روپیہ سالانہ ہوگی۔ انکو اخبار مفت۔ لیکن محصولڈاک انہیں دینا پڑیگا

غریب کی کون سنتا ہے

جماعت کے بعض غریب دوست جو خریداری اخبار کی توفیق نہیں رکھتے مگر اس کے پڑھنے کے خواہشمند ہیں۔ درخواست رکھتے ہیں کہ کوئی ذی استطاعت صاحب اس معاملہ میں انکی مدد کرے ایسا ہی بعض لوگ یا انجمنیں یا کتب خانے ہر علم میں ایسے ہیں کہ اگر وہاں بدر بھیجا جاوے۔ تو امید ہے کہ دینی فائدہ حاصل ہو۔ کیا ناظرین اس کار خیر میں حصہ لینے کی سعی کرسکتے ہیں؟

عمدہ مضبوط خراس وبیلنہ آہنی مستریان مولابخش وغلام حسین مالکان کارخانہ خراس وبیلنہ بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب سے طلب کریں۔

نہایت ہی مفید اور ضروری کتابیں مؤلفہ ڈاکٹر محمد عبدالحکیم خان صاحب ایم۔ بی

(۱) تفسیر القرآن بالقرآن۔ جس میں تمام اخلاقی اور روحانی مسائل کی آفسیر قرآن مجید سے تصص کی تشریح احادیث صحیحہ اور توریت وانجیل مروجہ سے پیشگوئیوں کا اثبات واقعات وتواریخ معتبرہ سے علمی نکات کا بیان علوم جدیدہ محققہ سے کیا گیا ہے تمام باطل قصوں کو چھوڑ دیا گیا اور تمام اعتراضوں کا رد محققانہ طور پر کیا گیا ہے۔ حضرت مسیح الزمان علیہ السلام کے الفاظ اس تفسیر کی نسبت یہ ہیں۔ نہایت عمدہ ہے شیرین بیان ہے نکات قرآنی خوب بیان کئے ہیں دل سے نکلی اور دلوں پر اثر کرنیوالی ہے قیمت بلاجلد [illegible] مجلد [illegible] (۲) حمایل التفسیر یعنی تفسیر القرآن بالقرآن حمایل کی۔ جس میں تمام ترجمہ [illegible] وہی ہیں طبع ثانی کی وجہ سے بہت سے نوٹ اور نکات زیادہ کئے گئے ہیں قیمت بلاجلد [illegible] مجلد [illegible] (۳) تفسیر القرآن بالقرآن انگریزی۔ طبع ثالث کی وجہ سے اصل تفسیر القرآن بالقرآن کی نسبت بعض نوٹ اور نکات زیادہ ہیں۔ قیمت مجلد [illegible] (۴) تذکرۃ القرآن۔ بابت ۱۸۹۹ء و ۱۹۰۱ء۔ قرآنی مضامین پر مبسوط بحث۔ قیمت فی سال مجلد [illegible]۔ (۵) تفسیر سورہ فاتحہ وپارہ الم۔ قیمت [illegible] (۶) تفسیر پارہ عم قیمت [illegible] (۷) مفتاح القرآن۔ صرف ونحو کا عجیب وغریب رسالہ ہے جس کو معمولی اردو دان ایک مہینہ میں یاد کرکے قرآن مجید بامعنی پڑھ سکتا ہے چھوٹے بچے چار پانچ مہینہ میں یاد کرکے قرآن مجید بامعنی پڑھ سکتے ہیں قیمت [illegible] (۸) مفتاح العرب اس کے ذریعہ سے معمولی اردو خوان عربی صرف ونحو پر دو مہینہ میں حاوی اور مشاق ہوسکتا ہے۔ قیمت [illegible] (۹) جامع العلوم یعنی میڈیکل سائیکلوپیڈیا اردو یہ حقیقت میں علم ڈاکٹری وطب کا پورا کتب خانہ ہے جس میں (۱) علم الادویہ (۲) اقسام الادویہ لطافت کے جسمانی (۳) علم دواسازی (۴) علم تشریح الامراض (۵) علم طب (۶) علم امراض النسوان (۷) علم امراض الصبیان (۸) جنرل سرجری یعنی جراحی عامہ (۹) آئی سرجری یعنی جراحی چشم (۱۰) مائنر سرجری یعنی جراحی خفیفہ (۱۱) علم قابلہ (۱۲) علم تشریح (۱۳) علم اسرار الاعضاء (۱۴) علم حفظ صحت (۱۵) پریکٹیکل کیمسٹری (۱۶) الطب متعلقہ عدالت (۱۷) علم سمیات پر کامل بحث ہے کل قیمت [illegible] مجلد [illegible] محصولڈاک علاوہ (۱۰) میڈیکل سائیکلوپیڈیا انگریزی تیسرا طبع ہے قیمت [illegible] مجلد [illegible] (۱۱) مفید عام۔ علم طب انگریزی کی کامل لغت ہے طبع ثانی میں مرض کیساتھ اس کی علامات تشخیص اسباب تشریح اور علاج کامل طور پر درج کردیگئی ہے پہلی کی نسبت مضمون قریباً دو چند ہوگیا ہے قیمت [illegible] (۱۲) تشخیص الامراض اس میں تمام امراض طبی وجراحی کی تشخیص وتشریح بہ ترتیب لغت مفصل درج ہے قیمت [illegible] (۱۳) رسالہ اعضائے مخصوصہ۔ اس میں اعضائے مخصوصہ کے متعلق تمام بیماریوں اور کمزوریوں کا علاج اور تمام ادویہ کا ذکر کامل طور پر درج ہے۔ قیمت [illegible] (۱۴) مفید النساء والصبیان۔ اسمیں ان تمام دکھوں کا علاج ہے جو ترچہ اور بچے کو پیش آتی یا یا دائی انہیں کے ہاتھ سے اٹھانے پڑتے ہیں قیمت [illegible] (۱۵) الذکر الحکیم نمبر ۱ اس میں خوابوں کی سچی فلاسفی اور امام الوقت کا ذکر ہے قیمت [illegible] (۱۶) الذکر الحکیم نمبر ۲۔ یہ سورۃ فاتحہ کی مبسوط تفسیر ہے۔ قیمت [illegible]

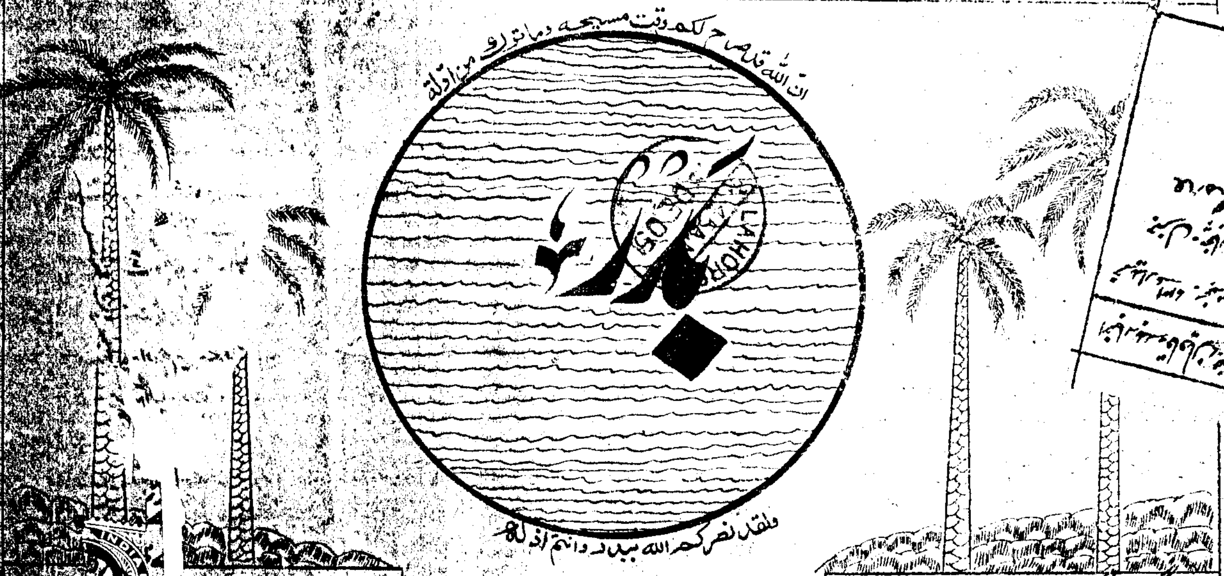
یہ کتب پتہ ذیل پر مل سکتی ہیں

فتح محمد خان مہتمم مطبع عزیزی مقام تراوڑی ضلع کرنال

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پرنٹر کے لئے چھاپا گیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

دنیا میں ایک نذیر آیا ۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا ۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دے گا



چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی	بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸	دوا بینی شفا بینی ...
سلسلۃ الجدید جلد ۱ نمبر ۳۸	شوال ۱۳۲۳ھ علے صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۵ دسمبر ۱۹۰۵ء عیسوی	سلسلۃ القدیم ...
ای جہان منتظر خوش باش کامد دلستان	ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ	آن مسیح موعود احمد مہدی ...

قیمت سالانہ

والیان ریاست	۲۵
معاونین	عنلعہ
بر ضلئے	۵
خود	۳

عام قیمت

	قیمت پیشگی	مابعد
سالانہ	۳	۳/۸
شش ماہی	۲	۲/۸
سہ ماہی	۱/۲	۱/۴
یک ماہ		۶
فی پرچہ	۱	۲

نمونہ کا پرچہ ایک آنہ کا ٹکٹ آنے پر بھیجا جائیگا پیشگی قیمت درخواست کیساتھ بذریعہ منی آرڈر یا پہلا پرچہ بذریعہ وی پی وصول ہونی چاہیئے باقی صورتوں میں قیمت مابعد کے حساب سے محسوب ہوگی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را بروشد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک وز خبرہائے معاد
ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آن مورد لعن خداست
معجزات انبیاء سابقین
آنچہ قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
...
...

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا ...

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الکریم

خدا کی تازہ وحی

۱۳۔ دسمبر ۱۹۰۵ء ۔ ۱۔ کَبُرَتْ فِتْنَۃٌ

۱۴۔ دسمبر ۱۹۰۵ء ۔ ۱۔ جاءَ وَقْتُكَ ۔ وَنُبْقِي لَكَ الْآيَاتِ بَاهِرَاتٍ

۲۔ قَرُبَ وَقْتُكَ وَنُبْقِي لَكَ الْآيَاتِ بَيِّنَاتٍ

ترجمہ:۔ ۱۔ فتنہ بڑا ہو گیا۔

۱۔ تیرا وقت آ گیا۔ اور ہم تیرے واسطے روشن نشان باقی رکھیں گے

۲۔ تیرا وقت قریب آ گیا۔ اور ہم تیرے واسطے کھلے نشان باقی رکھیں گے۔

فرمایا:۔ الہامات میں الفاظ باہرات بینات صفت کے طور پر نہیں بلکہ حال کے طور پر آئے ہیں اور دوام کا فائدہ دیتے ہیں جس سے ظاہر ہے کہ چمکتے ہوئے اور کھلے نشان اس سلسلہ کی صداقت کے واسطے ہمیشہ قائم رہیں گے۔ یہ خدا تعالیٰ کے لطف عنایات اور احسان کا ایک بڑا نمونہ ہے۔ اور اس میں بڑی خوشی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے الفاظ شوکت کے ساتھ تسلی دیتے ہیں۔ کہ تم تردو نہ کرو۔ اس سلسلہ کے قیام کے اصل مقصد کو ہم پورا کر دیں گے۔ ہم نہیں کہہ سکتے۔ کہ وہ باہرات اور بینات کیا ہیں۔ مگر ایک بڑے شکر اور سجدہ کا مقام ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ایسی ایک عظیم الشان بشارت نازل فرمائی۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس سلسلہ کی تائید میں ایسے کام کریگا۔ جن سے بہت تبدیلی ہوگی۔ اور دنیا پر ایک عظیم اثر پڑے گا۔

ایک پرانا الہام حضرت صاحب نے دوبارہ سنایا اور وہ اس طرح سے ہے۔

بہت سے حادثات اور عجائبات کاموں کے بعد تیرا حادثہ ہوگا۔

القول الطیب

۱۴۔ دسمبر ۱۹۰۵ء ۔ دو آدمیوں نے بیعت کی۔ ایک نے سوال کیا کہ غیر احمدی کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں۔ فرمایا وہ لوگ ہم کو کافر کہتے ہیں۔ اگر ہم کافر نہیں ہیں تو وہ کفر لوٹ کر ان پر پڑتا ہے۔ مسلمان کو کافر کہنے والا خود کافر ہے۔ اس واسطے ایسے لوگوں کے پیچھے نماز جائز نہیں۔ پھر ان کے درمیان جو لوگ خاموش ہیں۔ وہ بھی انہیں میں شامل ہیں۔ ان کے پیچھے بھی نماز جائز نہیں کیونکہ وہ اپنے دل کے اندر کوئی مذہب مخالفانہ رکھتے ہیں۔ جو ہمارے ساتھ بظاہر شامل نہیں ہوتے۔

قادیان میں سکھاشاہی

ہم نے مانا کہ تغافل نہ کرو گے لیکن
خاک ہو جائیں گے ہم تم کو خبر ہوتے تک

چونکہ اعلیٰ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی جماعت کو نرمی۔ درگذر اور شر کا مقابلہ نہ کرنے کی تعلیم دیتے ہیں۔ اس لئے اکثر ناعاقبت اندیش اس بات سے فائدہ اٹھا کر اس غریب جماعت کو عموماً ہر جگہ دکھ دیتے ہیں۔ آئے دن الحکم کے ذریعہ کسی نہ کسی مقام کی جماعت یا احمدیوں پر مظالم کے حالات لکھے جاتے ہیں لیکن آج عرصہ کے بعد آپ بیتی یعنی خاص قادیان کے حالات لکھے جاتے ہیں اور یہ حالات اب نہایت خطرناک حالت اختیار کرتے جاتے ہیں۔ قادیان کے سکھوں کی جماعت نے بارہا ہماری جماعت پر حملہ کیا ہے اور یہ تو ایک معمولی بات ہو گئی ہے کہ وہ ہمارے مزدوروں سے کسیاں اور ٹوکریاں چھین کر لے گئے ہیں جبکہ وہ ہمارے کام پر لگے ہوئے تھے بلکہ یہ کہنے میں مبالغہ نہیں کہ یہاں کے سکھ زمیندار ایک عرصہ سے ٹوکریوں اور کسیوں کے خرید سے بے فکر ہو چکے ہیں۔ انہیں جب ضرورت ہوتی ہے وہ حملہ کر کے چھین لے جاتے ہیں۔ اور ہم خاموشی کے ساتھ ان کی ان حرکات کو دیکھا کرتے ہیں لیکن اب صبر کی حد ہو چکی۔ زیادہ انتظار کرنے کی طاقت ہم میں نہیں رہی۔ اس لئے ہم متواتر ان کے مظالم مقامی اور ذمہ وار حکام کو سنائیں گے۔ اور اپنے درد کی دوا انہیں سے چاہیں گے۔

اب تازہ واقعہ ۱۴۔ دسمبر ۱۹۰۵ء کی صبح کا ہے۔ کہ بہت سے سکھوں کا ایک گروہ میاں احمد نور پر بلوہ کر کے آ پڑا۔ اور اس غریب کو سخت مارا۔ وہ کسی طرح ان کے قبضہ سے نکل کر بھاگا۔ اور بھاگ کر اس نے اپنے مکان میں گھس کر پناہ لی۔ تو یہ سکھاشاہی کرنے والے دلیر اور بہادر اس کے دروازے پر پہنچے۔ دروازے کو توڑنے کی کوشش کی۔ اور سخت گالیاں دے رہے تھے کوئی اندر اینٹیں پھینکتا تھا۔ کوئی کچھ۔ بڑی تشویش ہوئی۔ آخر مرزا نظام الدین صاحب نمبردار اور نظام دفعدار قادیان کو اطلاع دی گئی۔ وہ سنتے ہی موقعہ واردات پر پہنچے۔ اور انہوں نے اگرچہ نہایت عقلمندی کے ساتھ اس حملہ آور گروہ کو منتشر کیا لیکن یہ لوگ بہت بڑے جوش میں ڈانگوں اور لاٹھیوں سے مسلح تھے۔ کہ بس مار دھاڑ خون بہا دو۔ اس واقعہ کی اطلاع تھانہ میں مظلوم احمد نور نے جا کر دی جس پر منشی سندھی خان صاحب ہیڈ کنسٹبل تفتیش کے لئے مامور ہو کر اسی روز شام کو آئے اور انھوں نے نہایت سلامت روی کے ساتھ جیسا کہ ان کی عادت میں ہے۔ موقعہ واردات کو دیکھا۔ اور سب کے بیانات لئے اور ۶ اکس کو ملزم قرار دیکر واسطے تاریخ کے لئے مقدمہ چالان کرتے کے واسطے مقرر کی۔ یہ تو معمولی بات ہے۔

اس امر سے ان لوگوں کے جوش کا پارہ اور بھی چڑھ گیا ہے۔ اور مجھے معلوم ہوا ہے۔ کہ اس فساد کی تہ میں یہاں کے بعض اور لوگ ہیں جنکی بابت غالباً بعض لوگ گذشتہ واقعات اور کاغذات سے مدد دے سکیں گے کہ انہوں نے کبھی ہماری مخالفت میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہیں کیا جس کے متعلق مقامی ذمہ وار حکام یقیناً بے خبر نہ ہونگے۔ قادیان کے بے طرفدار ہمارے مخالف بھی ایسی شہادت دے سکتے ہیں کہ یہ لوگ ہم پر کئی مرتبہ حملے کر چکے ہیں۔ ایسی سکھاشاہی سرکار انگریزی کے راج میں سخت اندھیر ہے۔ اور اگر اس کا تدارک نہ کیا گیا۔ تو ہماری جان۔ مال اور آبرو سخت اندیشہ اور خطرہ میں ہے۔ اور اس امر میں ایڈیٹر الحکم کو محض اس وجہ سے کہ وہ ایسے معاملات میں قلم سے کام لیتا رہتا ہے۔ خصوصاً نشانہ بنایا گیا ہے۔ جس کے لئے میں اپنے ضلع کے ذمہ وار حکام کو خصوصاً توجہ دلاتا ہوں اور آئندہ خاص طور پر متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔ جن لوگوں کا یہ مجمع خلاف قانون ہو رہا ہے۔ اور جو سازشیں اور منصوبے ہمارے خلاف کئے جا رہے ہیں۔ اور اس کی تہ میں جو امر ہے۔ اس کا راز بھی عنقریب افشا کر دیا جاوے گا۔

خدا کی تازہ وحی

۱۶۔ دسمبر ۱۹۰۵ء ۔ قَالَ رَبُّكَ إِنَّهُ نَازِلٌ مِنَ السَّمَاءِ مَا يُرْضِيكَ ۔ رَحْمَةً مِنَّا وَكَانَ أَمْرًا مَقْضِيًّا ۔ قَرُبَ مَا تُوعَدُونَ
۲۔ أَمْرٌ نَافِذًا

ترجمہ۔ کہا تیرے رب نے۔ تحقیق وہ نازل کرنے والا ہے آسمان سے وہ امر جس سے تو خوش ہو جائے گا۔ یہ رحمت ہے ہماری طرف سے۔ اور یہی ابتداء سے مقدر اور فیصلہ شدہ امر ہے۔ قریب ہے وہ شے جس کا تم وعدہ دئے گئے ہو۔ میں نے یہ حکم نافذ کر دیا ہے۔ یعنی اٹل ہے۔

قیمت پیشگی

تجربے سے معلوم ہوا ہے کہ بغیر پیشگی قیمت کے وصول ہونے کے اخبار کو جاری رکھنا ایک بڑے سرمایہ کو چاہتا ہے۔ جو بدر کو اسوقت میسر نہیں اس واسطے خریداروں کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ جب تک اخبار اپنے فنڈ سے چلنے کے قابل نہیں ہوتا سب صاحبان قیمت پیشگی سے اس کی امداد کیا کریں۔ اگر یہ قاعدہ عام بنایا جائے۔ تب تو سہولت کے ساتھ اخبار کے باقاعدہ چلنے کے سامان مہیا ہو سکتے ہیں۔ ورنہ بہت مشکل پیش آتی ہے لہذا ۱۹۰۶ء کی قیمتیں وصول کرنے کیواسطے آئندہ سال کا پہلا یا دوسرا پرچہ سب صاحبان کی خدمت میں بذریعہ وی پی ارسال ہوگا امید ہے کہ وصول کر کے مشکور فرمائیں گے

فصل دین

حضرت مولوی نورالدین صاحب کے ایک شاگرد نے رخصت کے وقت آپ سے بعض علوم کی کتب اور نصیحت کے متعلق سوال کیا مولوی صاحب نے اس کے جواب کا غذ لکھ دیا اگرچہ وہ اس کی استعداد کے متعلق خاص ہے تاہم اس کا شائع کرنا عام فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔ سائل کا نام ہی اس مضمون کیواسطے مبارک سرخی ہے۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

۱۔ ادعیہ ہیں۔ الحمد۔ معوذتین۔ استغفار۔ لاحول۔ ربنا آتنا الخ اور درود شریف ہیں۔

۲۔ ترجمہ قرآن۔ شاہ ولی اللہ شاہ رفیع الدین۔

۳۔ تصوف۔ فتوح الغیب۔ عوارف۔

۴۔ زمانہ نبوی کے لئے۔ زاد المعاد۔

۵۔ خلافت کے لئے اشہر المشاہیر۔ الفاروق شبلی۔

۶۔ بزرگان اُمت کے عالمار۔ امام ابوحنیفہ۔ امام مالک۔ امام شافعی امام احمد۔ امام بخاری۔ شیخ ابن تیمیہ۔ شیخ ابن قیم ولی اللہ ہیں۔ اور اولیاء میں فضیل عیاض۔ ابوالحسن۔ جنید۔ سید عبد القادر مورخ ابن خلدون ابن جریر طبری۔ ذہبی۔ ابن ہشام ہیں۔

۷۔ خیر القرون کے لئے تذکرہ حافظ ذہبی۔ اور تصنیف امام محمد شیبانی ہیں۔

۸۔ ایام العرب

موعظتہ مودع

۱۔ استغفار۔ لاحول۔ الحمد۔ درود۔ اور دعائیں بہت کیا کرو افضل الذکر لا الہ الا اللہ ہے۔ اور توحید اس کا منشا ہے صواب توحید میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کے صحابہ میں السابقون الاولون من المہاجرین والانصار کی اتباع ہے۔ اور بس

۲۔ اطاعت واتباع امام لابد ہے۔ اور اس کی تعلیم سردست کشتی نوح میں موجود ہے۔ اصل ذریعہ دعا۔ اور اگر کسی سے محبت کرو۔ تو للہ کرو۔ اور اگر کسی سے بغض کرو۔ تو صرف محدود اور للہ ہو۔ دوام تعلق کے لئے اہدنا الصراط والی دعا ہے والدہ۔ بی بی۔ اخوان۔ اور اقارب سے اصلاح اور اعرف معاشرت کرتے رہو۔ صدقہ وخیرات میں چندہ لواہب الحق میں ہوشیار رہو۔ اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر میں چست رہو۔ نورالدین۔ ۳۰۔ نومبر ۱۹۰۵ء۔ قادیان

ریویو

دبدبہ آصفی۔ یہ ایک اخلاقی علمی تاریخی مضامین کا ماہوار رسالہ ہے۔ جو محبوب پریس علاقہ بنشکاری حیدرآباد دکن سے شائع ہوتا ہے۔ اس میں مشرقی اور مغربی علوم کے متعلق مختصر مفید اور دلچسپ مضامین درج ہیں اور ان کے علاوہ غزلیں ریویو اور مختلف اشتہارات بھی درج ہوتے ہیں۔ عام قیمت سالیانہ مبلغ للعہ ہے۔

محبوب الکلام ۔ یہ ایک ماہوار رسالہ ہے اور مذکورہ بالا مطبع سے شائع ہوتا ہے۔ اس کے ایڈیٹر سر مہاراجہ بہادر ہیں۔ جو سرکار نظام دکن کے وزیر اور شاگرد ہیں۔ اس میں مختلف شعرار کی تازہ تظمین اور اشعار ماہ بماہ درج ہوا کرتے ہیں۔ قیمت مبلغ ؏ سالیانہ ہے۔

کارخانہ سیاہی ۔ الہ آباد کے کارخانہ سیاہی بنام دی امپیریل کیمیکل اینڈ منیو فیکٹری نے ہمارے پاس انگریزی بلیو بلیک کی دو چھوٹی شیشیاں برائے ریویو ارسال کی ہیں۔ ہم خوشی تصدیق کرتے ہیں کہ یہ سیاہی لکھنے میں صاف اور روشن ہے۔ اور فونٹین پن ہی لکھنے کا کام بخوبی دیتی ہے۔ ولایت سے منگوانے کی بجائے ان کا استعمال کرنا سستا پڑیگا۔ اور کام اتنا ہی بلکہ بعض سے اچھا۔

تاج ونشان ۔ یہ ایک سو صفحہ کی کتاب ہے جس میں مصنف نے نہائت محنت کے ساتھ قدیم اور جدید شاہی تاجوں اور پگڑیوں اور ٹوپیوں کے نقشہ جات بہم پہنچا کر صفائی سے چھپوائے ہیں۔ اس کتاب کے مؤلف جناب محمد رفیع اللہ صاحب رضوی عالی سابق ایڈیٹر ابن گزٹ ہیں اور کتاب صاحب مذکور سے مطبع سرکاری ریاست بھوپال میں مل سکتی ہے۔

رسید زر

۴۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء۔ مولوی صفدر حسین صاحب ورنگل
۴۔ ″ ″ ۔ فضل الدین صاحب چلہ
۴۔ ″ ″ ۔ شیخ احمد صاحب جیسکے
۴۔ ″ ″ ۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب
۴۔ ″ ″ ۔ مرزا نیاز بیگ صاحب
۶۔ ″ ″ ۔ محمد شفیع صاحب سوداگر لودیانہ
۶۔ ″ ″ ۔ ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب راولپنڈی
۹۔ ″ ″ ۔ مرزا رحم علی صاحب رسول
۹۔ ″ ″ ۔ منشی محمد حیات صاحب سکھر
۱۰۔ ″ ″ ۔ عبد اللہ درزی۔ جھنڈو شاہی
۱۱۔ ″ ″ ۔ منصب علی خان صاحب قادیان
۱۱۔ ″ ″ ۔ ماسٹر عبد الحق صاحب۔ قادیان
۱۲۔ ″ ″ ۔ غلام رسول صاحب سٹیشن ماسٹر کراچی
۱۲۔ ″ ″ ۔ ماسٹر محمد سعید صاحب کوہاٹ
۱۲۔ ″ ″ ۔ عبد الحکیم خان صاحب جگادھری
۱۶۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء۔ شیخ عنایت اللہ صاحب افسر پرلیس لائن مظفرگڑھ
۱۶۔ ″ ″ ۔ محمد یوسف صاحب عرائض نویس مردان
۱۶۔ ″ ″ ۔ شیخ خدا بخش صاحب منصف درجہ اول مردان
۱۶۔ ″ ″ ۔ مستری امام الدین صاحب قادیان
۱۶۔ ″ ″ ۔ گلاب الدین صاحب رسل محل رہتاس
۱۶۔ ″ ″ ۔ طالع مند صاحب سفید پوش راولپنڈی
۱۸۔ ″ ″ ۔ مستری محمد علی خان صاحب۔ شاہجہان پور
۱۸۔ ″ ″ ۔ غلام محمد صاحب مدرس مڈل اسکول راجپوتہ
۲۰۔ ″ ″ ۔ مینجر کمرشل سائیکل مارٹ لاہور
۲۰۔ ″ ″ ۔ ایس۔ ایم۔ یوسف۔ انبالہ
۲۱۔ ″ ″ ۔ حیات محمد صاحب گلہاران
۲۱۔ ″ ″ ۔ علی محمد صاحب نجیب آباد
۲۱۔ ″ ″ ۔ سلطان احمد صاحب قاضی کوٹ
۲۱۔ ″ ″ ۔ غلام مصطفے صاحب لاہور
۲۱۔ ″ ″ ۔ نواب خان صاحب۔ جہلم
۲۳۔ ″ ″ ۔ احمد شیر خان صاحب تھانہ مٹو
۲۳۔ ″ ″ ۔ سید محمد صاحب جبنا نوالی
۲۴۔ ″ ″ ۔ محمد میر حسن صاحب آگرہ
۲۳۔ ″ ″ ۔ احمد شاہ صاحب مترجم جالندھر
۲۴۔ ″ ″ ۔ محمد عمر حیات صاحب پھلور
۲۴۔ ″ ″ ۔ رکن الدین صاحب۔ ہیرو کے
۲۴۔ ″ ″ ۔ مردان علی صاحب۔ حیدرآباد دکن
۲۶۔ ″ ″ ۔ عبد اللہ بیگ صاحب سیالکوٹ
۲۶۔ ″ ″ ۔ خادم علی صاحب پسرور
۲۹۔ ″ ″ ۔ امام الدین صاحب کریم
۳۰۔ ″ ″ ۔ اللہ داد صاحب قوم گوجر معرفت حکیم محمد قاسم صاحب
۴۔ نومبر ۱۹۰۵ء۔ عبد الحکیم صاحب اسسٹنٹ ماسٹر کالیکے
۴۔ ″ ″ ۔ محمد عبد العزیز صاحب رعگور
۵۔ ″ ″ ۔ غلام رسول صاحب طالب علم گرگی
۶۔ ″ ″ ۔ محمد حسین صاحب۔ پٹیالہ
۷۔ ″ ″ ۔ صوفی عبد الرحمان صاحب مالیر کوٹلہ
۷۔ ″ ″ ۔ مولوی امام علی خان صاحب بسی
۸۔ ″ ″ ۔ عبد الواحد صاحب تالکوٹ
۱۱۔ ″ ″ ۔ فیروز علی صاحب رستہ
۱۱۔ ″ ″ ۔ محمد نواب خان صاحب تحصیلدار گوجرانوالہ
۱۴۔ ″ ″ ۔ نامعلوم الاسم براہ بمبئی
۱۵۔ ″ ″ ۔ سید جلال صاحب
۱۵۔ ″ ″ ۔ وزیر علی صاحب مولین
۲۰۔ ″ ″ ۔ میاں عبد الرشید صاحب مالک
۲۰۔ ″ ″ ۔ حاجی عبد الرحمان صاحب
۲۰۔ ″ ″ ۔ میاں عبد السلام صاحب ایجنٹ

پردہ

مولوی فضل الٰہی صاحب احمد آباد ضلع جہلم نے تحریر فرمایا ہے حضرت مولوی نورالدین صاحب سے سوال مندرجہ ذیل کا جواب دریافت کر کے بذریعہ اخبار بدر شائع کیا جائے۔ تاکہ دیگر ناظرین اخبار بدر کو بھی فائدہ پہونچ جائے۔ لہٰذا اس کا جواب بعد ملاحظہ حسب الحکم جناب حضرت مولوی نورالدین صاحب شائع کیا جاتا ہے۔

سوال۔ قرآن شریف اور احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی رُو سے کن اشخاص سے عورت کو پردہ کرنا جائز ہے؟

جواب۔ اگرچہ پردہ پر رسالہ میگزین میں ایک بڑا وسیع مضمون لکھا جا چکا ہے کہ اس کے ہوتے ہوئے زیادہ قلم اٹھانے کی ضرورت نہیں۔ مگر بعض آدمیوں کا قاعدہ ہے کہ لمبے مضامین پر زیادہ غور نہیں کرتے اور نہ ہی پڑھتے ہیں اور مختصر تحریر کو شوق سے پڑھ جاتے ہیں۔ دوسرے مولوی صاحب موصوف کی درخواست کو بغیر منظور کئے قائل کر دینا مناسب نہیں جانا۔ اس واسطے مختصر سا جواب دیا جاتا ہے۔ تاکہ ہر انسان اس سے فائدہ اٹھائے

قرآن شریف میں خدا تعالیٰ نے مندرجہ ذیل اشخاص سے عورت کو پردہ نہ کرنے کا حکم صادر فرمایا ہے۔ اور اس کے سوا سب سے پردہ کرنے کا حکم دیا ہے۔

خاوند۔ اپنا باپ۔ خاوند کا باپ۔ اپنا بیٹا۔ خاوند کا بیٹا۔ بعض عورتیں بیاہی جاتیں۔ تو ان سے پہلے بھی اس مرد کی شادی ہوئی ہوتی ہے۔ اور اس خاوند کا پہلی بیوی سے بیٹا ہوتا ہے۔ پس اس سے بھی پردہ کرنا جائز نہیں۔ یہ خاوند کا بیٹا کہلائیگا اور جو لڑکا ان دونوں میاں بیوی سے ہو۔ یا اُس عورت کا پہلے بھی کہیں نکاح ہوا تھا۔ اور اب دوسری بار ہوا ہے۔ اور پہلے خاوند سے کا اس کا بیٹا ہے۔ تو وہ اس عورت کا بیٹا کہلائے گا۔ اس سے بھی پردہ کا حکم نہیں۔ بھائی۔ بھتیجہ۔ بھانجا۔ صرف اپنے رنگ اور طرز کی عورتوں سے۔ غلاموں سے۔ ایسے خدمتگار مردوں سے جو عورتوں کی خواہش نہیں رکھتے۔ مثلاً بہت بڈھا یا مخنث مرد۔ ایسے لڑکے جو نابالغ ہیں۔ ان کے سوا سب سے پردہ کرنا کرانا ضروری ہے۔ یا مختصر الفاظ میں یہ گُر یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ جن سے نکاح جائز ہے اُن سے پردہ کرانا بھی جائز ہے۔ یہ تو قرآن شریف کا حکم ہے اور حدیث میں یوں حکم ہے۔ کہ ایک روز ام سلمہ و میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور بیٹھی تھیں۔ کہ عبد اللہ ابن ام مکتوم جو کہ نابینا تھے۔ آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونو بیویوں کو فرمایا۔ کہ تم پردہ میں ہو جاؤ۔ انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا حرج ہے۔ نہ وہ دیکھتا ہے۔ نہ معلوم کر سکتا ہے کہ کون بیٹھی ہیں۔ پس آپؐ نے فرمایا۔ کہ وہ تو نہیں دیکھتا۔ پر تم تو ضرور اسے دیکھتی ہو۔ پس اس سے معلوم ہوا کہ نابینا شخص سے بھی پردہ کرانا ضروری ہے۔ کیونکہ جس طرح سے مرد کو خدا کا یہ حکم ہے۔ کہ غض بصر کرے۔ ایسے ہی عورت کو بھی حکم ہے کہ وہ بھی اپنی آنکھیں نیچی رکھیں۔

بعض لوگوں کا قاعدہ ہے۔ کہ بسا اوقات ایک غیر مرد کو کسی غیر عورت سے کسی وجہ سے محبت ہو جاتی ہے۔ اور وہ دونوں آپس میں دینی یا دنیاوی بہائی بہن یا ماں بیٹا بن جاتے ہیں جس کے باعث ان کے درمیان سے پردہ بالکل اُٹھ جاتا ہے۔ اور وہ اپنے دل سے ہی فیصلہ لے لیتے ہیں۔ کہ ہمیں اب پردہ کی ضرورت نہیں۔ یہ بات بالکل غلط ہے۔ کیونکہ قرآن شریف نے جن اشخاص کو پردہ کے حکم سے مستثنیٰ کیا ہے۔ ان میں یہ نہیں ہے دوسری یہ بھی پختہ دلیل ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام بیویاں مومنوں کی مائیں تھیں۔ اُن سے بڑھ کر کوئی روحانی ماں نہیں ہو سکتی۔ پس جس صورت میں کہ وہ بھی تمام مومنوں سے پردہ کیا کرتی تھیں۔ تو دوسرے کسی کو کیا مجال ہے کہ وہ اس کے سوا کوئی اور راہ تلاش کرے۔

عام طور پر یہ رسم بھی پھیل گئی ہوئی ہے کہ بعض بڑے بڑے پابند پردہ اور شریف خاندانوں کے گھروں میں بھی غیر عورتیں بغیر کسی قسم کی روک ٹوک کے چلی جاتی ہیں۔ جو بعض اوقات بڑی مصیبت کا باعث ہو جاتی ہیں۔ قرآن شریف میں عام عورتیں نہیں بیان ہوا۔ بلکہ نسائھن آیا ہے۔ جس کے معنے ہیں۔ اپنے ہی رنگ کی عورتیں۔ پس غیر عورتوں سے بھی پردہ کرنا ضروری ہے۔ اس کے متعلق مولوی نورالدین صاحب ایک اپنی کہانی سنایا کرتے ہیں۔ چونکہ مولوی صاحب نے فائدہ رسانی کی غرض سے اکثر دفعہ بیان فرمایا ہے۔ اور نیز چونکہ اس سے ہی ایک سبق ملتا ہے۔ اس واسطے میں بھی اس کو لوگوں کی عبرت اور فائدہ رسانی کے لئے لکھ دیتا ہوں۔ مولوی صاحب فرمایا کرتے ہیں۔ کہ جن دنوں والدہ عبدالحی سے میری شادی ہوئی تو انہی دنوں میرے ایک دوست نے مجھ سے اجازت طلب کی کہ میری بیوی آپ کے گھر میں آپ کی بیوی کو ملنے کے لئے جانا چاہتی ہے۔ چونکہ میرا وہ دوست تھا۔ میں نے بڑی خوشی سے اجازت دیدی۔ جب وہ میری بیوی کے پاس گئی۔ تو میری بیوی کو دیکھکر اس نے اپنے منہ سے تاسف کے کلمات نکالے اور بہت رنج ظاہر کیا۔ کہ اے بی بی تیرے ماں باپ نے تم پر بہت ہی ظلم کیا ہے۔ جو تجھے تیرے باوا کی عمر کے مرد کے ساتھ بیاہ دیا۔ تجھے خوشی کیا ہوتی ہوگی۔ بلکہ تو تو اُسے دیکھکر دل میں آہیں بھرتی ہوگی۔ دیکھ میں نے جہاں اپنی لڑکی کی شادی کی ہے۔ وہ لڑکا اس کا ہم عمر۔ نوجوان۔ بڑا خوبصورت ہے۔ اور ہر وقت وہ بہت کھیلتے رہتے ہیں۔ اور خوشی میں زندگی بسر ہوتی ہے۔ جب اُس نے یہ باتیں کہیں۔ تو میری بیوی نے مجھے فوراً بلا کر کہا۔ کہ آپ ایسی عورتوں کو اندر میرے پاس بھیجتے ہیں جو ایسی باتیں مجھے کہتی ہیں۔ وہ عورت تو اسی وقت چلی گئی اور میں قدرت کے تماشہ کا منتظر رہا۔ کہ دیکھئے۔ وہ پاک ہستی کیا کرتی ہے۔ کیونکہ وہ میری تحقیر کر گئی۔ اور اسے اپنے داماد پر بہت اترائی تھی۔ خدا کی قدرت تھوڑے عرصہ کے بعد اس کا وہ داماد جس کو اس نے موٹا تازہ جوان اور نوجوان خیال کر کے لڑکی دی تھی۔ بعارضہ دق مر گیا۔ اور میں محض خدا کے فضل اور اس کی حفاظت سے اب تک آپ لوگوں میں زندہ موجود ہوں۔ ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔ پس اس سے معلوم ہوا۔ کہ اپنے گھروں میں غیر عورت کو بغیر دریافت آنے نہیں دینا چاہیئے۔

بعض گھروں میں یہ بھی دستور دیکھا گیا ہے۔ کہ ان میں جو غیر بچے مثلاً خدمتگار وغیرہ عالم نابالغی میں کام کرتے ہیں۔ اور جب وہ بڑے ہو جاتے ہیں۔ تو ان کو اس خیال سے کہ وہ انہی گھروں میں پلے ہیں۔ اندر آنے سے یا کم از کم اطلاع کر کے اندر آنے سے روکا نہیں جاتا۔ یہ بھی نقصان دہ رسم ہے۔ اور قرآن شریف اور حدیث کی رو سے غلط ہے۔ کیونکہ قرآن شریف میں ان غیر لوگوں سے پردہ نہ کرنے کا حکم ہے۔ جنکو عورتوں کی خواہش نہ ہو۔ یا وہ بچے جو ابھی نابالغ ہوں۔ جب وہ بالغ ہو جائیں۔ تو فوراً اُن سے پردہ کرانا چاہیئے۔ یہ ہے پردہ کا حکم۔ اب میں مختصر طور پر بعض لوگوں کی آگاہی کے لئے یہ لکھتا ہوں۔ کہ پردہ کہتے کس کو ہیں یعنی شرع میں پردہ کے حدود کیا ہیں۔ سو واضح ہو۔ کہ جیسا کہ آج کل بعض نادان مسلمانوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ عورت کو چار دیواری سے باہر ہوا تک نہ لگے۔ اور اس بیچاری کا جنازہ ہی اگر باہر نکلے تو نکلے۔ خواہ وہ بیچاری بیماری کے مارے جان دیدے مگر وہ قدم باہر کہیں رکھنے نہ پائے۔ اور بعض کم عقل جو انسانیت کی حد سے باہر نکل گئے۔ یہاں تک آزادی دینے کی ترغیب دیتے ہیں۔ کہ عورتیں بے شک عیسائی عورتوں کی طرح کھلم کھلا باہر سیر کرتی پھریں۔ کوئی حرج نہیں۔ اور یہی طریقہ ان کی تعلیم۔ عقل اور فہم بڑھنے کا ہے۔ یہ دونوں گروہ بڑی غلطی پر ہیں۔ اور اس راہ کو چھوڑ کر جو صراط مستقیم ہے۔ اور جس پر چلنے کے لئے خدا اور اس کے رسول کا حکم ہے۔ اور نیز درمیانی روش کو ترک کر کے افراط اور تفریط میں جا پڑے۔ اور یہ بے شک ہلاکت کی راہ ہے۔ کامیابی کی وہی راہ ہے۔ جو خدا اور اس کے رسول نے بتائی۔ پس قرآن شریف میں جو پردہ خداوند کریم نے فرمایا ہے وہ یہ ہے۔ کہ ایک طرف تو مومن کو حکم ہے کہ وہ اپنی آنکھیں نیچی رکھا کریں۔ اور اپنی شرم گاہ کی حفاظت کریں۔ یہ ان کے لئے پاکیزہ بات ہے۔ بے شک خدا تمہارے کاموں سے خبردار ہے دوسری طرف مومن عورتوں کو یہ حکم ہے۔ کہ اپنی آنکھوں کو تم بھی نیچا رکھکر چلا کرو۔ اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو۔ اور اپنی زینت ظاہر نہ کرو۔ ہاں جو خواہ مخواہ ظاہر ہوتی ہو۔ اور اپنے سینوں پر اپنی اوڑھنی لے لیا کرو۔

پس قرآن شریف میں جو پردہ کا حکم ہے۔ وہ صرف اتنا ہی ہے۔ کہ اوّل تو مرد اور عورت دونوں اپنی آنکھوں کو نیچا رکھکے چلا کریں۔ میں نے خود تجربہ کر کے دیکھا ہے۔ کہ اگر آنکھوں کو

بچاکر کے چلا جائے۔ تو پاس سے گذرنے والے کا پتہ ہی نہیں لگتا۔ کہ کون پاس سے گذرا ہے۔ اور یہی کافی پردہ ہے۔ اپنے امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھو ایسا غض بصر ہوتا ہے کہ بعض اوقات ایک شخص بالکل سامنے کھڑا ہوتا ہے۔ اور اور بھی پاس آدمی ہوں۔ تو ان کو اتنا ہی پتہ نہیں ہوتا کہ وہ شخص یہاں ہے کہ نہ۔ اور آپ اس کو بلانے کا حکم صادر فرماتے ہیں۔ ادھر تو آنکھوں کو قابو میں رکھنا۔ اور دوسری طرف شرمگاہوں کی حفاظت۔ پھر خداوند کریم نے ذرا اور وسعت دی ہے۔ کہ اپنی زینت کسی غیر محرم پر ظاہر نہ کریں۔ مگر جو اعضاء کہ کام کاج کرتے وقت ننگے ہو جایا کرتے ہیں۔ مثلاً یہ ضروری ہوتا ہے۔ کہ جب عورت کام کاج کرتی ہو۔ تو اور بدن کو تو وہ چھپا سکتی ہے۔ مگر ہاتھ پاؤں اور چہرہ کا منہ سے نچلا حصہ نہیں چھپا سکتی۔ ورنہ بہت بڑی دقت پڑتی ہے۔ کیونکہ امراء کی عورتیں تو کام کاج سے فارغ رہتی ہیں۔ اور غرباء عورتیں بیچاری خود کام کرتی ہیں۔ تو اس صورت میں تو ان کے واسطے بصورت دیگر بڑی لاچاری ہے۔ اور باہر نکلتے وقت خدا کا یہ حکم ہے۔ کہ وہ اپنے دوپٹہ کو اس طرح سے اوڑھے کہ چھاتی بھی ڈھکی رہے۔ اور چہرہ بھی۔ یعنی ۔ بکل مار کر گھونگٹ نکال لے۔ یہ خاصہ پردہ ہو جاتا ہے۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اس کا عملدرآمد رہا ہے۔ چنانچہ شرفاء پردہ دار اور دوسری عورتوں میں یہی تمیز تھی۔ کہ جب پردہ دار عورتوں کو باہر نکلنے کی ضرورت ہوتی۔ تو وہ اسی پردہ کے ساتھ باہر نکلا کرتیں یعنی اوڑھنی اوڑھ لیتی تھیں۔ خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں کنوؤں تک سے پانی کے مٹکے بھر لایا کرتی تھیں۔ آپ کے وقت ایک لڑکی کا بیاہ ہوا اس لڑکی نے خود ہی ساری برات کے لئے کھانا پکایا۔ خود ہی ہاتھ دھلائے۔ اور ہر طرح کی مہمان نوازی کی۔ خود ہی کھانا کھلایا۔ اور اسی کا اپنا بیاہ تھا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات اپنی ایک بیوی کے ساتھ جا رہے تھے۔ راستہ میں ایک صحابی ملا۔ آپ نے اس خیال سے کہ مبادا یہ نہ سمجھے۔ کہ کوئی غیر عورت ہے اپنی بیوی کا سر پکڑ اور چہرہ اس کے سامنے کر کے فرمایا۔ کہ دیکھو یہ میری بیوی ہے۔ اس نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلعم آپ کی نسبت کوئی بے جا خیال ہو سکتا ہے؟

ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دونوں آپس میں دوڑے۔ غالباً رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خود ہی اس کی خاطر پیچھے رہ گئے۔ اور دوسری مرتبہ دوڑ کر آگے بڑھ گئے اور فرمایا۔ تلک بتلک۔ یعنی باری اتر گئی پس کیسے ہی پاک انسان وہ تھے۔ اور نیک نمونہ ہمارے لئے چھوڑ گئے۔

اللّٰھُمَّ صلّ علیٰ محمد و علیٰ آل محمد کما صلیت و بارکت علیٰ ابراھیم و علیٰ آل ابراھیم انک حمید مجید۔

احباب سے التماس ہے۔ کہ وہ میری بیوی اور لڑکی کے لئے جو بیمار ہیں۔ خدا کے حضور دعا صحت فرمائیں۔ وما اسئلک اجرا ان اجری الا علیٰ ربی۔ والسلام

محمد نصیب احمدی

سوادیشی

سوادیشی یعنی اپنے دیس کی اشیاء کا استعمال کرنا اور دوسرے دیسوں کی اشیاء کا استعمال جائز نہ سمجھنا بلکہ آج کل کے طریق بنگالہ کے مطابق حرام جاننا۔ یہ اس لفظ کے ان دنوں عملی اور اصطلاحی معنی میں ممکن ہے کہ کہیں کہیں کوئی کوئی مسلمان بھی اس میں شامل ہوا ہو۔ مگر عموماً اس میں بنگالہ کے ہندو اور پنجاب کے آریہ ہی زیادہ تر حصہ لے رہے ہیں۔ اس تحریک کی بناء اور جڑ ملک کی دیسی اشیاء کی محبت اور ان کے استعمال اور رواج کے ساتھ ہمدردی نہیں ہے۔ بلکہ اصل محرک اس کا بنگالہ کی تقسیم ہے۔ بنگال ایک بہت بڑا صوبہ ہندوستان کا ہے جس کے حدود کو انگریزوں نے اپنے ملکی فوائد کو مدنظر رکھ کر وسیع مقرر کیا تھا۔ اور اب اسی گورنمنٹ نے اپنے دیگر مصالح کو مدنظر رکھ کر اس نقشہ کے دو حصے کر دئے ہیں۔ یہ گورنمنٹ کا ایک ملکی معاملہ اپنی مصلحت کا ہے۔ بنگالیوں نے خواہ مخواہ اس میں دست اندازی کر کے اپنی دھوتیوں میں آگ لگالی اور اس کی طپش اپنے آریہ بھائیوں تک بھی پہنچادی۔ اور ان کو بھی خود ان کی تقلید میں یہاں کی ماس خور پارٹی اور گھاس خور پارٹی بھی جوش میں آئی۔ اور گورنمنٹ کا مقابلہ کرنے کے واسطے اپنی دھوتیوں کو چست کیا۔ اور یہ تجویز سوچی۔ کہ یورپ کی اشیاء خرید کرنا چھوڑ دو۔ بس انگریز ڈر جائیں گے۔ اور تقسیم بنگالہ کی تجویز کو موقوف کر دیں گے۔ گورنمنٹ ایسی بزدل نہیں۔ کہ بنگالیوں سے دب کر اپنے ملکی مصالح کو ترک کر دے۔ اور نہ ایسی کمزور ہے۔ کہ ناشنوں کی گیدڑ بھبکیوں پر کان رکھیں۔ چندروز تک سوادیشیوں کے یہ بے جا جوش فرو ہو جائیں گے۔ اور ندامت کے ساتھ سب خاموش ہو کر اپنی اپنی جگہ آرام سے بیٹھ جائیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رائے سوادیشی کے متعلق ہم اپنے کسی گذشتہ پرچہ میں شائع کر چکے ہیں۔

اُجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یک بار
پورا صفحہ	لعہ	صہ	صہ	ھلہ	ہے
نصف صفحہ	صہ	صہ	ھہ	ہے	ہہ
پورا کالم	بہ	عہ	عہ	ص	ے
½ کالم	عہ	ہعہ	ہعہ	للعہ	عہ
¼ کالم	صہ	ہے	ہ	ے	۔

ایک دفعہ کسی سطر کا لم ہو لیکن عہ روپیہ سے کم اُجرت کا اشتہار نہیں لیا جاویگا ضمیمہ بحساب ۹ ر فی سینکڑہ اخبار کے ساتھ تقسیم کیا جاوے۔ ضمیمہ بھجوانے کے لئے نمونہ ارسال کر کے بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کرلیں۔ ایڈیٹر کو اختیار ہے کہ کسی اشتہار کے لینے سے انکار کرے۔ اجرت اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہیئے۔ مستقل اشتہار دینے والوں کو اخبار مفت بھیجا جاویگا۔ بشرطیکہ ان کے اشتہار کی اجرت سالانہ دس روپیہ سے کم نہ ہو۔ جن کے اشتہار کی اجرت للعہ سالانہ ہوگی انکو اخبار مفت۔ لیکن محصولڈاک انہیں دینا پڑیگا۔

بدر کے دو پرچے مطلوب ہیں

اخبار بدر کے پرچے نمبر اکتیس ۳۱ و چھتیس ۳۶ دفتری کی غلطی سے بعض خریداروں کو دوبارہ چلے گئے ہیں۔ اور بعض کو بالکل نہیں گئے۔ جن صاحبان کو نہیں گئے۔ ان کی طرف سے مطالبہ ہوتا ہے اور یہاں پرچہ ایک بھی نہیں۔ دوبارہ چھپوائے جائیں تو بہت خرچ اور حرج ہے۔ اس واسطے التماس ہے۔ کہ جن صاحبان کے پاس یہ پرچے دوبارہ چلے گئے ہیں۔ وہ براہ مہربانی واپس دفتر کو ارسال کریں۔ تاکہ سب دوستوں کے فائل مکمل ہو جاویں۔ مینیجر

ضرورت

ایک احمدی مستری کی ضرورت ہے۔ جو انجن کے کام سے بخوبی واقف ہو۔ اور چکی آرد وغیرہ کے کام میں تجربہ رکھتا ہو سردست آئل انجن کے کام پر اس کو لگایا جائے گا۔ آئل انجن کا کام نہ جانتا ہو۔ تو سکھا دیا جائے گا۔ تنخواہ للعہ روپیہ خشک ہوگی۔ درخواست بمعہ نقول سندات آنی چاہیئے

المشتہر

شیخ غلام قادر و شیخ نیاز احمد۔ سوداگران۔ وزیرآباد

ضرورت

دفتر بدر کے واسطے ایک محرر کی ضرورت ہے۔ درخواست کنندہ دفتر کے کام سے واقف ہو تھوڑی انگریزی بھی جانتا ہو۔ خط اچھا ہو۔ تنخواہ حسب لیاقت ہوگی۔

مینیجر بدر

کشتہ جات واعمال شگفت و نشست

دکلیس وعقد وقائم وحملان واکسیر اجساد واجسام وغیرہ وغیرہ کے متعلق ایک قلمی ہندی کتاب کہ جو نا قدر دانون کے ہاتھون سالہا سال کی بے احتیاطیون کی وجہ سے بوسیدہ ہوگئی حسن اتفاق سے مشہور عالم جناب عمدۃ الحکماء حکیم منشی محمد عبد العزیز صاحب کامل لاہوری کو دستیاب ہوئی چونکہ حکیم صاحب موصوف کو اس فن سے پوری دلچسپی ہے اور وہ اس کے اصطلاحات اچھی طرح سمجھتے ہین اس لئے دو ایک نسخے اپنے تجربہ مین لائے جنکو درست اور اس کتاب کو ایسی بُری حالت مین دیکھکر سخت افسوس کیا۔ اس کتاب کے مصنف نامی گرامی و مشہور سنیاسی اور مسلمہ کیمیاگر باوا شام گیر صاحب ہین کہ جنہون نے اپنی تمام عمر سیاحی اور پہاڑون کی مجاوری اور اکسیری بوٹیون کی تلاش مین صرف کی ہے اور جن کا نام بچہ بچہ جانتا ہے اور جو کیمیاگری کے لئے ضرب المثل ہین حکیم صاحب ممدوح نے صرف اس خیال سے کہ ایسے مشہور آدمی کی ایک صدی بھر کی سر توڑ محنت یون ضائع ہو اور کوئی اس سے منفعت حاصل نہ کر سکے۔ اس کتاب کا سخت محنت اور اُجرت زر کثیر دیکر ترجمہ طبع کرایا ہے۔ اس کتاب مین اعمال شمسی و قمری و حملان وغیرہ وغیرہ کے وہ وہ نسخہ جات درج مین کہ جو عمر کا بہت بڑا حصہ اور لاکھون روپیہ صرف کرنے پر بھی حاصل ہونی ناممکن ہین۔ آخیر مین حکیم صاحب ممدوح نے کمال دریادلی کے ساتھ چند ایک اپنے تجربہ و معمولہ نسخے بھی درج فرمادئے ہین۔ ان سب خوبیون پر قیمت علاوہ محصول صرف عہ ہے اور منیجر کارخانہ مخزن الصحت کامل الحکمت مسجد طلائی لاہور سے ملسکتی ہے

رسالہ کشتہ جات

جس مین ہر ایک دہات اور ادہات وغیرہ وغیرہ کو صاف کرنے اور کشتہ کرنیکی نہایت آسان اور مجرب متعدد تراکیب درج ہونے کے علاوہ اس کے استعمال کے متعلق شرائط اور ہر ایک کشتے کو زندہ کرنے اور پہچاننے کے طریقے بھی شامل ہین۔ اور اُن کے کامل و ناقص ہونیکی شناخت پر بھی مفصل بحث ہے۔ اخیر مین چند مفید ادویات کے مرتب کرنے اور اُن کے استعمال کی تراکیب بھی شامل ہین۔ حجم ۴۷ صفحہ کی کتاب اور قیمت صرف ۱۰ر معہ محصولڈاک۔

خواص قرآنی المسمے بہ فضائل فرقانی۔ اس کتاب مین قرآن شریف کی تمام سورتون کے خواص و منافع و فضائل و اعداد و حروف و آیات وجملئے منزل وغیرہ وغیرہ نہایت وضاحت کے ساتھ درج مین اس سے پیشتر کوئی کتاب اس شرح کی آج تک طبع نہین ہوئی ہر کلمہ گو کا فرض ہے کہ اسے حرز جان بناوے۔ کوئی مسلمان گھر اس سے خالی نہ رہنا چاہئیے۔ قیمت علاوہ محصولڈاک ۸ر تینون کتابون کے خریدار کو محصولڈاک خرچ وی پی وغیرہ معاف

المشتہر

منیجر کارخانہ مخزن الصحت کامل الحکمت مسجد طلائی لاہور

صداقت کا جھنڈا

اس کارخانے نے اول ہی اول ہندوستان مین اپنے شائقین کے اطمینان کی غرض سے یہ عجیب ڈھنگ نکالا ہوا ہے کہ ہر دوا کا نمونہ صرف ایک کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے۔ بعد پسند جس کا دل چاہے قیمتاً طلب کرے

سرمہ سلیمانی۔ یہ وہ سرمہ ہے جو استعمال کے اول ہی روز سے اپنا جادو نما اثر دکہلانا شروع کر دیتا ہے اور جملہ امراض چشم مثل آنکھون سے پانی بہنا۔ کمزوری بصارت۔ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ شبکوری وغیرہ کو اس طرح رفع کرتا ہے جیسے آفتاب تاریکی کو اور قیمت صرف ۸ر

سنون دندان۔ اب کسی کو امراض دارہ و دانت تکلیف نہیں دیسکتے کیونکہ اس سنون کے استعمال سے خواہ دارہ پھولی ہو یا مسوڑے مین درد ہو یا خون آتا ہو دانت ہلتے ہون۔ منہ مین سے بدبو آتی ہے دانت مین ہیں ایکدفعہ لگائی پھر مریض بھلا چنگا ہو جاتا ہے چند یوم کے استعمال سے پھر مرض نہین ہوتا اور دانت مثل موتی چمکنے لگتے ہین قیمتی بکس جو عرصہ تک کافی ہے ۴ر

سونے چاندی کی گولیان۔ یہ قسم بامسمے ہے جو صاحبان اپنی قوۃ کو فاتحہ دیکھے ہین یا عمر کی ضعیفی نے قوی کو کمزور کر دیا ہے یا کثرت نے اعضا ڈھیلا بنادیا ہے یا بچپن کی بے اعتدالیون نے بیکار بنایا ہے ذرا ہمارے ان حبوب کا استعمال فرمائیے۔ پھر دیکھتے ہین کہ آپ کیونکر اپنی کمزوری کے شاکی ہو سکتے ہین یہ حبوب حلق سے اُترتے ہی اپنا اثر تمام پٹھون پر کر دیتی ہین پس کمزور کو آب حیات ہین قیمت ساٹھ عدد حبوب عہ

المشتہر حکیم سرفراز حسین و محمد حسین مالکان کارخانہ احمدیہ مقام بلب گڈہ ضلع دہلی

دفتر بدر سے خط و کتابت

ہر ایک خریدار کو جب اخبار روانہ کیا جاتا ہے۔ تو اس کے پتہ کے چٹ پر نام سے پہلے نمبر خریداری بھی دیا جاتا ہے۔ سب خریداران کی خدمت مین التماس ہے کہ خط و کتابت کے وقت خط کے اندر اپنے نام کے ساتھ نمبر خریداری ضرور دیا کرین اور اپنا نام اور پتہ صاف اور خوش خط لکھا کرین بعض لوگون کی عادت ہے کہ خط کا مضمون بہت خوش خط لکھتے ہین مگر اپنا نام اور پتہ ایسا شکستہ خط مین جلدی سے لکھ دیتے ہین کہ یہان کسی سے نہین پڑھا جاتا اور اس واسطے ایسے خط بغیر جواب لکھنے کے افسوس کے ساتھ فائل کر دئے جاتے ہین۔ منیجر

عمدہ۔ مضبوط خراس و بیلنہ آہنی مستریان

مولا بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ خراس و بیلنہ

بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب سے طلب کرین

نہایت ہی مفید اور ضروری کتابین مؤلفہ ڈاکٹر محمد عبد الحکیم خان صاحب ایم۔ بی

(۱) **تفسیر القرآن بالقرآن** جسمین تمام اخلاقی اور روحانی مسائل کی تفسیر قرآن مجید قصص کی تشریح احادیث صحیحہ اور تورات و انجیل مروجہ سے پیشگوئیون کا اثبات واقعات و تواریخ معتبرہ سے۔ علمی نکات کا بیان علوم جدیدہ محققہ سے کیا گیا ہے تمام باطل قصون کو چھوڑ دیا گیا اور تمام اعتراضون کا رد محققانہ طور پر کیا گیا ہے حضرۃ مسیح الزمان علیہ السلام کے الفاظ اس تفسیر کی نسبت یہ ہین نہایت عمدہ و شیرین بیان ہے۔ نکات قرآنی خوب بیان کئے ہین دل سے نکلی اور دلون پر اثر کرنیوالی ہے۔ قیمت بلاجلد ۷ مجلد ۸ر

(۲) **حمایل التفسیر** یعنی تفسیر القرآن بالقرآن حمایل کی صورت مین کامل ترجمہ اور مضامین ذیل مین طبع ثانی کی وجہ سے بہت سے نوٹ اور نکات زیادہ کئے گئے ہین قیمت بلاجلد عہ مجلد ۸ر

(۳) **تفسیر القرآن بالقرآن انگریزی** طبع ثالث کی وجہ سے اصل تفسیر القرآن بالقرآن کی نسبت بعض نوٹ اور نکات زیادہ ہین قیمت مجلد عہ

(۴) **تذکرۃ القرآن** بابت ۱۸۹۹ء و ۱۹۰۰ء۔ قرآنی مضامین پر مبسوط بحث قیمت فیسال ۲ر مجلد

(۵) **تفسیر سورہ فاتحہ و پارہ الم** قیمت ۲ر (۶) **تفسیر پارہ عم** قیمت ۸ر

(۷) **مفتاح القرآن** صرف و نحو کا عجیب و غریب رسالہ ہے جسکو معمولی اردو خوان ایک مہینہ مین یاد کر کے قرآن مجید با معنی پڑھ سکتے ہین قیمت ۴ر (۸) **مفتاح العرب** اس کے ذریعے سے معمولی اردو خوان عربی صرف و نحو پر دو مہینہ مین حاوی اور مشاق ہو سکتا ہے قیمت ۴ر

(۹) **جامع العلوم** یعنی میڈیکل سائی کلو پیڈیا اردو۔ یہ حقیقت مین علم ڈاکٹری اور طب کا پورا کتب خانہ ہے جسمین (۱) علم الادویہ (۲) اقسام الادویہ و نظام جسمانی (۳) علم وظائف الاعضا (۴) علم تشریح الامراض (۵) علم طب (۶) علم امراض النسوان (۷) علم امراض الصبیان (۸) جنرل سرجری یعنی جراحی عام (۹) آئی سرجری یعنی جراحی چشم (۱۰) مائی نر سرجری یعنی جراحی خفیفہ (۱۱) علم قابلہ (۱۲) علم تشریح (۱۳) علم اسرار الاعضاء (۱۴) علم حفظ صحت (۱۵) پریکٹیکل کیمسٹری (۱۶) طب متعلقہ عدالت (۱۷) علم سمیات پر کامل بحث ہے کل قیمت عہ مجلد ۸ر علاوہ محصولڈاک (۱۰) **میڈیکل سائی کلو پیڈیا انگریزی** زیر طبع ہے قیمت ۱عہ مجلد ۱۲ر (۱۱) **مفید عام** علم طب اور ڈاکٹری کی کامل لغت ہے طبع ثانی مین مرض کے ساتھ اس کی علامات تشخیص اسباب تشریح اور علاج کامل طور پر درج کر دیگئی ہے پہلے کی نسبت مضمون قریباً دو چند ہو گیا ہے قیمت ۸ر

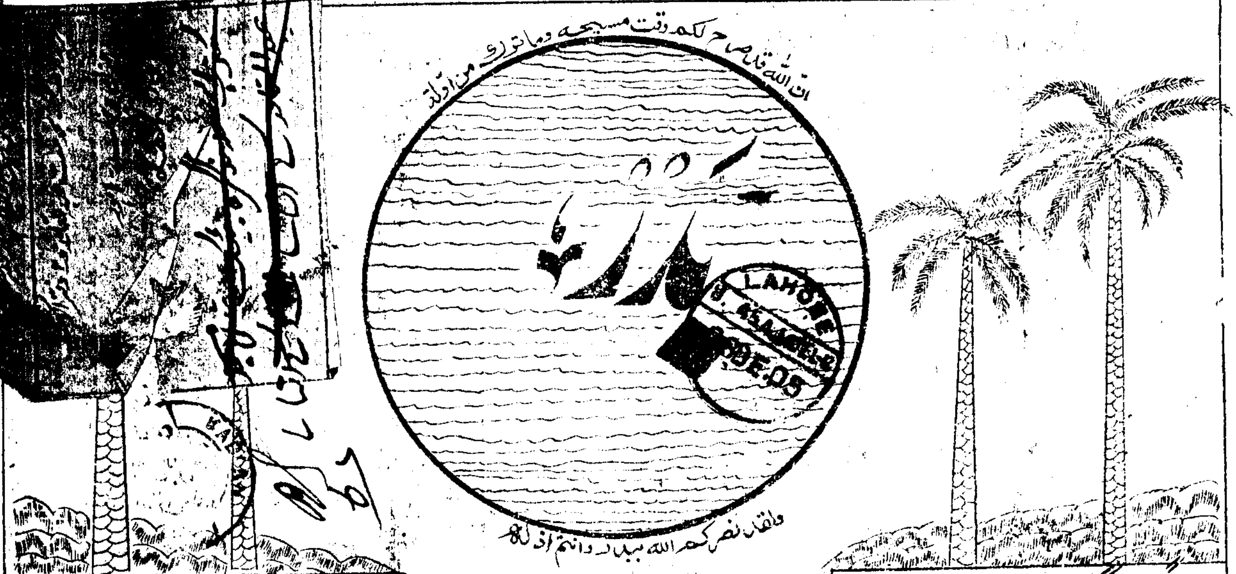
(۱۲) **تشخیص الامراض**۔ اسمین تمام امراض طبی و جراحی کی تشخیص و تشریح بہتر بہت صحیح ہے قیمت عہ (۱۳) **رسالہ اعضائے مخصوصہ** اسمین اعضائے مخصوصہ کے متعلق تمام بیماریون اور کمزوریون کا علاج معہ تمام ادویہ کے کامل طور پر درج ہے قیمت ۸ر (۱۴) **مفید النساء والصبیان** اسمین ان تمام دکھون کا علاج ہے جو عورتون اور بچون کو پیش آجاتی ہیں اور ان کی ماؤن کے واسطے نہایت مفید ہیں قیمت ۸ر (۱۵) **الذکر الحکیم نمبر ۱**۔ اس مین مخالفون کا پچھ فلاسفی اور علم الروح کا ذکر ہے قیمت ۸ر (۱۶) **الذکر الحکیم نمبر ۲** یہ سورۃ فاتحہ کی مبسوط تفسیر ہے

یہ کتب پتہ ذیل پر ملسکتی ہین

محمد عبد الحکیم خان مطبع عزیزی مقام تراوڑی ضلع کرنال

بسم اللہ الرحمن الرحیم * نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

دنیا مین ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نکیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملون سے اسکی سچائی ظاہر کر دے گا



چہ گویم بالتو گر آئی چہ مادر قادیان مینی	بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۹۰	دوا مینی شفا مینی غرض دارالامان مینی
سلسلۃ الجدیدہ جلد ۱ نمبر ۳۰	۲۷ شوال ۱۳۲۳ھ علے صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۱ دسمبر ۱۹۰۵ء عیسوی	سلسلۃ القدیم جلد ۴ نمبر ۴۵
ای جہان منتظر خوش باش کامد دلستان	ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ	آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

قیمت سالانہ

والیان ریاست	للعہ
معاونین برضائے خود	عنہ / صہ / سے

عام قیمت

	قیمت پیشگی	مابعد
سالانہ	عاہر	سے
ششماہی	عہر	عہر
سہ ماہی	۱۲ر	۱۴ر
یک ماہ		۶ر
فی پرچہ	ار	۲ر

نمونہ کا پرچہ ایک آنہ کا ٹکٹ آنے پر بھیجا جائیگا۔ پیشگی قیمت درخواست کیساتھ بذریعہ منی آرڈر یا پہلا پرچہ بذریعہ وی پی وصول ہونی چاہیئے باقی صورتون مین قیمت مابعد کے حساب سے محسوب ہوگی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او با شیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و از خبر ہائے معاد
ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد

آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آن مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیا است

یک نکتے دوری از آن عالیجناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم۔ یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقون سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشون کیوقت انکا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم۔ یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانون کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر و یسر اور نعمت و بلا مین اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اسکی راہ مین طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ششم۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم۔ یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتون اور تعلقون اور تمام خادمانہ حالتون مین پائی نہ جاتی ہو۔

کشف القناع لرد الخداع

ایام سفر دہلی میں ایک شخص مولوی محمد بشیر صاحب بھوپالوی نے ایک تحریر لکھ کر حضرت مسیح موعود کی خدمت میں دیا تھا جس کا جواب حضرت مولوی محمد احسن صاحب نے لکھا ہے وہ اصل تحریر مع جواب درج کئے جاتے ہیں۔

اصل خط

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی خاتم النبیین وعلی آلہ واصحابہ الراشدین۔

عیسیٰ بن مریم جو بین یدی الساعۃ نازل ہونے والے ہیں۔ وہ وہی نبی بنی اسرائیل ہیں نہ ان کا کوئی مثیل ہے

اس کی دو دلیلیں بیان پیش کی جاتی ہیں۔ اوّل حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ عن النبی صلعم قال لیس بینی وبینہ یعنی عیسےٰ علیہ السلام نبی وانہ نازل فاذا رایتموہ فاعرفوہ رجل مربوع الی الحمرۃ والبیاض بین ممصرتین کان راسہ یقطر وان لم یصبہ بلل الحدیث اخرجہ ابو داود واحمد واول الحدیث۔

عند احمد الانبیاء اخوۃ العلات امہاتھم شتی ودینھم واحد وانی اولی الناس بعیسی بن مریم لم یکن بینی وبینہ نبی وانہ نازل الحدیث رجال۔ اس حدیث کے سب رجال شیخین ہیں۔ سوائے عبدالرحمن بن آدم کے۔ کہ وہ رجال مسلم سے ہے۔ پس اس حدیث کی صحت میں کیا کلام ہے۔ اور اس کی عاضد ہے حدیث عبداللہ بن مسعود رض قال لما کان لیلۃ اسری برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقی ابراہیم وموسی وعیسی فتذاکروا الساعۃ فبدؤا بابراہیم فسألوہ عنہا فلم یکن عندہ منہا علم ثم سالوا موسی فلم یکن عندہ منہا علم فرد الحدیث الی عیسی بن مریم فقال قد عہد الی فیما دون وجبتہا فاما وجبتہا فلا یعلمہا الا اللہ فذکر خروج الدجال قال فانزل فاقتلہ الحدیث اخرجہ ابن ماجہ واحمد وسعید بن منصور وابن ابی شیبۃ وابن جریر وابن المنذر والحاکم وصححہ وابن مردویہ والبیہقی فی البعث والنشور کذا فی الدر المنثور۔ اس حدیث کے سب رجال رجال شیخین ہیں سوائے مؤثر بن عفارہ کے کہ اس کو حافظ نے تقریب میں مقبول لکھا ہے اور کاشف میں اس کے ترجمہ میں لکھا ہے وثق۔ وابن حبان نے وثقہ ابن حبان۔ اگرچہ ہر واحد ان حدیثین میں سے قابل احتجاج ہے۔ مگر دونوں کے ملنے سے اور زیادہ قوت ہو گئی پاس ان دونوں کو ایک دلیل قرار دیا۔ ودوم یہ کہ حدیث نواس بن سمعان میں جسکو مسلم وغیرہ نے روایت کیا ہے۔ اس نازل ہونیوالے کے حق میں چار بار نبی اللہ آیا ہے۔ اب سوال ہے کہ آیا مرزا صاحب نبی اللہ ہیں یا نہیں۔ برتقدیر ثانی مصداق عیسیٰ بن مریم کے جو نازل ہونیوالا ہے نہ ہوئے اور برتقدیر اول کفر لازم آتا ہے۔ کیونکہ یہ انکار ہے۔ آیت ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین اور احادیث متواترہ انا خاتم النبیین لا نبی بعدی کا اور نیز مدعی نبوت کا دجالین کذابین میں سے ہونا لازم آتا ہے کیونکہ احادیث ابوہریرہ وثوبان وغیرہما میں جکو بخاری ومسلم وغیرہ نے روایت کیا ہے۔ دجالین کذابین کی یہ علامت بتائی گئی ہے کہ وہ سب دعوی رسول اللہ ونبی اللہ ہونے کا کرینگے۔ فقط۔

کشف القناع لرد الخداع

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً ومصلیاً

مظہر شفقت وکرم مصدر لطف اتم حضرت مولانا محمد بشیر صاحب۔ بعد سلام مسنون شوق مشحون الخ۔ جناب کے باآخر لعد انتظار بسیار اس تحریر کی ضرورت آپکی پڑی جس کے لئے اس محب قدیم نے دہلی میں داخل ہوتے ہی خدمت عالی میں عرض کیا تھا خیر بہرحال سچ ہے۔ ہرچہ دانا کند کند ناداں + لیک بعد از انتظار بسیار مگر افسوس کہ جناب نے اس تحریر میں بھی اپنا اسم سامی تک تحریر نہیں فرمایا مجھ قدیم تو اس اخفا کی حاجت کے لئے پہلے بھی مانع نہ ہوتا۔

واذا سالتموھن متاعاً فاسئلوھن من وراء حجاب (اور جب اُن سے کوئی سوال کرو تو حجاب کے پیچھے سے طلب کرو۔ ۱۲ منہ)

مجھکو امید ہے۔ کہ جناب اس اپنی تحریر سے بحکم ع نہاں کے ماند آن رازے کزو سازند محفلہا + انکار نہ فرماوینگے خصوصاً ایسے خادم قدیم سے کیونکر انکار ہو سکتا ہے جس کی معرفت سابقہ بیان اسب پونچی ہوئی ہے۔ کہ ع بہر رنگی کہ خواہی جامہ پوش + من انداز قدت را مے شناسم۔ غرض اس عرض سے یہ ہے۔ کہ اس شہر دہلی میں مجھکو کوئی مخاطب صحیح معلوم نہیں ہوتا ہے۔ لہذا آپ سے ہی خطاب کیا جاتا ہے۔ بناءً علیہ آپ کی تحریر کے جواب میں یہ چند سطور پیش کی جاتی ہیں۔ بغور ملاحظہ فرمائی جاویں۔ آپ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ عیسےٰ ابن مریم نبی اسرائیلی جو بین یدی الساعۃ نازل ہونے والے ہیں۔ الی قولکم اس کی دو دلیلیں بیان پیش کی جاتی ہیں جیا نچہ دلیل اول۔ آپ نے ایک حدیث ابوداود واحمد سے لکھی ہے۔ اور فرمایا کہ اس حدیث میں۔ انہ نازل کی ضمیر عیسیٰ بن مریم نبی اسرائیلی ہی کی طرف راجع ہے نہ کسی مثیل عیسیٰ کی طرف الخ۔ اقول۔ افسوس کہ جناب نے اس مرت مذاق جہاردہ سالہ میں ان رسائل کی طرف توجہ نہ فرمائی جو جناب کی خدمت عالی میں تقاضا فوقتاً روانہ کئے گئے۔ اور پھر صد افسوس کہ ان رسائل کو ملاحظہ فرمایا جو الحال خدمت عالی میں بطور ہدیہ پیش کئے گئے۔ اور پھر ہزار افسوس ہے اس امر پر کہ علم مرجع ومصداق ضمائر کا جو ادنی طلبہ کو حاصل ہوتا ہے۔ اس کو بھی جناب نے نسیاً منسیاً فرما دیا۔ جو لکھا پڑھا تھا نیاز نے وہ سب یکدم میں بھلا دیا کیونکہ میں یہ عرض کر ہی نہیں سکتا کہ دیدہ و دانستہ جناب نے الا ایسا کچھ تحریر فرمایا کیونکہ ولا تلبسوا الحق بالباطل وتکتموا الحق وانتم تعلمون (اور حق کو جھوٹ کے ساتھ نہ ملاؤ اور جان بوجھ کر سچ کومت چھپاؤ) وارد ہے۔ بہرحال مرا یاد دہ ترا فراموش لہذا یاد دہانی کرائی جاتی ہے۔ اے حضرت ضمیر غائب کا تو یہ حال ہے کہ اس کو ماقبل کے مضمون سے بھی ایک امر مستنبط کر کے اس کا مرجع قرار دے لیا جاتا ہے۔ اعدلوا ھو اقرب للتقوی (انصاف کرو کہ وہ پرہیزگاری کے قریب تر ہے۔ ۱۲) اور ضمیر شان وقصہ کو بھی آپ نے پڑھا ہی ہوگا۔ اب میں مانحن فیہ میں گفتگو کرتا ہوں کہ ضمیر غائب سے مرجع کا مثیل بھی مراد ہوا کرتا ہے اس کے ثبوت کے لئے چند آیات اور نشان لکھے جاتے ہیں۔ قال اللہ تعالیٰ کم ترکوا من جنات وعیون و زروع ومقام کریم ونعمۃ کانوا فیھا فاکھین کذلک واورثنھا قوماً اخرین۔ پ ۲۵۔ کتنے ہی باغ اور چشمے اور کھیت اور مکانات بزرگ اور سامان نعمت کے وہ چھوڑ مرے جنمیں وہ عیش کر رہے تھے۔ ایسا ہی ہونا تھا اور وارث کیا ہم نے ان سب چیزوں کا دوسری قوم کو ۱۲) ایضاً فاخرجناھم من جنات وعیون وکنوز ومقام کریم کذلک واورثنھا بنی اسرائیل پ ۱۹ (پس نکال دیا ہم نے انکو باغوں سے اور چشموں سے اور خزانوں اور مکانوں بزرگ سے ایسا ہی ہونا تھا۔ اور وارث کیا ہم نے ان سب چیزوں کا بنی اسرائیل کو ۱۲) کیا ان دونوں آیات میں مثیل مرجع کا نہ خود مرجع مراد نہیں ہے۔ اگر آپ فرماویں کہ ان بعینہا خود مرجع ہی مراد ہے۔ تو عرض یہ ہے۔ کہ تاریخ کو ملاحظہ فرمایا جائے۔ کہ مدت ۴۰ برس کے بعد بنی اسرائیل فرعون کے ان متروکات کے وارث ہوئے تھے کیونکہ چالیس برس تو تیہ میں ہی حیران و پریشان رہے۔ اور بیس برس تک قوم جبارین سے جہاد کرنے میں صرف ہوئے۔ اور چالیس برس کے لئے تو نص قرآنی بھی موجود ہے۔ قال فانھا محرمۃ علیھم اربعین سنۃ یتیھون فی الارض فلا تاس علی القوم الفاسقین۔ پ ۶۔ (فرمایا وہ ملک زمین چالیس برس تک ان پر حرام ہے کہ بھٹکتے پھرینگے زمین میں پس مت افسوس کرو تم نافرمان قوم پر ۱۲۔) اس قدر مدت دراز تک یہ تمام متروکات فرعونی بلا تغیر کے کیونکر قایم رہ سکتی ہیں۔ بینوا توجروا۔ اور اگر انمیں کسی طرح کا تغیر وتبدل پیدا ہو گیا تھا۔ تو پھر جو ضمیر اورثنھا میں موجود ہے وہ مثیل مرجع کی طرف راجع ہوئی۔ یا اصل مرجع کی طرف ثم بینوا توجروا ایسی آیات قرآن مجید میں بہت سی ہیں۔ جن میں ضمیر غائب سے خاص مرجع مذکور بعینہ مراد نہیں ہو سکتا۔ بلکہ مثیل مرجع کا مراد ہے۔ ایضاً قال اللہ تعالیٰ وما یعمر من معمر ولا ینقص من عمرہ الا فی کتاب ۲۲ (یعنی نہیں عمر دیا جاتا کوئی دراز عمر والا اور نہ گھٹایا جاتا ہے اس کی عمر میں سے کچھ۔ مگر یہ سب کتاب لوح محفوظ میں ہے) اب فرمائیے کہ اس آیت میں عمرہ کی ضمیر کس طرف راجع ہے۔ اگر معمر کی طرف راجع ہے۔ تو معنی فاسد ہو جاتے ہیں۔ پس لامحالہ مثیل معمر (غیر معمر) کی طرف مرجع ہوگی۔ جو منقوص العمر ہے۔ کیونکہ کبیر العمر اور منقوص العمر ایک تضاد کے اعتبار سے باہم متشابہ ہیں۔ دیکھو علم معانی و بیان کو۔ یہ تو ہے ضمیر غائب کا حال جسمیں ضمیر غائب سے بھی تعریف کم ہوتی ہے۔ اب ضمیر مخاطب کا حال سنئے۔ جو ضمیر غائب سے اعرف ہوتی ہے معہذا اس میں بھی مخاطب کا مثل ہی مراد متکلم کی ہو جاتا ہے کما قال اللہ تعالیٰ۔ واذ نجیناکم من ال فرعون یسومونکم سوء العذاب یذبحون ابناءکم ویستحیون نساءکم

وفی ذلکم بلاء من ربکم عظیم۔ (اور یاد کرو اس وقت کو جبکہ ہمنے تم کو فرعون کے لوگوں سے نجات دی۔ جو۔ عذاب تمکو پہنچاتے تھے۔ کہ تمہارے بیٹوں کو ذبح کرتے تھے اور تمہاری بیٹیوں کو زندہ چھوڑ دیتے تھے اور اس میں تمہارے رب کی طرف سے بڑی آزمائش تھی ۱۲) اس آیت میں چھ جگہ پر ضمیر مخاطب کم کی موجود ہے اور خطاب ہے۔ ان یہود سے جو معاصر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے۔ نہ معاصرین حضرت موسیٰ کے پھر فرمایئے۔ کہ اس ضمیر کم سے مراد خاص مخاطب ہیں یا مثیل مخاطب۔ جو ان کے آبا و اجداد ہیں۔ اگر آپ سورہ بقر کا ملاحظہ فرمائیں گے۔ تو بہت کثرت کے ساتھ ضمیر مخاطب سے مثیل مخاطب مراد پاویں گے۔ نہ اصیل مخاطب۔ باوجودیکہ ضمیر مخاطب کی ضمیر غائب سے اعرف ہوتی ہے۔ معنا مراد اس سے مثیل مخاطب کا اکثر ہو جاتا ہے تو پھر کیا وجہ کہ ضمیر غائب جوانہ نازل میں ہے۔ مثیل غائب اس سے مراد نہو۔ باوجود قائم ہونے صدہا دلائل نقلیہ اور عقلیہ کے جو ہمارے رسائل میں بیان کی گئی ہیں۔ اس امر پر کہ حضرت عیسیٰ فوت ہو گئے ہیں۔ اور وہ خود آسمان سے نازل نہیں ہوں گے۔ اور نہ وہ آسمان پر چڑھے بیٹھے ہوئے ہیں۔ تلک اذا قسمۃ ضیزیٰ (یہ تقسیم ناقص اور خلاف انصاف ہے) ایضاً قال اللہ تعالیٰ قال فرعون یا ھامان ابن لی صرحا لعلی ابلغ الاسباب اسباب السموات الخ (کہا فرعون نے ہامان سے بنا تو میرے لئے ایک محل تاکہ پہنچ جاؤں۔ میں آسمان کے راستوں پر ۱۲) اس آیت میں فرعون خاص اپنے وزیر ہامان کو مخاطب کر کر خطاب کرتا ہے کہ تو میرے لئے ایک محل بنا اور تعمیر کر دے۔ حالانکہ وزیر کی یہ شان نہیں ہوتی۔ کہ معمار یا مزدور ہو کر محل یا کسی مکان کی تعمیر کرے اور ان معنوں میں مناسبت حاکم محکوم کی ہے۔ ایضاً قال اللہ تعالیٰ ولقد خلقناکم ثم صورناکم ثم قلنا للملائکۃ اسجدوا لآدم الآیۃ (اور تحقیق ہمنے ہی تمکو پیدا کیا اور پھر تمہاری شکلیں بنائیں۔ پھر ہمنے فرشتوں سے کہا کہ آدم کے آگے سجدہ کرو ۱۲) اس آیت میں ضمیر کم سے مراد آدم ہیں۔ جو مثیل بنی آدم کے ہیں ورنہ پھر اسجدوا لآدم۔ کیوں فرمایا جاتا۔ بینوا توجروا۔

غرض کہ قرآن مجید میں اس کے نظائر اور شواہد بکثرت موجود ہیں مگر بسبب طوالت کے آپ کی یاد دہانی کے لئے اسی قدر پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ اور اب ہم احادیث و آثار کی طرف بھی رجوع کرتے ہیں مسند دارمی میں طرق متعددہ سے وارد ہوا ہے۔ دیکھو باب صفۃ النبی صلعم قبل مبعثہ کو مولدہ بمکۃ ومہاجرہ بطیبہ وملکہ بالشام۔ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی جگہ مکہ معظمہ ہوگا اور آپ کی ہجرت کی جگہ طیبہ ہے یعنی مدینہ منورہ اور آپ کی بادشاہت بلاد شام میں ہے۔ اس حدیث میں جیسا کہ خاص آپ کی مولد اور مہاجر کا ذکر کیا گیا ہے۔ اسی طرح پر آپ ہی کی سلطنت اور ملک کا ہونا بلاد شام میں مذکور فرمایا گیا ہے حالانکہ خاص آنحضرت صلعم کی سلطنت بلاد شام میں واقع نہیں ہوئی۔ بلکہ آپ کے نائب یا مثیل کی سلطنت یعنی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سلطنت بلاد شام میں واقع ہوئی۔ لہٰذا بالضرور اس ضمیر غائب سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مثیل ہی ہو سکتے ہیں لا غیر وہو المدعا۔ چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت بسبب ان واجب الاذعان کنتم خیر امۃ (تم بہترین امت ہو) کے خیر الامم ہے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے اس امت کو مثل انبیاء کی ایسے برکات اور فضائل مرحمت فرمائے ہیں جن کی وجہ سے بالضرور وہ مثیل انبیاء بنی اسرائیل کے ہیں۔ دیکھو کلام نبوت میں بھی وارد ہوا ہے۔ علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل۔ (میری امت کے علماء مثل انبیاء بنی اسرائیل کے ہیں ۱۲)۔ واضح ہو۔ کہ اگرچہ متن اس حدیث کا باصطلاح محدثین کے اعلیٰ درجہ کی صحت کو نہیں پہنچا۔ مگر اس کی صحت معنی میں بحکم آیت مذکورہ کے کوئی کلام نہیں ہو سکتا۔ اور بہت دیگر آثار و احادیث بھی اس کے مؤید واقع ہوئی ہیں دیکھو نسیم الریاض شرح شفاء قاضی عیاض کو اس میں لکھا ہے۔ وفی الزبور عن وھب بن منبہ سیاتی من بعدک نبی یسمی احمد ومحمد امتہ مرحومۃ اعطیتھم مثل ما اعطیت الانبیاء (حضرت وہب بن منبہ سے زبور میں وارد ہوا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ قریب آویگا تیرے بعد ایک نبی جس کا نام احمد اور محمد ہوگا۔ اس کی امت رحم کی گئی ہے۔ کہ عطا کئی ہیں میں نے انکو وہ فضائل جو انبیاء کو دی ہیں۔ ۱۲) الی غیر ذلک نسیم الریاض جلد ۳ صفحہ ۲۹۱۔ پس خلفاء اور نواب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جو سردار امت مرحومہ کے ہوا کرتے ہیں۔ ان کے مثیل انبیاء ہونے میں کیا کلام باقی رہا۔ سردار امت ہونا ان کا اس حدیث سے بھی ظاہر ہے۔ ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا (بے شک اللہ تعالیٰ اس امت کے لئے صدی کے سر پر ایسے شخص کو بھیجتا ہے۔ جو کہ اس امت کے دین کو تازہ کر دیتا ہے ۱۲) ایضاً اسی کتاب میں لکھا ہے۔ وعن ابن عباس انہ قال لعبد المطلب اشھد ان فی اعدی یدیک ملکا وفی الاخری نبوۃ۔ جلد ثالث (حضرت عباس نے عبد المطلب سے کہا۔ کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے ایک ہاتھ میں ملک ہے اور دوسرے ہاتھ میں نبوت ہے ۱۲) جلد ثالث نسیم الریاض صفحہ ۲۹۵۔ دیکھو اس اثر میں مخاطب خاص عبد المطلب صاحب ہیں۔ معنا مراد اصلی متکلم کی عبد المطلب نہیں ہیں بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ کیونکہ نبوت اور ملک دونو آپ ہی میں مجتمع تھے نہ عبد المطلب میں اور بلحاظ جزئیت کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مثیل عبد المطلب ہونا ظاہر ہے۔ کہ جزو کو کل سے مناسبت ہوتی ہی ہے۔ بالحاصل کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلعم اور دیگر محاورات عرب کو اگر آپ ملاحظہ فرمائیں گے۔ تو صدہا ضمائر غائب کی بلکہ ضمائر مخاطب اور متکلم کی بھی آپ ایسی پاویں گے جن میں ان کا مثیل مراد ہے۔ نہ اصیل ہیں جیسا کہ آپ نے بھی [illegible] ان کا مثیل کا مراد ہونا ایک عام محاورہ ہے۔ تو پھر اس قسم کی احادیث میں مثیل عیسیٰ کیوں کر مراد نہیں ہو سکتی۔ جن میں مثیل مراد لینے کے لئے ایک سخت ضرورت واقع ہوئی ہے۔ کہ مثیل مراد لیا جاوے۔ یا خود حضرت عیسیٰ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات شدہ انبیاء میں دیکھا۔ جیسا کہ احادیث متواترہ بتواتر معنوی متعلقہ معراج میں مشہود و [illegible] ہے۔ مکرر تولیس اور قرآن مجید کی تیس آیات سے ان کی وفات [illegible] ہے کما ثبت فی محلہ۔ اور علاوہ اس کے ایک ذرہ [illegible] اہل کتاب کی طرف بھی کی جائے۔ جن میں خود حضرت عیسیٰ [illegible] اس بارہ میں فیصلہ ناطق فرما دیا ہے۔ اور اس فیصلہ کو کتاب [illegible] نہیں فرمایا بلکہ باشارہ لطیف تسلیم فرمایا کہ حضرت عیسیٰ [illegible] تصدیق فرمایا ہے۔ چنانچہ ہم اس جگہ پر حضرت عیسیٰ کے اس فیصلہ کو مختصر تحریر کرتے ہیں۔ ملاحظہ فرمایا جاوے۔ وہ قصہ قابل توجہ یہ ہے۔ کہ یہود اہل کتاب کا قدیم سے یہ عقیدہ چلا آتا ہے کہ وہ سخت منتظر تھے۔ کہ حضرت عیسیٰ مسیح [illegible] الیاس کے جو آسمان سے اتریں گے مبعوث ہوویں گے۔ یہ عقیدہ ان کا اس وجہ سے تھا۔ اور اب تک ہے کہ کتاب سلاطین دوم باب دوم آیت گیارہ و بارہ میں لکھا ہوا ہے۔ کہ حضرت ایلیا یعنی الیاس آسمان پر اٹھائے گئے ہیں اور ان کی چادر زمین پر رہ گئی۔ اور کتاب ملاکی نبی کی باب ۴ پانچ آیت میں لکھا ہوا ہے۔ دیکھو خداوند کے بزرگ اور ہولناک دن کے آنے سے پیشتر میں ایلیا نبی کو تمہارے پاس بھیجوں گا۔ اور متی باب ۱۱ آیت ۱۰ میں لکھا ہوا ہے کیونکہ یہ (یعنی یحییٰ) وہ ہے جس کی بابت لکھا ہے۔ دیکھو میں اپنا رسول تیرے آگے (یعنی مسیح کے آگے) بھیجتا ہوں جو تیرے آگے تیری راہ درست کریگا) ان درسوں کی رو سے اہل کتاب کا عقیدہ مذکورہ بالا مضبوط اور مستحکم ہی تھا کہ بعد اترنے الیاس کے آسمان سے عیسیٰ مسیح نبی ہو کر مبعوث ہوویں گے۔ جیسا کہ ورسوں مذکورہ سے پایا جاتا ہے۔ اور دیگر انبیاء نے بھی نزول الیاس کی کوئی شرح نہیں فرمائی تھی۔ متی باب ۱۱ آیت ۱۰ میں بھی لکھا ہوا ہے کیونکہ یہ (یعنی یحییٰ) وہ ہے جس کی بابت لکھا ہے دیکھو میں اپنا رسول تیرے آگے (یعنی مسیح کے آگے) بھیجتا ہوں جو تیرے آگے تیری راہ درست کریگا۔ یہ مضمون مذکورہ کتاب یسعیاہ باب [illegible] میں بھی ظاہر ہے جس کا حوالہ اس میں دیا گیا ہے۔

فیصلہ حضرت مسیح کا دربارہ آنے الیاس کے آسمان سے

انجیل متی باب [illegible] درس [illegible] میں بطور نص صریح کے یہ لکھا ہوا ہے کیونکہ سب نبیوں اور توریت نے یوحنا (یعنی یحییٰ) کے وقت تک [illegible] کی خبر دی۔ اور الیاس جو آنے والا تھا۔ یہی ہے چاہو تو قبول کرو جس کے کان سننے کے ہوں سنے۔ اس فیصلہ مسیح میں غور کرنا چاہئے باوجودیکہ تمام انبیاؤں نے اور توریت نے یہ خبر دی تھی۔ کہ

حضرت الیاس نبی جو آسمان پر اٹھائے گئے ہیں۔ وہ بھی حضرت عیسیٰ مسیح سے پیشتر آسمان سے اتریں گے۔ اور حضرت عیسےٰ سے پیشتر کسی نبی نے انبیاء میں سے اس کی یہ تشریح اور تفصیل عیسوی بھی بیان نہیں فرمائی تھی۔ معہذا حضرت مسیح ایسی پیش گوئی قدیم کی نسبت جو صدہا برس سے بلا شرح کے بوساطت انبیاء کے چلے آتے تھے۔ یہ تاویل فرماتے ہیں کہ وہ الیاس آسمان سے اترنے والا یہی ہے۔ ہاں اگر عقل کو کام میں لایا جاتا۔ تو البتہ بات توکچھ مشکل نہیں تھی۔ کیونکہ جملہ مومنین متقین اور انبیاء کا رفع روحانی ہوا ہی کرتا ہے۔ کہ الرفع التقریب (یعنی رفع کے معنی مقرب کر دینا ہیں ۱۲) دیکھو مفردات راغب اصفہانی کو اور قرآن مجید میں کفار کے لئے لا تفتح لھم ابواب السماء ولا یدخلون الجنۃ حتیٰ یلج الجمل فی سم الخیاط۔ (نہیں کھولے جاویں گے ان کے لئے دروازے آسمان کے اور جنت میں وے نہیں داخل ہونے پاویں گے یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے ناکہ میں ہو کر نہ گذر جاوے ۱۲) بھی موجود ہے اور متقین کے لئے ان للمتقین لحسن مآب جنات عدن مفتحۃ لھم الابواب (بے شک پرہیزگاروں کے لئے اچھا ٹھکانا ہے۔ جو ہمیشہ رہنے کے لئے بہشت ہیں۔ جن کے دروازہ کھلے ہوئے ہونگے۔ ۱۲) فرمایا گیا ہے۔ اور جنات کا آسمانوں پر ہونا ظاہر ہے اور احادیث میں من تواضع للہ رفعہ اللہ (جو شخص تواضع کریگا۔ اللہ تعالیٰ کے لئے اس کو اللہ تعالیٰ اونچا کر دیوے گا ۱۲) وغیرہ وغیرہ بھی مذکور ہے۔ اور اللھم اغفرلی وارحمنی واھدنی وارزقنی وارفعنی واجبرنی (یا اللہ میری مغفرت فرما دے اور مجھ پر رحم فرما اور مجھکو ہدایت پر ثابت رکھ۔ اور رزق دے۔ مجھکو اور میرا رفع کر اور میری شکستگی کو باندھ دے) دعا تعلیم کی گئی ہے اور مراد جادر سے جسم عنصری ہو سکتا ہے جو زمین ہی میں رہ جاتا ہے۔ مگر اس وجہ سے کہ یہ شرح رفع روحانی کی کسی نبی نے بیان نہیں فرمائی تھی۔ حضرت عیسےٰ مسیح کی یہ تاویل کرنے سے یہود اہل کتاب کو سخت ابتلا پیش آگیا۔ اور ان الفاظ پرست نے اس تاویل کی سخت تکذیب کی۔ ہاں جسقدر اسباب تکذیب اور موانع تصدیق کے یہود کو پیش آئے تھے۔ ہم فیہ میں وہ ابتلا بھی موجود نہیں ہیں۔ کیونکہ اول تو اس آیت کے لئے ایک نظیر فیصلہ مسیح کی موجود ہے۔ دوسرے آسمان پر مع جسد عنصری کے مسیح کا اٹھایا جانا کہیں مذکور نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ ہی کی طرف اٹھایا جانا فرمایا گیا ہے کہ بل رفعہ اللہ الیہ (بلکہ اللہ نے اپنی طرف عیسےٰ کو اٹھا لیا) اور صدہا ادلہ قاہرہ ایسے خیالات بیہودہ کے رد کے لئے کتاب و سنت میں موجود ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔ لہٰذا اہل اسلام کے لئے تو کچھ دشواری بھی نہیں ہے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار (پس عبرت پکڑو اے صاحبان بصیرت کے ۱۲) اگر آپ کہیں کہ ہم تورات و انجیل کے درسوں کو نہیں تسلیم کرتے تو اولاً جواب اسکا یہ ہے۔ کہ تمام علماء ربانیین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے اثبات

کے لئے تمام بشارات مندرجہ تورات و انجیل سے تمسک کیا ہے اور کرتے رہتے ہیں۔ پس در صورت اس عدم تسلیم کے ایک عظیم الشان طریق اثبات نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تمہارے ہاتھ سے جاتا رہے گا۔ افسوس کہ ؎ این ہم رفت آن ہم رفت ؂ در پے شیطان جان ہم رفت۔ فاعتبروا یا اولی الالباب۔ (پس عبرت پکڑو اے دانشمندو ۱۲) اور ثانیاً ہم کہتے ہیں۔ کہ قرآن مجید تو ایسی پیشین گوئیوں لنیرہ کی نسبت جا بجا ارشاد فرماتا ہے۔ مصدقا لما بین یدیہ اعنی من التورات والانجیل (سچا بتانیوالا ان کتابوں کو جو اس سے آگے ہیں ۱۲) ثالثاً فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون (اگر تم نہیں جانتے ہو تو پوچھ لو اہل کتاب سے ۱۲) کو کیا کروگے۔ غرضکہ آپ کی کم نصیبی کا ہم کہاں تک بیان کریں۔ خلاصہ عرض کئے دیتے ہیں۔ کہ علاوہ ان فسادات اور امور مذکورہ کے ہم میں اور آپ میں ایک بڑا یہ بھی فرق ہو گیا ہے۔ کہ حضرت خاتم النبیین مخبر صادق کی صدہا پیشگوئیاں جو اس صدی میں واقع ہو گئیں ہیں۔ آپ ان سب کی تکذیب فرما رہے ہیں۔ اور ہم ان تمام پیشین گوئیوں مخبر صادق کو طرح طرح سے تصدیق کر رہے ہیں۔ ؎

ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا۔

اور رابعاً ہم کہتے ہیں۔ کہ قرآن مجید نے بھی اس فیصلہ عیسیٰ مسیح کو ایک عجیب و غریب طرز کے ساتھ تصدیق فرما دیا ہے۔ لیکن اذکیا کے لئے نہ اغبیا کے واسطے ؎

اگر اہل است اہل بشارت کہ اشارت داند
نکتہا ہست بسے محرم اسرار کجا است

دیکھو جہاں فرمایا ہے۔ کہ ان الیاس لمن المرسلین (بے شک الیاس رسولوں میں سے ہیں ۱۲) الیٰ قولہ تعالیٰ وسلام علی الیاسین۔ (اور سلام ہو دے الیاسوں پر ۱۲) کیونکہ اس میں دو قرائتیں آئی ہیں۔ اول قرات آل یاسین دوسری الیاسین۔ چونکہ حضرت الیاس یاسین کے بیٹے تھے۔ لہٰذا آل یاسین فرمانے میں بھی تعدد الیاس کا پایا گیا۔ جو فیصلہ مسیح کا اصل الاصول ہے اور دوسری قرارت کے بموجب جو ہماری قرات ہے الیاسین جمع الیاس کی ہوئی۔ اور صیغہ جمع بھی تعدد پر دلالت کرتا ہے جس کا اقل درجہ یہ ہے۔ کہ دو الیاس کا ہونا ضروری ہے۔ پس جیسا کہ حضرت مسیح نے حضرت یحییٰ کو الیاس کا مثیل قرار دیکر تعدد الیاس کے فیصلہ فرمایا۔ قرآن مجید نے بھی تعدد الیاس کی طرف بصیغہ جمع فرما کر جو بنائے فیصلہ ہے۔ تصدیق فیصلہ مسیح کی فرما دی ورنہ ارشاد فرمانے کہ خلاف سیاق و سباق آیت کے الیاس کو بصیغہ جمع ارشاد فرمانے کی کیا ضرورت تھی۔ فاعتبروا یا اولی الابصار (پس عبرت پکڑو اے بصیرت والو ۱۲) پس صیغہ جمع کا اسی نے لایا گیا کہ یہ اختلاف عظیم الشان اہل کتاب کا جو درباب مسیح واقع ہو گیا تھا وہ رفع فرمایا جاوے۔ کیونکہ یہ اختلاف بصیغہ جمع ارشاد فرمانے سے جو تعدد پر دلالت کرتا ہے۔ آخر ما رفع

ہوتا ہے۔ صدق اللہ تعالیٰ۔ ان ھذا القرآن یقص علی بنی اسرائیل اکثر الذی ھم فیہ یختلفون وانہ لھدی ورحمۃ للمومنین۔ (بے شک یہ قرآن اکثر ان باتوں کی تحقیق بیان فرماتا ہے جس میں وہ اختلاف رکھتے ہیں اور بے شک وہ ایمان والوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے ۱۲) یعنی بیشک یہ قرآن بنی اسرائیل کی اکثر ان امروں کی حقیقت واقعی بیان فرماتا ہے۔ جن میں وے اختلاف رکھتے ہیں۔ اور بیشک یہ قرآن مومنوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے۔ اور یہی لفظ الیاسین کا مسئلہ بروز پر بھی دلالت کرتا ہے۔ جس کے اثبات کے لئے اکثر آیات قرآن کی ناطق ہیں۔ منجملہ ان کے ایک آیت یہ بھی ہے۔ قال اللہ تعالیٰ۔ ان الذی فرض علیک القرآن لرادک الی معاد قل ربی اعلم من جاء بالھدی ومن ھو فی ضلال مبین وما کنت ترجوا ان یلقی الیک الکتاب الا رحمۃ من ربک فلا تکونن ظہیرا للکافرین۔ قبل ترجمہ تفسیری آیت کے اولاً واضح ہو کہ اصطلاح تصوف میں معنے بروز کے یہ ہیں کہ کوئی انسان کسی دوسرے ایک انسان یا چند انسانوں کی قوت اور طبیعت میں پیدا کیا جاوے۔ پس جس طرح پر پہلا انسان خیر یا شر میں کامل ہوگا اسی طرح یہ انسان دوم بھی اس پہلے انسان کا مثیل اور نمونہ ہوگا بروز اور تمثل شریعت اسلامیہ میں جائز بلکہ واقع ہے۔ کما قال اللہ تعالیٰ فتمثل لھا بشرا سویا۔ یعنی حضرت جبرائیل اچھے خوبصورت آدمی کی شکل بن کر حضرت مریم کے سامنے کھڑے ہوئے۔ اور حضرت جبرائیل کا متمثل ہونا بصورت دحیہ کلبی کے احادیث صحاح میں بھی مذکور ہوا ہے۔ ہاں البتہ تناسخ باطل ہے۔ کما ثبت فی محلہ اور بروز اور تمثل میں فرق یہ ہے۔ کہ تمثل ایک اندک مدت کے لئے ہوتا ہے بخلاف بروز کے کہ وہ عمر بھر کے واسطے ہی اس آیت زیر تفسیر میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جملہ انبیاء ماسبق کا بمعنے قرار دیکر جامع تمام کمالات انبیاء کا اور آپ کی کتاب قرآن مجید کو مجموعہ جملہ صداقتوں اور فضائل غیر متناہیہ کا قرار دیا ہے۔ اسی لئے دوسری جگہ یہ فرمایا گیا ہے۔ کہ وما ارسلناک الا رحمۃ للعلمین یعنے تجھ کو تمام عالموں کی رحمت کے لئے ہی رسول کر کے بھیجا ہے وغیرہ ذلک من الآیات اور یہی مراد ہے۔ اس آیت سے کہ فبھداھم اقتدہ۔ یعنی اے پیغمبر تم تمام ہدایات انبیاء ماسبق کے نمونہ اور اسوہ بن جاؤ۔ یہ معنی اقتدا کے جو ہم نے کئے ہیں لغت عرب سے ثابت ہوتے ہیں۔ کیونکہ لفظ اقتدا کا مادہ قدوہ ہے جو بمعنے اسوہ کے ہیں۔ پس جبکہ اس کو باب افتعال میں لایا گیا تو بمعنے اسوہ بنانے کے ہو گیا۔ یہ معنے ہمنے اس لئے اختیار کئے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو سید المرسلین ہیں اور تمام انبیاؤں کے امام اور مقتدا ہیں۔ نہ مقتدی۔ مگر حسب ... انبیاء کے بعد مبعوث ہوئے ہیں۔ لہٰذا لفظ اقتدا کا ... جو معنی اسوہ ہو جانے کے ہیں۔ اور احادیث صحیحہ سے بھی ... ایام الانبیاء ہونا ثابت ہے۔ ولنعم ما قیل ...

در آن مسجد امام انبیاء شد ۔ ز صف پیشینیان پیشوا شد

اس امر کو ہم نے زیر تفسیر آیت میثاق کے شرح اور بسط کے ساتھ بیان کیا ہے ۔ اور آپ کی کتاب قرآن مجید کی نسبت فرمایا گیا ہے۔

یتلو صحفا مطہرۃ فیہا کتب قیمۃ ۔ یعنی یہ رسول تلاوت کرتا ہے تمام ایسے صحیفے جو پاک ہیں۔ جملہ عیوب اور نقصانات سے اور ان میں کتابیں ہیں جو راست اور درست کرنیوالی ہیں ۔ ہر ایک کجی اور ناراستی کو ۔ اب ثانیاً ترجمہ تفسیری آیت کا لکھا جاتا ہے کہ اے خاتم النبیین جامع جملہ کمالات انبیاء کے تجھ پر یہ قرآن مجید جو مہیمن تمام کتب سابقہ کا ہے ۔ ایک مقدار مخصوص کے ساتھ مقدر کر کر خدائی واحد نے نازل فرمایا ہے ۔ وہی خدائے واحد بے شک تم کو بوقت ضرورت کے جب تمہارے عود کرنیکا وقت ہوگا ۔ یعنے جبکہ ضرورت تمہاری لوٹانے کی واقع ہوگی تم کو ہمیشہ دنیا میں لوٹا کر لاتا رہیگا ۔ تاکہ جن تفاصیل معارف اور شروح حقائق کی ضرورت ہو وہ سب اسی کتاب جامع سے بیان کی جاویں ۔ اور آپ کی جمعیت اور نیز آپ کی کتاب کی جمعیت تمام عالم پر ثابت ہو ۔ اور قرینہ اس تفسیر پر یہ ہے جو فرمایا جاتا ہے ۔ کہ تم کہو کہ میرا پروردگار جو بتدریج انتہائی نقطۂ کمالات پر پہونچانے والا ہے ۔ وہ سب سے زیادہ تر جاننے والا اس شخص کا ہے ۔ جو ہدایت کیساتھ منجانب اللہ آوے ۔ یعنی وہ شخص کہ حقائق اور معارف قرآنی کا راستہ اس پر کھولا گیا ہو ۔ اور اس شخص کو بھی خوب جانتا ہے جو کھلی ہوئی گمراہی میں پڑا ہو ۔ اور معارف قرآنی کا راستہ اس پر بند کیا گیا ہو ۔ لہٰذا اوس کو تفاصیل معارف قرآنی پر پہنچنا ممکن ہی نہ ہوگا ۔ اور چونکہ بظاہر ایسی جمعیت معارف غیر متناہی کے لئے غیر مترقب تھی ۔ لہٰذا فرمایا جاتا ہے ۔ کہ اے پیغمبر تم کو توقع نہ تھی ۔ کہ ایسی کتاب جامع کمالات غیر متناہیہ کے لئے تم پر نازل کی جاوے گی مگر تمہارے رب نے بتقاضاء اپنی رحمت کے جو بتدریج تم کو جملہ کمالات انسانیہ پر پہنچانے والا ہے ۔ ایسا قرآن مجید نازل فرمایا کہ ہر تناسب اس کے مجملات میں تفاصیل مندرج ہیں ۔ پس جبکہ اس قرآن مجید میں ایسے فوائد غیر متناہیہ موجود ہیں تو تم اس کی تبلیغ کرتے رہو اور اپنی دعوت کو سیادت ترک کر کر کذبین کے مددگار مت ہو ۔ یہ تمام ہوا ترجمہ تفسیری ۔ واضح ہو کہ بعض مفسرین نے جو معاد سے مراد صرف مکہ معظمہ ہی لیا ہے ۔ وہ سیاق و سباق آیت کے مناسب نہیں ۔ کیونکہ اول تو لفظ معاد کا نکرہ ہے اور لفظ مکہ معرفہ ہے اندریں صورت کوئی وجہ موجبہ تعبیر معرفہ کی جو نکرہ کے ساتھ کیا گیا ۔ معلوم نہیں ہو سکتی ۔ ثانیاً مضمون ۔ **ان الذی فرض علیک القرآن** کو ساتھ مضمون **لرادک الی معاد** کے کوئی مناسبت نہیں ۔ ثالثاً ۔ **لرادک الی معاد** جملہ اسمیہ ہے جو استمرار پر دلالت کرتا ہے ۔ یعنی مضمون اس کا ہمیشہ متحقق رہیگا جیسا کہ فرمایا گیا ہے ۔ **انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون** ۔ اگر مکہ معظمہ میں تو آپ کا عود کرنا صرف ایک ہی مرتبہ واقع ہوا تھا

فان الاستمرار و غیر ذالک من الوجوہ الموجبۃ

رابعاً ۔ **قل ربی اعلم من جاء بالہدی** ۔ کو بھی در صورت معنی مذکور کی تفسیر مذکور کے پہلی آیت کے ساتھ کوئی ربط نہیں معلوم ہوتا ہے ۔ علیٰ ہٰذا القیاس ۔ عدم توقع آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی القاء کتاب معمولی کے لئے بھی غیر مناسب ہے کیونکہ آپ کی طبیعت اور فطرت میں مادہ نبوت و رسالت کا تو موجود ہی تھا ۔ پھر معمولی کتاب کے نزول کے لئے عدم توقع کے لئے ایک ایسی کتاب کامل ہونی چاہیئے ۔ جو تمام حد تقون اور معارف کے لئے حاوی اور جامع ہو ۔ اور اس کا نزول ایک رحمت عامہ و تامہ کا مقتضا ہو ۔ جو پورا مصداق ہو ۔ **الا رحمۃ من ربک** کا ۔ ان جو تفسیر آیات کی ہمنے لکھی ۔ اس سے ہر ایک جملہ دوسرے جملے کے ساتھ مربوط اور متناسب ہو گیا اور آخر آیات میں بھی طالبان ہدایت و اہل ہدایت کو امید دلائی گئی ہے ۔ کہ اپنی اس امید کو مکذبین کی روک ٹوک سے منقطع نہ کریں ۔ کہ قرآن مجید نعوذ باللہ جامع معارف غیر متناہیہ کے لئے نہ ہووے ۔ کما قال اللہ تعالیٰ ۔

ولا یصدنک من آیات اللہ بعد اذ انزلت الیک وادع الی ربک ولا تکونن من المشرکین

یعنی مخالفین کے اوہام و تکذیب جو اس معاد ضروری میں تیرے لوٹنے کی نسبت کرتے ہیں وہ تجکو اللہ تعالےٰ کے آیات قرآن مجید کی تبلیغ سے جو کاشف تفاصیل معارف لاتناہی کی ہیں روک نہ دیویں ۔ بعد اس کے کہ وہ آیات تیری طرف اتاری گئی ہیں ان تجکو چاہیئے ۔ کہ دعا کرتا رہ اور اس قول و کرم کی مکذبین مشرکین کو مت مان ۔ کیونکہ ایسے قول کا ماننا شرک ہے ۔ اور تو تو مشرکین میں سے ہرگز نہیں ہے ۔ اور چونکہ لفظ معاد میں تنوین تنکیر کی تعظیم کے لئے ہے ۔ لہٰذا اس میں یہ بھی اشارہ ہے ۔ کہ جب آخر زمانہ پر فتن میں مخالفین کے حملجات اسلام پر واقع ہونگے اور تیرے لوٹانے کی بڑی عظیم الشان ضرورت واقع ہوگی ۔ تو بطور بروز کے اس زمانہ ضلال مبین میں تجکو بالضرور لوٹا کر لاویں گے ۔ اور اس بروز محمدی کو **من جاء بالہدی** ۔ کا مصداق گردان کر مسیح موعود و مہدی آخر الزمان کریں گے ۔ **انا جعلناک مسیح بن مریم** اور اس کے مخالف بسبب اپنی ضلالت کے رفتہ رفتہ ہلاک اور تباہ ہو جائیں گے ۔ کما قال تعالیٰ ۔ **ومن ھو فی ضلال مبین** (جیسا کہ محاورہ عرب کا ہے ۔ کہ ضل الماء فی اللبن یعنی پانی گم ہو گیا دودھ میں ۱۲ منہ)

آگے رہی نزول کی بحث سو ہمنے اپنے رسائل میں کافی طور پر ثابت کر دیا ہے ۔ کہ نزول کے لئے آسمان سے اترنا ہرگز ضروری نہیں ہے ۔ مختار الصحاح میں عرب کا محاورہ تحریر کیا ہوا ہے کہ **انزلنی منزلا مبارکا والنزیل الضیف** (مجکو اوتار منزل مبارک پر ۔ نزیل مہمان کو کہتے ہیں ۔ دیکھو دیگر کتب معتبرہ لغات عرب کو ۔

پھر نظر ثانی کرو صحیح بخاری میں کہ ابن حجر نے [illegible] منعقد کیا ہے ۔ **باب نزول النبی صلعم [illegible]** اترنے نبی صلعم کا مقام حجر میں ۱۲) اب جناب ہی ارشاد فرماویں کہ آپکے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آیا آسمان سے نازل ہوئے تھے یا مدینہ شریف سے ہی تشریف لے گئے تھے ۔ اور خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بھی قرآن مجید میں لفظ نزول کا استعمال فرمایا گیا ہے ۔ قال تعالیٰ ۔ **قد انزل اللہ الیکم ذکرا رسولا یتلو علیکم آیات اللہ مبینات** (تحقیق اتارا اللہ نے تمہاری طرف یاد دلانے والا رسول ۔ تلاوت کرتا ہے تم پر اللہ کی آیات روشن ۱۲)

آگے رہا مرکوع ہونا سو وہ بھی ثابت بلکہ مشاہد ہے (مشتمل [illegible]) کیونکہ اس مسیح موعود کو قدر سیاہی [illegible] طول القامۃ [illegible] کہہ سکتے ہیں اور نہ قصیر القامت اور میں مصر [illegible] ظاہر ہو [illegible] تعبیر تعطیر الانام اور اشارات فی العبادات وغیرہ کو کہ مراد دو کپڑوں زرد رنگ سے دو قسم کے مرض ہیں جو اس مسیح موعود کو ابتداء جوانی سے عارض ہو رہے ہیں [illegible] کے جو ظاہر [illegible] رہی مصر کو دو کپڑے زرد رنگ [illegible] بحار الانوار وغیرہ کو اور کان راسہ یقطر [illegible] سے قطرے ٹپک رہے ہیں ۱۲) تکرار آپ تشریف لا کر ملاحظہ فرما لیجئے ۔ اور **لی الحمرۃ والبیاض** (رنگ سرخی سفیدی کی طرف مائل ۱۲) جو حدیث میں مذکور ہے ۔ اس کے معنے بھی گندمی رنگ کے ہی ہیں دیکھو شروح حدیث کو اور ظاہر ہے کہ جو رنگ حمرہ بیاض کی طرف مائل ہو وہ گندمی رنگ ہی ہوتا ہے ۔ پاس مسیح موعود میں موجود ہے پس یہ حدیث آپ کی لکھی ہوئی تو ہمارے لئے ایک بقول [illegible] ہو نہ آپ کے لئے ۔ ع

عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد

خمیر مایۂ دکان شیشہ گر سنگ است

اور یہ بحث ضمائر اور مماثلت کی جو ہمنے [illegible] آپ کی خاطر سے تحریر کی ہے ۔ ورنہ ہم تو یہ کہتے ہیں ۔ کہ اس حدیث [illegible] عیسے [illegible] موسوی مراد ہی نہیں ہے ۔ جیسا کہ آپ [illegible] ہیں عیسے موعود محمدی ہی مراد ہے ۔ جو مصداق **امامکم منکم یا امکم منکم** کا ہے ۔ [illegible] (تم کو [illegible] امام ۱۲) ([illegible])

حدیث میں موجود ہیں ۔ جو قرینہ ہیں [illegible] علامات کا عقل [illegible] خلاف عقل [illegible] علامات کے [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] [illegible]

اور کسر صلیب وغیرہ حجت و برہان کے ذریعہ سے ہوگا۔ نہ سیف وسنان سے اور یہی شرب ثانی ہے۔ اور اسی لئے حدیث میں یہ لفظ بھی موجود ہیں۔ و انی اولی الناس بعیسی بن مریم (بے شک میں قریب تر آدمیوں کا ہوں ساتھ عیسے بن مریم موعود کے ۱۲) یعنی میں سب آدمیوں سے زیادہ تر قریب تر ہوں۔ ساتھ عیسے بن مریم موعود کے کیونکہ عیسے موعود تو صرف میرے دین کو ہی قائم کریگا۔ نہ دین موسوی کو ہاں صرف فرق یہ ہے کہ میرے وقت میں شرب اول واقع ہو۔ اور اس کے وقت میں شرب ثانی واقع ہوگا۔ اور اگر اس حدیث میں عیسے سے مراد وہی عیسے نبی اسرائیلی ہوں۔ تو پھر یہ نکتہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ دین اسلام اور تعلیم عیسوی میں بون بعید ہے۔ دیکھو اناجیل کو۔ پھر ان عیسے اسرائیلی کے ساتھ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اولی الناس کیونکر ہو سکتے ہیں۔ اور لم یکن بینی و بینہ نبی (نہیں ہے درمیان میرے اور درمیان اس کے کوئی نبی ۱۲) بہت درست ہے۔ کیونکہ اس تیرہ سو برس میں کسی مامور من اللہ نے دعوی نبوت جزئیہ کا بھی نہیں کیا۔ اس کا بیان آپکی دلیل دوم کے رد میں انشاء اللہ آوے گا۔ فانتظروا اور امھاتھم شتی و دینھم واحد (مائیں ان کی مختلف ہیں اور دین ان کا ایک ہی ہے ۱۲) کا مطلب بھی اس صورت میں بہت درست ہوگیا۔ کیونکہ دین تو بمنزلہ باپ کے ہے۔ جو سوائے ایک باپ کے دوسرا باپ حقیقی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ماں کو در حالت کسی کی زوجہ ہونے کے دوسرا زوج درست نہیں ہو سکتا ہے۔ اور اسی دین کے لئے مجددین مختلف اور شتی الوقع ۔ ۔ ہوتی ہیں۔ جو بمنزلہ امہات کے ہیں جن کا تعدد زوج کے لئے جائز ہے۔ جیساکہ اوپر مذکور ہوا اور یہ بھی ظاہر ہے کہ دین اسلام کا غلبہ اور اظہار کل ادیان پر بجز حجت اور برہان کے سیف وسنان سے ہو ہی نہیں سکتا۔ کیونکہ کسی کے داخل ہونے دین اسلام میں جو بزور شمشیر ہو کیا نتیجہ پیدا ہو سکتا ہے۔ پس یہی شرب ثانی ہے۔ جو موجب اظہار اور غلبہ دین اسلام کو ہے اور دوسری حدیث میں بھی ہم یہی کہتے ہیں کہ عیسے بن مریم سے مراد مسیح موعود ہیں۔ لاغیر۔ کیونکہ اس حدیث میں خروج دجال کا ذکر کرنا قرینہ ہے اس امر کا کہ مراد اس سے عیسے موعود ہی ہیں۔ اس لئے کہ ہلاک دجال کا ۔ ۔ عیسے موعود ہی کے ہاتھ سے ہوویگا اور یہ امر ظاہر ہوتا ہے صحیح بخاری کے بغور مطالعہ کرنے سے کیونکہ اس میں عیسے کے دو حلیے مختلف لکھے ہوئے ہیں۔ ایک گندمی رنگ سیدھے بال والا جو مسیح موعود ہے اور دوسرا سرخ رنگ گھونگر والے بال والا۔ یعنی نبی اسرائیلی پہلے مسیح کے ساتھ تو دجال کا ذکر ہے اور وہی مسیح محمدی ہے۔ اور دوسرے کے ساتھ دجال کا ذکر نہیں۔ جو مسیح اسرائیلی ہے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار پس جس طرح پر کہ دو حلیے مختلف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھلائے گئے۔ ایک مسیح اسرائیلی کا حلیہ اور دوسرا مسیح محمدی کا حلیہ۔ اسی طرح پر اس حدیث میں جیساکہ حضرت موسے اور حضرت ابراہیم سے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات ہوئی۔ اسی طرح پر عیسے محمدی سے بھی عالم مثال میں ملاقات ہوئی۔ اس میں کونسا محذور شرعی لازم آتا ہے۔ بلکہ اس میں تو کمال علم آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ثابت ہوتا ہے۔ جو مصداق ہیں۔ علمت علم الاولین والاخرین (سکھایا گیا ہوں میں علم اولین و آخرین کا ۱۲) کے۔ کیونکہ انبیاء اولین ابراہیم و موسے سے بھی آپکی ملاقات ہوئی اور عیسے محمدی آخر زمان بھی عالم ارواح میں آپ کو دکھائی گئے۔ جیساکہ دیگر امور اشراط الساعۃ اور حشر و نشر کے واقعات دکھلائے گئے۔ اور چونکہ عیسے محمدی آخر زمانہ میں آنیوالے تھے اس مناسبت سے قیامت کے وقوع کا بھی انہیں سے ذکر ہوا۔ اور اوروں نے بھی کی طرف اس کے احوال کا رد اور رجوع کیا گیا۔ اور پھر انہوں نے اپنا کام وہی بھی آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کیونکہ وہ آپکے غلام اور خادم تھے۔ اور ان کا ہی فرض منصب تھا۔ اور قیامت سے بھی زیادہ تر نسبت رکھنے والے تھے۔ بسبب قرب ان کی بعثت کے جو زمانہ آخر میں ہے ساتھ قیامت کے۔ علاوہ بریں ہمکو کیا ضرورت پڑی ہے۔ کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کشف کو اوائل انبیاء ہی کے ساتھ مخصوص اور منحصر کریں۔ باوجودیکہ آپ مصداق ہیں علمت علم الاولین والاخرین کے اور آپکی شان میں اللہ تعالے فرماتا ہے۔ وکان فضل اللہ علیک عظیما (اور ہے تجھ پر بہت بڑا فضل اللہ تعالیٰ کا) دوسری دلیل آپ کی یہ ہے۔ کہ مسلم کی حدیث میں پانچ بار عیسے موعود کے لئے لفظ نبی اللہ کا آیا ہے۔ اگر مرزا صاحب نبی ہیں تو بحکم آیت ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین (و لیکن اللہ تعالیٰ کے ایسے رسول ہیں جو انتہا درجہ تمام نبوتوں پر پہنچے ہوئے ہیں ۱۲) کے کفر لازم آتا ہے۔ الی آلاخر ۔ اقول الجناب والا۔ تو سب سے اول آپ ہی پر کفر لازم آتا ہے۔ کیونکہ جب آپ کے نزدیک عیسے نبی اسرائیلی آخر کار مبعوث ہوویں گے۔ تو پھر خاتم النبیین تو حضرت عیسے ہوئے۔ نہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اب فرمائیے۔ کہ انا خاتم النبیین لا نبی بعدی۔ (میں ہی خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی آنیوالا نہیں ۱۲) جو آپکے نزدیک احادیث متواترہ سے ہے۔ آپ کے اس کا کیا جواب ہے۔ اور لانبی بعدی میں چونکہ کلمہ لا نفی جنس کے واقع ہوا ہے۔ لہذا آپ کو یہ بھی گنجائش باقی نہیں رہی۔ کہ کسی نبی قدیم کو بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین کے لاسکیں علاوہ بریں ایک بڑی مصیبت آپ پر یہ بھی وارد ہوگی کہ نص قرآنی میں موجود ہے۔ مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد۔ یعنی قول حضرت عیسے کا بشارت دینے والا اس رسول کا ہوں جو میرے بعد آوینگے اور نام ان کا احمد ہے (۱۲) یعنی جبکہ آپکے نزدیک حضرت عیسے ابھی تک بقید حیات آسمان دوم وغیرہ پر بیٹھے ہوئے ہیں تو پھر لازم آیا کہ حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم ابھی تک مبعوث ہی نہیں ہوئے کیونکہ کسی نبی کی بعدیت مطلقہ سے اگر کوئی قرینہ صارفہ موجود نہ ہو۔ تو بعدیت بعد الموت ہی ہوگی لاغیر۔ اب کہئے کہ میں الزام ان کو دیتا تھا قصور اپنا نکل آیا۔ اور اگر آپ کہیں کہ حضرت عیسے عہدہ نبوۃ سے معزول ہوکر مبعوث ہوں گے۔ تو اولاً تو یہ عرض ہے۔ کہ ہنوز دلی دور است۔ کیونکہ اول ان کی حیات کا تو اثبات کیجئے ثانیاً۔ اور پھر آسمان پر بجسد عنصری اوٹھایا جانا اور پھر ثالثاً بجسد عنصری آسمان پر سے اوترنا۔ آپ ثابت فرماویں۔ جسکا ابطال ہمارے صدہا رسائل میں موجود ہے۔ رابعاً۔ ہم کہتے ہیں کہ فقہ اکبر وغیرہ کی شروح میں لیسے خیال کو کہ کسی نبی کو معزول عن النبوت اعتقاد کیا جاوے۔ کفر لکھا ہوا ہے۔ کما قال اللہ تعالیٰ ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسھم۔ (بے شک اللہ تعالیٰ نہیں بدلتا ہے حالات کسی قوم کو۔ جب تک وہ خود اپنے حالات متعلقہ اپنی نفسوں کو تبدیل نہ کریں ۱۲) حضرت عیسے نے کون سا گناہ کبیرہ کیا ہے۔ جو نبوت سے معزول یا متغیر ہو کر نازل ہوں گے۔ اور خامساً ہم کہتے ہیں۔ کہ اس صورت میں حضرت عیسے معزول عن النبوت ایک رجل ہوئے رجال بنی اسرائیل میں سے۔ پس ان کی لئے کون سی ترجیح حاصل ہوئی۔ اس امتی رجل پر جس کے حق میں۔ کنتم خیر امۃ اخرجت للناس الآیہ (تم تمام امتوں سے افضل اور بہتر ہو جو پیدا کئے گئے ہو۔ جملہ آدمیوں کی ہدایت کے لئے ۱۲) وارد ہوا ہے خصوصاً اس مجدد پر جو خیر الامم میں راس صدی پر مبعوث ہوکر عیسے موعود ہو۔ جس کے لئے ہزاروں ادلہ ناہرہ نقلیہ اور نشانات باہرہ سماویہ وارضیہ موجود ہیں۔ دیکھو ہمارے رسائل کو۔ بعد ہمارے مسلک کی بموجب اس حدیث مسلم میں جو لفظ نبی اللہ کا پانچ دفعہ آیا ہے۔ اس سے نبی تشریعی مراد نہیں بلکہ ایک امتی مراد ہے۔ چنانچہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ ؎

من نیستم رسول و نیاوردہ ام کتاب
ہان ملہم استم و ز خداوند منذرم

ہاں البتہ جو مجدد باوجود امتی ہونے کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملہم ہو۔ اس کو نبی خبر دینے والا کہہ سکتے ہیں کیونکہ سلسلہ الہامات اور مکالمات الہیہ کا اس امت میں قیامت تک جاری رہے گا۔ کما قال اللہ تعالیٰ۔ ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیھم الملائکۃ الا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون نحن اولیاؤکم فی الحیوۃ الدنیا وفی الآخرۃ۔ (بے شک جن لوگوں نے اقرار کیا کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے۔ پھر اس قول پر قائم رہے ان پر فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ کہ نہ کچھ اندیشہ اور خوف کرو

نہ رنج کرو۔ اور خوش ہو تم ساتھ بہشت کے جس کا تم وعدہ دیے جاتے تھے ہم تمھاری زندگانی دنیا میں بھی دوست ہیں اور آخرت میں بھی ہوں گے ۱۲)

اس آیت سے ثابت ہوا کہ اہل استقامت پر نزول ملائکہ کا واسطے ابشار کے حیوۃ دنیا میں ہی ایک ثابت شدہ صداقت ہے۔ اور معنے نبی کے جو خبر دینے والا اللہ کی طرف سے ہیں۔ اس آیت سے ایسے اہل استقامت کے لئے ثابت ہوتے ہیں۔ پس انہیں معنی کی رو سے عیسےٰ موعود کو حدیث مسلم میں نبی اللہ فرمایا گیا ہے۔ اس میں کونسا محذور شرعی لازم آتا ہے۔ ان محذورات مذکورہ و غیر مذکورہ میں سے جو کہ آپ پر وارد ہوتے ہیں۔ مثلاً اگر خود حضرت عیسےٰ ہی آخر زمانہ میں آویں گے۔ اور بعض محرمات اسلامیہ کو حلال کر دیں گے تو اہل اسلام ان پر کوئی اعتراض نہیں کر سکتے کیونکہ وہ اس اعتراض کے جواب میں اہل اسلام پر اس آیت کو پیش کر کے کہہ سکتے ہیں۔ کہ یہ منصب مجھکو خود تمھارے قرآن مجید نے عطا فرمایا ہے۔ حیث قال اللہ تعالیٰ۔ ولاحل لکم بعض الذی حرم علیکم۔ پھر آپ اس آیت کے مقابلہ میں ان کو کیا جواب دے سکتے ہیں۔ یا وہ یہ اگر کہیں کہ میرے بعد آپ کے نبی محمد رسول اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوویں گے ابھی تک تو میں زندہ ہوں لہذا احمد صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث نہیں ہوئے کما قال اللہ تعالیٰ۔ مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد۔ تو آپ کے پاس جواب اس کا کیا ہے۔ یا اگر وہ کہیں کہ تمھارے قرآن مجید میں نعوذ باللہ اکثر اغلاط واقع ہو گئی ہیں۔ جیسا کہ کنت علیہم شھیدا ما دمت فیھم۔ فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم۔ (جب تک کہ میں ان میں زندہ رہا میں ان کا نگران رہا۔ پس جبکہ تو نے مجھ کو وفات دیدی۔ تو تو ہی ان پر نگران تھا ۱۲) اور وجہ اس کی غلط ہونیکی یہ بیان کریں۔ کہ میرے آسمان کے اٹھائے جانے کے بعد ھی تو میری امت مشرک اور گمراہ ہو گئی ہے۔ اور اب میں آسمان پر سے نازل ہو کر آیا ہوں جو ان کو راہ ہدایت پر لا رہا ہوں۔ اور چالیس برس تک میں ان کو دعوت کروں گا۔ اور بموجب وان اھل الکتاب الا لیومنن بہ قبل موتہ (اور کوئی اہل کتاب میں سے باقی نہیں رہے گا۔ جو قبل موت اس کے ایمان نہ لاوے ۱۲) کے جملہ اہل کتاب مجھ پر ایمان لے آویں گے۔ ان تمام حالات کو مسلمانوں قرآن مجید بیان کرنا بھول گیا لہذا قرآن میں یہ ایک بڑی غلطی واقع ہو گئی ہے جس میں میرا جھوٹھا ہونا لازم آتا ہے۔ ایسے غلط جواب دینے میں پھر میری نجات کب ہو سکتی ہے۔ کیونکہ اس آیت کے آگے ہی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ھذا یوم ینفع الصادقین صدقھم۔ پھر اس کا جواب آپ کیا دیویں گے۔ یا اگر وہ کہیں۔ کہ آیت استخلاف میں جو حرف منکم کہا گیا ہے۔ یہ بھی غلط ہے۔ کیونکہ آخری استخلاف تو میرے ذریعہ سے واقع ہوا۔ اور میں بنی اسرائیل میں سے ہوں نہ تم میں سے۔ تو پھر اس کا کیا جواب ہوگا۔ یا اگر وہ امت محمدیہ سے فرماویں۔ کہ میرے پاس سے تم چلے جاؤ۔ اور دور ہو جاؤ۔ میں تم کو ہرگز ہدایت

نہیں کرتا کیونکہ میں تو صرف بنی اسرائیل کے لئے رسول ہو کر آیا ہوں خود تمھاری کتاب میں موجود ہے۔ کہ رسولا الی بنی اسرائیل۔ پھر آپ اس کا جواب بجز اپنی محرومی اور بدنصیبی کے کیا دے سکتے ہیں۔ افسوس کہ نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم نہ ادہر کے ہوئے نہ ادہر کے ہوئے۔ صد افسوس ہے آپ کی بدنصیبی پر کہ درپئے شیطان جان ہم رفت۔ این ہم رفت و آن ہم رفت۔ یا اگر وہ کہیں کہ تمھارے قرآن مجید میں صرف ایک ہی غلطی نہیں ہے۔ بلکہ نعوذ باللہ صدہا غلطیاں واقع ہو گئی ہیں۔ کیونکہ میری نسبت یہی لکھا ہے۔ کہ میں کھاتا پیتا تھا۔ کانا یاکلان الطعام۔ حالانکہ دو ہزار برس یا زائد تک میں آسمان پر بجسد عنصری مقیم رہا ہوں۔ میں نے وہاں پر کوئی طعام نہیں کھایا۔ یا اگر وہ کہیں۔ کہ ولکم فی الارض مستقر و متاع الی حین۔ نعوذ باللہ غلط ہے۔ علےٰ ہذا القیاس۔ فیھا تحیون وفیھا تموتون ہی غلط ہیں۔ کیونکہ دیکھو میں مدت دراز تک آسمان پر مستقر رہا ہوں۔ اور میری حیات کتنی مدت دراز تک آسمان پر ثابت ہو چکی ہے۔ تو پھر آپ اس کا کیا جواب دیویں گے۔ یا اگر وہ کہیں کہ دیکھو میرے ابن اللہ ہونے کی یہ دلیل قوی تمھارے قرآن مجید میں موجود ہے۔ کہ جب تمھارے نبی کے مخالفین نے کہا تھا۔ او ترقیٰ فی السماء ولن نومن لرقیک حتیٰ تنزل علینا کتابا نقرءہ (یا آسمان پر چڑھ جاؤ اور ہم ہرگز ایمان نہ لاویں گے تمھارے چڑھ جانے پر بھی یہاں تک کہ تم اوتار لاؤ ہم پر ایک کتاب کہ جو ہم اس کو پڑھ بھی لیویں۔ ۱۲) تو یہ جواب ملا تھا کہ قل سبحان ربی ھل کنت الا بشرا رسولا۔ (کہدو تم ان سے کہ سبحان اللہ۔ یہ بدیہی نشان کیونکر واقع ہو سکتا ہے۔ کیونکہ میں نہیں ہوں۔ مگر ایک بشر رسول یعنے نہ فرشتہ رسول ۱۲) جسکا مفہوم صریح یہ ہے۔ کہ کوئی بشر رسول آسمان پر نہیں جا سکتا۔ ہاں اگر کسی کا مرتبہ بشر رسول سے بھی بڑھ کر ہو تو وہ آسمان پر جا سکتا ہے۔ پس میرا مرتبہ بشر رسول سے بڑھ کر ہے یعنی میں ابن اللہ ہوں۔ کیونکہ میں مدت دراز تک آسمان پر رہا ہوں۔ تو آپ ان کی اس دلیل کا کیا جواب دیویں گے۔ بینوا توجروا۔ یا اگر وہ کہیں کہ نعوذ باللہ قرآن میں یہ بھی ایک بڑی غلطی واقع ہو گئی ہے۔ کہ قرآن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قبل کے تمام رسولوں کا گذر جانا اور فوت ہو جانا بیان فرماتا ہے کما قال اللہ تعالیٰ۔ وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل افان مات او قتل انقلبتم علیٰ اعقابکم۔ (اور نہیں ہیں محمد۔ مگر ایک رسول بہ تحقیق گذر چکے اس سے پہلے تمام رسول تو کیا اگر وہ مر جاویں یا قتل کئے جاویں۔ تو تم پھر جاؤ گے اپنی ایڑیوں کے بل ۱۲) پھر آپ اس کا کیا جواب دیویں گے۔ یا اگر وہ کہیں کہ قرآن مجید میں ایک عظیم الشان غلطی یہ بھی واقع ہو گئی ہے جو آیت واوینھما الی ربوۃ

ذات قرار ومعین (اور پناہ دی ہم نے ان دونوں کو ایسے ٹیلے پر جس میں ان کا قرار رہا اور اس میں پانی اور چشمہ بھی تھا ۱۲) میں بجائے علی السماء وغیرہ فرما دیا ہے۔ یعنی یوں فرمانا چاہئے تھا۔ واوینھما علی السماء یا اوینٰہ علی السماء۔ غرض کہ میں کہاں تک اون محذورات کو تحریر کروں۔ جو آپ کی مسلک پر لازم آتے ہیں۔ یہ چند ایرادات ہیں۔ جو آپ کی خدمت میں حضرت عیسےٰ کی طرف سے پیش کئے گئے ہیں۔ پھر اگر حضرت عیسےٰ کی ان تمام ایرادات واعتراضات مذکورہ وغیر مذکورہ کو آپ نے تسلیم کر کے سکوت اختیار فرمایا۔ تو آپ کے ہاتھ سے تمام قرآن مجید فوت ہو جائے گا۔ اور اگر آپ نے ان تمام ایرادات مذکورہ وغیر مذکورہ کو رد کرنا شروع فرمایا۔ تو آپ جیسے لوگی صاحبان کو ان حضرت عیسےٰ موعود کے ساتھ بھی ایک بڑا مناظرہ یا مجادلہ پیش آئیگا جس سے آپ کو خلاص قیامت تک حاصل نہ ہو سکے گا۔ اور بعد اللتیا والتی آپ ایسے عیسےٰ کو بھی دجال و کذاب ہونیکا ہی فتویٰ دیویں گے۔ جس عیسےٰ کو آپ موعود قرار دیکر اس کے اوترنے کا انتظار کر رہے ہیں۔ اس کی تصدیق کیونکر حاصل ہو سکتی ہے۔ کیونکہ یہاں آتش در کاسہ موجود۔ بینوا توجروا کچھ واضح ہو۔ کہ ایک امتی کا جزوی نبی ہونا حسب الحکم آیت ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیھم الملائکۃ الا یہ کے ہرگز ہرگز آیت خاتم النبین کے منافی نہیں ہو سکتا ہے۔ دیکھو مجمع بحار الانوار کے تکملہ کو جسمیں حضرت عائشہ کا یہی مذہب لکھا ہوا ہے۔ عن عائشۃ۔ قولوا انہ خاتم النبیین ولا تقولوا لا نبی بعدہ۔ (بے شک کہو تم آپ کو خاتم النبیین لیکن یہ مت کہو کہ اس کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا) تکملہ مجمع البحار صفحہ ۸۵۔ اور دجالین کذابین کے بارے میں جو احادیث وارد ہوئی ہیں۔ وہ اونھیں لوگوں کے بارہ میں ہیں۔ جو بمقابلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آپ کی حیات میں یا بعد آپ کی وفات کے آپ کے خلفاء اور نائبوں کی حیات میں یا ان کی وفات کے بعد پیدا ہوویں گے اور ہوئے اور چونکہ سلسلہ خلافت نبوی کا حسب آیت استخلاف کے قیامت تک جاری ہے۔ لہذا سلسلہ دجالین کا بھی ان کے مقابلہ میں قیامت تک رہیگا۔ کما قال اللہ تعالےٰ وانظرنی الی یوم یبعثون قال انک من المنظرین (پس مہلت دی تو مجھکو قیامت کے دن تک فرمایا بے شک تو مہلت دیئے گیوں میں سے ہے ۱۲) پس بحکم لکل فرعون موسےٰ کے یہ نہیں ہو سکتا ہے۔ کہ کوئی فرعون تو موجود ہو اور موسےٰ مبعوث نہ ہو علیٰ ہذا القیاس۔ یہ بھی نہیں ہو سکتا ہے کہ دجال تو موجود ہو۔ اور کوئی عیسےٰ موجود نہ ہو۔ کیونکہ قرآن مجید اور دین اسلام کی حفاظت کا وعدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بڑی تاکید شدید سے واقع ہو چکا ہے۔ کما قال اللہ تعالیٰ۔ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔ اگر بمقابلہ دجالین کے کوئی مسیح صادق موجود نہیں تو دین اسلام کیونکر محفوظ و مصون رہ سکتا ہے۔ ان اللہ لا یخلف المیعاد۔ (تحقیق اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ میں

خلافت نہیں کرتا ہے ۱۲) اور واقعات سے بھی یہ ثابت ہوا ہے کہ فرعون و موسیٰ کے وجود کا ملازم یا عیسیٰ اور دجال [illegible] باہم اس کا سلسلہ تیرہ سو برس سے برابر چلا آتا ہے۔ دیکھو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں ابوجہل و ابولہب اور [illegible] وغیرہ کا وجود اور خلفاء راشدین کے وقت خلافت میں انکے مخالفین اور مرتدین کا مقابلہ [illegible] برابر چلا آرہا ہے۔ صدق اللہ تعالیٰ قال انک من المنظرین [illegible] مسیح موعود کے وقت میں بھی چند شخصوں نے [illegible] مسیحیت کا کیا لیکن [illegible] میں یا تو وہ لوگ بالکل تباہ ہو گئے یا ذلت و گمنامی میں چلے گئے۔ چنانچہ ان کے ایک دجال تو اس شہر دہلی میں بھی موجود ہے جو مصداق ہے کالذی استھوتہ الشیاطین فی الارض حیران۔ (مانند اس شخص کی کہ شیاطین نے اس کو بہکا دیا ہو اور وہ زمین بیابان میں حیران و پریشان مارا مارا پھرتا ہے ۱۲) [illegible] الوہیت کی [illegible] جس کا دعویٰ چند عرصہ میں [illegible] واما الذین [illegible] واما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض۔ (لیکن جو کچھ خاک [illegible] چلا جاتا ہے اور جو لوگوں کو نفع دینے والا ہے یعنی پانی وہ زمین میں ٹھہر رہتا ہے ۱۲) [illegible] ہباءً منثورا ہو گیا۔ اور دوسرا دجال [illegible] لاہور میں [illegible] جس کا دجال و کذاب ہونا ہم نے رسالہ [illegible] القرآن عن [illegible] الشیطان میں اور نیز رسائل ازالۃ الوہم [illegible] وغیرہ میں بخوبی ثابت کر دیا ہے [illegible] ان رسائل کا ملاحظہ فرمایا ہو [illegible] اور یہی وجہ ہے کہ [illegible] جہاں ذکر [illegible] دجال کا آیا ہے وہاں [illegible] [illegible] دجال [illegible] [illegible] [illegible] ناکہ ان [illegible] [illegible] دجال [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] مسیح [illegible] [illegible] صفات الوہیت اور ملکیت [illegible] مولانا آپ کی خدمت میں بڑی [illegible] مسیح و دجال کے عقائد [illegible] [illegible] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] الدجال [illegible] من امتی سبعون الفا علیہم [illegible] رواہ فی شرح السنۃ۔ (یا لم ہو جاویں گے میری امت سے ستر ہزار ایسے

مولوی لوگ جو طیلسان [illegible] لباس پہنے ہوئے ہوں گے۔ یعنی مثل [illegible] کے ۱۲ منہ)

اور چونکہ احادیث متعلقہ دجال کے از قسم مکاشفات یا رویا ہے ہیں۔ لہذا آپ پر ان کی تعبیر و تاویل موافق علم تعبیر الرویا کے کچھ دشوار نہیں ہے۔ آخر آپ اس حدیث متفق علیہ کی بھی تو تاویل کرتے ہی ہوں گے جس میں مسیح دجال کے لئے بیت اللہ کا طواف کرنا وارد ہوا ہے حالانکہ احادیث صحاح میں مکہ اور مدینہ میں اس کا داخل نہ ہونا بھی لکھا ہوا ہے۔ کہ حرمتا علیہ کلتاھما۔ (یعنی مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ دونوں میں داخل ہونا اس پر حرام ہے۔ ۱۲ منہ) پھر طواف بیت اللہ اس کے لئے کیونکر ہو سکتا ہے۔ علاوہ بریں اس دجال کذاب کو طواف بیت اللہ کرنے کی کون سی ضرورت واقع ہو سکتی ہے۔ پس جو اس حدیث کی آپ تعبیر و تاویل کر سکتے ہیں۔ اسی طرح پر دیگر احادیث دجال کی تعبیر حسب علم تعبیر الرویا کے ہو سکتی ہے۔ کیا ضروری ہے کہ ہر ایک ایسی حدیث اپنے ظاہر الفاظ ہی پر محمول کی جاوے۔ ہم اس جگہ پر ایک حدیث کی تعبیر [illegible] پیش کرتے ہیں۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلعم قال یخرج الدجال علی حمار اقمر ما بین اذنیہ سبعون باعا رواہ البیہقی فی کتاب البعث والنشور۔ (یعنی خروج کریگا دجال ایک خوبصورت گدھے پر جس کے دونوں کانوں کے درمیان ستر باع کا فاصلہ ہوگا ۱۲) اب غور کرو کہ تعطیر الانام فی تعبیر المنام میں لکھا ہے۔ و یدل الحمار فی المنام علی والی الامر والحمار یدل ایضا علی المعیشۃ (اور خواب میں گدھے کا دیکھنا دلالت کرتا ہے کہ سب کاموں کا مالک ہو اور نیز دیکھنا اس کا معیشت پر بھی دلالت کرنے والا ہے۔ ۱۲)

[illegible] المسافر [illegible] سفر [illegible] (جس سے مراد سواریاں [illegible] سفر کرتا ہے اور نیز اس کا [illegible] کاموں کے آسان کر دینے پر بھی دلالت کرتا ہے ۱۲) اب ملاحظہ فرمائیے کہ عیسائیوں میں جو اس آخر زمانہ کے دجال اکبر ہیں یہ سب امور موجود ہیں دیکھو تمام دنیا کے امور کے یہی والی اور حاکم ہیں۔ مراکب بحری اور بری جہاز اور ریل وغیرہ [illegible] ایجاد کئے ہیں۔ وہ ازمنہ تا [illegible] میں جہاں [illegible] تمام دنیا میں سفر جو یہ قوم کرتی ہے وہ سفر [illegible] وقت میں کرتے تھے۔ تمام مشکل کاموں کو بذریعہ کلوں کے جو اس قوم نے سہل و آسان کر دیا ہے۔ اس درجہ کا [illegible] [illegible] ایضا۔ و یدل الحمار علی العالم بلا عمل۔ (اور دلالت کرتا ہے گدھے کا دیکھنا ایسے عالم پر جو بلا عمل ہو) یہ قوم تمام بے بل [illegible] کے عالم ہو کر کس قدر بے عمل رہتی ہے کہ ہدایات موسوی کا ان کا عمل ہے اور نہ ہدایات عیسوی پر ایک ذرہ بھر عمل کرتے ہیں۔ ایضا والبغل والحمار ذکوھا دلیل علی الزینۃ۔ (اور سواری خچر اور گدھوں کا دیکھنا دلیل ہے زینت کی ۱۲) تمام دنیا کی چیزوں کی جس قدر زینت اس قوم نے کی ہے وہ کس قوم نے کی ہے۔ ایضا

والحمار جید الانسان وسعیہ کیف ما راہ سمینا کان او مہزولا فاذا کان الحمار کبیرا فھو رفعۃ فان کان جید المشی فھو فائدۃ الدنیا واذا کان جمیلا فھو جمال لصاحبہ واذا کان ابیض فھو زین صاحبہ و بہاءہ (اور گدھا انسان کی سعی اور کوشش پر دلالت کرتا ہے جس کیفیت سے اس کو دیکھا جاوے فربہ یا دبلا۔ اگر بڑا گدھا دیکھا جائے تو اس سے مراد بلندی اور رفعت ہوگی۔ اور اگر عمدہ چال کا دیکھا جاوے تو دنیا کا فائدہ مراد ہوگا۔ اور اگر خوبصورت دیکھا جائے۔ تو اس سے مالک گدھے کی خوبصورتی مراد ہوگی۔ اور جو سفید گدھا دیکھا جاوے تو اس سے مالک گدھے کی رونق اور زینت مراد ہوگی منہ ۱۲)

یہ جملہ امور بالکمل ترین وجہ اس قوم میں موجود ہیں۔ ایضا

ومن رکب حمارا وشی بہ مشیا ملیا موافقا فان جدہ وسعیہ موافق حسن۔ (اور جو دیکھے کہ گدھے پر سوار ہوا اور اچھی چال سے وہ اس کو لے چلا تو مراد یہ ہے کہ اس کی سعی اور کوشش خوب موافق تقدیر کے ہے ۱۲) دیکھو اس قوم کی تدابیر کس قدر موافق تقدیر کے واقع ہوئی ہیں۔ کہ جس امر کا ارادہ کرتے ہیں۔ اس کو اکمل کر کے چھوڑتے ہیں۔ وغیر ذالک من التعبیرات اور ما بین اذنیہ سبعون باعا۔ جو اس کے کبیر ہونے پر دال ہے۔ اسکی انتہا درجہ کی رفعت پر دلالت کرتا ہے۔ جیسا کہ مشاہدہ ہو رہا ہے علاوہ بریں یہ کہ اگر حمار اقمر سے مراد سواری ریل لی جائے تو بھی درمیان دونوں کانوں گاڑی کے جو انجن سے لے کر بریک تک بمنزلہ دو کانوں کے ہیں۔ اکثر تفاوت ستر باع ہی کا ہوتا ہے۔ اور علاوہ بریں [illegible] مراد [illegible] سے کثرت ہی ہوتی ہے۔ غرض کہ اس قسم کی تعبیر اکثر احادیث متعلق دجال میں کی جاوے تو مراد صحیح معلوم ہو سکتی ہے جس میں کسی طرح کا محذور شرعی لازم نہیں آتا ورنہ پھر فرمائیے کہ انی اری سبع بقرات سمان یاکلھن سبع عجاف وسبع سنبلات خضر واخر یابسات (تحقیق میں دیکھتا ہوں سات گائیں موٹی تازی کہ کھائی جاتی ہیں ان کو سات گائیں سوکھی دبلی اور نیز دیکھتا ہوں سات بالیں ہیں سبز اور دوسری سات بالیں ہیں خشک ۱۲) سے کیا مراد ہوگی۔ اگر اپنی ظاہری پر محمول ہو پھر تعبیر حضرت یوسف کی جو قرآن مجید میں مذکور ہے آپ کی مسلک کے بموجب محض غلط ہو جاویگی۔ ونعوذ باللہ منھا یتمال [illegible] تعالیٰ حکایتا عن یوسف قال تزرعون سبع سنین دابا فما حصدتم فذروہ فی سنبلہ الا قلیلا مما تاکلون ثم یاتی من بعد ذالک سبع شداد یاکلن ما قدمتم لھن الا قلیلا مما تحصنون الایۃ۔ (یوسف نے جواب دیا کہ تم کھیتی کرو گے سات برس حسب دستور تو جو فصل کاٹو اس کو بالوں میں رہنے دو۔ مگر تھوڑا سا جس کو تم کھاؤ گے۔ پھر اس کے بعد سات برس سخت قحط کے آویں گے جن میں پہلا جمع ہوا تم کھا جاؤ گے جو ان کے لئے

جمع کیا تھا مگر تھوڑا سا جو وسطیٰ بیچ سکے تم نے محفوظ رکھا ہوگا (۱۲) اور اگر فرض کیا جاوے کہ کوئی وصف دجال کا احادیث میں ایسا مذکور ہوا ہو کہ وہ اس مسیح دجال پر صادق نہ آتا ہو تو احادیث صحاح سے تعدد دجاجلہ کا بھی ثابت ہو چکا ہے۔ تو اس وصف کو ہم دوسرے دجاجلہ پر محمول کریں گے۔ یہ کیا ضرور ہے۔ کہ باوجود تعدد دجاجلہ کے جو مخالفین کو بھی مسلم ہے۔ ہر ایک وصف مذکورہ فی الاحادیث کو اسی مسیح دجال پر منطبق کریں۔ اب خلاصہ کلام یہ ہے کہ چونکہ حضرت عیسےٰ نبی اسرائیلی کی وفات قطعی طور پر متعدد نصوص قرآنیہ اور احادیث سے ہم اپنے رسایل میں ثابت کر چکے ہیں اور بخاری شریف میں اختلاف حلیتین بھی مذکور ہے جس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ ایک عیسےٰ نبی اسرائیلی موسوی ہے۔ اور دوسرا مسیح موعود مثیل عیسےٰ محمدی ہے۔ اور یہ کہ مسیح موعود کی نسبت اماما منکم متفق علیہ احادیث میں پایا جاتا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ مسیح موعود اسی امت میں سے ہونے والا ہے۔ اور امامکم منکم صحیح مسلم میں موجود ہے۔ جس سے بخوبی ثابت ہوتا ہے۔ بطور نص کے کہ وہی آنے والا امام ہوگا۔ لاغیر۔ اور زمانہ غلبہ مذہب عیسوی کا بھی موجود ہے۔ جس صلیب کی کسر کے لئے مسیح موعود مبعوث ہوگا۔ اور قرآن مجید میں آیت استخلاف میں بھی لفظ منکم کا موجود ہے۔ جس سے بطور نص کے ثابت ہوتا ہے۔ کہ امت محمدیہ میں سلسلہ استخلاف کا اسی امت میں سے واقع ہوویگا۔ اور چونکہ اس آیت استخلاف میں لام تاکید اور نون تاکید ثقیلہ کا بھی موجود ہے۔ اور آپ کی اسلاک کے بموجب وہ استقبال ہی کے لئے آتا ہے۔ جو آخر زمانہ اور قیامت تک کو شامل ہو۔ اور چاند گرہن اور سورج گرہن جو ایک علامت خاصہ مہدی آخر زمان کے لئے حدیث دارقطنی وغیرہ میں مذکور ہے وہ بھی واقع ہو چکی۔ اور حدیث ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا۔ بھی باآواز بلند پکار پکار کر کہہ رہی ہے۔ کہ اس چودھویں صدی میں ایک مجدد کا مبعوث ہونا ضروری ہے۔ اور جس طرح پر کہ امت موسویہ کے سلسلہ خلافت میں آخری خلیفہ حضرت عیسےٰ حضرت موسےٰ سے چودھویں صدی میں مبعوث ہوئے۔ اسی طرح پر اس چودھویں صدی کے راس پر اس مسیح موعود نے دعویٰ بعثت کا بھی کیا اور کوئی دوسرا شخص مدعی ایسا موجود نہیں۔ جس نے فرض منصب اپنا مناسب اس صدی چہاردہم کے ایسا کیا ہو جس سے کسر صلیب واقع ہوا ہو۔ اور پھر خود حضرت عیسےٰ کا فیصلہ انجیل متی باب ۱۱ آیت چودہ وغیرہ میں مذکور ہے۔ جس کا مصدق قرآن مجید بھی ہے۔ اور وہ فیصلہ یہ ہے کہ کسی کامل متوفی کے نزول سے مراد یہ ہو کہ اس کامل کی طبیعت اور خو میں دوسرا شخص کامل پیدا ہو نہ یہ کہ آسمان سے وہی پہلا شخص نازل ہووے۔ وغیرہ وغیرہ بے شمار آیات و نشانات ایسے موجود ہو گئے ہیں۔ جو قطعی واجب کے طور پر ثابت کرتے ہیں۔ کہ انہ نازل میں جو ضمیر ہے اس سے مراد مثیل عیسےٰ ہے نہ خود عیسےٰ۔ علیٰ ہذا القیاس۔ اگر کسی حدیث میں خود عیسےٰ کا نزول مذکور ہوا ہے تو اس سے بھی مراد مثیل عیسےٰ ہی ہے نہ خود عیسےٰ۔ امید کہ ان جملہ امور میں غور فرمایا جاوے اور جواب سے سرفراز کیا جائے۔ ورنہ ثابت ہوگا کہ آپ نے ہمارے دعاوی کی تصدیق فرمائی۔ فقط۔ والسلام خیر ختام مورخہ ۲۰ نومبر ۱۹۰۵ء

محمد احسن نزیل دہلی

اس رسالہ کا مسودہ دو تین روز ہی ہوا لیساوے کے خط کے آنے سے طیار ہو گیا تھا چنانچہ ایسے جلسہ دہلی میں سنایا گیا جس میں موافق اور مخالف موجود تھے۔ مگر بسبب پیش آجانے سفر لودھیانہ و امرتسر کے اور نیز خاکسار کے امروہہ وطن چلے جانے سے طبع اس کا ملتوی رہا تھا۔ لہٰذا اس قدر تاخیر قابل عفو ہے۔ والسلام

بدر کی ایک التماس سنئیے

ایک وہ وقت تھا کہ مقدس احمدی قوم اپنے پیارے امام اور دارالامان کے اخبار بڑی بڑی قیمتیں خرچ کر کے سنا کرتے تھے اکثر عاشقان امام برحق نے قادیان کے رہنے والے بعض بعض احباب کو تازہ اخبار لکھنے کے لئے ایجنٹوں کے طور پر مقرر کیا ہوا تھا اور جو ایسا نہیں کر سکتے تھے وہ ہمیشہ تڑپتے رہتے تھے۔ اور جہاں کہیں اپنے قرب و جوار میں کسی بھائی کے دارالامان سے آنے کی خبر پاتے تو شوق اور محبت سے فوراً دیوانہ وار اپنے کاروبار چھوڑ کر اس کے پاس پہنچتے اور اخبار تازہ کی غذائے روحانی سے روح تازہ کرتے اور بڑی بڑی تکلیفیں اور خرچ برداشت کرتے لیکن بدر نے ان تمام تکلیفوں اور خرچوں سے احمدی قوم کو سبکدوش کر دیا ہے اور تڑپتے ہوئے مشتاق دلوں کو کوچہ دلبر کی تازہ ترین خبروں اور معتبر خبروں اور نکتوں سے آگاہ کرنے کا بیڑا اٹھایا ہوا ہے ان کے علاوہ جن جن خدمات کو بدر ادا کر رہا ہے ان کی تشریح اس جگہ موجب تطویل ہے وہ سب باتیں حضرت اقدس امام و مرسل حق کی ان منشاؤں میں مرکوز ہیں۔ بدر کی نسبت آپ ہمیشہ یہی فرمایا کرتے ہیں کہ یہ اخبار ہمارا ایک شاہد ہے ہم اس کا بند ہونا بہت منحوس سمجھتے ہیں۔ وہ ہر کا نفال بدر کے جاری رہنے اور اس کے قیام اور استحکام کل سے آرزو رکھتے ہیں اور اکثر اس کی فکر کیا کرتے ہیں جنہوں نے اپنا پیارا خادم مفتی محمد صادق اس کی ایڈیٹری کے لئے مقرر فرمایا۔ اور یہ لکھا کہ اب اس اخبار کی قسمت جاگ اٹھی۔" پس اے قوم۔ بدر آپ کی خدمت میں اپنے حقوق آپ پیش نہیں کرتا کیونکہ جس قوم کا یہ خادم ہے اسکو دنیا میں سب سے بڑھ کر شاکر۔ قدردان اور محسن قوم ہونیکا فخر و دعویٰ ہے ان سب کو اس ایک ہی بات میں ختم کر دیتا ہے کہ آپ کا وہ محبوب امام جس کے ہاتھ پر آپنے بیعت کی ہوئی ہے۔ نہایت دل سے چاہتا ہے کہ یہ بدر زندہ رہے۔ چلتا رہے۔ بڑھے پھولے پھلے کیونکہ وہ خود بھی سلسلہ نبوت محمدیہ میں بدر ہی ہے۔ بدر اس بات کو اچھی طرح جانتا ہے کہ شکر موجب ازدیاد انعام ہے۔ اس لئے آپ کی خدمت میں شکوہ و شکایت سے یہ درخواست پیش نہیں کرتا۔ بلکہ قوم کی طرف سے جس تپاک اور قدردانی سے آج تک اس کا استقبال ہوتا ہے وہ اس کے لئے تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے۔ مگر چونکہ اس کی حالت آپ کی نصرت کی محتاج ہے اور آپ کی همت اور نصرت پر اس کی زندگی کا انحصار ہے۔ اس لئے وہ اپنی محسن قوم کی توجہ اپنی طرف مبذول کرانے کے لئے یہ عرضداشت ارسال کرتا ہے

آپ لوگ قادیان جیسے مقام میں اس کام کے متعلق ہر ایک چیز کی گرانی سے بخوبی آگاہ ہیں۔ ایک طرف اتنے بڑے اخراجات اور دوسری طرف اس کی قیمت کا بہت تھوڑا ہونا۔ دو ایسے امور ہیں جن پر آپ کی خاص غور کی ضرورت ہے۔ سالانہ قیمت صرف دو روپے آٹھ آنے ہے اسی میں محصول ڈاک۔ لکھائی۔ چھپائی۔ روانگی۔ ایڈیٹری کے اخراجات شامل ہیں۔ گویا ایک اخبار صرف ڈیڑھ دمڑی کے قریب قیمت پر آپ کو گھر بیٹھے بٹھائے پہنچ جاتا ہے۔ اور اس طرف خرچوں میں نہ کمی محال ہے۔ میاں معراج الدین عمر نے ہمت کی۔ کہ آج تک اس کو تھامے رکھا اور ڈیڑھ ہزار سے زیادہ روپیہ اس پر خرچ کر دیا اور ابھی تک سوا سو روپیہ ماہوار دئے بغیر اس کا چلنا ممکن نہیں ہو سکتا قومی کام ہمیشہ ایک دوسرے کی مدد سے چلتے ہیں۔ الحکم ہی کی طرف دیکھ لو کہ کس طرح قوم نے فراخ دلی سے اس کی مالی نصرت کی۔ احباب نے سینکڑوں روپیہ بیدریغ اس کو دیکر قایم رکھا اور علاوہ اس کے اس کا ابتدا سالانہ چندہ ہی اتنا معقول تھا۔ کہ اس کے چلنے میں دقت واقعہ نہ ہو سکتی تھی

بدر کا قایم رکھنا بھی سلسلہ احمدیہ کے ضروریات میں سے ہے اس لئے اس کا حق ہے۔ کہ قوم اس کی گذشتہ ڈونیشنوں سے نصرت فرمائے۔ لیکن بدر اتنا بوجھ قوم پر ڈالنا پسند نہیں کرتا۔ البتہ وہ ایک نہایت سیدھی اور آسان راہ سے نصرت چاہتا ہے اور التماس کرتا ہے کہ ہر ایک صاحب جن کی نگاہ سے یہ درخواست گذرے یا جو اس کو سن لیں وہ کم از کم پانچ نئے خریدار اس کے لئے بہم پہنچانا اپنا فرض سمجھیں اور ان کے چندے پیشگی ارسال کراویں۔ اس طریق سے حبیب خدا مہدی و مسیح کی منشاء پوری ہوگی اور بدر آپ کی خدمت کے لئے قایم رہے گا۔ اور آپ کو اللہ تعالےٰ کے ہاں سے اجر عظیم ملیگا۔

جہاں اس درخواست کی منشاء پورا کرنا قوم کا فرض ہے۔ وہاں اس کی اشاعت بھی فرض ہے۔ والسلام

خدا تعالیٰ کی تازہ وحی

۲۳ دسمبر ۱۹۰۵ء وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ

ترجمہ۔ اور اپنے رب کی نعمت کا ذکر کر۔

کشتہ جات و اعمال شگفت و نشست

ونکلیس وعقد و قایم وحملان واکسیر اجساد واجسام وغیرہ وغیرہ کے متعلق ایک قلمی ہندی کتاب کہ جو ناقدر دانون کے ہاتھون سالہا سال کی بے احتیاطیون کی وجہ سے بوسیدہ ہوگئی حسن اتفاق سے مشہور عالم جناب عمدۃ الحکماء حکیم منشی محمد عبد العزیز صاحب کامل لاہوری کو دستیاب ہوئی چونکہ حکیم صاحب موصوف کو اس فن سے پوری دلچسپی ہے اور وہ اس کے اصطلاحات اچھی طرح سمجھتے ہین اس لئے دو ایک نسخے اپنے تجربہ مین لائے جنکو درست اور اس کتاب کو ایسی ردی حالت مین دیکھکر سخت افسوس کیا۔ اس کتاب کے مصنف نامی گرامی و مشہور سنیاسی اور مسلمہ کیمیاگر باوا شام گیر صاحب ہین کہ جنھون نے اپنی تمام عمر سیاحی اور پہاڑون کی مجاوری اور اکسیری بوٹیون کی تلاش مین صرف کی ہے اور جن کا نام بچہ بچہ جانتا ہے اور جو کیمیاگری کے لئے ضرب المثل ہین حکیم صاحب ممدوح نے صرف اس خیال سے کہ ایسے مشہور آدمی کی ایک صدی بھر کی سر توڑ محنت یون ضائع ہو اور کوئی اس سے منفعت حاصل نہ کر سکے۔ اس کتاب کا سخت محنت اور اجرت نذر کثیر دیکر ترجمہ طبع کرایا ہے۔ اس کتاب مین اعمال شمسی و قمری وحملان وغیرہ وغیرہ کے وہ وہ نسخہ جات درج ہین کہ جو عمر کا بہت بڑا حصہ اور لاکھون روپیہ صرف کرنے پر بھی حاصل ہونی ناممکن ہین۔ آخیر مین حکیم صاحب ممدوح نے کمال دریا دلی کے ساتھ چند ایک اپنے تجربہ شدہ معمولہ نسخے بھی درج فرمادئے ہین۔ ان سب خوبیون پر قیمت علاوہ محصول صرف عمہ ہے اور منیجر کارخانہ مخزن الصحت کامل الحکمت مسجد طلائی لاہور سے ملسکتی ہے

رسالہ کشتہ جات

جس مین ہر ایک دھات اور اوپدھات وغیرہ وغیرہ کو صاف کرنے اور کشتہ کرنیکی نہایت آسان اور مجرب متعدد تراکیب درج ہونے کے علاوہ اس کے استعمال کے متعلق شرائط اور ہر ایک کشتے کو زندہ کرنے اور پہچاننے کے طریقے بھی شامل ہین۔ اور ان کے کامل و ناقص ہونیکی شناخت پر بھی مفصل بحث ہے۔ اخیر مین چند مفید ادویات کے مدبر کرنے اور ان کے استعمال کی تراکیب بھی شامل ہین۔ حجم ۷۶ صفحہ کی کتاب اور قیمت صرف ۸ر معہ محصولڈاک۔

خواص قرآنی المسمے بہ فضائل فرقانی۔ اس کتاب مین قرآن شریف کی تمام سورتون کے خواص و منافع و فضائل و اعداد و حروف و آیات و جائے نزول وغیرہ وغیرہ نہایت وضاحت کے ساتھ درج ہین اس سے پیشتر کوئی کتاب اس شرح کی آج تک طبع نہین ہوئی۔ ہر کلمہ گو کا فرض ہے کہ اسے حرز جان بنا دے کوئی مسلمان گھر اس سے خالی نہ رہنا چاہیئے۔ قیمت علاوہ محصولڈاک ۸ر تینون کتابون کے خریدار کو محصولڈاک خرچ وی پی وغیرہ معاف

المشتہر

منیجر کارخانہ مخزن الصحت کامل الحکمت مسجد طلائی لاہور

صداقت کا جھنڈا

اس کارخانے اول ہی اول ہندوستان مین اپنے شائقین کے اطمینان کی غرض سے یہ عجیب ڈھنگ نکالا ہوا ہے کہ ہر دوا کا نمونہ صرف ایک کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے۔ بعد پسند جس کا دل چاہے قیمتاً طلب کرے

سرمہ سلیمانی۔ یہ وہ سرمہ ہے جو استعمال کے اول ہی روز سے اپنا جادو نما اثر دکھلانا شروع کر دیتا ہے اور جملہ امراض چشم مثل آنکھون سے پانی بہنا۔ کمزوری بصارت۔ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ شبکوری وغیرہ کو اس طرح رفع کرتا ہے جیسے آفتاب تاریکی کو اور قیمت صرف ۸ر

سنون دندان۔ اب کسی کو امراض ڈاڑھ و دانت تکلیف نہیں دیسکتے کیونکہ اس سنون کے استعمال سے خواہ ڈاڑھ پھولی ہو یا مسوڑ مین درد ہو یا خون آتا ہو دانت ہلتے ہون۔ منہ مین سے بدبو آتی ہو دانت مین لیس ایکدفعہ لگائی پھر مریض بھلا چنگا ہو جاتا ہے چند یوم کے استعمال سے پھر مرض نہین ہوتا اور دانت مثل موتی چمکنے لگتے ہین قیمت فی بکس جو عرصہ کو کافی ہے ۴ر

سونے چاندی کی گولیان۔ یہ دوا اسم بامسمے ہے جو جوان اپنی قوۃ کو فاتحہ دیکھے ہین یا عمر کی ضعیفی نے قوی کو کمزور کر دیا ہے یا کثرت نے اعضا ڈھیلا بنا دیا ہے یا بچپن کی بے اعتدالیون نے بیکار بنا یا ہے فوراً ہمارے ان حبوب کا استعمال فرمایئے۔ پھر دیکھیے ہین کہ آپ کیونکر اپنی کمزوری کے شاکی ہوسکتے ہین یہ حبوب حلق سے اترتے ہی اپنا اثر تمام جسمون پر کر دیتی ہین پس کمزور کو آب حیات ہین قیمت ساٹھ عدد حبوب عا

المشتہر حکیم سرفراز حسین و محمد حسین مالکان کارخانہ احمدیہ مقام بلب گڈہ ضلع دہلی

دفتر بدر سے خط و کتابت

ہر ایک خریدار کو جب اخبار روانہ کیا جاتا ہے۔ تو اس کے پتہ کے چیٹ پر نام سے پہلے نمبر خریداری بھی دیا جاتا ہے۔ سب خریداران کی خدمت مین التماس ہے کہ خط و کتابت کے وقت خط کے اندر اپنے نام کے ساتھ نمبر خریداری ضرور دیا کرین اور اپنا نام اور پتہ صاف اور خوش خط لکھا کرین بعض لوگون کی عادت ہے کہ خط کا مضمون بہت خوش خط لکھتے ہین مگر اپنا نام اور پتہ ایسا شکستہ خط مین جلدی کر لکھ دیتے ہین کہ جو کسی سے نہین پڑھا جاتا اور اس واسطے ایسے خط بغیر جواب لکھنے کے افسوس کے ساتھ فائل کر دئے جاتے ہین۔ منیجر

عمدہ مضبوط خراس و بیلنہ آہنی مستریان مولا بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ خراس و بیلنہ بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب سے طلب کرین

نہایت ہی مفید اور ضروری کتابین مؤلفہ ڈاکٹر محمد عبد الحکیم خان صاحب ایم۔ بی

(۱) **تفسیر القرآن بالقرآن** جسمین تمام اخلاقی اور روحانی مسائل کی تفسیر قرآن مجید قصص کی تشریح احادیث صحیحہ اور تورات و انجیل مروجہ سے پیشگوئیون کا اثبات واقعات و تواریخ معتبرہ سے علمی نکات کا بیان علوم جدیدہ سے تطبیق کیا گیا ہے تمام باطل قصون کو چھوڑ دیا گیا اور تمام عذرون کا رد محققانہ طور پر کیا گیا ہے حضرت مسیح الزمان علیہ السلام کے الفاظ اس تفسیر کی نسبت یہ ہین نہایت عمدہ ہے شیرین بیان ہے۔ نکات قرآنی خوب بیان کئے ہین دل سے نکلی ہے دلون پر اثر کرنیوالی ہے۔ قیمت بلا جلد ۵ے مجلد ۶ے۔

(۲) **حمایل التفسیر** یعنی تفسیر القرآن بالقرآن حمایل کی صورت مین تمام ترجمہ اور مضامین دی ہین طبع ثانی کی وجہ سے بہت سے نوٹ اور نکات زیادہ کئے گئے ہین قیمت بلا جلد ۳ مجلد

(۳) **تفسیر القرآن بالقرآن انگریزی** طبع ثالث کی وجہ سے اصل تفسیر القرآن بالقرآن کی نسبت بعض نوٹ اور نکات زیادہ ہین قیمت مجلد ۴ے

(۴) **تذکرۃ القرآن** بابت ۱۸۹۹ء و ۱۹۰۰ء۔ قرآنی مضامین پر مبسوط بحث قیمت فی سال مجلد ۱ے

(۵) **تفسیر سورہ فاتحہ و پارہ الم** قیمت ۲ر (۶) **تفسیر پارہ عم** قیمت ۲ر

(۷) **مفتاح القرآن** یہ صرف ونحو کا عجیب غریب رسالہ ہے جسکو معمولی اردو خوان ایک مہینہ مین یاد کرکے قرآن مجید با معنی پڑھ سکتے ہین قیمت ۳ر (۸) **مفتاح العربیہ** اس کے ذریعے سے معمولی اردو خوان عربی ادب و نحو پر دو مہینہ مین حاوی اور مشتاق ہوسکتا ہے قیمت ۸ر

(۹) **جامع العلوم** یعنی میڈیکل سائی کلوپیڈیا اردو۔ یہ حقیقت مین علم ڈاکٹری و طب کا پورا کتب خانہ ہے جسمین (۱) علم الادویہ (۲) افسام الادویہ نظام جسمانی (۳) علم دواسازی (۴) علم تشخیص الامراض (۵) علم طب (۶) علم امراض النسوان (۷) علم امراض الصبیان (۸) جنرل سرجری یعنی جراحی عام (۹) آئی سرجری یعنی جراحی چشم (۱۰) مائنر سرجری یعنی جراحی خفیفہ (۱۱) علم قابلہ (۱۲) علم تشریح (۱۳) علم اسرار الاعضاء (۱۴) علم حفظ صحت (۱۵) پریکٹی کل کیمسٹری (۱۶) طب متعلقہ عدالت (۱۷) علم سمیات پر کامل بحث ہے کل قیمت عنہ مجلد للعہ علاوہ محصولڈاک (۱۰) **میڈیکل سائی کلوپیڈیا انگریزی** زیر طبع ہے قیمت للعہ مجلد ۱۲ (۱۱) **مفید عام۔** علم طب اور ڈاکٹری کی کامل لغت ہے طبع ثانی مین مرض کے ساتھ اس کی علامات تشخیص اسباب تشریح اور ماہیت کامل طور پر درج کردی گئی ہے پہلے کی نسبت مضمون قریباً دو چند ہو گیا ہے قیمت عنہ (۱۲) **تشخیص الامراض** اسمین تمام امراض طبی و جراحی کی تشخیص و تشریح بہ ترتیب لغت درج ہے قیمت ۶ر (۱۳) **رسالہ اعضائے مخصوصہ** اسمین اعضائے مخصوصہ کے متعلق تمام بیماریون اور کمزوریون کا علاج اور تمام ادویہ کا ذکر کامل طور پر درج ہے قیمت ۸ر (۱۴) **مفید النساء والصبیان** اسمین ان تمام دکھون کا علاج ہے جو زچہ اور بچہ کو پیش آجاتی یا نادان دائیون کے ہاتھ سے اٹھانے پڑتے ہین قیمت ۳ر (۱۵) **الذکر الحکیم نمبر ۱۔** اس مین خوابون کی سچی فلاسفی اور امام الوقت کا ذکر ہے قیمت ۲ر (۱۶) **الذکر الحکیم نمبر ۲۔** یہ سورۃ فاتحہ کی مبسوط تفسیر ہے

یہ کتب پتہ ذیل پر ملسکتی ہین

فتح محمد خان منیجر مطبع عزیزی مقام تراوڑی ضلع کرنال

مدرسر ۔ قادیان مین میان معراج الدین عمر سے پرائیویٹ پریس کے لئے چھاپا گیا۔